

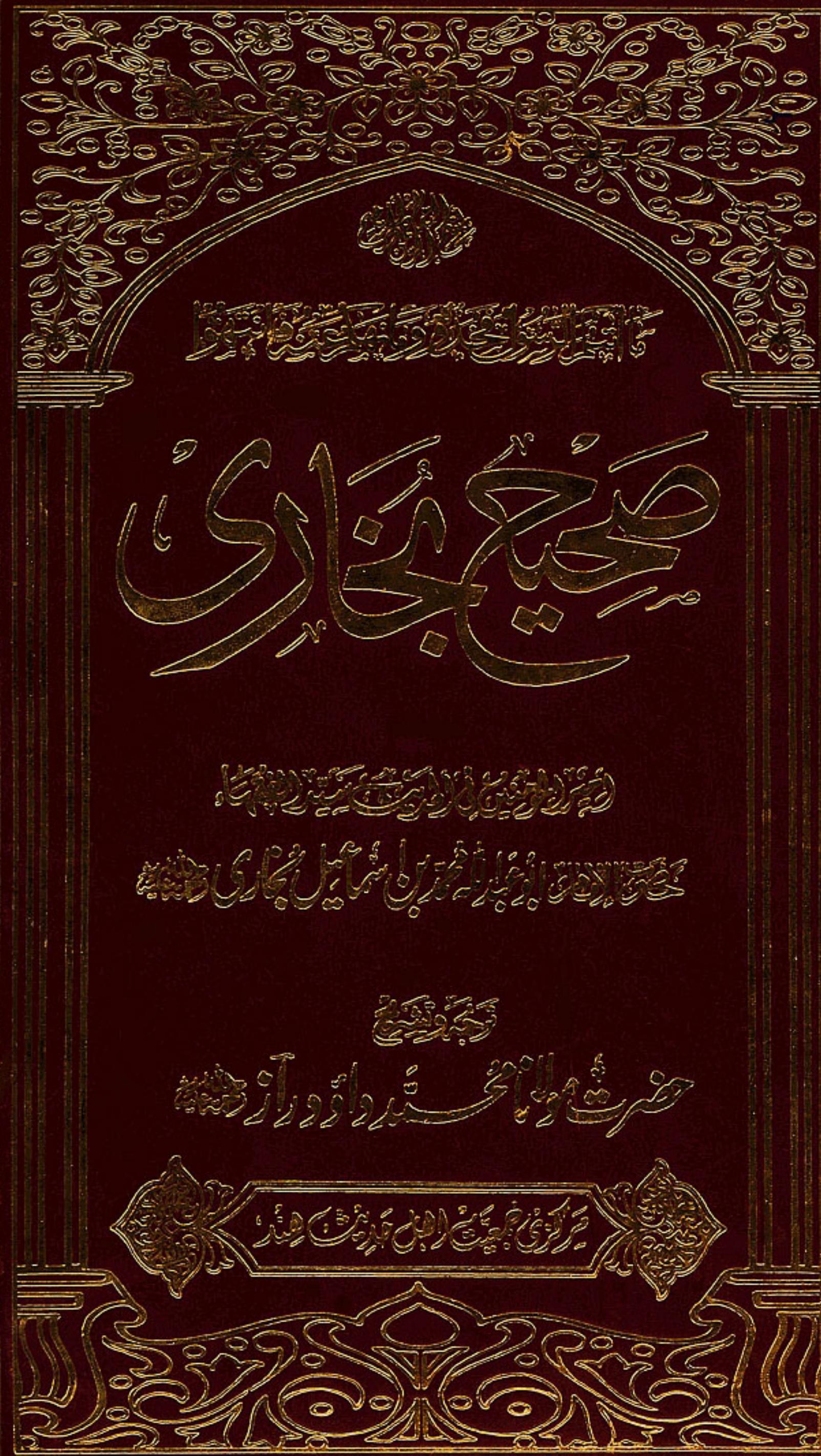
حَمْدُ لِلّٰهِ

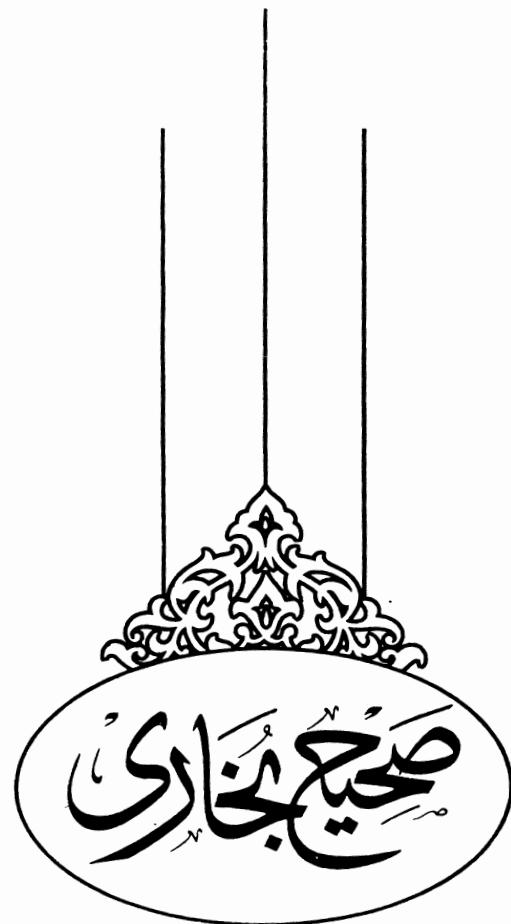
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ  
الْحَمْدُ لِلّٰهِ الْعَلِيِّ الْمُكَبِّرِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

حَمْدُ لِلّٰهِ الْعَلِيِّ الْمُكَبِّرِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ







بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَاللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْكُفَّارِ

# صَحْيَجْ بَنَاءِي

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ  
جَلَّ ذِيْقَانَ

رَحْمَةُ الْمُؤْمِنِ فِي الْأَرْضِ سَيِّدُ الْفَقَّاهَاتُ  
حَفَظَ اللّٰهُ أَوْعِدُ اللّٰهُ مُحَمَّدُ بْنُ سَمَائِيلُ بْنُ خَارِي

تَبَرُّجُهُ وَشَكْلُهُ  
حَضُّرُتُ مُولَانَ مُحَمَّدَ دَاوُرَ آزِيز

نَظَرِيَانِي

حَضُّرُتُ الْعَالِمُ مُولَانَ الْعَبَدُ اللّٰهُ بَسِّيُورِي  
حَضُّرُتُ الْأَمِينُ الْأَجْمَعِيُّ بَنْ عَبَدُ اللّٰهِ السَّلَافِي

مَرْكَزِيُّ جَمِيعَتِ اَهْلِ حَدِيثِ هَنْدِي

جملہ حقوق بحق مرکزی جمیعت اہل حدیث ہند حفظ @



صحیح بخاری شریف	:	نام کتاب
حضرت مولانا علام محمد اور از رحمہ اللہ	:	مترجم
مرکزی جمیعت اہل حدیث ہند	:	ناشر
۲۰۰۳ء	:	س انداشت
۱۰۰۰	:	تعداد اشاعت
	:	قیمت

### ملنے کے پتے

- ۱۔ مکتبہ ترجمان ۳۱۱۶، اردو بازار، جامع مسجد، دہلی - ۱۱۰۰۰۶
- ۲۔ مکتبہ سلفیۃ، جامعہ سلفیۃ بنارس، ریوری تالاب، وارانسی
- ۳۔ مکتبہ نوائے اسلام ۱۱۲۲، ۱۔ چاہ رہٹ جامع مسجد، دہلی
- ۴۔ مکتبہ مسلم، جمیعت منزل، بر برشاہ سری نگر، کشیر
- ۵۔ حدیث پبلیکیشن، چار بینا مسجد روڈ، بیکنور - ۵۶۰۰۵۱
- ۶۔ مکتبہ نعیمیہ، صدر بازار مسونا تھنخن، یوپی

# فہرست مضمون

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۵۸	سورہ بقرہ کی ایک آیت کی تشریع اسلام قبول کرنے والی مشرک عورتوں سے نکاح.....	۲۳	جماع سے بچ کی خواہش رکھنے کے بیان میں جب خاوند سفر سے آئے تو عورت.....
۵۸	اس بیان میں کہ جب مشرک یا نصرانی عورت جو معاذہ.....	۲۴	سورہ نور کی ایک آیت شریفہ
۶۰	آیت شریفہ ایماء کے بارے میں جو شخص گم ہو جائے اس کے گھروالوں.....	۲۵	اس آیت میں جو بیان ہے کہ اور وہ بچ جو ابھی سن بلوغ ایک مرد کا دوسرا سے یہ پوچھنا.....
۶۱	ظہار کا بیان	۲۶	جاءع سے بچ کی خواہش رکھنے کے بیان میں جب خاوند سفر سے آئے تو عورت.....
۶۳	اگر طلاق وغیرہ اشارے سے دے	۲۷	سورہ طلاق کی آیت کی تشریع
۶۵	لعان کا بیان	۲۸	اگر حافظہ کو طلاق دے دی جائے.....
۶۶	لغان کے بیان	۲۹	طلاق دینے کا بیان اور کیا.....
۷۰	جب اشاروں سے اپنی بیوی کے بچ کا انکار کرے.....	۳۰	اگر کسی نے تین طلاق دے دی.....
۷۳	لغان کرنے والے کو قسم کھلانا	۳۱	جس نے اپنی عورتوں کو اختیار دیا
۷۳	لغان کی ابتدا مرد کرے گا	۳۲	جب کسی نے اپنی بیوی سے کہا کہ میں نے تمہیں جدا کیا.....
۷۳	لغان اور لغان کے بعد طلاق کا بیان	۳۰	جب کسی نے اپنی بیوی سے کہا کہ تو مجھ پر حرام ہے
۷۵	مسجد میں لغان کرنے کا بیان	۳۰	سورہ تحریم کی آیت کی تشریع
۷۷	رسول ﷺ کا یہ فرمान کہ اگر میں بغیر کوہاں کے کسی.....	۳۱	نکاح سے پہلے طلاق نہیں ہوتی
۷۸	اس بارے میں کہ لغان کرنے والی کامہر ملے گا	۳۲	اگر کوئی جر اجرود کو اپنی بہن کہدے
۷۸	حاکم کا لغان کرنے والوں سے یہ کہنا تم میں سے ایک.....	۳۵	زبردستی اور جر اطلاق دینے کا حکم
۷۹	لغان کرنے والوں میں جدائی کرانا	۳۷	خلع کے بیان میں
۸۰	لغان کے بعد عورت کا بچ ماں سے ملا دیا جائے گا	۴۲	میاں بیوی میں تاتفاقی کا بیان.....
۸۰	امام یا حاکم لغان کے وقت یوں دعا کرے یا اللہ.....	۴۳	اگر لوٹھی کسی کے نکاح میں ہو.....
۸۱	جب کسی نے اپنی بیوی کو تین طلاق دی.....	۴۵	بیرید رضی اللہ عنہا کے شوہر کے بارے میں نبی کریم ﷺ کا.....
۸۲	آیت واللاتی یعنی من المحيض کی تفسیر	۴۵	
۸۲	حاملہ عورتوں کی عدت یہ ہے کہ بچ جنس	۴۷	

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۱۱۳	رسول کرم <small>صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم</small> فرماتا جو شخص مر جائے اور قرض وغیرہ کا.....	۸۳	اللہ کا یہ فرمाकہ مطلق عورت تیس اپنے کو تین طہر.....
۱۱۵	آزاد اور لوٹی دونوں اماں ہو سکتی ہیں.....	۸۴	فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا کا واقعہ
<b>کتاب الأطعمة</b>		۸۶	وہ مطلقہ عورت جس کے شوہر کے گھر میں.....
۱۱۷	چند آیات کی تشریح میں	۸۷	الشپاک کا ایک ارشاد گرامی
۱۱۹	کھانے کے شروع بسم اللہ پڑھنا اور دائیں ہاتھ سے کھانا	۸۹	سورہ بقرہ کی ایک اور آیت شریفہ
۱۲۰	برتن میں سامنے سے کھانا	۹۰	حائضہ سے رجعت کرنا
۱۲۱	جس نے اپنی ساتھی کے ساتھ کھاتے وقت.....	۹۱	جس عورت کا شوہر مر جائے وہ چار مہینے دس دن تک.....
۱۲۲	کھانے میں دائیں ہاتھ کا استعمال ہوتا	۹۲	عورت عدت میں سرمه کا استعمال نہ کرے
۱۲۳	پیٹ بھر کر کھانا کھانا درست ہے	۹۳	زمانہ عدت میں حیض سے پاکی کے وقت.....
۱۲۴	سورہ نور کی ایک آیت شریفہ	۹۴	سوگ والی عورت یہن کے دھاری دار کپڑے پہن سکتی ہے
۱۲۵	میدہ کی باریک چیاتی کھانا.....	۹۵	آیت اور جو لوگ تم میں سے مر جائیں.....
۱۲۶	ستوکھانے کے پیان میں	۹۶	رنٹی کی خرچی اور نکاح فاسد کا بیان
۱۲۷	آنحضرت <small>صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم</small> کوئی کھانانہ کھاتے.....	۹۷	جس عورت سے محبت کی اس کا پورا مہر واجب ہو جانا
۱۲۸	ایک آدمی کا پورا کھانا دو کے لئے کافی ہو سکتا ہے	۹۸	عورت کو بطور سلوک کچھ پڑایا زیور.....
۱۲۹	مومن ایک آنت میں کھاتا ہے	۹۹	<b>کتاب النفقات</b>
۱۳۰	ٹکری لگا کر کھانا کیسا ہے؟	۱۰۱	جو روپکوں پر خرچ کرنے کی فضیلت
۱۳۱	بجنہا ہو اگوشت کھانا	۱۰۲	مرد پر بیوی بچوں کا خرچ دینا واجب ہے
۱۳۲	خرزینڈ کا بیان	۱۰۳	مرد کا اپنی بیوی بچوں کے لئے ایک سال کا خرچ جمع کرنا
۱۳۳	پنیر کا بیان	۱۰۵	ارشاد باری تعالیٰ میں اپنے بچوں کو دودھ پلاں میں.....
۱۳۴	چقندرا اور جو کھانے کا بیان	۱۰۶	کسی عورت کا شوہر اگر غائب ہو.....
۱۳۵	گوشت کے کپکے سے پہلے اسے ہاثری سے نہال کر کھانا	۱۰۷	عورت کا اپنے شوہر کے گھر میں کام کا ج کرنا
۱۳۶	بازو کا گوشت نوج کر کھانا درست ہے	۱۰۸	عورت کے لئے خادم کا ہوتا
۱۳۷	گوشت چھری سے کاث کر کھانا	۱۰۹	مرد اپنے گھر کے کام کا ج کرے تو کیسا ہے؟
۱۳۸	رسول کرم <small>صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم</small> نے کبھی قنم کے کھانے میں عیب کوئی.....	۱۱۰	اگر مرد خرچ نہ کرے تو عورت اس کی اجازت.....
۱۳۹	جو کو چیز کر من سے پھونک کر کھانا	۱۱۱	عورت کا اپنے شوہر کے مال کی.....
۱۴۰	نبی کرم <small>صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم</small> اور صحابہ کرام کی خواراک کا بیان	۱۱۲	عورت کو کپڑا دستور کے مطابق دینا چاہیئے
۱۴۱	تلخینہ یعنی حریرہ کا بیان	۱۱۳	عورت اپنے خاوند کی مدد اس کی اولاد کی پرورش میں کر.....
۱۴۲	ثرید کے بیان میں		مفلس آدمی کو جب کچھ ملے تو پہلے.....
۱۴۳	کھال سیت بھنی ہوئی بکری اور شانہ اور پسلی کے گوشت.....		بچے سے متعلق الشپاک کا ایک فرمان عالی

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۱۶۳	کسی شخص کی کھانے کی دعوت ہو.....	۱۳۲	سف صالحین اپنے گروں میں اور سفروں میں.....
۱۶۴	شام کا کھانا حاضر ہو تو نماز کے لئے جلدی نہ کرے	۱۳۳	صیں کے بیان میں
۱۶۵	دعوت کھانے کے بارے میں ایک ہدایت قرآنی	۱۳۵	چاندی کے برتن میں کھانا کیسا ہے؟
<b>کتاب العقیقة</b>		۱۳۶	کھانے کا بیان
۱۶۶	اگر پچ کے عقیقہ کا رادونہ ہو تو.....	۱۳۷	سالم کا بیان
۱۶۹	عقیقہ کے دن پچ کے بال موٹنا	۱۳۸	میشی چیز اور شہد کا بیان
۱۷۰	فرع کے بیان میں	۱۳۹	کدو کا بیان
۱۷۱	عتریہ کے بیان میں	۱۴۰	اپنے دوستوں اور مسلمان بھائیوں کی دعوت کے
<b>کتاب الذبائح والصلید</b>		۱۴۱	صاحب خانہ کے لیے ضروری نہیں ہے کہ.....
۱۷۲	شکار پر بسم اللہ پڑھنا	۱۵۱	شورہ کا بیان
۱۷۳	جب بے پر کے تیر سے یا لکڑی کے عرض سے شکار مارا جائے؟	۱۵۲	خیک کے ہوئے گوشت کے گلوبے کا بیان
۱۷۵	تیر کمان سے شکار کرنے کا بیان	۱۵۳	جس نے ایک ہدی دستر خوان پر کوئی چیز.....
۱۷۶	انقلی سے چھوٹے چھوٹے سکریزے اور غلے مارنا	۱۵۳	تازہ کھبودار لگڑی ایک ساتھ کھانا
۱۷۷	اس کے بیان میں جس نے ایسا کتاپلا.....	۱۵۶	روی کھجور (بوقت ضرورت راشن تیم کرنے).....
۱۷۸	جب کشاور میں سے خود کھائے	۱۵۶	تازہ اور خیک کھجور کے بیان میں
۱۷۹	جب شکار کیا ہو اجا نور شکاری کو دو دیا تین دن کے بعد طے؟	۱۵۷	کھجور کے درخت کا گوند کھانا جائز ہے
۱۸۰	شکاری جب شکار کے ساتھ دوسرا آنکھا پائے	۱۵۷	عجوہ کھجور کا بیان
۱۸۱	شکار کرنے کو بطور مشغله اختیار کرنا	۱۵۷	دو کھجوروں کو ایک ساتھ ملا کر کھانا
۱۸۲	اس بیان میں کہ پہاڑوں پر شکار کرنے جائز ہے	۱۵۸	کھجوری کھانے کا بیان
۱۸۳	شکار سے متعلق سورہ مائدہ کی ایک آیت	۱۵۸	کھجور کے درخت کی برکتوں کا بیان
۱۸۷	نڈی کھانا جائز ہے	۱۵۹	ایک وقت میں دو طرح کے کھانے جمع کر کے کھانا
۱۸۷	جو سیوں کا برتن استعمال کرنا.....	۱۶۰	دوس دس مہانوں کو ایک ایک بار بلا کر کھانے پر بخانا
۱۸۸	ذبح پر بسم اللہ پڑھنا اور.....	۱۶۰	لبسن اور دوسرا (بدیو دار) ترکاریوں کا بیان
۱۹۰	جو جانور جن کو قانون اور بتوں کے نام پر ذبح کیا گیا ہو	۱۶۱	کباث کا بیان
۱۹۰	اس بارے میں کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے کہ جانور کو اللہ.....	۱۶۱	کھانا کھانے کے بعد کلی کرنے کا بیان
۱۹۱	پانس، سفید و حاردار پھر اور لو با جو خون بہاوے.....	۱۶۲	رومال سے صاف کرنے سے پہلے اگلیوں کو چاٹنا
۱۹۲	عورت اور لوٹی کا زیبج بھی جائز ہے	۱۶۲	کھانا کھانے کے بعد کیا دعا پڑھنی چاہے
۱۹۳	اس بارے میں کہ جانور کو دانت ہڈی اور ناخن سے ذبح.....	۱۶۳	خادم کو بھی ساتھ کھانا کھلانا مناسب ہے
			شر گزار کھانے والے کا ثواب

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۲۱۹	قریانی کا جانور نماز عید الاضحیٰ کے بعد ذبح کرتا چاہیے	۱۹۳	دیہاتیوں یا ان کے میسے (احکام دین سے بے خبر لوگوں).....
۲۲۱	ذبح کے کچنے والے جانور کی گردان پر.....	۱۹۴	اللٰہ کتاب کے ذیبیع اور ان ذیبیوں کی چربی کا بیان
۲۲۲	ذبح کرنے کے وقت اللہ اکبر کہنا	۱۹۵	اس بیان میں کہ جو پانچ جانور بدک جائے.....
۲۲۲	اگر کوئی شخص اپنی قربانی کا جانور حرم میں.....	۱۹۶	خر اور ذبح کے بیان میں
۲۲۳	قربانی کا تنٹا گوشت کھایا جائے.....	۱۹۷	زندہ جانور کے پاؤں وغیرہ کاشنیا سے بند کر کے
<b>کتاب الاشربة</b>		۱۹۸	مرغی کھانے کا بیان
۲۲۶	سورہ مائدہ کی تفسیر کے بیان میں	۲۰۰	کھوزے کا گوشت کھانے کا بیان
۲۲۸	شراب اگور وغیرہ سے بھی بخی ہے	۲۰۳	پالتو گدھوں کا گوشت کھانا منع ہے
۲۲۹	شراب کی حرمت جب نازل ہوئی	۲۰۳	ہر چیز کر کھانے والے درندے (پرندے) کے
۲۳۰	شہد کی شراب بنے صحیح کہتے تھے	۲۰۴	مردار جانور کی کھال کا کیا حکم ہے؟
۲۳۱	اس پارے میں کہ جو بھی پینے والی چیز عقل کو مد ہوش کر دے	۲۰۵	مشک کا استعمال جائز ہے
۲۳۲	اس شخص کی برائی جو شراب کا نام بدل کر اسے حالی کرے	۲۰۵	خر گوش کا گوشت حلال ہے
۲۳۳	بر تنوں اور پتھر کے پیالوں میں نبیذ بھگوں جائز ہے	۲۰۶	ساہنہ کھانا جائز ہے
۲۳۴	ممانت کے بعد ہر قسم کے بر تنوں میں نبیذ بھگونے.....	۲۰۷	جب جنے ہوئے یا پھٹلے ہوئے سمجھی میں چوبڑا جائے تو کیا حکم ہے؟
۲۳۵	کھور کا شربت یعنی نبیذ جب تک نہ آورنہ ہو	۲۰۸	جانوروں کے چہروں پر داغ دینا ایشان کرنا کیا ساہنے؟
۲۳۶	بادق (انگور کے شیرہ کی ہلکی آنچ میں پکائی ہوئی شراب)	۲۰۹	اگر مجاهدین کی کسی جماعت کو غصت ملے.....
۲۳۷	اس بیان میں کہ گدری اور پختہ کھور ملا کر بھگونے سے.....	۲۱۰	جب کسی قوم کا کوئی اونٹ بدک جائے.....
۲۳۸	دو دھنپیانا اور آیت قرآنی کاذک		جو شخص بھوک سے بے قرار ہو وہ مردار کھا سکتا ہے
۲۳۹	یہ چھپانی ڈھونڈنا		
۲۴۰	دو دھن میں پانی ملانا جائز ہے	۲۱۱	
۲۴۱	کسی مشی چیز کا شربت اور شہد کا شربت بیانا جائز ہے	۲۱۲	
۲۴۲	کھڑے کھڑے پانی دینا	۲۱۳	
۲۴۳	جس نے اونٹ پر بیٹھ کر (پانی یا دو دھن) پیا	۲۱۴	
۲۴۴	پینے میں تقسیم کا دور رہنی طرف سے	۲۱۵	
۲۴۵	اگر آدمی رہنی طرف والے سے اجازت لے کر.....	۲۱۶	
۲۴۶	حوض سے منہ لٹکا کر پانی پینا جائز ہے	۲۱۶	
۲۴۷	بچوں کو بڑوں بوجھوں کی خدمت کرنا ضروری ہے	۲۱۷	
۲۴۸	رات کو برتن کاٹنا ضروری ہے	۲۱۹	
۲۴۹	مشک میں منہ لٹکا کر پانی پینا درست نہیں ہے	۲۱۹	

### کتاب الأضحیة

قربانی کرتا ہے  
الامام کا قربانی کے جانور لوگوں میں تقسیم کرنا  
مسافروں اور عورتوں کی طرف سے قربانی جائز ہے  
قربانی کے دن گوشت کی خواہش کرنا جائز ہے  
جس نے کہا کہ قربانی صرف دسویں تاریخ مشک ہی۔  
عید گاہ میں قربانی کرنے کا بیان  
نبی کریم ﷺ نے سینگ والے دو مینڈھوں کی قربانی کی  
نبی کریم ﷺ کا فرمان ایوب برور ضمی اللہ عنہ کے لیے.....  
اس بارے میں جس نے قربانی کے جانور اپنے ہاتھ سے  
جس نے دوسرے کی قربانی ذبح کی

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
	<b>کتاب الطب</b>	۲۵۰	برتن میں سانس نہیں لینا چاہئے
۲۷۹	اللہ تعالیٰ نے کوئی بیماری ایسی نہیں اتنا ری جس کی دوا.....	۲۵۱	پانی دیا تئن سانس میں پینا چاہئے
۲۷۹	کیا مرد کبھی عورت کا بیا کسی عورت مرد کا علاج کر سکتی ہے	۲۵۲	سو نے کے برتن میں کھانا اور پینا حرام ہے
۲۸۰	اللہ نے شفاقتمن چیزوں میں رکھی ہے	۲۵۳	چاندی کے برتن میں پینا حرام ہے
۲۸۱	شہد کے ذریعے علاج کرنا	۲۵۴	کثوروں میں پینا درست ہے
۲۸۲	اوٹ کے دودھ سے علاج کرنے کا بیان	۲۵۵	نبی کریم ﷺ کے پیالے اور آپ کے برتن میں پینا
۲۸۳	اوٹ کے پیشاب سے علاج کرنا		تبرک پانی پینا
۲۸۳	کلوخی کا بیان	۲۵۷	<b>کتاب المرضی</b>
۲۸۵	مریض کے لئے حریرہ پکانا	۲۵۹	بیماری کی بخوبی کوئی چیز نہیں ہے
۲۸۵	ناک میں دواذ النادرست ہے	۲۶۰	بلاؤں میں سب سے زیادہ سخت آزمائش انیما کی ہوتی ہے
۲۸۵	قطہ ہندی اور قطہ بحری یعنی کوٹ جو.....	۲۶۱	بیمار کی مراجح پر کسی کا واجب ہونا
۲۸۶	کس وقت پچھنا لگوایا جائے	۲۶۱	بے ہوش کی عیادت کرنا
۲۸۷	بیماری کی وجہ سے پچھنا لگوایا دارست ہے	۲۶۲	ریاح رک جانے سے جسے مرگی کا عارضہ ہو
۲۸۸	آدمی سر کے درد پاپوے سر کے درد میں پچھنا لگوایا	۲۶۳	اس کا ثواب جس کی بینائی جاتی رہے
۲۸۹	محرم کا تکلیف کی وجہ سے سر منڈا جائز ہے	۲۶۳	عورتیں مردوں کی بیماری میں پوچھنے کے لئے جاسکتی ہیں
۲۹۰	داغ لگوایا اور لگانا	۲۶۴	بچوں کی عیادت بھی جائز ہے
۲۹۱	امد اور سرمه لگانا جب آنکھیں دھکتی ہوں	۲۶۵	گاؤں میں رہنے والوں کی عیادت کے لئے جانا
۲۹۲	جدام کا بیان	۲۶۶	مشرک کی عیادت بھی جائز ہے
۲۹۳	من آنکھ کے لئے شفا ہے	۲۶۶	اگر کوئی شخص کسی مریض کی عیادت کے لیے گیا.....
۲۹۳	مریض کے حلق دواذالنا	۲۶۷	مریض کے اپر ہاتھ رکھنا
۲۹۴	عذرہ یعنی حلق کا کو اگر جانے کا علاج	۲۶۸	عیادت کے وقت مریض سے کیا کہا جائے.....
۲۹۴	پیٹ کے عارض میں کیا دوادی جائے	۲۶۹	مریض کی عیادت کو سوار ہو کر یا بدیل چلنا.....
۲۹۷	صرف صرف پیٹ کی ایک بیماری ہے	۲۷۱	مریض کا یوں کہنا مجھے تکلیف ہے.....
۲۹۷	ذات الجب (نمونیہ) کا بیان	۲۷۳	مریض لوگوں سے کہے کہ میرے پاس سے اٹھ کر چلے جاؤ
۲۹۹	زخموں کا خون روکنے کے لیے بوریا جلا کر زخم پر لگانا	۲۷۴	مریض پچے کو کسی بزرگ کے پاس لے جانا.....
۲۹۹	بخار دوزخ کی بھاپ سے ہے	۲۷۴	مریض کا موت کی تمنا کرنا منع ہے
۳۰۰	جهان کی آب و ہوانا موافق ہو جہاں سے نکل کر	۲۷۶	جو شخص بیمار کی عیادت کو جائے وہ کیا دعا کرے
۳۰۱	طاعون کا بیان	۲۷۷	عیادت کرنے والے کا بیمار کے لیے وضو کرنا
۳۰۵	جو شخص طاعون میں صبر کر کے دیں رہے.....	۲۷۷	جو شخص وبا اور بخار کے دور کرنے کے لئے دعا کرے

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۳۲۵	کپڑا جو ٹخنوں سے نیچے ہو.....	۳۰۵	قرآن مجید اور معوذات پڑھ کر مریض پر دم کرنا
۳۲۸	حاشیہ دار تہہ پہننا	۳۰۶	سورہ فاتحہ سے دم کرنا
۳۲۹	چادر اور ڈھننا	۳۰۸	نظر بدگ جانے کی صورت میں دم کرنا
۳۲۹	قیص پہننا	۳۰۸	نظر بدگ الگ بھاٹنے ہے
۳۲۱	قیص کے گریان سینے پریا اور کہیں	۳۰۹	سانپ اور بچوں کے کائے پر دم کرنا
۳۲۲	جس نے سفر میں بھک آشیوں کا جبہ پہننا	۳۱۰	رسول کریم ﷺ نے بیماری سے خفا کے لئے کیاد عاپڑھی ہے
۳۲۲	لڑائی میں اون کا جبہ پہننا	۳۱۲	دعا پڑھ کر مریض پر پھونک مارنا.....
۳۲۳	قبا اور ریشمی فروج کے بیان میں	۳۱۳	بیمار پر دم کرتے وقت درد کی جگہ پر داہنابا تح پھیرنا
۳۲۴	برانس یعنی ٹوپی پہننا	۳۱۵	عورت مرد پر دم کر سکتی ہے
۳۲۴	پاجامہ پہننے کے بارے میں	۳۱۵	دم جہاڑنے کرانے کی فضیلت
۳۲۵	عما میں کے بیان میں	۳۱۷	بد ٹھوٹی لینے کا بیان
۳۲۵	سر پر کپڑا اول کر سرچھانا	۳۱۷	نیک فال لینا کچھ برائیں ہے
۳۲۷	خود کا بیان	۳۱۸	الوک مخوس سمجھنا غوبہ ہے
۳۲۷	دھاری اور چادر و دل اور کملیوں کا بیان	۳۱۸	کہانت کا بیان
۳۵۰	کملیوں اور اوپنی حاشیہ دار چادر و دل کے بیان میں	۳۲۱	جادو کا بیان
۳۵۱	اشتھاں صماء کا بیان	۳۲۲	شرک اور جادو ان گناہوں میں سے ہیں جو آدمی کو تباہ کر.....
۳۵۲	ایک کپڑے میں گوٹ مار کر بیٹھنا	۳۲۲	جادو کا توڑ کرنا
۳۵۲	کالی کملی کا بیان	۳۲۵	جادو کے بیان میں
۳۵۵	بزرگ بھک کے کپڑے پہننا	۳۲۶	اس بیان میں کہ بعض تقریبیں بھی جادو بھری ہوتی ہیں
۳۵۶	سفید کپڑے پہننا	۳۲۶	بجوہ بکھور بڑی عمدہ جادو کے لئے دو اہے
۳۵۷	ریشم پہننا اور مردوں کا اسے اپنے لیے بچانا	۳۲۷	الوک مخوس ہونا محض غلطہ ہے
۳۶۰	پہننے بغیر ریشم صرف چونا جائز ہے	۳۲۸	امراض میں چھوٹ لگنے کی کوئی حقیقت نہیں ہے
۳۶۰	مرد کے لیے ریشم کا کپڑا بطور فرش بچانا منس ہے	۳۲۹	نی کریم ﷺ کو زہر دیے جانے سے متعلق بیان
۳۶۰	مرصر کا ریشمی کپڑا مرد کے لئے کیا ہے	۳۳۱	زہر پینیا زہریلی اور خوفناک دوا
۳۶۱	خارش کی وجہ سے مردوں کو ریشمی کپڑے کے استعمال.....	۳۳۲	گد می کا دودھ پینا کیسا ہے؟
۳۶۱	ریشم عورتوں کے لئے جائز ہے	۳۳۳	جب کسی برتن میں پڑ جائے
۳۶۲	اس بیان میں کہ آنحضرت ﷺ کی لباس یا فرش کے.....	۳۳۳	کتاب اللباس
۳۶۵	جو شخص یا کپڑا اپنے اسے کیاد عادی جائے	۳۳۳	لباس سے متعلق ایک آیت قرآنی
۳۶۶	مردوں کے لئے زعفران کے رنگ کا استعمال	۳۳۴	اگر کسی کا کپڑا ایوں ہی لٹک جائے تکمیر کی نیت نہ ہو
۳۶۶	سرخ کپڑا اپنے کے بیان میں	۳۳۵	پہنچا اور اپر انہا

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۳۸۹	خساب کا بیان	۳۶۷	سرخ زین پوش کا کیا حکم ہے
۳۸۹	گھوکریا لے بالوں کا بیان	۳۶۷	صاف چجزے کی جوتی پہننا
۳۹۲	خطبی یا کونڈو غیرہ سے بالوں کو بجانا	۳۶۹	اس بیان میں کہ پہنچے اپنے دامنے پاؤں میں جوتا ہے
۳۹۲	(سر میں بیچوں نیچے بالوں میں) ماگ کانا	۳۷۰	اس بیان میں کہ پہلے بائیں ہیر کا جو تاتارے
۳۹۲	گیسوؤں کے بیان میں	۳۷۰	ابارے میں کہ صرف ایک پاؤں میں جوتا ہو
۳۹۵	قزع یعنی کچھ سرمنڈا کچھ بال رکھتے کے بیان میں	۳۷۰	ہر چچل میں دو تمہہ ہوتا ہو.....
۳۹۶	عورت کا اپنے ہاتھ سے اپنے خاوند کو خوبصورگا	۳۷۱	الال چجزے کا خیسہ بنانا
۳۹۷	سر اور داڑھی میں خوبصورگا	۳۷۲	بورے یا اس جیسی کسی حقیر چجزے پر بیٹھنا
۳۹۷	لکھا کرنا	۳۷۲	اگر کسی کپڑے میں سونے کی گھنڈی یا تکمہ لگا ہو
۳۹۷	حائضہ عورت اپنے خاوند کے سر میں لکھی کر سکتی ہے	۳۷۳	سونے کی انگوٹھیاں پہننا کیسا ہے
۳۹۸	بالوں میں لکھا کرنا	۳۷۳	مرد کو چاندی کی انگوٹھی پہننا
۳۹۸	مٹک کا بیان	۳۷۴	انگوٹھی میں گھینیہ لگانا درست ہے
۳۹۸	خوبصورگا مستحب ہے	۳۷۶	لوہے کی انگوٹھی کا بیان
۳۹۹	خوبصورگا پھیر دینا منع ہے	۳۷۷	انگوٹھی پر نقش کرنا
۳۹۹	ذریہ کا بیان	۳۷۸	انگوٹھی چنگلیاں میں پہنچی چاپئے
۳۹۹	حسن کے لئے جو عورت میں دانت کشادہ کرائیں	۳۷۹	انگوٹھی کی ضرورت سے مثلاً مہر کرنے کے لیے.....
۴۰۰	بالوں میں الگ سے بناوٹی چیزیں	۳۷۹	انگوٹھی کا گینہ اندر ہتھی کی طرف رکھنا
۴۰۲	چہرے پر سے روئیں اکھاڑنے والیوں کا بیان	۳۸۰	آنحضرت ﷺ یہ فرماتا کہ کوئی شخص اپنی انگوٹھی پر لفظ محمد رسول اللہ.....
۴۰۳	جس عورت کے بالوں میں دوسرا کے بال جوڑے جائیں	۳۸۰	انگوٹھی کا کندہ تین سطروں میں کرنا
۴۰۳	کو دنے والی کے بارے میں	۳۸۱	عورتوں کے لئے سونے کی انگوٹھی پہننا جائز ہے
۴۰۵	کدو نے والی عورت کی برائی کا بیان	۳۸۱	زیور کے ہار اور خوبصورگا مٹک کے بار عورت میں پہنچنے کیتی ہیں
۴۰۶	تصویریں بنانے کے بیان میں	۳۸۲	ایک عورت کا کسی دوسری عورت سے ہار عاری ہالینا
۴۰۷	مورتیں بنانے والوں پر قیامت کے دن سب سے زیادہ.....	۳۸۲	عورتوں کے لئے ہالیاں پہنچنے کا بیان
۴۰۷	تصویریں کو توڑنے کے بیان میں	۳۸۳	بچوں کے لئے میں ہار لکانا جائز ہے
۴۰۸	اگر مورتیں پاؤں کے تلے رومندی جائیں.....	۳۸۳	عورتوں کا چال ڈھال اختیار کرنے والے مرد.....
۴۰۹	اس شخص کی دلیل جس نے توٹک اور نکیہ اور فرش.....	۳۸۳	زنانوں اور یہودوں کو جو عورتوں کی چال ڈھال اختیار.....
۴۱۱	چہاں تصویر ہو وہاں نماز پڑھنی کروہ ہے	۳۸۵	موچھوں کا کرتدا تا
۴۱۱	فرشتے اس گھر میں نہیں جاتے جس میں مورتیں ہوں	۳۸۶	ناخون ترشوانے کا بیان
۴۱۲	جس گھر میں مورتیں ہوں وہاں نہ جانا	۳۸۷	داڑھی کا چھوڑ دینا
۴۱۲	مورت بنا نے والے پر لعنت ہوتا	۳۸۷	بڑھاپے کا بیان

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۳۳۲	یتیم کی پورش کرنے والے کی فضیلت	۳۱۳	جو مورت بنائے گا اس پر قیامت کے دن.....
۳۳۳	بیوہ عورتوں کی پورش کرنے والے کا ثواب	۳۱۳	جانور پر کسی کو اپنے بیچھے بھالیتا
۳۳۵	مسکین اور محتاجوں کی پورش کرنے والا	۳۱۳	ایک جانور پر تین آدمیوں کا سوار ہوتا
۳۳۵	انسانوں اور جانوروں سب پر حم کرنا	۳۱۳	جانور کے مالک کا دوسرا سے کو سواری پر آگے بھانا
۳۳۷	پڑوی کے حقوق کا بیان	۳۱۳	ایک مرد دوسرا سے مرد کے بیچھے ایک سواری پر بیٹھے سکتا ہے
۳۳۸	اس شخص کا گناہ جس کا پڑوی اس کے شر سے.....	۳۱۵	جانور پر مورت کا مرد کے بیچھے بیٹھنا جائز ہے
۳۳۹	کوئی عورت اپنی پڑوں کے لیے کسی چیز کے.....	۳۱۶	چت لیٹ کر ایک پاؤں کا دوسرا سے پاؤں پر رکنا
۳۳۹	جو اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو.....		
۳۴۰	پڑو سیوں میں کون سا پڑوی مقدم ہے		
۳۴۰	ہر نیک کام صدقہ ہے	۳۱۷	احسان اور رشتہ ناطر پر دری کی فضیلت
۳۴۱	خوش کلامی کا ثواب	۳۱۷	رشتہ داروں میں اچھے سلوک کا سب سے زیادہ حق دار
۳۴۱	ہر کام میں نزی اور عمدہ اخلاق کی اچھی چیز ہے	۳۱۸	والدین کی اجازت کے بغیر کسی کو جہاد کے لیے.....
۳۴۲	ایک مسلمان کو دوسرا سے مسلمان کی مدد کرنا	۳۱۸	کوئی شخص اپنے ماں باپ کو گالی گلوچ نہ دے
۳۴۳	سورہ نہاد کی ایک آیت کی تفسیر	۳۱۹	جس شخص نے اپنے والدین کے ساتھ نیک سلوک کیا.....
۳۴۵	آنحضرت ﷺ کی سخت گواہ بذبان نہ تھے	۳۲۱	والدین کی تافرمانی بہت ہی بڑے گناہوں میں سے ہے
۳۴۷	خوش خلقی اور خادوت کا بیان	۳۲۲	والد کا فریما شرک ہوتا ہے بھی اس کے ساتھ نیک سلوک کرنا
۳۵۰	آدی اپنے گھر میں کیا کر تاہے	۳۲۲	اگر خادوند والی مسلمان عورت اپنی کافرہ مان کے.....
۳۵۰	نیک آدمی کی محبت اللہ پاک.....	۳۲۳	کافروں مشرک بھائی کے ساتھ اچھا سلوک کرنا
۳۵۱	اللہ کی محبت رکھنے کی فضیلت	۳۲۳	ناط والوں سے صدر حمی کی فضیلت
۳۵۲	سورہ حجرات کی آیت کی تفسیر	۳۲۳	قطع رحمی کرنے والے کا گناہ
۳۵۳	گھلی دینے اور لخت کرنے کی معافت	۳۲۵	جو شخص ناط جوڑے ﷺ کا اس سے ملاق رکھے گا
۳۵۶	کسی آدمی کی نسبت یہ کہنا کہ لبا.....	۳۲۶	آنحضرت ﷺ کا یہ فرمانا ناط اگر قائم رکھ.....
۳۵۷	غبہت کے بیان میں	۳۲۷	ناط جوڑنے کے یہ معنی نہیں ہیں کہ.....
۳۵۸	نبی کریم ﷺ کا فرمانا انصار کے سب گھروں میں.....	۳۲۸	دوسرے کے بچے کو چھوڑ دینا کہ وہ کھلیے
۳۵۸	مفید اور شریل لوگوں کی.....	۳۲۹	بچے کے ساتھ رحم و شفقت کرنا
۳۵۹	چغل خوری کرنا کبیرہ گناہوں میں سے ہے	۳۳۱	اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت کے سوھنے باتے ہیں
۳۶۰	چغل خوری کی برائی کا بیان	۳۳۲	اولاد کو اس ذر سے مارڈا لانا کہ ان کا پس ساتھ کھلانا پڑے گا
۳۶۰	سورہ حج کی ایک آیت کی تفسیر	۳۳۲	بچے کو گود میں بھانا
۳۶۱	مند یکھی بات کرنے والے کے بارے میں	۳۳۳	بچے کو روان پر بھانا
۳۶۱	اگر کوئی شخص دوسرا سے شخص کی گفتگو.....	۳۳۳	محبت کا حق یاد کھانا ایمان کی نشانی ہے

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۵۰۰	مہمان کی عزت .....	۳۶۲	کسی کی تعریف میں مبالغہ کرنا منع ہے
۵۰۲	مہمان کے لئے پر ٹکلف کھاتا یار کرنا	۳۶۳	اگر کسی کو اپنے کسی بھائی مسلمان کا
۵۰۲	مہمان کے سامنے غصہ اور .....	۳۶۴	سورہ محل کی آیت کی تشریع
۵۰۳	مہمان کو اپنے میزبان سے کہنا .....	۳۶۵	حد اور پیشہ پیچھے برائی کی ممانعت
۵۰۵	جو عمر میں بڑا ہواں کی تعظیم کرنا	۳۶۶	ایک آیت شریفہ کی تفسیر
۵۰۷	شہر رہن اور حدی خوانی .....	۳۶۶	گمان سے کوئی بات کہنا
۵۱۹	مشرکوں کو بھجو کر نادرست ہے	۳۶۷	مومن کے کسی عیب کو پچھانا
۵۲۲	شعر و شاعری میں اس طرح اوقات .....	۳۶۸	غورو، ہمیند، تکبر کی برائی
۵۲۲	نبی کریم ﷺ کا یہ فرمाए کہ تیرے ہاتھ .....	۳۶۹	ترک ملاقات کا بیان
۵۲۳	زمعا کہنے کا بیان	۳۷۲	کیا اپنے ساتھی کی ملاقات کے لیے .....
۵۲۳	لقطہ دیلک یعنی تجھ پر .....	۳۷۳	ملاقات کے لیے جانا .....
۵۲۹	اللہ عن ذہب جل کی محبت کس کو کہتے ہیں	۳۷۴	جب دوسرا ملک کے وفو .....
۵۳۱	کسی کا کسی کو یوں کہنا .....	۳۷۴	کسی سے بھائی چارہ اور دستی کا اقرار کرنا
۵۳۳	کسی شخص کا مر جا کہنا	۳۷۵	مسکرا اداور پہنا
۵۳۳	لوگوں کو ان کے باپ کا نام لے کر .....	۳۸۰	ایک آیت شریفہ کی تفسیر
۵۳۴	آدمی کو یہ کہنا چاہیے کہ میرا نفس	۳۸۱	اچھے چال چلنے کے بارے میں
۵۳۴	زمانہ کو بر اکھنا منع ہے .....	۳۸۲	ٹکلیف پر صبر کرنے کا بیان
۵۳۵	نبی کریم ﷺ کا یوں فرمाए کہ کرم .....	۳۸۳	غضہ میں جن پر عتاب ہے .....
۵۳۶	کسی کا یہ کہنا اللہ مجھے آپ پر قربان کرے	۳۸۴	جو شخص اپنے کسی مسلمان بھائی کو .....
۵۳۷	الشپاک کو کون سے نام .....	۳۸۵	اگر کسی نے کوئی وجہ معقول رکھ کر .....
۵۳۸	نبی کریم ﷺ کا فرمان کہ میرے نام پر .....	۳۸۷	خلاف شرع کا نام پر غصہ .....
۵۳۹	حزن نام رکھا	۳۹۰	غضہ سے پر ہیز کرنا
۵۴۰	کسی برے نام کو بدلت کر اچھا نام رکھنا	۳۹۱	حیا اور شرم کا بیان
۵۴۳	پنجے کا نام ولید رکھنا	۳۹۲	جب حیانہ ہو تو جو چاہو کرو
۵۴۴	جس نے اپنے کسی ساتھی کو .....	۳۹۲	شریعت کی باتیں پوچھنے میں .....
۵۴۵	بچہ کی کنیت رکھنا .....	۳۹۳	نبی کریم ﷺ کا فرمان کر آسانی کرو .....
۵۴۵	ایک کنیت ہوتے ہوئے .....	۳۹۶	لوگوں کے ساتھ فراغی سے پیش آنا
۵۴۶	اللہ کو جو نام بہت ہی زیادہ ناپسند ہیں	۳۹۷	لوگوں کے ساتھ فاطر تواضع سے پیش آنا
۵۴۷	مشرک کی کنیت کا بیان	۳۹۸	مومن ایک سوراخ سے .....
۵۵۰	تریفیں کے طور پر .....	۳۹۹	مہمان کے حق کے بیان میں

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۵۷۳	اگر کوئی شخص کہے کہ فلاں شخص .....	۵۵۱	کس شخص کا کسی چیز.....
۵۷۳	ایسی مجلس والوں کو سلام کرتا .....	۵۵۱	آسمان کی طرف نظر اٹھانا
۵۷۶	جس نے گناہ کرنے والے کو سلام نہیں کیا	۵۵۲	پچھر پانی میں لکڑی بارنا
۵۷۶	ذمیوں کے سلام کا جواب .....	۵۵۳	کسی شخص کا زمین پر .....
۵۷۷	جس نے حقیقت حال معلوم کرنے کے لیے .....	۵۵۳	تعجب کے وقت اللہ اکبر .....
۵۷۹	اہل کتاب کو کس طرح خط لکھا جائے	۵۵۵	اللہیوں سے پھر یا گنکری .....
۵۸۰	خط کس کے نام سے شروع کیا جائے	۵۵۶	چیخنے والے کا الحمد اللہ کہنا
۵۸۰	تی کریم <small>علیہ السلام</small> کا ارشاد کہ اپنے سردار .....	۵۵۶	چیخنے والا الحمد اللہ کہے تو
۵۸۱	مصافحہ کا بیان	۵۵۶	چیخنک اچھی ہے اور
۵۸۲	دونوں ہاتھ پکڑنا .....	۵۵۸	جب جائی آئے تو چاہیے کہ
۵۹۳	معاً قمیحی کلے ملنے کے بیان میں		
۵۹۶	کوئی بلاۓ تو جواب میں لیک اور سعدیک کہتا		
۵۹۹	کوئی شخص کسی دوسرے بیٹھے ہوئے مسلمان بھائی کو اس .....	۵۵۹	سلام کے شروع ہونے کا بیان
۵۹۹	سورہ فتح کی ایک آیت شریفہ	۵۶۰	سورہ فور کی ایک آیت کی تشریع
۶۰۰	جو اپنے ساتھیوں کی اجازت بغیر .....	۵۶۲	سلام کے بیان میں
۶۰۱	ہاتھ سے احتجاء کرنا	۵۶۳	تمہوزی جماعت بڑی بناعت کو .....
۶۰۱	اپنے ساتھیوں کے سامنے سمجھ کر بیٹھنا	۵۶۳	سوار پہلے پیدل کو سلام کرے
۶۰۲	جو کسی ضرورت میا کسی غرض کی وجہ سے تیز تیز پڑھنے والے پہلے بیٹھے .....	۵۶۳	چلنے والا پہلے بیٹھے .....
۶۰۲	چارپائی یا تخت کا بیان	۵۶۳	لم عرو والا پہلے .....
۶۰۳	گاؤں تکیہ لگانیا گذا بچھانا	۵۶۴	سلام کو زیادہ سے زیادہ رواج دینا
۶۰۳	حمد کے بعد قیلولہ کرنا	۵۶۴	پہچان ہو یا نہ ہوہر ایک .....
۶۰۵	مسجد میں بھی قیلولہ کرنا جائز ہے	۵۶۵	پردہ کی آیت کے بارے میں
۶۰۵	اگر کوئی شخص کہیں ملاقات کو جائے	۵۶۷	اذن لینے کا اس لئے حکم دیا گیا .....
۶۰۷	آسانی کے ساتھ آدی جس طرح بیٹھ کے .....	۵۶۸	شر مگاہ کے علاوہ .....
۶۰۸	جس نے لوگوں کے سامنے سرگوشی کی	۵۶۹	سلام اور اجازت تین مرتبہ ہونی چاہیے
۶۰۹	چت لینے کا بیان	۵۷۰	اگر کوئی شخص بلاں پر آیا ہو .....
۶۱۰	کسی بجھے صرف تین آدی ہوں تو ایک کو .....	۵۷۰	بچوں کو سلام کرنا .....
۶۱۱	راز بچھانا	۵۷۱	مردوں کا محروم کو سلام کرنا .....
۶۱۱	جب تین سے زیادہ آدی ہوں تو کاتا پھوی کرنے میں .....	۵۷۲	اگر گھر والا پوچھتے کہ کون ہے .....
۶۱۲	دیر تک سرگوشی کرنا	۵۷۲	جواب میں صرف علیک السلام کہنا

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۶۲۲	قبلہ رخ ہو کرو عاکرنا نبی کریم ﷺ نے اپنے خلوم کے لیے بھی عمر و رزیوتی.....	۶۱۲	سوتے وقت گھر میں آگ کو نہ رہنے دی جائے
۶۲۲	پر بیٹھانی کے وقت دعا کرنا	۶۱۳	رات کے وقت دروازے بند کرنا
۶۲۲	صعیبت کی جختی سے اللہ کی پناہ مانگنا	۶۱۳	بوزھا ہونے پر ختنہ کرنا.....
۶۲۳	نبی کریم ﷺ کا سر خس الموت میں دعا کرنا.....	۶۱۵	آدمی جس کام میں معروف ہو کر اللہ کی عبادت سے.....
۶۲۳	موت اور زندگی کی دعا کے بارے میں	۶۱۵	عمارات کا بنانا کیسا ہے
۶۲۴	بچوں کے لئے برکت کی دعا کرنا		
۶۲۵	رسول کریم ﷺ پر درود پڑھنا	۶۱۸	سورہ مومن کی ایک آیت شریف
۶۲۷	کیا نبی کریم ﷺ کے سوا کسی اور پر درود بھیجا جاسکتا ہے؟	۶۱۹	استغفار کے لیے افضل دعا کا بیان
۶۲۸	آنحضرت ﷺ کی ایک دعا	۶۲۰	نبی کریم ﷺ کا دن اور اساتذہ کا دن استغفار کرنا
۶۲۹	فتون سے اللہ کی پناہ مانگنا	۶۲۰	توہہ کا بیان
۶۳۰	دشمنوں کے غالب آنے سے اللہ کی پناہ مانگنا	۶۲۲	داہیں کروٹ پر لینا
۶۳۱	عذاب قبر سے اللہ کی پناہ مانگنا	۶۲۳	وضو کر کے سونے کی فضیلت
۶۳۲	زندگی اور موت کے فتوؤں سے پناہ مانگنا	۶۲۳	سوتے وقت کیا دعا پڑھی چاہیے
۶۳۳	گناہ اور قرض سے اللہ کی پناہ مانگنا	۶۲۴	سوتے میں دلیاں ہاتھ داہیں رخسار کے نیچے رکھنا
۶۳۴	بزرگی اور سستی سے اللہ کی پناہ مانگنا	۶۲۵	داہیں کروٹ پر سوتا
۶۳۵	بخل سے اللہ کی پناہ مانگنا	۶۲۵	اگر رات میں آدمی کی آنکھ مکمل جائے.....
۶۳۶	ناکارہ عمر سے اللہ کی پناہ مانگنا	۶۲۷	سوتے وقت بکیر و شیع پڑھنا
۶۳۷	دعائے دباء اور پر بیٹھانی دور ہو جاتی ہے	۶۲۸	سوتے وقت شیطان سے پناہ مانگنا اور بکیر و قرآن کرنا
۶۳۸	ناکارہ عمر دنیا کی آزمائش اور دوزخ کی آزمائش سے اللہ کی.....	۶۲۹	آدمی رات کے بعد صبح صادق سے پہلے دعا کرنے.....
۶۳۹	مالداری کے فتنے سے اللہ کی پناہ مانگنا	۶۳۰	بیت اخلاجانے کے لیے کون کی دعا پڑھی چاہیے
۶۴۰	محبّتی کے فتنے سے پناہ مانگنا	۶۳۰	صحیح کے وقت کیا دعا پڑھی
۶۴۱	برکت کے ساتھ مال کی زیادتی کے لئے دعا کرنا	۶۳۲	نمزاں میں کون کی دعا پڑھی
۶۴۲	برکت کے ساتھ کثرت اولاد کی دعا کرنا	۶۳۲	نمزاں کے بعد دعا کرنے کا بیان
۶۴۳	استخارہ کی دعا کا بیان	۶۳۵	سورہ توہہ کی ایک آیت شریفہ
۶۴۴	وضو کے وقت کی دعا کا بیان	۶۳۸	دعائیں قافیہ لگانا کروہے
۶۴۵	کسی بلند تیلے پر چھٹے وقت کی دعا کا بیان	۶۳۹	الشپاک سے اپنا مقصد قطعی طور پر مانگے
۶۴۶	کسی شیب میں اترنے کی دعا	۶۴۰	جب تک بندہ جلد بازی نہ کرے.....
۶۴۷	سفر میں جاتے وقت یا.....	۶۴۰	دعائیں ہاتھوں کا اٹھانا
۶۴۸	شادی کرنے والے دو طحا کے لئے دعا دیا	۶۴۱	قبلہ کی طرف منہ کئے بغیر دعا کرنا

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۲۹۷	جو لوگ دنیا میں زیادہ مالدار ہیں وہی ..... نبی کریم ﷺ کا یہ ارشاد کہ اگر احد پہلا کے برابر سوتا .....	۲۶۳	جب مرد اپنی بیوی کے پاس آئے تو کیا وہ عاپر صنی چاہیے ؟
۲۹۹	مالدار ہے جس کا دل غنی ہو	۲۶۳	نبی کریم ﷺ کیہ دعاۓ ہمارے رب ہمیں دنیا میں .....
۷۰۱	نقرب کی فضیلت کا بیان	۲۶۳	دنیا کے فتوؤں سے پناہ مانگنا
۷۰۳	نبی کریم ﷺ اور آپ کے صحابہ کے گذران کا بیان	۲۶۵	عائیں ایک ہی فقرہ بار بار عرض کرنا
۷۰۸	نیک عمل پر ہمچلی کرنا ..... اللہ کے خوف کے ساتھ امید بھی رکھنا	۲۶۸	مشرکین کے لئے بدعا کرنا
۷۱۱	اللہ کی حرام کی ہوئی چیزوں سے بچنا	۲۷۰	مشرکین کی بدایت کے لئے دعا کرنا
۷۱۲	جو اللہ پر بخوبی سے کرے گا ..... باجہر آمین کہنے کی فضیلت کا بیان	۲۷۰	نبی کریم ﷺ کا یہ فرمان کہ یہود کے حق میں ہماری ..... اس قبولیت کی گھری میں دعا کرنا جو جمہ کے دن آتی ہے
۷۱۳	بے فائدہ باتیں چیزیں کرنا منع ہے	۲۷۱	لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ كَبِيْرٌ کی فضیلت کا بیان
۷۱۴	زبان کی حفاظت کرنا	۲۷۲	سبحان اللہ کبیر کی فضیلت
۷۱۶	اللہ کے ذرے سے روئے کی فضیلت	۲۷۳	اللہ پاک تبارک و تعالیٰ کے ذکر کی فضیلت کا بیان
۷۱۷	اللہ سے ذرئے کی فضیلت کا بیان	۲۷۵	لا حول ولا قوّة الا بالله کے کہنا
۷۱۸	گناہوں سے باز رہنے کا بیان	۲۷۸	اللہ پاک کے ایک کم سو نام ہیں
۷۱۹	ایک ارشاد نبوی فداہ رو جی	۲۷۸	ثیر ٹھیر کر فاصلے سے وعظ و نصیحت کرنا
۷۲۰	دوسرے کو خواہشات نفسانی سے ڈھک دیا گیا ہے	۲۷۹	<b>کتاب الرقاق</b>
۷۲۰	جنت تھارے جو تے کے تے سے بھی زیادہ ..... اسے دیکھنا چاہیے جو نیچے درجے کا ہے ..... جبس نے سیکل پیا بدی کا ارادہ کیا ..... چھوٹے اور حقیر گناہوں سے بھی بچتے رہنا	۲۸۲	محبت اور فراغت کے بیان میں
۷۲۱	علمون کا اعتبر خاتمہ ہے	۲۸۳	آخرت کے سامنے دنیا کی کیا حقیقت ہے
۷۲۲	بری محبت سے تھائی بہتر ہے	۲۸۳	نبی کریم ﷺ کا یہ فرمان کہ دنیا میں اس طرح زندگی ..... آرزو کی رسی کا دراز ہونا
۷۲۳	دنیا سے امانتاری کا انحصار جانا	۲۸۴	جو شخص سانح سال کی عمر کو پہنچ گیا
۷۲۴	ریا اور شہرت طلبی کی مدد میں	۲۸۷	ایسا کام جس سے خالص اللہ تعالیٰ کی رضا مندی مقصود ہو
۷۲۵	جو اللہ کی اطاعت کرنے کے لیے اپنے نفس کو دبائے ..... تو واضح یعنی عاجزی کرنے کے بیان میں	۲۸۸	دنیا کی بہار اور رونق ..... سورہ فاطر کی ایک آیت شریفہ
۷۲۷	نبی کریم ﷺ کا ارشاد کہ میں اور قیامت دونوں ..... جو اللہ سے ملاقات کو پسند کرتا ہے ..... موت کی خیتوں کا بیان	۲۹۲	صالحین کا گذر جانا
۷۲۹		۲۹۳	مال کے فتنے سڑتے رہنا
۷۳۰		۲۹۳	نبی کریم ﷺ کا یہ فرمان کہ یہ دنیا کا مال بظاہر ..... جو آدمی مال اللہ کی راہ میں دے دے ..... .....
۷۳۲		۲۹۵	
		۲۹۶	

## فہرست تشریعی مضمون

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۵۲	معترضین اسلام کے قول فاسد کی تردید فقہائے کرام کے ایک قیاس پر تبرہ	۲۲	شادی کا اولاد مقصداً فراہٹ نہیں ہے باقیات الصالحات میں اولاد کا اولاد مقصداً درجہ حاصل ہے
۵۵	حضرت امام بخاریؓ بہت بڑے فقیر امت ہیں	۲۳	ایک نہایت ہی افسوس ناک واقعہ محدث تفصیلات
۵۶	ایلاء کی مدت چار ماہ ہے	۲۴	عیدہ گاہ میں مستورات میں چندے کی اپیل
۶۲	مفقود اخیر کے بارے میں تفصیلات	۲۷	طلاق کی تفصیلات
۶۳	ظہار کی تفصیلات	۳۰	ایک بدنصیب عورت کا بیان
۶۶	گونگا آدمی اشارے سے طلاق دے گا	۳۱	زبان دراز معاندین پر ایک نوٹ
۶۷	بھی اشارات پر بھی فتویٰ دیا جاسکتا ہے	۳۲	طلاق دینے کا مسنون طریقہ
۶۸	حضرت امام شیخ محمد بن عبد الوہاب نجدی رحمۃ اللہ علیہ	۳۳	تعطیلیات ثلاث قرآن و حدیث کی روشنی میں
۶۸	حضرت سید احمد و مرزا غلام احمد قادریانی	۳۴	لغان کرنے ہی سے جدا ہو جاتی ہے
۷۲	مرزا یوں کے ایک غلط خیال کی تردید	۳۱	اصل طلاق وہی ہے جس میں لفظ استعمال کیا جائے
۷۷	علم قیافہ پر بھی بعض یقین کیا ہے	۳۲	شدید پیغام کا واقعہ محدث تفصیلات
۸۲	حامله عورتوں کی عدت کا فوتی	۳۵	سوکنوں کا جلا پانظری ہوتا ہے
۸۳	ایک فتویٰ بیوی کا بیان	۳۶	فقاہیک امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ
۸۳	ملاشیہ قروم کی تفسیر	۳۶	حافظ ابن حجر مرحوم کا ذکر خیر
۸۶	طلاق رجعی میں مسکن اور خرچہ مرد پر لازم ہے	۳۹	غصہ کی طلاق پر تبرہ
۹۲	عورتوں کو قبرستان میں جانا شرعاً ہے	۵۰	لو لا علی لهلک عمر کا موقعہ و رود
۹۳	سی مسلمانوں کے لئے قابل غور ہدایت	۵۰	عصر حاضر کے بے انصاف مقلدین پر تبرہ
۹۸	حتد اور بعض دیگر اصطلاحات کی تعریف	۵۱	حضرت ماعز عسلیؓ کے فضائل
۱۰۱	حضرت سعد بن ابی و قاص رضی اللہ عنہ کا ذکر خیر	۵۱	انجیل مقدس میں ایک زنا کا مقدمہ
۱۰۶	دو دھپلانے کی مدت دو سال ہے	۵۲	خلع کی تفصیلات

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۱۷۳	ذنک کے وقت بسم اللہ پڑھنا حلت کی شرط ہے	۱۰۸	مرد بخیل ہو تو عورت کو اجازت ہے کہ؟
۱۷۳	حافظ ابن حجر کا ایک فتویٰ	۱۰۸	ہند بنت عتبہ کا ذکر خیر
۱۷۳	بندوق کی شکار کے بارے میں	۱۱۳	اس گرفتاری کے دور میں قابل توجہ علمائے کرام
۱۷۳	غیر مسلموں کے برتوں کے بارے میں	۱۱۶	توہیہ کی آزادی کا واقعہ
۱۷۷	صراط مستقیم کی تفصیل از علامہ طباطبائی	۱۱۸	حضرت ابو ہریرہ کا قابل مطالعہ ایک واقعہ
۱۸۱	شکار کرنے کا مباح اور مذموم ہوتا	۱۱۹	ایک منکر حدیث کو قدرت کی طرف سے فوری سزا
۱۸۲	حلات حضرت امام شعبی رحمۃ اللہ علیہ	۱۲۰	حضرت امام یوسف گایاں بہترین فتویٰ
۱۸۹	بھول سے عند الذنک بسم اللہ پڑھی ہوتی؟	۱۲۱	اہل حدیثوں کو بدنام کرنے والوں کا بیان
۱۹۰	تفصیل آیت و ما اهل بد لغير الله	۱۲۱	حدیث کے ترجیح میں لاپرواہی
۱۹۸	اسلام کی اصل روح رحم و کرم ہے	۱۲۲	حضرت ابو طلحہ کے گھر ایک دعوت عام کا واقعہ
۲۰۰	گھوڑے کی حلت کے متعلق لاحضرت شیخ الحدیث مبارکبوری مدظلہ	۱۲۸	امیر کرام گوہ کی حلت کے تائل ہیں
۲۰۹	حالات حضرت رافع بن خدیر رضی اللہ عنہ	۱۳۰	حضرت شاہ ولی اللہ ایک تشریح حدیث
۲۱۱	شاہ عبدالعزیز وغیرہ علماء کا ایک قول مطالعہ فتویٰ	۱۳۳	قابل توجہ مفتیان کرام
۲۱۲	سنت کا اصطلاح مفہوم	۱۳۹	سادہ زندگی گذارنا اہم ترین سنت نبوی ہے
۲۱۳	سارے اہل خانہ کی طرف سے ایک بکرا کافی ہے	۱۴۱	تعجب ہے ان مقلدین جامدین پرائی
۲۱۴	حالات حضرت محمد بن سیرین رحمۃ اللہ علیہ	۱۴۲	فضل اکابر حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا
۲۱۵	حالات حضرت تابع بن سر جس رحمۃ اللہ علیہ	۱۴۳	ایک بکثرت پڑھنے کی دعاۓ نبوی
۲۲۱	لفظ جذع کی تعریف	۱۴۸	حضرت ام المومنین صنیہ بنت حسینی رضی اللہ عنہا کا ذکر خیر
۲۲۱	تعجب ہے ان فقہاء پر.....	۱۴۹	حالات حضرت جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ
۲۲۲	قریبانی کی دعاۓ مسنونہ	۱۵۱	خواص کدو کا بیان
۲۲۵	مقاصد قربانی	۱۵۲	محض حالت حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ
۲۲۹	قرطیہ کا ایک قابل مطالعہ قول	۱۵۳	آل محمد علیہ السلام پر ایک تفصیل
۲۳۲	صاحب ہدایہ کے ایک غلط قول کی تردید	۱۵۶	سرکاری سطح پر راشن کی تقسیم
۲۳۳	حالیہ زلزلوں پر ایک نوٹ	۱۶۰	کھبور کی ایک خاص خصوصیت
۲۳۹	ایک غلط خیال کی تردید	۱۶۲	نبیوں کا بکری چرنا اور اس میں حکمتیں
۲۴۳	بیر حاء نامی پاٹ کا بیان	۱۶۲	کھانے سے فارغ ہونے پر ایک اور دعاۓ مسنونہ
۲۴۵	کھڑے ہو کر بانی پینا بضرورت جائز ہے	۱۷۰	عقیدہ کی کچھ تفصیلات
۲۴۶	ایک وہم کا دفعہ از حضرت امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ	۱۷۰	فرع اور عتیرہ کی تفصیلات

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۳۱۸	الو کے متعلق خیالات فاسدہ	۲۵۳	آنحضرت ﷺ کا پیالہ مبارک
۳۱۸	صفر کے بارے میں تشریع	۲۵۷	معترضہ کی تردید
۳۱۹	کہانت کی وضاحت	۲۶۰	نیک لوگوں پر مصائب کا آنا باعث اجر ہے
۳۱۹	کاہنوں کے کچھ بھائی بندوں کا بیان	۲۶۲	مرگی کے بارے میں تشریفات
۳۲۱	جادو سے متعلق آیات قرآنی	۲۶۳	ادویات سے زیادہ نفع بخش علاج
۳۲۳	جادو دفع کرنے کی دواد عمل	۲۶۳	حالات حضرت ام درداء رضی اللہ عنہا
۳۲۶	آپ پر جادو کے ہونے میں حکمت	۲۶۴	حضرت بلال رضی اللہ عنہ کا ذکر خیر
۳۲۶	تدرست جانوروں کو بیمار جانوروں سے الگ رکھو	۲۶۷	متحبہ الدعوات حضرت سعد بن ابی و قاص رضی اللہ عنہ
۳۲۹	تعدیہ کی بابت عقلی دلائل	۲۷۲	مسئلہ خلافت مشائی ایزدی کے تحت حل ہوا
۳۳۰	آنحضرت ﷺ کو زہر دینے جانے کے متعلق	۲۷۳	عیادت کے آداب کا بیان
۳۳۰	آنحضرت ﷺ عالم الغیب نہیں تھے	۲۷۷	و ضو کا چہا ہو اپانی موجب شفایہ ہے
۳۳۲	علاج بالاضد پر اشارہ	۲۷۸	وطن کی محبت انسان کا فطری جذبہ ہے
۳۳۲	لباس میں اسراف کا مطلب	۲۷۹	دو بیاریاں جن کی کوئی دوائی نہیں ہے
۳۳۹	بزرگوں سے برکت حاصل کرنا	۲۸۰	مولانا حیدر الزماںؒ کی ایک ایمان افروز تحریر
۳۴۹	سیزرنگ کی یعنی چادر مبارک کا ذکر خیر	۲۸۲	فواائد شد کا بیان
۳۵۱	قبر پرست نہاد مسلمانوں کی تردید	۲۸۲	ہو میو پیٹھک علاج پر ایک تبصرہ
۳۵۲	اشتال صماء وغیرہ کی تشریفات	۲۸۳	کلونجی کے فوائد
۳۵۳	ایسی ہی اور تفصیلات	۲۸۸	لقضاۓ ایمان بیان
۳۵۳	کالی کملی اور ٹھنے کے فوائد	۲۹۲	عورتوں کا حال بد زمانہ جاہلیت میں
۳۵۷	اصلی بنیاد نجات کلمہ طیبہ صدق دل سے پڑھنا ہے	۲۹۲	مرض جذام پر تبصرہ
۳۶۱	ثر جیسے کپڑوں کے متعلق	۲۹۳	نام نہاد پیروں مرشدوں کی تردید
۳۶۳	حضور ﷺ کے فرش اور سکیے کا بیان	۲۹۷	شہد کے بارے میں ارشاد باری تعالیٰ
۳۶۵	باریک کراپسینے والی عورتوں کی نہ موت	۳۰۲	طاعون پر ایک تبصرہ
۳۶۷	سرخ کپڑے کے متعلق اہل حدیث کا مسئلہ	۳۱۰	دم کرنے کی دعائے مسنونہ
۳۶۸	ایک ضروری اصلاح	۳۱۱	قبویوں کو سبق لینا چاہئے
۳۷۰	فعل الحکیم لا يخلو عن الحكمته	۳۱۲	حافظ ابن حجر کی ایک تشریع
۳۷۱	حضرت عبد اللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ	۳۱۵	دم حجہ اڑانہ کرنے والوں کی فضیلت
۳۷۱	محبت رسول صاحبہ کرام کے دلوں میں	۳۱۷	امر ارض متعدد پر ایک اشارہ
۳۷۲	بہترین عمل کی علامت کیا ہے؟	۳۱۸	بد شکونی کے دفیہ کی دعا

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۳۵۳	مومن کی عزت بہت اہم چیز ہے	۳۸۲	عورت میں بھی عہد نبوی میں عید گاہ جاتی تھیں
۳۵۷	اگر تحقیر مقصود نہ ہو تو جسمانی عیب .....	۳۸۲	بعض الناس کے حیلوں بہاؤں کی تردید
۳۶۰	چغل خوری کی برائی	۳۸۳	ایک جدید لفظی ازم پر اشارہ
۳۶۱	دور خا آدمی بہت برائی	۳۸۴	خصائص فطرت کی ایک حدیث
۳۶۹	نظام الدین اولیاء کا ایک واقعہ	۳۸۷	داڑھی رکھنے کی فضیلت کا بیان
۳۷۰	بوقت ضرورت عورت کا غیر حرم سے کلام کرنا	۳۸۸	موئے مبارک کا بیان
۳۷۶	حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی فضیلت	۳۸۹	مہندی اور وسہ کا خذاب
۳۸۳	نبی کریم ﷺ مخصوص عن الخطاء ہیں	۳۸۹	کالا خذاب کرتا منع ہے
۳۸۶	جنگ بدر کی کچھ تفصیل	۳۹۳	نوجوانان اسلام کو دعوت خیر
۳۸۷	غیر اللہ اور باب داد کی قسم کھانا	۳۹۵	مکار پیروں بدعتی قبر پر ستون کی تردید
۳۹۱	حدیث کے مقابل کسی کی بات جنت نہیں	۳۰۰	مکرین حدیث پر ایک بیان
۳۹۳	حضرت ام سلمہ اور ابو سلمہ رضی اللہ عنہما کا ذکر خیر	۳۰۳	نظر لگ جانا برحق ہے
۳۹۹	حقوق اللہ اور حقوق العباد ساتھ ساتھ	۳۰۶	ایک نیچری کے اعتراض کا جواب
۴۰۱	مہمانی کا حق وصول کرنا	۳۰۸	قبو اولیاء پر جو پرستش گاہیں نبی ہوئی ہیں
۴۰۱	صفات حسنہ والی ایک حدیث	۳۱۱	غیر ذہنی روح کی تصویریوں کا جواز
۴۰۷	اچھے اشعار کرنے جائز ہیں	۳۱۳	جانوروں پر سواری کرنے کے آداب
۴۱۰	صلح حدبیہ کا تفصیلی بیان	۳۱۵	اہل توحید اور اہل شرک پر ایک اشارہ
۴۱۲	حمل آور اعداء کو معافی	۳۲۰	نیک کاموں کو بطور وسیلہ پیش کرنا
۴۱۳	مسلمانوں کا طواف کعبہ .....	۳۲۲	قرآن پاک ایک اہم ترین آیت
۴۱۳	جنگ خیر	۳۲۳	مشرک بھائی کے ساتھ صدر حجی کرنا
۴۱۶	عمر بن العاص رضی اللہ عنہ کا اسلام لانا	۳۳۲	قدرت کا ایک کرشہ
۴۱۶	حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہما کے تفصیلی حالات	۳۳۲	ایک مسلمان نما مشرک کی بیان
۴۱۸	ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا ذکر خیر	۳۳۳	حضرت خدیجہ الکبری کا ذکر خیر
۴۱۹	نبی کریم ﷺ کا عورتوں کو تشییہ دینا.....	۳۳۳	نیک کام میں سفارش کرنے کی ترغیب
۴۲۱	اسلام کے خلاف اٹھے والے قنوں کا جواب دینا	۳۳۶	نبی کریم ﷺ کی ناراضگی کی کیفیت کی وضاحت
۴۲۲	شر گوئی کی کثرت کی مذمت	۳۳۷	نبی کریم ﷺ کی خوش اخلاقی کا بیان
۴۲۳	لفظ زعموا کی تشریع	۳۳۸	وہی اور کسی فضائل کی تفصیل
۴۲۷	عبدات کے ساتھ اللہ اور اس کے رسول سے محبت	۳۵۰	الله تعالیٰ کی صفت کلام کا بیان
۴۳۸	ابوالقاسم کنیت کا بیان	۳۵۱	ایمان کی حلاوت کا ذکر

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۶۱۹	ایک دعائے نبوی جو قیامت کے لئے خاص ہے	۵۳۹	غلط نام بدل دینا چاہیے
۶۲۲	جنگ کی سنتوں کے بعد لیٹنا	۵۲۲	شیطان نبی کریم ﷺ کی صورت میں نہیں آ سکتا
۶۲۳	تلیوری ضد اور تعصباً سے آدمی اندر ہا ہو جاتا ہے	۵۲۷	شہنشاہ نام رکھنے کی نہ ملت
۶۲۵	رازور موز نبوی کے امانت دار	۵۲۹	فہرہ سے سمجھ پر ایک اشارہ
۶۲۷	سونے کی ایک اور دعا	۵۵۳	خلافے میلاد کا تذکرہ
۶۲۸	تبیحات فاطمہؓ کا بیان	۵۵۹	آدمی کے قد میں کمی ہوتا
۶۳۰	آسمان دنیا پر نزول باری تعالیٰ	۵۷۰	حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ایک واقعہ
۶۳۰	بیت الخلاء کی دعا	۵۷۱	اور توں کو سلام کرنے کا بیان
۶۳۳	فرض نماز کے بعد ذکر رواذ کار کا بیان	۵۷۵	آنحضرت ﷺ کی دلائی کا تذکرہ
۶۳۵	مناقب حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ	۵۸۱	مصنفوں کا لفظی مطلب
۶۳۶	حضرت عامر بن اکوع رضی اللہ عنہ کےمناقب	۵۸۲	ایک ہاتھ سے مصنفوں پر تفصیلی مقالہ
۶۳۹	دعا مانگنے میں مبالغہ کرنا منجھ ہے	۵۸۳	ایک ہاتھ سے مصنفوں کے مسنون ہونے کے ثبوت.....
۶۴۰	قبولیت دعا کے لئے جلد بازی کرنا صحیح نہیں ہے	۵۸۸	علماء و فہرہ کے احوال
۶۴۷	ایک رکعت و ترکا ثبوت	۵۹۰	دو ہاتھ سے مصنفوں والوں کی دلیل اور اس کا جواب
۶۴۷	درود شریف سے متعلق ایک تشریع	۵۹۳	حمد بن زید کے ارشکا جواب
۶۴۹	غیر نبی پر درود پیجھنا	۵۹۳	معالنۃ کا تفصیلی بیان
۶۵۷	مال کا فقہ اور مال کی برکت ہر دو کی مثالیں	۵۹۳	اسلام میں تنگی نہیں ہے
۶۵۹	بیان حضرت شاہ ولی اللہ در بابت دعائے استخارہ	۵۹۳	ایک اسلامی تہذیب کا بیان
۶۶۰	دعائے استخارہ کی تفصیلات	۶۰۰	ادب کا تقاضا دعوت کھانے کے بعد
۶۶۱	سفر میں نکلنے کے وقت کی دعا	۶۰۱	ایک اجازات امام مفتی عالم کے واسطے
۶۶۶	دشمنان اسلام کے لئے بد دعا کرنا	۶۰۲	مہار پرش خدار سیدہ رسول ﷺ
۶۶۶	کمزور اور مساکین مسلمانوں کے لئے دعائے نبوی	۶۰۳	تمن بزرگوں کےمناقب
۶۷۰	جمعہ کے دن دعا کی قبولیت کی گھڑی	۶۰۶	آنحضرت ﷺ کے مبارک پیشہ کا بیان
۶۷۱	آمین بالجھر پر ایک مقالہ ثانی	۶۱۲	حضرت موسیٰ علیہ السلام پر اسرائیلی الزامات
۶۷۲	حضرت مولانا اوجید الزماں کی ایک قائل مطالعہ تحریر	۶۱۳	الحمد بریث کے نزدیک ختنہ کرنا واجب ہے
۶۷۳	لalla اللہ وحدہ اخْ بُرْدی فضیلیت والا کلمہ ہے	۶۱۳	پانچ کام نظرت میں داخل ہیں
۶۷۵	فضیلیت ذکر میں ولی اللہی تشریع	۶۱۶	اوچی اوچی عمارت بناتا علامات قیامت ہے
۶۷۶	مجلس ذکر کے فضائل	۶۱۷	دعائے مانگنے پر ایک مقالہ
۶۷۹	اسماء الحنفی کی تفصیلات	۶۱۸	دعا بھی عبادت ہے

صفہ	مضمون	صفہ	مضمون
		۶۸۰	دعائیکی اہمیت اور آداب کا بیان
		۶۸۰	آداب قبولیت دعا
		۶۸۱	جن کی دعا ضرور قبول ہوتی ہے
		۶۸۲	لفظ طلاق کی تفریغ
		۶۹۱	معطی حضرات پر قرآنی ہدایت
		۷۰۰	اہل سنت کا نہ ہب گنہگار کے متعلق
		۷۰۲	سرماہی داروں کی نہ موت جو قارون بن کر رہتے ہیں
		۷۰۳	رسول کریم ﷺ اور صحابہ کرام کی درویشانہ زندگی
		۷۰۵	ایک حدیث ابو ہریرہ اور مجذہ نبوی
		۷۰۵	اصحاب صفر پر ایک اشارہ
		۷۰۶	حضرت سعد بن ابی و قاص رضی اللہ عنہ کی ایک حدیث
		۷۰۸	حلال دولت فضل الہی ہے
		۷۱۱	دخول جنت کا اصلی سبب رحمت الہی ہے
		۷۱۲	ایمان امید اور خوف کے درمیان ہے
		۷۱۲	صبر کے کہتے ہیں ؟
		۷۱۵	تمام حکمت اور اخلاق کا خلاصہ
		۷۱۸	گناہوں سے باز رکھنے پر ایک مثال نبوی ﷺ .....
		۷۲۲	اعمال کا دار و مدار خاتمه پر ہے
		۷۲۹	حلویہ کی ایک دلیل کی تردید

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

## بائیسوال پارہ

**باب جماع سے پچھے کی خواہش رکھنے کے بیان میں**

(۵۲۳۵) ہم سے مدد بن مسہد نے بیان کیا، ان سے ہشمت بن بشیر نے، ان سے سیار بن دروان نے، ان سے عامر شعبی نے اور ان سے حضرت جابر بن عبد اللہ رض کے ساتھ ایک جماد (تبوک) میں تھا، جب ہم واپس ہو رہے تھے تو میں اپنے ست رفتار اونٹ کو تیز چلانے کی کوشش کر رہا تھا۔ اتنے میں میرے پیچھے سے ایک سوار میرے قریب آئے۔ میں نے مڑ کر دیکھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسالم تھے۔ آپ نے فرمایا جلدی کیوں کر رہے ہو؟ میں نے عرض کیا کہ میری شادی ابھی نئی ہوئی ہے۔ آپ نے دریافت فرمایا، گنوواری عورت سے تم نے شادی کی ہے یا یہو سے؟ میں نے عرض کیا کہ یہو سے۔ آپ نے اس پر فرمایا، گنوواری سے کیوں نہ کی؟ تم اس کے ساتھ کھلیتے اور وہ تمہارے ساتھ کھلیتے۔ جابر نے بیان کیا کہ پھر جب ہم مدینہ پہنچنے تو ہم نے چاہا کہ شرمنی داخل ہو جائیں لیکن آپ نے فرمایا، ٹھہر جاؤ۔ رات ہو جائے پھر داخل ہوتا تاکہ تمہاری بیویاں جو پراندہ باں ہیں وہ کنگھی چوٹی کر لیں اور جن کے خاوند غائب تھے وہ موئے زیر بنا صاف کر لیں۔ ہشمت نے بیان کیا کہ مجھ سے ایک معتبر راوی نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسالم نے یہ بھی فرمایا کہ الکیس الکیس یعنی اے جابر! جب تو گھر پہنچنے تو خوب خوب کیس کیجتو (امام بخاری نے کہا) کیس کا یہی مطلب ہے کہ اولاد ہونے کی خواہش کیجتو۔

### ۱۲۲ - باب طَلَبِ الْوَلَدِ

۵۲۴۵ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ هُشَيْمٍ عَنْ سَيَّارٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَابِرٍ قَالَ: كُنْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزَوَةٍ، فَلَمَّا قَاتَلْنَا تَعَجَّلْنَا عَلَى بَعْضِ قَطْوَفٍ، فَلَحِقَنِي رَأْكِبٌ مِنْ خَلْفِي فَالْتَّفَتُ فَلَمَّا أَتَاهُ بَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَا يُعْجِلُكُ؟)) قُلْتُ إِنِّي حَدِيثٌ عَهْدٌ بِعُرْسٍ قَالَ: ((فَبَكْرًا تَرْوِجْتَ أُمَّ ثَيَّبًا؟)) قُلْتُ: بَلْ ثَيَّبًا قَالَ: ((فَهَلَا جَارِيَةٌ تُلَاعِبُهَا وَتَلَاعِبُكَ)). قَالَ: فَلَمَّا قِدِمْنَا ذَهَبَنَا لِتَذَلُّخٍ لَقَالَ: ((أَنْهَلُوا حَتَّى تَذَلُّلُوا لَيْلًا). أَيْ عِشَاءً. لِكَيْ تَمْتَشِطَ الشَّعْنَةُ، وَتَسْتَجِدَ الْمُغَيْبَةُ)). وَحَدَّثَنِي النَّفْعَةُ أَنَّهُ قَالَ فِي هَذَا الْحَدِيثِ الْكَيْسُ الْكَيْسَ يَا جَابِرٌ يَعْنِي الْوَلَدَ.

[راجح: ۴۴۳]

**تَشْبِيهٌ** دوسرے لوگوں نے کماکہ الکیس الکیس سے یہ مراد ہے کہ خوب خوب جماع کیجئو۔ جابر کہتے ہیں کہ جب میں اپنے گھر پہنچا تو میں نے اپنی جورو سے کماکہ آخرحتت مٹھلے نے یہ حکم فریا ہے۔ اس نے کماکہ بخوشی آپ کا حکم بجالاؤ۔ چانچ میں ساری رات اس سے جماع کرتا رہا۔ اس فرمان سے اشارہ اسی طرف تھا کہ جماع کرنا اور طلب اولاد کی نیت رکھنا باب اور حدیث میں یہی مطابقت ہے۔

(۵۲۳۶) ہم سے محمد بن ولید نے بیان کیا، کہا ہم سے محمد بن جعفر نے بیان کیا، کہا ہم سے شعبی نے بیان کیا، ان سے سیارے، ان سے شبی نے اور ان سے حضرت جابر بن عبد اللہ علیہ السلام نے کہ نبی کرم مسیح نے (غزوہ تبوك سے واپسی کے وقت) فرمایا، جب رات کے وقت تم مدینہ میں پہنچو تو اس وقت تک اپنے گھروں میں نہ جانا جب تک ان کی بیویاں جو مدینہ منورہ میں موجود نہیں تھے، اپناموئے زیر ناف صاف نہ کر لیں اور جن کے بال پر اگدہ ہوں وہ سنگھانہ کر لیں۔ جابر بن عبد اللہ علیہ السلام سے بیان کیا کہ رسول اللہ علیہ السلام نے فرمایا، پھر ضروری ہے کہ جب تم گھر پہنچے تو خوب خوب کیس کیجئو۔ شبی کے ساتھ اس حدیث کو عبد اللہ بن عبید اللہ نے بھی وہب بن کیمان سے، انہوں نے جابر بن عبد اللہ علیہ السلام سے، انہوں نے آخرحتت مٹھلے سے روایت کیا، اس میں بھی کیس کا ذکر ہے۔

**تَشْبِيهٌ** یہ روایت کتاب المیوع میں موصول اگرچہ ہے۔ ابو عمرو و قافلی نے اپنی کتاب "معاشرۃ الاصحیین" میں نکلا کہ آخرحتت مٹھلے نے فرمایا اولاد ڈھونڈو، اولاد شرہ قلب اور نور چشم ہے اور بانجھ عورت سے پرہیز کرو۔ اسی واسطے ایک حدیث میں آیا ہے کہ بانجھ عورت سے پچھو۔ دوسری حدیث میں ہے کہ خاوند سے محبت رکھنے والی، بست پنج بجنی والی عورت سے نکاح کرو، میں قیامت کے دن اپنی امت کی کثرت پر فخر کروں گا۔ عورت کرنے سے آدمی کو اصل غرض یہی رکھنی چاہئے کہ اولاد صالح پیدا ہو جو مرنے کے بعد دنیا میں اس کی نشانی رہے۔ اس کے لیے دعائے خیر کرے۔ اسی لیے باتیات اصلاحات میں اولاد کو اول درجہ حاصل ہے۔ الشاپاک ہر مسلمان کو یہ فرماتا ہے اس کی نشانی رہے۔ اس کے لیے دعائے خیر کرے۔

### باب جب خاوند سفر سے آئے تو عورت استہ لے اور بالوں میں کنگھی کرے

(۵۲۳۷) مجھ سے یعقوب بن ابراہیم نے بیان کیا، کہا ہم سے ہشم نے بیان کیا، کہا ہم کو سیارے نے خبر دی، انہیں شبی نے، انہیں حضرت جابر بن عبد اللہ علیہ السلام نے، انہوں نے بیان کیا کہ ہم نبی کرم مسیح علیہ السلام کے ساتھ ایک غزوہ (تبوك) میں تھے۔ واپس ہوتے ہوئے جب ہم مدینہ منورہ کے قریب پہنچے تو میں اپنے ست رفار اوٹ کو تیز چلانے لگا۔

۵۲۴۶ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شَعْبَةُ عَنْ سَيَّارٍ عَنْ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((إِذَا دَخَلْتَ لَيْلًا فَلَا تَذَحَّلْ عَلَى أَهْلِكَ حَتَّى تَسْتَحِدَ الْمُغَيْبَةَ وَتَمْتَشِطَ الشَّعْبَةَ)). قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((فَعَلَيْكَ بِالْكَيْسِ الْكَيْسِ)). تَابَعَهُ عَبْيَدُ اللَّهِ عَنْ وَهْبِ عَنْ جَابِرِ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ فِي الْكَيْسِ.

[راجح: ۴۴۳]

### ۱۲۳ - باب تَسْتَحِدَ الْمُغَيْبَةَ وَتَمْتَشِطَ الشَّعْبَةَ

۵۲۴۷ - حَدَّثَنِي يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا سَيَّارٌ عَنْ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي غَرْوَةٍ، فَلَمَّا قَفَلْنَا كُنَّا قَرِيبًا مِنَ الْمَدِينَةِ، تَعَجَّلْتُ عَلَى بَعْرِ لِي قَطْوَفِ

ایک صاحب نے پیچھے سے میرے قریب پانچ کر میرے اونٹ کو ایک چھڑی سے جوان کے پاس تھی، مارا۔ اس سے اونٹ بڑی اچھی چال چلنے لگا، جیسا کہ تم نے اچھے اونٹوں کو چلتے ہوئے دیکھا ہو گا۔ میں نے مرکر دیکھا تو رسول اللہ ﷺ تھیں تھے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میری شادی نئی ہوئی ہے۔ آنحضرت ﷺ نے اس پر پوچھا، کیا تم نے شادی کر لی؟ میں نے عرض کیا کہ جی ہاں۔ دریافت فرمایا، کنواری سے کی ہے یا یہ وہ سے؟ بیان کیا کہ میں نے عرض کیا کہ یہ وہ سے کی ہے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا، کنواری سے شادی کیوں نہ کی؟ تم اس کے ساتھ کھلیتے اور وہ تمہارے ساتھ کھلیتی۔ بیان کیا کہ پھر جب ہم مدینہ پہنچے تو شریں داخل ہونے لگے لیکن آپ نے فرمایا کہ ٹھہر جاؤ رات ہو جائے پھر داخل ہونا تاکہ پر انگدہ بال عورت چوتی سنگھا کر لے اور جس کا شوہر موجود نہ رہا ہو، وہ موئے زیر ناف صاف کر لے۔

**باب اللہ کا سورہ نور میں یہ فرمानہ کہ «وَلَا يَنْدِينَ زِيَّتَهُنَّ (الآلہ)» یعنی اور عورتیں اپنی زینت اپنے شوہروں کے سوا کسی پر ظاہرنہ ہونے دیں۔**

(۵۲۳۸) ہم سے قتبیہ بن سعید نے بیان کیا، کہا ہم سے عینہ نے بیان کیا، ان سے ابو حازم سلمہ بن دینار نے بیان کیا کہ اس واقعہ میں لوگوں میں اختلاف تھا کہ احمد کی جنگ کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے کون سی دوا استعمال کی گئی تھی۔ پھر لوگوں نے حضرت سمل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے سوال کیا، وہ اس وقت آخری صحابی تھے جو مدینہ منورہ میں موجود تھے۔ انہوں نے بتایا کہ اب کوئی شخص ایسا زندہ نہیں جو اس واقعہ کو مجھ سے زیادہ جانتا ہو۔ فاطمہ رضی اللہ عنہا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ مبارک سے خون دھورتی تھیں اور حضرت علیؓ اپنی ڈھال میں پانی بھر کر لارہے تھے۔ (جب خون بند نہ ہوا تو) ایک بوریا جلا کر آپ کے زخم میں بھردیا گیا۔

فَلَحِقَ رَأْكَبٌ مِنْ خَلْفِي فَنَخَسَ بَعِيرِي  
بَعْزَرَةً كَانَتْ مَعَهُ فَسَارَ بَعِيرِي كَأَخْسَنَ مَا  
أَنْتَ رَأَيْهِ مِنِ الْإِبْلِ، فَالْفَتَتُ فَإِذَا أَنَا  
بِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَلَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ،  
إِنِّي حَدِيثُ عَهْدِ بَعْرِسٍ قَالَ:  
((أَتَرَوْجُنَتْ؟)) فَقَلَتْ: نَعَمْ. قَالَ: ((أَبِكْرَا  
أَمْ ثَيْثَا؟)) قَالَ قَلَتْ: بَلْ ثَيْثَا. قَالَ: ((فَهَلَا  
بَكْرًا تُلَاءِعُهَا وَتُلَاءِعُكَ)). قَالَ: فَلَمَّا  
قَدِمْنَا ذَهَبْنَا لِنَذْخُلَ الْمَقَامَ: ((أَمْهُلُوا حَتَّى  
تَذَخَّلُوا لَيْلًا. أَيْ عِشَاءً. لِكَيْ تَمْتَشِطَ  
الشَّعْمَةُ وَتَسْتَجِدَ الْمُغَبَّةُ)).

[راجح: ۴۴۳]

## ۱۲۴ - باب

**«وَلَا يَنْدِينَ زِيَّتَهُنَّ إِلَّا بِعُوَلِهِنَّ - إِلَى**

**فَوْلِهِ - لَمْ يَظْهِرُوا عَلَى عَوَزَاتِ النِّسَاءِ»**  
۵۲۴۸ - حَدَّثَنَا قُبَيْطَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا  
سَفِيَّاً عَنْ أَبِي حَازِمٍ قَالَ: اخْتَلَفَ النَّاسُ  
بِأَيِّ شَيْءٍ دُوَوِيَ جُرْخُ رَسُولِ اللَّهِ  
ﷺ يَوْمَ أَخْدِي؟ فَسَأَلُوا سَهْلَ بْنَ سَعِيدٍ  
السَّاعِدِيَّ وَكَانَ مِنْ أَخْرِيَّ مَنْ يَقِنُ مِنْ  
أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ بِالْمَدِينَةِ فَقَالَ: وَمَا  
يَقِنُ مِنَ النَّاسِ أَحَدٌ أَغْلَمُ بِهِ مِنِّي، كَانَتْ  
فَاطِمَةُ عَلَيْهَا السَّلَامُ تَفْسِيلُ الدَّمَ عَنْ  
وَجْهِهِ وَعَلَيْهِ يَأْتِي بِالْمَاءِ عَلَى تُرْسِهِ،  
فَأَخْدِي حَصِيرَ فَحَرَقَ فَحُشِيَ بِهِ جُرْخَهُ.

[راجح: ۲۴۳]

**تشریح** اس آیت میں پہلے اللہ پاک نے یوں فرمایا، «وَلَا يَبْدِينَ زِينَتَهُنَّ إِلَّا مَا طَهَرَ مِنْهَا» (النور: ٣١) یعنی جس زینت کے کھولنے کی ضرورت ہے۔ مثلاً آنکھیں، ہتھیلیاں وہ تو سب پر کھول سکتی ہیں مگر بالقی زینت جیسے گلار سر سینہ پنڈلی وغیرہ یہ غیر مردوں کے سامنے نہ کھولیں مگر اپنے خاوندوں کے سامنے یا باپ یا سروں کے سامنے اخیر آیت تک۔ امام بخاری **تشریح** حضرت قاطرہ **تشریح** کی حدیث اس باب میں لائے۔ اس کی مطابقت باب سے یہ ہے کہ حضرت قاطرہ **تشریح** نے اپنے والد یعنی آنحضرت **تشریح** کا زخم دھویا تو اس میں زینت کھولنے کی ضرورت ہوئی ہو گی۔ معلوم ہوا کہ باب کے سامنے عورت اپنی زینت کھول سکتی ہے۔ اسی سے باب کا مطلب نکلتا ہے۔ فافهم ولا تكن من الفاسرين۔

### باب اس آیت میں جو بیان ہے کہ اور وہ پچے جواب ہی سب بلوغ کو نہیں پچے ہیں ان کے لیے کیا حکم ہے؟

**تشریح** یعنی جو پچے جوان نہیں ہوئے ہیں، ان کے سامنے بھی اللہ تعالیٰ نے عورتوں کو اپنی زینت کھولنے کی اجازت دی ہے۔ حدیث کی مطابقت باب سے ظاہر ہے کہ حضرت ابن عباس **تشریح** نے عورتوں کے کان وغیرہ دیکھے جب کہ وہ کم سن پچے تھے۔

(۵۲۳۹) ہم سے احمد بن محمد نے بیان کیا، کہاں کو عبد اللہ بن مبارک نے خبر دی، کہاں کو سفیان ثوری نے خبر دی، ان سے عبدالرحمن بن عابس نے، کہاں میں نے حضرت ابن عباس **تشریح** سے سنا، ان سے ایک شخص نے یہ سوال کیا تھا کہ تم بقرعید یا عید کے موقع پر رسول اللہ **تشریح** کے ساتھ موجود تھے؟ انہوں نے کہا کہ ہاں۔ اگر میں حضور اکرم **تشریح** کا شرست دار نہ ہوتا تو میں اپنی کم سنی کی وجہ سے ایسے موقع پر حاضر نہیں ہو سکتا تھا۔ ان کا اشارہ (اس زمانے میں) اپنے بیچپن کی طرف تھا۔ انہوں نے بیان کیا کہ حضور اکرم **تشریح** باہر تشریف لے گئے اور (لوگوں کے ساتھ عید کی) نماز پڑھی اور اس کے بعد خطبہ دیا۔ ابن عباس **تشریح** نے اذان اور اقامت کا ذکر نہیں کیا، پھر آپ عورتوں کے پاس آئے اور انہیں وعظ و نصیحت کی اور انہیں خیرات دینے کا حکم دیا۔ میں نے انہیں دیکھا کہ پھر وہ اپنے کانوں اور گلے کی طرف ہاتھ برداشت کر رہا تھا (اپنے زیورات) حضرت بلاں **تشریح** کو دینے لگیں۔ اس کے بعد حضرت بلاں **تشریح** کے ساتھ حضور اکرم **تشریح** واپس تشریف لائے۔

حضرت ابن عباس **تشریح** نے بیکھر کے تھے، انہوں نے عورتوں کے کان اور گلے دیکھے۔ باب اور حدیث میں کی مطابقت ہے۔

### باب ایک مرد کا دوسرا سے یہ پوچھنا کہ کیا تم نے رات

### ١٢٥ - باب ﴿وَالَّذِينَ لَمْ يَلْفُغاُ الْحُلْمَ﴾

٥٤٩ - حَدَّثَنَا أَخْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا سُفِيَّانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَابِسٍ، سَمِعَتُ ابْنَ عَابِسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا سَأَلَهُ رَجُلٌ شَهِدَتْ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِيدَ، أَضْنَخَ أَوْ فِطْرًا؟ قَالَ: نَعَمْ. وَلَمْ يَذْكُرْ أَذَانًا وَلَا إِقَامَةً. ثُمَّ أَتَى شَهِدَتْهُ يَعْنِي مِنْ صِفَرِهِ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ، وَلَمْ يَذْكُرْ أَذَانًا وَلَا إِقَامَةً. ثُمَّ أَتَى النِّسَاءَ فَوَعَظَهُنَّ وَذَكَرَهُنَّ، وَأَمْرَهُنَّ بِالصَّدَقَةِ، فَرَأَيْهُنَّ يَهْوِيْنَ إِلَى آذَانِهِنَّ وَخَلْوَقِهِنَّ يَذْفَعُنَ إِلَى بِلَالٍ، ثُمَّ ارْتَفَعَ هُوَ وَبِلَالٍ إِلَى بَيْتِهِ۔

[راجح: ۹۸]

### ١٢٦ - باب قَوْلِ الرَّجُلِ لِصَاحِبِهِ :

اپنی عورت سے محبت کی ہے؟ اور کسی شخص کا اپنی بیٹی کے کوکھ میں غصہ کی وجہ سے مارنا۔

(۵۲۵۰) ہم سے عبد اللہ بن یوسف تھیسی نے بیان کیا، کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی، ائمیں عبدالرحمن بن قاسم نے، ائمیں ان کے والد قاسم بن محمد نے اور ان سے حضرت عائشہؓ نے بیان کیا کہ (ان کے والد) حضرت ابو بکرؓ مجھ پر غصہ ہوئے اور میری کوکھ میں ہاتھ سے کچوکے لگانے لگے لیکن میں حرکت اس وجہ سے نہ کر سکی کہ رسول اللہ ﷺ کا سر مبارک میری ران پر رکھا ہوا تھا۔

هَلْ أَغْرَقْتُمُ الْلَّيْلَةَ وَطَغَنِ الرَّجُلُ ابْنَتَهُ فِي  
الْحَاضِرَةِ عِنْدَ الْعِتَابِ.

٥٢٥٠ - حدَثَنَا عبدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ  
أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ  
عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: عَاتَبَنِي أَبُو بَكْرٍ  
وَجَعَلَ يَطْعُنِي بِيَدِهِ فِي حَاضِرَتِي، فَلَا  
يَمْنَعُنِي مِنَ التَّحْرِكِ إِلَّا مَكَانُ رَسُولِ اللهِ  
ﷺ وَرَأْسُهُ عَلَى فَخُديِّ. [راجع: ۳۳۴]

## ٢٨۔ کتاب الطلاق

# طلاق کے بیان میں

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

باب اللہ تعالیٰ نے سورہ طلاق میں فرمایا، اے نبی! تم اور تمہاری امت کے لوگ جب عورتوں کو طلاق دینے لگیں تو ایسے وقت طلاق دو کہ ان کی عدت اسی وقت شروع ہو جائے اور عدت کا شمار کرتے رہو (پورے تین طریا تین حیض) اور سنت کے مطابق طلاق یہی ہے کہ حالت طریم عورت کو ایک طلاق دے اور اس طریم عورت سے ہم بستری نہ کی ہو اور اس پر دو گواہ مقرر کرے۔ لفظ احصینا کے معنی ہم نے اسے یاد کیا اور شمار کرتے رہے۔

هُبَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا طَلَقْتُمُ النِّسَاءَ  
فَطَلَقُوهُنَّ لِعِدَتِهِنَّ وَأَخْصُوا الْعِدَةَ  
أَخْصِيَّاهُ: حَفِظَنَاهُ وَعَدَّنَاهُ. وَطَلاقَ  
السُّنْنَةُ أَنْ يَطْلُقُهَا طَاهِرًا مِنْ غَيْرِ جَمَاعٍ  
وَيَشْهُدُ شَاهِدَيْنِ

**لَشَيْخُ** لغت میں طلاق کے معنی بند کھول دینا اور چھوڑ دینا ہے اور اصطلاح شرع میں طلاق کہتے ہیں اس پابندی کو اٹھا دینا جو نکاح کی وجہ سے خالوند اور جو روپ ہوتی ہے۔ حافظ نے کہا بھی طلاق حرام ہوتی ہے جیسے خلاف سنت طلاق دی جائے (مثلاً حالات

جیس میں یا تین طلاق ایک ہی مرتبہ دے دے یا اس طریق میں جس میں وٹی کر چکا ہو، کبھی مکروہ جب بلا سبب محض شوت رانی اور نینی عورت کی ہوں میں ہو، کبھی واجب ہوتی ہے جب شوہر اور زوج میں مخالفت ہو اور کسی طرح میل نہ ہو سکے اور دونوں طرف کے بیش طلاق ہی ہو جانی مناسب سمجھیں۔ کبھی طلاق مستحب ہوتی ہے جب عورت یک چلن نہ ہو، کبھی جائز مگر علماء نے کہا ہے کہ جائز کسی صورت میں نہیں ہے مگر اس وقت جب نفس اس عورت کی طرف خواہش نہ کرے اور اس کا خرچ اخalta بے فائدہ پسند نہ کرے۔ میں (مولانا وحید الزماں مرحوم) کہتا ہوں اس صورت میں بھی طلاق مکروہ ہو گی۔ خاوند کو لازم ہے کہ جب اس نے ایک عفیف پاک دامن عورت سے جماع کیا تو اب اس کو نیا ہے اور اگر صرف یہ امر کہ اس عورت کو دل نہیں چاہتا طلاق کے جواز کی علت قرار دی جائے تو پھر عورت کو بھی طلاق کا اختیار ہوتا چاہئے۔ جب وہ خاوند کو پسند نہ کرے حالانکہ ہماری شریعت میں عورت کو طلاق کا اختیار بالکل نہیں دیا گیا ہے (بال خلع کی صورت ہے) جس میں عورت اپنے آپ کو مرد سے جدا کر سکتی ہے جس کے لیے شریعت نے کچھ ضوابط رکھے ہیں جن کو اپنے مقام پر لکھا جائے گا) نکاح کے بعد اگر زوجین میں خداخوستہ عدم موافقت پیدا ہو تو اس صورت میں حتی الامکان صلح مصالحت کرائی جائے جب کوئی بھی راستہ نہ بن سکے تو طلاق دی جائے۔ ایک روایت ہے کہ بعض العحال عند الله الطلاق (او کما قال، یعنی حلال ہونے کے باوجود طلاق عند الله بہت ہی برقی چیز ہے مگر صد افسوس کہ آج بھی بیشتر مسلمانوں میں یہ بیماری حد سے آگے گزری ہوئی ہے اور کتنے ہی طلاق سے متعلق مقدمات غیر مسلم عدالتوں میں دائر ہوتے ہیں۔ ایک مجلس کی تین طلاقوں کے (عند الاحتفاف) وقوع نے تو اس قدر بڑہ غرق کیا ہے کہ کتنی نوجوان لاکیاں زندگی سے نکل آجاتی ہیں۔ کتنی غیر مدد ہب میں داخلہ لے کر خلاصی حاصل کرتی ہیں مگر علمائے احتجاف ہیں الا ماشاء اللہ جو شیس سے مس نہیں ہوتے اور برابر وہی دینیوں فتوی صادر کئے جاتے ہیں پھر حالہ کا راستہ اس قدر مکروہ اختیار کیا ہوا ہے کہ جس کے تصور سے بھی غیرت انسانی کو شرم آجاتی ہے۔ اس بارے میں مفصل مقابل آگے آہما ہے جو غور سے مطالعہ کے قابل ہے۔ جس کے لیے میں اپنے عزیز بھائی مولانا عبد الصمد رحمانی خطیب دہلی کامنون ہوں۔ جزاہ اللہ احسن الاجراء۔ یہ بے حد خوشی کی بات ہے کہ آج بہت سے اسلامی ممالک نے ایک مجلس کی طلاق علاش کو قانونی طور پر ایک ہی تسلیم کیا ہے۔

(۵۲۵۱) ہم سے اسماعیل بن عبد اللہ اوسی نے بیان کیا، کہا کہ مجھ سے امام مالک نے بیان کیا، ان سے نافع نے اور ان سے حضرت عبد اللہ بن عمر بن حنبل نے کہ انہوں نے اپنی بیوی (آمنہ بنت غفار) کو رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں (حالت جیس میں) طلاق دے دی۔ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے آنحضرت ﷺ سے اس کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ عبد اللہ بن عمر بن حنبل سے کو کہ اپنی بیوی سے رجوع کر لیں اور پھر اپنے نکاح میں باقی رکھیں۔ جب ماہواری (جیس) بند ہو جائے، پھر ماہواری آئے اور پھر بند ہو، تب اگر چاہیں تو اپنی بیوی کو اپنے نکاح میں باقی رکھیں اور اگر چاہیں طلاق دے دیں (لیکن طلاق اس طریق میں) ان کے ساتھ ہم بستری سے پسلے ہو ناچاہئے۔ یہی (طرکی) وہ مدت ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے عورتوں کو طلاق دینے کا حکم دیا ہے۔

باب اگر حائضہ کو طلاق دے دی جائے تو یہ طلاق شمار ہو گی

٥٢٥١ - حدثنا إسماعيل بن عبد الله  
قال: حدثني مالك عن نافع عن عبد الله  
بن عمر رضي الله عنهما أنه طلق امرأته  
وهي حائض على عهده رسول الله ﷺ،  
فسأل عمر بن الخطاب رسول الله ﷺ  
عن ذلك فقال رسول الله ﷺ: ((مرة  
فليراجفها، ثم لم يمسكها حتى تطهر، ثم  
تحيسن ثم تطهر، ثم إن شاء أمسك بعده،  
 وإن شاء طلق قبل أن يمس، في تلك العدة  
التي أمر الله أن يطلق لها النساء)).

[راجح: ۴۹۰۸]

۲ - باب إذا طلقت الحائض تُعد

یا نہیں؟

**تَسْبِيحَةً** ائمہ اربعہ اور اکثر فقیاء تو اس طرف گئے ہیں کہ یہ طلاق شمار ہو گی اور ظاہریہ اور الحمدیث اور امامیہ اور ہمارے مشائخ میں سے امام ابن تیمیہ، امام ابن حزم اور علامہ ابن قیم اور جناب محمد باقر اور حضرت جعفر صادق اور امام ناصر اور اہل بیت کا یہ قول ہے کہ اس طلاق کا شمار نہ ہو گا۔ اس لیے کہ یہ بدعتی اور حرام تھی۔ شوکانی اور محققین الحمدیث نے اس کو ترجیح دی ہے۔

۵۲۵۲ - حدُثنا سُلَيْمَانُ بْنُ حَزَبٍ حَدَّثَنَا (۵۲۵۲) ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے، ان سے انس بن سیرین نے، کما کہ میں نے ابن عمر رض سے سنا، انہوں نے کما کہ ابن عمر رض نے اپنی بیوی کو حالت حیض میں طلاق دے دی۔ پھر عمر رض نے اس کا ذکر بنی کنیم رض سے کیا، آنحضرت ﷺ نے اس پر فرمایا کہ چلہیئے کہ رجوع کر لیں۔ (انس نے بیان کیا کہ) میں نے ابن عمر رض سے پوچھا کہ کیا یہ طلاق، طلاق سمجھی جائے گی؟ انہوں نے کما کہ چپ رہ پھر کیا سمجھی جائے گی؟ اور قادہ نے بیان کیا، ان سے یونس بن جبیر نے اور ان سے ابن عمر رض نے بیان کیا (کہ آنحضرت ﷺ نے ابن عمر رض سے) فرمایا، اسے حکم دو کہ رجوع کر لے (یونس بن جبیر نے بیان کیا کہ) میں نے پوچھا کیا یہ طلاق طلاق سمجھی جائے گی؟ ابن عمر رض نے کہا تو کیا سمجھتا ہے اگر کوئی کسی فرض کے ادا کرنے سے عاجز بن جائے یا احتق ہو جائے۔

تو وہ فرض اس کے ذمہ سے ساقط ہو گا؟ ہرگز نہیں مطلب یہ کہ اس طلاق کا شمار ہو گا۔

۵۲۵۳ - (۵۲۵۳) حضرت امام بخاری رضی اللہ عنہ فیضی نے کہا اور ابو معمر عبد اللہ بن عمرو منقروی نے کہا (یا ہم سے بیان کیا) کہا ہم سے عبد الوارث بن سعید نے، کہا ہم سے ایوب سختیانی نے، انہوں نے سعید بن جبیر سے، انہوں نے ابن عمر رض سے، انہوں نے کہا یہ طلاق جو میں نے حیض میں دی تھی مجھ پر شمار کی گئی۔

**تَسْبِيحَةً** یعنی اس کے بعد مجھ کو دو ہی طلاقوں کا اور اختیار رہا۔ ائمہ اربعہ اور جمورو فقیاء نے اسی سے دلیل لی ہے اور یہ کہا ہے کہ جب ابن عمر رض خود کہتے ہیں کہ یہ طلاق شمار کی گئی تو اب اس کے وقوع میں کیا شک رہا۔ ہم کہتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رض کا صرف قول جلت نہیں ہو سکتا کیونکہ انہوں نے یہ بیان نہیں کیا کہ آنحضرت ﷺ نے اس کے شمار کے جانے کا حکم دیا۔ میں (وجید البر) کہتا ہوں کہ سعید بن جبیر نے ابن عمر رض سے یہ روایت کی اور ابوالزبير نے اس کے خلاف روایت کی۔ اس کو ابو داؤد وغیرہ نے نکالا کہ ابن عمر رض نے اس طلاق کو کوئی چیز نہیں سمجھا اور شبھی نے کہا عبد اللہ بن عمر رض کے نزدیک یہ طلاق شمار نہ ہو گی۔ اس کو ابن عبد البر نے نکالا اور ابن حزم نے بانداز سمجھ مانع سے، انہوں نے ابن عمر رض سے ایسا ہی نکالا کہ اس طلاق کا شمار نہ ہو گا۔

## بِذَلِكَ الطَّلاقُ

شَعْبَةُ عَنْ أَنَسِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ : سَمِعْتُ أَبْنَ عُمَرَ قَالَ : طَلَقَ أَبْنُ عُمَرَ امْرَأَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فَذَكَرَ عُمَرَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ : ((لَيَرَاجِعُهَا)) قَلَّتْ أَنْتَخَسِبُ؟ قَالَ ((فَمَنْ)) وَعَنْ فَتَادَةَ عَنْ يُونُسَ بْنِ جَبَّرٍ عَنْ أَبْنِ عُمَرَ قَالَ ((مَرَةً فَلَيَرَاجِعُهَا)) قَلَّتْ تُخَسِّبُ؟ قَالَ ((أَرَأَيْتَ إِنْ عَجَزَ وَاسْتَحْمَقَ)).

[راجع: ۴۹۰۸]

۵۲۵۳ - وَقَالَ أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَنْ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا أَبْيَوبُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جَبَّرٍ عَنْ أَبْنِ عُمَرَ قَالَ : حُسْبَتْ عَلَيَّ بِطَلْقِيَةٍ.

[راجع: ۴۹۰۸]

اور سعید بن منصور نے عبد اللہ بن مبارک سے، انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے ایسا ہی نکلا کہ انہوں نے اپنی عورت کو حالت حیض میں طلاق دے دی تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ یہ طلاق کوئی چیز نہیں ہے۔ حافظ نے کہا یہ سب روایتیں ابوالزیبر کی روایت کی تائید کرتی ہیں اور ابوالزیبر کی روایت صحیح ہے۔ اس کی سند امام مسلم کی شرط پر ہے۔ اب خطابی اور قطلانی وغیرہ کا یہ کہنا کہ ابوالزیبر کی روایت مکرر ہے قبل مقول نہ ہوگی اور امام شافعی کا یہ کہنا کہ نافع ابوالزیبر سے زیادہ ثقہ ہے اور نافع کی روایت یہ ہے کہ اس طلاق کا شمار ہو گا صحیح نہیں کیونکہ ابن حزم نے خود نافع ہی کے طریق سے ابوالزیبر کے موافق نکلا ہے۔ (وحیدی)

### باب طلاق دینے کا بیان اور کیا طلاق دیتے وقت عورت کے منہ درمنہ طلاق دے

(۵۲۵۳) ہم سے عبد اللہ بن زبیر حمیدی نے بیان کیا، کہا ہم سے ولید بن مسلم نے بیان کیا، کہا ہم سے امام او زاعی نے بیان کیا، کہا کہ میں نے زہری سے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ کی کن یہوی نے آنحضرت ﷺ سے پناہ مانگی تھی؟ انہوں نے بیان کیا کہ مجھے عروہ بن زبیر نے خبر دی اور انہیں حضرت عائشہؓ نے کہ جوں کی بیٹی (امیمہ یا اسماء) جب حضور اکرم ﷺ کے یہاں (نکاح کے بعد) لائی گئیں اور آنحضرت ﷺ کے پاس گئے تو اس نے یہ کہہ دیا کہ میں تم سے اللہ کی پناہ مانگتی ہوں۔ آنحضرت ﷺ نے اس پر فرمایا کہ تم نے بہت بڑی چیز سے پناہ مانگتی ہے، اپنے میکے چلی جاؤ۔ ابوعبد اللہ حضرت امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کو حجاج بن یوسف بن ابی منیع سے، اس نے بھی اپنے دادا ابو منیع (عبد اللہ بن ابی زیاد) سے، انہوں نے زہری سے، انہوں نے عروہ سے، انہوں نے عائشہؓ سے روایت کیا ہے۔

### ۳- باب مَنْ طَلَقَ، وَهُلْ يُوَاجِهُ الرَّجُلُ امْرَأَهُ بِالطَّلَاقِ؟

۵۲۵۴ - حدَثَنَا الحَمِيْدِيُّ حدَثَنَا أَبُو الْوَلِيدَ حدَثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ: سَأَلْتُ الرُّهْرِيَّ أَيُّ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ اسْتَعَذَاتِ مِنْهُ؟ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَرْوَةُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ ابْنَةَ الْجَزَوَنَ لَمَّا أَذْخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَدَنَا مِنْهَا قَالَتْ: أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْكَ، فَقَالَ لَهَا: ((لَقَدْ عَذَّتِ بِعَظِيمٍ، الْحَقِّي بِأَهْلِكَ)). قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ رَوَاهُ حَجَّاجُ بْنُ أَبِي مَنْيَعَ عَنْ جَدِّهِ عَنِ الرُّهْرِيِّ أَنَّ عَرْوَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ.

**لِتَشْرِيفِ** آپ نے اس عورت سے فرمایا کہ اپنے میکے چلی جا، یہ طلاق کا کہنا یہ ہے۔ ایسے کہنا یہ کہ الفاظ میں اگر طلاق کی نیت ہو تو طلاق پڑ جاتی ہے۔ کہتے ہیں پھر ساری عمر یہ عورت میگنیاں چلتی رہی اور کہتی جاتی تھی میں بد نصیب ہوں۔ ایک روایت میں یوں ہے کہ یہ عورت بڑی خوبصورت تھی بعض عورتوں نے جب اسے دیکھا تو انہوں نے اس کو فریب دیا کہ آنحضرت ﷺ جب تیرے پاس آئیں تو (اعوذ بالله منك)، کہہ دیتا۔ آپ کو ایسا کہنا پسند آتا ہے۔ وہ بھولی بھالی عورت اس چکر میں آگئی۔ جب آنحضرت ﷺ نے اس سے صحبت کرنی چاہی تو وہ یہی کہ بیٹھی۔ آپ نے اس کو طلاق دے دی۔ حضرت امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اس سے یہ نکلا کہ عورت کے منہ درمنہ اسے طلاق دینے میں کوئی قباحت نہیں ہے۔ میں (وحیدی الزماں) کہتا ہوں کہ یہ ایک خاص واقعہ ہے۔ اول تو اس عورت کا کوئی حق صحبت آپ پر نہ تھا۔ دوسرے خود اس نے شرارت کی۔ بھلاکی کیا بات تھی کہ خاوند جورو کا بھی سب سے پیارا ہوتا تھا، اس سے اللہ کی پناہ مانگنے لگی۔ اس لیے آپ نے اس کے منہ درمنہ طلاق دے دی۔ یہ کچھ بھی مروت کے خلاف نہ تھا۔ بعض لوگوں نے یہ بھی نقل کیا ہے کہ وہ عورت زندگی بھرنا ممکن رہی اور کہتی رہی کہ میں بڑی بدجنت ہوں۔ یہ بھی مردی ہے کہ وہ مرنے سے

پلے فاتح العقل ہو گئی تھی۔

(۵۲۵۵) ہم سے ابو نعیم فضل بن دکین نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے عبد الرحمن بن غیل نے بیان کیا، ان سے حمزہ بن ابی اسید نے اور ان سے ابو اسید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم نبی کرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ باہر نکلے اور ایک بارگ میں پنجے جس کا نام ”شوٹ“ تھا۔ جب ہم وہاں جا کر اور باغوں کے درمیان پنجے تو پیٹھے گئے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ تم لوگ یہیں بیٹھو، پھر آپ بارگ میں گئے، جو نیہ لائی جا پچھی تھیں اور انہیں کھجور کے ایک گھر میں اترنا۔ اس کا نام امیمہ بنت نعمان بن شراحیل تھا۔ ان کے ساتھ ایک دایہ بھی ان کی دیکھ بھال کے لیے تھی۔ جب حضور اکرم ﷺ ان کے پاس گئے تو فرمایا کہ اپنے آپ کو میرے حوالے کر دے۔ اس نے کہا کیا کوئی شزادی کسی عام آدمی کے لیے اپنے آپ کو حوالہ کر سکتی ہے؟ بیان کیا کہ اس پر حضور اکرم ﷺ نے اپنا شفقت کا ہاتھ ان کی طرف بڑھا کر اس کے سر پر رکھا تو اس نے کہا کہ میں تم سے اللہ کی پناہ مانگتی ہوں۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا، تم نے اسی سے پناہ مانگی جس سے پناہ مانگی جاتی ہے۔ اس کے بعد آنحضرت ﷺ باہر ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا، ابو اسید! اسے دراز قیہ کپڑے پہنا کر اسے اس کے گھر پہنچا آؤ۔

(۵۲۵۶) اور حسین بن الولید نیساپوری نے بیان کیا کہ ان سے عبد الرحمن نے، ان سے عباس بن سمل نے، ان سے ان کے والد (سمل بن سعد) اور ابو اسید بن شہر نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے امیمہ بنت شراحیل سے نکاح کیا تھا، پھر جب وہ آنحضرت ﷺ کے یہاں لائی گئیں، آنحضرت ﷺ نے ان کی طرف ہاتھ بڑھایا جسے اس نے ناپسند کیا۔ اس لیے آنحضرت ﷺ نے ابو اسید بن شہر سے فرمایا کہ ان کا سامان کر دیں اور راز قیہ کے دو کپڑے انہیں پہننے کے لیے دے دیں۔

[طرفہ فی : ۵۶۳۷] زبان دراز قیہ کے معاندین نے اس واقعہ کو بھی اچھا لے حالانکہ ان کی ہفتوات مخفی ہفتوات ہیں۔ پلے ان عورت سے

۵۲۵۵ - حدثنا أبو نعيم حدثنا عبد الرحمن بن غسيل عن حمزة بن أبي أسييد عن أبي أسييد رضي الله عنه قال: خرجنا مع النبي ﷺ حتى انطلقنا إلى حانطط يقول له الشوط، حتى انتهينا إلى حانطط، فجلستنا بينهما فقال النبي ﷺ ((اجلسوا ههنا)، ودخل، وقد أتي بالجونية. فأنزلت في بيته في نخل أمنية بنت النعمان بن شراحيل، ومعها ذاتها حاضنة لها، فلما دخل عليها النبي ﷺ قال : ((هي نفسك لي)), قالت: وهل تهب الملائكة نفسها للسوق؟ قال: فاهوى بيده يضع يده عليه لتسكنه فقالت: أعود بالله منك فقال: ((عذت بمعاذ)), ثم خرج علينا فقال: ((يا أبا أسييد، أكسها رازقيين، والحقها بأهلها)). [طرفہ فی : ۵۲۵۷].

۵۲۵۷ - وقال الحسين بن الوليد النيسابوري : عن عبد الرحمن عن عباس بن سهل عن أبيه وأبي أسييد قالاً تزوج النبي ﷺ أمنية بنت شراحيل، فلما دخلت عليه بسط يده إليها، فكانها كرحت ذلك، فأمر أبا أسييد أن يجهزها وينكسها ثوبين رازقيين.

[طرفہ فی : ۵۶۳۷]

نکاح ہوا تھا، بعد میں بوقت خلوت اسے شیطان نے ورغلادیا تو اس نے یہ گستاخی کی۔ آنحضرت ﷺ نے اس کی یہ کیفیت دیکھ کر اسے کنایا۔ طلاق دے دی اور عزت آبرو کے ساتھ اسے رخصت کر دیا، پس ختم ہوئی مگر شہنوں کو ایک شوشہ چاہئے۔ جس ہے۔  
گل است سعدی و در چشم دشمن خار است۔

ہم سے عبد اللہ بن محمد نے بیان کیا، کہا ہم سے ابراہیم بن الوزیر نے بیان کیا، کہا ہم سے عبدالرحمن نے بیان کیا، ان سے حمزہ نے، ان سے ان کے والد اور عباس بن سمل بن سعد نے، ان سے عباس کے والد (سمل بن سعد بن عثیمین) نے اسی طرح۔

(۵۲۵۸) ہم سے حاج بن منسال نے بیان کیا، کہا ہم سے ہمام بن یحیٰ نے، ان سے قادة نے، ان سے ابو غالب یونس بن جبیر نے کہ میں نے ابن عمر بن حیثیٰ سے عرض کیا، ایک شخص نے اپنی یوں کو اس وقت طلاق دی جب وہ حاضر تھی (اس کا کیا حکم؟) اس پر انہوں نے کہا تم ابن عمر بن حیثیٰ کو جانتے ہو؟ ابن عمر نے اپنی یوں کو اس وقت طلاق دی تھی جب وہ حاضر تھی، پھر عمر بن حیثیٰ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اس کے متعلق آپ سے پوچھا۔ آنحضرت ﷺ نے انہیں حکم دیا کہ (ابن عمر اس وقت اپنی یوں سے) رجعت کر لیں، پھر جب وہ حیض سے پاک ہو جائیں تو اس وقت اگر ابن عمر چاہیں انہیں طلاق دیں۔ میں نے عرض کیا، کیا اسے بھی آنحضرت ﷺ نے طلاق شمار کیا تھا؟ ابن عمر بن حیثیٰ نے کہا اگر کوئی عاجز ہے اور حماقت کا ثبوت دے تو اس کا کیا علاج ہے۔

باب اگر کسی نے تین طلاق دے دی تو جس نے کہا کہ تینوں طلاق پڑ جائیں گی اس کی دلیل اور اللہ پاک نے سورہ بقرہ میں فرمایا طلاق دوبار ہے

اس کے بعد یادستور کے موافق عورت کو رکھ لینا چاہئے یا اچھی طرح رخصت کر دینا اور عبد اللہ بن زبیر بن حیثیٰ نے کہا اگر کسی بیمار شخص نے اپنی عورت کو طلاق بائیں دے دی تو وہ اپنے خاوند کی وارث نہ ہو گی اور عامر شعبی نے کہا وارث ہو گی (اس کو سعید بن منصور نے وصل

- حدثنا عبد الله بن محمد حدثنا إبراهيم بن أبي الوزير حدثنا عبد الرحمن عن حمزة عن أبيه، وعن عباس بن سهل بن سعيد عن أبيه بهذا.

٥٢٥٨ - حدثنا حجاج بن منهال حدثنا همام بن يحيى عن قحادة عن أبي غالب يونس بن جبير قال: قلت لابن عمر رجل طلق امرأته وهي حائض. فقال: تعرف ابن عمر بن ابي حمزة طلق امرأته وهي حائض فاتني عمر النبي صلى الله عليه وسلم فذكر ذلك له فأمره أن يراجعها، فإذا طهرت فلما ذكر ذلك فلما طلاقها. قلت: فهل عذر ذلك طلاقا؟ قال: ((أرأيت إن عجز واستحق)).

[راجع: ۴۹۰۸]

٤ - باب من أجاز طلاق الثلاث،  
لقول الله تعالى:

﴿الطلاق مرتان، فلمساكاً بمغروف أو تسريحياً بحسنه﴾ وقال ابن الزبير في مريض طلق : لا أرى أن ترث مبتوته. وقال الشعبي روى وقال ابن شيرمة ترث وج

إِذَا انْفَضَتِ الْعِدَّةُ قَالَ: نَعَمْ. قَالَ أَرَأَيْتَ  
إِنْ مَاتَ الزَّوْجُ الْآخَرُ فَرَجَعَ عَنْ ذَلِكَ؟

کیا) اور ابن شرمه (کوفہ کے قاضی) نے شعبی سے کہا، کیا وہ عورت عدت کے بعد دوسرے سے نکاح کر سکتی ہے؟ انہوں نے کہا ہاں۔  
ابن شرمه نے کہا، پھر اگر اس کا دوسرا خاوند بھی مر جائے تو وہ کیا دونوں کی وارث ہو گی؟ اس پر شعبی نے اپنے فتوے سے رجوع کیا۔

سنت یہ ہے کہ اگر عورت کو تین طلاق دینی مظہور ہوں تو پہلے طریقے میں ایک طلاق دے، پھر دوسرے طریقے میں ایک طلاق دے، پھر تیسرا طلاق دے۔ اب رجعت نہیں ہو سکتی اور وہ عورت باشندہ ہو گئی اور یہ خاوند اس عورت سے پھر نکاح نہیں کر سکتا جب تک وہ عورت دوسرے خاوند سے نکاح کر کے اس کے گھر بہ رہ لے اور پھر وہ دوسرا خاوند اسے اپنی مرضی سے طلاق نہ دے دے اور وہ عورت طلاق کی عدت نہ گزار لے اور بتیر یہ ہے کہ ایک ہی طلاق پر اتفاق کرے۔ عدت گزر جانے کے بعد وہ عورت باشندہ جائے گی۔ اب اگر کسی نے اپنی عورت کو ایک ہی مرتبہ میں تین طلاق دے دی یا ایک ہی طریقے میں بدعفات ایک ایک کر کے تین طلاق دے دی تو اس میں علماء کا اختلاف ہے۔ جسور علماء ائمہ اربعہ کا تو یہ قول ہے کہ تین طلاق پر جائیں گی لیکن ایسا کرنے والا ایک بدعت اور حرام کا مرکب ہو گا اور امام ابن حزم اور ایک جماعت اہل حدیث اور اہل بیت کا یہ قول ہے کہ ایک طلاق بھی نہیں پڑے گی اور اکثر اہل حدیث اور ابن عباس بیہقی اور محمد بن اسحاق اور عطاء اور عكرمة کا یہ قول ہے کہ ایک طلاق رجیع پڑے گی خواہ عورت مدخلہ ہو یا غیر مدخلہ اور اسی کو اختیار کیا ہے ہمارے مشائخ اور ہمارے اماموں نے۔ جیسے شیخ الاسلام علامہ ابن تیمیہ اور شیخ الاسلام علامہ ابن قیم اور علامہ شوکانی اور محمد بن ابراء ایم وزیر وغیرہ بیہقی نے۔ شوکانی نے کہا یہی قول سب سے زیادہ صحیح ہے اور اس باب میں ایک صریح حدیث ہے ابن عباس بیہقی کی کہ رکانہ نے اپنی عورت کو ایک مجلس میں تین طلاق دے دی۔ آنحضرت میہمان نے فرمایا کہ ایک طلاق پڑی ہے اس سے رجوع کر لے اور حضرت عمر بن بیٹھ نے اپنی خلافت میں گواں کے خلاف فتویٰ دیا اور تین طلاقوں کو قائم رکھا گمراحت کے خلاف ہم کو نہ حضرت عمر بن بیٹھ کی اتباع ضروری ہے نہ کسی اور کسی اور خود امام مسلم حضرت ابن عباس بیہقی سے روایت کرتے ہیں کہ تین طلاق ایک بار دینا ایک ہی طلاق تھا، آنحضرت میہمان کے بعد اور ابو بکر و عمر بن بیہقی کی خلافت میں بھی دو برس تک۔ پھر حضرت عمر بن بیٹھ نے لوگوں کو ان کی جلدی کی سزا دینے کے لیے یہ حکم دیا کہ تینوں طلاق پر جائیں گی۔ یہ حضرت عمر بن بیٹھ کا اجتہاد تھا جو حدیث کے خلاف قتل عمل نہیں ہو سکتا۔ میں (مولانا حیدر الزماں مرحوم) کہتا ہوں، مسلمانو! اب تم کو اختیار ہے خواہ حضرت عمر بن بیٹھ کے فتوے پر عمل کر کے آنحضرت میہمان کی حدیث کو چھوڑ دو، خواہ حدیث پر عمل کرو اور حضرت عمر بن بیٹھ کے فتوے کا کچھ خیال نہ کرو۔ ہم تو شق ثانی کو اختیار کرتے ہیں۔

بجز ابروئے تو محراب دل حافظ نیست طاعت غیر تو در مذهب مانتواں کرو

## اطلیقات ثلاثة قرآن و حدیث کی روشنی میں

محل واحد کی طلاق ثلاثة خواہ بیک لفظ انت طلاق ثلاثة دی جائیں یا متعدد الفاظ انت طلاق انت طلاق انت طلاق سے دی جائیں۔  
شرع کے حکم کے مطابق ان ہر ایک صورت میں ایک ہی طلاق واقع ہو گی اور شوہر کے لیے رجعت کا حق بلی رہے گا۔ اس لیے کہ جبوی طور پر ایک ہی وقت میں تین طلاقوں کا استعمال صریح معتبر است اور کھلی ہوئی بدعت ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جسور امت محمد میہمان نے اس طریقہ کو شرعی اعتبار سے قطعاً حرام قرار دیا ہے اور اس طلاق کو طلاق بدیع بتایا ہے یعنی ایسی طلاق جس کا ثبوت نہ قرآن مجید میں ہے اور نہ احادیث رسول اللہ میہمان میں۔ قرآن کریم میں جو طریقہ طلاق دینے کا بتایا گیا ہے وہ یہ ہے کہ ہر طلاق تفریق کے ساتھ ہو

یعنی ہر طلاق کا استعمال ہر طریق میں ہونا چاہیے، نہ کہ ایک ہی طریق میں۔ چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ «(الطلاق موْثِنٌ فَإِمْسَاكٌ بِمَعْزُوفٍ أَوْ تَشْرِيعٌ بِإِحْسَانٍ)» (البقرة: ۲۲۹) یعنی طلاق شرعی جس کے بعد رجوع کیا جاسکتا ہے وہ طریقوں میں دی ہوئی دو طلاقیں ہیں پھر شوہر کے لیے دوسری راستے رہ جاتے ہیں یا تو اچھے طریقہ سے اس کو روک لینا ہے یا حسن سلوک کے ساتھ اسے رخصت کر دینا ہے۔ اس آیت کی تفسیر میں جموروں مفسرین نے یہی بتایا ہے کہ یہاں طلاق دینے کا قاعدہ تفرقی کے ساتھ رب العالمین نے بتایا ہے۔ چنانچہ تفسیر کمیر میں امام رازی نے اس آیت کی تفسیر میں لکھا ہے۔ ان هذه الآية دالة على الامر بتفريق النطليقات (تفسیر کمیر، ص: ۲۲۸) یعنی یہ آیت کریمہ دلالت کر رہی ہے اس حکم خداوندی پر کہ طلاق تفرقی کے ساتھ دینی چاہیے یعنی الگ الگ طریقوں، ایک طریق میں۔ پھر آگے جموروں کا مسلک بتاتے ہوئے لکھتے ہیں۔ لو طلقها اثنین او ثلاثا لا يقع الا واحدة وهذا القول هو الا قيس یعنی اگر کوئی شخص ایک ہی دفعہ دو طلاقیں دے دے یا تین طلاقیں دے تو ایک ہی طلاق واقع ہو گی اور یہی قیاس کے زیادہ موافق بھی ہے یعنی عقلنا اور شرعاً یہ صحیح ہے۔ یہی چیز علامہ ابو بکر جاصح رازی نے اپنے احکام القرآن میں لکھی ہے۔ ان الآية الطلاق مرتان' تضمنت الامر بايقاع الاثنين في مرتبین فمن اوقع الاثنين في مرة فهو مخالف لحكمها (احکام القرآن، ص: ۳۸۰۔ ج: ۱) یعنی دو طلاق دو بار (دو طریقوں) واقع کرنے کے امر کو شامل ہے۔ پس جو کوئی دو طلاق ایک ہی دفعہ یعنی ایک ہی طریقہ واقع کرتا ہے وہ حکم خداوندی کی صریح خلاف ورزی کرتا ہے۔ علامہ نسفي نے بھی تفسیر مدارک میں اسی امر کو واضح کیا ہے کہ طلاق بالتفريق یہ صحیح ہے اور یہی فرمان خداوندی ہے۔ چنانچہ لکھتے ہیں۔ التطليق الشرعي تطليقة بعد تطليقة على الشرقي دون الجمع (تفسیر مدارک، ص: ۱۷۱۔ ج: ۲) یعنی شرعی طلاق کے استعمال کا طریقہ یہ ہے کہ ہر طریق میں تفرقی کے ساتھ طلاق دی جائے ایک ہی دفعہ میں نہ دی جائے۔ تفسیر نیشاپوری میں بھی اسی کی وضاحت کی گئی ہے۔ التطليق الشرعي تطليقة بعد تطليقة على الشرقي دون الجمع والا رسال دفعة واحدة یعنی طلاق شرعی وہ طلاق ہے جو الگ الگ اپنے اپنے وقت یعنی طریقوں میں دی جائے یہ نہیں کہ سب کو اکٹھی کر کے ایک ہی دفعہ دے دی جائے یہ بالکل خلاف شرع ہے۔ پھر آگے علامہ ابو زید الدبوسی کے حوالے سے اصحاب رسول کا مسلک بتاتے ہیں وذع ابو زيد الدبوسي في الاسرار ان هذا قول عمرو و عثمان و على و ابن عباس و ابن عمر و عمران بن حصين و ابي موسى اشعري و ابي الدرداء و حذيفه رضي الله عنهم اجمعين ثم من هؤلاء من قال لو طلقها اثنين او ثلاثا لا يقع الا واحدة وهذا هو الا قيس۔ یعنی ابو زید الدبوسی نے الاسرار میں لکھا ہے کہ یہ قول حضرت عمر، حضرت عثمان، حضرت علی، حضرت ابن عباس، حضرت ابن عمر، حضرت عمران بن حسین، حضرت ابو موسی الاشعري، حضرت ابو زيد، حضرت حذيفه یعنی اکٹھی کا ہے، پھر ان میں بعض اصحاب وہ ہیں جو کہتے ہیں کہ جو شخص بیک وقت دو طلاق یا تین طلاق دیتا ہے تو صرف ایک ہی طلاق واقع ہوتی ہے اور یہی قول قیاس کے سب سے زیادہ موافق ہے۔ چنانچہ یہی مطلب آیت کریمہ کا ان کثیر نے تفسیر ابن کثیر میں، علامہ شوکانی نے فتح القدیر میں، علامہ آلوسی نے تفسیر روح المعانی میں لکھا ہے۔ جب قرآن کریم سے یہ ثابت ہو گیا ہے کہ طلاق شرعی وہی طلاق ہے جو ہر طریق میں الگ الگ دی جائے۔ ایک طریقوں جس تدریجی طلاقیں دی جائیں گی وہ قرآن کریم کے مطابق ایک ہی ہوں گی کیونکہ ہر ایک طریق طلاق سے زیادہ کامل ہی نہیں ہے۔ اب اگر کوئی شخص چند طلاقوں کا استعمال ایک طریق میں کرتا ہے تو وہ صریح حرمت کا ارتکاب کرتا ہے یعنی قانون خداوندی کو توزٹا ہے اور اللہ تعالیٰ کے قانون کے مطابق ایک ہی طلاق کا اعتبار ہو گا۔ چونکہ ایک طریق طلاق سے زیادہ کامل نہیں ہے۔ اب حدیث رسول اللہ ﷺ میں اس کی مزید تصریح اور توضیح ملاحظہ فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ کتاب و سنت پر عمل کرنے کی توفیق بخشنے، آمین۔

عن ابن عباس كان الطلاق على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم و ابي بكر و سنتين من خلافة عمر طلاق الثلاث واحدة. فقال

عمر بن الخطاب ان الناس قد استعملوا في امر كانت لهم في انة فلو امضيهما عليهم امضاه عليهم (صحیح مسلم، ص: ۲۷۷۔ ج: ۱) یعنی ابن عباس یعنی سنتیں سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ، رسالت میں اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پورے عمد

خلافت میں اور حضرت عمر بن عثمان کی خلافت کے شروع دو سال تک تین طلاقیں ایک ہی شمار ہوتی تھیں۔ حضرت عمر بن عثمان نے فرمایا کہ لوگوں نے ایسے کام میں جلد بازی شروع کر دی جس میں ان کو مملت تھی پس اگر ہم ان پر تین طلاقوں کو نافذ کر دیں (تو مناسب ہے) پس انہوں نے تین طلاقوں کو تین نافذ کر دیا۔

پہلے اس حدیث کی صحت پر غور فرمائیں، امام مسلم رضی اللہ عنہ نے اپنے مقدمہ مسلم شریف میں لکھا ہے۔ جو حدیث سند کے اعتبار سے اعلیٰ ترین مقام رکھتی ہے وہ حدیث میں باب کے شروع میں لاتا ہوں۔ پوری مسلم شریف میں یہی التراجم کیا ہے۔ چنانچہ فرماتے ہیں۔ فاما القسم الاول فلانا نتوصی ان تقدم الاخبار التي هي اسلام من العيوب من غيرها يعني هم نے قصد کیا ہے کہ ان احادیث کو پہلے روایت کریں جس کی سند تمام عیوب سے پاک اور صحیح سالم ہو دوسری احادیث سے ..... اب آپ نہ کوہہ حدیث کو جو مسلم شریف میں ہے باب کی پہلی حدیث دیکھ رہے ہیں تو معلوم ہوا کہ امام مسلم رضی اللہ عنہ کے نزدیک یہ حدیث اعلیٰ ترین صحت رکھتی ہے اور ہر قسم کے عیوب سے پاک ہے۔ اسی وجہ سے باب کی پہلی حدیث ہے ویسے بھی اس کے جید الاستاذ ہونے پر جمصور محمد شیخ کا اتفاق ہے۔ امام نووی نے بھی باب کی پہلی حدیث کے متعلق یہی تصریح کی ہے۔ الاول مارواه الحفاظ المتفقون۔ اول حرم کی سندوں سے وہی حدیث مردی ہے جن کے روایۃ حفاظ حدیث اور متفقن رجال ہیں اور اسی کو باب کے شروع میں لاتے ہیں۔ حدیث مسلم کی صحت معلوم کرنے کے بعد اس حدیث میں دونوں حکم بیان کئے گئے ہیں۔ غور فرمائیے ایک حکم شرعی دوسرا حکم سیاسی۔ پہلا حکم تو شرعی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ کے پورے عمد رسالت میں اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پورے عمد خلافت میں اور حضرت عمر بن عثمان کی خلافت کے دو سال تک واحد کی طلاق ثلاثہ ایک ہی ہوتی تھی اور اس میں ایک فرد کا بھی اختلاف نہیں تھا۔ تمام کے تمام اصحاب رسول اللہ ﷺ کا اس پر اجماع تھا۔ دوسرا حکم امضاء ثلاثہ یعنی تین طلاقوں کو تین قرار دینے کا ہے۔ یہ حکم بالکل سیاسی اور تعزیری ہے اور اس کی علت بھی حدیث میں موجود ہے کہ لوگ عجلت کرنے لگے اس امر میں جس میں اللہ تعالیٰ نے ان کو مملت دی تو پھر سزا کے طور پر یہ حکم نافذ کر دیا اور یہی نہیں بلکہ اس میں مزید اضافہ فرمایا کہ ایسے لوگوں کو جو بیک وقت تین طلاقوں استعمال کرتے تھے کوڑے لگوا کر میاں یہوی میں تفریق کر دیتے تھے۔ چنانچہ محلی میں علامہ ابن حزم نے بصیرات اس کو لکھا ہے۔ نیز اس حدیث میں حضرت عمر بن عثمان کے قبل اور بعد دونوں زمانہ کا الگ الگ تعامل بھی نظر آ جاتا ہے اور یہ بھی معلوم ہو جاتا ہے کہ عمد رسالت سے لے کر حضرت عمر بن عثمان کی خلافت کے دو تین سال تک باقاعدہ کرام ایک طریکی تین طلاق ایک ہی ہوتی تھی اور اسی پر اجماع صحابہ تھا۔ اختلاف درحقیقت شروع خلافت عمر بن عثمان کے تیرسے سال کے بعد ہوا۔ جب انہوں نے سیاسی اور تعزیری فرمان کا نافذ فرمایا اور حکم دے دیا کہ جو کوئی ایک طریق میں تین طلاقوں دے گا اسے تین مان کر بھیشہ کے لیے تفریق کرداں گا اور یہ حکم پوری طرح نافذ کر دیا گیا۔ یہی وجہ ہے کہ عمد خلافت عمر بن عثمان سے پہلے صحابہ کرام کے فتوؤں میں کوئی اختلاف نظر نہیں آتا جو اختلاف صحابہ کرام کے فتوؤں میں نظر آتا ہے وہ عمد خلافت عمر بن عثمان میں ہے۔ چنانچہ محمد شیخ، مورخین کے علاوہ خود ائمہ احباب نے اس بات کو تسلیم کیا اور اپنی اپنی کتاب میں لکھا ہے۔ چنانچہ علامہ قہستانی لکھتے ہیں۔ اعلم ان فی الصدر الاول اذا ارسل الثلاث جملة لم يحكم الا بوقوع واحدة الى زمن عمر ثم حكم بوقوع الثالث لکثرته بين الناس تهدیداً

یعنی صدر اول (عدم رسالت) عمد ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ میں حضرت عمر بن عثمان کے زمانہ تک اگر کوئی شخص اکٹھا تین طلاقوں دیتا تو وہ صرف ایک طلاق ہوتی تھی، پھر لوگ جب کثرت سے طلاقوں دینے لگے تو تهدید اُتمیں کو تین نافذ کر دیا گیا۔

یعنی چیز طھطاوی رضی اللہ عنہ نے درختار کے حاشیہ پر لکھی ہے۔

انہ کان فی الصدر الاول اذا ارسل الثلاث جملة لم يحكم الا بوقوع واحدة الى زمن عمر رضى الله عنه ثم حكم بوقوع الثالث

یعنی صدر اول میں حضرت عمر بن الخطب کے زمانہ تک جب کوئی شخص ایک دفعہ تین طلاقیں دے دیتا تو صرف ایک طلاق کے وقوع کا حکم کیا جاتا تھا، پھر لوگوں نے کثرت سے طلاق دینی شروع کی تو سیاست و تحریر آتیں طلاق کے وقوع کا حکم کیا جائے گا۔

(مجمع الانہر شرح ملطفی الابصر) میں بعینہ یہی عبارت ہے۔ اسی طرح جامع الرموز وغیرہ میں بھی یہی صراحت موجود ہے۔ اسی چیز کو پورے شرح و بسط کے ساتھ علامہ ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے تلمذ رشید علامہ ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی اپنی کتابوں میں تحریر فرمایا ہے۔ ملاحظہ ہو فتاویٰ ابن تیمیہ، اغاثۃ الالہفان، اعلام الموقعین۔ حضرت عمر بن الخطب کے دور خلافت میں ہی اختلاف شروع ہوا اور دونوں طرح کے فتاویٰ دیے جانے لگے۔ اب ہم مسلمانوں کا تعامل اسی پر ہوتا چاہیے جس پر صدر اول میں تھا، یعنی ایک دفعہ کی دی ہوئی طلاق ملادش ایک ہی مانی جائے۔ جس طرح حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔ حضرت رکانہ بن الخطب کا واقعہ بھی ملاحظہ فرمائیں۔ پوری تفصیل سے محمد بنین نے اس روایت کو نقل فرمایا ہے اور یہ حدیث نص صریح کی جیش رکھتی ہے۔

طلاق رکانہ امراء ثلاثاً فی مجلس واحد فحزن علیها حزنًا شدیداً قال فساله رسول الله صلى الله عليه وسلم كيف طلقتها ثلاثاً؟ قال طلقتها ثلاثاً فقال في مجلس واحد؟ قال نعم قال فانما تلک واحدة فراجعها ان شئت قال فراجعها (مسند احمد، ص: ۱۲۵ / ج: ۱۱) یعنی حضرت رکانہ بن الخطب اپنی بیوی کو ایک مجلس میں تین طلاقیں دے کر سخت غمگین ہوئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر ہوئی تو دریافت فرمایا کہ تم نے کس طرح طلاق دی ہے۔ عرض کیا کہ حضور! میں نے تین طلاقیں دے دی ہیں۔ آپ نے فرمایا کیا ایک مجلس میں دی ہیں؟ جواب دیا ہاں ایک ہی مجلس میں دی ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ تین طلاقیں ایک مجلس کی ایک بیوی ہیں، اُگر تو چاہتا ہے تو بیوی سے رجوع کر لے۔ ابن عباس رض جو راوی حدیث ہیں کہتے ہیں کہ حضرت رکانہ بن الخطب نے رجوع کر لیا۔ یہ حدیث بھی سن کے اعتبار سے بالکل صحیح ہے۔

چنانچہ فن حدیث کے امام الائمه حافظ ابن حجر عسقلانی فتح الباری میں اسی منہ احمد کی حدیث کے متعلق لکھتے ہیں۔

و هذا الحديث نعم في المسألة لا تقبل تاويل الذي في غيره۔

یعنی مجلس واحد کی طلاق ملادش کے ایک ہونے میں یہ حدیث ایسی نص صریح ہے جس میں تاویل کی گنجائش نہیں جو دوسروں میں کی جاتی ہے۔

حافظ ابن حجر کی یہ تقدیق صحیح ان تمام شکوک و شبہات کو دور کر دیتی ہے جو بعض کم فہم لوگوں کے دلوں میں پیدا ہوتی ہیں۔ یہ حدیث بھی ملک اہل حدیث کے لیے واضح اور روشن دلیل ہے اور طلاق ملادش کے ایک طلاق ہونے کا بہترین ثبوت ہے۔ امام نسائی سنن نسائی میں ایک حدیث محمود بن لبید سے روایت کرتے ہیں۔ اس میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قرود غصب کا حال ملاحظہ ہو۔

عن محمود بن لبید قال اخیر رسول الله صلى الله عليه وسلم عن رجل طلق امراء ثلاثاً و تطليقات جميعاً فقام غضباً ثم قال ايلعب بكتاب الله وانا بين اظہر کم قام رجل و قال يا رسول الله الا نقتل (سنن نسائي، ص: ۵۳۸)

محمود بن لبید سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خردی گئی کہ ایک شخص نے اپنی بیوی کو اکٹھی تین طلاقیں دے دیں۔ پس جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حالت غصہ میں کھڑے ہوئے اور فرمایا اللہ تعالیٰ کی کتاب سے کھلیا جاتا ہے حالانکہ میں تم میں موجود ہوں۔ یہ سن کر ایک شخص کھڑا ہوا اور کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا اس کو قتل نہ کر دوں۔

اس حدیث کے مضمون سے یہ صاف ظاہر ہے کہ ایک مجلس کی تین طلاقیں شریعت کی نگاہ میں ایسا شدید جرم ہے کہ خدا کے رسول نئے تقریباً ہو گئے اور ایسے فعل کے مرکب کو صحابہ قتل کے لیے آمادہ ہو گئے۔ بعض حضرات نے اس حدیث پر یہ شبہ ظاہر کیا ہے کہ اس حدیث میں قرود غصب کا ذکر تو ضرور ہے مگر ایک طلاق ہونے کا کوئی ذکر نہیں ہے یعنی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نہیں فرمایا کہ یہ تین طلاقیں ایک ہوئیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ تین طلاقیں تین ہی آپ نے مانی تھیں۔ یہ شبہ بالکل غلط ہے۔

اس لئے کہ جب یہ پسلے معلوم ہو چکا کہ عذر رسالت میں ایک دفعہ کی دی ہوئی طلاقین ایک ہی ہوتی تھیں اور رجعت کا حق ہاتھ رہتا تھا تو پھر یہ شبہ کس طرح صحیح ہو سکتا ہے۔ عام قائدہ کے مطابق یہ بھی طلاق رجعی ہوئی۔ اس لئے کہ ایک دفعہ کی دی ہوئی تین طلاقین بیش خدا کے رسول ﷺ نے ایک ہی مانی ہیں۔ جیسا کہ مسلم شریف کی حدیث میں مذکور ہو چکا ہے اور جیسا کہ حضرت رکانہ بن عثیمین کی حدیث میں گزر چکا کہ آپ نے مجلس واحد کی طلاق ملائش کے بارے میں فرمایا فانہا تلک واحدة فراجعہ ان شنت یعنی ایک وقت کی دی ہوئی طلاق ملائش ایک ہی طلاق واقع ہوتی ہے۔ اگر تم چاہتے ہو تو یوں سے رجوع کرو۔ جناب رسول اللہ ﷺ کا یہ ایسا جزل حکم ہے کہ اس کے بعد تین طلاقوں کے تین ہونے کا شبہ نہیں رہ جاتا۔ صحت کے اعتبار سے بھی یہ حدیث صحیح ہے۔ چنانچہ ان جملہ حدیثوں نے اس حدیث سے متعلق فتح الباری میں لکھا ہے ورواتہ موثوقون اس حدیث کے تمام راوی شدید میں۔

علامہ ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ نے اعلام المؤقین میں ثابت کیا ہے کہ مجلس واحد کی طلاق ملائش کے ایک ہونے پر فتویٰ بیشہ علماء نے ویسے ہیں۔ چنانچہ لکھتے ہیں، ”فافقی به عبد اللہ بن عباس والزبر بن عوام و عبدالرحمن بن عوف وعلی وابن مسعود واما التابعون فافتی به عکرمة وافتی به طاؤس واما التابعون فافتی به محمد بن اسحاق وغیرہ وافتی به خلاس بن عمرو والحارث عکلی واما اتباع تابعی التابعين فافتی به داود بن علی واکثر اصحابہ وافتی به بعض اصحاب مالک وافتی به بعض الحنفیہ وافتی به بعض اصحاب احمد۔ (علام المؤقین، ص: ۲۶) یعنی صحابہ کرام میں عبد اللہ بن عباس، حضرت زیر بن عوام، حضرت عبدالرحمٰن بن عوف، حضرت علی، حضرت ابن مسعود ویا ششم نے تین طلاقوں کے ایک ہونے کا فتویٰ دیا ہے۔ تابعین میں امام طاؤس، امام عکرمہ نے بھی اسی کا فتویٰ دیا ہے اور تبع تابعین میں سے محمد بن اسحاق وغیرہ نے بھی یہی فتویٰ دیا اور خلاس بن عمرو اور حارث عکلی نے اسی کا فتویٰ دیا ہے اور تبع تابعین کے اتباع میں سے داود بن علی اور ان کے اکثر اصحاب نے بھی اسی کا فتویٰ دیا ہے اور بعض مالکیہ اور بعض حنفیہ اور بعض حنبلیہ نے بھی تین طلاقوں کے ایک ہونے کا فتویٰ دیا ہے۔

علامہ ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ کی اس تصریح سے یہ قطعی طور پر ثابت ہو جاتا ہے کہ صحابہ کرام کے بعد بھی قرآن بعد قرن اصحاب علم و فضل تین طلاقوں کے ایک ہونے کا فتویٰ دیتے آئے ہیں اور یہ بھی معلوم ہو جاتا ہے کہ جن لوگوں نے صدر اول کے فتویٰ پر عمل کیا، انہوں نے تین طلاقوں کو ایک بتایا اور جن لوگوں نے حضرت عمر بن عثیمین کے سیاسی فیصلہ کو مانا، انہوں نے تین کو مانا۔ چنانچہ حضرت عبد اللہ بن عباس بیہی کا فتویٰ بھی دونوں طرح کا حدیث میں منقول ہے مگر تین طلاقوں کے ایک ہونے کا فتویٰ خود حضرت سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ کا ہے اس لئے عامل بالکتاب والسنۃ کا یہی مسئلہ ہے اور یہی ان کا مذہب ہے۔ حضرت عمر بن عثیمین کا سیاسی فیصلہ امضاء ملائش کو عامل بالکتاب والسنۃ نہیں مانتے جس طرح بت سے صحابہ و تابعین و تبع تابعین حرم اللہ نے نہیں مانا۔

علامہ یعنی رحمۃ اللہ علیہ نے عدۃ القاری میں اسی طرف اشارہ کیا ہے۔ فیه خلاف ذهب طاؤس و محمد بن اسحاق والحجاج بن ارطاط والنخعی وابن مقابل والظاهریہ الی ان الرجل طلق امرانہ معا فقد وفعت علیہا واحدة (عدۃ القاری، ج: ۹ / ص: ۷۷) (۵۳) طلاق ملائش کے وقوع میں اختلاف ہے۔ امام طاؤس اور محمد بن اسحاق وحجاج بن ارطاط و امام نجعی حرمم اللہ جو استاذ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ ہیں اور محمد بن مقابل جو شاگرد امام ابوحنیفہ ہیں اور ظاہریہ سب اس بات کی طرف گئے ہیں کہ جب کوئی شخص اپنی یوں کو تین طلاقین یک وقت دے دے تو اس پر ایک ہی واقع ہو گی، تین نہیں ہوں گی۔ جیسا کہ قرآن و حدیث سے ثابت ہے۔ خلاصہ یہی ہے کہ ایک مجلس کی طلاق ملائش دلائل کے اعتبار سے اور قرآن کریم اور حدیث رسول ﷺ کے اصول سے ایک ہی طلاق کے حکم میں ہیں اور اسی پر عمل جسمور صحابہ کا حضرت عمر بن عثیمین کی خلافت کے ابتدائی تین سال تک رہا ہے۔ بعد میں حضرت عمر بن عثیمین کے سیاسی فیصلہ سے اختلاف چلا اور آج تک چلا آرہا ہے اور شاید قیامت تک رہے گا۔ ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ ہے اگاثۃ الالہفان میں لکھا ہے۔ الزرع فی هذه المسئلة ثابت عن عهد صحابة الی وقتنا هذا یعنی وقوع ملائش کے مسئلہ میں صحابہ کرام بیہی سے لے کر ہمارے اس زمان تک زراع چلا آرہا ہے۔ وقت کا شدید

تھا تھا ہے کہ آج محمد رسالت ہی کے تعالیٰ پر امت متفق ہو جائے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب مسلمانوں کو قرآن و حدیث سے ثابت شدہ مسئلہ پر عمل کی توفیق نہیں اور حق و باطل میں تمیز پیدا کرنے کی صلاحیت عطا فرمائے۔ آمین یا رب العالمین۔ (از قلم۔ حضرت مولانا عبد الصمد صاحب رحمانی صدر درس مدرسہ السلام دہلی)۔

(۵۲۵۹) ہم سے عبداللہ بن یوسف تھیسی نے بیان کیا، کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی، انہیں ابن شاہب نے اور انہیں سل بن سعد ساعدی بن ٹھٹھ نے خبر دی کہ عوییر العجلانی بن ٹھٹھ عاصم بن عدی انصاری بن ٹھٹھ کے پاس آئے اور ان سے کہا کہ اے عاصم! تمہارا کیا خیال ہے، اگر کوئی اپنی بیوی کے ساتھ کسی غیر کو دیکھے تو کیا اسے وہ قتل کر سکتا ہے؟ لیکن پھر تم قصاص میں اسے (شوہر کو) بھی قتل کر دو گے یا پھر وہ کیا کرے گا؟ عاصم میرے لیے یہ مسئلہ آپ رسول اللہ ﷺ سے پوچھ دیجئے۔ عاصم بن ٹھٹھ نے جب حضور اکرم بن ٹھٹھ سے یہ مسئلہ پوچھا تو آنحضرت ﷺ نے ان سوالات کو تاپنڈ فرمایا اور اس سلسلے میں حضور اکرم بن ٹھٹھ کے کلمات عاصم بن ٹھٹھ پر گراں گزرے اور جب وہ واپس اپنے گھر آگئے تو عوییر بن ٹھٹھ نے اگر ان سے پوچھا کہ بتائیے آپ سے حضور اکرم بن ٹھٹھ نے کیا فرمایا؟ عاصم نے اس پر کہا تم نے مجھ کو آفت میں ڈالا۔ جو سوال تم نے پوچھا تھا وہ آنحضرت ﷺ کو ناگوار گزرا۔ عوییر نے کہا کہ اللہ کی قسم یہ مسئلہ آنحضرت ﷺ سے پوچھے بغیر میں باز نہیں آؤں گا۔ چنانچہ وہ روانہ ہوئے اور حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں پہنچے۔ آنحضرت ﷺ لوگوں کے درمیان میں تشریف رکھتے تھے۔ عوییر بن ٹھٹھ نے عرض کیا یا رسول اللہ! اگر کوئی شخص اپنی بیوی کے ساتھ کسی غیر کو پالیتا ہے تو آپ کا کیا خیال ہے؟ کیا وہ اسے قتل کر دے؟ لیکن اس صورت میں آپ اسے قتل کر دیں گے یا پھر اسے کیا کرنا چاہیے؟ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے تمہاری بیوی کے بارے میں وحی نازل کی ہے، اس لیے تم جاؤ اور اپنی بیوی کو بھی ساتھ لاو۔ سل نے بیان کیا کہ پھر دونوں (میاں بیوی) نے لعan کیا۔ لوگوں کے ساتھ میں بھی رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اس وقت موجود تھا۔ لعan سے جب دونوں فارغ ہوئے تو حضرت عوییر بن ٹھٹھ نے

۵۲۵۹ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبْنِ شَيْهَابٍ أَنَّ سَهْلَ بْنَ سَعْدِ الْسَّاعِدِيِّ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَوْيَنِيرًا الْعَجَلَانِيَّ جَاءَ إِلَيْهِ عَاصِمَ بْنَ عَدِيِّ الْأَنْصَارِيِّ فَقَالَ لَهُ : يَا عَاصِمُ، أَرَأَيْتَ رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا أَيْقُتْلَهُ فَقَتَلُونَهُ، أَمْ كَيْفَ يَفْعُلُ؟ سَلَّمَ لِي يَا عَاصِمَ عَنْ ذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَسَأَلَ عَاصِمَ عَنْ ذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَكَرِرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْمَسَائِلَ وَعَابَهَا، حَتَّى كَبَرَ عَلَى عَاصِمٍ مَا سَمِعَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَلَمَّا رَجَعَ عَاصِمٌ إِلَيْهِ جَاءَ عَوْيَنِيرٌ فَقَالَ : يَا عَاصِمُ، مَاذَا قَالَ لَكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ؟ فَقَالَ : عَاصِمٌ لَمْ تَأْتِي بِخَيْرٍ، فَقَدْ كَرِرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْمَسَائِلَ الَّتِي سَأَلْتَهُ عَنْهَا فَقَالَ : عَوْيَنِيرٌ : وَاللَّهِ لَا أَنْتَهُ حَتَّى أَسْأَلَهُ عَنْهَا. فَأَقْبَلَ عَوْيَنِيرٌ حَتَّى أَتَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَسَطَ النَّاسَ فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَرَأَيْتَ رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا، أَيْقُتْلَهُ فَقَتَلُونَهُ، أَمْ كَيْفَ يَفْعُلُ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((فَقَدْ أَنْزَلَ اللَّهُ فِيكَ وَفِي صَاحِبِتِكَ، فَادْهَبْ فَاتِ بِهَا)). فَقَالَ سَهْلٌ : فَلَمَّا عَلِمَ وَأَنَا مَعَ النَّاسِ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَلَمَّا فَرَغْتُ قَالَ

عرض کیا یا رسول اللہ؟ اگر اس کے بعد بھی میں اسے اپنے پاس رکھوں تو (اس کا مطلب یہ ہو گا کہ) میں جھوٹا ہوں۔ چنانچہ انہوں نے حضور اکرم ﷺ کے حکم سے پہلے ہی اپنی بیوی کو تو تین طلاق دی۔ ابن شاہب نے بیان کیا کہ پھر لعan کرنے والے کے لیے یہی طریقہ جاری ہو گیا۔

غَيْرِ مَكْبُتٍ عَلَيْهَا يَا رَسُولَ اللهِ إِنْ أَنْسَكْتُهَا، فَطَلَقَهَا ثَلَاثًا قَبْلَ أَنْ يَأْمُرَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ قَالَ أَبْنُ شَهَابٍ: فَكَانَتْ تِلْكَ سُنْنَةُ الْمُتَلَّعِنِينَ۔ [راجح: ۴۲۳]

**شیخ** کہ لعan کے بعد وہ مل کر نہیں رہ سکتے بلکہ یہیش کے لیے ایک دوسرے سے جدا ہو جاتے ہیں۔ یہ حدیث ان لوگوں کی دلیل ہے جو کہتے ہیں تین طلاق اکٹھا دے دے تب بھی تینوں پڑ جاتی ہیں۔ الحدیث یہ جواب دیتے ہیں کہ عویس بن عیش نے نادانی سے یہ فعل کیا کیونکہ اس کو یہ معلوم نہ تھا کہ خود لعan سے مرد اور عورت میں جدائی ہو جاتی ہے اور آنحضرت ﷺ نے اس پر انکار اس وجہ سے نہیں کیا کہ وہ عورت اس کی عورت نہیں رہی تھی تو تین طلاق کیا اگر ہزار طلاق دیتا تب بھی بیکار تھی۔ ہاں اگر لعan نہ ہوا ہوتا تو آپ ضرور اس پر انکار کرتے اور فرماتے کہ ایک ہی طلاق پڑی ہے جیسے محمود بن لمید نے روایت کیا ہے۔ آنحضرت ﷺ سے بیان کیا کہ ایک مرد نے اپنی عورت کو تین اکٹھی طلاق دے دی ہیں۔ آپ غصہ ہوئے اور فرمایا کیا اللہ کی کتاب سے کھلی کرتے ہو، ابھی میں تم میں موجود ہوں تو یہ حال ہے۔ اس کو نہیں نکلا اس کے راوی ثقہ ہیں۔

(۵۲۶۰) ہم سے سعید بن عفیر نے بیان کیا، کہا کہ مجھ سے لیث بن سعد نے بیان کیا، کہا کہ مجھ سے عقیل نے بیان کیا، ان سے این شاہب نے، کہا کہ مجھے عروہ بن زبیر نے خبر دی اور انہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے خبر دی کہ رفاعہ قریبی بن عیش کی بیوی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا یا رسول اللہ؟ رفاعہ نے مجھے طلاق دے دی تھی اور طلاق بھی باس، پھر میں نے اس کے بعد عبدالرحمن بن زبیر قریبی بن عیش سے نکاح کر لیا لیکن ان کے پاس تو کپڑے کے پلو جیسا ہے (یعنی وہ نامرد ہیں)، آنحضرت ﷺ نے فرمایا غالباً تم رفاعہ کے پاس دوبارہ جانا چاہتی ہو لیکن ایسا اس وقت تک نہیں ہو سکتا جب تک تم اپنے موجودہ شوہر کا مزانتہ چکھ لواور وہ تمہارا مزہ نہ چکھ لے۔

۵۲۶۰ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَفِيرَ قَالَ حَدَّثَنِي الْلَّاِثُ قَالَ حَدَّثَنِي عَقِيلٌ عَنْ أَبْنِ شَهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَزْوَةُ بْنُ الزَّبِيرِ أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ امْرَأَةَ رِفَاعَةَ الْقَرْظِيِّ جَاءَتْ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنَّ رِفَاعَةَ طَلَقَنِي بَثَ طَلَاقَيِّ، وَإِنِّي نَكَحْتُ بَعْدَهُ عَنْدَ الرَّحْمَنِ بْنِ الزَّبِيرِ الْقَرْظِيِّ، وَإِنَّ مَا مَعَهُ مِثْلُ الْهَدْبَةِ۔ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((لَعْلَكُ تُرِيدِينَ أَنْ تَرْجِعِي إِلَى رِفَاعَةَ؟ لَا، حَتَّى يَذُوقَ عَسِيلَتَكِ وَتَذُوقَيْ عَسِيلَتَهُ)).

[راجح: ۲۶۳۹]

(۵۲۶۱) مجھ سے محمد بن بشار نے بیان کیا، کہا ہم سے بھی بن سعید قطان نے بیان کیا، ان سے عبد اللہ بن عمر عمری نے، کہا کہ مجھ سے قاسم بن محمد نے بیان کیا اور ان سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ ایک صاحب نے اپنی بیوی کو تین طلاق دے دی تھی۔ ان کی بیوی نے

۵۲۶۱ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنِي يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي الْفَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَجُلًا طَلَقَ امْرَأَةَ ثَلَاثًا، فَتَرَوَّجَتْ فَطَلَقَ، فَسَلَّلَ النَّبِيُّ

دوسری شادی کر لی، پھر وہ مرے شوہرنے بھی (ہم بستی سے پہلے) انسیں طلاق دے دی۔ رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا گیا کہ کیا پہلا شوہر اب ان کے لئے حلال ہے (کہ ان سے دوبارہ شادی کر لیں) آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ نہیں، یہاں تک کہ وہ یعنی شوہر ثانی اس کامزہ پکھے جیسا کہ پہلے نے مزہ جکھا تھا۔

موجودہ مروجہ حلال کی صورت قطعاً حرام ہے جس کے کرنے اور کرانے والوں پر آنحضرت ﷺ نے لعنت فرمائی ہے۔

**باب۔ جس نے اپنی عورتوں کو اختیار دیا اور اللہ تعالیٰ کا سورہ احزاب میں فرمان کر، آپ اپنی بیویوں سے فرمادیجے کہ اگر تم دنیوی زندگی اور اس کامزہ چاہتی ہو تو آؤ میں تمہیں کچھ متاع (دنیوی) دے والا کراچھی طرح سے رخصت کر دوں۔“**

(۵۲۶۲) ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے بیان کیا، کہا ہم سے ہمارے والد نے بیان کیا، کہا ہم سے اعمش نے بیان کیا، کہا ہم سے مسلم بن صبح نے بیان کیا، ان سے مسروق نے اور ان سے حضرت عائشہؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں اختیار دیا تھا اور ہم نے اللہ اور اس کے رسول کو ہی پسند کیا تھا لیکن اس کا ہمارے حق میں کوئی شمار (طلاق) میں نہیں ہوا تھا۔

(۵۲۶۳) ہم سے مسدود بن مسرب نے بیان کیا، کہا ہم سے تجھی قطان نے بیان کیا، ان سے اسماعیل بن الی خالد نے، کہا ہم سے عامر نے بیان کیا، ان سے مسروق نے بیان کیا کہ میں نے حضرت عائشہؓ سے "اختیار" کے متعلق سوال کیا تو انہوں نے کہا کہ نبی کرم ﷺ نے ہمیں اختیار دیا تھا تو کیا مجھے پسند کر لیتی ہو تو اس کی کوئی حیثیت نہیں، چاہے میں ایک مرتبہ اختیار دوں یا سو مرتبہ۔ (طلاق نہیں ہو گی)

**باب۔ جب کسی نے اپنی بیوی سے کہا کہ میں نے تمہیں جدا**

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰيْهِ وَسَلَّمَ أَتَحِلُّ لِلأَوْلِ؟  
فَالْأَنْ: ((لَا، حَتّٰى يَدْعُقَ عَسِيَّتَهَا كَمَا ذَاقَ  
الْأَوْلِ)).

[راجع: ۲۶۳۹]

#### ۵- باب مَنْ خَيَّرَ نِسَاءَ

وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى :

﴿فَلْمَنْ لَأَذْوَاجِكَ إِنْ كَنْتُنْ تُرْذَنَ الْحَيَاةَ  
الدُّنْيَا وَزِينَتَهَا فَعَالَيْنَ أَمْتَعْكُنْ وَأَسْرَخْكُنْ  
سَرَاحًا جَمِيلًا﴾

۵۲۶۲ - حدَثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَثَنَا  
أَبِي حَدَثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَثَنَا مُسْلِمٌ عَنْ  
مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا  
قَالَتْ: خَيَّرَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَاخْتَرْنَا اللَّهَ  
وَرَسُولَهُ فَلَمْ يَعْدَ ذَلِكَ عَلَيْنَا شَيْئًا.

[طرفة فی : ۵۲۶۳]

۵۲۶۳ - حدَثَنَا مُسْدَدٌ حَدَثَنَا يَحْيَى عَنْ  
إِسْمَاعِيلَ، حَدَثَنَا عَامِرٌ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ  
سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنِ الْخَيْرَةِ فَقَالَتْ: خَيَّرَنَا  
النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلٰيْهِ وَسَلَّمَ أَكَانَ طَلاقًا؟  
قَالَ مَسْرُوقٌ: لَا أَبَلِي أَخْيَرَتَهَا وَاحِدَةً أَوْ  
مَائَةً بَعْدَ أَنْ تَخْتَارَنِي.

[راجع: ۵۲۶۲]

#### ۶- باب

کیا یا میں نے رخصت کیا، یا یوں کہے کہ اب تو غلی ہے یا الگ ہے کہ آؤ میں تم کو اچھی طرح سے رخصت کر دوں۔ اسی طرح سورہ بقرہ میں فرمایا یا اسی طرح کا کوئی ایسا الفاظ استعمال کیا جس سے طلاق بھی مراد لی جاسکتی ہے تو اسکی نیت کے مطابق طلاق ہو جائے گی۔ اللہ تعالیٰ کا سورہ الحزادب میں ارشاد ہے، اُنس خوبی کے ساتھ رخصت کر دو اور اسی سورت میں فرمایا "اسکے بعد یا تو رکھ لینا ہے قائدہ کے مطابق یا خوش اخلاقی کے ساتھ چھوڑ دینا ہے" اور عاشمہ بن شیعہ نے کہا کہ نبی کریم ﷺ کو خوب معلوم تھا کہ میرے والدین (آنحضرت ﷺ نے) فراق کا مشورہ دے یہ نہیں سکتے (یہاں فرقاً سے طلاق مراد ہے)

باب جس نے اپنی یوں سے کہا کہ تو "مجھ پر حرام ہے"

امام حسن بصری نے کہا کہ اس صورت میں فتنی اس کی نیت پر ہو گا اور اہل علم نے یوں کہا ہے کہ جب کسی نے اپنی یوں کو تین طلاق دے دی تو وہ اس پر حرام ہو جائے گی۔ یہاں طلاق اور فرقاً کے الفاظ کے ذریعہ حرمت ثابت کی اور عورت کو اپنے اوپر حرام کرنا کہانے کو حرام کی طرح نہیں ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ حلال کھانے کو حرام نہیں کہ سکتے اور طلاق والی عورت کو حرام کہتے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے تین طلاق والی عورت کے لیے یہ فرمایا کہ وہ اگلے خاوند کے لیے حلال نہ ہو گی جب تک وہ سرے خاوند سے نکاح نہ کرے۔

(۵۲۶۳) اور یث بن سعد نے نافع سے بیان کیا کہ عبد اللہ بن عمر بن شیعہ سے اگر ایسے شخص کاملہ پوچھا جاتا جس نے اپنی یوں کو تین طلاق دی ہوتی تو وہ کہتے اگر تو ایک بار یا دو بار طلاق دیتا تو رجوع کر سکتا تھا کیونکہ آنحضرت ﷺ نے مجھ کو ایسا ہی حکم دیا تھا لیکن جب تو نے تین طلاق دے دی تو وہ عورت اب تجھ پر حرام ہو گئی یہاں تک کہ وہ تیرے سوا اور کسی شخص سے نکاح کرے۔

**لئے جمع** امام حسن بصریؑ کے فتویٰ کی روایت کو عبد الرزاقؓ نے وصل کیا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ ایسا کہنے والے کی نیت اگر طلاق کی ہو گی تو طلاق ہو جائے گی۔ اگر ظمار کی نیت ہو گی تو طلاق ہو جائے گا۔ امام ابوثور اور اوزاعیؓ نے کہا یہ کہنے سے قسم کا نذر کرے تو ایک طلاق باس پڑے گی اگر طلاق کی نیت نہ کرے تو وہ ایلاء ہو گا۔ امام ابوثور اور اوزاعیؓ نے کہا یہ کہنے سے قسم کا نذر

إِذَا قَالَ فَارْتَفَعَكِ، أَوْ سَرَّخْلَكِ، أَوْ الْعَلَيْهِ  
أَوْ الْبَرِيَّةِ، أَوْ مَا غَنِيَ بِهِ الطَّلاقُ، فَهُوَ  
عَلَى نِيَّتِهِ。 وَقَوْلُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ:  
﴿وَسَرَّخُوهُنَّ سَرَّاخًا جَمِيلًا﴾ وَقَالَ:  
﴿وَأَسَرَّخَكُنَّ سَرَّاخًا جَبِيلًا﴾ وَقَالَ  
تَعَالَى: ﴿فَإِنْسَاكَ بِمَعْرُوفٍ أَوْ تَسْرِيعَ  
بِإِحْسَانٍ﴾ وَقَالَ: ﴿لَا إِنْ فَارْقُوهُنَّ  
بِمَعْرُوفٍ﴾ وَقَالَ عَائِشَةَ قَدْ عَلِمَ  
النَّبِيُّ ﷺ أَنَّ أَبُو يَمِّنَ لَمْ يَكُونَا يَأْمُرُنِي بِفِرَاقِهِ  
— ۷ — بَابُ مَنْ قَالَ لِامْرَأَتِهِ أَنْتِ عَلَيَّ  
حَرَامٌ وَقَالَ الْحَسَنُ : نِيَّتُهُ。 وَقَالَ أَهْلُ  
الْعِلْمِ : إِذَا طَلَقَ ثَلَاثًا فَقَدْ حُرِّمَتْ عَلَيْهِ،  
فَسَمْنَةٌ حَرَاماً بِالْطَّلاقِ وَالْفِرَاقِ。 وَلَيْسَ  
هَذَا كَائِنُ الْيَوْمِ يُحَرِّمُ الطَّعَامَ لِأَنَّهُ لَا يَنْعَلِ  
لِطَعَامِ الْجَلَّ حَرَامٌ، وَيَقَالُ لِلْمُطْلَقَةِ حَرَامٌ،  
وَقَالَ فِي الْطَّلاقِ ثَلَاثًا ﴿لَا تَجْلِلْ لَهُ مِنْ  
بَعْدِ حُنْتِ تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ﴾

۵۲۶۴ - وَقَالَ النَّبِيُّ عَنْ نَافِعٍ قَالَ:  
كَانَ ابْنُ عَمِّهِ إِذَا سُبِّلَ عَمَّنْ طَلَقَ ثَلَاثًا  
قَالَ : لَمْ طَلَقْتَ مَرْأَةً أَوْ مَرْءَيْنِ، فَإِنَّ النَّبِيَّ  
ﷺ أَمْرَنِي بِهَذَا فَإِنْ طَلَقْتَهَا ثَلَاثًا حَرَمَتْ  
حُنْتِ تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَكَ.

[رجوع: ۴۹۰۸]

دے۔ بعضوں نے کماٹمار کا کفارہ دے، بالکل کہتے ہیں ایسا کرنے سے تین طلاق پڑ جائیں گی۔ بعض کہتے ہیں کہ ایسا کہنا غلوت ہے اور اس میں کچھ لازم نہ آئے گا۔ غرض اس مسئلہ میں قربی نے سلف کے اخبارہ قول نقل کے ہیں تو رخصت کے لفظ سے طلاق مراد نہیں رکھی۔ مطلب امام بخاری<sup>ؓ</sup> کا یہ ہے کہ صریح طلاق وہی ہے جس میں طلاق کا لفظ ہو یا اس کا مشتمل مثلاً انت مطلقة یا طلاقعک یا انت طلاق یا علیک الطلاق بلی القاطع جیسے فرق ترتیج خلیہ بیری وغیرہ ان سے طلاق جب ہی پڑے گی کہ خاوند کی نیت طلاق کی ہو کیونکہ ان القاطع کے معنی سوا طلاق کے اور بھی آئے ہیں جیسے سورہ احزاب کی اس آیت میں ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا نَكْحَثُمُ النِّسَاءَ ثُمَّ عَلَقْنَاهُنَّ مِنْ قَبْلِ أَنْ تَنْشُوهُنَّ فَمَا لَكُمْ عَلَيْهِنَّ مِنْ عَذَابٍ تَفْعَلُونَهُنَّ وَسَرَّخُوهُنَّ سَرَّاخًا جَمِيلًا﴾ (الاحزان: ۳۹) یہاں تسریع سے رخصت کرنا مراد ہے نہ کہ طلاق وہاں کیونکہ طلاق کا ذکر تو پہلے ہو چکا ہے اور غیرہ دخول عورت ایک ہی طلاق سے باس ہو جاتی ہے، دوسرا طلاق کا محل کمال ہے۔ خلاصہ یہ کہ آیت میں تسریع اور فارقوہن سے طلاق کا ذکر اپر ہو چکا ہے۔ (دیدی)

(۵۲۶۵) ہم سے محمد بن سلام نے بیان کیا، کہا ہم سے ابو معاویہ نے بیان کیا، کہا ہم سے بشام بن عروہ نے بیان کیا، ان سے ان کے والد نے اور ان سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ایک شخص رفاقت نے اپنی بیوی (تمیمہ بنت وہب) کو طلاق دے دی، پھر ایک دوسرے شخص سے ان کی بیوی نے نکاح کیا لیکن انہوں نے بھی ان کو طلاق دے دی۔ ان دوسرے شوہر کے پاس کپڑے کے پلٹکی طرح تھا۔ عورت کو اس سے پورا مزہ جیسا وہ چاہتی تھی نہیں ملا۔ آخر عبد الرحمن نے تھوڑے ہی دنوں رکھ کر اس کو طلاق دے دی۔ اب وہ عورت آنحضرت ﷺ کے پاس آئی اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ! میرے شوہر نے مجھے طلاق دے دی تھی، پھر میں نے ایک دوسرے مرد سے نکاح کیا۔ وہ میرے پاس تھائی میں آئے لیکن ان کے ساتھ تو کپڑے کے پلٹکی طرح کے سوا اور کچھ نہیں ہے۔ کل ایک ہی بار اس نے مجھ سے صحبت کی وہ بھی بیکار (دخول ہی نہیں ہوا اور ہی اپر چھو کر رہ گیا) کیا اب میں اپنے پہلے خاوند کے لیے حال ہو گئی؟ آپ نے فرمایا تو اپنے پہلے خاوند کے لیے حلال نہیں ہو سکتی جب تک دوسرا خاوند تیری شیرنی نہ چکھے۔

**لئے بخیج** یعنی جب تک اچھی طرح دخول نہ ہو۔ اس سے ثابت ہوا کہ صرف حشفہ کا فرج میں داخل ہو جانا تحلیل کے لیے کافی ہے۔ امام حسن بصری نے انزال کی بھی شرط رکھی ہے۔ یہ حدیث لا کر امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے یہ ثابت کیا کہ عورت کا حکم کھلنے پنی کی طرح نہیں ہے۔ بلکہ وہ حقیقتاً حلال یا حرام ہوتی ہے جیسے اس حدیث میں ہے کہ پہلے خاوند کے لیے حلال نہیں ہو سکتی۔

باب اللہ تعالیٰ کا یہ فرمانا "اے پیغمبر! جو چیز اللہ نے تیرے

-۸ باب لِمَ تُحَرِّمُ

۵۲۶۵ - حدثنا محمد حدثنا أبو معاوية حدثنا هشام بن عمروة عن أبيه عن عائشة قالت: طلق رجل امرأته فتزوجت زوجاً غيرها، فلطقتها وكانت معه مثل الهدبة فلم يصل منه إلى شيء تريده، فلم يلبث أن طلقها فلأت النبي صلى الله عليه وسلم فقالت: يا رسول الله إن زوجي طلقني، وإنى تزوجت زوجاً غيره فدخل بي ولم يكن معه إلا مثل الهدبة فلم يفتربني إلا هنة واحدة لم يصل مني إلى شيء، فأنا حالي لزوجي الأول؟ فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ((لا تجعلين لزوجك الأول حتى يندوق الآخر غسلتك وتدعقي غسلته)).

[راجح: ۲۶۳۹]

لیے حلال کی ہے اسے تو اپنے اوپر کیوں حرام کرتا ہے؟

(۵۲۶۶) مجھ سے حسن بن الصلاح نے بیان کیا، انہوں نے ربع بن ثعلب سے سنا کہ ہم سے معاویہ بن سلام نے بیان کیا، ان سے سعید بن ابی کثیر نے، ان سے یعلیٰ بن حکیم نے، ان سے سعید بن جبیر نے، انہوں نے ائمیں خردی کہ انہوں نے ابن عباسؓ سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ اگر کسی نے اپنی بیوی کو اپنے اوپر "حرام" کہا تو یہ کوئی چیز نہیں اور فرمایا کہ تمہارے لیے رسول اللہ ﷺ کی بیوی محدثہ پیروی ہے۔

(۵۲۶۷) بعض الالییر نے آیت باب کاشان نزول حضرت ماریہ کے واقعہ کو بتایا ہے جب آنحضرت ﷺ نے ان کو اپنے اوپر حرام کر

(۵۲۶۷) مجھ سے حسن بن محمد بن صلاح نے بیان کیا، کہا ہم سے جاجن بن محمد اعور نے، ان سے ابن جرجج نے کہ عطاء بن ابی رباح نے یقین کے ساتھ کہا کہ انہوں نے عبید بن عمر سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے حضرت عائشہؓ سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ ام المؤمنین زینب بنت جحشؓ سے یہ مل ٹھرتے تھے اور ان کے یہاں شد پا کرتے تھے۔ چنانچہ میں نے اور حصہ یعنی ٹھنڈا نے مل کر صلاح کی کہ آنحضرت ﷺ ہم میں سے جس کے یہاں بھی تشریف لا میں تو آنحضرت ﷺ سے یہ کہا جائے کہ آپ کے منہ سے مغافیر (ایک خاص قسم کے بدودار گوند) کی بو آتی ہے، کیا آپ نے مغافیر کھلایا ہے؟ آنحضرت ﷺ اس کے بعد ہم میں سے ایک کے یہاں تشریف لائے تو انہوں نے آنحضرت ﷺ سے کیا بات کی۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ نہیں بلکہ میں نے زینب بنت جحشؓ سے کیا کہ اب دوبارہ نہیں پیوں گا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی کہ اے نبی! آپ وہ چیز کیوں حرام کرتے ہیں جو اللہ نے آپ کے لیے حلال کی ہے "آما" ان توبوا الی اللہ یہ حضرت عائشہ اور حصہ رضی اللہ عنہما کی طرف خطاب ہے۔ واذا سر النبی الى بعض ازواجہ حدیثاً لقوله : بَلْ شَرِبْتُ عَسَلًا

ما أَحَلَّ اللَّهُ لَكَ (الصحرىم: ۱)

۵۲۶۶ - حدثني الحسن بن صباح سمع الربيع بن نافع حدثنا معاوية عن يحيى بن أبي كثير عن يغلبي بن حكيم عن سعيد بن جبير أن الله أخبره أنه سمع ابن عباس يقول: إذا حرم امرأته ليس بشيء، وقال: هلكم في رسول الله أمنة حسنة). [راجع: ۴۹۱]

**لیست صحیح**  
لیا تھا۔

۵۲۶۷ - حدثني الحسن بن محمد بن الصباح حدثنا حجاج عن ابن جريج قال: زعم عطاء أن الله سمع عبيدة بن عميرة يقول: سمعت عائشة رضي الله عنها إن النبي صلى الله عليه وسلم كان يمكث عند زينب ابنة جخش ويشرب عندها عسلا، فتوافت زينب أنا وحفصة أن أتيت دخل عليها النبي صلى الله عليه وسلم فقلت: إني أجد منك ريح مغافير، أكلت مغافير؟ فدخل على إخداهما فقالت له ذلك، فقال: ((لا، بل شربت عسلا عند زينب ابنة جخش، ولن أغود له)), فنزلت: هيا إليها النبي لم تحرم ما أحل الله لك - إلى - إن تتوينا إلى الله لعائشة وحفصة هؤلاذ أسر النبي إلى بعض أزواجها حديثاً لقوله : بَلْ شَرِبْتُ عَسَلًا)

اراجع: ۴۹۱۲]

**مخافیر نہیں کھلایا بلکہ شد پیا ہے۔**

یہ حدیث لا کر حضرت امام بخاری رضی اللہ عنہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے قول کا رد کیا ہے جو کہتے ہیں عورت کے حرام کرنے میں کچھ لازم نہیں آتا کیونکہ انہوں نے اسی آئیت سے دلیل لی ہے تو حضرت امام بخاری رضی اللہ عنہ نے بیان کر دیا کہ یہ آئیت شد کے حرام کر لینے میں اتری ہے نہ کہ عورت کے حرام کر لینے میں۔

آنحضرت ﷺ کو اس سے بڑی نفرت تھی کہ آپ کے بدن یا کپڑے میں سے کوئی بدبو آئے۔ آپ انتہائی نفاست پسند تھے۔ یہ شے خوشی میں معطر رہتے تھے۔ حضرت عائشہ اور حضرت حفصہ رضی اللہ عنہما نے یہ صلاح اس لیے کی کہ آپ شد پہنچوڑ کر اس دن سے زینب بنت یعنی خاتون کے پاس ٹھہرنا چھوڑ دیں۔

(۵۲۶۸) ہم سے فروہ بن الی المغارب نے بیان کیا، کہا ہم سے علی بن مسرنے، ان سے ہشام بن عروہ نے، ان سے ان کے والدے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ شد اور میتی چیزیں پسند کرتے تھے۔ آنحضرت ﷺ عصر کی نماز سے فارغ ہو کر جب واپس آتے تو اپنی اذوان کے پاس واپس تشریف لے جاتے اور بعض سے قریب بھی ہوتے تھے۔ ایک دن آنحضرت ﷺ حفصہ بنت عمر بنت یعنی خاتون کے پاس تشریف لے گئے اور معمول سے زیادہ دریان کے گھر ٹھہرے۔ مجھے اس پر غیرت آئی اور میں نے اس کے بارے میں پوچھا تو معلوم ہوا کہ حفصہ بنت یعنی خاتون کی قوم کی کسی خاتون نے انہیں شد کا ایک ڈبہ دیا ہے اور انہوں نے اسی کا شریت آنحضرت ﷺ کے لیے پیش کیا ہے۔ میں نے اپنے جی میں کہا کہ خدا کی قسم! میں تو ایک جیلے کروں گی، پھر میں نے سودہ بنت زمعہ بنت یعنی خاتون سے کہا کہ آنحضرت ﷺ تمہارے پاس آئیں گے اور جب آئیں تو کہنا کہ معلوم ہوتا ہے آپ نے مخافیر کھار کھا ہے؟ ظاہر ہے کہ آنحضرت ﷺ اس کے جواب میں انکار کریں گے۔ اس وقت کہنا کہ پھر یہ یو کیسی ہے جو آپ کے منہ سے میں معلوم کر رہی ہوں؟ اس پر آنحضرت ﷺ کہیں گے کہ حفصہ نے شد کا شریت مجھے پلایا ہے۔ تم کہنا کہ غالباً اس شد کی کمی نے مخافیر کے درخت کا عرق چوسا ہو گا۔ میں بھی آنحضرت ﷺ سے یہی کھوں گی اور صفیدہ تم بھی یہی کہنا۔ عائشہ رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ سودہ بنت یعنی خاتون کیتی تھیں کہ اللہ کی قسم آنحضرت ﷺ جو نی دروازے پر اکر

٥٢٦٨ - حدثنا فروة بنت أبي المعاذ  
حدثنا عليٌّ بن مسهر عن هشام بن غروة  
عن أبيه عن عائشة رضي الله عنها قالت  
كان رسول الله صلى الله عليه وسلم  
يحب العسل والحلوا، وكان إذا  
انصرف من العصر دخل على نسائه  
فيذنو من إخذاهن، فدخل على حفصة  
بنت عمر فاحتبس أكثر ما كان يحتبس،  
فقرئت، فسألت عن ذلك فقيل لي:  
أهدت لها امرأة من قومها عكة من  
عسل، فستقت النبي صلى الله عليه وسلم  
منه شربة، فقلت : أما والله  
لتحتلن له، فقلت لسودة بنت زمعة ابنه  
سيدُّونِيَّ مِنْكِ، فإذا دَنَا مِنْكِ فقولي : أكلت  
مخافر، فإنه سيفول لك لا فقولي له ما  
هذه الريح التي أجد منك؟ فإنه سيقول  
لك سقني حفصة شربة عسل، فقولي  
له: جرست نخلة الغرقط، وسائل  
ذلك. وتقولي أنت يا صفيه ذاك. قالت :  
تفول سودة: فوالله ما هو إلا أن قام على

کھڑے ہوئے تو تمہارے خوف سے میں نے ارادہ کیا کہ آنحضرت ﷺ سے وہ بات کہوں جو تم نے مجھ سے کی تھی۔ چنانچہ جب آنحضرت ﷺ سودہ بنت حنفیہ کے قریب تشریف لے گئے تو انہوں نے کہا، یا رسول اللہ! کیا آپ نے مغافیر کھایا ہے؟ آپ فرمایا کہ نہیں۔ انہوں نے کہا، پھر یہ بوسی ہے جو آپ کے منہ سے میں محوس کرتی ہوں؟ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ حصہ نے مجھے شد کا شربت پلایا ہے۔ اس پر سودہ بنت حنفیہ بولیں اس شد کی کمی نے مغافیر کے درخت کا عرق چوپا ہو گا۔ پھر جب آنحضرت ﷺ میرے یہاں تشریف لائے تو میں نے بھی یہی بات کی اس کے بعد جب صفیہ بنت حنفیہ کے یہاں تشریف لے گئے تو انہوں نے بھی اسی کو دہرا�ا۔ اس کے بعد جب پھر آنحضور ﷺ حصہ بنت حنفیہ کے یہاں تشریف لے گئے تو انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! وہ شد پھر نوش فرمائیں۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ مجھے اس کی ضرورت نہیں ہے۔ عائشہ بنت حنفیہ نے بیان کیا کہ اس پر سودہ بولیں، واللہ! ہم آنحضرت ﷺ کو روکنے میں کامیاب ہو گئے، میں نے ان سے کہا کہ ابھی چپ رہو۔

البیو فَأَرْذَتْ أَنْ أَبَا دَعَةَ بِمَا أَمْرَتْنِي بِهِ فَرَقَ مِنْكُمْ فَلَمَّا دَنَا مِنْهَا قَالَتْ لَهُ سَوْدَةُ : يَا رَسُولَ اللَّهِ : أَكَلْتَ مَفَالِيرَ قَالَ : ((لَا)). قَالَتْ فَمَا هَذِهِ الرِّيحُ الَّتِي أَجَدْ مِنْكُمْ؟ قَالَ ((سَقَتِي حَفْصَةُ شَرْبَةَ عَسْلِ)). فَقَالَتْ : حَرَسْتَ نَحْلَةَ الْعَرْفَطَ فَلَمَّا دَارَ إِلَيْيَ قُلْتَ لَهُ نَحْزَنْ ذَلِكَ فَلَمَّا دَارَ إِلَى صَفَيَّةَ قَالَتْ لَهُ مِثْلَ ذَلِكَ فَلَمَّا دَارَ إِلَى حَفْصَةَ قَالَتْ : يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَلَا أَسْقِيَكَ مِنْهُ؟ قَالَ : ((لَا حَاجَةَ لِي فِيهِ)). قَالَتْ : تَقُولُ سَوْدَةُ وَاللَّهُ لَقَدْ حَرَمْنَا فَلَتْ لَهَا : اسْكُنْهُ .

[راجع: ۴۹۱۲]

**لشیخ** کہیں بات کھل نہ جائے اور حصہ بنت حنفیہ کی پیشگوئی نہ جائے۔ حضرت سودہ بنت حنفیہ حلال نہ عزمیں عائشہ بنت حنفیہ سے کہیں بڑی بلکہ بوڑھی تھیں مگر حضرت عائشہ بنت حنفیہ سے ڈرتی رہتی تھیں کیونکہ آنحضرت ﷺ کی عنایت اور محبت حضرت عائشہ بنت حنفیہ پر بہت تھی۔ ہر ایک یوں حضرت عائشہ بنت حنفیہ کے خلاف کرنے سے ڈرتی تھی کہ کہیں آنحضرت ﷺ کو ہم سے خفانہ کر دیں۔ سو کنوں میں ایسا جلاپا نظری ہوتا ہے۔ اللہ پاک ازواج مطہرات کے ایسے حالات کو معاف کرنے والا ہے۔ واللہ ہو الفضور الرحیم۔

### باب نکاح سے پہلے طلاق نہیں ہوتی

اور اللہ تعالیٰ نے سورہ احزاب میں فرمایا۔ ”اے ایمان والو! جب تم مومن عورتوں سے نکاح کرو پھر تم انہیں طلاق دے دو۔ قبل اس کے کہ تم نے انہیں ہاتھ لگایا ہو تو اب ان پر کوئی عدت ضروری نہیں ہے جسے تم شمار کرنے لگو تو ان کے ساتھ اچھا سلوک کر کے اچھی طرح رخصت کر دو۔“ اور ابن عباس بن عیاش نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے طلاق کو نکاح کے بعد رکھا ہے۔ (اس کو امام احمد اور یعنی اور ابن خزیس نے بکالا) اور اس سلسلے میں علی کرم اللہ وجہہ، سعید بن مسیب،

۹ - باب لا طلاق قبل النكاح  
وَقَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى : هُبَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا نَكْحَثُ الْمُؤْمِنَاتِ ثُمَّ طَلَقْتُمُوهُنَّ مِنْ قَبْلِ أَنْ تَمْسُوهُنَّ، فَمَا لَكُمْ عَلَيْهِنَّ مِنْ عِدَّةٍ تَعْتَدُونَهَا، فَمَتَّعُوهُنَّ وَسَرَحُوهُنَّ سَرَاحًا جَمِيلًا<sup>ه</sup> وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ : جَعَلَ اللَّهُ الطَّلاقَ بَعْدَ النَّكَاحِ . وَيُرْوَى فِي ذَلِكَ عَنْ عَلَيٍّ وَسَعِيدٍ بْنِ الْمُسَيَّبِ

عروہ بن زید، ابو بکر بن عبد الرحمن، عبید اللہ بن عبد اللہ بن عقبہ، ابی بن عثمان، علی بن حسین، شریع، سعید بن جبیر، قاسم، سالم، طاؤس، حسن، عکرمہ، عطاء، عامر بن سعد، جابر بن زید، نافع بن جبیر، محمد بن کعب، سلیمان بن کعب، سلیمان بن یسار، مجاهد، قاسم بن عبد الرحمن، عمرو بن حزم اور شعبی، عکشمیں ان سب بزرگوں سے ایسی ہی روایتیں آئی ہیں۔ سب نے یہی کہا ہے کہ طلاق نہیں پڑے گی۔

وَعَزْوَةُ ابْنِ الرَّبِيعِ وَأَبْيَ بَكْرٍ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْتَةَ وَأَبْيَانَ بْنِ عَثْمَانَ وَعَلِيَّ بْنِ حُسْنَيْنِ وَشَرِيفَ وَسَعِيدَ بْنِ جَبِيرٍ وَالْفَاسِمِ وَسَالِمِ طَاؤِسِ وَالْحَسَنِ وَعَكْرِمَةَ وَعَطَاءَ وَغَامِرَ بْنِ سَعْدِ وَجَابِرِ بْنِ زَيْدِ وَنَافِعَ بْنِ جَبِيرٍ وَمُحَمَّدِ بْنِ كَعْبِ وَسَلِيمَانَ بْنِ يَسَارِ وَمُجَاهِدِ وَالْفَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَعَمْرِو بْنِ هَرِيمِ وَالشَّفِيقِ أَنَّهَا لَا تَطْلُقُ.

**تَسْبِيحَ** اس باب کے لانے سے امام بخاری رضی اللہ عنہ کی غرض مالکیہ اور حفیہ کے مذہب کا رد کرنا ہے۔ مالکیہ کہتے ہیں اگر کوئی کسی معین عورت کی نسبت کہے میں اس سے نکاح کروں تو اس کو طلاق ہے۔ پھر اسی سے نکاح کرتے تو طلاق پڑ جائے گی۔ الہدیث اور امام بخاری اور امام شافعی اور امام احمد بن حنبل کا یہ مذہب ہے کہ طلاق نہیں پڑے گی۔ خواہ معین عورت کی نسبت کے یا مطلق یوں کے اگر میں کسی عورت سے نکاح کروں تو اس کو طلاق ہے۔ حفیہ کہتے ہیں دونوں صورتوں میں نکاح کرتے ہی طلاق پڑ جائے گی اور اس باب میں مرفوع احادیث بھی وارد ہیں جن سے الہدیث کے مذہب کی تائید ہوتی ہے چنانچہ ترجیح باب خود ایک حدیث ہے جس کو طبرانی اور سعید بن منصور نے مرفوعاً کیا لگر امام بخاری رضی اللہ عنہ ان کو اپنی شرط پر نہ ہونے سے نہ لاسکے اور بت سے فقہاء تابعین اور محلبہ کے اقوال نقل کئے جن سے یہ لکھا ہے کہ طلاق نہ پڑنے پر گویا اجماع کے قریب ہو گیا ہے۔ آیت شریفہ ﴿وَسَرِخُوهُنَّ سَرَاخًا جَمِيلًا﴾ (الازhab: ۲۹) میں مذکور ہے کہ تم ان سے نکاح کرو پھر طلاق دو تو معلوم ہوا کہ طلاق وہی صحیح ہے جو نکاح کے بعد واقع ہو اور جن لوگوں نے حضرت امام بخاری رضی اللہ عنہ پر یہ اعتراض کیا ہے کہ اس آیت سے استدلال صحیح نہیں ہوتا ان کو یہ خبر نہیں کہ خود حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے جو اس امت کے بڑے علم تھے اس مطلب پر اسی آیت سے استدلال کیا ہے۔ حاکم نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا، انہوں نے کہا ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے ایسا نہیں کہا اور اگر کہا تو ان سے لفڑش ہوئی۔ اللہ تعالیٰ نے یوں فرمایا مسلمان! جب تم مسلمان عورتوں سے نکاح کرو پھر ان کو طلاق دو اور یوں نہیں فرمایا جب تم ان کو طلاق دو پھر ان سے نکاح کرو۔ حضرت امام بخاری رضی اللہ عنہ نے اس مقام پر دو صحابیوں اور ۲۳ تابعین کے اقوال بیان کئے جو اس امت کے بڑے فقیہ اور عالم گزرے ہیں۔ یہاں سے حضرت امام بخاری رضی اللہ عنہ کی وسعت علمی معلوم ہوتی ہے کہ قطع نظر مرفوع احادیث کے حضرت امام بخاری رضی اللہ عنہ کو صحابہ اور تابعین اور فقہاء کے اقوال بھی ہے حد یاد تھے۔ اتنے حافظے کا تو کوئی شخص اس امت اسلامیہ میں نظر نہیں آتا گیا وہ مجرہ تھے، جنہیں رسالت آب شہزادہ کے۔ امام بخاری رضی اللہ عنہ کے بہت زمانہ بعد حافظ ابن حجر رضی اللہ عنہ پیدا ہوئے یہ بھی آنحضرت رضی اللہ عنہ کا ایک مجرہ تھے ان کے وسعت علم کی بھی کوئی انتہا نہیں ہے۔ حدیث کی معرفت میں دریائے پلیاں تھے۔ دیکھئے ان کے اقوال کی تحریخ کہاں کہاں سے ڈھونڈھ کر حافظ صاحب ہی نے بیان کی ہے اور سیوطی بھی حافظ حدیث تھے مگر ان میں حدیث کی الیک پر کہ نہیں ہے جسی حافظ صاحب میں تھی۔ حافظ صاحب تقدیم حدیث اور معرفت رجال میں بھی اپنا نظیر نہیں رکھتے تھے جیسے احاطہ حدیث میں اور قسطلانی اور یعنی وغیرہ تو محض

خوشہ چیز ہیں۔ رسول کی کپی پکالی ہائٹی کھانے والے۔ اللہ تعالیٰ عالم برزخ اور حشر میں ہم کو ان سب بزرگوں کی معیت نصیب کرے آئیں یا رب العالمین (وحیدی)

**باب اگر کوئی (کسی ظالم کے ڈر سے) جبراً جورو کو اپنی بہن کہہ دے تو کچھ نقصان نہ ہو گا نہ اس عورت پر طلاق پڑے گی نہ ظہار کا کفارہ لازم ہو گا۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا حضرت ابراہیم ﷺ نے اپنی بیوی سارہ کو کہا کہ یہ میری بہن ہے (یعنی اللہ کی راہ میں دینی بہن)**

### باب زبردستی اور جبراً طلاق دینے کا حکم

اسی طرح نہ شے یا جنون میں دونوں کا حکم ایک ہوتا، اسی طرح بھول یا چوک سے طلاق دینا یا بھول چوک سے کوئی شرک (بعضوں نے یہاں لفظ والشک نقل کیا ہے جو زیادہ قرین قیاس ہے) کا حکم نکال بیٹھنا یا شرک کا کوئی کام کرنا کیونکہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا تمام کام نیت سے صحیح ہوتے ہیں اور ہر ایک آدمی کو وہی ملے گا جو نیت کرے اور عامر شعبی نے یہ آئیت پڑھی ربنا لا تواخذنا ان نسینا او اخطانا اور اس باب میں یہ بھی بیان ہے کہ وساہی اور مجذون آدمی کا اقرار صحیح نہیں ہے کیونکہ آنحضرت ﷺ نے اس شخص سے فرمایا جو زنا کا اقرار کر رہا تھا، کہیں تجھ کو جنون تو نہیں ہے اور حضرت علیؓ نے کہا جتاب امیر حمزہ نے میری اونٹیوں کے پیٹ پھاڑا ڈالے (ان کے گوشت کے کباب بنائے) آنحضرت ﷺ نے ان کو ملامت کرنی شروع کی پھر آپ نے دیکھا کہ وہ نشہ میں چور ہیں، ان کی آنکھیں سرخ ہیں۔ انہوں نے (نشہ کی حالت میں) یہ جواب دیا تم سب کیا میرے باپ کے غلام نہیں ہو؟ آنحضرت ﷺ نے پہچان لیا کہ وہ بالکل نشہ میں چور ہیں، آپ نکل کر چلے آئے، ہم بھی آپ کے ساتھ نکل کھڑے ہوئے۔ اور عثمانؓ نے کہا مجذون اور نشہ والے کی طلاق نہیں پڑے گی (اے ابن ابی شیبہ نے وصل کیا) اور ابن عباسؓ نے کہا نشہ اور زبردستی کی طلاق نہیں پڑے گی (اس کو سعید بن منصور اور ابن ابی شیبہ نے وصل کیا) اور عقبہ بن عامر جنی صحابیؓ نے کہا اگر طلاق کا

۱۰ - بَابِ إِذَا قَالَ لِإِمْرَأَهُ وَهُوَ مُكْرِرٌ : هَذِهِ أُخْتِي، فَلَا شَيْءٌ عَلَيْهِ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : ((قَالَ إِبْرَاهِيمَ لِسَارَةَ هَذِهِ أُخْتِي، وَذَلِكَ فِي ذَاتِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ)).

### ۱۱ - بَابُ الطَّلاقِ فِي الْإِغْلَاقِ وَالْمُكْرَرِ وَالسَّكْرَانِ وَالْمَجْنُونِ وَأَمْرِهِمَا وَالْغَلَطِ وَالسَّيْنَانِ فِي الطَّلاقِ

وَالشَّرِكِ وَغَيْرِهِ، لِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((الْأَغْمَانُ بِالْيَةِ، وَلَكُلُّ امْرِيٍّ مَا نَوِيَ)). وَتَلَّ الشَّغْنِيُّ ﴿لَا تُؤَاخِذنَا إِنْ نَسِيَّاً أَوْ أَخْطَأَنَا﴾ وَمَا لَا يَجُوزُ مِنْ إِفْرَارِ الْمُوْسُوسِ . وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((لِلَّذِي أَفَرَّ عَلَى نَفْسِهِ أَبْكَ جَنُونًا؟)) وَقَالَ عَلَيُّ بْنَ حَمْزَةَ خَوَاصِرَ شَارِفِيْ فَطَفَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلُومُ يَلُومُ حَمْزَةَ، فَإِذَا حَمْزَةَ قَدْ ثَمَلَ مُخْمَرَةً عَيْنَاهُ . ثُمَّ قَالَ حَمْزَةَ : هَلْ أَنْتُمْ إِلَّا عَيْدَ لَأَبِي؟ فَعَرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَدْ ثَمَلَ، فَخَرَجَ وَخَرَجَنَا مَعْهُ . وَقَالَ عَثْمَانُ لَيْسَ لِمَجْنُونٍ وَلَا لِسَكْرَانٍ طَلاقَ . وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ : طَلاقُ السَّكْرَانِ وَالْمُسْتَكْرَهِ لَيْسَ بِعَاجِزٍ . وَقَالَ عَقْبَهُ بْنُ عَامِرٍ . لَا يَجُوزُ

وسو س دل میں آئے تو جب تک زبان سے نہ نکالے طلاق نہیں پڑے گی اور عطاء بن ابی رباح نے کہا اگر کسی نے پسلے (انت طلاق) کما اس کے بعد شرط لگائی کہ اگر تو گھر میں گئی تو شرط کے مطابق طلاق پڑ جائے گی۔ اور نافع نے ابن عمر بن حیثا سے پوچھا اگر کسی نے اپنی عورت سے یوں کہا تجھ کو طلاق بائیں ہے اگر تو گھر سے نکلی پھر وہ نکل کھڑی ہوئی تو کیا حکم ہے۔ انسوں نے کہا عورت پر طلاق بائیں پڑ جائے گی۔ اگر نہ نکل تو طلاق نہیں پڑے گی اور ابن شاب زہری نے کہا (اسے عبد الرزاق نے نکالا) اگر کوئی مرد یوں کے میں ایسا ایسا نہ کروں تو میری عورت پر تین طلاق ہیں۔ اس کے بعد یوں کے جب میں نے کہا تھا تو ایک مدت معین کی نیت کی تھی (یعنی ایک سال یا دو سال میں یا ایک دن یا دو دن میں) اب اگر اس نے ایسی ہی نیت کی تھی تو معاملہ اس کے اور اللہ کے درمیان رہے گا (وہ جانے اس کا کام جانے) اور ابراہیم نجھی نے کہا (اسے ابن ابی شیبہ نے نکالا) اگر کوئی اپنی جورہ سے یوں کے اب مجھ کو تیری ضرورت نہیں ہے تو اس کی نیت پر مدار رہے گا اور ابراہیم نجھی نے یہ بھی کہا کہ دوسرا زبان والوں کی طلاق اپنی اپنی زبان میں ہو گی اور قاتاہ نے کہا اگر کوئی اپنی عورت سے یوں کے جب تجھ کو پیٹ رہ جائے تو تجھ پر تین طلاق ہیں۔ اس کو لازم ہے کہ ہر طرف پر عورت سے ایک بار صحبت کرے اور جب معلوم ہو جائے کہ اس کو پیٹ رہ گیا، اسی وقت وہ مرد سے جدا ہو جائے گی اور امام حسن بصری نے کہا اگر کوئی اپنی عورت سے کہا جا پسے میکے چلی جا اور طلاق کی نیت کرے تو طلاق پڑ جائے گی اور ابن عباس بن حیثا نے کہا طلاق تو (جبری سے) دی جاتی ہے ضرورت کے وقت اور غلام کو آزاد کرنا اللہ کی رضامندی کے لیے ہوتا ہے اور ابن شاب زہری نے کہا اگر کسی نے اپنی عورت سے کہا تو میری جورو نہیں ہے اور اس کی نیت طلاق کی تھی تو طلاق پڑ جائے گی اور علی بن ابی حیثا نے فرمایا (جسے بغوی نے جدیدیات میں وصل کیا) عمر کیا تم کو یہ معلوم نہیں ہے کہ تین آدمی مرفوع القلم ہیں (یعنی ان کے اعمال نہیں لکھے جاتے) ایک تو

طلاق المؤنسوس۔ قَالَ عَطَاءً : إِذَا بَدَا بالطلاق فَلَهُ شَرْطُهُ . وَقَالَ نَافعٌ : طَلاقُ رَجُلٍ اغْرَاهَهُ الْبَتَّةُ إِنْ خَرَجَتْ . فَقَالَ ابْنُ عَمْرٍ : إِنْ خَرَجَتْ فَقَدْ بَتَتْ مِنْهُ ، وَإِنْ لَمْ تَخْرُجْ فَلَيْسَ بِشَيْءٍ . وَقَالَ الزُّهْرِيُّ فِيمَنْ قَالَ : إِنْ لَمْ أَفْعَلْ كَذَّا وَكَذَّا فَأَمْرَأَتِي طَلاقَ ثَلَاثَةَ يُسَأَّلُ عَمَّا قَالَ وَعَقَدَ عَلَيْهِ قَبْلَهُ حِينَ حَلَفَ بِعِلْمِ الْيَمِينِ ، فَإِنْ سَمِّيَ أَجْلَاهُ أَرَادَهُ وَعَقَدَهُ عَلَيْهِ قَبْلَهُ حِينَ حَلَفَ جَعَلَ ذَلِكَ فِي دِيْهِ وَأَمَانَتِهِ . وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ : إِنْ قَالَ لَا حَاجَةَ لِي فِيكَ نِيَّتُهُ . وَطَلاقُ كُلِّ قَوْمٍ بِلِسَانِهِمْ وَقَالَ قَتَادَةُ : إِذَا قَالَ إِذَا حَمَلْتَ فَأَنْتَ طَلاقَ ثَلَاثَةَ يُغْشَاهَا عِنْدَ كُلِّ طَهْرٍ مَرَّةً ، فَإِنْ اسْتَبَانَ حَمْلُهَا فَقَدْ بَانَتْ وَقَالَ الْحَسْنُ : إِذَا قَالَ الْحَقِيقَيْ بِأَهْلِكَ نِيَّتُهُ : وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ الطَّلاقَ عَنْ وَطَرِ ، وَالْعَنَاقَ مَا أَرِيدَ بِهِ وَجْهَ اللَّهِ وَقَالَ الرُّهْرِيُّ : إِنْ قَالَ مَا أَنْتَ بِأَمْرَأَتِي نِيَّتُهُ ، وَإِنْ نَوَى طَلاقًا فَهُوَ مَا نَوَى وَقَالَ عَلَيْهِ : أَلَمْ تَعْلَمْ أَنَّ الْقَلْمَ رُفَعَ عَنْ ثَلَاثَةَ : عَنِ الْمَجْنُونِ حَتَّى يَقِيقَ وَعَنِ الصَّبِيِّ حَتَّى يَذْرَكَ ، وَعَنِ النَّاتِمِ حَتَّى يَسْتَقِظَ . وَقَالَ عَلَيْهِ : وَكُلُّ الطَّلاقِ جَائزٌ إِلَّا طَلاقَ الْمَغْتُورِ .

پاگل جب تک وہ تند رست نہ ہو، دوسرے پچھے جب تک وہ جوان نہ ہو، تیسرا سونے والا جب تک وہ بیدار نہ ہو اور علی ہنگو نے یہ بھی فرمایا کہ ہر ایک طلاق پر جائے گی مگر نادان، بے وقوف (جیسے دیوانہ، نابالغ، نشہ میں مست وغیرہ) کی طلاق نہیں پڑے گی۔

**لئے گئے** لفظ اغلاق کے معنی زبردست کے ہیں یعنی کوئی مرد پر جبر کرے طلاق دینے پر اور وہ دے دے تو طلاق واقع نہ ہو گی۔ بعضوں نے کہا اغلاق سے غصہ مراد ہے یعنی اگر غصہ اور طیش کی حالت میں طلاق دے تو طلاق نہ پڑے گی۔ متاخرین حتابہ کا یہ قول ہے لیکن اکثر علماء اور ائمہ اس کے خلاف ہیں وہ کہتے ہیں طلاق تو اکثر غصے ہی کے وقت دی جاتی ہے پس اگر غصے میں طلاق نہ پڑے تو ہر طلاق دینے والا یہی کے گاہ کہ میں اس وقت غصے میں تھا۔ بعضوں نے والشک کی جگہ لفظ والشک پڑھا ہے یعنی اگر شک ہو گیا کہ طلاق کا لفظ زبان سے نکلا تھا یا نہیں تو طلاق واقع نہ ہو گی۔ یہ باب لاکر حضرت امام بخاری ہنفی کا رد کیا ہے۔ وہ کہتے ہیں نشہ میں یا زبردستی سے کوئی طلاق دے تو طلاق پر جائے گی۔ اسی طرح اگر اور کوئی کلمہ کہنا چاہتا تھا لیکن زبان سے یہ نکل گیا انت طلاق تب بھی طلاق پر جائے گی، اسی طرح اگر بھولے سے انت طلاق کہہ دیا۔ لیکن الحدیث کے نزدیک ان میں سے کسی صورت میں طلاق نہیں پڑے گی جب تک طلاق سنت کے موافق نیت کر کے ایسے طبر میں نہ دے جس میں جملہ نہ کیا ہو اور اگر ایسے طبر میں بھی نیت کر کے کسی نے تین طلاق دے دی تو ایک ہی طلاق پڑے گی۔ اسی طرح الحدیث کے نزدیک طلاق متعلق باشرط مشاکی اپنی یوں سے یوں کے اگر تو گھر سے باہر نکلے گی تو تجھ پر طلاق ہے پھر وہ گھر سے نکلی تو طلاق نہیں پڑے گی کیونکہ ان کے نزدیک یہ طلاق خلاف سنت ہے اور خلاف سنت طلاق واقع نہیں ہوتی مگر ایک ہی صورت میں یعنی جب طبر میں تین طلاق ایک بارگی دے دی تو گویہ فعل خلاف سنت ہے مگر ایک طلاق پر جائے گی میں (مولانا وحید الزماں مرحوم) کہتا ہوں ہمارے پیشووا متاخرین حتابہ جو غیظ و غضب میں طلاق نہ پڑنے کے قائل ہوئے ہیں وہی نہ ہب صحیح عمدہ معلوم ہوتا ہے برخلاف ان علماء کے جو اس کے خلاف میں ہیں کیونکہ غیظ و غضب میں بھی انسان بے اختیار ہو جاتا ہے پس جب تک طلاق کی نیت کر کے طلاق نہ دے، اس وقت تک طلاق نہیں پڑے گی۔ اسی طرح طلاق متعلق میں بھی جسمور علماء مختلف ہیں۔ وہ کہتے ہیں جب شرط پوری ہو تو طلاق پر جائے گی۔ بڑی آسانی الحدیث کے نہ ہب میں ہے اور ہمارے زمانہ کے مناسب حال بھی ان ہی کامنہب ہے طلاق جہاں تک واقع نہ ہو وہیں تک بہتر ہے کیونکہ وہ انپھ مبارحت میں سے ہے اور تجھ ہے ان لوگوں سے جنہوں نے ہمارے امام ہاشمؓ اللہ علیہ السلام اہن تیمیہ ہنفی پر تین طلاقوں کے مسئلے میں بلوہ کیا، ان کو ستالیا۔ ارسے بے وقوف! ہاشمؓ اللہ علیہ السلام نے تو وہ قول اختیار کیا جو حدیث کے موافق تھا اور اس میں اس امت کے لیے آسانی تھی۔ ان کے احسان کا تو شکریہ ادا کرنا تھا کہ ان پر بلوہ کرنا، ان کو ستالا، اللہ ان سے راضی ہو اور ان کو جزاۓ خیر دے جس مشکل میں ہم حضرت امام ابو حنیفہ ہنفی یا حضرت امام شافعی ہنفی کی بے جا تقليد کی وجہ سے پڑ گئے تھے اس سے انہوں نے مغلصی ولوائی (وحیدی از مولانا وحید الزماں مرحوم)

(۵۲۶۹) ہم سے مسلم بن ابراہیم نے بیان کیا، کہا ہم سے ہشام بن عروہ نے بیان کیا، کہا ہم سے قادة نے بیان کیا، ان سے زرارہ بن اویٰ نے اور ان سے حضرت ابو ہریرہ ہنفی نے کہ بنی کریم ہنفی نے فرمایا، اللہ تعالیٰ نے میری امت کو خیالات فاسدہ کی حد تک معاف کیا ہے،

۵۲۶۹ - حدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هِشَامَ حَدَّثَنَا قَاتَادَةُ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَوْفَى عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ النَّبِيِّ قَالَ: ((إِنَّ اللَّهَ تَجَاوِزَ عَنْ أُمَّتِي مَا

جب تک کہ اس پر عمل نہ کرے یا اسے زبان سے ادا نہ کرے۔ قاتاہ رحیمی نے کہا کہ اگر کسی نے اپنے دل میں طلاق دے دی تو اس کا اعتبار نہیں ہو گاجب تک زبان سے نہ کرے۔

حدّثتْ بِهِ أَنفُسُهَا. مَا لَمْ تَعْمَلْ أَوْ تَتَكَلَّمْ). قَالَ فَتَادَهُ : إِذَا طَلَقَ فِي نَفْسِهِ فَلَيْسَ بِشَيْءٍ. [راجح: ۲۵۲۸]

**لشیخ** ہوا یہ کہ ایک دیوانی عورت کو حضرت عمر بن حفظ کے پاس لے کر آئے، اس کو زنا سے حل رہ گیا تھا۔ حضرت عمر بن حفظ نے اس کو سکسار کرنا چاہا۔ اس وقت حضرت علی بن حفظ نے یہ فرمایا ام تعلم ان القلم رفع عن ثلاثة اربع، جس پر ایک روایت کے مطابق حضرت عمر بن حفظ نے فرمایا کہ بولا علی لهلک عمر اللہ حضرت عمر بن حفظ کی بے نفسی و حق پڑھی۔ ایک بار حضرت عمر بن حفظ من پر خطبہ دے رہے تھے اور گراں مر باندھنے سے منع کر رہے تھے، ایک عورت نے قرآن مجید کی یہ آیت پڑھی ﴿وَآتَيْتُمْ إِخْدَاهُنَّ قِنْطَارًا فَلَا تَأْخُذُوا مِنْهُ شَيْئًا﴾ (النساء: ۲۰) حضرت عمر بن حفظ نے بر سر منبر فرمایا کہ عمر سے بڑھ کر سب لوگ سمجھدار ہیں، یہاں تک کہ عورتیں بچے بھی عمر سے زیادہ علم رکھتے ہیں۔ کوئی حق شاید اور انصاف پروری حضرت عمر بن حفظ سے سچے جہاں کسی نے کوئی معقول بات کی، یا قرآن یا حدیث سے کوئی معقول بات کی قرآن یا حدیث سے سند پیش کی اور انہوں نے فوراً مان لی، سر تسلیم جھکا دیا، کبھی اپنی بات کی حق نہ کی نہ اپنے علم و فضل پر غرہ کیا اور ہمارے زمانہ میں تو مقلدین بے انصاف کا یہ حال ہے کہ ان کو سینکڑوں احادیث اور آیتیں ساختاً جب بھی نہیں مانتے، اپنے امام کی حق کے جاتے ہیں اور قرآن و حدیث کی تاویل کرتے ہیں۔ کوہاں کی ضرورت ہی کیا آن پڑی ہے، کیا یہ ائمہ کرام پیغمبروں کی طرح معصوم تھے کہ ان کا ہر قول واحب التسلیم ہو۔ پھر ہم امام ہی کے قول کی تاویل کیوں نہ کریں کہ شاید ان کا مطلب دوسرا ہو گایا ان کو یہ حدیث نہ پہنچی ہو گی (وحیدی) اماموں سے غلطی ممکن ہے اللہ ان کی لغزشوں کو معاف کرے وہ معصوم عن الخطائیں تھے، ان کا احترام اپنی جگہ پر ہے۔

۵۲۷۰ - حدثنا أصيبيخُ أخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ عَنْ ابْنِ شِيهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ جَابِرِ أَبْنِ رَجَلًا مِنْ أَسْلَمَ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ إِنَّهُ قَدْ زَانَ فَأَغْرَضَ فَسَهَدَ عَلَى فَسَخْنٍ. لِشَفَهِ الَّذِي أَغْرَضَ فَسَهَدَ عَلَى نَفْسِهِ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ فَدَعَاهُ فَقَالَ: ((هَلْ بَكَ جَنُونٌ؟ هَلْ أَخْصَنْتَ؟)) قَالَ: نَعَمْ فَأَمَرَ بِهِ أَنْ يُرْجَمَ بِالْمُصَلَّى فَلَمَّا أَذْلَقَهُ الْحِجَارَةُ جَمَرَ حَتَّى أُذْرِكَ بِالْحَرَّةِ فَقُتِلَ.

[اطرافہ فی : ۵۲۷۲، ۶۸۱۴، ۶۸۱۶، ۶۸۲۰، ۷۱۶۸، ۶۸۲۶، ۶۸۲۰]

(۵۲۷۰) ہم سے اصغر بن فرج نے بیان کیا، کہا ہم کو عبد اللہ بن وہب نے خبر دی، انہیں یونس نے، انہیں ابن شاہب نے، کہا کہ مجھے ابو سلمہ بن عبد الرحمن نے خبر دی اور انہیں جابر بن حفظ نے کہ قبیلہ اسلام کے ایک صاحب ماعز نامی مسجد میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ انہوں نے زنا کیا ہے۔ آنحضرت ﷺ نے ان سے منہ موڑ لیا لیکن پھر وہ آنحضرت ﷺ کے سامنے آگئے (اور زنا کا اقرار کیا) پھر انہوں نے اپنے اوپر چار مرتبہ شادت دی تو آنحضرت ﷺ نے انہیں مخاطب کرتے ہوئے فرمایا، تم پاگل تو نہیں ہو، کیا واقعی تم نے زنا کیا ہے؟ انہوں نے عرض کیا کہ جی ہاں، پھر آپ نے پوچھا کیا تو شادی شدہ ہے؟ اس نے کہا کہ جی ہاں ہو چکی ہے۔ پھر آنحضرت ﷺ نے انہیں عید گاہ پر رجم کرنے کا حکم دیا۔ جب انہیں پھر لگا تو وہ بھاگنے لگے لیکن انہیں حرہ کے پاس پکڑا گیا اور جان سے مار دیا گیا۔

**لَذِّيْحَة** حضرت ماعز اسلی صحابی مرتبہ میں اولیاء اللہ سے بھی پڑھ کر تھے۔ ان کا صبر و استقلال قابل صد تعریف ہے کہ اپنی خوشی سے زنا کی سزا قبول کی اور جان دینی گوارا کی مگر آخرت کا عذاب پسند نہ کیا۔ دوسری روایت میں ہے کہ جب آنحضرت ﷺ نے اس کے بھائے کا حال سنا تو فرمایا تم نے اسے چھوڑ کیوں نہیں دیا شاید وہ توبہ کرتا اور اللہ اس کا گناہ معاف کر دیتا۔ امام شافعی اور الحدیث کا یہ قول ہے کہ جب زنا اقرار سے ثابت ہوا ہو اور رجم کرتے وقت وہ بھائے تو فوراً اسے چھوڑ دینا چاہئے۔ اب اگر اقرار سے رجوع کرے تو حد ساقط ہو جائے گی ورنہ پھر حد لگائی جائے گی۔ سبحان اللہ صحابہؓؑ کا کیا کہنا ان میں ہزاروں شخص ایسے موجود تھے جنہوں نے عمر پھر کبھی زنا نہیں کیا تھا اور ایک ہمارا زمانہ ہے کہ ہزاروں میں کوئی ایک آدھ خُص ایسا نکلے گا جس نے کبھی زنا نہ کیا ہو۔ انجیل مقدس میں ہے کہ حضرت عیسیٰ ﷺ کے سامنے ایک عورت کو لائے جس نے زنا کرایا تھا اور آپ سے مسئلہ پوچھا۔ آپ نے فرمایا تم میں وہ اس کو سنگار کرے جس نے خود زنانہ کیا ہو۔ یہ سنتے ہی سب آدمی جو اس کو لائے تھے شرمند ہو کر چل دیئے، وہ عورت مسکین بیٹھی رہی۔ آخر اس نے حضرت عیسیٰ ﷺ سے پوچھا اب میرے باب میں کیا حکم ہوتا ہے؟ آپ نے فرمایا نیک بخت تو بھی جاتوبہ کر اب ایسا نہ کیجو۔ اللہ تعالیٰ نے تیرا قصور معاف کر دیا۔ (وحیدی)

(۱۷۵) ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا، کہا ہم کو شعیب نے خبر دی، انہیں زہری نے، کہا کہ مجھے ابو سلمہ بن عبد الرحمن اور سعید بن مسیب نے خبر دی کہ ابو ہریرہؓؑ نے بیان کیا کہ قبلہ اسلام کا ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، آنحضرت ﷺ کو مخاطب کیا اور میں تشریف رکھتے تھے۔ انہوں نے آنحضرت ﷺ کو مخاطب کیا اور عرض کیا کہ انہوں نے زنا کر لیا ہے۔ آنحضرت ﷺ نے ان سے منہ موڑ لیا ہے لیکن وہ آدمی آنحضرت ﷺ کے سامنے اس رخ کی طرف مرکیا، جدھر آپ نے چہرہ مبارک پھیر لیا تھا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ! دوسرے (یعنی خود) نے زنا کیا ہے۔ آنحضرت ﷺ نے اس مرتبہ بھی منہ موڑ لیا لیکن وہ پھر آنحضرت کے سامنے اس رخ کی طرف آگیا جدھر آنحضرت ﷺ نے منہ موڑ لیا تھا اور یہی عرض کیا۔ آنحضرت ﷺ نے پھر ان سے منہ موڑ لیا، پھر جب چوتھی مرتبہ وہ اسی طرح آنحضرت ﷺ کے سامنے آگیا اور اپنے اوپر انہوں نے چار مرتبہ (زنا کی) شادی دی تو آنحضرت ﷺ نے ان سے دریافت فرمایا تم پاگل تو نہیں ہو؟ انہوں نے عرض کیا کہ نہیں۔ پھر آنحضرت ﷺ نے صحابہؓؑ سے فرمایا کہ انہیں لے جاؤ اور سنگار کرو کیونکہ وہ شادی شدہ تھے۔

(۱۷۶) اور زہری سے روایت ہے انہوں نے بیان کیا کہ مجھے ایک ایسے شخص نے خبر دی جنہوں نے جابر بن عبد اللہ انصاریؓؑ سے

۵۲۷۱ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانَ أَخْبَرَنَا شَعِيبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ : أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَسَعِيدَ بْنَ الْمُسَيْبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ أَتَى رَجُلٌ مِّنْ أَسْلَمَ وَمَسْوُلَ اللَّهِ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ فَنَادَاهُ فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّ الْآخِرَةَ قَدْ زَانَ، يَغْنِي نَفْسَهُ فَأَغْرَضَ عَنْهُ فَتَسْخَى لِشَيْقَ وَجْهِهِ الَّذِي أَغْرَضَ قِبْلَةَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ الْآخِرَةَ قَدْ زَانَ فَأَغْرَضَ عَنْهُ فَتَسْخَى لِشَيْقَ وَجْهِهِ الَّذِي أَغْرَضَ قِبْلَةَ فَقَالَ ذَلِكَ : فَأَغْرَضَ عَنْهُ فَتَسْخَى لَهُ الرَّابِعَةُ فَلَمَّا شَهَدَ عَلَى نَفْسِهِ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ دَعَاهُ فَقَالَ : ((هَلْ بِكَ جُنُونٌ؟)) قَالَ : لَا فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((إِذْهُبُوا بِهِ فَارْجُمُوهُ)) وَكَانَ قَدْ أَخْصَنَ .

[أطراfe في : ۶۸۱۵ ، ۶۸۲۵ ، ۷۱۶۷] .  
۵۲۷۲ - وَعَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ : أَخْبَرَنِي مَنْ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيِّ

سنا تھا کہ انہوں نے بیان کیا کہ میں بھی ان لوگوں میں تھا جنہوں نے ان صحابی کو سنگار کیا تھا۔ ہم نے انہیں مدینہ منورہ کی عید گاہ پر سنگار کیا تھا۔ جب ان پر پھر پڑا تو وہ بھاگنے لگے لیکن ہم نے انہیں حرمہ میں پھر کپڑا لیا اور انہیں سنگار کیا ہیں تک کہ وہ مر گئے۔

[راجع: ۵۲۷۰] یہ حضرت ماعز اسلمی ریث تھے۔ اللہ ان سے راضی ہوا، وہ اللہ سے راضی ہوئے۔

### باب خلع کے بیان میں

اور خلع میں طلاق کیونکر پڑے گی؟ اور اللہ تعالیٰ نے سورہ بقرہ میں فرمایا کہ ”اور تمہارے لیے (شوہروں کے لیے) جائز نہیں کہ جو (مرا) تم انہیں (انپی بیویوں کو) دے چکے ہو، اس میں سے کچھ بھی والپس لو“ سوا اس صورت کے جبکہ زوجین اس کا خوف محوس کریں کہ وہ (ایک ساتھ رہ کر) اللہ کے حدود کو قائم نہیں رکھ سکتے۔ ”عمر بن بشیر نے خلع جائز رکھا ہے۔ اس میں بادشاہ یا قاضی کے حکم کی ضرورت نہیں ہے اور حضرت عثمان بن عفی نے کہا کہ اگر جور و اپنے سارے مال کے بدل میں خلع کرے صرف جوڑا باندھنے کا دھاگہ رہنے دے تب بھی خلع کرنا درست ہے۔ طاؤس نے کہا کہ الا ان یخافا ان لا یقینا حدود اللہ کا یہ مطلب ہے کہ جب جور و اور خاوند اپنے اپنے فرانٹ کو جو حسن معاشرت اور صحبت سے متعلق ہیں ادا نہ کر سکیں (اس وقت خلع کرنا درست ہے) طاؤس نے ان بیو قوتوں کی طرح یہ نہیں کہا کہ خلع اسی وقت درست ہے جب عورت کے کہ میں جنابت یا حیض سے غسل ہی نہیں کروں گی۔

**لشیخ** اب تو صحبت کیسے کرے گا۔ اسے عبدالرازاق نے وصل کیا یہ این طاؤس کا قول ہے کہ ان بے وقوف کی طرح یہ نہیں کہا۔ انہوں نے اس کا رد کیا کہ خلع صرف اسی وقت درست ہے جب عورت بالکل مرد کا کائنات نے اور کسی طرح اصلاح کی امید نہ ہو جیسے سعید بن منصور نے شبیحی سے نکلا۔ ایک عورت نے اپنے خاوند سے کما میں تو تیری کوئی بات نہیں سنوں گی نہ تیری قسم پوری کروں گی نہ میں جنابت کا غسل کروں گی۔ اس وقت شبیحی نے کہا اگر عورت ایسی ناراضی ہے تو اب خاوند کو جائز ہے کہ اس سے کچھ لے لے اور اسے چھوڑ دے۔

**نوٹ** : جو مفترضیں کہتے ہیں کہ عورت کو شادی کے معاملہ میں اسلام نے مجبور کر دیا ہے ان کا یہ قول سراسر غلط ہے۔ اول تو عورت کی بغیر اجازت نکاح ہی نہیں ہو سکتا۔ دوسرے اگر عورت پر ظلم ہو رہا ہے تو اس کو اپنے خاوند سے خلاصی حاصل کرنے کا پورا پورا حق حاصل ہے۔ اسی کو اسلام میں لفظ خلع سے ذکر کیا گیا ہے۔ عورت اس حالت میں قاضی اسلام کے ذریعہ شرعی طریقہ پر خلع کے

قال: كَتَبَ فِيمَنْ رَجَمَهُ فَرَجَمَنَاهُ  
بِالْمُصْلَى بِالْمَدِينَةِ فَلَمَّا أَذْلَقْتَهُ الْحِجَارَةُ،  
جَمَرَ حَتَّى أَذْكَنَاهُ بِالْحَرَّةِ فَرَجَمَنَاهُ حَتَّى  
مَاتَ۔ [راجع: ۵۲۷۰]

۱۲ - بَابُ الْخُلْعِ، وَكَيْفَ الطَّلَاقُ فِيهِ؟  
وَقَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى : هَلْوَا يَعْلُمُ لَكُمْ أَنْ  
تَأْخُذُوا مِمَّا آتَيْجُوهُنَّ شَيْنَاهُ إِلَّا أَنْ  
يَخَافَا أَنْ لَا يَقِيمَا حَدُودَ اللَّهِ وَأَجَازَ  
عُمُرُ الْخُلْعِ دُونَ السُّلْطَانِ. وَأَجَازَ عُثْمَانُ  
الْخُلْعَ دُونَ عِقَاصِ رَأْسِهَا. وَقَالَ طَلَوْسُ  
إِلَّا أَنْ يَخَافَا أَنْ لَا يَقِيمَا حَدُودَ اللَّهِ فِيمَا  
أَفْتَرَضَ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا عَلَى صَاحِبِهِ فِي  
الْعِشَرَةِ وَالصُّحْبَةِ، وَلَمْ يَقُلْ قَوْلُ السُّفَهَاءِ  
لَا يَعْلُمُ حَتَّى نَقُولَ : لَا أَغْسِلُ لَكَ مِنْ  
جَنَابَةِ۔

ذریعہ ایسے خاوند سے خلاصی حاصل کرنے کے لیے پورے طور پر قدر ہے۔ لہذا مترضین کے ایسے جملہ اعتراضات غلط ہیں۔ (۵۲۷۳) ہم سے ازہر بن جمیل نے بیان کیا، کہا ہم سے عبد الوہاب شفیقی نے بیان کیا، کہا ہم سے خالد بن عکرمہ نے اور ان سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ ثابت بن قیس و بن شیخ کی یہوی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ! مجھے ان کے اخلاق اور دین کی وجہ سے ان سے کوئی شکایت نہیں ہے۔ البتہ میں اسلام میں کفر کو پسند نہیں کرتی۔ (کیونکہ ان کے ساتھ رہ کر ان کے حقوق زوجت کو نہیں ادا کر سکتی) اس پر آنحضرت ﷺ نے ان سے فرمایا، کیا تم ان کا بلغ (جو انسوں نے مریم دیا تھا) واپس کر سکتی ہو؟ انسوں نے کہا کہ جی ہاں۔ آنحضرت ﷺ نے (ثابت بن شیخ سے) فرمایا کہ بلغ قبول کرلو اور انہیں طلاق دے دو۔

(۵۲۷۴) ہم سے اسحاق و اسطی نے بیان کیا، کہا ہم سے خالد طحان نے بیان کیا، ان سے خالد حذاء نے، ان سے عکرمہ نے کہ عبد اللہ بن ابی (منافق) کی بیوی جیلہ رضی اللہ عنہا (جو ابی کی بیٹی تھی) نے یہ بیان کیا اور رسول اللہ ﷺ نے ان سے دریافت فرمایا تھا کہ کیا تم ان (ثابت بن شیخ) کا بلغ واپس کر دوگی؟ انسوں نے عرض کیا ہاں کر دوں گی۔ چنانچہ انسوں نے بلغ واپس کر دیا اور انسوں نے ان کے شوہر کو حکم دیا کہ انہیں طلاق دے دیں اور ابراہیم بن طحان نے بیان کیا کہ ان سے خالد نے، ان سے عکرمہ نے نبی کریم ﷺ سے اور (اس روایت میں بیان کیا کہ) ان کے شوہر (ثابت بن شیخ) نے انہیں طلاق دے دی۔

(۵۲۷۵) اور ابی تمیمہ سے روایت ہے، ان سے عکرمہ نے، ان سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے، انسوں نے بیان کیا کہ ثابت بن قیس و بن شیخ کی یہوی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ مجھے ثابت کے دین اور ان کے اخلاق کی وجہ سے کوئی شکایت نہیں ہے لیکن میں ان کے ساتھ گزارہ نہیں کر سکتی۔ آنحضرت ﷺ نے اس پر فرمایا پھر کیا تم ان کا بلغ واپس کر سکتی،

۵۲۷۳ - حدثنا أزهراً بن جميلاً حدثنا عبد الوهاب الفقيه حدثنا خالداً عن عكرمة عن ابن عباس أن امرأة ثابت بن قيس أتت النبي ﷺ فقالت: يا رسول الله، ثابت بن قيس ما أغتنب عليه في خلقٍ ولا دين، ولكنني أكره الكفر في الإسلام فقال رسول الله ﷺ: ((أتُرِدُّينَ عليه حديقة؟)) قالت: نعم. قال رسول الله ﷺ: ((اقبل الحديقة وطلقها)). [اطرافه في: ۵۲۷۴، ۵۲۷۵، ۵۲۷۶]

۵۲۷۴ - حدثنا إسحاقاً الواسيطياً حدثنا خالداً عن خالداً الخداء عن عكرمة أن أخت عبد الله بن أبي بهذا وقال: ((تردىء حديقة)) قالت: نعم. فردها وأمره أن يطلقها. وقال ابنواهيم بن طهمان عن خالداً عن عكرمة عن النبي صلى الله عليه وسلم وطلقها.

[راجع: ۴۲۷۳]

۵۲۷۵ - وعن ابن أبي قيمه عن عكرمة عن ابن عباس أن الله قال: جاءت امرأة ثابت بن قيس إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقالت: يا رسول الله، إني لا أغتنب على ثابت في دين، ولا خلق ولكنني لا أطيق، فقال رسول الله صلى

ہو؟ انہوں نے عرض کیا جی ہاں۔

[راجع: ۵۲۷۳] قالَتْ : نَعَمْ.

**لِشْرِح** اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ثابت بن شریح نے اس کے ساتھ کوئی بد خلقی نہیں کی تھی لیکن نسائی کی روایت میں ہے کہ ثابت بن شریح نے اس کا باہتھ توڑا لاتھا۔ ابن ماجہ کی روایت میں ہے کہ ثابت بن شریح بد صورت آدمی تھے، اس وجہ سے جیلہ کو ان سے نفرت پیدا ہو گئی تھی۔

(۵۲۷۶) ہم سے محمد بن عبد اللہ بن مبارک مغربی نے کہا، کہا ہم سے قراد ابو نوح نے بیان کیا، کہا ہم سے جریر بن حازم نے بیان کیا، ان سے ایوب سختیانی نے، ان سے عمرہ نے اور ان سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ثابت بن قیس بن شمس بن شریح کی یوں نبی کریم ﷺ کے پاس آئیں اور عرض کیا یا رسول اللہ! ثابت بن شریح کے دین اور ان کے اخلاق سے مجھے کوئی شکایت نہیں لیکن مجھے خطرہ ہے (کہ میں ثابت بن شریح کی ناشکری میں نہ کھپس جاؤں) آنحضرت ﷺ نے اس پر ان سے دریافت فرمایا کیا تم ان کا باغ (جو انہوں نے مریم دیا تھا) واپس کر سکتی ہو؟ انہوں نے عرض کیا جی ہاں۔ چنانچہ انہوں نے وہ باغ واپس کر دیا اور آنحضرت ﷺ کے حکم سے ثابت بن شریح نے انہیں اپنے سے جدا کر دیا۔

[۵۲۷۶] حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمَبَارِكِ الْمُخْرَمِيُّ حَدَّثَنَا قَرَادٌ أَبُو نُوحٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ بْنُ حَازِمٍ عَنْ أَيُوبَ عَنْ عِنْكِرْمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: جَاءَتِ امْرَأَةٍ ثَابِتَ بْنَ قَيْسِ بْنِ شَمَاسٍ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَا أَنْتُمْ عَلَى نَابِتٍ فِي دِينٍ وَلَا خُلُقٍ، إِلَّا أَنِّي أَخَافُ الْكُفَّارَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((فَتَرَدَّدَنَّ عَلَيْهِ حَدِيقَتَهُ؟)) قَالَتْ نَعَمْ. فَرَدَّتْ عَلَيْهِ وَأَمْرَهَ فَفَارَقَهَا.

[راجع: ۵۲۷۳]

**لِشْرِح** ان سندوں کے بیان کرنے سے حضرت امام بخاری رضی اللہ عنہ کی غرض یہ ہے کہ راویوں نے اس میں اختلاف کیا ہے۔ ایوب پر ابن طمان اور جریر نے اس کو موصولاً نقل کیا ہے اور حماد نے مرسلاً ایک روایت میں بیان کیا ہے کہ ثابت بن شریح کی اس عورت کا نام جبیہ بنت سمل تھا۔ بزار نے روایت کیا کہ یہ پہلا خلع تھا اسلام میں۔ واللہ عالم باصواب۔

### باب میاں یوی میں ناتفاقی کا بیان

اور ضرورت کے وقت خلع کا حکم دینا اور اللہ نے سورہ نساء میں فرمایا اگر تم میاں یوی کی ناتفاقی سے ڈرو تو ایک پنج مرد والوں میں سے بھیجو اور ایک پنج عورت کی طرف سے مقرر کرو (آخر آیت تک)

۱۳- بَابُ الشُّفَاقِ، وَهَلْ يُشِيرُ بِالْخُلُعِ عِنْدَ الْضَّرُورَةِ؟ وَقَوْلُهُ تَعَالَى: ﴿هُوَ إِنْ خَفْتُمْ شِقَاقَ بَيْهِمَا فَابْعَثُوا حَكَمًا مِنْ أَهْلِهِ وَحَكَمًا مِنْ أَهْلِهَا إِلَى قَوْلِهِ خَبِيرًا﴾ الآية

**لِشْرِح** اب اگر یہ دونوں پنج میاں یوی میں موافقت کر دیں تب تو خیر اس کا ذکر خود آیت میں ہے۔ اگر یہ دونوں پنج جدائی کی رائے دیں تو جدائی ہو جائے گی، میاں یوی کے اذن کی ضرورت نہیں۔ امام مالک اور اوزادی اور اسحاق کا یہی قول ہے اور امام شافعی اور امام احمد کہتے ہیں کہ اذن ضروری ہے۔

(۵۲۷۷) ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا، ان سے حماد بن زید

[۵۲۷۷] - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ: حَدَّثَنَا حَمَادٌ

عَنْ أَبِيْ يُوبَ عَنْ عِكْرِمَةَ: أَنَّ جَمِيلَةَ فَدَكَرَ  
الْحَدِيثَ. [راجع: ۵۲۷۳]

نے بیان کیا، ان سے ایوب سختیانی نے، ان سے عکرم نے کہی قصہ  
(مرسل) نقل کیا اور اس میں خاتون کا نام جملہ آیا ہے۔

(۵۲۸) ہم سے ابوالولید نے بیان کیا، کما ہم سے لیث بن سعد نے  
بیان کیا، ان سے ابن الی ملیکہ نے اور ان سے سور بن محمد، ہیئت نے  
بیان کیا کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا، آپ فرمائے تھے کہ بنی  
مغیو نے اس کی اجازت مانگی ہے کہ علی ہنفی سے وہ اپنی بیٹی کا نکاح کر  
لیں لیکن میں انسیں اس کی اجازت نہیں دوں گا۔

**لشیخ** یہ ایک مکارا ہے اس حدیث کا جو کتاب النکاح میں گزر چکی ہے کہ حضرت علی ہنفی نے ابو جمل کی بیٹی سے نکاح کرنا چاہا تھا۔  
آخر ہنفی خفا ہوئے تو وہ اس ارادے سے باز آئے۔ اس حدیث کی مطابقت ترجمہ باب سے اس طرح ہے کہ آخر ہنفی  
نے حضرت علی ہنفی کو جو دوسرے نکاح سے روکا تو اسی وجہ سے کہ ان میں اور حضرت فاطمہ الزہراء ہنفیہ میں ناقابل کا ذر تھا۔ آپ نے تو فرمایا کہ یہ ناممکن ہے کہ اللہ کے رسول کی بیٹی اور اللہ کے دشمن کی بیٹی ایک گھر میں جمع ہو سکیں۔

## ۱۴ - بَابُ الْمُوْنَذِيِّ كَسِيْكَيْ كَنَّاكَيْ مِنْ هَوَاسِ كَبَدِيْنِيْجِيْ جَاءَ

### تو بیج سے طلاق نہ پڑے گی۔

## طَلاقًا

**لشیخ** کیونکہ نکاح رضامندی کا سودا ہے اور لوڈی پنے میں اس کو اپنے نفس پر اختیار نہ تھا۔ ممکن ہے کہ مالک نے جس سے اس کا  
نکاح کر دیا ہو وہ اس کو پسند نہ کرتی ہو۔ اس وجہ سے آزادی کے بعد اسے اختیار دیا گیا اور بعض روایتوں میں یہ بھی آیا ہے کہ  
اس کا خاوند آزاد تھا مگر حضرت امام بخاری ہنفی کے ترجمہ باب سے یہ لکھا ہے کہ انہوں نے اس کے غلام ہونے کو ترجیح دی ہے اور جمورو علماء  
کا بھی مذہب ہے کہ لوڈی کویہ اختیار اسی وقت ہو گا جب اس کا خاوند غلام ہو۔ اگر آزاد ہو تو یہ اختیار نہ ہو گا لیکن حضرت امام ابو حیفہ ہنفی  
اور اہل کوفہ کے بزردیک لوڈی کو آزادی کے وقت ہر حال میں اختیار ہو گا خواہ اس کا خاوند غلام ہو یا آزاد اور تعجب ہے کہ حضرت امام  
ابو حیفہ ہنفی لوڈی کے باب میں تو مطلقاً اس اختیار کے تاکل ہوئے ہیں اور کنو اری ہنفی لڑکی کو جس کا نکاح اس کے باپ نے پڑھایا ہوا اور  
بلوغ کے بعد وہ ناراض ہو یہ اختیار نہیں دیتے حالانکہ ایک حدیث میں اس کی صراحت آچکی ہے کہ آخر ہنفی لڑکی کو اختیار دیا  
تمحاور قیاس صحیح بھی اس کا ممکن ہے۔

(۵۲۹) ہم سے اسماعیل بن عبد اللہ اویسی نے بیان کیا، کما کہ مجھ  
سے امام مالک نے، ان سے ریحہ بن عبد الرحمن نے، ان سے  
قاسم بن محمد نے اور ان سے نبی کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ عائشہ ہنفیہ  
نے بیان کیا کہ بریرہ ہنفیہ سے دین کے تین مسئلے معلوم ہو گئے۔ اول  
یہ کہ انسیں آزاد کیا گیا اور پھر ان کے شوہر کے بارے میں اختیار دیا گیا  
(کہ چاہیں ان کے نکاح میں رہیں ورنہ الگ ہو جائیں) اور رسول اللہ  
ہنفیہ نے (انہیں کے بارے میں) فرمایا کہ ”ولاء“ اسی سے قائم ہوتی  
ہے جو آزاد کرے اور ایک مرتبہ حضور اکرم ﷺ گھر میں تشریف

۵۲۷۹ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ  
قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ  
الرَّحْمَنِ عَنْ الْفَقَاسِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ:  
كَانَ فِي بَرِيرَةَ ثَلَاثَ سُنَنٍ: إِحْدَى السُّنَنِ  
أَنَّهَا أَغْفَقَتْ فَخِيرَتَ فِي زَوْجِهَا، وَقَالَ  
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((الْوَلَاءُ لِمَنْ أَغْفَقَ)).  
وَذَلِّلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَالْبُرْزَمَةَ تَفَوَّ

لائے تو ایک ہانڈی میں گوشت پکایا جا رہا تھا، پھر کھانے کے لیے آنحضرت ﷺ کے سامنے روٹی اور گھر کا سالن پیش کیا گیا۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ میں نے تو دیکھا کہ ہانڈی میں گوشت بھی پک رہا ہے؟ عرض کیا گیا کہ جی ہاں لیکن وہ گوشت بریرہ کو صدقہ میں ملا ہے اور آنحضرت ﷺ صدقہ نہیں کھاتے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ وہ ان کے لیے صدقہ ہے اور ہمارے لیے بریرہ کی طرف سے تحفہ ہے۔

**بَلْخُمْ، قَرْبَ إِنْهِيَ خُبْزٌ وَأَذْقَمْ مِنْ أَذْمَنْ أَنْبِيَّتِ، فَقَالَ: ((أَلَمْ أَرَ الْبَرِّمَةَ فِيهَا لَحْمٌ))؟ قَالُوا: بَلَى. وَلَكِنْ ذَلِكَ لَحْمٌ تُصْدِقَ بِهِ عَلَى بَرِيرَةَ وَأَنْتَ لَا تَأْكُلُ الصَّدَقَةَ، قَالَ: ((عَلَيْهَا صَدَقَةٌ وَلَنَا هَدِيَّةٌ)).** [راجح: ۴۵۶]

**لَهْبَيْجَ** جب تک خاوند طلاق نہ دے جسور کا یہی نہ ہب ہے لیکن ابن مسعود اور ابن عباس اور ابن ابی بن کعب رض سے مقول ہے کہ لوہنڈی کی توجیح طلاق ہے۔ تابعین میں سے سعید بن مسیب اور حسن اور مجاهد بھی اسی کے قائل ہیں۔ عروہ نے کما طلاق خریدار کے اختیار میں رہے گی۔ حدیث سے باب کا مطلب یوں تکال کر جب آپ نے بریرہ رض کو آزاد ہونے کے بعد اختیار دیا کہ اپنے خاوند کو رکھے یا اس سے جدا ہو جائے تو معلوم ہوا کہ لوہنڈی کا آزاد ہونا طلاق نہیں ہے ورنہ اختیار کے کیا معنی ہوتے اور جب آزادی طلاق نہیں ہوتی تو یہ بھی طلاق نہ ہو گی۔ یہ حضرت امام بخاری رض کی باریکی استنباط اور تفقہ کی دلیل ہے۔ بے وقوف ہیں وہ جو امام بخاری رض کی فتاہت کے قائل نہیں ہیں۔ حضرت امام بخاری رض مجتهد مطلق اور فرقہ الحدیث میں امام الفقیماء ہیں۔

گرنہ بیند بروز شرپہ پشم چشمہ آنلب راچے گناہ

باب اگر لوہنڈی غلام کے نکاح میں ہو پھر وہ لوہنڈی آزاد ہو جائے تو  
اسے اختیار ہو گا خواہ وہ نکاح باقی رکھ کیا فتح کردا لے

## ۱۵ - باب خیَارِ الأَمَةِ

### تَحْتَ الْعَبْدِ

(۵۲۸۰) ہم سے ابوالولید نے بیان کیا، کہا ہم سے شعبہ اور ہام نے بیان کیا، ان سے قہادہ نے، ان سے عکرہ نے اور ان سے ابن عباس رض نے کہ میں نے انہیں غلام دیکھا تھا۔ آپ کی مراد بریرہ رض کے شوہر (مغیث) سے تھی۔

(۵۲۸۱) ہم سے عبدالاعلیٰ بن حماد نے بیان کیا، کہا ہم سے وہیب بن خالد نے بیان کیا، کہا ہم سے ایوب نے بیان کیا، ان سے عکرہ نے اور ان سے ابن عباس رض نے بیان کیا کہ یہ مغیث بنی فلاں کے غلام تھے۔ آپ کا اشارہ بریرہ رض کے شوہر کی طرف تھا۔ گویا اس وقت بھی میں انہیں دیکھ رہا ہوں کہ مدینہ کی گلیوں میں وہ بریرہ رض کے پیچھے پیچھے روتے پھر رہے ہیں۔

(۵۲۸۲) ہم سے قتبہ بن سعید نے بیان کیا، ان سے عبد الوہاب نے بیان کیا، ان سے ایوب نے، ان سے عکرہ نے اور ان سے حضرت ابن عباس رض نے بیان کیا کہ بریرہ رض کے شوہر ایک جبشی غلام

۵۲۸۰ - حدثنا أبو الوليد حدثنا شعبة وَهَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ أَبْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: رَأَيْتُهُ عَنْدَهُ، يَعْنِي زَوْجَ بَرِيرَةَ.

[اطرافہ فی : ۵۲۸۱، ۵۲۸۲، ۵۲۸۳].

۵۲۸۱ - حدثنا عبد الأعلى بن حماد حدثنا وُهَبْيَةَ حدثنا أَيُوبُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ أَبْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: ذَلِكَ مُغِيثٌ عَنْدَنِي، فَلَمَّا يَعْنِي زَوْجَ بَرِيرَةَ، كَانَيْ أَنْظَرْ إِنْهِيَّتَهُ فِي سِكَّةِ الْمَدِينَةِ يَنْكِي عَلَيْهَا.

[راجح: ۵۲۸۰]

۵۲۸۲ - حدثنا قُبَيْلَةُ بْنُ سَعِيدٍ حدثنا عبد الوهاب عن أَيُوبَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ أَبْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ

تھے۔ ان کا مغیث نام تھا، وہ بنی قلائل کے غلام تھے۔ جیسے وہ مظرا ب  
بھی میری آنکھوں میں ہے کہ وہ مدینہ کی گلیوں میں بریریہ رئیشخا کے  
پیچھے پیچھے پھر رہے ہیں۔

**باب بریریہ رئیشخا کے شوہر کے بارے میں نبی کرم مسیح علیہ السلام کا سفارش کرنا**

(۵۲۸۳) ہم سے محمد بن سلام بیکندی نے بیان کیا، کہا ہم کو عبد الوهاب ثقیٰ نے خودی کہا ہم سے خالد حذاء نے، ان سے عکرہ نے اور ان سے ابن عباس رئیشخا نے کہ بریریہ رئیشخا کے شوہر غلام تھے اور ان کا نام مغیث تھا۔ گویا میں اس وقت اس کو دیکھ رہا ہوں جب وہ بریریہ رئیشخا کے پیچھے پیچھے روئے ہوئے پھر رہے تھے اور آنسوؤں سے ان کی ڈاڑھی تر ہو رہی تھی۔ اس پر نبی کرم مسیح علیہ السلام نے عباس رئیشخا سے فرمایا، عباس! کیا تم میں مغیث کی بریریہ سے محبت اور بریریہ کی مغیث سے نفرت پر حیرت نہیں ہوئی؟ آخر حضور اکرم مسیح علیہ السلام نے بریریہ رئیشخا سے فرمایا کاش! تم اس کے بارے میں اپنا فیصلہ بدلتیں۔ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ؟ کیا آپ مجھے اس کا حکم فرمائے ہیں؟ آنحضرت مسیح علیہ السلام نے فرمایا میں صرف سفارش کر رہا ہوں۔ انہوں نے اس پر کما کہ مجھے مغیث کے پاس رہنے کی خواہش نہیں ہے۔

### باب

(۵۲۸۴) ہم سے عبد اللہ بن رجاء نے بیان کیا، کہا ہم کو شعبہ نے خر دی، انہیں حکم نے، انہیں ابراہیم نجھی نے، انہیں اسود نے کہ عائشہ رئیشخا نے بریریہ رئیشخا کو خریدنے کا ارادہ کیا لیکن ان کے مالکوں نے کہا کہ وہ اسی شرط پر انہیں بچ سکتے ہیں کہ بریریہ کا ترکہ ہم لیں اور ان کے ساتھ ولاء (آزادی کے بعد) انہیں سے قائم ہو۔ عائشہ رئیشخا نے جب اس کا ذکر نبی کرم مسیح علیہ السلام سے کیا تو آپ نے فرمایا کہ انہیں خرید کر آزاد کرو تو کہ تو اسی کو ملے گا جو لوندی غلام کو آزاد کرے اور ولاء بھی اسی کے ساتھ قائم ہو سکتی ہے جو آزاد کرے اور نبی کرم مسیح علیہ السلام

زوج بیریہ عبدالأسود یقال لہ: مغیث، عبدالتبی فلان، کاتبی انظرِ ایتیہ یطوف و راعفاً فی سکِ المدینۃ۔ [راجح: ۵۲۸۰]

### ۱۶ - باب شفاعة النبی ﷺ

#### فی زوج بیریة

۵۲۸۳ - حدثني محمد أخبارنا عبد الوهاب حديثا خالدا عن عكرمة عن ابن عباس أن زوج بيرية كان عبدا يقال له مغیث، کاتبی انظرِ ایتیہ یطوف خلفها یعنی ودموعه تسيل على لحيته، فقال النبي ﷺ لعباس: ((يا عباس لا تغجب من حب مغیث بیریة، ومن بعض بیریة مغیثا)). فقال النبي ﷺ صلى الله عليه وسلم ((لو راجعيه)) قالت: يا رسول الله، تأمرني. قال: ((إنما أنا أشفع)). قالت لا حاجة لي فيه.

[راجح: ۵۲۸۰]

### ۱۷ - باب

۵۲۸۴ - حدثنا عبد الله بن رجاء أخبرنا شعبة عن الحكم عن إبراهيم عن الأسود أن عائشة أرادت أن تشتري بيرية فأتي مواليها إلا أن يشتريوا الولاء، فذكرت للنبي ﷺ صلى الله عليه وسلم فقال: ((اشتريها وأغطيها، فإنما الولاء لمن أغدق)). وأتى النبي ﷺ بلحم، فقيل: إن هذا ما تصدق على

کے سامنے گوشت لایا گیا پھر کہا گیا کہ یہ گوشت بربر یہ ہے کہ صدقہ کیا گیا تھا۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ وہ ان کے لیے صدقہ ہے اور ہمارے لیے ان کا تحفہ ہے۔

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیار کیا، ان سے شعبہ نے بیان کیا اور اس روایت میں یہ اضافہ کیا کہ پھر (آزادی کے بعد) انہیں ان کے شوہر کے متعلق اختیار دیا گیا (کہ چاہیں ان کے پاس رہیں اور اگر چاہیں ان سے اپنانکاح توڑلیں)۔

باب اللہ تعالیٰ کا سورہ بقرہ میں یوں فرمانا کہ اور مشرک عورتوں سے نکاح نہ کرو یہاں تک کہ وہ ایمان لا سیں اور یقیناً مومنہ لوٹدی مشرکہ عورت سے بہتر ہے گو مشرک عورت تم کو بھلی لگے

(۵۲۸۵) ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا، کہا ہم سے لیث بن سعد نے بیان کیا، ان سے نافع نے کہ ابن عمرؓ سے اگر یہودی یا نصرانی عورتوں سے نکاح کے متعلق سوال کیا جاتا تو وہ کہتے کہ اللہ تعالیٰ نے مشرک عورتوں سے نکاح مومنوں کے لیے حرام قرار دیا ہے اور میں نہیں سمجھتا کہ اس سے بڑھ کر اور کیا شرک ہو گا کہ ایک عورت یہ کہے کہ اس کے رب حضرت عیسیٰ ﷺ ہیں حالانکہ وہ اللہ کے مقبول بندوں میں سے ایک مقبول بندے ہیں۔

**لشیخ** یہ خاص ابن عمرؓ کی رائے تھی۔ دوسرے سلف نے ان کا خلاف کیا ہے۔ شاید ابن عمرؓ سورہ مائدہ کی اس آیت (۵) کو منسوخ سمجھتے ہوں۔ ابن عباسؓ نے کہا کہ سورہ بقرہ کی یہ آیت (۲۲۱) سورة مائدہ کی آیت سے منسوخ ہے اور ابن عمرؓ کے سوا اور کوئی اس کا کاٹل نہیں ہوا کہ یہ یہودی یا نصرانی عورت سے نکاح ناجائز ہے اور حضرت امام بخاری رضی اللہ عنہ کا بھی میلان ابن عمرؓ کے قول کی طرف معلوم ہوتا ہے۔ عطاءؓ نے کہا یہودی یا نصرانی عورت سے نکاح کرنا درست ہے اور بت سے صحابہ سے ثابت ہے کہ انہوں نے اہل کتاب کی عورتوں سے نکاح کیا۔

باب اسلام قبول کرنے والی مشرک عورتوں سے نکاح اور  
ان کی عدت کا بیان

بریرہ: ((هُوَ لَهَا صَدَقَةٌ وَلَا هَدْيَةٌ)).

[راجح: ۴۵۶]

حدَّثَنَا أَدْمٌ: حَدَّثَنَا شُبَّةُ وَ زَادَ فَخِيرٌ  
مِنْ زَوْجِهَا.

۱۸ - باب قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى : (وَلَا  
تَنْكِحُوا الْمُشْرِكَاتِ حَتَّى يُؤْمِنْ،  
وَلَأَمَّةٌ مُؤْمِنَةٌ خَيْرٌ مِنْ مُشْرِكَةٍ وَلَا  
أَعْجَبَنَّكُمْ)

۵۲۸۵ - حدَّثَنَا قُبَيْلَةُ حَدَّثَنَا الْبَيْثُ عَنْ  
نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ إِذَا سَتَّلَ عَنْ نِكَاحٍ  
النَّصْرَانِيَّةَ وَالْيَهُودِيَّةَ، قَالَ: إِنَّ اللَّهَ حَرَمَ  
الْمُشْرِكَاتِ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ، وَلَا أَعْلَمُ مِنَ  
الإِشْرَاكِ شَيْئًا أَكْبَرَ مِنْ أَنْ تَقُولَ الْمَرْأَةُ  
رَبُّهَا عِيسَى، وَهُوَ عَبْدٌ مِنْ عِبَادِ اللَّهِ.

۱۹ - باب نِكَاحٍ مِنْ أَسْلَمَ مِنَ  
الْمُشْرِكَاتِ وَعَدَتِهِنَّ

(۵۲۸۶) ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے بیان کیا، کہا ہم کوہ شام بن عروہ نے خبر دی، اُسیں ابن جریر نے کہ عطاء خراسانی نے بیان کیا اور ان سے ابن عباس نے کہ نبی کریم ﷺ اور مومنین کے لیے مشرکین دو طرح کے تھے۔ ایک تو مشرکین لڑائی کرنے والوں سے کہ آنحضرت ﷺ ان سے جنگ کرتے تھے اور وہ آنحضرت ﷺ سے جنگ کرتے تھے۔ دوسرے عنده بیان کرنے والے مشرکین کہ آنحضرت ﷺ ان سے جنگ نہیں کرتے تھے اور وہ آنحضرت ﷺ سے جنگ کرتے تھے اور جب اہل حرب کی کوئی عورت (اسلام قبول کرنے کے بعد) بھرت کر کے (مدینہ منورہ) آتی تو اُسیں اس وقت تک پیغام نکاح نہ دیا جاتا یہاں تک کہ اُسیں حیض آتا اور پھر وہ اس سے پاک ہوتیں، پھر جب وہ پاک ہو جاتیں تو ان سے نکاح جائز ہو جاتا، پھر اگر ان کے شوہر بھی، ان کے کسی دوسرے شخص سے نکاح کر لیتے سے پہلے بھرت کر کے آجائتے تو یہ اُسیں کو ملتیں اور اگر مشرکین میں سے کوئی غلام یا لوندی مسلمان ہو کر بھرت کرتی تو وہ آزاد سمجھے جاتے اور ان کے وہی حقوق ہوتے جو تمام مهاجرین کے تھے۔ پھر عطاء نے معاهدہ مشرکین کے سلسلے میں مجاہد کی حدیث کی طرح سے صورت حال بیان کی کہ اگر معاهدہ مشرکین کی کوئی غلام یا لوندی بھرت کر کے آجائی تو اُسیں ان کے ماں کو مشرکین کو واپس نہیں کیا جاتا تھا۔ البتہ جو ان کی قیمت ہوتی وہ واپس کر دی جاتی تھی۔

(۵۲۸۷) اور عطاء نے حضرت ابن عباس نے بیان کیا کہ قریبہ بنت ابی امية عرب بن خطاب رض کے نکاح میں تھیں، پھر عمر بن الخطاب نے (مشرکین سے نکاح کی مخالفت کی آیت کے بعد) اُسیں طلاق دے دی تو معاویہ بن ابی سفیان عیاض بن غنم فرمی کہ نکاح میں تھیں، اس وقت اس نے ابی سفیان عیاض بن غنم فرمی کہ نکاح میں تھیں، اس وقت اس نے اُسیں طلاق دے دی (اور وہ مدینہ بھرت کر کے آگئیں) اور عبد اللہ بن عثمان ثقفی نے ان سے نکاح کیا۔

- ۵۲۸۶ - حدثنا إبراهيم بن موسى أخبرنا هشام عن ابن جريج. وقال عطاء عن ابن عباس كان المشركون على منتلين من النبي صلى الله عليه وسلم والمؤمنين، كانوا مشركي أهل حرب يقاتلهم ويقاتلونه، ومشركي أهل عهده لا يقاتلهم ولا يقاتلونه. وكان إذا هاجرت امرأة من أهل الحرب لم تخطب حتى تحضر وتطهر، فإذا طهرت حل لها النكاح، فإن هاجر زوجها قبل أن تنكح زدت بيته، وإن هاجر عبد منهم أو أمة فهمها حران، ولهمما ما للملهاجرين. ثم ذكر من أهل الغربة. مثل حديث مجاهد. وإن هاجر عبد أو أمة للمشركون أهل العهد لم يرثوا ورثة أهله.

- ۵۲۸۷ - وقل عطاء عن ابن عباس كانت فريدة بنت أبي أمية عبد عمر بن الخطاب فطلقتها. فتزوجها معاوية بن أبي سفيان وكانت أم الحكم ابنة أبي سفيان تحت عياض بن غنم الفهري فطلقتها فتزوجها عبد الله بن عثمان التقي.

**لشیخ** اس مسئلہ میں اختلاف ہے اکثر علماء کا یہ قول ہے کہ جو عورت دار الحرب سے مسلمان ہو کر دارالسلام میں بھرت کرے اس کو تین حیض تک یا حاملہ ہو تو وضع حمل تک عدت کرنی چاہیئے۔ اس کے بعد کسی مسلمان سے نکاح کر سکتی ہے۔ قریبہ بت ابی امیہ جو امام المؤمنین ام سلمہ بن عثمان کی بیٹی اور امام الحکم ابوسفیان بن عثمان کی بیٹی یہ دونوں عورتیں کافرہ تھیں جب ان کو طلاق دی گئی تو انہوں نے عدت بھی کی ہو گئی لہذا باب کامطلب تک آیا۔ بعضوں نے کہا قریبہ مسلمان ہو گئی تھیں۔ بعضوں نے دو قریبہ بتائی ہیں۔ ایک تو وہ جو مسلمان ہو کر بھرت کر آئی تھی اور ایک وہ جو کافر رہی تھی، یہاں یہی مراد ہے۔

### باب اس بیان میں کہ جب مشرک یا نصرانی عورت جو معابرہ مشرک یا حربی مشرک کے نکاح میں ہو اسلام لائے

اور عبد الوارث بن سعید نے بیان کیا، ان سے خالد حذاء نے، ان سے عکرمہ نے اور ان سے ابن عباس بن عثمان نے کہ اگر کوئی نصرانی عورت اپنے شوہر سے تھوڑی دیر پسلے بھی اسلام لائی تو وہ اپنے خالوند پر حرام ہو جاتی ہے اور داؤد نے بیان کیا کہ ان سے ابراہیم الصانع نے کہ عطاے سے ایسی عورت کے متعلق پوچھا گیا جو ذمی قوم سے تعلق رکھتی ہو اور اسلام قبول کر لے، پھر اس کے بعد اس کا شوہر بھی اس کی عدت کے زمانہ ہی میں اسلام لے آئے تو کیا وہ اسی کی بیوی سمجھی جائے گی؟ فرمایا کہ نہیں البتہ اگر وہ نیا نکاح کرنا چاہے، تھے مرکے ساتھ (تو کر سکتا ہے) مجاہد نے فرمایا کہ (بیوی کے اسلام لانے کے بعد) اگر شوہر اس کی عدت کے زمانہ میں ہی اسلام لے آیا تو اس سے نکاح کر لیتا چاہیئے اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ”نہ مومن عورتیں مشرک مردوں کے لیے حلال ہیں اور نہ مشرک مردوں من عورتوں کے لیے حلال ہیں۔“ اور حسن اور قتادہ نے دو مجوہیوں کے بارے میں (جو میاں بیوی تھے) جو اسلام لے آئے تھے، کما کہ وہ دونوں اپنے نکاح پر باقی ہیں اور اگر ان میں سے کوئی اپنے ساتھی سے (اسلام میں) سبقت کر جائے اور دوسرا انکار کر دے تو عورت اپنے شوہر سے جدا ہو جاتی ہے اور شوہر اسے حاصل نہیں کر سکتا (سو انکاح جدید کے) اور ابن جریج نے کہا کہ میں نے عطاے سے پوچھا کہ مشرکین کی کوئی عورت اسلام قبول کرنے کے بعد اگر مسلمانوں کے پاس آئے تو کیا اس کے مشرک شوہر کو اس کا مروا اپس کر دیا جائے گا؟ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے

۲۰ - باب إِذَا أَسْلَمَتِ الْمُشْرِكَةَ  
أو النَّصْرَانِيَّةَ تَحْتَ الدَّمْيَ أو الْحَرْبَيِّ  
وَقَالَ عَنْدَ الْوَارِثِ عَنْ خَالِدٍ عَنْ عَكْرَمَةَ  
عَنْ أَبْنِ عَبَّاسٍ: إِذَا أَسْلَمَتِ النَّصْرَانِيَّةَ  
قَبْلَ زَوْجِهَا بِسَاعَةٍ حَرَمَتْ عَلَيْهِ وَقَالَ  
ذَاوْدٌ عَنْ إِبْرَاهِيمَ الصَّانِعِ سُلِّمَ عَطَاءَ عَنْ  
إِمْرَأَةٍ مِنْ أَهْلِ الْغَهْبَ أَسْلَمَتْ ثُمَّ أَسْلَمَ  
زَوْجَهَا فِي الْعِدَّةِ أَهِيَ إِمْرَأَةٌ؟ قَالَ: لَا،  
إِلَّا أَنْ تَشَاءَ هِيَ يُنْكَاحٌ جَدِيدٌ وَصَدَاقٌ،  
وَقَالَ مُجَاهِدٌ: إِذَا أَسْلَمَ فِي الْعِدَّةِ  
يَنْزَوْجُهَا وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى : ﴿فَلَا هُنْ جِلْ  
لَهُمْ وَلَا هُمْ يَجْلُلُونَ لَهُنْ﴾ وَقَالَ الْحَسَنُ  
وَقَنَادَةُ فِي مَجْوُسِيَّةِ أَسْلَمَاهُمَا عَلَى  
نِكَاحِهِمَا : وَإِذَا سَبَقَ أَحَدُهُمَا صَنَاجَةً  
وَأَبْنَى الْآخَرُ بَانَتْ لَا سَبِيلَ لَهُ عَلَيْهَا،  
وَقَالَ أَبْنُ جُرَيْجٍ قُلْتُ لِعَطَاءَ: إِمْرَأَةٌ مِنَ  
الْمُشْرِكِينَ جَاءَتْ إِلَيَّ الْمُسْلِمِينَ أَيْغَارَضَ  
زَوْجَهَا مِنْهَا لِقَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿فَوَآتُوهُمْ  
مَا نَفْقَدُوا﴾ قَالَ: لَا إِنَّهُ كَانَ ذَاكَ بَيْنَ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ أَهْلِ الْغَهْبَ،  
وَقَالَ مُجَاهِدٌ: هَذَا كُلُّهُ فِي صَلْحٍ بَيْنَ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ قُرَيْشِ.

فرمایا ہے ”اور انہیں وہ واپس کر دو جو انسوں نے خروج کیا ہو۔“ عطاء نے فرمایا کہ نہیں، یہ صرف نبی کریم ﷺ اور معالہ مشرکین کے درمیان تھا اور مجہد نے فرمایا کہ یہ سب کچھ حضور اکرم ﷺ اور قریش کے درمیان باہمی صلح کی وجہ سے تھا۔

(۵۲۸۸) ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا، کہا ہم سے لیث بن سعد نے بیان کیا، ان سے عقیل نے، ان سے ابن شاب نے اور ابراہیم بن منذر نے بیان کیا کہ مجھ سے عبد اللہ ابن وہب نے بیان کیا، ان سے یونس نے بیان کیا کہ ابن شاب نے بیان کیا کہ مجھے عروہ بن زیر نے خردی اور ان سے نبی کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ مومن عورتیں جب بھرت کر کے نبی کریم ﷺ کے پاس آتی تھیں تو آنحضرت ﷺ انہیں آزماتے تھے بوجہ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کے کہ ”اے وہ لوگو! جو ایمان لے آئے ہو، جب مومن عورتیں تمہارے پاس بھرت کر کے آئیں تو انہیں آزماؤ آخر آیت تک۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ پھر ان (بھرت کرنے والی) مومن عورتوں میں سے جو اس شرط کا اقرار کر لیتی (جس کا ذکر اسی سورہ ممتحنة میں ہے کہ ”اللہ کا کسی کو شریک نہ ٹھہراوگی) تو وہ آزمائش میں پوری سمجھی جاتی تھی۔ چنانچہ جب وہ اس کا اپنی زبان سے اقرار کر لیتیں تو رسول اللہ ﷺ ان سے فرماتے کہ اب جاؤ میں نے تم سے عمد لے لیا ہے۔ ہرگز نہیں! واللہ! آنحضرت ﷺ کے ہاتھ نے (بیعت لیتے وقت) کسی عورت کا ہاتھ کبھی نہیں چھوا۔ آنحضرت ﷺ نے عورتوں سے صرف زبان سے (بیعت لیتے تھے) واللہ آنحضرت ﷺ نے عورتوں سے صرف انہیں چیزوں کا عمد لیا جن کا اللہ نے آپ کو حکم دیا تھا۔ بیعت لینے کے بعد آپ ان سے فرماتے کہ میں نے تم سے عمد لے لیا ہے۔ یہ آپ صرف زبان سے کہتے کہ میں نے تم سے بیعت لے لی۔

### باب اللہ تعالیٰ کا (سورہ بقرہ میں) فرمانا کہ

”وہ لوگ جو اپنی یو یوں سے ایلاع کرتے ہیں، ان کے لیے چار میسے کی

۵۲۸۸ - حدَّثَنَا يَحْيَىٰ بْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا  
الْيَثُّ عَنْ عَقِيلٍ عَنْ أَبِنِ شَهَابٍ ح.  
وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْدِرِ: حَدَّثَنِي أَبْنُ  
وَهْبٍ حَدَّثَنِي يُونُسُ قَالَ أَبْنُ شَهَابٍ:  
أَخْبَرَنِي عَرْوَةُ بْنُ الزَّيْنِ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ  
اللَّهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ: كَانَتِ  
الْمُؤْمِنَاتُ إِذَا هَاجَرْنَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ  
يَمْتَحِنْهُنَّ بِقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: هُنَّا أَيْهَا  
الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا جَاءَكُمُ الْمُؤْمِنَاتُ  
مُهَاجِرَاتٍ فَامْتَحِنُوهُنَّ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ  
قَالَتْ عَائِشَةُ : فَمَنْ أَفْرَأَ بِهِذَا الشَّرْطِ مِنَ  
الْمُؤْمِنَاتِ فَقَدْ أَفْرَأَ بِالْمِحْنَةِ، فَكَانَ رَسُولُ  
اللَّهِ ﷺ إِذَا أَفْرَنَ بِذَلِكَ مِنْ قَوْلِهِنَّ قَالَ  
لَهُنَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: انْظِلْقُنَ فَقَدْ بَأْيَغْتُكُنَّ  
لَا وَاللَّهِ مَا مَسَّتْ يَدُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَدٌ  
إِمْرَأَةٍ قُطُّ، غَيْرَ أَنَّهُ بَأْيَغَهُنَ بِالْكَلَامِ، وَاللَّهُ  
مَا أَخْدَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى النِّسَاءِ إِلَّا  
بِمَا أَمْرَهُ اللَّهُ، يَقُولُ لَهُنَ إِذَا أَخْدَ عَلَيْهِنَّ:  
((قَدْ بَأْيَغْتُكُنَ كَلَامًا)).

[راجع: ۲۷۱۳]

### ۲۱ - باب قول اللہ تعالیٰ :

﴿لِلَّذِينَ يُؤْلُونَ مِنْ نِسَانِهِمْ تَرْبُصُ أَرْبَعَةٌ

مدت مقرر ہے، آخر آیت سمجھ علیم تک۔ فاءوا کے معنی قسم توڑ دیں اپنی بیوی سے صحبت کریں۔

(۵۲۸۹) ہم سے اسماعیل بن ابی اولس نے بیان کیا، ان سے ان کے بھائی عبدالحمید نے، ان سے سلیمان بن بلاں نے، ان سے حمید طویل نے کہ انہوں نے حضرت انس بن مالکؓ سے سن، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی ازواج مطررات سے ایلاء کیا تھا۔ آنحضرت ﷺ کے پاؤں میں موجود آگئی تھی۔ اس لیے آپ نے اپنے بالاخانہ میں انتیں دن تک قیام فرمایا، پھر آپ وہاں سے اترے۔ لوگوں نے کہا کہ یا رسول اللہ! آپ نے ایک مہینہ کا ایلاء کیا تھا۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ مہینہ انتیں دن کا بھی ہوتا ہے۔

**تفصیل** ایلاء قسم کھانے کو کہتے ہیں کہ کوئی مرد اپنی عورت کے پاس مدت مقررہ تک نہ جانے کی قسم کھالے۔ مزید تفصیل حدیث ذیل میں ملاحظہ ہو۔ لفظ ایلاء کے اصطلاحی معنی یہ ہیں کہ کوئی قسم کھائے کہ وہ اپنی عورت کے پاس نہیں جائے گا۔ جمصور علماء کے نزدیک ایلاء کی مدت چار میٹنے ہے۔

(۵۲۹۰) ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا، کہا ہم سے لیث بن سعد نے بیان کیا، ان سے نافع نے کہ ابن عمرؓ اس ایلاء کے بارے میں جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے کیا ہے، فرماتے تھے کہ مدت پوری ہونے کے بعد کسی کے لیے جائز نہیں، سوا اس کے کہ قaudہ کے مطابق (اپنی بیوی کو) اپنے پاس ہی روک لے یا پھر طلاق دے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے اور حضرت امام بخاری رضی اللہ عنہ نے کہا کہ مجھ سے اسماعیل نے بیان کیا کہ ان سے امام مالک نے بیان کیا، ان سے نافع نے اور ان سے حضرت ابن عمرؓ نے کہ جب چار میٹنے گزر جائیں تو اسے قاضی کے سامنے پیش کیا جائے گا، یہاں تک کہ وہ طلاق دے دے اور طلاق اس وقت تک نہیں ہوتی جب تک طلاق دی نہ جائے اور حضرت عثمان، علیؓ ابو درداء اور عائشہ اور بارہ دوسرے صحابہ رضوان اللہ علیہم سے بھی ایسا ہی منقول ہے۔

حنفیہ کہتے ہیں کہ چار ماہ کی مدت گزرنے پر اگر مرد رجوع نہ کرے تو خود طلاق باہن پر جائے گی مگر حنفیہ کا یہ قول صحیح نہیں ہے تفصیل کے لیے دیکھو شرح بحیدی۔

أشہر إلی قویلہ سمعیع علیم<sup>۱</sup> فَإِنْ فَأَوْرُوا  
رَجَعوا.

۵۲۸۹ - حدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُونِيسِ  
عَنْ أَخِيهِ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ حَمِيدِ الطَّوَيْلِ  
أَنَّهُ سَمِعَ أَنَّسَ بْنَ مَالِكَ يَقُولُ: أَلَى  
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نِسَاءِ، وَكَانَتْ أَنْفَكْتُ  
رِجْلَهُ، فَاقَامَ فِي مَشْرُبَةٍ لَهُ تِسْعَةً وَعَشْرَ بَرِيشَةً  
ثُمَّ نَزَلَ، فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَلَيْتَ  
شَهْرًا، فَقَالَ: ((الشَّهْرُ تِسْعَةُ وَعَشْرُونَ)).

[راجح: ۳۷۸]

۵۲۹۰ - حدَّثَنَا قَتِيبَةُ حَدَّثَنَا الْبَيْثُ عَنْ  
نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا كَانَ  
يَقُولُ فِي الْإِلَاءِ الَّذِي سَمِيَ اللَّهُ تَعَالَى:  
لَا يَحِلُّ لِأَخْدِي بَعْدَ الْأَجْلِ إِلَّا أَنْ يُمْسِكَ  
بِالْمَعْرُوفِ أَوْ يَغْرِمَ بِالظَّلَاقِ كَمَا أَمْرَ اللَّهُ  
عَزَّ وَجَلَّ. وَقَالَ لِي إِسْمَاعِيلُ: حَدَّثَنِي  
مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ إِذَا مَضَتْ  
أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ، يُوقَفُ حَتَّى يُطَلَّقَ وَلَا يَقْعُدُ  
عَلَيْهِ الظَّلَاقُ حَتَّى يُطَلَّقَ. وَيَذَكُرُ ذَلِكُ  
عَنْ عُثْمَانَ وَعَلِيٍّ وَأَبِي الدَّرْدَاءِ وَعَائِشَةَ  
وَاثِنَيْ عَشَرَ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

حنفیہ کہتے ہیں کہ چار ماہ کی مدت گزرنے پر اگر مرد رجوع نہ کرے تو خود طلاق باہن پر جائے گی مگر حنفیہ کا یہ قول صحیح نہیں ہے تفصیل کے لیے دیکھو شرح بحیدی۔

## باب جو شخص گم ہو جائے اس کے گھر والوں اور جانیداد میں کیا عمل ہو گا

اور ابن المیب نے کہا جب جنگ کے وقت صاف سے اگر کوئی شخص گم ہوا تو اس کی بیوی کو ایک سال اس کا انتظار کرنا چاہیے (اور پھر اس کے بعد دوسرا نکاح کرنا چاہیے) عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ایک لوٹدی کسی سے خریدی (اصل مالک قیمت لیے بغیر کہیں چلا گیا اور گم ہو گیا) تو آپ نے اس کے پلے مالک کو ایک سال تک تلاش کیا، پھر جب وہ نہیں ملا تو (غربوں کو اس لوٹدی کی قیمت میں سے) ایک ایک دو دو درہم دینے لگے اور آپ نے دعا کی کہ اے اللہ! یہ فلاں کی طرف سے ہے (جو اس کا پسلا مالک تھا اور جو قیمت لیے بغیر کہیں گم ہو گیا تھا) پھر اگر وہ (آنے کے بعد) اس صدقہ سے انکار کرے گا (اور قیمت کا مطالبہ کرے گا تو اس کا ثواب) مجھے ملے گا اور لوٹدی کی قیمت کی ادائیگی مجھ پر واجب ہو گی۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اسی طرح تم لقط ایسی چیز کو کہتے ہیں جو راستے میں پڑی ہوئی کسی کو مل جائے۔ کے ساتھ کیا کرو۔ زہری نے ایسے قیدی کے بارے میں جس کی جائے قیام معلوم ہو، کہا کہ اس کی بیوی دوسرا نکاح نہ کرے اور نہ اس کا مال تقسیم کیا جائے، پھر اس کی خبر ملنی بند ہو جائے تو اس کا معاملہ بھی مفقود، الخبر کی طرح ہو جاتا ہے۔

(۵۲۹۱) مجھ سے اسماعیل نے بیان کیا کہ ان سے امام مالک نے بیان کیا، ان سے نافع نے اور ان سے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ جب چار مینے گذر جائیں تو اسے قاضی کے سامنے پیش کیا جائے گا، یہاں تک کہ وہ طلاق دیدے، اور طلاق اس وقت تک نہیں ہوتی جب تک طلاق دی نہ جائے۔ اور حضرت عثمان، علی، ابو درداء اور عائشہ اور بارہ دوسرے صحابہ رضوان اللہ علیہم سے بھی ایسا ہی منقول ہے۔

(۵۲۹۲) ہم سے علی بن عبد اللہ مدنی نے کہا، ان سے سفیان بن عیینہ نے، ان سے بیکی بن سعید نے، ان سے منبعت کے موٹی بیزید نے کہ نبی کریم ﷺ سے کھوئی ہوئی مکملی کے متعلق سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا کہ اسے پکڑلو، کیونکہ یا وہ تمہاری ہو گی (اگر ایک سال تک اعلان کے

## ٢٤ - باب حُكْمِ الْمَفْقُودِ فِي أَهْلِهِ وَمَالِهِ

وَقَالَ ابْنُ الْمُسَيْبٍ : إِذَا فَقَدَ فِي الصَّفَّ  
عِنْدَ الْقِتَالِ تَرِبَصُ امْرَأَتُهُ سَنَةً . وَاشْتَرَى  
ابْنُ مَسْعُودٍ جَارِيَةً وَتَمَسَّ صَاحِبَهَا سَنَةً  
فَلَمْ يَجِدْهُ وَقَدِ، فَأَحَدَ يُعْطِي الدَّرَهَمَ  
وَالدَّرْهَمَيْنِ وَقَالَ : اللَّهُمَّ اعْنِ فُلَانَ فَإِنَّ  
أَنِي فُلَانٌ فَلِي وَعْلَىٰ، وَقَالَ : هَكَذَا  
فَاقْعُلُوا بِاللُّقْطَةِ . وَقَالَ الرُّهْرَيُّ فِي  
الْأَسِيرِ : يُعْلَمُ مَكَانَهُ لَا تَنْزُوحُ امْرَأَتَهُ وَلَا  
يُقْسِمُ مَالَهُ ، فَإِذَا انْقَطَعَ خَبْرُهُ فَسُنْتَهُ سَنَةُ  
الْمَفْقُودِ .

٥٢٩١ - وَقَالَ لِي إِسْمَاعِيلُ : حَدَثَنِي  
مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرٍ : إِذَا مَضَتْ  
أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ يُوقَفُ حَتَّىٰ يُطَلَّقَ وَلَا يَقْعُ  
عَلَيْهِ الطَّلاقُ حَتَّىٰ يُطَلَّقَ . وَيَذَكُرُ ذَلِكُ  
عَنْ عُثْمَانَ وَعَلَىٰ وَأَبِي الدَّرْدَاءِ وَعَائِشَةَ

وَاثِنَيْ عَشَرَ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ .

٥٢٩٢ - حَدَثَنَا عَلَىٰ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَثَنَا  
سَفِيَّانٌ عَنْ يَحْيَىٰ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ يَزِيدَ مُولَىٰ  
الْمُبْعَثِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سُلَّمَ عَنْ صَالَةِ  
الْقَمَمِ فَقَالَ : ((خُذْهَا فَإِنَّمَا هِيَ لَكَ أَوْ

بعد اسکا لکھنہ ملایا تمارے کسی بھائی کی ہوگی یا پھر بھیریے کی ہوگی (اگر یہ انہی جنگلوں میں پھرتی رہی) اور آنحضرت ﷺ سے کھوئے ہوئے اونٹ کے متعلق سوال کیا گیا تو آپ غصہ ہو گئے اور غصہ کی وجہ سے آپ کے دونوں رخسار سرخ ہو گئے اور آپ نے فرمایا، تمہیں اس سے کیا غرض! اسکے پاس (مضبوط) کھڑیں (جس کی وجہ سے چلنے میں اسے کوئی دشواری نہیں ہوگی) اسکے پاس مشکلہ ہے جس سے وہ پانی پیتا رہے گا اور درخت کے پتے کھاتا رہے گا، یہاں تک کہ اسکا لکھنہ اسے پانے کا اور نبی ﷺ سے لقط کے متعلق سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا کہ اسکی رسی کا جس سے وہ بندھا ہو (اور اسکے طرف کا جس میں وہ رکھا ہو) اعلان کرو اور اسکا ایک سال تک اعلان کرو، پھر اگر کوئی ایسا شخص آجائے جو اسے پکچانتا ہو (اور اسکا لکھنہ ہو تو اسے دے دو) ورنہ اسے اپنے مال کے ساتھ مال لو۔ سفیان بن عینہ نے بیان کیا کہ پھر میں ربیعہ بن عبد الرحمن سے ملا اور مجھے ان سے اسکے سوا اور کوئی چیز محفوظ نہیں ہے۔ میں نے ان سے پوچھا تھا کہ گم شدہ چیزوں کے بارے میں منبعث کے مولیٰ یزید کی حدیث کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے؟ کیا وہ زید بن خالد سے منقول ہے؟ تو انہوں نے کہا کہ ہاں (سفیان نے بیان کیا کہ ہاں) یعنی نے بیان کیا کہ ربیعہ نے منبعث کے مولیٰ یزید سے بیان کیا، ان سے زید بن خالد نے سفیان نے بیان کیا کہ پھر میں نے ربیعہ سے ملاقات کی اور ان سے اسکے متعلق پوچھا۔

لیکن اونٹ کے پکڑنے کی کیا ضرورت ہے اس کو کھانے پینے چلنے میں کسی کی مدد اور حفاظت کی ضرورت ہے نہ بھیزیے کا لشیخ ڈر ہے۔ اس حدیث کی میانسابت ترجمہ ہلب سے مشکل ہے۔ بعضوں نے کہا اس حدیث سے یہ نکلا کہ دوسرا کے مال میں تصرف کرنا اس وقت تک جائز نہیں جب تک اس کے ضائع ہونے کا ذرہ نہ ہو پس اسی طرح مفقود کی عورت میں بھی تصرف کرنا جائز نہیں جب تک اس کے خاوند کی موت متحقق نہ ہو۔ میں (وجید الزمال مرحوم) کہتا ہوں یہ قیاس صحیح نہیں ہے اور حضرت عمرؓ حضرت عثمانؓ اben عمرؓ حضرت اben عباسؓ اben مسعود اور متعدد صحابہؓ سے باسانید صحیح مردوی ہے، ان کو سعید بن منصور اور عبد الرزاقؓ نے نکلا کہ مفقود کی عورت چار برس تک انتظار کرے۔ اگر اس عرصہ تک اس کی خبر نہ معلوم ہو تو اس کی عورت دوسرا نکاح کر لے اور ایک جماعت تابعین جیسے ابراہیمؓ تھی اور عطاء اور زہری اور سکھول اور شبی اسی کے قاتل ہوئے ہیں اور امام احمد اور اسحاقؓ نے کہا اس کے لیے کوئی مدت مقرر نہیں۔ مدت اس کے واسطے ہے جو لڑائی میں گم ہو یا دریا میں اور حنفیہ اور شافعیہ نے کہا مفقود کی عورت اس وقت تک نکاح نہ کرے جب تک کہ خاوند کا زندہ یا مردہ ہونا ظاہر ہو اور حنفیہ نے اس کی تقدیر نوے برس یا سو برس یا ۱۲۰ برس کی ہے اور دلیل لی ہے اس مرفوع حدیث سے کہ مفقود کی عورت اسی کی عورت ہے یہاں تک کہ حال کٹے۔ ابو عیینہ نے علیؓ بن ابی داؤد سے اور عبد الرزاقؓ نے اben مسعودؓ سے ایسا یعنی نقل کیا ہے مگر مرفوع حدیث ضعیف اور صحیح اس کا واقف ہے اور اben مسعودؓ

[راجع: ۹۱]

بیان سے دوسری روایت میں چار برس کی مدت منقول ہے اور علی بن بشیر کی روایت بھی ضعیف ہے تو صحیح وہی چار سال کی مدت ہوئی اور اگر عورت کو حنفیہ یا شافعیہ یا حنبلہ کے مذہب کے موافق ادھر رکھا جائے تو اس میں صریح ضرر پہنچانا ہے پس قاضی مفقود کی عورت کا نکاح فوج کر سکتا ہے جب دیکھے کہ عورت کو تکلیف ہے یا اس کو ننان و نفقة دینے والا کوئی نہیں اور حنفیہ اور شافعیہ اور حنبلہ کے مذہب کے موافق تو شاید ہی دنیا میں کوئی عورت نکل جو ساری عمر بن شہر کے عصمت کے ساتھ بیٹھی رہے۔ اگر بالفرض بیٹھی بھی رہے تو پھر نوے سال یا سو سال یا ۱۲۰ سال خاوند کی عمر ہونے پر یا اس کے سب ہم عمر مر جانے پر عورت کی عمر بھی تو نوے سال سے یا اسی سال سے غالباً کم رہے گی اور اس عمر میں نکاح کی اجازت دینا گویا عذر بدتر از لگاہ ہے۔ ہماری شریعت میں ننان نفقة نہ دینے یا نامردی کی وجہ سے جب نکاح کا فوج جائز ہے تو مفقود بھی بطريق اولیٰ جائز ہونا چاہیئے اور تعجب یہ ہے کہ حنفیہ ایماء میں یعنی چار میتے تک عورت کے پاس نہ جانے کی قسم میں تو یہ حکم دیتے ہیں کہ چار میتے گزرنے پر اس عورت کو ایک طلاق باشن پڑ جاتی ہے اور یہاں اس بیچاری عورت کی ساری جوانی برپا ہونے پر بھی ان کو رحم نہیں آتا۔ فرماتے ہیں کہ موت اقران کے بعد دوسرا نکاح کر سکتی ہے۔ کیا خوب انصاف ہے اب اگر عورت دوسرا نکاح کر لے اس کے بعد پسلے خاوند کا حال معلوم ہو کہ وہ زندہ ہے تو وہ پسلے ہی خاوند کی عورت ہو گی اور شعبجی نے کہا وہ سرے خاوند سے قاضی اس کو جدا کر دے گا وہ عدت پوری کر کے پھر پسلے خاوند کے پاس رہے۔ اگر پسلا خاوند مر جائے تو اس کی بھی عدت بیٹھے اور اس کی وارثت بھی ہو گی۔ بعضوں نے کہا پسلا خاوند اگر آئے تو اس کو اختیار ہو گا چاہے اپنی عورت دوسرے خاوند سے چھین لے چاہے جو مر عورت کو دیا ہو وہ اس سے وصول کر لیوے۔ میں (وَجِيدُ الزَّمَانِ) کہتا ہوں اگر مفقود نے بلا عذر اپنا احوال مخفی رکھا تھا اور عورت کے لیے ننان و نفقة کا انتظام نہیں کر کے گیا تھا نہ کچھ جائیداد چھوڑ کر گیا تھا تو قیاس یہ ہے کہ وہ اپنی زوج کو دوسرے خاوند سے نہیں پھر سکتا اور اگر عذر محقق ہلت ہو جس کی وجہ سے خیر نہ بھیج سکا رہ وہ اپنی زوج کے لیے ننان نفقة کی جائیداد چھوڑ گیا تھا یا بندوبست کر گیا تھا تاب اس کو اختیار ہونا چاہیئے خواہ عورت پھر لے خواہ مر جو دیا ہو وہ دوسرے خاوند سے لے اور یہ قول گو جدید ہے اور افاق علماء کے خلاف ہے گرمتضائے انصاف ہے۔ واللہ اعلم (شرح مولانا وحید الزمان)

باب ظہار کا بیان اور اللہ تعالیٰ کا سورہ مجادلہ میں فرماتا ”اللہ نے اس عورت کی بات سن لی جو آپ سے ‘اپنے شوہر کے بارے میں بحث کرتی تھی۔

آیت ”فمن لم یستطع فاطعام ستین مسکينا“ تک، اور مجھ سے اسماعیل نے بیان کیا، کہا مجھ سے امام مالک نے بیان کیا کہ انہوں نے این شب سے کسی نے یہ مسئلہ پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ اس کا ظہار بھی آزاد کے ظہار کی طرح ہو گا۔ امام مالک نے بیان کیا کہ غلام روزے دو میتے کے رکھے گا۔ حسن بن حرثہ کما کہ آزاد مرد یا غلام کا ظہار آزاد عورت یا لوڈی سے بکال ہے۔ عکرہ نے کہا کہ اگر کوئی شخص اپنی لوڈی سے ظہار کرے تو اس کی کوئی حیثیت نہیں ہوتی۔ ظہار اپنی بیویوں سے ہوتا ہے اور ارعابی زبان میں لام فی کے معنوں

- إِلَى قَوْلِهِ - فَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فِطَاطِمَةً  
سِتِينَ مِسْكِينًا هُوَ وَقَالَ لِي إِسْمَاعِيلَ:  
حَدَّثَنِي مَالِكٌ أَنَّهُ سَأَلَ ابْنَ شَهَابٍ عَنْ  
ظِهَارِ الْعَبْدِ، فَقَالَ: نَحْوُ ظِهَارِ الْحُرِّ، قَالَ  
مَالِكٌ: وَصَبَّامُ الْعَبْدِ شَهْرَانٌ، وَقَالَ  
الْحَسَنُ بْنُ الْحُرِّ: ظِهَارُ الْحُرِّ وَالْعَبْدِ مِنْ  
ظَاهِرَةِ الْأَمَّةِ سَوَاهُ، وَقَالَ عَكْرِمَةُ: إِنْ

ظَاهِرٌ مِنْ أَمَّةٍ فَلَيَسْ بِشَيْءٍ إِنَّمَا الظِّهَارُ

میں آتا ہے تو یعودون لما قالوا کا یہ معنی ہو گا کہ پھر اس عورت کو رکھنا چاہیں اور ظمار کے کلمہ کو یا طلاق کرنا اور یہ ترجمہ اس سے بہتر ہے کیونکہ ظمار کو اللہ نے بری بات اور جھوٹ فرمایا ہے اس کو دہرانے کے لیے کیسے کہے گا۔

عورت خولہ بنت ٹعلبہ تھی جس کے بارے میں سورہ مجادلہ کی ابتدائی آیات کا نزول ہوا۔

**لَشَيْخ** شوہر کا اپنی بیوی کو اپنی کسی ذی رحم محروم عورت کے کسی ایسے عضو سے تشبیہ دینا جسے دیکھنا اس کے لیے حرام ہو "ظمار" کہلاتا ہے۔ اگر کوئی شخص اپنی بیوی سے ظمار کر لے تو اس وقت تک اس کا اپنی بیوی سے مانا حرام ہے جب تک کہ وہ اس کا کفارہ نہ دے لے۔ اس کے کفارے کا ذکر نہ کرو رہ بلا آیت میں ہوا ہے۔ وہ دو میں نے لگاتار روزے رکھنا اور طاقت نہ ہو تو پھر سائیں مسکینوں کو کھانا کھلانا ہے۔

## باب اگر طلاق وغیرہ اشارے سے دے

مشائکوئی گوئا ہو تو کیا حکم ہے؟

اور ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، اللہ تعالیٰ آنکھ کے آنسو پر عذاب نہیں دے گا لیکن اس پر عذاب دے گا، اس وقت آپ نے زبان کی طرف اشارہ کیا (کہ نوحہ عذاب اللہ کا باعث ہے) اور کعب بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نبی کریم ﷺ نے (ایک قرض کے سلسلہ میں جو میرا ایک صاحب پر تھا) میری طرف اشارہ کیا کہ آدھا لے لو (اور آدھا چھوڑ دو) اسماء رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ کو سوپ کی نماز پڑھ رہے تھے (میں پہنچی اور) عائشہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ لوگ کیا کر رہے ہیں؟ عائشہ رضی اللہ عنہ بھی نماز پڑھ رہی تھیں۔ اس لیے انہوں نے اپنے سر سے سورج کی طرف اشارہ کیا (کہ یہ سورج گر ہے کی نماز ہے) میں نے کہا کیا یہ کوئی نشانی ہے؟ انہوں نے اپنے سر کے اشارہ سے بتایا کہ ہاں اور انس رضی اللہ عنہ کو اشارہ کیا کہ آگے بڑھیں۔ ابن عباس نے اپنے ہاتھ سے ابوکبر رضی اللہ عنہ کو اشارہ کیا کہ آگے بڑھیں۔ ابن عباس نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا کہ کوئی حرج نہیں اور ابو قادہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے محروم کے شکار کے سلسلے میں دریافت فرمایا کہ کیا تم میں سے کسی نے شکاری کو شکار مارنے کے لیے کہا تھا یا اس کی طرف اشارہ کیا تھا؟ صحابہ نے عرض کیا

عین النساء، وَقَوْنِ الْغَرَبَيْةِ لِمَا قَالُوا: أَيْ فِيمَا قَالُوا : وَفِي بَعْضِ مَا قَالُوا، وَهَذَا أَوْلَى، لَأَنَّ اللَّهَ تَعَالَى لَمْ يَذْلِلْ عَلَى الْمُنْكَرِ وَقَوْلُ الزُّورِ.

## ٤- باب الإِشَارَةِ فِي الطَّلاقِ

وَالْأَمْوَارِ

وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((لَا يَعْذِبُ اللَّهُ بِذَنْعَفِ الْغَنِينِ، وَلَكِنْ يَعْذِبُ بِهَذَا)), فَأَشَارَ إِلَى لِسَانِهِ۔ وَقَالَ كَعْبُ بْنُ مَالِكَ: أَشَارَ النَّبِيُّ ﷺ إِلَى أَنِّي حُلْمُ النَّصْنَفِ، وَقَالَتْ أَسْمَاءُ: صَلَّى النَّبِيُّ ﷺ فِي الْكُسُوفِ، فَقُلْتُ لِعَائِشَةَ مَا شَاءَ النَّاسُ وَهِيَ تُصْلِنِي فَأَوْمَأَتْ بِرَأْسِهَا إِلَى الشَّمْسِ، فَقُلْتُ أَيْهَا؟ فَأَوْمَأَتْ بِرَأْسِهَا، أَيْ نَعَمْ. وَقَالَ أَنَسٌ: أَوْمَأَ النَّبِيُّ ﷺ بِيَدِهِ إِلَى أَبِي بَكْرٍ أَنْ يَقْدَمْ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: أَوْمَأَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ لَا حَرَجَ. وَقَالَ أَبُو قَدَّادَةَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((فِي الصِّيدِ لِلْمُحْرِمِ أَحَدٌ مِنْكُمْ)). أَمْرَةٌ أَنْ يَحْمِلَ عَلَيْهَا أَوْ أَشَارَ إِلَيْهَا قَالُوا لَا، قَالَ ((فَكُلُّو)).

کر نہیں۔ آخرت سنت نے فرمایا کہ پھر (اس کا گوشت) کھاؤ۔

حضرت امام بخاری رضی اللہ عنہ نے اس باب کے ذیل وہ احادیث بیان کی ہیں جن سے یہ نکلا ہے کہ جس اشارے سے مطلب سمجھا جاوے تو وہ بولنے کی طرح ہے اگر کوئا شخص ایک انگلی اٹھا کر طلاق کا اشارہ کرے تو طلاق پڑ جائے گی۔ ان جملہ آثار مذکورہ میں ایسے ہی ذوق منی اشارات کا ذکر ہے جن کو معترض سمجھا گیا۔

(۵۲۹۳) ہم سے عبد اللہ بن محمد مندی نے بیان کیا، کہا ہم سے ابو عامر عبد الملک بن عمرو نے بیان کیا، کہا ہم سے ابراہیم بن طمان نے بیان کیا، ان سے خالد حذاء نے، ان سے عکرمه نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے بیت اللہ کا طواف اپنے اوٹ پر سوار ہو کر کیا اور آخرت سنت ﷺ جب بھی رکن کے پاس آتے تو اس کی طرف اشارہ کر کے تکمیر کرتے اور زینب بنت جحش رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، یا جوں باجون کے دیوار میں اتنا سوراخ ہو گیا ہے اور آپ نے اپنی انگلیوں سے نوے کا عرد بنا لیا۔

[راجح: ۱۶۰۷] اس حدیث میں بھی چند اشارات کو معترض سمجھا گیا حدیث اور باب میں یہی وجہ مطابقت ہے۔

(۵۲۹۴) ہم سے مسدود نے بیان کیا، ان سے بشربن مفضل نے بیان کیا، ان سے سلمہ بن علقہ نے بیان کیا، ان سے محمد بن سیرین نے اور ان سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ابو القاسم ﷺ نے فرمایا جمعہ میں ایک ایسی گھری ایسی آتی ہے جو مسلمان بھی اس وقت کھڑا نماز پڑھے اور اللہ سے کوئی خیر مانگے تو اللہ اسے ضرور دے گا۔ آخرت سنت ﷺ نے (اس ساعت کیوضاحت کرتے ہوئے) اپنے دست مبارک سے اشارہ کیا اور اپنی انگلیوں کو درمیانی انگلی اور چھوٹی انگلی کے نیچے میں رکھا جس سے ہم نے سمجھا کہ آپ اس ساعت کو بہت محقر ہونے کو بتا رہے ہیں۔

(۵۲۹۵) اور اوسی نے بیان کیا، ان سے ابراہیم بن سعد نے بیان کیا، ان سے شعبہ بن جاجن نے، ان سے ہشام بن یزید نے، ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ایک یہودی نے ایک لڑکی پر ظلم کیا، اس کے چاندی کے زیورات جو

۵۲۹۳ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ عَنْ الْمَكْلِبِ بْنِ عَمْرٍو حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ عَنْ خَالِدٍ عَنْ عَكْرَمَةَ عَنْ أَبْنِ عَبَّاسٍ قَالَ طَافَ رَسُولُ اللَّهِ عَلَى بَعِيرٍ، وَكَانَ كُلُّمَا أَتَى عَلَى الرُّكْنِ أَشَارَ إِلَيْهِ وَكَبَّرَ وَقَالَتْ زَيْنَبُ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : ((فُتحَ مِنْ رَدْمٍ يَأْجُوجَ وَمَاجُوجَ، مِثْلُ هَذِهِ، وَعَقَدَ تِسْعِينَ)).

[راجح: ۱۶۰۷]

۵۲۹۴ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنَ الْمُفَضْلِ حَدَّثَنَا سَلَمَةً بْنَ عَلْقَمَةَ عَنْ مُحَمَّدٍ بْنِ سَرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ أَبُو الْفَاقِسِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((فِي الْجَمْعَةِ سَاعَةً لَا يُوَافِقُهَا مُسْلِمٌ قَائِمٌ يُصَلِّي يَسْأَلُ اللَّهَ خَيْرًا إِلَّا أَغْطَاهُ)). وَقَالَ : بِيَدِهِ وَوَضْعَ أَمْلَأَهُ عَلَى بَطْنِ الْوَسْطِيِّ وَالْغَنْصَرِ، فَلَنَا يُزَهَّدُهَا.

[راجح: ۹۳۵]

۵۲۹۵ - وَقَالَ الْأَوَّنِيُّ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ شَعْبَةَ بْنِ الْحَجَّاجِ عَنْ ہشامِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: عَدَا يَهُودِيًّا فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ عَلَى

وہ پنے ہوئے تھی چین لیے اور اس کا سر کچل دیا۔ لڑکی کے گروالے اسے آخری صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لائے تو اس کی زندگی کی بس آخری گھٹی باتی تھی اور وہ بول نہیں سکتی تھی۔ آخرست صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے پوچھا کہ تمیں کس نے مارا ہے؟ فلاں نے؟ آخرست صلی اللہ علیہ وسلم نے اس واقعہ سے غیر متعلق آدمی کا نام لیا۔ اس لیے اس نے اپنے سر کے اشارہ سے کہا کہ نہیں۔ بیان کیا کہ پھر آخرست صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دوسرے شخص کا نام لیا اور وہ بھی اس واقعہ سے غیر متعلق تھا تو لڑکی نے سر کے اشارہ سے کہا کہ نہیں، پھر آخرست صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کہ فلاں نے تمیں مارا ہے؟ تو اس لڑکی نے سر کے اشارہ سے ہاں کہا۔

[راجح: ۲۴۱۳]

لئے جائیں اس کے بعد اس یہودی نے بھی اس جرم کا اقرار کر لیا تو آخرست صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے لیے حکم دیا اور اس کا سر بھی دو پھرلوں سے کچل دیا گیا۔ اس حدیث میں بھی کچھ اشارات کو قابل استاد جانا گیا۔ یہی وجہ مطابقت ہے۔

جس طرح اس شقی نے اس معصوم لڑکی کو بے دردی سے مارا تھا اسی طرح اس سے قصاص لیا گیا۔ الحدیث اور ہمارے امام احمد بن خبل اور مالکیہ اور شافعیہ سب کامنہ بہب اسی حدیث کے موافق ہے کہ قاتل نے جس طرح مقتول کو قتل کیا ہے اسی طرح اس سے بھی قصاص لیا جائے گا لیکن حنفیہ اس کے خلاف کہتے ہیں کہ یہیشہ قصاص تکوار سے لینا چاہیئے۔ آخرست صلی اللہ علیہ وسلم نے جو دوبار اس لڑکی سے اور دوں کا نام لے کر پوچھا اس سے یہ مطلب تھا کہ اس سے اس لڑکی کا پابوہش و حواس ہونا ثابت ہو جائے اور اس کی شہادت پوری معتبر سمجھی جائے۔ اس حدیث سے گواہی بوقت مرگ کا ایک عمدہ گواہی ہونا لکھتا ہے جسے انگریزوں نے اپنے قانون شہادت میں بھی ایک قابل اعتبار شہادت خیال کیا ہے (وجیدی)

(۵۲۹۶) ہم سے قبیصہ نے بیان کیا، کہا ہم سے سفیان نے بیان کیا، ان سے عبداللہ بن دینار نے اور ان سے ابن عمر بھی صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان کیا کہ میں نے نبی کرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نا آپ فرمائے تھے کہ فتنہ ادھر سے اٹھے گا اور آپ نے مشرق کی طرف اشارہ کیا۔

جاريۃ فَاحِدَةٌ أَوْضَاعَا كَاتَنَ عَلَيْهَا، وَرَضِخَ رَأْسَهَا، فَاتَّى بِهَا أَهْلُهَا رَسُولُ اللَّهِ وَهُنَّ فِي آخِرِ رَمَقٍ وَقَدْ أَصْبَحَتْ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ : ((مَنْ قَتَّلَكِ؟ فَلَمَّا ظَهَرَ لِغَيْرِ الَّذِي قَتَلَهَا، فَأَشَارَتْ بِرُأْسِهَا أَنَّ لَا. قَالَ فَقَالَ لِرَجُلٍ آخَرَ غَيْرَ الَّذِي قَتَلَهَا فَأَشَارَتْ أَنَّ لَا. قَالَ : ((فَفَلَانٌ)) لِقَاتِلِهَا فَأَشَارَتْ أَنَّ نَعَمْ، فَأَمَرَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ فَرُضِخَ رَأْسُهُ بَيْنَ حَجَرَيْنِ.

لئے جائیں یعنی مشرقی ممالک کی طرف۔ اس حدیث میں کسی شخص کا نام مذکور نہیں بلکہ جو شخص مشرق کی طرف سے نمودار ہو اور گمراہی اور بے دینی کی دعوت دے وہ اس سے مراد ہو سکتا ہے اور تجب ہے ان لوگوں پر جنہوں نے حضرت امام محمد بن عبد الوہاب کو اس فتنہ سے مراد لیا ہے۔ حضرت امام محمد بن عبد الوہاب تو لوگوں کو توحید اور اتباع سنت کی طرف بلاتے تھے۔ انہوں نے اہل کہ کو جو رسالہ لکھ کر بھیجا ہے اس میں صاف یہ مرقوم ہے کہ قرآن اور صحیح حدیث ہمارے اور تمہارے درمیان حکم ہے، اس پر عمل کرو۔ البتہ ممالک مشرقی میں سید احمد خاں رئیس النیاز چرہ اور مرزا غلام احمد قادریانی اس حدیث کے مصدق ہو سکتے ہیں۔ ہمارے استاد مولانا بشیر الدین صاحب قوچی محدث فرماتے تھے کہ مشرق سے مراد بدایوں کا قبصہ ہے وہیں سے فضل رسول ظاہر ہوا جس نے دنیا

میں بہت سی بدعتیں پھیلائیں اور الہدیت اور اہل توحید کو کافر قرار دیا (دحیری)

(۵۲۹۷) ہم سے علی بن عبد اللہ نے بیان کیا، کہا ہم سے جریر بن عبد الجمید نے بیان کیا، ان سے ابو سحاق شیبانی نے اور ان سے عبد اللہ بن ابی اویٰ نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں تھے۔ جب سورج ڈوب گیا تو آنحضرت ﷺ نے ایک صحابی (حضرت بلاں بن شہر) سے فرمایا کہ اتر کر میرے لیے ستواں گھول (کیونکہ آپ روزہ سے تھے) انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اگر انہیں ہونے دیں تو بہتر ہے، ابھی دن باقی ہے۔ آنحضرت ﷺ نے پھر فرمایا کہ اتر کر ستواں گھول لو۔ آخر تیری مرتبہ کئے پر انہوں نے اتر کر آنحضرت ﷺ کا ستواں گھول۔ آنحضرت ﷺ نے اسے پیا، پھر آپ نے اپنے ہاتھ سے مشرق کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا کہ جب تم دیکھو کہ رات ادھر سے آری ہے تو روزہ دار کو افطار کر لینا چاہیے۔

(۵۲۹۸) ہم سے عبد اللہ بن سلمہ نے بیان کیا، کہا ہم سے یزید بن زریع نے بیان کیا، ان سے سلیمان تھی نے، ان سے ابو عثمان نے اور ان سے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تم میں سے کسی کو (حری کھانے سے) بلاں کی پکار نہ روکے، یا آپ نے فرمایا کہ ”ان کی اذان“ کیونکہ وہ پکارتے ہیں، یا فرمایا، اذان دیتے ہیں تاکہ اس وقت نماز پڑھنے والا ریک جائے۔ اس کا اعلان سے یہ مقصود نہیں ہوتا کہ صح صادق ہو گئی۔ اس وقت یزید بن زریع نے اپنے دونوں ہاتھ بلند کئے (صح کاذب کی صورت بتانے کے لیے) پھر ایک ہاتھ کو دوسرے پر پھیلایا (صح صادق کی صورت کے انکسار کے لیے)۔

(۵۲۹۹) اور لیث نے بیان کیا کہ ان سے جعفر بن ریبیع نے بیان کیا، ان سے عبد الرحمن بن ہرمون نے، انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے تاکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بخیل اور

۵۲۹۷ - حَدَّثَنَا عَلَيْهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا حَرَيْرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى قَالَ : كَتَأْ فِي سَفَرٍ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ، فَلَمَّا غَرَبَتِ الشَّمْسُ قَالَ لِوَاجِلٍ : ((إِنَّكُمْ فَاجِدُنَّ لِي)) قَالَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ ، لَوْ أَمْسَيْتُكُمْ قَالَ : ((إِنَّكُمْ فَاجِدُنَّ)) قَالَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ ، لَوْ أَمْسَيْتُكُمْ إِنْ عَلَيْكُمْ نَهَارًا ، ثُمَّ قَالَ : ((إِنَّكُمْ فَاجِدُنَّ)) فَنَزَلَ ، فَجَدَحَ لَهُ فِي التَّالِئَةِ ، فَشَرِبَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ، ثُمَّ أَوْنَمَ بِيَدِهِ إِلَى الْمَسْرِقِ فَقَالَ : ((إِذَا رَأَيْتُمُ اللَّيْلَ فَذَاقُلُّ مِنْ هَهُنَا فَقَدْ أَفْطَرَ الصَّائِمُ)). [راجع: ۱۹۴۱]

۵۲۹۸ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ ذُرْيَعَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّنِيمِيِّ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : ((لَا يَمْنَعُ أَحَدًا مِنْكُمْ نَذَاءً بِلَالٍ)) ، أَوْ قَالَ : ((إِذَا نَذَأَهُ مِنْ سَحُورِهِ فَلَيَنْتَهِ يَنْتَدِي)). أَوْ قَالَ : ((يُؤَذِّنُ لِيَرْجِعَ قَاتِمَكُمْ وَلَيَسَ أَنْ يَقُولَ كَانَهُ يَغْنِي الصَّيْحَةَ أَوِ الْفَجْرَ)) وَأَظْهَرَ يَزِيدُ يَدِيهِ ثُمَّ مَذَّ إِخْدَاهُمَا مِنَ الْأُخْرَى . [راجع: ۶۲۱]

۵۲۹۹ - وَقَالَ اللَّبِثُ حَدَّثَنِي جَعْفُرُ بْنُ رَبِيعَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ هُرْنَزَ سَعِفَتْ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((مَثَلُ

سچی کی مثال دو آدمیوں جیسی ہے جن پر لوہے کی دوزریں سینے سے گردن تک ہیں۔ سچی جب بھی کوئی چیز خرچ کرتا ہے تو زرہ اس کے پھرے پر ڈھنی ہو جاتی ہے اور اس کے پاؤں کی انگلیوں تک پہنچ جاتی ہے (اور پھریل کراتی بڑھ جاتی ہے کہ) اس کے نشان قدم کو مٹا تی چلتی ہے لیکن بخیل جب بھی خرچ کا ارادہ کرتا ہے تو اس کی زرہ کا ہر حلقہ اپنی اپنی جگہ چھٹ جاتا ہے، وہ اسے ڈھیلا کرنا چاہتا ہے لیکن وہ ڈھیلا نہیں ہوتا۔ اس وقت آپ نے اپنی انگلی سے اپنے حلق کی طرف اشارہ کیا۔

[راجع: ۱۴۴۳۔]

الْبَخِيلُ وَالْمُنْفِقُ، كَمَثَلِ رَجُلَيْنِ عَلَيْهِمَا جُبَّتَانٌ مِنْ حَدِيدٍ مِنْ لَدُنْ ثَدَيْهِمَا إِلَى تَرَاقِيهِمَا، فَأَمَا الْمُنْفِقُ فَلَا يُنْفِقُ شَيْئًا إِلَّا مَادَتْ عَلَى جَلْدِهِ حَتَّى تُجْنَ بَنَاهَ وَتَعْفُو أَثْرَهُ، وَأَمَا الْبَخِيلُ فَلَا يُرِيدُ يُنْفِقُ إِلَّا لَزِمَتْ كُلُّ حَلْقَةً مَوْضِعَهَا، فَهُوَ يُؤْسِعُهَا وَلَا تَسْعِ، وَيُشَيرُ يَاصْبِعِهِ إِلَى حَلْقِهِ).

**لذیشون** ان جملہ احادیث میں کچھ مخصوص مقامات پر مخصوص آدمیوں کی طرف سے اشارات کا ہونا معتبر سمجھا گیا۔ باب اور ان احادیث میں کی وجہ مطابقت ہے۔

### باب لعان کا بیان

اور اللہ تعالیٰ نے سورہ نور میں فرمایا اور جو لوگ اپنی بیویوں پر تمٹ لگاتے ہیں اور ان کے پاس ان کی ذات کے سوا کوئی گواہ نہ ہو، آخر آیت من الصادقین تک۔ اگر گونگا اپنی بیوی پر لکھ کر، اشارہ سے یا کسی مخصوص اشارہ سے تمٹ لگائے تو اس کی حیثیت بولنے والے کی سی ہو گی کیونکہ بنی کریم اللہ تعالیٰ نے فرانص میں اشارہ کو جائز قرار دیا ہے اور یہی بعض اہل حجاز اور بعض دوسرے اہل علم کا فتویٰ ہے اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ”اور (مریم علیہ السلام نے) ان کی (عیسیٰ علیہ السلام) طرف اشارہ کیا تو لوگوں نے کہا کہ ہم اس سے کس طرح گفتگو کر سکتے ہیں جو ابھی گوارہ میں چچ ہے۔“ اور ضحاک نے کہا کہ ”لا رمز“، یعنی ”الاشارة“ ہے۔ بعض لوگوں نے کہا ہے کہ (اشارہ سے) حد اور لعان نہیں ہو سکتی، جبکہ وہ یہ مانتے ہیں کہ طلاق کتابت، اشارہ اور ایماء سے ہو سکتی ہے۔ حالانکہ طلاق اور تمٹ میں کوئی فرق نہیں ہے۔ اگر وہ اس کے مدعا ہوں کہ تمٹ صرف کلام ہی کے ذریعہ مانی جائے گی تو ان سے کہا جائے گا کہ پھر یہی صورت طلاق میں بھی ہوئی چاہیئے اور وہ بھی صرف کلام ہی کے ذریعہ معتبر بانا جانا چاہیئے ورنہ طلاق اور تمٹ (اگر اشارہ سے ہو) تو سب کو باطل مانتا چاہیئے اور (اشارہ

: ۲۵ - باب اللعان وَقُولُ اللَّهِ تَعَالَى :

﴿وَالَّذِينَ يَرْمَوْنَ أَرْوَاجَهُمْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُمْ شَهِدَاءُ إِلَّا أَنفُسُهُمْ﴾ إِلَى قَوْلِهِ ﴿الصَّادِقِينَ﴾ فَإِذَا قَذَفَ الْأَخْرَسُ امْرَأَهُ بِكِتَابِهِ أَوْ إِشَارَةً أَوْ إِيمَاءً مَعْرُوفِ فَهُوَ كَالْمُتَكَلِّمُ، لَأَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَدْ أَجَازَ الإِشَارَةَ فِي الْفَرَائِضِ، وَهُوَ فَوْزٌ بَعْضٌ أَهْلِ الْحِجَارَ وَأَهْلِ الْعِلْمِ، وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى ﴿فَإِشَارَتْ إِلَيْهِ، قَالُوا : كَيْفَ نُكَلِّمُ مَنْ كَانَ فِي الْمَهْدِ صَبَّيَا﴾ وَقَالَ الصَّحَّاحُ ﴿إِلَّا رَمَزٌ﴾ إِلَّا إِشَارَةً، وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ لَا حَدَّ وَلَا لِعَانَ، ثُمَّ زَعَمَ أَنَّ الطَّلاقَ بِكِتَابٍ أَوْ إِشَارَةٍ أَوْ إِيمَاءٍ جَائِزٌ، وَلَيْسَ بَيْنَ الطَّلاقَ وَالْقَذْفِ فَرْقٌ، فَإِذَا قَالَ : الْقَذْفُ لَا يَكُونُ إِلَّا بِكِلَامٍ، قِيلَ لَهُ : كَذَلِكَ الطَّلاقُ لَا يَجُوزُ إِلَّا بِكِلَامٍ، وَإِلَّا بَطْلَ الطَّلاقَ وَالْقَذْفُ، وَكَذَلِكَ الْعِتْقُ.

سے غلام کی آزادی کا بھی یہی حشر ہو گا اور یہی صورت لعан کرنے والے گونگے کے ساتھ بھی پیش آئے گی اور شعبی اور قادہ نے بیان کیا کہ جب کسی شخص نے اپنی بیوی سے کہا کہ ”تجھے طلاق ہے“ اور اپنی الگیوں سے اشارہ کیا تو وہ مطلقہ باشہ ہو جائے گی۔ ابراہیم نے کہا کہ گونگا اگر طلاق اپنے ہاتھ سے لکھے تو وہ پڑ جاتی ہے۔ حماونے کہا کہ گونگے اور برے اگر اپنے سر سے اشارہ کریں تو جائز ہے۔

بعض لوگ جب یہ مانتے ہیں کہ طلاق کتابت، اشارے اور ایماء سے ہو سکتی ہے تو ان کا یہ فتویٰ بالکل غلط ہے کہ اشارے سے حد اور لعان نہیں ہو سکتے۔

**لتبخیر** یعنی ضحاک بن مزاحم نے جو تفسیر کے امام ہیں اور عبد بن حمید اور ابو حذیفہ نے سفیان ثوری کی تفسیر میں اس کی تصریح کر دی ہے۔ اب کہانی کا یہ کہنا کہ یہ ضحاک بن شراحیل ہیں محض غلط ہے۔ ضحاک بن شراحیل تو تابعی ہیں مگر ان سے قرآن کی تفسیر بالکل منقول نہیں ہے اور حضرت امام بخاری رض نے ان سے صرف دو احادیث اس کتاب میں نقل کی ہیں۔ ایک فضائل قرآن میں ایک استتابہ بمردین میں۔ میں (وحید الرمان) کہتا ہوں کہ علم حدیث میں قیاس سے ایک بات کہ دینے میں یہی خرابیاں ہوتی ہیں جو کہانی اور عینی سے اکثر مقالات میں ہوئی ہیں۔ اللہ تعالیٰ حافظ ابن حجر کو جزاۓ خیر دے۔ انہوں نے کہانی کی بہت سی غلطیاں ہم کو بتلاوی ہیں۔

(۵۳۰۰) ہم سے قتیہ بن سعید نے بیان کیا، کہا ہم سے لیث بن سعد نے بیان کیا، ان سے یحییٰ بن سعید انصاری نے اور انہوں نے انس بن مالک انصاری رض سے سنا، بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہیں بتاؤں کہ قبلہ انصار کا سب سے بہتر گھرانہ کون سا ہے؟ صحابہ نے عرض کیا ضرورتیاً یا رسول اللہ؟ آپ نے فرمایا کہ بنو نجgar کا۔ اس کے بعد ان کا مرتبہ ہے جوان سے قریب ہیں یعنی بنو عبد الاشہل کا، اس کے بعد وہ ہیں جوان سے قریب ہیں، بنی الحارث بن خرزج کا۔ اس کے بعد وہ ہیں جوان سے قریب ہیں، بنو ساعدہ کا۔ پھر آخر پرست صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا اور اپنی مٹھی بند کی، پھر اسے اس طرح کھولا جیسے کوئی اپنے ہاتھ کی چیز کو پھینکتا ہے پھر فرمایا کہ انصار کے ہر گھرانہ میں خیر ہے۔

(۵۳۰۱) ہم سے علی بن عبد اللہ مدینی نے بیان کیا، کہا ہم سے سفیان بن عبیینہ نے بیان کیا کہ ابو حازم سے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی سمل بن سعد سعادتی رض سے سنا، انہوں نے بیان کیا

وَكَذَلِكَ الْأَصْمَمُ يَلَاعِنُ. وَقَالَ الشَّفَعِيُّ  
وَقَتَادَةُ إِذَا قَالَ أَنْتَ طَالِقٌ فَأَشَارَ بِأَصَابِعِهِ  
تَبَيَّنَ مِنْهُ بِإِشَارَتِهِ. وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ الْأَخْرَسُ  
إِذَا كَتَبَ الطَّلاقَ بِيَدِهِ لَرْمَةً. وَقَالَ حَمَادَةُ  
الْأَخْرَسُ وَالْأَنْمَمُ إِنْ قَالَ بِرَأْسِهِ حَازَ.

۵۳۰۰ - حَدَّثَنَا قَتْبَيْهُ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ  
يَحْيَى بْنِ سَعِيدِ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَّسَ  
بْنَ مَالِكَ يَقُولُ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ :  
((أَلَا أَخْبِرُكُمْ بِخَيْرٍ دُورِ الْأَنْصَارِ؟))  
قَالُوا: بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: ((بَنُو  
النَّجَارِ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ بَنُو عبدِ  
الْأَشْهَلِ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ بَنُو الْحَارِثِ  
بْنِ الْخَرْزَاجَ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ بَنُو  
سَاعِدَةَ، ثُمَّ قَالَ بِيَدِهِ فَقَبضَ أَصَابِعَهُ، ثُمَّ  
بَسَطَهُنَّ كَالرَّأْمِيِّ بِيَدِهِ، ثُمَّ قَالَ : وَفِي كُلِّ  
دُورِ الْأَنْصَارِ خَيْرٌ)).

۵۳۰۱ - حَدَّثَنَا عَلَيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا  
سُفِيَّانَ قَالَ أَبُو حَازِمٍ : سَمِعْتُ مِنْ سَهْلِ  
بْنِ سَعِيدِ السَّاعِدِيِّ صَاحِبِ رَسُولِ اللَّهِ

کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، میری بعثت قیامت سے اتنی قریب ہے جیسے اس کی اس سے (یعنی شادت کی انگلی تھی کی انگلی سے) یا آنحضرت ﷺ نے فرمایا (راوی کو شک تھا) کہ جیسے یہ دونوں انگلیاں ہیں اور آپ نے شادت کی اور نیچ کی انگلیوں کو ملا کر دیا۔

[راجع: ۴۹۳۶]

کمالی کے زمانہ تک تو آنحضرت ﷺ کی پیغمبری پر سات سو اسی برس گزر چکے تھے۔ اب تو چودہ برس پورے ہو رہے ہیں پھر اس قرب کے کیا معنی ہوں گے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ یہ قرب ہے کہ نسبت اس زمانہ کے ہے جو آدم ﷺ کے وقت سے لے کر آنحضرت ﷺ کی نبوت تک گزارا تھا۔ وہ تو ہزاروں برس کا زمانہ تھا یا قرب سے یہ مقصود ہے کہ مجھ میں اور قیامت کے نیچ میں اب کوئی نیا پیغمبر صاحب شریعت آنے والا نہیں ہے اور عیسیٰ ﷺ جو قیامت کے قریب دنیا میں پھر تشریف لائیں گے تو ان کی کوئی نیجی شریعت نہیں ہو گی بلکہ وہ شریعت محمدی پر چلیں گے پس مرزائوں کا آمد عیسیٰ ﷺ سے عقیدہ ختم نبوت پر معارضہ پیش کرنا بالکل غلط ہے۔

(۵۳۰۲) ہم سے آدم نے بیان کیا، کہا ہم سے شعبہ نے بیان کیا، کہا ہم سے جبلہ بن سحیم نے بیان کیا، انہوں نے حضرت ابن عمرؓ سے سنًا، انہوں نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، مہینہ اتنے، اتنے اور اتنے دنوں کا ہوتا ہے۔ آپ کی مراد تیس دن سے تھی۔ پھر فرمایا اور اتنے، اتنے اور اتنے دنوں کا بھی ہوتا ہے۔ آپ کا اشارہ انہیں دنوں کی طرف تھا۔ ایک مرتبہ آپ نے تیس کی طرف اشارہ کیا اور دوسری مرتبہ انہیں کی طرف۔

(۵۳۰۳) ہم سے محمد بن عثمان نے بیان کیا، کہا ہم سے یحییٰ بن سعید نے بیان کیا، ان سے اسماعیل نے، ان سے قیس نے اور ان سے ابو سعد ونڈھ نے بیان کیا کہ اور نبی کریم ﷺ نے اپنے ہاتھ سے یمن کی طرف اشارہ کر کے فرمایا کہ برکتیں ادھر ہیں۔ دو مرتبہ (آنحضرت ﷺ نے یہ فرمایا) ہاں اور سختی اور قساوت قلب ان کی کرخت آواز والوں میں ہے جہاں سے شیطان کی دونوں یہیں طلوع ہوتی ہیں۔ یعنی ربیعہ اور مصیریں۔

(۵۳۰۴) ہم سے عمرو بن زرارہ نے بیان کیا، کہا کہ ہم کو عبد العزیز بن ابی حازم نے خردی، انہیں ان کے والد نے اور ان سے سل ونڈھ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، میں اور یتیم کی پرورش

یقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ: ((يَعْثُثُ  
آنَا وَالسَّاعَةُ كَهَدِيْهِ مِنْ هَدِيْهِ)). أَوْ قَالَ  
((كَهَاهَيْنِ)) وَقَرَنَ بَيْنَ السَّبَابَةِ وَالْوُسْنَطِيِّ.

[راجع: ۴۹۳۶]

۵۳۰۲ - حَدَّثَنَا آدُمُ حَدَّثَنَا شَعْقَةُ حَدَّثَنَا  
جَبَّلَةُ بْنُ سَحِيمٍ سَمِعَتْ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ:  
قَالَ النَّبِيُّ ((الشَّهْرُ هَكَذَا وَهَكَذَا  
وَهَكَذَا، يَغْنِي ثَلَاثَيْنَ ثُمَّ قَالَ : ((وَهَكَذَا  
وَهَكَذَا وَهَكَذَا)) يَغْنِي تِسْعَا وَعَشْرِينَ  
يَقُولُ مَرَّةً ثَلَاثَيْنَ وَمَرَّةً تِسْعَا وَعَشْرِينَ.

[راجع: ۱۹۰۸]

۵۳۰۳ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُشْنِي حَدَّثَنَا  
يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ قَبِيسِ  
عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ: وَأَشَارَ النَّبِيُّ ((  
بِيَدِهِ نَحْوَ الْيَمَنِ : ((الإِيمَانُ هُنَّا -  
مَرْتَبَيْنِ - أَلَا وَإِنَّ الْفَسْوَةَ وَغَلَظَ الْقُلُوبِ  
فِي الْفَدَادِينَ حَتَّى يَطْلُعَ قَرْنَا الشَّيْطَانُ  
رَبِيعَةً وَمُضْرَبَ)). [راجع: ۳۳۰۲]

۵۳۰۴ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ أَخْبَرَنَا  
عَنْدَ الْغَزِيرِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ  
سَهْلٍ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ: ((آنَا وَكَافِلٌ

کرنے والا جنت میں اس طرح ہوں گے اور آپ نے شادوت کی انگلی اور نیچے کی انگلی سے اشارہ کیا اور ان دونوں انگلیوں کے درمیان تھوڑی سی جگہ کھلی رکھی۔

الْتَّيْمُ فِي الْجَنَّةِ هَكَذَا، وَأَشَارَ بِالسِّبَابِ وَالْوُسْطَى وَفَرَّجَ بَيْنَهُمَا شَيْئًا.

[طرفة فی : ٦٠٥].

ان بدل احادیث میں اشارات کو معتبر گردانا گیا ہے۔ باب سے ان کی وجہ مطابقت ہے۔

**باب جب اشاروں سے اپنی بیوی کے بچے کا انکار کرے اور**

**صاف نہ کہہ سکے کہ یہ میرا لڑکا نہیں ہے تو کیا حکم ہے؟**

(۵۳۰۵) ہم سے مجھی نے بیان کیا، ان سے امام مالک نے بیان کیا، ان سے ابن شاہب نے، ان سے سعید بن مسیب نے اور ان سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ ایک صحابی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ! میرے یہاں تو کالا کلوٹا پچھے پیدا ہوا ہے۔ اس پر آخر خضرت ﷺ نے فرمایا تمہارے پاس کچھ اونٹ بھی ہیں؟ انہوں نے کہا جی ہاں۔ آخر خضرت ﷺ نے دریافت فرمایا، ان کے رنگ کیسے ہیں؟ انہوں نے کہا کہ سرخ رنگ کے ہیں۔ آخر خضرت ﷺ نے دریافت فرمایا، ان میں کوئی سیاہی مائل سفید اونٹ بھی ہے؟ انہوں نے کہا کہ جی ہاں۔ آخر خضرت ﷺ نے اس پر فرمایا کہ پھر یہ کمال سے آگیا؟ انہوں نے کہا کہ اپنی نسل کے کسی بہت پسلے کے اونٹ پر یہ پڑا ہو گا۔ آخر خضرت ﷺ نے فرمایا کہ اسی طرح تمہارا یہ لڑکا بھی اپنی نسل کے کسی دور کے رشتہ دار پر پڑا ہو گا۔

حضرت امام نے اس سے ثابت فرمایا کہ باپ کے بارے میں اشارہ بھی مستحب سمجھا جائے گا۔

الفاظ حدیث فاعل ابیک هذا نزعه سے یہ لکلا کہ صرف لڑکے کی صورت یا رنگ کے اختلاف پر یہ کہنا درست نہیں کہ یہ لڑکا میرا نہیں ہے جب تک قوی دلیل سے حرام کاری کا ثبوت نہ ہو۔ مثلاً آنکھوں سے اس کو زنا کرتے ہوئے دیکھا ہو یا جب خاوند نے جماع کیا ہو اس سے چھ مینے کم میں لڑکا پیدا ہو، جب جماع کیا ہو اس سے چار برس بعد پچھے پیدا ہو۔ حدیث سے بھی یہی لکلا کہ اشارہ اور کنایہ میں نزف کرنا موجب حد نہیں اور مالکیہ کے نزدیک اس میں بھی حد واجب ہو گی۔

**باب لعان کرنے والے کو قسم کھلانا**

(۵۳۰۶) ہم سے موی بن اسماعیل نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے جو یہی نے بیان کیا، ان سے نافع نے بیان کیا اور ان سے عبد اللہ نے کہ قبلہ النصار کے ایک صحابی نے اپنی بیوی پر تھمت لگلی تو نبی

٢٦ - باب إِذَا عَرَضَ

**بِنَفِي الْوَلَدِ**

٥٣٠٥ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ فَزْعَةَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسْتَبِ عَنْ أَبِيهِ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، وَلَدَنِي غَلَامٌ أَسْوَدٌ، فَقَالَ: ((هَلْ لَكَ مِنْ إِبْلٍ؟)) قَالَ: نَعَمْ قَالَ: ((مَا أَلَوْا نَهَاءً؟)) قَالَ حَمْزَةُ. قَالَ: ((هَلْ لِيَهَا مِنْ أَوْرَاقٍ؟)) قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: ((فَأَنِي ذَلِكَ؟)) قَالَ: لَعْلَهُ نَزَعَةُ عِرْقٍ. قَالَ: ((لَعْلَهُ ابْنَكَ هَذَا نَزَعَةً)).

[طرفاء فی : ۶۸۴۷، ۷۳۱۴].

٤٧ - باب إِخْلَافِ الْمُلَائِكَ

٥٣٠٦ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ

کرم ﷺ نے دونوں میاں یوی سے قسمِ مخلوقاتی اور پھر دونوں میں جداگانہ کرادی۔

### باب لعان کی ابادی امر دکرے گا (پھر عورت)

(۵۳۰۷) مجھ سے محمد بن! نہ بیان کیا، کہا ہم سے ابن ابی عدی نے بیان کیا، ان سے ہشام بن حسان نے کہا کہ ہم سے عکرمه نے بیان کیا اور ان سے ابن عباس بن عیاش نے کہ ہلال بن امیہ نے اپنی یوی پر تھمت لگائی، پھر وہ آئے اور گواہی دی۔ نبی کرم ﷺ نے اس وقت فرمایا، اللہ خوب جانتا ہے کہ تم میں سے ایک جھوٹا ہے، تو کیا تم میں سے کوئی (جو واقعی گناہ کا مرتكب ہوا ہو) رجوع کرے گا؟ اس کے بعد ان کی یوی کھڑی ہوئیں اور انہوں نے گواہی دی۔ اپنے بری ہونے کی۔

**لئے** باب اور حدیث میں مطابقت ظاہر ہے۔ حدیث سے یہ لکا کہ پہلے مرد سے گواہی لئی چاہیئے۔ امام شافعی اور اکثر علماء کا یہ قول ہے۔ اگر عورت سے پہلے گواہی لی جائے تب بھی لعان درست ہو جائے گا۔ کہتے ہیں اس عورت نے پانچوں بار میں ذرا تامل کیا۔ ابن عباس بن عیاش نے کہا ہم سمجھے کہ وہ اپنے قصور کا اقرار کرے گی مگر پھر کہنے لگی میں اپنی قوم کو ساری عمر کے لیے ذلیل نہیں کر سکتی اور اس نے پانچوں دفعہ بھی قسم کھا کر لعان کر دیا۔

### باب لعان اور لعان کے بعد طلاق دینے

#### کا بیان

(۵۳۰۸) ہم سے اسماعیل بن ابی اویس نے بیان کیا، کہا کہ مجھ سے امام مالک نے بیان کیا، ان سے ابن شاہب نے اور انہیں سمل بن سعد ساعدی نے خبر دی کہ عوییر عجلانی، عاصم بن عدی انصاری کے پاس آئے اور ان سے کہا کہ عاصم آپ کا کیا خیال ہے کہ ایک شخص اگر اپنی یوی کے ساتھ کسی غیر مرد کو دیکھے تو کیا اسے قتل کر دے گا لیکن پھر آپ لوگ اسے بھی قتل کر دیں گے۔ آخر اسے کیا کرنا چاہیئے؟ عاصم، میرے لیے یہ مسئلہ پوچھ دو۔ چنانچہ عاصم بن شوش نے رسول اللہ ﷺ سے یہ مسئلہ پوچھا۔ آنحضرت ﷺ نے اس طرح کے سوالات کو ناپسند فرمایا اور اظہار ناگواری کیا۔ عاصم بن شوش نے اس سلسلے میں آنحضرت ﷺ سے جو کچھ سن اس کا بہت اثر لیا۔ پھر جب گھر

قدَّفَ امْرَأَهُ فَأَخْلَقُهُمَا النَّبِيُّ ﷺ ثُمَّ فَرَقَ بَيْنَهُمَا۔ [راجح: ۴۷۴۸]

### ۲۸- باب يَدِدُ الرَّجُلُ بِالْتَّلَاقِ

(۵۳۰۷) حدیثی مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا أَبْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَانٍ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ عَنْ أَبْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ هِلَالَ بْنَ أُمِّيَّةَ قَدَّفَ امْرَأَهُ فَجَاءَ فَشَهَدَ وَالنَّبِيُّ ﷺ يَقُولُ: ((إِنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ أَنَّ أَخَذَ كُمَا كَادِبٍ، فَهُلْ مِنْكُمَا تَابٌ؟)) ثُمَّ قَامَتْ فَشَهِدَتْ۔ [راجح: ۲۶۷۱]

### ۲۹- باب اللَّعَانِ، وَمَنْ طَلَقَ بَعْدَ اللَّعَانِ

(۵۳۰۸) حدیثی إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبْنِ شِهَابٍ أَنَّ سَهْلَ بْنَ سَعْدِ السَّاعِدِيِّ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَوَيْرَمًا الْعَجَلَانِيَّ جَاءَ إِلَيْيَ عَاصِمٍ بْنِ عَلَيٍّ الْأَنْصَارِيِّ فَقَالَ لَهُ: يَا عَاصِمُ أَرَأَيْتَ رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَأَهُ رَجُلًا أَبْقَتُهُ فَقَتَلُونَهُ، أَمْ كَيْفَ يَفْعَلُ؟ سَلَ لِي يَا عَاصِمٍ عَنْ ذَلِكَ، فَسَأَلَ عَاصِمٍ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ، فَكَرِهَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسَائلَ وَعَابَهَا حَتَّى كَبَرَ عَلَى عَاصِمٍ مَا سَمِعَ مِنْ

واپس آئے تو عوییران کے پاس آئے اور پوچھا۔ عاصم! آپ کو رسول اللہ ﷺ نے کیا جواب دیا۔ عاصم بن عثیمین نے کہا، عوییر تم نے میرے ساتھ اچھا معاملہ نہیں کیا، جو مسئلہ تم نے پوچھا تھا، آنحضرت ﷺ نے اسے پاسند فرمایا۔ عوییر بن عثیمین نے کہا کہ اللہ کی قسم جب تک میں یہ مسئلہ آنحضرت ﷺ سے معلوم نہ کر لوں، باز نہیں آؤں گا۔ چنانچہ عوییر بن عثیمین حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے، آنحضرت ﷺ اس وقت صحابہ کے درمیان میں موجود تھے۔ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ کا اس شخص کے متعلق کیا ارشاد ہے جو اپنی بیوی کے ساتھ کسی غیر مردو دیکھے، کیا وہ اسے قتل کر دے؟ لیکن پھر آپ لوگ اسے (قصاص) میں قتل کر دیں گے، تو پھر اسے کیا کرنا چاہیے؟ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ تمہارے اور تمہاری بیوی کے بارے میں بھی وحی نازل ہوئی ہے۔ جاؤ اور اپنی بیوی کو لے کر آؤ۔ سل نے بیان کیا کہ پھر ان دونوں نے لعan کیا۔ میں بھی آنحضرت ﷺ کے پاس اس وقت موجود تھا۔ جب لعan سے فارغ ہوئے تو عوییر بن عثیمین نے کہا کہ یا رسول اللہ (ﷺ)! اگر اب بھی میں اسے (اپنی بیوی کو) اپنے ساتھ رکھتا ہوں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ میں جھوٹا ہوں۔ چنانچہ انہوں نے انہیں تین طلاقیں آنحضرت ﷺ کے حکم سے پہلے ہی دے دیں۔ ابن شاہب نے بیان کیا کہ پھر بھی لعan کرنے والوں کے لیے سنت طریقہ مقرر ہو گیا۔

### باب مسجد میں لعan کرنے کا بیان

(۵۳۰۹) ہم سے تیجی بن جعفر نے بیان کیا، کہا ہم کو عبد الرزاق بن ہمام نے خبر دی، انہیں ابن جریج نے خبر دی، کہا کہ مجھے ابن شاہب نے لعan کے بارے میں اور یہ کہ شریعت کی طرف سے اس کا سنت طریقہ کیا ہے، خبر دی بني ساعدة کے سل بن سعد بن عثیمین سے، انہوں نے بیان کیا کہ قبیلہ النصار کے ایک صحابی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ (ﷺ)! اس شخص کے متعلق

رسولِ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا  
رَجَعَ عَاصِمٌ إِلَى أَهْلِهِ جَاءَهُ عُوَيْرٌ فَقَالَ :  
يَا عَاصِمٌ مَاذَا قَالَ لَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟ فَقَالَ عَاصِمٌ لِعُوَيْرٍ : لَمْ  
تَأْتِنِي بِخَيْرٍ ، قَدْ كَرِهَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسَأَلَةَ الَّتِي سَأَلْتَهُ عَنْهَا ، فَقَالَ  
عُوَيْرٌ : وَاللَّهِ لَا أَنْهَا حَتَّى أَسْأَلَهُ عَنْهَا  
فَأَقْبَلَ عُوَيْرٌ حَتَّى جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَسَطَ النَّاسِ ، فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ  
رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا أَيْقُنْتَهُ فَتَقْتُلُونَهُ ،  
أَمْ كَيْفَ يَفْعُلُ ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((قَدْ أَنْزَلَ فِيكَ وَفِي صَاحِبِتِكَ  
فَإِذْهَبْ فَأَتِ بِهَا )) ، قَالَ سَهْلٌ : فَلَمَّا عَنَّا وَأَنَا  
مَعَ النَّاسِ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ . فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ تَلَاغُعِهِمَا قَالَ عُوَيْرٌ :  
كَذَبْتُ عَلَيْهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ أَمْسَكْتَهَا .  
فَطَلَقَهَا ثَلَاثَةً ، قَبْلَ أَنْ يَأْمُرَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبْنُ شَهَابٍ : فَكَانَتْ  
سُنَّةُ الْمُتَلَّا عَنْهُنَّ .

٣٠ - باب التلاعن في المسجد  
٥٣٠٩ - حدثنا يحيى بن جعفر أخبرنا  
عبد الرزاق أخبرنا ابن جرير قال:  
أخبرني ابن شهاب عن الملاعنة وعن  
السنة فيها عن حديث سهل بن سعد  
أخيبني ساعدة أن رجلا من الأنصار  
 جاء إلى رسول الله صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

آپ کا کیا ارشاد ہے جو اپنی بیوی کے ساتھ کسی غیر مرد کو دیکھئے کیا وہ اسے قتل کر دے یا اسے کیا کرنا چاہیے؟ انہیں کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کی وہ آیت نازل کی جس میں لعan کرنے والوں کے لیے تفصیلات بیان ہوئی ہیں۔ آنحضرت ﷺ نے ان سے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہاری بیوی کے بارے میں فیصلہ کر دیا ہے۔ بیان کیا کہ پھر دونوں نے مسجد میں لعan کیا، میں اس وقت وہاں موجود تھا۔ جب دونوں لعan سے فارغ ہوئے تو انصاری صحابی نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! اگر اب بھی میں اسے اپنے نکاح میں رکھوں تو اس کا مطلب یہ ہو گا کہ میں نے اس پر جھوٹی تھمت لگائی تھی۔ چنانچہ لعan سے فارغ ہونے کے بعد انہوں نے آنحضرت ﷺ کے حکم سے پہلے ہی انہیں تین طلاقیں دے دیں۔ حضور اکرم ﷺ کی موجودگی میں ہی انہیں جدا کر دیا۔ (سل نے یا ابن شاہب نے) کہا کہ ہر لعan کرنے والے میں بیوی کے درمیان کی جدائی کا سنت طریقہ مقرر ہوا۔ ابن جریر نے بیان کیا، ان سے ابن شاہب نے بیان کیا کہ ان کے بعد شریعت کی طرف سے طریقہ یہ تعین ہوا کہ دلعاں کرنے والوں کے درمیان تفریق کرادی جایا کرے اور وہ عورت حملہ تھی اور ان کا بیٹا اپنی ماں کی طرف منسوب کیا جاتا تھا۔ بیان کیا کہ پھر اسی عورت کے میراث کے بارے میں بھی یہ طریقہ شریعت کی طرف سے مقرر ہو گیا کہ اس کا وارث ہو گا اور وہ بچہ کی وارث ہو گی۔ اس کے مطابق جو اللہ تعالیٰ نے وراثت کے سلسلہ میں فرض کیا ہے۔ ابن جریر نے بیان کیا، ان سے ابن شاہب نے اور ان سے سل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ نے، اسی حدیث میں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا تھا کہ اگر (لعan کرنے والی خواتون) اس نے سرخ اور پستہ قد پچھ جنائزے و حرث تو میں سمجھوں گا کہ عورت ہی تھی ہے اور اس کے شوہرنے اس پر جھوٹی تھمت لگائی ہے لیکن اگر کلا، بڑی آنکھوں والا اور بڑے سرینوں والا بچہ جنائزے میں سمجھوں گا کہ شوہرنے اس کے متعلق بچ کما تھا۔ (عورت جھوٹی ہے) جب بچہ پیدا ہوا تو وہ بری شکل بکھرا (یعنی اس

وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرِنِي رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَأَيْهِ رَجُلًا أَيْقُتْلُهُ، أَمْ كَيْفَ يَفْعُلُ؟ فَأَنْزَلَ اللَّهُ فِي هَذَا نَصْرَانِي مَا ذُكِرَ فِي الْقُرْآنِ مِنْ أَنْفُرِ الْمُتَلَاعِنِينَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((قَدْ قَضَى اللَّهُ فِيكَ وَلِي امْرَأِكَ))، قَالَ فَلَمَّا فَرَغَ عَنِ الْمَسْجِدِ وَأَنَا شَاهِدٌ، فَلَمَّا فَرَغَ عَنِ الْمَسْجِدِ وَأَنَا شَاهِدٌ، فَلَمَّا فَرَغَ عَنِ الْمَسْجِدِ كَذَبْتُ عَلَيْهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَفْسَكْتُهَا، فَلَطَّلَقْهَا فَلَمَّا قَبَلَ أَنْ يَأْمُرَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ فَرَغَ عَنِ التَّلَاغَنِ، فَفَارَقَهَا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: ((ذَاكَ تَفْرِيقَ بَيْنَ كُلَّ مُتَلَاعِنِينَ))، قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ ابْنُ شَهَابٍ: فَكَانَتِ السُّنْنَةُ بَعْدَهُمَا أَنْ يُفْرَقَ بَيْنَ الْمُتَلَاعِنِينَ، وَكَانَتْ حَامِلًا وَكَانَ ابْنُهَا يَذْعَى لِأَمْهِ قَالَ: ثُمَّ جَوَّتِ السُّنْنَةُ فِي مِنَابِلِهَا أَنَّهَا تَرْوِيَةٌ وَتَبْرُيَةٌ مِنْهَا مَا فَرَضَ اللَّهُ لَهُ قَالَ: ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدِ السَّاعِدِيِّ فِي هَذَا الْحَدِيثِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((إِنْ جَاءَتْ بِهِ أَخْمَرٌ قَصِيرًا كَانَهُ وَحْرَةً فَلَا أَرَاهَا إِلَّا قَدْ صَدَقَتْ وَكَذَبَ عَلَيْهَا، وَإِنْ جَاءَتْ بِهِ أَسْوَدَ أَعْنَنَ دَاءَ الْتَّبَنِ فَلَا أَرَاهُ إِلَّا قَدْ صَدَقَ عَلَيْهَا، فَجَاءَتْ بِهِ عَلَى الْمُكْرُرِوِّ مِنْ ذَلِكَ)).

[راجع : ۴۲۳]

مرد کی صورت پر جس سے وہ بدنام ہوئی تھی)

**لشیخ** اس حدیث سے علم قیافہ کا معتبر ہونا پایا جاتا ہے۔ مگر ہم کہتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کو بالہام نہیں علم قیافہ کی وہ بات تالائی جاتی جو حقیقت میں وقوع ہوتی۔ دوسرے لوگ اس علم کی رو سے فقطاً کوئی حکم نہیں دے سکتے۔ امام شافعی نے بھی علم قیافہ کو معتبر رکھا ہے، پھر بھی یہ علم یقینی نہیں بلکہ لذتی ہے۔ وحہ (چپکی) کے ماندہ ایک زہریلا جانور، پستہ قد عورت یا اونٹ کی تشبیہ اس سے دیتے ہیں)

### باب رسول اللہ ﷺ کا یہ فرمانا کہ اگر میں بغیرِ گواہی کے کسی کو سنگسار کرنے والا ہو تو اس عورت کو سنگسار کرتا

(۵۳۱۰) ہم سے سعید بن عفیرنے بیان کیا، کہا کہ مجھ سے لیٹ نے بیان کیا، ان سے بھی بن سعید نے ان سے عبد الرحمن بن قاسم نے، ان سے قاسم بن محمد نے اور ان سے ابن عباس نے کہ نبی کرم ﷺ کی مجلس میں لعان کا ذکر ہوا اور عاصم بن شہر نے اس سلسلہ میں کوئی بات کی (کہ میں اگر اپنی بیوی کے ساتھ کسی غیر مرد کو دیکھ لوں تو وہیں قتل کر دوں) اور چلے گئے، پھر ان کی قوم کے ایک صحابی (عویس بن شہر) ان کے پاس آئے یہ شکایت لے کر کہ انہوں نے اپنی بیوی کے ساتھ ایک غیر مرد کو پایا ہے۔ عاصم بن شہر نے کہا کہ مجھے آج یہ ابتلاء میری اسی بات کی وجہ سے ہوا ہے (جو آپ نے آنحضرت ﷺ کے سامنے کی تھی) پھر وہ انہیں لے کر حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آنحضرت ﷺ کو وہ واقعہ بتایا جس میں ملوث اس صحابی نے اپنی بیوی کو پایا تھا۔ یہ صاحب زرد رنگ، کم گوشت والے (پتلے دبلے) اور سیدھے بال والے تھے اور جس کے متعلق انہوں نے دعویٰ کیا تھا کہ اسے انہوں نے اپنی بیوی کے ساتھ (تمہاری میں) پایا، وہ گھٹھے ہوئے جسم کا، گندمی اور بھرے گوشت والاتھا۔ پھر حضور اکرم ﷺ نے دعا فرمائی کہ اے اللہ! اس معاملہ کو صاف کر دے۔ چنانچہ اس عورت نے پچھے اسی مرد کی شکل کا جنا جس کے متعلق شوہرنے دعویٰ کیا تھا کہ اسے انہوں نے اپنی بیوی کے ساتھ پایا تھا۔ آنحضرت ﷺ نے میاں بیوی کے درمیان لعان کرایا۔ ایک شاگرد نے مجلس میں ابن عباس نے کہا کیا یہی وہ عورت ہے جس کے متعلق

### ۳۱- باب قول النبی ﷺ: ((لَوْ كُنْتُ رَاجِهً بِغَيْرِ بَيْنَةٍ)).

۵۳۱۰ - حدثنا سعيد بن عفرين، قال: حدثني الليث عن يحيى بن سعيد عن عبد الرحمن ابن القاسم عن القاسم بن محمد عن ابن عباس أنه ذكر التلاعنة عند النبي صلى الله عليه وسلم فقال: عاصم بن عدي في ذلك قوله ثم انصرف، فأتاه رجل من قومه يشكُّ إلينه الله قد وجدَ مع امرأته رجلاً، فقال عاصم: ما أنتليت بهذا إلا لقولي. فذهب به إلى النبي صلى الله عليه وسلم، فأخبره بذلك الذي وجدَ عليه امرأته، وكان ذلك الرجل مصنفًا قليل اللحم سبط الشعير، وكان الذي أدعى عليه الله واجدة عند أهله خذلاً آدم بكير اللحم فقال النبي صلى الله عليه وسلم ((اللهم بين)، ف جاءَت شبيها بالرجل الذي ذكر زوجها الله واجدة، فلأعن النبي صلى الله عليه وسلم بینهما. قال: رجل لأنب عباس في المجلس: هي التي قال النبي صلى الله عليه وسلم: ((لَوْ رَجَمْتُ

حضور اکرم ﷺ نے فرمایا تھا کہ اگر میں کسی کو بلا شہادت کے سنگار کر سکتا تو اس عورت کو سنگار کرتا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نہیں (یہ جملہ آخر پڑت ہے) اس عورت کے متعلق فرمایا تھا جس کی بد کاری اسلام نے زمانہ میں کھل گئی تھی۔ ابو صالح اور عبد اللہ بن یوسف نے اس حدیث میں بجاے خدلا کے کے کسو کے ساتھ دال خدلا روایت کیا ہے لیکن معنی وہی ہے۔

**باب اس بارے میں کہ لعان کرنے والی کا صرف ملے گا۔**

(۵۳۱۱) ہم سے عمرو بن زرارہ نے بیان کیا، کہا ہم کو اسماعیل نے خبر دی، انہیں ایوب نے، ان سے سعید بن جبیر نے بیان کیا کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے ایسے شخص کا حکم پوچھا جس نے اپنی بیوی پر تمٹت لگائی ہو تو انہوں نے کہا کہ نبی کریم ﷺ نے بنی عجلان کے میاں بیوی کے درمیان ایسی صورت میں جداوی کراوی تھی اور فرمایا تھا کہ اللہ خوب جانتا ہے کہ تم میں سے ایک جھوٹا ہے، تو کیا تم میں سے ایک (جو واقعی گناہ میں بھلا ہو) رجوع کرے گا لیکن ان دونوں نے انکار کیا تو حضور اکرم ﷺ نے ان میں جداوی کر دی۔ اور بیان کیا کہ مجھ سے عمرو بن دینار نے فرمایا کہ حدیث کے بعض اجزاء میرا خیال ہے کہ میں نے ابھی تم سے بیان نہیں کئے ہیں۔ فرمایا کہ ان صاحب نے (جنہوں نے لعان کیا تھا) کہا کہ میرے مال کا کیا ہو گا (جو میں نے مر میں دیا تھا؟) بیان کیا کہ اس پر ان سے کہا گیا کہ وہ مال (جو عورت کو مر میں دیا تھا) اب تمہارا نہیں رہا۔ اگر تم پچھے ہو (اس تمٹت لگانے میں تب بھی کیونکہ) تم اس عورت کے پاس تھا میں جا چکے ہو اور اگر تم جھوٹے ہو تو تم کو اور بھی مرمنہ ملنا چاہیئے۔

**باب حاکم کا لعان کرنے والوں سے یہ کہنا**

تم میں سے ایک ضرور جھوٹا ہے

تو کیا وہ توبہ کرتا ہے؟

(۵۳۱۲) ہم سے علی بن عبد اللہ مدینی نے بیان کیا، کہا ہم سے سفیان

اَحَدًا بِغَيْرِ بَيِّنَةٍ رَجَمْتُ هَذِهِ) فَقَالَ: لَا  
إِنْكَ امْرَأَةٌ كَانَتْ تُظْهِرُ فِي الْإِسْلَامِ  
السُّوءِ. قَالَ أَبُو صَالِحٍ وَعَنْدَ اللَّهِ بْنِ  
يُوسُفَ: خَدِيلًا.  
[اطرافہ فی: ۵۳۱۶، ۶۸۵۶، ۶۸۵۵].  
۷۲۳۸

### ٣٢ - باب صَدَاقِ الْمُلَاجِعَةِ

۵۳۱۱ - حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ زَرَارَةَ أَخْبَرَنَا  
إِسْمَاعِيلُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ  
قَالَ: قُلْتُ لِبْنِ عَمْرَوْ رَجُلٌ قَدْ فَرَأَ امْرَأَةً.  
فَقَالَ: فَرُوقٌ النِّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
بَيْنَ أَخْوَيِي بَنِي الْمَخْلَانَ، وَقَالَ: ((اللَّهُ  
يَعْلَمُ أَنَّ أَحَدَكُمَا كَادِبٌ فَهُنَّ مِنْكُمَا  
تَائِبٌ؟)) فَأَيَّا فَقَالَ: ((اللَّهُ يَعْلَمُ أَنَّ  
أَحَدَكُمَا كَادِبٌ فَهُنَّ مِنْكُمَا تَائِبٌ؟))  
فَأَيَّا. فَأَيَّا. فَفَرَقَ بَيْنَهُمَا قَالَ أَبِيهِ: فَقَالَ  
لِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ إِنَّ فِي الْحَدِيثِ شَيْئًا  
لَا أَرَكَ تُحَدِّثُهُ فَقَالَ: قَالَ الرَّجُلُ؟ مَالِي،  
قَالَ: قَلِيلٌ لَا مَالَ لَكَ إِنْ كُنْتَ صَادِقًا  
لَقَدْ دَخَلْتَ بِهَا وَإِنْ كُنْتَ كَاذِبًا فَهُنَّ أَبْعَدُ  
مِنِّكَ.

[اطرافہ فی: ۵۳۱۲، ۵۳۴۹، ۵۳۵۰].

### ٣٣ - باب قَوْلِ الْإِمَامِ لِلْمُتَلَأِعِينِ

إِنَّ أَحَدَكُمَا كَادِبٌ فَهُنَّ مِنْكُمَا  
تَائِبٌ

۵۳۱۲ - حَدَّثَنَا عَلَيٌّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا

بن عبینہ نے بیان کیا کہ عمرو نے کماکہ میں نے سعید بن جبیر سے نہیں۔ انسوں نے بیان کیا کہ میں نے حضرت ابن عمرؓ سے لعان کرنے والوں کا حکم پوچھا تو انسوں نے بیان کیا کہ ان کے متعلق رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا کہ تمہارا حساب تو اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہے، تم میں سے ایک جھوٹا ہے۔ اب تمہیں تمہاری یہوی پر کوئی اختیار نہیں۔ ان صحابی نے عرض کیا کہ میرا مال واپس کر دیجئے (جو مریم دیا گیا تھا) آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اب وہ تمہارا مال نہیں ہے۔ اگر تم اس کے معاملہ میں پچھے ہو تو تمہارا یہ مال اس کے بدله میں ختم ہو چکا کہ تم نے اس کی شرمگاہ کو حلال کیا تھا اور اگر تم نے اس پر جھوٹی تھمت لگائی تھی پھر تو وہ تم سے بعید تر ہے۔ سفیان نے بیان کیا کہ یہ حدیث میں نے عمرو سے یاد کی اور ایوب نے بیان کیا کہ میں نے سعید بن جبیر سے نہیں کماکہ میں نے ابن عمرؓ سے ایسے شخص کے متعلق پوچھا جس نے اپنی یہوی سے لعان کیا ہو تو آپ نے اپنی دو انگلیوں سے اشارہ کیا۔ سفیان نے اس اشارہ کو اپنی دوشادت اور رنج کی انگلیوں کو جدا کر کے بتایا کہ نبی کریم ﷺ نے قبیلہ بنی عجلان کے میان یہوی کے درمیان جدا ائی کرائی تھی اور فرمایا تھا کہ اللہ جانتا ہے کہ تم میں سے ایک جھوٹا ہے تو کیا وہ رجوع کر لے گا؟ آپ نے تین مرتبہ یہ فرمایا۔ علی بن عبد اللہ میتی نے کماکہ سفیان بن عبینہ نے مجھ سے کما میں نے یہ حدیث جیسے عمرو بن دینار اور ایوب سے سن کر یاد رکھی تھی وسیعی تھے سے بیان کر دی۔

حاصل یہ ہوا کہ سفیان نے اس حدیث کو عمرو بن دینار اور ایوب سختیاں دنوں سے روایت کیا ہے۔

### باب لعان کرنے والوں میں جدا ائی کرنا

(۵۳۱۲) ہم سے ابراہیم بن منذر نے بیان کیا، کما ہم سے انس بن عیاض نے بیان کیا، ان سے عبید اللہ نے اور ان سے نافع نے کہ حضرت ابن عمرؓ نے انہیں خبر دی کہ نبی کریم ﷺ نے اس مرد اور اس کی یہوی کے درمیان جدا ائی کر دی تھی جنہوں نے اپنی یہوی پر تمہت لگائی تھی اور دنوں سے قسمی تھی۔

سفیان قائل عَمْرُو سَمِعَتْ سَعِيدَ بْنَ جَبَّارِ  
قَالَ: سَأَلْتُ ابْنَ عَمْرَهِ عَنِ الْمُتَلَاعِنِينَ  
فَقَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
لِلْمُتَلَاعِنِينَ ((حِسَابُكُمَا عَلَى اللَّهِ أَحَدُكُمَا  
كَاذِبٌ، لَا سَبِيلَ لَكَ عَلَيْهَا)), قَالَ :  
مَالِي. قَالَ : ((لَا مَالَ لَكَ، إِنْ كُنْتَ  
صَدَقْتَ عَلَيْهَا فَهُوَ بِمَا اسْتَخَلَّتْ مِنْ  
فَرِزْجِهَا)), وَإِنْ كُنْتَ كَذَبْتَ عَلَيْهَا فَذَلِكَ  
أَنْعَدَ لَكَ)). قَالَ سَفِيَّانَ : حَفِظْتَ مِنْ  
عَمْرُو وَقَالَ أَيُّوبُ : سَمِعْتَ سَعِيدَ بْنَ  
جَبَّارِ قَالَ : قُلْتُ لِابْنِ عَمْرَهِ رَجُلٌ لَا يَعْنِي  
إِصْبَاعَهُ السَّيَّاهَ وَالْوُسْطَى: وَفَرْقَ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَخْوَيِي بَنِي  
الْعَجَلَانَ، وَقَالَ: ((إِنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ أَنَّ أَحَدَكُمَا  
كَاذِبٌ فَهُلْ مِنْكُمَا تَائِبٌ؟)) ثَلَاثَ مَرَاتٍ.  
قَالَ سَفِيَّانَ : حَفِظْتَ مِنْ عَمْرُو وَأَيُّوبَ  
كَمَا أَخْبَرْتُكَ.

[راجح: ۵۳۱۱]

### ۴- باب التفریق بین المتعلاعنین

(۵۳۱۳) حدیثی إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ  
حَدَّثَنَا أَنَّسُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ عَبِيدِ اللَّهِ عَنْ  
نَافِعٍ أَنَّ إِبْنَ عَمْرَهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَهُ  
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَرَقَ بَيْنَ رَجُلٍ وَامْرَأَةٍ  
قَدْفَهَا، وَأَخْلَفَهُمَا. [راجح: ۴۷۴۸]

(۵۳۱۴) ہم سے مدد نے بیان کیا، کما ہم سے بھی نے بیان کیا، ان سے عبید اللہ نے کما مجھے نافع نے خبر دی اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ قبیلہ الصارکے ایک صاحب اور ان کی پیوی کے درمیان رسول اللہ ﷺ نے لعan کرایا تھا اور دونوں کے درمیان جدائی کر دی تھی۔

باب لعan کے بعد عورت کا پچہ (جس کو مرد کے کہ یہ میرا پچہ نہیں ہے) مال سے ملا دیا جائے گا (اسی کا پچہ کھلانے گا) (۵۳۱۵) ہم سے بھی بن بکیر نے بیان کیا، کما ہم سے مالک نے، کما کہ مجھ سے نافع نے بیان کیا اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ بنی کسم شیخیم نے ایک صاحب اور ان کی پیوی کے درمیان لعan کرایا تھا، پھر ان صاحب نے! پی پیوی کے لڑکے کا انکار کیا تو آنحضرت ﷺ نے دونوں کے درمیان جدائی کر دی اور لڑکا عورت کو دے دیا۔

باب امام یا حاکم لعan کے وقت یوں دعا کرے یا اللہ! جو اصل حقیقت ہے وہ کھول دے

(۵۳۱۶) ہم سے اسماعیل نے بیان کیا، کما کہ مجھ سے سلیمان بن بلاں نے بیان کیا، ان سے بھی بن سعید نے، کما کہ مجھے عبدالرحمن بن قاسم نے خبر دی، انسیں قاسم بن محمد نے اور انہیں ابن عباس علیہ السلام نے، انہوں نے بیان کیا کہ لعan کرنے والوں کا ذکر بنی کسم شیخیم کی مجلس میں ہوا تو عاصم بن عدی رضی اللہ عنہ نے اس پر ایک بات کی (کہ اگر میں اپنی پیوی کے ساتھ کسی کو پاؤں تو وہیں قتل کرڈاں) پھر واپس آئے تو ان کی قوم کے ایک صاحب ان کے پاس آئے اور ان سے کہا کہ میں نے اپنی پیوی کے ساتھ ایک غیر مرد کو پیا ہے۔ عاصم رضی اللہ عنہ کما کہ اس معاملہ میں میرا یہ اتنا میرا اس بات کی وجہ سے ہوا ہے (جس کے کہنے کی جرأت میں نے حضور اکرم ﷺ کے سامنے کی تھی) پھر وہ ان صاحب کو ساتھ لے کر آنحضرت ﷺ کے پاس گئے اور آنحضرت ﷺ کو اس صورت سے مطلع کیا جس میں انہوں نے اپنی

۵۳۱۴ - حدثنا مسند حدثنا يحيى عن عبيده الله أخبرني نافع عن ابن عمر قال لاعن النبي ﷺ بين رجال وأمرأة من الأنصار وفرق بينهما.

[راجع: ۴۷۴۸]

### ٣٥ - باب يلحق الولد بالملائكة

٥٣١٥ - حدثنا يحيى بن بکير حدثنا مالك قال: حدثني نافع عن ابن عمر أن النبي ﷺ لا عن بين رجال وأمرأة، فانتقى من ولديها ففرق بينهما، والحق الولد بالمرأة. [راجع: ۴۷۴۸]

### ٣٦ - باب قول الإمام :

اللهُمَّ بَينَ

٥٣١٦ - حدثنا إسماعيل قال: حدثنا سليمان بن بلاں عن يحيى بن سعيد أخبرني عبد الرحمن بن القاسم عن القاسم بن محمد عن ابن عباس الله عز وجل ذكر المتألعنان عند رسول الله ﷺ فقال عاصم بن عدی: في ذلك قوله ثم انصرف، فتاة رجل من قزويم فذكر له الله وجد مع أمرائه رجالاً فقال عاصم: ما انتليت بهذا الأمر إلا لقولي. فذهب به إلى رسول الله ﷺ فأخبره بذلك وجده غلينه امرأة وكان ذلك الرجل مصفرًا قليل اللحم سبط الشقر، وكان الذي

بیوی کو پایا تھا۔ یہ صاحب زرد رنگ، کم گوشت والے اور سیدھے بالوں والے تھے اور وہ جسے انہوں نے اپنی بیوی کے پاس پایا تھا گندی گٹھے جسم کا زرد، بھرے گوشت والا تھا اس کے بال یہت زیادہ گھنگھریا لے تھے۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا، اے اللہ! معاملہ صاف کر دے۔ چنانچہ ان کی بیوی نے جو پچھہ جناہ اسی شخص سے مشابہ تھا جس کے متعلق شوہر نے کہا تھا کہ انہوں نے اپنی بیوی کے پاس اسے پایا تھا۔ پھر حضور اکرم ﷺ نے دونوں کے درمیان لحاظ کرایا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے ایک شاگرد نے مجلس میں پوچھا، کیا یہ وہی عورت ہے جس کے متعلق حضور اکرم ﷺ نے فرمایا تھا کہ اگر میں کسی کو بلا شہادت سنگار کرتا تو اسے کرتا؟ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نہیں۔ یہ دوسری عورت تھی جو اسلام کے زمانہ میں علامیہ بند کاری کیا کرتی تھی۔

مگر گواہوں سے اس پر بد کاری ثابت نہیں ہوئی نہ اس نے اقرار کیا اسی وجہ سے اس پر حد نہ جاری ہو سکی۔

باب جب کسی نے اپنی بیوی کو تو تین طلاق دی اور بیوی نے عدت گزار کر دوسرے شوہر سے شادی کی لیکن دوسرے شوہر نے اس سے صحبت نہیں کی

(۵۳۱) ہم سے عمرو بن علی نے بیان کیا، کہا ہم سے بھی نے بیان کیا، کہا ہم سے ہشام نے بیان کیا، کہا کہ مجھ سے میرے والد نے بیان کیا اور ان سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اور ان سے بھی کم ٹھیک نہیں نے (دوسری سند اور حضرت امام بخاری رضی اللہ عنہ نے کہا کہ) ہم سے عثمان بن علی شیبہ نے بیان کیا، کہا ہم سے عبدہ نے بیان کیا، ان سے ہشام نے، علی شیبہ نے بیان کیا، کہا ہم سے عبدہ نے بیان کیا، ان سے ہشام نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ رفاقت قرطی بیٹھنے ایک خاتون سے نکاح کیا، پھر انہیں طلاق دے دی، اس کے بعد ایک دوسرے صاحب نے ان خاتون سے نکاح کر لیا، پھر وہ بھی کم ٹھیک نہیں نے خدمت میں حاضر ہوئیں اور اپنے دوسرے شوہر کا ذکر کیا اور کہا کہ وہ تو ان کے پاس آتے ہی نہیں اور یہ کہ ان کے پاس

وَجَدَ عِنْدَ أَهْلِهِ آدَمَ خَذْلًا كَثِيرَ الْخُمْ جَعْدًا قَطِيلًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((اللَّهُمَّ يَتَبَّعُنَّ بَنِي إِبْرَاهِيمَ شَهِيدًا بِالرِّجْلِ الَّذِي ذَكَرَ زَوْجَهَا أَنَّهُ وَجَدَ عِنْدَهَا، فَلَا عَنِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَتَبَّعُهَا فَقَالَ رَجُلٌ لِابْنِ عَبَّاسٍ: فِي الْمَجْلِسِ : هِيَ الَّتِي قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((أَنَّ رَجْمَتْ أَحَدًا بِغَيْرِ بَيِّنَةٍ لَرَجَمَتْ هَذِهِ)). فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ : لَا. بِلْكَ افْرَأَةً كَانَتْ تُظَهِّرُ السُّوءَ فِي الإِسْلَامِ۔ [راجع: ۴۲۳]

۳۷۔ بَابِ إِذَا طَلَقَهَا ثُمَّ تَزَوَّجَتْ  
بَعْدِ الْعِدَةِ زَوْجًا غَيْرَهُ  
فَلَمْ يَمْسِهَا

تو کیا وہ پہلے خاوند کے نکاح میں جائے گی؟  
۵۳۱۷ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلَى حَدَّثَنَا  
يَحْيَى حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ  
عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ح. حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا  
عَبْدَةً عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رِفَاعَةَ الْقَرَاطِيَّ تَزَوَّجَ امْرَأَةً ثُمَّ طَلَقَهَا، فَتَرَوَّجَتْ آخَرَ، فَأَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَتْ لَهُ أَنَّهُ لَا يَأْتِيهَا، وَأَنَّهُ لَيْسَ مَعَهُ إِلَّا مِثْلُ هَذِهِ فَقَالَ: ((لَا حَتَّى تَذُوقِي غَسِيلَتَهُ وَتَذُوقِ غَسِيلَتَكَ))۔

[راجع: ۲۶۳۹]

کپڑے کے پوجیسا ہے (انہوں نے پہلے شوہر کے ساتھ دوبارہ نکاح کی خواہش ظاہر کی لیکن) آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ نہیں۔ جب تک تم اس (دوسرے شوہر) کا مزانتہ چکھ لے اور یہ تمہارا مزانتہ چکھ لیں۔

پہلے شوہر سے تمہارا نکاح صحیح نہیں ہو گا۔

### ۳۸ - باب

#### باب اور آیت واللائی ینسن ان

یعنی ”تمہاری مطلقاً بیویوں میں سے جو حیض آنے سے مایوس ہو چکی ہوں، اگر تمہیں شبہ ہو“ کی تفسیر مجاہد نے کہا یعنی جن عورتوں کا حال تم کو معلوم نہ ہو کہ ان کو حیض آتا ہے یا نہیں آتا۔ اسی طرح وہ عورتیں جو بڑھاپے کی وجہ سے حیض سے مایوس ہو گئی ہیں۔ اسی طرح وہ عورتیں جو نابالغی کی وجہ سے ابھی حیض والی ہی نہیں ہوئی ہیں۔ ان سب قسم کی عورتوں کی عدت تین میٹنے ہیں۔

#### باب حاملہ عورتوں کی عدت یہ ہے

کہ بچہ جنیں

﴿وَاللَّاتِي يَنسَنُ مِنَ الْمَحِيضِ مِنْ نِسَاءِكُمْ إِذَا أَرْتَبَثُنَّهُ﴾ قَالَ مُجَاهِدٌ: إِذَا لَمْ تَعْلَمُوا بِعِصْنَى أَوْ لَا يَعْصِنَ، وَاللَّاتِي قَدْنَنْ عَنِ الْحِيْضِ وَاللَّاتِي لَمْ يَعْصِنَ فَعِدْتُهُنَّ نَلَّاتَةً أَشْهِرٍ

### ۳۹ - باب ﴿وَأَوْلَاتُ الْأَخْمَالِ

#### أَجْلَهُنَّ أَنْ يَضْغَنَ حَمْلَهُنَّ﴾

**تَسْبِيحٌ** جنتے ہی ان کی عدت ختم ہو جائے گی۔ تو یہ آیت ﴿وَأَوْلَاتُ الْأَخْمَالِ أَجْلَهُنَّ أَنْ يَضْغَنَ حَمْلَهُنَّ﴾ (الطلاق: ۳) مخصوص ہے اس آیت کی ﴿وَالَّذِينَ يَتَوَفَّوْنَ بِنَكْمٍ وَيَذْرُونَ أَرْوَاحَهَا يَرْتَبَثُنَّ بِإِنْسَنِيَّتِهِنَّ أَرْبَعَةً أَشْهُرٍ وَعَشْرُهُ﴾ (القرآن: ۲۳۳) اور حضرت علی بن ابی طالبؑ سے یہ منقول ہے کہ بعد الاجلين تک عدت کرے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ کا بھی یہی قول ہے لیکن باقی صحابہ سب اس کے خلاف ہیں اور ابن عباس رضی اللہ عنہ سے رجوع بھی منقول ہے۔ ایسے ہی عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے دو کتنے تھے جو چاہے میں اس سے مبلل کرنے کو تیار ہوں کہ سورہ طلاق آخر میں اتری اور اس سے وہ آیت والذین یتوفون منکم حاملہ عورتوں کے باب میں منسوب ہو گئی۔

(۵۳۱۸) ہم سے سچی بن کبیر نے بیان کیا، کہا ہم سے لیث بن سعد نے بیان کیا، ان سے جعفر بن ریبیعہ نے، ان سے عبد الرحمن بن ہرمز نے، کہا کہ مجھے خبر دی ابو سلمہ بن عبد الرحمن نے کہ زینب بنت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے اپنی والدہ نبی کریم ﷺ کی زوجہ مطہراہ ام سلمہ رضی اللہ عنہ سے خبر دی کہ ایک خاتون جو اسلام لائی تھیں اور جن کا نام سبیہ تھا، اپنے شوہر کے ساتھ رہتی تھیں، شوہر کا جب انتقال ہوا تو وہ حاملہ تھیں۔ ابو سنان بن عکک رضی اللہ عنہ نے ان کے پاس نکاح کا پیغام بھیجا لیکن انہوں نے نکاح کرنے سے انکار کیا۔ ابو سنان نے کہا کہ اللہ کی قسم! جب تک عدت کی دو مرتوں میں سے لمبی مدت نہ گزار لوں گی، تمہارے

۵۳۱۸ - حدَثَنَا يَحْيَى بْنُ بَكْرٍ حَدَثَنَا الْيَثُّ عنْ جَعْفَرٍ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ هُرْمَزِ الْأَغْرَجِ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ زَيْنَبَ بْنَتَ أَبِيهِ سَلَمَةَ أَخْبَرَتْهُ عَنْ أَمْهَا أَمْ سَلَمَةَ زَوْجِهِ أَبِيهِ أَنَّ امْرَأَةَ مِنْ أَسْلَمَ يُقَالُ لَهَا سَيِّدَةُ زَوْجِهِ كَانَتْ تَحْتَ رَوْجَهَا تُؤْفَى عَنْهَا وَهِيَ حَنْبَلٌ، فَخَطَبَهَا أَبُو السَّنَابِلِ بْنَ بَعْكَكٍ، فَأَبَتْ أَنْ تَنْكِحَهُ، فَقَالَ: ((وَاللَّهِ

لیے اس سے (جس سے نکاح وہ کرنا چاہتی تھیں) نکاح کرنا صحیح نہیں ہو گا۔ پھر وہ (وضع حمل کے بعد) تقریباً دس دن تک رکی رہیں۔ اس کے بعد حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اب نکاح کرو۔

ما يصلح أن تنكحه حتى تفدي آخر الأجلين). فمكثت قريباً من عشر ليالٍ ثم جاءت النبِيَّ ﷺ فقال: ((أنكحها))

[راجع: ٤٩٠٩]

**لکھنئے** ابوالسائل نے عورت کو یہ غلط مسئلہ سن کر اس کو بہ کامیا کہ بالفضل وہ اپنا نکاح ملتوی کر دے تو اس کے عزیز و اقواء جو اس وقت موجود نہ تھے آجائیں گے اور وہ اس کو سمجھا بجا کر مجھ سے نکاح پر راضی کر دیں گے۔ وہ متوں سے ایک وضع حمل کی مدت، دوسری چار ماہ دس دن کی مدت مراد ہے۔ جس کے لیے ابوالسائل نے فتویٰ دیا تھا حالانکہ حاملہ کی عدت وضع حمل ہے اور بن۔

(۵۳۱۹) ہم سے بھی بن بکیر نے بیان کیا، ان سے لیٹ نے، ان سے زیید نے کہ ابن شاہب نے انہیں لکھا کہ عبید اللہ بن عبد اللہ نے اپنے والد (عبد اللہ بن عتبہ بن مسعود) سے انہیں خبر دی کہ انہوں نے ابن الارقم کو لکھا کہ سیعہ اسلامیہ سے پوچھیں کہ نبی کریم ﷺ نے ان کے متعلق کیا فتویٰ دیا تھا تو انہوں نے فرمایا کہ جب میرے یہاں پکر پیدا ہو گیا تو آنحضرت نے مجھے فتویٰ دیا کہ اب میں نکاح کرلوں۔

(۵۳۲۰) ہم سے بھی بن قزوع نے بیان کیا، کہا ہم سے امام مالک نے بیان کیا، ان سے بشام بن عروہ نے، ان سے ان کے والد نے، ان سے مسور بن مخرمہ نے کہ سیعہ اسلامیہ اپنے شوہر کی وفات کے بعد چند دنوں تک حالت نفس میں رہیں، پھر نبی کریم ﷺ کے پاس آکر انہوں نے نکاح کی اجازت مانگی تو آنحضرت ﷺ نے انہیں اجازت دی اور انہوں نے نکاح کیا۔

باب اللہ کا یہ فرمانا کہ ”مطلقہ عورتیں اپنے کوتین طہرا تین حیض تک روکے رکھیں“ اور ابراہیم نے اس شخص کے بارے میں فرمایا جس نے کسی عورت سے عدت ہی میں نکاح کر لیا اور پھر وہ اس کے پاس تین حیض کی مدت گزرنے تک رہی کہ اس کے بعد وہ پسلے ہی شوہر سے جدا ہو گی۔ (اور یہ صرف اس کی عدت سمجھی جائے گی) دوسرے نکاح کی عدت کاشمار اس میں نہیں ہو گا لیکن زہری نے کہا کہ اسی میں دوسرے نکاح کی عدت کاشمار بھی ہو گا، یہی یعنی زہری کا قول سفیان کو

٥٣١٩ - حدثنا يحيى بن نكير عن الليث عن يزيد أن ابن شهاب كتب إليه أن عبيدة الله بن عبد الله أخبره عن أبيه أنه كتب إلى ابن أرقم أن يسأل سمعة الإسلامية كيف أفتاها النبي ﷺ، فقالت: أفتاني إذا وضفت أن أنكح. [راجع: ٣٩٩١]

٥٣٢٠ - حدثنا يحيى بن فزعه حدثنا مالك عن هشام بن غزوة عن أبيه عن المسنور بن مخرمة أن سمعة الإسلامية نفست بعد وفاة زوجها بليال، فجاءت النبي ﷺ فاستأذنته أن تنكح، فأذن لها فنكحت.

٤٠ - باب قول الله تعالى: ﴿وَالْمُطْلَقَاتُ يَرْبَصنَ بِأَنفُسِهِنَ ثَلَاثَةٌ فِرْوَاهٌ﴾ وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ: فِيمَنْ تَرْوَجُ فِي الْعِدَّةِ فَخَاضَتْ عِنْدَهُ ثَلَاثَ حِيْضٍ بَانَتْ مِنَ الْأُولِ، وَلَا تَحْسِبْ بِهِ لِمَنْ بَعْدَهُ. وَقَالَ الزُّهْرِيُّ: تَحْسِبْ وَهَذَا أَحَبُّ إِلَيْيَّ سَفِيَّانَ يَعْنِي قَوْلَ الزُّهْرِيِّ. وَقَالَ مَغْمُرٌ

زیادہ پسند تھا۔ عمر نے کہا کہ اقرات المرأة اس وقت بولتے ہیں جب عورت کا حیض قریب ہو۔ اسی طرح ”اقرات“ اس وقت بھی بولتے ہیں جب عورت کا طبر قریب ہو؛ جب کسی عورت کے پیٹ میں کبھی کوئی حمل نہ ہوا ہو تو اس کے لیے عرب کہتے ہیں۔ ”ماقرات بسلی قط“ یعنی اس کو کبھی پیٹ نہیں رہا۔

يَقَالُ أَفْرَاتِ الْمَرْأَةِ إِذَا دَنَّ حِينَصُهَا،  
وَأَفْرَاتِ إِذَا دَنَّ طُهْرُهَا. وَيَقَالُ مَا قَرَاتِ  
بِسَلِّي قَطُّ إِذَا لَمْ تَجْمَعْ وَلَدًا فِي بَطْنِهَا.

**لشیخ** قرء، حیض اور طبر دونوں معنوں میں آتا ہے۔ اسی لیے حضرت امام ابو حیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے ثلاثة فروع سے تین حیض مراد رکھے ہیں اور شافعی نے تین طبر۔ مگر امام ابو حیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا ذہب راجح ہے کہ طلاق طبر میں مشروط ہے حیض میں نہیں اب اگر کسی نے ایک طبر میں طلاق دی تو یا تو یہ طبر عدت میں شمار ہو گا۔ شافعیہ کہتے ہیں تب تو عدت تین طبر سے کم ٹھرے گی۔ اگر محسوب نہ ہو گا تو عدت تین طبر سے زائد ہو جائے گی۔ شافعیہ یہ جواب دیتے ہیں کہ دو طبر اور تیرے طبر کے ایک حصے کو تین طبر کہہ سکتے ہیں جیسے فرمایا (الْحَجَّ أَشَهُوْ مَقْلُومُث) (البقرة: ۷۶) حالانکہ حقیقت میں حج کے دو مینے دس دن ہیں۔

#### باب فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا کا واقعہ

#### ۴ - باب قصہ فاطمہ بنت قیس

##### اور اللہ تعالیٰ کا فرمان

”اور اپنے پروردگار اللہ سے ڈرتے رہو، انہیں ان کے گھروں سے نہ نکالو اور نہ وہ خود نکلیں، بھر اس صورت کے کہ وہ کسی کھلی بے حیائی کا ارتکاب کریں۔ یہ اللہ کی مقرر کی ہوئی حدیس ہیں اور جو کوئی اللہ کی حدود سے بڑھے گا، اس نے اپنے اوپر ظلم کیا۔ تجھے خبر نہیں شاید کہ اللہ اس کے بعد کوئی نئی بات پیدا کر دے۔“ ان مظلقات کو اپنی حیثیت کے مطابق رہنے کا مکان و جمل تم رہتے ہو اور انہیں شک کرنے کے لیے انہیں تکلیف مت پہنچاؤ اور اگر وہ حمل والیاں ہوں تو انہیں خرچ بھی دیتے رہو۔ ان کے حمل کے پیدا ہونے تک۔ آخر آیت اللہ تعالیٰ کے ارشاد ”بعد عسری سرما“ تک۔

فَوَاتَقُوا اللَّهُ رَبِّكُمْ لَا تُخْرِجُوهُنَّ مِنْ بَيْوَهُنَّ، وَلَا يَخْرُجُنَّ إِلَّا أَنْ يَأْتُنَّ بِفَاحِشَةٍ مُّبِيِّنَةٍ. وَتَلْكَ حُدُودُ اللَّهِ وَمَنْ يَتَعَدَّ حُدُودَ اللَّهِ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهُ، لَا تَذَرِي لَعْلَّ اللَّهِ يُعْدِثُ بَعْدَ ذَلِكَ أَمْرًا. أَسْكِنُوهُنَّ مِنْ حَيَّثُ سَكَنْتُمْ مِنْ وُجْدِكُمْ وَلَا تُضَارُوهُنَّ لِتُضَيِّقُوا عَلَيْهِنَّ، وَإِنْ كُنْ أُولَاتِ حَمْلٍ فَأَنْفِقُوا عَلَيْهِنَّ حَتَّى يَضْعَفَ حَمْلَهُنَّ - إِلَى قَوْلِهِ - بَعْدَ عُسْرٍ يُسْرًا۔

(۵۳۲۱-۵۳۲۲) ہم سے اسماعیل بن ابی اویس نے بیان کیا، کہا ہم سے امام مالک نے بیان کیا، کہا ہم سے یحییٰ بن سعید الفصاری نے، ان سے قاسم بن محمد اور سلیمان بن یسار نے، وہ دونوں بیان کرتے تھے کہ یحییٰ بن سعید بن العاص نے عبد الرحمن بن حکم کی صاحبزادی (عمرا) کو طلاق دے دی تھی اور ان کے باپ عبد الرحمن بن انسیں ان کے (شوہر کے) گھر سے لے آئے (عدت کے ایام گزرنے سے پہلے) عائشہ رضی اللہ عنہا

حدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ الْفَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ وَسَلِيمَانَ بْنِ يَسَارٍ أَنَّهُ سَمِعَهُمَا يَذْكُرُانِ أَنَّ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ بْنَ الْفَاسِمِ طَلَقَ بِنْتَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَكْمَ، فَانْتَقَلَهَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ، فَأَرْسَلَتْ

## طلاق کے بیان میں

کو جب معلوم ہوا تو انہوں نے مروان بن حکم کے پیال، جو اس وقت مدینہ کا امیر تھا، کہلوایا کہ اللہ سے ڈر اور لڑکی کو اس کے گھر (جہاں اسے طلاق ہوئی ہے) پہنچا دو؛ جیسا کہ سلیمان بن سیار کی حدیث میں ہے۔ مروان نے اس کا جواب یہ دیا کہ لڑکی کے والد عبد الرحمن بن حکم نے میری بات نہیں مانی اور قاسم بن محمد نے بیان کیا کہ (مروان نے ام المؤمنین کو یہ جواب دیا کہ) کیا آپ کو فاطمہ بنت قیس رض کے معاملہ کا علم نہیں ہے؟ (انہوں نے بھی اپنے شوہر کے گھر عدت نہیں گزاری تھی) عائشہ رض نے بتلایا کہ اگر تم فاطمہ کے واقعہ کا حوالہ نہ دیتے تو بھی تمہارا کچھ نہ بگزتا (کیونکہ وہ تمہارے لیے دلیل نہیں بن سکتا) مروان بن حکم نے اس پر کہا کہ اگر آپ کے نزدیک (فاطمہ رض کا ان کے شوہر کے گھر سے منتقل کرنا) ان کے اور ان کے شوہر کے رشتہ داری کے درمیان کشیدگی کی وجہ سے تھا تو یہاں بھی کی وجہ کافی ہے کہ دونوں (میاں یوں) کے درمیان کشیدگی تھی۔

**لشیخ** حضرت عائشہ رض کا مطلب یہ تھا کہ فاطمہ بنت قیس رض کی حدیث سے کیوں دلیل لیتے ہو، فاطمہ رض کا اس گھر سے نکل کر وہ گھر خوفناک تھا، کوئی کہتا ہے فاطمہ بد زبان عورت تھی۔

(۵۳۲۳-۵۳۲۲) ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا، کہا ہم سے غدر محمد بن جعفر نے بیان کیا، کہا ہم سے شعبہ بن حجاج نے بیان کیا، ان سے عبد الرحمن بن قاسم نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رض نے کہا، فاطمہ بنت قیس خدا سے ڈرتی نہیں! ان کا اشارہ ان کے اس قول کی طرف تھا (کہ مطلقہ باشہ کو) نفقہ و سکنی دینا ضروری نہیں جو کہتی ہے کہ طلاق باسں جس عورت پر پڑے اسے مسکن اور خرچ نہیں ملے گا۔

(۵۳۲۵-۵۳۲۶) ہم سے عمرو بن عباس نے بیان کیا، کہا ہم سے ابن مددی نے بیان کیا، کہا ہم سے سفیان نے بیان کیا، ان سے عبد الرحمن بن قاسم نے، ان سے ان کے والد نے کہ عروہ بن زیبر نے حضرت عائشہ رض سے کہا کہ آپ فلاہ (عمره) بنت حکم کا معاملہ نہیں دیکھتیں۔ ان کے شوہر نے انہیں طلاق باشہ دے دی اور وہ

عائشہ اُمُّ الْمُؤْمِنِينَ إِلَى مَرْوَانَ، وَهُوَ أَمِيرُ الْمَدِينَةِ أَتَقِ الْلَّهُ وَأَرْدُذُهَا إِلَى بَيْتِهَا. وَقَالَ مَرْوَانٌ فِي حَدِيثِ سَلِيمَانَ : إِنْ عَنْ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَكَمِ غَلَبَنِي. وَقَالَ الْفَقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ : أَوْ مَا يَلْعَكُ شَانِ فَاطِمَةَ بْنَتِ قَيْسِ رض ؟ قَالَتْ : لَا يَضُرُّكَ أَنْ لَا تَذَكَّرَ حَدِيثَ فَاطِمَةَ. فَقَالَ مَرْوَانٌ بْنُ الْحَكَمِ : إِنْ كَانَ بِكَ شَرٌّ فَحَسِبْكِ مَا يَئِنَّ هَذِينَ مِنَ الشَّرِّ.

[أطراfe في : ۵۳۲۳، ۵۳۲۵، ۵۳۴۷].

[أطراfe في : ۵۳۲۴، ۵۳۲۶، ۵۳۲۸].

**لشیخ** حانا ایک عذر کی وجہ سے تھا، کوئی کہتا ہے کہ وہ گھر خوفناک تھا، اس گھر سے نکل شئیر حدثنا غندر حدثنا شعفۃ عن عبد الرحمن بن القاسم عن أبيه عن عائشة أنها قالت: ما لفاطمة، إلا تغنى الله؟ يعني في قولهما: لَا سُكْنَى وَلَا نَفَقَةً.

[راجع: ۵۳۲۱، ۵۳۲۲]

(۵۳۲۵-۵۳۲۶) حدثنا عمرٌو بن عباسٌ حدثنا ابن مهديٌّ حدثنا سفيانٌ عن عبد الرحمن بن القاسمٍ عن أبيه قالَ : قالَ عزوةٌ بن الزبيرٌ لعائشةَ : ألم ترَى إِلَى فُلَانَةَ بِنْتَ الْحَكَمِ طَلَقَهَا زَوْجُهَا الْبَتَّةَ

وہاں سے نکل آئیں (عدت گزارے بغیر) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بتایا کہ جو کچھ اس نے کیا بہت برا کیا۔ عروہ نے کہا آپ نے فاطمہ رضی اللہ عنہا کے واقعہ کے متعلق نہیں سن۔ بتایا کہ اس کے لیے اس حدیث کو ذکر کرنے میں کوئی خیر نہیں ہے اور ابین ابی زنا نے ہشام سے یہ اضافہ کیا ہے اور ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے (عمروہ بنت حکم کے معاملہ پر) اپنی شدید نگواری کا اظہار فرمایا اور فرمایا کہ فاطمہ بنت قيس رضی اللہ عنہا تو ایک اجازہ جگہ میں تھیں اور اس کے چاروں طرف خوف اور وحشت برستی تھی، اس لیے نبی کریم ﷺ نے (وہاں سے منتقل ہونے کی) انہیں اجازت دے دی تھی۔

باب وہ مطلقہ عورت جس کے شوہر کے گھر میں کسی (چور وغیرہ یا خود شوہر کے اچانک اندر آجائے کا خوف ہو یا شوہر کے گھروالے بد کلامی کریں تو اس کو عدت کے اندر وہاں

سے اٹھ جانا درست ہے۔

**لشیخ** لیکن جس عورت کو طلاق رجعی دی جائے اس کے لیے سب کے نزدیک ممکن اور خرچ خالوند پر لازم ہو گا یعنی عدت پوری ہونے تک گو حاملہ نہ ہو اور طلاق بائن والی کے لیے بعض سلف نے ممکن واجب رکھا ہے اس آیت سے اسکو ہن، لیکن نفقہ واجب نہیں رکھا اور حاملہ عورت کے لیے وضع حمل تک ممکن اور خرچ سب نے لازم رکھا ہے لیکن غیر حاملہ میں جس کو طلاق بائن دی جائے اختلاف ہے۔ جیسے اور گزر چکا۔ حفیہ نے اس کے لیے بھی نفقہ اور ممکن واجب رکھا ہے کیونکہ آیت عام ہے اور حضرت عمر بن الخطاب کے قول سے دلیل لیتے ہیں کہ انہوں نے فاطمہ بنت قيس کی روایت کو رد کیا اور کہا ہم اللہ کی کتاب اور اپنے پیغمبر کی سنت ایک عورت کے کنہ پر نہیں چھوڑ سکتے جو معلوم نہیں اس نے یاد رکھایا ہوں گئی۔ حالانکہ حضرت عمر بن الخطاب نے باہم عورت کے لیے صرف ممکن کو لازم رکھا ہے کہ نفقہ اور سکنی صرف مطلقہ رجعی کے لیے واجب ہے مطلقہ بائن کے لیے واجب نہیں ہے۔ امام شوکانی نے اہل حدیث کا نہ ہب رکھا ہے کہ نفقہ اور سکنی صرف مطلقہ رجعی کے لیے واجب ہے مطلقہ بائن کے لیے واجب نہیں ہے مگر عورت حاملہ ہو اسی طرح وفات کی عدت میں بھی نفقہ اور سکنی واجب نہیں ہے مگر جب حاملہ ہو۔

(۵۳۲۸-۵۳۲۷) حدیثی حبان أخبرنا عبد الله أخبرنا ابن جریج عن ابن شهاب عن عروة أن عائشة أنكرت ذلك على فاطمة. [راجع: ۵۳۲۱، ۵۳۲۲]

عبد اللہ بن مبارک نے خبر دی، کہا ہم کو ابن جرجیج نے خبر دی، انہیں ابن شاب نے، انہیں عروہ نے کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فاطمہ بنت قيس رضی اللہ عنہا کی اس بات کا (کہ مطلقہ بائن کو نفقہ و سکنی نہیں ملے گا) انکار کیا۔

**لشیخ** جو وہ کہتی تھی کہ تین طلاق والی کے لیے نہ ممکن ہے نہ خرچ۔ حدیث سے ترجمہ باب نہیں نکلا مگر حضرت امام بخاری

فخر جلت؟ فقلت: بنس ما صنعت. قال: ألم تسمع في قول فاطمة؟ قالت: أما إنها ليس لها خير في ذكر هذا الحديث. وزاد ابن أبي الزناد عن هشام عن أبيه: عابت عائشة أشد العيب، وقلت: إن فاطمة كانت في مكان وخش فخيف على ناحيتها فلذلك أرخص لها النبي صلى الله عليه وسلم.

[راجع: ۵۳۲۱، ۵۳۲۲]

٤٢ - باب المطلقة إذا خشي عليها في مسكن زوجها أن يقتحم عليها، أو تبذو على أهلها بفاحشة.

وَمُتَّهِّنَ نے اپنی عادت کے موافق اس کے درست طریق کی طرف اشارہ کیا جس میں یہ مذکور ہے کہ حضرت عائشہؓ پئی تھی نے فاطمہ بنت قیسؓ پئی تھی سے کہا کہ تیری زبان نے تمہارے کو نکلایا تھا۔

**باب اللہ تعالیٰ کا یہ فرمانا کہ عورتوں کے لیے یہ جائز نہیں کہ اللہ نے ان کے رحموں میں جو پیدا کر رکھا ہے اسے وہ چھپا رکھیں کہ حیض آتا ہے یا حمل ہے۔**

(۵۳۲۹) ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا، کہا ہم سے شعبہ بن حجاج نے، ان سے حکم بن عتبہ نے، ان سے ابراہیم نجعیتے، ان سے اسود بن یزید نے اور ان سے عائشہؓ پئی تھی نے بیان کیا کہ جب نبی کریم ﷺ نے (حجۃ الوداع میں) کوچ کا ارادہ کیا تو دیکھا کہ صفیہؓ پئی تھی اپنے خیمہ کے دروازے پر غمگین کھڑی ہیں۔ آنحضرت ﷺ نے ان سے فرمایا ”عفری“ یا (فرمایا راوی کو تسلیق تھا) ”حلقی“ معلوم ہوتا ہے کہ تم ہمیں روک دو گی؟ گیا تم نے قربانی کے دن طواف کر لیا ہے؟ انہوں نے عرض کی کہ جی ہاں۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ پھر چلو۔

(عقری حلقی عرب میں پیار کے الفاظ ہیں اس سے بدعا مقصود نہیں ہے۔ عقری یعنی اللہ تھجھ کو زخمی کرے۔ حلقی تیرے حلق میں زخم ہو۔ اس حدیث کی مطابقت باب سے یوں ہے کہ آپ نے صرف صفیہؓ پئی تھی کا قول ان کے ماضی ہونے کے پارے میں تسلیم فرمایا تو معلوم ہوا کہ خاوند کے مقابلہ میں بھی یعنی رجعت اور سقوط رجعت اور عدت گزر جانے وغیرہ ان امور میں عورت کے قول کی تصدیق کی جائے گی۔)

**باب اور اللہ کا سورہ بقر میں یہ فرمانا کہ عدت کے اندر عورتوں کے خاوندان کے زیادہ حقدار ہیں یعنی رجعت کر کے اور اس بات کا بیان کہ جب عورت کو ایک یادو طلاق دی ہوں تو کیوں کر رجعت کرے**

(۵۳۳۰) مجھ سے محمد بن سلام نے بیان کیا، کہا ہم کو عبد الوہاب ثقفی نے خردی، ان سے یونس بن عیید نے بیان کیا، ان سے امام حسن بصری نے بیان کیا کہ معقل بن یاسارؓ پئی تھی نے اپنی بنت جیلہ کا نکاح کیا، پھر (ان کے شوہرنے) انہیں ایک طلاق دی۔

(۵۳۳۱) مجھ سے محمد بن شمس نے بیان کیا، کہا ہم سے عبد الاعلیٰ نے

**٤٣ - باب فَوْلَ اللَّهِ تَعَالَى :**

﴿وَلَا يَجْعَلُ لَهُنَّ أَنْ يَكْتُمُنَ مَا خَلَقَ اللَّهُ فِي أَرْخَامِهِ﴾ مِنَ الْحَيْضِ وَالْحَمْلِ

۵۳۲۹ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَزَبٍ حَدَّثَنَا شَعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْنَدِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ : لَمَّا أَرَادَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يَنْفُرَ، إِذَا صَفَيَّةُ عَلَى بَابِ خَبَائِهَا كَتَبَتْ، فَقَالَ لَهَا : (عَفْرَى أَوْ حَلْقَى إِنْكِ لَحَابِسْتَنَا، أَكْنَتِ أَكْنَتِ يَوْمَ النَّحْرِ؟) قَالَتْ : نَعَمْ.

قال : ((فأنفري إِذَا)). [راجع: ۲۹۴]

**٤ - باب ﴿وَبِعُولَتِهِنَّ أَحَقُّ**

**بِرَدَهِنَّ﴾**

فِي الْعِدَّةِ وَكَيْفَ يُرَاجِعُ الْمَرْأَةِ إِذَا طَلَقَهَا وَاحِدَةً أَوْ ثَنَيْنِ

۵۳۳۰ - حدیثی مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا عَنْ الْوَهَابِ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ : زَوْجٌ مَعْقِلٌ أَخْتَهُ فَطَلَقَهَا تَطْلِيقَةً.

[راجع: ۴۵۲۹]

۵۳۳۱ - وَحَدِيثِي مُحَمَّدٌ بْنُ الْمُشَّى

بیان کیا، کہا ہم سے سعید بن ابی عوبہ نے، ان سے قادہ نے، کہا ہم سے امام حسن بصری نے بیان کیا کہ معقل بن یسار رضی اللہ عنہ کی بین ایک آدمی کے نکاح میں تھیں، پھر انہوں نے انہیں طلاق دے دی، اس کے بعد انہوں نے تمہائی میں عدت گزاری۔ عدت کے دن جب ختم ہو گئے تو ان کے پہلے شوہرنے ہی پھر معقل رضی اللہ عنہ کے پاس ان کے لیے نکاح کا پیغام بھیجا۔ معقل کو اس پر بڑی غیرت آئی۔ انہوں نے کما جب وہ عدت گزار رہی تھی تو اسے اس پر قدرت تھی (کہ دور ان عدت میں رجعت کر لیں لیکن ایسا نہیں کیا) اور اب میرے پاس نکاح کا پیغام بھیجا ہے۔ چنانچہ وہ ان کے اور اپنی بیٹنے کے درمیان میں حائل ہو گئے۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ ”اور جب تم اپنی عورتوں کو طلاق دے چکو اور وہ اپنی مدت کو پہنچ جکھیں تو تم انہیں مت روکو“ آخر آیت تک ”پھر رسول اللہ ﷺ نے انہیں بلا کر یہ آیت سنائی تو انہوں نے ضد چھوڑ دی اور اللہ کے حکم کے سامنے جھک گئے۔

الحدیث کا قول یہ ہے کہ عدت گزر جانے کے بعد رجعت نکاح جدید سے ہوتی ہے اور عدت کے اندر عورت سے جماع کرنا ہی رجعت کے لیے کافی ہے۔

(۵۳۳۲) ہم سے قتبیہ نے بیان کیا، کہا ہم سے یاث بن سعد نے بیان کیا، ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمر بن خطاب رضی اللہ عنہما نے اپنی بیوی کو ایک طلاق دی تو اس وقت وہ حافظہ تھیں۔ رسول اللہ ﷺ نے ان کو حکم دیا کہ رجعت کر لیں اور انہیں اس وقت تک اپنے ساتھ رکھیں جب تک وہ اس حیض سے پاک ہونے کے بعد پھر دوبارہ حافظہ نہ ہوں۔ اس وقت بھی ان سے کوئی تفرض نہ کریں اور جب وہ اس حیض سے بھی پاک ہو جائیں تو اگر اس وقت انہیں طلاق دینے کا ارادہ ہو تو طریق میں اس سے پہلے کہ ان سے ہم بستری کریں، طلاق دیں۔ پس یہی وہ وقت ہے جس کے متعلق اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے کہ اس میں عورتوں کو طلاق دی جائے اور عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے اگر اس کے (مطلقہ ملاشہ کے) بارے میں سوال کیا جاتا تو سوال کرنے والے سے وہ کہتے کہ اگر تم نے تین

حدَّثَنَا عَبْدُ الْأَغْلَى حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَاتَةَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ أَنَّ مَعْقِلَ بْنَ يَسَارَ كَانَتْ أَخْتُهُ تَحْتَ رَجُلًا فَطَلَّقَهَا، ثُمَّ حَلَّ عَنْهَا حَتَّى انْفَضَّتْ عِدَّتُهَا، ثُمَّ خَطَّبَهَا، فَحَمِيَ مَعْقِلٌ مِنْ ذَلِكَ آتَهَا فَقَالَ: خَلَّ عَنْهَا وَهُوَ يَقْدِرُ عَلَيْهَا ثُمَّ يَخْطُبُهَا، فَحَالَ بَيْنَهَا، فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى ۝ وَإِذَا طَلَقْتُمُ النِّسَاءَ فَلْيَغْنِ أَجَلَهُنَّ فَلَا تَغْضُلُوهُنَّ ۝ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ فَدَعَاهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَأَ عَلَيْهِ، فَتَرَكَ الْحَمِيمَةَ، وَأَسْتَقَادَ لِأَمْرِ اللَّهِ.

[راجع: ۴۵۲۹]

۵۳۳۲ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا الْلَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا طَلَقَ امْرَأَةً لَهُ وَهِيَ حَائِضٌ تَطْلِيقَةً وَاحِدَةً، فَأَمَرَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُوَاجِعَهَا ثُمَّ يُمْسِكَهَا حَتَّى تَطْهُرَ، ثُمَّ تَحِضَّ عَنْدَ حَيْضَةِ أُخْرَى، ثُمَّ يُمْهِلُهَا حَتَّى تَطْهُرَ مِنْ حَيْضِهَا، فَإِنْ أَرَادَ أَنْ يُطْلِقَهَا فَلْيُطْلِقَهَا حِينَ تَطْهُرَ مِنْ قَبْلِ أَنْ يُجَامِعَهَا، فَتَلْكِيلُ الْعِدَّةِ الَّتِي أَمْرَ اللَّهُ أَنْ تُطْلِقَ لَهَا النِّسَاءَ، وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ إِذَا سُئِلَ عَنْ ذَلِكَ قَالَ لِأَحْدَاهُمْ: إِنْ كُنْتَ طَلَقْتَهَا ثَلَاثَةً فَقَدْ حُرِّمَتْ عَلَيْكَ حَتَّى تُنْكِحَ زَوْجًا

طلاق دے دی ہیں تو پھر تمہاری بیوی تم پر حرام ہے۔ یہاں تک کہ وہ تمہارے سوا دوسرا شوہر سے نکاح کرے۔ غیر قتبیۃ (ابو الجھم) کے اس حدیث میں لیٹ سے یہ اضافہ کیا ہے کہ (انہوں نے بیان کیا کہ) مجھ سے نافع نے بیان کیا اور ان سے ابن عمرؓ نے کہا کہ اگر تم نے اپنی بیوی کو ایک یادو طلاق دے دی ہو۔ تو تم اسے دوبارہ اپنے نکاح میں لاسکتے ہو) کیونکہ نبی کرم ﷺ نے مجھے اس کا حکم دیا تھا۔

#### باب حافظہ سے رجعت کرنا

(۵۳۳۳) ہم سے حاجج نے بیان کیا، کہا ہم سے یزید بن ابراہیم نے بیان کیا، کہا ہم سے محمد بن سیرین نے بیان کیا، کہا مجھ سے یونس بن جبیر نے بیان کیا کہ میں نے ابن عمرؓ سے پوچھا تو انہوں نے بتلایا کہ ابن عمرؓ نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی، اس وقت وہ حافظہ تھیں۔ پھر حضرت عمر بن الخطاب نے اس کے متعلق نبی کرم ﷺ سے پوچھا تو آخر خضرت ﷺ نے حکم دیا کہ ابن عمرؓ اپنی بیوی سے رجوع کر لیں، پھر جب طلاق کا صحیح وقت آئے تو طلاق دیں (یونس بن جبیر نے بیان کیا کہ ابن عمرؓ سے) میں نے پوچھا کہ کیا اس طلاق کا بھی شمار ہوا تھا؟ انہوں نے بتلایا کہ اگر کوئی طلاق دینے والا شرع کے احکام بجا لانے سے عاجز ہو یا احتق بے وقوف ہو (تو کیا طلاق نہیں پڑے گی؟) باب جس عورت کا شوہر مر جائے وہ چار مہینے دس دن تک سوگ منائے۔

زہری نے کہا کہ کم عمر لڑکی کا شوہر بھی اگر انتقال کر گیا ہو تو میں اس کے لیے بھی خوشبو کا استعمال جائز نہیں سمجھتا کیونکہ اس پر بھی عدت واجب ہے ہم سے عبداللہ بن یوسف تیسی نے بیان کیا، کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی، انہیں عبداللہ بن ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم نے، انہیں حمید بن نافع نے اور انہیں زینب بنت ابی سلمہ رضی اللہ عنہا نے ان تین احادیث کی خبر دی۔

غیرہ وزاد فیہ غیرہ عنِ الْبَیْث : حدیث  
نافع قال ابن عمر: لوْ طَلَقْتَ مَرْأَةً أَوْ  
مَرْأَيْنِ فَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
أَمْرَنِي بِهَذَا.

[راجع: ۴۹۰۸]

#### ٤٥ - باب مراجعة الحائض

٥٣٣٣ - حدثنا خجاج حدثنا يزيد بن إبراهيم حدثنا محمد بن سيرين حدثني يonus بن جبير سألت ابن عمر فقل طلق ابن عمر امرأته وهي حائض فسأل عمر النبي صلى الله عليه وسلم فأمره أن يرجعها ثم يطلق من قبل عذرها) قلت: أتعذر بذلك التطليقة قال: ((أرأيت إن عجز واستحق)).

[راجع: ۴۹۰۸]

#### ٤٦ - باب تحد المتأوفى عنها

رَوَجُهَا أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا  
وقال الزهربي : لا أرى أن تقرب الصبي  
المتأوفى عنها الطيب لأن عذريها العدة.  
حدثنا عبد الله بن يوسف أخبرنا مالك  
عن نافع عن عبد الله بن أبي بكر بن  
محمد بن عمر وبن حزم عن حميد بن  
نافع عن زينب ابنة أبي سلمة أنها أخبرته  
هذه الأحاديث الثلاثة.

(۵۳۳۴) زینب بنت خدا نے بیان کیا کہ میں نبی کشم سلیمان کی زوجہ مطہرا محبیہ بنت خدا کے پاس اس وقت گئی جب ان کے والد ابوسفیان بن حرب خلیفہ کا انتقال ہوا تھا۔ ام جبیہ نے خوشبو منگوائی جس میں خلوق خوشبو کی زرودی یا کسی اور چیز کی ملاوٹ تھی، پھر وہ خوشبو ایک لوڈی نے ان کو لگائی اور ام المؤمنین نے خود اپنے رخاروں پر اسے لگایا۔ اس کے بعد کما کہ واللہ! مجھے خوشبو کے استعمال کی کوئی خواہش نہیں تھی لیکن میں نے رسول اللہ سلیمان سے سنائے آنحضرت سلیمان نے فرمایا کہ کسی عورت کے لیے جو اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتی ہو جائز نہیں کہ وہ تین دن سے زیادہ کسی کا سوگ منائے سوا شوہر کے (کہ اس کا سوگ) چار میئن دس دن کا ہے۔

(۵۳۳۵) حضرت زینب بنت خدا نے بیان کیا کہ اس کے بعد میں ام المؤمنین زینب بنت جحش بنت خدا کے یہاں اس وقت گئی جب ان کے بھائی کا انتقال ہوا۔ انہوں نے بھی خوشبو منگوائی اور استعمال کی اور کما کہ واللہ! مجھے خوشبو کے استعمال کی کوئی خواہش نہیں تھی لیکن میں نے رسول اللہ سلیمان کو بر سر منبریہ فرماتے سنائے کہ کسی عورت کے لیے جو اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتی ہو یہ جائز نہیں کہ کسی میت پر تین دن سے زیادہ سوگ منائے، صرف شوہر کے لیے چار میئن دس دن کا سوگ ہے۔

(۵۳۳۶) زینب بنت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ میں نے ام سلمہ رضی اللہ عنہا کو بھی یہ کہتے سنا کہ ایک خاتون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں اور عرض کیا یا رسول اللہ! میری بڑی کی کے شوہر کا انتقال ہو گیا ہے اور اس کی آنکھوں میں تکلف ہے تو کیا وہ سرمدہ لگا سکتی ہے؟ آنحضرت سلیمان نے اس پر فرمایا کہ نہیں، دو تین مرتبہ (آپ نے یہ فرمایا) ہر مرتبہ یہ فرماتے تھے کہ نہیں! پھر آنحضرت سلیمان نے فرمایا کہ یہ (شرعی عدت) چار میئن اور دس دن ہی کی ہے۔ جاہلیت میں تو تمیں سال بھر تک میجنگی چھینکنی پڑتی تھی اب کہیں

۵۳۳۴- قالت زينب : دخلت على أم حبيبة زوج النبي ﷺ حين توفى أبوها أبو سفيان بن حرب ، فدعنت أم حبيبة بطيبة فيه صفرة أو غيره ، فذهبت منه جارية ثم مسنت بغار ضيئها ثم قالت : أما والله ما لي بالطيب من حاجة ، غير أنى سمعت رسول الله ﷺ يقول : ((لا يجعل لامرأة تؤمن بالله واليوم الآخر أن تجده على ميت فوق ثلاثة أيام ، إلا على زوج أربعة أشهر وعشرين )) . [راجع : ۱۲۸۰]

۵۳۳۵- قالت زينب : فدخلت على زينب ابنة جخش حين توفى أخوها ، فدعنت بطيب فمسنت منه ثم قالت : أما والله ما لي بالطيب من حاجة ، غير أنى سمعت رسول الله ﷺ يقول على المنبر ((لا يجعل لامرأة تؤمن بالله واليوم الآخر أن تجده على ميت فوق ثلاثة أيام ، إلا على زوج أربعة أشهر وعشرين )) . [راجع : ۱۲۸۲]

۵۳۳۶- قالت زينب وسمعت أم سلمة تقول : جاءت امرأة إلى رسول الله ﷺ ، فقالت : يا رسول الله ، إن ابنتي توفى عنها زوجها وقد اشتكت عندها أفنكحهـ؟ فقال رسول الله ﷺ : (( لا مرثتين أو ثلاثة )) . كل ذلك يقول : لا . ثم قال رسول الله ﷺ : (( إنما هي أربعة أشهر وعشرين ، وقد كانت إحداها في

عدت سے باہر ہوتی تھی)۔

(۷) (۵۳۳) حمید نے بیان کیا کہ میں نے زینب بنت ام سلمہ پئی اتنی سے پوچھا کہ اس کا کیا مطلب ہے کہ ”سال بھر تک میں گنی چھینکنی پڑتی تھی؟“ انہوں نے فرمایا کہ زمانہ جاہلیت میں جب کسی عورت کا شوہر مر جاتا تو وہ ایک نایت نگ و تاریک کو ٹھڑی میں داخل ہو جاتی۔ سب سے برے کپڑے پہنچتی اور خوبصورت استعمال ترک کر دیتی۔ یہاں تک کہ اسی حالت میں ایک سال گزر جاتا پھر کسی چوپائے گدھے یا کبکبی یا پرندہ کو اس کے پاس لایا جاتا اور وہ عدت سے باہر آنے کے لیے اس پر ہاتھ پھیرتی۔ ایسا کم ہوتا تھا کہ وہ کسی جانور پر ہاتھ پھیر دے اور وہ مر نہ جائے۔ اس کے بعد وہ نکالی جاتی اور اسے میغثی دی جاتی جسے وہ چھینکتی۔ اب وہ خوبصورت کوئی بھی چیز استعمال کر سکتی تھی۔ امام مالک سے پوچھا گیا کہ ”تفصیل“ کا کیا مطلب ہے تو آپ نے فرمایا وہ اس کا جسم چھوتی تھی۔

#### باب عورت عدت میں سرمه کا استعمال نہ کرے

(۸) (۵۳۴) ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا، کہا ہم سے شعبہ نے، کہا ہم سے حمید بن نافع نے، ان سے زینب بنت ام سلمہ پئی اتنی نے اپنی والدہ سے کہ ایک عورت کے شوہر کا انتقال ہو گیا، اس کے بعد اس کی آنکھ میں تکلیف ہوئی تو اس کے گھر والے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ سے سرمه لگانے کی اجازت مانگی۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ سرمه (زمانہ عدت میں) نہ لگاؤ۔ (زمانہ جاہلیت میں) تمہیں بدترین کپڑے میں وقت گزارنا پڑتا تھا، یا (راوی کو شک تھا کہ یہ فرمایا کہ) بدترین گھر میں وقت (عدت) گزارنا پڑتا تھا۔ جب اس طرح ایک سال پورا ہو جاتا تو اس کے پاس سے کتاب گزرتا اور وہ اس پر میغثی چھینکتی (جب عدت سے باہر آتی) پس سرمه نہ لگاؤ۔ یہاں تک کہ چار میئنے دس دن گزر جائیں اور میں نے زینب

الْجَاهِلِيَّةِ تَنْمِي بِالْبَغْرَةِ عَلَى رَأْسِ الْحَوْلِ). [طرفاہ فی : ۵۳۸، ۵۳۶].

۵۳۷ - قَالَ حُمَيْدٌ : فَقُلْتُ لِزَيْنَبَ وَمَا تَرْمِي بِالْبَغْرَةِ عَلَى رَأْسِ الْحَوْلِ؟ فَقَالَتْ زَيْنَبُ : كَانَتِ الْمَرْأَةُ إِذَا تُؤْتَيَ عَنْهَا زَوْجُهَا دَخَلَتْ حِفْشًا وَلَبَسَتْ شَرْبَابًا وَلَمْ تَمْسَ طَيْبًا حَتَّى تَمُرَ بِهَا سَنَةً، ثُمَّ تُؤْتَى بِدَائِبَةٍ حِمَارًا أَوْ شَاةً أَوْ طَاغِيرًا فَتَفْتَضُ بِهِ، فَلَمَّا تَفْتَضُ بِشَيْءٍ إِلَّا مَاتَ، ثُمَّ تَخْرُجُ فَتَفْغِطُ بَغْرَةً فَتَرْمِي، ثُمَّ تَرَاجِعُ بَعْدَ مَا شَاءَتْ مِنْ طَيْبٍ أَوْ غَيْرِهِ. سُلَيْمَانُ مَالِكُ رَحْمَةُ اللهِ : مَا تَفْتَضُ بِهِ؟ قَالَ : تَمْسَخُ بِهِ جِلْدَهَا.

#### ٤٧ - بَابُ الْكُحْلِ لِلْحَادِيَةِ

۵۳۸ - حَدَّثَنَا آدُمُ بْنُ أَبِي إِيَّاسٍ حَدَّثَنَا شَعْبَةُ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ نَافِعٍ عَنْ زَيْنَبِ ابْنَةِ أُمِّ سَلَمَةَ عَنْ أُمَّهَا أَنَّ امْرَأَةً تُؤْتَى زَوْجَهَا، فَخَشُّوا عَيْنَهَا، فَأَتَوْنَا رَسُولَ اللهِ ﷺ فَاسْتَأْذَنُوهُ فِي الْكُحْلِ، فَقَالَ : ((لَا تَكْحُلْ، قَدْ كَانَتِ إِنْدَاهُكُنْ تَمْكُثُ فِي شَرْبَابٍ أَخْلَاصِهَا، أَوْ شَرْبَابَهَا). فَإِذَا كَانَ حَوْلَ فَمَرَّ كَلْبٌ رَمَتْ بِبَغْرَةٍ فَلَا حَتَّى تَمْضِي أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ وَعَشْرَ). وَسَمِعَتْ زَيْنَبَ ابْنَةَ أُمِّ سَلَمَةَ تُحَدِّثُ عَنْ أُمِّ حَيْيَةَ أَنَّ السَّلَيْلَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ :

[راجع: ۵۳۳۶]

بنت ام سلمہ سے نا، وہ ام جبیہ سے بیان کرتی تھیں کہ نبی کرم ملکہ  
نے فرمایا۔

(۵۳۳۹) ایک مسلمان عورت جو اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتی ہو۔ اس کے لیے جائز نہیں کہ وہ کسی (کی وفات) کا سوگ تین دن سے زیادہ منائے سوا شوہر کے کہ اس کے لیے چار میں دس دن ہیں۔

(۵۳۴۰) ہم سے مدد نے بیان کیا، کہا ہم سے بشر نے بیان کیا، کہا ہم سے سلسلہ بنت علقہ نے بیان کیا، ان سے محمد بن سیرین نے کہ ام عطیہ بنت حنفیہ نے بیان کیا کہ ہمیں منع کیا گیا ہے کہ شوہر کے سوا کسی کا سوگ تین دن سے زیادہ منائیں۔

باب زمانہ عدت میں حیض سے پاکی کے وقت عود کا استعمال  
کرنا جائز ہے

(۵۳۴۱) مجھ سے عبد اللہ بن عبد الوہاب نے بیان کیا، کہا ہم سے حماد بن زید نے بیان کیا، ان سے ایوب نے، ان سے خصہ نے اور ان سے ام عطیہ بنت حنفیہ نے بیان کیا کہ ہمیں اس سے منع کیا گیا کہ کسی میت کا تین دن سے زیادہ سوگ منائیں سوا شوہر کے کہ اس کے لیے چار میں دس دن کی عدت تھی۔ اس عرصہ میں ہم نہ سرمه لگاتے نہ خوشبو استعمال کرتے اور نہ رنگ کپڑا پہننے تھے۔ البتہ وہ کپڑا اس سے الگ تھا جس کا (دھاگا) بننے سے پہلے ہی رنگ دیا گیا ہو۔ ہمیں اس کی اجازت تھی کہ اگر کوئی حیض کے بعد غسل کرے تو اس وقت انفار کا تھوڑا سا عود استعمال کر لے اور ہمیں جنازہ کے پیچھے چلنے کی بھی ممانعت تھی۔

عورتوں کا جنازہ کے ساتھ جنا اس لیے منع ہے کہ عورتیں کمزور دل اور بے صبر ہوتی ہیں۔ اس صورت میں ان سے خلاف شرع امور کا ارتکاب ممکن ہے اس لیے شرع شریف نے ابتداء میں عورتوں کو اس سے روک دیا۔ اسی لیے عورتوں کا قبرستان میں جانا منع ہے۔  
باب سوگ والی عورت یعنی کہ دھاری دار کپڑے پہن

سکتی ہے

۵۳۴۰ - ((لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ مُسْلِمَةٍ تُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ تُجْدِي فَوْقَ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ، إِلَّا عَلَى زَوْجِهَا أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا)). [راجع: ۱۲۸۰]

۵۳۴۱ - حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا بَشْرٌ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ عَلْقَمَةَ عَنْ مُحَمَّدٍ بْنِ سَرِينَ قَالَتْ أُمُّ عَطِيَّةَ : نَهِيَنَا أَنْ نُجِدَ أَكْثَرَ مِنْ ثَلَاثٍ إِلَّا بِزَوْجٍ. [راجع: ۳۰۳]

۴۸ - باب الْقُسْنَطِ لِلْحَادَةِ عِنْدَ

### الظُّهُرِ

۵۳۴۲ - حدیثی عنْدَ اللهِ بنْ عبدِ الوهَّابِ حَدَّثَنَا حَمَادَةَ بْنُ زَيْدٍ عَنْ آيُوبَ عَنْ حَفْصَةَ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ : كَنَّا نَنْهَى أَنْ نُجِدَ عَلَى مَيْتٍ فَوْقَ ثَلَاثٍ إِلَّا عَلَى زَوْجٍ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا. وَلَا نَكْتَحِلُ، وَلَا نَطِيبُ، وَلَا نَلْبِسُ ثَوْتَنَا مَصْبُوغًا، إِلَّا ثَوْبَ عَصْبٍ. وَقَدْ رَخَصَ لَنَا عِنْدَ الظُّهُرِ إِذَا اغْتَسَلْتَ إِحْدَانَا مِنْ مَحِيطِهَا فِي نُبَذَةٍ مِنْ كُسْتَ أَفْقَارٍ، وَكَنَّا نَنْهَى عَنِ اتِّبَاعِ الْجَنَانِزِ. [راجع: ۳۱۳]

عورتوں کا جنازہ کے ساتھ جنا اس لیے منع ہے کہ عورتیں کمزور دل اور بے صبر ہوتی ہیں۔ اس صورت میں ان سے خلاف شرع امور کا ارتکاب ممکن ہے اس لیے شرع شریف نے ابتداء میں عورتوں کو اس سے روک دیا۔ اسی لیے عورتوں کا قبرستان میں جانا منع ہے۔  
باب تلبیس الحادۃ ثیاب

الْعَصْبِ

(۵۳۴۲) ہم سے فضل بن دکین نے بیان کیا، کہا ہم سے عبد السلام بن حرب نے بیان کیا، ان سے ہشام بن حسان نے، ان سے حصہ بنت سیرن نے اور ان سے ام عطیہ بنت شیخ نے کہ نبی کرم ﷺ نے فرمایا جو عورت اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتی ہوا س کے لیے جائز نہیں کہ تین دن سے زیادہ کسی کا سوگ منائے سوا شہر کے وہ اس کے سوگ میں نہ سرمه لگائے نہ رنگا ہوا کپڑا پہنے مگر یہن کا دھاری دار کپڑا (جو بننے سے پہلے ہی رنگا گیا ہو)

(۵۳۴۳) امام بخاری کے شیخ الفصاری نے بیان کیا کہ ہم سے ہشام بن حسان نے بیان کیا، کہا ہم سے حصہ بنت سیرن نے اور ان سے ام عطیہ نے کہ نبی کرم ﷺ نے منع فرمایا (کسی میت پر) خاوند کے سوا تین دن سے زیادہ سوگ کرنے سے اور (فرمایا کہ) خوشبو کا استعمال نہ کرے، سوا طریکے وقت جب حیض سے پاک ہو تو تمہوا ساعد (قسط) اور (مقام) اظفار (کی خوشبو استعمال کر سکتی ہے) ابو عبد اللہ (حضرت امام بخاری) کہتے ہیں کہ ”قسط“ اور ”الکست“ ایک ہی چیز ہیں، جیسے ”کافور“ اور ”قافور“ دونوں ایک ہیں۔

**لَشْنِيَّة** کسی بھی میت پر تین دن سے زیادہ سوگ کرنا منع ہے مگر خاوند کے لیے چار میئے دس دن کے سوگ کی اجازت ہے۔ اب وہ لوگ خود غور کر لیں جو حضرت حسین بن علیؑ کے نام پر ہر سال حرم میں سوگ کرتے، سیاہ کپڑے پہننے اور ماتم کرتے ہوئے اپنی چھاتی کو کوئی نہیں۔ یہ لوگ یقیناً اللہ اور اس کے رسول کے نافرمان ہیں۔ اللہ ان کو ہدایت فرمائے، آمین۔ اس سلسلہ میں سنی حضرات کو ضرور غور کرنا چاہیئے کہ وہ اہل سنت کے ملک کے خلاف حرکت کر کے سخت گناہ کے مرکب ہو رہے ہیں۔ هدایم اللہ۔

باب اور جو لوگ تم میں سے مر جائیں اور یوں چھوڑ جائیں، اللہ تعالیٰ کے فرمان (اور سورہ بقرہ) بما تعلمون خبیر“ تک۔ یعنی وفات کی عدت کا بیان۔

(۵۳۴۴) مجھ سے اسحاق بن منصور نے بیان کیا، کہا ہم کو روح بن عبادہ نے خبر دی، کہا ہم سے شب بن عبادہ نے، ان سے ابن ابی نجح نے اور ان سے مجلد نے آیت کریمہ والذین یتوفون ایخ، یعنی اور جو لوگ تم میں سے وفات پا جائیں اور یوں چھوڑ جائیں۔ ”کے متعلق کہا کہ یہ عدت جو شہر کے گھروں والوں کے پاس گزاری جاتی تھی، پہلے

۵۳۴۲ - حدثنا الفضل بن ذكرين حدثنا عبد السلام بن حرب عن هشام عن حفصة عن أم عطية قالت: قال النبي ﷺ ((لا يحل لامرأة تؤمن بالله وأليوم الآخر أن تُحِدْ فوق ثلاث، إلا على زوج، فإنها لا تتحجّل ولا تلبس مصبوغاً إلا ثوب عصب)). [راجع: ۳۱۳]

۵۳۴۳ - وقال الأنصاري: حدثنا هشام حدثنا حفصة حدثني أم عطية نهى النبي صلّى الله عليه وسلم: ولا تمس طيبا إلا أذني طهراها اذا طهرت نبدة من قسط وأظفار. قال ابو عبد الله: القسط والكست مثل الكافر والكافرون.

[راجع: ۳۱۳]

۵ - باب **﴿وَالَّذِينَ يَتَوَفَّونَ مِنْكُمْ وَيَنْدَرُونَ أَزْواجًا - إِلَى قَوْلِهِ - بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ﴾**.

۵۳۴۴ - حدثني إسحاق بن منصور أخبرنا رؤوف بن عبادة حدثنا شبيل عن ابن أبي نجيع عن مجاهد **﴿وَالَّذِينَ يَتَوَفَّونَ مِنْكُمْ وَيَنْدَرُونَ أَزْواجًا﴾** قال: كانت هذه العدة تقدّم

واجب تھی، اس لیے اللہ تعالیٰ نے یہ آیت ااتاری والذین یتوفون منکم ان لئے یعنی ”اور جو لوگ تم میں سے وفات پا جائیں اور یوں چھوڑ جائیں (ان پر لازم ہے کہ) اپنی یوں کے حق میں نفع اٹھانے کی وصیت کر جائیں کہ وہ ایک سال تک (گھر سے) نکالی جائیں لیکن اگر وہ (خود) نکل جائیں تو کوئی گناہ تم پر نہیں۔“ اس باب میں جسے وہ (یوں) اپنے بارے میں دستور کے مطابق کریں۔ مجہد نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے ایسی یوہ کے لیے سات میں بیس دن سال بھر میں سے وصیت قرار دی۔ اگر وہ چاہے تو شوہر کی وصیت کے مطابق وہیں ٹھہری رہے اور اگر چاہے (چار میںے دس دن کی عدت) پوری کر کے وہاں سے چلی جائے۔ اللہ تعالیٰ کے ارشاد غیر اخراج تک یعنی انہیں نکلا نہ جائے۔ البتہ اگر وہ خود چلی جائیں تو تم پر کوئی گناہ نہیں ”کاہی مثاہی ہے۔ پس عدت تو جیسی کہ پہلی تھی، اب بھی اس پر واجب ہے۔ ابن الیخ نے اسے مجہد سے بیان کیا اور عطا نے بیان کیا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اس پہلی آیت نے یوہ کو خاوند کے گھر میں عدت گزارنے کے حکم کو منسوخ کر دیا، اس لیے اب وہ جمل چاہے عدت گزارے اور (اسی طرح اس آیت نے) اللہ تعالیٰ کے ارشاد غیر اخراج یعنی ”انہیں نکلا نہ جائے“ (کو بھی منسوخ کر دیا ہے) عطا نے کہا کہ اگر وہ چاہے تو اپنے (شوہر کے) گھر والوں کے یہاں ہی عدت گزارے اور وصیت کے مطابق قیام کرے اور اگر چاہے وہاں سے چلی آئے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ فلیس علیکم جناح ان لئے یعنی ”پس تم پر اس کا کوئی گناہ نہیں“ جو وہ اپنی مرضی کے مطابق کریں ”عطاء نے کہا کہ اس کے بعد میراث کا حکم ناصل ہوا اور اس نے مکان کے حکم کو منسوخ کر دیا۔ پس وہ جمل چاہے عدت گزار سکتی ہے اور اس کے لیے (شوہر کی طرف سے) مکان کا انعام نہیں ہو گا۔

**لشیخ** عالم غفرین کا یہ قول ہے کہ ایک سال کی عدت کی آیت منسوخ ہے اور ہمار میں دس دن کی آیت اس کا نتیجہ ہے اور پہلے ایک سال کی عدت کا حکم ہوا تھا پھر اللہ نے اسے کم کر کے چار میںے اور دس دن رکھا اور دوسری آیت ااتاری۔ اگر عورت سات میںے بیس دن یا ایک سال پورا ہوئے تک اپنی سرماں میں رہنا چاہے تو سرماں والے اسے نکال نہیں سکتے۔ غیر اخراج کا یہی

عندِ اہلِ زوجہا واجہا، فَأَنْزَلَ اللَّهُ هُوَ الَّذِينَ يَتَوَفَّونَ مِنْكُمْ وَيَنْدَرُونَ أَزْوَاجًا وَصَيْةً لِأَزْوَاجِهِمْ مَتَاعًا إِلَى الْحَوْلِ غَيْرِ إِخْرَاجٍ، فَإِنْ خَرَجْنَ فَلَا جَنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيمَا فَعَلْنَ فِي أَنفُسِهِنَّ مِنْ مَغْرُوفٍ<sup>۱۷۶</sup> قَالَ: جَعَلَ اللَّهُ لَهَا تَمَامَ السُّنْنَةَ سَبْعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرَيْنَ لَيْلَةً وَصَيْةً، إِنْ شَاءَتْ سَكَنَتْ فِي وَصَيْتِهَا وَإِنْ شَاءَتْ خَرَجَتْ، وَهُوَ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى هُغَيْرِ إِخْرَاجٍ، فَإِنْ خَرَجْنَ فَلَا جَنَاحَ عَلَيْكُمْ<sup>۱۷۷</sup> فَالْعِدَةُ كَمَا هِيَ وَاجِبَ عَلَيْهَا زَعْمَ ذَلِكَ عَنْ مُجَاهِدٍ وَقَالَ عَطَاءُ عَنِ ابْنِ عَثَمَانَ نَسَخَتْ هَذِهِ الْآيَةُ عِدَتُهَا عِنْدَ أَهْلِهَا، فَتَغَيَّبَ حَيْثُ شَاءَتْ وَقَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى: هُغَيْرِ إِخْرَاجٍ<sup>۱۷۸</sup> وَقَالَ عَطَاءُ إِنْ شَاءَتْ اغْتَدَتْ عِنْدَ أَهْلِهَا وَسَكَنَتْ فِي وَصَيْتِهَا، وَإِنْ شَاءَتْ خَرَجَتْ، لِقَوْلِ اللَّهِ هُغَيْرِ<sup>۱۷۹</sup> فَلَا جَنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيمَا فَعَلْنَ<sup>۱۸۰</sup> قَالَ عَطَاءُ : ثُمَّ جَاءَ الْمِيرَاثُ فَسَخَّ السُّكْنَى، فَتَغَيَّبَ حَيْثُ شَاءَتْ وَلَا سَكَنَى لَهَا.

[راجع: ۴۵۳۱]

مطلوب ہے۔ یہ مذہب خاص جاہد کا ہے۔ انہوں نے یہ خیال کیا کہ ایک سال کی عدت کا حکم بعد میں اترتا ہے اور چار مینیٹے دس دن کا پسلے اور یہ تو ہو نہیں سکتا کہ ناخ منسوخ سے پسلے اترے۔ اس لیے انہوں نے دونوں آئتوں میں یوں جمع کیا۔ باقی تمام مفسرین کا یہ قول ہے کہ ایک سال کی عدت کی آئت منسوخ ہے اور چار مینیٹے دس دن کی عدت کی آئت اس کی ناخ ہے اور پسلے ایک سال کی عدت کا حکم ہوا تھا پھر اللہ نے اسے کم کر کے چار مینیٹے دس دن رکھا اور دوسری آئت اتاری یعنی اربعہ اشہروعشراً والی آئت۔ اب عورت خواہ سرال میں رہے، خواہ اپنے بیکے میں اسی طرح تین طلاق کے بعد خاوند کے گھر میں رہنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ خاوند کے گھر میں عدت پوری کرنا اس وقت عورت پر واجب ہے، جب طلاق رجعی ہو کیونکہ خاوند کے رجوع کرنے کی امید ہوتی ہے۔

(۵۳۷۵) ہم سے محمد بن کثیر نے بیان کیا، ان سے سفیان ثوری نے بیان کیا، ان سے عبد اللہ بن ابی بکر بن عمرو بن حزم نے بیان کیا، ان سے حمید بن ثافع نے بیان کیا، ان سے زینب بنت ام سلمہ رضی اللہ عنہما نے بیان کیا اور ان سے ام حبیبة بنت ابی سفیان رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ جب ان کے والد کی وفات کی خبر پہنچی تو انہوں نے خوشبو منگوائی اور اپنے دونوں بازوں پر لگائی پھر کہا کہ مجھے خوشبو کی کوئی ضرورت نہ تھی لیکن میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ جو عورت اللہ اور آخرت پر ایمان رکھتی ہو وہ کسی میمت کا تین دن سے زیادہ سوگ نہ منائے سوا شوہر کے کہ اس کے لیے چار مینے دس دن ہیں۔

—٥٤٣- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ عَنْ سَفِيَّانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ بْنِ عَمْرُو بْنِ حَزَمٍ حَدَّثَنِي حُمَيْدٌ بْنُ نَافِعٍ عَنْ زَيْنَبِ ابْنَةِ أُمِّ سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ حَبِيْبَةِ ابْنَةِ أَبِي سَفِيَّانَ لَمَّا جَاءَهَا نَعْيٌ أَبِيهَا، دَعَتْ بِطِيبٍ فَمَسَحَتْ ذِرَاعَيْهَا وَقَالَتْ: مَالِي بِالظَّيْبِ مِنْ حَاجَةٍ، لَوْلَا أَنِّي سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: (لَا يَجْلِلُ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ تُحَدُّ عَلَى مَيْتٍ فَوْقَ ثَلَاثَةِ، إِلَّا عَلَى زَوْجٍ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا).

[رائع: ۱۲۸۰]

ثابت ہوا کہ شوہر کے سوا کسی اور کے لیے تین دن سے زیادہ ماتم کرنے والی عورتیں ایمان سے محروم ہیں۔ پس ان کو اللہ سے ذر کر اپنے ایمان کی خیر متعلقی چاہیئے۔

پاپ رنڈی کی خرچی اور نکاح فاسد کا بیان

اور امام حسن بصری رحلت ہے نے کہا کہ اگر کوئی شخص نہ جان کر کسی محمرہ عورت سے نکاح کرے تو ان کے درمیان جدائی کرا دی جائے گی اور وہ جو کچھ مرنے پچلی ہے وہ اسی کا ہو گا۔ اس کے سوا اور کچھ اسے نہیں ملے گا، پھر اس کے بعد کہ اسے اس کا مر مثل دیا جائے گا۔

٥١ - بَابْ مَهْرِ الْبَغْيِ وَالنَّكَاحِ الْفَاسِدِ

**وَقَالَ الْحَسَنُ :** إِذَا تَرَوْجَ مُحْرَمَةً وَهُوَ لَا  
يَشْغُلُ فُرْقَةَ بَنِيهِمَا، وَلَهَا مَا أَخْدَتْ وَلَيْسَ  
لَهَا غَيْرُهُ. ثُمَّ قَالَ : بَعْدُ، لَهَا صَدَاقَهَا.

اکثر علماء کا یہی فتویٰ ہے۔ بعضوں نے کہا کہ جو مر ٹھہرا تھا وہ ملے گا اور بُرے۔

(۵۳۴۰) ہم سے علی بن عبد اللہ مدینی نے بیان کیا، کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے بیان کیا، ان سے زہری نے، ان سے ابو مکبر بن عبدالرحمن نے اور ان سے ابو مسعود بیشخ نے بیان کیا کہ نبی کرم

٥٣٤٦ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا  
سُفِيَّانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ  
الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

شیعیٰ نے کتے کی قیمت "کامن کی کمالی اور زانیہ عورت کے زنا کی کمالی کھانے سے منع فرمایا۔

قال: نَهَى النَّبِيُّ ﷺ عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ  
وَخَلْوَانِ الْكَاهِنِ وَمَهْرِ النَّبِيِّ.

[راجع: ۲۲۳۷]

یہ سب کمالیاں حرام ہیں۔ بعضوں نے شکاری کتے کی بیج درست رکھی ہے۔ اب جو مولوی مشائخ رنڈیوں کی دعوت کھاتے ہیں یا فال تعمیہ گذئے کر کے رنڈیوں سے پیسہ لیتے ہیں وہ مولوی مشائخ نہیں بلکہ ابھی خاصے حرام خور ہیں وہ پیٹ کے بندے ہیں۔ فاحذر وہم ابھا المونون۔

(۷) ۵۳۳۷ ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا، کہا ہم سے شعبہ بن حجاج نے بیان کیا، کہا ہم سے عون بن ابی جحیفہ نے بیان کیا، ان سے ان کے والد نے کہ نبی کسم شیعیٰ نے گودنے والی اور گدوانے والی، سود کھانے والے اور سود کھلانے والے پر لعنت بھیجی اور آپ نے کتے کی قیمت اور زانیہ کی کمالی کھانے سے منع فرمایا اور تصویر بنا نے والوں پر لعنت کی۔

۵۳۴۷ - حَدَّثَنَا آدُمُ حَدَّثَنَا شَعْبَةُ حَدَّثَنَا عَوْنَ بْنُ أَبِي جَحِيفَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ : لَعْنَ النَّبِيِّ ﷺ الْوَآشِمَةُ وَالْمُسْتَوْشِمَةُ، وَأَكْلَ الرَّبَّا وَمُوْكَلَةُ، وَنَقِيٌّ عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ، وَكَسْبُ الْبَغْيِ، وَلَعْنَ الْمُصَوَّرِينَ.

[راجع: ۲۰۸۶]

(۸) ۵۳۳۸ ہم سے علی بن جعد نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم کو شعبہ نے خبر دی، انہیں محمد بن جادہ نے، انہیں ابو حازم نے اور انہیں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے لوونڈیوں کی زنا کی کمالی سے منع فرمایا۔

۵۳۳۸ - حَدَّثَنَا عَلَيُّ بْنُ الْجَعْدِ أَخْبَرَنَا شَعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَحَادَةَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ نَهَى النَّبِيُّ ﷺ، عَنْ كَسْبِ الْإِمَاءِ۔ [راجع: ۲۲۸۳]

حافظ نے کہا اگر عدم اکوئی محروم عورت مثلاً ماں بن بیٹی وغیرہ سے حرام جان کر بھی نکاح کر لے تو اس پر حد قائم کی جائے گی۔ ائمہ ملاش اور الحدیث کا یہ فتویٰ ہے۔ اس کا یہ جرم اتنا تکین ہے کہ اسے ختم کر دنیا یعنی میں انصاف ہے۔

باب حس عورت سے صحبت کی اس کا پورا امر واجب ہو جانا اور صحبت کے کیا معنی ہیں اور دخول اور مساس سے پہلے طلاق دے دینے کا حکم (جماع کرنا یا خلوت ہو جانا)

۵۲ - بَابُ الْمَهْرِ لِلْمَذْخُولِ عَلَيْهَا وَكَيْفَ الدُّخُولُ، أَوْ طَلَقَهَا قَبْلَ الدُّخُولِ وَالْمُسِيسِ

اہل کوفہ کہتے ہیں کہ محض خلوت ہو جانے سے ہی مرواجب ہو جاتا ہے جملع کرے یا نہ کرے۔ امام شافعی کا فتویٰ یہ ہے کہ مروجب ہی واجب ہو گا جب جملع کرے یہی قریں قیاس ہے۔

(۹) ۵۳۳۹ ہم سے عمرو بن زرارہ نے بیان کیا، کہا ہم کو اسماعیل بن علیہ نے خبر دی، انہیں یوپ سختیانی نے اور ان سے سعید بن جبیر نے بیان کیا کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے ایسے شخص کے بارے میں سوال کیا جس نے اپنی یہوی پر تمثیل کیا ہو تو انہوں نے کہا کہ نبی کسم

۵۳۴۹ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ زَرَارَةَ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ أَيُوبَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جَبَيرٍ قَالَ: قُلْتُ لِابْنِ عَمْرَ رَجُلٍ قَدْفَ امْرَأَتَهُ، فَقَالَ: فَرَقَ نَبِيُّ اللهِ ﷺ بَيْنَ أَحَوَيْنِي بَيْ

لئے گیا نے بنی اسرائیل کے میان یہوی میں جداگانی کردا دی تھی اور فرمایا تھا کہ اللہ خوب جانتا ہے کہ تم میں سے ایک جھوٹا ہے، تو کیا وہ رجوع کرے گا؟ لیکن دونوں نے انکار کیا۔ آپ نے دوبارہ فرمایا کہ اللہ خوب جانتا ہے اسے جو تم میں سے ایک جھوٹا ہے وہ توبہ کرتا ہے یا نہیں؟ لیکن دونوں نے پھر توبہ سے انکار کیا۔ پس آخر پرست ملکیت نے ان میں جداگانی کردا دی۔ ایوب نے بیان کیا کہ مجھ سے عمرو بن دینار نے کما کہ یہاں حدیث میں ایک چیز اور ہے میں نے تمہیں اسے بیان کرتے نہیں دیکھا۔ وہ یہ ہے کہ (تمت لگانے والے) شوہرنے کہا تھا کہ میرا مال (مرا) دلوادیجئے۔ آخر پرست ملکیت نے اس پر فرمایا کہ وہ تمہارا مال ہی نہیں رہا۔ اگر تم پچھے بھی ہو تو تم اس سے خلوت کر کچے ہو اور اگر جھوٹے ہو تو تم کو بطریق اولیٰ کچھ نہ ملنا چاہیئے۔

الفخلان و قال: ((إِنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ أَنَّ أَحَدَكُمَا كَاذِبٌ، فَهَلْ مِنْكُمَا تَابٍ؟)) فَأَيَّا. فَقَالَ: ((إِنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ أَنَّ أَحَدَكُمَا كَاذِبٌ، فَهَلْ مِنْكُمَا تَابٍ؟)) فَأَيَّا. فَأَيَّا. فَفَرَّقَ بَيْنَهُمَا قَالَ : أَيُوبُ. فَقَالَ لِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ: فِي الْحَدِيثِ شَيْءٌ لَا أَرَاهُ تُحَدِّثُهُ قَالَ: قَالَ الرُّجْلُ : مَالِي قَالَ: ((لَا مَالَ لَكَ، إِنْ كُنْتَ كَادِباً فَقَدْ دَخَلْتَ بِهَا، وَإِنْ كُنْتَ كَادِباً فَهُوَ أَبْعَدُ مِنْكَ)). [راجع: ۵۳۱۱]

**لشیخ** حدیث کے لفظ دخلت بھا سے لکلا کہ جماع سے مraud جب ہوتا ہے کیونکہ وہ دوسرا روایت میں لفظ بما استحللت من فرجها صاف موجود ہے۔ اگر وہ مدرس عورت سے صحبت نہ کرچکا ہوتا تو بے شک اگر اس نے سارا مراوا کر دیا ہوتا تو اس کو اس میں سے کچھ یعنی نصف واپس ملتا آخری جملہ کا مطلب ہے کہ تو نے اس عورت سے صحبت بھی کی پھر اسے بدنام بھی کیا۔ اب مال مر کا سوال ہی کیا ہے؟ اس سے یہ بھی ظاہر ہوا کہ اسلام میں عورت کی عزت کو خاص طور پر ملحوظ رکھا گیا ہے۔ اپنی عورت پر جھوٹا الزام لگانا اس کے شوہر کے لیے بہت بڑا گناہ ہے۔

### باب عورت کو بطور سلوک کچھ کپڑا یا زیور یا نقد دینا جب اس کا مرنہ ٹھہرا ہو کیونکہ اللہ تعالیٰ نے

سورہ بقرہ میں فرمایا لا جناح علیکم یعنی تم پر کوئی گناہ نہیں کہ تم ان یہو یوں کو جنیں تم نے نہ ہاتھ لگایا ہو اور نہ ان کے لیے مرمقر کیا ہو طلاق دے دو تو ان کو کچھ فائدہ پہنچاؤ ارشاد ”بما تعلمون بصیر“ تک۔ اور اللہ تعالیٰ نے اسی سورت میں فرمایا طلاق والی عورتوں کے لیے دستور کے موافق دینا پر ہیز گاروں پر واجب ہے۔ اللہ تعالیٰ اسی طرح تمہارے لیے کھول کر اپنے احکام بیان کرتا ہے۔ شاید کہ تم سمجھو، اور لعان کے موقع پر، جب عورت کے شوہرنے اسے طلاق دی تھی تو نبی کریم ﷺ نے متاع کا ذکر نہیں فرمایا تھا۔

تلعان والی عورت کو کچھ دینا ضروری نہیں ہے یہ میر کے علاوہ کی بات ہے۔

### ٥٣ - باب المُتَعَنةِ لِلَّتِي لَمْ يُفْرَضْ لَهَا لِقَوْلِهِ اللَّهُ تَعَالَى :

﴿وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ إِنْ طَلَقْتُمُ النِّسَاءَ مَا لَمْ تَمْسُوهُنَّ أَوْ تَفْرِضُوا لَهُنَّ فَرِصَةً - إِلَى قَوْلِهِ - إِنَّ اللَّهَ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ﴾ وَقَوْلِهِ ﴿وَلِلْمُطَّلَّقَاتِ مَنَاغٌ بِالْمَعْرُوفِ حَقًا عَلَى الْمُتَقْيِنِ كَذَلِكَ يُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمْ آيَاتِهِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ﴾ وَلَمْ يَذْكُرِ النَّبِيُّ ﷺ فِي الْمُلَائِكَةِ مُعْنَةً حِينَ طَلَقَهَا زَوْجُهَا.

(۵۳۵۰) ہم سے قتبہ بن سعید نے بیان کیا، کہا ہم سے سفیان بن عبیسہ نے بیان کیا، ان سے عمرو بن دینار نے، ان سے سعید بن جبیر نے اور ان سے ابن عمر بھی اپنے کہنی کریں۔ قلبہ نے لعان کرنے والے میاں یوں سے فرمایا کہ تمہارا حساب اللہ کے یہاں ہو گا۔ تم میں سے ایک تو یقیناً جھوٹا ہے۔ تمہارے یعنی (شوہر کے) لیے اسے (یوں کو) حاصل کرنے کا اب کوئی راستہ نہیں ہے۔ شوہر نے عرض کیا یا رسول اللہ! میرا مال؟ آنحضرت قلبہ نے فرمایا کہ اب وہ تمہارا مال نہیں رہا۔ اگر تم نے اس کے متعلق سچ کہا تھا تو وہ اس کے بدله میں ہے کہ تم نے اس کی شرمنگاہ اپنے لیے حلال کی تھی اور اگر تم نے اس پر جھوٹی تہمت لگائی تھی تو اور زیادہ تجوہ کو کچھ نہ ملنا چاہیے۔

[راجح: ۵۳۱۱]

۵۳۵۰ - حدثنا فقيه بن سعيد حدثنا سفيان عن عمرو عن سعيد بن جبير عن ابن عمر أن النبي ﷺ قال للملائكة: ((حسائبكم على الله أحدكم كاذب، لا سبيل لك عليه)). قال: يا رسول الله مالي. قال: ((لا مال لك، إن كنت صدقت علينا فهو بما استخلفت من فرجها، وإن كنت كذبت علينا فذاك أبعد وأبعد لك منها)).

**تشییع** متعہ سے مراد فائدہ پہنچانا اس میں علماء کا اختلاف ہے۔ حنفیہ کا قول ہے کہ یہ متعہ اس عورت کے لیے واجب ہے جس کا مرر مقرر نہ ہوا ہو اور صحبت سے پہلے اس کو طلاق دی جائے۔ بعضوں نے کماکہ طلاق والی عورت کو متعہ دینا چاہیے۔ بعضوں نے کماکہ کسی کے لیے متعہ دینا واجب نہیں۔ امام بخاری کامیلان قول اول کی طرف معلوم ہوتا ہے جیسا کہ حنفیہ کا فتویٰ ہے کہ اسی عورت کو بھی ضرور کچھ نہ کچھ دینا چاہیے جو مرر کے علاوہ ہو۔ برعکس عورت سلوک کی مشق ہے۔ الحمد للہ کہ کتاب النکاح والطلاق آج ہمارا ن ۲/۳ ذی الحجه سنہ ۱۴۹۲ھ کو ختم کی گئی۔ کوئی قلمی لغزش ہو گئی ہو اس کے لیے اللہ سے معافی چاہتا ہوں اور علماء کاظمین سے اصلاح کا طلب گار ہوں۔

کتاب النکاح کو ختم کرتے ہوئے بعض الفاظ جوئی جگہ وارد ہوئے ہیں۔ ان کی مزید وضاحت کرنی مناسب ہے جو درج ذیل ہیں۔  
خلع : یہ لفظ اخلاق سے مشق ہے۔ جس کے معانی تکال کر پھیلک دینے کے ہیں اور شریعت میں اس عقد کو کہتے ہیں جو میاں یوں کے درمیان مال و متاع یا زمین وغیرہ دے کر یوں اپنے شوہر سے رستگاری حاصل کر لے اور علیحدہ ہو جائے۔ گویا یہ عورت کی طرف سے مرد سے جدا ہی ہوتی ہے۔

ظمار : یوں کو یا یوں کے کسی ایسے عضو کو جس کی نظر سے پوری عورت کی ذات تعبیر کی جائے۔ مل، بین یادہ عورت جس سے نکاح جائز نہیں تشبیہ دی جائے مثلاً یوں سے مرد کہ دے کہ تو میری مال جیسی ہے یا میری بین کی پشت جیسی تیری پشت ہے۔ اس صورت میں مرد پر کفارہ لازم آتا ہے۔ (لفظ متعہ سے یہاں جدا ہوئے والی عورت کو کچھ نہ کچھ مالی مرد دینا مراد ہے)

لعان : کے یہ معنی ہیں کہ مرد اپنی یوں کو زنا سے تمم کرے لیکن اس کے پاس اس امر کی شادوت نہیں اور عورت اس سے انکار کرتی ہے تو اس صورت میں لعان کا حکم دیا جائے پہلے مرد کو چار مرتبہ قسم کھلائی جائے کہ میں خدا کی قسم کما کر شادوت دیتا ہوں کہ میں نے جو کچھ کہا ہے وہ بالکل سچ ہے۔ پانچوں مرتبہ قسم کے ساتھ یہ بھی کہے کہ اگر میں یہ بات جھوٹ کہہ رہا ہوں تو مجھ پر اللہ کی لعنت ہو۔ اس کے بعد عورت بھی قسم کما کر کے کہ اس نے جو تمت مجھ پر لگائی ہے وہ بالکل جھوٹ ہے اور پانچوں مرتبہ قسم کما کر یہ کہ اگر میں جھوٹ ہوں تو مجھ پر خدائی لعنت ہو۔ اس لعان کے بعد مرد عورت میں جدا ہی ہو جاتی ہے۔

ایلاء : لفظ میں قسم کھالینے کو کہتے ہیں کہ وہ یوں سے ایک خاص مدت تک جماعت نہ کرے گا۔ اس کا بھی کفارہ دینا واجب

ہوتا ہے۔ ایلاء کی آخری مدت چار ماہ ہے۔ پھر خالدہ پر لازم ہو گا کہ یا تو اس قسم کو تورڈے اور عورت سے ملاپ کر لے ورنہ طلاق دے کر جدا کر دے۔ وآخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمين۔

## ٦٩۔ کتاب النفقات

### کتاب نفقة (جورو بچوں کو) خروج دینے کے بیان میں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

#### باب جورو بچوں پر خرج کرنے کی فضیلت

اور اللہ نے سورہ بقرہ میں فرمایا کہ اے پیغمبر! تجھ سے پوچھتے ہیں کیا خرج کریں؟ کہہ دو جو نفع رہے۔ اللہ اسی طرح دینے کا حکم تم سے بیان کرتا ہے اسٹے کہ تم دنیا اور آخرت دونوں کے کاموں کی فکر کرو۔“

اور حضرت امام حسن بصری نے کہا اس آیت میں عفو سے وہ مال مراد ہے جو ضروری خرج کے بعد نفع رہے۔

پس آیت کا مطلب یہ ہے کہ بچوں عزیزوں کو کھلاؤ پڑاؤ جو فالتو نفع رہے اسے غرباء پر خرج کر کے آخرت کماو۔

۵۳۵۱ - حدثنا آدم بنُ أبي إياسٍ حدثنا شعبة عن عبيدي بن ثابت قال: سمعت عبد الله بن يزيد الأنصاريًّا عن أبي مسعود الأنصاريٍّ، فقلت: عن النبي صلى الله عليه وسلم، فقال عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: ((إذا أنفق المسلم نفقة على أهله وهو يخشىها

١ - باب فضل النفقة على الأهل  
﴿وَيَسْتَأْنِلُونَكَ مَا ذَا يُنْفِقُونَ؟ قُلِ الْعَفْوُ، كَذَلِكَ يُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمُ الْآيَاتِ لَعَلَّكُمْ تَفَكِّرُونَ فِي الدُّنْيَا وَالآخِرَةِ﴾ وَقَالَ الْحَسَنُ: الْعَفْوُ الْفَضْلُ.

کائنات لئے صدقة۔)

کرے تو اس میں بھی اس کو صدقے کا ثواب ملتا ہے۔  
 (۵۳۵۲) ہم سے اسماعیل بن ابی اویس نے بیان کیا، انہوں نے کہا کہ مجھ سے امام مالک نے بیان کیا، ان سے ابوالثنا نے، ان سے اعرج نے اور ان سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ تے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے ابن آدم! تو خرج کرتے میں تجھ کو دیے جاؤں گا۔

خرج کرنے سے گروہوں پر خرج کرنا پھر دیگر غرباء کو نہ مراد ہے۔ خرج ہو گا تو آمنی کا یہی فکر کرنا پڑے گا۔ پس بندہ

لشیح

جس کام میں ہاتھ ذاتے گا اللہ برکت کرے گا۔ اللہ کے دینی کامی مطلب ہے۔  
 (۵۳۵۳) ہم سے یحییٰ بن قریح نے بیان کیا، کہا ہم سے امام مالک نے بیان کیا، ان سے ثور بن زید نے، ان سے ابو الفیث (سلم) نے اور ان سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، بیواؤں اور مسکینوں کے کام آنے والا اللہ کے راستے میں جہاد کرنے والے کے برابر ہے، یا رات بھر عبادت اور دن کو روزے رکھنے والے کے برابر ہے۔

لشیح

۔

۔

۔

۔

۔

۔

۔

۔

۔

۔

۔

۔

۔

۔

۔

۔

۔

۔

۔

۔

۔

۔

۔

۔

۵۳۵۲ - حدثنا إسماعيل قال: حدثنا مالك عن أبي الزناد عن الأغرج عن أبي هريرة رضي الله عنه أن رسول الله ﷺ قال: ((قال الله: أفقن يا ابن آدم، أفقن عليك)). [راجع: ۴۶۸۴]

退出 کرنے سے گروہوں پر خرج کرنا پھر دیگر غرباء کو نہ مراد ہے۔ خرج ہو گا تو آمنی کا یہی فکر کرنا پڑے گا۔ پس بندہ

جس کام میں ہاتھ ذاتے گا اللہ برکت کرے گا۔ اللہ کے دینی کامی مطلب ہے۔  
 (۵۳۵۳) ہدثنا يحيى بن فرغة حدثنا مالك عن ثور بن زيد عن أبي الفيث عن أبي هريرة قال: قال النبي ﷺ: ((الساعي على الأزملة والمسكين كالمجاهد في سبيل الله أو القيام الليل الصائم النهار)).

[طرفہ فی : ۶۰۰۶، ۶۰۰۷].

خدمت خلق کثنا برا نیک کام ہے اس حدیث سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ اللہ توفیق دے، آمين۔

(۵۳۵۴) ہم سے محمد بن کثیر نے بیان کیا، کہا ہم کو سفیان ثوری نے خبر دی، انہیں سعید بن ابراہیم نے، ان سے عامر بن سعد رضی اللہ عنہ نے، انہوں نے سعد بن ثور کے نبی کریم ﷺ میری عیادت کے لیے تشریف لائے۔ میں نے اس وقت مکہ کرمه میں بیمار تھا۔ میں نے آنحضرت ﷺ سے کہا کہ میرے پاس مال ہے۔ کیا میں اپنے تمام مال کی وصیت کر دوں؟ آپ نے فرمایا کہ نہیں۔ میں نے کہا پھر آدھے کی کر دوں؟ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ نہیں! میں نے کہا، پھر تھائی کی کر دوں (فرمایا) تھائی کی کر دو اور تھائی بھی بہت ہے۔ اگر تم اپنے وارثوں کو مالدار پھوڑ کر جاؤ تو یہ اس سے بہتر ہے کہ تم انہیں محتاج و نجک دست چھوڑو کہ لوگوں کے سامنے وہ ہاتھ پھیلاتے پھریں اور تم جب بھی خرج کرو گے تو وہ تمہاری طرف سے صدقہ ہو گا۔ یہاں تک کہ اس لقمہ پر بھی ثواب ملے گا جو تم اپنی بیوی کے منہ میں رکھنے کے لیے

۵۳۵۴ - حدثنا محمد بن كثير أخبرنا سفيان عن سعيد بن إبراهيم عن عامر بن سعيد عن سعيد رضي الله عنه قال: كان النبي صلى الله عليه وسلم يغدوني وأنا مريض بمكة، فقلت: لي مال أوصي بمالي كلّه؟ قال: ((لا)) قلت: فالشطر قال: ((لا)) قلت: فالثلث. قال: (الثلث، والثلث كثير، أن تدععهم غالباً يتکفرون أغيباء خيراً من أن تدععهم غالباً يتکفرون الناس في أينيهم، ومهمماً أفقنت فهو لك صدقة، حتى اللفمة ترتفعها في في أمرأتك، ولعل الله يرفعك، ينتفع بك ناس

اٹھاؤ گے اور امید ہے کہ ابھی اللہ تمہیں زندہ رکھے گا، تم سے بت سے لوگوں کو نفع پہنچے گا اور بت سے دوسرے (کفار) نقصان اٹھائیں گے۔

وَيَضْرُبُكُمْ آخَرُونَ)).

**لئن شرخ** آنحضرت ﷺ نے جیسی امید ظاہر فرمائی تھی، اللہ نے اس کو پورا کیا۔ سعد بن ابی و قاص بن شرخ وفات نبوی کے بعد مدت دراز تک زندہ رہے۔ عراق کا ملک انہوں نے ہی فتح کیا۔ کافروں کو زیر کیا اور وہ مدتوں عراق کے حاکم رہے۔ صدق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ سعد بن شرخ عشہ میشو میں سے ہیں۔ ۷۳۶ھ میں مسلمان ہوئے اور کچھ اپر ستر سال کی عمر پائی اور سنہ ۵۵۵ھ میں انتقال ہوا۔ مروان بن حکم نے نماز جنازہ پڑھائی اور مدینہ طیبہ میں دفن ہوئے۔ رضی اللہ عنہ وارضاہ و عنا جمعین۔

## باب مرد پر یوں بچوں کا خرج دینا

واجب ہے

## ۲ - باب وجوب النفقة على الأهل

العيال

اسی طرح ثانثانی، دادا دادی کا خرج جب وہ محاج ہوں۔ اسی طرح اپنے غلام لوہڈی کا مگر جو دن گزر جائیں ان کا خرچہ دینا واجب نہیں۔ یہاں تک کہ یہوی کا بھی چھوڑے ہوئے دونوں کا خرچہ دینا واجب نہیں ہے۔

(۵۳۵۵) ہم سے عمرو بن حفص نے بیان کیا، کہا تم سے ہمارے والد نے بیان کیا، ان سے اعمش نے بیان کیا، ان سے ابو صالح نے بیان کیا، کماکہ مجھ سے حضرت ابو ہریرہ بن شرخ نے بیان کیا، انہوں نے بیان کیا کہ نبی ﷺ نے فرمایا سب سے بہترین صدقہ وہ ہے جسے دے کر دینے والا مالدار ہی رہے اور ہر حال میں اپر کا ہاتھ (دینے والے کا) نیچے کا (لینے والے کے) ہاتھ سے بہتر ہے اور (خرچ کی) ابتداء ان سے کرو جو تمہاری نگہبانی میں ہیں۔ عورت کو اس مطالبة کا حق ہے کہ مجھے کھانا دے ورنہ طلاق دے۔ غلام کو اس مطالبة کا حق ہے کہ مجھے کھانا دو اور مجھ سے کام لو۔ بیٹا کہ سکتا ہے کہ مجھے کھانا کھلاؤ یا کسی اور پر چھوڑو۔ لوگوں نے کما اے ابو ہریرہ بن شرخ کیا (یہ آخری نکارا بھی) کہ جورو کہتی ہے آخر تک۔ آپ نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے؟ انہوں نے کما کہ نہیں بلکہ یہ ابو ہریرہ بن شرخ کی خود اپنی سمجھ سے ہے۔

معلوم ہوا کہ حقوق اللہ کے بعد انسانی حقوق میں اپنے والد اور جملہ متعلقین کے حقوق کا ادا کرنا سب سے بڑی عبادت ہے۔

(۵۳۵۶) ہم سے سعید بن عفیرنے بیان کیا، کما کہ مجھ سے عبد الرحمن بن خالد بن مسافر نے بیان کیا، ان سے ابن شاہب نے، ان سے سعید بن المیس نے اور

۵۳۵۵ - حدثنا عمر بن حفصٌ حدثنا ابى حفصٌ حدثنا الأغمشُ حدثنا أبى صالحٍ قالَ: حدثني أبو هريرة رضي الله عنه قالَ: قال النبي ﷺ: ((أفضل الصدقة ما تركَ غنىً، وأليد الغلباً خيراً من أليد السفلةِ، وأندأ بمن تغول، تقول المرأة : إما أن تطعمي وإما أن تطلقني. ويقول العبد : أطعمني واستعملني. ويقول الانبىء : أطعمنى، إلى من تدعنى؟)) فقالوا: يا أبا هريرة سمعت هذا من رسول الله ﷺ قال: لا هذا من كيس أبى هريرة.

[راجع: ۱۴۲۶]

۵۳۵۶ - حدثنا سعيد بن عفرين قال: حدثني الليث قال: حدثنا عبد الرحمن بن خالد بن مسافر عن ابن شهاب عن

ان سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بہترین خیرات وہ ہے جسے دینے پر آدمی مالدار ہی رہے اور ابتداء ان سے کرو جو تمہاری گمراہی میں ہیں جن کے کھلانے پہنانے کے تم ذمہ دار ہو۔

ابنُ الْمُسَيْبٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((خَيْرُ الصَّدَقَةِ، مَا كَانَ مِنْ ظَهْرٍ غَنِيًّا وَأَبْدًا بِمَنْ تَعْوَلُ)).

[راجع: ۱۴۲۶]

یعنی اپنے اہل و عیال اور جملہ متعلقین اور مزدور وغیرہ جن کا حکما نام نے اپنے زندہ لیا ہوا ہے۔ اسی طرح قربات دار بھی جو غرباء و مساکین ہوں پسلے ان کی خبر گیری کرنا دیگر فقراء و مساکین پر مقدم ہے۔

**باب مرد کا اپنی بیوی بچوں کے لیے ایک سال کا خرچ جمع کرنا**  
جائز ہے اور جو روبچوں پر کیوں کر خرچ کرے اس کا بیان  
(۵۳۵) ہم سے محمد بن سلام نے بیان کیا، کہا ہم کو کیجئے نے خبر دی،  
ان سے ابن عیینہ نے کہا کہ مجھ سے معمون نے بیان کیا کہ ان سے ثوری  
نے پوچھا کہ تم نے ایسے شخص کے بارے میں بھی سنائے جو اپنے گھر  
والوں کے لیے سال بھر کایا سال سے کم کا خرچ جمع کر لے۔ معمون نے  
بیان کیا کہ اس وقت مجھے یاد نہیں آیا پڑھ دیں یاد آیا کہ اس بارے  
میں ایک حدیث حضرت ابن شاہب نے ہم سے بیان کی تھی، ان سے  
مالک بن اوس نے اور ان سے حضرت عمر بن شیخ نے کہ بنی کشمیر  
بنی نصیر کے باغ کی کھجوریں پیچ کر اپنے گھر والوں کے لیے سال بھر کی  
روزی جمع کر دیا کرتے تھے۔

۳- باب حبسِ نفقة الرَّجُلِ قوتِ سنتة على أهلهِ، وكيف نفقات العيال؟  
۵۳۵۷- حدثنا محمد بن سلام أخبرنا وكيع عن ابن عبيدة قال: قال لي مغمدر قال لي التوزي: هلن سمعت في الرجل يجمع لأهلهِ قوت سنته أو بعض السنة؟ قال: مغمدر: فلم يحضرني ثم ذكرت حدثنا ابن شهاب الزهراني عن مالك بن أوس عن عمر رضي الله عنه أن النبي ﷺ كان يبيع نخل بيتي النصير، ويحبس لأهلهِ قوت سنته.

[راجع: ۲۹۰۴]

ای سے باب کا مطلب حاصل ہوا۔ یہ جمع کرنا توکل کے خلاف نہیں ہے۔ یہ انتظامی معاملہ ہے اور اہل و عیال کا انتظام خوارک وغیرہ کا کرنا مرد پر لازم ہے۔

(۵۳۵۸) ہم سے سعید بن عفیرنے بیان کیا، کہا کہ مجھ سے لیٹ بن سعد نے بیان کیا، کہا کہ مجھ سے عقیل نے بیان کیا، ان سے ابن شاہب زہری نے بیان کیا کہ مجھے مالک بن اوس بن حدیثان نے خبر دی (ابن شاہب زہری نے بیان کیا کہ) محمد بن جبیر بن مطعم نے اس کا بعض حصہ بیان کیا تھا۔ اس لیے میں روانہ ہوا اور مالک بن اوس کی خدمت میں پہنچا اور ان سے یہ حدیث پوچھی۔ مالک نے مجھ سے بیان کیا کہ میں عمر بن شیخ کی خدمت میں حاضر ہوا تو ان کے دربار یہ فاء ان

۵۳۵۸- حدثنا سعيد بن غفار قال: حدثنا عفرين عن ابن شهاب اللئيث قال: حدثنا عفرين عن ابن شهاب قال: أخبرني مالك بن أوس بن الحديثان وكان محمد بن جبير بن مطعم ذكر لي ذكرها من حدثيه. فانطلقت حتى دخلت على مالك بن أوس فسألته، فقال مالك: انطلقت حتى أدخل على عمر إذ

کے پاس آئے اور کام عثمان بن عفان، عبد الرحمن، زید اور سعد رضی اللہ عنہم (آپ سے ملنے کی) اجازت چاہتے ہیں کیا آپ انہیں آنے کی اجازت دیں گے؟ عمر بن الخطب نے کہا کہ اندر بلا لو۔ چنانچہ انہیں اس کی اجازت دے دی گئی۔ راوی نے کہا کہ پھر یہ سب اندر تشریف لائے اور سلام کر کے بیٹھ گئے۔ یہ فاء نے تھوڑی دیر بعد پھر عمر بن الخطب سے آکر کہا کہ علی اور عباس بھی ملنا چاہتے ہیں کیا آپ کی طرف سے اجازت ہے؟ عمر بن الخطب نے انہیں بھی اندر بلانے کے لیے کہا۔ اندر آکر ان حضرات نے بھی سلام کیا اور بیٹھ گئے۔ اس کے بعد عباس بن الخطب نے کہا، امیر المؤمنین میرے اور ان (علی بن الخطب) کے درمیان فیصلہ کر دیجئے۔ دوسرے صحابہ عثمان بن علی اور ان کے ساتھیوں نے بھی کہا کہ امیر المؤمنین ان کا فیصلہ فرمادیجئے اور انہیں اس الجھن سے نجات دیجئے۔ عمر بن الخطب نے کہا جلدی نہ کرو میں اللہ کی قسم دے کر تم سے پوچھتا ہوں جس کے حکم سے آسمان و زمین قائم ہیں؟ کیا تمہیں معلوم ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے ہمارا کوئی وارث نہیں ہوتا جو کچھ ہم انبیاء وفات کے وقت چھوڑتے ہیں وہ صدقہ ہوتا ہے، حضور اکرم ﷺ کا اشارہ خود اپنی ذات کی طرف تھا۔ صحابہ نے کہا کہ آنحضرت ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا تھا۔ اس کے بعد عمر بن الخطب علی اور عباس بھی کی طرف متوجہ ہوئے اور ان سے پوچھا میں اللہ کی قسم دے کر آپ سے پوچھتا ہوں، کیا آپ لوگوں کو معلوم ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا تھا۔ انہوں نے بھی تصدیق کی کہ آنحضرت ﷺ نے واقعی یہ فرمایا تھا۔ پھر عمر بن الخطب نے کہا کہ اب میں آپ سے اس معاملہ میں بات کروں گا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ کو اس مال (فس) میں مختار کی ہونے کی خصوصیت بخشی تھی اور آنحضرت ﷺ کے سوا اس میں سے کسی دوسرے کو کچھ نہیں دیا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا تھا۔ ما افاء اللہ علی رسولہ منہم الی قوله قدیر۔ ”اس لیے یہ (چار خس) خاص آپ کے لیے تھے۔ اللہ کی قسم آنحضرت ﷺ نے تمہیں نظر انداز کر کے اس مال کو اپنے لیے خاص

آتاهٗ حَاجِهٗ يَرْفَا فَقَالَ: هَلْ لَكَ فِي عُمَانَ وَعَنِ الدُّرْخَمِ وَالزَّبِيرِ وَسَعْدِ يَسْنَادُونَ؟ فَقَالَ: نَعَمْ فَأَذِنْ لَهُمْ. قَالَ فَدَخَلُوا وَسَلَّمُوا فَجَلَسُوا. ثُمَّ لَبَثَ يَرْفَا قَبِيلًا فَقَالَ لِعُمَرَ هَلْ لَكَ فِي عَلَىٰ وَعَبَاسٍ؟ قَالَ: نَعَمْ، فَأَذِنْ لَهُمَا. فَلَمَّا دَخَلَا سَلَّمَا وَجَلَسَا. فَقَالَ عَبَاسٌ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، أَفْضِ بَيْنَهُمَا وَأَرْخِ أَحَدَهُمَا مِنَ الْآخَرِ. فَقَالَ عُمَرُ اتَّبِعُوا. أَنْشَدَكُمْ بِاللَّهِ الَّذِي بِهِ تَقُومُ السَّمَاءُ وَالْأَرْضُ هَلْ تَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((لَا نُورَثُ، مَا تَرَكَ صَدَقَةً)) يُرِيدُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفْسَهُ. قَالَ الرَّهْفُطُ: فَذَلِكَ قَالَ ذَلِكَ فَأَقْبَلَ عُمَرُ عَلَىٰ عَلَىٰ وَعَبَاسٍ فَقَالَ: أَنْشَدَكُمَا بِاللَّهِ، هَلْ تَعْلَمَانَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ذَلِكَ؟ قَالَا: فَذَلِكَ قَالَ ذَلِكَ قَالَ عُمَرُ: فَإِنِّي أَحَدُكُمْ عَنْ هَذَا الْأَمْرِ: إِنَّ اللَّهَ كَانَ خَصَّ رَسُولَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهِ هَذَا الْمَالِ بِشَيْءٍ لَمْ يُعْطِهِ أَحَدًا غَيْرَهُ، قَالَ اللَّهُ هُوَ مَا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَىٰ رَسُولِهِ مِنْهُمْ فَمَا أَوْجَعْتُمْ عَلَيْهِ مِنْ خَيْلٍ وَلَا رِكَابٍ - إِلَى قَوْلِهِ - قَدِيرٌ فَكَانَتْ هَذَا خَالِصَةً لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. وَاللَّهُ مَا اخْتَازَهَا دُونَكُمْ، وَلَا اسْتَأْنَرَ بِهَا

نہیں کر لیا تھا اور نہ تمہارا کم کر کے اسے آنحضرت ﷺ نے اپنے لیے رکھا تھا، بلکہ آنحضرت ﷺ نے پہلے تم سب میں اس کی تقسیم کی آخر میں جو مال باقی رہ گیا تو اس میں سے آپ اپنے گھروں کے لیے سال بھر کا خرچ لیتے اور اس کے بعد جو باقی پچتا اسے اللہ کے مال کے مصرف ہی میں (مسلمانوں کے لیے) خرچ کر دیتے۔ آپ نے اپنی زندگی بھروسی کے مطابق عمل کیا۔ اے عثمان! میں تمہیں اللہ کی قسم دریتا ہوں، کیا تمہیں یہ معلوم ہے؟ سب نے کہا کہ جی ہاں، پھر آپ نے علی اور عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا، میں تمہیں اللہ کی قسم دریتا ہوں، کیا تمہیں یہ بھی معلوم ہے؟ انہوں نے بھی کہا کہ جی ہاں معلوم ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے بنی کی وفات کی اور ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں رسول اللہ ﷺ کا خلیفہ ہوں۔ چنانچہ انہوں نے اس جائیداد کو اپنے قبضہ میں لے لیا اور حضور اکرم ﷺ کے عمل کے مطابق اس میں عمل کیا۔ علی اور عباس رضی اللہ عنہما کی طرف متوجہ ہو کر انہوں نے کہا، آپ دونوں اس وقت موجود تھے، آپ خوب جانتے ہیں کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے ایسا ہی کیا تھا اور اللہ جانتا ہے کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ اس میں مخلص، محظوظ و نیک نیت اور صحیح راستے پر تھے اور حق کی ایتکے کرنے والے تھے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے ابو بکر رضی اللہ عنہ کی بھی وفات کی اور اب میں آنحضرت ﷺ اور ابو بکر رضی اللہ عنہ کا جائشیں ہوں۔ میں دو سال سے اس جائیداد کو اپنے قبضہ میں لئے ہوئے ہوں اور وہی کرتا ہوں جو رسول اللہ ﷺ اور ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اس میں کیا تھا۔ اب آپ حضرات میرے پاس آئے ہیں، آپ کی بات ایک ہی ہے اور آپ کا معاملہ بھی ایک ہے۔ آپ (عباس رضی اللہ عنہ) آئے اور مجھ سے اپنے بھتیجے (آنحضرت ﷺ کی) وراشت کا مطالبه کیا اور آپ (علی رضی اللہ عنہ) آئے اور انہوں نے اپنی یوں کی طرف سے ان کے والد کے ترکے کا مطالبه کیا۔ میں نے آپ دونوں سے کہا کہ اگر آپ چاہیں تو میں آپ کو یہ جائیداد دے سکتا ہوں لیکن اس شرط کے ساتھ کہ آپ پر اللہ کا عمدہ واجب ہو گا۔ وہ یہ کہ آپ دونوں بھی اس جائیداد میں وہی طرز عمل رکھیں گے جو رسول اللہ ﷺ نے رکھا تھا، جس

علیکم، لَقَدْ أَغْطَأْكُمُوهَا وَيَنْهَا فِي كُمْ حَتَّى  
بَقَيَّ مِنْهَا هَذَا الْمَالُ، فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْفِقُ عَلَى أَهْلِهِ  
نَفَقَةً سَنَتِهِمْ مِنْ هَذَا الْمَالِ ثُمَّ يَأْخُذُ مَا  
بَقَيَ فَيَجْعَلُهُ مَجْعَلًا مَالَ اللَّهِ فَعَمِلَ بِذَلِكَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيَاةً.  
أَنْشَدَكُمْ بِاللَّهِ، هَلْ تَعْلَمُونَ  
ذَلِكَ، قَالُوا: نَعَمْ. قَالَ لِعَلَيْهِ وَعَلَيْهِ  
أَنْشَدَكُمَا بِاللَّهِ هَلْ تَعْلَمَانَ ذَلِكَ؟ قَالَا:   
نَعَمْ. ثُمَّ تُوْفِيَ اللَّهُ نَبِيُّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ أَنَا وَلِيُّ رَسُولِ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَبضَهَا أَبُو بَكْرٍ  
فَعَمِلَ فِيهَا بِمَا عَمِلَ بِهِ فِيهَا رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنْتَمَا حَيَيْنِدِ  
وَأَقْبَلَ عَلَى عَلَيْهِ وَعَلَيْهِ تَرْعَمَانَ أَنَّ أَبَا  
بَكْرٍ كَذَا وَكَذَا، وَاللَّهُ يَعْلَمُ أَنَّهُ فِيهَا  
صَادِقٌ بَارِ رَاشِدٌ تَابِعٌ لِلْحَقِّ. ثُمَّ تُوْفِيَ  
اللَّهُ أَبَا بَكْرٍ، فَقُلْتَ أَنَا وَلِيُّ رَسُولِ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ،  
فَقَبضَهَا سَنَتِنِ أَغْمَلَ فِيهَا بِمَا عَمِلَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبُوبَكْرٍ  
ثُمَّ جَتَّمَانِي وَكَلَمَكَمَا وَاحِدَةً وَأَمْرَ  
كُمَا جَمِيعٌ، جَتَّنِي تَسَلَّنِي نَصِيبَكَ مِنَ  
ابْنِ أَخِيكَ، وَأَتَى هَذَا يَسَّالَنِي نَصِيبَ  
أَغْرَأَهُ مِنْ أَبِيهَا، فَقُلْتَ: إِنْ شِئْتَ  
دَفَعْتُهُ إِلَيْكُمَا، عَلَى أَنْ عَلَيْكُمَا عَهْدَ  
اللَّهِ وَمِنَافَةً لِتَغْلَبَنِ فِيهَا بِمَا عَمِلَ بِهِ

کے مطابق ابو یحییٰ نے عمل کیا اور جب سے میں اس کا والی ہوا ہوں، میں نے جو اس کے ساتھ معاملہ رکھا اور اگر یہ شرط منظور نہ ہو تو پھر آپ مجھ سے اس بارے میں گفتگو چھوڑ دیں۔ آپ لوگوں نے کہا کہ اس شرط کے مطابق وہ جائیداد ہمارے حوالہ کرو اور میں نے اسے اس شرط کے ساتھ تم لوگوں کے حوالہ کر دیا۔ کیوں عثمان اور ان کے ساتھیوں! میں آپ کو اللہ کی قسم دیتا ہوں میں نے اس شرط پر وہ جائیداد علی اور عباس مجھ سے کے قضے میں دی ہے تا؟ انہوں نے کہا کہ جی ہاں۔ راوی نے بیان کیا کہ پھر آپ علی اور عباس کی طرف متوجہ ہوئے اور کہا میں آپ حضرات کو اللہ کی قسم دیتا ہوں کیا میں نے آپ دونوں کے حوالہ وہ اس شرط کے ساتھ کی تھی؟ دونوں حضرات نے فرمایا کہ جی ہاں۔ پھر عمر بن جنون نے فرمایا، کیا آپ حضرات اب اس کے سوا مجھ سے کوئی اور فیصلہ چاہتے ہیں؟ اس ذات کی قسم ہے جس کے حکم سے آسان و زمین قائم ہیں اس کے سوا میں کوئی اور فیصلہ قیامت تک نہیں کر سکتا۔ اب آپ لوگ اس کی ذمہ داری پوری کرنے سے باجز ہیں تو مجھے واپس کر دیں میں اس کا بھی بندوں سے آپ ہی کرلوں گا۔

رسول اللہ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِمَا  
عَمِلَ بِهِ فِيهَا أَبُو بَكْرٍ وَبِمَا عَمِلْتَ بِهِ  
فِيهَا مُنْذُ وَلِيَّهَا، وَإِلَّا فَلَا تُكَلِّمَانِي  
فِيهَا. فَقَلَّتْمَا اذْفَغَهَا إِلَيْنَا بِذَلِكَ.  
لَدَعْتُهَا إِلَيْكُمَا بِذَلِكَ أَنْشَدْكُمْ بِاللهِ  
هَلْ دَعَتْهَا إِلَيْهِمَا بِذَلِكَ؟ فَقَالَ.  
الْهُفْطُ: نَعَمْ. قَالَ: فَأَقْبَلَ عَلَى عَلِيٍّ  
وَعَبَّاسَ فَقَالَ: كَمَا أَنْشَدْكُمَا بِاللهِ هَلْ  
دَعَتْهَا إِلَيْكُمَا بِذَلِكَ؟ قَالَ: نَعَمْ. قَالَ:  
أَفَلَتْمِسَانٌ مِنِي قَضَاءَ غَيْرِ ذَلِكَ؟ فَوَ  
الَّذِي يَاذِنَهُ تَقُومُ السَّمَاءُ وَالْأَرْضُ لَا  
أَفْضِي فِيهَا قَضَاءَ غَيْرِ ذَلِكَ حَتَّى تَقُومَ  
السَّاعَةُ، فَإِنْ عَجَزْتُمَا عَنْهَا فَادْفَعَاهَا فَإِنَّا  
أَنْهَيْكُمَاهَا.

[راجع: ۲۹۰۴]

**تَبَرِّعٌ** حدیث ہذا میں مال خس میں سے اپنے اہل کے لیے آخرین تبلیغ کا عمل منقول ہے کہ آپ اس میں سے سال بھر کا خرچ رکھ لیا کرتے تھے۔ یہی باب اور حدیث میں مطابقت ہے۔ آخری جملہ کا مطلب یہ کہ تم چاہو کہ میں ذاتی ملک الملک کی طرح یہ جائیداد تم دونوں میں تقسیم کر دوں یہ نہیں ہو سکتا کیونکہ تم سب کو خوب معلوم ہے کہ رسول اللہ تبلیغ کا ارشاد ہے لانودٹ ماتر کی صدقہ نہار ترکہ ایک صدقہ ہوتا ہے جس کا کوئی خاص وارث نہیں ہو سکتا۔

#### باب اور اللہ تعالیٰ نے سورہ بقرہ میں فرمایا ہے

اور مائیں اپنے بچوں کو دودھ پلا میں پورے دو سال (یہ مدت) اس کے لیے ہے جو دودھ کی مدت پوری کرنا چاہے ”ارشاد“ بما تعاملون بصیر تک۔ اور سورہ احتفال میں فرمایا ”اور اس کا حسل اور اس کا دودھ چھوڑنا تمیں میتوں میں ہوتا ہے“ اور سورہ طلاق میں فرمایا اور اگر تم میاں یوں آپس میں ضد کرو گے تو بچے کو دودھ کوئی دوسرا عورت پلانے گی۔ وسعت والے کو خرج دودھ پلانے کے لیے اپنی وسعت

#### ۴۔ باب و قال اللہ تعالیٰ

﴿وَالْأَوَالِدَاتُ يُرْضِعْنَ أُولَادَهُنَّ حَوْنَيْنِ  
كَامِلَيْنِ لِمَنْ أَرَادَ أَنْ يَتَمَ الرِّضَاعَةَ﴾ إِلَى  
قَوْنِيْهِ ﴿بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرَتِهِ﴾ وَقَالَ  
﴿وَحَمَلَهُ وَفِصَالَهُ ثَلَاثُونَ شَهْرًا﴾ وَقَالَ  
﴿وَإِنْ تَعَسَرْتُمْ فَسْتَرْضِعُ لَهُ أُخْرَى،  
لَيَنْفِقُ ذُو سَعْةٍ مِنْ سَعْيِهِ وَمَنْ قَلَرَ عَلَيْهِ

کے مطابق کرنا چاہیے اور جس کی آمدی کم ہو اسے چاہیے کہ اسے اللہ نے چنان دیا ہواں میں سے خرج کرے۔ اللہ تعالیٰ کے ارشاد "بعد عسیر یسراء" تک اور یونس نے زہری سے بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ نے اس سے منع کیا ہے کہ ماں اس کے پچھے کی وجہ سے باپ کو تکلیف پہنچائے اور اس کی صورت یہ ہے مثلاً کہ ماں کہہ دے کہ میں اسے دودھ نہیں پلاوں گی حالانکہ اس کی غذا پچے کے زیادہ موافق ہے۔ وہ پچھے پر زیادہ مرباں ہوتی ہے اور دسرے کے مقابلہ میں پچھے کے ساتھ وہ زیادہ لطف و نزی کر سکتی ہے۔ اس لیے اس کے لیے جائز نہیں کہ وہ پچھے کو دودھ پلانے سے اس وقت بھی انکار کر دے جبکہ پچھے کا والد اسے (نافذ و نفقہ میں) اپنی طرف سے وہ سب کچھ دینے کو تیار ہو جو اللہ نے اس پر فرض کیا ہے۔ اسی طرح فرمایا کہ باپ اپنے پچھے کی وجہ سے ماں کو نقصان نہ پہنچائے۔ اس کی صورت یہ ہے مثلاً باپ ماں کو دودھ پلانے سے روکے اور خواہ مخواہ کسی دوسری عورت کو دودھ پلانے کے لیے مقرر کرے۔ البتہ اگر ماں اور باپ اپنی خوشی سے کسی دوسری عورت کو دودھ پلانے کے لیے مقرر کریں تو دونوں پر کچھ گناہ نہ ہو گا اور اگر وہ والد اور والدہ دونوں اپنی رضامندی اور شورہ سے پچھے کا دودھ چھڑانا چاہیں تو پھر ان پر کچھ گناہ نہ ہو گا (گواہی مدت رخصت باقی ہو) فصال کے معنی دودھ چھڑانا۔

**تشریح** طبری نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا۔ پہلی آیت («وَالْوَالِدَاتُ يُرْضِيْنَ») (البقرة: ۲۳۳) سے امام بخاری نے یہ دلیل لی کہ مال کو اپنے بچے کا دودھ پلانا واجب ہے۔ یہ اس صورت میں ہے جب پچھے کی دوسری عورت کا دودھ نہ پہنچے یا کوئی اتنا نہ ملے یا باپ محتاجی کی وجہ سے اتنا رکھ سکے۔ اس بات میں ماں سے وہ عورتیں مراد ہیں جن کو خاوند نے طلاق دے دی ہو تو ایسی عورتوں کو دودھ پلانی کی اجرت خاوند کو دینی ہو گی۔ دوسری آیت میں دودھ پلانے کی مدت مذکور ہے۔ اس آیت کو اور سورہ لقمان کی آیت («وَفِصْلُهُ فِيْنِ عَامَيْنِ») (لقمان: ۱۳) کو حضرت علی بن بیہقی نے ملا کر یہ نکلا ہے کہ حمل کی مدت کم سے کم چھ ماہ ہے۔ تیسرا آیت میں یہ مذکور ہے کہ خاوند دودھ پلانے کی اجرت اپنے مقدور کے موافق دے۔ دودھ پلانے کی مدت پورے دو سال ہے۔ اس سے زیادہ دودھ پلانا صحیح نہیں ہے۔

باب کسی عورت کا شوہر اگر غائب ہو تو اس کی عورت کیوں نکر خرج کرے اور اولاد کے خرج کا بیان

۵۔ باب نَفَقَةِ الْمَرْأَةِ إِذَا غَابَ عَنْهَا  
زَوْجُهَا، وَنَفَقَةِ الْوَالِدِ

**نَسْبَتُهُ مُنْجَلِّ** اگر خاوند کیس چلا گیا ہو اور اس کا پتہ معلوم ہو تو عورت اپنے شر کے قاضی کے پاس جائے وہ اس شر کے قاضی کو لکھ کر جمال اس کا خاوند ہو عورت کا خرچہ مگوائے۔ اگر یہ امر ممکن نہ ہو جیسا کہ ہمارے زمانے کا حال ہے کہ قاضیوں کو مطلق اختیار نہیں ہے تو عورت اپنے شر کے قاضی کو اطلاع دے اور وہ نکاح فتح کر دے۔ رویانی نے کہا کہ اس پر فتویٰ ہے اگر خاوند کا بالکل پتہ نہ ہو جب بھی قاضی نکاح کو فتح کر سکتا ہے۔ اسی طرح اگر خاوند مفلس ہو اور نام نفقة نہ دے سکتا ہو شافعیہ اور الحدیث کا یہی قول ہے اور حنفیہ نے جو مذہب احتیار کیا ہے وہ عورتوں پر صریح قلم ہے اور تکلیف مالابطاق ہے اور اس زمانہ میں کوئی عورت اس پر نہیں چل سکتی۔ وہ کہتے ہیں خاوند مفلس ہو یا غائب ہر حال میں عورت صبر سے بیٹھی رہے۔ البتہ اس کے نام پر قرض لے کر کھاکتی ہے۔ بتلائیے مفلس یا غائب کو کون قرض دے گا۔ اس زمانہ میں تولداروں کو بھی بغیر گروی کے کوئی قرض نہیں دیتا (وہیدی)

(۵۳۵۹) ہم سے محمد بن مقاتل نے بیان کیا، کہا ہم کو عبد اللہ بن مبارک نے خبر دی، انہیں یونس بن یزید نے، انہیں ابن شاہب نے، انہیں عورہ نے خبر دی اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ہند بنت عتبہ رضی اللہ عنہا حاضر ہوئیں اور عرض کیا، یا رسول اللہ! ابوسفیان (ان کے شوہر)، بست بخیل ہیں، تو کیا میرے لیے اس میں کوئی گناہ ہے اگر میں ان کے مال میں سے (اس کے پیٹھ پیچھے) اپنے بچوں کو کھلاوں؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسالم نے فرمایا کہ نہیں، لیکن دستور کے مطابق ہوتا ہے۔

۵۳۵۹ - حدَّثَنَا أَبْنُ مُقَابِلٍ أَخْبَرَنَا عَنْ أَنَّهُ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنْ أَنَّهُ شَهَابٌ أَخْبَرَنِي عَزْرَوْةُ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ : جَاءَتْ هِنْدُ بْنَتُ عَتْبَةَ فَقَالَتْ : يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَبَا سَفْيَانَ رَجُلٌ مُسْتِكٌ، فَهَلْ عَلَى حَرَجٍ أَنْ أَطْعِمَ مِنَ الْأَذِي لَهُ عِيَالًا . قَالَ : ((لَا، إِلَّا بِالْمَغْرُوفِ)). [راجح: ۲۲۱۱]

چاہیے۔

یعنی حد سے زیادہ نہ ہو تاکہ خیات کا جرم عائد نہ ہو سکے۔

(۵۳۶۰) ہم سے سعیٰ بن موسیٰ نے بیان کیا، کہا ہم سے عبد الرزاق نے بیان کیا، ان سے معمربن راشد نے، ان نے ہمام بن عیینہ نے، کہا کہ میں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسالم نے فرمایا اگر عورت اپنے شوہر کی کمائی میں سے، اس کے حکم کے بغیر (دستور کے مطابق) اللہ کے راستہ میں خرچ کر دے تو اسے بھی آدھا ثواب ملتا ہے۔

۵۳۶۰ - حدَّثَنَا يَحْتَىٰ حَدَّثَنَا عَنْهُ الرُّزَاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَمَّامٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسالم قَالَ : ((إِذَا أَنْفَقَتِ الْمَرْأَةُ مِنْ كَسْبِ زَوْجِهَا عَنْ غَيْرِ أَمْرِهِ فَلَلَّهُ نِصْفُ أَجْرِهِ)).

[راجح: ۲۰۶۶]

یہ جب ہے کہ عورت کو مرد کی رضامندی معلوم ہو۔ اگر عورت دیانت دار نہیں ہے تو ایسے خرچ کے لیے اسے ہرگز اجازت نہیں دی جائے گی۔ آیت (فَالصَّلِحُتُ فِي نَفْسٍ حَفِظْتُ لِلْغَيْبِ) (النساء: ۳۴۳) میں حفظ اللہ سے یہ امر ظاہر ہے۔

باب عورت کا اپنے شوہر کے گھر میں  
کام کاچ کرنا۔

۶ - بَابِ عَمَلِ الْمَرْأَةِ فِي بَيْتِ

زوجها

یعنی وہی کام کاچ جو عورتوں کے معمول میں ہیں جیسے آناؤندھا، پیٹا، گھر میں جھاؤدھا، کھانا پکانا وغیرہ یہ کام بھی عورت پر اس وقت واجب ہے جب خاوند محتاج ہو، گو عورت اپنے گھر اتنے کی امیر ہو جو کام عورت اپنے مال باپ کے گھر میں کرتی

تمہی روی خاندان کے گھر میں کرے۔ امام الakk نے کماکر کام کاچ پر مجبور کی جائے گی کوہہ اپنے خاندان کی امیر ہو بڑھ لیکے خاندان مجاہی کی وجہ سے لوہنی غلام نہ رکھ سکے۔

(۵۳۶۱) ہم سے مدد نے بیان کیا، کہا ہم سے بھی نے بیان کیا، ان سے شعبہ نے، کہا کہ مجھ سے حکم نے بیان کیا، ان سے ابن ابی سلیل نے، ان سے علی بن ابی طیہ نے بیان کیا کہ فاطمہ بنت ابی اوفی کشم شیخیہ کی خدمت میں یہ شکایت کرنے کے لیے حاضر ہوئیں کہ بچی پینے کی وجہ سے ان کے ہاتھوں میں کتنی تکلیف ہے۔ انہیں معلوم ہوا تھا کہ آنحضرت شیخیہ کے پاس کچھ غلام آئے ہیں لیکن آنحضرت شیخیہ سے ان کی ملاقات نہ ہو سکی۔ اس لیے عائشہ بنت ابی اوفی سے اس کا ذکر کیا۔ جب آپ تشریف لائے تو عائشہ بنت ابی اوفی نے آپ سے اس کا تذکرہ کیا۔ علی بن ابی طیہ نے بیان کیا کہ پھر حضور اکرم شیخیہ ہمارے یہاں تشریف لائے (رات کے وقت) ہم اس وقت اپنے بستروں پر لیٹ چکے تھے ہم نے اٹھنا چاہا تو آپ نے فرمایا کہ تم دونوں جس طرح تھے اسی طرح رہو۔ پھر آنحضرت شیخیہ میرے اور فاطمہ کے درمیان بیٹھ گئے۔ میں نے آپ کے قدموں کی ٹھنڈک اپنے پیٹ پر محسوس کی، پھر آپ نے فرمایا، تم دونوں نے جو چیز مجھ سے مانگی ہے، کیا میں تمیں اس سے بہتر ایک بات نہ بتا دوں؟ جب تم (رات کے وقت) اپنے بستر پر لیٹ جاؤ تو ۳۳ مرتبہ سجان اللہ<sup>۱</sup> ۳۳ مرتبہ الحمد للہ اور ۳۲ مرتبہ اللہ اکبر پڑھ لیا کرو یہ تمہارے لیے لوہنی غلام سے بہتر ہے۔

**لشیخ** اللہ تم کو کام کاچ کی طاقت دے گا اور خادم کی حاجت نہ رہے گی۔ جب لخت جگر رسول اللہ شیخیہ کی یہ حالت ہے تو دوسری عورتوں کی کیا حقیقت ہے کہ وہ اپنے آپ کو بڑی خاندانی سمجھ کر گھر میلوں کام کاچ کو اپنے لیے عار سمجھیں۔

### باب عورت کے لیے خادم کا ہوتا

(۵۳۶۲) ہم سے عبد اللہ بن زبیر حمیدی نے بیان کیا، کہا ہم سے سفیان بن عبیینہ نے بیان کیا، کہا ہم سے عبید اللہ بن ابی یزید نے بیان کیا، انہوں نے مجاہد سے سنا، انہوں نے عبد اللہ بن ابی سلیل سے سنا، ان سے حضرت علی بن ابی طالب بن ابی طیہ بیان کرتے تھے کہ فاطمہ بنت ابی اوفی رسول اللہ شیخیہ کی خدمت میں حاضر ہوئی تھیں اور آپ سے ایک

شعبہ قال : حَدَّثَنَا مُسْدَدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ أَبِيهِ تَلْهِيْلَى حَدَّثَنَا عَلَيْهِ أَنَّ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ أَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَشْكُرُ إِلَيْهِ مَا تَلَقَّى فِي يَدِهَا مِنَ الرُّحْمَى وَتَلَغُّهَا أَنَّهُ جَاءَهُ رَقِيقٌ فَلَمْ تُصَادِفْهُ، فَلَذِكْرَتْ ذَلِكَ لِغَائِشَةً. فَلَمَّا جَاءَ أَخْبَرَنَاهُ غَائِشَةً قَالَ: فَجَاءَنَا وَلَقَدْ أَخْدَنَا مَضَاجِعَنَا، فَلَعَبَنَا نَفُومٌ فَقَالَ: ((عَلَى مَكَانِكُمَا)) فَجَاءَ فَقَعَدَ يَتَبَّعُ وَيَتَبَرَّهَا حَتَّى وَجَدَنَتْ بَرْزَ قَدْمَيْهِ عَلَى بَطْنِي. فَقَالَ ((أَلَا أَذْكُرُكُمَا عَلَى خَيْرِ مِمَّا سَأَلْتُمَا؟ إِذَا أَخْدَتُمَا مَضَاجِعَكُمَا أَوْ أَوْتُمَا إِلَى فِرَاشِكُمَا فَسَبَّحَا ثَلَاثَةً وَثَلَاثَيْنَ وَأَخْمَدَا ثَلَاثَةً وَثَلَاثَيْنَ وَكَبَرَا أَرْبَعَةً وَثَلَاثَيْنَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكُمَا مِنْ خَادِمٍ)).

[راجع: ۳۱۱۳]

### ۷- باب خادِمِ المرأة

۵۳۶۲ - حَدَّثَنَا الْحَمِيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفِيَّانَ حَدَّثَنَا عَيْنَدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي يَزِيدٍ سَمِعَ مُجَاهِدًا سَمِعَتْ عَنْ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى يَحْدُثُ عَنْ عَلَيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ أَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

خادمِ انگل تھا، پھر آپ نے فرمایا کہ کیا میں تمہیں ایک ایسی چیز نہ بتا دوں جو تمہارے لیے اس سے باتر ہو۔ سوتے وقت تینتیس (۳۳) مرتبہ سبحان اللہ، تینتیس (۳۳) مرتبہ الحمد للہ اور چونتیس (۳۷) مرتبہ اللہ اکبر پڑھ لیا کرو۔ سفیان بن عبینہ نے کہا کہ ان میں سے ایک کلمہ چونتیس بار کہے۔ حضرت علیؓ نے کہا کہ پھر میں نے ان کلموں کو کبھی نہیں چھوڑا۔ ان سے پوچھا گیا جنگ صفين کی راتوں میں بھی نہیں؟ کہا کہ صفين کی راتوں میں بھی نہیں۔

**لشیح** صفين وہ جگہ جمال حضرت علی اور امیر معاویہ بن ابی سفیان نبیؓ کے درمیان جنگ برپا ہوئی تھی۔ حالت جنگ میں بھی آپ نے اس اہم ترین وظیفہ کو ترک نہیں فرمایا۔ وظیفہ کے کامیاب ہونے کی بھی شرط ہے۔

### باب مرد اپنے گھر کے کام کاچ کرے تو کیسا ہے؟

(۵۳۶۳) ہم سے محمد بن عربہ نے بیان کیا، کہا ہم سے شعبہ نے بیان کیا، ان سے حکم بن عتبہ نے، ان سے ابراہیم نے، ان سے اسود بن یزید نے کہ میں نے حضرت عائشہؓ نبیؓ سے پوچھا کہ گھر میں نبی کرم ﷺ کیا کیا کرتے تھے؟ امام المؤمنینؓ نبیؓ نے بیان کیا کہ حضور اکرم ﷺ کیا کیا کرتے تھے، پھر آپ جب اذان کی آواز سننے تو باہر چلے جاتے تھے۔

**لشیح** گھر کے کام کاچ کرنا اور اپنے گھر والوں کی مدد کرنا ہمارے پیارے رسول ﷺ کی سنت ہے اور جو لوگ گھر میں اپاچ بنت رہتے ہیں اور ہر کام کے لیے دوسروں کا سارا ڈھونڈتے ہیں وہ محض بے عقل ہیں، ان کی صحت بھی ہیشہ خراب رہ سکتی ہے اور سفر وغیرہ میں ان کو اور بھی تکلیف اٹھانی پڑتی ہے۔ الاماشاء اللہ۔

### باب اگر مرد خرچ نہ کرے تو عورت اس کی اجازت بغیر اس کے مال میں سے اتنے لے سکتی ہے جو دستور کے مطابق اس کے لیے اور اس کے بچوں کے لیے کافی ہو

(۵۳۶۴) ہم سے محمد بن عقبہ نے بیان کیا، کہا ہم سے عقبیؓ نے بیان کیا، ان سے ہشام نے کہا کہ مجھے میرے والد (عربہ نے) خبر دی اور انہیں عائشہؓ نبیؓ نے کہ ہند بنت عتبہ نے عرض کیا، یا رسول اللہ! ابوسفیان (ان کے شوہر) بخیل ہیں اور مجھے اتنا نہیں دیتے جو میرے اور میرے بچوں کے لیے کافی ہو سکے۔ ہاں اگر میں ان کی لاعلمی میں ان کے مال

خادم، فَقَالَ : ((أَلَا أَخْبِرُكُ ما هُوَ خَيْرٌ لَكَ مِنْهُ، تُسْبِحِينَ اللَّهَ عِنْدَ مَنَامِكُ فَلَلَّا تَ وَلَلَّا تَنْ، وَتَخْمَدِينَ اللَّهَ فَلَلَّا تَ وَلَلَّا تَنْ، وَتُكَبَّرِينَ اللَّهَ أَرْبَعًا وَلَلَّا تَنْ)). ثُمَّ قَالَ سَفِيَّانُ : إِخْدَاهُنْ أَرْبَعَةَ وَلَلَّا تَنْ، فَمَا تَرَكْتُهَا بَعْدُ. قَيْلَ : وَلَا لِيَلَّةَ صَفَّيْنِ؟ قَالَ وَلَا لِيَلَّةَ صَفَّيْنِ. [راجع: ۳۱۱۳]

**لشیح** نے اس اہم ترین وظیفہ کو ترک نہیں فرمایا۔ وظیفہ کے کامیاب ہونے کی بھی شرط ہے۔

### باب خِدْمَةِ الرَّجُلِ فِي أَهْلِهِ

۵۳۶۳— حدُثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَزْعَرَةَ حَدَّثَنَا شَفَعَةُ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عَتَيْبَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدٍ سَأَلَتْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا : مَا كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَصْنَعُ فِي الْأَيَّتِ؟ قَالَتْ : كَانَ يَكُونُ فِي مَهْنَةِ أَهْلِهِ فَإِذَا سَمِعَ الْآذَانَ خَرَجَ. [راجع: ۲۲۱۱]

**لشیح** گھر کے کام کاچ کرنا اور اپنے گھر والوں کی مدد کرنا ہمارے پیارے رسول ﷺ کی سنت ہے اور جو لوگ گھر میں اپاچ بنت رہتے ہیں اور ہر کام کے لیے دوسروں کا سارا ڈھونڈتے ہیں وہ محض بے عقل ہیں، ان کی صحت بھی ہیشہ خراب رہ سکتی ہے اور سفر وغیرہ میں ان کو اور بھی تکلیف اٹھانی پڑتی ہے۔ الاماشاء اللہ۔

### باب إِذَا لَمْ يُنْفِقِ الرَّجُلُ، فَلِلَّمَرَأَةِ أَنْ تَأْخُذَ بِغَيْرِ عِلْمِهِ مَا يَكْفِيهَا وَوَلَدَهَا بِالْمَغْرُوفِ

۵۳۶۴— حدُثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُتَشَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ هِشَامٍ قَالَ : أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ هِنْدَ بْنَتَ عَتَيْبَةَ قَالَتْ : يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّ أَبَا سَفِيَّانَ رَجُلٌ شَحِيقٌ، وَلَئِنْ يَعْطُنِي مَا يَكْفِيَنِي وَوَلَدِي إِلَّا مَا أَخْذَتْ

میں سے لے لوں (تو کام چلتا ہے) آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ تم دستور  
کے موافق اتنا لے سکتی ہو جو تمہارے اور تمہارے بچوں کے لیے کافی  
ہو سکے۔

منہ وَفَرَّ لَا يَعْلَمُ . فَقَالَ: ((خُلُدِيِّ مَا  
يَكْفِيكَ وَوَلَدُكَ بِالْمَعْرُوفِ)).

[راجح: ۲۲۱]

**بَشِّرْتُكُمْ** بخت مرد کی عورت کو جائز طور پر اس کی اجازت بغیر اس کے مال میں سے اپنا اور بچوں کا گزران لے لیتا جائز ہے۔ یہی ہند  
بنت عتبہ رضی اللہ عنہا ہیں جن کے متعلق مزید تفصیل یہ ہے۔ وکانت هند لما قتل ابوها عبدہ وعمرہا شيبة وعمرہا الولید يوم بدر  
شق علیہا للما کان يوم بدر وقل حمزة فرحت بدارک وعمدت الى بطنه فشققتها واخذت كبدہ فلا کتها ثم يفظنها للما کان يوم الفتح  
ودخل ابوسفیان مکہ مسلماً بعد ان اصرتہ خیل النبی صلی اللہ علیہ وسلم تلک اللیلۃ فاجارہ العباس فقضبت هند لاجل اسلامہ واخذت  
بلحیثہ ثم انہا بعد استقرار النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمکہ جاءت فاسلمت وبايعت وقالت يارسول الله ما كان على ظهر الارض من اهل  
خباء احب الى ان ينزلوا من اهل خبائث وما على ظهر الارض اليوم خباء احب الى ان يعزو من اهل خبائث فقال ايضا والذی نفسی بیده  
(فتح) (پارہ: ۲۲ ص: ۲۳۸) یہ اس لیے ہوا کہ جنگ بدر میں جب ہند کا باپ تباہ اور اس کا پچھا شیبہ اور اس کا بھائی ولید متقتل ہوئے  
تو یہ اس پر بہت بھاری گزرا اور اس غصہ کی بنا پر اس نے وحشی کو لانچ دے کر اس سے حضرت حمزہ بن بشیر کو قتل کروا یا۔ اس سے وہ بہت  
خوش ہوئی اور حضرت حمزہ بن بشیر کے پیٹ کو اس نے چاک کیا اور آپ کے کلیجہ کو نکال کر چاکر پھینک دیا۔ جب فتح مکہ کا دن ہوا اور  
ابوسفیان بن بشیر کہ میں مسلمان ہو کر داخل ہوا کیونکہ اسے اسلامی لٹکرنے قید کر لیا تھا۔ پس اسے حضرت عباس بن بشیر نے پناہ دی تو اس  
کے اسلام پر ہندہ بہت غصہ ہوئی اور اس کی داڑھی کو پکڑ لیا جب آنحضرت ﷺ کہ میں مستقل طور پر قابض ہو گئے تو ہندہ حاضر دیوار  
رسالت ہو کر مسلمان ہو گئی اور کما کہ یار رسول اللہ! دنیا میں کوئی گھرناہ میری نظروں میں آپ کے گھرانے سے زیادہ ذیلیں نہ تھا کہ آج  
اسلام کی بدولت دنیا میں کوئی گھرناہ میرے نزدیک آپ کے گھرانے سے زیادہ میزز نہیں ہے۔ آنحضرت ﷺ نے جواب میں فرمایا کہ  
اس ذات کی حسینہ جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، میرے نزدیک بھی یہی معاملہ ہے۔ اس سے آنحضرت ﷺ کے اخلاق فاضل کو معلوم  
کیا جاسکتا ہے کہ ایسی دشمن عورت کے لیے بھی آپ کے دل میں کتنی محباٹش ہو جاتی ہے جبکہ وہ اسلام قبول کر لیتی ہے۔ آپ اس کی  
ساری مختلف انحرافات کو فرماؤش فرماؤ کر اسے اپنے دربار عالیہ میں شرف باریابی عطا فرماؤ کر سرفراز فرماؤ دیتے ہیں۔ صلی اللہ علیہ وسلم  
الف الف مرہ وعدہ کل ذرہ وعلی آله واصحابہ اجمعین آمين۔

## باب عورت کا اپنے شوہر کے مال کی اور جو وہ خرج کے لیے وے اس کی حفاظت کرنا

(۵۳۶۵) ہم سے علی بن عبد اللہ نے بیان کیا، کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے بیان کیا، کہا ہم سے عبد اللہ بن طاؤس نے بیان کیا، ان سے  
ان کے والد (طاؤس) اور ابوالزیناد نے بیان کیا، ان سے اعرج نے اور  
ان سے ابو ہریرہ بن بشیر نے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اونٹ پر سوار  
ہونے والی عورتوں میں (یعنی عرب کی عورتوں میں)، بترين عورتوں  
قریشی عورتوں ہیں۔ دوسرے راوی (ابن طاؤس) نے بیان کیا کہ  
”قریش کی صلح، نیک عورتوں (صرف لفظ قریشی عورتوں)“ کے

## ۱۰ - باب حفظ المرأة زوجها في

### ذاتِ يَدِهِ وَالنَّفَقَةِ

۵۳۶۵ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا  
سُفِيَّانُ حَدَّثَنَا أَبْنُ طَاؤُسٍ عَنْ أَبِيهِ وَأَبْوَ  
الزَّنَادِ عَنِ الْأَغْرَجِ عَنْ أَبِيهِ هُرَيْرَةَ أَنَّ  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((خَيْرُ نِسَاءِ رَكِبَنَ  
الْإِبْلَ نِسَاءُ قُرْيَشٍ)) وَقَالَ الْآخَرُ : صَالِحُ  
نِسَاءُ قُرْيَشٍ أَخْنَاهُ عَلَى وَلَدٍ فِي صِفَرٍ  
وَأَزْعَاهُ عَلَى زَوْجٍ فِي ذَاتِ يَدِهِ . وَيَذَكُرُ

عن معاویۃ و ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سب سے زیادہ مربان اور اپنے شوہر کے مال عباس بن حفاظہ نے بھی نبی کرم ﷺ سے ایسی ہی روایت کی ہے۔

[راجح: ۳۴۳۴]

**تَشْبِيهُ** فطرتا ان خویوں کی ماں کی ہوتی ہیں۔ اس لیے ان کا خصوصی ذکر ہوا۔ ان کے بعد جن عورتوں میں یہ خوبیاں ہوں وہ کسی بھی خاندان سے متعلق ہوں اس تعریف کی حقدار ہیں۔ اس حدیث کے ذیل حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی مرحوم فرماتے ہیں۔ آنحضرت ﷺ نے یہ بیان فرمادیا کہ قریش کی عورتوں میں اس وجہ سے بہتر ہوتی ہیں کہ وہ اپنی اولاد پر ان کے بھپن میں بڑی مشق و مربان ہوا کرتی ہیں اور شوہر کے مال و غلام وغیرہ کی سب سے زیادہ حافظت کرتی ہیں اور ظاہر ہے کہ یہی دو مقصد ہیں جو نکاح کے مقاصد میں سب سے زیادہ اہم اور عظیم الشان ہیں اور ان ہی سے تدبیر منزل اور نظام خانہ داری وابستہ ہے۔ پس یہ امر مستحب ہے کہ ایسے قبلہ اور خاندان والی عورت سے نکاح کیا جائے جن کے عادات و اخلاق و اطوار اچھے ہوں اور ان میں قریش چیزیں عورتوں کے اوصاف بھی پائے جائیں۔ (جستہ اللہ البالغ)

### باب عورت کو کپڑا دستور کے مطابق دینا چاہیے۔

(۵۳۶۶) ہم سے مجاج بن منہال نے بیان کیا، کہا ہم سے شعبہ نے بیان کیا، کہا کہ مجھے عبد الملک بن میسرہ نے خردی، کہا کہ میں نے زید بن وہب سے سنا اور ان سے علی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کرم ﷺ نے خود پن لیا، پھر میں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چروں مبارک پر خنگی دیکھی تو میں نے اسے چاڑ کر اپنی عورتوں میں تقسیم کر دیا۔

[راجح: ۲۶۱۴]

**تَشْبِيهُ** یعنی اپنی ارشتہ دار عورتوں کو کیونکہ حضرت علی رضوی کے گھر میں حیات بیوی تک سوائے حضرت فاطمہ زہراء رضی اللہ عنہا کے اور کوئی عورت نہ تھی۔ دوسرا روایت میں یوں ہے کہ میں نے اسے فاطمہ میں باہت دیا یعنی حضرت فاطمہ الزہرا اور قاطہ بنت اسد حضرت علی کی والدہ اور قاطہ بنت حمزہ رضی اللہ عنہما۔ معلوم ہوا کہ رشیم یا سونا چیزیں چیزیں کسی طور پر کسی مرد کوں جائیں تو انہیں وہ خود استعمال کرنے کے بجائے اپنی مستورات کو تقسیم کر سکتا ہے۔

### ۱۲ - باب عَوْنَ الْمَرْأَةِ زَوْجَهَا فِي وَلَدِهِ

یعنی اس اولاد کی تعلیم و تربیت جو اس کے پیٹ سے نہ ہو حدیث جابر میں جابر کی بہنوں کی تعلیم و تربیت میں مد نظر ہے گویا اولاد کو بھی بہنوں پر قیاس کیا ہے۔ یہ خدمت کچھ عورت پر فرض چیزیں نہیں ہے جیسے ابن بطال نے کماگرا اخلاق عورت کو ایسا کرنا ہے جاہیے۔

(۵۳۶۷) ہم سے مسد بن مسہد نے بیان کیا، کہا ہم سے حماد بن زید نے ان سے عمرو نے اور ان سے جابر بن عبد اللہ علیہ السلام نے کہ میرے والد شہید ہو گئے اور انہوں نے سات لڑکیاں چھوڑیں یا (راوی نے کہا کہ) نو لڑکیاں۔ چنانچہ میں نے ایک پسلے کی شادی شدہ عورت سے نکاح کیا۔ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے دریافت فرمایا، جابر! تم نے شادی کی ہے؟ میں نے کہا تھی ہاں۔ فرمایا، کتواری سے یا بیانی سے۔ میں نے عرض کیا کہ بیانی سے۔ فرمایا تم نے کسی کتواری لڑکی سے شادی کیوں نہ کی۔ تم اس کے ساتھ کھلیتے اور وہ تمہارے ساتھ کھلیتے۔ تم اس کے ساتھ ہنسی مذاق کرتے اور وہ تمہارے ساتھ ہنسی کرتی۔ جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ اس پر میں نے آنحضرت ﷺ سے عرض کیا کہ عبد اللہ (امیرے والد) شہید ہو گئے اور انہوں نے کتنی لڑکیاں چھوڑی ہیں، اسے میں نے یہ پسند نہیں کیا کہ ان کے پاس ان ہی جیسی لڑکی بیٹھا لاوں، اس لیے میں نے ایک ایسی عورت سے شادی کی ہے جو ان کی دیکھ بھال کر سکے اور ان کی اصلاح کا خیال رکھے۔ آنحضرت ﷺ نے اس پر فرمایا، اللہ تمہیں برکت دے یا (راوی کو شک تھا) آنحضرت ﷺ نے ”خیر“ فرمایا یعنی اللہ تم کو خیر عطا کرے۔

**لشیخ** عورت پر فریقت ہو جانا عقلاً مندنی نہیں ہے۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کو اللہ تعالیٰ نے آپ کی دعا سے بہت برکت دی۔ ان کا قرض بھی سب ادا کر دیا ہیش خوش رہے اور ہمیشہ آنحضرت ﷺ کے منظور نظر رہے۔

باب مفلس آدمی کو (جب کچھ ملتے تو) پسلے اپنی بیوی کو کھلانا  
واجب ہے

(۵۳۶۸) ہم سے احمد بن یونس نے بیان کیا، کہا ہم سے ابراہیم بن سعد نے بیان کیا، کہا ہم سے ابن شہاب نے بیان کیا، ان سے حمید بن عبد الرحمن نے اور ان سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں توہلاک کشم ﷺ کی خدمت میں ایک صاحب آئے اور کہا کہ میں توہلاک

۵۳۶۷ - حدَّثَنَا مُسَدْدَدٌ حَدَّثَنَا حَمَادَ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو عَنْ جَابِرٍ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ : هَذِكَ أَبِي وَتَرَكَ سَبْعَ بَنَاتٍ أَوْ تِسْعَ بَنَاتٍ فَتَرَوْجَتْ اَمْرَأَةٌ ثَيَّبَاءٌ. فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((تَرَوْجَتْ يَا جَابِرُ؟)) قَلَّتْ : نَعَمْ. فَقَالَ : ((بَكَرَأً أَمْ ثَيَّبَاءً؟)) قَلَّتْ : بَلْ ثَيَّبَاءً. قَالَ : ((فَهَلَا جَارِيَةٌ تُلَاعِبُهَا وَتُلَاعِبُكَ، وَتُصَاحِحُكَهَا وَتُصَاحِحُكَ؟)) قَالَ : فَقَلَّتْ لَهُ إِنَّ عَبْدَ اللَّهِ هَذِكَ وَتَرَكَ بَنَاتٍ، وَإِنِّي كَرِهْتُ أَنْ أَجِيَهُنَّ بِمِثْلِهِنَّ، فَتَرَوْجَتْ اَمْرَأَةٌ تَقْوُمُ عَلَيْهِنَّ وَتُصَنِّلُهُنَّ، فَقَالَ : ((بَارَكَ اللَّهُ لَكَ أَوْ خَيْرًا)).

[راجح: ۴۴۳]

### ۱۳ - باب نَفَقَةِ الْمُغَسِّرِ

علیٰ أَهْلِهِ

**لشیخ** کیونکہ آنحضرت ﷺ نے باب کی حدیث میں اس مفلس شخص سے فرمایا جس پر رمضان کا کفارہ واجب تھا جاؤ تم میاں بیوی اس کھبور کے زیادہ مقدار ہو۔

۵۳۶۸ - حدَّثَنَا أَخْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمَ بْنَ سَعْدٍ حَدَّثَنَا أَبْنُ شَهَابٍ عَنْ حَمِيدٍ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : أَتَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ

ہو گیا۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا، آخربات کیا ہوئی؟ انہوں نے کہا کہ میں نے اپنی بیوی سے رمضان میں ہم بستری کر لی۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا پھر ایک غلام آزاد کر دو۔ (یہ کفارہ ہو جائے گا) انہوں نے عرض کیا کہ میرے پاس کچھ نہیں ہے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا، پھر دو میں میں متاثر روزے رکھ لو۔ انہوں نے کہا کہ مجھ میں اس کی بھی طاقت نہیں ہے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ پھر ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلاؤ۔ انہوں نے کہا کہ اتنا میرے پاس سامان بھی نہیں ہے۔ اس کے بعد آپ کے پاس ایک نوکرا لایا گیا جس میں کھجوریں تھیں۔ آپ نے دریافت فرمایا کہ مسئلہ پوچھنے والا کمال ہے؟ ان صاحب نے عرض کیا میں یہاں حاضر ہوں۔ آپ نے فرمایا لو اسے (اپنی طرف سے) صدقہ کر دیتا۔ انہوں نے کہا اپنے سے زیادہ ضورت مند پر یا رسول اللہ! اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے، ان دونوں پتھریلے میدانوں کے درمیان کوئی گھرانہ ہم سے زیادہ محکم نہیں ہے۔ اس پر آنحضرت ﷺ ہنسنے اور آپ کے مبارک دانت دکھائی دینے لگے اور فرمایا، پھر تم ہی اس کے زیادہ مستحق ہو۔

علیہ وَسَلَّمَ رَجُلٌ فَقَالَ: هَلْ كُنْتُ؟ قَالَ: ((وَلِمْ؟)) قَالَ وَقَفَتْ عَلَى أَهْلِي فِي رَمَضَانَ قَالَ: ((فَأَغْنِنِ رَفْهَةً)). قَالَ لَيْسَ عِنْدِي. قَالَ: ((فَصُمْ شَهْرَيْنِ مُتَابِعَيْنِ)) قَالَ: لَا أَسْتَطِعُ قَالَ: ((فَأَطْعِنْ سَيِّدَ مَسْكِينَ)). قَالَ: لَا أَجِدُ فَاتِي النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرْقِ فِيهِ تَمَرَّ، قَالَ: ((أَيْنَ السَّالِلُ؟)) قَالَ هَا آنَا ذَا قَالَ: ((صَدَقْ بِهَذَا)). قَالَ: عَلَى أَخْرَجَ مِنْ يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَوْ الَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ، مَا بَيْنَ لَابْنِيَّهَا أَهْلُ بَيْتِ أَخْرَجَ مِنْ فَضْلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى بَدَأْتَ أَنْيَاهُ قَالَ: ((فَأَنْتَمْ إِذَا)).

[راجع: ۱۹۳۶]

**لَشَفِيقُ** دوسری روایت میں یوں ہے تو بھی کہا اور اپنے گھروں کا کھانا مقدم سمجھایا اس شخص نے کفارہ کے وجوہ کے ساتھ اپنے گھروں کے خرچ کا اہتمام کیا اور ان کی محتاجی ظاہر کی۔ اگر گھروں کو کھانا ضروری نہ ہوتا تو وہ اس کھجور کو خیرات کرنا مقدم سمجھتا۔ عرق ایسے تھی کہ کہتے ہیں جس میں ۵۰ صاع کھجور سما جائے۔ ان حدیث سے آج گرانی کے دور میں عامۃ المسلمين کے لیے بہت سوالات نکلتی ہے جبکہ لوگ گرانی سے سخت پریشان ہیں اور اکثر بھوک سے اموات ہو رہی ہیں۔ ایسے نازک وقت میں علماء کرام کا فرض ہے کہ وہ صدقہ خیرات کے سلسلہ میں ایسے غباء کا بہت زیادہ دھیان رکھیں، صدقہ فطر وغیرہ میں بھی یہی اصول ہے۔

بَابُ اللَّهِ تَعَالَى كَاسُورَةِ بَقَرَةِ مِيَّہِ يَہِ فَرَمَاتَهُ بَچَ کَوَارِثَ (مِثْلًا بِهَلَّیٰ چِچَا وَغَیْرَہ) پَرْ بَھِی یَہِ لَازِمٌ ہے اور اللَّهُ تَعَالَیٰ نَے سورَةِ نَحْلٍ میں فرمایا اللَّهُ دُو سُرُوں کی مثال بیان کرتا ہے ایک تو گونگا ہے جو کچھ بھی قدرت نہیں رکھتا آخر آیت صراط مستقیم تک۔

۱۴ - بَابُ هَوَّاغَلِي الْوَارِثِ مِثْلَ ذَلِكَ وَهَلْ عَلَى الْمَرْأَةِ مِنْهُ شَيْءٌ؟  
هَوَضَرَ اللَّهُ مَثَلًا رَجُلُنِ اَخْدُهُمَا اَبْكَمْ - إِلَى قَوْلِهِ - صِرَاطٌ مُسْتَقِيمٌ

**لَشِیْعَۃ** یعنی دو دھن پلانے والی کامان نفقة خرچ وغیرہ دنیا یعنی جب بچہ کے پاس کچھ مال نہ ہو تو امام احمد کے نزدیک اس کے وارث خرچ دیں گے اور حنفیہ کے نزدیک بچہ کے ہر محروم رشتہ دار اور جسمور کے نزدیک وارثوں کو یہ خرچ دنیا ضروری نہیں۔ (وَعَلَى الْوَارِثِ مِثْلُ ذَلِكَ) (البقرۃ: ۲۳۳) کے معنی انہوں نے یہ کہے ہیں کہ وارث بھی ہم کو نصان نہ پہنچائے۔ زید بن ثابت نے کہا ہے کہ اگر بچہ کی مال اور بچہ دونوں ہوں تو ہر ایک بقدر اپنے حصہ وراثت کے اس کا خرچہ اٹھائے گا۔ یہ باب لاکر حضرت امام بخاری رض نے زید کا قول روکیا کہ عورت کی مثال گوئے کی سی ہے اور گوئے کی نسبت فرمایا (لَا يَقْرِبُ عَلَى شَنِيْ) (النحل: ۷۵) تو عورت پر کوئی خرچ وجہ نہیں ہو سکتا۔

(۵۳۶۹) ہم سے موئی بن اسماعیل نے بیان کیا، کہا ہم سے وہیب نے بیان کیا، انہیں ہشام نے خبر دی، انہیں ان کے والد نے، انہیں زینب بنت ابی سلمہ رض نے کہ ام سلمہ رض نے بیان کیا، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا مجھے ابو سلمہ رض (ان کے پہلے شوہر) کے لڑکوں کے بارے میں ثواب ملے گا اگر میں ان پر خرچ کروں۔ میں انہیں اس محتاجی میں دیکھ نہیں سکتی، وہ میرے بیٹے ہی تو ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہاں۔ تمہیں ہر اس چیز کا ثواب ملے گا جو تم ان پر خرچ کرو گی۔

(۵۳۷۰) ہم سے محمد بن یوسف نے بیان کیا، ان سے سفیان ثوری نے بیان کیا، ان سے ہشام بن عروہ نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رض نے بیان کیا کہ ہند نے عرض کیا یا رسول اللہ! ابوسفیان بخیل ہیں۔ اگر میں ان کے مال میں سے اتنا (ان سے پوچھے بغیر) لے لیا کروں جو میرے اور میرے بچوں کو کافی ہو تو کیا اس میں کوئی گناہ ہے؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دستور کے مطابق لے لیا کرو۔

**لَشِیْعَۃ** اس حدیث سے حضرت امام بخاری نے یہ نکلا کہ اولاد کا خرچ باب پر لازم ہے ورنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ہندہ کو یہ حکم فرماتے کہ آدھا خرچ تودے اور آدھا ابوسفیان کے مال سے لے گر آپ نے ایسا نہیں فرمایا۔

**۱۵- باب قول النبی ﷺ:** ((مَنْ تَرَكَ كَلَّا أَوْ ضَيَّعَ إِلَيَّ))

باب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا جو شخص مر جائے اور قرض وغیرہ کا بوجھ (مرتے وقت) پچھوڑے یا لا وارث بچے پچھوڑ

جائے تو ان کا بندوبست مجھ پر ہے

یعنی میرے ذمہ ہے۔ اس باب کے یہاں لانے سے حضرت امام بخاری کا مقصد یہ ہے کہ کوئی نادر مسلمان اولاد پچھوڑ جائے تو اولاد

۵۳۶۹ - حدثنا موسى بن إسماعيل حدثنا وهب بن هشام عن أبيه عن زينب ابنة أبي سلمة عن أم سلمة : قلت يا رسول الله، هل لي من أجر في بني أبي سلمة أن أنفق عليهم، ولست بطاراً لهم هكذا وهكذا، إنما هم بني. قال : ((نعم، لك أجر ما أنفقت عليهم)).

[راجع: ۱۴۶۷]

۵۳۷۰ - حدثنا محمد بن يوسف حدثنا سفيان عن هشام بن غزوة عن أبيه عن عائشة رضي الله عنها قالت هند : يا رسول الله، إن أبا سفيان رجل شحيح، فهل على جناح أن أخذ من ماله ما يكفيه وبقى؟ قال : ((خذدي بالمعروف)).

[راجع: ۲۲۱۱]

کی پرورش بیت المال سے کی جائے گی۔ آج کے زمانے میں ایسے لاوارث مسلم بچوں کی پرورش مال زکوٰۃ سے کرنا مادر مسلمانوں کا اہم ترین فریضہ ہے۔

(۵۳) ہم سے مجھی بن بکیر نے بیان کیا، کہا ہم سے یہ بن سعد  
نے، ان سے عقیل نے، ان سے ابن شہاب نے، ان سے ابو سلمہ نے  
اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس  
جب کسی ایسے شخص کا جنازہ لایا جاتا۔ جس پر قرض ہوتا تو آپ دریافت  
فرماتے کہ مرنے والے نے قرض کی ادائیگی کے لیے ترک چھوڑا ہے  
یا نہیں۔ اگر کما جاتا کہ اتنا چھوڑا ہے جس سے ان کا قرض ادا ہو سکتا  
ہے تو آپ ان کی نماز پڑھتے، ورنہ مسلمانوں سے کہتے کہ اپنے ساتھی  
پر تم ہی نماز پڑھ لو۔ پھر جب اللہ تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ پر فتوحات  
کے دروازے کھول دیئے تو فرمایا کہ میں مسلمانوں سے ان کی خود اپنی  
ذات سے بھی زیادہ قریب ہوں اسے ائمہ مسلمانوں میں سے جو کوئی  
وقات پائے اور قرض چھوڑے تو اسکی ادائیگی کی ذمہ داری میری ہے۔  
اور جو کوئی مال چھوڑے وہ اس کے ورثاء کا ہے۔

-7-

باب آزاد اور لوئڈی دونوں اناہو سکتی ہیں یعنی دودھ پلاسٹک  
ہیں  
(۵۳۷) ہم سے بھی بن بکر نے بیان کیا، کہا ہم سے لیٹ بن سعد  
نے بیان کیا، ان سے عقیل نے، ان سے ابن شاب نے، انسیں عروہ  
نے خردی، ان کو ابو سلمہ کی صاجز ادی زینب نے خردی کہ نبی کرم  
مشیعہ کی زوجہ مطہرہ ام حبیبہ گھنٹھا نے بیان کیا کہ میں نے عرض کیا  
یا رسول اللہ! میری بہن (عزہ) بنت الیسفیان سے نکاح کر لیجئے۔ آپ  
نے فرمایا اور تم اسے پسند بھی کرو گی (کہ تمہاری بہن تمہاری سوکن  
بن جائے) میں نے عرض کیا ہاں، اس سے خالی تو میں اب بھی نہیں  
ہوں اور میں پسند کرتی ہوں کہ اپنی بہن کو بھی بھلانی میں اپنے ساتھ  
شریک کرلوں۔ آپ نے اس پر فرمایا کہ یہ میرے لیے جائز نہیں ہے۔  
دو بہنوں کو ایک ساتھ نکاح میں جمع کرنا، میں نے عرض کیا رسول

٥٣٧١ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا  
اللَّذِيْنُ عَنْ عَقِيلٍ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ أَبِي  
سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ  
رَسُولَ اللَّهِ كَانَ يُؤْتَى بِالرَّجُلِ  
الْمُتَوَفِّيِ عَلَيْهِ الدِّينُ، فَيَسْأَلُ: ((هَلْ تَرَكَ  
لِدِينِهِ فَضْلًا؟)) فَإِنْ حَدَّثَ أَنَّهُ تَرَكَ وَفَاءً  
صَلَى، وَإِلَّا قَالَ لِلْمُسْلِمِينَ : ((صَلُوا  
عَلَى صَاحِبِكُمْ)). فَلَمَّا فَتَحَ اللَّهُ عَلَيْهِ  
الْفُتُوحَ قَالَ : ((أَنَا أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ  
أَنفُسِهِمْ، فَمَنْ تُؤْتَى مِنَ الْمُؤْمِنِينَ فَرَرَكَ  
دِينَاهُ فَعَلَيْهِ قَصَادَةُ، وَمَنْ تَرَكَ مَالًا  
فَلِلرَّبِّنِيَّةِ)). [راج٤: ٢٢٩٨]

**لشيخ** لفظ صلوا على صاحبكم كنه سے یہ مقصود تھا۔ ۱۶- باب المراضع من المؤالیات

وَغَيْرُهُنَّ

٥٣٧٢ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا  
اللَّذِيْنُ عَنْ عَفِيلٍ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ أَخْبَرَنِي  
عَزْوَةً أَنَّ زَيْنَبَ ابْنَةَ أَبِي سَلَمَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ  
أُمَّ حَبِيبَةَ زَوْجَ السَّيِّدِ قَالَتْ: قُلْتُ يَا  
رَسُولَ اللَّهِ، أَنْكَحْ أَخْتِي ابْنَةَ أَبِي سَفِيَّانَ؟  
قَالَ: ((أَوْتُجِينَ ذَلِكَ)) قُلْتُ: نَعَمْ لَسْتُ  
أَلَّا كَبِيْرَةً وَأَحَبُّ مَنْ شَارَكَنِي فِي الْخَيْرِ  
أَخْتِي. فَقَالَ: ((إِنَّ ذَلِكَ لَا يَحْلُّ لِي)).  
فَقَلَّتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ فَوَّالَهُ إِنَا نَتَحَدَّثُ  
أَنَّكَ تُرِيدُ أَنْ تُنْكِحَ ذُرَّةَ ابْنَةَ أَبِي سَلَمَةَ،

اللہ (ﷺ)! واللہ اس طرح کی باتیں ہو رہی ہیں کہ آپ وہ بنتِ ابی سلمہ سے نکاح کا ارادہ رکھتے ہیں۔ آنحضرت ﷺ نے دریافت فرمایا، ام سلمہ کی بیٹی جب میں نے عرض کیا، مجی ہاں تو آپ نے فرمایا اگر وہ میری پرورش میں نہ ہوتی جب بھی وہ میرے لیے حلال نہیں تھی وہ تو میرے رضائی بھائی کی نزکی ہے۔ مجھے اور ابو سلمہ کو ثوبیہ نے دودھ پلایا تھا۔ پس تم میرے لیے اپنی لڑکیوں اور بہنوں کو نہ پیش کیا کرو۔ اور شعیب نے بیان کیا، ان سے زبردستی نے اور ان سے عروہ نے، کما کہ ثوبیہ کو ابو لہب نے آزاد کیا تھا۔

[راجع: ۵۱۰۱]

**لشیخ** اس حدیث سے حضرت امام بخاری رضی اللہ عنہ نے باب کا مطلب نکلا کہ لوئڈی انا ہو سکتی ہے یعنی آزاد مردوں کو دودھ پلا سکتی ہے جیسا کہ ثوبیہ (لوئڈی) نے آنحضرت ﷺ کو دودھ پلایا تھا۔ ثوبیہ کو ابو لہب نے نبی اکرم ﷺ کی ولادت کی خوشی میں آزاد کیا تھا۔

الحمد للہ کہ کتاب الفقہات کا بیان فتح ہوا۔ حضرت امام بخاری رضی اللہ عنہ نے اس بارے میں سائل کو جس تفصیل سے کتاب و سنت کی روشنی میں بیان فرمایا ہے وہ حضرت امام ہی جیسے مجہد مطلق و محمدث کامل کا حق تھا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو امت کی طرف سے بے شمار جزاں عطا کرے اور قیامت کے دن بخاری شریف کے جملہ قدر انون کو آپ کے ساتھ دربار رسالت میں شرف پاریابی نصیب ہو اور مجھ ناجیز کو میرے اہل و عیال اور جملہ قدر انون کے ساتھ جوار رسول ﷺ میں جگہ مل سکے۔ ورحہ اللہ عبدالقادر آمنا۔  
ثوبیہ کی آزادی سے متعلق مزید تشرییع یہ ہے۔

وذکر السهیل ان العباس قال لما مات ابو لهب را یہ فی منامی بعد حول فی شرحال فقال مالقيت بعد کم راحة الا ان العذاب يخفف عنی کل یوم الثین قال وذاکر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم ولد یوم الاثین وكانت ثوبیة بشرط ابا لهب بمولده فاعتقها (الحادی والعشرون، ص: ۲۷)

سمیل نے ذکر کیا ہے کہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے کما کہ میں نے ابو لہب کو مرنے کے ایک سال بعد خواب میں بری حالت میں دیکھا اور اس نے کما کہ میں نے تم سے جدا ہونے کے بعد کوئی آرام نہیں دیکھا۔ گرتاتا ضرور ہے کہ ہر سموار کے دن میرے عذاب میں کچھ تخفیف ہو جاتی ہے اور یہ اس لیے کہ آنحضرت ﷺ سموار ہی کے دن پیدا ہوئے تھے اور ابو لہب کی لوئڈی ثوبیہ نے ابو لہب کو آپ کی پیدائش کی خوبی خبری سنائی تھی، جسے سن کر خوشی میں ابو لہب نے اسے آزاد کر دیا تھا۔ مجی ابو لہب ہے جو بعد میں ضد اور ہٹ دھری میں اتنا خفت ہو گیا کہ اس کے متعلق قرآن کریم میں سورہ بت بت یادا ابی لہب نازل ہوئی۔ معلوم ہوا کہ ضد اور ہٹ دھری کی بنا پر کسی صحیح حدیث کا انکار کرنا بہت ہی بری حرکت ہے۔ جیسا کہ آج کل اکثر عوام کا حال ہے کہ بہت سی اسلامی باتوں اور رسول کریم ﷺ کی سنتوں کو حق و ثابت جانتے ہوئے بھی ان کا انکار کئے جاتے ہیں۔ ایسے لوگوں کو اللہ نیک ہدایت دے اور ضد اور ہٹ دھری سے بچائے (آمین)

فقال: ((ابنَةُ أُمِّ سَلَمَةَ؟)) فَقَالَتْ: نَعَمْ  
قَالَ: ((فَوَاللهِ لَوْلَا تَكُنْ رَبِيَّتِي فِي  
جِنْزِي مَا حَلَّتْ لِي، إِنَّهَا ابْنَةُ أَخِي مِنْ  
الرُّضَاعَةِ، أَرْضَعْتِنِي وَأَبَا سَلَمَةَ ثُوَبَيْهُ، فَلَا  
تَغْرِضْنِ عَلَيْيَ بَنِيَّكُنْ وَلَا أَخْوَاتِكُنْ)).  
وَقَالَ شَعِيبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ : قَالَ غُرْزَةُ  
ثُوبَيْهَ أَغْنَفَهَا أَبُو لَهَبٍ.

## ۰۔ کتاب الاطعمة

# کتاب کھانوں کے بیان میں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

یعنی کھانے کے آداب اور اقسام کے بیان میں) اطعمة طعام کی جمع ہے۔ طعام ہر کھانے کو کہتے ہیں اور کبھی خاص گیوں کو بھی کہتے ہیں۔ لفظ طعمة بالفتح مزہ اور ذاتہ اور طعمة بالضم طعام کو کہا جاتا ہے۔ حلال حرام کھانوں کا بیان اور کھانے کے آداب ان کا بھی مسلمانوں کے لیے معلوم کرنا ضروری ہے۔ اسی لیے یہ ایک مستقل کتاب لکھی گئی ہے۔

باب اور اللہ تعالیٰ نے سورہ بقرہ میں فرمایا کہ مسلمانو! کھاؤ ان پاکیزہ چیزوں کو جن کی ہم نے تمہیں روزی دی ہے اور فرمایا کہ اور خرج کرو ان پاکیزہ چیزوں میں سے جو تم نے کمائی ہیں اور اللہ تعالیٰ نے سورہ مومنون میں فرمایا کھاؤ پاکیزہ چیزوں میں سے اور نیک عمل کرو، بے شک تم جو کچھ بھی کرتے ہو ان کو میں جانتا ہوں۔

(۳۷۵۳) ہم سے محمد بن کثیر نے بیان کیا، انسوں نے کہا، ہم کو سفیان ثوری نے خبر دی، انہیں منصور نے ان سے ابو والکل نے بیان کیا، اور ان سے ابو موسیٰ اشتری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بھوکے کو کھلاو پلاؤ، بیمار کی مزاج پر سی کرو اور قیدی کو چھڑاؤ۔ سفیان ثوری نے کہا کہ (حدیث میں) لفظ "عانی" سے مراد

وَالْعَانِي الْأَمْسِرُ. [راجع: ۴۶-۳۰]

بے گناہ مظلوم قیدی مسلمان کو آزاد کرنا بہت بڑی نیکی ہے۔ زہب نصیب اس مسلمان کے جس کو یہ سعادت مل سکے۔ اللہ جنت نصیب کرے حضرت مولانا حکیم عبدالکوہر شہزادی اخی المکرم مولانا عبد الرزاق صاحب کو جنوں نے ایک نازک ترین وقت میں میری اسی طرح مدد فرمائی تھی۔ اللهم اغفر لهم وارحمهم آمين (راز)

(۳۷۵۴) - حدثنا يوسف بن عيسى، حدثنا يوسف بن عيسى (۳۷۵۴) ہم سے یوسف بن عیسیٰ مروزی نے بیان کیا، کہا ہم سے

۵۳۷۳ - حدثنا محمد بن كثير أخبرنا سفيان عن منصور عن أبي وائل عن أبي موسى الأشعري رضي الله عنه عن النبي قال: ((أطعموا الجائع، وعذروا المريض، ولنکروا العانى)). قال سفيان:

وَالْعَانِي الْأَمْسِرُ. [راجع: ۴۶-۳۰]

محمد بن فضیل نے بیان کیا، ان سے ان کے والدے، ان سے ابو حازم (سلمہ بن اشجعی) نے اور ان سے ابو ہریرہ بن عبٹ نے بیان کیا کہ حضور اکرم ﷺ کی وفات تک آل محمد ﷺ پر کبھی ایسا زمانہ نہیں گزرا کہ کچھ دن برابر انہوں نے پیٹ بھر کر کھانا کھایا ہوا اور اسی سند سے۔

(۵۳۷۵) ابو حازم سے روایت ہے کہ ان سے ابو ہریرہ بن عبٹ نے (بیان کیا کہ فاقہ کی وجہ سے) میں سخت مشقت میں بتلا تھا، پھر میری ملاقات عمر بن خطاب بن عبٹ سے ہوئی اور ان سے میں نے قرآن مجید کی ایک آیت پڑھنے کے لیے کہا۔ انہوں نے مجھے وہ آیت پڑھ کر سنائی اور پھر اپنے گھر میں داخل ہو گئے۔ اس کے بعد میں بہت دور تک چلتا رہا۔ آخر مشقت اور بھوک کی وجہ سے میں منہ کے بل گر پڑا۔ اچانک میں نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ میرے سر کے پاس کھڑے ہیں۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا، اے ابو ہریرہ! میں نے کما حاضر ہوں، یا رسول اللہ! تیار ہوں۔ پھر آنحضرت ﷺ نے میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے کھڑا کیا۔ آپ سمجھ گئے کہ میں کس تکلیف میں بتلا ہوں۔ پھر آپ مجھے اپنے گھر لے گئے اور میرے لیے دودھ کا ایک بڑا پالہ منگوایا۔ میں نے اس میں سے دودھ پیا۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا، دوبارہ پیو (ابو ہریرہ)! میں نے دوبارہ پیا۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا اور پیو۔ میں نے اور پیا۔ یہاں تک کہ میرا پیٹ بھی پیالہ کی طرح بھر پور ہو گیا۔ ابو ہریرہ بن عبٹ نے بیان کیا کہ پھر میں عمر بن عبٹ سے ملا اور ان سے اپنا سارا واقعہ بیان کیا اور کہا کہ اے عمر! اللہ تعالیٰ نے اسے اس ذات کے ذریعہ پورا کر دیا، جو آپ سے زیادہ مستحق تھی۔ اللہ کی قسم! میں نے تم سے آیت پوچھی تھی حالانکہ میں اسے تم سے بھی زیادہ بہتر طریقہ پر پڑھ سکتا تھا۔ عمر بن عبٹ نے کہا اللہ کی قسم! اگر میں نے تم کو اپنے گھر میں داخل کر لیا ہوتا اور تم کو کھانا کھلا دیتا تو لال لال (عمده) اونٹ ملنے سے بھی زیادہ مجھ کو خوشی ہوتی۔

[طرفاہ فی: ۶۴۵۲، ۶۲۴۶] مگر افسوس ہے کہ میں اس وقت تمہارا مطلب نہیں سمجھا اور تم نے بھی کچھ نہیں کہا۔ میں یہ سمجھا کہ تم ایک آیت بھول گئے ہو اس کو مجھ سے پوچھنا چاہتے ہو۔ اس حدیث سے یہ لکھا کہ پیٹ بھر کر کھانا بینا درست ہے کیونکہ ابو ہریرہ بن عبٹ نے

حدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِيهِ حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ هُرَيْرَةَ قَالَ : مَا شَيْءَ آلُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ طَغَامٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ حَتَّى قُبِضَ.

۵۳۷۵ - وَعَنْ أَبِيهِ حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ هُرَيْرَةَ أَصَابَنِي جَهَنَّمُ شَدِيدٌ، فَلَقِيتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابَ، فَاسْتَفْرَأْتُهُ أَيَّةً مِنْ كِتَابِ اللَّهِ، فَدَخَلَ دَارَةَ وَفَتَحَهَا عَلَيَّ، فَمَسْتَبَّتُ غَيْرَ بَعِيدٍ فَعَرَزَتُ لِوَجْهِيِّي مِنَ الْجَهَنَّمِ وَالْجَوْعِ، فَإِذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاتِمٌ عَلَى رَأْسِي فَقَالَ : ((يَا أَبَا هُرَيْرَةَ))، فَقَلَّتْ لَيْكَ رَسُولُ اللَّهِ وَسَعْدِيَكَ، فَأَخْدَدَ بَيْدِي فَأَقْأَمْتِي وَعَرَفَ الْذِي بِي، فَانْطَلَقَ بِي إِلَى رَحْلِهِ فَأَمَرَ لِي بِعُسْ مِنْ لَبِنِ فَشَرِبْتُ مِنْهُ، ثُمَّ قَالَ : ((عَذْ فَاشَرَبْ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ))، فَعَدْتُ فَشَرِبْتُ ثُمَّ قَالَ : ((عَذْ))، فَعَدْتُ فَشَرِبْتُ حَتَّى اسْتَوَيَ بَطْنِي فَصَارَ كَالْفَدْحَ فَقَالَ : فَلَقِيتُ عُمَرَ وَذَكَرْتُ لَهُ الْذِي كَانَ مِنْ أَمْرِي وَقُلْتُ لَهُ : تَوْلِي اللَّهُ ذَلِكَ مِنْ كَانَ لَهُ أَحْقَ بِهِ مِنْكَ يَا عُمَرُ، وَاللَّهُ لَقَدْ اسْتَفْرَأْتُكَ أَلَايةَ وَلَا تَأْفِرْ أَلَهَا مِنْكَ قَالَ عُمَرُ : وَاللَّهِ لَأَنْ أَكُونَ أَذْخَلْتُكَ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ يَكُونَ لِي مِثْلُ حُمْرِ النَّعْمِ.

لشیخ

بیت بھر کر دودھ پیا۔ حدیث کی گمراہی میں جا کر مطلب نکالنا غایتِ کمال تھا جو اللہ تعالیٰ نے امام بخاری و تیمیہ کو عطا فرمایا اللہ تعالیٰ ان چمگاروں پر رحم کرے جو آفاتِ عالمت کو نہ دیکھ سکتے کی وجہ سے اس کے وجود ہی کو تسلیم کرنے سے قادر ہیں۔ لبس ماکانوں یعنی۔

## باب کھانے کے شروع میں بسم اللہ پڑھنا اور دائیں ہاتھ سے کھانا

(۵۳۷۶) ہم سے علی بن عبد اللہ مدینی نے بیان کیا، کہا ہم کو سفیان ثوری نے خبر دی، کہا کہ مجھ سے وید بن کثیر نے خبر دی، انسوں نے وہب بن کیسان سے سنا، انسوں نے عمر بن ابی سلمہ بن عثیمین سے سنا، انسوں نے بیان کیا کہ میں پچھ تھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پروپرٹی میں تھا اور (کھاتے وقت) میرا ہاتھ برتن میں چاروں طرف گھوما کرتا۔ اس لیے آپ نے مجھ سے فرمایا، بیٹھ! بسم اللہ پڑھ لیا کر، داہنے ہاتھ سے کھلایا کر اور برتن میں وہاں سے کھلایا کر جو جگہ تجھ سے نزدیک ہو۔ چنانچہ اس کے بعد میں یہ مشہد اسی ہدایت کے مطابق کھاتا رہا۔

## ۲- باب التَّسْمِيَةِ عَلَى الطَّعَامِ، وَالْأَكْلِ بِالْيَمِينِ

(۵۳۷۶) - حدیثنا علیُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَنَا سُفِيَّانَ قَالَ الْوَلَيدُ بْنُ كَثِيرٍ: أَخْبَرَنِي أَنَّهُ سَمِعَ وَهْبَ بْنَ كَيْسَانَ أَنَّهُ سَمِعَ عُمَرَ بْنَ أَبِي سَلَمَةَ يَقُولُ : كُنْتُ غُلَامًا فِي حَجَرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَكَانَتْ يَدِي تَطْبِيشُ فِي الصَّحْفَةِ، فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((يَا غُلَامَ سَمَّ اللَّهُ، وَكُلْ بِيَمِينِكَ، وَكُلْ مِمَّا يَلِيكَ)), فَمَا زَالَتْ تِلْكَ طَعْمَتِي بَعْدَ.

[طرفلہ فی : ۵۳۷۸]

**لشیخ** ہوں تو پکار کر بسم اللہ کے نام کے اور لوگوں کو بھی یاد آجائے۔ شروع میں بسم اللہ کھانا اور دائیں ہاتھ سے کھانا کھانا واجب ہے۔ ایک حدیث میں ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ایک شخص کو باسیں ہاتھ سے کھانے سے روکا۔ اس نے کہا کہ میں داہنے ہاتھ سے نہیں کھا سکتا۔ آپ نے فرمایا اچھا تو داہنے ہاتھ سے نہ کھائے گا، پھر اس کا دایاں ہاتھ مظلوم ہو گیا۔ اس کو جھوٹ کی قدرت نے فوراً سزا دی۔ نعوذ بالله من غضب الله۔

## باب برتن میں سامنے سے کھانا اور حضرت انس بن میراث نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا (کھانے سے پہلے) اللہ کا نام لیا کرو اور ہر شخص اپنے نزدیک سے کھائے

(۵۳۷۷) مجھ سے عبدالعزیز بن عبد اللہ اویسی نے بیان کیا، انسوں نے کہا کہ مجھ سے محمد بن جعفر نے بیان کیا، ان سے محمد بن عمرو بن حلخہ دیلی نے بیان کیا، ان سے وہب بن کیسان ابو نعیم نے بیان کیا، ان سے عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ نے، وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرا ام سلمہ بیوی نبی کے (ابو سلمہ سے) بیٹھے ہیں۔ بیان کیا

## ۳- باب الأَكْلِ مِمَّا يَلِيهِ وَقَالَ أَبْنُسْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ، وَلَا يَكُلُّ كُلُّ رَجُلٍ مِمَّا يَلِيهِ)).

(۵۳۷۷) - حدیثنا عبدُ الأَعْزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ مُحَمَّدٍ بْنِ عُمَرَ وَبْنِ حَلْحَلَةَ الدَّبِيلِيِّ عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ أَبِي نُعَيْمٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ وَهُوَ ابْنُ أَمَّ سَلَمَةَ زَوْجِ

کہ ایک دن میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کھانا کھایا اور برلن کے چاروں طرف سے کھانے لگا تو آنحضرت ﷺ نے مجھ سے فرمایا کہ اپنے زدیک سے کھا۔

(۵۳۷۸) ہم سے عبد اللہ بن یوسف تیسی نے بیان کیا، کہاں کو امام مالک نے خبر دی، ان سے ابو قیم وہب بن کیمان نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں کھانا لایا گیا۔ آپ کے ساتھ آپ کے ریب عمر بن ابی سلمہ بن عثمان بھی تھے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ بسم اللہ پڑھ اور اپنے سامنے کھا۔

باب جس نے اپنے ساتھی کے ساتھ کھاتے وقت پیا لے  
میں چاروں طرف ہاتھ بڑھائے بشرطیکہ ساتھی کی طرف  
سے معلوم ہو کہ اسے کراہیت نہیں ہو گی

(۵۳۷۹) ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا، ان سے امام مالک نے، ان سے اسحاق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ نے، انہوں نے انس بن مالک بن عثمان سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ ایک درزی نے رسول اللہ ﷺ کی کھانے کی دعوت کی جو انہوں نے آنحضرت ﷺ کے لیے تیار کیا تھا۔ انس بن عثمان نے بیان کیا کہ حضور اکرم ﷺ کے ساتھ میں بھی گیا، میں نے دیکھا کہ حضور اکرم ﷺ پیالہ میں چاروں طرف کدو تلاش کرتے تھے (کھانے کے لیے) بیان کیا کہ اسی دن سے کدو مجھ کو بھی بہت بھانے لگا۔

**لشیخ** کیونکہ آنحضرت ﷺ کو بھاتا تھا۔ ایمان کی بھی نشانی ہے کہ جو چیز پسپرد فرماتے، اسے مسلمان بھی پسند کرے۔ امام ابویوسف شاگرد امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ ایک شخص نے کما آنحضرت ﷺ کو پسند فرماتے تھے مجھ کو تو پسند نہیں ہے۔ امام ابویوسف نے کہا کہ گردن مارنے کا تھیار لاوی یہ شخص مرد ہو گیا ہے، اس کی گردن مار دی جائے جو مرد کی سزا ہے۔ یہاں سے مقلدوں کو سبق لینا چاہیئے کہ ان کے امام یوسف نے کھانے پینے کی سنتوں میں بھی ایسا کلمہ کہنا باعث کفر قرار دیا تو عبادات کی سنتوں میں جیسے آئین بالمر اور رفع یہین وغیرہ سنن نبوی ہیں۔ اگر ان کے بارے میں کوئی شخص ایسا کلمہ کے اور ان سنتوں کی تحریر کرے تو وہ کس قدر گنگاہ ہو گا اور شرعی ایسٹ میں اس کی سزا کیا ہو سکتی ہے۔ یاد رکھنا چاہیئے کہ رسول کرم ﷺ کی ایک چھوٹی سی

النَّبِيُّ ﷺ قَالَ: أَكَلْتُ يَوْمًا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ طَعَامًا، فَجَعَلْتُ أَكُلُّ مِنْ نَوَاحِي الصَّفَقَةِ، فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((أَكُلْ مِمَّا يَلِيكَ)). [راجح: ۵۳۷۶]

(۵۳۷۸) - حدثنا عبد الله بن يوسف أخبرنا مالك عن وهب بن كيسان أبي نعيم: قال أتى رسول الله ﷺ بطعام، وَمَعَهُ رَبِيعَةُ عُمَرَ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ، فَقَالَ: ((سَمَّ اللَّهُ، وَكُلْ مِمَّا يَلِيكَ)).

[راجح: ۵۳۷۶]

۴ - باب مَنْ تَبَعَ حَوَالِي الْقَصْعَةِ  
مَعَ صَاحِبِهِ إِذَا لَمْ يَعْرِفْ  
مِنْهُ كَرَاهِيَّةً

(۵۳۷۹) - حدثنا قبيبة عن مالك عن إسحاق بن عبد الله بن أبي طلحة أنه سمع أنس بن مالك يقول: إن حياطاً دعا رسول الله ﷺ بطعام صنعه. قال: أنس فذهب مع رسول الله ﷺ: فرأيته يتبع الدباء من حوالى القصعة، قال: فلما أزال أحب الدباء من يومئذ.

[راجح: ۲۰۹۲]

**لشیخ** ابویوسف شاگرد امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ ایک شخص نے کما آنحضرت ﷺ کو پسند فرماتے تھے مجھ کو تو پسند نہیں ہے۔ امام ابویوسف نے کہا کہ گردن مارنے کا تھیار لاوی یہ شخص مرد ہو گیا ہے، اس کی گردن مار دی جائے جو مرد کی سزا ہے۔ یہاں سے مقلدوں کو سبق لینا چاہیئے کہ ان کے امام یوسف نے کھانے پینے کی سنتوں میں بھی ایسا کلمہ کہنا باعث کفر قرار دیا تو عبادات کی سنتوں میں جیسے آئین بالمر اور رفع یہین وغیرہ سنن نبوی ہیں۔ اگر ان کے بارے میں کوئی شخص ایسا کلمہ کے اور ان سنتوں کی تحریر کرے تو وہ کس قدر گنگاہ ہو گا اور شرعی ایسٹ میں اس کی سزا کیا ہو سکتی ہے۔ یاد رکھنا چاہیئے کہ رسول کرم ﷺ کی ایک چھوٹی سی

سنت کی بھی تحقیر کرنا کفر ہے، پھر ان نام نہاد علماء پر کس قدر افسوس ہے جنہوں نے عموم مسلمانوں کو ورغلانے کے لیے سنت نبوی پر عمل کرنے والوں کو برے برے القاب سے ملقب کر دیا ہے۔ کوئی اہل حدیث کو غیر مقلد کرتا ہے، کوئی لامفہب کرتا ہے، کوئی دہالی کرتا ہے، کوئی آئین والوں سے ملقب کرتا ہے۔ یہ سارے القاب بغير فرض توہین زبان پر لانے گناہ کبیرہ کی حد تک پہنچانے والے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو نیک ہدایت دے کہ وہ رسول کرم ﷺ کی سنتوں کی توہین کر کے اپنی آخرت خراب کرنے سے باز آئیں۔ (آئین)

### باب کھانے پینے میں داہنے ہاتھ کا استعمال کرنا۔

عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نبی کریم ﷺ نے مجھ سے فرمایا کہ  
داہنے ہاتھ سے کھا

(۵۳۸۰) ہم سے عبدالنے بیان کیا کہا ہم کو عبد اللہ نے خبر دی، کہا ہم کو شعبہ نے خبر دی، انسیں اشعشٹ نے، انسیں ان کے والد نے، انسیں مسروق نے اور ان سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ جہاں تک ممکن ہو تاپکی حاصل کرنے میں، جوتا پہنچنے اور سکھا کرنے میں داہنی طرف سے ابتدا کرتے۔ اشعشٹ اس حدیث کا راوی جب واسط شرمن تھا تو اس نے اس حدیث میں یوں کھاتھا کہ

ہر ایک کام میں حضور ﷺ داہنی طرف سے ابتدا کرتے۔

[راجع: ۱۶۸] حدیث کے ترجمہ میں لاپرواہی: آج کل جو تراجم بخاری شریف شائع ہو رہے ہیں ان میں بعض حضرات ترجمہ کرتے وقت اس قدر کھلی غلطی کرتے ہیں جسے لاپرواہی کہنا چاہیے۔ چنانچہ روایت میں لفظ واسط سے شرجمان راوی سکونت رکھتے تھے مراد ہے مگر برخلاف ترجمہ یوں کیا گیا ہے: کہ (اشعشٹ نے واسط کے حوالے سے اس سے پہلے بیان کیا) (دیکھو تغییر البخاری پارہ: ۲۲: ص: ۸۵) گویا متربجم صاحب کے نزدیک واسط کسی کی راوی کا نام ہے حالانکہ یہاں شرجمان مراد ہے جو بھروسے کے قریب ایک بستی ہے۔ شارحن لکھتے ہیں و کان قال بواسطہ ای کان شعبۃ قال ببلد واسط فی الزمان السابق فی شانہ کله ای زاد علیہ هذه الكلمة قال بعض المشائخ الفائل بواسطہ هو اشعشٹ والله اعلم کذا فی الکرمانی (حاشیہ بخاری) پارہ: ۲۲: ص: ۸۰) یعنی شعبہ نے یہ لفظ کے توہ واسط شرمن تھے بعض لوگوں نے اس سے اشعشٹ کو مراد لیا ہے، والله اعلم۔

### باب پیٹ بھر کر کھانا کھانا درست ہے

(۵۳۸۱) ہم سے اسماعیل بن علیہ نے بیان کیا کہا کہ مجھ سے امام مالک نے بیان کیا، ان سے اسحاق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ نے، انسوں نے انس بن مالک بن عثیمین سے نا، انسوں نے بیان کیا کہ ابو طلحہ بن عثیمین اپنی یوں حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہ سے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی آواز میں ضعف و نقاہت کو محسوس کیا ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ آپ فاقہ سے ہیں۔ کیا تمہارے پاس کوئی چیز ہے؟ چنانچہ انسوں نے جو

### ۵- باب التیمُّنِ فِي الْأَكْلِ وَغَيْرِهِ

قال عمر بن ابی سلمة : قال لي النبي ﷺ: ((كُلْ بِمِيمِنِكَ)).

۵۳۸۰ - حدثنا عبدان أخبرنا عبد الله أخْبَرَنَا عَنْ أَشْعَثِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مَسْرُوقَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَحْبُّ التِّيمُّنَ مَا اسْتَطَاعَ فِي طُهُورِهِ وَتَنَعُّلِهِ وَتَرْجُلِهِ. وَكَانَ قَالَ بِوَاسِطِ قَبْلِ هَذَا، فِي شَانِهِ كُلَّهُ.

[راجع: ۱۶۸]

### ۶- باب مَنْ أَكَلَ حَتَّى شَيْءَ

۵۳۸۱ - حدثنا إسماعيل حديثي مالك عن إسحاق بن عبد الله بن أبي طلحة أنه سمع أنس بن مالك يقول: قال أبو طلحة لأم سليم: لقد سمعت صوت رسول الله صلى الله عليه وسلم ضعيفاً أغرف فيه الجوع، فهل عندك من شيء؟

کی چند روئیاں نکالیں، پھر اپنا دوپٹہ نکلا اور اس کے ایک حصہ میں روئیوں کو لپیٹ کر میرے (یعنی انس کے) کپڑے کے نیچے چھپا دیا اور ایک حصہ مجھے چادر کی طرح اوڑھا دیا، پھر مجھے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں بھیجا۔ بیان کیا کہ یہ جب حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ کو مسجد میں پایا اور آپ کے ساتھ صاحب تھے۔ میں ان سب حضرات کے سامنے جا کر کھڑا ہو گیا۔ آنحضرت ﷺ نے دریافت فرمایا، اے انس! تمہیں ابو طلحہ نے بھیجا ہو گا۔ میں نے عرض کی جی ہاں۔ آنحضرت ﷺ نے پوچھا کھانے کے ساتھ؟ میں نے عرض کی جی ہاں۔ اس کے بعد آنحضرت ﷺ نے اپنے سب ساتھیوں سے فرمایا کہ کھڑے ہو جاؤ۔ چنانچہ آپ روانہ ہوئے۔ میں سب کے آگے آگے چلتا رہا۔ جب میں ابو طلحہؓ کے پاس واپس پہنچا تو انہوں نے کہا ام سلیم! حضور اکرم ﷺ صاحبہ کو ساتھ لے کر تشریف لائے ہیں، حالانکہ ہمارے پاس کھانے کا اتنا سلان نہیں جو سب کو کافی ہو سکے۔ ام سلیمؓ نے اس پر بولیں کہ اللہ اور اس کا رسول خوب جانتے ہیں۔ بیان کیا کہ پھر ابو طلحہؓ (استقبال کے لیے) نکلا اور آنحضرت ﷺ سے ملاقات کی۔ اس کے بعد ابو طلحہؓ اور حضور اکرم ﷺ گھر کی طرف متوجہ ہوئے اور گھر میں داخل ہو گئے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ام سلیم! جو کچھ تمہارے پاس ہے وہ یہاں لاو۔ ام سلیمؓ نے اس کے دبھی کے ذبیح میں سے کھنچ کر اس کا ملیدہ بنا لیا، ام سلیمؓ نے اپنے کھنچ کے ذبیح میں سے کھنچ کر اس کا ملیدہ بنا لیا، پھر حضور اکرم ﷺ نے دعا کی جو کچھ اللہ تعالیٰ نے آپ سے دعا کرنی چاہی، اس کے بعد فرمایا اب دس دس دس صاحبہ کو کھانے کے لیے بالا لو۔ چنانچہ دس صاحبہ کو بلایا۔ سب نے کھلایا اور شکم سیرہ، وہ کرباہر چلے گئے۔ پھر آپ نے فرمایا کہ دس کو اور بالا، انہیں بلایا گیا اور سب نے شکم سیرہ، وہ کھلایا اور براہر چلے گئے۔ پھر آپ نے فرمایا کہ دس صاحبہ کو اور بالا لو، پھر دس صاحبہ کو بلایا گیا اور ان لوگوں نے بھی خوب پیٹ بھر کر کھلایا اور باہر تشریف لے گئے۔ اس کے بعد پھر اور دس صاحبہ کو بلایا گیا اس۔

فَاخْرَجَتْ أَفْرَادًا مِّنْ شَعِيرٍ، ثُمَّ أَخْرَجَتْ خِمَارًا لَهَا فَلَفَتِ الْحَبْزَ بِعَصْبِهِ، ثُمَّ دَسَّتْهُ تَحْتَ ثَوْبِي وَرَدَّتْنِي بِعَصْبِهِ، ثُمَّ أَرْسَلَنِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: فَلَدَّهَتْ بِهِ فَوَجَدْنَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ وَمَعَهُ النَّاسُ، فَقَمَتْ عَلَيْهِمْ، فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((أَرْسَلْتَ أَبُو طَلْحَةَ؟)) فَقَلَّتْ: نَعَمْ. قَالَ: ((بِطَعَامٍ؟)) قَالَ: فَقَلَّتْ: نَعَمْ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَنْ مَعَهُ: ((قُومُوا)). فَانطَلَقَ وَانطَلَقَتْ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ حَتَّى جَنَّتْ أَبَا طَلْحَةَ، فَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ: يَا أُمَّ سَلَيْمٍ قَدْ جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّاسِ، وَتَيْسَ عِنْدَنَا مِنَ الطَّعَامِ مَا نُطْعَمُهُمْ. فَقَالَتْ: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَخْلَمُ. قَالَ: فَانطَلَقَ أَبُو طَلْحَةَ حَتَّى لَقِيَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَقْبَلَ أَبُو طَلْحَةَ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى دَخَلَا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((هَلْمَى يَا أُمَّ سَلَيْمٍ مَا عِنْدَكِ؟)) فَأَتَتْ بِذَلِكَ الْعَبْزِ فَأَمَرَ بِهِ فَفَتَّ وَعَصَرَتْ عَلَيْهِ أُمَّ سَلَيْمٍ عَكْكَةً لَهَا فَأَدْمَنَتْهُ ثُمَّ قَالَ فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَقُولَ. ثُمَّ قَالَ: ((إِنَّدَنْ لِعَشَرَةً)). فَأَذَنَ لَهُمْ فَأَكَلُوا حَتَّى شَبَعُوا شَبَعُوا ثُمَّ خَرَجُوا ثُمَّ قَالَ: ((إِنَّدَنْ لِعَشَرَةً)). فَأَذَنَ لَهُمْ فَأَكَلُوا حَتَّى شَبَعُوا ثُمَّ خَرَجُوا ثُمَّ قَالَ: ((إِنَّدَنْ لِعَشَرَةً)) فَأَذَنَ لَهُمْ فَأَكَلُوا حَتَّى شَبَعُوا ثُمَّ خَرَجُوا. ثُمَّ

أَذْنَ لِعَشَرَةِ فَائِلَ الْقَوْمُ كُلُّهُمْ وَشَبِّهُوا  
طَرْحَ تَمَامٍ صَاحِبَهُ نَفَيْتُ بَهْرَ كَهْلَايَا. اس وقت اسی (۸۰) صحابہ کی  
جَمَاعَتُ وَهَا مُوجُودٌ تَحْتِي.

**تَشْبِيهٌ** حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہ سمجھ گئی تھیں کہ آنحضرت ﷺ جو اتنے لوگوں کو ہمراہ لارہے ہیں تو کھانے میں ضرور آپ کی دعا سے برکت ہو گی۔ جب آنحضرت ﷺ کمپر تشریف لائے تو حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے چپ سے کما کہ یا رسول اللہ! گھر میں اتنے آدمیوں کے کھانے کا انتظام نہیں ہے۔ آپ نے فرمایا کہ چلو اندر گھر میں چلو اللہ برکت کرے گا۔ چنانچہ یہی ہوا، حضرت امام بخاری **تَشْبِيهٌ** اس حدیث کو یہاں اس لیے لائے کہ اس میں سب کا شکم سیر ہو کر کھانا نہ کرو ہے۔

(۵۳۸۲) ہم سے موئی بن اسماعیل نے بیان کیا، کہا تم سے معتربن سلیمان نے بیان کیا، ان سے ان کے والد نے بیان کیا، انہوں نے کما کہ ابو عثمان نہیں نے بھی بیان کیا اور ان سے حضرت عبدالرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہ تھا نے بیان کیا کہ ہم ایک سو تین آدمی نبی کشم **تَشْبِيهٌ** کے ساتھ تھے۔ آنحضرت ﷺ نے دریافت فرمایا کہ تم میں سے کسی کے پاس کھانا ہے۔ ایک صاحب نے اپنے پاس سے ایک صاع کے قریب آٹا نکلا، اسے گوندھ لیا گیا، پھر ایک مشرک لمبا تر نکا اپنی بکریاں ہائلتا ہوا ادھر آگیا۔ آنحضرت ﷺ نے اس سے دریافت فرمایا کہ یہ بیچنے کی ہیں یا عطیہ ہیں یا آنحضرت ﷺ نے (عطیہ کے بجائے) "ہبہ" فرمایا۔ اس شخص نے کہا کہ نہیں بلکہ یہ بیچنے کی ہیں۔ چنانچہ آنحضرت ﷺ نے اس سے ایک بکری خریدی پھر وہ ذبح کی گئی اور آپ نے اس کی کلیجی بھونے جانے کا حکم دیا اور تم اللہ کی ایک سو تین لوگوں کی جماعت میں کوئی شخص ایسا نہیں رہا جسے آنحضرت ﷺ نے اس بکری کی کلیجی کا ایک ایک ٹکڑا کاٹ کر نہ دیا ہو، مگر وہ موجود تھا تو اسے دیں دے دیا اور اگر وہ موجود نہیں تھا تو اس کا حصہ حفظ رکھا، پھر اس بکری کے گوشت کو پاک کر دو بڑے کونڈوں میں رکھا اور ہم سب نے ان میں سے پیٹ بھر کر کھایا پھر بھی دونوں کونڈوں میں کھانا نہ گیا تو میں نے اسے اونٹ پر لا دیا یا عبدالرحمن راوی نے ایسا ہی کوئی کلمہ کہا۔

یہ راوی کو شک ہے، یہ حدیث بیع اور بہہ کے بیان میں بھی گزر چکی ہے۔

(۵۳۸۳) ہم سے مسلم بن ابراءہم قصاب نے بیان کیا، کہا تم سے وہیب بن خالد نے بیان کیا، کہا تم سے منصور بن عبدالرحمن نے بیان

وَالْقَوْمُ ثَمَانُونَ رَجَلًا.

۵۳۸۲ - حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا مُغْتَمِرٌ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: وَحَدَّثَ أَبُو عَمَانَ أَيْضًا عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ ثَلَاثَيْنَ وَمَائَةً فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((هَلْ مَعَ أَحَدٍ مِنْكُمْ طَعَامٌ؟)) فَإِذَا مَعَ رَجُلٍ صَاعَ مِنْ طَعَامٍ أَوْ نَحْوِهِ فَعَجِنَ، ثُمَّ جَاءَ رَجُلٌ مُشْرِكٌ مُشْعَانٌ طَوِيلٌ بِعَقْمٍ يَسْوَقُهَا، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((أَبَيْتُ أَمْ عَطِيَّةً؟)) أَوْ قَالَ ((هَبَّةً)) قَالَ: لَا بَلْ بَيْعٌ قَالَ: فَاشْتَرَى مِنْهُ شَاةً. فَصَبَّعَتْ فَأَمَرَ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ بِسَوَادِ الْبَطْنِ يُشْوِي. وَإِنَّمَا مَا مِنْ الْثَلَاثَيْنَ وَمَائَةً إِلَّا فَذَ حَزَّ لَهُ حَزَّةً مِنْ سَوَادِ بَطْنِهَا، إِنْ كَانَ شَاهِدًا أَغْطَاهَا إِيَّاهُ، وَإِنْ كَانَ غَابِرًا حَجَاهَا لَهُ، ثُمَّ جَعَلَ فِيهَا قَصْنَتَيْنِ، فَأَكَلَنَا أَجْمَعُونَ وَشَبَّعَنَا، وَفَضَلَ فِي الْقَصْنَتَيْنِ فَحَمَلَتْهُ عَلَى الْعَبِيرِ. أَوْ كَمَا قَالَ [۲۲۱۶].

۵۳۸۳ - حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا وَهِبَتْ حَدَّثَنَا مُنْصُورٌ عَنْ أَمِّهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ

کیا، ان سے ان کی والدہ (صفیہ بنت شیبہ) نے اور ان سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ بنی کریم شیبہ کی وفات ہوئی، ان دونوں ہم پانی اور کھجور سے سیرہ جانے لگے تھے۔

اللّٰهُ عَنْهَا تُؤْكِي النّبِيُّ ﷺ حِينَ شِعْنَا مِنَ الْأَسْوَدَيْنِ التَّغْرِيْرِ وَالْمَاءِ.

تشریح مطلب یہ ہے کہ شروع زمان میں تو غذا کی ایسی قلت تھی کہ ہم پیٹ بھر کرنا ملتی، پھر اللہ تعالیٰ نے خبر فتح کرا دیا اور آخر حضرت شیبہ کی وفات اس وقت ہوئی کہ ہم کو کھجور با فراط پیٹ بھر کر لئے گئی تھی۔

### باب

اللّٰهُ تَعَالٰى كَاسُورَةٌ نُورٌ مِّنْ فِرَمَانِكَ اندھے پر كوئی حرج نہیں  
اور نہ لنگڑے پر كوئی حرج ہے اور نہ مریض پر كوئی حرج  
—آخر آیت لعلکم تعقولون تک۔

(۵۳۸۴) ہم سے علی بن عبد اللہ مدینی نے بیان کیا، کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے بیان کیا کہ مجی بن سعید انصاری نے بیان کیا، انہوں نے بشیر بن یمار سے سنا کہا کہ ہم سے سوید بن نعمان بن شہر نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ شیبہ کے ساتھ خیر کی طرف (سنہ ۷ھ میں) نکلے جب ہم مقام صباء پر پہنچے۔ مجی نے بیان کیا کہ صباح خیر سے دوپہر کی راہ پر ہے تو اس وقت حضور اکرم شیبہ نے کھانا طلب فرمایا لیکن ستو کے سوا اور کوئی چیز نہیں لائی گئی، پھر ہم نے اسی کو سوکھا پھانک لیا، پھر آخر حضرت شیبہ نے پانی طلب فرمایا اور کل کی، ہم نے بھی کل کی۔ اس کے بعد آپ نے ہمیں مغرب کی نماز پڑھائی اور وضو نہیں کیا (مغرب کے لیے کیونکہ پسلے سے باوضوت تھے) سفیان نے بیان کیا کہ میں نے مجی سے اس حدیث میں یوں سنا کہ آپ نے نہ ستو کھاتے وقت وضو کیا نہ کھانے سے فارغ ہو کر

ایسے موقع پر جوں بھی کسی جگہ لفظ وضو آیا ہے وہاں اکثر جگہ وضو لفظ لیتی کرنا مراد ہے۔

باب (میدہ کی باریک) چپا تیاں کھانا اور خوان (دیز) اور دستر خوان پر کھانا

(۵۳۸۵) ہم سے محمد بن سنان نے بیان کیا، ان سے ہمام نے بیان کیا، ان سے قادہ نے کہا کہ ہم حضرت انس بن شہر کی خدمت میں بیٹھے

«لَنَسَ عَلَى الْأَغْمَى حَرَجٌ، وَلَا عَلَى الْأَغْرِىْجَ حَرَجٌ وَلَا عَلَى الْمَرِيضِ حَرَجٌ»  
الآیۃ إلی فویہ: «لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ»

### باب

—۵۳۸۴ حدثنا علي بن عبد الله حدثنا سفيان قال: يحيى بن سعيد سمعت بشير بن يسار يقول: حدثنا سعيد بن النعمان قال: خرجنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم إلى خيبر، فلما كنا بالصهباء قال يحيى وهي من خيبر على روحه دعا رسول الله صلى الله عليه وسلم بطعام، فما أتي إلا بسوقي، فلكلناه فأكلنا منه، ثم ذهب بماه رمضان يتوڑنا قال سفيان: سمعته منه عزدا وبداء. [راجع: ۲۰۹]

—۵۳۸۵ حدثنا محمد بن سنان حدثنا همام عن قادة قال: كنا عند آنس وعند

### علی الخوان والسفرة

باب الخنز المرقق، والأكل

ہوئے تھے، اس وقت ان کا روٹی پکانے والا خادم بھی موجود تھا۔ انہوں نے کہا کہ نبی کرم ﷺ نے کبھی چپاتی (میدہ کی روٹی) نہیں کھائی اور نہ ساری دم پختہ بکری کھائی ہیں تک کہ آپ اللہ سے جاتے۔

**لئے بخیر** حدیث میں لفظ شاہ مسموطة ہے یعنی وہ بکری جس کے بال گرم پانی سے دور کئے جائیں، پھر چڑے سمیت بھون لی جائے۔ یہ چھوٹے بچے کے ساتھ کرتے ہیں چونکہ اس کا گوشت زرم ہوتا ہے یہ دنیا دار مغوروں کا فضل ہے۔

(۵۳۸۶) ہم سے علی بن عبد اللہ مدینی نے بیان کیا، کہا ہم سے معاذ بن ہشام نے بیان کیا، کہا کہ مجھ سے میرے والد نے بیان کیا، ان سے یونس نے، علی بن عبد اللہ مدینی نے کہا کہ یہ یونس اسکاف ہیں (انہ کے یونس بن عبید بصری) ان سے قادہ نے اور ان سے حضرت انس بن مالک نے بیان کیا کہ میں نہیں جانتا کہ نبی کرم ﷺ نے کبھی تشری رکھ کر (ایک وقت مختلف قسم کا) کھانا کھلایا، ہوا رہنے کبھی آپ نے پتلی روٹیاں (چباتیاں) کھائیں اور رہنے کبھی آپ نے میز پر کھلایا۔ قادہ سے پوچھا گیا کہ پھر کس چیز پر آپ کھاتے تھے؟ کہا کہ آپ سفو (عام دستر خوان) پر کھانا کھلایا کرتے تھے۔

میز پر کھانا درست ہے مگر طریقہ سنت کے خلاف ہے، اسلام میں سادگی ہی محبوب ہے۔

(۵۳۸۷) ہم سے سعید بن مریم نے بیان کیا، کہا ہم کو محمد بن جعفر نے خردی، کہا مجھ کو حمید نے خردی اور انہوں نے حضرت انس بن مالک سے نہ انہوں نے بیان کیا کہ نبی کرم ﷺ نے حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کے بعد ان کے ساتھ راستے میں قیام کیا اور میں نے مسلمانوں کو آپ کے ولیمہ کی دعوت میں بلا�ا۔ آخر حضرت ﷺ نے دستر خوان بچانے کا حکم دیا اور وہ بچھانیا گیا، پھر آپ نے اس پر کھجور، پنیر اور گھی ڈال دیا اور عمرو بن ابی عمرو نے کہا، ان سے حضرت انس بن مالک نے کہ حضور اکرم ﷺ نے حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ صحبت کی، پھر ایک چڑے کے دستر خوان پر (کھجور، گھنی، پنیر مار کر بنا ہوا) حلوہ رکھا۔

(۵۳۸۸) ہم سے محمد بن سلام نے بیان کیا، کہا ہم کو ابو معاویہ نے خر دی، کہا ہم سے ہشام بن عروہ نے بیان کیا، ان سے ان کے والد نے

خبیث لہ فَقَالَ مَا أَكَلَ النَّبِيُّ ﷺ خَبِيرًا مَرْفَقًا  
وَلَا شَاهَةَ مَسْمُوَطَةَ، حَتَّى لَقِيَ اللَّهَ.

[طرفہ فی : ۵۴۲۱ ، ۶۲۵۷]

۵۳۸۶ - حدثنا علي بن عبد الله حدثنا  
معاذ بن هشام قال : حدثني أبي عن  
يونس قال علي : هو الإسنكاف عن قتادة  
عن أنس رضي الله عنه قال : ما علمت  
النبي ﷺ أكل على سكرجة قط، ولا  
خبز له مرافققط ولا أكل على خوان  
قط قبل لقتادة: فعلى ما كانوا يأكلون؟  
قال: على السفر.

[طرفہ فی : ۵۴۱۵ ، ۴۶۵۰]

۵۳۸۷ - حدثنا ابن أبي مريم أخبرنا  
محمد بن جعفر أخبرنا حميداً أنه سمع  
أنسا يقول: قام النبي صلى الله عليه  
وسلم بيته بصفية، فدعونا المسلمين  
إلى وليمه أمر بالأنطاع فيسبط، فلما  
عليها التمر والأقط والسمن، وقال  
عمر: عن أنس بيته بها النبي صلى الله  
عليه وسلم، ثم صنع حيساً في نطع.

[راجح: ۳۷۱]

یہ اللہ کے رسول ﷺ کا ولیمہ تھا۔

۵۳۸۸ - حدثنا محمد أخبرنا أبو معاویة  
حدثنا هشام عن أبيه وعن وهب بن

اور وہب بن کیسان نے بیان کیا کہ اہل شام (حجاج بن یوسف کے فوجی) شام کے لوگ حضرت عبد اللہ بن زبیرؑ کو عار دلانے کے لیے کہنے لگے گیا این ذات النطاقین (اے دو کمر بند والی کے بیٹے اور ان کی والدہ) حضرت اسماءؓ نے کہا۔ اے بیٹے! یہ تمہیں دو کمر بند والی کی عار دلاتے ہیں، تمہیں معلوم ہے وہ کمر بند کیا تھے؟ وہ میرا کمر بند تھا جس کے میں نے دو ٹکڑے کر دیئے تھے اور ایک ٹکڑے سے نبی کریم ﷺ کے برتن کامنہ باندھا تھا اور دوسرے سے دسترخوان بنایا (اس میں تو شہ لپیٹا) وہب نے بیان کیا کہ پھر جب حضرت عبد اللہ بن زبیرؑ کو اہل شام دو کمر بند والی کی عار دلاتے تھے، تو وہ کہتے ہیں۔ اللہ کی قسم یہ پیش کج ہے اور وہ یہ مصرعہ پڑھتے تک شکاہ ظاہر منک عار ہا یہ تو دیسا طعنہ ہے جس میں کچھ عیوب نہیں ہے۔

[راجح: ۲۹۹۷] **الشیخ** یہ ابو ذریب شاعر کے قصیدے کا مصرعہ ہے اس کا پہلا مصرعہ یہ ہے وغیری الواشون انی احباہ۔ حضرت امام بخاری رضی اللہ عنہ **الشیخ** نے یہ حدیث لا کر ثابت کیا کہ دسترخوان کپڑے کا بھی ہو سکتا ہے۔ حضرت اسماءؓ نے شب بھرت میں اپنے کمر بند کے دو ٹکڑے کر کے ایک سے آپ کے پانی کا مکلیزہ باندھا اور دوسرے سے آپ کا تو شہ لپیٹا۔ اس دن سے ان کا لقب ذات النطاقین (دو کمر بند والی) ہو گیا تھا۔

(۵۳۸۹) ہم سے ابو نعمان نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے ابو عوانہ نے بیان کیا، ان سے ابو بشر نے، ان سے سعید بن جبیر نے اور ان سے حضرت ابن عباسؓ نے بیان کیا کہ ابن عباسؓ کی خالہ ام حفید بنت حارث بن حزنؓ نے نبی کریم ﷺ کو کھی، پنیر اور سماہنہ ہدیہ کے طور پر بھیجی۔ آنحضرت ﷺ نے عورتوں کو بلا یا اور انہوں نے آپ کے دسترخوان پر سماہنہ کو کھلایا لیکن آپ نے اسے ہاتھ بھی نہیں لگایا جیسے آپ اسے ناپسند کرتے ہیں لیکن اگر سماہنہ حرام ہوتا تو آپ کے دسترخوان پر کھلایا جاتا اور نہ آپ انہیں کھانے کے لیے فرماتے۔

**الشیخ** بلکہ منع فرماتے۔ اس سے خفیہ کارو ہوتا ہے جو سماہنہ کو حرام جانتے ہیں۔ پورا بیان آگے آئے گا، ان شاء اللہ۔ یہاں یہ حدیث اس لیے لائے کہ اس میں دسترخوان پر کھانے کا ذکر ہے۔

## باب ستوكھانے کے بیان میں

### ۹- باب السویق

کیسان قائل : کانَ أَهْلُ الشَّامِ يَعْبِرُونَ ابْنُ الزُّبَيرِ يَقُولُونَ : يَا ابْنَ دَاتِ النَّطَاقَيْنِ، فَقَالَتْ لَهُ أَسْمَاءُ : يَا بْنَى إِنَّهُمْ يَعْبِرُونَكَ بِالنَّطَاقَيْنِ هَلْ تَذَرِّي مَا كَانَ فَأَوْكَيْتَ قُربَةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا حَدِيْهَمَا ، وَجَعَلْتَ فِي سُفْرِيهِ آخَرَ . قَالَ فَكَانَ أَهْلُ الشَّامِ إِذَا عَيْرُوا بِالنَّطَاقَيْنِ يَقُولُ اِيَّاهَا: وَالْإِلَهُ تِلْكَ شَكَاهَ ظَاهِرٌ عَنْكَ عَارُهَا.

[راجح: ۲۹۹۷]

۵۳۸۹ - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بَشِّرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ أُمَّ حَفِيدَ بِنْتَ الْحَارِثَ بْنَ حَزْنَ خَالَةَ ابْنِ عَبَّاسٍ أَهَدَتْ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، سَنَنَا وَأَقْطَا وَأَضْبَأَ، فَدَعَا بِهِنْ فَأَكَلَنَ عَلَى مَائِدَتِهِ، وَتَرَكَهُنَّ النَّبِيُّ ﷺ كَالْمُتَقَدِّرِ لَهُنَّ، وَلَوْ كُنْ حَرَاماً مَا أَكَلَنَ عَلَى مَائِدَةِ النَّبِيِّ ﷺ وَلَا أَمْرَ بِأَكْلِهِنَّ [راجح: ۲۵۷۵]

(۵۳۹۰) ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا، کہا ہم سے حادثے بیان کیا، ان سے مجھی بن سعید الفصاری نے، ان سے بشیر بن یار نے، انسیں سوید بن نعمان بن شہر نے خبر دی کہ وہ بنی کریم شہباز کے ساتھ مقام صہابیں تھے۔ وہ خیر سے ایک منزل پر ہے۔ نماز کا وقت قریب تھا تو آخر خضرت شہباز نے کھانا طلب فرمایا لیکن ستوکے سوا اور کوئی جیز نہیں لائی گئی۔ آخر آخر خضرت شہباز نے اس کو پھاٹک لیا اور ہم نے مجھی پھاٹکا پھر آپ نے پانی طلب فرمایا اور کلی کی۔ اس کے بعد آپ نے نماز پڑھائی اور ہم نے مجھی آپ کے ساتھ نماز پڑھی اور آپ نے (اس نماز کے لیے نیا) وضو نہیں کیا۔

باب آخر خضرت شہباز کوئی کھانا (جو پچانہ جاتا) نہ کھاتے  
جب تک لوگ بتلانہ دیتے کہ یہ فلاٹ کھاتا ہے اور آپ کو  
جب تک معلوم نہ ہو جاتا نہ کھاتے تھے

(۵۳۹۱) ہم سے محمد بن مقاتل ابوالحسن نے بیان کیا، کہا ہم کو عبد اللہ بن عطیل نے خبر دی، کہا ہم کو یونس نے خبر دی، ان سے زہری نے بیان کیا کہ مجھے ابو امامہ بن سمل بن حنیف الفصاری نے خبر دی، انسیں حضرت ابن عباس بن عینہ نے خبر دی اور انسیں حضرت خالد بن ولید بن عینہ نے جو سیف اللہ (اللہ کی تواریخ) کے لقب سے مشہور ہیں، خبر دی کہ وہ رسول اللہ شہباز کے ساتھ امام المؤمنین حضرت میمونہ بنی عینہ کے گھر میں داخل ہوئے۔ ام المؤمنین ان کی اور ابن عباس بن عینہ کی خالہ ہیں۔ ان کے یہاں بھنا ہوا ساہنہ موجود تھا جو ان کی بنت حفیدہ بنت الحارث بن عینہ نجد سے لائی تھیں۔ انہوں نے وہ بھنا ہوا ساہنہ حضور اکرم شہباز کی خدمت میں پیش کیا۔ ایسا بست کم ہوتا تھا کہ حضور اکرم شہباز کسی کھانے کے لیے اس وقت تک ہاتھ بڑھائیں جب تک آپ کو اس کے متعلق بتانہ دیا جائے کہ یہ فلاٹ کھاتا ہے لیکن اس دن آپ نے بھنے ہوئے ساہنے کے گوشت کی طرف ہاتھ بڑھایا۔ اتنے میں وہاں موجود عورتوں میں سے ایک عورت نے کہا کہ آخر خضرت شہباز کو

۵۳۹۰ - حدثنا سلیمان بن حرب بحدثنا  
حمدہ عن يحيى عن بشير بن يسار عن  
سويد بن الفuman أله أخباره أنهن كانوا  
مع النبي صلى الله عليه وسلم  
بالصهباء وهي على روحه من خير  
حضرات الصلاة قدعا بطعام فلم يجد  
إلا سويفا، فلما ذمه، فلما معا، ثم دعا  
بماء فمضمض ثم صلى وصلينا، ولم  
يتوضاً [راجع: ۲۰۹]

۱۰ - باب ما كان النبي ﷺ  
لَا يأكل حتى يسمى له  
فيعلم ما هو

۵۳۹۱ - حدثنا محمد بن مقابل أبو  
الحسن أخبرنا عبد الله أخبرنا يونس عن  
الزهري قال: أخبرني أبو أمامة بن سهل  
بن حنيف الأنصاري أن ابن عباس أخبره  
أن خالد بن الوليد الذي يقال له سيف  
الله أخبره أله دخل مع رسول الله  
ﷺ على ميمونة وهي خالتة وخالة ابن  
عباس فوجدها ضئلاً مخدوداً قدامت  
به أختها حفيدة بنت الحارث من نجدي،  
فقدمت الضب لرسول الله ﷺ، وكان  
قلما يقدم يده لطعام حتى يجده به  
ويسمى له، فأهوى رسول الله ﷺ يده  
إلى الضب، فقالت اغفرة من السنة  
الحضور: أخبرن رسول الله ﷺ ما قدمن

بنا کیوں نہیں دیتیں کہ اس وقت آپ کے سامنے جو تم نے پیش کیا ہے وہ سماں ہے ہے، یا رسول اللہ؟ (یہ سن کر) آپ نے اپنا ہاتھ سماں سے ہٹایا۔ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ بولے کہ یا رسول اللہ؟ کیا سماں ہے ہٹایا۔ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ بولے کہ یا رسول اللہ؟ ملک میں چونکہ حرام ہے؟ آپ نے فرمایا کہ نہیں لیکن یہ میرے ملک میں چونکہ نہیں پایا جاتا، اس لیے طبیعت پسند نہیں کرتی۔ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ پھر میں نے اسے اپنی طرف کھینچ لیا اور اسے کھایا۔ اس وقت حضور اکرم رضی اللہ عنہ مجھے دیکھ رہے تھے۔

**لئے بخوبی** اس سے صاف سماں کی حالت لکھتی ہے۔ قسطلانی نے کہا ائمہ اربعہ اس کی حلت کے قالیں ہیں اور طحاوی نے جو خنی ہیں، اس کی حلت کو ترجیح دی ہے مگر متاخرین خنیہ جیسے صاحب بدایہ نے اس کو مکروہ لکھا ہے اور ابو داؤد کی حدیث سے دلیل لی ہے کہ آخر حضرت مسیح موعود نے صب کھانے سے منع فرمایا مگر یہ حدیث ضعیف ہے جو صحیح حدیث کے مقابلہ پر قتل استدلال نہیں ہے۔ بیان میں حضرت خالد بن ولید کی والدہ لبابہ صفری تھیں اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی والدہ لبابہ کبریٰ تھیں۔ یہ دونوں حارث کی بیٹی ہیں اور حضرت میمونہ بنت حنفیہ کی بیٹی ہیں۔

### باب ایک آدمی کا پورا کھانا دو کے لیے کافی ہو سکتا ہے

(۵۳۹۲) ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے بیان کیا، کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی (دوسری سندر) امام بخاری نے کہا کہ ہم سے اسماعیل بن ابی اویس نے بیان کیا، کہا کہ مجھ سے امام مالک نے بیان کیا، ان سے ابو الزناد نے، ان سے اعرج نے اور ان سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا وہ آدمیوں کا کھانا تین کے لیے کافی ہے اور تین کا چار کے لیے کافی ہے۔

**لئے بخوبی** یعنی دو کے کھانے پر تین کے کھانے پر چار آدمی قاعتم کر سکتے ہیں۔ بظاہر حدیث ترجیح باب کے مطابق نہیں ہے مگر حضرت امام بخاری رضی اللہ عنہ نے اپنی حاصلت کے دوسرے طریق کی طرف اشارہ کیا ہے جسے امام سلم نے نکلا ہے۔ اس میں صاف یوں ہے کہ ایک آدمی کا کھانا دو کو کلفایت کرتا ہے۔

باب مومن ایک آنت میں کھاتا ہے (اور کافر سات آنتوں میں) اس باب میں ایک حدیث مرفع حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

سے مروی ہے

(۵۳۹۳) ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا، کہا ہم سے عبدالصمد بن

لہ، هُوَ الصَّبُّ يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَرَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ يَدَهُ عَنِ الصَّبِّ، فَقَالَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ: أَحَدَامُ الصَّبِّ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: ((لَا، وَلَكِنْ لَمْ يَكُنْ بِأَرْضِ قَوْمِيِّ، فَاجْدِنِي أَخْالُهُ)). قَالَ خَالِدٌ: فَاجْتَزَرْتُهُ فَأَكَلْتُهُ وَرَسُولُ اللَّهِ يَنْظُرُ إِلَيْيَّ. [طرفاہ فی : ۵۴۰۰، ۵۵۳۷]

**لئے بخوبی** اس سے صاف سماں کی حالت لکھتی ہے۔ قسطلانی نے کہا ائمہ اربعہ اس کی حالت کے قالیں ہیں اور طحاوی نے جو خنی ہیں، اس کی حلت کو ترجیح دی ہے مگر متاخرین خنیہ جیسے صاحب بدایہ نے اس کو مکروہ لکھا ہے اور ابو داؤد کی حدیث سے دلیل لی ہے کہ آخر حضرت مسیح موعود نے صب کھانے سے منع فرمایا مگر یہ حدیث ضعیف ہے جو صحیح حدیث کے مقابلہ پر قتل استدلال نہیں ہے۔ بیان میں حضرت خالد بن ولید کی والدہ لبابہ صفری تھیں اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی والدہ لبابہ کبریٰ تھیں۔ یہ دونوں حارث کی بیٹی ہیں اور حضرت میمونہ بنت حنفیہ کی بیٹی ہیں۔

### ۱۱ - باب طَعَامُ الْوَاحِدِ يَكْفِي الإِثْنَيْنِ

(۵۳۹۲) - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا ح. مَالِكٌ وَحَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي الرَّنَادِ عَنْ الْأَغْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ: ((طَعَامُ الْإِثْنَيْنِ كَافِي الْأَرْبَعَةِ، وَطَعَامُ الْفَلَاثَةِ كَافِي الْأَرْبَعَةِ)).

**لئے بخوبی** یعنی دو کے کھانے پر تین آدمی قاعتم کر سکتے ہیں۔ بظاہر حدیث ترجیح باب کے مطابق نہیں ہے مگر حضرت امام بخاری رضی اللہ عنہ نے اپنی حاصلت کے دوسرے طریق کی طرف اشارہ کیا ہے جسے امام سلم نے نکلا ہے۔ اس میں صاف یوں ہے کہ ایک آدمی کا کھانا دو کو کلفایت کرتا ہے۔

باب المؤمن يأكل في معنى واحد.

فِيهِ: أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ

(۵۳۹۳) - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا

عبدالوارث نے بیان کیا، کہا ہم سے شعبہ بن مجاج نے بیان کیا، ان سے واقد بن محمد نے، ان سے نافع نے بیان کیا کہ ابن عمرؓ اس وقت تک کھانا نہیں کھاتے تھے، جب تک ان کے ساتھ کھانے کے لیے کوئی مسکین نہ لایا جاتا۔ ایک مرتبہ میں ان کے ساتھ کھانے کے لیے ایک شخص کو لایا کہ اس نے بست زیادہ کھانا کھلایا۔ بعد میں حضرت ابن عمرؓ نے کہا کہ آئندہ اس شخص کو میرے ساتھ کھانے کے لیے نہ لانا۔ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنائے کہ مومن ایک آنت میں کھاتا اور کافر ساتوں آنٹیں بھر لیتا ہے۔

[طرفہ فی : ۵۳۹۴، ۵۳۹۵]۔  
الله تعالیٰ ہر مسلمان کو حضرت عبد اللہ بن عمرؓ کے اسوہ پر عمل کرنے کی سعادت عطا کرے کہ کھانے کے وقت کسی مسکین کو یاد کر لیا کریں ۔

ایں سعادت بزور بازو نیست      تانہ بخشد خدائے بخشنده  
(۵۳۹۳) ہم سے محمد بن سلام نے بیان کیا، کہا ہم کو عبدہ بن سلیمان نے خردی، انہیں عبد اللہ عمری نے خردی، انہیں نافع نے اور ان سے حضرت ابن عمرؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مومن ایک آنت میں کھاتا ہے اور کافر یا منافق (عبدہ نے کہا کہ) مجھے یقین نہیں ہے کہ ان میں سے کس کے متعلق عبد اللہ نے بیان کیا کہ وہ ساتوں آنٹیں بھر لیتا ہے اور ابن کیر نے بیان کیا، ان سے امام مالک نے بیان کیا، ان سے نافع نے، ان سے ابن عمرؓ اور ان سے نبی کریم ﷺ نے اسی حدیث کی طرح بیان فرمایا۔

تشریح حدیث کا مقصود یہ ہے کہ کافر بست کھاتا ہے اور مومن کم کھاتا ہے۔ ایک کی بست زیادہ پر خوری کو بیان کرنے کے لیے یہ ایمان رکھتا ہوں۔

عَنْ الْصَّمْدِ حَدَّثَنَا شُبَّهٌ عَنْ وَاقِدِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ نَافِعٍ قَالَ : كَانَ ابْنُ عُمَرَ لَا يَأْكُلُ حَتَّى يُؤْتَى بِمُسْكِينًا يَأْكُلُ مَعَهُ، فَأَذْخَلَتْ رَجُلًا يَأْكُلُ مَعَهُ، فَأَكَلَ كَثِيرًا. فَقَالَ : يَا نَافِعُ لَا تُدْخِلْ هَذَا عَلَيَّ، سَمِعْتَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ : ((إِنَّ الْمُؤْمِنَ يَأْكُلُ فِي مَعِي وَاجِدٌ، وَالْكَافِرُ يَأْكُلُ فِي سَبْعَةِ أَمْعَاءٍ)).

[ طرفہ فی : ۵۳۹۴، ۵۳۹۵ ]۔

عَنْهُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((إِنَّ الْمُؤْمِنَ يَأْكُلُ فِي مَعِي وَاجِدٌ، وَإِنَّ الْكَافِرَ أَوِ الْمُنَافِقَ)) . فَلَا أَدْرِي أَيْهُمَا قَالَ عَبْدِ اللَّهِ يَأْكُلُ ((فِي سَبْعَةِ أَمْعَاءٍ)). وَقَالَ ابْنُ بَكِيرٍ : حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ . [ راجع : ۵۳۹۳ ]

**تشریح** تعبیر اختیار کی گئی ہے۔

عَنْ عَلَيِّ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفِيَّانَ عَنْ عَمْرُو قَالَ : كَانَ أَبُو نَهَيْكَ رَجُلًا أَكْوَلًا، فَقَالَ لَهُ ابْنُ عُمَرَ : إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ : ((إِنَّ الْكَافِرَ يَأْكُلُ فِي سَبْعَةِ أَمْعَاءٍ)), فَقَالَ فَلَّا أُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ . [ راجع : ۵۳۹۴ ]

**تَسْبِيحٌ** سات آنٹوں میں کھانے اور ایک آنت میں کھانے سے جو کچھ اللہ اور رسول کی مراد ہے بغیر کرید کے میرا اس پر ایمان ہے، اس میں رد ہے ان لوگوں کا بھی جنوں نے قول اطباء سے صرف چھ آنٹوں کا ہونا لقول کیا ہے۔ حالانکہ اطباء کے قول کے آگے رسول کرم ﷺ کا ارشاد گرامی ایک مومن مسلمان کے لیے بت بڑی حقیقت رکھتا ہے۔ پس آمانتا بقول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔

(۵۳۹۶) ہم سے امام علی بن ابی اولیس نے بیان کیا، انہوں نے کہا کہ مجھ سے امام مالک نے بیان کیا، ان سے ابو الزنا نے بیان کیا، ان سے اعرج نے اور ان سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، مسلمان ایک آنت میں کھاتا ہے اور کافر ساتوں آنٹوں میں کھاتا ہے۔

۵۳۹۶ - حدَثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزَّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((يَأْكُلُ الْمُسْلِمُ فِي مَعْنَى وَاحِدٍ، وَالْكَافِرُ يَأْكُلُ فِي سَبْعَةِ أَمْعَاءِ)).

[طرفة فی : ۵۳۹۷]

حدیث کا مضمون یطور اکثر کے ہے نہ یہ کہ بہت کھانے والے کافر ہی ہوتے ہیں۔ بعض مسلمان بھی بہت کھاتے ہیں مگر کم کھاتا ہی بہتر ہے۔

(۵۳۹۷) ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے شعبہ نے بیان کیا، ان سے عدی بن ثابت نے بیان کیا، ان سے ابو حازم نے بیان کیا اور ان سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ ایک صاحب بہت زیادہ کھانا کھایا کرتے تھے، پھر وہ اسلام لائے تو کم کھانے لگے۔ اس کا ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا گیا تو آپ نے فرمایا کہ مومن ایک آنت میں کھاتا ہے اور کافر ساتوں آنٹوں میں کھاتا ہے۔

۵۳۹۷ - حدَثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَثَنَا شَعْبَةُ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابَتٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَجُلًا يَأْكُلُ أَكْلًا كَثِيرًا، فَاسْلَمَ فَكَانَ يَأْكُلُ أَكْلًا قَبِيلًا، فَذَكَرَ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: ((إِنَّ الْمُؤْمِنَ يَأْكُلُ فِي مَعْنَى وَاحِدٍ، وَالْكَافِرُ يَأْكُلُ فِي سَبْعَةِ أَمْعَاءِ)). [راجع: ۵۳۹۶]

**تَسْبِيحٌ** اس حدیث کی شرح میں شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ کافر کی تمام تحرص پیش ہوتا ہے اور مومن کا اصل مقصد آخرت ہوا کرتی ہے۔ پس مومن کی شان یہی ہے کہ کھانا کم کھانا ایمان کی عدمہ خصلت ہے اور زیادہ کھانے کی حرص کفر کی خصلت ہے۔ (جستہ اللہ الباغ)

### باب تکییہ لگا کر کھانا کیسا ہے؟

(۵۳۹۸) ہم سے ابو نعیم نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے مسرنے بیان کیا، ان سے علی ابن الامر نے کہ میں نے ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ نے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میں شیک لگا کر نہیں کھاتا۔

### ۱۳ - باب الْأَكْلِ مُتَكَبِّرًا

۵۳۹۸ - حدَثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَثَنَا مَسْعُورٌ عَنْ عَلَيِّ بْنِ الْأَقْمَرِ سَمِعْتُ أَبَا جَحِيفَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((إِنِّي لَا أَكُلُ مُتَكَبِّرًا)).

(۵۳۹۹) مجھ سے عثمان بن ابی شیبہ نے بیان کیا، کھاتا ہم کو جریرے خبر

۵۳۹۹ - حدَثَنِي عَمَّانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ

دی، انسیں منصور نے، انسیں علی ابن الاقررنے اور ان سے ابو حیفہ بن شہر نے بیان کیا کہ میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر تھا۔ آپ نے ایک صحابی سے جو آپ کے پاس موجود تھے فرمایا کہ میں تیک لگا کر نہیں کھاتا۔

أخبرنا جریر عن منصور عن علي بن الأقمر عن أبي جعفة قال : كُنْتُ عِنْ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ لِرَجُلٍ عِنْهُ : ((لَا أَكُلُ وَأَنَا مُتَكَبِّرٌ)). [طرفة في : ٥٣٩٩]

ہردو احادیث سے تکیہ لگا کر کھانا منع ثابت ہوا لیکن ابن ابی شیبہ نے حضرت ابن عباس اور حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہما وغیرہ سے اس کا جواز بھی نقل کیا ہے مگر خود آخرتہ بن شہر کا فعل موجود ہے جس کے آگے دیگر بیچ۔

#### باب بھنا ہوا گوشت کھانا اور اللہ تعالیٰ کا فرمان پھر وہ بھنا ہوا ہے پھڑا لے کر آئے لفظ حنید کے معنی بھنا ہوا ہے

(۵۳۰۰) ہم سے علی بن عبد اللہ نے بیان کیا، کہا ہم سے هشام بن یوسف نے بیان کیا، کہا ہم کو معمراً نے خردی، انسیں زہری نے، انسیں ابوالامس بن سل نے اور انسیں ابن عباس بن عائشہ نے کہ خالد بن ولید بن شہر نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ کے لیے بھنا ہوا ساہنہ پیش کیا گیا تو آپ اسے کھانے کے لیے متوجہ ہوئے۔ اسی وقت آپ کو بتایا گیا کہ یہ ساہنہ ہے تو آپ نے اپنا ہاتھ روک لیا۔ حضرت خالد بن شہر نے پوچھا کیا یہ حرام ہے؟ فرمایا کہ نہیں لیکن چونکہ یہ میرے ملک میں نہیں ہوتا اس لیے طبیعت اسے گوارا نہیں کرتی۔ پھر خالد بن شہر نے اسے کھایا اور نبی کریم ﷺ کو دیکھ رہے تھے۔ امام مالک نے ابن شاہب سے ”ضب محنوذ“ (یعنی بھنا ہوا ساہنہ ضب مشوی کی جگہ محنوذ نقل کیا، دونوں لفظوں کا ایک معنی ہے)

#### ٤ - باب الشواء وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى :

﴿فَجَاءَ بِعِجْلٍ حَنِيدٍ﴾ أَيْ مَشْوِيْ

(۵۴۰۰) - حدثنا علي بن عبد الله، حدثنا هشام بن يوسف أخبرنا معمراً عن الزهرى عن أبي أمامة بن سهل عن ابن عباس عن خالد بن الوليد قال : أتى النبي ﷺ بضب مشوى، فأهوى إليه يأكل، فقيل له: إنه ضب، فامستك يده. فقال خالد: أحرام هو؟ قال: ((لا، ولكنك لا يكون بأرض قومي، فأجادني أغافه)). فأكل خالد رسول الله ﷺ ينظر. قال مالك عن ابن شهاب بضب محنوذ.

[راجح: ۵۳۹۱]

باب کامطلب حضرت امام بخاری نے اس حدیث سے یوں نکلا کہ صرف ساہنہ ہونے کی وجہ سے وہ گوشت آپ نے چھوڑ دیا ورنہ کھانے کو بھنا گوشت کھانا ثابت ہوا۔

#### ٥ - باب الخزيرة. قال الضر:

الخزيرة من النخالة والخريرة من المبن

باب خزیرہ کا بیان اور نفر بن شمیل نے کہا کہ خزیرہ بھوسی سے بنتا ہے اور حریرہ و دودھ سے

اکثر نے کہا کہ حریرہ آٹا سے بنایا جاتا ہے اور خزیرہ جو آٹے اور گوشت کے گلزوں سے پلا پلا حریرہ کی طرح بنایا جاتا ہے اگر گوشت نہ ہو غال آٹا ہو تو وہ حریرہ ہے۔

(۵۴۰۱) - حدثني يحيى بن بكيه حدثنا الليث عن عقبيل عن ابن شهاب قال:

(۵۳۰۱) ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا، ان سے امام لیث بن سعد نے بیان کیا، ان سے عقیل نے، ان سے ابن شاہب نے بیان کیا،

انیں محمود بن ریح انصاری نے خبر دی کہ عقباً بن مالک بن جنہ جو بنی کریم شعبان کے صحابہ میں سے تھے اور قبیلہ انصار کے ان لوگوں میں سے تھے جنہوں نے بدر کی لڑائی میں شرکت کی تھی۔ آپ آخرست شعبان کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ! میری آنکھ کی بصارت کمزور ہے اور میں اپنی قوم کو نماز پڑھاتا ہوں۔ برسات میں وادی جو میرے اور ان کے درمیان حائل ہے، بنے لگتی ہے اور میرے لیے ان کی مسجد میں جانا اور ان میں نماز پڑھنا ممکن نہیں رہتا۔ اس لیے یا رسول اللہ! میری یہ خواہش ہے کہ آپ میرے گھر تشریف لے چلیں اور میرے گھر میں آپ نماز پڑھیں تاکہ میں اسی جگہ کو نماز پڑھنے کی جگہ بناں گا۔ حضور اکرم شعبان نے فرمایا کہ ان شاء اللہ میں جلد ہی ایسا کروں گا۔ حضرت عقباً بن جنہ نے بیان کیا کہ پھر حضور اکرم شعبان حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ چاہت کے وقت جب سورج پکھ بلند ہو گیا تشریف لائے اور آخرست شعبان نے اندر آنے کی اجازت چاہی۔ میں نے آپ کو اجازت دے دی۔ آپ بیٹھے نہیں بلکہ گھر میں داخل ہو گئے اور دریافت فرمایا کہ اپنے گھر میں کس جگہ تم پسند کرتے ہو کہ میں نماز پڑھوں؟ میں نے گھر کے ایک کونے کی طرف اشارہ کیا۔ آخرست شعبان وہاں کھڑے ہو گئے اور (نماز کے لیے) عکبریکی ہم نے بھی (آپ کے پیچھے) صفائی کیا۔ آخرست شعبان نے دو رکعت (نفلی) نماز پڑھی پھر سلام پھیرا اور ہم نے آخرست شعبان کو خزیرہ (حریرہ کی ایک قسم) کے لیے جو آپ کے لیے ہم نے بنایا تھا روک لیا۔ گھر میں قبیلہ کے بست سے لوگ آگر جمع ہو گئے۔ ان میں سے ایک صاحب نے کہا مالک بن دشمن بن جنہ کمال ہیں؟ اس پر کسی نے کہا کہ وہ تو منافق ہے اللہ اور اس کے رسول سے اسے محبت نہیں ہے۔ آخرست شعبان نے فرمایا، یہ نہ کو، کیا تم نہیں دیکھتے کہ انہوں نے اقرار کیا ہے کہ لا الہ الا اللہ یعنی اللہ کے سوا اور کوئی معبد نہیں اور اس سے ان کا مقصد صرف اللہ کی خوشنودی حاصل کرنا ہے۔ ان صحابی نے کہا کہ اللہ اور اس کے رسول ہی زیادہ جانتے ہیں۔

أخبرني محمود بن الربيع الانصاري، أن عقبان بن مالك وكان من أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم ممن شهد بذرا من الانصار أنة آتى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله، إني أنكرت بصري، وأنا أصلى لقومي، فإذا كانت الأمطار سال الواadi الذي بيتي وينهم، لم أستطع أن آتى مسجدهم فأصلى لهم، فوددت يا رسول الله ألا تأتي فصلبي في بيتي فاتخذه مصلى. فقال: ((سأفعل إن شاء الله)). قال عقبان: فغدا رسول الله ﷺ وأبونصر حين ارتفع النهار، فاستاذن النبي ﷺ فأذنت له، فلم يجلس حتى دخل البيت، ثم قال لي: ((أين تحب أن أصلى من بيتك؟)) فأشترط إلى ناحية من البيت، ققام النبي صلى الله عليه وسلم فكبّر، فصافقنا، فصلى ركعتين ثم سلم وجلسنا على خير صنفاته، فتاب في البيت رجال من أهل الدار ذوو عدد، فاجتمعوا فقال قائل منهم: أين مالك بن الدخشان! فقال بعضهم: ذلك منافق، لا يحب الله ورسوله. قال النبي صلى الله عليه وسلم: ((لا تقل، لا ترأه قال: إلا إله إلا الله يربى بذلك وجهه الله؟)) قال: الله ورسوله أعلم. قال: فلنا فإننا نرى وجهه ونصححه إلى المافقين فقال:

راوی نے بیان کیا کہ ہم نے عرض کیا (یا رسول اللہ؟) لیکن ہم ان کی توجہ اور ان کا گاؤ منافقین کے ساتھ ہی دیکھتے ہیں۔ آنحضرت ﷺ نے فریلیا لیکن اللہ نے وزن کی آگ کو اس شخص پر حرام کر دیا ہے جس نے کلمہ لا الہ الا اللہ کا اقرار کر لیا ہوا اور اس سے اس کا مقصد اللہ کی خشودی ہو۔ ابن شاہب نے بیان کیا کہ پھر میں نے حصین بن محمد النصاری سے جو نبی سالم کے ایک فرد اور ان کے سردار تھے۔ محمود کی حدیث کے متعلق پوچھا تو انہوں نے اس کی تصدیق کی۔

یہ حدیث پسلے بھی گزر چکی ہے۔ وزن حرام ہونے کا یہ مطلب ہے کہ وہ طبقہ مومن پر حرام ہے جس میں کافروں اور منافق ریز گے یا وزن میں ہمیشہ کے لیے رہنا مسلمان پر حرام ہے۔ اس حدیث سے صاف ظاہر ہے کہ کسی کلمہ گو مسلمان کو کسی معقول شرعی وجہ کے بغیر کافر قرار دینا جائز نہیں ہے۔ اس صورت میں وہ کفر خود کرنے والے کی طرف لوٹ جاتا ہے۔

### باب پیغمبر کا بیان

اور حمید نے کہا کہ میں نے انس ﷺ سے سا کہ نبی کریم ﷺ نے صفیہ زینتھنے سے نکلا کیا تو (دعوت ولیہ میں) کھجور، پیغمبر اور گھنی رکھا اور عمرو بن ابی عمرو نے بیان کیا اور ان سے انس ﷺ نے کہ نبی کریم ﷺ نے (کھجور، پیغمبر اور گھنی کا) ملیدہ بنایا تھا۔

(۵۳۰۲) ہم سے مسلم بن ابراہیم نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے شعبہ نے بیان کیا، ان سے ابو شر بنے، ان سے سعید نے اور ان سے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ میری خالد نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں ساہنہ کا گوشت، پیغمبر اور دودھ ہرستا پیش کیا تو ساہنہ کا گوشت آپ کے دستروخان پر رکھا گیا اور اگر ساہنہ حرام ہوتا تو آپ کے دستروخان پر نہیں رکھا جا سکتا تھا لیکن آپ نے دودھ پیا اور پیغمبر کھایا۔

مگر ساہنہ کا گوشت آپ کو پند نہیں آیا ہے صحابہ کرام ﷺ نے کھالنے کا جواز ثابت ہوا۔

### باب چند راویوں کو کھانے کا بیان

(۵۳۰۳) ہم سے بیکی بن بکر نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے یعقوب بن عبد الرحمن نے بیان کیا، ان سے ابو حازم نے اور ان سے سل بن سعد رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہمیں جمع کے دن بڑی

((فَإِنَّ اللَّهَ حَرَمَ عَلَى النَّارِ مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ يَنْتَغِي بِذَلِكَ وَجْهَ اللَّهِ؟) قَالَ ابْنُ شِهَابٍ : ثُمَّ سَأَلَتُ الْحُصَينَ بْنَ مُحَمَّدٍ الْأَنْصَارِيَ أَحَدَ بَنِي سَالِمٍ، وَكَانَ مِنْ سَرَّائِهِمْ عَنْ حَدِيثِ مُحَمَّدٍ، فَصَدَّقَهُ.

[راجح: ۴۲۴]

### ۱۶ - باب الأقطط

وَقَالَ حُمَيْدٌ: سَمِعْتُ أَنَّسًا: بَنَى النَّبِيُّ ﷺ بِصَفِيفَةٍ، فَأَلْقَى التَّمَرَ وَالْأَقْطَطَ وَالسَّمْنَ. وَقَالَ عَمْرُو بْنُ أَبِي عَمْرُو عَنْ أَنَّسِ: صَنَعَ النَّبِيُّ ﷺ حَسِنَةً.

(۵۴۰۲) - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا شَعْبَةُ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: أَهَدَتْ خَالِتِي إِلَى النَّبِيِّ ﷺ ضَيَّانَا وَأَقْطَطَا وَلَبَّانَا، فَوُضِعَ الضَّبُّ عَلَى مَائِدَتِهِ، فَلَوْ كَانَ حَرَاماً لَمْ يُوْضَعْ، وَشُرِبَ الْلَّبَنُ وَأَكَلَ الأَقْطَطَ.

[راجح: ۲۵۷۵]

### ۱۷ - باب السُّلْقِ وَالشَّعِيرِ

(۵۴۰۳) - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: إِنَّ كُلَّا لَفَرْخَ

خوش رہتی تھی۔ ہماری ایک بوڑھی خاتون تھیں وہ چقدر کی جزیں لے کر اپنی بانڈی میں پکاتی تھیں، اوپر سے کچھ دانے جو کے اس میں ڈال دیتی تھی۔ ہم جمع کی نماز پڑھ کر ان کی ملاقات کو جاتے تو وہ ہمارے سامنے یہ کھانا رکھتی تھیں۔ جمع کے دن ہمیں بڑی خوشی اسی وجہ سے رہتی تھی۔ ہم نماز جمع کے بعد ہمیں کھانا کھلایا کرتے تھے۔ اللہ کی قسم نہ اس میں چربی ہوتی تھی نہ کھی اور جب بھی ہم مزے سے اس کو کھاتے۔

معلوم ہوا کہ چقدر جیسی سبزی میں جو جیسی اجناس ملا کر دلیہ بنایا جائے تو وہ مزید از قسم کا کچورا بن سکتا ہے۔ ابتدائی دور میں جب مساجرین مدینہ میں آئے اور نگ دستی کا عالم تھا، ایسی پر خلوص دعوت بھی ان کے لیے باغیت تھی۔

#### ۱۸ - باب النہسِ، وانتشال اللحم

اور منہ سے نوچنا

(۵۳۰۴) ہم سے عبد اللہ بن عبد الوہاب نے بیان کیا، کہا ہم سے حماد بن زید نے بیان کیا، کہا ہم سے ایوب سختیانی نے بیان کیا، ان سے محمد بن سیرین نے اور ان سے حضرت ابن عباس علیہ السلام نے کہ نبی کریم ﷺ نے شلنے کی بڑی کا گوشت کھلایا، پھر کھڑے ہوئے اور نماز پڑھی۔ آپ نے (نماز کے لیے نیا) وضو نہیں کیا اور (اسی سند سے)

(۵۳۰۵) ایوب اور عاصم سے روایت ہے، ان سے عکرمہ نے اور ان سے حضرت ابن عباس علیہ السلام نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے کپتی ہوئی ہنڈیا میں سے ادھ کچھ بھولی نکلی اور اسے کھلایا پھر نماز پڑھائی اور نیا وضو نہیں کیا۔

طاقت کے لحاظ سے ایسا گوشت کھانا زیادہ مغید ہے یہ بھی معلوم ہوا کہ ایسا گوشت کھانے سے نیا وضو کرنا ضروری نہیں ہے ہاں لغوی وضو منہ دھونا کلی کرنا منہ صاف کرنا ضروری ہے اسے لغوی وضو کیا گیا ہے۔

#### ۱۹ - باب تعرق العضد

(۵۳۰۶) مجھ سے محمد بن شنی نے بیان کیا، کہا کہ مجھ سے عثمان ابن عمر نے بیان کیا، ان سے فلیخ بن سلیمان نے بیان کیا، ان سے ابو حازم سلمہ بن دینار مدینی نے، کہا ہم سے عبد اللہ بن ابی قادہ نے اور ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ مکہ کی طرف نکلے

بیوم الجمعة، کائنات لہا عجوز تأخذ  
اصول السُّلْطَنِ فَتَجْعَلُهُ فِي قِدْرِ لَهَا،  
فَتَجْعَلُ فِيهِ حَيَاتٍ مِنْ شَعْرٍ، إِذَا صَلَّيَا  
زُرْنَاهَا فَقَرْبَتُهُ إِلَيْهَا، وَكَنَّا نَفْرَخُ بِيَوْمِ  
الْجُمُعَةِ مِنْ أَجْلِ ذَلِكَ، وَمَا كَنَّا نَنْعَدِي  
وَلَا نَقْلِ إِلَّا بَعْدَ الْجُمُعَةِ، وَاللَّهُ مَا فِيهِ  
شَحْمٌ وَلَا وَدَكَّ. [راجع: ۹۳۸]

معلوم ہوا کہ چقدر جیسی سبزی میں جو جیسی اجناس ملا کر دلیہ بنایا جائے تو وہ مزید از قسم کا کچورا بن سکتا ہے۔ ابتدائی دور میں جب مساجرین مدینہ میں آئے اور نگ دستی کا عالم تھا، ایسی پر خلوص دعوت بھی ان کے لیے باغیت تھی۔

#### ۱۸ - باب النہسِ، وانتشال اللحم

۴ - حدثنا عبد الله بن عبد الوهاب حدثنا خماد حدثنا أثيوب عن محمد بن عبد الله بن عباس رضي الله عنهما قال: تعرق رسول الله ﷺ كتفاً، ثم قام فصلى ولم يتوضأ. [راجع: ۲۰۷]

۵ - وعن أثيوب وعاصم عن عكرمة عن عبد الله بن عباس قال: انتشل النبي ﷺ عرقاً من قبر فأكل، ثم صلى ولم يتوضأ. [راجع: ۲۰۷]

حدثني محمد بن المثنى قال: حدثني عثمان بن عمر حدثنا فليخ حدثنا أبو حازم المدائني حدثنا عبد الله بن أبي قنادة عن أبيه قال خرجنا مع النبي ﷺ

(صلح حدیبیہ کے موقع پر) دوسری سند  
 (۷۰۵) اور مجھ سے عبد العزیز بن عبد اللہ اوسی نے بیان کیا، کہا ہم سے محمد بن جعفر نے بیان کیا، ان سے ابو حازم نے بیان کیا، ان سے عبد اللہ بن ابی قاتاہ اسلامی نے، ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ میں ایک دن نبی کریم ﷺ کے چند صحابہ کے ساتھ مکہ کے راستہ میں ایک منزل پر بیٹھا ہوا تھا۔ آنحضرت ﷺ نے ہمارے آگے پڑا کیا تھا۔ صحابہ کرام رحمۃ اللہ علیہم احرام کی حالت میں تھے لیکن میں احرام میں نہیں تھا۔ لوگوں نے ایک گور خر کو دیکھا۔ میں اس وقت اپنا جوتا تائکنے میں مصروف تھا۔ ان لوگوں نے مجھے اس گور خر کے متعلق بتایا کچھ نہیں لیکن پاہتے تھے کہ میں کسی طرح دیکھ لوں۔ چنانچہ میں متوجہ ہوا اور میں نے اسے دیکھ لیا، پھر میں گھوڑے کے پاس گیا اور اسے زین پہنا کر اس پر سوار ہو گیا لیکن کوڑا اور نیزہ بھول گیا تھا۔ میں نے ان لوگوں سے کہا کہ کوڑا اور نیزہ مجھے دے دو۔ انہوں نے کہا کہ نہیں خدا کی قسم ہم تمہاری شکار کے معاملہ میں کوئی مدد نہیں کریں گے۔ (کیونکہ ہم محرم ہیں) میں غصہ ہو گیا اور میں نے اتر کر خود یہ دونوں چیزیں اٹھائیں پھر سوار ہو کر اس پر حملہ کیا اور اسے ذبح کر لیا۔ جب وہ ٹھنڈا ہو گیا تو میں اسے ساتھ لایا پھر اسے پکا کر میں نے اور سب نے کھایا لیکن بعد میں انہیں شبہ ہوا کہ احرام کی حالت میں اس (شکار کا گوشت) کھانا کیا ہے؟ پھر ہم روانہ ہوئے اور میں نے اس کا گوشت چھپا کر رکھا۔ جب ہم آنحضرت ﷺ کے پاس آئے تو ہم نے آپ سے اس کے متعلق پوچھا۔ آپ نے دریافت فرمایا، تمہارے پاس کچھ بچا ہوا بھی ہے؟ میں نے وہی دست پیش کیا اور آپ نے بھی اسے کھلایا۔ یہاں تک کہ اس کا گوشت آپ نے اپنے دانتوں سے کھینچ کر کھایا اور آپ احرام میں تھے۔ محمد بن جعفر نے بیان کیا کہ مجھ سے زید بن اسلم نے یہ واقعہ بیان کیا، ان سے عطاء بن یسیار نے اور ان سے حضرت ابو قاتاہ بن ایاث نے اسی طرح سارا واقعہ بیان کیا۔

نحو مکہ۔ [راجع: ۱۸۲۱]

۵۴۰۷ - وحدثی عن عبد الغفار بن عبد الله حدثنا محمد بن جعفر عن أبي حازم عن عبد الله بن أبي قاتادة السلمي عن أبيه أنه قال: كنت يوماً جالساً مع رجال من أصحاب النبي ﷺ في منزل في طريق مكة ورسول الله نازل أاماها، والقوم محرمون وأنا غير محرم. فاقتصروا حماراً وحشياً، وأنا مشغول أخصب نغلي فلم يؤذوني له، وأحبوا أنني أنصرته، فالتفت فأنصرته، فقمت إلى الفرس فأسر جنته ثم ركبت، وسببت السوط والرمح، فقلت لهم : ناولوني السوط والرمح، فقالوا: لا والله لا نعييك عليه بشيء. فقضيت فترات فأخذتهما ثم ركبت فشدلت على الحمار فعقرته، ثم جنت به وقد مات، فوقفوا فيه يأكلونه ثم إنهم شكوا في أكلهم إيه وهم حروم، فرخنا ونجات العضد معي. فادركتنا رسول الله صلى الله عليه وسلم، فسألناه عن ذلك فقال: ((معكم منه شيء؟)) فناولته العضد فأكلتها حتى تعرقها وهو محرم قال محمد بن جعفر: وحدثني زيد بن أسلم عن عطاء بن يسار عن أبي قاتادة مثلاً.

[راجع: ۱۸۲۱]

**تشریح** گوشت چھری سے کاث کر کھانے کی مخالفت ایک حدیث میں مردی ہے مگر ابو قادہ نے کماکہ وہ حدیث ضعیف ہے۔ حافظ نے کماں کا ایک شاہد اور ہے جسے ترمذی نے صفوان بن امیہ سے نکلا کہ گوشت کو منہ سے نوچ کر کھاؤ وہ جلدی ہضم ہو گا۔ اس کی سند بھی ضعیف ہے۔ مانی الباب یہ ہے کہ منہ سے نوچ کر کھانا اولی ہو گا۔ میں (مولانا وحید الزماں مرحوم) کہتا ہوں جب گوشت چھری سے کاث کر کھانا درست ہوا تو روئی بھی چھری سے کاث کر کھانا درست ہو گی۔ اسی طرح کاتنے سے کھانا بھی درست ہو گا۔ اسی طرح چچے سے بھی اور جن لوگوں نے ان پاتوں میں تشدید اور غلوکیا ہے اور ذرا ذرا اسی پاتوں پر مسلمانوں کو کافر بیانیا ہے میں ان کا یہ تشدید ہرگز پسند نہیں کرتا۔ کافروں کی مشاہد کرتا تو منع ہے مگر یہ وہی مشاہد ہے جو ان کے مذہب کی خاص نشانی ہو جیسے صلیب لگانا یا انگریزوں کی ٹوپی پہننا لیکن جب کسی کی نیت مشاہد کی نہ ہو، یہی لباس مسلمانوں میں بھی راجح ہو مثلاً ترک یا ایران کے مسلمانوں میں تو اس کو مشاہد میں داخل نہیں کر سکتے اور نہ ایسے کھانے پینے لباس کو فردی پاتوں کی وجہ سے مسلمان کے کفر کا فتنی دے سکتے ہیں (وحیدی) مگر مسلمان کے لیے دیگر اقوام کی مخصوص عادات و غلط روایات سے بچنا ضروری ہے۔

### باب گوشت چھری سے کاث کر کھانا

(۵۳۰۸) ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا، کہا ہم کو شعیب نے خبر دی، ان سے زہری نے بیان کیا، انہیں جعفر بن عمرو بن امیہ ضمیری نے خبر دی، انہیں ان کے والد عمرو بن امیہ بن شیخ نے خبر دی کہ انسوں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا آپ اپنے ہاتھ سے بکری کے شانے کا گوشت کاث کر کھار ہے تھے، پھر آپ کو نماز کے لیے بلا یا گیا تو آپ نے گوشت اور وہ چھری جس سے گوشت کی بوٹی کاث رہے تھے، ڈال دی اور نماز کے لیے کھڑے ہو گئے، پھر آپ نے نماز پڑھی اور آپ نے نیا وضو نہیں کیا (کیونکہ آپ پہلے ہی وضو کئے ہوئے تھے)

باب رسول کریم ﷺ نے کبھی کسی قسم کے کھانے میں کوئی

### عیب نہیں نکلا ہے

(۵۳۰۹) ہم سے محمد بن کثیر نے بیان کیا، کہا ہم کو سفیان نے خبر دی، انہیں اعمش نے، انہیں ابو حازم نے اور ان سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی کسی کھانے میں کوئی عیب نہیں نکلا۔ اگر پسند ہو تو کھالیا اور اگر نپسند ہو تو چھوڑ دیا۔

**تشریح** معلوم ہوا کہ کھانے کا عیب بیان کرنا جیسے یوں کہنا کہ اس میں نہ کہ نہیں ہے یا پھیکا ہے یا نہ کہ زیادہ ہے۔ یہ ساری باتیں مکروہ ہیں۔ پکانے اور ترکیب میں کسی نقص کی اصلاح کرنا مکروہ نہیں ہے۔

### ۲۰ - باب قطعِ اللحم بالسکین

۴۰۸ - حدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانَ أَخْبَرَنَا شَعِيبٌ عَنِ الرُّهْبَرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي جَعْفَرُ بْنُ عَمْرُو بْنِ أُمِّيَّةَ أَنَّ أَبَاهُ عَمْرُو بْنَ أُمِّيَّةَ أَخْبَرَهُ اللَّهُ رَأَى النَّبِيَّ ﷺ يَحْتَرُّ مِنْ كَسْفٍ شَاءَ فِي يَدِهِ، فَدُعِيَ إِلَى الصَّلَاةِ، فَالْفَأَهَ وَالسَّكِينَ الَّتِي يَحْتَرُّ بِهَا، ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى وَلَمْ يَنْوِضْ.

[راجح: ۲۰۸]

### ۲۱ - باب مَا عَابَ النَّبِيَّ ﷺ

#### طعاماً

۵۴۰۹ - حدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَبِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفِيَّانَ عَنِ الأَعْمَشِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: مَا عَابَ النَّبِيَّ ﷺ طَعَاماً قُطُّ، إِنِّي اشْتَهَاهُ أَكْلَهُ، وَإِنْ كَرِهَهُ تَرَكَهُ.

[راجح: ۳۵۶۳]

## ٢٢- باب النفح فی الشعیر

درست ہے

(۵۳۱۰) ہم سے سعید بن ابی مریم نے بیان کیا، کہا ہم سے ابو عسان (محمد بن مطرف لیشی) نے بیان کیا، کہا کہ مجھ سے ابو حازم سلمہ بن دینار نے بیان کیا، انہوں نے سلیمان بن سعد ساعدی رہنگر سے پوچھا، کیا تم نے نبی کریم ﷺ کے زمانہ میں میدہ دیکھا تھا؟ انہوں نے کہا کہ نہیں۔ میں نے پوچھا کیا تم جو کے آئے کو چھانتے تھے؟ کہا نہیں، بلکہ ہم اسے صرف پھونک لیا کرتے تھے۔

**تَسْبِيح** اس قسم کا آنا کھانا باعثِ سحت اور مفید ہے۔ میدہ اکثر قبغ کرتا اور بو اسیر کا باعث بنتا ہے۔ خاص طور پر آج کل جو غیر ملکی میدہ آرہا ہے جس میں خدا جانے کن کن چیزوں کی آیزش ہوتی ہے یہ سخت ٹھیکیں اور باعثِ صد امراض ثابت ہو رہا ہے۔  
الاماشاء اللہ۔

## باب نبی کریم ﷺ اور آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی خوارک کا بیان

(۵۳۱۱) ہم سے ابو النعمان نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے حماد بن زید نے بیان کیا، ان سے عباس جریری نے بیان کیا، ان سے ابو عثمان نہدی نے بیان کیا اور ان سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کو سمجھوڑ تقدیم کی اور ہر شخص کو سات سمجھوڑیں دیں۔ مجھے بھی سات سمجھوڑیں عنایت فرمائیں۔ ان میں ایک خراب تھی (اور سخت تھی) لیکن مجھے وہی سب سے زیادہ اچھی معلوم ہوئی کیونکہ اس کا چیبا مجھ کو مشکل ہو گیا۔

حضرت ابو ہریرہ رہنگر کا مطلب یہ ہے کہ اس وقت مسلمانوں پر ایسی تھی کہ سات سمجھوڑیں ایک آدمی کو بطور راشن ملتی اور ان میں بھی بعض خراب اور سخت ہوتی مگر ہم سب اسی پر خوش رہا کرتے تھے۔ اب بھی مسلمانوں کا فرض ہے کہ تھی و فرانی ہر حال میں خوش رہیں۔

(۵۳۱۲) ہم سے عبداللہ بن محمد مندی نے بیان کیا، کہا ہم سے وہ بن جریر نے بیان کیا، ان سے شعبہ نے بیان کیا، ان سے اسماعیل بن ابی خالد نے، ان سے قیس بن ابی حازم نے اور ان سے حضرت سعد

۵۴۱۰ - حدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ  
حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ قَالَ : حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ  
أَنَّهُ سَأَلَ سَهْلًا : هَلْ رَأَيْتُمْ فِي زَمَانِ النَّبِيِّ  
نَبِيَّ النَّبِيِّ؟ قَالَ : لَا . فَقَلَّتْ كُنْتُمْ تَتَخَلَّوْنَ  
الشَّعِيرَ؟ قَالَ لَا وَلَكِنْ كَنَا نَفَخَنَّهُ .

[۵۴۱۳] طرفہ في :

## ٢٣- باب مَا كَانَ النَّبِيُّ

### وَأَخْحَادُهُ يَا كُلُونَ

۵۴۱۱ - حدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانَ حَدَّثَنَا حَمَادُ  
بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَبَّاسِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِي  
عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَسَمَ  
النَّبِيُّ ﷺ يَوْمًا بَيْنَ أَصْحَابِهِ تَمَرًا ، فَأَغْطَى  
كُلُّ إِنْسَانٍ سَبْعَ تَمَرَاتٍ ، فَأَغْطَانِي سَبْعَ  
تَمَرَاتٍ إِخْدَاهُنَّ حَشْفَةً ، فَلَمْ يَكُنْ لِيَهُنَّ  
تَمَرَةً أَغْبَجَ إِلَيْيَ مِنْهَا ، شَدَّتْ . فِي  
مَضَانِغِي . [ طرفہ في : ۵۴۴۱ ]

حدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ  
حدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا شَعْبَةَ عَنْ  
إِسْنَافِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ : رَأَيْتِنِي

بن ابی و قاصِ بن شہر نے بیان کیا کہ میں نے اپنے آپ کو بنی کرم ملکیت کے ساتھ ان سات آدمیوں میں سے ساتواں پایا (جنہوں نے اسلام سب سے پہلے قبول کیا تھا) اس وقت ہمارے پاس کھانے کے لیے یہی کیکر کے پھل یا پتے کے سوا اور کچھ نہیں ہوتا۔ یہ کھاتے کھاتے ہم لوگوں کا پاخانہ بھی بکری کی میگنیوں کی طرح ہو گیا تھا اب یہ زمانہ ہے کہ بنی اسد قبیلے کے لوگ مجھ کو شریعت کے احکام سکھلاتے ہیں۔ اگر میں ابھی تک اس حال میں ہوں کہ بنی اسد کے لوگ مجھ کو شریعت کے احکام سکھلائیں تب تو میں تباہ ہی ہو گیا میری محنت برپا ہو گئی۔

سَابِعَ سَبْعَةَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَنَا طَعَامٌ إِلَّا وَرَقَ الْحَبْلَةِ، أَوِ الْحَبْلَةَ حَتَّى يَضْعَفَ أَخْدَنَا مَا تَضَعُ الشَّأْةُ، ثُمَّ أَصْبَحَتْ بُنُوْ أَسَدٍ تُغَوَّرُنِي عَلَى الإِسْلَامِ، حَسِيرَتْ إِذَا وَضَلَّ سَغِيْ.

**تَسْبِيحَ** ہوا یہ تھا کہ حضرت سعد بن ابی و قاصِ بن شہر حضرت عمر بن شہر کی طرف سے کوفہ کے حاکم تھے۔ وہاں بنو اسد کے لوگوں نے حضرت عمر بن شہر سے ان کی یہ شکایت کی کہ ان کو نماز اچھی طرح پڑھنی نہیں آتی۔ حضرت سعد بن شہر نے ان کا رد کیا کہ اگر مجھ کو اب تک نماز پڑھنی بھی نہیں آئی حالانکہ میں قدم الایام کا مسلمان ہوں کہ جب میں مسلمان ہو ٹھا تو کل چھ آدمی مسلمان تھے تو تم لوگوں کو نماز پڑھنا کیسے آگیا تم تو کل مسلمان ہوئے ہو۔ بنو اسد کی سب شکایتیں غلط تھیں اور حضرت سعد بن شہر پر ان کا اعتراض کرنا ایسا تھا کہ چھوٹا منہ اور بڑی بات، خطے بزرگ اگر فتن خطا است (وحیدی)

(۵۳۱۳) ہم سے قیقبہ بن سعید نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے یعقوب نے بیان کیا، ان سے ابو حازم نے بیان کیا کہ میں نے سمل بن سعد رضی اللہ عنہ سے پوچھا، کیا بنی کرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی میدہ کھایا تھا؟ انہوں نے کہا کہ جب اللہ تعالیٰ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بنی بنيا اس وقت سے وفات تک آنحضرت ملکیت کے زمانہ میں میدہ دیکھا بھی نہیں تھا۔ میں نے پوچھا کیا نبی کرم ملکیت کے زمانہ میں آپ کے پاس چلنلیاں تھیں۔ کہا کہ جب اللہ تعالیٰ نے حضور اکرم ملکیت کو بنی بنيا اس وقت سے آپ کی وفات تک آنحضرت ملکیت نے چلنی دیکھی بھی نہیں۔ بیان کیا کہ میں نے پوچھا آپ لوگ پھر بغیر پوچھنا ہوا جو کس طرح کھاتے تھے؟ بتلیا ہم اسے پیس لیتے تھے پھر اسے پھونکتے تھے جو کچھ اڑا ہوتا اڑ جاتا اور جو باقی رہ جاتا اسے گوندھ لیتے (اور پاک کر) کھاتے تھے۔

**تَسْبِيحَ** سنت نبوی کا تقاضا کیسی ہے کہ ہر مسلمان اب بھی ایسی سادہ زندگی پر صابر و شکر رہے جس میں دین و دنیا ہردو کا بھلا ہے۔

۵۴۱۳ - حَدَّثَنَا قَتِيبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ عَنْ أَبِيهِ حَازِمٍ قَالَ : سَأَلْتُ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ فَقُلْتُ : هَلْ أَكَلَ رَسُولُ اللَّهِ الْتَّقِيُّ؟ فَقَالَ سَهْلٌ : مَا رَأَى رَسُولُ اللَّهِ الْتَّقِيُّ مِنْ حِينَ ابْتَعَثَهُ اللَّهُ حَتَّى قَبْضَةَ اللَّهِ قَالَ : فَقُلْتُ : هَلْ كَانَتْ لَكُمْ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ الْتَّقِيِّ مُنَاخِلٌ؟ قَالَ : مَا رَأَى رَسُولُ اللَّهِ الْتَّقِيِّ مُنَاخِلًا مِنْ حِينَ ابْتَعَثَهُ اللَّهُ حَتَّى قَبْضَةَ اللَّهِ، قَالَ فَقُلْتُ : كَيْفَ كُنْتُمْ تَأْكُلُونَ الشَّعِيرَ غَيْرَ مُنَاخِلٍ؟ قَالَ : كَمَا نَطَحْنَاهُ وَنَفَحْنَاهُ، فَيَطَيِّرُ مَا طَارَ، وَمَا يَقْنِي ثُرَيْنَا فَأَكْنَاهُ . [راجع: ۵۴۱۰]

۵۴۱۴ - حدیثِ اسحاق بن ابراهیم

(۵۳۱۳) مجھ سے اسحاق بن ابراہیم نے بیان کیا، انہیں روح بن عبادہ

نے خردی، ان سے ابن الی ذسب نے بیان کیا، ان سے سعید مقبری نے اور ان سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ وہ کچھ لوگوں کے پاس سے گزرے جن کے سامنے بھی ہوئی بکری رکھی تھی۔ انہوں نے ان کو کھانے پر بلایا لیکن انہوں نے کھانے سے انکار کر دیا اور کہا کہ رسول اللہ ﷺ اس دنیا سے رخصت ہو گئے اور آپ نے کبھی جو کی روٹی بھی آسودہ ہو کر نہیں کھائی۔

**لشیخ** حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا حال یاد کر کے اس کا کھانا گوارانہ کیا اور چونکہ یہ ولیہ کی دعوت نہ تھی اس لیے

(۵۳۱۵) ہم سے عبد اللہ بن الی الاسود نے بیان کیا، کہا ہم سے معاذ بن ہشام نے بیان کیا، ان سے ان کے والد نے بیان کیا، ان سے یوسف بن الی الفرات نے، ان سے قاتاہ نے اور ان سے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے کبھی میز پر کھانا نہیں کھایا اور نہ تشریتی میں دوچار قسم کی چیزیں رکھ کر کھائے اور نہ کبھی چپا تی کھائی۔ میں نے قاتاہ سے پوچھا، پھر آپ کس چیز پر کھانا کھاتے تھے؟ بتالیا کہ سفرہ (جزے کے دستخوان) پر۔

(۵۳۱۶) ہم سے قتيبة بن سعید نے بیان کیا، کہا ہم سے جریر بن عبد الجمید نے بیان کیا، ان سے منصور نے، ان سے ابراہیم نجاشی نے، ان سے اسود بن یزید نے اور ان سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ نے کہ مدینہ ہجرت کرنے کے بعد آل محمد ﷺ نے کبھی برابر تین دن تک گیوں کی روٹی پیٹھ بھر کر نہیں کھائی یاں تک کہ آپ دنیا سے تشریف لے گئے۔

**لشیخ** رسول ﷺ کی ہر قسم کی سنت پر عمل کرنے کی توفیق بخشے۔ خاص طور پر مدعاں علم و فضل کو جو کثرت خوری میں بذاتا ہیں جیسے اکثر پیرزادے سجادہ نشین جو بکثرت کھا کھا کر یحییٰ و سعید بن جاتے ہیں، الاما شاء اللہ۔

### باب تلبیسہ یعنی حریرہ کا بیان

(۵۳۱۷) ہم سے بھی بن بکر نے بیان کیا، کہا ہم سے لیث بن سعد نے بیان کیا، ان سے عقیل بن خالد نے، ان سے ابن شہاب زہری نے،

آخرنا رفع بن عبادۃ حدثنا ابن أبي ذئب  
ذئب عن سعید المقبری عن أبي هريرة  
رضي الله عنه أنه مر بقوم بين أنديهم  
شاة مصلية، فدعونه، فأبى أن يأكل قال:  
خرج رسول الله ﷺ من الدنيا ولم يتبغ  
من الخير الشعير.

**لشیخ** اس کا قبول کرنا بھی ضروری نہ تھا۔

۵۴۱۵ - حدثنا عبد الله بن أبي الأسود  
حدثنا معاذ حدثني أبي عن يوئس عن  
فتادة عن أنس بن مالك قال : ما أكل  
النبي صلى الله عليه وسلم على خوان،  
ولا في سكرجة، ولا خيز له مرفق. قلت  
ل الفتادة : على ما يأكلون؟ قال : على  
السفر.

۵۴۱۶ - حدثنا قبيه حدثنا جرير عن  
منصور عن إبراهيم عن الأسود عن  
عائشة رضي الله عنها قالت: ما شيع آل  
محمد ﷺ منذ قديم المدينة من طعام البر  
ثلاث ليالٍ تباغث حتى قبض.  
اطرفة في : ۶۴۵۴ ]

**لشیخ** آپ بت کم کھانا پند فرماتے تھے۔ یہی حال آپ کی آل پاک کا تھا۔ یہاں اکثر سے یہی مراد ہے۔ اللہ ہر مسلمان کو اپنے جیسے اکثر پیرزادے سجادہ نشین جو بکثرت کھا کھا کر یحییٰ و سعید بن جاتے ہیں، الاما شاء اللہ۔

### ۲۴ - باب التلبیسہ

۵۴۱۷ - حدثنا يحيى بن بکر حدثنا  
اللبن عن عفیل عن ابن شہاب عن

ان سے عروہ نے اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ جب کسی گھر میں کسی کی وفات ہو جاتی اور اس کی وجہ سے عورتیں حجج ہوتیں اور پھر وہ چلی جاتیں۔ صرف گھر والے اور خاص خاص عورتیں رہ جاتیں تو آپ ہانڈی میں تلبینہ پکانے کا حکم دیتیں۔ وہ پکایا جاتا پھر شرید بنا یا جاتا اور تلبینہ اس پر ڈالا جاتا۔ پھر امام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتیں کہ اسے کھاؤ کیونکہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے کہ تلبینہ مریض کے دل کو تسکین دیتا ہے اور اس کا غم دور کرتا ہے۔

**تلبینہ** آئے اور دودھ سے یا بھوسی اور دودھ سے بنا یا جاتا ہے۔ اس میں شد بھی ڈالتے ہیں اور گوشت کے شوربہ میں روٹی کے ٹکڑے ڈال کر پکائیں تو اسے شرید کتے ہیں اور کبھی اس میں گوشت بھی شریک رہتا ہے۔

### باب شرید کے بیان میں

(۵۳۱۸) ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے غندر نے بیان کیا، ان سے شعبہ نے بیان کیا، ان سے عمرو بن مروہ جملی نے بیان کیا، ان سے مروہ بدانی نے، ان سے حضرت ابو موسیٰ اشعری بن شیخ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، مروہوں میں تو بست سے کامل ہوئے لیکن عورتوں میں حضرت مریم بنت عمران اور فرعون کی بیوی حضرت آسمیہ کے سوا اوز کوئی کامل نہیں ہوا اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی فضیلت تمام عورتوں پر الکی ہے جیسے تمام کھانوں پر شرید کی فضیلت ہے۔

عِزْوَةٌ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ أَنَّهَا كَانَتْ إِذَا مَاتَ الْمَيْتُ مِنْ أَهْلِهَا فَاجْتَمَعَ لِذِلِّكَ النِّسَاءُ ثُمَّ تَفَرَّقَنَ، إِلَّا أَهْلَهَا وَخَاصَّتْهَا، أَمْرَتْ بِبَرْمَةٍ مِنْ تَلْبِيَةِ قَطْبَخَتْ، ثُمَّ صَبَغَتْ ثَرِيدَ فَصَبَّتِ التَّلْبِيَةَ عَلَيْهَا ثُمَّ قَالَتْ: كُلُّنَا مِنْهَا، فَإِنِّي سَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((الْتَّلْبِيَةُ مَجْمَعَةٌ لِفُؤَادِ الْمَرِيضِ، تَذَهَّبُ بِعَضُّ الْحُزْنِ)).

[طرفاہ فی : ۵۶۸۹، ۵۶۹۰].

### ۲۵ - باب الشرید

(۵۴۱۸) - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرُ حَدَّثَنَا شَعْبَةُ عَنْ عَمْرُو بْنِ مُرَأَةِ الْجَمَلِيِّ عَنْ مُرَأَةِ الْهَمَدَانِيِّ، عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((كَمْلَ مِنَ الرُّجَالِ كَثِيرٌ، وَلَمْ يَكُنْ مِنَ النِّسَاءِ إِلَّا مَرِيمٌ بِنْتُ عِمْرَانَ، وَآسِمَةُ امْرَأَةُ فِرْعَوْنَ، وَفَضْلُ عَائِشَةَ عَلَى النِّسَاءِ كَفَضْلِ الشَّرِيدِ عَلَى سَائِرِ الطَّعَامِ)).

[راجع: ۳۴۱۱]

**تلبینہ** یہودی حضرت مریم علیہ السلام کو نعموز باللہ برے لفظوں سے یاد کرتے ہیں۔ قرآن مجید نے ان کو صدیقہ کے لفظ سے موسوم فرمایا اور ان کی فضیلت میں یہ حدیث وارد ہوئی۔ اس طرح انجیل یوحنًا باب کا وہ فقرہ نبی کریم ﷺ پر ہے جو صادق ہوا کہ وہ میری بزرگی کرے گا۔ حضرت آسمیہ زوجہ فرعون کا مقام بھی بست اکمل ہے اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے مقام رفیع کیا کہنا ہے۔

(۵۳۱۹) ہم سے عمرو بن عون نے بیان کیا، کہا ہم سے خالد بن عبد اللہ نے بیان کیا، ان سے ابو طوالہ نے اور ان سے حضرت انس بن شیخ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا عورتوں پر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی فضیلت

(۵۴۱۹) - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي طَوَّالَةَ عَنْ أَنَسِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((فَضْلُ عَائِشَةَ عَلَى

النَّسَاءِ كَفَضَلَ الشَّرِيدَ عَلَى سَائِرِ الطَّفَامِ))  
 ٥٤٢٠ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُبِيرٍ، سَمِعَ  
 أَبَا حَاتِمَ الْأَشْهَلَ بْنَ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا أَبْنُ  
 عَوْنَ عنْ ثَمَامَةَ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَنَسِ رَضِيَ  
 اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: دَخَلَتْ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ عَلَى  
 غَلَامٍ لَهُ خَيَاطٌ، فَقَدِمَ إِلَيْهِ قَصْغَةٌ فِيهَا  
 شَرِيدٌ، قَالَ: وَأَقْبَلَ عَلَى عَمْلِهِ، قَالَ:  
 فَجَعَلَ النَّبِيُّ ﷺ يَسْتَعِنُ الدُّبَاءَ، قَالَ:  
 فَجَعَلَتْ أَتَيْعَةً فَاضْغَطَهُ بَيْنَ يَدَيْهِ، قَالَ: فَمَا  
 زَلتُ بَعْدَ أَحِبِّ الدُّبَاءِ. [راجع: ٢٠٩٢]

ایک ہے جیسے تمام کھانوں پر شرید کی فضیلت ہے۔  
 (۵۴۲۰) ہم سے عبد اللہ بن منیر نے بیان کیا، انہوں نے ابو حاتم اشہل ابن حاتم سے سنا، ان سے ابن عون نے بیان کیا، ان سے شامہ بن انس نے اور ان سے حضرت انس بن مٹھو نے بیان کیا کہ میں نبی کرم شیعیم کے ساتھ آپ کے ایک غلام کے پاس گیا جاور زی تھے۔ انہوں نے آنحضرت شیعیم کے سامنے ایک پیالہ پیش کیا جس میں شرید تھا۔ بیان کیا کہ پھر وہ اپنے کام میں لگ کر گئے۔ بیان کیا کہ نبی کرم شیعیم اس میں سے کدو تلاش کرنے لگے۔ کما کہ پھر میں بھی اس میں سے کدو تلاش کر کے آنحضرت شیعیم کے سامنے رکھنے لگا۔ بیان کیا کہ اس کے بعد سے میں بھی کدو بست پسند کرتا ہوں۔

**لَشَّيْعِيْمَ** شرید بہترین کھانا ہے جو سرچنیں اور جید الکیوس اور مقوی ہے اور کدو ایک نمایت عمدہ ترکاری ہے۔ گرم ملکوں میں جیسا کہ عرب ہے اس کا کھانا بہت ہی منید ہے۔ حرارت، جگد اور تنفس کو رفع کرتا ہے اور قابض نہیں ہے نہ ریاح پیدا کرتا ہے۔ جلد جلد ہضم ہونے والی اور بہترین غذا ہے۔ آنحضرت شیعیم کے پسند فرمائے کی وجہ سے اہل ایمان کے لیے بہت ہی پسندیدہ ہے اور ہم خرماد، ہم ثواب کا صدقہ ہے جو چیز رسول کرم شیعیم پسند فرمائیں اس کو بہر حال پسند کرنا دلیل ایمان ہے۔ تجربہ ہے ان مقلدین جامدین پر جو بظاہر محبت رسول شیعیم کا دم بھرتے اور عملانہ بہت سی سنن نبوی سے نہ صرف محروم بلکہ ان سے نفرت کرتے ہیں۔ ایسے مقلدین کو سوچنا چاہیئے کہ قیامت کے دن رسول کرم شیعیم کو کیا منہ و دکھائیں گے۔

## ٢٦ - بَابُ شَأْنِ مَسْمُوْطَةِ وَالْكَيْفِ وَالْجَنْبِ

### گوشت کا بیان

(۵۴۲۱) ہم سے ہدبه بن خالد نے بیان کیا، کہا ہم سے ہمام بن یحیی نے بیان کیا، ان سے قادہ نے بیان کیا کہ ہم حضرت انس بن مٹھو کی خدمت میں حاضر ہوئے تو ان کی روٹی پکانے والا ان کے پاس ہی کھڑا تھا۔ انہوں نے کما کہ کھاؤ۔ میں نہیں جانتا کہ نبی کرم شیعیم نے کبھی پتلی روٹی (چپاتی) دیکھی ہو۔ یہاں تک کہ آپ اللہ سے جا طے اور نہ آنحضرت شیعیم نے کبھی مسلم بھنی ہوئی بکری دیکھی۔

(۵۴۲۲) ہم سے محمد بن مقابل نے بیان کیا، کہا ہم کو عبد اللہ نے خبر دی، کہا ہم کو عمر نے خردی، انہیں زہری نے، انہیں جعفر بن عمر بن امیہ ضمیری نے، انہیں ان کے والد نے، انہوں نے بیان کیا کہ میں

٥٤٢١ - حَدَّثَنَا هُدَيْبَةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا  
 هَمَّامُ بْنُ يَحْيَى عَنْ فَتَادَةَ قَالَ : كَذَّا نَأْتَى  
 أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَجَبَّازَةَ  
 قَائِمَةَ، قَالَ: كُلُوا، فَمَا أَغْلَمُ النَّبِيِّ ﷺ رَأَى  
 رَغِيفًا مُرْقَفًا حَتَّى لَحِقَ بِاللَّهِ، وَلَا رَأَى  
 شَأْنَ سَمِيطًا بِعِنْيَهِ قَطُّ. [راجع: ۵۵۸۵]

٥٤٢٢ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا  
 عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ  
 جَعْفَرِ بْنِ عَمْرُو بْنِ أُمَّةِ الصَّمْرِيِّ عَنْ

نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ کبھی کے شانہ میں سے گوشت کاٹ رہے تھے، پھر آپ نے اس میں سے کھایا، پھر آپ کو نماز کے لیے بلا گیا تو آپ کھڑے ہو گئے اور چھری ڈال دی اور نماز پڑھی لیکن نیا وضو نہیں کیا۔

أَبِيهُ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ يَخْتَرُ مِنْ كَيْفِ شَاءَ فَأَكَلُ مِنْهَا، فَدُعِيَ إِلَى الصَّلَاةِ، فَقَامَ فَطَرَحَ السَّكِينَ، فَصَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ.

[راجع: ۲۰۸]

**باب سلف صالحین اپنے گروں میں اور سفروں میں جس طرح کا کھانا میرا ہوتا اور گوشت وغیرہ محفوظ رکھ لیا کرتے تھے اور حضرت عائشہ اور حضرت اماماءؓ کی تھیں کہ ہم نے نبی کرم ﷺ اور حضرت ابو بکرؓ کے لیے (مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ کے سفر ہجرت کے لیے) تو شہ تیار کیا تھا (جسے ایک دستِ خوان میں باندھ دیا گیا تھا)**

٤٧ - بَابُ مَا كَانَ السَّلَفُ يَأْخِرُونَ فِي بُيُوتِهِمْ وَأَسْفَارِهِمْ مِنَ الطَّعَامِ وَاللَّحْمِ وَغَيْرِهِ وَقَالَتْ عَائِشَةُ وَأَسْمَاءُ: صَنَعْنَا لِلنَّبِيِّ وَأَبِيهِ بَكْرٍ سُفْرَةً.

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہؓ حضرت سیدنا ابو بکر صدیقؓ کی بیٹی ہیں۔ ان کی ماں کا نام ام رومان زینب ہے جن کا سلسلہ نسب نبوی میں کنانہ سے جاتا ہے۔ حضرت ابو بکرؓ کا نام عبد اللہ بن عثمان ہے۔ رجال میں سب سے پہلے یہ اسلام لائے تھے۔ حضرت عائشہؓ کا نکاح رسول کرم ﷺ سے شوال سنہ ۱۰ نبوی میں مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ کے سفر کا پہلا نکاح صرف رسول کرم ﷺ سے ہی ہوا۔ ان کے فضائل سیرہ و احادیث میں وارد ہوئے ہیں۔ علم و فضل و تدین و تقویٰ و سخاوت میں بھی یہ بے نظیر مقام رکھتی تھیں۔ حضرت عودہ بن زیرؓ کہتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ ایک دن میں حضرت عائشہؓ نے ستر ہزار درہم راہ اللہ میں تقیم فرمادیے، خود ان کے جسم پر پیوند لگا ہوا کرتا تھا۔ ایک اور حضرت عبد اللہ بن زیرؓ نے ایک لاکھ درہم ان کی خدمت میں بھیجے۔ انہوں نے سب اسی روز راہ اللہ صدقۃ کر دیے۔ اس دن آپ روزہ سے تھیں۔ شام کو لوڈی نے سوکھی روئی سامنے رکھ دی اور یہ بھی کہا کہ اگر آپ سالن کے لیے کچھ درہم پچالی تین تو میں سالن تیار کر لیتی۔ حضرت صدیقہؓ نے فرمایا کہ مجھے تو خیال نہ رہا، تجھے یاد دلانا تھا۔ علامہ ابن تیمیہؓ نے حضرت خدیجہؓ اور حضرت عائشہؓ کے فضائل پر تصریح کرتے ہوئے لکھا ہے کہ ہر دو میں الگ الگ ایسی ایسی خصوصیات پائی جاتی ہیں جن کی بنا پر ہم دونوں ہی کو بہت اعلیٰ و افضل یقین رکھتے ہیں۔ کتب احادیث میں حضرت عائشہؓ سے دو ہزار دو سو دس احادیث مروی ہیں جن میں ۷۴۱ احادیث متفق علیہ ہیں اور صرف بخاری شریف میں ۵۳ اور صرف مسلم میں ۲۶ اور دیگر کتب احادیث میں ۲۰۷ احادیث مروی ہیں۔ فتاویٰ شرعیہ اور حل مشکلات علمیہ اور بیان روایات عربیہ اور واقعات تاریخیہ کا شمار ان کے علاوہ ہے۔ حضرت عائشہؓ نے جنگ جمل میں شرکت کی۔ آپ اس میں ایک اونٹ کے ہو درج میں سوار تھیں، اسی لیے یہ جنگ جمل کے نام مشور ہوئی۔ مقابلہ حضرت علیؓ سے تھا۔ جنگ کے خاتمہ پر حضرت صدیقہؓ نے فرمایا تھا کہ میری اور حضرت علیؓ کی شکر رخچی ایسی ہی ہے جیسے عموماً بجادوں اور دیور میں ہو جایا کرتی ہے۔ حضرت علیؓ نے فرمایا اللہ کی قسم یہی بات ہے۔ علامہ ابن حزم اور علامہ ابن تیمیہؓ کہتے ہیں کہ فریقین میں سے کوئی بھی آغاز جنگ کرنا نہیں چاہتا تھا مگر چند شریروں نے جو قتل عثمانی میں ملوث تھے، اس طرح جنگ کراوی کہ رات کو اصحاب جمل کے لشکر پر چھاپے مارا۔ وہ سمجھے کہ یہ فعل بحکم و بعلم حضرت علیؓ سے تھا۔ انہوں نے بھی مدافعت میں حملہ کیا اور جنگ بپا ہو گئی۔ علامہ ابن حزم مزید لکھتے ہیں

کہ ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور حضرت زبیر بن عثمان اور حضرت طلحہ بن عثمان اور ان کے جملہ رفقاء نے امامت علی بن عثمان کے باطلان یا جرح میں ایک لفظ بھی نہیں کہا۔ انسوں نے نقش بیعت کیا۔ اس کی دوسرے کی بیعت کی نہ اپنے لیے کوئی دعویٰ کیا۔ یہ جملہ وجہ تین دلاتے ہیں کہ یہ جنگ صرف اتفاقی حداد تھا جس کا ہر دو جانب کسی کو خیال بھی نہ تھا۔ (کتاب الفضل فی الملل جزء چارم، ص: ۱۵۸) مطبوعہ مصر سے ۷۱۳ھ (۱۳۱۴ء) اس جنگ کے باñ خود قاتلین حضرت عثمان رضی اللہ عنہ تھے جو در پردہ یہودی تھے۔ جنوں نے مسلمانوں کو تباہ کرنے کا منصوبہ بنا کر بعد میں قصاص عثمان رضی اللہ عنہ کا نام لے کر اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو بہکا پھسلا کر اپنے ساتھ ملا کر حضرت علی بن عثمان کے خلاف علم بغاوت بلند کیا تھا۔ یہ واقعہ ۱۵/۱۵ جمادی الثانی سنہ ۱۳۲ھ کو پیش آیا تھا۔ لاری صحیح سے تیرے پر تک رہی۔ حضرت زبیر بن عثمان آغاز جنگ سے پہلے ہی صاف سے الگ ہو گئے تھے۔ حضرت طلحہ بن عثمان شہید ہوئے مگر جان بحق ہونے سے پیشتر انسوں نے بیعت مرتفوی کی تجدید حضرت علی بن عثمان کے ایک افراد کے ہاتھ پر کی تھی (رضی اللہ عنہم اجمعین)

(۵۳۲۳) ہم سے خلاد بن عیجی نے بیان کیا، کہا ہم سے سفیان نے، ان سے عبد الرحمن بن عباس نے، ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کیا نبی کرم مسیح پیغمبر نے تین دن سے زیادہ قربانی کا گوشت کھانے کو منع کیا ہے؟ انسوں نے کہا کہ آخر حضرت مسیح پیغمبر نے ایسا کبھی نہیں کیا۔ صرف ایک سال اس کا حکم دیا تھا جس سال قحط پڑا تھا۔ آخر حضرت مسیح پیغمبر نے چالا تھا (اس حکم کے ذریعہ) کہ جو مال والے ہیں وہ (گوشت محفوظ کرنے کے بجائے) محتاجوں کو کھلادیں اور ہم کمری کے پائے محفوظ رکھ لیتے تھے اور اسے پندرہ پندرہ دن بعد کھاتے تھے۔ ان سے پوچھا گیا کہ ایسا کرنے کے لیے کیا مجبوری تھی؟ اس پر ام المؤمنین رضی اللہ عنہا نہیں پڑیں اور فرمایا آل محمد مسیح پیغمبر نے سالن کے ساتھ گیوں کی روٹی تین دن تک برابر کبھی نہیں کھائی یہاں تک کہ آپ اللہ سے جاملے۔ اور ابن کثیر نے بیان کیا کہ ہمیں سفیان نے خبر دی، ان سے عبد الرحمن بن عباس نے یہی حدیث بیان کی۔

اس سند کے بیان کرنے سے حضرت امام بخاری رضی اللہ عنہ کی یہ غرض ہے کہ سفیان کا مسلم عبد الرحمن سے ثابت ہو جائے۔ این کثیر کی روایت کو طبرانی نے وصل کیا۔

(۵۳۲۳) مجھ سے عبد اللہ بن محمد نے بیان کیا، کہا ہم سے سفیان نے بیان کیا، ان سے عمرو نے، ان سے عطاء نے اور ان سے حضرت جابر بن عثمان نے بیان کیا کہ (مکہ مکرمہ سے حج کی) قربانی کا گوشت ہم نبی کرم مسیح پیغمبر کے زمانہ میں مدینہ منورہ لاتے تھے۔ اس کی متابعت محمد نے کی ابن عینہ کے واسطے سے اور ابن جرجی نے بیان کیا کہ میں نے عطاء

۵۴۲۳ - حدثنا خلاد بن يحيى حدثنا سفيان عن عبد الرحمن بن عباس عن أبيه قال : قلت لعائشة ألمَّهُ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ تُؤْكِلَ لَحْومَ الْأَضَاحِيَ فوق ثلاثة؟ قالت : ما فعله إلا في عام جائع الناس فيه، فأراد أن يطعم الغني الفقير، وإن كان لرفع الكراع فتأكله بعد حمن عشرة. قيل : ما اضطركُم إلينه؟ فضحكَت، قالت ما شيع آل محمد ﷺ من خنزير مادوم ثلاثة أيام حتى لحق بالله. وقال ابن كثير أخبرنا سفيان حدثنا عبد الرحمن بن عباس بهذا.

[اطرافہ فی : ۵۴۳۸، ۵۵۷۰، ۶۶۸۷].

۵۴۲۴ - حدثني عبد الله بن محمد حدثنا سفيان عن عمرو عن عطاء عن جابر قال: كنا نتزود لحوم الهدن على عهد النبي ﷺ إلى المدينة. تابعة محمد عن ابن عينية وقال ابن حرمي: قلت

لِعَطَاءٍ : أَقَالَ حَتَّى جِئْنَا الْمَدِيْرَةَ قَالَ : لَا .  
سے پوچھا کیا حضرت جابر بن عبد اللہ نے یہ بھی کہا تھا کہ ”یہاں تک کہ ہم  
مہینہ منورہ آگئے؟ انہوں نے کہا کہ انہوں نے یہ نہیں کہا تھا۔

[راجح: ۱۷۱۹]

**لَفْظُهُمْ** حلاکہ عمرو بن دیبار کی روایت میں یہ موجود ہے تو شایدی عطا سے یہ حدیث بیان کرنے میں غلطی ہوئی۔ بھی انہوں نے اس لفظ کو یاد رکھا، کبھی انکار کیا۔ مسلم کی روایت میں یوں ہے۔ میں نے عطا سے پوچھا کیا جابر بن عبد اللہ نے یہ کہا ہے حتی جتنا المدینہ انہوں نے کہا کہ ہاں کہا ہے۔

## باب حییں کا بیان

(۵۳۲۵) ہم سے قتبہ بن سعید نے بیان کیا، کہا ہم سے اسماعیل بن جعفر نے بیان کیا، ان سے مطلب بن عبد اللہ بن حظب کے غلام عمرو بن ابی عمرو نے، انہوں نے حضرت انس بن مالک بن عثیمین سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابو طلحہ بن عثیمین سے فرمایا کہ اپنے یہاں کے بچوں میں کوئی پچھہ تلاش کر لاؤ جو میرے کام کر دیا کرے۔ چنانچہ حضرت ابو طلحہ بن عثیمین مجھے اپنی سواری پر اپنے پیچھے بٹھا کر لائے۔ میں آنحضرت ﷺ کی جب بھی آپ کہیں پڑاؤ کرتے خدمت کرتا۔ میں ناکرتا تھا کہ آنحضرت ﷺ بکثرت یہ دعا پڑھا کرتے تھے۔ ”اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں غم سے، رنج سے، عجز سے، سستی سے، بیتل سے، بزولی سے، قرض کے بوجھ سے اور لوگوں کے غلبہ سے۔“ (حضرت انس بن عثیمین نے بیان کیا کہ) پھر میں اس وقت سے برابر آپ کی خدمت کرتا رہا۔ یہاں تک کہ ہم خیر سے واپس ہوئے اور حضرت صفیہ بنت حبیبی ساتھ تھیں۔ آنحضرت ﷺ نے ان کے لیے انہیں پسند فرمایا تھا۔ میں دیکھتا تھا کہ آنحضرت ﷺ نے ان کے لیے اپنی سواری پر پیچھے کپڑے سے پردہ کیا اور پھر انہیں وہاں بٹھایا۔ آخر جب ہم مقام صہابیں پہنچے تو آپ نے دسترخوان پر حییں (بکھور، پنیر اور گھنی وغیرہ کالمیڈہ) بنا لایا پھر مجھے بھیجا اور میں لوگوں کو بلا لایا، پھر سب لوگوں نے اسے کھلایا۔ یہی آنحضرت ﷺ کی طرف سے حضرت صفیہ بنت حبیبی سے نکاح کی دعوت ولیمہ تھی۔ پھر آپ روانہ ہوئے اور جب احمد و کھالی دیا تو آپ نے فرمایا کہ یہ پہاڑ ہم سے محبت رکھتا ہے اور ہم

جو طلوہ بکھور کھی یا آئٹے سے بنایا جاتا ہے۔

٤٢٥ - حَدَّثَنَا فَضِيْلَةُ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَمْرُو بْنِ أَبِي عَمْرُو مَوْلَى الْمُطَلِّبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ حَنْطَبٍ أَنَّهُ سَمَعَ أَنَّسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَبِي طَلْحَةَ : ((الْجِيْسُ عَلَامًا مِنْ عِلْمِنَا كُمْ يَعْذِمُنِي ) ، فَخَرَجَ بِي أَبُو طَلْحَةَ يَرْذُفُنِي وَرَاءَةً ، فَكَنْتُ أَخْدُمُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا نَزَّلَ فَكَنْتُ أَسْمَعَهُ يَكْتُرُ أَنْ يَقُولُ : ((اللَّهُمَّ إِنِّي أَغُوذُ بِكَ مِنَ الْهَمِ وَالْحُزْنِ وَالْفَجْرِ وَالْكَسْلِ وَالْبَخْلِ وَالْجِنْنِ ، وَضَلَّلَ الدُّنْيَا وَغَلَّبَ الرِّجَالَ ) . فَلَمْ أَزِلْ أَخْدُمَهُ حَتَّى أَقْبَلَنَا مِنْ خَيْرِهِ ، وَأَقْبَلَ بِصَفَيْهِ بِنْتِ حَبِّيْبٍ قَدْ حَازَهَا ، فَكَنْتُ أَرَاهُ يَعْوَيْ لَهَا وَرَاءَةً بِعَبَاءَةً أَوْ بِكَسَاءَ ثَمَّ يَرْذُفُهَا وَرَاءَةً حَتَّى إِذَا كَنَا بِالصَّهْبَاءِ صَنَعَ حِسَنًا فِي بَطْعٍ ، ثُمَّ أَرْسَلَنِي فَدَعَوْنَ رِجَالًا فَأَكَلُوا ، وَكَانَ ذَلِكَ بِنَاءَهُ بِهَا ثُمَّ أَفْلَى حَتَّى إِذَا بَدَا لَهُ أَخْذَ قَالَ : ((هَذَا جَبَلٌ يُجْنِنُ وَيُنْجِبُ ) . فَلَمَّا أَشْرَفَ عَلَى

اس سے محبت رکھتے ہیں۔ اس کے بعد جب مدینہ نظر آیا تو فرمایا ”اے اللہ! میں اس کے دونوں پیاروں کے درمیانی علاقے کو اسی طرح حرمت والا علاقہ بناتا ہوں جس طرح حضرت ابراہیم ﷺ نے مکہ کو حرمت والا شہر بنایا تھا۔ اے اللہ! اس کے رہنے والوں کو برکت عطا فرم۔ ان کے مدین اور ان کے صالع میں برکت فرم۔“

المَدِينَةَ قَالَ: ((اللَّهُمَّ إِنِّي أَحَرُّمُ مَا بَيْنَ لَبَنَيْهَا مِثْلَ مَا حَرَّمَ بِهِ إِبْرَاهِيمَ مَكَّةَ، اللَّهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِي مُدَّهُمْ وَصَاعِهِمْ)).

[راجح: ۳۷۱]

**لَشَرِيفِهِ** اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب کی دعا قبول فرمائی اور مدینہ کو مثل مکہ کے برکتوں سے ملامال فرمادیا۔ مدینہ کی آب و ہوا معتدل ہے اور وہاں کا پانی شیریں اور وہاں کی غذا بہترن اثرات رکھتی ہے۔ مدینہ بھی بکہ کی طرح حرم ہے جو لوگ مدینہ کی حرمت کا انکار کرتے ہیں وہ ختم غلطی پر ہیں۔ اس بارے میں الہحدیث ہی کا مسلک صحیح ہے کہ مدینہ بھی مثل مکہ حرم ہے۔ زادہ اللہ شرف و تعظیما۔

حضرت صفیہ بنت جیبی بن الخطب بن شعبہ سبط حضرت ہارون ﷺ سے ہیں۔ ان کی ماں کا نام برہ بنت سمואں تھا۔ یہ جنگ خیر میں سبیا میں تھیں۔ حضرت وجیہہ کلبیہ بنتہ نے ان کے لیے درخواست کی مگر لوگوں نے کماکہ یہ بونقیریہ اور بونقیریکی سیدہ ہیں۔ اسے نبی کرم ﷺ اپنے حرم میں داخل فرمائیں تو بہتر ہے۔ چنانچہ ان کو آزاد کر کے آپ نے ان سے نکاح کر لیا۔ ایک روز نبی کرم ﷺ نے دیکھا کہ حضرت صفیہ بنتہ روری ہیں۔ آپ نے وجہ پوچھی تو انہوں نے کماکہ میں نے سنائے کہ حضرت حصہ بنتہ مجھ کو حیر بھجنی ہیں اور اپنے لیے بطور فخر کرتی ہیں کہ میرا نسب نامہ رسول کرم ﷺ سے ملتا ہے۔ نبی کرم ﷺ نے فرمایا کہ تم نے کیوں نہ کہہ دیا کہ تم مجھ سے کیوں کر بہتر ہو سکتی ہو۔ میرے باپ حضرت ہارون ﷺ اور میرے بچا حضرت موسیٰ ﷺ اور میرے شوہر حضرت محمد رسول اللہ ﷺ ہیں۔ ایک دفعہ حضرت صفیہ بنتہ کی ایک لوئڑی نے حضرت فاروق بن یحییٰ سے آگر شکایت کی کہ حضرت صفیہ بنتہ بست کی عزت کرتی ہیں اور یہود کو عطیات دیتی ہیں۔ حضرت عمر بن یحییٰ نے اس سے دریافت کر بھیجا۔ انہوں نے کماکہ جب سے اللہ نے ہم کو جمعہ عطا فرمایا ہے میں نے بست کبھی پسند نہیں کیا۔ رہے یہودی ان سے میری قرابت کے تعلقات ہیں اور میں ان کو ضرور دیتی رہتی ہوں۔ پھر حضرت صفیہ بنتہ نے اس لوئڑی سے پوچھا کہ اس شکایت کی وجہ کیا ہے؟ لوئڑی نے کماکہ مجھے شیطان نے بکار دیا تھا۔ حضرت صفیہ بنتہ نے ان کو راہ اللہ آزاد کر دیا۔ حضرت صفیہ بنتہ کا انتقال رمضان سنہ ۵۵۰ھ میں ہوا۔ ان سے دس احادیث مروری ہیں۔ ان کے مابول رفاقت بن سمואں صحابی تھے۔ ان کی حدیث موطا امام مالک میں ہے۔ (رحمۃ للغایین، جلد: دوم / ص: ۲۲۲)

## باب چاندی کے برتن میں کھانا کیسا ہے؟

## ۲۹۔ باب الأَكْلِ فِي إِنَاءِ مُفَضَّصٍ

(۵۳۲۶) ہم سے ابو نعیم نے بیان کیا، کہا ہم سے سیف بن ابی سلیمان نے، کماکہ میں نے محلہ سے نا، کماکہ مجھ سے عبدالرحمن بن ابی سلیمان کیا کہ یہ لوگ حذیفہ بن ایمیان بنتہ کی خدمت میں موجود تھے۔ انہوں نے پانی مانگا تو ایک جموسی نے ان کو پانی (چاندی کے پیالے میں) لا کر دیا۔ جب اس نے پیالہ ان کے ہاتھ میں دیا تو انہوں نے پیالہ کو اس پر پھینک کر مارا اور کہا اگر میں نے اسے بارہا اس سے متع نہ کیا ہوتا (کہ چاندی سونے کے برتن میں مجھے کچھ نہ دیا کرو) آگے

۵۴۲۶۔ حدَّثَنَا أَبُو نُعْمَانَ حَدَّثَنَا سَيْفُ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ قَالَ: سَمِعْتُ مُجَاهِدًا يَقُولُ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي لَيْلَى أَنَّهُمْ كَانُوا عِنْدَ حَدِيفَةَ، فَاسْتَسْقَى فَسَقَاهُ مَجُوسِيٌّ، فَلَمَّا وَصَعَ الْقَدْحَ فِي يَدِهِ رَمَاهُ بِهِ وَقَالَ: لَوْلَا أَنِّي نَهَيْتُهُ غَيْرَ مَرَّةٍ وَلَا مَوْتَنِينَ، كَأَنَّهُ يَقُولُ: لَمْ أَفْعَلْ هَذَا، وَلَكِنِي

وہ یہ فرماتا چاہتے تھے کہ تو میں اس سے یہ معاملہ نہ کرتا لیکن میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنائے کہ ریشم و دیبانہ پسوا اور نہ سونے چاندی کے برتن میں کچھ پیاورنہ ان کی ہلیٹوں میں کچھ کھائیوں کی وجہ سے ان (کفار کے لیے) دنیا میں ہیں اور ہمارے لیے آخرت میں ہیں۔

سمیعتُ النَّبِيِّ ﷺ يَقُولُ: ((لَا تَنْبَسُوا الْحَرِيرَ وَلَا الدِّبِيَاجَ، وَلَا تَشْرِبُوا فِي آئِيَةِ الْذَّهَبِ وَالْفَضَّةِ وَلَا تَأْكُلُوا فِي صَحَافَهَا، فَإِنَّهَا لَهُمْ فِي الدُّنْيَا وَلَنَا فِي الْآخِرَةِ)).  
چاندی سونے کے برتوں میں کھانا پینا مسلمانوں کے لیے قطعاً حرام ہے۔

### باب کھانے کا بیان

(۵۳۲۷) ہم سے قتبیہ نے بیان کیا، انہوں نے کہا، ہم سے ابو عوانہ نے بیان کیا، ان سے قادہ نے بیان کیا، ان سے حضرت انس بن میر بن شوشن نے بیان کیا اور ان سے حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس مومن کی مثل جو قرآن پڑھتا ہو سکتے جیسی ہے جس کی خوبیوں بھی پا کیزہ ہے اور مزہ بھی پا کیزہ ہے اور اس مومن کی مثل جو قرآن نہیں پڑھتا کبھو جیسی ہے جس میں کوئی خوبیوں نہیں ہوتی لیکن مزہ یا مذاہ ہوتا ہے اور مذاق کی مثل جو قرآن پڑھتا ہو، ریحانہ (پھول) جیسی ہے جس کی خوبیوں تو اچھی ہوتی ہے لیکن مزہ کڑوا ہوتا ہے اور جو مذاق قرآن بھی نہیں پڑھتا اس کی مثل اندر اس کی جیسی ہے جس میں کوئی خوبیوں نہیں ہوتی اور جس کا مزہ بھی کڑوا ہوتا ہے۔

### ۳۰۔ باب ذکر الطعام

(۵۴۲۷) - حدثنا فضيحة حدثنا أبو عوانة عن قادة عن أنس عن أبي موسى الأشعري قال: قال رسول الله ﷺ: ((مَثْلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثْلِ الْمُنْتَرِجَةِ: رِيحُهَا طَيْبٌ وَطَغْفُهَا طَيْبٌ، وَمَثْلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِي لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثْلِ الْمُنْتَرِجَةِ: لَا رِيحٌ لَهَا وَطَغْفٌ لَهَا خُلُونٌ، وَمَثْلُ الْمُنْتَرِجِ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثْلِ الْمُنْتَرِجَةِ: رِيحُهَا طَيْبٌ وَطَغْفُهَا مُرٌّ. وَمَثْلُ الْمُنْتَرِجِ الَّذِي لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثْلِ الْمُنْتَرِجَةِ: لَيْسَ لَهَا رِيحٌ، وَطَغْفٌ لَهَا مُرٌّ)).

[راجع: ۵۰۲۰]

**لَشَبَّحَ** اس حدیث سے حضرت امام بخاری رض نے یہ نکلا کہ مزیدار اور خوبصور کھانا کھانا درست ہے کیونکہ مومن کی مثل آپ نے اس سے دی۔ حدیث سے یہ بھی نکلا کہ اگر حلال طور سے اللہ تعالیٰ مزیدار کھانا عنایت فرمائے تو اسے خوشی سے کھائے، حق تعالیٰ کا شکر بجالائے اور مزیدار کھانے کھانا زہر اور درود کے خلاف نہیں ہے اور جو بعض جاہل فقیر مزیدار کھانے کو پانی یا نمک ملا کر بد مزہ کر کے کھاتے ہیں یہ اچھا نہیں ہے۔ بعض بزرگوں نے کہا ہے کہ خوش ذاتیت کھانے پر خوش ہونا چاہیئے۔ اسے بد ذاتیت بھانا حمات اور نادانی ہے۔ ایسے جاہل فقیر شریعت الہی کو اٹ پلٹ کرنے والے حلال و حرام کی نہ پرواہ کرنے والے درحقیقت دشمنان اسلام ہوتے ہیں۔ اعدنا من شوروہم آمين۔

(۵۳۲۸) ہم سے مسدود نے بیان کیا، کہا، ہم سے خالد نے بیان کیا، ان سے عبد اللہ بن عبد الرحمن نے بیان کیا، ان سے حضرت انس بن میر بن شوشن نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، عورتوں پر عاشرہ بیانیں کی فضیلت ایسی

(۵۴۲۸) - حدثنا مسدد حدثنا خالد حدثنا عبد الله بن عبد الرحمن عن أنس عن النبي ﷺ قال: ((فَضْلُ عَانِشَةَ عَلَى النِّسَاءِ،

كَفْضُلُ الشَّرِيدِ عَلَى سَائِرِ الطَّعَامِ)).

ای کر کھانا بھی گویا، بترن کھانا کھانا ہے جو آج بھی مسلمانوں میں مرغوب ہے۔ خصوصاً مجبن رسول ﷺ میں آج بھی شرید پیا کر کھانا مرغوب ہے۔

(۵۳۲۹) ہم سے ابو عیم نے بیان کیا، کہا ہم سے مالک نے بیان کیا، ان سے کسی نے، ان سے ابو صالح نے اور ان سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، سفر عذاب کا ایک تکڑا ہے، جو انسان کو سونے اور کھانے سے روک دیتا ہے۔ پس جب کسی شخص کی سفری ضرورت حسب مختار پوری ہو جائے تو اسے جلد ہی گھرو اپس آجائا جائے۔

۴ آج کے حالات بدل گئے ہیں پھر بھی سفر میں تکلیف ہوتی ہے۔ اس لیے

باق سالن کا بیان

(۵۲۳۰) ہم سے قتبیہ بن سعید نے بیان کیا، کہا ہم سے اساعلیں بن جعفر نے، ان سے ربیعہ نے، انہوں نے قاسم بن محمد سے سن، آپ نے بیان کیا کہ بریرہ عین اخنثیا کے ساتھ شریعت کی تین سنیں قائم ہوئیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے انہیں (ان کے مالکوں سے) خرید کر آزاد کرنا چاہا تو ان کے مالکوں نے کہا کہ ولاء کا تعلق ہم سے ہی قائم ہو گا۔ (عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ) میں نے اس کا ذکر رسول اللہ ﷺ پر فرمایا کہ اگر تم یہ شرط لگا بھی لوجب بھی ولاء اسی کے ساتھ قائم ہو گا جو آزاد کرے گا۔ پھر بیان کیا کہ بریرہ آزاد کی گئیں اور انہیں اختیار دیا گیا کہ اگر وہ چاہیں تو اپنے شوہر کے ساتھ رہیں یا ان سے الگ ہو جائیں اور تیسری بات یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک دن عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر تشریف لائے، چولے پر ہاتھی پک رہی تھی۔ آپ نے دوپر کا کھانا طلب فرمایا تو روٹی اور گھر میں موجود سالم پیش کیا گیا۔ آنحضرت ﷺ نے دریافت فرمایا کیا میں نے گوشت (پکتے ہوئے) نہیں دیکھا ہے؟ عرض کیا کہ دیکھا ہے یا رسول اللہ! لیکن وہ گوشت تو بریرہ کو صدقہ میں ملا ہے، انہوں نے ہمیں بڑی کے طور پر

٥٤٢٩ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعْيَمْ حَدَّثَنَا مَالِكُ  
عَنْ سُمَيْهِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((السَّفَرُ قِطْعَةٌ مِّنَ  
الْعَذَابِ: يَمْنَعُ أَحَدَكُمْ نَوْمَهُ وَطَعَامَهُ، فَإِذَا  
قَضَى نَهَمَتَهُ مِنْ وَجْهِهِ فَلِيُعَجِّلْ إِلَى أَهْلِهِ)).

[راجع: ٤٨٠]

**لشیخ** پلے زمانوں میں سفر واقعی نمونہ، سن حدیث مذاکا حکم آج بھی ملتی ہے۔

٣١ - باب الأَدْم

٥٤٣٠ - حدثنا قتيبة بن سعيد حدثنا إسماعيل بن جعفر عن ربيعة الله سمع القاسم بن محمد يقول : كان في بيررة ثلاثة سنن : أرادت غائشة أن تشربها ففتحتها، فقال أهلها : ولنا الولاء. فذكرت ذلك لرسول الله ﷺ فقال : ((لو شئت إشترطيه لهم، فإنما الولاء لمن أغدق)). قال : وأغدق فخيرت في أن تقرن تحت زوجها أو تفارقه. ودخل رسول الله ﷺ يوماً بيته غائشة وعلى النار بزمرة تفور، فدعا بالغداء فاتي بخبز وأدم من أدم البيت، فقال : ((ألم أر لخماً؟)) قالوا : بل يا رسول الله. ولكنك لختم تصدق به على بيررة فاهدته لـها فقال : ((هو صدقة عليها وهدية لنا)).

[راجح: ۴۵۶]

دیا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ ان کے لیے وہ صرفہ ہے لیکن ہمارے لیے  
ہدیہ ہے۔

### باب میٹھی چیز اور شد کا بیان

(۵۳۳۱) مجھ سے اسحاق بن ابراہیم حظلی نے بیان کیا، ان سے ابواسامہ نے، ان سے ہشام نے بیان کیا، انوں نے کماکہ مجھے میرے والد نے خبر دی اور ان سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میٹھی چیز اور شد پسند فرمایا کرتے تھے۔

(۵۳۳۲) ہم سے عبدالرحمٰن بن شیبہ نے بیان کیا، کماکہ مجھے این ابی الغدیک نے خبر دی، اُنہیں این ابی ذسب نے، اُنہیں مقبری نے اور ان سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں پیٹ بھرنے کے بعد ہر وقت نبی کریم ﷺ کے ساتھ ہی رہا کرتا تھا۔ اس وقت میں روٹی نہیں کھاتا تھا، نہ ریشم پہنتا تھا، نہ فلاں اور فلاں میری خدمت کرتے تھے (بھوک کی شدت کی وجہ سے بعض اوقات) میں اپنے پیٹ پر سکنریاں لگایتا اور کبھی میں کسی سے کوئی آیت پڑھنے کے لیے کھتا حالانکہ وہ مجھے یاد ہوتی۔ مقصد صرف یہ ہوتا کہ وہ مجھے اپنے ساتھ لے جائے اور کھانا کھلا دے اور مسکنیوں کے لیے سب سے بہترین شخص حضرت جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے، ہمیں اپنے گھر ساتھ لے جاتے اور جو کچھ بھی گھر میں ہوتا کھلا دیتے تھے۔ کبھی تو ایسا ہوتا کہ کھنی کاؤ بہ نکال کر لاتے اور اس میں کچھ نہ ہوتا۔ ہم اسے پھاڑ کر اس میں جو کچھ لگا ہوتا چاٹ لیتے تھے۔

**لئے جائیں** این منیر نے کہا چونکہ اکثر کپیوں میں شدہ ہی ہوتا ہے اور ایک طریق میں اس کی صراحت آئی ہے لیکن شد کی کپی تو باب کی مناسبت حاصل ہو گئی۔ گویا امام بخاری رضی اللہ عنہ نے اس طریق کی طرف اشارہ کیا گئی کاڈب بھی مراد ہو سکتا ہے۔ حضرت جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے دس سال بڑے تھے۔ مہاجرین جبکہ کے سردار رہے۔ سنہ ۷ھ میں مدینہ واپس تشریف لائے۔ آنحضرت رضی اللہ عنہ غزوہ خیبر میں تھے یہ بھی دہل بیٹھ گئے۔ آنحضرت رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نہیں کہہ سکتا کہ مجھ کو قبضہ خیبر کی خوشی زیادہ ہے

### ۳۲- باب الْحَلْوَاءِ وَالْعَسْلِ

۵۴۳۱ حدثني إسحاق بن إبراهيم  
الخطلي عن أسامة عن هشام قال:  
أخبرني أبي عن عائشة رضي الله عنها  
قالت: كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يحب  
الحلواء والعسل. [راجع: ۴۹۱۲]

اس نپت سے میٹھی چیز اور شد کھانا بھی میں ثواب ہے۔ محبت نبوی کا تقاضا ہی ہے کہ جو چیز آپ نے پسند فرمائی ہم بھی اسے پسند کریں ایسے ہی لوگوں کا نام الحدیث ہے۔

۵۴۳۲ حدثنا عبد الرحمن بن شيبة  
قال: أخبرني ابن أبي الفدیل عن ابن  
أبي ذئب عن المقیری عن أبي هريرة  
رضي الله عنه قال: كُنْتُ أَنْزَمُ  
الَّتِي لَشَيَعَ بَطْنِي، حِينَ لَا أَكُلُ  
الْخَيْرَ، وَلَا أَلْبَسُ الْحَرِيرَ، وَلَا يَخْدُمُنِي  
فَلَانَ وَلَا فَلَانَةَ، وَالصِّقُّ بَطْنِي بِالْحَصْبَاءِ،  
وَأَسْتَفْرِي الرَّحْلَ الْأَيَّةَ وَهِيَ مَعِي كُنْ  
يَنْقَلِبُ بِي فَيَطْعَمُنِي. وَخَيْرُ النَّاسِ  
لِلْمَسَاكِينِ جَعْفُرُ بْنُ أَبِي طَالِبٍ : يَنْقَلِبُ  
بَنَا فَيَطْعَمُنَا مَا كَانَ فِيهِ بَيْتَهُ، حَتَّى إِنْ كَانَ  
لِيَخْرُجُ إِلَيْنَا الْعَكْكَةُ لَيْسَ فِيهَا شَيْءٌ،  
فَنَشْفَقُهَا فَنَلْعَقُ مَا فِيهَا. [راجع: ۳۷۰۸]

یا جعفر کے آنے کی۔ سنہ ۸۷ھ میں جنگ موت میں شہید ہوئے۔ تکوار اور نیزے کے نوے سے زیادہ زخم ان کے سامنے کی طرف موجود تھے۔ دونوں بازو جڑ سے کٹ گئے تھے عمر مبارک بوقت شاداد چالیس سال کی تھی۔

### باب کدو کا بیان

(۵۳۳۳) ہم سے عمرو بن علی نے بیان کیا، کہا ہم سے ازہر بن سعد نے بیان کیا، ان سے ابن عون نے، ان سے شامہ بن انس نے اور ان سے حضرت انس بن میثہ نے کہ رسول اللہ ﷺ اپنے ایک درزی غلام کے پاس تشریف لے گئے، پھر آپ کی خدمت میں (پا ہوا) کدو پیش کیا گیا اور آپ اسے (رغبت کے ساتھ) کھانے لگے۔ اسی وقت سے میں بھی کدو پسند کرتا ہوں کیونکہ حضور اکرم ﷺ کو اسے میں نے کھاتے ہوئے دیکھا ہے۔

**تَسْبِيحٌ** ایک روایت میں ہے کہ حضرت انس بن میثہ کدو کھاتے اور کتنے تو وہ درخت ہے جو مجھ کو بہت ہی زیادہ محبوب ہے کیونکہ آنحضرت ﷺ نے محبت رکھتے تھے۔ امام احمد نے روایت کیا ہے کہ کدو آپ کو سب کھانوں میں زیادہ پسند تھا۔ حضرت عائشہؓ نے روایت کیا کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا ہاندھی میں کدو زیادہ ڈالو اس سے آدی کارنچ دفع ہوتا ہے۔ ایک حدیث میں ہے کدو اور خرمادہ دونوں جنت کے میوے ہیں۔ ایک حدیث میں ہے کہ کدو سے دماغ کو طاقت ہوتی ہے۔ ایک حدیث میں ہے کہ کدو بصارت کو قوی کرتا اور قلب کو روشن کرتا ہے۔

### باب الرَّجُلِ يَتَكَلَّفُ الطَّعَامَ کھانا تکلف سے تیار کرائے

(۵۳۳۴) ہم سے محمد بن یوسف نے بیان کیا، کہا ہم سے سفیان نے بیان کیا، ان سے اعمش نے، ان سے ابو واکل نے اور ان سے ابو مسعود النصاریؓ نے بیان کیا کہ جماعت انصار میں ایک صاحب تھے جنہیں ابو شعیب کہا جاتا تھا۔ ان کے پاس ایک غلام تھا جو گوشت بیچتا تھا۔ حضرت ابو شعیبؓ نے ان غلام سے کہا کہ تم میری طرف پہنچتا تھا۔ میں چاہتا ہوں کہ رسول اللہ ﷺ سمیت پانچ آدمیوں کی دعوت کروں۔ چنانچہ وہ حضور اکرم ﷺ کو چار دوسرے آدمیوں کے ساتھ بلا کر لائے۔ ان کے ساتھ ایک صاحب بھی چلنے لگے تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ ہم پانچ آدمیوں کی تھی دعوت کی

### ۳۳- باب الدَّبَاء

۵۴۳۳ - حَدَثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلَيْ حَدَثَنَا أَزْهَرُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ عَوْنَ عنْ ثَمَامَةَ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَتَى مَوْنَى لَهُ خَيَاطًا، فَأَتَيَ بَدْبَاءَ فَجَعَلَ يَاكُلُهُ، فَلَمْ أَزِلْ أَجْبُهُ مُنْدَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَاكُلُهُ۔ [راجح: ۲۰۹۲]

### ۳۴- باب الرَّجُلِ يَتَكَلَّفُ الطَّعَامَ لِإِخْوَانِهِ.

صرف اتنا ہی تکلف جو حد اسراف میں نہ ہو۔

۵۴۳۴ - حَدَثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَثَنَا سُفِيَّانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِيهِ وَائِلِ عَنْ أَبِيهِ مَسْعُودِ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ: كَانَ مِنَ الْأَنْصَارَ رَجُلٌ يَقَالُ لَهُ أَبُو شَعِيبٍ، وَكَانَ لَهُ غَلَامٌ لَّهُمَّ، فَقَالَ: اصْنُعْ لِي طَعَاماً أَذْعُو رَسُولَ اللَّهِ ﷺ خَامِسَ حَمْسَةً، فَدَعَاهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ خَامِسَ حَمْسَةً، فَتَبَعَّهُمْ رَجُلٌ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((إِنَّكَ دَعَوْتَنَا خَامِسَ حَمْسَةً، وَهَذَا رَجُلٌ قَدْ

ہے مگر یہ صاحب بھی ہمارے ساتھ آگئے ہیں، اگر چاہو تو انہیں اجازت دو اور اگر چاہو منع کر دو۔ حضرت ابو شعیب رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے انہیں بھی اجازت دے دی۔ محمد بن یوسف نے بیان کیا کہ میں نے محمد بن اسماعیل سے سنا، وہ بیان کرتے تھے کہ جب لوگ دسترخوان پر بیٹھے ہوں تو انہیں اس کی اجازت نہیں ہے کہ ایک دسترخوان والے دوسرے دسترخوان والوں کو اپنے دسترخوان سے اٹھا کر کوئی چیز دیں۔ البتہ ایک ہی دسترخوان پر ان کے شرکاء کو اس میں سے کوئی چیز دینے نہ دینے کا اختیار ہے۔

[راجح: ۲۰۸۱]

**لشیخ میرزا** باب کی مطابقت اس سے ٹکلی کہ اس نے خاص پانچ آدمیوں کا کھانا تیار کرایا تو ضرور اس میں تکلف کیا ہو گا۔ معلوم ہوا کہ میرزا کو اختیار ہے کہ جو بن بلاۓ چلا آئے اس کو اجازت دے یا نہ دے۔ بن بلاۓ دعوت میں جانا حرام ہے مگر جب یہ یقین ہو کہ میرزا اس کے جانے سے خوش ہو گا اور دونوں میں بے تکلف ہو تو درست ہے۔ اسی طرح اگر عام دعوت ہے تو اس میں بھی جانا جائز ہے۔

### باب صاحب خانہ کے لیے ضروری نہیں ہے کہ مہمان کے ساتھ آپ بھی وہ کھائے

(۵۳۳۵) مجھ سے عبد اللہ بن منیر نے بیان کیا، انہوں نے نفر سے سنا، انہیں ابن عون نے خبر دی، کہا کہ مجھے شمامہ بن عبد اللہ بن انس نے خبر دی اور ان سے حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نو عمر تھا اور رسول اللہ ﷺ کے ساتھ رہتا تھا۔ آنحضرت ﷺ اپنے ایک درزی غلام کے پاس تشریف لے گئے۔ وہ ایک پالہ لایا جس میں کھانا تھا اور اوپر کدو کے قتلے تھے۔ آپ کدو ملاش کرنے لگے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب میں نے یہ دیکھا تو کدو کے قتلے آپ کے سامنے جمع کر کے رکھنے لگا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ (پالہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے رکھنے کے بعد) غلام اپنے کام میں لگ گیا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ اسی وقت سے میں کدو پسند کرنے لگا، جب میں نے آنحضرت ﷺ کا یہ عمل دیکھا۔

[راجح: ۲۰۹۲]

تَبَعَّا، فَإِنْ شِنْتَ أَذِنَتْ لَهُ وَإِنْ شِنْتَ تَرَكَّهُ). قَالَ بْنُ أَذِنَتْ لَهُ. قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يَسْعَى عِيلَ بْنُ يُوسُفَ: سَمِعْتُ مُحَمَّدًا بْنَ إِسْمَاعِيلَ يَقُولُ: إِذَا كَانَ الْقَوْمُ عَلَى الْمَائِدَةِ، لَيْسَ لَهُمْ أَنْ يُنَاقِلُوا مِنْ مَائِدَةٍ إِلَى مَائِدَةٍ أُخْرَى، وَلَكِنْ يُنَاقِلُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا فِي تِلْكَ الْمَائِدَةِ أَوْ يَدْعُو.

[راجح: ۲۰۸۱]

### ۳۵ - بَابُ مَنْ أَضَافَ رَجُلًا إِلَى طَعَامٍ وَأَقْبَلَ هُوَ عَلَى عَمَلِهِ

(۵۴۳۵) حدثني عبد الله بن مثير سمعه الضَّرَرُ أَخْبَرَنَا أَبْنُ عَوْنَ قَالَ: أَخْبَرَنِي ثُمَّاَمَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَنَّسٍ عَنْ أَنَّسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كُنْتُ غَلَّامًا أَنْشَأْتِي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَدَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى غَلَّامٍ لَهُ خِيَاطٌ، فَأَتَاهُ بِقَصْعَةٍ فِيهَا طَعَامٌ وَعَلَيْهِ ذَبَابٌ، فَجَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَسْتَعْيِ الدَّبَابَةَ. قَالَ: فَلَمَّا رَأَيْتُ ذَلِكَ جَعَلْتُ أَجْمَعَهُ بَيْنَ يَدِيهِ، قَالَ فَأَقْبَلَ الْفَلَامُ عَلَى عَمَلِهِ. قَالَ أَنَّسٌ: لَا أَرَأَنَّ أَحَبَ الدَّبَابَةَ بَعْدَ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَنَعَ مَا صَنَعَ.

[راجح: ۲۰۹۲]

کہ آپ کدو ملاش کر کے کھا رہے تھے، غلام دسترخوان پر کھانا رکھنے کے بعد دوسرے کام میں لگ گیا اور ساتھ کھانے نہیں

بیخا۔ اس سے بہب کامنلہ ثابت ہوا۔

### ۳۶۔ باب المَرَقِ

۵۴۳۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلِمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّ أَنَسُ بْنَ مَالِكٍ أَنَّ خَيَاطًا دَعَاهُ النَّبِيُّ ﷺ لِطَقَامِ صَنْعَةَ، فَلَذَّهَتْ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَقَرِبَ حِبْزٌ شَعِيرٌ، وَمَرْقَا فِيهِ دَبَّاءً وَقَدِيدَةً، رَأَيْتُ النَّبِيِّ ﷺ يَسْتَعِيْدُ الدَّبَّاءَ مِنْ حَوَالِي الْفَصْنَعَةِ، فَلَمْ أَزِلْ أَحَبُّ الدَّبَّاءَ بَعْدَ يَوْمِنِي۔ [راجع: ۲۰۹۲]

(۵۴۳۶) ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ نے بیان کیا، ان سے امام مالک بن انس نے، ان سے اسحاق بن عبد اللہ بن الی طلحہ نے، انہوں نے حضرت انس بن مالکؓ سے سنا کہ ایک درزی نے رسول اللہ ﷺ کے لیے تیار کیا کوکھانے کی دعوت دی جو انہوں نے آنحضرت ﷺ کے سامنے جو کی روئی تھا۔ میں بھی آپ کے ساتھ گیا۔ آنحضرت ﷺ کے سامنے جو کی روئی اور شوربہ پیش کیا گیا۔ جس میں کدو اور خشک گوشت کے نکڑے تھے۔ میں نے دیکھا کہ آنحضرت ﷺ پیالے میں چاروں طرف کدو تلاش کر رہے تھے۔ اسی دن سے میں بھی کدو پسند کرنے لگا۔

محبت کا یہی شکناہ ہے کہ جسے محبوب پسند کرے اسے محب بھی پسند کرے۔ مجھے ہے۔ ان الحب لمن يحب مطبع جعلنا اللہ منهم آمن۔

**لَذَّهَتْ** حضرت امام مالک بن انس بن ابی امام دارالجہر کے لقب سے مشہور ہیں۔ سنہ ۹۵ھ میں پیدا ہوئے اور بیہر ۸۳ سال سنہ ۷۹ھ میں انتقال فرمیا۔ شاہ ولی اللہؓ فرماتے ہیں کہ جب کسی حدیث کی سند حضرت امام مالکؓ سے تک پہنچ جاتی ہے تو وہ حدیث نمایت اعلیٰ مقام صحت تک پہنچ جاتی ہے۔ حضرت امام شافعی اور حضرت ہارون رشید جیسے ایک ہزار علماء اور وہ لوگ ان کے شاگرد ہیں۔

### باب خشک کئے ہوئے گوشت کے نکڑے کا بیان

(۵۴۳۷) ہم سے حکیم ابو قیم نے بیان کیا، کہا ہم سے مالک بن انس نے، ان سے اسحاق بن عبد اللہ نے اور ان سے انس بن میشو نے بیان کیا کہ میں نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں شوربہ لایا گیا۔ اس میں کدو اور سوکھے گوشت کے نکڑے تھے، پھر میں نے دیکھا کہ آنحضرت ﷺ اس میں سے کدو کے قتلے تلاش کر کر کے کھار ہے تھے۔

(۵۴۳۸) ہم سے قبیصہ نے بیان کیا، ان سے سفیان نے بیان کیا، ان سے عبد الرحمن بن عابس نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے حضرت عائشہؓ نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ نے ایسا کبھی نہیں کیا کہ تین دن سے زیادہ گوشت قربانی والا رکھنے سے منع فرمایا ہو۔

### ۳۷۔ باب الْقَدِيدَةِ

۵۴۳۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمَ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَنَسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ أَنِي بَعْرَقَةً فِيهَا دَبَّاءً وَقَدِيدَةً، فَرَأَيْتُهُ يَسْتَعِيْدُ الدَّبَّاءَ يَا أَكْلَهَا۔ [راجع: ۲۰۹۲]

۵۴۳۸۔ حَدَّثَنَا قَبِيْصَةُ حَدَّثَنَا سَفِيَّاً عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَابِسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: مَا فَعَلَهُ إِلَّا فِي عَامِ جَاعِ النَّاسِ، أَرَادَ أَنْ يُطْعِمَ الْغَنِيًّا

صرف اس سال یہ حکم دیا تھا جس سال خط کی وجہ سے لوگ فاتحے میں مبتلا تھے۔ مقصود یہ تھا کہ جو لوگ غنی ہیں وہ گوشت محتاجوں کو کھلائیں (اور جمع کر کے نہ رکھیں) اور ہم تو بکری کے پائے محفوظ کر کے رکھ لیتے تھے اور پندرہ دن بعد تک (کھاتے تھے) اور آل محمد ﷺ نے کبھی سالن کے ساتھ گیوں کی روٹی تین دن تک برابر سیر ہو کر نہیں کھائی۔

الفَقِيرُ، وَإِنْ كَانَ لِتَرْفَعَ الْكُرَاعُ بَعْدَ خَمْسَ عَشْرَةَ، وَمَا شَيْعَ آلُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ خُزْنٍ بَرُّ مَأْذُومٍ ثَلَاثَةً.

[راجع: ۵۴۲۳]

**تَسْبِيحٌ** آل محمد ﷺ کے سلسلہ میں آپ کے فرزندان نزینہ تین تھے مگر تینوں حالت طفیلی میں اللہ کو پیارے ہو گئے، جن کے نام قاسم، عبد اللہ اور ابراہیم ﷺ ہیں اور دختران طاہرہ چار ہیں۔ بنیوں میں (۱) حضرت زینب بنت جعفر ہیں جو حضرت قاسم سے چھوٹی اور دیگر اولاد النبی سے بڑی ہیں۔ (۲) حضرت رقیہ بنت جعفر ہیں جو حضرت زینب سے چھوٹی ہیں۔ (۳) حضرت ام کلثوم بنت جعفر جو حضرت رقیہ سے چھوٹی ہیں (۴) حضرت فاطمہ بنت جعفر ہیں جن کے فضائل بے شمار ہیں۔ حضرت فاطمہ بنت جعفر کو رسول اللہ ﷺ نے ایک خاص وصیت فرمائی تھی کہ میری بیٹی اس دعا کو بیشہ پڑھا کرو۔ یا حسی پاکیوں برحمتک استغفیث ولا تکلني الی نفسی طرفہ عین واصح لی شانی کلہ (بیتی) آل رسول ﷺ کا لفظ ان سب پر ان کی آل اولاد پر حضرات حسین بنت جعفر ہیں اور ان کی اولاد پر بولا جاتا ہے۔

**باب جس نے ایک ہی دسترخوان پر کوئی چیز اٹھا کر اپنے دوسرے ساتھی کو دی یا اس کے سامنے رکھی (امام بخاری و مسلم نے) کہا کہ عبد اللہ بن مبارک نے کہا کہ اس میں کوئی حرج نہیں اگر (ایک دسترخوان پر) ایک دوسرے کی طرف دسترخوان کے کھانے بڑھائے لیکن یہ جائز نہیں کہ (میزبان کی اجازت کے بغیر) ایک دسترخوان سے دوسرے دسترخوان کی طرف کوئی چیز بڑھائی جائے۔**

(۵۲۳۹) ہم سے اسماعیل نے بیان کیا، کہا کہ مجھ سے امام مالک نے بیان کیا، ان سے اسحاق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ نے، انہوں نے حضرت انس بن مالک بن بشیر سے سنا کہ ایک درزی نے رسول اللہ ﷺ کو کھانے کی دعوت دی جو اس نے آنحضرت ﷺ کے لیے تیار کیا تھا۔ حضرت انس بن بشیر نے بیان کیا کہ میں بھی حضور اکرم ﷺ کے ساتھ اس دعوت میں گیا۔ انہوں نے آپ کی خدمت میں جو کی روٹی اور شوربہ، جس میں کدو اور خشک لیا ہوا گوشت تھا، پیش کیا۔ حضرت انس بن بشیر نے کہا کہ میں نے دیکھا کہ حضور اکرم ﷺ پیالہ میں چاروں طرف کدو تلاش کر رہے ہیں۔ اسی دن سے میں بھی کدو پسند کرنے لگا۔ شامہ نے بیان کیا اور ان سے حضرت انس بن بشیر نے کہ پھر

۳۸ - باب مَنْ نَأَوَلَ أَوْ قَدَّمَ إِلَى صَاحِبِهِ عَلَى الْمَائِدَةِ شَيْئًا。 قَالَ : وَقَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ : لَا بَأْسَ أَنْ يُنَأَوِلْ بَعْضُهُمْ بَعْضًا، وَلَا يُنَأَوِلْ مِنْ هَذِهِ الْمَائِدَةِ إِلَى مَائِدَةِ أُخْرَى.

۵۴۳۹ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَّسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ إِنَّ خَيَاطًا دَعَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لِطَعَامٍ صَنَعَهُ، قَالَ أَنَّسٌ فَذَهَبَتْ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِلَى ذَلِكَ الطَّعَامِ، فَقَرَبَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ خُبْرًا مِنْ شَعِيرٍ، وَمَرْفًا فِيهِ دَبَاءٌ وَقَدِيدٌ، قَالَ أَنَّسٌ : فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَسْتَعِنُ الدَّبَاءَ مِنْ حَوْلِ الْفَصْعَدَةِ، فَلَمْ أَرَنْ أَحَبَّ الدَّبَاءَ مِنْ يَوْمِيَنِيْدِ. وَقَالَ ثُمَامَةُ عَنْ

میں آنحضرت ﷺ کے سامنے کدو کے قتلے (تلاش کر کر کے) اکٹھے کرنے لگا۔

آنِ فَجَعَلْتَ أَجْمَعَ الْدُّبَابَيْنَ يَدِيهِ.

[راجع: ۲۰۲۹]

**تَسْبِيحٌ** حضرت امام بخاری **تَسْبِيحٌ** نے اسی ثماں کی روایت سے ترجمہ باب کلاہے کیونکہ اس سے یہ ثابت ہوا کہ ایک دستِ خوان والے دوسرے شخص کو جو اس دستِ خوان پر بیٹھا ہو کھانا دے سکتے ہیں خواہ کھانا ایک ہی برتن میں ہو یا علیحدہ برتوں میں مگر جس کو کھانا دے رہے ہیں اس کی مرتب بھی ہونا ضروری ہے۔ اگر کوئی شکم سیر ہو رہا ہو اسے کھانا دینا اس کی اجازت بغیر غلط ہو گا۔

### باب تازہ کھجور اور ککڑی ایک ساتھ کھانا

(۵۳۳۰) ہم سے عبد العزیز بن عبد اللہ نے بیان کیا، انہوں نے کہا کہ مجھ سے ابراہیم بن سعد نے بیان کیا، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عبد اللہ بن جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو تازہ کھجور ککڑی کے ساتھ کھاتے دیکھا ہے۔

### ۳۶ - باب الرُّطْبِ بِالْقِنَاءِ

۵۴۴۰ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْغَفِيرِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ بْنِ أَبِيهِ طَالِبِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، يَأْكُلُ الرُّطْبَ بِالْقِنَاءِ.

[طرفہ فی : ۵۴۴۷، ۵۴۴۹]

**تَسْبِيحٌ** یہ بڑی دلائلی اور حکمت کی بات ہے ایک دوسری کی مصلح ہیں کھجور کی گری ککڑی توڑ دیتی ہے جو ٹھنڈی ہے، حضرت عبد اللہ حضرت جعفر بن یحییٰ کے پسلے بیٹھے ہیں جو جوش میں پیدا ہوئے۔ کثرت سخاوت سے ان کا لقب بحر الجود تھا۔ حد درجہ کے عبادت گزار تھے۔ سنہ ۸۰ھ میں بھر ۹۰ سال مدینۃ المنورہ میں وفات پائی، (بیتھا)

### باب ردی کھجور (بوقت ضرورت راشن تقسیم کرنے) کے

### ۴ - باب الْحَشَفِ

#### بیان میں

(۵۳۳۱) ہم سے مسدود نے بیان کیا، کہا تم سے حماد بن زید نے بیان کیا، ان سے عباس جریری نے اور ان سے ابو عثمان نے بیان کیا کہ میں حضرت ابو ہریرہ **تَسْبِيحٌ** کے یہاں سات دن تک مہمان رہا، وہ اور ان کی بیوی اور ان کے خادم نے رات میں (جاگنے کی) باری مقرر کر رکھی تھی۔ رات کے ایک تہائی حصہ میں ایک صاحب نماز پڑھتے رہے پھر وہ دوسرے کو جگا دیتے اور میں نے حضرت ابو ہریرہ **تَسْبِيحٌ** کو یہ کہتے سنا کہ رسول اللہ **تَسْبِيحٌ** نے اپنے صحابہ میں ایک مرتبہ کھجور تقسیم کی اور مجھے بھی سات کھجوریں دیں، ایک ان میں خراب تھی۔

۵۴۴۱ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَادَ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَبَّاسِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِيهِ عُثْمَانَ قَالَ: تَصَيَّفْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ سَبْعًا، فَكَانَ هُوَ وَأَمْرَأَتُهُ وَخَادِمَهُ يَعْقِبُونَ اللَّيلَ أَثْلَاثًا، يُصَلِّيُ هَذَا، ثُمَّ يُوقَظُ هَذَا، وَسَمْعَتُهُ يَقُولُ: قَسَمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَيْنَ أَصْحَابِهِ تَمَرًا، فَأَصَابَنِي سَبْعُ تَمَرَاتٍ إِخْدَاهُنَّ حَشْفَةً. [راجع: ۵۴۱]

**تَسْبِيحٌ** مگر انہوں نے اسے بھی بخوبی قبول کیا۔ اطاعت شعراً کا یہی تقاضا ہے نہ کہ ان مقلدین جامدین کی طرح جو میٹھا میٹھا پ اور کڑوا کڑوا تھو کے موافق عمل کرتے ہیں الاماشاء اللہ۔ حدیث سے بوقت ضرورت راشن تقسیم کرنا بھی ثابت ہوا جو

حضرت امام مخاری رضی اللہ عنہ نے حدیث ہذا سے ثابت فرمایا ہے اور آپ کے اجتہاد علی کی دلیل ہے پھر بھی کتنے مخالق مقلد علی کے خود کو رے ہیں جو حضرت امام کو مجتہد نہیں مانتے بلکہ مثل اپنے مقلد مشور کرتے ہیں، "غزوہ بالشد۔

(۵۳۲۱) ہم سے محمد بن صالح نے پیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے اساعیل بن زکریا نے بیان کیا، ان سے عاصم نے، ان سے ابو عثمان نے اور ان سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہم میں کبھوں تقسیم کی پانچ مجھے عنایت فرمائیں چار تو اچھی کبھوں ریس تقسیں اور ایک خراب تھی جو میرے داتوں کے لیے سب سے زیادہ سخت تھی۔

حدیثنا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّابِحِ  
حدیثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ زَكَرِيَاً عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِيهِ عُثْمَانَ عَنْ أَبِيهِ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَسْمَ النِّسَاءِ بَلَّغَنَا تَمَرًا، فَأَصَابَنِي مِنْهُ حَفْضٌ : أَرْبَعُ تَمَرَاتٍ وَحَشْفَةٌ، ثُمَّ رَأَيْتُ الْحَشْفَةَ هِيَ أَشَدُهُنَّ لِضِرْبِي.

[راجح: ۵۴۱]

**لشیخ** غلد کی کمیاں کے زمانہ میں ان احادیث سے سرکاری سطح پر راشن کی تقسیم کا طریقہ ثابت ہوا۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ راشن اچھا ہو یا روی بر ای رخصہ سب کو تقسیم کرنا چاہیے۔ آج کے دور گرفتی میں راشن کی صحیح تقسیم کے لیے ان احادیث نبوی میں بڑی روشنی ملتی ہے مگر دیکھنے سمجھنے عملی جامہ پہنانے کے لیے دیدہ بینا کی ضرورت ہے نہ کہ آج کل جیسے بد دیانت تقسیم کاروں کی جن کے ہاتھوں صحیح تقسیم نہ ہونے کے باعث تخلوق خدا پریشان ہے یہ راشن تقسیم کرنے کا دوسرا واقعہ ہے۔

#### باب تازہ کبھوں اور خشک کبھوں کے بیان میں

اور اللہ تعالیٰ کا (سورہ مریم میں) حضرت مریم کو خطاب "اور اپنی طرف کبھوں کی شاخ کو بلا تو تم پر تازہ تر کبھوں ریس گریں گی۔"

(۵۳۲۲) اور محمد بن یوسف نے بیان کیا، ان سے سفیان نے بیان کیا، ان سے منصور ابن صفیہ نے، ان سے ان کی والدہ نے بیان کیا اور ان سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ کی وفات ہو گئی اور ہم پالی اور کبھوں سے (اکثر دنوں میں) پیٹھ بھرتے رہے۔

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى : «وَهُزِيَ إِلَيْكَ بِجَذْعِ النَّخْلَةِ سَاقِطٌ عَلَيْكَ رُطْبًا جَبَنًا»

۵۴۴۲ - وقال مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ سُفِّيَانَ عَنْ مُنْصُورِ بْنِ صَفِيَّةَ حَدَّثَنِي أُمِّي عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ : تُؤْفَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ شَبَعَنَا مِنَ الْأَسْوَدِينِ التَّمْرِ وَالْمَاءِ . [راجح: ۵۳۸۳]

**لشیخ** آیت میں تر کبھوں کا ذکر ہے اسی لیے یہاں اسے نقل کیا گیا۔ آیت میں اس وقت کا ذکر ہے جب حضرت مریم علیہ السلام حالت زیگی میں کبھوں کے درخت کے پچھے غلکین بیٹھی ہوئی تھیں۔ ایسے وقت میں اللہ تعالیٰ نے ان کو اطمینان دلایا اور تازہ کبھوں سے ان کی ضافت فرمائی۔

۵۴۴۳ - حدیثنا سعید بن أبي مریم حدیثنا أبو غسان قال : حدیثنا أبو حازم عن إبراهيم بن عبد الرحمن بن عبد الله بن أبي ربيعة عن جابر بن عبد الله رضي بن أبي ربيعة عن جابر بن عبد الله رضي

(۵۳۲۳) ہم سے سعید بن ابی مریم نے بیان کیا، کہا ہم سے ابو غسان نے بیان کیا، کہا کہ مجھ سے ابو حازم نے بیان کیا، ان سے ابراہیم بن عبد الرحمن بن عبد اللہ بن ابی ربيعة نے اور ان سے حضرت جابر بن عبد اللہ رضیہ نے بیان کیا کہ مدینہ میں ایک یہودی تھا اور وہ مجھے قرض

اس شرط پر دیا کرتا تھا کہ میری کھجوریں تیار ہونے کے وقت لے لے گا۔ حضرت جابر بن عبد اللہ کی ایک زمین بڑرومد کے راستے میں تھی۔ ایک سال کھجور کے بلغ میں پھل نہیں آئے۔ پھل چنے جانے کا جب وقت آیا تو وہ یہودی میرے پاس آیا لیکن میں نے تو بلغ سے کچھ بھی نہیں توڑا تھا۔ اس لئے میں آئندہ سال کے لیے مملت مانگنے لگا لیکن اس نے مملت دینے سے انکار کیا۔ اس کی خبر جب رسول اللہ ﷺ کو دی گئی تو آپ نے اپنے صحابہ سے فرمایا کہ چلو، یہودی سے جابر بن عبد اللہ کے لیے ہم مملت مانگیں گے۔ چنانچہ یہ سب میرے پاس میرے بلغ میں تشریف لائے۔ آنحضرت ﷺ اس یہودی سے گفتگو فرماتے رہے لیکن وہ یہی کہتا رہا کہ ابو القاسمؐ میں مملت نہیں دے سکتا۔ جب آنحضرت ﷺ نے یہ دیکھا تو آپ کھڑے ہو گئے اور کھجور کے بلغ میں چاروں طرف پھرے پھر تشریف لائے اور اس سے گفتگو کی لیکن اس نے اب بھی انکار کیا پھر میں کھڑا ہوا اور تھوڑی سی تازہ کھجور لا کر آنحضرت ﷺ کے سامنے رکھی۔ آنحضرت ﷺ نے ان کو تکوں فرمایا پھر فرمایا جابر! تمہاری جھونپڑی کامل ہے؟ میں نے آپ کو بتایا تو آپ نے فرمایا کہ اس میں میرے لیے کچھ فرش پچادو۔ میں نے پچادا یا تو آپ داخل ہوئے اور آرام فرمایا پھر بدیار ہوئے تو میں ایک مٹھی اور کھجور لایا۔ آنحضرت ﷺ نے اس میں سے بھی تکوں فرمایا۔ اس نے اب بھی انکار کیا۔ کھڑے ہوئے اور یہودی سے گفتگو فرمائی۔ اس نے آپ کو بتایا کہ آنحضرت ﷺ دوبارہ بلغ میں کھڑے ہوئے پھر فرمایا۔ جابر! جاؤ اب پھل توڑا اور قرض ادا کرو۔ آپ کھجوروں کے توڑے جانے کی جگہ کھڑے ہو گئے اور میں نے بلغ میں سے اتنی کھجوریں توڑ لیں جن سے میں نے قرض ادا کر دیا اور اس میں سے کھجوریں بھی گئیں پھر میں وہاں سے نکلا اور حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر یہ خوشخبری سنائی تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا میں گواہی دیتا ہوں کہ میں اللہ کا رسول ہوں۔ حضرت ابو عبد اللہ امام بخاری رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اس حدیث میں جو عروش کا لفظ ہے۔ عروش "اور عربش" عمارت کی

الله عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ بِالْمَدِيْنَةِ يَهُودِيٌّ، وَكَانَ يَسْلُفُنِي فِي تَمْرِي إِلَى الْجَذَادِ، وَكَانَتْ لِجَابِرِ الْأَرْضُ الَّتِي بِطَرِيقِ رُومَةِ فَجَلَسَتْ فَخَلَا عَامًا، فَجَاءَنِي الْيَهُودِيُّ عِنْدَ الْجَذَادِ وَلَمْ أَجِدْ مِنْهَا شَيْنَا، فَجَعَلْتُ اسْتِنْظَرَةً إِلَى قَابِلِ، فَيَأْتِي فَأَخْبَرُ بِذَلِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِقَالَ لِأَصْحَابِهِ ((إِمْشُوا نَسْتَنْظِرُ لِجَابِرَ مِنَ الْيَهُودِيِّ)). فَجَأْرَوْنِي فِي نَخْلِي، فَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكَلِّمُ الْيَهُودِيَّ، فَيَقُولُ: أَبَا الْفَاقِسِ لَا أَنْظَرْهُ، فَلَمَّا رَأَاهُ قَامَ فَطَافَ فِي النَّخْلِ، ثُمَّ جَاءَهُ فَكَلَمَهُ فَأَتَى. فَقَمْتُ فَجَهْتُ بِقَلِيلِ رُطْبٍ فَوَضَعْتُهُ بَيْنَ يَدَيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَكَلَ، ثُمَّ قَالَ: ((أَيْنَ عَرِيشُكَ يَا جَابِرُ؟)) فَأَخْبَرَهُ، فَقَالَ: ((أَفْرَشْتُ لِي فِيهِ)). فَفَرَّشْتَهُ فَدَخَلَ فَرَقَدَ ثُمَّ اسْتَيْقَطَ فَجَهْتَهُ بِقَبْضَةِ أَخْرَى فَأَكَلَ مِنْهَا، ثُمَّ قَامَ فَكَلَمَ الْيَهُودِيَّ، فَأَتَى عَلَيْهِ فَقَامَ فِي الرُّطْبِ فِي النَّخْلِ الثَّانِيَةِ، ثُمَّ قَالَ: ((يَا جَابِرُ، جَذْ وَاقْضِ)). فَوَقَفَ فِي الْجَذَادِ فَجَدَذَتْ مِنْهَا مَا قَضَيْتُهُ وَفَضَلَ مِنْهُ، فَخَرَجَتْ حَتَّى جَنَتِ النَّبِيُّ رَبِّ الْجَنَّاتِ فَبَشَّرَهُ فَقَالَ: ((أَشْهَدُ أَنِّي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ)). عَرِيشُ وَعَرِيشُ: بَيْنَاءٌ. وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: مَغْرُوشَاتٍ مَا يَعْرُشُ مِنَ الْكُرُومِ وَغَيْرِ

چحت کو کہتے ہیں۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ اور کماکہ (سورہ انعام میں لفظ) معروشات سے مراد انگور وغیرہ کی نشیان ہیں۔ دوسری آیت (سورہ بقرہ) میں خاویہ علی عروشہا یعنی اپنی چھتوں پر گرے ہوئے۔

ذلک، یقائُ عُرُوشَهَا أَبْيَتُهَا.

حدیث میں خشک و تر کھجوروں کا ذکر ہے۔ یہی وجہ مطابقت ہے آپ کی درخت سے حضرت جابر بن عبد اللہ کا قرض ادا ہو گیا۔

## باب کھجور کے درخت کا گوند کھانا جائز ہے

### ٤٢ - باب أَكْلِ الْجَمَارِ

(الجمار والجامور) درخت خرماء کا گوند جو چربی کی طرح سفید ہوتا ہے (صباح)

(۵۲۳۴) ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے بیان کیا، کہا ہم سے ہمارے والد نے بیان کیا، ان سے اعمش نے بیان کیا، کہا کہ مجھ سے مجہد نے بیان کیا اور ان سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ اور کماکہ ہم نبی کریم ﷺ کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے کہ کھجور کے درخت کا گامبھر لایا گیا۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا بعض درخت ایسے ہوتے ہیں جن کی برکت مسلمان کی برکت کی طرح ہوتی ہے۔ میں نے خیال کیا کہ آپ کا اشارہ کھجور کے درخت کی طرف ہے۔ میں نے سوچا کہ کہہ دوں کہ وہ درخت کھجور کا ہوتا ہے یا رسول اللہ! لیکن پھر جو میں نے مڑ کر دیکھا تو مجلس میں میرے علاوہ نو آدمی اور تھے اور میں ان میں سے سب سے چھوٹا تھا۔ اس لیے میں خاموش رہا پھر آپ نے فرمایا کہ وہ درخت کھجور کا ہے۔

(۵۲۳۵) ہم سے حديث رضی اللہ عنہ اور حفص بن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ اور حديث ابی حمزة الأغمش قال: حدثني مجاهمة عن عبد الله بن عمر رضي الله عنهما قال: بينما نحن عند النبي ﷺ جلوس، إذ أتي بحمارٍ نخلة فقال النبي ﷺ: ((إن من الشجر لما بركته كبيرة المسلمين))، فقضى الله عزوجل عنده ذلك. فارذت أن أقول هي النخلة يا رسول الله، ثم التفت فإذا أنا عاصراً عشرة أنا أحذتهم، فسكن فقام النبي ﷺ: ((هي النخلة)). [راجح: ۶۱]

**لشیخ** کھجور کا درخت آدمی سے بہت مشابہ رکھتا ہے۔ اس کے گامبھر میں ایسی بو ہوتی ہے جیسی آدمی کے نطفہ میں اور اس کا سرکاث ڈالا تو وہ آدمی کی طرح مر جاتا ہے اور درخت نہیں مرتے بلکہ پھر ہر بھرے ہو جاتے ہیں مگر کھجور کا سر آدمی کے سرکی مثال ہے۔ اسی لیے حکماء نے کھجور کو ایسی آخری بنا تات سے قرار دیا ہے کہ وہاں سے حیوانات اور بنا تات میں اتصال بنت قریب ہوتا ہے۔

## باب عجوة کھجور کا بیان

### ٤٣ - باب الْعَجْوَةِ

(۵۲۳۶) ہم سے جعہ بن عبد اللہ نے بیان کیا، انسوں نے کہا ہم سے مروان نے بیان کیا، انسوں نے کہا ہم کو ہاشم بن ہاشم نے خبر دی، انسوں نے کہا ہم کو عامر بن سعد نے خبر دی اور ان سے ان کے والد سعد بن ابی وقار بن شوہن نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے ہر دن صبح کے وقت سات عجوة کھجوریں کھالیں،

(۵۲۳۷) حديث مروان اخبرنا هاشم بن هاشم أخبرنا عامر بن سعد عن أبيه قال : قال رسول الله ﷺ: ((من تصيّح كُلَّ يَوْمٍ سبعَ تَمَاثِلَ عَجْوَةً لَمْ يَضُرُّهُ فِي ذلِكَ

اسے اس دن نہ زہر نقصان پہنچا سکے گا اور نہ جادو۔

**لشیخ** سند میں جعده بن عبد اللہ راوی کی کنیت ابو بکر بلخی ہے اور نام ہے تجھی، جعده ان کا لقب ہے، ابو خاقان بھی ان کی کنیت ہے۔ ان سے ایک یہی حدیث اس کتاب میں مردی ہے اور بالقی کتب ستہ کی کتابوں میں ان سے کوئی روایت نہیں ہے۔ جوہ مذہب میں ایک عمدہ قسم کی کھجور کا نام ہے۔

### باب دو کھجوروں کو ایک ساتھ ملا کر کھانا

(۵۳۳۶) ہم سے آدم نے بیان کیا، کما ہم سے شعبہ نے بیان کیا، کما ہم سے جبلہ بن سحیم نے بیان کیا، کما کہ ہمیں عبد اللہ بن زیبرؓ سے اتنا کے ساتھ (جب وہ حجاز کے خلیفہ تھے) ایک سال قحط کا سامنا کرنا پڑا تو انہوں نے راشن میں ہمیں کھانے کے لیے کھجوریں دیں۔ عبد اللہ بن عمرؓ سے اتنا ہمارے پاس سے گزرتے اور ہم کھجور کھاتے ہوتے تو وہ فرماتے کہ دو کھجوروں کو ایک ساتھ ملا کر کھانا کھاؤ کیونکہ نبی کریم ﷺ نے دو کھجوروں کو ایک ساتھ ملا کر کھانے سے منع کیا ہے، پھر فرمایا سوا اس صورت کے جب اس کو کھانے والا شخص اپنے ساتھی سے (جو کھانے میں شریک ہے) اس کی اجازت لے لے۔ شعبہ نے بیان کیا کہ اجازت والا مکار حضرت ابن عمرؓ سے اتنا قول ہے۔

### باب گلزاری کھانے کا بیان

(۵۳۳۷) مجھ سے اسماعیل بن عبد اللہ نے بیان کیا، کما کہ مجھ سے ابراہیم بن سعد نے بیان کیا، ان سے ان کے والد نے بیان کیا اور انہوں نے حضرت ابن عمرؓ سے سنا کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو کھجور کو گلزاری کے ساتھ کھاتے ہوئے دیکھا۔

### باب کھجور کے درخت کی برکت کا بیان

(۵۳۳۸) ہم سے ابو قیم نے بیان کیا، انہوں نے کما ہم سے محمد بن طلحہ نے بیان کیا، ان سے زید نے بیان کیا، ان سے مجاہد نے بیان کیا، انہوں نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا کہ نبی کریم

اللّٰهُمَّ سَمِّ وَلَا سِخْرٌ۔

**لشیخ** سند میں جعده بن عبد اللہ راوی کی کنیت ابو بکر بلخی ہے اور نام ہے تجھی، جعده ان کا لقب ہے، ابو خاقان بھی ان کی کنیت ہے۔

### ٤٤- باب القرآن فی التفسیر

معنی ہے جب وسرے لوگوں کے ساتھ کھارہا ہو۔

٥٤٤٦- حدثنا آدم حدثنا شعبة حدثنا

جبلة بن سحیم قال : أصانينا عاماً سنة مع  
ابن الزبير، رزقنا تمرًا، فكان عبد الله بن  
عمر يمر بنا وتخرننا وأكل وينقول : لا  
تقارنوا فإن النبي صلى الله عليه وسلم  
نهى عن القرآن، ثم يقول : إلا أن  
يستاذن الرجل أحاه.

قال شعبة : الإذن من قول ابن عمر.

[راجح: ۲۴۰۵]

یہ حدیث کے الفاظ نہیں ہیں۔

### ٤٥- باب الفتاء

٥٤٤٧- حدثني إسماعيل بن عبد الله

قال: حدثني إبراهيم بن سعيد عن أبيه

قال: سيفت عبد الله بن جعفر قال:

رأيت النبي ﷺ يأكل الرطب بالغشاء.

[راجح: ۵۴۴۰]

### ٤٦- باب برکة التخل

٥٤٤٨- حدثنا أبو نعيم حدثنا محمد

بن طلحة عن زيد عن مجاهد قال:

سيفت ابن عمر عن النبي ﷺ قال: ((من

شہیل نے فرمایا کہ درختوں میں ایک درخت مثل مسلمان کے ہے اور وہ کبھر کا درخت ہے۔

جس کا پہلے بے حد مقوی اور بترن لذت والا شیرس ہوتا ہے۔ مسلمان کو بھی ایسا عین بن کر رہتا چاہیئے اور اپنی ذات سے خلق اللہ کو زیادہ سے زیادہ فائدہ پہنچانا چاہیئے۔ کسی کو تاقن ایذا رسالی مسلمان کا کام نہیں ہے۔ کبھر میں منورہ کی خاص پیداوار ہے۔ یہ اس لیے بھی مسلمانوں کو زیادہ محظوظ ہے۔

### باب ایک وقت میں دو طرح کے (پھل) یا دو قسم کے کھانے جمع کر کے کھانا

(۵۳۴۹) ہم سے ابن مقاتل نے بیان کیا، انہوں نے کماہم کو عبد اللہ نے خردی، انہوں نے کماہم کو ابراہیم بن سعد نے خردی، انہیں ان کے والد نے اور ان سے عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو گلوبی کے ساتھ کبھر کھاتے ہوئے دیکھا ہے۔

باب دس دس مہمانوں کو  
ایک ایک بار بلا کر  
کھانے پر بھانا

(۵۳۵۰) ہم سے صلت بن محمد نے بیان کیا، کماہم سے حماد بن زید نے، ان سے جعد ابو عثمان نے اور ان سے انس بن شہر نے اور (اس کی روایت حملوں نے) ہشام سے بھی کی، ان سے محمد نے اور ان سے انس بن شہر نے اور سنان ابو ربیعہ سے (بھی کی) اور ان سے انس بن شہر نے کہ ان کی والدہ ام سلیم بنت شہر نے ایک مد جو لیا اور اسے پیس کر اس کا خلیفہ آئے کو دودھ میں ملا کر پکاتے ہیں (پکایا اور ان کے پاس جو بھی کا ذبہ تھا اس میں اس پر سے کمی نچوڑا، پھر مجھے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں (بلانے کے لیے) بھیجا۔ میں آنحضرت ﷺ کی خدمت میں گیا تو آپ اپنے صحابہ کے ساتھ تشریف رکھتے تھے۔ میں نے آپ کو کھانا کھانے کے لیے بلالیا۔ آپ نے دریافت فرمایا اور وہ لوگ بھی جو میرے ساتھ ہیں؟ چنانچہ میں واپس آیا اور کما کہ آنحضرت ﷺ تو

### ۴۷- باب جَمْعِ الْلَّوْنَيْنِ أَوِ الطَّعَامِينِ بِمَرَّةٍ

۵۴۴۹ - حدَثَنَا أَبْنُ مَقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمَ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَأْكُلُ الرَّطْبَ بِالنَّفَاءِ۔ [راجح: ۵۴۴۰]

### ۴۸- باب مِنْ أَذْخَلَ الصَّيْقَانَ عَشْرَةً عَشْرَةً، وَالْجُلُوسِ عَلَى الطَّعَامِ عَشْرَةً عَشْرَةً

۵۴۵۰ - حدَثَنَا الصَّلَتُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَثَنَا حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ الْجَعْدِ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ أَنَسِ وَعَنْ هِشَامٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَنَسِ وَعَنْ سَيَّانٍ أَبِي رَبِيعَةَ عَنْ أَنَسِ أَنَّ أَمَ سَلَيْمَ أُمَّةَ عَمَدَتْ إِلَى مَذْدُونَ شَعِيرَ جَشْتَهُ وَجَعَلَتْ مِنْهُ خَطِيفَةً وَعَصَرَتْ عَكَّهُ عِنْدَهَا، ثُمَّ بَعْثَتْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَيْتَهُ وَهُوَ فِي أَصْنَابِهِ لَدْعَوْتُهُ، قَالَ: ((وَمَنْ مَعِي فَخَرَجَ إِلَيْهِ أَبُو طَلْحَةَ قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّمَا هُوَ

فرماتے ہیں کہ جو میرے ساتھ موجود ہیں وہ بھی چلیں گے۔ اس پر ابو طلحہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ! وہ تو ایک چیز ہے جو ان سلیم نے آپ کے لیے پکائی ہے۔ آنحضرت ﷺ نے شیخ طلحہ تشریف لائے اور کھانا آپ کے پاس لایا گیا۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ دس آدمیوں کو میرے پاس اندر بلا لو۔ چنانچہ دس صحابہ داخل ہوئے اور کھانا پیش بھر کر کھلیا پھر فرمایا دس آدمیوں کو میرے پاس اور بلا لو۔ یہ دس بھی اندر آئے اور پیش بھر کر کھلیا پھر فرمایا اور دس آدمیوں کو بلا لو۔ اس طرح انہوں نے چالیس آدمیوں کا شمار کیا۔ اس کے بعد آنحضرت ﷺ نے کھانا کھلیا پھر آپ کھڑے ہوئے تو میں دیکھنے لگا کہ کھانے میں سے کچھ بھی کم نہیں ہوا۔

باب لسن اور دوسری (بدلودار) ترکاریوں کا بیان۔ (جیسے پیاز مولیٰ وغیرہ) اس بارے میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے آنحضرت ﷺ سے کراہت نقل کی ہے

(۵۳۰) ہم سے مدد نے بیان کیا، کہا ہم سے عبد الوارث نے بیان کیا، ان سے عبد العزیز نے بیان کیا کہ حضرت انس بن مالک نے کہا میں نے نبی کریم ﷺ کو لسن کے بارے میں کچھ کہتے نہیں سن۔ البتہ آپ نے فرمایا کہ جو شخص (لسن) کھائے تو وہ ہماری مسجد کے قریب نہ آئے۔

بُو سے فرشتوں کو اور نمازیوں کو بھی تکلیف ہوتی ہے۔ ہاں اگر خوب صاف مل بیڑی سگریٹ میتے والوں کے لئے بھی منہ کی مغلبل کا کامیک ہے۔

(۵۳۵) ہم سے علی بن عبداللہ نے بیان کیا، کہا ہم سے ابو صفوان عبداللہ بن سعید نے بیان کیا، کہا ہم کو یونس نے خبر دی، ان سے ابن شاب نے بیان کیا، ان سے عطاء نے بیان کیا کہ حضرت جابر بن عبد اللہ رض کستے تھے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جس نے لمسن یا پیاز کھائی ہو تو اسے چاہئے کہ ہم سے دور رہے۔ یا یہ فرمایا کہ ہماری مسجد سے دور رہے۔

شَيْءٌ صَنَعَهُ أُمُّ سَلَيْمٍ، فَدَخَلَ فَجِيءَ بِهِ  
وَقَالَ : ((أَذْخِلْ عَلَيَّ عَشَرَةً)). فَدَخَلُوا،  
فَأَكَلُوا حَتَّى شَبَعُوا ثُمَّ قَالَ : ((أَذْخِلْ عَلَيَّ  
عَشَرَةً)). فَدَخَلُوا فَأَكَلُوا حَتَّى شَبَعُوا، ثُمَّ  
قَالَ : ((أَذْخِلْ عَلَيَّ عَشَرَةً)). حَتَّى عَدَ  
أَرْبَعِينَ ثُمَّ أَكَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
ثُمَّ قَامَ فَجَعَلَ أَنْظُرَ هَلْ نَقْصَ مِنْهَا  
شَيْءٌ؟.

## ٤٩ - بَابُ مَا يَكْرَهُ مِنَ الْتُّونِمِ وَالْبَقْوَلِ.

**فِيهِ :** عَنْ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

٥٤٥١ - حَدَثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَثَنَا عَبْدُ  
الْوَارِثِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ: قَبْلَ لِأَنْتَسِ:  
مَا سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ فِي اللَّوْمِ؟  
فَقَالَ: ((مَنْ أَكَلَ فَلَا يَقْرَبُ مسْجِدَنَا)).

[٨٥٦]

لینی ہمارے ساتھ نماز میں شریک نہ ہو کیونکہ  
کر کے یا کچھ کما کر یو کو دور کیا جاسکے تو امر دیگر ہے  
۵۴۵۲ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا  
أَبُو صَفَوَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ أَخْبَرَنَا  
يُونُسُ عَنْ أَبْنِ شَهَابٍ قَالَ: حَدَّثَنِي عَطَاءُ  
أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا  
رَأَى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ أَكَلَ ثُومًا  
أَوْ بَصَلًا فَلَا يَعْتَزَلُ، أَوْ لِيغْتَرِلُ مَسْجِدَنَا)).

**لَئِسْرِيْخ** اگر لسن یا پاز پا کر کھائی جائے جبکہ اس میں بونہ رہے تو کوئی حرج نہیں ہے جیسا کہ ابو داؤد کی روایت میں ہے۔  
۵۰۔ باب الْكَبَاثِ، وَهُوَ ثَمَرٌ

### کا پھل ہے

(۵۳۵۳) ہم سے سعید بن عفیر نے بیان کیا، کہا ہم سے ابن وہب نے بیان کیا، ان سے یونس نے، ان سے ابن شاہب نے بیان کیا، انہیں ابو سلمہ نے خبر دی، کہا کہ مجھے حضرت جابر بن عبد اللہ علیہ السلام نے خبر دی، انہوں نے بیان کیا کہ ہم نبی کریم علیہ السلام کے ساتھ مقامِ مرالظہران پر تھے، ہم پیلو توڑ رہے تھے۔ آنحضرت علیہ السلام نے فرمایا کہ جو خوب کلا ہو وہ توڑ کیوں نکلے وہ زیادہ لذیذ ہوتا ہے۔ حضرت جابر علیہ السلام نے عرض کیا آپ نے بکریاں چ رائی ہیں؟ آنحضرت علیہ السلام نے فرمایا کہ ہاں اور کوئی بی ایسا نہیں گزرا جس نے بکریاں نہ چ رائی ہوں۔

**لَئِسْرِيْخ** اس میں بڑی بڑی حکمتیں تھیں، جیسے پیغمبری کی وجہ سے غور نہ آتا، دل میں شفقت پیدا ہوتا، بکریاں چ را کر آدمیوں کی قیادت کرنے کی لیاقت پیدا کرنا۔ درحقیقت ہر نبی و رسول اپنی امت کا رائی ہوتا ہے اور امتِ بمنزلہ بکریوں کے ان کی رعیت ہوتی ہے۔ اس لیے یہ تمثیل بیان کی گئی۔

### باب کھانا کھانے کے بعد کلی کرنے کا بیان

(۵۳۵۴) ہم سے علی بن عبد اللہ مدینی نے بیان کیا، کہا ہم سے سفیان ثوری نے بیان کیا، انہوں نے یحییٰ بن سعید سے سنا، انہوں نے بشیر بن یمار سے، ان سے سوید بن نعمان نے، کہا کہ ہم رسول کریم علیہ السلام کے ساتھ خیر روانہ ہوئے۔ جب ہم مقامِ صبرا پر پہنچ تو آنحضرت علیہ السلام نے کھانا طلب فرمایا۔ کھانے میں ستو کے سوا اور کوئی چیز نہیں لائی گئی، پھر ہم نے کھانا کھایا اور آنحضرت علیہ السلام کلی کر کے نماز کے لیے کھڑے ہو گئے۔ ہم نے بھی کلی کی۔

(۵۳۵۵) یحییٰ نے بیان کیا کہ میں نے بشیر سے سنا، انہوں نے بیان کیا ہم سے سوید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا، ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خیر کی طرف نکلے جب ہم مقامِ صبرا پر پہنچ۔ یحییٰ نے کہا کہ یہ جگہ خیر سے ایک منزل کی دوڑی پر ہے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

### الإِرَاكٍ

۵۴۵۳۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَفِيرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ عَنْ ابْنِ شَيْبَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ قَالَ : أَخْبَرَنِي جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِرْأَةِ الظَّهِيرَانِ نَجْنِي الْكَبَاثَ فَقَالَ: ((عَلَيْكُمْ بِالْأَسْوَدِ مِنْهُ فَإِنَّهُ أَيْطَبُ)) فَقَالَ: أَكْنَتْ تَرْغِي الْفَتَنَمْ. قَالَ: ((وَهَلْ مِنْ نَيْ إِلَّا رَغَاهَا؟)). [راجع: ۳۴۰۶]

**لَئِسْرِيْخ** اس میں بڑی بڑی حکمتیں تھیں، جیسے پیغمبری کی لیاقت پیدا ہوتا، درحقیقت ہر نبی و رسول اپنی امت کی لیاقت پیدا کرنا۔ وہ امت بمنزلہ بکریوں کے ان کی رعیت ہوتی ہے۔ اس لیے یہ تمثیل بیان کی گئی۔

### ۵۱۔ باب الْمَضَمَضَةِ بَعْدَ الطَّعَامِ

۵۴۵۴۔ حَدَّثَنَا عَلَيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سَفِيَّاً سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ عَنْ بُشِّيرِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ سُوِيدِ بْنِ الْفَعْمَانَ قَالَ: حَرَجَنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى خَيْرٍ، فَلَمَّا كُنَّا بِالصَّهْبَاءِ ذَعَا بِطَعَامٍ فَمَا أَتَيَ إِلَّا بِسُوِيقٍ، فَأَكَلْنَا، فَقَامَ إِلَى الصَّلَاةِ فَمَضَمضَ وَمَضَمضَنَا. [راجع: ۲۰۹]

۵۴۵۵۔ قَالَ يَحْيَى : سَمِعْتُ بُشِّيرًا يَقُولُ : أَخْبَرَنَا سُوِيدَ حَرَجَنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى خَيْرٍ، فَلَمَّا كُنَّا بِالصَّهْبَاءِ ذَعَا بِسُوِيقٍ، وَهُنَّ مِنْ خَيْرٍ عَلَى رَوْحَةِ ذَعَاءٍ

علیہ وسلم نے کھانا طلب فرمایا لیکن ستو کے سوا اور کوئی چیز نہیں لائی گئی۔ ہم نے اسے آپ کے ساتھ کھایا پھر آپ نے ہمیں مغرب کی نماز پڑھائی اور نیا وضو نہیں کیا اور سفیان نے کہا گوا کہ تم یہ حدیث بھی ہی سے سن رہے ہو۔

بِطَعَامٍ فَهَا أَتَى إِلَّا بِسَوْيِقٍ، فَلُكْنَاهُ فَاكْلَنَا  
مَعَهُ، ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ فَمَضْمِضَ وَمَضْمِضَنا  
مَعَهُ، ثُمَّ صَلَّى بِنَا الْمَغْرِبَ وَلَمْ يَتَوَضَّأْ.  
وَقَالَ سَفِيَّاً: كَانَكَ تَسْمَعُهُ مِنْ يَخْتَيْ.

[راجح: ۲۰۹]

## باب رومال سے صاف کرنے سے پہلے الگلیوں کو چاٹنا

(۵۳۵۶) ہم سے علی بن عبد اللہ نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے سفیان نے بیان کیا، ان سے عمرو بن دینار نے، ان سے عطا نے اور ان سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی شخص کھانا کھائے تو ہاتھ چانشے یا کسی کو چانشے سے پہلے ہاتھ نہ پوچھے۔

**لشیح** یہاں رومال سے مراد وہ کپڑا ہے جو کھانے کے بعد ہاتھ کی چانائی دور کرنے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ آپ نے الگیاں چاٹ کر اس رومال سے ہاتھ صاف کرنے کا حکم دیا۔ اگرچہ حدیث میں صاف طور پر لفظ رومال نہیں ہے مگر حضرت امام نے حدیث کے درسرے طریق کی طرف اشارہ کیا ہے جسے مسلم نے نکالا ہے۔ جس کے الفاظ ہیں کہ فلا یمسح يدہ حتی یلعقها او ز رومال سے پوچھنے سے پہلے چاٹ کر صاف کر لے۔

## باب رومال کا بیان

(۵۳۵۷) ہم سے ابراہیم بن منذر نے بیان کیا، کہا کہ مجھ سے محمد بن قلیع نے بیان کیا، کہا کہ مجھ سے میرے والد نے، ان سے سعید بن الحارث نے اور ان سے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے کہ سعید بن الحارث نے جابر بن شوشہ سے ایسی چیز کے (کھانے کے بعد) جو اگ پر رکھی ہو وضو کے متعلق پوچھا (کہ کیا ایسی چیز کھانے سے وضو ثبوت جاتا ہے؟) تو انہوں نے کہا کہ نہیں۔ نبی کریم ﷺ کے زمانہ میں ہمیں اس طرح کا کھانا (جو پکا ہوا ہوتا) بہت کم میسر آتا تھا اور اگر میسر آجھی جاتا تھا تو سوا ہماری تھیلبوں بازوؤں اور پاؤں کے کوئی رومال نہیں ہوتا تھا (اور ہم انہیں سے اپنے ہاتھ صاف کر کے نماز پڑھ لیتے تھے اور وضو۔

## ۵۲ - باب لُقْ الْأَصَابِعِ وَمَصَّهَا قبلَ أَنْ تُمْسَحَ بِالْمَنْدِيلِ

(۵۴۵۶) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سَفِيَّاً عَنْ عُمَرِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَطَاءِ عَنْ أَبْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((إِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ فَلَا يَمْسِحَ يَدَهُ حَتَّى يَلْعَقَهَا أَوْ يَلْعَقُهَا)).

**لشیح** چاٹ کر اس رومال سے ہاتھ صاف کرنے کا حکم دیا۔ اگرچہ حدیث میں صاف طور پر لفظ رومال نہیں ہے مگر حضرت امام نے حدیث کے درسرے طریق کی طرف اشارہ کیا ہے جسے مسلم نے نکالا ہے۔ جس کے الفاظ ہیں کہ فلا یمسح يدہ حتی یلعقها او ز رومال سے پوچھنے سے پہلے چاٹ کر صاف کر لے۔

## ۵۳ - باب الْمَنْدِيلِ

جس سے کھانا کھا کر ہاتھ پوچھتے ہیں۔

(۵۴۵۷) حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْدِيرِ قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ فَلَيْحٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ سَأَلَهُ عَنِ الْوُضُوءِ مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ، فَقَالَ: لَا قَدْ كُنَّا زَمَانَ النَّبِيِّ ﷺ لَا نَجِدُ مِثْلَ ذَلِكَ مِنَ الطَّعَامِ إِلَّا قَلِيلًا، فَإِذَا نَحْنُ وَجَدْنَاهُ لَمْ يَكُنْ لَنَا مَنَدِيلٌ إِلَّا أَكْفَنَا وَسَوَاعِدَنَا وَأَفْدَامَنَا. ثُمَّ نُصَلِّي وَلَا نَتَوَضَّأْ.

## باب کھانا کھانے کے بعد کیادعا پڑھنی چاہئے؟

(۵۳۵۸) ہم سے ابو نعیم نے بیان کیا، کہا ہم سے سفیان نے بیان کیا، ان سے ثور نے، ان سے خالد بن معدان نے اور ان سے حضرت ابو امامہ بن شیخ نے کہ نبی کریم ﷺ کے سامنے سے جب کھانا اٹھایا جاتا تو آپ یہ دعا پڑھتے۔ تمام تعریفیں اللہ کے لیے، بت زیادہ پاکیزہ برکت والی، ہم اس کھانے کا حق پوری طرح ادا نہ کر سکے اور یہ ہیشہ کے لیے رخصت نہیں کیا گیا ہے (اور یہ اس لیے کہا تاکہ) اس سے ہم کو بے پرواہی کا خیال نہ ہو، اے ہمارے رب!

(۵۳۵۹) ہم سے ابو عاصم نے بیان کیا، ان سے ثور بن یزید نے بیان کیا، ان سے خالد بن معدان نے اور ان سے حضرت ابو امامہ بن شیخ نے کہ نبی کریم ﷺ جب کھانے سے فارغ ہوتے اور ایک مرتبہ بیان کیا کہ جب آنحضرت ﷺ اپنا دسترخوان اٹھاتے تو یہ دعا پڑھتے ”تم تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جس نے ہماری کفایت کی اور ہمیں سیراب کیا۔ ہم اس کھانے کا حق پوری طرح ادا نہ کر سکے ورنہ ہم اس نعمت کے مکر نہیں ہیں۔ اور ایک مرتبہ فرمایا ”تیرے ہی لیے تمام تعریفیں ہیں اے ہمارے رب! اس کا ہم حق ادا نہیں کر سکے اور نہ یہ ہیشہ کے لیے رخصت کیا گیا ہے۔ (یہ اس لیے کہا تاکہ) اس سے ہم کو بے نیازی کا خیال نہ ہو۔ اے ہمارے رب!

**لشیخ** کے بعد ان لفظوں میں ان کو دعا دینی چاہئے۔ اللهم بارک لهم فيما رزق لهم واغفر لهم وارحمهم۔

## باب خادم کو بھی ساتھ میں کھانا کھانا مناسب ہے

(۵۳۶۰) ہم سے حفص بن عمر نے بیان کیا، کہا ہم سے شعبہ نے بیان کیا، ان سے محمد نے، وہ زیاد کے صاحبزادے ہیں، کہا کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ بن شوہر سے سنا، ان سے نبی کریم ﷺ نے فرمایا، جب تم

اگر پسلے سے ہوتا تو نیا وضو نہیں کرتے تھے۔

۴۵- باب مَا يَقُولُ إِذَا فَرَغَ مِنْ طَعَامِهِ؟

۵۴۵۸- حدثنا أبو نعيم حدثنا سفيان عن ثور عن خالد بن معدان عن أبي أمامة أن النبي ﷺ كان إذا رفع مائدة قال: ((الحمد لله كثيرا طيبا مباركا فيه، غير مكفي ولا مودع ولا مستغني عنه ربنا)). طرفه في : [۵۴۵۹].

۵۴۵۹- حدثنا أبو عاصم عن ثور بن يزيد عن خالد بن معدان عن أبي أمامة أن النبي صلى الله عليه وسلم كان إذا فرغ من طعامه، وقال مرة إذا رفع مائدة قال: ((الحمد لله الذي كفانا وأزوانا، غير مكفي ولا مكفور)). وقال مرة: ((لك الحمد ربنا، غير مكفي ولا مودع ولا مستغني ربنا)).

[راجح: ۵۴۵۸]

دوسری روایات کی بنا پر یہ دعا بھی مسنون ہے الحمد لله الذى اطعمنا وسقانا وجعلنا من المسلمين ودرے کے گمراہ کھانے

۵۴۶۰- باب الأكل مع الخادم  
شعبة عن محمد هو ابن زياد قال: سمعت أبا هريرة عن النبي صلى الله

میں کسی شخص کا خادم اس کا کھانا لائے تو اگر وہ اسے اپنے ساتھ نہیں بھا کتا تو کم از کم ایک یادو لقہ اس کھانے میں سے اسے کھادے (کیونکہ) اس نے (پکاتے وقت) اس کی گرمی اور تیاری کی مشقت برداشت کی ہے۔

**باب شکر گزار کھانے والا (ثواب میں)** صابر روزہ دار کی طرح ہے اس مسئلہ میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ایک حدیث نبی کرم رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

### باب کسی شخص کی کھانے کی دعوت ہو

اور دوسرا شخص بھی اس کے ساتھ طفیل ہو جائے تو اجازت لینے کے لیے وہ کہے کہ یہ بھی میرے ساتھ آگیا ہے اور حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ جب تم کسی ایسے مسلمان کے گھر جاؤ (جو اپنے دین و مال میں) غلط کاموں سے بدنام نہ ہو تو اس کا کھانا کھاؤ اور اس کا پانی پیو۔

(۵۳۶۱) ہم سے عبد اللہ بن ابی اسود نے بیان کیا، کہا ہم سے ابو اسامہ نے، ان سے اعمش نے، ان سے شیق نے، اور ان سے ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا، انہوں نے بیان کیا کہ جماعت انصار کے ایک صحابی ابو شعیب رضی اللہ عنہ کے نام سے مشور تھے۔ ان کے پاس ایک غلام تھا جو گوشت بیچا کرتا تھا۔ وہ صحابی نبی کرم رضی اللہ عنہ کی مجلس میں حاضر ہوئے تو آنحضرت رضی اللہ عنہ اپنے صحابہ کے ساتھ تشریف رکھتے تھے۔ انہوں نے آنحضرت رضی اللہ عنہ کے چہرہ مبارک سے فاتحہ کا اندازہ لگایا۔ چنانچہ وہ اپنے گوشت فروش غلام کے پاس گئے اور کہا کہ میرے لیے پانچ آدمیوں کا کھانا تیار کر دو۔ میں حضور اکرم رضی اللہ عنہ کو چار دوسرے آدمیوں کے ساتھ دعوت دوں گا۔ غلام نے کھانا تیار کر دیا۔ اس کے بعد ابو شعیب رضی اللہ عنہ آنحضرت رضی اللہ عنہ کی خدمت میں گئے اور آپ کو کھانے کی دعوت دی۔ ان کے ساتھ ایک اور صاحب بھی چلنے لگے تو آنحضرت رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ اے ابو شعیب! یہ صاحب بھی ہمارے ساتھ آگئے ہیں، اگر تم چاہو تو انہیں بھی اجازت دے دو اور اگر چاہو تو

علیہ وسلم قال: ((إِذَا أَتَى أَحَدُكُمْ خَادِمًا بِطَغَامِهِ فَإِنَّ لَمْ يَخْلِسْهُ مَعَهُ فَلْيَنْوَلْهُ أَكْلَهُ أَوْ أَكْلَتْنَاهُ، أَوْ لَقْمَةً أَوْ لَقْمَتَنِ، فَإِنَّهُ وَلِيَ حَرَّةٍ وَعِلَاجَةٍ)). [راجح: ۲۵۵۷]

۵۶- باب الطاعم الشاكر، مثل

### الصائم الصابر.

فِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ

۵۷- باب الرَّجُلِ يُدْعَى إِلَى طَعَامٍ فَيَقُولُ: وَهَذَا مَعِي. وَقَالَ أَنَسٌ : إِذَا دَخَلْتَ عَلَى مُسْلِمٍ لَا يُتَهِمُ فَكُلْ مِنْ طَعَامِهِ، وَأَشْرَبْ مِنْ شَرَابِهِ

۵۴۶۱- حدثنا عبد الله بن أبي الأسود حدثنا أبوأسامة حدثنا الأعمش حدثنا شقيق حدثنا أبو منصور الأنصاري، قال: كان رجلاً من الأنصار يكتسي أبا شعيب وكان له غلام لخام فاتى النبي صلى الله عليه وسلم وهو في أصحابه، فعرف المخوغ في وجه النبي صلى الله عليه وسلم، فذهب إلى غلامه اللخام فقال: اصنع لي طعاماً يكفي خمسة لغلي أذغو النبي ﷺ خامساً خمسة. فصنع لي طعيناً، ثم أتاه فدعاه فبعهم رجل فقال النبي ﷺ: ((يا أبا شعيب، إن رجلاً تبعنا فإن شئت أذنت له وإن شئت تركته)). قال لا بأس أذنت له.

چھوڑ دو۔ انہوں نے عرض کیا نہیں بلکہ میں انہیں بھی اجازت دیتا  
ہوں۔

[راجع: ۲۰۸۱]

مگر اس طرح ہر سی کے گھر پلے جانا یا کسی کو اپنے ساتھ میں لے جانا جائز نہیں ہے، کوئی مخلص دوست ہو تو بات الگ ہے۔  
۵۸ - باب إِذَا حَضَرَ الْعَشَاءَ فَلَا  
بَاب شام کا کھانا حاضر ہو تو نماز کے لیے  
جلدی نہ کرے

### یَعْجَلُ عَنْ عِشَاءِهِ

بلکہ پسلے کھانے سے فارغ ہو جانا بہتر ہے۔

۵۴۶۲ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانُ أَخْبَرَنَا شَعِيبٌ  
عَنِ الزُّهْرِيِّ。 وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي يُونُسُ  
عَنْ أَبْنِ شَهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي جَعْفَرُ بْنُ  
عَمْرُو بْنُ أُمِّيَّةَ أَنَّ أَبَاهُ عَمْرَو بْنَ أُمِّيَّةَ  
أَخْبَرَهُ أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْتَرُّ مِنْ  
كَسْفٍ شَاءَ فِي يَدِهِ، فَدُعِيَ إِلَى الصَّلَاةِ  
فَالْقَاهَا وَالسَّكِينَ الَّتِي كَانَ يَحْتَرُّ بِهَا، ثُمَّ  
قَامَ فَصَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ۔ [راجع: ۲۰۸]

۵۴۶۳ - حَدَّثَنَا مُعْلَى بْنُ أَسَدَ حَدَّثَنَا  
وَهِبَّتْ عَنْ أَيُوبَ عَنْ أَبِي قَلَبَةَ عَنْ أَنَّسِ  
بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((إِذَا وُضِعَ الْعَشَاءُ وَأُقِيمَتِ  
الصَّلَاةُ فَابْدَأُوا بِالْعَشَاءِ))۔

وَعَنْ أَيُوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ أَبِنِ عُمَرَ عَنِ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ۔

۵۴۶۴ - وَعَنْ أَيُوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ أَبِنِ  
عُمَرَ أَنَّهُ تَعَشَّى مَرَّةً وَهُوَ يَسْمَعُ قِرَاءَةَ  
الإِمَامِ۔ [راجع: ۶۷۳]

(۵۳۶۲) ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا، کہا ہم کو شعیب نے خبر دی، انہیں زہری نے اور یاث نے بیان کیا، کہا انہوں نے کہ مجھ سے یونس نے بیان کیا، ان سے ابن شاہ نے بیان کیا، انہیں جعفر بن عمرو بن امیہ بن شہر نے خبر دی، انہیں ان کے والد عمرو بن امیہ نے خبر دی کہ انہوں نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ اپنے ہاتھ سے بکری کے شانے کا گوشت کاٹ کر کھا رہے تھے، پھر آپ کو نماز کے لیے بلا یا گیا تو آپ گوشت اور چھری جس سے آپ کاٹ رہے تھے، چھوڑ کر کھرے ہو گئے اور نماز پڑھائی اور اس نماز کے لیے نیاوضو نہیں کیا۔

(۵۳۶۳) ہم سے معلیٰ بن اسد نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے وہیب نے بیان کیا، ان سے ایوب نے، ان سے ابو قلابہ نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب رات کا کھانا سامنے رکھ دیا گیا ہو اور نماز بھی کھڑی ہو گئی ہو تو پسلے کھانا کھاؤ۔

اور ایوب سے روایت ہے، ان سے نافع نے، ان سے حضرت ابن عمر شیعیت نے اور ان سے نبی کرم شیعیت نے اسی کے مطابق۔

(۵۳۶۳) اور ایوب سے روایت ہے، ان سے نافع نے کہ حضرت ابن عمر شیعیت نے ایک مرتبہ رات کا کھانا کھایا اور اس وقت آپ امام کی قرأت سن رہے تھے۔

معلوم ہوا کہ کھانا اور جماعت ہر دو حاضر ہوں تو کھانا کھایا تا مقدم ہے ورنہ دل اس کی طرف لکارہے گا۔  
(۵۳۶۵) ہم سے محمد بن یوسف نے بیان کیا، کہا ہم سے سفیان نے بیان کیا، ان سے ہشام بن عروہ نے، ان سے ان کے والد نے اور ان

۵۴۶۵ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ،  
حَدَّثَنَا سُقِيَّانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عَرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ

سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ بنی کشمیر کی نے فرمایا جب نماز کھڑی ہو چکے اور رات کا کھانا بھی سامنے ہو تو کھانا کھاؤ۔ وہیب اور یحییٰ بن سعید نے بیان کیا، ان سے ہشام نے کہ ”جب رات کا کھانا رکھا جا چکے۔“

یعنی کھانا سامنے آجائے تو پہلے کھانا کھایا جائیے تاکہ پھر نماز سکون سے ادا کی جاسکے۔

باب اللہ تعالیٰ کا ارشاد پھر جب تم کھانا کھا چکو تو دعوت

والے کے گھر سے اٹھ کر چلے جاؤ

عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ قَالَ: ((إِذَا أَقِيمَتِ الصَّلَاةُ وَحَضَرَ الْعَشَاءُ فَابْدُؤُوا بِالْعَشَاءِ)). قَالَ وُهَيْبٌ وَيَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ هِشَامٍ إِذَا وُضِعَ الْعَشَاءُ.

۵۹- باب قولِ اللہ تعالیٰ : ﴿فَإِذَا

طَعْمَتُمْ فَأَنْتُشِرُوا﴾

کیونکہ صاحب خانہ کو دیگر امور بھی انعام دینے ہو سکتے ہیں کھانا کھانے کے بعد ان کا وقت لینا خلاف ادب ہے۔ ہاں وہ اگر بخوبی دوستانہ گفتگو کے لیے از خود روکنا چاہئے تو امر دیگر ہے۔

۵۶۶- حدیثی عَنْ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا يَقْوُبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنِي عَنْ صَالِحٍ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ أَنَّ أَنْسًا قَالَ: أَنَا أَغْلَمُ النَّاسِ بِالْحِجَابِ، كَانَ أَنِي بْنُ كَعْبٍ يَسَّأْلِنِي عَنْهُ أَصْبَحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَرُوسًا بِزِينَةِ ابْنَةِ جَحْشٍ وَكَانَ تَرْوِيجَهَا بِالْمَدِيْنَةِ، فَدَعَاهُ النَّاسُ لِلطَّعَامِ بَعْدَ ارْتِفَاعِ النَّهَارِ، فَجَلَسَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَلَسَ مَعْهُ رِجَالٌ بَعْدَ مَا قَامَ الْقَوْمُ، حَتَّى قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَسَّهُ وَمَسَّيْتُ مَعَهُ، حَتَّى بَلَغَ بَابَ حُجْرَةِ عَائِشَةَ، ثُمَّ طَنَّ أَنَّهُمْ خَرَجُوا، فَرَجَعَ، فَرَجَعْتُ مَعَهُ فَإِذَا هُمْ حَلُوسُ مَكَانَهُمْ، فَرَجَعَ وَرَجَعْتُ مَعَهُ الثَّانِيَةَ حَتَّى بَلَغَ بَابَ حُجْرَةِ عَائِشَةَ، فَرَجَعَ وَرَجَعْتُ مَعَهُ فَإِذَا هُمْ قَدْ قَامُوا، فَصَرَبَتِي وَبَيْنَهُ سِرْتَانَ، وَأَنْزَلَ الْحِجَابَ.

(۵۳۶) مجھ سے عبداللہ بن محمد نے بیان کیا، کہا ہم سے یعقوب بن ابراہیم نے بیان کیا، کہا کہ مجھ سے میرے والد نے بیان کیا، ان سے صالح نے، ان سے ابن شاہب نے اور ان سے انس بن شہر نے بیان کیا کہ میں پردہ کے حکم کے بارے میں زیادہ جانتا ہوں۔ ابی بن کعب بن شہر بھی مجھ سے اس کے بارے میں پوچھا کرتے تھے۔ زینب بنت جوشیہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شادی کا موقع تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عروسًا بِزِينَةِ ابْنَةِ جَحْشٍ وَكَانَ تَرْوِيجَهَا بِالْمَدِيْنَةِ، فَدَعَاهُ النَّاسُ لِلطَّعَامِ بَعْدَ ارْتِفَاعِ النَّهَارِ، فَجَلَسَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَلَسَ مَعْهُ رِجَالٌ بَعْدَ مَا قَامَ الْقَوْمُ، حَتَّى قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَسَّهُ وَمَسَّيْتُ مَعَهُ، حَتَّى بَلَغَ بَابَ حُجْرَةِ عَائِشَةَ، ثُمَّ طَنَّ أَنَّهُمْ خَرَجُوا، فَرَجَعَ، فَرَجَعْتُ مَعَهُ فَإِذَا هُمْ حَلُوسُ مَكَانَهُمْ، فَرَجَعَ وَرَجَعْتُ مَعَهُ الثَّانِيَةَ حَتَّى بَلَغَ بَابَ حُجْرَةِ عَائِشَةَ، فَرَجَعَ وَرَجَعْتُ مَعَهُ فَإِذَا هُمْ قَدْ قَامُوا، فَصَرَبَتِي وَبَيْنَهُ سِرْتَانَ، وَأَنْزَلَ الْحِجَابَ۔

لیکن وہ لوگ اب بھی اسی جگہ بیٹھے ہوئے تھے۔ آپ پھر واپس آگئے۔ میں بھی آپ کے ساتھ دوبارہ واپس آیا۔ آپ عائشہ بیٹھنے کے مجرہ پر پہنچے پھر آپ وہاں سے واپس ہوئے۔ میں بھی آپ کے ساتھ تھا۔ اب وہ لوگ جا چکے تھے۔ اس کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اور میرے

[راجح: ۴۷۹۱]

در میان پرده لکھا اور پرده کی آیت نازل ہوئی۔

**تشریح** سورہ احزاب کا بیشتر حصہ ایسے ہی آداب سے متعلق نازل ہوا ہے جن کا لحوظ رکھنا بہت ضروری ہے۔ حضرت امام بخاری در پیش اس حدیث کو یہاں اس غرض سے لائے ہیں کہ اس میں نقل کردہ آیت میں اللہ تعالیٰ نے کھانے کا ادب بیان فرمایا کہ جب کھانے سے فارغ ہوں تو انہ کر چلا جانا چاہئے، وہیں جسے رہنا اور صاحب خانہ کو ایذا رینا گناہ ہے۔ (فتح الباری)

## ۱۷۔ کتاب العقیقہ

# کتاب مسائل عقیقہ کے بیان میں

لیست لکھج لکھج لکھج

**تشریح** عقیقہ وہ قربانی جو ساتویں دن بچے کا سرمنڈانے کے وقت کی جاتی ہے۔ اکثر علماء کے نزدیک یہ ساتویں دن عقیقہ کے ساتھ بچ کا نام رکھنا اور اس کے وزن کے برابر چاندی خیرات کرنا مستحب ہے۔ العقیقہ نو زایدہ بچے کے بال نیزہ بکری جو پیدائش کے ساتویں دن بال موئذتے وقت ذبح کی جائے۔ (مصالح اللغات، ص: ۵۶۵)

۱ - باب تسمیۃ المؤلودِ غَدَةَ باب اگر بچے کے عقیقہ کا رادہ نہ ہو تو پیدائش کے دن ہی

یُولَدُ لِمَنْ لَمْ يُعْقُّ عَنْهُ، وَتَحْبِيْكِهِ

ثابت ہوا کہ عقیقہ کرنا سنت ہے فرض نہیں ہے۔ باب منعقد کرنے سے امام بخاری در پیش کا یہی مقصد ہے کہ عقیقہ واجب نہیں بلکہ صرف سنت ہے۔ لفظ تحبیک حنک اور حنک سے ہے۔ جس کے معنی چپا کر زم بناتا ہے۔ حنک الصبی بچے کو مذب بنا (مصالح اللغات، ص: ۱۸۰)

(۵۳۶۷) مجھ سے اسحاق بن نصر نے بیان کیا کہ امام سے ابو اسماء نے بیان کیا کہ مجھ سے یزید نے بیان کیا، ان سے ابو بردہ نے اور ان سے ابو موسی بن بشیر نے بیان کیا کہ میرے یہاں ایک لڑکا پیدا ہوا تو میں اسے لے کر بنی کرمہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آخر خضرت مسیح پیغمبر نے اس کا نام ابراہیم رکھا اور کھجور کو اپنے دندان مبارک سے زم کر کے اسے چلایا اور اس کے لیے برکت کی دعا کی پھر مجھے دے دیا۔ یہ

۵۴۶۷ - حدیثی إسحاق بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا أبو أَسَمَةَ قَالَ حَدَّثَنِي بُرْيَةُ بْنُ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : وَلَدٌ لِي غَلَامٌ فَأَتَيْتُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ، فَسَمَّاهُ إِبْرَاهِيمَ، فَحَنَّكَهُ بِتَمْرَةٍ، وَدَعَاهُ لَهُ بِالْبَرَكَةِ، وَدَفَعَهُ إِلَيْيَ وَكَانَ أَكْبَرَ وَلَدَ أَبِي مُوسَى.

ابو موسیٰ بن شریف کے سب سے بڑے بڑے تھے۔

[طرفہ فی : ۶۱۹۸]

پیدائش کے بعد ہی پچھے کو آنحضرت ﷺ کی خدمت میں لایا گیا تھا۔ اسی سے باب کامطلب ثابت ہوا۔ امام ابن حبان نے ان کا نام بھی صحابہ میں شمار کیا ہے کیونکہ اس نے آنحضرت ﷺ کو دیکھا مگر آپ سے روایت نہیں کی۔

۵۴۶۸ - حدثنا مسند حدثنا يحيى عن هشام عن أبيه عن عائشة رضي الله عنها قالت: أتني النبي صلى الله عليه وسلم بصحيحة يحيى، فبال عليه، فاتبعه الماء.

(۵۳۶۸) ہم سے مدد نے بیان کیا، کہا ہم سے بھی نے بیان کیا، ان سے ہشام نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں ایک نومولود پچھے لایا گیا تاکہ آپ اس کی تحقیک کر دیں اس پچھے نے آپ کے اوپر پیش اب کر دیا، آپ نے اس پر پانی بھادیا۔

[راجع: ۲۲۲]

**لئے بحث** پچھے بعد ولادت فوراً ہی خدمت میں لایا گیا۔ آپ نے تحقیک فرمائی یعنی کھجور کا لکڑا اپنے دہان مبارک میں زم کر کے پچھے کو چڑایا۔ اسی سے باب کامضمون ثابت ہوا۔ عقیدہ کا ارادہ نہ ہو تو پیدا ہوتے ہی ختنہ و تحقیک کرنا جائز ہے۔ عقیدہ کرنا ہو تو یہ اعمال بروز عقیدہ ہی کئے جائیں۔

(۵۳۶۹) ہم سے اسحاق بن نفر نے بیان کیا، کہا ہم سے ابو اسامہ نے بیان کیا، کہا ہم سے ہشام بن عروہ نے بیان کیا، ان سے ان کے والد نے اور ان سے حضرت اسماء بنت الجاری رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما میں ان کے پیٹ میں تھے۔ انسوں نے کہا کہ پھر میں (جب بھرت کے لیے) نکلی تو وقت ولادت قریب تھا۔ مدینہ منورہ پہنچ کر میں نے پہلی منزل قبائلی کی اور یہیں عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما پیدا ہو گئے۔ میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں پچھے کو لے کر حاضر ہوئی اور اسے آپ کی گود میں رکھ دیا۔ آنحضرت ﷺ نے کھجور طلب فرمائی اور اسے چبایا اور پچھے کے منہ میں اپنا ٹوک ڈال دیا۔ چنانچہ پہلی چیزوں اس پچھے کے پیٹ میں گئی وہ حضور اکرم ﷺ کا ٹوک مبارک تھا پھر آپ نے کھجور سے تحقیک کی اور اس کے لیے برکت کی دعا فرمائی۔ یہ سب سے پہلا بچہ تھا جو اسلام میں (بھرت کے بعد مدینہ منورہ میں) پیدا ہوا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اس سے بہت خوش ہوئے کیونکہ یہ افواہ پھیلائی جا رہی تھی کہ یہودیوں نے تم (مسلمانوں) پر جادو کر دیا ہے۔ اس لیے تمہارے بیان اب کوئی پیدا نہیں ہو گا۔

[راجع: ۳۹۰۹]

پہلی حدیث محل تھی وہی واقعہ اس میں مفصل بیان کیا گیا ہے وہ پچھے حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما تھے جو بعد میں ایک نمایت ہی جلیل القدر بزرگ ثابت ہوئے۔ یہودیوں کی اس بکواس سے کچھ مسلمانوں کو رنج بھی تھا جب یہ پچھے پیدا ہوا تو مسلمانوں نے خوشی میں

اس زور سے نعروہ تجھیر بلد کیا کہ سارا ممیثہ گنج اخا۔ (دیکھو شرح وحدی)

(۵۷۰) ہم سے مطربن فضل نے بیان کیا، کہا ہم سے یزید بن ہارون نے، اُنس بن عبد اللہ بن عون نے خردی، اُنس بن سیرین نے اور ان سے اُنس بن مالک بن جوش نے بیان کیا کہ ابو طلحہ بن جوش کا ایک لڑکا بیمار تھا۔ ابو طلحہ کسیں باہر گئے ہوئے تھے کہ پچھے کا انتقال ہو گیا۔ جب وہ (تھکے ماندے) واپس آئے تو پوچھا کہ پچھے کیسا ہے؟ ان کی بیوی ام سلیم بنت جوش نے کہا کہ وہ پسلے سے زیادہ سکون کے ساتھ ہے پھر بیوی نے ان کے سامنے رات کا گھٹا رکھا اور ابو طلحہ بن جوش نے کھانا کھایا۔ اس کے بعد انہوں نے ان کے ساتھ ہم بستری کی پھر جب فارغ ہوئے تو انہوں نے کہا کہ پچھے کو دفن کر دو۔ صحیح ہوتی تو ابو طلحہ بن جوش رسول کریم مسیح کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کو واقعہ کی اطلاع دی۔ آنحضرت مسیح مولیٰ نے دریافت فرمایا تم نے رات ہم بستری بھی کی تھی؟ انہوں نے عرض کیا کہ جی ہاں۔ آنحضرت مسیح مولیٰ نے دعا کی "اے اللہ! ان دونوں کو برکت عطا فرم۔" پھر ان کے یہاں ایک پچھے پیدا ہوا تو مجھ سے ابو طلحہ بن جوش نے کہا کہ اسے حفاظت کے ساتھ آنحضرت مسیح مولیٰ کی خدمت میں لے جاؤ۔ چنانچہ پچھے آنحضرت مسیح مولیٰ کی خدمت میں لائے اور ام سلیم بنت جوش نے پچھے کے ساتھ کچھ کھجوریں بھیجنیں، آنحضرت مسیح مولیٰ نے پچھے کو لیا اور دریافت فرمایا کہ اس کے ساتھ کوئی چیز بھی ہے؟ لوگوں نے کہا کہ جی ہاں کھجوریں ہیں۔ آپ نے اسے لے کر چبایا اور پھر اسے اپنے منہ میں سے نکال کر پچھے کے منہ میں رکھ دیا اور اس سے پچھے کی تحریک کی اور اس کا نام عبد اللہ رکھا۔

اس حدیث سے بھی باب کا مضمون بخوبی ثابت ہوا۔ تحریک کے معنی پیچھے گزر چکے ہیں۔ حضرت ابو طلحہ بن جوش کا یہ مرنے والا پچھے ابو عمیر نایق تھا جس سے آنحضرت مسیح مولیٰ فرمایا کرتے تھے یا ابا عمیر مافعل الغیر اے ابو عمیر! تو نے جو چیزیاں پال رکھی ہے وہ کس حال میں ہے۔ اس حدیث سے یہ لکھتا ہے کہ ابو طلحہ نے پچھے کا عقیدہ نہیں کیا اور پچھے کا اسی دن رکھ لیا۔ معلوم ہوا کہ عقیدہ کرنا مستحب ہے، کچھ واجب نہیں۔ (متجم وحدی)

ہم سے محمد بن مثنی نے بیان کیا، کہا ہم سے این عذر نے بیان کیا، انہوں نے این عون سے، انہوں نے محمد بن سیرین سے، وہ حضرت

۵۴۷۰ - حدثنا مطر بن الفضل حدثنا یزید بن هارون أخبرنا عبد الله بن عون عن أنس بن مالك رضي الله عنه قال : كان ابن لأبي طلحة يشتكي ، فخرج أبو طلحة فقبض الصبي . فلما رجع أبو طلحة قال : ما فعل ابني ؟ قالت أم سليم : هو أسكن ما كان فقربت إلينه العشاء فعشى ، ثم أصاب منها ، فلما فرغ قالت : وار الصبي . فلما أصبح أبو طلحة أتى رسول الله ﷺ فأخبره فقال : ((أغرستم الليلة ؟)) قال : نعم . قال : ((اللهم بارك لهم)). فولدت غلاما . قال لي أبو طلحة احفظيه حتى تأتني به النبي ﷺ ، فأتى به النبي ﷺ فأرزقت معة بتمرات ، فأخذته النبي ﷺ فقال : ((أمّة شيء ؟)) قالوا نعم . تمرات ، فأخذتها النبي ﷺ فمضغها ثم أخذ من فيه فجعلها في الصبي وحكمة به وسماءة عند الله .

[راجع: ۱۳۰۱]

حدثنا محمد بن المثنى حدثنا ابن أبي عدي عن ابن عون عن محمد عن أنس

انس بن شریح سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے اس حدیث کو (مش سابق) پورے طور پر بیان کیا۔

وساق الحدیث۔

### باب عقیقہ کے دل پچھے کے بال مونڈا (یا ختنہ کرنا)

(۱) (۵۲) ہم سے ابوالنعمان نے بیان کیا، کہا ہم سے حماد بن زید نے بیان کیا، ان سے ایوب سختیانی نے، ان سے محمد بن سیرین نے، ان سے سلمان بن عامر بن شریح (صحابی) نے بیان کیا کہ پچھے کا عقیقہ کرنا چاہیے۔ اور حجاج بن منہال نے کہا، ان سے حماد بن سلمہ نے بیان کیا، کہا ہم کو ایوب سختیانی، قادہ، ہشام بن حسان اور حبیب بن شہید ان چاروں نے خبر دی، انہیں محمد بن سیرین نے اور انہیں حضرت سلمان بن عامر بن شریح نے بھی کرم شہیدیم سے۔ اور کئی لوگوں نے بیان کیا، ان سے عاصم بن سلیمان اور ہشام بن حسان نے، ان سے حفصہ بنت سیرین نے، ان سے رباب بنت صلیع نے، ان سے سلمان بن عامر بن شریح نے اور انہوں نے مرفوعانی کرم شہیدیم سے روایت کیا ہے اور اس کی روایت یزید بن ابراہیم تستری نے کی، ان سے محمد بن سیرین نے اور ان سے حضرت سلمان بن عامر بن شریح نے اپنا قول موقوفاً (غیر مرفوع) ذکر کیا۔

(۲) (۵۲) اور اصیخ بن فرج نے بیان کیا کہ مجھے عبد اللہ بن وہب نے خبر دی، انہیں جریر بن حازم نے، انہیں حضرت ایوب سختیانی نے، انہیں محمد بن سیرین نے کہ ہم سے حضرت سلمان بن عامر الفتحی بن شریح نے بیان کیا، کہا کہ میں نے رسول کرم شہیدیم سے سنا، آپ نے فرمایا کہ لڑکے کے ساتھ اس کا عقیقہ لگا ہوا ہے اس لیے اس کی طرف سے جائز دفع کرو اور اس سے بال وور کرو۔ (سرمنڈا دو یا ختنہ کرو)

**الشیخ** مختلف سندوں کے ذکر کا مقصد یہ ہے کہ سلمان بن عامر کی روایت کو جسے حماد بن زید نے موقوفاً نقل کیا ہے اسے حملہ بن سلمہ نے مرفوعاً روایت کیا ہے۔ حماد بن سلمہ میں بعض لوگوں نے کلام کیا ہے۔ مگر اکثر نے ان کو ثقہ بھی کہا ہے۔ حسن اور قادہ نے اس حدیث کی رو سے یہ کہ لڑکے کا عقیقہ کرنا چاہیے اور لڑکی کا عقیقہ ضروری نہیں۔ (مگر ان کا یہ قول ضعیف ہے لیکن کابھی عقیدہ سنت ہے۔ اگر عقیدہ میں اونٹ گائے تو جسور کے نزدیک یہ درست ہے۔ (شرح وجیدی) حدیثی عنده اللہ بن أبي الأسود حديثنا

### ۲ - باب إِمَاطَةُ الْأَذَى عَنِ الصَّبِيرِ في العقيقة

٤٧١ - حَدَّثَنَا أَبُو الْعُمَانَ حَدَّثَنَا حَمَادَ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ: مَعَ الْفَلَامَ عَقِيقَةً. وَقَالَ حَجَاجُ حَدَّثَنَا حَمَادَ أَخْبَرَنَا أَيُوبُ وَقَنَادَةُ وَهِشَامٌ وَحَبِيبٌ عَنْ أَبْنَى سِيرِينَ عَنْ سَلْمَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. وَقَالَ غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ عَاصِمٍ وَهِشَامٍ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ عَنِ الرِّبَابِ عَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ الضَّبِيعِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. وَرَوَاهُ يَزِيدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبْنَى سِيرِينَ عَنْ سَلْمَانَ قَوْلَهُ.

[طرفة في : ۵۴۷۲]

٤٧٢ - وَقَالَ أَصْبَغُ أَخْبَرَنِي أَبْنُ وَهْبٍ عَنْ جُرِيرِ بْنِ حَازِمٍ عَنْ أَيُوبَ السَّخْتِيَانِيِّ عَنْ مُحَمَّدٍ بْنِ سِيرِينَ حَدَّثَنَا سَلْمَانُ بْنُ عَامِرٍ الضَّبِيعِ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ يَقُولُ: ((مَعَ الْفَلَامَ عَقِيقَةً، فَأَهْرِيقُوا عَنْهُ دَمًا، وَأَمْطِعُوا عَنْهُ الْأَذَى)).

فَرِيشُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ حَيْبِ بْنِ الشَّهِيدِ قَالَ : أَمْرَنِي ابْنُ سِيرِينَ أَنْ أَسْأَلَ الْحَسَنَ : مِنْ سَمْعِ حَدِيثِ الْعَقِيقَةِ، فَسَأَلَهُ فَقَالَ : مِنْ سَمْعَةِ بْنِ جَنْدَبٍ . [أجمع: ٥٤٧١]

**لشیخ** حقیقت سنت ہے جو پچھ کی ولادت کے ساتویں دن ہونا چاہیئے پچھ ہو تو دو بکرے اور اگر پچھی ہو تو ایک بکار مسنون ہے۔ ساتویں دن نہ ہو سکے تو بطور قضاچب توفیق ہو کرنا درست ہے۔ حقیقت کا گوشت تقسیم کرنا یا پاپا کر خود لکھانا، دوست احباب اور غرباء کو لکھانا مناسب ہے۔ ہاتھ اور رہائش جو اس سلسلہ کی مشہور ہیں سب بے ثبوت ہیں۔ حقیقت کے جانور کے لیے قرآنی صیحت شرائط نہیں ہیں، واللہ اعلم۔ حضرت امام عخاری رضی اللہ عنہ نے حضرت سروہ بن جذب رضی اللہ عنہ کی حدیث سے اس حدیث کی طرف اشارہ فرمایا ہے جسے اصحاب سنن نے سروہ بن جذب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ ہر لڑکا اپنے حقیقت میں گروی ہے اس کی طرف سے ساتویں دن قبولی کی جائے اس کا سر منڈایا جائے اس کا نام رکھا جائے۔

## پاپ فرع کے بیان میں

٣- باب الفرع

**لکھنؤ** فرع او نئی کا پھلا پچھہ جاہلیت کے زمانہ میں مشرک لوگ اس کو اپنے بتوں کے سامنے کاٹتے۔ اسلام کے زمانہ میں یہ رسم اسی طرح قائم رہی مگر اسے اللہ کے نام پر ذمہ کرنے لگے پھر یہ رسم متوقف اور منسوخ کر دی گئی۔ جیسا کہ حدیث ذیل سے ظاہر ہے۔ سند میں حضرت عبداللہ بن مبارک ایک عجیب مبارک شخص گزرے ہیں۔ ابوالحدید کے پیشووا درہ فقہاء کے بھی امام ہیں اور کتنے ہیں کہ فقہاء میں حضرت امام ابوحنیفہ کے شاگرد بھی ہیں اور حضرات صوفیہ کے راه نما بڑے اولیاء اللہ میں بھی گئے جاتے ہیں۔ ایسی جاہلیت کے شخص اس امت میں بست کم گزرے ہیں جو ابوالحدید اور فقہاء اور صوفیاء تینوں میں مقتداء اور پیشووا گئے جائیں۔ ایک یہ عبداللہ بن مبارک دوسرے سفیان ثوری تیسرے وکیع بن جراح چوتھے امام حسن بصری۔

اولنک: آبائی فجتنی بمثالمهم اذا جمعتنا يا جرير المجامع (راز)

(۵۳) ہم سے عبدالن نے بیان کیا، کہا ہم سے عبد اللہ بن مبارک نے بیان کیا، کہا ہم کو معمرا نے خبر دی، انہیں زہری نے خبر دی، انہیں ابن مسیب نے اور انہیں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (اسلام میں) فرع اور عتیرہ نہیں ہیں۔ ”فرع“ (اوٹنی کے) سب سے پہلے پچھے کو کہتے تھے جسے (جالیت میں) لوگ اپنے بتوں کے لیے ذبح کرتے تھے اور ”عتیرہ“ کو رجب میں ذبح کیا جاتا تھا۔

٥٤٧٣ - حدَّثَنَا عبدَانٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ أَخْبَرَنَا الزُّهْرِيُّ عَنِ ابْنِ الْمُسِّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَا فَرَغُ وَلَا عَتِيرَةَ)) وَالْفَرَغُ أُولُُ النَّاجِ، كَانُوا يَذْبَحُونَهُ لِطَوَاعِيْتِهِمْ. وَالْعَتِيرَةُ فِي رَجَبٍ.

[اطرافہ فی : ۵۴۷۴].

**لئے گی۔** عوام جلاء مسلمانوں میں اب تک یہ رسم ماہ ربج میں کوئی بھرنے کی رسم کے نام سے جاری ہے۔ ربج کے آخری عشرہ میں بعض جگہ بڑے ہی اہتمام سے یہ کوئی بھرنے کا توار منیا جاتا ہے۔ بعض لوگ اسے کھڑے پیر کی نیاز ہلاتے اور اسے کھڑے ہی کھڑے کھاتے ہیں۔ یہ جملہ محثاثات بدعتات خالہ ہیں۔ اللہ سے دعا ہے کہ وہ مسلمانوں کو ایسی خرافات سے بچتے کی پدایت بخٹے، آمین۔

#### ۴۔ باب العَيْرَةِ

ماہ رب جمیل میں جاہلیت والے قربانی کیا کرتے تھے، اسی کا نام انہوں نے عتیرہ رکھا تھا۔ اسلام نے اسی غلط رسوم کو جن کا تعلق شرک سے تھا کیا ختم کر دیا۔ لفظ عتیرہ باب ضرب بضرب سے ہے جس کے معنی ذبح کرنے کے ہیں۔ (مساجح اللثات)

۵۴۷۴ - حدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفِيَّانَ قَالَ الزُّهْرِيُّ حَدَّثَنَا عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((لَا فَرَغَ وَلَا عَتِيرَةَ)). قَالَ وَالْفَرَغُ أُولُّ بَنَاجٍ كَانَ يُنْتَجُ لَهُمْ، كَانُوا يَذْبَحُونَهُ لِطَوَاعِيْهِمْ. وَالْعَتِيرَةُ فِي رَجَبٍ.

[راجح: ۵۴۷۳]

**لشیخ** یوں اللہ صدقہ خیرات، قربانی ہر وقت جائز ہے مگر ذی الحجه کے علاوہ کسی اور میہنہ کی قید لگا کر کوئی قربانی یا خیرات کرنا ایسے کاموں کی اسلام میں کوئی اصل نہیں ہے جیسے الیصال ثواب میت کے لیے جائز ہے مگر تجہیہ یاد ہم یا چشم کی تخصیص ناجائز اور بدعت ہے جس کی کوئی اصل شریعت میں نہیں ہے۔ تمت بالغیر۔

#### خاتمه

الحمد لله الذي بنعمته تم الصالحات!

حمد و صلوٰۃ کے بعد حفظ اللہ یاک کے فضل و کرم اور فدائیان اسلام کی پر خلوص دعاوں کے نتیجہ میں آج اس پارے کی توسیع سے فراغت حاصل ہوئی۔ اللہ تعالیٰ میری قلمی لغزشوں کو معاف فرمائے اور اس خدمت حدیث نبوی کو قبول فرماء کر جملہ معاونین کرام و شاگقین عظام اور برادران اسلام کے لیے ذریعہ برکات دارین بنائے۔ جو دور و نزدیک علاقوں سے محیل صحیح بخاری شریف تحریم اردو کے لیے پر خلوص دعاوں سے مجھ ناجیز کی ہست افرانی فرمائے ہیں۔ یا اللہ! جس طرح تو نے یہاں تک کی مہزلیں میرے لیے آسان فرمائی ہیں اسی طرح بتایا آئھ پاروں کی اشاعت بھی آسان فرمائیو اور مجھ کو توفیق دیجئے کہ تیری اور تیرے جیب بٹھیک کی میں رضا کے مطابق میں اس خدمت کو انجام دے سکوں۔ یا اللہ! میرے اساتذہ کرام و جملہ معاونین عظام اور آل اولاد کے حق میں یہ خدمت قبول فرماؤ ہم سب کو قیامت کے دن دربار رسالت آب بٹھیک میں جمع فرمائیو، آپ کے دست مبارک سے آپ کوثر نصیب فرمائیو اور اس خدمت عظیٰ کو ہم سب کے لیے باعث نجات بنائیو۔ رینا تقبل منا انک انت السمعیع العلمیم۔ وتب علينا انک انت التواب الرحيم۔

برحمتك ياارحم الراحمين وصل على حبيب خير المسلمين وعلى آله واصحابه اجمعين آمين ياارب العالمين۔

رقم محمد اوزار ازاد ولد عبد الله السنفی مجدد الحدیث نمبر ۱۳۲۱ جیبری گیٹ دہلی نمبر ۶ بھارت

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

### تئیسوال پارہ

## ۷۲۔ کتاب الذبائح والصید

### ذبیحہ اور شکار کے بیان میں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

باب شکار پر اسم اللہ پڑھنا اور اللہ تعالیٰ نے سورہ مائدہ میں  
فرمایا کہ تم پر مردار کا کھانا حرام کیا گیا ہے

پس تم اعتراض کرنے والے کافروں سے نہ ڈرو اور مجھ سے ڈرو۔“  
اور اللہ تعالیٰ کا اسی سورہ مائدہ میں فرمان کہ ”اے ایمان والو! اللہ  
تعالیٰ تمہیں کچھ شکار دکھلا کر آزمائے گا جس تک تمہارے ہاتھ اور  
تمہارے نیزے پہنچ سکیں گے۔“ الآیتہ اور اللہ تعالیٰ کا اسی سورہ مائدہ  
میں فرمان کہ ”تمہارے لیے چوپائے موشی طال کئے گئے سوا ان کے  
جن کا ذکر تم سے کیا جاتا ہے (مردار اور سور وغیرہ) اور اللہ کافر بیان کر  
پس تم (ان کافروں) سے نہ ڈرو اور مجھ ہی سے ڈرو۔“ اور حضرت ابن  
عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ العقود سے مراد... طال و حرام سے متعلق  
عدمو بیان... الا ما یتلى علیکم سے سور، مردار، خون وغیرہ مراد  
ہے۔ یجرمنکم باعث بنے، شنان کے معنی عداوت و شنی، المنخنقة  
جس جانور کا گاگھونٹ کر مار دیا گیا ہو اور اس سے وہ مر گیا ہو

۱۔ بَابُ التَّسْمِيَةِ عَلَى الصَّيْدِ  
وَقَوْلِ اللّٰهِ ﴿حُرْمَتْ عَلَيْكُمُ الْمِيَّتَ﴾

إِلَى قَوْلِهِ: ﴿فَلَا تَخْشُونَهُمْ وَأَخْشُونَهُ﴾ وَقَوْلِهِ  
تَعَالٰى: ﴿هُنَّا أَيْهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَيَتَلَوَّنُكُمْ بِشَيْءٍ  
مِّن الصَّيْدِ تَنَاهُ أَيْدِيهِمْ وَرَمَاحِكُمْ﴾ الآیة.  
وَقَوْلِهِ جَلَّ ذِكْرُهُ: ﴿هُوَ أَحْلَتْ لَكُمْ بِهِمَّةَ الْأَنْعَامِ  
إِلَّا مَا يُتَلَى عَلَيْكُمْ - إِلَى قَوْلِهِ - فَلَا  
تَخْشُونَهُمْ وَأَخْشُونَهُ﴾ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ  
الْعَفْرُودُ: الْعَفْرُودُ، مَا أَحْلَلَ وَأَخْرَمَ، إِلَّا مَا يُتَلَى  
عَلَيْكُمْ : الْحِنْزِيرُ، يَعْجِرُ عَنْكُمْ: يَعْجِلُنَّكُمْ.  
شَائِنُ: عَدَاوَةُ، الْمُنْخِنَقَةُ تُعْتَقُ فَتَمُوتُ.  
الْمَوْقُوذَةُ: تُضَرَّبُ بِالْحَشَبِ، يُوْقَدُهَا  
فَتَمُوتُ. وَالْمَرْدَدِيَّةُ: تَرْدَدُ مِنَ الْجَبَلِ.

الموقوذة جسے لکھی یا پھر سے مارا جائے اور اس سے وہ مر جائے۔ المتردیدہ جو پھاڑ سے پھسل کر گرپڑے اور مر جائے۔ النطیحة جس کو کسی جانور نے سینگ سے مار دیا ہو۔ پس اگر تم اسے دم ہلاتے ہوئے یا آنکھ گھماتے ہوئے پاؤ تو ذبح کر کے کھالو کیونکہ یہ اس کے زندہ ہونے کی دلیل ہے۔

وَالنَّطِيْحَةُ: تَنْطِيْخُ الشَّاةِ، فَمَا أَذْرَكَهُ  
يَتَحَرَّكُ بِذَنْبِهِ أَوْ بِعِينِهِ فَادْبَخْ وَكَلْ.

**لَشَبِيْخُ** اصل میں لفظ ذبائح ذبیحہ کی جمع ہے ذبیحہ وہ جانور جو ذکار کیا جائے آیت الاماڈ کیتم میں ذبیحہ مراد ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے قول کو ابن الی حاتم نے وصل کیا ہے۔ العقود سورہ ماائدہ میں ہے یعنی اوپروا بالعقود اللہ کے عمد و بیان پورے کرو۔ آیت و احادیث کی بناء پر ذبح کے وقت بسم اللہ پڑھنا حالت کی شرط ہے اگر عدم بسم اللہ نہ پڑھا تو وہ جانور مردار ہو گا۔ دوسرے کتے سے غیر مسلم کا چھوڑا ہوا کتابیا غیر سدھایا ہوا کتاب مردار ہے۔

(۵۳۷۵) ہم سے ابو قیم فضل بن دکین نے بیان کیا، کہا ہم سے زکریا بن الی زائد نے بیان کیا، ان سے عامر شعبی نے، ان سے عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے نبی کرم ﷺ سے بے پر کے تیریا لکڑی یا گزر سے شکار کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ اگر اس کی نوک شکار کو لگ جائے تو کھالو لیکن اگر اس کی عرض کی طرف سے شکار کو لگے تو وہ نہ کھاؤ کیونکہ وہ موقوذہ ہے اور میں نے آپ سے کتے کے شکار کے بارے میں سوال کیا تو آپ نے فرمایا کہ نہ وہ تمہارے لیے رکھے (یعنی وہ خود نہ کھائے) اسے کھالو کیونکہ کتے کا شکار کو پکڑ لینا یہ بھی ذبح کرتا ہے اور اگر تم اپنے کتے یا کتوں کے ساتھ کوئی دوسرا کتابی بھی پاؤ اور تمہیں اندریشہ ہو کہ تمہارے کتے نے شکار اس دوسرے کے ساتھ پکڑا ہو گا اور کتاب شکار کو مار چکا ہو تو ایسا شکار نہ کھاؤ کیونکہ تم نے اللہ کا نام (بسم اللہ پڑھ کر) اپنے کتے پر لیا تھا دوسرے کتے پر نہیں لیا تھا۔

۵۴۷۵ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٌ حَدَّثَنَا زَكَرِيَا  
عَنْ عَامِرٍ عَنْ عَدِيٍّ بْنِ حَاتِمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَبَدِ الْمُغَرَّاضِ قَالَ ((مَا أَصَابَ بَعْدَهُ، فَكُلْهُ). وَمَا أَصَابَ بِعَزْرَضِهِ فَهُوَ وَقِدْ)). وَسَأَلْتُهُ عَنْ صَبَدِ الْكَلْبِ فَقَالَ : (مَا أَمْسَكَ عَلَيْكَ فَكُلْنِ، فَإِنْ أَخْذَ الْكَلْبَ ذَكَاهُ. وَإِنْ وَجَدْتَ مَعَ كَلْبِكَ، أَوْ كِلَابَكَ كَلْبًا غَيْرًا، فَخَسِيْتَ أَنْ يَكُونَ أَخْذَهُ مَعَهُ وَقَدْ قَتَلَهُ فَلَا تَأْكُلْ فَإِنَّمَا ذَكَرْتَ اسْمَ اللَّهِ عَلَى كَلْبِكَ وَلَمْ تَذَكَّرْهُ عَلَى غَيْرِهِ)).

[راجح: ۱۷۵]

**لَشَبِيْخُ** یہ عدی عرب کے مشور تھی حاتم کے بیٹے ہیں جو مسلمان ہو گئے تو یہ حدیث ان لوگوں کی دلیل ہے جو بسم اللہ پڑھنے کو حلت کی دلیل کرتے ہیں۔ حافظ ابن حجر رضی اللہ عنہ نے کما کہ باز اور شکرے اور جملہ شکاری پرندوں کا بھی وہی حکم ہے جو کتے کا حکم ہے ان کا بھی شکار کھلانا درست ہے جب بسم اللہ پڑھ کر ان کو شکار پر چھوڑا جائے۔ عدی اپنے باب کی طرح تھی تھے کافی طویل عمر پائی۔

بَابٌ بَيْنَ بَيْنَ لَكَوْنِي لَكَوْنِي گَزْوَغَرِي سے شکار کرنے کا بیان اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے غلے سے مرجانے والے شکار کے متعلق

۲ - بَابٌ صَبَدِ الْمُغَرَّاضِ  
وَقَالَ أَبْنُ عُمَرَ فِي الْمَقْتُولَةِ بِالْبَنْدَقَةِ: إِنَّكَ

کما کہ وہ بھی موقوذہ (بوجھ کے دباؤ سے مرا ہوا ہے جو حرام ہے) اور سالم، قاسم، مجاهد، ابراہیم، عطاء اور امام حسن بصری رحمہم اللہ علیہم نے اس کو کروہ رکھا ہے اور امام حسن بصری رضی اللہ عنہ کاؤں اور شرول میں غلے چلانے کو کروہ سمجھتے تھے اور ان کے سوا دوسرا جگہوں (میدان، جنگل وغیرہ) میں کوئی مضاائقہ نہیں سمجھتے تھے۔

غلہ بازی شکار کرنے کا پرانا طریقہ ہے مگر اس سے اگر بستی میں غلہ بازی کی جائے تو بت سے نصیحتات کا بھی خطرہ ہے۔ لذا بستی کے اندر غلیل بازی کرنا کوئی داشتندی نہیں ہے بلکہ اس سے شکار کرنا معیوب نہیں ہے۔

(۵۲) ہم سے سليمان بن حرب نے بیان کیا، کہا ہم سے شعبہ نے بیان کیا، ان سے عبد اللہ بن ابی سفر نے، ان سے شجی نے کہا کہ میں نے حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے نا، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے بے پر کے تیر یا لکڑی گز سے شکار کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ جب تم اس کی نوک سے شکار کو مار لو تو اسے کھاؤ لیکن اگر اس کی عرض کی طرف سے شکار کو لے گئے اور اس سے وہ مر جائے تو وہ موقوذہ (مردار) ہے اسے نہ کھاؤ۔ میں نے سوال کیا کہ میں اپنا کتابی بھی (شکار کے لیے) دوڑاتا ہوں؟ آپ نے فرمایا کہ جب تم اپنے کتنے پر بسم اللہ پڑھ کر شکار کے پیچھے دوڑا تو وہ شکار کھا سکتے ہو۔ میں نے پوچھا اور اگر وہ کتاب شکار میں سے کھالے؟ آپ نے فرمایا کہ پھر نہ کھاؤ کیونکہ وہ شکار اس نے تمہارے لیے نہیں پکڑا تھا، صرف اپنے لیے پکڑا تھا۔ میں نے پوچھا میں بعض وقت اپنا کتاب چھوڑتا ہوں اور بعد میں اس کے ساتھ دوسرا کتاب بھی پاتا ہوں؟ آپ نے فرمایا کہ پھر (اس کا شکار) نہ کھاؤ کیونکہ تم نے بسم اللہ صرف اپنے کتنے پر پڑھی ہے، دوسرے پر نہیں پڑھی ہے۔

**لَئِنْ يَمْرُّ** [غله وہ ہے جو غلیل میں رکھ کر پھینکا جاتا ہے جو اپنے بوجھ سے جانور کو مارتا اور وہ گوشت کو چیرتا نہیں ہے۔ مولانا وحید الصلح مرحوم نے بندوق کامرا ہوا شکار طال کہا ہے کیونکہ بندوق کی گولی گوشت کو چیر کر اندر گھس جاتی ہے۔ جموروں علماء کا فتویٰ یہ ہے کہ جب دوسرا کتاب اس میں شریک ہو جائے تو اس کا کھانا درست نہیں ہے۔ بت سے علماء بندوق کا شکار جبکہ وہ ذرع سے پہلے مر جائے اسے طال نہیں جانتے۔ احتیاط اسی میں ہے، واللہ اعلم با صواب۔

۳۔ باب مَا أَصَابَ الْمُغَرَّضَ باب جب بے پر کے تیر سے یا لکڑی کے عرض سے شکار مارا

الْمَوْفُوذَةُ، وَكَرَهَ سَالِمٌ وَالْفَاسِمُ وَمُجَاهِدٌ  
وَإِبْرَاهِيمُ وَعَطَاءُ وَالْحَسَنُ وَكَرَهَ الْحَسَنُ  
رَفِيْ الْبَنْدَقَةِ فِي الْقَرَى وَالْأَمْصَارِ، وَلَا  
يَرِيْ بَأْسًا فِيمَا سِوَاهُ.

۵۴۷۶ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَزَبٍ حَدَّثَنَا  
شَعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي السَّفَرِ عَنِ  
الشَّعْبِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ عَدِيًّا بْنَ حَاتِمَ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُغَرَّضِ  
فَقَالَ: ((إِذَا أَصَبْتَ بِعَذْنَهُ فَكُلْنِ، فَإِذَا  
أَصَابَ بِعَرْضِهِ فَقُلْنِ فَإِنْهُ وَقِيدٌ فَلَا  
تَأْكُلْ)). فَقَلَّتْ أَرْسِلُ كَلْبِيَ قَالَ: ((إِذَا  
أَرْسَلْتَ كَلْبَكَ وَسَمِّيَتْ فَكُلْنِ)). قَلَّتْ  
فَانِ أَكَلَ؟ قَالَ: ((فَلَا تَأْكُلْ. فَإِنْهُ لَمْ  
يُمْسِكْ عَلَيْكَ، إِنَّمَا أَمْسِكَ عَلَى نَفْسِهِ)).  
فَقَلَّتْ أَرْسِلُ كَلْبِيَ فَاجْدَعْتُهُ كَلْبًا أَخْرَى  
قَالَ: ((لَا تَأْكُلْ فَإِنْكَ إِنَّمَا سَمِّيَتْ عَلَى  
كَلْبِكَ وَلَمْ تُسَمْ عَلَى آخرَ)).

[راجح: ۱۷۵]

## جائے تو اس کا کیا حکم ہے؟

(۵۳۷) ہم سے قبیصہ بن عقبہ نے بیان کیا، کہا ہم سے سفیان ثوری نے بیان کیا ان سے منصور بن معتر نے، ان سے ابراہیم نجھی نے، ان سے ہمام بن حارث نے اور ان سے عدی بن حاتم بن شوہر نے بیان کیا کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم سکھائے ہوئے کہتے (شکار پر) چھوڑتے ہیں؟ آپ نے فرمایا کہ جو شکار وہ صرف تمہارے لیے رکھے اسے کھاؤ۔ میں نے عرض کیا اگرچہ کہتے شکار کو مار ڈالیں۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا (ہاں) اگرچہ مار ڈالیں! میں نے عرض کیا کہ ہم بے پر کے تیریا لکڑی سے شکار کرتے ہیں؟ آپ نے فرمایا کہ اگر ان کی دھار اس کو زخمی کر کے پھاڑ ڈالے تو کھاؤ لیکن اگر ان کے عرض سے شکار مارا جائے تو اسے نہ کھاؤ (وہ مردار ہے)

**لَشْكُر** جمیور علماء کا فتویٰ اس حدیث پر ہے اور ابو شعبہ والی حدیث جسے ابو داؤد نے روایت کیا، وہ ضعیف ہے اور یہ عدی بن شوہر کی حدیث قویٰ ہے۔ اس پر عمل کرنا اولیٰ ہے۔ حضرت عدی بن شوہر بھی اپنے باپ حاتم کی طرح سخاوت میں مشہور ہیں۔ یہ فتح مکہ کے سال مسلمان ہوئے اور یہ اپنی قوم سمیت اسلام پر ثابت قدم رہے اور عراق کی فتوحات میں شریک رہے پھر حضرت علی بن ابی طالب کے ساتھ رہے اور ۶۸ سال کی عمر پائی (فتح الباری)

## باب تیر کملان سے شکار کرنے کا بیان

اور امام حسن بصری رضی اللہ عنہ اور ابراہیم نجھی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ جب کسی شخص نے بسم اللہ کہہ کر تیریا تکوار سے شکار کو مارا اور اس کی وجہ سے شکار کا ہاتھ یا پاؤں جدا ہو گیا تو جو حصہ جدا ہو گیا وہ نہ کھاؤ اور باقی کھالو اور ابراہیم نجھی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ جب شکار کی گردن پر یا اس کے درمیان میں مارو تو کھا سکتے ہو اور اعمش نے زید سے روایت کیا کہ حضرت عبداللہ بن مسعود بن شوہر کی آل کے ایک شخص سے ایک نیل گائے بھڑک گئی تو حضرت عبداللہ بن شوہر نے ائمہ حکم دیا کہ جمل ممکن ہو سکے وہیں اسے زخم لگائیں (اور کہا کہ) گور خرا جو حصہ (مارتے وقت) کٹ کر گر گیا ہو اسے تم چھوڑ دو اور باقی کھا سکتے ہو۔

اس لیے کہ وہ کٹ کر گرنے والا حصہ زندہ جانور سے جدا کر دیا گیا اور دوسرا حدیث میں ہے کہ جو عضو زندہ جانور سے کٹ لیا جائے وہ عضو مزدرا ہے تو اس کا کھانا بھی حرام ہے۔

## بِعْرَضِهِ

۵۴۷۷ - حدثنا قبيصة، حدثنا سفيان عن منصور عن إبراهيم عن همام بن الحارث عن عدي بن حاتم رضي الله عنه، قال : قلت يا رسول الله، إنما نرسيل الكلاب المعلمه. قال : ((كل ما أمسكت عليه)). قلت : وإن قتلن. قال : (( وإن قتلن)). قلت : وإن نرمي بالمحارض قال : ((كل ما حرق وما أصاب بعرضيه فلا تأكلن)).

[راجع: ۱۷۵]

## ۴ - باب صَنِيدُ الْقَوْنِ

وقال الحسن وابراهيم: إذا ضرب صنيدا  
فيَانِه يَدْأُوْ رَجُلَ لَا تَأْكُلُه الْذِي بَانَ،  
وَتَأْكُلُ سَائِرَهُ . وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ: إِذَا ضرَبَتْ  
عُنْقَهُ أَوْ وَسْطَهُ فَكُلْنَهُ، وَقَالَ الْأَغْمَشُ عَنْ  
زَيْدٍ: اسْتَغْصِي عَلَى رَجُلٍ مِنْ آلِ عَبْدِ  
اللهِ حِمَارٍ، فَأَمْرَهُمْ أَنْ يَضْرِبُوهُ حَتَّى  
تَيَسِّرَ، ذَعْوا مَا سَقَطَ مِنْهُ وَكُلُوهُ.

(۵۷۸) ہم سے عبد اللہ بن یزید مقبری نے بیان کیا، کہا ہم سے جیوہ بن شریع نے بیان کیا، کہا کہ مجھے ربیعہ بن یزید مشقی نے خبر دی، انہیں ابو ادریس عائذ اللہ خولانی نے، انہیں حضرت ابو شعلہ خشنی بنیش نے بیان کیا کہ میں نے عرض کیا اے اللہ کے نبی! ہم اہل کتاب کے گاؤں میں رہتے ہیں تو کیا ہم ان کے برتن میں کھا سکتے ہیں؟ اور ہم ایسی زمین میں رہتے ہیں جہاں شکار بست ہوتا ہے۔ میں تیر کمان سے بھی شکار کرتا ہوں اور اپنے اس کتے سے بھی جو سکھلیا ہوا نہیں ہے اور اس کتے سے بھی جو سکھلیا ہوا ہے تو اس میں سے کس کا کھانا میرے لیے جائز ہے۔ آپ نے فرمایا کہ تم نے جو اہل کتاب کے برتن کا ذکر کیا ہے تو اگر تمہیں اس کے سوا کوئی اور برتن مل سکے تو اس میں نہ کھاؤ لیکن تمہیں کوئی دوسرا برتن نہ ملے تو ان کے برتن کو خوب دھو کر اس میں کھا سکتے ہو اور جو شکار تم اپنی تیر کمان سے کرو اور (تیر پھینکتے وقت) اللہ کا نام لیا ہو تو (اس کا شکار) کھا سکتے ہو اور جو شکار تم نے غیر سدھائے ہوئے کتے سے کیا ہو اور شکار خود ذبح کیا ہو تو اسے کھا سکتے ہو۔

**لشیخ** اگر بغیر سکھلیا ہوا کتا کوئی شکار تمہارے پاس لائے بشرطیکہ وہ شکار زندہ تم کو مل جائے اور تم اسے خود ذبح کرو تو وہ تمہارے لیے حلال ہے ورنہ حلال نہیں اور غیر مسلموں کے برتوں میں اگر کھانا ہی پڑے تو ان کو خوب دھو کر پاک صاف کر لینا ضروری ہے تب وہ برتن مسلمانوں کے استعمال کے لیے جائز ہو سکتا ہے ورنہ ان کے برتوں کا کام میں لانا جائز نہیں ہے۔

### باب انگلی سے چھوٹے چھوٹے سنگ ریزے اور غلے مارنا

(۵۷۹) ہم سے یوسف بن راشد نے بیان کیا، کہا ہم سے وکیع اور یزید بن ہارون نے بیان کیا اور الفاظ حدیث یزید کے ہیں، ان سے کہم بن حسن نے، ان سے عبد اللہ بن بریدہ نے، حضرت عبد اللہ بن مغفل بنیش نے ایک شخص کو تنکری پھینکتے دیکھا تو فرمایا کہ تنکری نہ پھینکو کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے تنکری پھینکنے سے منع فرمایا ہے یا (انہوں نے بیان کیا کہ) آخر حضرت ﷺ نے تنکری پھینکنے کو پسند نہیں کرتے تھے اور کہا کہ اس سے نہ شکار کیا جا سکتا ہے اور نہ دشمن کو کوئی نقصان پہنچایا جا سکتا ہے البتہ یہ کبھی کسی کا دانت توڑ دیتی ہے اور

۵۴۷۸ - حدَّثَنَا عبدُ اللهِ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا حَيْثُوا قَالَ: أَخْبَرَنِي رَبِيعَةُ بْنُ يَزِيدَ الدَّمْشِقِيُّ عَنْ أَبِيهِ إِذْرِيسَ عَنْ أَبِيهِ ثَغْبَةَ الْخَعْسَنِيِّ قَالَ: قُلْتُ: يَا أَبَيَ اللَّهِ إِنَّا بِأَرْضٍ قَوْمٍ أَهْلَ كِتَابٍ، أَفَنَأَكُلُّ فِي آنِيهِمْ؟ وَبِأَرْضٍ صَنِيدُ أَصِيدُ بِقُوَسِيِّ وَبِكَلْبِي الَّذِي لَيْسَ بِمَعْلَمٍ وَبِكَلْبِي الْمَعْلَمِ، فَمَا يَصْنَلُهُ لَيْ؟ قَالَ: ((أَمَّا مَا ذَكَرْتَ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ، فَإِنْ وَجَدْتُمْ عَيْرَهَا فَلَا تَأْكُلُوا فِيهَا، وَإِنْ لَمْ تَجِدُوهَا فَاغْسِلُوهَا وَكُلُوْا فِيهَا). وَمَا صِدَّتْ بِقُوَسِكَ فَذَكَرْتَ اسْمَ اللَّهِ فَكُلْ، وَمَا صِدَّتْ بِكَلْبِكَ الْمَعْلَمِ. فَذَكَرْتَ اسْمَ اللَّهِ فَكُلْ، وَمَا صِدَّتْ بِكَلْبِكَ غَيْرَ مَعْلَمٍ فَادْرَكْتَ ذَكَارَهُ فَكُلْ)). [طرفاہ فی : ۵۴۸۸، ۵۴۹۶].

۵۴۷۹ - حدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ رَاشِدٍ حَدَّثَنَا وَكِبِيعٌ وَيَزِيدٌ بْنُ هَارُونَ وَاللَّفْظُ يَزِيدٌ عَنْ كَهْمَسِ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُعَفِّلٍ أَنَّهُ رَأَى رَجُلًا يَخْذِفُ فَقَالَ لَهُ: لَا تَخْذِفْ، فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنِ الْخَذْفِ أَوْ كَانَ يَنْكِرُهُ الْخَذْفَ. وَقَالَ: إِنَّهُ لَا يُصَادِ بِهِ صِنْدِ وَلَا يُنْكَأَ بِهِ عَدُوٌّ، وَلَكِنْهَا قَدْ تَكْسِرُ

آنکھ پھوڑ دیتی ہے۔ اس کے بعد بھی انہوں نے اس شخص کو کنکریاں پھینکتے دیکھا تو کما کہ میں رسول اللہ ﷺ کی حدیث تمہیں سنارہا ہوں کہ آپ نے کنکری پھینکنے سے منع فرمایا یا کنکری پھینکنے کو ناپسند کیا اور تم اب بھی پھینکے جا رہے ہو، میں تم سے اتنے دنوں تک کلام نہیں کروں گا۔

السِّنْ وَنَفِقَ الْعَيْنَ. ثُمَّ رَأَهُ بَعْدَ ذَلِكَ يَخْدِفُ فَقَالَ لَهُ: أَحَدُكُمْ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ نَهَى عَنِ الْحَذْفِ، أَوْ كَرِهَ الْحَذْفُ، وَأَنْتَ تَحْذِفُ؟ لَا أَكَلِمُكَ كَذَا وَكَذَا۔ [راجح: ۴۸۴۱]

**لشیخ** اس حدیث سے ظاہر ہو گیا کہ حدیث پر چلتا اور حدیث کے سامنے اپنی رائے قیاس کو چھوڑنا ایمان کا تقاضا ہے اور یہ صراط مستقیم ہے اللہ اسی پر قائم و دائم رکھے اور اسی راہ حدیث پر موت نصیب کرے۔ آمین۔

حافظ صاحب فرماتے ہیں۔ وفی الحديث جواز هجر ان من خالف السنة وترك کلامه ولا يدخل ذلك في النهي عن الہجر فوق ثلاث فانه يتعلق بمن هجر بحظ نفسه يعني اس سے ان لوگوں سے ترک سلام و کلام جائز ثابت ہوا جو سنت کی مخالفت کریں اور یہ عمل اس حدیث کے خلاف ہے ہو گا جس میں تین دن سے زیادہ ترک کلام کی مخالفت آئی ہے۔ اس لیے کہ وہ اپنے نفس کے لیے ہے اور یہ محبت سنت نبوی فداہ روی کے لیے۔ حق ہے یہی وہ صراط مستقیم ہے جس سے خدا ملے گا جیسا کہ علامہ طحطاوی نے مفصل بیان فرمایا ہے۔ فان قلت ما وقوفک على انك على صراط مستقيم وكل واحد من هذه الفرق يدعى انه عليه قلت ليس ذلك للادعاء والتشكيت باستعمالهم الوهم الفاصل والقول الزاعم بل بالنفل عن جهابذة هذه الصنعة وعلماء اهل الحديث الذين جمعوا صحاح الحديث في امور رسول الله صلى الله عليه وسلم واحواله وفعاله وحركاته وسكناته واحوال الصحابة والمهاجرين والانصار الذين اتبعوهم بحسن مثل الامام البخاري و مسلم وغيرهما من الثقات المشهورين الذين اتفق اهل الشرق والغرب على صحة ما اوردوه في كتبهم من امور النبي صلى الله عليه وسلم واصحابه رضي الله تعالى عنهم ثم بعد النقل ينظر الى الذى تمسک بهديهم وافتقرى اثرهم واهتدى بسیرهم فى الاصول والفروع فيحكم بأنه من الذين هم هم وهذا هو الفارق بين الحق والباطل المميز بين من هو على الصراط المستقيم وبين من هو على السبيل الذى على يمينه وشماله (طحطاوی حاشیۃ درمختار مطبوعۃ بولاقيا قاهرۃ، جلد: ۲، کتاب الذبائح، ص: ۳۵-۳۶) اگر تو کے کر تجھے اپنا صراط مستقیم پر ہونا کیسے معلوم ہو حالانکہ ان تمام فرقوں میں ہر ایک یہی دعویٰ کرتا ہے تو میں جواب دوں گا کہ یہ صرف دعویٰ کر لینے اور اپنے وہم و گمان کو سند بنا لینے سے مثبت نہیں ہو سکتا بلکہ اس پر وہ ہے جو علم منقول حاصل کرے اس فن کے ماہر علمائے الہدیث سے جن بزرگوں نے آخرین حضرت ﷺ کی صحیح احادیث جمع کیں جو آخرین حضرت ﷺ کے امور اور احوال اور حرکات و سکنات میں مروی ہیں اور جن بزرگوں نے صحابہ کرام انصار و مهاجرین کے حالات جمع کئے جنہوں نے ان کی احسان کے ساتھ یہروی کی جیسے کہ حضرت امام بخاری و حضرت امام مسلم وغیرہ ہیں جو شفہ لوگ تھے اور مشور تھے، جن بزرگوں کی وارد کی ہوتی مرفوع و موقوف احادیث کی صحت پر کل علماء مشرق و مغرب تفتیح ہیں۔ اس نقل کے بعد دیکھا جائے گا کہ ان محدثین کرام کے طریق کو معمبوط تھا نے والا اور ان کی پوری پوری اتباع کرنے والا اور تمام کلی و جزوی چھوٹے بڑے کاموں میں ان کی روشن پر چلنے والا کون ہے۔ اب جو فرق اس طریق پر ہو گا (یعنی احادیث رسول پر بطريق صحابہ بلا قید نہ ہب عمل کرنے والا) اس کی نسبت حکم کیا جائے گا کہ یہی جماعت وہ ہے جو صراط مستقیم پر ہے بس یہی وہ اصول ہے جو حق و باطل کے درمیان فرق کرنے والا ہے اور یہی وہ کسوٹی ہے جو صراط مستقیم پر ہیں ان میں اور ان میں جو اس کے دائیں باشیں ہیں، تمیز کر دیتی ہے۔

۶۔ باب مِنِ اقْتَنَى كَلْبًا لَيْسَ بِكَلْبٍ باب اس کے بیان میں جس نے ایسا کتا پالا جونہ شکار کے

### لیے ہو اور نہ مویشی کی حفاظت کے لیے

(۵۳۸۰) ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے عبد العزیز بن مسلم نے بیان کیا، ان سے عبد اللہ بن دینار نے بیان کیا، انہوں نے کہا کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سن کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جس نے ایسا کتاباً پالا جو نہ مویشی کی حفاظت کے لیے ہے اور نہ شکار کرنے کے لیے تو روزانہ اس کی نکیوں میں سے دو قیراط کی کمی ہو جاتی ہے۔

(۵۳۸۱) ہم سے کی بن ابراہیم نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم کو حظله بن ابی سفیان نے خبر دی، انہوں نے کہا کہ میں نے سالم سے نہ، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے نہ، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نہ، آپ نے فرمایا کہ شکاریوں اور مویشی کی حفاظت کی غرض کے سوا جس نے کتاباً تواں کے ثواب میں سے روزانہ دو قیراط کی کمی ہو جاتی ہے۔

حکیم کی حفاظت کرنے والا کتابی اسی میں داخل ہے یعنی اس میں گناہ نہیں ہے۔

(۵۳۸۲) ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے بیان کیا، کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی، انہیں نافع نے اور ان سے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے مویشی کی حفاظت یا شکار کی غرض کے سوا کسی اور وجہ سے کتاباً لاؤ اس کے ثواب سے روزانہ دو قیراط کی کمی ہو جاتی ہے۔

باب جب کتاباً شکار میں سے خود کھالے تو اس کا کیا حکم ہے؟ اور اللہ نے سورہ مائدہ میں فرمایا کہ ”آپ سے پوچھتے ہیں کہ کیا چیز کھالی ہمارے لیے حلال کی گئی ہے، آپ کہہ دیں کہ تم پر کل پاکیزہ جانور کھانے حلال ہیں اور تمہارے سدھائے ہوئے شکاری کتوں اور

### صیندِ آؤ ماشیۃ

۵۴۸۰ - حدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ،  
حدَّثَنَا عَبْدُ الْغَزِيرِ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ  
اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ  
أَقْتَلَ كَلْبًا لَّيْسَ بِكَلْبٍ مَاشِيَةً أَوْ ضَارِيَةً،  
نَفَصَ كُلُّ يَوْمٍ مِّنْ عَمَلِهِ قِيرَاطًا)).

[طرفاہ فی : ۵۴۸۲، ۵۴۸۱]

۵۴۸۱ - حدَّثَنَا الْمَكِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ  
أَخْبَرَنَا حَنْظَلَةُ بْنُ أَبِي سَفِيَّانَ قَالَ:  
سَمِعْتُ سَالِمًا يَقُولُ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ  
عُمَرَ يَقُولُ: سَمِعْتُ النَّبِيِّ ﷺ يَقُولُ:  
((مَنْ أَقْتَلَ كَلْبًا، إِلَّا كَلْبٌ ضَارٌ لِصِنْدِ آؤ  
كَلْبٌ مَاشِيَةٌ فَإِنَّهُ يَنْفَصِ منْ أَجْرِهِ كُلُّ يَوْمٍ  
قِيرَاطًا)). [راجع: ۵۴۸۰]

حکیم کی حفاظت کرنے والا کتابی اسی میں داخل ہے یعنی اس میں گناہ نہیں ہے۔

۵۴۸۲ - حدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ  
أَخْبَرَنَا مَالِكُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ  
عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ  
أَقْتَلَ كَلْبًا إِلَّا كَلْبٌ مَاشِيَةٌ أَوْ ضَارٌ نَفَصَ  
مِنْ عَمَلِهِ كُلُّ يَوْمٍ قِيرَاطًا)).

[راجع: ۵۴۸۰]

۷ - بَابٌ إِذَا أَكَلَ الْكَلْبُ. وَقَوْلُهُ تَعَالَى:  
﴿يَسْأَلُونَكَ مَاذَا أَحْلٌ لَهُمْ فَلْ أَحْلٌ لَكُمُ  
الطَّيَّابَاتِ وَمَا عَلِمْتُمْ مِنَ الْجَوَارِ  
مُكَلَّبِينَ﴾: الصَّوَّابُ. الْكَوَافِرُ اجْتَرَحُوا:

جانوروں کا شکار بھی جو شکار پر چھوڑے جاتے ہیں۔ تم انہیں اس طریقہ پر سکھاتے ہو جس طرح تمیں اللہ نے سکھایا ہے سو کھاؤ اس شکار کو جسے (شکاری جانور یا اکت) تمہارے لیے پکڑ کر رکھیں، اللہ کے قول "یہیک اللہ حساب جلد کر دتا ہے۔" تک۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اگر کتنے شکار کا گوشت خود بھی کھالیا تو اس نے شکار کو نپاک کر دیا کیونکہ اس صورت میں اس نے خود اپنے لیے شکار کو روکا ہے اور اللہ تعالیٰ کا اسی سورہ میں فرمانا کہ تم انہیں سکھاتے ہو اس میں سے جو اللہ نے تمیں سکھایا ہے "اس لیے ایسے کتنا کو پیٹا جائے گا اور سکھایا جاتا رہے گا، یہاں تک کہ شکار میں سے وہ کھانے کی عادت چھوڑ دے۔ ایسے شکار کو ابن عمر رضی اللہ عنہ مکروہ سمجھتے تھے اور عطاہ نے کہا کہ اگر صرف شکار کا خون پی لیا ہو اور اس کا گوشت نہ کھلایا ہو تو تم کھا سکتے ہو۔

عطاء کا قول بھی احتیاط کے خلاف ہے لہذا یہ شکار سے بھی پر ہمیز مناسب ہے۔

(۵۲۸۳) ہم سے قتبیہ بن سعید نے بیان کیا، کہا ہم سے محمد بن فضیل نے بیان کیا، ان سے بیان بن بشر نے، ان سے شعبی نے اور ان سے حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ ہم لوگ ان کتوں سے شکار کرتے ہیں؟ آپ نے فرمایا کہ اگر تم اپنے سکھائے ہوئے کتوں کو شکار کے لیے چھوڑتے وقت اللہ کا نام لیتے ہو تو جو شکار وہ تمہارے لیے پکڑ کر لائیں اسے کھاؤ خواہ وہ شکار کو مار بھی ڈالیں۔ البتہ اگر کتاب شکار میں سے خود بھی کھائے تو اس میں یہ اندر ہے کہ اس نے یہ شکار خود اپنے لیے پکڑا تھا اور اگر دوسرا کے تھے کہ جسی کہ تمہارے کتوں کے سوا شکار میں شریک ہو جائیں تو نہ کھاؤ۔

یہ سدهائے ہوئے کتوں سے متعلق ہے اگر وہ شکار کو مار بھی ڈالیں مگر خود کھانے کو منہ نہ ڈالیں تو وہ جانور کھلایا جا سکتا ہے مگر ایسے سدهائے ہوئے کے آج کل عنقا بین الامائے اللہ۔

باب جب شکار کیا ہوا جانور شکاری کو دو یا تین دن کے بعد  
ملے تو وہ کیا کرے؟

اکتسیوا ﴿تَعْلَمُونَهُنْ مِمَّا عَلِمْكُمُ اللَّهُ،  
فَكُلُوا مِمَّا أَنْسَكْنَ اللَّهُ عَلَيْكُمْ - إِلَى فَوْلِهِ -  
سَرِيعُ الْحِسَابِ﴾۔ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ : إِنَّ  
أَكْلَ الْكَلْبَ فَقَدْ أَفْسَدَهُ، إِنَّمَا أَنْسَكَ  
عَلَى نَفْسِهِ، وَاللَّهُ يَقُولُ : ﴿تَعْلَمُونَهُنْ مِمَّا  
عَلِمْكُمُ اللَّهُ فَضَرَبَ وَتَعْلَمُ حَتَّى يَنْزَعَ  
وَكَرْهَهُ ابْنُ عَمْرٍ. وَقَالَ عَطَاءٌ إِنْ شَرِبَ  
الْمَدْمَ وَلَمْ يَأْكُلْ فَكَلَّ.

عطاء کا قول بھی احتیاط کے خلاف ہے لہذا یہ شکار سے بھی پر ہمیز مناسب ہے۔ ۵۴۸۳ حدثنا قبیۃ بن سعید حدثنا محمد بن فضیل عن بیان عن الشعبی عن عدی بن حاتم قال: ((سألت رسول الله قلت: إنا فزمن نصید بهدو الكلاب، فقال: ((إذا أرسلت كلابك المعلمة وذكرت اسم الله فكلن، مما أنسنك علیکم وإن قتلن إلا أن يأكلن الكلب، فإنني أخاف أن يكون إنما أنسكه على نفسيه، وإن خالطها كلاب من غيرها فلا تأكلن)). [راجع: ۱۷۵]

۸- باب الصید إذا غاب عنه  
يُومين أو ثلاثة

(۵۳۸۴) ہم سے موکی بن اسماعیل نے بیان کیا، کہا ہم سے ثابت بن یزید نے بیان کیا، کہا ہم سے عاصم بن سلیمان نے بیان کیا، ان سے شعبی نے، ان سے عدی بن حاتم بن شہر نے کہ بنی کرمہ شہبی نے فرمایا جب تم نے اپنا کتاب شکار پر چھوڑا اور بسم اللہ بھی پڑھی اور کتنے شکار پکڑا اور اسے مارڈال تو اسے کھاؤ اور اگر اس نے خود بھی کھایا ہو تو تم نہ کھاؤ کیونکہ یہ شکار اس نے اپنے لیے پکڑا ہے اور اگر دوسرے کتے جن پر اللہ کا نام نہ لیا گیا ہو، اس کتے کے ساتھ شکار میں شریک ہو جائیں اور شکار پکڑ کر مارڈالیں تو ایسا شکار نہ کھاؤ کیونکہ تمہیں معلوم نہیں کہ کس کتے نے مارا ہے اور اگر تم نے شکار پر تیر مارا پھر وہ شکار تمہیں دویا تین دن بعد ملا اور اس پر تمہارے تیر کے نشان کے سوا اور کوئی دوسرا نشان نہیں ہے تو ایسا شکار کھاؤ لیکن اگر وہ پانی میں گر گیا ہو تو نہ کھاؤ۔

(۵۳۸۵) اور عبد الاعلیٰ نے بیان کیا، ان سے داؤد بن ابی یاسر نے، ان سے عامر شعبی نے اور ان سے حضرت عدی بن حاتم بن شہر نے کہ انہوں نے بنی کرمہ شہبی سے عرض کی کہ وہ شکار تیر سے مارتے ہیں پھر دو یا تین دن پر اسے ملاش کرتے ہیں، تب وہ مردہ حالت میں ملتا ہے اور اس کے اندر ان کا تیر گھسا ہوا ہوتا ہے۔ آنحضرت شہبی نے فرمایا کہ اگر تو چاہے تو کھا سکتا ہے۔

یہ اسی صورت میں کہ شکار بدبو دار نہ ہوا: وورن پھر وہ کھانا مناسب نہیں ہے۔

### باب شکاری جب شکار کے ساتھ دوسرا کتاب پائے تو وہ کیا کرے؟

(۵۳۸۶) ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا، کہا ہم سے شعبہ نے بیان کیا، ان سے عبد اللہ بن ابی السفر نے، ان سے عامر شعبی نے اور ان سے حضرت عدی بن حاتم بن شہر نے بیان کیا کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں (شکار کے لیے) اپنا کتاب چھوڑتے وقت بسم اللہ پڑھ لیتا ہوں۔ آپ نے فرمایا کہ جب کتاب چھوڑتے وقت بسم اللہ پڑھ لیا ہو

۵۴۸۴ - حدَثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ  
حدَثَنَا ثَابِتُ بْنُ يَزِيدَ حَدَثَنَا عَاصِمٌ عَنْ  
الشَّعْبِيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
عَنْ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِذَا أَرْسَلْتَ كَلْبَكَ  
وَسَمِّيَتْ فَأَمْسِكْ وَقَلْ فَكُلْ وَإِنْ أَكَلْ فَلَا  
تَأْكُلْ، فَإِنَّمَا أَمْسِكَ عَلَى نَفْسِهِ). وَإِذَا  
خَالَطَ كَلَابًا لَمْ يُذْكُرْ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهَا  
فَأَمْسِكْ وَقَلْ فَلَا تَأْكُلْ، فَإِنَّكَ لَا تَدْرِي  
أَيُّهَا قَلْ). وَإِنْ رَمَتِ الصَّيْدَ فَوَجَدْنَاهُ بَعْدَ  
يَوْمٍ أَوْ يَوْمَيْنِ لَيْسَ بِهِ إِلَّا أَثْرٌ سَهْمِكَ  
فَكُلْ. وَإِنْ وَقَعَ فِي الْمَاءِ فَلَا تَأْكُلْ).

[راجع: ۱۷۵]

۵۴۸۵ - وَقَالَ عَبْدُ الْأَمْرَى عَنْ دَاؤَدَ  
عَنْ غَامِرٍ عَنْ عَدِيِّ أَنَّهُ قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَرْمِي الصَّيْدَ فَيَفْقَرُ أَثْرُهُ  
إِلَيْوْمَيْنِ وَالثَّلَاثَةَ ثُمَّ يَجِدُهُ مَيْتًا وَفِيهِ سَهْمٌ  
قَالَ: ((يَأْكُلُ إِنْ شَاءَ)).

[راجع: ۱۷۵]

### ۹- بَابِ إِذَا وَجَدَ مَعَ الصَّيْدِ كَلْبًا

آخر

۵۴۸۶ - حدَثَنَا آدُمُ حَدَثَنَا شَعْبَةُ عَنْ  
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي السَّفَرِ عَنْ الشَّعْبِيِّ عَنْ  
عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ: قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ،  
إِنِّي أَرْسَلْ كَلْبَيِّ وَأَسَمِيِّ، فَقَالَ النَّبِيُّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إِذَا أَرْسَلْتَ

اور پھر وہ کشاور پکڑ کے مارڈا لے اور خود بھی کھا لے تو ایسا شکار نہ کھاؤ کیونکہ یہ شکار اس نے خود اپنے لیے پکڑا ہے۔ میں نے کہا کہ میں کشاور پر چھوڑتا ہوں لیکن ان کے ساتھ دوسرا کتابی مجھے ملتا ہے اور مجھے یہ معلوم نہیں کہ کس نے شکار پکڑا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ ایسا شکار نہ کھاؤ کیونکہ تم نے اپنے کتے پر بسم اللہ پڑھی ہے دوسرے کتے پر نہیں پڑھی اور میں نے آپ سے بے پر کے تیریا لکڑی سے شکار کا حکم پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ اگر شکار نوک کی دھار سے مرا ہو تو کھا لیکن اگر تو نے اس کی چوڑائی سے اسے مارا ہے تو ایسا شکار بوجھ سے مرا ہے پس اسے نہ کھا۔

کلبک و سمیت فائدہ فقتل فاکل فلا تاکل، فإنما أمسك على نفسيه). قلت: إني أزسل كلبي أجد معه كلبا آخر لا أذري أيهما أحذه، فقال: ((لا تاکل، فإنما سميت على كلبك ولم تسم على غيره)). وسائله عن صيد المغراض ف قال: ((إذا أصبت بحده فكلن وإذا أصبت بعرضيه فقتل فإنه وقيده فلا تاکل)). [راجع: ۱۷۵]

**لشیخ** وہ موقع، مردار ہے۔ مزید تفصیلات پسلے گزر چکی ہیں۔ حضرت حافظ صاحب فرماتے ہیں وفیہ تحریم اکل الصید الذی اکل الكلب منه ولو كان الكلب معلمًا (فع) اگر سدھالیا ہو! کتنا یکوں نہ ہو جب وہ شکار سے کھا لے تو وہ شکار کھانا حرام ہو جاتا ہے۔ لفظ کلبک کی اضافت سے سدھالیا ہوا کتا خریدنا پہنچا جائز ثابت ہوتا ہے (فتح)

#### ۱۰ - باب ما جاءَ فِي التَّصِيدِ

**لشیخ** اس باب کو لا کر حضرت امام الجعفرین نے یہ ثابت فرمایا ہے کہ شکار کرنا مباح ہے اور اس پر اتفاق ہے مگر جو محض کھیل و تفرق کے لیے شکار کرے اور فرائض اسلامیہ سے غافل ہو جائے وہ مذموم ہے۔ اخرج الترمذی من حديث ابن عباس رفعه من مسكن البدایة جفا ومن اتبع الصید غفل يعني جو جگل میں مخفی آجائی ہے وہ جو شکار کے پیچھے لگا وہ غافل ہو جاتا ہے مگر یہ قاعدة کلیہ نہیں ہے کیونکہ اس کے خلاف بھی ہوتا ہے پس فرائض کار ہے احساس عالم کے مظاہر میں یہی صوفی کامقصد ہے یہی شارع کا ایما ہے۔

(۷) مجھ سے محمد بن سلام نے بیان کیا، کہا تم کو محمد ابن فضیل نے خردی، ان سے بیان بن بشر نے، ان سے عامر شعبی نے اور ان سے حضرت عذری بن حاتم بنویث نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ ہم اس قوم میں سکونت رکھتے ہیں جو ان کتوں سے شکار کرتی ہے۔ آپ نے فرمایا کہ جب تم اپنا سکھلیا ہو اکتا چھوڑو اور اس پر اللہ کا نام لے لو تو اگر وہ کتابتھارے لیے شکار لایا ہو تو تم اسے کھا سکتے ہو لیکن اگر کتبے نے خود بھی کھالیا ہو تو وہ شکار نہ کھاؤ کیونکہ اندیشہ ہے کہ اس نے وہ شکار خود اپنے لیے پکڑا ہے اور اگر اس کتبے کے ساتھ کوئی دوسرا کتابی شکار میں شریک ہو جائے تو پھر شکار نہ کھاؤ۔

۵۴۸۷ - حدثی مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنِي أَبْنُ فَضِيلٍ عَنْ بَيَانٍ عَنْ عَامِرٍ عَنْ عَدَيِّ بْنِ حَاتِمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَلَّتْ: إِنَّا قَوْمٌ نَصْبَدُ بِهِنْدِ الْكَلَابِ. فَقَالَ: ((إِذَا أَرْسَلْتَ كِلَابَكَ الْمُقْلَمَةَ وَذَكَرْتَ اسْمَ اللَّهِ فَكُلْنِي مِمَّا أَمْسَكْنَ عَلَيْكَ، إِلَّا أَنْ يَاكُلَ الْكَلَبُ فَلَا تَاكُلْ، فَإِنِّي أَخَافُ أَنْ يَكُونَ إِنَّمَا أَمْسَكَ عَلَى نَفْسِهِ، وَإِنْ خَالَطَهَا كَلْبٌ مِنْ غَيْرِهَا فَلَا تَاكُلْ)). [راجع: ۱۷۵]

(۵۲۸۸) ہم سے ابو عاصم نبیل نے بیان کیا، ان سے حیوہ بن شرتع نے (دوسری صد) اور حضرت امام بخاری رضی اللہ عنہ نے کہا، مجھ سے احمد بن الی رجاء نے بیان کیا، ان سے سلمہ بن سلیمان نے بیان کیا، ان سے عبد اللہ بن المبارک نے بیان کیا، ان سے حیوہ بن شرتع نے بیان کیا کہ میں نے رہیعہ بن یزید مشقی سے سنا، کما کہ مجھے ابو اور لیں عائز اللہ نے خبر دی، کما کہ میں نے حضرت ابو عثیمہ خشی بن عثمان سے سنا، انسوں نے بیان کیا کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ؟ ہم اہل کتاب کے ملک میں رہتے ہیں اور ان کے برتن میں کھاتے ہیں اور ہم شکار کی زمین میں رہتے ہیں، جمل میں اپنے تیر سے شکار کرتا ہوں اور اپنے سرحدائے ہوئے کتے سے شکار کرتا ہوں اور ایسے کتوں سے بھی جو سرحدائے ہوئے نہیں ہوتے تو اس میں سے کیا چیز ہمارے لیے جائز ہے؟ آپ نے فرمایا تم نے جو یہ کہا ہے کہ تم اہل کتاب کے ملک میں رہتے ہو اور ان کے برتن میں بھی کھاتے ہو تو اگر تمہیں ان کے برتوں کے سوا دوسرے برتن مل جائیں تو ان کے برتوں میں نہ کھاؤ لیکن ان کے برتوں کے سوا دوسرے برتن نہ ملیں تو انہیں دھوکہ پھر ان میں کھاؤ اور تم نے شکار کی سرزی میں کا ذکر کیا ہے تو جو شکار تم اپنے تیر سے مارو اور تیر چلاتے وقت اللہ کا نام لیا ہو تو اسے کھاؤ اور جو شکار تم نے اپنے سرحدائے ہوئے کتے سے کیا ہو اور اس پر اللہ کا نام لیا ہو تو اسے کھا اور جو شکار تم نے اپنے بلا سرحدائے کتے سے کیا ہو اور اسے ذبح بھی خود ہی کیا ہو تو اسے بھی کھاؤ۔

(۵۲۸۹) ہم سے مدد نے بیان کیا، کہا ہم سے سیجی بن سعید قطان نے بیان کیا، ان سے شعبہ نے بیان کیا، ان سے هشام بن زید نے بیان کیا اور ان سے حضرت انس بن مالک بن عثمان نے بیان کیا کہ مرال قصر ان (کہ کے قریب ایک مقام) میں ہم نے ایک خرگوش کو ابھارا لوگ اس کے پیچے دوڑے گرنہ پایا پھر میں اس کے پیچے لگا اور میں نے اسے پکڑ لیا اور اسے حضرت ابو علیہ بن عثمان کے پاس لایا، انسوں نے نبی

۵۴۸۸ - حدثنا أبو عاصم عن حبيبة بن شريح و حدثني أحمده بن أبي رجاء حدثنا سلمة بن سليمان عن ابن المبارك عن حبيبة بن شريح قال: سمعت ربيعة بن نزيد الدمشقي قال: أخبرني أبو إدريس عائذ الله قال: سمعت أبي ثعلبة الخشنبي رضي الله عنه يقول: أنت رسول الله فقلت يا رسول الله، إنما بأرض قوم أهل الكتاب، تأكل في آيتهم، وأرض صنيد أصياد بقوسي، وأصياد بكلبي المعلم والذى ليس معلمًا، فأخبرني ما الذي يحل لنا من ذلك؟ فقال: ((أما ما ذكرت أنك بأرض قوم أهل الكتاب تأكل في آيتهم، فإن وجدتهم غير آيتهم فلا تأكلوا فيها، وإن لم تجدوا فاغسلوها ثم كلوا فيها وأما ما ذكرت أنك بأرض صنيد، فما صدلت بقوسي فاذكر اسم الله ثم كل، وما صدلت بكلبي المعلم فاذكر اسم الله ثم كل، وما صدلت بكلبي الذي ليس معلمًا فادرخت ذكائه فكل)). [راجع: ۵۴۷۸]

۵۴۸۹ - حدثنا مسدد حدثنا يحيى عن شعبة قال: حدثني هشام بن زيد عن أنس بن مالك رضي الله عنه قال: انفتحنا أربنا بمنطقة الظهران فسعوا عليها حتى لفروا، فسعى علىها حتى أخذتها، فجئت بها إلى أبي طلحة، فبعث إلى

کرم ﷺ کی خدمت میں اس کا کوٹھا اور دونوں رانیں بھجیں تو آپ نے انہیں قبول فرمایا۔

معلوم ہوا کہ خرگوش کھانا درست ہے اکثر علماء کا یہی فتویٰ ہے۔

(۵۳۹۰) ہم سے اسماعیل نے بیان کیا، کما کہ مجھ سے امام مالک نے بیان کیا، ان سے عمر بن عبد اللہ کے غلام ابوالنصر نے، ان سے ابو قادہ بن شہر کے غلام نافع نے اور ان سے حضرت ابو قادہ بن شہر نے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے پھر وہ مکہ کے راستے میں ایک جگہ پر اپنے بعض ساتھیوں کے ساتھ جو احرام باندھے ہوئے تھے پچھے رہ گئے خود ابو قادہ بن شہر احرام سے نہیں تھے اسی عرصہ میں انہوں نے ایک گور خرد لیکھا اور (اسے شکار کرنے کے ارادہ سے) اپنے گھوڑے پر بیٹھ گئے۔ اس کے بعد اپنے ساتھیوں سے (جو محروم تھے) کوڑا مانگا لیکن انہوں نے دینے سے انکار کیا پھر انہی زیہ مانگا لیکن اسے بھی اٹھانے کے لیے وہ تیار نہیں ہوئے تو انہوں نے وہ خود اٹھایا اور گور خر پر حملہ کیا اور اسے شکار کر لیا پھر بعض نے تو اس کا گوشت کھایا اور بعض نے کھانے سے انکار کیا۔ اس کے بعد جب وہ آخرحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو اس کا حکم پوچھا آپ نے فرمایا کہ یہ تو ایک کھانا تھا جو اللہ نے تمہارے لیے میریا کیا تھا۔

[راجح: ۱۸۲۱] حالت احرام میں کسی دوسرے کا شکار کیا ہو جائز کھانا جائز ہے۔

(۵۳۹۱) ہم سے اسماعیل نے بیان کیا، کما کہ مجھ سے امام مالک نے بیان کیا، ان سے زید بن اسلم نے، ان سے عطاء بن یمار نے اور ان سے حضرت ابو قادہ بن شہر نے اسی طرح روایت کیا البته اس روایت میں یہ لفظ زیادہ ہے کہ آخرحضرت ﷺ نے پوچھا تھا کہ تمہارے پاس اس کا کچھ گوشت بچا ہوا ہے یا نہیں۔

[راجح: ۱۸۲۱] ان جملہ احادیث کے لانے کا مقصد یہ بتانا ہے کہ شکار کو مشغله کے طور پر اختیار کرنا جائز ہے مگر یہ مشغله ایمانہ ہو کہ فرانس اسلامیہ کی ادائیگی میں سنتی کرنے کا بب بن جائے۔ اس صورت میں یہ مشغله بہتر نہ ہو گا۔

۱۱- باب التصیید علی الجبال  
اس بب کے لانے سے حضرت امام بخاری رضی اللہ عنہ کی غرض یہ ہے کہ شکار کے لیے پہاڑوں پر چڑھا مختلط اخalta یا گھوڑے کو ہائک

النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُوَرْكَهَا وَ فَحِذَنِيهَا، فَقَبْلَهُ.

۵۴۹۰ - حدَثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي الْمُضْرِبِ مَوْلَى عَمَّ رَبِيعَ الدِّينِ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّهُ كَانَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ، حَتَّىٰ إِذَا كَانَ بِعَضُ طَرِيقٍ مَكْتَأً تَحْلَفَ مَعَ أَصْحَابِهِ لَهُ مُحْرِمٌ، وَهُوَ غَيْرُ مُحْرِمٍ، فَرَأَى جَمَارًا وَخَشِيبًا، فَاسْتَوَى عَلَى فَرَسِيهِ ثُمَّ سَأَلَ أَصْحَابَهُ أَنْ يَنْأَوْلُوهُ سَوْطًا فَأَبَوَا، فَسَأَلَهُمْ رَمْحَةً فَأَبَوَا، فَأَخَذَهُ ثُمَّ شَدَ عَلَى الْجَمَارِ فَقَتَلَهُ، فَأَكَلَ مِنْهُ بَعْضُ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ وَأَبَيَ بَعْضَهُمْ، فَلَمَّا أَذْرَكُوا رَسُولَ اللَّهِ سَأَلَوْهُ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ ((إِنَّمَا هِيَ طُفْمَةً أَطْعَمَكُمُوهَا اللَّهُ)).

(۵۳۹۲) ہم سے تیجی بن سلیمان نے بیان کیا، کماکہ مجھ سے ابن وہب نے بیان کیا، انہیں عمرو نے خردی، ان سے ابوالنصر نے بیان کیا، ان سے ابو قادہ کے غلام نافع اور توامہ کے غلام ابو صالح نے کہ انہوں نے حضرت ابو قادہ رض سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ میں مکہ اور مدینہ کے درمیان راستے میں میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا۔ دوسرے لوگ تو احرام باندھے ہوئے تھے لیکن میں احرام میں نہیں تھا اور ایک گھوڑے پر سوار تھا۔ میں پہاڑوں پر چڑھنے کا برا عادی تھا پھر اچانک میں نے دیکھا کہ لوگ لپچائی ہوئی نظریوں سے کوئی چیز دیکھ رہے ہیں۔ میں نے جو دیکھا تو ایک گور خر تھا۔ میں نے ان سے پوچھا کہ یہ کیا ہے؟ لوگوں نے کہا ہمیں معلوم نہیں! میں نے کماکہ یہ تو گور خر ہے۔ لوگوں نے کماکہ جو تم نے دیکھا ہے وہی ہے۔ میں اپنا کوڑا بھول گیا تھا اس لیے ان سے کماکہ مجھے میرا کوڑا دے دو لیکن انہوں نے کماکہ ہم اس میں تمہاری کوئی مدد نہیں کریں گے (کیونکہ ہم محروم ہیں)، میں نے اتر کر خود کوڑا اٹھایا اور اس کے پیچھے سے اسے مارا، وہوں گر گیا پھر میں نے اسے ذبح کیا اور اپنے ساتھیوں کے پاس اسے لے کر آیا۔ میں نے کماکہ اب اٹھو اور اسے اٹھاؤ، انہوں نے کہا کہ ہم اسے نہیں چھوئیں گے۔ چنانچہ میں ہی اسے اٹھا کر ان کے پاس لایا۔ بعض نے تو اس کا گوشہ کھلایا لیکن بعض نے انکار کر دیا پھر میں نے ان سے کماکہ اچھا میں اب تمہارے لیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے رکنے کی درخواست کروں گا۔ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچا اور آپ سے واقعہ بیان کیا۔ آپ نے فرمایا کہ تمہارے پاس اس میں سے کچھ باقی بھی بجا ہے؟ میں نے عرض کیا جی ہاں۔ فرمایا کھاؤ کیونکہ یہ ایک کھانا ہے جو اللہ تعالیٰ نے تم کو کھلایا ہے۔

لئے سمجھنے حضرت ابو قادہ رض نے اپنے کو شکار کے لیے پہاڑوں پر چڑھنے کا مشائق تباہا ہے۔ یہی باب سے مطابقت ہے۔ توامہ وہ لڑکی جو جڑواں پیدا ہو۔ یہ امیہ بن خلف کی بیٹی تھی جو اپنے بھائی کے ساتھ جڑواں پیدا ہوئی تھی۔ اس لیے اس کا یہی نام پڑ گیا۔

۱۲ - باب قول اللہ تعالیٰ ﴿أَحِلَّ باب سورہ مائدہ کی اس آیت کی تفسیر کہ "حلال کیا گیا ہے"

لے جانا جائز درست ہے

٥٤٩٢ - حدثنا يحيى بن سليمان قال: حدثني ابن وهب أخبرنا عمرو أن أبا الصبر حدثه عن نافع مولى أبي قنادة وأبي صالح مولى التوامة سمعت أبا قنادة قال: كنت مع النبي ﷺ فيما بين مكة والمدينة وهم محظوظون وأنا رجل حل على فرس، وكنت رفأ على الجبال، فبينا أنا على ذلك إذ رأيت الناس متشوفين بشيء، فذهبت أنظر فإذا هو حمار وحش، فقلت لهم: ما هذا؟ قالوا: لا نذر، فقلت لهم: هو حمار وحش، فقالوا: هو ما رأيتم. وكنت نسيت سوطي، فقلت لهم: ناولوني سوطي فقالوا: لا نعينك عليه، فنزلت فأخذته، ثم ضربت في أثره، فلم يكن إلا ذاك حتى عقرته، فأتتني بهم فقلت لهم: قوموا فاختملو قالوا: لا نمسه، حتى جنتهكم به فإني نغضنه وأكل بعضهم، فقلت: أنا أستوقف لكم النبي ﷺ فادركته، فحدثته الحديث، فقال لي ((أبقي معك شيء منه؟)) فقلت: نعم. فقال: ((كُلُوا فهُو طُعم أطعمكمُها اللہ)).

[راجع: ۱۵۲۱]

## تمہارے لیے دریا کا شکار کھانا۔“

عمر بن الخطاب نے کہا کہ دریا کا شکار وہ ہے جو تم دیرینی جال وغیرہ سے شکار کیا جائے اور ”اس کا کھانا“ وہ ہے جسے پانی نے باہر پھیک دیا ہو۔ ابو بکر بن عثیمین نے کہا کہ جو دریا کا جانور مرکر پانی کے اوپر تیر کر آئے وہ حلال ہے۔ ابن عباس بن عثیمین نے کہا کہ ”اس کا کھانا“ سے مراد دریا کا مردار ہے، سوا اس کے جو بگڑ گیا ہو۔ بام، جھینگے مچھلی کو یہودی نہیں کھاتے، لیکن ہم (فراغت سے) کھاتے ہیں، اور نبی کرم مسیح کے محالی شرائع بنو بٹھونے کہا کہ ہر دریائی جانور مذبوح ہے، اسے ذبح کی ضرورت نہیں۔ عطا نے کہا کہ دریائی پرندے کے متعلق میری رائے ہے کہ اسے ذبح کرے۔ ابن جریج نے کہا کہ میں نے عطا بن ابی رباح نے پوچھا، کیا نرسوں کا شکار اور سیلاں کے گروں کا شکار بھی دریائی شکار ہے (کہ اس کا کھانا بلا ذبح جائز ہو) کہا کہ ہاں۔ پھر انہوں نے (دلیل کے طور پر) سورہ نحل کی اس آیت کی تلاوت کی کہ ”یہ دریا بست زیادہ میٹھا ہے اور یہ دوسرا دریا بست زیادہ کھارا ہے اور تم ان میں سے ہر ایک سے تازہ گوشت (مچھلی) کھاتے ہو اور حسن بن بٹھونے کے چڑے سے بنی ہوئی زین پر سوار ہوئے اور شعبی نے کہا کہ اگر میرے گھروالے مینڈک کھائیں تو میں بھی ان کو گلاؤں گا اور حسن بصری کچھوا کھانے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔ ابن عباس بن عثیمین نے کہا کہ دریائی شکار کھاؤ خواہ فرانی نے کیا ہو یا کسی یہودی نے کیا ہو یا مجوسی نے کیا ہو اور ابو درداء بنو بٹھونے کہا کہ شراب میں مچھلی ڈال دیں اور سورج کی دھوپ اس پر پڑے تو پھر وہ شراب نہیں رہتی۔

**لتشریح** حضرت امام بخاری رضی اللہ عنہ اس اثر کو اس لیے کہ مچھلی کے شراب میں ڈالنے سے وہی اثر ہوتا ہے جو شراب میں نک درست جانتے ہیں۔ بعضوں نے میں کو مکروہ رکھا ہے۔ میری اس کو کہتے ہیں کہ شراب میں نک اور مچھلی ڈال کر دھوپ میں رکھ دیں۔ قسطلانی نے کہا کہ یہاں امام بخاری رضی اللہ عنہ نے شافعیہ کا خلاف کیا ہے کیونکہ امام بخاری رضی اللہ عنہ کسی خاص محدث کے پیرو نہیں ہیں بلکہ جس قول کی دلیل قوی ہوتی ہے اس کو لے لیتے ہیں۔ آج کل اکثر مقلدین حضرت امام بخاری رضی اللہ عنہ کو شافعی کہہ کر گرتے ہیں۔ ان کی یہ بفوات ہر گز لائق توجہ نہیں ہیں۔ امام بخاری رضی اللہ عنہ پختہ الاحدیت اور کتاب و سنت کے قرع، تلقید جامد سے کوسوں دور خود فقیر اعظم د

## لکُمْ صَيْدُ الْبَحْرِ

وقَالَ عُمَرُ: صَيْدُهُ مَا أَصْطَبَيْدَ، وَطَعَامُهُ مَا رُمِيَ بِهِ۔ وَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: الطَّافِي حَلَالٌ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ : طَعَامُهُ مَيْتَةٌ، إِلَّا مَا قَلَّرْتُ مِنْهَا وَالْجَرِيُّ لَا تَأْكُلُهُ الْيَهُودُ، وَنَخْنُ نَأْكُلُهُ وَقَالَ شَرِيفُ صَاحِبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كُلُّ شَيْءٍ فِي الْبَحْرِ مَذْبُوحٌ۔ وَقَالَ عَطَاءً : أَمَا الطَّيْرُ فَأَرَى أَنْ يَذْبَحَهُ وَقَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: قُلْ لِعَطَاءِ صَيْدُ الْأَنْهَارِ وَقَلَّاتِ السَّيْلِ أَصْنِدَ بِحَرْ بُهْرٌ؟ قَالَ: نَعَمْ : ثُمَّ تَلَّا هَذَا عَذْبَ فَرَاتٍ. وَهَذَا مِلْحٌ أَجَاجٌ، وَمِنْ كُلِّ تَأْكُلُونَ لَخْمًا طَرِيْبًا وَرَكِبَ الْحَسَنَ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلَى سَرْجٍ مِنْ جَلُودِ كِلَابِ الْمَاءِ. وَقَالَ الشَّعْبِيُّ : لَوْ أَنَّ أَهْلِي أَكْلُوا الصَّفَادِعَ لَا طَعْمَتُهُمْ. وَلَمْ يَرَ الْحَسَنَ بِالسُّلْحَفَةَ بَأْسًا. وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: كُلُّ مِنْ صَيْدِ الْبَحْرِ، وَإِنْ صَارَهُ نَصْرَانِيُّ أَوْ يَهُودِيُّ أَوْ مَجْوِسِيُّ. وَقَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ فِي الْمُرْيِ: ذَبَحَ الْحَمْرَ النَّبِيَّنَ وَالشَّمْسَ.

مجتہد معلم تھے۔

حضرت امام شعبی کا نام عامر بن شرجیل بن عبد ابو عمرو شعبی جیسی ہے۔ مثبت و ثقہ و امام بزرگ مرتبہ تابعی ہیں۔ پانچ سو صحابہ کرام کو دیکھا۔ اڑتالیس صحابہ سے احادیث روایت کی ہیں۔ سہے کاہ میں پیدا ہوئے اور سنہ ۷۰ھ کے لگ بھگ میں وفات پائی۔ امام شعبی حضرت امام ابو حیفہ رضی اللہ عنہ کے سب سے بڑے استاد اور ابراہیم نجاشی کے ہم عصر ہیں۔ امام شعبی احکام شرعیہ میں قیاس کے قائل نہ تھے۔ ان کے علم و کرم کا یہ عالم تھا کہ رشتہ داری میں جس کے متعلق ان کو معلوم ہو جاتا کہ وہ قرض دار ہو کر مرے ہیں تو ان کا قرض خود ادا کر دیتے۔ امام شعبی نے بھی اپنے کسی غلام و لوڈی کو زد کوب نہیں کیا۔ کوفہ کے اکثر علماء کے برخلاف حضرت عثمان و حضرت علی رضی اللہ عنہما ہر دو کے بارے میں اچھا عقیدہ رکھتے تھے۔ فتویٰ دینے میں نہایت محظا تھے۔ ان سے جو مسئلہ پوچھا جاتا اگر اس کے بارے میں ان کے پاس کوئی حدیث نہ ہوتی تو لا ادری میں نہیں جانتا کہ دیا کرتے۔ اعشش کا بیان ہے کہ ایک شخص نے امام شعبی سے پوچھا کہ امیں کی یہوی کا کیا نام ہے۔ امام شعبی نے کہا کہ داک عرس مشهدہ مجھے اس شادی میں شرکت کا اتفاق نہیں ہوا تھا۔ ایک مرتبہ خراسان کی میم پر قتبیہ بن مسلم بالی امیر الجاہلین کے ساتھ جادو میں شریک ہوئے اور کارہائے نمایاں انجم دیئے۔ عبدالملک نے امام شعبی کو شاہزاد کے پاس سفر برنا کر بھجا تھا۔ (تذكرة المغاظ، ج: ۱/ ص ۲۵۴)

(۵۲۹۳) ہم سے مدد نے بیان کیا، کہا ہم سے تیکی قحطان نے بیان

کیا، ان سے ابن جریر نے کہا کہ مجھے عرونے خبر دی اور انہوں نے جابر بن ثابت سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ ہم غزوہ خطب میں شریک تھے، ہمارے امیر الجیش حضرت ابو عبیدہ بن شوشہ تھے۔ ہم سب بھوک سے پیتاب تھے کہ سمندر نے ایک مردہ مچھلی باہر پیٹکی۔ اسی مچھلی دیکھی نہیں گئی تھی۔ اسے غیر کرتے تھے، ہم نے وہ مچھلی پندرہ دن تک کھائی۔ پھر ابو عبیدہ بن شوشہ نے اس کی ایک ہڈی لے کر (کھڑی کر دی) تو وہ اتنی اوپنجی تھی کہ ایک سوار اس کے پیچے سے گز رگیا۔

[راجح: ۲۴۸۳] یہ غزوہ سنہ ۸ھ میں کیا گیا تھا۔ جس میں بھوک کی وجہ سے لوگوں نے پتے کھائے۔ اسی لیے اسے جیش الخطب کہا گیا۔

(۵۲۹۳) ہم سے عبد اللہ بن محمد مندی نے بیان کیا، کہا ہم کو سفیان ثوری نے خبر دی، ان سے عرونے دن بارے نہیں، انہوں نے جابر بن ثابت سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے تین سو سوار روانہ کئے۔ ہمارے امیر ابو عبیدہ بن شوشہ تھے۔ ہمیں قریش کے تجارتی قافلہ کی نقل و حرکت پر نظر رکھنی تھی پھر (کھانا ختم ہو جانے کی وجہ سے) ہم سخت بھوک اور فاقہ کی حالت میں تھے۔ نوبت یہاں تک پانچ گھنی تھی کہ ہم سلم کے پتے (خطب) کما کر وقت گزارتے تھے۔ اسی لیے اس مم کا نام ”جیش الخطب“ پڑ گیا اور سمندر نے ایک مچھلی باہر ڈال دی۔ جس کا

۵۴۹۳ - حدَّثَنَا مُسَدِّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: غَزَوْنَا جِيشَ الْخَبْطِ، أَبْوَ عَبِيدَةَ، فَجَعَلْنَا جُوَاعًا شَدِيدًا، فَأَلْقَى الْبَحْرُ حَوْتًا مَيَّاً لَمْ يُرَ مِثْلَهُ يُقَالُ لَهُ الْغَنْبَرُ، فَأَكَلَنَا مِنْهُ نِصْفَ شَهْرٍ، فَأَخَذَ أَبْوَ عَبِيدَةَ عَظِيمًا مِنْ عِظَامِهِ فَمَرَّ الرَّاكِبُ تَعْنَهُ.

۵۴۹۴ - حدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا سَفِيَّانَ عَنْ عَمْرِ وَقَالَ: سَمِعْتُ جَابِرًا يَقُولُ: بَعَثَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَمَائَةَ رَاكِبًا، وَأَمْرَنَا أَبْوَ عَبِيدَةَ نَرْصُدُ عِيرًا لِفَرِينِشِ، فَأَصَابَنَا جُوَاعًا شَدِيدًا حَتَّى أَكَلَنَا الْخَبْطَ فَسَمِّيَ جِيشَ الْخَبْطِ، وَأَلْقَى الْبَحْرُ حَوْتًا يُقَالُ لَهُ الْغَنْبَرُ: فَأَكَلَنَا نِصْفَ شَهْرٍ، وَأَدَهَنَا بُرَادَ كَهْ حَتَّى صَلَحَتْ

نام غیر تھا، ہم نے اسے آرہے مہینہ تک کھلایا اور اس کی چبی تل کے طور پر اپنے جسم پر ملی جس سے ہمارے جسم تدرست ہو گئے۔ بیان کیا کہ پھر ابو عبیدہ بن حوش بن اس کی ایک پسلی کی بڑی لے کر کھوئی کی تو ایک سوار اس کے نیچے سے گزرا گیا۔ ہمارے ساتھ ایک صاحب (قیس بن سعد بن عبادہ) تھے جب ہم بہت زیادہ بھوکے ہوئے تو انہوں نے یکے بعد دیگر تین اونٹ ذبح کر دیے۔ بعد میں ابو عبیدہ بن حوش بن اس سے منع کر دیا۔

کیونکہ سواریوں کے کم ہونے کا خطرہ تھا اور سفر میں سواریوں کا ہونا بھی ضروری ہے۔

### باب مُذْمِنِ کھانا جائز ہے

(۵۳۹۵) ہم سے ابوالولید نے بیان کیا، انہوں نے کہا تم سے شعبہ بن جاج نے بیان کیا، ان سے ابویغفور نے بیان کیا کہ میں نے حضرت عبد اللہ بن ابی او فی رضی اللہ عنہما سے سنا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سات یا چھ غزووں میں شریک ہوئے۔ ہم آپ کے ساتھ مُذْمِنِ کھاتے تھے۔ سفیان، ابو عوانہ اور اسرائیل نے ابویغفور سے بیان کیا اور ان سے ابن ابی او فی نے ”سلت غزوہ“ کے لفظ روایت کئے۔

مُذْمِنِ کھانا بلا تردود جائز ہے۔ یہ عظیم بھی ہے اور عذاب بھی ہے اور عذاب بھی کھیتیں بہاد ہو جاتی ہیں۔ الاما شاء اللہ۔

### باب مجوسیوں کا برتن استعمال کرنا اور حربدار کا کھانا کیسا ہے؟

(۵۳۹۶) ہم سے ابو عاصم نبیل نے بیان کیا، ان سے جیوه بن شریع نے بیان کیا، انہوں نے کہا کہ مجھ سے ربیعہ بن یزید و مشقی نے بیان کیا، انہوں نے کہا کہ مجھ سے ابو اور لیں خولانی نے بیان کیا، انہوں نے کہا کہ مجھ سے حضرت ابو شعلہ خشی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور کما یا رسول اللہ! ہم اہل کتاب کے ملک میں رہتے ہیں اور ان کے برتوں میں کھلتے ہیں اور ہم شکار کی زمین میں رہتے ہیں اور میں اپنے تم کملن سے بھی شکار کرتا ہوں اور سرہانے ہوئے کتے سے اور بے سرہانے کتے سے بھی؟ آپ نے فرمایا تم نے جو یہ کہا ہے کہ تم اہل

آن جسمانہ، قال فَأَخَذَ أَبُو عَيْنَةَ ضِلَّاً مِنْ أَضْلَاعِهِ فَنَصَبَهُ فَمَرَّ الرَّاكِبُ تَحْتَهُ . وَكَانَ لِبَا رَجَلٌ فَلَمَّا اشْتَدَ الْحَوْنُ نَحَرَ ثَلَاثَ جَزَّا إِلَّا ثُمَّ ثَلَاثَ جَزَّا ثُمَّ نَهَاهُ أَبُو عَيْنَةَ .

[راجح: ۲۴۸۳]

### ۱۳ - باب أَكْلِ الْجَرَادِ

(۵۴۹۵) - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شَعْبَةُ عَنْ أَبِي يَغْفُورِ قَالَ : سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا ، قَالَ : غَرَّوْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ سَبْعَ غَرَّوَاتٍ ، أَوْ سِتًا كُنَّا نَأْكُلُ مَقْدَةَ الْجَرَادِ . قَالَ سُفِيَّانٌ : وَأَبُو عَوَانَةَ وَأَسْرَانِيلُ عَنْ أَبِي يَغْفُورِ عَنْ ابْنِ أَبِي أَوْفَى سَبْعَ غَرَّوَاتٍ .

مُذْمِنِ کھانا بلا تردود جائز ہے۔

### ۱۴ - باب آئِيَةِ الْمَجْوُسِ وَالْمَيْتَةِ

(۵۴۹۶) - حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ حَيْوَةِ بْنِ شُرَيْبٍ قَالَ : حَدَّثَنِي رَبِيعَةُ بْنُ يَزِيدَ الدَّمْشِقِيُّ ، حَدَّثَنِي أَبُو إِدْرِيسَ الْخَوَلَانِيُّ حَدَّثَنِي أَبُو ثَغْرَةَ الْخَشْنَيُّ قَالَ : أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَقَلَّتْ : يَا رَسُولَ اللَّهِ ، إِنَّا بِأَرْضِ أَهْلِ الْكِتَابِ ، فَنَأْكُلُ فِي آتِيهِمْ ؟ وَبِأَرْضِ صَنِيدِ أَصْبَدِ بَقْوَسِيِّ ، وَأَصْبَدِ بَكْلَبِيِّ الْمَعْلَمِ ، وَبِكَلَبِيِّ الْذِي لَيْسَ بِمَعْلَمٍ ، قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : (أَمَا مَا ذَكَرْتَ ،

کتاب کے ملک میں رہتے ہو تو ان کے برتوں میں نہ کھلایا کرو۔ البتہ اگر ضرورت ہو اور کھانا ہی پڑ جائے تو انہیں خوب دھولیا کرو اور جو تم نے یہ کہا ہے کہ تم شکار کی زمین میں رہتے ہو تو جو شکار تم اپنے تیر کمان سے کرو اور اس پر اللہ کا نام لیا ہو تو اسے کھاؤ اور جو شکار تم نے اپنے سدھائے ہوئے کتے سے کیا ہو اور اس پر اللہ کا نام لیا ہو وہ بھی کھاؤ اور جو شکار تم نے اپنے بلا سدھائے ہوئے کتے سے کیا ہو اور اسے خود ذبح کیا ہوا سے کھاؤ۔

أَنْكُمْ بِأَرْضِ أَهْلِ كِتَابٍ، فَلَا تَأْكُلُوا فِي آتِيهِمْ إِلَّا أَنْ لَا تَجِدُوا بَدْءًا فَاغْسِلُوهَا وَكُلُوا. وَأَمَّا مَا ذَكَرْنَا، أَنْكُمْ بِأَرْضِ صَيْدٍ، فَمَا صِدْنَتْ بِقُوَسِكَ فَادْكُرْ اسْمَ اللَّهِ وَكُلْ، وَمَا صِدْنَتْ بِكَلْبِ الْمُعْلَمِ فَادْكُرْ اسْمَ اللَّهِ وَكُلْ وَمَا صِدْنَتْ بِكَلْبِ الْذِي لَيْسَ بِمَعْلُمٍ فَادْرَكْنَتْ ذَكَارَهُ فَكُلُّهُ۔

[راجع: ۵۴۷۸]

اس آخری جملہ سے معلوم ہوا کہ مردار کا کھانا جائز نہیں ہے۔

**لشیخ** اہل کتاب کے برتوں سے وہ مراد تھے جن میں وہ لوگ حرام جانوروں کا گوشت پکاتے تھے اور وہ برتن جن میں وہ شراب پیتے تھے اس لیے ان کے استعمال سے منع کیا گیا اور سخت ضرورت کے وقت مجبوری میں ان کو خوب صاف کر کے استعمال کرنے کی اجازت دی گئی (فتح الباری)

(۵۳۹) ہم سے کلی بن ابراہیم نے بیان کیا، انہوں نے کہا کہ مجھ سے یزید بن ابی عبیدہ نے بیان کیا، ان سے سلمہ بن الاکوع رضا بن علی نے بیان کیا کہ فتح خیر کی شام کو لوگوں نے آگ روشن کی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کہ یہ آگ تم لوگوں نے کس لیے روشن کی ہے؟ لوگوں نے بتایا کہ گدھے کا گوشت ہے۔ آپ نے فرمایا کہ ہانڈیوں میں جو کچھ (گدھے کا گوشت) ہے اسے پھینک دو اور ہانڈیوں کو توڑو۔ ایک شخص نے کھڑے ہو کر کہا ہانڈی میں جو کچھ گوشت وغیرہ ہے اسے ہم پھینک دیں اور برتن دھولیں؟ آپ نے فرمایا کہ یہ بھی کر سکتے ہو۔

۵۴۹۷ - حدثنا المکیُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ أَبِي عَبِيدَ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوعِ قَالَ : لَمَّا أَمْسَوْا يَوْمَ فَطَحُوا خَيْرَ أَوْقَدُوا النَّبَرَانَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : ((عَلَى مَا أَوْقَدْتُمْ هَذِهِ النَّبَرَانِ؟)) قَالُوا: لَحُومُ الْحُمْرِ الْأَنْسَيَّةِ قَالَ: ((أَفَرِيقُوا مَا فِيهَا، وَأَكْسِرُوا قُدُورَهَا)). فَقَامَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ فَقَالَ: نُهْرِيقُ مَا فِيهَا وَنَفْسِلُهَا؟ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((أَوْ ذَاك)).

[راجع: ۲۴۷۷]

**لشیخ** اس حدیث سے حضرت امام بخاری رضی اللہ عنہ نے باب کا مطلب یوں نکلا کہ گدھا چونکہ حرام تھا تو ذبح سے کچھ فائدہ نہ ہوا وہ مردار ہی رہا اور مردار کا حکم ہوا کہ جس ہانڈی میں مردار پکایا جائے وہ ہانڈی بھی توڑی جائے یاد ہو ڈالے۔

باب ذبح پر بسم اللہ پڑھنا اور جس نے اسے قصداً چھوڑ دیا

۱۵ - باب التسمیۃ علی الذیحۃ،

وَمَنْ تَرَكَ مُتَعَمِّدًا

ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اگر کوئی بسم اللہ پڑھنا بھول گیا تو کوئی حرج

قالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: مَنْ نَسِيَ فَلَا بَأْسَ وَقَالَ

نمیں ہے اور اللہ تعالیٰ کا فرمان ”اور نہ کھاؤ اس جانور کو جس پر اللہ کا نام نہ لیا گیا ہو اور بلاشبہ یہ نافرمانی ہے اور (کوئی نیک کام) بھول جانے والے کو فاسق نہیں کہا جا سکتا“ اور اللہ تعالیٰ کا قرآن میں فرمان اور بیشک شیاطین اپنے دوستوں کو پٹی پڑھاتے ہیں تاکہ وہ تم سے کٹ جتی کریں اور اگر تم ان کا کامانوں گے تو بالبته تم بھی مشرک ہو جاؤ گے۔

**لشیخ** گویا یہ آیت لا کر حضرت امام بخاری رض نے اس قول کو قوت دی کہ اگر بھول سے بسم اللہ ترک کرے تو جانور حلال ہی رہے گا کیونکہ بھول سے ترک کرنے والا نہ شیطان کا دوست ہو سکتا ہے۔

(۵۳۹۸) مجھ سے موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا، کہا ہم سے ابو عوانہ نے بیان کیا، ان سے سعید بن مسروق نے، ان سے عبایہ بن رفاء بن رافع نے اپنے دادا رافع بن خدیج سے، انہوں نے بیان کیا کہ ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ مقام ذی الخلیفہ میں تھے کہ (ہم) لوگ بھوک اور فاقہ میں بتلا ہو گئے پھر ہمیں (غیرمت میں) اونٹ اور بکریاں ملیں۔ آنحضرت ﷺ سب سے پیچھے تھے۔ لوگوں نے جلدی کی بھوک کی شدت کی وجہ سے (اور آنحضرت ﷺ کے تشریف لانے سے پسلے ہی غیرمت کے جانوروں کو ذبح کر لیا) اور ہانڈیاں پکنے کے لیے چڑھادیں پھر جب آنحضرت ﷺ وہاں پہنچے تو آپ نے حکم دیا اور ہانڈیاں اللہ دی گئیں پھر آنحضرت ﷺ نے غیرمت کی تقیم کی اور دس بکریوں کو ایک اونٹ کے برابر قرار دیا۔ ان میں سے ایک اونٹ بھاگ گیا۔ قوم کے پاس گھوڑوں کی کمی تھی لوگ اس اونٹ کے پیچھے دوڑے لیکن اس نے سب کو تھکا دیا۔ آخر ایک شخص نے اس پر تیر کا نشانہ کیا تو اللہ تعالیٰ نے اسے روک دیا اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ان جانوروں میں جنگلیوں کی طرح وحشت ہوتی ہے۔ اس لیے جب کوئی جانور بھڑک کر بھاگ جائے تو اس کے ساتھ ایسا ہی کیا کرو۔ عبایہ نے بیان کیا کہ میرے دادا (رافع بن خدیج رض) نے آنحضرت ﷺ سے عرض کیا کہ ہمیں اندریشہ ہے کہ کل ہمارا دشمن سے مقابلہ ہو گا اور ہمارے پاس چھریاں نہیں ہیں کیا ہم (دھاردار) لکڑی سے ذبح کر لیں۔ آپ نے فرمایا کہ جو چیز بھی خون بھارے اور (ذبح کرتے وقت) جانور

الله تعالیٰ ﷺ وَلَا تَأْكُلُوا مِمَّا لَمْ يَذْكُرْ أَسْمَهُ  
الله عَلَيْهِ وَإِنَّهُ لَفِسْقٌ  
فَاسِقًا۔ وَقَوْلُهُ ﷺ وَإِنَّ الشَّيَاطِينَ لَيُوْحُونُ  
إِلَى أُولَئِنَّهُمْ لِيُحَادِلُوكُمْ وَإِنَّ أَطْعَمُوهُمْ  
إِنْكُمْ لَمْ يُشْرِكُونَ  
).

5498 - حدثنا موسى بن إسماعيل حدثنا أبو عوانة عن سعيد بن مسروق عن عبایة بن رفاعة بن رافع عن جده رافع بن خديج قال: كنا مع النبي صلى الله عليه وسلم بذري الخليفة فأصاب الناس جوع، فأصبنا إبلًا وغنماً وكان النبي صلى الله عليه وسلم في آخريات الناس، فجعلوا فصبوا القدور، فدفع إليهم النبي صلى الله عليه وسلم فأمر بالقدور فاكتفت، ثم قسم فعدل عشرة من الغنم بغير فداء منها بغير، وكان في القوم خليل يسيرة، فطلبوا فأعياهم، فاهوى إليه رجل سهم فحبسه الله، فقال النبي صلى الله عليه وسلم ((إن بهذه البهائم أو أبداً كانوا أبداً الوحش، فما ند علىكم فاصبوا به هكذا)). قال: وقال جدي إنا لرجعوا أو نخاف أن نلقى العدوًّا غداً وليس معنا مدعى، أفتذهب بالقصب؟ فقال: ((ما أنهر الدم وذكر اسم الله عليه فكل ليس السن والظفر

وَسَأَخْبُرُكُمْ عَنْهُ أَمَا السُّنْنُ فَعَظِيمٌ وَأَمَا  
الْفُقْرُ فَمُدَى الْحَجَّةِ).

[راجع: ۲۴۸۸]

پر اللہ کا نام لیا ہو تو اسے کھاؤ اب تہ (ذنع کرنے والا آل) دانت اور ناخن  
نہ ہونا چاہیے۔ دانت اس لیے نہیں کہ یہ ہڈی ہے (اور ہڈی سے ذنع  
کرنا جائز نہیں ہے) اور ناخن اس لیے نہیں کہ جیشی لوگ ان کو  
چھری کی جگہ استعمال کرتے ہیں۔

اس باب کا مطلب اس لفظ سے لکھتا ہے و ذکر اسم اللہ علیہ۔ خنی نے اس ناخن اور دانت سے ذنع جائز رکھا ہے جو آدمی کے  
بدن سے جدا ہو گریہ صحیح نہیں ہے۔

### باب وہ جانور جن کو تھانوں اور بتوں کے نام پر فزع کیا گیا ہو ان کا کھانا حرام ہے

(۵۳۹۹) ہم سے معلیٰ بن اسد نے بیان کیا، کہا ہم سے عبد العزیز یعنی  
ابن المختار نے بیان کیا، انہیں مویٰ بن عقبہ نے خبر دی، کہما کہ مجھے  
سالم نے خبر دی، انہوں نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے سنا اور ان  
سے رسول اللہ ﷺ نے کہ آنحضرت علیہ السلام کی زید بن عمرو بن نوفل  
سے مقام بلدح کے نشیبی حصہ میں ملاقات ہوئی۔ یہ آپ پر دھی نازل  
ہونے سے پہلے کا زمانہ ہے۔ آپ نے وہ دستِ خوان جس میں گوشت  
تحاتھے ان لوگوں نے آپ کی ضیافت کے لیے پیش کیا تھا مگر ان پر ذنع  
کے وقت بتوں کا نام لیا گیا تھا، آپ نے اسے زید بن عمرو کے سامنے  
واپس فرمادیا اور آپ نے فرمایا کہ تم جو جانور اپنے بتوں کے نام پر ذنع  
کرتے ہو میں انہیں نہیں کھاتا، میں صرف اسی جانور کا گوشت کھاتا  
ہوں جس پر (ذنع کرتے وقت) اللہ کا نام لیا گیا ہو۔

**تفسیر** نص قرآن «(وَمَا أَهِلَّ لِغَيْرِ اللَّهِ)» (المائدۃ: ۳) سے ان تمام جانوروں کا گوشت حرام ہو جاتا ہے جو جانور غیر اللہ کے نام پر  
تقریب کے لیے نذر کر دیتے جاتے ہیں۔ اسی میں مدار کا بکرا اور سید سالار کے نام پر چھوڑا ہوا جانور بھی داخل ہے جیسا کہ  
اہل بدعت کا معمول ہے۔ بلدح جاڑی میں مکہ کے قریب ایک مقام ہے۔ روایت میں مذکورہ زید بن عمرو سعید بن زید کے والد ہیں اور  
سعید عشرہ میشوہ میں سے ہیں۔ رضی اللہ عنہم وارضاہم۔

### باب اس بارے میں کہ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ جانور کو اللہ ہی کے نام پر فزع کرنا چاہیے

(۵۵۰۰) ہم سے قتبیہ نے بیان کیا، کہا ہم سے ابو عوانہ نے، ان سے  
اسود بن قبس نے، ان سے جندب بن سفیان تکلی نے بیان کیا کہ ہم

### ۱۶- باب مَا ذُبِحَ عَلَى النُّصُبِ وَالْأَصْنَامِ

۵۴۹۹ - حدَّثَنَا مُقْلَى بْنُ أَسْدٍ حَدَّثَنَا  
عَبْدُ الْعَزِيزِ، يَعْنِي أَبْنَ الْمُخْتَارِ أَخْبَرَنَا  
مُوسَى بْنُ عَفْرَةَ قَالَ: أَخْبَرَنِي سَالِمُ اللَّهُ  
سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ يَحْدُثُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ  
اللَّهُ أَكْبَرَ أَنَّ رَبِيعَ زَيْدَ بْنَ عَمْرُو أَبْنَ نَفِيلٍ  
بِأَسْفَلِ بَلْدَحِ وَدَاكِ قَبْلَ أَنْ يُنْزَلَ عَلَى  
رَسُولِ اللَّهِ الْوَحْيُ، فَقَدِمَ إِلَيْ رَسُولِ  
اللَّهِ سَفَرَةً فِيهَا لَحْمٌ، فَأَتَى أَنْ يَأْكُلَ  
مِنْهَا، فَمَّا قَالَ: ((إِنِّي لَا أَكُلُّ مِمَّا تَذَبَّحُونَ  
عَلَى أَنْصَابِكُمْ، وَلَا أَكُلُّ إِلَّا مِمَّا ذُبِحَ  
أَسْمَ اللَّهِ عَلَيْهِ)).

**تفسیر** نص قرآن «(وَمَا أَهِلَّ لِغَيْرِ اللَّهِ)» (المائدۃ: ۳) سے ان تمام جانوروں کا گوشت حرام ہو جاتا ہے جو جانور غیر اللہ کے نام پر  
تقریب کے لیے نذر کر دیتے جاتے ہیں۔ اسی میں مدار کا بکرا اور سید سالار کے نام پر چھوڑا ہوا جانور بھی داخل ہے جیسا کہ  
اہل بدعت کا معمول ہے۔ بلدح جاڑی میں مکہ کے قریب ایک مقام ہے۔ روایت میں مذکورہ زید بن عمرو سعید بن زید کے والد ہیں اور  
سعید عشرہ میشوہ میں سے ہیں۔ رضی اللہ عنہم وارضاہم۔

### ۱۷- باب قَوْلِ النَّبِيِّ :

((فَلَيَذْبَحْ عَلَى اسْمِ اللَّهِ))

۵۵۰۰ - حدَّثَنَا فُتَّیَّةً حَدَّثَنَا أَبْوَ عَوَانَةَ  
عَنْ الْأَسْنَدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ جَنْدَبِ بْنِ

نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک مرتبہ قربانی کی۔ کچھ لوگوں نے عید کی نماز سے پہلے ہی قربانی کر لی تھی۔ جب آنحضرت ﷺ نماز پڑھ کر واپس تشریف لائے تو آپ نے دیکھا کہ لوگوں نے اپنی قربانیاں نماز سے پہلے ہی ذبح کر لی ہیں پھر آپ نے فرمایا کہ جس شخص نے نماز سے پہلے قربانی ذبح کر لی ہو، اسے چاہئے کہ اس کی جگہ دوسرا ذبح کرے اور جس نے نماز پڑھنے سے پہلے نہ ذبح کی ہو اسے چاہئے کہ اللہ کے نام پر ذبح کرے۔

سفیان البجلي قال: ضَحَّيْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَضْحِيَةً ذَاتَ يَوْمٍ فَإِذَا أَنَّاسٌ قَدْ ذَبَحُوا حَنَّاحِيَاهُمْ قَبْلَ الصَّلَاةِ فَلَمَّا أَنْصَرَفَ رَأَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُمْ قَدْ ذَبَحُوا قَبْلَ الصَّلَاةِ فَقَالَ: ((مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلَاةِ فَلَيَذْبَحْنَعْ مَكَانَهَا أُخْرَى وَمَنْ كَانَ لَمْ يَذْبَحْ حَتَّى صَلَّيْنَا فَلَيَذْبَحْ عَلَى اسْمِ اللَّهِ)).

[راجع: ۹۸۵] معلوم ہوا کہ جو لوگ قربانی کا جانور نماز سے پہلے ادھرا در لے جا کر ذبح کر دیتے ہیں وہ قربانی نہیں صرف ایک معمولی گوشت بن کر زرہ جاتا ہے۔ قربانی وہی ہے جو نماز عید کے بعد ذبح کی جائے اور بس۔

## باب بابس، سفید دھاردار پتھر اور لوہا جو خون بھادے اس کا حکم کیا ہے؟

(۵۵۰۱) ہم سے محمد بن ابی بکر نے بیان کیا، کہا ہم سے معتمر نے، ان سے عبید اللہ نے، ان سے نافع نے، انہوں نے ابن کعب بن مالک سے نا، انہوں نے ابن عمر بھی اپنی سے نا کہ ان کے والد نے خبر دی کہ ان کے گھر کی ایک لوہنڈی سلح پہاڑی پر بکیاں چرایا کرتی تھی (چراتے وقت ایک مرتبہ) اس نے دیکھا کہ ایک بکری مرنے والی ہے۔ چنانچہ اس نے ایک پتھر توڑ کر اس سے بکری ذبح کر دی تو کعب بن مالک نے اپنے گھروالوں سے کہا کہ اس وقت تک نہ کھانا جب تک میں رسول اللہ ﷺ سے اس کا حکم نہ پوچھ آؤں یا (انہوں نے یہ کہا کہ) میں کسی کو سمجھوں جو آنحضرت ﷺ سے ملنے پوچھ آئے پھر وہ آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے یا کسی کو بھیجا اور آنحضرت ﷺ نے اس کے کھانے کی اجازت بخشی۔

(۵۵۰۲) ہم سے موسیٰ نے بیان کیا، کہا ہم سے جویریہ نے بیان کیا، ان سے نافع نے، ان سے بنی سلمہ کے ایک صاحب (ابن کعب بن مالک) نے کہ انہوں نے حضرت ابن عمر بھی اپنی کو یہ خبر دی کہ کعب بن مالک نے اس کی ایک لوہنڈی اس پہاڑی پر جو سوت ملنی میں ہے

## ۱۸ - باب ما أَنْهَرَ الدَّمَ مِنَ الْقَصَبِ وَالْمَرْوَةِ وَالْحَدِيدِ

(۵۵۰۲) حدیثنا محمد بن أبي بکر حدیثنا مفتیمر عن عبید الله عن نافع سمع ابن كعب بن مالک يخبر ابن عمر أن آباءه أخيرة أن جارية لهم كانت ترعى غنمها بسلع، فأنصرت بشاة من غنمها مونتا. فكسرت حجرًا فذبحتها. فقال لأهلها: لا تأكلوا حتى آتني النبي ﷺ فأسأله، أو حتى أرسيل إليه من يسألة، فأتى النبي ﷺ أو بعث إليه فامر النبي ﷺ صلى الله عليه وسلم بأكلها.

[راجع: ۲۳۰۴]

(۵۵۰۳) حدیثنا موسیٰ حدیثنا جوینیہ عن نافع عن رجلٍ من بنی سلمة آخیر عبده الله أن جارية لکفب بن مالک ترعى غنمًا له بالجبل الذي بالسوق وهو

اور جس کا نام سمع ہے، بکریاں چڑایا کرتی تھی۔ ایک بکری مرنے کے قریب ہو گئی تو اس نے ایک پھر توڑ کر اس سے بکری کو ذبح کر لیا، پھر لوگوں نے رسول کشم ملٹیپل سے اس کا ذکر کیا تو آنحضرت ﷺ نے اسے کھانے کی اجازت عطا فرمائی۔

(۵۵۰۳) ہم سے عبدالن نے بیان کیا، کما کہ مجھے میرے والد نے خبر دی، انہیں شعبہ نے، انہیں سعید بن مسروق نے، انہیں عبایہ بن رافع نے اور انہیں ان کے دادا (حضرت رافع بن خدچہ) نے کہ انہوں نے کمایا رسول اللہ! ہمارے پاس چھری نہیں۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ جو (دھاردار) چیز خون بھاواے اور اس پر اللہ کا نام لے لیا گیا ہو تو (اس سے ذبح کیا ہوا جانور) کھا سکتے ہو لیکن ناخن اور دانت سے ذبح نہ کیا گیا ہو کیونکہ ناخن جیشیوں کی چھری ہے اور دانت بھی ہے اور ایک اونٹ بھاگ گیا تو (تیر مار کر) اسے روک لیا گیا۔ آپ نے اس پر فرمایا یہ اونٹ بھی جنگلی جانوروں کی طرح بھڑک اٹھتے ہیں اس لیے جو تمہارے قابو سے باہر ہو جائے اس کے ساتھ ایسا ہی کیا کرو۔

باب (مسلمان) عورت اور لوندی کا ذیجہ بھی جائز ہے  
(۵۵۰۴) ہم سے صدقہ نے بیان کیا، کما ہم کو عبدہ نے خبر دی، انہیں عبید اللہ نے، انہیں نافع نے، انہیں کعب بن مالک کے ایک بیٹے نے اور انہیں ان کے باپ کعب بن مالک رض نے کہ ایک عورت نے بکری پھر سے ذبح کر لی تھی تو نبی کشم ملٹیپل سے اس کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے اس کے کھانے کا حکم فرمایا۔ اور یہ نے بیان کیا، ان سے نافع نے بیان کیا، انہوں نے قبیلہ انصار کے ایک شخص کو سنا کہ انہوں نے عبد اللہ بن عمر رض کو خردی نبی کشم ملٹیپل سے کہ کعب رض کی ایک لوندی تھی پھر اُنیٰ حدیث کی طرح بیان کیا۔

(۵۵۰۵) ہم سے اسماعیل نے بیان کیا، کما کہ مجھ سے امام مالک نے بیان کیا، ان سے نافع نے، ان سے قبیلہ انصار کے ایک آدمی نے کہ حضرت معاذ بن سعد یا سعد بن معاذ نے انہیں خردی کہ کعب بن

بسلی، فَأَصَيْتَ شَاءَ، فَكَسَرَتْ حَجَرًا لَذَبَحْتَهَا، فَذَكَرُوا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمْرَهُمْ بِإِذْكُلَهَا.

[راجح: ۲۳۰۴]

۵۵۰۳ - حَدَّثَنَا عَبْدَهُ عَنْ أَخْبَرِنِي أَبِيهِ عَنْ شَعْبَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبَّاَيَةَ بْنِ رَافِعٍ عَنْ جَدِّهِ أَنَّهُ قَالَ: ((مَا أَنْهَرَ رَسُولُ اللَّهِ لَيْسَ لَنَا مُدَى فَقَالَ: ((مَا أَنْهَرَ الدَّمْ وَذُكِرَ اسْمُ اللَّهِ فَكُلْنَ، لَيْسَ الظُّفَرُ وَالسُّنْنُ، أَمَا الظُّفَرُ فَمُدَى الْجَبَشَةُ، وَأَمَا السُّنْنُ فَعَظِيمٌ). وَنَدَّ بَعْزَرٌ فَحَسَبَهُ، فَقَالَ: إِنَّ لِهِذِهِ الْإِبْلِ أَوَابَدَ كَأَوَابَدَ الْوَحْشِ، فَمَا غَلَبْكُمْ مِنْهَا فَاصْنَعُوا هَكَذَا)).

[راجح: ۲۴۸۸]

#### ۱۹ - باب ذیجۃ المرأة و الأمة

۵۵۰۴ - حَدَّثَنَا صَدَقَةً أَخْبَرَنَا عَبْدَهُ عَنْ عَبِيدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ امْرَأَةَ ذَبَحَتْ شَاءَ مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ امْرَأَةَ ذَبَحَتْ شَاءَ بِحَجَرٍ، فَسُلِّلَ النَّبِيُّ صل عَنْ ذَلِكَ، فَأَمْرَ بِإِذْكُلَهَا، وَقَالَ الْلَّيْثُ: حَدَّثَنَا نَافِعٌ أَنَّهُ سَمِعَ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ يُخْبِرُ عَنْ دَلْلَةِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صل أَنَّ جَارَيْهُ لَكَفَرَ بِهَذَا.

[راجح: ۲۳۰۴]

۵۵۰۵ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ عَنْ مَعَاذَ بْنِ سَعْدٍ أَوْ سَعْدَ بْنِ مَعَاذٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ

مالک بن حاشم کی ایک لوگوں کی سلیع پہاڑی پر بکیاں چایا کرتی تھی۔ رویز میں سے ایک بکری مرنے لگی تو اس نے اسے مرنے سے پہلے پھر سے ذبح کر دیا پھر نبی کرم ﷺ سے اس کے متعلق پوچھا گیا تو آخرست ملکہ نے فرمایا کہ اسے کھاؤ۔

### باب اس بارے میں کہ جانور کو دانت ہڈی اور ناخن سے ذبح نہ کیا جائے

(۵۵۰۶) ہم سے قبیصہ نے بیان کیا، کہا ہم سے سفیان نے، ان سے ان کے والد نے، ان سے عبایہ بن رفاعة نے اور ان سے رافع بن خدیج بن ثابت نے بیان کیا کہ نبی کرم ﷺ نے فرمایا کہ کھاؤ یعنی (ایسے جانور کو جسے ایسی دھاردار چیز سے ذبح کیا گیا ہو) جو خون بھادے۔ سوا دانت اور ناخن کے (یعنی ان سے ذبح کرنا درست نہیں ہے)

**تشریح** | باب کی حدیث میں صرف دانت اور ناخن کا ذکر ہے ہڈی امام خلاری نے اس حدیث کے دوسرے طریق سے نکالی جس میں دانت سے ذبح جائز نہ ہونے کی وجہ مذکور ہے کہ وہ ہڈی ہے۔

### باب دہماتیوں یا ان کے جیسے (احکام دین سے بے خبر لوگوں) کا ذبیحہ کیا ہے؟

(۵۵۰۷) ہم سے محمد بن عبید اللہ نے بیان کیا، کہا ہم سے اسامہ بن حفص مدنی نے بیان کیا، ان سے ہشام بن عروہ نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ (گاؤں کے) کچھ لوگ ہمارے یہاں گوشت (یعنی) لاتے ہیں اور ہمیں معلوم نہیں کہ انہوں نے اس پر اللہ کا نام بھی (ذبح کرتے وقت) لایا تھا یا نہیں؟ آپ نے فرمایا کہ تم ان پر کھاتے وقت اللہ کا نام لیا کرو اور کھالیا کرو۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ یہ لوگ انہی اسلام میں نئے نئے واخیل ہوئے تھے۔ اس کی متابعت علی نے در اور دی سے کی اور اس کی متابعت ابو خالد اور طفاوی نے کی۔

### باب اہل کتاب کے ذبیحہ اور ان ذبیحوں کی چربی کا بیان

خاریۃ لکھب بن مالک کا نت کائن تر غنی غنمہ سلیع فاصیت شاہ منہا، فاذر کنہا فذبحہا بحیر، فسیل النبی ﷺ فقل: ((کلورہا))۔

باب اور احادیث میں مطابقت ظاہر ہے۔

### ۲۰۔ باب لا یذکُرِ بالسن وَالْعَظَمِ وَالظُّفُرِ

(۵۵۰۶) - حدثنا قبيصة حدثنا سفيان عن أبيه عن عبادة بن رفاعة عن رافع بن خدیج قال: قال النبي ﷺ: ((كُلْ يغْنِي مَا أَنْهَرَ الدُّمْ - إِلَّا السُّنْنُ وَالظُّفُرُ)).

[راجع: ۲۴۸۸]

**تشریح** | باب کی حدیث میں صرف دانت اور ناخن کا ذکر ہے کہ وہ ہڈی ہے۔

### ۲۱۔ باب ذبیحۃ الاغراب

#### وَنَخْوِہمْ

(۵۵۰۷) - حدثنا محمد بن عبید اللہ حدثنا أسامه بن حفص المدائني عن هشام بن عزوة عن أبيه عن عائشة رضي الله عنها. أن قوما قالوا للنبي ﷺ: إن قوما يأتونا باللحم لا نذرني أذكري اسم الله عليهم ألم لا، فقال: ((سموا عليه أنتم وكلوه)). قالت: و كانوا حديثي عهد بالكفر. تابعة علي عن الدر وزدي وتابعه أبو خالد والطفاوي. [راجع: ۲۰۵۷]

### ۲۲۔ باب ذبائح أهل الكتاب

خواہ وہ حربیوں میں سے ہوں یا غیر حربیوں میں سے۔ اور اللہ تعالیٰ نے سورہ نساء میں فرمایا کہ آج تمہارے لیے پاکیزہ چیزیں حلال کر دی گئیں ہیں اور ان لوگوں کا کھانا بھی جنہیں کتاب دی گئی ہے تمہارے لیے حلال ہے اور تمہارا کھانا ان کے لیے حلال ہے۔ زہری نے کماکہ نصاریٰ عرب کے ذبیحہ میں کوئی حرج نہیں اور اگر تم سن لو کہ وہ (ذبح کرتے وقت) اللہ کے سوا کسی اور کاتام لیتا ہے تو اسے نہ کھاؤ اور اگر نہ سن تو اللہ تعالیٰ نے اسے تمہارے لیے حلال کیا ہے اور اللہ تعالیٰ کو ان کے کفر کا علم تھا۔ حضرت علیؓ سے بھی اسی طرح کی روایت نقل کی جاتی ہے۔ صن اور ابراہیمؑ نے کماکہ غیر مختون (اہل کتاب) کے ذبیحہ میں کوئی حرج نہیں ہے۔

آج کل کے اہل کتاب یا محosi سراسر مشرک ہیں اور اپنے مبودان باطل ہی کاتام لیتے ہیں۔ اللہ ان کا ذبیحہ جائز نہیں ہے۔ حلبی وہ کافروں مسلمانوں سے لا رہے ہوں غیر حلبی جن سے لا رہی نہ ہو۔ ۵۵۰۸ - حدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شَعْبَةُ عَنْ حَمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُفْقِلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا مُحَاصِرِينَ فَصَرَرَ خَيْرٌ، فَرَمَى إِنْسَانٌ بِحِرَابٍ لِيَهُ شَخْمَهُ، فَنَزَّوْتُ لِإِنْدَهُ، فَالْتَّفَتَ فَلِذَا النَّبِيُّ ﷺ فَاسْتَخْيَطَ مِنْهُ۔ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ طَعَامُهُمْ ذَبَابُهُمْ: [راجع: ۳۱۵۳]

**لشیخ** قال الزہری لا باس بنیحة نصاریٰ العرب وان سمعته یہل لغير الله فلا تأكل وان لم تسمعه فقد احله الله لكم وعلم کفرهم (فتح) یعنی عرب کے نصاریٰ کا ذبیحہ درست ہے ہاں اگر تم سنو کہ اس نے ذبح کے وقت غیر اللہ کاتام لیا ہے تو پھر اس کا ذبیحہ نہ کھاؤ ہاں اگر نہ سن تو اس کا ذبیحہ باوجود ان کے کافر ہونے کے حلال کیا ہے۔

باب اس بیان میں کہ جو پالتو جانور بدک جائے وہ جنگلی جانور کے حکم میں ہے

ابن معود بنیشن نے بھی اس کی اجازت دی ہے۔ ابن عباسؓ نے کماکہ جو جانور تمہارے قابو میں ہونے کے باوجود تمہیں عاجز کر دے (اور ذبح نہ کرنے دے) وہ بھی شکار ہی کے حکم میں ہے اور (فرمایا کہ)

وَشَحْوِيهَا مِنْ أَهْلِ الْحَرْبِ وَغَيْرِهِمْ وَقَوْلُهُ تَعَالَى: ﴿الْيَوْمَ أَحْلٌ لَكُمُ الطَّيَّابَاتُ وَطَعَامُ الَّذِينَ أَوْتُوا إِلَكِتَابَ حِلٌّ لَكُمْ وَطَعَامُكُمْ حِلٌّ لَهُمْ﴾ وَقَالَ الرُّهْرَيْ: لَا يَأْسَ بِذِيْحَةِ نَصَارَى الْعَرَبِ، وَإِنْ سَمْعَتْهُ يُسَمَّى لِغَيْرِهِ فَلَا تَأْكُلْ وَإِنْ لَمْ تَسْمَعْهُ فَقَدْ أَحْلَهُ اللَّهُ لَكُمْ وَعَلِمَ كُفُرَهُمْ وَيَدْكُرُ عَنْ عَلِيٍّ نَحْوَهُ۔ وَقَالَ الْحَسَنُ وَإِبْرَاهِيمُ: لَا يَأْسَ بِذِيْحَةِ الْأَقْلَافِ.

### بِمِنْزِلَةِ الْوَحْشِ

وَأَجَازَهُ ابْنُ مَسْعُودٍ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: مَا أَعْجَزَكَ مِنَ الْبَهَائِمِ مِمَّا فِي يَدِيَكَ فَهُوَ كَالصَّيْدِ وَفِي بَعْدِ تَرَدَّى فِي بَيْنِ مِنْ حَيْثِ

اوٹ اگر کتوئیں میں گرجائیں تو جس طرف سے مکن ہو اسے ذنع کر لو۔ علیؑ ابن عمر اور عائشہ رضی اللہ عنہم کا یہی فتویٰ ہے۔

(۵۵۰۹) ہم سے عمرو بن علیؑ نے بیان کیا، کہا ہم سے بھی نے بیان کیا، کما ہم سے سفیان بن علیؑ نے ان سے ان کے والد نے، ان سے عبایہ بن رفاص بن رافع بن خدنج نے اور ان سے رافع بن خدنج نے بیان کیا کہ میں نے عرض کی یا رسول اللہ! کل ہمارا مقابلہ دشمن سے ہو گا اور ہمارے پاس چھریاں نہیں ہیں؟ آپؑ نے فرمایا کہ پھر جلدی کر لو یا (اس کے بجائے) "اردن" کہا یعنی جلدی کر لو جو آلہ خون بہادے اور ذیح پر اللہ کا نام لیا گیا ہو تو اسے کھاؤ۔ البتہ دانت اور ناخن نہ ہونا چاہیے اور اس کی وجہ بھی بتا دو۔ دانت تو ہدی ہے اور ناخن جب شیوں کی چھری ہے۔ اور ہمیں غنیمت میں اوٹ اسے اور بکریاں میں ان میں سے ایک اوٹ بدک کر بھاگ پڑا تو ایک صاحب نے تیر سے اسے مار کر گرا لیا۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ یہ اوٹ بھی بعض اوقات جنگلی جانوروں کی طرح بد کتے ہیں، اس لئے اگر ان میں سے بھی کوئی تمہارے قابو سے باہر ہو جائے تو اس کے ساتھ ایسا ہی کرو۔

**لشیخ** ایسا اوٹ یا کوئی اور حلال جانور اگر قابو سے باہر ہو جائے تو اسے تیر وغیرہ سے بسم اللہ پڑھ کر گرا لیا جائے تو وہ حلال ہے۔ روایت میں مذکورہ لفظ ادن راء کے کسرہ اور نون کے جزم کے ساتھ ہے۔ فراجع البووی ان ادن بمعنی اعجل یعنی ذنع کرتے وقت جلدی کرو تاکہ جانور کو تکلیف نہ ہو۔ (فتح)

## باب نحر اور ذنع کے بیان میں

اور ابن جریح نے عطا سے بیان کیا کہ ذنع اور نحر، صرف ذنع کرنے کی جگہ یعنی (حلق پر) اور نحر کرنے کی جگہ یعنی (سینہ کے اوپر کے حصہ) میں ہی ہو سکتا ہے۔ میں نے پوچھا کیا جن جانوروں کو ذنع کیا جاتا ہے (حلق پر چھری پھیر کر) انہیں نحر کرنا (سینہ کے اوپر کے حصہ میں چھری مار کر ذنع کرنا) کافی ہو گا؟ انہوں نے کہا کہ ہاں اللہ نے (قرآن مجید میں) گائے کو ذنع کرنے کا ذکر کیا ہے پس اگر تم کسی جانور کو ذنع کرو جسے نحر کیا جاتا ہے (جیسے اوٹ) تو جائز ہے لیکن میری رائے میں اسے نحر کرنا ہی بتر ہے "ذنع" گروں کی رگوں کا کائنات ہے۔ میں نے کہا کہ

قدرت علیہ فدکہ۔ ورأى ذلك عليٌّ وابن عمرَ وعائشةً

٥٥٠٩ - حدثنا عمرُو بنُ علِيٍّ حدثنا يحيى حدثنا سفيان حدثنا أبي عن عبادة بنِ رفاعة بنِ رافع بنِ خديج قال : قلت يا رسول الله، إنا لا نفرون العدوَ غداً ولَيْسَ مَعَنَا مُدَىٰ . فقال : ((اعجل - أز أرن - ما أنهِرَ الدَّمَ وَذَكِّرْ اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهِ فَكُلْ لَيْسَ السَّنَّ وَالظُّفَرُ وَسَاحِدُكَ، أَمَا السَّنَّ فَعَظِمْ وَأَمَا الظُّفَرُ فَمُدَىٰ الْجَبَشَةِ)). وأصبنا نهَبَ إِيلِي وَغَنِيمَ، فَنَذَّرْ مِنْهَا بَعْدَ فَرَمَاهُ رَجُلٌ بِسَهْمٍ فَجَبَسَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((إِنَّ لِهَذِهِ الْإِيلِي أَوَابَدَ كَأَوَابَدَ الْوَحْشِ، فَإِذَا غَلَبْتُمْ مِنْهَا شَيْءًا فَافْعُلُوا بِهِ هَكَدًا)). [راجع: ۲۴۸۸]

٤ - باب النحر والذنب  
وقال ابن جریح : عن عطاء، لا ذنب ولا نحر إلا في المذنب والمنحر . قلت : أيجزي ما يذبح أن أنحره ؟ قال : نعم . ذكر الله ذبح البقرة، فإن ذبحت شيئاً ينحر جاز، والنحر أحب إلى ، والذنب قطع الأذاج . قلت : فيخلف الأذاج حتى يتقطع النحاج ؟ قال : لا إدخال . وأخبرني نافع أن ابن عمر نهى عن

گردن کی ریکس کاٹتے ہوئے کیا حرام مغز بھی کاٹ دیا جائے گا؟ انہوں نے کہا کہ میں اسے ضروری نہیں سمجھتا اور مجھے نافع نے خردی کے ابن عمر مجھے نے حرام مغز کاٹنے سے منع کیا ہے۔ آپ نے فرمایا صرف گردن کی ہڈی تک (رگوں کو) کاتا جائے گا اور چھوڑ دیا جائے گا تاکہ جانور مر جائے اور اللہ تعالیٰ کا سورہ بقرہ میں فرمان اور جب موسیٰ ﷺ نے اپنی قوم سے کہا کہ بلاشبہ اللہ تمہیں حکم دیتا ہے کہ تم ایک گائے ذبح کرو اور فرمایا، پھر انہوں نے ذبح کیا اور وہ کرنے والے نہیں تھے۔ سعید نے ابن عباسؓ سے بیان کیا ذبح حلق میں بھی کیا جاسکتا ہے اور سینہ کے اوپر کے حصہ میں بھی۔ ابن عمرؓ، ابن عباس اور انسؓ مجھے نے کہا کہ اگر سرکش جائے گا تو کوئی حرج نہیں۔

**الْتَّخُونَ يَقُولُ يَنْفَطِعُ مَا دُونَ الْقَطْمِ، ثُمَّ يَدْعُ حَتَّى تَمُوتُ.** وَقَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى:

﴿هَوَإِذْ قَالَ مُوسَى لِقَوْمِهِ إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تَذْبِحُوا بَقَرَةً﴾ وَقَالَ ﴿فَذَبَحُوهَا وَمَا كَادُوا يَفْعَلُونَ﴾ وَقَالَ سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ:

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ الرِّسْكَادُ فِي الْحَلْقِ وَاللُّبْطَةِ.

وَقَالَ ابْنُ عَمْرٍ وَابْنُ عَبَّاسٍ وَأَنَسٍ : إِذَا قُطِعَ الرَّأْسُ فَلَا يَأْسٌ.

**لَقَدْ شَرِكَ** خر خاص اونٹ میں ہوتا ہے دوسرے جانور ذبح کے جاتے ہیں۔ حافظ نے کما اونٹ کا ذبح بھی کئی احادیث سے ثابت ہے۔

گائے کا ذبح قرآن مجید میں اور خر حدیث میں مذکور ہے اور جمصور علماء کے نزدیک خر اور ذبح دونوں جائز ہے۔

(۵۵۱۰) ہم سے خلا دین مجھیؓ نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے سفیان

نے بیان کیا، ان سے ہشام بن عروہ نے کہا کہ مجھے میری یوں فاطمہ بنت منذر نے خردی، ان سے حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں ایک گھوڑا ذبح کیا اور اسے کھلایا۔

۵۵۱۰ - حدثنا خلاد بن يحيى حدثنا سفيان عن هشام بن غروة قال: أخبرتني فاطمة بنت المندبر أمرأتني عن أسماء بنت أبي بكر رضي الله عنهمما قالت: نحرنا على عهد النبي ﷺ فرسانا فأكلناه.

(۵۵۱۱) ہم سے اسحاق نے بیان کیا، انہوں نے عبدہ سے سنا، انہوں نے ہشام سے، انہوں نے فاطمہ سے اور ان سے حضرت اسماء بنت ابی بکر نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں ہم نے ایک گھوڑا ذبح کیا اور اس کا گوشت کھلایا اس وقت ہم مدینہ میں تھے۔

۵۵۱۱ - حدثنا إسحاق سمع عنده عن هشام عن فاطمة بنت المندبر أن أسماء بنت أبي بكر قالت: ذبحنا على عهد رسول الله ﷺ فرسانا فأكلناه.

[راجع: ۵۵۱۰]

(۵۵۱۲) ہم سے قتبیہ نے بیان کیا، کہا ہم سے جریر نے بیان کیا، ان سے ہشام نے، ان سے فاطمہ بنت منذر نے کہ حضرت اسماء بنت ابی بکر بنت ابی بکر نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں ہم نے ایک گھوڑے کو خر کیا (اس کے سینے کے اوپر کے حصہ میں چھری مار کر) پھر اسے کھلایا۔ اس کی متابعت و کجع اور ابن عبیینہ نے ہشام سے "خر" کے

۵۵۱۲ - حدثنا قبيحة حدثنا جرير عن هشام عن فاطمة بنت المندبر أن أسماء بنت أبي بكر قالت: نحرنا على عهد رسول الله ﷺ فرسانا فأكلناه. تابعة و كجع و ابن عبينه عن هشام في التحر.

ذکر کے ساتھ کی۔

[راجع: ۵۵۱۰]

گھوڑے کا خرا اور ذیجہ دونوں جائز ہے اور اس کا گوشت حلال ہے مگرچونکہ جماد میں اس کی زیادہ ضرورت ہے اس لیے اس کو کھانے کا عام معمول نہیں ہے۔

**باب زندہ جانور کے پاؤں وغیرہ کا ثنا ایسا سے بند کر کے تیر مارنا  
یا باندھ کر اسے تیروں کا نشانہ بنانا جائز نہیں ہے**

**٢٥ - باب يُكْرَهُ مِنَ الْمُثَلَّةِ**

**وَالْمَصْبُورَةُ وَالْمُجْحَمَةُ**

المثلة بضم الميم وسكون الثاء هي قطع اطراف الحيوان او بعضها وهو حى والصبوره والمجممة التي تربط وتجعل غرض الامر فاذا ماتت من ذلك لم يحل أكلها مطلب وهي ہے جو بيان هو روايت میں ذکورہ حکم بن ایوب ابن ابی عقیل ثقیفی حاج بن یوسف کے بچا کے بیٹے ہیں جو بصرہ میں ان کے تائب مقرر ہوئے تھے۔ رحمہ اللہ تعالیٰ۔

(۵۵۱۳) ہم سے ابوالولید نے بیان کیا، کہا ہم سے شعبہ نے، ان سے ہشام بن زید نے، کہا کہ میں انس بنتھ کے ساتھ حکم بن ایوب کے یہاں گیا، انسوں نے وہاں چند لڑکوں کو یا نوجوانوں کو دیکھا کہ ایک مرغی کو باندھ کر اس پر تیر کا نشانہ لگا رہے ہیں تو انسوں نے کہا کہ نبی کرم شفیع نے زندہ جانور کو باندھ کر مارنے سے منع فرمایا ہے۔

(۵۵۱۴) ہم سے احمد بن یعقوب نے بیان کیا، انسوں نے کہا ہم کو اسحاق بن سعید بن عمرو نے خبر دی، انسوں نے اپنے والد سے سنا کہ وہ حضرت عبد اللہ بن عمر بن حینا سے بیان کرتے تھے کہ وہ محبی بن سعید کے یہاں تشریف لے گئے۔ محبی کی اولاد میں سے ایک بچہ ایک مرغی باندھ کر اس پر تیر کا نشانہ لگا رہا تھا۔ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما: ائمہ دخل على يحيى بن سعید وغلام من بنى يحيى رابط دجاجة يرميها، فمشى إليها ابن عمر حتى حلها، ثم أقبل بها وبالغلام معه فقال: اذ جروا غلامكم عن أن يضر هدا الطير للقتل، فلما سمعت النبي ﷺ نهى أن تصبر

عن هشام بن زید قال: دخلت مع أنس على الحكم بن أيوب فرأى غلماً أنا أو فتىً نصبوا دجاجة يرمونها، فقال أنس: **نَهَا النَّبِيُّ ﷺ أَنْ تُصْبِرَ الْبَهَائِمَ.**

(۵۵۱۴) ہدئنا أبو أحمد بن يعقوب، أخبرنا إسحاق بن سعید بن عمرو عن أبيه أنه سمعه يحدث عن ابن عمر رضي الله عنهما: أنه دخل على يحيى بن سعید وغلام من بنى يحيى رابط دجاجة يرميها، فمشى إليها ابن عمر حتى حلها، ثم أقبل بها وبالغلام معه فقال: اذ جروا غلامكم عن أن يضر هدا الطير للقتل، فلما سمعت النبي ﷺ نهى أن تصبر

بهيمة أو غيرها للقتل۔

(۵۵۱۵) ہم سے ابوالنعمان نے بیان کیا، کہا ہم سے ابو عوانہ نے، ان سے ابو بشر نے، ان سے سعید بن جبیر نے کہ میں ابن عمر بن حینا کے ساتھ تھا وہ چند جوانوں یا (یہ کہا کہ) چند آدمیوں کے پاس سے گزرے جنوں نے ایک مرغی باندھ رکھی تھی اور اس پر تیر کا نشانہ لگا رہے

عوانة عن أبي بشر عن سعید بن جبیر قال: كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ عُمَرَ، فَمَرُوا بِفَتَيْةٍ أَوْ بَنَقِيرٍ نَصَبُوا دَجَاجَةً يَرْمُونَهَا، فَلَمَّا رَأَوْا

تھے جب انہوں نے ابن عمرؓ کو دیکھا تو وہاں سے بھاگ گئے۔ ابن عمرؓ نے کہا یہ کون کر رہا تھا؟ ایسا کرنے والوں پر نبی کریم ﷺ نے لعنت بھیجی ہے۔ اس کی متابعت سلیمان نے شعبہ سے کی ہے۔

مرغی یا اور ایسے ہی زندہ جانوروں کو باندھ کر ان پر نشانہ بازی کرنا ایسا جرم ہے جن کا ارتکاب کرنے والوں پر اللہ کے رسول ﷺ نے لعنت بھیجی ہے۔

ہم سے منہال نے بیان کیا، ان سے سعید نے اور ان سے حضرت ابن عمرؓ نے کہا کہ کسی شخص پر لعنت بھیجی ہے جو کسی زندہ جانور کے پاؤں یا دوسرے نکڑے کاٹ ڈالے۔ اور عدی نے بیان کیا، ان سے سعید نے ان سے حضرت ابن عباسؓ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا۔

(۵۵۱۶) ہم سے ماجن بن منہال نے بیان کیا، کہا ہم سے شعبہ نے بیان کیا، کہا کہ مجھ کو عدی بن ثابت نے خبر دی، کہا کہ میں نے حضرت عبداللہ بن یزید بن شریٹ سے سنا، انہوں نے نبی کریم ﷺ سے کہ آنحضرت ﷺ نے رہنی کرنے اور مثلہ کرنے سے منع فرمایا ہے۔

**لشیخ** یہ جملہ احادیث اسلام کی رحم و کرم کی پاکیزہ ہدایات پر مبنی دلیل ہیں جن کے خلاف عمل کرنے والے اسلام کے نزدیک ملعون ہیں جو معاذین اسلامی رحم و کرم کے مکر ہیں ان کو ایسی پاکیزہ تعلیمات پر غور و فکر کرنا چاہیے۔ صاف ہدایت ہے ارحموا من فی الارض بر حکم من فی السماء لوگو! تم زمین والوں پر رحم کرو تم پر آسمان والارحم کرے گا ج ہے۔

کو مریانی تم اہل زمین پر خدا مریان ہو گا عرش بریں پر

### باب مرغی کھانے کا بیان

(۵۵۱۷) ہم سے یحییٰ نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے وکیع نے بیان کیا، ان سے سفیان نے بیان کیا، ان سے ایوب نے، ان سے ابو قلبہ نے، ان سے زہد جرجی نے، ان سے ابو موسیٰ یعنی الاشعري رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مرغی کھاتے دیکھا ہے۔

مرغی کے حلال ہونے پر سب کا اتفاق ہے یہ حضرت یحییٰ بن ابی کثیر ہیں بونٹے کے آزاد کردہ ہیں انہوں نے حضرت انس بن مالک بن عثیمین سے ملاقات کی ہے اور ان سے عکرمه اور اوزائی وغیرہ نے روایت کی ہے۔

(۵۵۱۸) ہم سے ابو عمر نے بیان کیا، کہا ہم سے عبد الوارث نے بیان کیا، کہا ہم سے ایوب بن ابی تمیمہ نے بیان کیا، ان سے قاسم نے، ان

ابن عمرؓ نفرقوا عنہما، وَقَالَ أَبْنُ عُمَرَ : مَنْ فَعَلَ هَذَا؟ إِنَّ النَّبِيًّا ﷺ، لَعَنَ مَنْ فَعَلَ هَذَا. تَابَعَهُ سُلَيْمَانُ عَنْ شَعْبَةَ .

مرغی یا اور ایسے ہی زندہ جانوروں کو باندھ کر ان پر نشانہ بازی کرنا ایسا جرم ہے جن کا ارتکاب کرنے والوں پر رسول ﷺ نے لعنت بھیجی ہے۔

- حدثنا المنهال عن سعيد عن ابن عمر : لعنه النبي صلى الله عليه وسلم من فعل بالحيوان وقال عدي عن سعيد: عن ابن عباس عن النبي صلى الله عليه وسلم .

۵۵۱۶ - حدثنا حجاج بن منهال حدثنا شعبة قال : أخبرني عدي بن ثابت قال : سمعت عبد الله بن يزيد عن النبي ﷺ أنه نهى عن النهبة والمثلة . [راجع: ۲۴۷۴]

**لشیخ** یہ جملہ احادیث اسلام کی رحم و کرم کی پاکیزہ ہدایات پر مبنی دلیل ہیں جن کے خلاف عمل کرنے والے اسلام کے نزدیک ملعون ہیں جو معاذین اسلامی رحم و کرم کے مکر ہیں ان کو ایسی پاکیزہ تعلیمات پر غور و فکر کرنا چاہیے۔ صاف ہدایت ہے ارحموا من فی الارض بر حکم من فی السماء لوگو!

### ۲۶- باب الدجاج

۵۵۱۷ - حدثنا يحيى حدثنا وكيع عن سفيان عن أيوب عن أبي قلابة، عن زهد الجرمي عن أبي موسى يغنى الأشعري رضي الله عنه قال: رأيت النبي ﷺ يأكل دجاجا . [راجع: ۳۱۳۳]

۵۵۱۸ - حدثنا أبو معمرا حدثنا عبد الوارث حدثنا أيوب بن أبي تميمة عن

سے زہم نے بیان کیا کہ ہم ابو موسیٰ اشعریؑ کے پاس تھے ہم میں اور اس قبلہ جرم میں بھائی چارہ تھا پھر کھانا لایا گیا جس میں مرغی کا گوشت بھی تھا، حاضرین میں ایک شخص سرخ رنگ کا بیٹھا ہوا تھا لیکن وہ کھانے میں شریک نہیں ہوا، ابو موسیٰ اشعریؑ نے اس سے کہا کہ تم بھی شریک ہو جاؤ۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو اس کا گوشت کھاتے ہوئے دیکھا ہے۔ اس نے کہا کہ میں نے مرغی کو گندگی کھاتے دیکھا تھا اسی وقت سے مجھے اس سے گھن آنے لگی ہے اور میں نے قسم کھالی ہے کہ اب اس کا گوشت نہیں کھاؤں گا۔ ابو موسیٰؑ نے کہا کہ شریک ہو جاؤ میں تمہیں خبر دیتا ہوں یا انہوں نے کہا کہ میں تم سے بیان کرتا ہوں کہ میں آنحضرت ﷺ کی خدمت میں قبلہ اشعر کے چند لوگوں کو ساتھ لے کر حاضر ہوا، میں آنحضرت ﷺ کے سامنے آیا تو آپ خفاقتے آپ صدقہ کے اونٹ تقسیم فرم رہے تھے۔ اسی وقت ہم نے آنحضرت ﷺ سے سواری کے لیے اونٹ کا سوال کیا آنحضرت ﷺ نے قسم کھالی کہ آپ ہمیں سواری کے لیے سواری کا کوئی جائز نہیں ہے۔ اس کے بعد آنحضرت ﷺ کے پاس مال غیرمت کے اونٹ لائے گئے تو آپ نے فرمایا کہ اشعری کمال ہیں، اشعری کمال ہیں؟ بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ نے ہمیں پانچ سفید کوہاں والے اونٹ دے دیئے۔ تھوڑی دری تک تو ہم خاموش رہے لیکن پھر میں نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ آنحضرت ﷺ اپنی قسم بھول گئے ہیں اور اگر ہم نے آنحضرت ﷺ کو آپ کی قسم کے بارے میں غافل رکھا تو ہم کبھی فلاج نہیں پاسکیں گے۔ چنانچہ ہم آپ کی خدمت میں واپس آئے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ! ہم نے آپ سے سواری کے اونٹ ایک مرتبہ مانگے تھے تو آپ نے ہمیں سواری کے لیے کوئی جائز نہ دینے کی قسم کھالی تھی ہمارے خیال میں آپ اپنی قسم بھول گئے ہیں۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ بلاشبہ اللہ ہی کی وہ ذات ہے جس نے تمہیں سواری کے لیے جائز عطا فرمایا۔ اللہ کی قسم

القاسم عن زهتم قال: كُنَا عِنْدَ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ وَكَانَ يَيْتَنَا وَيَبَينَ هَذَا الْحَيْثِ مِنْ حَرْمِ إِحَاءٍ فَأَتَيَنِي بِطَعَامٍ فِي لَحْمٍ دَجَاجٍ وَفِي الْقَوْمِ رَجَلٌ جَالِسٌ أَخْمَرٌ فَلَمْ يَذْنُ مِنْ طَعَامِهِ، قَالَ: أَذْنَ فَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ مِنْهُ، قَالَ: إِنِّي رَأَيْتُهُ أَكَلَ نَّا فَقَرِيرُهُ، فَحَلَفَ أَنْ لَا أَأَكُلَّهُ، فَقَالَ أَذْنَ، أَخْبِرْنِي أَوْ أَحْدَثْنِكَ إِنِّي أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَفْرِ مِنَ الْأَشْعَرِيِّنَ، فَوَافَقْتُهُ وَهُوَ غَضِيبًا، وَهُوَ يَقْسِمُ نَعْمًا مِنْ نَعْمَ الصَّدَقَةِ: فَاسْتَخْمَلْنَا فَحَلَفَ أَنْ لَا يَخْمَلْنَا قَالَ: مَا عِنْدِي مَا أَخْمِلُكُمْ عَلَيْهِ ثُمَّ أَتَيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَهْبٍ مِنْ إِبْلٍ، فَقَالَ: أَيْنَ الْأَشْعَرِيُّونَ أَيْنَ الْأَشْعَرِيُّونَ؟ قَالَ: فَاغْطَأْنَا خَمْسَ ذُوذَ غُرْ الذُّرَى فَلَبَّيْنَا غَيْرَ بَعِيدٍ، فَقُلْنَا لِأَصْنَاعَابِي: نَسِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمِينَهُ، فَوَاللَّهِ لَيْنَ تَعْقِلْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمِينَهُ لَا نُفْلِحُ أَبَدًا فَرَجَعْنَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَا اسْتَخْمَلْنَاكَ فَحَلَفْنَا أَنْ لَا تَخْمَلْنَا، فَظَنَّنَا أَنَّكَ نَسِيَتَ يَمِينَكَ، فَقَالَ: (إِنَّ اللَّهَ هُوَ خَلَقُكُمْ، إِنِّي وَاللَّهِ إِنْ شَاءَ اللَّهُ لَا أَخْلِفُ عَلَى يَمِينٍ فَإِنَّ اللَّهَ غَيْرَهَا خَيْرًا

اگر خدا نے چاہا تو کبھی ایسا نہیں ہو سکتا کہ میں کوئی قسم کھالوں اور پھر بعد میں مجھ پر واضح ہو جائے کہ اس کے سوا دوسری چیز اس سے بہتر ہے اور پھر وہی میں نہ کروں جو بہتر ہے، میں قسم توڑوں گا اور وہی کروں گا جو بہتر ہو گا اور قسم توڑنے کا کفارہ ادا کروں گا۔

منہا إلأ أتَيْتَ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ  
وَتَحَلَّتْهَا)).

[راجع: ۳۱۳۳]

ابوموسی اشعری رضی اللہ عنہ کا دلی مطلب یہ تھا کہ تم بھی اپنی قسم توڑ کر مرغی کھانے میں شریک ہو جاؤ۔ مرغی ایسا جانور نہیں ہے جس کی مطلق غذا گندگی ہو وہ اگر گندگی کھاتی ہے تو پاکیزہ اشیاء بھی بکثرت کھاتی ہے پس اس کی حلت میں کوئی شک و شبہ نہیں ہے۔

### باب گھوڑے کا گوشت کھانے کا بیان

(۵۵۱۹) ہم سے حمیدی نے بیان کیا، کہا ہم سے سفیان نے بیان نے بیان کیا، کہا ہم سے ہشام نے بیان کیا، کہا ہم سے فاطمہ نے اور ان سے حضرت اسماعیل بن ابی ہرثیا نے بیان کیا کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں ایک گھوڑا ذبح کیا اور اسے کھایا۔

(۵۵۲۰) ہم سے مسدود نے بیان کیا، کہا ہم سے حماد بن زید نے بیان کیا، کہا ہم سے عمرو بن دینار نے، ان سے محمد بن علی نے اور ان سے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ جنگ خیر میں رسول اللہ ﷺ نے گھوڑے کا گوشت کھانے کی مماعت فرمادی تھی اور گھوڑے کا گوشت کھانے کی رخصت دی تھی۔

### ۲۷ - باب لُحُومِ الْخَيْلِ

۵۵۱۹ - حَدَّثَنَا الْحَمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفيَّانُ  
حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ فَاطِمَةَ عَنْ أَسْمَاءَ قَالَتْ:  
نَحَرَنَا فَرَسًا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ  
فَأَكْلَنَاهُ۔ [راجع: ۵۵۱۰]

۵۵۲۰ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَادَ بْنَ  
رَيْبَوْ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ مُحَمَّدٍ بْنِ  
عَلَيٍّ عَنْ جَابِرٍ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: نَهَى  
النَّبِيُّ ﷺ يَوْمَ خَيْرٍ عَنْ لُحُومِ الْخَمْرِ  
وَرَخْصٍ فِي لُحُومِ الْخَيْلِ۔

[راجع: ۴۲۱۹]

**تَسْبِيحَ** از حضرت الاستاذ مولانا ابو الحسن عبید اللہ صاحب شیخ الحدیث مبارک پوری مدظلہ العالی گھوڑے کی بلا کراہیت حلت کے متعلق ہیں۔ امام ابو حیفہ سے تین قول متعلق ہیں کہا ہت تنزی و تحری کے علاوہ صاحبین اور طحاوی ختنی بھی ہیں۔ نام ماں کے کراہیت تنزی اور تحری کی دونوں تحريم کا ہے۔ طرفین کے دلائل اور جوابات شروع بخاری (فتح البخاری، یعنی) شرح مؤطا امام ماں لزر قلنی و شرح محلل الآثار للطحاوی میں بالتفصیل مذکور ہیں۔ حلت کے دلائل واضحہ قویہ آجائے کے بعد تعالیٰ یا عمل امت کی طرف التفات بے معنی اور لغو کام ہے۔ جست شرعی کتاب و سنت اور اجماع پھر قیاس صحیح ہے۔ گھوڑے کا عام اور بڑا مصرف شروع ہی سے سواری رہا ہے۔ اس لیے اس کے کھانے کا رواج نہیں ہے۔ علاوہ بریں عطاء بن ابی رباح سے تمام صحابہ کی طرف سے بلا اختشاء احادیث اکل کم خیل کی نسبت ثابت ہے کان السلف (ای الصحابة) کانوا یا کلو نہ (ابن ابی شیبہ) (عبداللہ رحمانی مبارک پوری)

باب پاتو گردھوں کا گوشت کھانا منع ہے اس باب میں  
حضرت سلمہ رضی اللہ عنہ کی حدیث نبی کریم ﷺ سے مروی ہے

۲۸ - باب لُحُومِ الْخُمْرِ الْإِنْسِيَّةِ.  
فِيهِ عَنْ سَلَمَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ

(۵۵۲۱) ہم سے صدقہ نے بیان کیا، کہا ہم کو عبده نے خبردی، انہیں عبید اللہ نے، انہیں سالم اور نافع نے اور انہیں حضرت ابن عمرؓ نے کہ نبی کریم ﷺ نے جنگ خیر کے موقع پر پالتو گدوں کے گوشت کی ممانعت کر دی تھی۔

(۵۵۲۲) ہم سے مسدود نے بیان کیا، کہا ہم سے بھی نے بیان کیا، ان سے عبید اللہ نے، کہا مجھ سے نافع نے بیان کیا اور ان سے حضرت عبد اللہ بن عثیمینؓ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے پالتو گدوں کے گوشت کی ممانعت کی تھی۔ اس روایت کی متابعت ابن المبارکؓ نے کی تھی، ان سے نافع نے اور ابو اسامہ نے بیان کیا، ان سے عبید اللہ نے اور ان سے سالم نے اسی طرح سے بیان کیا۔

حضرت امام بخاری اور ابو داؤد و فیروز کے استاد ہیں۔ سنہ ۴۲۸ھ میں انتقال

(۵۵۲۳) ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم کو امام مالک نے خبردی، انہیں ابن شاہب نے، انہیں محمد بن علی کے بیٹے عبد اللہ اور حسن نے اور انہیں ان کے والد نے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جنگ خیر کے سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے متعدد اور پالتو گدوں کے گوشت کے گوشت کے کھانے سے منع فرمادیا تھا۔

**لشیخ** حرمت متعدد کے متعلق امت کا اجماع ہے گر شیعہ حضرات اس کی حلت کے قائل ہیں اور بعض شاہ آثار سے استدلال کرتے ہیں۔ بعض لوگ اس بارے میں علامہ ابن حزم کو بھی مسمی کرتے ہیں حالانکہ حافظ صاحب نے صاف لکھا ہے و قد اعترف ابن حزم مع ذالک بتحریکہا لیبوت قوله صلی اللہ علیہ وسلم انها حرام الی یوم القيمة قال فاما بهذا القول والله اعلم (فتح الباری بارہ: ۲۱، ص: ۳۳) لیکن اس کے باوجود علامہ ابن حزم نے متعدد کی حرمت کا اقرار کیا ہے کیونکہ یہ صحیح ہے کہ آخرت ﷺ نے اسے قیامت تک کے لیے حرام قرار دے دیا ہے پس اسی فرمان نبی پر ہمارا ایمان ہے۔

(۵۵۲۴) ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا، کہا ہم سے جملوں نے بیان کیا، ان سے عمروؓ نے، ان سے محمد بن علی نے اور ان سے حضرت جابر بن عبد اللہ ؓ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے جنگ خیر کے موقع پر گدوں کے گوشت کھانے سے منع فرمادیا تھا اور گھوڑوں کے

۵۵۲۱ - حدثنا صدقة أخبرنا عبدة عن عبيدة الله عن سالم و نافع عن ابن عمر رضي الله عنهما، نهى النبي ﷺ عن لحوم الحمر الأهلية يوم خير.

[راجع: ۸۵۳]

۵۵۲۲ - حدثنا مسدد حدثنا يحيى عن عبيدة الله حدثني نافع عن عبد الله قال: نهى النبي ﷺ عن لحوم الحمر الأهلية.تابعة ابن المبارك عن عبيدة الله عن نافع.وقال أبوأسامة عن عبيدة الله عن سالم.

[راجع: ۸۵۳]

**لشیخ** حضرت مسدود بن سرہ بصریہ کے باشندے ہیں۔ فرمایا، رحمہ اللہ تعالیٰ۔

۵۵۲۳ - حدثنا عبد الله بن یوسف أخبرنا مالك عن ابن شهاب عن عبد الله والحسن ابني محمد بن علی عن أبيهما على رضي الله عنه قال: نهى رسول الله ﷺ عن المُنْعَةِ عامَّ خَيْرٍ، ولحوم حمر الإنسانية۔ [راجع: ۴۲۶]

**لشیخ** حرمت متعدد کے متعلق امت کا اجماع ہے گر شیعہ حضرات اس کی حلت کے قائل ہیں اور بعض شاہ آثار سے استدلال حمداد عن عمرو عن محمد بن علی عن جابر بن عبد الله قال نهى النبي ﷺ يوم خير عن لحوم الحمر، ورخص في

لُحُومُ الْخَيْلِ۔ [راجع: ٤٢١٩]

٥٥٢٥ - حَدَّثَنَا مُسْدَدٌ حَدَّثَنَا  
يَحْيَى عَنْ شَبَّةَ قَالَ: حَدَّثَنِي عَدِيٌّ عَنِ  
الْبَرَاءِ وَابْنِ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ  
قَالًا: نَهَى النَّبِيُّ ﷺ عَنِ لُحُومِ الْحُمُرِ۔

[راجع: ٣١٥٥، ٤٢٢١، ٤٢٢٢]

٥٥٢٧ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ  
بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنْ أَبِي  
شَهَابٍ أَنَّ أَبَا إِدْرِيسَ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا ثَعْلَبَةَ  
قَالَ: حَرَّمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لُحُومَ الْحُمُرِ  
الْأَهْلِيَّةِ。 تَابَعَهُ الرُّبَيْدِيُّ، وَغَفِيلٌ عَنْ أَبِي  
شَهَابٍ. وَقَالَ مَالِكٌ وَمَعْمَرٌ وَالْمَاجِشُونُ  
وَيُونُسُ وَابْنُ إِسْحَاقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ نَهَى  
النَّبِيُّ ﷺ عَنْ كُلِّ ذِي نَابِ مِنَ السَّبَاعِ۔

٥٥٢٨ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامَ أَخْبَرَنَا  
عَبْدُ الْوَهَابِ التَّقْفِيِّ عَنْ أَيُوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ  
عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ  
رَسُولَ اللَّهِ ﷺ جَاءَهُ جَاءَ فَقَالَ: أَكِلْتِ  
الْحُمُرَ ثُمَّ جَاءَهُ جَاءَ فَقَالَ: أَكِلْتِ  
الْحُمُرَ، ثُمَّ جَاءَهُ جَاءَ فَقَالَ: أَفَيْتَ  
الْحُمُرَ، فَأَمَرَ مَنَادِيَ فَنَادَى فِي النَّاسِ: إِنَّ  
اللَّهَ وَرَسُولَهُ يَنْهَا يَنْهَا يَنْهَا  
الْأَهْلِيَّةُ، فَإِنَّهَا رِجْسٌ فَأَكْفِنَتِي الْقُدُورُ،  
وَإِنَّهَا لَفُورٌ بِاللَّحْمِ۔ [راجع: ٣٧١]

٥٥٢٩ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا  
سُفْيَانٌ قَالَ: عَمْرُو قَلْتُ لِجَابِرٍ بْنِ زَيْدٍ  
يَزْعُمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ حُمُرٍ

لیے رخصت فرمادی تھی۔

(٥٥٢٦-٥٥٢٥) ہم سے مسد دنے بیان کیا، کہا ہم سے بھی نے  
بیان کیا، ان سے شعبہ نے بیان کیا، ان سے عدی نے بیان کیا اور ان  
سے براء اور ابن الجبیر اور اپنی بیٹوں نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے  
گدھے کا گوشت کھانے سے منع فرمادی تھا۔

(٥٥٢٧) ہم سے اسحاق نے بیان کیا، کہا ہم کو یعقوب بن ابراهیم نے  
خبر دی، کہا ہم سے ہمارے والد نے بیان کیا، ان سے صالح نے، ان  
سے ابن شاہ نے، ائمہ ابو ادریس نے خردی اور ان سے حضرت  
ابو شعبہ بن عثیمین نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے پاتو گدھے کا گوشت  
کھانا حرام قرار دیا تھا۔ اس روایت کی متابعت نبیدی اور عقیل نے  
ابن شاہ سے کہا ہے۔ مالک، معمز، ماجشوں، یونس اور ابن اسحاق نے  
زہری سے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے ہرچاڑ کر کھانے والے  
ورنے کا گوشت کھانے سے منع فرمایا ہے۔

(٥٥٢٨) ہم سے محمد بن سلام نے بیان کیا، کہا ہم کو عبد الوہاب ثقیل  
نے خردی، ائمہ ایوب نے، ائمہ محمد نے اور ائمہ حضرت انس  
بن مالک بن عثیمین نے کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ایک صاحب  
آئے اور عرض کیا کہ میں نے گدھے کا گوشت کھالیا ہے پھر وہ سرے  
صاحب آئے اور کہا کہ میں نے گدھے کا گوشت کھالیا ہے پھر تیرے  
صاحب آئے اور کہا کہ گدھے ختم ہو گئے۔ اس کے بعد آنحضرت  
ﷺ نے ایک منادی کے ذریعہ لوگوں میں اعلان کرایا کہ اللہ تعالیٰ اور  
اس کے رسول تمہیں پاتو گدھوں کا گوشت کھانے سے منع کرتے  
ہیں کوئکہ وہ نیا کہ ہیں چنانچہ اسی وقت ہانذیان اللہ دی گئیں حالانکہ  
وہ (گدھے کے) گوشت سے جوش مار رہی تھیں۔

(٥٥٢٩) ہم سے علی بن عبد اللہ نے بیان کیا، کہا ہم سے سفیان نے  
بیان کیا، ان سے عمرو نے بیان کیا کہ میں نے حضرت جابر بن زید بن عقبہ  
سے پوچھا کہ لوگوں کا خیال ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے پاتو گدھوں کا

گوشت کھانے سے منع کیا تھا؟ انہوں نے کہا کہ حکم بن عمرو غفاری  
بنٹھو نے ہمیں بصرہ میں یہ بتایا تھا لیکن علم کے سمندر حضرت ابن  
عباس رض نے اس سے انکار کیا اور (استدلال میں) اس آیت کی  
تلاؤت کی "قل لا اجد فیما اوحی الی محرب ما".

لئے بحث اس آیت میں حرام مکولات کا ذکر ہے جس میں مذکورہ گدھے کا ذکر نہیں ہے۔ شاید ابن عباس رض کو ان احادیث کا علم نہ  
ہوا ہو ورنہ وہ کبھی ایسا نہ کہتے یہ بھی ممکن ہے کہ انہوں نے اس خیال سے بعد میں رجوع کر لیا ہو، واللہ اعلم بالصواب۔

### باب ہرچاڑ کر کھانے والے درندے (وپرندے) کے

#### گوشت کھانے کے بارے میں

(۵۵۳۰) ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم کو  
امام مالک نے خبر دی، انہیں ابن شاہب نے، انہیں ابو اوریس خولانی  
نے اور وہ حضرت ابو شعلہ خشی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں  
کہ رسول اللہ ﷺ نے ہرچاڑ کر کھانے والے درندوں کا گوشت  
کھانے سے منع کیا تھا۔ اس روایت کی متابعت یونس، معمر، ابن عینہ  
اور ماجشوں نے زہری کی سند سے کی ہے۔

ذی ناب سے مراد یہے دانت ہیں جن سے درندہ جانور یا پرندہ اپنے شکار کو زخمی کر کے چاڑ دیتا ہے۔

### باب مردار جانور کی کھال کا کیا حکم ہے؟

(۵۵۳۱) ہم سے زہیر بن حرب نے بیان کیا، کہا ہم سے یعقوب بن  
ابراہیم نے بیان کیا، کہا ہم سے ہمارے والد نے بیان کیا، ان سے صالح  
نے بیان کیا، کہا مجھ سے ابن شاہب نے بیان کیا، انہیں عبد اللہ بن  
عبد اللہ نے خبر دی اور انہیں حضرت عبد اللہ بن عباس رض نے خبر  
دی کہ رسول اللہ ﷺ ایک مری ہوئی بکری کے قریب سے گزرے تو  
آپ نے فرمایا کہ تم نے اس کے چڑے سے فائدہ کیوں نہیں اٹھایا؟  
لوگوں نے کہا کہ یہ تو مری ہوئی ہے۔ آنحضرت رض نے فرمایا کہ  
صرف اس کا کھانا حرام کیا گیا ہے۔

(۵۵۳۲) ہم سے خطاب بن عثمان نے بیان کیا، کہا ہم سے محمد بن حمیر  
نے بیان کیا، ان سے ثابت بن عجلان نے بیان کیا، انہوں نے سعید بن

الأهليۃ، فَقَالَ: قَدْ كَانَ يَقُولُ ذَاكَ الْحُكْمُ  
بْنُ عَمْرٍو الْفِقَارِيُّ عِنْدَنَا بِالْبَصَرَةِ، وَلَكِنْ  
أَنِّي ذَاكَ أَبْخَرُ ابْنَ عَبَّاسٍ وَقَرَا هَلْقَنْ لَا  
أَجِدُ فِيمَا أُوحِيَ إِلَيَّ مُحَرَّمًا.

لئے بحث اس آیت میں حرام مکولات کا ذکر ہے جس میں مذکورہ گدھے کا ذکر نہیں ہے۔ شاید ابن عباس رض کو ان احادیث کا علم نہ  
ہوا ہو ورنہ وہ کبھی ایسا نہ کہتے یہ بھی ممکن ہے کہ انہوں نے اس خیال سے بعد میں رجوع کر لیا ہو، واللہ اعلم بالصواب۔

### ۲۹- باب أَكْلِ كُلٌّ ذِي نَابِ مِنَ السَّبَاعِ

(۵۵۳۰) - حَدَّثَنَا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا  
مَالِكٌ عَنْ أَبْنَ شَهَابٍ عَنْ أَبِي إِذْرِيسِ الْخَوَلَانِيِّ،  
عَنْ أَبِي ثَغْلَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ  
اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسّع نعمتہ عَنْ أَكْلِ كُلٌّ ذِي نَابِ مِنَ السَّبَاعِ.  
تَابَعَهُ يُوسُفُ وَمَغْمَرٌ وَابْنُ عَيْنَةَ وَالْمَاجِشُونُ  
عَنِ الزُّهْرِيِّ. [راجع: ۵۷۸، ۶۵۷۸]

ذی ناب سے مراد یہے دانت ہیں جن سے درندہ جانور یا پرندہ اپنے شکار کو زخمی کر کے چاڑ دیتا ہے۔

### ۳۰- باب جُلُودِ الْمَيْتَةِ

(۵۵۳۱) - حَدَّثَنَا زُهَيرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا  
يَقْوُبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ  
فَقَالَ حَدَّثَنِي أَبْنُ شَهَابٍ أَنَّ عَيْنَدَ اللَّهِ بْنَ  
عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسّع نعمتہ  
مَرْءَ بِشَاءِ مَيْتَةَ فَقَالَ: ((هَلَا اسْتَمْتَغِثُمْ  
بِإِهَا بَهَأْ؟)) قَالُوا: إِنَّهَا مَيْتَةً. قَالَ: ((إِنَّمَا  
حَرْمُ أَكْلُهَا)). [راجع: ۱۴۹۲]

چڑہ دباغت سے پاک ہو جاتا ہے۔

(۵۵۳۲) - حَدَّثَنَا خَطَابُ بْنُ عَظْمَانَ حَدَّثَنَا  
مُحَمَّدُ بْنُ حَمِيرٍ عَنْ ثَابِتِ بْنِ عَجْلَانَ

جبیر سے نہ انہوں نے بیان کیا کہ میں نے حضرت ابن عباس رض سے نہ انہوں نے بیان کیا کہ نبی کرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک مرے ہوئے بکرے کے پاس سے گزرے تو فرمایا کہ اس کے مالکوں کو کیا ہو گیا ہے اگر وہ اس کے چڑھے کو کام میں لاتے (تو بتہ ہوتا)

### باب مشک کا استعمال جائز ہے

(۵۵۳۲) ہم سے مدد نے بیان کیا، ان سے عبد الواحد نے بیان کیا، کما ہم سے عمراء بن قفع نے بیان کیا، ان سے ابو زرعة بن عمرو بن جریر نے اور ان سے حضرت ابو ہریرہ رض نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو زخمی بھی اللہ کے راستے میں زخمی ہو گیا ہو اسے قیامت کے دن اس حالت میں اٹھایا جائے گا کہ اس کے زخم سے جو خون جاری ہو گا اس کا رنگ تو خون ہی جیسا ہو گا مگر اس میں مشک جیسی خوبیوں کی خوبی ہو گی۔

لشیخ مشک کے ذکر کی منابع اس مقام میں یہ ہے کہ جیسے کمال دباغت سے پاک ہو جاتی ہے ایسے ہی مشک بھی پسلے ایک گندہ خون ہوتی ہے پھر سوکھ کر پاک ہو جاتی ہے مشک کا باجماع اہل اسلام پاک ہونا متعدد احادیث سے ثابت ہے کہ آخر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم مشک کا استعمال فرمایا کرتے تھے اور آپ نے جنت کی مٹی کے لیے فرمایا کہ وہ مشک جیسی خوشودار ہے اور قرآن: مجید میں ہے ختم مسک اور مسلم نے ابو سعید رض سے روایت کیا کہ مشک سب خوبیوں سے بڑھ کر عمدہ خوبیوں ہے الفرض مشک پاک ہے۔

(۵۵۳۲) ہم سے محمد بن علاء نے بیان کیا، کما ہم سے ابو اسامہ نے بیان کیا، ان سے برید بن عبد اللہ نے، ان سے ابو بردہ نے اور ان سے حضرت ابو موسی رض نے کہ نبی کرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نیک اور بربے دوست کی مثل مشک ساتھ رکھنے والے اور بھٹی دھونکنے والے کی سی ہے (جس کے پاس مشک ہے اور تم اس کی محبت میں ہو) وہ اس میں سے یا تمہیں کچھ تحفے کے طور پر دے گایا تم اس سے خرید سکو گے یا (کم از کم) تم اس کی عمدہ خوبیوں سے تو محظوظ ہو یہی سکو گے اور بھٹی دھونکنے والا یا تمہارے کپڑے (بھٹی کی آگ سے) جلا دے گایا تمہیں اس کے پاس سے ایک ناگوار بیدار دھواں پہنچے گا۔

لشیخ مجتبی مطلق حضرت امام مخارقی رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث سے بھی مشک کا پاک اور بتہ ہونا ثابت فرمایا ہے اور اسے اجتنے اور صلح دوست سے تشبیہ دی ہے بے مشک ۔

قالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ  
ابْنَ عَبَّاسَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ مَرْ  
النِّبِيُّ ﷺ بِعَنْزٍ مَيْتَةً فَقَالَ: ((مَا عَلِيَ أَهْلِهَا  
لَوْ اتَّفَعُوا بِيَاهَابِهَا)): [راجح: ۱۴۹۲]

### ۳۱ - باب المِسْنَكِ

۵۵۳۳ - حدَثَنَا مُسَدْدَدٌ عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ  
حدَثَنَا عَمَّارٌ بْنُ الْقَعْدَاعَ عَنْ أَبِي زُزَعَةَ  
بْنِ عَمْرُو بْنِ حَرَبٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ  
اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَا  
مِنْ مَكْلُومٍ يُكَلِّمُ فِي اللَّهِ إِلَّا جَاءَ يَوْمَ  
الْقِيَامَةِ وَكَلِمَةً يُذْمِنِي، الْلَّوْنُ لَوْنُ دَمِ  
وَالرَّيْحُ رَيْحُ مِسْنَكِ)). [راجح: ۲۳۷]

لشیخ مشک کے ذکر کی منابع اس مقام میں یہ ہے کہ جیسے کمال دباغت سے پاک ہو جاتی ہے ایسے ہی مشک بھی پسلے ایک گندہ خون ہوتی ہے پھر سوکھ کر پاک ہو جاتی ہے مشک کا باجماع اہل اسلام پاک ہونا متعدد احادیث سے روایت کیا کہ مشک کا استعمال فرمایا کرتے تھے اور آپ نے جنت کی مٹی کے لیے فرمایا کہ وہ مشک جیسی خوشودار ہے اور قرآن: مجید میں ہے أبوأسامة عَنْ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِي بُرَدَةَ عَنْ أَبِي  
مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ:  
((مَثْلُ جَلِيسِ الصَّالِحِ وَالسُّوءِ، كَحَامِلِ  
الْمِسْنَكِ وَنَافِعِ الْكَبِيرِ، فَحَامِلُ الْمِسْنَكِ إِمَّا  
أَنْ يُهْدِيَكَ، وَإِمَّا أَنْ تَنْتَاجَ مِنْهُ، وَإِمَّا أَنْ  
تَجِدَ مِنْهُ رِيحًا طَيْبَةً، وَنَافِعَ الْكَبِيرَ إِمَّا أَنْ  
يُخْرِقَ بِيَاتِكَ، وَإِمَّا أَنْ تَجِدَ رِيحًا خَبِيثَةً)).  
[راجح: ۲۱۰۱]

### صحبت صلح تراصل کند۔ صحبت طالع تطالع کند

حضرت ابو موسیٰ اشرعیؑ کے مکرمہ میں مسلمان ہوئے تھے۔ یہ حافظ قرآن اور سنت رسول کے حال تھے۔ کلام الٰی خاص انداز اور لحن داؤدؑ سے پڑھا کرتے تھے۔ تمام سامعین محور ہی تھے۔ ان کی تلاوت پر خوش ہو کر حضرت عمرؓ نے ان کو بصرہ کا حاکم بنایا۔ سنہ ۵۲ھ میں وفات پائی رضی اللہ عنہ وارضاہ۔

### باب خرگوش کا گوشت حلال ہے

(۵۵۳۵) ہم سے ابو الولید نے بیان کیا، کہا ہم سے شعبہ نے بیان کیا، ان سے ہشام بن زید نے اور ان سے حضرت انسؓ نے بیان کیا کہ ہم نے ایک خرگوش کا پچھا کیا۔ ہم مرالظہران میں تھے۔ لوگ اس کے پیچے دوڑے اور تھک گئے پھر میں نے اسے پکڑ لیا اور اسے حضرت ابو طلحہؓ کے پاس لایا۔ انہوں نے اسے ذبح کیا اور اس کے دونوں کوٹے یا (راوی نے بیان کیا کہ) اس کی دونوں رانیں نبی کشم لٹھیں کے پاس بھیجنیں اور آنحضرتؐ نے انہیں قبول فرمایا۔

بعض لوگ اس جانور کو اس لیے نہیں کھاتے کہ اس کی ماڈہ کو جیس آتا ہے۔ حضرت امام بخاریؓ نے ان کے خیال کی تردید فرماتے ہوئے خرگوش کا کھانا حلال ثابت فرمایا ہے۔

### باب ساہنہ کھانا جائز ہے

(۵۵۳۶) ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے عبدالعزیز بن مسلم نے بیان کیا، ان سے عبد اللہ بن دینار نے بیان کیا، انہوں نے کہا کہ میں نے حضرت عبد اللہ بن عمرؓ سے سنا کہ نبی کشم لٹھیں نے فرمایا، ساہنہ میں خود نہیں کھاتا لیکن اسے حرام بھی نہیں قرار دیتا۔

ساہنہ ایک مشور جنگلی جانور ہے جو حلال ہے مگر آنحضرتؐ نے اسے نہیں کھایا جیسا کہ یہاں مذکور ہے۔

(۷) (۵۵۳) ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ نے بیان کیا، ان سے امام مالک نے، ان سے ابن شاہب نے، ان سے ابو امامہ بن سمل نے، ان سے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا اور ان سے حضرت خالد بن ولیدؓ نے بیان کیا کہ وہ نبی کشم لٹھیں کے ساتھ ام المؤمنین حضرت میمونہؓ کے گھر گئے تو آنحضرتؐ کی خدمت میں بھنا ہوا ساہنہ لایا گیا آپ نے اس کی طرف باقہ بڑھایا لیکن بعض

### ۳۲۔ باب الأربَبِ

۵۵۳۵۔ حدثنا أبو الوليدٌ حدثنا شعبة عن هشام بن زيدٍ عن أنسٍ رضي الله عنه قال، انفتحنا أربنا وتحنّ بممر الظهران، فسعى القوم فعموا، فأخذتها فجنت بها إلى أبي طلحة فذهبها فبعث بوركها، أو قال: يغحدنها إلى النبي ﷺ فقبلها.

بعض لوگ اس جانور کو اس لیے نہیں کھاتے کہ اس کی ماڈہ کو جیس آتا ہے۔ حضرت امام بخاریؓ نے ان کے خیال کی تردید فرماتے ہوئے خرگوش کا کھانا حلال ثابت فرمایا ہے۔

### ۳۳۔ باب الصَّبَّ

۵۵۳۶۔ حدثنا موسى بن إسماعيل حدثنا عبد العزيز بن مسلم حدثنا عبد الله بن دينار قال: سمعت ابن عمر رضي الله عنهما قال النبي ﷺ: ((الصَّبُّ لست أكله ولا آخرته)).

ساہنہ ایک مشور جنگلی جانور ہے جو حلال ہے مگر آنحضرتؐ نے اسے نہیں کھایا جیسا کہ یہاں مذکور ہے۔

۵۵۳۷۔ حدثنا عبد الله بن مسلمة عن مالكٍ عن ابن شهابٍ عن أبي أمامة بن سهلٍ عن عبد الله بن عباس رضي الله عنهما عن خالد بن الوليدٍ أنه دخل مع رسول الله ﷺ بيت ميمونة، فأتى بضبة محنودٍ فأهوى إلينه رسول الله ﷺ بيده

عورتوں نے کہا کہ آپ جو کھانا دیکھ رہے ہیں اس کے متعلق آپ کو بتا دو۔ عورتوں نے کہا کہ یہ ساہنہ ہے یا رسول اللہ! چنانچہ آخر پرست شیخ ہے نے اپنا ہاتھ کھینچ لیا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا یہ حرام ہے؟ آخر پرست شیخ نے فرمایا کہ نہیں لیکن چونکہ یہ ہمارے ملک میں نہیں پایا جاتا اس لیے طبیعت اس سے انکار کرتی ہے۔ حضرت خالد بن عثمن نے بیان کیا کہ پھر میں نے اسے اپنی طرف کھینچ لیا اور کھایا اور آخر پرست شیخ دیکھ رہے تھے۔

**لشیخ** کوئی کھائے یا نہ کھائے یہ امر احتیاری ہے مگر ساہنہ کا کھانا بلا تردود جائز و حلال ہے۔ جیسا کہ یہاں احادیث میں ذکور ہے۔ امام احمد اور امام طحاوی نے نکلا کہ آخر پرست شیخ نے ساہنہ کے گوشت کی ہائیں الٹ دی تھیں۔ یہ اس پر محظوظ ہے کہ پسلے آپ کو اس کے سخن ہونے کا مگن تھا پھر یہ گمان جاتا رہا اور آپ نے صحابہ کو اس کے کھانے کی اجازت دی۔ حضرت خالد بن عثمن اللہ کی تکوار سے ملتبہ ہیں جو سنہ ۱۲۴ھ میں فوت ہوئے۔ رضی اللہ عنہ وارضاہ۔

### باب جب جنمے ہوئے یا پچھلے ہوئے کھی میں چوہا پڑ جائے تو کیا حکم ہے

(۵۵۳۸) ہم سے حمیدی نے بیان کیا، کہا ہم سے سفیان نے بیان کیا، ان سے زہری نے بیان کیا، کہا کہ مجھے عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ نے خبر دی، انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے سنا، ان سے حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ایک چوہا کھی میں پڑ کر مر گیا تو نبی کریم ﷺ سے اس کا حکم پوچھا گیا۔ آپ نے فرمایا کہ چوہے کو اور اس کے چاروں طرف سے کھی کو پھینک دو اور باقی کھی کو کھاؤ۔ سفیان سے کہا گیا کہ معراس حدیث کو زہری سے بیان کرتے ہیں کہ ان سے سعید بن مسیب اور ان سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا، انہوں نے کہا کہ میں نے یہ حدیث زہری سے صرف عبید اللہ سے بیان کرتے سنی ہے کہ ان سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے سنا، ان سے حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا نے اور ان سے نبی کریم ﷺ نے فرمایا اور میں نے یہ حدیث ان سے بارہاں نی ہے۔

**لشیخ** معربی روایت کو ابو داؤد نے نکلا۔ اسماعیل نے سفیان سے نقل کیا، انہوں نے کہا میں نے زہری سے یہ حدیث کئی بار یوں سنی ہے عن عبد اللہ عن ابن عباس عن میمونہ کسی حدیث میں یہ صراحت نہیں ہے کہ آس پاس کا کمی کتنی دور تک

لقاء بغضِ النسوة: أَخْبِرُوا رَسُولَنَا اللَّهَ عَزَّلَ بِمَا يُرِيدُ أَنْ يَاكُلَ، فَقَالُوا. هُوَ صَبٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَرَفَعَ يَدَهُ فَقَتَ: أَخْرَامٌ هُوَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ فَقَالَ: ((لَا وَلَكِنْ لَمْ يَكُنْ بِأَرْضِ قَوْمِي فَاجْدِنِي أَغَالِلُهُ)). قَالَ خَالِدٌ: فَاجْتَرَرْتُهُ فَأَكَلَتْهُ، وَرَسُولُ اللَّهِ يُنْظَرُ. [راجح: ۵۳۹۱]

### ۳۴- بَابُ إِذَا وَقَعَتِ الْفَارَةُ فِي السَّمْنِ الْجَامِدِ أَوِ الْذَابِبِ

۵۵۳۸ - حَدَّثَنَا الْحَمْيَدِيُّ حَدَّثَنَا سُفِيَّانَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْيَدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَطْبَةَ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسَ يُحَدِّثُهُ عَنْ مَيْمُونَةَ أَنَّ فَارَةً وَقَعَتْ فِي سُمْنِ قَمَاتَ، فَسَبَّلَ، النَّبِيُّ ﷺ عَنْهَا لَقَالَ ((أَلْقُوهَا وَمَا حَوَّلَهَا وَكُلُوهَا)). قَيلَ لِسُفِيَّانَ لَمَّا مَعَمَرًا يُحَدِّثُهُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: مَا سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ يَقُولُ: إِلَّا عَنْ عَبْيَدِ اللَّهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مَيْمُونَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، وَلَقَدْ سَمِعْتُهُ مِنْهُ مِوَارًا.

[راجح: ۲۳۵]

**لشیخ** عی سی ہے عن عبد اللہ عن ابن عباس عن میمونہ کسی حدیث میں یہ صراحت نہیں ہے کہ آس پاس کا کمی کتنی دور تک

نکالیں۔ یہ ہر آدمی کی رائے پر مخصوص ہے اگر پلا گھی یا تیل ہو تو ایک روایت میں یوں ہے کہ اسے تین چلو نکال دیں گریہ رواہت ضعیف ہے۔ اب جو تیل یا گھی کھانے کے کام کا نہ رہا اس کا جلانا درست ہے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ اور عائشہؓ سے مตقول ہے کہ اگر گھی پڑا ہو تو اسے اور کام میں لائے گمراہ کھانے میں اسے استعمال نہ کرو۔ حضرت میمونہؓ رضی اللہ عنہا امام المؤمنین میں سے ہیں جو سنہ ۷۴ھ عمرۃ القناء کے موقع پر نکاح نبوی میں آئیں اور اتفاق دیکھنے کے اسی جگہ بعد میں ان کا انتقال ہوا۔ یہ آپ کی آخری بیوی ہیں جن سے یہ مतقول ہے۔

۵۵۳۹ - حدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ الدَّابَّةِ تَمُوتُ فِي الرِّزْقِ وَالسَّمْنِ، وَهُوَ جَامِدٌ أَوْ غَيْرُ جَامِدٍ، الْفَارَّةُ أَوْ غَيْرُهَا، قَالَ : بِلَغَنَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِفَارَّةٍ مَاتَتْ فِي سَمْنٍ فَأَمَرَ بِمَا قَرُبَ مِنْهَا فَطَرَحَ، ثُمَّ أَكَلَهُ . عَنْ حَدِيثِ عَبْيَدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ .

[راجع: ۲۳۵]

حضرت محمد بن عبد اللہ بن شاہب زہری زبرہ بن کلاب کی طرف منسوب ہیں۔ بہت بڑے فقیہ اور زبردست محدث ہیں۔ بہاہ رمضان المبارک سنہ ۱۱۳ھ میں وفات پائی، رحمہ اللہ۔

۵۵۳۰ - حدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شَيْهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مَيْمُونَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ : سَيِّلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَرَأَةً سَقَطَتْ فِي سَمْنٍ، فَقَالَ : ((أَلْقُوهَا وَمَا حَوْنَاهَا وَكُلُوهُ)). [راجع: ۲۳۵]

۳۵ - بَابُ الْوَسِيمِ وَالْعَلَمِ فِي الصُّورَةِ

اس کے چاروں طرف سے گھی کو پھینک دو پھر باقی گھی کھاؤ۔  
باب جانوروں کے چزوں پر داغ دینا یا نشان کرنا  
کیسا ہے؟

۵۵۳۱ - حدَّثَنَا عَبْدِ اللَّهِ بْنُ مُوسَى نَفِيَ عَنْ بَعْدِ الْمَوْتِ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عَمْرَةَ أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ تُعْلَمُ الصُّورَةُ وَقَالَ ابْنُ عَمْرَةَ : نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُضَرَّبَ تَابِعَهُ فَتَبَيَّنَهُ حَدَّثَنَا الْعَنْفَرِيُّ عَنْ حَنْظَلَةَ وَقَالَ

نضرۃ الصورۃ۔

اس روایت میں صراحت ہے کہ منہ پر مارنے سے مت فرمایا بعض جالل مطعون کی عادت ہے کہ پھوں کے منہ پر مارا کرتے ہیں۔ ان کو اس حدیث سے فیصلہ لئی چاہیے۔

(۵۵۳۲) ہم سے ابوالولید نے بیان کیا، کما ہم سے شعبہ نے بیان کیا، ان سے شام بن زید نے اور ان سے حضرت انس بن ثابت نے بیان کیا کہ میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں اپنے بھائی (عبداللہ بن ابی طلحہ نومولود) کو لایا تاکہ آپ اس کی تحقیق فرمادیں۔ آنحضرت ﷺ اس وقت اونٹوں کے باڑے میں تشریف رکھتے تھے۔ میں نے دیکھا کہ آپ ایک بکری کو داغ رہے تھے (شعبہ نے کہا کہ) میں سمجھتا ہوں کہ (شام نے) کہا کہ اس کے کاٹوں کو داغ رہے تھے۔

علوم ہوا کہ بکری کے کاٹوں کو داغنا جائز ہے۔ کسی بزرگ کا منہ میں کھور نرم کر کے پچ کے حل میں ڈال دینے کو تحقیق کیا جاتا ہے۔

باب اگر مجاهدین کی کسی جماعت کو غیمت ملے اور ان میں سے کچھ لوگ اپنے دوسرے ساتھیوں کی اجازت کے بغیر (قسم سے پہلے) غیمت کی بکری یا اونٹ میں سے کچھ ذبح کر لیں تو ایسا گوشت کھانا حلال نہیں ہے بوجہ رافع بن خدنجؑ کی حدیث کے جو انوں نے نبی کریم ﷺ سے نقل کی ہے۔ طاؤں اور عکرہ نے چور کے ذیح کے متعلق کہا کہ اسے پھینک دو (علوم ہوا کہ وہ کھانا حرام ہے)

(۵۵۳۳) ہم سے مدد نے بیان کیا، کما ہم سے ابوالاحص نے بیان کیا، ان سے سعید بن مسروق نے بیان کیا، ان سے عبایہ بن رفاء نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عبایہ کے دادا رافع بن خدنجؑ نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے عرض کیا کہ کل ہمارا دشمن سے مقابلہ ہو گا اور ہمارے پاس چھربیاں نہیں ہیں؟ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ جو آلہ خون بھارے اور (جانوروں کو ذبح کرتے وقت) اس پر اللہ کا نام لیا گیا ہو اسے کھاؤ بشرطیکہ ذبح کا آلہ دانت اور ناخن نہ ہو اور میں اس کی وجہ تمہیں بتاؤں گا، دانت تو ہدی ہے اور ناخن جبھیوں کی چھری ہے اور جلدی کرنے والے لوگ

۵۵۴۲ - حدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدَ حَدَّثَنَا شَعْبَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَنَسِ قَالَ: دَخَلَتْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَأْخَ لِي يَعْنَكَهُ وَهُوَ فِي مِرْبَدِ لَهُ فَرَأَيْتُهُ يَسِمُ شَاةً حَسِيبَتَهُ قَالَ: فِي آذَانِهَا.

[راجح: ۱۵۰۲]

۳۶ - بَابٌ إِذَا أَصَابَ قَوْمًا غَنِيمَةً، فَلَذِبَحَ بَعْضُهُمْ غَنِيمَةً أَوْ إِبْلًا بِغَيْرِ أُمِّ أَصْحَابِهِمْ، لَمْ تُؤْكَلْ لِحَدِيثِ رَافِعٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. وَقَالَ طَاؤُسٌ وَعَنْكِرَةٌ فِي ذِبْيَحَةِ السَّارِقِ اطْرَحْوْهُ.

۵۵۴۳ - حدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو الأَخْوَصِ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ رَافِعِ بْنِ خَدِيجَ قَالَ: قُلْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، إِنَّا نَلْقَى الْعَذَوْ غَدَا وَنَيْسَ مَعَنَا مُذْنِي، فَقَالَ: ((مَا أَنْهَرَ الدَّمْ وَذَكَرَ اسْمَ اللَّهِ فَكُلُوا، مَا لَمْ يَكُنْ سِينُ وَلَا ظَفْرٌ، وَسَاحِدَتُكُمْ عَنْ ذَلِكَ: أَمَّا السُّنْنُ فَعَظِيمٌ، وَمَا الظُّفَرُ فَمُدَى الْحَجَبَةِ)), وَتَقَدَّمَ

آگے بڑھ گئے تھے اور غیمت پر قضہ کر لیا تھا لیکن نبی کرم ﷺ پھر چھپے کے صحابہ کے ساتھ تھے چنانچہ (آگے پہنچنے والوں نے جانور ذبح کر کے) ہائیاں پکنے کے لیے چڑھا دیں لیکن آنحضرت ﷺ نے انہیں الٹ دینے کا حکم فرمایا پھر آپ نے غیمت لوگوں کے درمیان تقسیم کی۔ اس تقسیم میں ایک اونٹ کو دس بکریوں کے برابر آپ نے قرار دیا تھا پھر آگے کے لوگوں سے ایک اونٹ بدک کر بھاگ گیا۔ لوگوں کے پاس گھوڑے نہیں تھے پھر ایک شخص نے اس اونٹ پر تیر مارا اور اللہ تعالیٰ نے اسے روک لیا۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ یہ جانور بھی کبھی وحشی جانوروں کی طرح بد کئے گلتے ہیں۔ اس لیے جب ان میں سے کوئی ایسا کرے تو تم بھی ان کے ساتھ ایسا ہی کرو۔

**باب جب کسی قوم کا کوئی اونٹ بدک جائے اور ان میں سے کوئی شخص خیر خواہی کی نیت سے اسے تیر سے نشانہ لگا کر مار دالے تو جائز ہے؟** حضرت رافع بن خدنجؓ کی نبی کرم ﷺ سے روایت کردہ حدیث اس کی تائید کرتی ہے۔

(۵۵۳۳) ہم سے ابن سلام نے بیان کیا، کہا ہم کو عمر بن عبید الطنافسی نے خبر دی، انہیں سعید بن مسروق نے، ان سے عبایہ بن رفاص نے، ان سے ان کے دادا حضرت رافع بن خدنجؓؓ کی نیت سے بیان کیا کہ ہم نبی کرم ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں تھے۔ ایک اونٹ بدک کر بھاگ پڑا، پھر ایک آدمی نے تیر سے ماڑا اور اللہ تعالیٰ نے اسے روک دیا، بیان کیا کہ پھر آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ یہ اونٹ بھی بعض اوقات جنگی جانوروں کی طرح بد کئے ہیں، اس لیے ان میں سے جو تمہارے قابو سے باہر ہو جائیں، ان کے ساتھ ایسا ہی کیا کرو۔ رافع نے

سَرَخَانُ النَّاسِ فَاصْنَبُوا مِنَ الْعَنَاءِ وَالسَّيِّءِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي آخرِ النَّاسِ،  
فَنَصَبُوا قُدُورًا. فَأَمَرَ بِهَا فَأَكْفَفَتْ، وَقَسَمَ  
بَيْنَهُمْ وَعَدَلَ بَعِيرًا بَعِيرًا شَيَاهٍ. ثُمَّ نَدَّ بَعِيرًا  
مِنْ أَوَابِلِ الْقَوْمِ، وَلَمْ يَكُنْ مَعْهُمْ خَيلٌ،  
فَرَمَاهُ رَجُلٌ بِسَهْمٍ فَحَبَسَهُ اللَّهُ فَقَالَ:  
(إِنَّ لِهَذِهِ الْبَهَائِمِ أَوَابِدًا كَأَوَابِدِ الْوَحْشِ.  
فَمَا فَعَلَ مِنْهَا هَذَا فَأَفْعَلُوا مِثْلَ هَذَا)).

[راجع: ۲۴۸۸]

**لشیحؓ** حضرت رافع بن خدنجؓ کی کنیت ابو عبد اللہ حارثی انصاری ہے۔ جنگ احد میں ان کو تیر لگا جس پر آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ میں قیامت کے دن تمہارے اس تیر کا گواہ ہوں۔ ان کا زخم عبد الملک بن مروان کے زمانہ تک باقی رہا۔ ۸۶ سال کی عمر میں سہ ۳۷۷ھ میں وفات پائی، رضی اللہ عنہ۔

۳۷۔ بَابِ إِذَا نَدَّ بَعِيرًا لِقَوْمٍ، فَرَمَاهُ  
بَعْضُهُمْ بِسَهْمٍ فَقَتَلَهُ، فَأَرَادَ  
إِصْلَاحَهُمْ فَهُوَ جَائِزٌ لِخَبَرِ رَافِعٍ عَنِ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
جو آگے آری ہے۔

۴۵۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ أَخْبَرَنَا  
عُمَرَ بْنُ عَيْنِي الدُّنْفَافِسِيُّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ  
مَسْرُوقٍ عَنْ عَبَّاَةَ بْنِ رَفَاعَةَ عَنْ جَدِّهِ  
رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا  
مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي سَفَرٍ، فَنَدَّ بَعِيرًا مِنَ الْأَبْلِيلِ  
قَالَ: فَرَمَاهُ رَجُلٌ بِسَهْمٍ فَحَبَسَهُ. قَالَ: ثُمَّ  
قَالَ: (إِنَّ لَهَا أَوَابِدًا كَأَوَابِدِ الْوَحْشِ فَمَا  
غَلَبَكُمْ مِنْهَا فَاصْنَعُوا بِهِ هَكَذَا)). قَالَ:

بیان کیا کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم اکثر غزوات اور دوسرے سفروں میں رہتے ہیں اور جانور ذبح کرنا چاہتے ہیں لیکن ہمارے پاس چھریاں نہیں ہوتیں۔ فرمایا کہ دیکھ لیا کرو جو آلہ خون بہا دے یا (آپ نے بجائے نہر کے) انہر فرمایا اور اس پر اللہ کا نام لیا گیا ہوتا سے کھاؤ۔ البتہ دانت اور ناخن نہ ہو کیونکہ دانت ہڈی ہے اور ناخن جوش والوں کی چھری ہے۔

چھری نہ ہونے پر بوقت ضرورت دانت اور ناخن کے سوا ہر ایسے آلہ سے ذبح جائز ہے جو خون بھا سکے۔

**باب جو شخص بھوک سے بے قرار ہو (صبرناہ کر سکے) وہ**

**مردار کھا سکتا ہے**

کیونکہ اللہ تعالیٰ نے سورہ بقرہ میں فرمایا "مسلمانو! ہم نے جو پاکیزہ روزیاں تم کو دی ہیں ان میں سے کھاؤ اور اگر تم خاص کر اللہ کو پوچھنے والے ہو تو ان نعمتوں پر اس کا شکر ادا کرو اللہ نے تو تم پر بس مردار اور خون اور سور کا گوشت اور وہ جانور جس پر اللہ کے سوا اور کسی کا نام پکارا جائے حرام کیا ہے پھر جو کوئی بھوک سے بے قرار ہو جائے بشرطیکہ بے حکمی نہ کرے نہ زیادتی تو اس پر کچھ گناہ نہیں ہے" اور اللہ نے سورہ مائدہ میں فرمایا "پھر جو کوئی بھوک سے لاچار ہو گیا ہو اس کو گناہ کی خواہش نہ ہو" اور سورہ انعام میں فرمایا "جن جانوروں پر اللہ کا نام لیا جائے ان کو کھاؤ اگر تم اس کی آئتوں پر ایمان رکھتے ہو اور تم کو کیا ہو گیا ہے جو تم ان جانوروں کو نہیں کھاتے جن پر اللہ کا نام لیا گیا ہے اور اللہ نے توصاف صاف ان چیزوں کو بیان کر دیا جن کا کھانا تم پر حرام ہے وہ بھی جب تم لاچار نہ ہو جاؤ (لاچار ہو جاؤ تو ان کو بھی کھا سکتے ہو) اور بہت لوگ ایسے ہیں جو بغیر کھانے بو جائے اپنے من مانے لوگوں کو گراہ کرتے ہیں اور تیرا مالک ایسے حد سے بڑھ جانے والوں کو خوب جانتا ہے" اور اللہ نے سورہ انعام میں فرمایا "اے پیغمبر! کہہ دے کہ جو مجھ پر وحی بھیجی گئی اس میں کسی کھانے والے پر کوئی کھانا حرام نہیں جانتا البتہ اگر مردار ہو یا بتا خون یا سور کا گوشت

فَلَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّا نَكُونُ فِي الْمَغَازِي وَالْأَسْفَارِ، فَتَرِيدُ أَنْ نَذْبَحَ فَلَا يَكُونُ مُدْنِي قَالَ : ((أَرَدْنَا مَا أَنْهَرَ أَوْ نَهَرَ الدُّمْ وَذَكَرَ اسْمَ اللَّهِ فَكُلْنِ. غَيْرَ السَّنَ وَالظُّفَرِ. فَإِنَّ السَّنَ عَظِيمٌ، وَالظُّفَرُ مُدَنِي الْجَبَشَةَ)). [راجع: ۲۴۸۸]

**۳۸- باب أَكْلِ الْمُضْطَرِ لِقَوْلِهِ**

**تعالیٰ:**

﴿هُنَّا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُلُوا مِنْ طَيَّابَاتِ مَا رَزَقْنَاكُمْ وَاشْكُرُوا اللَّهَ إِنْ كُنْتُمْ إِيَّاهُ تَعْبُدُونَ. إِنَّمَا حَرْمٌ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ وَالدَّمُ وَلَحْمُ الْخِنْزِيرِ وَمَا أَهْلَبَ بِهِ لِغَيْرِ اللَّهِ، فَمَنِ اضْطَرَرَ غَيْرَ بَاغٍ وَلَا عَادِ فَلَا إِثْمٌ عَلَيْهِ﴾ وَقَالَ ﴿فَمَنِ اضْطَرَرَ فِي مَخْمَصَةٍ غَيْرَ مُتَجَانِفٍ لِأَثْمِ﴾ فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ وَقَوْلِهِ : ﴿فَكُلُوا مِمَّا ذَكَرَ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ إِنْ كُنْتُمْ بِآيَاتِهِ مُؤْمِنِينَ. وَمَا لَكُمْ أَنْ تَأْكُلُوا مِمَّا ذَكَرَ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَقَدْ فُصِّلَ لَكُمْ مَا حَرْمٌ عَلَيْكُمْ إِلَّا مَا اضْطَرَرْتُمْ إِلَيْهِ، وَإِنَّ كَثِيرًا لِيُضْلُلُنَّ بِأَهْوَانِهِمْ بِغَيْرِ عِلْمٍ، إِنَّ رَبَّكَ هُوَ أَعْلَمُ بِالْمُغَنِّدِينَ﴾ وَقَوْلِهِ جَلَّ وَعَلَّا: ﴿فَلَنْ لَا أَجِدُ فِيمَا أُوحِيَ إِلَيَّ مُحَرَّمًا عَلَى طَاعِمٍ يَطْعَمُهُ إِلَّا أَنْ يَكُونَ مَيْتَةً أَوْ دَمًا مَسْفُوحًا أَوْ لَحْمًا خِنْزِيرًا فَإِنَّ رِجْسَنَ أَوْ فِسْقَأَ أَهْلَلِ لِغَيْرِ اللَّهِ بِهِ فَمَنِ

تو وہ حرام ہے کیونکہ وہ پلید ہے یا کوئی گناہ کی کیزیز ہو کہ اس پر اللہ کے سوا اور کسی کا نام پکارا گیا ہو پھر جو کوئی بھوک سے لاچار ہو جائے بشر طیکہ بے حکمی نہ کرے نہ زیادتی تو تیرا مالک بخشش والا مریان ہے۔“ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا مسفوحا کے معنی بتا ہوا خون اور سورہ غل میں فرمایا اللہ نے جو تم کو پاکیزہ روزی دی ہے ہلاں اس کو کھاؤ اور جو تم خالص اللہ کو پوچھنے والے ہو تو اس کی نعمت کا شکر ادا کرو اللہ نے تو اس تم پر مدار حرام کیا ہے اور بتا ہوا خون اور سور کا گوشت اور وہ جانور جس پر اللہ کے سوا اور کسی کا نام پکارا جائے پھر جو کوئی بے حکمی اور زیادتی کی نیت نہ رکھتا ہو لیکن بھوک سے مجبور ہو جائے (وہ ان چیزوں کو بھی کھالے) تو اللہ بخشش والا مریان ہے۔

اضطُرْ غَيْرَ بَاغِ وَلَا عَادٍ فَإِنَّ رَبَّكَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ) وَقَالَ: ﴿فَكُلُوا مِمَّا رَزَقْنَاكُمُ اللَّهُ خَلَقَ الْأَطْيَابَ وَأَشْكُرُوا بِنِعْمَةِ اللَّهِ إِنَّ كُلَّنِمَ إِيَّاهُ تَعْبُدُونَ إِنَّمَا حَرَمَ عَلَيْكُمُ الْمُنْيَةَ وَالَّذِمْ وَلَخُمُ الْعِتَّابِ وَمَا أَهْلَ لِغَيْرِ اللَّهِ بِهِ فَمَنِ اضطُرَّ غَيْرَ بَاغِ وَلَا عَادٍ فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ﴾.

**تشریح** مولانا شاہ عبد العزیز دہلوی اور ایک جماعت علماء کافوئی ہے کہ جس جانب پر تقریب لشیر اللہ کی نیت سے اللہ کے سوا دوسرا سے پر اللہ کا نام لیں آیت قرآنی کا بھی مفہوم بھی ہے۔

## ۳۷۔ کتاب الاضاح

# کتاب (قربانی کے مسائل) کا بیان

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بِسْمِ

باب قربانی کرنا سنت ہے اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ

۱ - باب سُنَّةِ الْأَضْحَى

وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ : هِيَ سُنَّةٌ وَمَعْرُوفٌ

**تشریح** جسور کا یہی مذهب ہے کہ قربانی کرنا سنت مؤکدہ ہے۔ بعض لوگوں نے کہا کہ قربانی کرنا وسعت والے پر واجب ہے۔ علامہ ابن حزم نے کہا کہ قربانی کا وجوہ ثابت نہیں ہوا۔

(۵۵۳۵) ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا، کہا ہم سے غدر نے بیان کیا، کہا ہم سے شعبہ نے بیان کیا، ان سے زید ایامی نے، ان سے شبی نے اور ان سے حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا آج (عید الاضحی کے دن) کی ابتدا ہم نماز (عید) سے کریں گے پھر واپس آگر قربانی کریں گے جو اس طرح کرے گا وہ ہماری سنت کے مطابق کرے گا لیکن جو شخص (نماز عید سے) پسلے ذبح کرے گا تو اس کی حیثیت صرف گوشت کی ہو گی جو اس نے اپنے گھر والوں کے لیے تیار کر لیا ہے قربانی وہ قطعاً بھی نہیں۔ اس پر ابو بردہ بن نیار رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے انہوں نے (نماز عید سے پسلے ہی) ذبح کر لیا تھا اور عرض کیا کہ میرے پاس ایک سال سے کم کا کمرہ ہے (کیا اس کی دوبارہ قربانی اب نماز کے بعد کروں؟) آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اس کی قربانی کرو لیکن تمہارے بعد یہ کسی اور کے لیے کافی نہیں ہو گا۔ مطرف نے عامر سے بیان کیا اور ان سے براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جس نے نماز عید کے بعد قربانی کی اس کی قربانی پوری ہو گی اور اس نے مسلمانوں کی سنت کے مطابق عمل کیا۔

[راجح: ۹۵۱] سنت سے اس حدیث میں طریق مراد ہے۔ حافظ نے کہا کہ امام بخاری کا مطلب یہ ہے کہ لفظ سنت یہاں طریق کے معنی **لَذِّيْحَةٍ** میں ہے مگر طریق واجب اور سنت دونوں کو شامل ہے۔ جب وجب کی کوئی دلیل نہیں تو معلوم ہوا کہ طریق سے سنت اصطلاحی مراد ہے، وہ المطلوب۔

(۵۵۳۶) ہم سے مسدود نے بیان کیا، کہا ہم سے اسماعیل نے بیان کیا، ان سے ایوب نے، ان سے محمد بن سیرین نے اور ان سے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جس نے نماز عید سے پسلے قربانی کر لی اس نے اپنی ذات کے لیے جانور ذبح کیا اور جس نے نماز عید کے بعد قربانی کی اس کی قربانی پوری ہوئی۔ اس نے مسلمانوں کی سنت کو پالیا۔

معلوم ہوا کہ نماز سے پسلے قربانی کے جانور پر باہمہ ڈالنا کسی صورت میں بھی جائز نہیں ہے۔

۲- باب قسمۃ الامام الأضاحی  
باب امام کا قربانی کے جانور لوگوں میں  
تعمیم کرنا

۵۵۴۵- حدئنا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حدئنا غَدَرٌ حدئنا شَعْبَةُ عَنْ زَيْنِدِ الْأَيَامِيِّ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((إِنَّ أَوَّلَ مَا نَبَّدَّ بِهِ فِي يَوْمَنَا هَذَا نُصَلِّي، ثُمَّ نَرْجِعُ فَسَنَحُرُ، مَنْ فَعَلَهُ فَقَدْ أَصَابَ سُسْتَنَا، وَمَنْ ذَبَحَ قَبْلَ فَإِنَّمَا هُوَ لَحْمٌ قَدْمَةً لِأَهْلِهِ لَنْ يَسِّمِ مِنَ السُّلُكِ فِي شَيْءٍ)). فَقَامَ أَبُو بُرْدَةَ بْنُ نِيَارٍ وَقَدْ ذَبَحَ فَقَالَ: إِنَّ عِنْدِي جَذَّةٌ فَقَالَ: ((اذْبَحْهَا وَلَنْ تُجْزِيَ عَنْ أَحَدٍ بَعْدَكَ)). قَالَ مُطْرَفٌ: عَنْ عَامِرٍ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ ذَبَحَ بَعْدَ الصَّلَاةِ تَمَّ نُسْكُنُهُ، وَأَصَابَ سُسْتَةَ الْمُسْلِمِينَ)).

[راجح: ۹۵۱]

۵۵۴۶- حدئنا مُسَدَّدًا حدئنا إِسْمَاعِيلَ عَنْ أَيُوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلَاةِ، فَإِنَّمَا ذَبَحَ لِنَفْسِهِ، وَمَنْ ذَبَحَ بَعْدَ الصَّلَاةِ فَقَدْ تَمَّ نُسْكُنُهُ، وَأَصَابَ سُسْتَةَ الْمُسْلِمِينَ)). [راجح: ۹۵۴]

معلوم ہوا کہ نماز سے پسلے قربانی کے جانور پر باہمہ ڈالنا کسی صورت میں بھی جائز نہیں ہے۔

۲- باب قسمۃ الامام الأضاحی  
بینَ النَّاسِ

(۷) ہم سے معاذ بن فضال نے بیان کیا، کہا ہم سے ہشام بن عروہ نے بیان کیا، ان سے بھی نے اور ان سے بجہ الجھنی نے اور ان سے عقبہ بن عامر جھنی پٹھر نے بیان کیا کہ نبی کرم مسیح نے اپنے صحابہ میں قربانی کے جانور تقسیم کئے۔ حضرت عقبہ پٹھر کے حصہ میں ایک سال سے کم کا بکری کا پچھہ آیا۔ انہوں نے بیان کیا کہ اس پر میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میرے حصہ میں تو ایک سال سے کم کا پچھہ آیا ہے؟ آنحضرت مسیح نے فرمایا کہ تم اسی کی قربانی کرلو۔

[راجح: ۲۳۰۰] یہ حکم خاص حضرت عقبہ پٹھر کے لیے تھا۔ اب حکم یہی ہے کہ قربانی کا جانور دو دانتا ہونا چاہیئے۔ حضرت ہشام بن عروہ **لشیخ** مدینہ کے مشور تابعین اور بکثرت روایت کرنے والوں میں سے ہیں، سنہ ۱۴۶ھ میں بغداد انتقال فرمایا۔ رحمہ اللہ۔

### باب مسافروں اور عورتوں کی طرف سے

#### قربانی ہونا جائز ہے

(۸) ہم سے مسدود نے بیان کیا، کہا ہم سے سفیان بن بیان کیا، ان سے عبد الرحمن بن قاسم نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے حضرت عائشہ پئی نے کہ نبی کرم مسیح (بجہ الوداع کے موقع پر) ان کے پاس آئے وہ مکرمہ میں داخل ہونے سے پہلے مقام سرف میں حاضر ہو گئی تھیں۔ اس وقت آپ رورہی تھیں۔ آنحضرت مسیح نے دریافت فرمایا کہ کیا بیبات ہے کیا تمہیں حیض کاغون آنے لگا ہے؟ حضرت عائشہ پئی نے عرض کیا کہ جی ہاں۔ آپ نے فرمایا کہ یہ تو اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم کی بیٹیوں کے مقدار میں لکھ دیا ہے۔ تم حاجیوں کی طرح تمام اعمال حج ادا کرلوں بس بیت اللہ کا طواف نہ کرو، پھر جب ہم منی میں تھے تو ہمارے پاس گائے کا گوشہ لایا گیا۔ میں نے پوچھا کہ یہ کیا ہے؟ لوگوں نے بتایا کہ آپ مسیح نے اپنی بیویوں کی طرف سے گائے کی قربانی کی ہے۔

[راجح: ۲۹۴] اور ظاہر ہے کہ آپ نے اپنی بیویوں کو الگ الگ قربانی کرنے کا حکم نہیں فرمایا، تو جسور کا مذہب ثابت ہو گیا۔ امام مالک **لشیخ**

۵۵۴۷ - حدثنا معاذ بن فضالة حدثنا هشام عن يحيى عن بعجة الجهنمي عن عقبة بن عامر الجهنمي قال: قسم النبي **لشیخ** بين أصحابه ضحايا، فصارت لعقبة جذعة، فقلت يا رسول الله، صارت جذعة، قال: ((صح بها)).

[راجح: ۲۳۰۰]

### باب الأضحية للمسافر

#### والنساء

**لشیخ** یہ باب لا کر حضرت امام بخاری نے اس کا رد کیا جو کہتا ہے کہ عورت کو اپنی قربانی علیحدہ کرنی چاہیئے۔ یہ مسئلہ بھی متعدد احادیث سے ثابت ہے کہ ایک بکرے کی قربانی صاحب خانہ اور اس کے گھر والوں کی طرف سے کافی ہے چاہے گھر کے افراد کتنے ہوں۔

۵۵۴۸ - حدثنا مسدد حدثنا سفيان عن عبد الرحمن بن القاسم عن أبيه عن عائشة رضي الله عنها أن النبي **لشیخ** دخل عليها وحاصمت بسرف قبل أن تدخل مكمة وهي تبكى، فقال: ((ما لك أنيست؟)) قالت: نعم، قال: ((إن هذا أمر كتبه الله على بنات آدم، فاقضي ما يقضى الحاج غير أن لا تطوف بالبيت)). فلما كانت بمني أتيت بلحى بقر، فقلت: ما هذا؟ قلوا: ضحى رسول الله **لشیخ** عن أزواجي بالبقر.

[راجح: ۲۹۴]

اور ابن ماجہ اور ترمذی نے عطاء بن سیار سے روایت کیا ہے کہ میں نے حضرت ابوالیوب رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ آنحضرت ﷺ کے زمانے میں قربانی کا کیا دستور تھا؟ انہوں نے کہا آدمی اپنی اور اپنے گھروں کی طرف سے ایک بکرا قربانی کرتا اور کھاتا اور کھلاتا پھر لوگوں نے فخر کی رہا۔ وہ عمل شروع کر دیا جو تم دیکھتے ہو جو خلاف نہ ہے۔

باب قربانی کے دن گوشت کی خواہش کرنا

جائزہ

(۵۵۳۹) ہم سے صدقہ نے بیان کیا، کہا ہم کو ابن علیہ نے خردی، انسیں ایوب نے، انسیں محمد بن سیرن نے اور ان سے حضرت انس بن مالک شیخ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے قربانی کے دن فرمایا کہ جس نے نماز عید سے پہلے قربانی ذبح کر لی ہے وہ دوبارہ قربانی کرے اس پر ایک صاحب نے کھڑے ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ! یہ وہ دن ہے جس میں گوشت کھانے کی خواہش ہوتی ہے پھر انہوں نے اپنے پڑو سیوں کا ذکر کیا اور (کہا کہ) میرے پاس ایک سال سے کم کا بکری کا پچکہ ہے جس کا گوشت دو بکریوں کے گوشت سے بہتر ہے تو آنحضرت ﷺ نے انسیں اس کی اجازت دے دی۔ مجھے نہیں معلوم کہ یہ اجازت دوسروں کو بھی ہے یا نہیں۔ پھر آنحضرت ﷺ دو مینڈھوں کی طرف مڑے اور انسیں ذبح کیا پھر لوگ بکریوں کی طرف بڑھے اور انسیں تقسیم کر کے (ذبح کیا)

باب جس نے کماکہ قربانی صرف دسویں تاریخ تک ہی  
لے آزاد کر دہ ہیں۔ یہ فقیرہ عالم عابد و زاہد و متقی و مشور محدث تھے۔ لوگ  
ان کا رنگ زرد ہو جاتا تھا۔ مشور جلیل القدر تابعین میں سے ہیں۔ سن

درست ہے

(۵۵۵۰) ہم سے محمد بن سلام نے بیان کیا، کہا ہم سے عبدالوہاب نے بیان کیا، کہا ہم سے ایوب سختیانی نے بیان کیا، ان سے محمد بن سیرین نے، ان سے ابن الیکبہ نے اور ان سے ابو یکمن بن شریٹ نے کہ نبی کرم

## ٤ - بَابِ مَا يُشْتَهِي مِنَ الْحُمْرَ يَوْمَ

٥٥٤٩ - حدثنا صدقة أخربنا ابن علية  
عن أئوب عن ابن سيرين عن آنس بن  
مالك قال: قال النبي ﷺ يوم النحر:  
((من كان ذبح قبل الصلاة فليعد)), فقام  
رجل فقال: يا رسول الله، إن هذا يوم  
يشتهي فيه اللحم وذكر جiranه وعندى  
جذعة خير من شاتي لحم، فرخص له في  
ذلك فلأ أذرني أبلغت الرخصة من سواه  
أم لا. ثم أنكح النبي ﷺ إلى كبشين  
فذهب بهما، وقام الناس إلى غيمة  
فتورّعوها. أو قال: فجزعوها.

[٩٥٤]: راجع

٥- بَابِ مَنْ قَالَ : الْأَضْحَى يَوْمَ

النُّخْر

٥٥٥ - حَدَثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ حَدَثَنَا  
عَبْدُ الرَّهَابِ، حَدَثَنَا أَيُوبُ عَنْ مُحَمَّدٍ  
عَنْ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ

لئے ہے نے فرمایا زمانہ پھر کہ اسی حالت پر آگیا ہے جس حالت پر اس دن تھا جس دن اللہ تعالیٰ نے آسمان و زمین پیدا کئے تھے۔ سال بارہ مہینہ کا ہوتا ہے ان میں چار حرمت کے میں ہیں، تین پر درپے ذی قعده، ذی الحجه اور محرم اور ایک مضر کا رجب جو جماوی الآخری اور شعبان کے درمیان میں پڑتا ہے (پھر آپ نے دریافت فرمایا) یہ کون سامنہ نہ ہے، ہم نے عرض کیا اللہ اور اس کے رسول زیادہ جانتے ہیں۔ آپ خاموش ہو گئے۔ ہم نے سمجھا کہ شاید آنحضرت ﷺ اس کا کوئی اور نام رکھیں گے لیکن آپ نے فرمایا کیا یہ ذی الحجه نہیں ہے؟ ہم نے عرض کیا کیا ذی الحجه ہی ہے۔ پھر فرمایا یہ کون سا شر ہے؟ ہم نے کہا کہ اللہ اور اس کے رسول کو اس کا زیادہ علم ہے۔ پھر آنحضرت ﷺ خاموش ہو گئے اور ہم نے سمجھا کہ شاید آپ اس کا کوئی اور نام رکھیں گے لیکن آپ نے فرمایا کیا یہ بلده (کہ مکرمہ) نہیں ہے؟ ہم نے عرض کیا کیوں نہیں۔ پھر آپ نے دریافت فرمایا یہ دن کون سا ہے؟ ہم نے عرض کیا کہ اللہ اور اس کے رسول کو اس کا بہتر علم ہے۔ آنحضرت ﷺ خاموش ہو گئے اور ہم نے سمجھا کہ آپ اس کا کوئی اور نام تجویز کریں گے لیکن آپ نے فرمایا کیا یہ قربانی کا دن (یوم النحر) نہیں ہے؟ ہم نے عرض کیا کیوں نہیں! پھر آپ نے فرمایا پس تمہارا خون، تمہارے اموال۔ محمد بن سیرین نے بیان کیا کہ میرا خیال ہے کہ (اين ابی بکر نے) یہ بھی کہا کہ ”اور تمہاری عزت تم پر (ایک کی دوسرے پر) اس طرح با حرمت ہیں جس طرح اس دن کی حرمت تمہارے اس شر میں اور اس مہینے میں ہے اور تم عنقریب اپنے رب سے ملوگے اس وقت وہ تم سے تمہارے اعمال کے بارے میں سوال کرے گا آگاہ ہو جاؤ میرے بعد گمراہ نہ ہو جانا کہ تم میں سے بعض بعض دوسرا کی گردن مارنے لگے۔ ہاں جو یہاں موجود ہیں وہ (میرا یہ پیغام) غیر موجود لوگوں کو پہنچا دیں۔ ممکن ہے کہ بعض وہ جنہیں یہ پیغام پہنچا لیا جائے بعض ان سے زیادہ اسے محفوظ کرنے والے ہوں جو اسے سن رہے ہیں۔ اس پر محمد بن سیرین کہا کرتے تھے کہ نبی کرم ﷺ نے اس فرمایا

الله عنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((الزَّمَانُ قَدِ اسْتَدَارَ كَهْيَنِيَهُ يَوْمَ خَلَقَ اللَّهُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ، السَّنَةُ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا، مِنْهَا أَرْبَعَةُ حُرُمَّةٍ : ثَلَاثَ مَتَّوَالَيَاتٍ دُولَقْدَةٌ وَ دُولَحَجَّةٌ وَ الْمَحْرُمُ، وَ رَجَبٌ مُضَرٌّ الَّذِي يَبْيَنُ جَمَادَى وَشَعْبَانَ، أَيُّ شَهْرٍ هَذَا؟)) قُلْنَا : اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ. فَسَكَّتَ حَتَّى ظَنَّا أَنَّهُ سَيِّسَمِيَهُ بِغَيْرِ اسْمِهِ قَالَ : ((أَلَيْسَ ذَا الْحِجَّةَ))، قُلْنَا : بَلَى. قَالَ : ((أَيُّ بَلَدٍ هَذَا))، قُلْنَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ. فَسَكَّتَ حَتَّى ظَنَّا أَنَّهُ سَيِّسَمِيَهُ بِغَيْرِ اسْمِهِ قَالَ : ((أَلَيْسَ الْبَلْدَةَ؟)) قُلْنَا : بَلَى. قَالَ : ((فَأَيُّ يَوْمٍ هَذَا؟)) قُلْنَا : اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ. فَسَكَّتَ حَتَّى ظَنَّا أَنَّهُ سَيِّسَمِيَهُ بِغَيْرِ اسْمِهِ قَالَ : ((فَإِنَّ يَوْمَ النَّحْرِ؟)) قُلْنَا : بَلَى. قَالَ : ((فَإِنَّ دَمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ)) قَالَ مُحَمَّدٌ : وَأَخْسِيَهُ قَالَ : ((وَأَغْرَاضُكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ، كَحُرْمَةٍ يَوْمَكُمْ هَذَا، فِي بَلَدِكُمْ هَذَا، فِي شَهْرِكُمْ هَذَا، وَسَلَقُونَ رَبِّكُ فِي سَالَكُمْ عَنْ أَعْمَالِكُمْ، أَلَا فَلَا تَرْجِعوا بَعْدِي ضَلَالًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رَقَابَ بَعْضٍ، أَلَا لَيَلْعُمُ الشَّاهِدُ الْفَانِبِ، فَلَعْلَ بَعْضٌ مَنْ يَتَلَعَّفُ أَنْ يَكُونَ أَوْغَى لَهُ مِنْ بَعْضٍ مَنْ سَمِعَهُ)). وَكَانَ مُحَمَّدٌ إِذَا ذَكَرَهُ قَالَ: صَدَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ: ((أَلَا هَلْ بَلَغْتَ أَلَا هَلْ

پھر آخر حضرت ﷺ نے فرمایا آگاہ ہو جاؤ کیا میں نے (اس کا پیغام تم کو پہنچادیا ہے۔ آگاہ ہو جاؤ کیا میں نے پہنچادیا ہے؟

بنلفت))۔

[راجع: ۶۷]

**لشیخ** [۶۷] یوم انحر صرف دسویں ذی الحجه ہی کو کہا جاتا ہے اس کے بعد قربانی ۱۲۔ ۱۳ تک جائز ہے۔ یہ ایام شریق کملاتے ہیں۔ عربوں نے تاریخ کو سب اٹ پٹ کر دیا تھا ایک مہینہ کو پچھے ڈال کر دوسرا مہینہ آگے کر دیتے کبھی سال تیرہ ماہ کا کرتے۔ آخر حضرت ﷺ کو اللہ نے جمعۃ الدواع میں تلا دیا کہ یہ مہینہ حقیقت میں ذی الحجه کا ہے۔ اب سے حساب درست رکھو مضر ایک عرب قبیلہ تھا جو ماہ رجب کا بہت ادب کرتا تھا اسی لیے رجب اس کی طرف منسوب ہو گیا۔

### باب عید گاہ میں قربانی کرنے کا بیان

(۵۵۵۱) ہم سے محمد بن ابی بکر مقدمی نے بیان کیا، کہا ہم سے خالد بن حارث نے بیان کیا، کہا ہم سے عبید اللہ نے بیان کیا اور ان سے نافع نے بیان کیا کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ قربان گاہ میں انحر کیا کرتے تھے اور عبید اللہ نے بیان کیا کہ مراد وہ جگہ ہے جہاں نبی کریم ﷺ قربانی کرتے تھے۔

### ۶۔ باب الأضحى والتحر بالصلوة

۵۵۵۱ - حدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَنَّيْ بْنَ الْمَقْدَمِيِّ، حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثَ حَدَّثَنَا عَبْيَدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ قَالَ: كَانَ عَبْدُ اللَّهِ يَنْحَرُ فِي الْمَنْحَرِ، قَالَ عَبْيَدُ اللَّهِ: يَعْنِي مَنْحَرَ، النَّبِيُّ ﷺ. [راجع: ۹۸۲]

مزید وضاحت حدیث ذیل میں ہے۔

۵۵۵۲ - حدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا الْلَّيْثُ عَنْ كَثِيرٍ بْنِ فَرَقَدٍ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَذْبَحُ وَيَنْحَرُ بِالصَّلَاةِ.

[راجع: ۹۸۲]

(۵۵۵۲) ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا، کہا ہم سے لیث نے بیان کیا، ان سے کثیر بن فرقہ نے، ان سے نافع نے اور انہیں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ قربان نے خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ کو روایت کی تھی کہ رسم عید گاہ میں کیا کرتے تھے۔

**لشیخ** [۶۸] حضرت نافع بن سرجس حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ ہیں۔ حدیث کے بارے میں شہرت یافتہ بزرگوں میں سے ہیں۔ حضرت امام مالک فرماتے ہیں کہ میں جب نافع کے واسطے حدیث سن لیتا ہوں تو کسی اور راوی سے بالکل بے گفر ہو جاتا ہوں۔ سنن رااح میں وفات پائی۔ امام مالک کی کتاب مؤطہ میں زیادہ تر ان ہی کی روایات ہیں۔ رحمہ اللہ رحمۃ واسعة۔ نافع سے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کی روایت کردہ حدیث مراد ہے۔

باب نبی کریم ﷺ نے سینگ والے ذو مینڈھوں کی قربانی کی۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ وہ مینڈھے خوب موٹے تازہ تھے اور یحییٰ بن سعید نے بیان کیا کہ میں نے ابو امامہ بن سلیمان رضی اللہ عنہ سے نا، انہوں نے بیان کیا کہ ہم مہینہ منورہ میں قربانی کے جانور کو کھلا پلا کر فریہ کیا کرتے تھے اور عام مسلمان بھی قربانی کے جانور کو اسی

### ۷۔ باب في أضحية النبي ﷺ

بِكَبْشِينِ أَفْرَنَينِ وَبِذِكْرِ سَمِينَينِ وَقَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ سَعْفَتْ أَبَا أَمَامَةَ بْنَ سَهْلٍ قَالَ: كَتَنَا نُسَمَّنُ الْأَضْحِيَّةَ بِالْمَدِينَةِ وَكَانَ الْمُسْلِمُونَ يُسَمُّونَ.

### طرح فربہ کیا کرتے تھے

(۵۵۵۳) ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے شعبہ نے بیان کیا، ان سے عبد الغزیر بن صہیب نے بیان کیا، انہوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا کہ انہوں نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ دو مینڈھوں کی قربانی کرتے تھے اور میں بھی دو مینڈھوں کی قربانی کرتا تھا۔

۵۵۵۳ - حدَّثَنَا آدُمُ بْنُ أَبِي إِيَّاسٍ حَدَّثَنَا شَعْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْغَزِيرِ بْنُ صَهِيبٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَّسَ بْنَ مَالِكَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُضَحِّي بِكَبِشَيْنِ وَأَنَا أَضَحِّي بِكَبِشَيْنِ [اطرافہ فی: ۵۵۵۴، ۵۵۶۴، ۵۵۶۵، ۵۵۵۸، ۷۳۹۹].

(۵۵۵۴) ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا، کہا ہم سے عبد الوہاب نے بیان کیا، ان سے ایوب نے، ان سے ابو قلابہ نے اور ان سے حضرت انس بن مٹھو نے کہ رسول اللہ ﷺ سینگ والے دو چکبرے مینڈھوں کی طرف متوجہ ہوئے اور انہیں اپنے ہاتھ سے ذبح کیا۔ اس کی متابعت وہیب نے کی، ان سے ایوب نے اور اسماعیل اور حاکم بن وردان نے بیان کیا کہ ان سے ایوب نے، ان سے محمد بن سیرین نے اور ان سے حضرت انس بن مٹھو نے بیان کیا۔

۵۵۵۴ - حدَّثَنَا قَتْبَيْهُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَابِ عَنْ أَيُوبَ عَنْ أَبِي قَلَابَةَ عَنْ أَنَّسِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَنْكَفَ إِلَى كَبِشَيْنِ أَفْرَيْنِ أَمْلَحَيْنِ، فَلَبَّجَهُمَا بِيَدِهِ تَابِعَةُ وَهِبَّةٍ عَنْ أَيُوبَ وَقَالَ إِسْمَاعِيلُ وَخَاتَمُ بْنُ وَرْذَانَ : عَنْ أَيُوبَ عَنْ أَبْنِ سَرِينَ عَنْ أَنَّسِ [راجح: ۵۵۵۳].

(۵۵۵۵) ہم سے عمرو بن خالد نے بیان کیا، کہا ہم سے لیث نے بیان کیا، ان سے یزید نے، ان سے ابوالخیر نے اور ان سے حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے اپنے صحابہ میں تقسیم کرنے کے لیے آپ کو کچھ قربانی کی بکریاں دیں انہوں نے انہیں تقسیم کیا پھر ایک سال سے کم کا ایک چچھ بیج گیا تو انہوں نے نبی کریم ﷺ سے اس کا تذکرہ کیا۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اس کی قربانی تم کرلو۔

۵۵۵۵ - حدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا الْلَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عَقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَغْطَاهُ غَنَّمًا يَقْسِمُهَا عَلَى صَحَابَتِهِ صَحَابَا، فَبَقَى عَتُودٌ، فَذَكَرَهُ النَّبِيُّ ﷺ قَالَ: ((صَحَّ أَنْتَ بِهِ)). [راجح: ۲۳۰۰]

مگر ایسا کہنا کسی اور کے لیے کافیت نہیں کرے گا۔

- باب قول النبی ﷺ لا بی بُرْدَۃٌ:  
((ضَحَّ بِالْجَذَعِ مِنَ الْمَغْرِبِ وَلَمْ تَجْزِيْ عَنْ أَحَدٍ بَعْدَكَ)).

۵۵۵۶ - حدَّثَنَا مُسَنَّدٌ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا مُطَرْفٌ عَنْ عَامِرٍ عَنْ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ:

باب نبی کریم ﷺ کا فرمان ابو بردہ بن مٹھو کے لیے کہ بکری کے ایک سال سے کم عمر کے بچے ہی کی قربانی کر لے لیکن تمہارے بعد اس کی قربانی کسی اور کے لیے جائز نہیں ہوگی

(۵۵۵۶) ہم سے مسدود نے بیان کیا، کہا ہم سے خالد بن عبد اللہ نے بیان کیا، کہا ہم سے مطرف نے بیان کیا، ان سے عامر نے اور ان سے براء بن عازب ہجتے نے، انہوں نے بیان کیا کہ میرے ماموں ابو بردہ

بیٹھنے عید کی نماز سے پلے ہی قربانی کر لی تھی۔ اُنحضرت میتوڑھ نے ان سے فرمایا کہ تمہاری بکری صرف گوشت کی بکری ہے۔ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میرے پاس ایک سال سے کم عمر کا ایک بکری کا پچھہ ہے؟ آپ نے فرمایا کہ تم اسے ہی ذبح کرو لیکن تمہارے بعد (اس کی قربانی) کسی اور کے لیے جائز نہیں ہو گی پھر فرمایا جو شخص نماز عید سے پلے قربانی کر لیتا ہے وہ صرف اپنے کھانے کو جانور ذبح کرتا ہے اور جو عید کی نماز کے بعد قربانی کرے اس کی قربانی پوری ہوتی ہے اور وہ مسلمانوں کی سنت کو پال لیتا ہے۔ اس روایت کی متابعت عبیدہ نے شعبی اور ابراہیم سے کی اور اس کی متابعت وکیع نے کی، ان سے حیرث نے اور ان سے شعبی نے (بیان کیا) اوز عاصم اور داؤد نے شعبی سے بیان کیا کہ ”میرے پاس ایک دودھ پتی پھیا ہے۔“ اور زبید اور فراس نے شعبی سے بیان کیا کہ ”میرے پاس ایک سال سے کم عمر کا پچھہ ہے۔“ اور ابوالاحوص نے بیان کیا، ان سے منصور نے بیان کیا کہ ”ایک سال سے کم کی پھیا۔“ اور ابن العون نے بیان کیا کہ ”ایک سال سے کم عمر کی دودھ پتی پھیا ہے۔“

(۵۵۵۷) ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا، کہا ہم سے محمد بن جعفر نے بیان کیا، ان سے شعبہ نے بیان کیا، ان سے سلمہ نے، ان سے ابو جحیفہ نے اور ان سے حضرت براء بیٹھنے نے بیان کیا کہ حضرت ابو بردہ بیٹھنے نے نماز عید سے پلے قربانی ذبح کر لی تھی تو نبی کریم ﷺ نے ان سے فرمایا کہ اس کے بد لے میں دوسرا قربانی کرلو۔ انہوں نے عرض کیا کہ میرے پاس ایک سال سے کم عمر کے پچھے کے سوا اور کوئی جانور نہیں۔ شعبہ نے بیان کیا کہ میرا خیال ہے کہ حضرت ابو بردہ بیٹھنے نے یہ بھی کہا تھا کہ وہ ایک سال کی بکری سے بھی عمدہ ہے۔ آپ نے فرمایا پھر اسی کی اس کے بد لے میں قربانی کر دو لیکن تمہارے بعد یہ کسی کے لیے کافی نہیں ہو گی اور حاتم بن وردان نے بیان کیا، ان سے ایوب نے، ان سے محمد نے اور ان سے حضرت انس

ضھنی خالی، یقَالَ لَهُ أَبُو بُرْدَةَ قَبْلَ الصَّلَاةِ قَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((شَأْتُكَ شَأْتَ لَخِمٍ)) فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنِّي دَاجِنًا جَذَعَةً مِنَ الْمَغْرِبِ قَالَ: ((إِذْبَحْهَا وَلَنْ تَصْلِحَ لِغَيْرِكَ)). ثُمَّ قَالَ: ((مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلَاةِ، فَإِنَّمَا يَذْبَحُ لِنَفْسِهِ، وَمَنْ ذَبَحَ بَعْدَ الصَّلَاةِ فَقَدْ تَمَسَّكَهُ وَأَصَابَهُ سُنْنَةُ الْمُسْلِمِينَ)). تَابَعَهُ عَيْنِيَّةُ عَنِ الشَّعْبِيِّ وَإِبْرَاهِيمَ وَتَابَعَهُ وَكَيْعَ عَنْ حُرَيْثَ عَنِ الشَّعْبِيِّ. وَقَالَ عَاصِمٌ: وَدَاؤُدُّ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِيَّةُ لَبِنٍ وَقَالَ رَبِيْدٌ وَفَرَاسٌ عَنِ الشَّعْبِيِّ: عَنِيَّةُ جَذَعَةُ وَقَالَ أَبُو الْأَخْوَصِ: حَدَّثَنَا مُنْصُورٌ عَنَّاقٌ جَذَعَةُ وَقَالَ ابْنُ عَوْنَ: عَنَّاقٌ جَذَعَ، عَنَّاقٌ لَبِنٌ۔ [راجح: ۹۵۱]

جملہ روایتوں کا مقصد ایک ہی ہے۔

۵۵۵۷ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شَعْبَةُ عَنْ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي جَحْيِفَةَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ: ذَبَحَ أَبُو بُرْدَةَ قَبْلَ الصَّلَاةِ قَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((أَنْدِلْهَا)) قَالَ: لَيْسَ عَنِيَّةَ إِلَّا جَذَعَةَ قَالَ: شَعْبَةُ: وَأَخْسِبَهُ قَالَ: هِيَ خَيْرٌ مِنْ مُسِيَّةٍ قَالَ: ((إِجْعَلْهَا مَكَانَهَا وَلَنْ تَجْرِيَ عَنْ أَحَدٍ بَعْدَكَ)) وَقَالَ حَاتِمٌ: بْنُ وَرْدَانَ عَنْ أَيُوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَنْسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ: ((عَنَّاقٌ جَذَعَةٌ)).

روشن نے کہ نبی کرم ﷺ سے آخر حدیث تک (اس روایت میں یہ لفظ ہیں) کہ ”ایک سال سے کم عمر کی پچی ہے۔“

باب اس بارے میں جس نے قربانی کے جانور اپنے ہاتھ سے ذبح کئے

(۵۵۵۸) ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا، کہا ہم سے شعبہ نے بیان کیا، کہا ہم سے قادہ نے بیان کیا، ان سے حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کرم ﷺ نے دو چلکرے مینڈھوں کی قربانی کی۔ میں نے دیکھا کہ آخر حضرت ﷺ نے اپنے پاؤں جانور کے اوپر رکھے ہوئے ہیں اور بسم اللہ واللہ اکبر پڑھ رہے ہیں۔ اس طرح آپ نے دونوں مینڈھوں کو اپنے ہاتھ سے ذبح کیا۔

باب جس نے دوسرے کی قربانی ذبح کی۔ ایک صاحب نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کی ان کے اونٹ کی قربانی میں مدد کی۔ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے اپنی لڑکیوں سے کہا کہ اپنی قربانی وہ اپنے ہاتھ ہی سے ذبح کریں۔

اگر ذبح نہ کر سکیں تو کم از کم وہاں حاضر رہ کر اس جانور کو ہاتھ لگائیں اور دعائے مسنون پڑھیں۔

(۵۵۵۹) ہم سے قتیبہ نے بیان کیا، کہا ہم سے سفیان نے بیان کیا، ان سے عبد الرحمن بن قاسم نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ مقام سرف میں رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے اور میں رو رہی تھی تو آخر حضرت ﷺ نے فرمایا کیا بات ہے، کیا تمہیں حیض آگیا ہے؟ میں نے عرض کیا تھی ہاں۔ آپ نے فرمایا یہ تو اللہ تعالیٰ نے آدم کی بیٹیوں کی تقدیر میں لکھ دیا ہے۔ اس لیے حاجیوں کی طرح تمام اعمال حج انجام دے صرف کعبہ کا طواب نہ کرو اور آخر حضرت ﷺ نے اپنی بیویوں کی طرف سے گائے کی قربانی کی۔

باب قربانی کا جانور نماز عید الاضحیٰ کے بعد ذبح کرنا چاہئے

[راجح: ۹۵۱]

## ۹- باب منْ ذَبَحَ الْأَضَاحِيَ

### بِيَدِهِ

۵۵۵۸- حَدَّثَنَا آدُمُ بْنُ أَبِي إِيَّاسٍ حَدَّثَنَا بْنُ أَبِي إِيَّاسٍ حَدَّثَنَا شَعْبَةُ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسِ قَالَ: ضَحَّى النَّبِيُّ ﷺ بِكَبْشَيْنِ أَمْلَحِينِ، فَرَأَيْتُهُ وَاضْعَافَ قَدْمَةَ عَلَى صَفَاحِهِمَا يُسَمِّي وَيُكَبِّرُ، فَذَبَحَهُمَا بِيَدِهِ۔

[راجح: ۵۵۵۳]

بہتری ہے کہ قربانی کرنے والے خود ذبح کریں اور جانور کو ہاتھ لگائیں۔

۱۰- باب منْ ذَبَحَ صَحِيَّةً غَيْرَهُ.  
وَأَعَانَ رَجُلٌ ابْنُ عُمَرَ فِي بَدَنَتِهِ.  
وَأَمْرَ أَبُو مُوسَى بَنَاتِهِ أَنْ يُضَحِّيَ

### بِأَيْدِيهِنَّ

اگر ذبح نہ کر سکیں تو کم از کم وہاں حاضر رہ کر اس جانور کو ہاتھ لگائیں اور دعائے مسنون پڑھیں۔

۵۵۵۹- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا سَفِيَّانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْفَاسِيمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِسَرْفٍ وَأَنَا أَبْكِي، فَقَالَ: ((مَا لَكِ أَنْفَسْتِ؟)) قَلْتُ: نَعَمْ. قَالَ: ((هَذَا أَمْرٌ كَتَبَهُ اللَّهُ عَلَى بَنَاتِ آدَمَ أَفْضَى مَا يَقْضِي الْحَاجُ. غَيْرُ أَنْ لَا تَطْرُفِي بِالْبَيْتِ)). وَضَحَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ نِسَائِهِ بِالْبَقْرِ۔ [راجح: ۲۹۴]

۱۱- باب الذَّبْحِ بَعْدَ الصَّلَاةِ

(۵۵۶۰) ہم سے حاج بن منہال نے بیان کیا، کہا ہم سے شعبہ نے بیان کیا، کہا کہ مجھے زید نے خبر دی، کہا کہ میں نے شعبی سے سن، ان سے حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے نبی کرم ﷺ سے سن۔ آنحضرت ﷺ خطبہ دے رہے تھے۔ خطبہ میں آپ نے فرمایا آج کے دن کی ابتدا ہم نماز (عید) سے کریں گے پھر واپس آکر قربانی کریں گے جو شخص اس طرح کرے گا وہ ہماری سنت کو پالے گا لیکن جس نے (عید کی نماز سے پہلے) جانور ذبح کر لیا تو وہ ایسا گوشت ہے جسے اس نے اپنے گھروالوں کے کھانے کے لیے تیار کیا ہے وہ قربانی کسی درجہ میں بھی نہیں۔ حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے تو عید کی نماز سے پہلے قربانی کر لی ہے البتہ میرے پاس ابھی ایک سال سے کم عمر کا ایک بکری کا پچھرے اور سال بھر کی بکری سے بہتر ہے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ تم اسی کی قربانی اس کے بدله میں کرو لیکن تمہارے بعد یہ کسی کے لئے جائز نہ ہو گا۔  
باب اس کے متعلق جس نے نماز سے پہلے قربانی کی اور پھر

### اسے لوٹایا

(۵۵۶۱) ہم سے علی بن عبد اللہ نے بیان کیا، کہا ہم سے اسماعیل بن ابراہیم نے بیان کیا، ان سے ایوب نے، ان سے محمد نے اور ان سے حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کرم ﷺ نے فرمایا جس نے نماز سے پہلے قربانی کر لی ہو وہ دوبارہ قربانی کرے۔ اس پر ایک صحابی اٹھے اور عرض کیا اس دن گوشت کی لوگوں کو خواہش زیادہ ہوتی ہے پھر انہوں نے اپنے پڑوسیوں کی محتاجی کا ذکر کیا جیسے آنحضرت ﷺ نے ان کا اعذر قبول کر لیا ہو (انہوں نے یہ بھی کہا کہ) میرے پاس ایک سال کا ایک پچھہ ہے اور دو بکریوں سے بھی اچھا ہے۔ چنانچہ آنحضرت ﷺ نے انہیں اس کے قربانی کی اجازت دے دی لیکن مجھے اس کا علم نہیں کہ یہ اجازت دوسروں کو بھی تھی یا نہیں پھر آنحضرت ﷺ دو مینڈھوں کی طرف متوجہ ہوئے۔ ان کی مراد یہ تھی کہ انہیں آنحضرت ﷺ

۵۵۶۰- حدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ الْمُنْهَالِ حَدَّثَنَا شَعْبَةُ قَالَ: أَخْبَرَنِي زَيْنَدٌ قَالَ: سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ فَقَالَ: ((إِنَّ أَوْلَ مَا نَبَذَّا مِنْ يَوْمَنَا هَذَا أَنْ نُصَلِّي ثُمَّ نَرْجِعَ، فَنَنْخَرَ فَمَنْ فَعَلَ هَذَا فَقَدْ أَصَابَ سُسْتَنَا، وَمَنْ نَحَرَ فَإِنَّمَا هُوَ لَحْمٌ يُقَدَّمُ لِأَهْلِهِ، لَيْسَ مِنَ النُّسُكِ فِي شَيْءٍ)). فَقَالَ أَبُو بُرْدَةَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، ذَبَحْتُ قَبْلَ أَنْ أَصَلِّي وَعَنِّي جَذَعَةٌ خَيْرٌ مِنْ مُسِيَّةٍ، فَقَالَ: ((اجْعَلْهَا مَكَانَهَا وَلَمْ تُجْزِيْ أَوْ تُؤْفَى عَنْ أَحَدٍ بَعْدَكَ)).

[راجع: ۹۵۱]

### ۱۲- بَابُ مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلَاةِ

#### أَعَادَ

۵۵۶۱- حدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَيُوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلَاةِ فَلَيُعِيدَ)، فَقَالَ رَجُلٌ: هَذَا يَوْمٌ يُشَهَّيْ فِيهِ اللَّحْمُ وَذَكَرٌ مِنْ جِيرَانِهِ، فَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَذَرَةً، وَعَنِّي جَذَعَةٌ خَيْرٌ مِنْ شَاتِينِ فَرَّخَصَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا أَذْرِي بِلَفْتِ الرُّخْصَةِ أَمْ لَا... ثُمَّ انْكَحَ إِلَى كَبَشِينِ، يَغْنِي فَذَبَحَهُمَا، ثُمَّ انْكَحَ النَّاسَ إِلَى غَنِيمَةٍ فَذَبَحَهُوَا.

[راجع: ۹۵۴]

نے ذبح کیا پھر لوگ بکریوں کی طرف متوجہ ہوئے اور انہیں ذبح کیا۔

**لشیخ** جذعہ پانچویں سال میں جو اونٹ لگا ہوا دوسرا برس میں جو گائے بکری لگی ہوا بھیز جو برس بھر کی ہو گئی ہوا آٹھ ماہ کی بھیز بھی جذعہ ہے۔ (لغات الحدیث)

(۵۵۶۲) ہم سے آدم نے بیان کیا، کہا ہم سے شعبہ نے بیان کیا، کہا ہم سے اسود بن قیس نے بیان کیا، کہا میں نے حضرت جندب بن سفیان بھلی بٹھو سے ناکہ قربانی کے دن میں نبی کسم شیخیل کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آنحضرت شیخیل نے فرمایا کہ جس نے نماز سے پہلے قربانی کری ہوا اس کی جگہ دوبارہ کرے اور جس نے قربانی ابھی نہ کی ہو وہ کر دے۔

(۵۵۶۳) ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا، کہا ہم سے ابو عوانہ نے، ان سے فراس نے، ان سے عامر نے، ان سے براء بٹھو نے بیان کیا کہ نبی کسم شیخیل نے ایک دن نماز عید پڑھی اور فرمایا جو ہماری طرح نماز پڑھتا ہوا اور ہمارے قبلہ کو قبلہ بناتا ہوا نماز عید سے فارغ ہونے سے پہلے قربانی نہ کرے۔ اس پر ابو بردہ بن نیار بٹھو کھڑے ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے تو قربانی کری۔ آنحضرت شیخیل نے فرمایا پھر وہ ایک ایسی چیز ہوئی جسے تم نے وقت سے پہلے ہی کر لیا ہے۔ انہوں نے عرض کیا میرے پاس ایک سال سے کم عمر کا ایک پچھے ہے جو ایک سال کی دو بکریوں سے عمدہ ہے کیا میں اسے ذبح کر لوں۔ آنحضرت شیخیل نے فرمایا کرو لیکن تمہارے بعد یہ کسی اور کے لیے جائز نہیں ہے۔ عامر نے بیان کیا کہ یہ ان کی بہترن قربانی تھی۔

**لشیخ** تجب ہے ان فقہاء احتجاف پر جو ان واضح احادیث کے ہوتے ہوئے لوگوں کو اجازت دیں کہ اپنی قربانیاں صبح سوریے فجر کے وقت جنگلوں میں یا اسی جگہ جہاں نماز عید نہ پڑھی جاتی ہو وہاں ذبح کر کے لے آؤں ان کو یاد رکھنا چاہیئے کہ وہ لوگوں کی قربانیاں ضائع کر کے ان کا بوجھ اپنی گردنوں پر رکھے ہوئے ہیں۔ هدایم اللہ آمین۔

باب ذبح کئے جانے والے جانور کی گروں پر پاؤں رکھنا جائز

ہے

(۵۵۶۴) ہم سے حاجج بن منہال نے بیان کیا، کہا ہم سے ہام نے بیان کیا، ان سے قادہ نے، انہوں نے کہا کہ ہم سے حضرت انس بٹھو

۵۵۶۲ - حدَّثَنَا آدُمْ حَدَّثَنَا شَعْبَةُ حَدَّثَنَا الأَسْوَدُ بْنُ قَيْسٍ سَمِعَتْ جَنْدِبَ بْنَ سُفِيَّانَ الْبَجْلِيَّ قَالَ : شَهِدْنَا النَّبِيَّ ﷺ يَوْمَ النَّحْرِ فَقَالَ : ((مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ أَنْ يُصْلَى فَلْيَعْدِ مَكَانَهَا أُخْرَى، وَمَنْ لَمْ يَذْبَحْ فَلْيَذْبَحْ)). [راجع: ۹۵۴]

۵۵۶۳ - حدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ فَوَاسِ عَنْ غَامِرِ عَنْ الْبَرَاءِ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمِ فَقَالَ : ((مَنْ صَلَّى صَلَاتَتَنَا، وَاسْتَفَلَ قِبْلَتَنَا فَلَا يَذْبَحْ حَتَّى يَنْصَرِفَ)). فَقَامَ أَبُو بُرْدَةَ بْنُ نَيَارٍ فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَعَلْتُ لَقَالَ : ((هُوَ شَيْءٌ عَجَلْتُهُ)). قَالَ : فَإِنْ عِنْدِي جَذَعَةٌ هِيَ خَيْرٌ مِنْ مُسِيَّنِينَ أَذْبَحْهَا؟ قَالَ : ((نَعَمْ ثُمَّ لَا تَنْخِرِي عَنْ أَحَدٍ بَعْدَكَ)). قَالَ غَامِرٌ : هِيَ خَيْرٌ مُسِيَّكَتِهِ). [راجع: ۹۵۱]

**لشیخ** ۵۵۶۴ - حدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَاتِدَةَ حَدَّثَنَا أَنَسَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

الدِّيْحَةَ

نے بیان کیا کہ نبی کرم صلی اللہ علیہ وسلم سینگ والے دو چتکرے مینڈھوں کی قربانی کیا کرتے تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنا پاؤں ان کی گردنوں کے اوپر رکھتے اور انہیں اپنے ہاتھ سے ذبح کرتے تھے۔

### باب ذبح کرنے کے وقت اللہ اکبر کہنا

عام طور سے ہر دین پر بسم اللہ واللہ اکبر بادا ز بلند پڑھ کر جانور کو ذبح کرنا چاہئے۔

(۵۵۶۵) ہم سے قتبہ نے بیان کیا، کہا ہم سے ابو عوانہ نے بیان کیا، ان سے قادة نے اور ان سے حضرت انس رض نے بیان کیا کہ نبی کرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سینگ والے دو چتکرے مینڈھوں کی قربانی کی۔ انہیں اپنے ہاتھ سے ذبح کیا۔ بسم اللہ اور اللہ اکبر پڑھا اور اپنا پاؤں ان کی گردن کے اوپر رکھ کر ذبح کیا۔

لشیح قربانی کا جانور ذبح کرتے وقت یہ دعا پڑھنی مسنون ہے۔ انی وجہت و جھی للذی فطر السلوات والارض حنیفا و ما انما من المشرکین ان صلاتی و نسکی و محابی و مماتی لله رب العالمین لاشریک له و بذالک امرت وانا اول من المسلمين اللهم تقبل عنی بسم الله والله اکبر۔ اگر دوسرا کی قربانی کرنا ہے تو اس طرح کے اللهم تقبل عن (فلان بن فلان) کی جگہ ان کا نام لے۔ یہ دعا پڑھ کر تیز چھری سے جانور ذبح کر دیا جائے۔

آنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَحِّي بِكَبْشِينِ أَمْلَحِينِ أَفْرَيْنِ، وَوَضَعَ رِجْلَهُ عَلَى صَفَحَيْهِمَا، وَيَذْبَحُهُمَا بِيَدِهِ۔ [راجح: ۵۵۵۳]

### ۴ - باب التکبیر عِنْ الدِّينِ

(۵۵۶۵) - حدثنا قتيبة حدثنا أبو عوانة عن قادة عن أنس قال: صحي النبي صلی اللہ علیہ وسلم بكتبينِ أملحينِ أفرلينِ، ذبحهما بيده، وسمى وكبر ووضع رجله على صفحهما۔ [راجح: ۵۵۵۳]

باب اگر کوئی شخص اپنی قربانی کا جانور حرم میں کسی کے ساتھ ذبح کرنے کیلئے بھیج تو اس پر کوئی چیز حرام نہیں ہوئی (۵۵۶۶) ہم سے احمد بن محمد نے بیان کیا، کہا ہم کو عبد اللہ نے خبر دی، انہیں اسماعیل نے خبر دی، انہیں شعبی نے، انہیں مسروق نے کہ وہ حضرت عائشہ رض کی خدمت میں آئے اور عرض کیا کہ ام المؤمنین! اگر کوئی شخص قربانی کا جانور کعبہ میں بھیج دے اور خود اپنے شر میں مقیم ہو اور جس کے ذریعے بھیجے اس کی وصیت کر دے کہ اس کے جانور کے گلے میں (نشانی کے طور پر) ایک قladah پہنادیا جائے تو کیا اس دن سے وہ اس وقت تک کے لیے حرم ہو جائے گا جب تک حاجی اپنا حرام نہ کھول لیں۔ بیان کیا کہ اس پر میں نے پر دے کے پیچھے ام المؤمنین کے اپنے ایک ہاتھ سے دوسرا ہاتھ پر مارنے کی آواز سنی اور انہوں نے کہا میں خود نبی کرم صلی اللہ علیہ وسلم کے قربانی کے جانوروں کے قladahے باندھتی تھی، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اسے کعبہ بھیجتے تھے

۱۵ - باب إِذَا بَعَثَ بَهْدِيَه لِيُذْبَحَ لَمْ يَحْرُمْ عَلَيْهِ شَيْءٌ

(۵۵۶۶) - حدثنا أحمداً بنُ محمداً أخبرنا عبد الله أخبرنا إسماعيل عن الشعبي عن مسروق أنَّهُ أتى عائشةَ فقال لها: يا أمَّ الْمُؤْمِنِينَ، إِنَّ رَجُلًا يَبْغُثُ بِالْهُدَى إِلَى الْكَعْبَةِ وَيَجْلِسُ فِي الْمَصْرِ فَيُوصِي أَنْ تُقْلَدَ بِدَنَتَهُ، فَلَا يَزَالُ مِنْ ذَلِكَ الْيَوْمَ مُحْرِماً حَتَّى يَجْلِلَ النَّاسُ. قَالَ: فَسَمِعْتُ تَصْفِيقَهَا مِنْ وَرَاءِ الْأَعْجَابِ، فَقَالَتْ: لَقَدْ كُنْتُ أَفْيَلَ قَلَّابَةَ هَذِيَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَيَبْغُثُ هَذِيَهُ إِلَى الْكَعْبَةِ، فَمَا يَحْرُمْ عَلَيْهِ مِمَّا حلَّ لِلرِّجَالِ

لیکن لوگوں کے واپس ہونے تک آخرت میں پر کوئی حیرام نہیں  
ہوتی تھی جو ان کے گھر کے دوسرا لوگوں کے لیے حلال ہو۔

[راجع: ۱۶۹۶] کعبہ کو قربانی کا باخور بھیجا ایک کارثوab ہے مگر اس کا سچینہ والا کسی ایسے امر کا پابند نہیں ہوتا جس کی پابندی ایک محروم حلیٰ کو  
کرنا لازم ہوتا ہے۔

### باب قربانی کا کتنا گوشت کھایا جائے اور کتنا جمع کر کے رکھا جائے

(۵۵۶۷) ہم سے علی بن عبد اللہ نے بیان کیا، ان سے سفیان نے بیان کیا کہ عمرو نے بیان کیا، انہیں عطاۓ نے خردی، انہوں نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ مدینہ پہنچنے تک ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں قربانی کا گوشت جمع کرتے تھے اور کئی مرتبہ (بجائے لحوم الأضحى کے) لحوم الہدی کا لفظ استعمال کیا۔

(۵۵۶۸) ہم سے اسماعیل نے بیان کیا، کہا کہ مجھ سے سلیمان نے بیان کیا، ان سے یحییٰ بن سعید نے، ان سے قاسم نے، انہیں ابن خزیمہ نے خردی، انہوں نے حضرت ابو سعید بن عثمن سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ وہ سفر میں تھے جب واپس آئے تو ان کے سامنے گوشت لا لیا گیا۔ کہا گیا کہ یہ ہماری قربانی کا گوشت ہے۔ حضرت ابو سعید بن عثمن نے کہا کہ اسے ہٹاؤ میں اسے نہیں چکھوں گا۔ حضرت ابو سعید بن عثمن نے بیان کیا کہ پھر میں اٹھ گیا اور گھر سے باہر نکل کر اپنے بھائی حضرت ابو قولاہ بن عثمن کے پاس آیا وہ مال کی طرف سے ان کے بھائی تھے اور برادر کی لڑائی میں شرکت کرنے والوں میں سے تھے۔ میں نے ان سے اس کا ذکر کیا اور انہوں نے کہا کہ تمہارے بعد حکم بدلتا گیا ہے۔

(۵۵۶۹) ہم سے ابو عاصم نے بیان کیا، ان سے یزید بن ابی عصید نے اور ان سے سلمہ بن الاکوع بن عثمن نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جس نے تم میں سے قربانی کی تو تیرے دن وہ اس حالت میں صحیح کرے کہ اس کے گھر میں قربانی کے گوشت میں سے کچھ بھی بلا۔

### ۱۶- باب مَا يُؤْكَلُ مِنْ لَحْومِ الْأَضَاحِيِّ، وَمَا يَنْرَدُ مِنْهَا

(۵۵۶۷) حدیثنا علیٰ بن عبد اللہ، حدیثنا سفیان قال عَمْرُو أَخْبَرَنِي عَطاءً سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَنْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ كُنَّا نَتَرَدُّدُ لَحْومَ الْأَضَاحِيِّ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ إِلَى الْمَدِيْنَةِ. وَقَالَ غَيْرُ مَرَّةً لَحْومَ الْأَهْدَى. [راجع: ۱۷۱۹]

(۵۵۶۸) حدیثنا إسماعيل قال: حدیثنا سُلَيْمَانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنِ الْفَاسِمِ أَنَّ ابْنَ خَبَابَ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ يَحْدُثُ أَنَّهُ كَانَ غَائِباً فَقَدِمَ إِلَيْهِ لَحْمٌ فَقَالَ: وَهَذَا مِنْ لَحْمٍ ضَحَّىْيَاْنَا، فَقَالَ: أَخْرُوْهُ، لَا أَذْوَقْهُ، قَالَ: ثُمَّ قَمْتُ فَعَرَجْتُ حَتَّى آتَيَ أَخْبَرَهُ أَبَا قَفَادَةَ وَكَانَ أَخَاهُ لَأْمَهُ وَكَانَ بَنْزِيرِيَاً. فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ: إِنَّهُ قَدْ حَدَثَ بَعْدَكَ أَمْرٌ.

[راجع: ۳۹۹۷]

جس کی تفصیل حدیث ذیل میں آرہی ہے۔

(۵۵۶۹) حدیثنا أبو عاصم عن يزيد بن أبي عبيدة عن سلمة بن الأكوع قائل: قال النبي ﷺ: ((مَنْ ضَحَّى مِنْكُمْ، فَلَا يُصْبِحَنَ بَعْدَ ثَالِثَةَ، وَفِي ثَيَّبَهُ مِنْهُ شَيْءٌ)).

نہ ہو۔ دوسرے سال صحابہ کرام ﷺ نے عرض کیا یا رسول اللہ؟ کیا ہم اس سال بھی وہی کریں جو پچھلے سال کیا تھا۔ (کہ تین دن سے زیادہ قربانی کا گوشت نہ رکھیں) آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اب کھاؤ، کھاؤ اور جمع کرو۔ پچھلے سال تو چونکہ لوگ تنگی میں بیٹھا تھا، اس لیے میں نے چاہا کہ تم لوگوں کی مشکلات میں ان کی مدد کرو۔

معلوم ہوا کہ ایام قحط میں غله وغیرہ روک کر رکھ لینا گناہ ہے۔

(۵۵۷۰) ہم سے اسماعیل بن عبد اللہ نے بیان کیا، کہا کہ مجھ سے میرے بھائی نے بیان کیا، ان سے سلیمان نے، ان سے مجی بن سعید نے، ان سے عمرہ بنت عبد الرحمن نے اور ان سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ مدینہ میں ہم قربانی کے گوشت میں نمک لگا کر رکھ دیتے تھے اور پھر اسے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں بھی پیش کرتے تھے پھر آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ نہ کھایا کرو۔ یہ حکم ضروری نہیں تھا بلکہ آپ کافشا نے یہ تھا کہ ہم قربانی کا گوشت (ان لوگوں کو بھی جن کے یہاں قربانی نہ ہوئی ہو) کھلائیں اور اللہ زیادہ جانے والا ہے۔

(۵۵۷۱) ہم سے جبار بن موسیٰ نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم کو عبد اللہ نے خبر دی، انہوں نے کہا کہ مجھ سے ابن ازہر کے غلام ابو عبید نے زہری نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے ابن ازہر کے ساتھ عید گاہ میں موجود تھے۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ساتھ عید گاہ میں موجود تھے۔ حضرت عمر بن خطاب نے خطبہ سے پہلے عید کی نماز پڑھائی پھر لوگوں کے سامنے خطبہ دیا اور خطبہ میں فرمایا اے لوگو! رسول اللہ ﷺ نے تمہیں ان دو عیدوں میں روزہ رکھنے سے منع فرمایا ہے ایک توہ دن ہے جس دن تم (رمضان کے) روزے پورے کر کے انتظار کرتے ہو (عید الفطر) اور دوسرا تمہاری قربانی کا دن ہے۔

(۵۵۷۲) ابو عبید نے بیان کیا کہ پھر میں عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے ساتھ (ان کی خلافت کے زمانہ میں عید گاہ میں) حاضر تھا۔ اس دن جمعہ

فلَمَّا كَانَ الْعَامُ الْمُقْبِلُ قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، نَفْعَلُ كَمَا فَعَلْنَا الْعَامَ الْمَاضِي قَالَ: ((كُلُوا وَأَطْعُمُوا وَإذْخِرُوا، فَإِنْ ذَلِكَ الْعَامَ كَانَ بِالنَّاسِ جَهَنَّمَ فَأَرَدْتُ أَنْ تُعِينُوا فِيهَا)).

معلوم ہوا کہ ایام قحط میں غله وغیرہ روک کر رکھ لینا گناہ ہے۔

(۵۵۷۰) حدثنا إسماعيل بن عبد الله قال: حدثني أخي عن سليمان عن يحيى بن سعيد عن عمرة بنت عبد الرحمن عن عائشة رضي الله عنها قالت: الصبحية، كما نعمل منه فتقدمن به إلى النبي ﷺ بالمدينة فقال: ((لا تأكلوا إلا ثلاثة أيام)). وآتىست بعزمته. ولكن أراد أن نطعم منه والله أعلم.

[راجع: ۵۴۲۳]

(۵۵۷۱) حدثنا حبان بن موسى أخبرنا عبد الله قال: أخبرني يوئس عن الزهراني قال: حدثني أبو عبيدة مؤلي ابن أرهن أنه شهد العيد يوم الأضحى مع عمر بن الخطاب رضي الله عنه فصلى قبل الخطبة ثم خطب الناس فقال: يا أيها الناس إن رسول الله ﷺ قد نهاك عن صيام هذين العيدتين: أما أحدهما في يوم فطريكم من صيامكم، وأاما الآخر في يوم تأكلون نسككم. [راجع: ۱۹۹۰]

(۵۵۷۲) قال أبو عبيدة ثم شهدت العيد مع عثمان بن عفان فكان ذلك يوم

بھی تھا۔ آپ نے خطبہ سے پہلے نماز عید پڑھائی پھر خطبہ دیا اور فرمایا اے لوگو! آج کے دن تمہارے لیے دو عیدیں جمع ہو گئیں ہیں۔ (عید اور جمہ) پس اطراف کے رہنے والوں میں سے جو شخص پسند کرے جمعہ کا بھی انتظار کرے اور اگر کوئی واپس جانا چاہے (نماز عید کے بعد ہی) تو وہ واپس جاسکتا ہے میں نے اسے اجازت دے دی ہے۔

(۵۵۷۳) حضرت ابو عبید نے بیان کیا کہ پھر میں عید کی نماز میں حضرت علی بن الی طالب رضی اللہ عنہ کے ساتھ آیا۔ انہوں نے بھی نماز خطبہ سے پہلے پڑھائی پھر لوگوں کو خطبہ دیا اور کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے تمہیں اپنی قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ کھانے کی ممانعت کی ہے اور معمر نے زہری سے اور ان سے ابو عبیدہ نے اسی طرح بیان کیا۔

یہ ممانعت ایک وقتی چیز تھی جبکہ لوگ قحط میں بتلا ہو گئے تھے بعد میں اس ممانعت کو اٹھایا گیا۔

(۵۵۷۴) ہم سے محمد بن عبد الرحیم نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم کو یعقوب بن ابراہیم بن سعد نے خبر دی، انہیں این شباب کے بھتیجے نے، انہیں ان کے چچا ابن شاب (محمد بن مسلم) نے، انہیں سالم نے اور ان سے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قربانی کا گوشت تین دن تک کھاؤ۔ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کوچ کرتے وقت روٹی زیتون کے تیل سے کھاتے کیونکہ وہ قربانی کے گوشت سے (تین دن کے بعد) پر ہیز کرتے تھے۔

**لشیخ** قربانی کرنے میں مالی اور جانی ایثار کے ساتھ محتاجوں اور غریبوں کی ہمدردی اور مدد بھی ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ والبدن جعلناها لكم من شعائر الله لكم فيها خير فاذکروا اسم الله عليه صواف فاذا وجبت جنوبها فکلوا منها واطعموا القانع والمعتر كذلك سخرا ناہا لكم لعلكم تشکرون (الحج) اور قربانی کے اوٹ ہم نے تمہارے لیے اللہ کے نشانات مقرر کر دیے ہیں ان میں تمہیں نفع ہے۔ پس انہیں کھڑا کر کے نام اللہ پڑھ کر نحر کرو۔ پھر جب ان کے پلو زمین سے لگ جائیں تو اسے خود بھی کھاؤ، مسکینوں، سوال سے رکنے والوں اور سوال کرنے والوں کو بھی کھاؤ۔ اسی طرح ہم نے چوپا یوں کو تمہارے ماحت کر رکھا ہے تاکہ تم شکر گزاری کرو۔

معلوم ہوا کہ قربانی کے گوشت کو خود بھی کھاؤ اور غریبوں، محتاجوں، سوالیوں کو بھی کھاؤ۔ قربانی کے گوشت کے تین حصے کرنے چاہئے۔ ایک حصہ اپنے لیے، ایک حصہ دوست و احباب کے لیے اور ایک حصہ غباء اور مسکین کے لیے۔ (ابن کثیر)

الجمعة، فصلٌ قبل الخطبة ثم خطب  
فقال: يا أليها الناس إن هذا يوم قد  
اجتمع لكم فيه عيادة، فمن أحب أن  
يتذكر الجمعة من أهل العوالي فلينظر،  
ومن أحب أن يرجع فقد أذنت له.

۵۵۷۳ - قال أبو عبيدة: ثم شهدته مع  
عليٍّ بن أبي طالب فصلٌ قبل الخطبة،  
ثم خطب الناس فقال إن رسول الله ﷺ  
نهَاكُمْ أَنْ تَأْكُلُوا لَحْومَ نُسَكِّنْمُ فَوَقَ  
ثَلَاثَةِ وَعَنْ مَغْمِرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي  
عبيدة نَخْوَةً.

يہ ممانعت ایک وقتی چیز تھی جبکہ لوگ قحط میں بتلا ہو گئے تھے بعد میں اس ممانعت کو اٹھایا گیا۔  
۵۵۷۴ - حدثنا محمد بن عبد الرحيم  
أخبرنا يعقوب بن إبراهيم بن سعيد عن  
ابن أخي ابن شهاب عن عممه ابن شهاب  
عن سالم عن عبد الله بن عمر رضي الله  
عنهمما قال رسول الله ﷺ: (كُلُوا مِنَ  
الأضاحي ثلاثة). وكان عبد الله يأكل  
بالزينة حين ينفر من مني من أجل لحوم  
الهدا.

## ٢٧۔ کتاب الاشربة

# کتاب مشروبات کے بارے میں

*بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ*

**الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْأَنْصَابُ وَالْأَرْلَامُ**  
**رِجْسٌ مِنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ فَاجْتَبَيْهُ**  
**لَعْلَكُمْ تُفْلِحُونَ**

باب اور اللہ تعالیٰ کے فرمان (در سورہ مائدہ) کی تفسیر " بلاشبہ شراب، جواہت اور پانے گندے کام ہیں شیطان کے کاموں سے پس تم ان سے پر ہیز کرو تاکہ تم فلاح پاؤ۔"

لقطہ از لام زلم کی جمع ہے جس سے وہ تیر مراد ہیں جو مشرکین مکنے کعبہ میں رکھے ہوئے تھے جن پر لقطہ کراونہ کر لکھے ہوئے تھے۔ اگر کرنے کا تیر باقاعدہ میں آتا تو ارادہ کام کرتے اور نہ کر لکھا لکھتا تو نہ کرتے اسی لیے ان سے منع کیا گیا۔ آیت میں شراب اور جوا وغیرہ کو بت پرستی کے ساتھ ذکر کیا گیا ہے جو ان کاموں کی انتہائی برائی پر اشارہ ہے۔۔۔۔۔ یہ آیت مذکورہ قبح کم کے دن نازل ہوئی۔

٥٥٧٥ - حدَّثَنَا عبدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عبدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رضي الله عنهمَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ قَالَ ((مَنْ شَرَبَ الْخَمْرَ فِي الدُّنْيَا ثُمَّ لَمْ يَتَبَّعْ مِنْهَا حُرْمَهَا فِي الْآخِرَةِ)).

یعنی جنت میں جانے ہی نہ پائے گا تو وہاں کی شراب اسے کیے نصیب ہو سکے گی۔

٥٥٧٦ - حدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانَ أَخْبَرَنَا شَعْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيْبَ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ قَالَ أَنِّي لَيْلَةَ أَسْرِيَ بِهِ بِإِنْلِيَاءَ بَقَدَحِينَ مِنْ خَمْرٍ وَلَمْ، فَظَرَرَ إِلَيْهِمَا ثُمَّ أَخَذَ اللَّذِينَ، فَقَالَ جِرْيِيلُ : الْحَمْدُ لِلَّهِ

(5575) ہم سے عبداللہ بن یوسف تیسی نے بیان کیا، انہوں نے کما ہم کو امام مالک نے خبر دی، انہیں نافع نے اور ان سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے دنیا میں شراب پی اور پھر اس سے توبہ نہیں کی تو آخرت میں وہ اس سے محروم رہے گا۔

اس اللہ کے لیے تمام تعریفیں ہیں جس نے آپ کو دین فطرت کی طرف چلنے کی ہدایت فرمائی۔ اگر آپ نے شراب کا پالہ لے لیا ہوتا تو آپ کی امت گمراہ ہو جاتی۔ شعیب کے ساتھ اس حدیث کو معمراً بن العمار، عثمان بن عمر اور زبیدی نے زہری سے نقل کیا ہے۔

رائیوں کی جڑ ہے۔ اس کی حرمت کی یہی وجہ ہے کہ اسے پی کر عقل زائل  
۔ اسی لیے اسے قبیل یا کشیر، بر طرح حرام کر دیا گیا۔

(۵۵۷۸) ہم سے مسلم بن ابراہیم نے بیان کیا، کہا ہم سے ہشام و ستوائی نے بیان کیا، کہا ہم سے قتادہ نے بیان کیا اور ان سے حضرت انس بن شہر نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے ایک حدیث سنی ہے جو تم سے اب میرے سوا کوئی اور نہیں بیان کرے گا۔ (کیونکہ اب میرے سوا کوئی صحابی زندہ موجود نہیں رہا ہے) آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ قیامت کی نشانیوں میں سے یہ ہے کہ جمالت غالب ہو جائے گی اور علم کم ہو جائے گا، زنا کاری بڑھ جائے گی، شراب کثرت سے پی جانے لگے گی، عورتیں بہت ہو جائیں گی، یہاں تک کہ چچاں پیچاں عورتوں کی ٹکرائی کرنے والا صرف ایک ہی مرد رہ جائے گا۔

کر رہے تھے۔ ان کی وفات بصرہ ہی میں سنہ ۶۵ھ ہوئی۔ بصرہ میں یہ آخری نشانہ وارضہ۔

(۵۵۷۸) ہم سے احمد بن صالح نے بیان کیا، کہا ہم سے ابن وہب نے بیان کیا، کہا کہ مجھے یونس نے خبر دی، ان سے ابن شاہ نے بیان کیا، کہا کہ میں نے ابو سلمہ بن عبد الرحمن اور ابن مسیب سے سنا، وہ بیان کرتے تھے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کوئی شخص جب زنا کرتا ہے تو عین زنا کرتے وقت وہ مومن نہیں ہوتا۔ اسی طرح جب کوئی شراب پیتا ہے تو عین شراب پیتے وقت وہ مومن نہیں ہوتا۔ اسی طرح جب چور چوری کرتا ہے تو اس وقت وہ مومن نہیں ہوتا۔ اور ابن شاہ نے بیان کیا، انہیں عبد الملک بن ابی بکر بن عبد الرحمن بن حارث بن ہشام نے خبر دی، ان سے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ بیان کرتے تھے اور ان سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ پھر انہوں

الذى هداك للفطرة، ولو أخذت الخمر  
غوت أمتك: تابعة معمراً. وابن الهداد  
وعثمان بن عمر والربيعى عن الرهري.

[٣٣٩٤]: راجع

٥٥٧٧ - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا  
هِشَامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَّسٍ رَضِيَ اللَّهُ  
عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ  
حَدِيثًا لَا يَحْدُثُكُمْ بِهِ غَيْرِي، قَالَ: ((مِنْ  
أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ يَظْهُرَ الْجَهَلُ، وَيَقْلُ  
الْعِلْمُ، وَيَظْهُرَ الزَّنَا، وَتُشَرِّبَ الْخَمْرُ،  
وَيَقْلُ الرَّجَالُ، وَتَكْثُرُ النِّسَاءُ، حَتَّى يَكُونُ  
لِخَمْسِينِ امْرَأَةً فِيهِنَّ رَجُلٌ وَاحِدٌ)).

[رَاجِعٌ: ۸۰]

حضرت انس بن مالک بصرہ میں مبلغ کے طور  
لشیخ صحابی تھے۔ ایک سو سال کی عمریاً۔ رضوی  
— حدَثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا  
٥٥٧٨  
ابْنُ وَهْبٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي يُونُسَ عَنْ ابْنِ  
شَهَابٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ  
الرَّحْمَنِ وَابْنَ الْمُسَيْبَ يَقُولَاَنْ : قَالَ أَبُو  
هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ  
(لَا يَزْنِي حِينَ يَزْنِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ، لَا  
يَشْرَبُ الْحَمْرَ حِينَ يَشْرَبُهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ،  
وَلَا يَسْرِقُ السَّارِقَ حِينَ يَسْرِقُ وَهُوَ  
مُؤْمِنٌ)، قَالَ ابْنُ شَهَابٍ : وَأَخْبَرَنِي عَبْدُ  
الْمَلِكِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ

نے بیان کیا کہ حضرت ابو جعفر بن عبد الرحمن حضرت ابو ہریرہؓؑ کی حدیث میں امور مذکورہ کے ساتھ اتنا اور زیادہ کرتے تھے کہ کوئی شخص (دون وحاظہ) اگر کسی بڑی پونچی پر اس طور ذاکر ذات تھے کہ لوگ دیکھتے کے دیکھتے رہ جاتے ہیں تو وہ مومن رہتے ہوئے یہ لوٹ مار نہیں کر سکتا۔

الْخَارِثُ بْنُ هِشَامٍ أَنَّ أَبَا بَكْرَ كَانَ يُحَدِّثُهُ عَنْ أَبِيهِ هَرَيْزَةَ ثُمَّ يَقُولُ : كَانَ أَبُو بَكْرٍ يُلْعِنُ مَعْهُنَّ وَلَا يَتَهَبُ نُهْبَةً ذَاتَ شَرْفٍ يَرْفَعُ النَّاسُ إِلَيْهِ أَبْصَارَهُمْ فِيهَا حِينَ يَتَهَبُهُمْ وَهُوَ مُؤْمِنٌ . [راجح: ۲۴۷۵]

**تشبیخ** مطلب یہ ہے کہ ان گناہوں کا ارتکاب کرنے والا ایمان سے بالکل محروم ہو جاتا ہے کیونکہ یہ گناہ ایمان کی ضد ہیں پھر اگر وہ توبہ کر لے تو اس کے دل میں ایمان لوٹ آتا ہے اور اگر یہی کام کرتا رہے تو وہ بے ایمان بن کر مرتا ہے۔ اس کی تائید وہ حدیث کرتی ہے جس میں فرمایا کہ المؤمن من امته الناس علی دمائهم و اموالهم مومن وہ ہے جس کو لوگ اپنے خون اور اپنے مالوں کے لیے امین سمجھیں، سچ ہے۔ لا ایمان لمن لا امانہ له ولا دین لمن لا عهدله او کما قال صلی اللہ علیہ وسلم

## باب شراب انگور وغیرہ سے بھی بنتی ہے

## ۲ - باب الْخَمْرِ مِنَ الْعِنْبِ وَغَيْرِهِ

جیسے کھجور اور شرد وغیرہ سے۔ امام بخاری نے یہ باب لا کر ان لوگوں کا رد کیا جو شراب کو انگور سے خاص کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ انگور کے سوا اور چیزوں کی شراب اتنی بینی درست ہے کہ نہ نہ پیدا ہو لیکن امام محمد نے اس باب میں اپنے مذہب کے خلاف کیا ہے اور وہ الحدیث اور امام احمد اور امام مالک اور امام شافعی اور جسوس کے موافق ہو گئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ جس چیز سے نہ پیدا ہو وہ شراب ہے۔ تھوڑی ہو یا زیادہ بالکل حرام ہے۔

۵۵۷۹ - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ صَبَّاحٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَابِقٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ هُوَ ابْنُ مِغْوَلٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ أَبْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ : لَقَدْ حُرِّمَتِ الْخَمْرُ وَمَا بِالْمَدِينَةِ مِنْهَا شَيْءٌ . [راجح: ۴۶۱۶]

۵۵۸۰ - حَدَّثَنَا أَخْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا أَبُو شَهَابٍ عَبْدُ رَبِّهِ بْنُ نَافِعٍ عَنْ يُونُسَ عَنْ ثَابِتِ الْبَنَانِيِّ عَنْ أَنَسِ قَالَ : حُرِّمَتْ عَلَيْنَا الْخَمْرُ ، حِينَ حُرِّمَتْ ، وَمَا تَجِدُ - يَعْنِي بِالْمَدِينَةِ - خَمْرَ الْأَغْنَابِ إِلَّا قَلِيلًا ، وَعَامَةً خَمْرَنَا الْبُسْتُرُ وَالثُّمُرُ .

[راجح: ۲۴۶۴]

(۵۵۷۹) ہم سے صن بن صباح نے بیان کیا، کہا ہم سے محمد بن سابق نے بیان کیا، کہا ہم سے امام مالک نے جو مغول کے صاحبزادے ہیں، بیان کیا ان سے نافع نے اور ان سے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب شراب حرام کی گئی تو انگور کی شراب مذہبہ منورہ میں نہیں ملتی تھی۔

(۵۵۸۰) ہم سے احمد بن یونس نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے ابو شباب عبد ربہ بن نافع نے بیان کیا، انہوں نے کہا کہ ہم سے یونس نے، ان سے ثابت بنانی نے اور ان سے حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب شراب ہم پر حرام کی گئی تو مذہبہ منورہ میں انگور کی شراب بہت کم ملتی تھی۔ عام استعمال کی شراب کچھ اور کچھ کھجور سے تیار کی جاتی تھی۔

(۵۵۸۱) ہم سے مسدود نے بیان کیا، کہا ہم سے یحیی نے بیان کیا، کہا ان سے ابو حیان نے، کہا ہم سے عامر نے بیان کیا اور ان سے حضرت

۵۵۸۱ - حَدَّثَنَا مُسْدَدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ أَبِيهِ حَيَّانَ حَدَّثَنَا عَامِرٌ عَنْ أَبْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا

ابن عمرؓ نے کہ حضرت عمر بن الخطابؓ مجبر پر کھڑے ہوئے اور کما اب بعد! جب شراب کی حرمت کا حکم نازل ہوا تو وہ پانچ چیزوں سے بنتی تھی۔ انگور، کھجور، شد، گیوں اور جو اور شراب (خمر) وہ ہے جو عقل کو زائل کر دے۔

الله عنْهُمَا قَامَ عُمَرُ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ: أَمَا بَعْدُ، نَزَّلَ تَحْرِيمُ الْخَمْرِ وَهِيَ مِنْ خَمْسَةِ الْعَنْبِ، وَالْتَّمْرِ، وَالْقَسْلِ، وَالْحِنْطَةِ، وَالشَّعْبِرِ. وَالْخَمْرُ مَا خَامَرَ الْعُقْلَ.

[راجع: ۲۶۱۹]

**لئے گنج** اس حدیث سے مسائل پیش آمدہ کی تفصیلات کا مجبر ہے بیان کرنا بھی ثابت ہوا اور ظاہر ہے کہ یہ سامین کی مادری زبان میں مناسب ہے نیز حمو نعمت کے بعد لفظ اب بعد! کا استعمال کرنا بھی اس سے ثابت ہوا۔ (فتح الباری) سامین کی مادری زبان میں عربی خطبہ پڑھ کر اس کا ترجیح ساتھ ضروری ہے ورنہ خطبہ کا مقصد فوت ہو جائے گا۔

### باب شراب کی حرمت جب نازل ہوئی تو وہ کچی اور پکی کھجوروں سے تیار کی جاتی تھی

(۵۵۸۲) ہم سے اسماعیل بن عبد اللہ نے بیان کیا، انہوں نے کہا کہ مجھ سے مالک بن انس نے بیان کیا، ان سے اسحاق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ نے اور ان سے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں ابو عبیدہ، ابو طلحہ اور ابی بن کعب رضی اللہ عنہم کو کچی اور پکی کھجور سے تیار کی ہوئی شراب پلارہ تھا کہ ایک آنے والے نے آکر بتایا کہ شراب حرام کر دی گئی ہے۔ اس وقت حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ انس انہوں اور شراب کو بہادو۔ چنانچہ میں نے اسے بہا دیا۔

### ۳- باب نَزَّلَ تَحْرِيمُ الْخَمْرِ وَهِيَ مِنَ الْبُسْرِ وَالْتَّمْرِ

(۵۵۸۲) - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَنْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكُ بْنُ أَنْسٍ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنْسِ بْنِ مَالِكِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كُنْتُ أَسْقِي أَبَا عَيْدَةَ وَأَبَا طَلْحَةَ وَأَبِي نِينَ كَغْبَ مِنْ فَصِيبَعٍ زَهْرٍ وَتَمْرٍ فَجَاءَهُمْ آتٌ فَقَالَ: إِنَّ الْخَمْرَ قَذْ حُرْمَتْ. فَقَالَ: أَبُو طَلْحَةَ قُمْ يَا أَنْسُ فَأَهْرَقَهَا، فَأَهْرَقَهَا. [راجع: ۲۴۶۴]

**لئے گنج** قیل ارشاد کے لیے مدینہ کا یہ حال تھا کہ شراب بارش کے پانی کی طرح مدینہ کی گلیوں میں بس رہی تھی قال القرطبی الاحادیث الواردۃ عن انس وغیره على صحتها وکثرتها تبطل مذهب الكوفيين القائلین بان الخمر لا يكون الا من العنب وما كان من غيره لا يسمى خمرا ولا يتناوله اسم الخمر وهو قول مخالف للغة العرب وللسنة الصحيحة وللصحابۃ (فتح الباری) یعنی قرطبی نے کہا کہ حضرت انس بن الخطابؓ وغیرہ سے جو صحیح روایات حضرت سے نقل ہوئی ہیں وہ کوفیوں کے مذهب کو باطل نہ مہرا تی ہیں جو کہتے ہیں کہ خمر صرف انگور ہی سے کشید کردہ شراب کو کہا جاتا ہے اور جو اس کے علاوہ اشیاء سے تیار کی جائے وہ خمر نہیں ہے۔ اہل کوفہ کا یہ قول لغت عرب اور سنت صحیح اور صحابہ کرام بیان کے خلاف ہے۔

(۵۵۸۳) ہم سے مدد نے بیان کیا، کہا ہم سے معمر نے بیان کیا، ان سے ان کے والد نے کہ میں نے حضرت انس بن الخطابؓ سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ ایک قبیلہ میں کھڑا میں اپنے چچاؤں کو کھجور کی شراب پلارہ

(۵۵۸۳) - حَدَّثَنَا مُسْدَدٌ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسًا قَالَ: كُنْتُ قَائِمًا عَلَى الْحَيِّ أَسْقِيْهِمْ عَمُومَتِي، وَأَنَا

تمامیں ان میں سب سے کم عمر تھا۔ کسی نے کہا کہ شراب حرام کر دی گئی۔ ان حضرات نے کہا کہ اب اسے پھینک دو۔ چنانچہ ہم یہ شراب پھینک دی۔ میں نے انس بن عثیر سے پوچھا کہ وہ کس چیز کی شراب بتی تھی؟ فرمایا کہ تازہ پکی ہوئی اور کچی کھجوروں کی۔ ابو بکر بن انس نے کہا کہ ان کی شراب (کھجور کی) ہوتی تھی تو حضرت انس بن عثیر نے اس کا انکار نہیں کیا اور مجھ سے میرے بعض اصحاب نے بیان کیا کہ انہوں نے حضرت انس بن عثیر سے نہ، انہوں نے بیان کیا کہ اس زمانہ میں ان کی شراب اکثر کچی اور پکی کھجور سے تیار کی جاتی تھی۔

(۵۵۸۳) ہم سے محمد بن ابی بکر مقدمی نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے یوسف ابو معاشر براء نے بیان کیا، انہوں نے کہا کہ میں نے سعید بن عبد اللہ سے سنا، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بکر بن عبد اللہ نے بیان کیا اور انہوں نے کہا کہ مجھ سے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب شراب حرام کی گئی تو وہ کچی اور پختہ کھجوروں سے تیار کی جاتی تھی۔

ان احادیث صحیحہ سے معلوم ہوا کہ عرب زمانہ جاہلیت میں خام اور پختہ کھجوروں کی شراب کو بہت زیادہ مرغوب رکھتے تھے اور یہ کھجور بکثرت پائی جاتی تھی جس کی شراب بڑی عمدہ ہوتی تھی جس کو اللہ نے حرام کر دیا۔

باب شد کی شراب جسے "بتبع" کہتے تھے اور معن بن عیسیٰ نے کہا کہ میں نے حضرت امام مالک بن انس سے "فقاع" (جو کشمش سے تیار کی جاتی تھی) کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے کہا کہ اگر اس میں نشہ نہ ہو تو کوئی حرج نہیں اور ابن الدراوری نے بیان کیا کہ ہم نے اس کے متعلق پوچھا تو کہا کہ اگر اس میں نشہ نہ ہو تو کوئی حرج نہیں۔

**لشیخ** | بعث شد کی وہ شراب ہے جو ملک یمن میں بہت زیادہ رائج تھی۔ اس کا پیانا بھی حرام کر دیا گیا۔ فقاع وہ شراب ہے جو کشمش سے تیار کی جاتی تھی۔

(۵۵۸۵) ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے بیان کیا، کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی، انہیں ابن شاہب نے، انہیں ابو سلمہ بن عبد الرحمن نے

أَصْغَرُهُمْ. الْفَضِيْخَ، فَقِيلَ: حَرَّمَتِ الْحَمْرَ، فَقَالُوا : أَكْفَهَا، فَكَفَانَا. قُلْتُ لَأَنَّسَ مَا شَرَأْتُهُمْ؟ قَالَ : رُطْبٌ وَبَسْرٌ. فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ بْنُ أَنَّسٍ: وَكَانَتْ حَمْرَهُمْ. فَلَمْ يُنْكِرْ أَنَّسٌ. وَحَدَّثَنِي بَعْضُ أَصْحَابِي أَنَّهُ سَمِعَ أَنَّسًا يَقُولُ: كَانَتْ حَمْرَهُمْ يُوْمَيْدٌ.

[راجع: ۲۴۶۴]

جیسا کہ حدیث ذیل میں موجود ہے۔

۵۵۸۴ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرِ الْمُقَدَّمِيُّ حَدَّثَنَا يُوسُفُ أَبُو مَعْشَرِ الْبَرَاءُ قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ عَيْدِ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي بَكْرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ أَنَّسَ بْنَ مَالِكَ حَدَّثَهُمْ أَنَّ الْحَمْرَ حَرَّمَتْ وَالْحَمْرَ يُوْمَيْدُ الْبَسْرُ وَالْتَّمْرُ. [راجع: ۲۴۶۴]

ان احادیث صحیحہ سے معلوم ہوا کہ عرب زمانہ جاہلیت میں خام اور پختہ کھجوروں کی شراب کو بہت زیادہ مرغوب رکھتے تھے اور یہ کھجور بکثرت پائی جاتی تھی جس کی شراب بڑی عمدہ ہوتی تھی جس کو اللہ نے حرام کر دیا۔

۴ - باب الْحَمْرُ مِنَ الْعَسَلِ، وَهُوَ الْبَتْعُ وَ قَالَ مَعْنَى سَأَلْتُ مَالِكَ بْنَ أَنَّسٍ عَنِ الْفَقَاعِ فَقَالَ: إِذَا لَمْ يُسْكِرْ فَلَا يَأْسُ. وَقَالَ أَبْنُ الدَّرَاوِرِيُّ : سَأَلْنَا عَنْهُ فَقَالُوا: شَلَا يُسْكِرُ لَا يَأْسَ بِهِ.

- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شَهَابٍ عَنِ أَبِي

اور ان سے حضرت عائشہؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ سے "بَعْ" کے متعلق پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا کہ جو بھی پینے والی چیز نہ لاؤ وہ حرام ہے۔

سَلَمَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ :  
سَلِيلُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْبَعْ قَالَ :  
(كُلُّ شَرَابٍ أَسْكَرَ فَهُوَ حَرَامٌ).

[راجع: ۲۴۲]

(۵۵۸۶) ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم کو شعیب نے خردی، ان سے زہری نے بیان کیا، انہوں نے کہا کہ مجھ کو ابو سلمہ بن عبد الرحمن نے خردی اور ان سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے "بَعْ" کے متعلق سوال کیا گیا۔ یہ مشروب شد سے تیار کیا جاتا تھا اور یہ میں میں اس کا عام رواج تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو چیز بھی نہ لانے والی ہو وہ حرام ہے۔

(۵۵۸۷) اور زہری سے روایت ہے، کہا کہ مجھ سے حضرت انس بن مالکؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ "دباء" اور "مزفت" میں نبیذ نہ بنایا کرو اور حضرت ابو ہریرہؓ اس کے ساتھ "حتم" اور "نقیر" کا بھی اضافہ کیا کرتے تھے۔

**لئے** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ چار ایسے برتن ہیں جن کے استعمال سے آنحضرت ﷺ نے منع فرمایا ہے۔ "دباء" یعنی کدو کے توبے سے۔ مزفت یعنی روغن دار رال کے برتن سے۔ حتم یعنی لاکھی ٹھلیا یا لاکھی مرجان سے۔ نقیر یعنی لکڑی کے بنے ہوئے برتن سے۔ یہی وہ چار برتن ہیں جن میں نبیذ بنانے سے روکا گیا ہے۔

باب اس بارے میں کہ جو بھی پینے والی چیز عقل کو مد ہو ش کر دے وہ "خر" ہے۔

(۵۵۸۸) ہم سے احمد بن ابی رجاء نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے شیخ بن سعید قطان نے بیان کیا، ان سے ابو حیان تمیی نے، ان سے شعبی نے اور ان سے حضرت عبد اللہ بن عمرؓ نے بیان کیا کہ حضرت عمرؓ نے رسول اللہ ﷺ کے منبر پر خطبہ دیتے ہوئے کہ جب شراب کی حرمت کا حکم ہوا تو وہ پانچ چیزوں سے بتی تھی۔ انگور سے، کھجور سے، گیوں سے، جو اور شد سے اور "خر" (شراب) وہ ہے جو عقل کو محور کر دے اور تین مسائل ایسے ہیں کہ میری تمنا

۵۵۸۶ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانَ أَخْبَرَنَا شَعِيبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ : أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ : سَلِيلُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْبَعْ قَالَ : وَهُوَ نِيدُ الْفَسْلِ ، وَكَانَ أَهْلُ الْيَمَنَ يَشْرِبُونَهُ ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((كُلُّ شَرَابٍ أَسْكَرَ فَهُوَ حَرَامٌ)). [راجع: ۲۴۲]

۵۵۸۷ - وَعَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ : حَدَّثَنِي أَنْسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ : ((لَا تَتَبَدَّلُوا فِي الدِّبَاءِ وَلَا فِي الْمَرْفَتِ)) . وَكَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ يُلْحِقُ مَعَهَا الْحَسَنَ وَالْقَيْزَ

**لَهْبَة** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ چار ایسے برتن ہیں جن کے استعمال سے آنحضرت ﷺ نے منع فرمایا ہے۔ "دباء" یعنی کدو کے توبے سے۔ مزفت یعنی روغن دار رال کے برتن سے۔ حتم یعنی لاکھی ٹھلیا یا لاکھی مرجان سے۔ نقیر یعنی لکڑی کے بنے ہوئے برتن سے۔ یہی وہ چار برتن ہیں جن میں نبیذ بنانے سے روکا گیا ہے۔

۵ - بَابُ مَا جَاءَ فِي أَنَّ الْحَمْرَ مَا خَامِرَ الْعُقْلَ مِنَ الشَّرَابِ

۵۵۸۸ - حَدَّثَنَا أَخْمَدُ بْنُ أَبِي رَجَاءٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنِ أَبِي حَيَّانَ الْقِيمِيِّ عَنِ الشَّعِيبِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ : خَطَبَ عُمَرُ عَلَى مِنْبَرِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ : إِنَّهُ قَدْ نَزَلَ تَحْرِيمُ الْحَمْرِ ، وَهِيَ مِنْ خَمْسَةِ أَشْتَيَاءِ : الْعَنْبَرُ ، وَالْأَنْمَرُ ، وَالْجِنْطَةُ ، وَالشَّعِيرُ ، وَالْعَسْلِ . وَالْحَمْرُ مَا

تھی کہ رسول اللہ ﷺ ہم سے جدا ہونے سے پہلے ہمیں ان کا حکم بتا جاتے، دادا کا مسئلہ، کالاہ کا مسئلہ اور سود کے چند مسائل۔ ابو حبان نے بیان کیا کہ میں نے شعبی سے پوچھا اے ابو عمر! ایک شریعت سندھ میں چاول سے بنایا جاتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ حضرت عمر بن الخطبؓ کے زمانے میں نہیں پائی جاتی تھی یا کہا کہ حضرت عمر بن الخطبؓ کے زمانہ میں نہ تھی اور فرج ابن منذہ نے بھی اس حدیث کو حمدابن سلمہ سے بیان کیا اور ان سے ابو حیان نے اس میں "انگور" کے بجائے "کشمش" ہے۔

خَامِرُ الْعُقْلِ. وَتَلَاثٌ وَدَذْتُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لَمْ يُفَارِقْنَا حَتَّى يَغْهَدِ إِلَيْنَا عَهْدَهُ: الْجَدُّ، وَالْكَلَالَةُ، وَأَبْوَابُ مِنْ أَبْوَابِ الرِّبَّا، قَالَ قُلْتُ: يَا ابْنَ عُمَرَ، فَشَيْءَ يُصْنَعُ بِالسَّنْدِ مِنَ الْأَرْضِ؟ قَالَ: ذَاكَ لَمْ يَكُنْ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ. أَوْ قَالَ عَلَى عَهْدِ عُمَرَ. وَقَالَ حَاجَاجٌ عَنْ حَمَادٍ عَنْ أَبِي حَيَّانَ مَكَانَ الْعِصْبِ الرَّبِيبِ.

**تَسْبِيحَ** دادا کا مسئلہ یہ کہ دادا بھائی سے محروم ہو جائے گا یا بھائی کو محروم کرے گا یا مقامہ ہو گا۔ سود کا مسئلہ یہ کہ ان پچ چیزوں کے سوا جن کا ذکر حدیث میں آیا ہے اور چیزوں کا بھی کم و بیش لیتا ہرام ہے یا نہیں جن کے بارے میں حافظ صاحب فرماتے ہیں لم یکن هذا على عهد النبي صلى الله عليه وسلم ولو كان نهی عنہ الا انه قد عم الا شربة كلها فقل الخمر ما مر العقل (فتح) یعنی اگر یہ چاولوں کی شراب کشید ہوئی ہوتی تو آپ اس کو بھی صاف منع فرمادیتے اس لیے کہ آپ نے تمام شرابوں کے بارے میں عام طور پر فرمایا کہ ہر وہ مشروب جو عقل کو زائل کر دے وہ خر شراب ہے اور وہ ہرام ہے۔

(۵۵۸۹) ہم سے حفص بن عمر نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے شعبہ نے بیان کیا، ان سے عبداللہ بن ابی السفر نے بیان کیا، ان سے شعبی نے ان سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہ حضرت عمر بن الخطبؓ نے کہا شراب پانچ چیزوں سے بنتی تھی۔ کشش، کھجور اور گیوں، جو اور شدے۔

۵۵۸۹ - حَدَثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَثَنَا شَعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي السَّفَرِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ قَالَ: الْخَمْرُ تُصْنَعُ مِنْ خَمْسَةِ مِنَ الرَّبِيبِ، وَالْتُّمْرِ، وَالْجِنْطَةِ، وَالشَّعِيرِ، وَالْعَسْلِ.

[راجع: ۴۶۱۹]

**تَسْبِيحَ** حضرت عمر بن الخطبؓ نے رسول تمام صحابہ کے سامنے یہ بیان کیا اور سب نے سکوت کیا گویا اجماع ہو گیا اب اس اجتماع کے خلاف ایک ابراہیم نجحی کا قول کیا جلت ہو سکتا ہے اور ان حنفیہ پر تجب ہوتا ہے جو صحیح حدیث کو پچھوڑ کر غلط مسئلہ پر جنمے رہتے ہیں۔ وقال اهل المدينة وسائر الحجاجزين واهل الحديث كلهم کل مسکر خمر و حکمه حکم ما اتخذه من العنبا (فتح) صاحب ہدایہ کا یہ قول ہے کہ خمر وہی ہے جو کشش سے تیار کی جاتی ہے اس کے جواب میں حافظ ابن حجر فرماتے ہیں کہ اہل مدینہ بلکہ سارے حجازی اور جملہ اہل حدیث سب کا قول یہ ہے کہ ہر نہ لابنے والی چیز شراب ہے اور سب کا حکم وہی ہے جو کشش سے تیار کردہ شراب کا ہے۔ مزید تفصیل کے لیے فتح الباری جزء الثاني عشر، ص: ۱۳۶ کا مطالعہ کیا جائے۔

۶- باب مَا جَاءَ فِيمَ يَسْتَحِلُ باب اس شخص کی برائی کے بیان میں جو شراب کا نام بدلتا

اسے حلال کرے

(۵۵۹۰) اور هشام بن عمر نے بیان کیا کہ ان سے صدقہ بن خالد نے

الْخَمْرُ وَيُسَمِّيْهِ بِغَيْرِ اسْمِهِ

۵۵۹۰ - وَقَالَ هِشَامُ بْنُ عُمَارَ حَدَثَنَا

بیان کیا، ان سے عبد الرحمن بن یزید نے، ان سے عطیہ بن قیس کلابی نے، ان سے عبد الرحمن بن غنم اشعری نے بیان کیا کہ مجھ سے ابو عامر فٹھر یا ابو مالک اشعری فٹھر نے بیان کیا اللہ کی قسم انہوں نے جھوٹ نہیں بیان کیا کہ انہوں نے نبی کرم ملکیت سے نا، آنحضر فٹھر نے فرمایا کہ میری امت میں ایسے برے لوگ پیدا ہو جائیں گے جو زناکاری، ریشم کا پہننا، شراب پینا اور گانے کو حلال بنالیں گے اور کچھ متکبر قسم کے لوگ پہاڑ کی چوٹی پر اپنے بگلوں میں رہا ش کرنے کے لیے) چلے جائیں گے۔ چراوہے ان کے مویشی صبح و شام لائیں گے اور لے جائیں گے۔ ان کے پاس ایک فقیر آدمی اپنی ضرورت لے کر جائے گا تو وہ تالئے کے لیے اس سے کہیں گے کہ کل آنا لیکن اللہ تعالیٰ رات ہی کو ان کو (ان کی سرکشی کی وجہ سے) ہلاک کر دے گا پہاڑ کو (ان پر) گرا دے گا اور ان میں سے بہت سوں کو قیامت تک کے لیے بندرا اور سور کی صورتوں میں مسخ کر دے گا۔

**لشیخ** یہ ساری بائیاں آج عام ہو رہی ہیں گانا بجانا، ریڈیو نے گھر گھر عام کر دیا ہے۔ شراب نوشی عام ہے، زناکاری کی حکومتیں سپرستی کرتی ہیں۔ ان کے نتیجے میں وادی سوات پاکستان میں زلزلہ اور ہماچل پردیش کا زلزلہ ہندوستان میں عبرت کے لیے کافی ہے۔ لوگوں کو لڑکیوں کی ٹھکلن میں تبدیل ہونا اور لڑکیوں کو لوگوں جیسا حلیہ ہانا بھی عام ہو رہا ہے۔ اسی لیے صورتیں مسخ ہوتی جا رہی ہیں اور عذاب مختلف صورتوں میں بدلتے ہیں۔

**باب الانتباذ في الأوعية والتوز**  
کھجور کو پانی میں بھگو کر اسے مل چھان کر شربت بنانا نیز کلاتا ہے۔ یہ ایک مقوی فرحت بخش مشروب ہے اوعیہ میں تود بھی داخل ہے وہ برتن جو پھریا پیتل یا لکڑی سے بنایا جائے اوعیہ وعاء کی جمع ہے جس کے معنی برتن کے ہیں۔

(۵۵۹۱) ہم سے قبیہ بن سعید نے بیان کیا، کہا ہم سے یعقوب بن عبد الرحمن نے بیان کیا، ان سے ابو حازم سلمہ بن دینار نے بیان کیا کہ میں نے سمل بن سعد ساعدی سے نا، انہوں نے کہا کہ ابو اسید مالک بن رفیع آئے اور نبی کرم ملکیت کو اپنے ولیمہ کی دعوت دی، ان کی بیوی ہی سب کام کر رہی تھیں حالانکہ وہ نتی دلمن تھیں۔ حضرت سمل فٹھر نے بیان کیا تمہیں معلوم ہے کہ میں نے آنحضرت ملکیت کو کیا پلایا تھا۔ آنحضرت ملکیت کے لیے انہوں نے پھر کے کوئی نہ میں رات کے

صَدَقَةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ يَزِيدٍ بْنُ جَابِرٍ حَدَّثَنَا عَطِيَّةُ بْنُ قَيْسٍ الْكَلَابِيُّ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ غَمِّ الأَشْعَرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو غَامِرٍ أَوْ أَبُو مَالِكِ الْأَشْعَرِيِّ وَاللَّهُ مَا كَذَبَنِي سَمِعَ النَّبِيُّ ﷺ يَقُولُ: ((لَيَكُونَنَّ مِنْ أُمَّتِي أَفَوَامَ بَسْتَحْلُونَ الْجِرَ وَالْخَرِيرَ وَالْخَمَرَ وَالْمَعَازِفَ، وَلَيَنْزِلَنَّ أَفَوَامَ إِلَى جَنْبِ عَلَمٍ يَرْوُحُ عَلَيْهِمْ بِسَارِحَةٍ لَهُمْ، يَأْتِيهِمْ يَعْنِي الْفَقِيرُ لِحَاجَةٍ فَيَقُولُوا: ارْجِعْ إِلَيْنَا غَدًا فَيَبْيَهُمُ اللَّهُ، وَيَضْطَعُ الْعِلْمُ، وَيَمْسَخُ آخَرِينَ وَخَازِيرَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ)).

[راجع: ۵۱۷۶]

وقت کھجور بھگوئی تھی۔

ان علی کا شرہت آپ کو پلایا۔

۸- باب تَرْخِيصِ النَّبِيِّ ﷺ فِي  
الْأُوْعَيْهِ وَالظُّرُوفِ بَعْدَ النَّهْيِ

۵۵۹۲ - حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا  
مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَبُو أَخْمَدَ الزُّبَيرِيُّ  
حَدَّثَنَا سَفِيَّاً عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ  
جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الظُّرُوفِ  
فَقَالَ الْأَنْصَارُ: إِنَّهُ لَا بُدُّ لَنَا مِنْهَا، قَالَ  
فَلَا إِذْنَنَا. وَقَالَ خَلِيفَةُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ  
سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سَفِيَّاً عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ سَالِمٍ  
بْنِ أَبِي الْجَعْدِ بِهَذَا.

باب ممانعت کے بعد ہر قسم کے برتوں میں نیز بھگونے کے  
لیے بنی کرم شیخزادہ کی طرف سے اجازت کا ہوتا  
(۵۵۹۲) ہم سے یوسف بن موسیٰ نے بیان کیا، کہا ہم سے محمد بن عبد اللہ ابو احمد زیری نے، کہا ہم سے سفیان ثوری نے بیان کیا، ان سے منصور بن معتمر نے، ان سے سالم بن ابی الجعد نے اور ان سے جابر بن عبد اللہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ شیخزادہ نے چند برتوں میں نیز بھگونے کی (جن میں شراب بنتی تھی) ممانعت کردی تھی پھر انصار نے عرض کیا کہ ہمارے پاس تو دوسرے برتن نہیں ہیں۔ آنحضرت شیخزادہ نے فرمایا تو خیر پھر اجازت ہے۔ امام بخاری کہتے ہیں مجھ سے خلیفہ بن خیاط نے بیان کیا، کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے بیان کیا، کہا ہم سے سفیان ثوری نے بیان کیا، ان سے منصور بن معتمر نے اور ان سے سالم بن ابی الجعد نے پھر یہ حدیث روایت کی تھی۔

معلوم ہوا کہ جن برتوں میں شراب بنتی تھی ان برتوں کے استعمال سے اور ان میں نیز بناۓ سے بھی منع فرمایا تاکہ شراب کا شائبہ تک بلی نہ رہے۔

۵۵۹۳ - حَدَّثَنَا عَلَيٌّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سَفِيَّاً عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ أَبِي مُسْلِمِ الْأَحْوَلِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ أَبِي عَيَاضٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرُو بْنِ عَاصٍ سَعِيدٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ أَبِي عَيَاضٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرُو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: لَمَّا  
نَهَى النَّبِيُّ ﷺ عَنِ الْأَسْنَفَةِ قَيلَ لِلنَّبِيِّ ﷺ لَيْسَ كُلُّ النَّاسِ يَجِدُ سِقَاءً، فَرَحَّصَ لَهُمْ  
فِي الْجَرَّ غَيْرَ الْمَرْفَتِ.

**لشیخ زیاد** لفظی ترجیح تو یوں ہے آپ نے ملکوں میں نیز بھگونے سے منع فرمایا مگر یہ مطلب صحیح نہیں ہو سکتا کیونکہ آگے یہ مذکور ہے کہ ہر شخص کو ملکیں کیے مل سکتی ہیں؟ اس روایت میں غلطی ہوئی ہے اور صحیح یوں ہے۔ نہیں عن الانبیاذ الافی الاسقیۃ۔ بعض علماء نے ان یہی احادیث کی رو سے گھروں اور لاکھی برتوں اور کدو کے قوبے میں اب بھی نیز بھگونا مکروہ رکھا ہے لیکن اکثر علماء یہ کہتے ہیں کہ یہ ممانعت آپ نے اس وقت کی تھی جب شراب کی حرمت تھی تھی نازل ہوئی تھی کہ کہیں شراب کے برتوں

میں نبیذ بھگوئے لوگ پھر شراب کی طرف مائل نہ ہو جائیں۔ جب شراب کی حرمت دلوں پر جم گئی تو آپ نے یہ قید اٹھا دی۔  
ہر برتن میں نبیذ بھگوئے کی اجازت دے دی۔ (وجیدی)

ہم سے عبد اللہ بن محمد مندی نے بیان کیا، کہا ہم سے سفیان ثوری نے یہی بیان کیا اور اس میں یوں ہے کہ جب نبی کریم ﷺ نے چند برتوں میں نبیذ بھگوئے سے منع فرمایا۔

یہ بھی اسی وقت کا ذکر ہے جبکہ شراب حرام کی گئی تھی اور شراب کے استعمال کے استعمال سے بھی روک دیا گیا تھا۔ بعد میں یہ ممانعت اٹھادی گئی تھی۔

(۵۵۹۳) ہم سے مسدونے بیان کیا، کہا ہم سے یہی نہ، کہ ان سے سفیان بن عیینہ نے، ان سے سفیان ثوری نے، ان سے ابراہیم تھی نے، ان سے حارث بن سوید نے اور ان سے علی بن ابی تھرث نے کہ نبی کریم ﷺ نے دباء اور مرفت (خاص قسم کے برتن جن میں شراب بنتی تھی) کے استعمال کی بھی ممانعت کر دی تھی۔ ہم سے عثمان نے بیان کیا، کہا ہم سے جریر نے بیان کیا، کہا ان سے اعمش نے یہی حدیث بیان کی۔

(۵۵۹۵) ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے بیان کیا، کہا ہم سے جریر بن عبد الحمید نے، ان سے منصور بن معتر نے، ان سے ابراہیم نجعی نے کہ میں نے اسود بن یزید سے پوچھا کیا تم نے ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا تھا کہ کس برتن میں نبیذ (کبھوکا میٹھا شربت) بناتا کروہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہاں میں نے عرض کیا ام المؤمنین! کس برتن میں آنحضرت ﷺ نے نبیذ بنانے سے منع فرمایا تھا۔ انہوں نے کہا کہ خاص گھروالوں کو کدو کی تو نبی اور لاکھی برتن میں نبیذ بھگوئے سے منع فرمایا تھا۔ (ابراہیم نجعی نے بیان کیا کہ) میں نے اسود سے پوچھا انہوں نے گھڑے اور سبز مریبان کا ذکر نہیں کیا۔ اس نے کہا کہ میں تم سے وہی بیان کرتا ہوں جو میں نے سن کیا وہ بھی بیان کر دوں جو میں نے سنا ہو۔

**لشیخ** بعض علماء نے انہی احادیث کی رو سے گھروں اور لاکھی برتوں اور کدو کے تو بنے میں اب بھی نبیذ بھگوٹا کروہ رکھا ہے لیکن اکثر علماء یہ کہتے ہیں کہ یہ ممانعت آپ نے اس وقت کی تھی جب شراب شروع میں حرام ہو گئی تھی۔ جب ایک مدت بعد شراب کی حرمت دلوں میں جم گئی تو آپ نے یہ قید اٹھادی اور ہر برتن میں نبیذ بھگوئے کی اجازت دے دی۔

- حَدَّثَنَا عَنْدَ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سَفِيَّانَ بْنَ هَيْدَا وَقَالَ : فِيهِ لَمَّا نَهَى النَّبِيُّ ﷺ عَنِ الْأَوْنُعِيَةِ .

یہ بھی اسی وقت کا ذکر ہے جبکہ شراب حرام کی گئی تھی اور شراب کے استعمال کے استعمال سے بھی روک دیا گیا تھا۔ بعد میں یہ ممانعت اٹھادی گئی تھی۔

۵۵۹۴ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْتَى عَنْ سَفِيَّانَ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التِّينِيِّ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوِيدٍ عَنْ عَلَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: نَهَى النَّبِيُّ ﷺ عَنِ الدَّبَاءِ وَالْمُرْفَقِ . - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَدَا .

۵۵۹۵ - حدیثی عثمان حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ : قُلْتُ لِلْأَسْوَدِ : هَلْ سَأَلْتَ عَائِشَةَ أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ عَمَّا يُكْرِهُ أَنْ يَتَبَدَّلْ فِيهِ؟ فَقَالَ: نَعَمْ. قُلْتُ: يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ عَمَّا نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَتَبَدَّلْ فِيهِ؟ فَقَالَ: نَهَانَا فِي ذَلِكَ أَهْلَ الْأَيْتَ، أَنْ تَتَبَدَّلْ فِي الدَّبَاءِ وَالْمُرْفَقِ . قُلْتُ: أَمَا ذَكَرْتَ الْجَرَّ وَالْحَتْمَ؟ فَقَالَ: إِنَّمَا أَحَدَثْتَ مَا سَمِعْتَ، أَحَدَثْتَ مَا لَمْ أَسْمَعْ؟

بعض علماء نے انہی احادیث کی رو سے گھروں اور لاکھی برتوں اور کدو کے تو بنے میں اب بھی نبیذ بھگوٹا کروہ رکھا ہے لیکن اکثر علماء یہ کہتے ہیں کہ یہ ممانعت آپ نے اس وقت کی تھی جب شراب شروع میں حرام ہو گئی تھی۔ جب ایک مدت بعد شراب کی حرمت دلوں میں جم گئی تو آپ نے یہ قید اٹھادی اور ہر برتن میں نبیذ بھگوئے کی اجازت دے دی۔

(۵۵۹۶) ہم سے موئی بن اساعیل نے بیان کیا، کہا ہم سے عبد الواحد بن زیاد نے بیان کیا، کہا ہم سے سلیمان شبیانی نے بیان کیا، کہا کہ میں نے حضرت عبد اللہ بن ابی اویٰ سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے بزرگھڑے سے منع فرمایا تھا، میں نے پوچھا کیا ہم سفید گھڑوں میں پی لیا کریں کما کہ نہیں۔

اس قسم کے برتن اکثر شراب رکھنے کے لیے مستعمل تھے۔ اس لیے شراب کی بندش کے لیے ان برتوں سے بھی روک دیا گیا۔

### باب کھجور کا شربت یعنی نبیذ جب تک نشہ آور نہ ہو پہنا جائز ہے

(۵۵۹۷) ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا، کہا ہم سے یعقوب بن عبد الرحمن القاری نے بیان کیا، ان سے ابو حازم نے، انہوں نے حضرت سمل بن سعد سے سنا کہ حضرت ابو اسید ساعدیؓؑ نے اپنے ولیمہ کی دعوت نبی کریم ﷺ کو دی، اس دن ان کی یوں (ام اسید سلامہ) ہی مہماںوں کی خدمت کر رہی تھیں۔ زوجہ ابو اسید نے کہا تم جانتے ہو میں نے رسول کرم ﷺ کے لیے کس چیز کا شربت تیار کیا تھا پھر کے کوئی نہیں میں رات کے وقت کچھ کھجوریں بھگو دی تھیں اور دوسرے دن صبح کو آپؐ کو پلا دی تھیں۔

۵۵۹۶ - حدثنا موسى بن إسماعيل حدثنا عبد الواحد الشيباني قال: سمعت عبد الله بن أبي أوفى رضي الله عنهما: نهى النبي ﷺ عن الأجر الأخضر، قلت: أشرب في الأبيض؟ قال: ((لا)).  
برتوں کے متعلق بندش ایک وقتی چیز تھی۔

### ۹ - باب نقیع التمر مالم

#### یُسْكِرْ

۵۵۹۷ - حدثنا يحيى بن بکير حدثنا يعقوب بن عبد الرحمن القاري، عن أبي حازم قال: سمعت سهل بن سعد الساعدي أن أبا أسيده الساعدي دعا النبي ﷺ لغرسه فكانت امرأة خادمه يؤمند وهي العروس فقالت: أتدرون ما أنفقت لرسول الله ﷺ؟ أنفقت له تمرات من الليل في توز.

[راجع: ۵۱۷۶]

### ۱۰ - باب الباذق وَمَنْ نَهَى عَنْ

کُلُّ مُسْكِرٍ مِنَ الْأَشْرَبَةِ، وَرَأَى عُمَرُ وَأَبُو عَبْدَةَ وَمَعَاذَ شَرْبَ الطَّلَاءِ عَلَى الْفُلُثِ، وَشَرَبَ الْبَرَاءَ وَأَبُو بُحْرَيْفَةَ عَلَى النَّصْفِ. وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: اشَرَبَ الْعَصِيرَ مَا ذَادَ طَرِيْأًا، وَقَالَ عُمَرُ: وَجَدْتُ مِنْ غَبَيدِ الله رِيحَ شَرَابٍ. وَأَنَا سَائِلٌ عَنْهُ فَإِنْ كَانَ يُسْكِرُ جَلَدْتُه.

باب باذق (انگور کے شیرہ کی ہلکی آنچ میں پکائی ہوئی شراب) کے بارے میں اور اس کے بارے میں جس نے کہا کہ ہر نشہ آور مشروب حرام ہے اور عمرؓ ابو عبیدہ بن جراح اور معاذؓؑ کی رائے یہ تھی کہ جب کوئی ایسا شربت (طلاء) پک کر ایک مثلث تہائی رہ جائے تو اس کو پینے میں کوئی حرج نہیں ہے اور براء بن عازبؓؑ اور ابو جحیفہؓؑ نے (پک کر) آدھا رہ جانے پر بھی پیا۔ ابن عباسؓؑ نے کہا کہ شیرہ جب تک تازہ ہو اسے پی سکتے ہو، عمرؓؑ نے کہا کہ میں نے عبد اللہ (ان کے لڑکے) کے منہ میں ایک مشروب کی بو کے

متعلق نہ ہے میں اس سے پوچھوں گا اگر وہ پینے کی چیز نہ آور ثابت ہوئی تو میں اس پر حد شرعی جاری کروں گا۔

**لئنیشیخ** پھر حضرت عمر بن الخطاب نے اس کی تحقیق کی تو معلوم ہوا کہ وہ شراب آور مشروب ہے۔ آپ نے اس کو پوری حد لگائی۔ اسے امام مالک نے وصل کیا ہے۔ جب کسی بچل وغیرہ کا شیرہ اتنا پکایا جائے کہ اس کا ایک تہائی حصہ صرف بالی رہ جائے تو وہ بکریا بھی نہیں اور نہ اس میں نشر پیدا ہوتا ہے۔ روایت میں بھی یہی مراد ہے۔

(۵۵۹۸) ہم سے محمدؐ کثیر نے بیان کیا، کہا ہم کو سفیان ثوری نے خبر دی، انسیں ابو الجویریہ نے، کما کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے باذن (انگور کا شیرہ بھلی آنچ دیا ہوا) کے متعلق پوچھا تو انہوں نے کما کہ حضرت محمدؐ سلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باذن کے وجود سے پسلے ہی دنیا سے رخصت ہو گئے تھے جو چیز بھی نہ شے لائے وہ حرام ہے۔ ابو الجویریہ نے کما کہ باذن تو حلال و طیب ہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کما کہ انگور حلال طیب تھا جب اس کی شراب بن گئی تو وہ حرام خبیث ہے۔ (نہ کہ حلال و طیب)

۵۵۹۸ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفِيَّانَ ثُورِيَّاً أَبِي الْجُوَيْرِيَّةِ قَالَ: سَأَلْتُ أَبِنَ عَبَّاسٍ عَنِ الْبَادِقِ فَقَالَ: سَبَقَ مُحَمَّدَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَادِقَ، فَمَا أَسْكَرَ فَهُوَ حَرَامٌ، قَالَ: الشَّرَابُ الْحَلَالُ الطَّيِّبُ. قَالَ: لَيْسَ بَعْدَ الْحَلَالِ الطَّيِّبِ إِلَّا الْحَرَامُ الْخَبِيثُ.

**لئنیشیخ** بعض قدماء شاعرنے سچ کہا ہے

واشربها و از عمها حراما وارجو عفو ربی ذی امتنان

یعنی میں شراب پیتا ہوں اور اسے حرام بھی جانتا ہوں مگر مجھے اپنے رب کی طرف سے معافی کی امید ہے کہ وہ بہت ہی احسان کرنے والا ہے۔

و يشربها و يزعمها حلالا و تلک على المسمى خطيبستان

اور شرابی جو اسے پیئے اور حلال جانے یا ایسے گنگار کے حق میں دو گناہ ہے۔

بمرحال حرام چیز حرام ہے اسے حلال جانا کفر ہے۔ باذن بادہ کا مغرب ہے وہ شراب جو انگور کا شیرہ نکال کر پکای جائے یعنی تھوڑا سا پکائیں کہ وہ رقیق اور صاف رہے۔ اگر اسے اتنا پکائیں کہ آدھا جل جائے تو اسے منصف کہیں گے اور اگر وہ تہائی جل جائے تو اسے مشلت کہیں گے۔ اسے طلاء بھی کہتے ہیں کہ وہ گاڑھا ہو کر اس لیپ کی طرح ہو جاتا ہے جو خارش والے اوتھوں پر لگاتے ہیں۔ منصف کا پینا درست ہے اگر اس میں نشر پیدا ہو جائے تو وہ بالاتفاق حرام ہے۔

(۵۵۹۹) ہم سے عبداللہ بن ابی شیبہ نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے ابو اسامہ نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے هشام بن عروہ نے بیان کیا، ان سے ان کے باپ (عروہ بن زیبر) نے بیان کیا اور ان سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کرم سلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حلوا اور شد کو دوست رکھتے تھے۔

[راجح: ۴۹۱۲]

**لئنیشیخ** اس حدیث کی ترجمہ باب سے مطابقت مثکل ہے۔ شاید مطلب یہ ہو کہ انگور کا شیرہ جب اتنا پکایا جائے تو وہ حلوا ہو گیا اور آنحضرت سلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے۔ (وحیدی) مگر یہ شرط ضروری ہے کہ اس میں مطلق نہ ہو ورنہ وہ حرام ہو گا۔

باب اس بیان میں کہ گدری اور پختہ کھجور ملا کر بھگونے سے جس نے منع کیا ہے نشہ کی وجہ سے اسی وجہ سے دو سالن ملانا منع ہے

(۵۶۰۰) ہم سے مسلم بن ابراہیم نے بیان کیا، کہا ہم سے ہشام دستوائی نے بیان کیا، کہا ہم سے قادہ نے بیان کیا اور ان سے حضرت انس بن شہر نے بیان کیا کہ میں حضرت ابو طلحہ، حضرت ابو جانہ اور سہیل بن یضاء رضی اللہ عنہم کو کچی اور پکی کھجور کی ملی ہوئی نبیذ پلا رہا تھا کہ شراب حرام کر دی گئی اور میں نے موجودہ شراب پھینک دی۔ میں ہی انہیں پلا رہا تھا میں سب سے کم عمر تھا۔ ہم اس نبیذ کو اس وقت شراب ہی سمجھتے تھے اور عمرو بن حراث راوی نے بیان کیا کہ ہم سے قادہ نے بیان کیا، انہوں نے انس بن شہر سے سنا۔

(۵۶۰۱) ہم سے ابو عاصم نے بیان کیا، ان سے ابن جریر نے، کہا مجھ کو عطاء بن ابی رباح نے خبر دی، انہوں نے حضرت جابر بن عبد اللہ سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے کشمکش اور کھجور (کے شیرہ) کو اور کچی اور پکی کھجور کو ملا کر بھگونے سے منع فرمایا تھا۔ اس طور اس میں نشہ جلدی پیدا ہو جاتا ہے۔

(۵۶۰۲) ہم سے مسلم بن ابراہیم نے بیان کیا، کہا ہم سے ہشام دستوائی نے بیان کیا، کہا ہم کو یحییٰ بن ابی کثیر نے خبر دی، انہیں عبد اللہ بن ابی قادہ نے اور ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے اس کی ممانعت کی تھی کہ پختہ اور گدرائی ہوئی کھجور، پختہ کھجور اور کشمکش کو ملا کر نبیذ بیایا جائے۔ آپ نے ہر ایک کو جدا جدا بھگونے کا حکم دیا۔

باب دودھ پینا اور اللہ تعالیٰ نے سورہ خل میں فرمایا کہ اللہ پاک لید اور خون کے درمیان سے خالص دودھ پیدا کرتا ہے جو پینے والوں کو خوب رچتا پچتا ہے۔

۱۱- باب مَنْ رَأَى أَنْ لَا يُخْلِطَ الْبُسْرَ وَالْتُّمْرَ إِذَا كَانَ مُسْكِرًا، وَأَنْ لَا يَجْعَلَ إِدَامِينِ فِي إِدَامِ

۵۶۰۰- حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا هِشَامٌ حَدَّثَنَا فَتَّادَةً عَنْ أَنَسِ قَالَ : إِنِّي لِأَسْقِي أَبَا طَلْحَةَ وَأَبَا ذِجَانَةَ وَهَمَّهِيلَ بْنَ الْيَيْضَاءِ خَلَطَ بُسْرَ وَتُمْرَ إِذْ حَرَّمَتِ الْخَمْرُ فَقَدَفَهُا وَأَنَا سَاقِيهِمْ وَأَصْغَرَهُمْ، وَإِنَّ نَعْدَهَا يَوْمَنِ الْخَمْرِ. وَقَالَ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ : حَدَّثَنَا فَتَّادَةً سَمِعَ أَنَسًا.

[راجح: ۲۴۶۴]

۵۶۰۱- حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ أَبِي جُرَيْجٍ، أَخْبَرَنِي عَطَاءً أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرًا يَقُولُ: نَهَى النَّبِيُّ ﷺ عَنِ الرَّبِيبِ وَالْتُّمْرِ، وَالْبُسْرِ، وَالرُّطْبِ.

۵۶۰۲- حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا هِشَامٌ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَادَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُجْمَعَ بَيْنَ التُّمْرِ وَالرُّهْفَوِ، وَالْتُّمْرِ وَالرَّبِيبِ، وَلَيْبَدُ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا عَلَى حِدَةٍ.

۱۲- باب شُرْبِ الْلَّبَنِ وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: هُوَ مَنْ بَيْنِ فَرْثٍ وَدَمٍ لَنَا خَالِصًا سَانِغاً لِلشَّارِبِينَ ﴿۹﴾

**لَشِّيقٌ** قال ابن الصّنْفَانِ الْحَالُ الْجَافِ فِي هَذِهِ التَّرْجِمَةِ يَرْدُ قولَ مَنْ زَعَمَ أَنَّ اللَّهَ يَسْكُنُ فِرْدَوْسَ الْأَكْبَارِ بِالنَّصْوَصِ (ماجِه) يَعْنِي أَنَّهُ تَمَنَّى لِمَا كَرِهَ حَفْظُ أَمَّا مَحَاوِرِي فَنَّى إِنَّ بَابَ مِنْ أَنَّ لَوْگُوْنَ كَخَيَالِ كَيْا، كَمَا هُمْ يَسْكُنُونَ فِي الْأَكْبَارِ كَمَا يَرْدُ كَتْبَتِهِ بِهِ جَوَّهْتَنَّ بِهِ مَدْعَوْهَهُ اَكْرَشَتَهُ بِهِ يَأْجَجَتَهُ تَوْزَعَتَهُ لِأَتَاهُ - (فَقْحُ الْبَارِي) وَهَذِهِ الْأَيْدِي صَرِيقَةُ فِي الْأَحْلَالِ شَرَابُ لِبِنِ الْأَنْعَامِ بِجَمِيعِ اَفْرَادِهِمْ مَوْقِعُ الْامْتِنَانِ بِهِ يَعْمَلُ جَمِيعُ الْبَلَانِ الْأَنْعَامِ فِي حَالِ حَيَاتِهِا (فَقْح) يَعْنِي يَأْتِي صَافٍ دَلِيلٍ هُوَ اَسْمَرُ كَمَّلَ جَمِيعَ حَلَالَ جَانُورَوْنَ كَادَ دَوْدَهُ بِهِنَا حَلَالٌ هُوَ اَوْرُ بَحَالَتِ زَنْدَيِّ تَامَّ انْعَامَ چُوبَائِيَّهُ حَلَالَ جَانُورَ اَسِّ مِنْ دَاخِلِهِنَّ -

(۵۶۰۳) ہم سے عبدالان نے بیان کیا، انہوں نے کماہم کو عبد اللہ بن مبارک نے خبر دی، انہوں نے کماہم کو یونس نے خبر دی، انہیں زہری نے، انہیں سعید بن مسیب نے اور ان سے حضرت ابو ہریرہؓ نے بیان کیا کہ شب معراج میں رسول کریم ﷺ کو دودھ اور شراب کے دوپیالے پیش کئے گئے۔

[بِقَدْحِ لَبِنِ وَقَدْحِ خَمْرٍ] [راجح: ۳۲۹۴] آپ نے دودھ کو اختیار فرمایا یہ آپ کے دین نظرت پر ہونے کی دلیل تھی۔

(۵۶۰۴) ہم سے حمیدی نے بیان کیا، انہوں نے سفیان بن عبینہ سے سنًا، انہوں نے کما کہ ہم کو سالم ابوالنصر نے خبر دی، انہوں نے ام الفضل (والدہ عبد اللہ بن عباس) کے غلام عمر سے سنًا، وہ ام الفضل بیٹی سے بیان کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ عرفہ کے دن رسول اللہ ﷺ کے روزہ کے بارے میں صحابہ کرام رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ کو شہر تھا، اس لیے میں نے آپ کے لیے ایک برتلن میں دودھ بھیجا اور آخر پر حضرت ﷺ نے اسے پی لیا، حمیدی کہتے ہیں کبھی سفیان اس حدیث کو پوچھتے ہیں کبھی سفیان اس حدیث کو مرسل ام الفضل سے روایت کرتے تھے کہ عرفہ کے دن رسول اللہ ﷺ کے روزہ کے بارے میں لوگوں کو شہر تھا اس لیے ام الفضل نے آخر پر حضرت ﷺ کے لیے (دودھ) بھیجا۔ کبھی سفیان اس حدیث کو مرسل ام الفضل سے روایت کرتے تھے سالم اور عمر کا نام نہ لیتے۔ جب ان سے پوچھتے کہ یہ حدیث مرسل ہے یا مرفوع متصل تو وہ اس وقت کہتے (مرفع متصل ہے) ام الفضل سے مروی ہے (جو صحابیہ تھیں)

(۵۶۰۵) ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا، کماہم سے جریر نے بیان کیا، ان سے اعمش نے، ان سے ابوصالح (ذکوان) اور ابوسفیان (طلح بن نافع قرشی) نے اور ان سے حضرت جابر بن عبد اللہ عَلَیْهِ السَّلَامُ نے بیان

٥٦٠٣ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الرُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَتَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِنَلَّةً أَسْرِيَ بِهِ بِقَدْحِ لَبِنِ وَقَدْحِ خَمْرٍ] [راجح: ۳۲۹۴] آپ نے دودھ کو اختیار فرمایا یہ آپ کے دین نظرت پر ہونے کی دلیل تھی۔  
٤ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ سَمِعَ سَفِيَّانَ أَخْبَرَنَا سَالِمٌ أَبُو النُّضْرِ أَنَّهُ سَمِعَ عَمِيرًا مَوْلَى أُمِّ الْفَضْلِ يَحْدُثُ عَنْ أُمِّ الْفَضْلِ قَالَتْ : شَكَّ النَّاسُ فِي صِيَامِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ عَرَفَةَ، فَأَرْسَلَتْ إِلَيْهِ يَانَاءً فِيهِ لَبِنَ فَشَرِبَ، فَكَانَ سَفِيَّانُ رَبِّيَا قَالَ : شَكَّ النَّاسُ فِي صِيَامِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ عَرَفَةَ، فَأَرْسَلَتْ إِلَيْهِ أُمِّ الْفَضْلِ فَإِذَا وَقَفَ عَلَيْهِ : قَالَ : هُوَ عَنْ أُمِّ الْفَضْلِ.

[راجح: ۱۶۵۸]

٥٦٠٥ - حَدَّثَنَا قَتَبِيَّةُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَغْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ وَأَبِي سَفِيَّانَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ : جَاءَ أَبُو حَمَيْدٍ

کیا کہ ابو حمید سادعی مقام نقیع سے دودھ کا ایک پیالہ (کھلا ہوا) لائے تو آنحضرت ﷺ نے ان سے فرمایا کہ اسے ڈھک کر کیوں نہیں لائے ایک لکڑی ہی اس پر رکھ لیتے۔

کیا کہ ابو حمید سادعی مقام نقیع سے دودھ کا ایک پیالہ (کھلا ہوا) لائے تو آنحضرت ﷺ نے ان سے فرمایا کہ اسے ڈھک کر کیوں نہیں لائے ایک لکڑی ہی اس پر رکھ لیتے۔

(۵۶۰۶) ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے بیان کیا، کہا ہم سے ہمارے والد نے بیان کیا، کہا ہم سے اعمش نے بیان کیا، کہا میں نے ابوصالح سے سنا، جیسا کہ مجھے یاد ہے وہ حضرت جابر بن عبد اللہ النصاری رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے تھے کہ انہوں نے بیان کیا کہ ایک النصاری صحابی ابو حمید سادعی محدث مقام نقیع سے ایک برتن میں دودھ نبی کریم ﷺ کے لیے لائے۔ آنحضرت ﷺ نے ان سے فرمایا کہ اسے ڈھک کر کیوں نہیں لائے، اس پر لکڑی ہی رکھ دیتے۔ اور اعمش نے کہا کہ مجھ سے ابوسفیان نے بیان کیا، ان سے حضرت جابر ﷺ نے اور ان سے نبی کریم ﷺ نے یہی حدیث بیان کی۔

(۵۶۰۷) مجھ سے محمود نے بیان کیا، کہا ہم کو ابوالنصر نے خبر دی، کہا ہم کو شعبہ نے خبر دی، ان سے ابو اسحاق نے بیان کیا کہ میں نے براء بن عازب محدث سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ کہ مکرمہ سے تشریف لائے تو ابو بکر محدث آپ کے ساتھ تھے۔ ابو بکر محدث نے کہا کہ (راتست میں) ہم ایک چرواہے کے قریب سے گزرے۔ حضور اکرم ﷺ پیاس سے تھے پھر میں نے ایک پیالے میں (چرواہے سے پوچھ کر) کچھ دودھ دوہا۔ آپ نے وہ دودھ پیا اور اس سے مجھے خوشی حاصل ہوئی اور سراقب بن جعیش گھوڑے پر سوار ہمارے پاس (تعاقب کرتے ہوئے) پہنچ گیا۔ آنحضرت ﷺ نے اس کے لیے بدعا نکی۔ آخر اس نے کہا کہ آنحضرت ﷺ اس کے حق میں بدعا نہ کریں اور وہ واپس ہو جائے گا۔ آنحضرت ﷺ نے ایسا ہی کیا۔

بِقَدْحٍ مِّنْ لَبْنٍ مِّنَ النَّقِيعِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((أَلَا خَمْرَةٌ وَلَوْ أَنْ تَغْرُضَ عَلَيْهِ غُودًا)). [۵۶۰۶].

آری لکڑی رکھ دینا کویا بسم اللہ کی برکت ہے تو شیطان اس سے دور رہے گا۔ دودھ یا پانی کھلا لانے میں یہ خرابی ہے کہ اس میں خاک پڑتی ہے کیونکہ اٹکر کرتے ہیں۔

۵۶۰۶ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِيهِ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا صَالِحَ يَذْكُرُ أَرَاهُ عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ أَبُو حُمَيْدٍ رَجُلٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ، مِنَ النَّقِيعِ يَأْتِي إِلَيْهِ مِنْ لَبْنِ إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((أَلَا خَمْرَةٌ وَلَوْ أَنْ تَغْرُضَ عَلَيْهِ غُودًا)). وَحَدَّثَنِي أَبُو سُفْيَانُ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذَا.

[راجح: ۵۶۰۵]

لَشِیْعَۃ ادب کا لفاظ ہے کہ دودھ یا پانی کے برتن کو بیشہ ڈھانپ کر رکھا جائے کبھی کھلا ہوا نہ چھوڑا جائے اس طرح کرنے سے حفاظت ہوگی۔

۵۶۰۷ - حدیثی مَحْمُودٌ أَخْبَرَنَا أَبُو الْنَّصْرِ أَخْبَرَنَا شَعْبَةُ عَنْ أَبِيهِ إِسْحَاقَ قَالَ: سَمِعْتُ الْبَرَاءَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَلِيلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَكَّةَ وَأَبُو بَكْرٍ مَعْنَى قَالَ أَبُو بَكْرٍ مَرَرَنَا بِرَوَاعٍ وَقَدْ عَطَشَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَحَلَبْتُ كَبْيَةً مِنْ لَبْنِ فِي قَدْحٍ فَشَرَبَهُ حَتَّى رَضِيَتْ وَأَتَانَا سُرَاقَةُ بْنُ جُعْشَمٍ عَلَى فَرَسٍ، فَدَعَاهُ عَلَيْهِ فَلَطَّلَبَ إِلَيْهِ سُرَاقَةُ أَنْ لَا يَذْعُغَ عَلَيْهِ وَأَنْ يَرْجِعَ، فَفَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

[راجح: ۲۴۳۹]

**لئے** سراقد بن جعشم آنحضرت ﷺ کے تعاقب میں آیا تھا آخر آنحضرت ﷺ کی بدعا سے اس کا گھوڑا ٹھوکر کھا کر گرا، گھوڑے کا پاؤں زین میں دھنس گیا تین بار ایسا ہی ہوا آخر اس نے پختہ عمد کیا کہ اب میں واپس لوٹ جاؤں گا بلکہ جو کوئی آپ کی تلاش میں ملے گا اسے بھی واپس لوٹا دوں گا آخر سراقد مسلمان ہو گیا تھا۔

(۵۶۰۸) ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا، کہا ہم کو شعیب نے خبر دی، کہا ہم سے ابوالزاد نے بیان کیا، ان سے عبدالرحمٰن اعرج نے اور ان سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا ہی عمدہ صدقہ ہے خوب دودھ دینے والی اونٹی جو کچھ دنوں کے لیے کسی کو عطیہ کے طور پر دی گئی ہو اور خوب دودھ دینے والی بکری جو کچھ دنوں کے لیے عطیہ کے طور پر دی گئی ہو جس سے صبح و شام دودھ برتن بھر کر نکلا جائے۔

(۵۶۰۹) ہم سے ابو عاصم نے بیان کیا، ان سے امام اوزاعی نے بیان کیا، ان سے ابن شاہب نے بیان کیا، ان سے عبد اللہ بن عبد اللہ نے اور ان سے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دودھ پیا پھر کل کی اور فرمایا کہ اس میں چکناہست ہوتی ہے۔

(۵۶۱۰) اور ابراہیم بن طہمان نے کہا کہ ان سے شعبہ نے، ان سے قادہ نے اور ان سے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا، ان سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب مجھے سدرۃ المتریٰ تک لے جایا گیا تو وہاں میں نے چار نسریں دیکھیں۔ دو ظاہری نسریں اور دو باطنی۔ ظاہری نسریں تو نیل اور فرات ہیں اور باطنی نسریں جنت کی دو نسریں ہیں۔ پھر میرے پاس تین پیالے لائے گئے ایک پیالے میں دودھ تھا، دوسرے میں شد تھا اور تیسرا میں شراب تھی۔ میں نے وہ پیالہ لیا جس میں دودھ تھا اور پیا۔ اس پر مجھ سے کہا گیا کہ تم نے اور تمہاری امت نے اصل فطرت کو پالیا۔ ہشام اور سعید اور ہمام نے قادہ سے، انہوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے، انہوں نے مالک بن صعصعہ رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث روایت کی ہے۔ اس میں ندیوں کا ذکر تو ایسا ہی ہے لیکن تین

۵۶۰۸ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانُ أَخْبَرَنَا شَعِيبٌ حَدَّثَنَا أَبُو الرَّنَادِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ قَالَ: ((نَعَمْ الصَّدَقَةُ الْلَّفْحَةُ الصَّفْيَيْ مِنْهَا، وَالشَّاءُ الصَّفْيَيْ مِنْهَا، تَغْدُوا بِيَانِهِ وَتَرُوحُ بِآخِرِهِ)).

[راجح: ۲۶۲۹]

۵۶۰۹ - حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنِ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ عَبْيَدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ قَالَ، شَرِبَ لَنَا فَمَضْمَضَ وَقَالَ ((إِنَّ لَهُ ذَسَمًا)). [راجح: ۲۱۱]

۵۶۱۰ - وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانٍ: عَنْ شَعْبَةَ عَنْ قَاتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ قَالَ: ((رُفِعْتُ إِلَى السَّدْرَةِ، فَإِذَا أَرَيْتُهُ أَنْهَارًا: نَهَرَانِ ظَاهِرَانِ، وَنَهَرَانِ بَاطِنَانِ، فَأَمَّا الظَّاهِرَانِ النَّيلُ وَالْفَرَاتُ، وَأَمَّا الْبَاطِنَانِ فَنَهَرَانِ فِي الْجَنَّةِ، فَأَتَيْتُ بِثَلَاثَةَ أَفْدَاحٍ: قَدَّخَ فِيهِ الْبَنْ، وَقَدَّخَ فِيهِ عَسَلٌ، وَقَدَّخَ فِيهِ حَمْرَةً. فَأَخَذْتُ الَّذِي فِيهِ الْبَنُ فَشَرَبْتُهُ، فَقَبِيلَيْ: أَصَبَّتِ الْفُطْرَةَ أَنْتَ وَأَمْتَكَ)) وَقَالَ هِشَامٌ وَسَعِيدٌ وَهَمَّامٌ: عَنْ قَاتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ صَفْصَعَةَ عَنِ السَّيِّ

لَهُ فِي الْأَنْهَارِ نَحْوَةُ وَلَمْ يَذْكُرُوا ثَلَاثَةٍ  
پیالوں کا ذکر نہیں ہے۔

آفداج۔ [راجع: ۳۵۷۰]

**لَهُ فِي الْأَنْهَارِ نَحْوَةُ وَلَمْ يَذْكُرُوا ثَلَاثَةٍ**  
ان روایتوں کو امام بخاری نے کتاب بدء الخلق میں وصل کیا ہے۔ آنحضرت ﷺ کے سامنے دودھ لایا گیا اور اس کے پینے کے بعد آپ کو عالم ملکوت السمادات کی سیر کرائی گئی۔ سدرۃ اللئیقی اس کو اس لیے کہتے ہیں کہ فرشتوں کا علم وہاں جا کر ختم ہو جاتا ہے اور وہ آگے جا بھی نہیں سکتے۔

### باب میٹھاپانی ڈھونڈنا

(۵۶۱۱) ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ نے بیان کیا، کہا ہم سے امام مالک نے، ان سے اسحاق بن عبد اللہ نے، انہوں نے انس بن مالک رض سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ ابو طلحہ رض کے پاس مدینہ کے تمام انصار میں سب سے زیادہ بکھور کے بانات تھے اور ان کا سب سے پسندیدہ مال بیڑھاء کا بلغ تھا۔ یہ مسجد نبوی کے سامنے ہی تھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہاں تشریف لے جاتے تھے اور اس کا عمدہ پانی پیتے تھے۔ انس رض نے بیان کیا کہ پھر جب آیت ”تم ہرگز نیکی نہیں پاؤ گے جب تک وہ مال نہ خرچ کرو جو تمہیں عزیز ہو۔“ نازل ہوئی تو ابو طلحہ رض کھڑے ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ”تم ہرگز نیکی کو نہیں پاؤ گے جب تک وہ مال نہ خرچ کرو جو تمہیں عزیز ہو۔“ اور مجھے اپنے مال میں سب سے زیادہ عزیز بیڑھاء کا بلغ ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کے راستے میں صدقہ ہے، اس کا ثواب اور اجر میں اللہ کے یہاں پانے کی امید رکھتا ہوں، اس لیے یا رسول اللہ! آپ جمل اسے مناسب خیال فرمائیں خرچ کریں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خوب یہ بہت ہی فائدہ بخش مال ہے یا (اس کے بجائے آپ نے (رایع یاء کے ساتھ فرمایا) راوی حدیث عبد اللہ کو اس میں شک تھا (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے مزید فرمایا کہ) جو کچھ تو نے کہا ہے میں نے سن لیا۔ میرا خیال ہے کہ تم اسے اپنے رشتہ داروں کو دے دو۔ حضرت ابو طلحہ رض نے عرض کیا کہ ایسا ہی کروں گا یا رسول اللہ! چنانچہ انہوں نے اپنے رشتہ داروں اور اپنے پیچا کے لڑکوں میں اسے تقسیم کر دیا۔ اور اساعیل اور بیکی بن بیکی نے ”رایع“ کا فقط نقل کیا

### ۱۳ - باب استِعْذَابِ الْمَاءِ

۵۶۱۱ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَّسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ: كَانَ أَبُو طَلْحَةَ أَكْثَرَ أَنْصَارِيَ بِالْمَدِينَةِ مَالًاً مِنْ نَخْلٍ، وَكَانَ أَحَبَّ مَالِهِ إِلَيْهِ بَيْرُحَاءَ، وَكَانَتْ مُسْتَقْبَلَ الْمَسْجِدِ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ يَذْخُلُهَا وَيَشْرَبُ مِنْ مَاءِ فِيهَا طَيْبٌ۔ قَالَ أَنَّسٌ: فَلَمَّا نَزَّلَتْ هَذِهِ تَنَالُوا الْبَرِّ حَتَّى تَقْفَوْا مِمَّا تُجْبِيُنَّهُ قَامَ أَبُو طَلْحَةَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّ اللَّهَ يَقُولُ هَذِهِ تَنَالُوا الْبَرِّ حَتَّى تَقْفَوْا مِمَّا تُجْبِيُنَّهُ وَإِنَّ أَحَبَّ مَالِيَ إِلَيَّ بَيْرُحَاءَ وَإِنَّهَا صَدَقَةُ اللَّهِ أَرْجُوا بِرَهَا وَذَخَرَهَا عِنْدَ اللَّهِ، فَضَعَفَهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ حَيْثُ أَرَاكَ اللَّهُ۔ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((بَيْخُ، ذَلِكَ مَا لَرَأَيْتُ أَوْ رَأَيْخَ)) شَكَّ عَبْدُ اللَّهِ رض ((وَقَدْ سَيَغُثَّ مَا قُلْتَ وَإِنِّي أَرَى أَنَّ تَجْعَلَهَا فِي الْأَقْرَبَيْنَ)) فَتَنَالُوا أَبُو طَلْحَةَ أَفْعَلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَسَمَهَا أَبُو طَلْحَةَ فِي أَقْرَبِهِ وَفِي بَنِي عَمَّهُ۔ وَقَالَ إِسْمَاعِيلُ وَيَحْيَى بْنُ يَحْيَى رَأَيْخَ [راجع: ۱۴۶۱]

۔

**تشریف** بیر حاء کے میٹھے پانی والے باغ میں پانی پینے کے لیے آنحضرت ﷺ کا تشریف لے جانا کی باب اور حدیث میں مطابقت ہے  
بیری یا بیر حاء یہ حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کے باغ کا نام تھا۔ (لغات المحدث، کتاب، ص: ۳۲) میٹھا پانی اللہ کی بڑی بھاری نعمت ہے۔ جیسا کہ حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے وارد ہے کہ اول ما یحاسب به العبد یوم القيمة الـ اصحاب جسمک وارویک من الماء البارد یعنی قیامت کے روز اللہ پلے ہی حساب میں فرمائے گا کہ اے بندر! کیا میں نے تجھے کو تند رسی نہیں دی تھی اور کیا میں نے تجھے مٹھنے میٹھے پانی سے سیراب نہیں کیا تھا (وَأَنَا بِعْنَةٍ رَّتِكَ فَحَدَّثَ ) (الخطبی: ۱۱) کی تفہیل میں یہ نوث لکھا گیا و اللہ علیم بذات الصدور) الحمد لله خادم نے اپنے کھبتوں واقع موضع روپاہ میں دو کنوئیں تغیر کرائے ہیں جس میں، ہترن میٹھا پانی ہے۔ پلاکنوں حضرت ڈاکٹر عبد الوہید صاحب کو شریعت کا تغیر کرده ہے جس کا پانی بست ہی میٹھا ہے جزاہ اللہ خیر الجزاء فی الدارین (قام راز علیہ عنہ)

#### باب دودھ میں پانی ملانا (بشرطیکہ دھوکے سے بچانے جائے)

#### ۱۴ - باب شرب اللہ

جاگز ہے

(۵۶۱۲) ہم سے عبدالان نے بیان کیا، کہا ہم کو عبد اللہ بن مبارک نے خبر دی، کہا ہم کو یونس نے خبر دی، ان سے زہری نے بیان کیا اور انہیں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو دودھ پیتے دیکھا اور آنحضرت ﷺ ان کے گھر تشریف لائے تھے (بیان کیا کہ) میں نے بکری کا دودھ نکالا اور اس میں کنویں کا تازہ پانی ملا کر (آنحضرت ﷺ کو) پیش کیا آپ نے پیالہ لے کر پیا۔ آپ کے باسیں طرف حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ تھے اور دائیں طرف ایک اعرابی تھا آپ نے اپنا باقی دودھ اعرابی کو دیا اور فرمایا کہ پلے دائیں طرف سے ہاں دائیں طرف والے کا حق ہے۔

علوم ہوا کہ کھانا کھلاتے اور شربت یا دودھ پلاتے وقت دائیں طرف سے شروع کرنا چاہیئے اگرچہ دائیں جانب بڑے بزرگ ہی کیوں نہ ہوں۔

(۵۶۱۳) ہم سے عبد اللہ بن محمد نے بیان کیا، کہا ہم سے ابو عامر نے کھانا کھاتے اور شربت یا دودھ پلاتے وقت دائیں طرف سے شروع کرنا چاہیئے اگرچہ دائیں جانب بڑے بزرگ ہی

۵۶۱۲ - حدثنا عبدان أخبرنا عبد الله أخبرنا يونس عن الزهراني قال : أخبارني أنس بن مالك رضي الله عنه أنه رأى رسول الله ﷺ ، شرب لينا وأتي دارة فحلبت شاة فشبث لرسول الله ﷺ من البقر فتناول الفداء فشرب وعن يساره أبو بكر و عن يمينه أغرابي فأغطى الأغرابي فضله ثم قال : ((الأيمن فالأخير)). [راجع: ۲۳۵۲]

۵۶۱۳ - حدثنا عبد الله بن محمد حدثنا أبو عامر حدثنا فليخ بن سليمان عن سعيد بن الحارث عن جابر بن عبد الله رضي الله عنهما أن النبي ﷺ ، دخل على زوجل من الأنصار و معاشه صاحب له فقال له النبي ﷺ : ((إن كان عندك ماء

ہمیں پیاؤ) ورنہ ہم منہ لگا کے پانی پی لیں گے۔ جابر بن خثیر نے بیان کیا کہ وہ صاحب (جن کے یہاں آپ تشریف لے گئے تھے) اپنے بلاغ میں پانی دے رہے تھے۔ بیان کیا کہ ان صاحب نے کماکہ یا رسول اللہ! میرے پاس رات کا باسی پانی موجود ہے، آپ چھپر میں تشریف لے چلیں۔ بیان کیا کہ پھر وہ ان دونوں حضرات کو ساتھ لے کر گئے پھر انہوں نے ایک پیالہ میں پانی لیا اور اپنی ایک دودھ دینے والی بکری، اس میں دودھ نکلا۔ بیان کیا کہ پھر آخرحضرت مسیح مسیح نے اسے پیا، اس کے بعد آپ کے رفقابوکر صدیق بن خثیر نے پیا۔

باب کسی میٹھی چیز کا شرتوت اور شد کا شرتوت بنا جائز ہے اور زہری نے کما اگر پیاس کی شدت ہو اور پانی نہ ملے تو بھی انسان کا پیشتاب پینا جائز نہیں کیونکہ وہ نجاست ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ تمہارے لیے پاکیزہ چیزیں حلال کی گئی ہیں اور حضرت ابن مسعود بن خثیر نے نشانے والی چیزوں کے بارے میں کما کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے حرام چیزوں میں شفائیں رکھی ہے۔

**لَشْرِيق** حضرت عبد اللہ بن مسعود بن خثیر رسول اللہ مسیح کے خادم خاص ہیں۔ اسلام لانے والوں میں چھٹا نمبر ان کا ہے۔ عمر کچھ اور سانچہ سال سنہ ۳۲ھ مدینہ میں وفات پائی اور بقیع غرقد میں دفن ہوئے۔

(۵۶۱۳) ہم سے علی بن عبد اللہ نے بیان کیا، کہا ہم سے ابو اسامہ نے بیان کیا، کما کہ مجھے ہشام نے خبر دی، انہیں ان کے والد نے اور ان سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم مسیح مسیح شیرینی اور شد کو دوست رکھتے تھے۔

**لَشْرِيق** وہ جواز اکل لذیذ الاطعمہ والطیبات من الرزق وان ذالک لا یناہی الزهد والمراقبة لاسیما ان حصل اتفاقاً (فتح الباری یعنی اس حدیث میں جواز ہے لذیذ اور طیبات رزق کھانے کے لیے اور یہ زہد اور تقویٰ کے خلاف نہیں ہے خاص کر جگہ افزاں طور پر حاصل ہو جائے۔

(۵۶۱۵) ہم سے ابو نعیم نے بیان کیا، کہا ہم سے سُررنے بیان کیا، ان سے عبد الملک بن میسرہ نے، ان سے نزال نے بیان کیا کہ وہ حضرت

باتَ هَذِهِ اللَّيْلَةَ فِي شَهْرٍ وَإِلَّا كَرَغَنَا).  
قالَ: وَالرَّجُلُ يُحَوِّلُ الْمَاءَ فِي حَائِطِهِ  
قالَ: فَقَالَ الرَّجُلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ، عِنِّي  
مَاءٌ بَأْتَ فَأَنْطَلَقَ إِلَى الْعَرِيشِ قَالَ:  
فَانْطَلَقَ بِهِمَا فَسَكَبَ فِي قَدْحٍ ثُمَّ حَلَّ  
عَلَيْهِ مِنْ ذَاجِنٍ لَهُ قَالَ: فَشَرِبَ رَسُولُ  
اللهِ ثُمَّ شَرِبَ الرَّجُلُ الَّذِي جَاءَ مَعَهُ.  
إِطْرَفَهُ فِي : ۵۶۲۱.

۱۵ - بَابُ شَرَابِ الْحَلْوَاءِ وَالْعَسْلِ  
وَقَالَ الزُّهْرِيُّ لَا يَحْلُّ شَرْبُ بَوْلِ النَّاسِ  
لِشَدَّدِ تَنْزُلٍ، لَأَنَّهُ رِجْسٌ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى:  
﴿أَحْلَلَ لَكُمُ الطَّيِّبَاتُ﴾ وَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ  
فِي السُّكُونِ: إِنَّ اللَّهَ لَمْ يَجْعَلْ شَفَاءَ كُمْ  
فِيمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمْ

**لَشْرِيق** سانچہ سال سنہ ۳۲ھ مدینہ میں وفات پائی اور بقیع غرقد میں دفن ہوئے۔  
۱۴ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا  
أَبُو أَسَمَّةَ قَالَ: أَخْبَرَنِي هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ  
عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ  
النَّبِيُّ ﷺ يُعْجِبُهُ الْحَلْوَاءُ وَالْعَسْلُ.

[راجع: ۴۹۱۲]

**لَشْرِيق** وہ جواز اکل لذیذ الاطعمہ والطیبات من الرزق وان ذالک لا یناہی الزهد والمراقبة لاسیما ان حصل اتفاقاً (فتح الباری یعنی اس حدیث میں جواز ہے لذیذ اور طیبات رزق کھانے کے لیے اور یہ زہد اور تقویٰ کے خلاف نہیں ہے خاص کر جگہ افزاں طور پر حاصل ہو جائے۔

۱۶ - بَابُ الشُّرْبِ قَائِمًا

۱۵ - حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمَ حَدَّثَنَا مَسْعُورٌ  
عَنْ عَبْدِ الْمُلْكِ بْنِ مَيْسِرَةَ عَنِ النَّوَالِ

علی ہاشمؑ کی خدمت میں مسجد کوفہ کے صحن میں حاضر ہوئے پھر حضرت علی ہاشمؑ نے کھڑے ہو کر پانی پیا اور کہا کہ کچھ لوگ کھڑے ہو کر پانی پینے کو مکروہ سمجھتے ہیں حالانکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو اسی طرح کرتے دیکھا ہے جس طرح تم نے مجھے اس وقت کھرنے ہو کر پانی پینے دیکھا ہے۔

(۵۷۲) ہم سے آدم نے بیان کیا، کہا ہم سے شعبہ نے بیان کیا، کہا ہم سے عبد الملک بن میسرو نے بیان کیا، انہوں نے زوال بن سبہ سے سنًا، وہ حضرت علی بن ابی طالب سے بیان کرتے تھے کہ انہوں نے ظریکی نماز پڑھی پھر مسجد کوفہ کے صحن میں لوگوں کی ضرورتوں کے لیے بیٹھ گئے۔ اس عرصہ میں عصر کی نماز کا وقت آگیا پھر ان کے پاس پانی لایا گیا۔ انہوں نے پانی پیا اور اپنا چہرہ اور ہاتھ دھونے، ان کے سر اور پاؤں (کے دھونے کا بھی) ذکر کیا۔ پھر انہوں نے کھڑے ہو کر وضو کا بچا ہوا پانی پیا، اس کے بعد کہا کہ کچھ لوگ کھڑے ہو کر پانی پینے کو برا سمجھتے ہیں خالانکہ نبی کریم ﷺ نے یونی کیا تھا جس طرح میں نے کیا۔ وضو کا پانی کھڑے ہو کر پیا۔

سے ہے جیسے کھڑے پیشاب کرنے میں جبکہ کوئی عذر بیٹھنے سے مانع ہو۔  
کھڑے کھڑے پانی پینے پر جھٹکا۔ جھور کتے ہیں یہ نبی تزیں ہے اور بیٹھ کر  
وہ بھی اس کے قائل ہیں کہ وضو سے بچا ہوا پانی اور اسی طرح زمزم کا پانی  
علی العالم اذا راي الناس اجتنبا شينا وهو يعلم جوازه ان يوضح لهم وجه  
بیٹھ علی بیٹھ سے یہ فائدہ ظاہر ہوا کہ کوئی عالم جب دیکھے کہ لوگ ایک جائز  
ہ مثابے کو اس چیز کے لکھنے کے جواز کو واضح کر دے ورنہ ایک دن عوام

(۵۷) ہم سے ابو حیم نے بیان کیا، کہا ہم سے سفیان نے بیان نہیں کیا، ان سے عاصم احوال نے، ان سے شعبی نے اور ان سے حضرت عبد اللہ بن عباس نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے زمزم کا پانی کھلڑے ہو کر سا۔

پیا جائے اور حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کی یہ دعا پڑھی جائے اللہم انی حاکم

قالَ أَتَى عَلَيْ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَلَى بَابِ  
الرَّحْبَةِ بِمَاءٍ فَشَرِبَ قَائِمًا فَقَالَ: إِنَّ نَاسًا  
يَكْرَهُ أَخْدُهُمْ أَن يَشْرَبَ وَهُوَ قَائِمٌ، وَإِنِّي  
رَأَيْتُ السَّيِّدَ هَذَا فَعَلَ كَمَا رَأَيْتُمُونِي فَعَلَتْ.  
[طرفة في : ٥٦١٦]

٥٦١٦ - حَدَّثَنَا أَدْمَ حَدَّثَنَا شَعْبَةُ حَدَّثَنَا  
عَنْهُ الْمَلِكِ بْنِ مُيَسَّرَةَ سَمِعَتُ النَّزَّالَ بْنَ  
سَبِّرَةَ يَحْدَثُ عَنْ عَلَيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ  
صَلَّى الظَّهَرَ ثُمَّ قَعَدَ فِي حَوَائِجِ الْبَاسِ فِي  
رَاحَةِ الْكُوفَةِ حَتَّى حَضَرَتْ صَلَادَةُ الْعَصْرِ،  
ثُمَّ أَتَيَ بِمَاءٍ فَشَرَبَ وَعَسَلَ وَجْهَهُ وَيَدِيهِ،  
وَذَكَرَ رَأْسَهُ وَرِجْلَيْهِ ثُمَّ قَامَ فَشَرَبَ فَضْلَهُ  
وَهُوَ قَائِمٌ، ثُمَّ قَالَ: إِنَّ نَاسًا يَكْرَهُونَ  
الشَّرْبَ قَائِمًا، وَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَنَعَ مِثْلَ مَا  
صَنَعْتَ. [رَاجِعٌ: ٥٦١٥]

٥٦١٧ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعْيَمْ حَدَّثَنَا سُفِيَّانَ  
عَنْ عَاصِمِ الْأَخْوَلِ عَنْ الشَّعْبِيِّ عَنْ أَبْنَى  
عَبْرَاسِ قَالَ: شَرَبَ النَّبِيُّ ﷺ فَإِنَّمَا مِنْ  
زِفَّمَ [رَاجِعٌ: ١٦٣٧]

آداب زمزم سے ہے کہ کعبہ رخ کھڑے ہو کر اسے پیا جائے  
اسنلک علمانافع اور زقا و اسعا و شفاء من کل داء (مستدرک حاکم)

## باب حس نے اوٹ پر بیٹھ کر

(پانی یا دودھ) پیا

(۵۶۱۸) ہم سے مالک بن اسماعیل نے بیان کیا، کہا ہم سے عبد العزیز بن ابی سلمہ نے بیان کیا، کہا ہم کو ابوالنصر نے خردی، انہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے غلام عمر نے اور انہیں ام فضل بنت حارث نے کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کے لیے دودھ کا ایک پیالہ بھیجا میداں عرفات میں۔ وہ عرف کے دن کی شام کا وقت تھا اور آنحضرت ﷺ (انپی سواری پر) سوار تھے، آپ نے اپنے ہاتھ میں وہ پیالہ لیا اور اسے پی لیا۔ مالک نے ابوالنصر سے اپنے اوٹ پر کے الفاظ زیادہ کئے۔

**لِشْرِيقَ** بعضوں نے حضرت امام مخاری پر یہاں یہ اعتراض کیا ہے کہ اوٹ پر تو آدمی بیٹھا ہوتا ہے نہ کہ کھڑا، پھر اس باب کے لانے سے یہ کہاں لٹا کر پانی کھڑے کھڑے پینا درست ہے مگریہ اعتراض لغو ہے۔ حضرت امام مخاری کی غرض اس باب کے لانے سے یہ ہے کہ اوٹ پر سوار رہ کر کھانا پینا درست ہے اور یہ ایک الگ مطلب ہے اور یہ باب اس لیے لائے کہ اوٹ پر سوار ہونا کھڑے رہنے سے بھی زیادہ ہے کہ شاید کوئی خیال کرے کہ سوار رہ کر بھی کھانا پینا مکروہ ہو گا۔

## باب پینے میں تقسیم کا دور داہنی طرف پس داہنی طرف سے

شروع ہو

(۵۶۱۹) ہم سے اسماعیل نے بیان کیا، کہا کہ مجھ سے امام مالک نے بیان کیا، ان سے ابن شاہب نے اور ان سے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی خدمت میں پانی ملا ہوا دودھ پیش کیا گیا۔ آنحضرت ﷺ کے داہنی طرف ایک دیساتی تھا اور باسیں طرف حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ۔ آنحضرت ﷺ نے پی کر باقی دیساتی کو دیا اور فرمایا کہ داہنی طرف سے پس داہنی طرف سے۔

باب اگر آدمی داہنی طرف والے سے اجازت  
لے کر پہلے باسیں طرف والے کو دے

جو عمر میں بڑا ہو

(۵۶۲۰) ہم سے اسماعیل بن ابی اویس نے بیان کیا، کہا کہ مجھ سے امام مالک نے بیان کیا، ان سے ابو حازم بن دینار نے اور ان سے حضرت

## ۱۷ - باب مَنْ شَرَبَ وَهُوَ وَاقِفٌ

عَلَى بَعِيرِهِ

۵۶۱۸ - حدَثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ  
حَدَثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ أَخْبَرَنَا  
أَبُو النَّصْرِ عَنْ عَمِيرٍ مَوْلَى أَبْنِ عَبَّاسٍ عَنْ  
أُمِّ الْفَضْلِ بِنْتِ الْحَارِثِ أَنَّهَا أَرْسَلَتْ إِلَيْهِ  
النَّبِيُّ ﷺ بِقَدْحٍ لَبِنِ وَهُوَ وَاقِفٌ عَشِيشَةً  
عَرَقَةً، فَأَخْذَهُ بِيَدِهِ فَشَرَبَهُ. زَادَ مَالِكُ عَنْ  
أَبِي النَّصْرِ عَلَى بَعِيرِهِ۔ [راجح: ۱۶۵۸]

## ۱۸ - باب الْأَيْمَنَ فَالْأَيْمَنَ فِي الشُّرْبِ

الشُّرْبِ

۵۶۱۹ - حدَثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَثَنِي مَالِكٌ  
عَنْ أَبِي شِهَابٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ  
اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ أَتَى بِلَيْنَ قَدْ شِبَّ  
بِمَاءً، وَعَنْ يَمِينِهِ أَغْرَابِيًّا وَعَنْ شِمَاءِهِ أَبُو  
بَكْرٍ، فَشَرَبَ ثُمَّ أَغْطَى الْأَغْرَابِيًّا وَقَالَ:  
(الْأَيْمَنَ الْأَيْمَنَ)۔ [راجح: ۲۳۵۲]

۱۹ - باب هَلْ يَسْتَأْذِنُ الرَّجُلُ مَنْ  
عَنْ يَمِينِهِ فِي الشُّرْبِ لِيُعْطِي  
الْأَكْبَرَ؟

۵۶۲۰ - حدَثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَثَنَا  
مَالِكٌ عَنْ أَبِي حَازِمٍ بْنِ دِينَارٍ عَنْ سَهْلٍ

سل بن سعد رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسالم نے ایک شرپت لایا گیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسالم نے اس میں سے پیا، آپ کے دائیں طرف ایک لڑکا بیٹھا ہوا تھا اور باسیں طرف یوڑھے لوگ (حضرت خالد بن ولید بن شرپت جیسے بیٹھے ہوئے) تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسالم نے بچے سے کہا کیا تم مجھے اجازت دو گے کہ میں ان (شیوخ) کو (پسل) دے دوں۔ لڑکے نے کہا اللہ کی قسم یا رسول اللہ! آپ کے جھوٹے میں سے ملنے والے اپنے حصہ کے معاملہ میں میں کسی پر ایثار نہیں کروں گا۔ راوی نے بیان کیا کہ اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسالم نے لڑکے کے ہاتھ میں پیالہ دے دیا۔

لطف تھا بتاتا ہے کہ آپ نے وہ پیالہ بادل ناخواستہ اس لڑکے کے ہاتھ پر رکھ دیا، آپ کی خواہش تھی کہ وہ اپنے بڑوں کے لیے ایثار کرنے مگر اس نے ایسا نہیں کیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسالم فتنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسالم فی بیدہ۔ [راجح: ۲۳۵۱]

**باب حوض سے منہ لگا کر پانی پینا جائز ہے**

(۵۶۲۱) ہم سے یحییٰ بن صالح نے بیان کیا، کہا ہم سے فتح بن سلیمان نے بیان کیا، ان سے سعید بن حارث نے اور ان سے حضرت جابر بن عبد اللہ عبیش نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم قبیلہ النصار کے ایک صحابی کے یہاں تشریف لے گئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسالم کے ساتھ آپ کے ایک رفق بھی تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسالم اور آپ کے رفق نے انہیں سلام کیا اور انہوں نے سلام کا جواب دیا۔ پھر عرض کیا کہ یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر ثنا ہوں یہ بڑی گرمی کا وقت ہے وہ اپنے باغ میں پانی دے رہے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسالم نے فرمایا اگر تمہارے پاس مشک میں رات کا رکھا ہوا پانی ہے (تو وہ پلا دو) ورنہ ہم منہ لگا کر پی لیں گے (یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے) وہ صاحب اس وقت بھی باغ میں پانی دے رہے تھے۔ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میرے پاس مشک میں رات کا رکھا ہوا پانی ہے پھر وہ چھپر میں گئے اور ایک پیالے میں باسی پانی لیا پھر اپنی ایک دودھ دینے والی کبری کا دودھ اس میں نکلا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسالم نے اسے پیا پھر وہ دوبارہ لائے اور اس مرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسالم کے رفق حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے پیا۔

بن سعد رضی اللہ عنہ آن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسالم اُنی بشراب فشرب منہ، وَعَنْ يَمِينِهِ غَلَامٌ وَعَنْ يَسَارِهِ الأشياخُ فَقَالَ لِلْغَلَامِ: ((أَتَأَذَنُ لِي أَنْ أَغْطِي هُولَاءِ؟)) فَقَالَ الْغَلَامُ: وَاللهِ يَا رَسُولَ اللهِ، لَا أُوْثِرُ بِنَصْبِيِّ مِنْكَ أَحَدًا قَالَ فَتَّلَهُ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسالم فی بیدہ۔

[راجح: ۲۳۵۱]

**٢٠ - باب الْكَرْعِ فِي الْحَوْضِ**

(۵۶۲۱) حدثنا يحيى بن صالح حدثنا فليخ بن سليمان عن سعيد بن الحارث عن جابر بن عبد الله رضي الله عنهما أن النبي ﷺ دخل على رجل من الأنصار ومقعه صاحب له، فسلم النبي ﷺ وصاحبته فرداً الرجل فقال: يا رسول الله، يائي أنت وأتمي، وهي ساعة حارة، وهو يحوّل في حافظ له يعني الماء فقال النبي ﷺ ((إن كان عندك ماء بات في شنة)). وإن كرعننا والرجل يحوّل الماء في حافظ فقال الرجل يا رسول الله، عندي ماء بات في شنة فانطلق إلى العرش فسكن في قذح ماء ثم حلب عليه من ذاتن له فشرب النبي ﷺ ثم أغاد فشرب الرجل الذي جاء معة.

[راجح: ۵۶۱۳]

**لشیخ** حدیث میں حوض کا ذکر نہیں ہے مگر مستور یہ ہے کہ باغ میں جب پانی کنوں سے نکلا جائے تو ایک حوض میں جمع ہو کر آگے درختوں میں جاتا ہے یہاں بھی ایسا ہی ہو گا کیونکہ وہ باغ والا اپنے درختوں کو پانی دے رہا تھا۔

## باب بچوں کا بڑوں بوڑھوں کی خدمت کرنا ضروری ہے

(۵۶۲۲) ہم سے مدد نے بیان کیا، کماہم سے معتبر نے، ان سے ان کے والد نے کہ میں نے انس بیٹھ سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ میں کھڑا ہوا اپنے قبیلہ میں اپنے چچاؤں کو کھجور کی شراب پلارہا تھا۔ میں ان میں سے سب سے چھوٹا تھا، اتنے میں کسی نے کماکہ شراب حرام کر دی گئی (ابو طلحہ بیٹھنے کماکہ شراب پھینک دو، چنانچہ ہم نے پھینک دی۔ سلیمان نے کماکہ میں نے انس بیٹھ سے پوچھا اس وقت لوگ کس چیز کی شراب پیتے تھے کماکہ پکی اور پکی کھجور کی۔ ابو بکر بن انس نے کماکہ یہی ان کی شراب ہوتی تھی انس بیٹھنے اس کا انکار نہیں کیا۔ بکر بن عبد اللہ مزنی یا قفارہ نے کما اور مجھ سے بعض لوگوں نے بیان کیا کہ انہوں نے انس بیٹھ سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ ”ان کی ان دونوں یہی (فضیح) ان کی شراب تھی۔“

**لشیخ** خدمت کر کے ان کی دعائیں حاصل کریں، یہ عین سعادت مندی ہو گی۔ ہر کہ خدمت می کند مخدوم شد۔

## باب رات کو برتن کا ڈھکنا ضروری ہے

(۵۶۲۳) ہم سے اسحاق بن منصور نے بیان کیا، انہوں نے کماہم کو روح بن عبادہ نے خردی، انہوں نے کماہم کو ابن جرجج نے خردی، انہوں نے کماکہ مجھے عطا نے خردی، انہوں نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ رات کی جب ابتداء ہویا (آپ نے فرمایا) جب شام ہو تو اپنے بچوں کو روک لو (اور گھر سے باہر نہ نکلے دو) کیونکہ اس وقت شیطان پھیل جاتے ہیں پھر جب رات کی ایک گھنی گزر جائے تو انہیں چھوڑ دو اور دروازے بند کرو اور اس وقت اللہ کا نام لو کیونکہ شیطان بند دروازے کو نہیں کھولتا اور اللہ کا نام لے کر اپنے مشکریوں کا نامہ پاندھ دو۔ اللہ کا نام لے کر اپنے برتنوں کو ڈھک

## ۲۱- باب خدمة الصغار الْكَبَارَ

۵۶۲۲- حَدَّثَنَا مُسَدِّدٌ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ أَبِيهِ قَالَ : سَمِعْتُ أَنَّسًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كُنْتُ قَائِمًا عَلَى الْحَيِّ أَسْقِيْهِمْ عَمُومَتِي وَأَنَا أَصْغِرُهُمُ الْفَضِيْخَ، فَقَبِيلَ حُرْمَتِ الْخَمْرِ، فَقَالَ: أَكْفِهَا، فَكَفَانَا، قُلْتُ لِأَنَّسَ: مَا شَرَأْتُهُمْ؟ قَالَ: رُطْبَ وَبَسْرٌ. فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ بْنِ أَنَّسٍ: وَكَانَتْ خَمْرَهُمْ. فَلَمْ يُنْكِرْ أَنَّسٌ وَحَدَّثَنِي بَعْضُ أَصْحَابِي أَنَّهُ سَمِعَ أَنَّسًا يَقُولُ : كَانَتْ خَمْرَهُمْ بَوْمَيْنِ.

[راجع : ۲۴۶۴]

## ۲- باب تَعْظِيْةِ الْإِنَاءِ

۵۶۲۳- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا رُوحُ بْنُ عَنَادَةَ أَخْبَرَنَا أَبْنُ جُرْجِيجَ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَطَاءُ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِذَا كَانَ جُنُاحُ اللَّيْلِ أَوْ أَمْسِيَّتِمْ فَكَفُوا صَبَيَانَكُمْ، فَإِنَّ الشَّيَاطِينَ تَنْشِرُ حَيَّنِدَ، فَإِذَا ذَهَبَ سَاعَةً مِنَ اللَّيْلِ فَحَلُولُهُمْ، وَأَغْلِقُوا الْأَبْوَابَ وَادْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ، فَإِنَّ الشَّيَاطِينَ لَا يَفْتَحُ بَابًا مُغْلَقًا، وَأَوْكُوا قِرَبَكُمْ وَادْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ،

دو، خواہ کسی چیز کو چورائی میں رکھ کر ہی ڈھک سکو اور اپنے چراغ  
(سونے سے پلے) بجھادیا کرو۔

وَخَمْرُوا آتِيْكُمْ وَأَذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ، وَلَوْ  
أَنْ تَغْرِضُوا عَلَيْهَا شَيْئًا وَأَطْفِلُوا  
مَصَابِيْحَكُمْ). [راجع: ۳۲۸۰]

**لشیخ** سوتے وقت چراغ بجھادیے کافائدہ دوسرا روایت میں مذکور ہے کہ چوباتی منہ میں دبکر ٹھیک لے جاتا ہے اکثر گھروں میں  
آگ لگ جاتی ہے لہذا ہر حال میں ضروری ہے کہ سوتے وقت چراغ بجھادیے جائیں روشنی گل کر دی جائے۔

۵۶۲۴ - حدثنا موسى بن إسماعيل  
حدثنا همام عن عطاء عن جابر أن  
رسول الله ﷺ قال: ((أطفيوا المصايح  
إذا رقدتم، وغلقوا الأبواب وأوكوا  
الأسقية وخمروا الطعام والشراب،  
وأخسيبه، قال: ولو بعده تغرضه عليه)).

[راجع: ۳۲۸۰]

لقط خمر و ادھار کرنے کے معنی میں ہے کہ کھانے پینے کے برتوں کا ذہماً کتنا کسی قدر ضروری ہے۔ دروازے کو بند کرنے کی تائید بھی ہے۔

باب مشک میں منه لگا کر پانی پینا درست نہیں ہے

**لشیخ** اس باب کے لانے سے حضرت امام بخاری کی یہ غرض ہے کہ اگر کوئی مشک کامنہ نہ مروڑے بلکہ یوں ہی اس کامنہ کھول کر پانی پینے لگے تو بھی منع ہے اور بچھلے باب میں اس کی صراحت نہ تھی بلکہ اس میں مشک کامنہ موڑ کر پانی پینے کا ذکر تھا۔

۵۶۲۵ - حدثنا آدم حدثنا ابن أبي ذئب  
عن الزهري عن عبيد الله بن عبد الله  
بن عبة عن أبي سعيد الخدري قال:  
نهى رسول الله ﷺ عن اختبات الأسقية،  
يعنى أن تكسر أفواهها فيشرب منها.

[اطرافہ فی : ۵۶۲۶]

۵۶۲۶ - حدثنا محمد بن مقاتل أخبرنا  
عبد الله أخبرنا يونس عن الزهري قال:  
حدثني عبيد الله بن عبد الله أنه سمع أبا  
سعيد الخدري يقول: سمعت رسول الله  
ﷺ أنه ينهى عن اختبات الأسقية. قال عبد

(۵۶۲۶) ہم سے محمد بن مقاتل نے بیان کیا، کہا ہم کو عبد اللہ بن مبارک نے خبر دی، کہا ہم کو یونس نے خبر دی، ان سے زہری نے بیان کیا کہ مجھ سے عبید اللہ بن عبد اللہ نے بیان کیا، انہوں نے حضرت ابو سعید خدری بن عوف سے سنا، کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ آپ نے مشکوں میں (اختبات) سے منع فرمایا ہے۔ عبد اللہ نے بیان

کیا کہ عمر نے بیان کیا یا ان کے غیر نے کہ "اختناث" مشک سے منہ لگا کر پانی پینے کو کہتے ہیں۔

اللَّهُ قَالَ مَغْمُرٌ أَوْ غَيْرُهُ هُوَ الشَّرْبُ مِنْ أَفْرَاهِهَا۔ [راجح: ۵۶۲۵]

**لشیخ** وقد جزم الخطابی ان تفسیر الاختناث من کلام الزهری. یعنی يقول خطابی لظاختناث کی تفسیر زہری کا کلام ہے۔ مند ابو بکر بن ابی شیبہ میں ہے کہ ایک شخص نے مشک سے مشک سے لگا کر پانی پیا اس کے پیٹ میں مشک سے ایک چھوٹا سانپ داخل ہو گیا، اس لیے آنحضرت ﷺ نے اس عمل سے سختی کے ساتھ منع فرمایا۔ جن روایتوں سے جواز ثابت ہوتا ہے ان کو اس واقعہ نے منسوخ قرار دے دیا ہے۔ (فتح الباری) یہ تشریع گذشتہ حدیث سے متعلق ہے۔

### باب مشک کے منہ سے منہ لگا کر پانی پینا

(۵۶۲۷) ہم سے علی بن عبد اللہ نے بیان کیا، کہا ہم سے سفیان نے بیان کیا، کہا ہم سے ایوب نے بیان کیا کہ ہم سے عکرمه نے کہا، تمہیں میں چند چھوٹی چھوٹی باتیں نہ بتا دوں جنہیں ہم سے حضرت ابو ہریرہ **رض** نے بیان کیا تھا کہ رسول اللہ ﷺ نے مشک کے منہ سے منہ لگا کر پانی پینے کی مناعت کی تھی اور (اس سے بھی آپ نے منع فرمایا تھا کہ) کوئی شخص اپنے پڑوسی کو اپنی دیوار میں کھونٹی وغیرہ گاڑنے سے روکے۔

### ۲۴ - باب الشُّرْبِ مِنْ فَمِ السَّقَاءِ

(۵۶۲۷) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سَفِيَّاً حَدَّثَنَا أَبْيُوبُ قَالَ : قَالَ لَنَا عِكْرِمَةُ أَلَا أَخْبِرُكُمْ بِأَشْيَاءِ قِصَارٍ حَدَّثَنَا بِهَا أَبْيُوبُ هُرَيْرَةً؟ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الشُّرْبِ مِنْ فَمِ الْفَرْقَبِ، أَوْ السَّقَاءِ。 وَأَنْ يَمْنَعَ جَارَهُ أَنْ يَغْرِزَ خَشْبَةً فِي دَارِهِ۔

[راجح: ۲۴۶۳]

**لشیخ** ہمارے زمانے میں مسلمانوں کو کیا ہو گیا ہے کہ ایسی اسی چھوٹی چھوٹی باتوں پر بھی لڑ جھوڑ کر عدالت تک نوبت لے جاتے اور دنیا و دین برپا کرتے ہیں۔

(۵۶۲۸) ہم سے مسدود نے بیان کیا، کہا ہم سے اسماعیل نے بیان کیا، کہا ہم کو ایوب نے خبر دی، انہیں عکرمه نے اور انہیں حضرت ابو ہریرہ **رض** نے کہ نبی کریم ﷺ نے مشک کے منہ سے پانی پینے کی مناعت فرمادی تھی۔

(۵۶۲۸) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ أَخْبَرَنَا أَبْيُوبُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ نَهَى النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يُشَرِّبَ مِنْ فِي السَّقَاءِ۔ [راجح: ۲۴۶۳]

(۵۶۲۹) ہم سے مسدود نے بیان کیا، کہا ہم سے یزید بن زریع نے بیان کیا، کہا ہم سے خالد حذاء نے بیان کیا، ان سے عکرمه نے اور ان سے حضرت ابن عباس **رض** نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے مشک کے منہ سے پانی پینے کو منع فرمایا تھا۔

(۵۶۲۹) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنَ زُرْيَعَ حَدَّثَنَا خَالِدًا عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ أَبِنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ نَهَى النَّبِيُّ ﷺ عَنِ الشُّرْبِ مِنْ فِي السَّقَاءِ۔ [راجح: ۲۴۶۳]

**لشیخ** مشک کے منہ سے منہ لگا کر پانی پینا خطرناک کام ہے کہ مشک سے اتنا پانی بلا قصد پیٹ میں چلا جائے کہ جان کے لالے پر جائیں لہذا چراکارے کند عاقل کہ بعد آید پیشان۔ صراحی کا یعنی یہی حکم ہے۔

### باب برتن میں سانس نہیں

### ۲۵ - باب النَّهَى عَنِ التَّنَفُّسِ فِي

### لینا چاہئے

(۵۶۳۰) ہم سے ابو یحیم نے بیان کیا، کہا ہم سے شیبان نے بیان کیا، ان سے سجی بن ابی کثیر نے، ان سے عبد اللہ بن ابی قحافة نے، ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص پانی پئے تو (پینے کے) برتن میں (پانی پیتے ہوئے) سانس نہ لے اور جب تم میں سے کوئی شخص پیشاب کرے تو داہنے ہاتھ کو ذکر کرنے پھیرے اور جب استخخار کرے تو داہنے ہاتھ سے نہ کرے۔

[راجع: ۱۵۳] ان خدمات کے لیے اللہ نے بیان ہاتھ بنایا ہے اور سیدھا ہاتھ کھانے پینے اور جملہ ضروری کاموں کے لیے ہے، اس لیے ہر ہاتھ سے اس کی حیثیت کا کام لینا چاہئے برتن میں سانس لینا طب کی رو سے بھی ناجائز ہے۔ اس طرح مددہ کے بخارات اس میں داخل ہو سکتے ہیں (فتح الباری)

### باب پانی دویا تین سانس میں پینا چاہئے

(۵۶۳۱) ہم سے ابو عاصم اور ابو یحیم نے بیان کیا، انہوں نے کہا کہ ہم سے عروہ بن ثابت نے بیان کیا، انہوں نے کہا کہ مجھے شمامہ بن عبد اللہ نے خبر دی، بیان کیا کہ حضرت انس بن مالک دویا تین سانس میں پانی پیتے تھے اور کہا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم تین سانس میں پانی پیتے تھے۔

**لشیخ** طبرانی کی روایت میں ہے کہ جب آپ کے پاس پانی کا پیالہ آتا تو پہلے آپ بسم اللہ پڑھ کر پینا شروع فرماتے، در میان میں تین سانس لیتے آخر میں الحمد للہ پڑھتے اور فرمایا کہ پینے کے ابتداء میں بسم اللہ پڑھو آخر میں الحمد للہ کو (فتح الباری)

### باب سونے کے برتن میں کھانا اور پینا حرام ہے

(۵۶۳۲) ہم سے حفص بن عمر نے بیان کیا، کہا ہم سے شعبہ نے بیان کیا، ان سے حکیم بن ابی شیل نے، انہوں نے بیان کیا کہ حذیفہ بن یمان بن شہر مدائیں میں تھے۔ انہوں نے پانی مانگا تو ایک دسمائی نے ان کو چاندی کے برتن میں پانی لا کر دیا، انہوں نے برتن کو اس پر پھینک مارا پھر کہا میں نے برتن صرف اس وجہ سے پھینکا ہے کہ اس شخص کو میں اس سے منع کر چکا تھا لیکن یہ باز نہ آیا اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ریشم و دبیا کے پنے سے اور سونے اور چاندی کے برتن میں کھلنے

### الإِنَاء

۵۶۳۰ - حَدَّثَنَا أَبُو نَعْيْمٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانٌ عَنْ يَحْيَىٰ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَحَافَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِذَا شَرَبَ أَحَدُكُمْ فَلَا يَتَفَقَّسُ فِي الْإِنَاءِ وَإِذَا بَالَ أَحَدُكُمْ فَلَا يَمْسَخُ ذَكْرَهُ بِيمَنِيهِ وَإِذَا تَمْسَخَ أَحَدُكُمْ فَلَا يَمْسَخُ بِيَمَنِيهِ)).

[راجع: ۱۵۳]

### باب الشرب بنفسين أو ثلاثة

۵۶۳۱ - حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ أَبُو نَعْيْمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَزْرَةُ بْنُ ثَابِتٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي ثُمَّامَةُ بْنُ عَنْدِ اللَّهِ قَالَ: كَانَ أَنَّسُ بْنُ مَنْدُودٍ يَتَفَقَّسُ فِي الْإِنَاءِ مَوْتَنِينَ أَوْ ثَلَاثَةَ وَرَأَمَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَتَفَقَّسُ ثَلَاثَةَ.

**لشیخ** تین سانس لیتے آخر میں الحمد للہ پڑھتے اور فرمایا کہ پینے کے ابتداء میں بسم اللہ پڑھو آخر میں الحمد للہ کو (فتح الباری)

### باب الشرب في آنية الذهب

۵۶۳۲ - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شَعْبَةَ عَنْ الْحَكَمِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ: كَانَ حَدِيفَةُ بْنُ الْمَدَائِنِ، فَاسْتَسْقَى، فَأَتَاهُ دِهْقَانٌ بِقَدْحٍ فَضَّةً، فَرَمَاهُ بِهِ فَقَالَ: إِنِّي لَمْ أَرْمِهِ إِلَّا أَنِّي نَهَيْتُهُ فَلَمْ يَتَنَعَّهُ وَإِنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَانَا عَنِ الْحَرِيرِ وَالْدَّيْرَاجِ وَالْشَّرْبِ فِي آنيةِ الْذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ، وَقَالَ: ((هُنَّ لَهُمْ

فِي الدُّنْيَا، وَهِيَ لَكُمْ فِي الْآخِرَةِ).<sup>لشیعہ</sup>

[راجع: ۵۴۲۶]

پینے سے منع کیا تھا اور آپ نے ارشاد فرمایا تھا کہ یہ چیز ان کفار کے لیے دنیا میں ہیں اور تمیں آخرت میں ملیں گی۔

**لشیعہ** چاندی سونے کے برتوں میں مسلمانوں کو کھلانا پینا قطعاً حرام ہے مگر اکثر ہوا پر دوڑنے لگے جو ایسے محنت کا فخر یہ استعمال کرتے ہیں اور اللہ سے نہیں ڈرتے کہ ایسے کاموں کا جامن برا ہوتا ہے کہ مرنے کے بعد آخرت میں یہ دولت دونخ کا انکار ابن کرسانے آئے گی۔ لندنی الغور ایسے سریا یہ داروں کو ایسی حرکتوں سے باز رہنا ضروری ہے۔ روایت میں شریعت مائن کا ذکر ہے جو دجلہ کے کنالے بخداوس سات فرخ کی دوری پر آباد تھا۔ ایران کے بادشاہوں کی راجدھانی کا شریعت اور اس جگہ ایوان کسری کی مشہور عمارت تھی اسے خلافت حضرت عمر بن عثمان میں حضرت سعد بن ابی وقاص بن شوشن نے فتح کیا۔ لفظ دہقان دال کے کسرہ اور صمد دونوں طرح سے ہے۔ ایران میں یہ لفظ سردار قریہ کے لیے مستعمل ہوتا تھا بعد میں بطور حکاہ وہیاتوں پر بولا جائے گا۔

## باب چاندی کے برتن میں پینا حرام ہے

(۵۶۳۳) ہم سے محمد بن شٹی نے بیان کیا، انسوں نے کہا ہم سے ابن ابی عدی نے بیان کیا، ان سے ابن عون نے بیان کیا، ان سے مجہد بن اور ان سے ابن ابی لیلی نے بیان کیا کہ ہم حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ نکلے پھر انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ سونے اور چاندی کے پیالہ میں نہ پیا کرو اور نہ ریشم و دبای پہنا کرو کیونکہ یہ چیز ان کے لیے دنیا میں ہیں اور تمہارے لیے آخرت میں ہیں۔

علوم ہوا کہ دنیا میں کفار سونے اور چاندی کے برتوں کو بڑے فخر اور تکبیر کے انداز میں مدداروں کے سامنے اس میں کھانے پینے کی چیز پیش کرتے ہیں اس لیے مسلمانوں و پیش کا حرم دیا کیا۔

(۵۶۳۴) ہم سے اسماعیل نے بیان کیا، انسوں نے کہا کہ مجھ سے امام مالک بن انس نے بیان کیا، ان سے نافع نے، ان سے زید بن عبد اللہ بن عمر نے، ان سے عبد اللہ بن عبد الرحمن بن ابی بکر صدیق صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان کیا اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص چاندی کے برتن میں کوئی چیز پیتا ہے تو وہ شخص اپنے پیٹ میں دونخ کی آگ بھڑکا رہا ہے۔

**لشیعہ** لفظ بھر جر کا مصدر جرجرة ہے جو اونٹ کی آواز پر بولا جاتا ہے۔ جب اونٹ سیکھان میں چلاتا ہے پس معلوم ہوا کہ چاندی کے برتن میں پانی پینے والے کے پیٹ میں دونخ کی آگ اونٹ جسی آواز پیدا کرے گی۔ اللهم اعننا منها آمين

(۵۶۳۵) ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا، کہا ہم سے ابو عوانہ

## ۲۸ - باب آئیۃ الفضیة

۵۶۳۳ - حدثنا محمد بن المشنی حدثنا ابن أبي عدی عن ابن عون عن مجاهد عن ابن أبي ليلى قال: خرجنا مع حذيفة وذکر النبي ﷺ قال: ((لا تشربوا في آئية الذهب والفضة، ولا تلبسو الحرير والذبيح، فإنها لهم في الدنيا ولهم في الآخرة)). [راجع: ۵۴۲۶]

۵۶۳۴ - حدثنا إسماعيل حدثني مالك بن أنس عن نافع عن زيد بن عبد الله بن عمر عن عبد الله بن عبد الرحمن بن أبي بكر الصديق عن أم سلمة زوج النبي ﷺ أن رسول الله ﷺ قال: ((الذى يشرب في إماء الفضة إنما يمحى جز في بطنه نار جهنم)).

نے بیان کیا، ان سے اشعت بن سلیم نے، ان سے معاویہ بن سوید بن مقرون نے اور ان سے حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں سات چیزوں کا حکم دیا تھا اور سات چیزوں سے ہم کو منع فرمایا تھا۔ آخر حضرت ﷺ نے ہمیں بیمار کی عیادت کرنے، جائزے کے پیچھے چلنے، چیلکنے والے کے جواب میں یہ حکم اللہ کہنے، دعوت کرنے والے کی دعوت کو قبول کرنے، سلام پھیلانے، مظلوم کی مدد کرنے اور قسم کھانے کے بعد کفارہ ادا کرنے کا حکم فرمایا تھا اور آخر حضرت ﷺ نے ہمیں سونے کی انگوٹھیوں سے، چاندی میں پینے یا (فرمایا) چاندی کے برتن میں پینے سے، میتو (زین) یا کجاوہ کے اوپر ریشم کا گدا کے استعمال کرنے سے اور قسی (اطراف مصر میں تیار کیا جانے والا ایک کپڑا جس میں ریشم کے دھاگے بھی استعمال ہوتے تھے) کے استعمال کرنے سے اور ریشم و دبما اور استبرق پہننے سے منع فرمایا تھا۔

### باب کثوروں میں پینا درست ہے

(۵۶۳۶) مجھ سے عمرو بن عباس نے بیان کیا، کما ہم سے عبدالرحمن نے بیان کیا، کما ہم سے سفیان نے بیان کیا، ان سے سالم ابو التغز نے، ان سے ام فضل کے غلام عمر بن حضرت ام الفضل رضی اللہ عنہ نے کہ لوگوں نے عرفہ کے دن نبی کریم ﷺ کے روزے کے متعلق شبہ کیا تو آخر حضرت ﷺ کی خدمت میں درود کا ایک کثوار پیش کیا گیا اور آپ نے اسے نوش فرمایا۔

علوم ہوا کہ سونے چاندی کے علاوہ کثوروں اور پیالوں میں پانی و شربت پینا درست ہے۔

باب نبی کریم ﷺ کے پیالے اور آپ کے برتن میں پینا حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ مجھ سے حضرت عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے کہا ہاں میں تمہیں اس پیالہ میں پلاوں گا جس میں نبی کریم ﷺ نے پیا تھا۔

حدیثنا أبو عوانة عن الأشعث بن سالم عن معاوية بن سعيد بن مقرون عن البراء بن عازب قال: أمرنا رسول الله صلى الله عليه وسلم بسبعين ونهانا عن سبعين أمراً بعادة المريض واتباع الجزار، وتشميم العاطس وإجابة الداعي، وأفشاء السلام ونصر المظلوم، وإنزال المقصى ونهانا عن خواتيم الذهب، وعن الشرب في الفضة وعن المينا، والقبسي، وعن لبس الحرير والديباج والإسترق.

[راجع: ۱۲۳۹]

### ۲۹- باب الشرب في الأقداح

۵۶۳۶- حدثني عمرو بن عباس، حدثنا عبد الرحمن، حدثنا سفيان عن سالم أبي النضر عن عممير مؤذن أم الفضل عن أم الفضل أنهم شكوا في صوم النبي ﷺ يوم عرفة فبعث إليه يقدح من ابن فشربة [راجع: ۱۶۵۸]

علوم ہوا کہ سونے چاندی کے علاوہ کثوروں اور پیالوں میں پانی و شربت پینا درست ہے۔

۳۰- باب الشرب من قدح النبي ﷺ وآئيه وقال أبو بزدة قال لي عبد الله بن سلام: لا تستقي في قدح شرب النبي ﷺ فيه.

حافظ صاحب فرماتے ہیں ای تبرکا بہ قال ابن المنیر کانہ اراد بهذه الترجمة وضع توهہ من بقع فی خیاله ان اشرب فی قدح النبي صلی اللہ علیہ وسلم بعد وفاتہ تصرف فی ملک الغیر بغیر اذن فیں ان السلف کانوا یفعلون ذالک، لان النبی صلی اللہ علیہ وسلم

علیہ وسلم لا یورث و ما ترک فھو صدقة والذی یظہر ان الصدقة المذکورة من جنس الاوقاف المطلقة ینتفع بها من یحتاج اليها و نفر تحت بد من یوتن علیها الخ (فتح الباری)

باب سے مراد یہ ہے کہ تبرک کے لیے آنحضرت ﷺ کے پیالے میں پانی پینا۔ ابن منیر نے کہا کہ حضرت امام بخاری نے یہ باب منفرد کر کے اس وہم کو دفع فرمایا ہے جو بعض لوگوں کے خیال میں واقع ہوا کہ آنحضرت ﷺ کے پیالے میں آپ کی وفات کے بعد پانی پینا بجہ آپ کی اجازت بھی حاصل نہیں ہے، یہ غیر کے مال میں تصرف کرنا ہے لذا ناجائز ہے۔ حضرت امام بخاری نے اس وہم کا دفعیہ فرمایا ہے اور بیان کیا ہے کہ سلف صالحین آپ کے پیالے میں پانی پیا کرتے تھے اس لیے کہ آنحضرت ﷺ کا ترک کسی کی ملکیت میں نہیں ہے بلکہ وہ سب صدقہ ہے اور ظاہر بات یہ ہے کہ صدقہ مذکورہ سابقہ اوقاف کی قسم سے ہے اس سے ہر ضرورت مند فائدہ اٹھا سکتا ہے اور وہ ایک دیندار شخص کی حفاظت میں بطور امانت قائم رہے گا جیسا کہ حضرت سل اور حضرت عبد اللہ بن سلام کے پاس ایسے پیالے محفوظ تھے اور آپ کا جب حضرت اسماء بنت ابی بکر ﷺ کی تحریل میں تھا۔ یہ جملہ تاریخی یادگار ہیں جن کو دیکھنے اور استعمال کر لینے سے آنحضرت ﷺ کی یاد تازہ ہو جاتی ہے اور خوش بھی حاصل ہوتی ہے اور برکت سے بھی مراد ہے ورنہ اصل برکت تو صرف اللہ پاک ہی کے ہاتھ میں ہے (تبارک الذی بیدہ الملک و هو علیٰ کل شنی قادر) (الملک: ۱)

۵۶۳۷ - حدثنا سعيد بن أبي مريم (۵۲۳) هم سے سعيد بن أبي مريم نے بیان کیا، کہا ہم سے ابو غسان

نے بیان کیا، کہا کہ مجھ سے ابو حازم نے بیان کیا، ان سے حضرت سل بن سعد رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ سے ایک عرب عورت کا ذکر کیا گیا پھر آپ نے حضرت ابو اسید ساعدی رضی اللہ عنہ کو ان کے پاس انسیں لانے کے لیے کسی کو سمجھنے کا حکم دیا چنانچہ انہوں نے بھیجا اور وہ آئیں اور نبی ساعدہ کے قلعہ میں اتریں اور آنحضرت ﷺ بھی تشریف لائے اور ان کے پاس گئے۔ آپ نے دیکھا کہ ایک عورت سر جھکائے بیٹھی ہے۔ آنحضرت ﷺ نے جب ان سے گفتگو کی تو وہ کہنے لگیں کہ میں تم سے اللہ کی پناہ مانگتی ہوں۔ آنحضرت ﷺ نے اس پر فرمایا کہ میں نے تمھے کو پناہ دی! لوگوں نے بعد میں ان سے پوچھا۔ تمہیں معلوم بھی ہے یہ کون تھے۔ اس عورت نے جواب دیا کہ نہیں۔ لوگوں نے کہا کہ یہ رسول اللہ ﷺ تھے تم سے نکاح کے لیے تشریف لائے تھے۔ اس پر وہ بولیں کہ پھر تو میں بڑی بدجنت ہوں (کہ آنحضرت ﷺ کو ناراض کر کے واپس کر دیا) اسی دن حضور اکرم ﷺ نے تشریف لائے اور سقیفہ نبی ساعدہ میں اپنے صحابہ کے ساتھ بیٹھے پھر فرمایا سل! پانی پلاو۔ میں نے ان کے لیے یہ پیالہ نکالا اور انہیں اس میں پانی پلایا۔ حضرت سل رضی اللہ عنہ مارے لیے بھی وہی پیالہ نکال کر لائے

حدثنا أبو قال غسان حدثني أبو حازم عن سهل بن سعد رضي الله عنه قال: ذكر للنبي ﷺ امرأة من الغرب، فأمرَ أبا سعيد الساعديَّ أن يُرسِل إلينها، فارسل إليها فقدمت. فنزلت في أحجم بيتي ساعدة، فخرج النبي ﷺ حتى جاءها فدخل عليها، فإذا امرأة مُنكَسَة رأسها، لله كلامها النبي ﷺ قال: أغود بالله منك فقال: ((قد أغدتك مني)), فقالوا لها: أتدرين من هذا؟ قالت: لا. قالوا: هذا رسول الله ﷺ جاء ليخطبك. قالت كنت أنا أشقي من ذلك. فأقبل النبي ﷺ يومئذ حتى جلس في سقيفة بيتي ساعدة، هو وأصحابه ثم قال: استينا يا سهل، فخرجت لهم بهذا القدر فاستيقظهم فيه. فانخرج لنا سهل ذلك

الْقَدْحُ فَشَرِّبَنَا مِنْهُ، قَالَ: ثُمَّ أَسْتَوْهُنَّهُ  
عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بَعْدَ ذَلِكَ فَوَهَّبَهُ لَهُ.  
[راجع: ٥٢٦٦]

اور ہم نے بھی اس میں پانی پیا۔ راوی نے بیان کیا کہ پھر بعد میں خلیفہ عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ نے ان سے یہ مانگ لیا تھا اور انہوں نے یہ ان کو پہہ کر دیا تھا۔

**لَشْبِيج** خود روایت سے ظاہر ہے کہ اس عورت نے لاعلی میں یہ لفظ کے جن کو سن کر آنحضرت ﷺ اپنی تشریف لے گئے۔ بعد میں جب اسے علم ہوا تو اس نے اپنی بد بخشنی پر انہمار افسوس کیا۔ حضرت سل بن سعد کے پاس نبی کرم ﷺ کا ایک پیالہ جس سے آپ پیا کرتے تھے محفوظ تھا جلد فاحرج لانا سهل میں قائل حضرت ابو حازم راوی ہیں جیسا کہ مسلم میں صراحت موجود ہے۔ حضرت عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ اس زمانہ میں والی حدیث تھے۔ حضرت سل بن سعد رضی اللہ عنہ نے وہ پیالہ آپ کے حوالہ کر دیا تھا۔ یہ تاریخی آثار ہیں جن کے متعلق کہا گیا ہے۔

تَلَكَ آتَارَنَا تَدْلِيلٌ عَلَيْنَا فَانظُرُوا بَعْدَنَا إِلَى الْأَثَارِ

(۵۷۳۸) ہم سے حسن بن مدرك نے بیان کیا، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیکی بن حماد نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم کو ابو عوانہ نے خبر دی، ان سے عامص احوال نے بیان کیا کہ میں نے نبی کرم ﷺ کا پیالہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے پاس دیکھا ہے وہ پچھت گیا تھا تو حضرت انس رضی اللہ عنہ نے اسے چاندی سے جوڑ دیا۔ پھر حضرت عامص نے بیان کیا کہ وہ عمدہ چوڑا پیالہ ہے۔ چکدار لکڑی کا بنا ہوا۔ بیان کیا کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ میں نے اس پیالہ سے حضور اکرم ﷺ کو بارہا پلا یا ہے۔ راوی نے بیان کیا کہ ابن سیرین نے کہا کہ اس پیالہ میں لو ہے کا ایک حلقة تھا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے چاہا کہ اس کی جگہ چاندی یا سونے کا حلقة جزو دیں لیکن ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا کہ جسے رسول اللہ ﷺ نے بتایا ہے اس میں ہرگز کوئی تبدیلی نہ کر۔ چنانچہ انہوں نے یہ ارادہ چھوڑ دیا۔

٥٦٣٨ - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُذْرِكٍ قَالَ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ حَمَادٍ أَخْبَرَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عَاصِمِ الْأَخْوَلِ قَالَ: رَأَيْتُ قَدْحَ النَّبِيِّ ﷺ عِنْدَ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، وَكَانَ قَدْحُ أَنَسَدَعْ فَسَلَسَلَةً بِفَضْلِهِ قَالَ: وَهُوَ قَدْحٌ جَيِّدٌ عَرِيضٌ مِنْ نُصَارَاءِ قَالَ أَنَسٌ: لَقِدْ سَقَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فِي هَذَا الْقَدْحَ أَكْثَرَ مِنْ كَذَا وَكَذَا. قَالَ: وَقَالَ أَبْنُ سَبِيلِينَ: إِنَّهُ كَانَ فِيهِ حَلْقَةً مِنْ حَدِيدٍ فَأَرَادَ أَنْ أَنْ يَجْعَلَ مَكَانَهَا حَلْقَةً مِنْ ذَهَبٍ أَوْ فَضْلَةً فَقَالَ لَهُ أَبُو طَلْحَةَ: لَا تُغَيِّرْنَ شَيْئًا مِنْهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَتَرَكَهُ۔ [راجع: ۳۱۰۹]

**لَشْبِيج** حضرت عامص احوال اور حضرت علی بن حسن اور حضرت علی بن حسن اور حضرت امام مخاری نے بصرہ میں وہ پیالہ دیکھا ہے اور ان جملہ حضرات نے اس میں پیا ہے۔ تفصیل کے لیے دیکھو فتح الباری۔

### باب متبرک پانی بیانا

### ٣١ - باب شُرْبُ الْبَرَكَةِ وَالْمَاءِ

#### الْمَبَارِكُ

(۵۷۳۹) ہم سے قتیبه بن سعید نے بیان کیا، کہا ہم سے جریر نے بیان کیا، ان سے اعمش نے بیان کیا، ان سے سالم بن ابی الجعد نے اور ان

حَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ، قَالَ حَدَّثَنِي سَالِمُ بْنُ

سے حضرت جابر بن عبد اللہ نے بیان کیا کہ میں نبی کرم ﷺ کے ساتھ تھا اور عصر کی نماز کا وقت ہو گیا تھوڑے سے بچے ہوئے پانی کے سوا ہمارے پاس اور کوئی پانی نہیں تھا اسے ایک برتن میں رکھ کر نبی کرم ﷺ کی خدمت میں لایا گیا آنحضرت ﷺ نے اس میں اپنا ہاتھ ڈالا اور اپنی انگلیاں پھیلا دیں پھر فرمایا آؤ وضو کرو یہ اللہ کی طرف سے برکت ہے۔ میں نے دیکھا کہ پانی آنحضرت ﷺ کی انگلیوں کے درمیان سے پھوٹ پھوٹ کر نکل رہا تھا چنانچہ سب لوگوں نے اس سے وضو کیا اور پیا بھی۔ میں نے اس کی پرواہ کئے بغیر کہ پیسٹ میں کتنا پانی جا رہا ہے خوب پانی پیا کیونکہ مجھے معلوم ہو گیا تھا کہ برکت کا پانی ہے۔ میں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے پوچھا آپ لوگ اس وقت کتنی تعداد میں تھے؟ بتلایا کہ ایک ہزار چار سو۔ اس روایت کی متابعت عمرو نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے کی ہے اور حسین اور عمرو بن مروہ نے سالم سے بیان کیا اور ان سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے کہ صاحبہ کی اس وقت تعداد پندرہ سو تھی۔ اس کی متابعت سعید بن مسیب نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے کی ہے۔

أَبِي الْجَفَرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا هَذَا الْحَدِيثُ قَالَ: فَقَدْ رَأَيْتُنِي مَعَ النَّبِيِّ ﷺ وَلَقَدْ حَضَرَتِ الْعَصْرُ وَلَيْسَ مَعَنَا ماءٌ غَيْرُ فُضْلَةٍ فَجُعِلَ فِي إِنَاءٍ فَلَيْسَ النَّبِيُّ ﷺ بِهِ فَأَذْخَلَ يَدَهُ فِيهِ وَفَرَّجَ أَصَابِعَهُ، ثُمَّ قَالَ : ((حَسَنٌ عَلَى أَهْلِ الْوَضُوءِ الْبَرَكَةُ مِنَ الْأَنْوَافِ)). فَلَقَدْ رَأَيْتُ الْمَاءَ يَتَجَرَّرُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِهِ فَتَوَضَّأَ النَّاسُ وَشَرَبُوا. فَجَعَلْتُ لَا آتُوا مَا جَعَلْتُ فِي بَطْنِي مِنْهُ فَعَلِمْتُ أَنَّهُ بَرَكَةً. قُلْتُ لِجَابِرٍ : كَمْ كُنْتُمْ يَوْمَئِذٍ؟ قَالَ أَلْفًا وَأَرْبعمائةً. تَابَعَهُ عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ عَنْ جَابِرٍ وَقَالَ حُصَيْنٌ وَعَمْرُو بْنُ مُرَّةَ عَنْ سَالِمٍ عَنْ جَابِرٍ خَمْسٌ عَشْرَةً مَائَةً وَتَابَعَهُ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيْبٍ عَنْ جَابِرٍ. [راجح: ۳۵۷۶]

**لشنیخ** اس حدیث سے متبرک پانی پینا ثابت ہوا۔ مجھہ نبوی کی برکت سے یہ پانی اس قدر بدھا کہ پندرہ سو اصحاب کرام کو سیراب کر گیا۔ اور حسین کی روایت کو حضرت امام بخاری رضی اللہ عنہ میں اور عمرو بن مروہ کی روایت کو مسلم اور امام احمد بن حبلن نے وصل کیا۔ قسطلانی نے کہا کہ اس مقام پر صحیح بخاری کے تین ربع ختم ہو گئے اور آخری چوتھا ربع بلقی رہ گیا ہے۔ یا اللہ! جس طرح تو نے یہ تین ربع پورے کرائے ہیں اس چوتھے ربع کو بھی میری قلم سے پورا کرادے تیرے لیے کچھ مشکل نہیں ہے۔ یا اللہ! میری دعا قبول فرمائے اور جن جن بھائیوں نے تیرے پیارے نبی کے کلام کی خدمت کی ہے ان کو دنیا و آخرت میں بے شمار برکتیں عطا فرماؤ ہم سب کو بخش دیجئو۔ آمین یا رب العالمین (رازا)

## ۷۵۔ کتاب المرضی

# کتاب امراض اور ان کے علاج کے بیان

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ  
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

باب بیماری کے کفارہ ہونے کا بیان  
اور اللہ تعالیٰ نے سورہ نساء میں فرمایا  
جو کوئی برا کرے گا اس کو بدلہ ملے گا۔

۱ - باب مَا جَاءَ فِي كَفَارَةِ الْمَرَضِ  
وَقَوْلُ اللّٰهِ تَعَالٰى: (إِنَّمَّا يَعْمَلُ سُوءًا يُجْزَى  
بِهِ) [النساء: ۱۲۳]

**تَسْبِيح** حضرت امام بخاری نے یہ آیت اس مقام پر لا کر گویا محترم کارڈیا ہے جو کہتے ہیں ہر گناہ کے بد لے اگر توبہ نہ کرے تو آخرت کا عذاب لازمی ہے اور اسی آیت سے دلیل لیتے ہیں۔ حضرت امام بخاری نے یہ اشارہ کیا کہ بد لے سے یہ مراد ہو سکتا ہے کہ دنیا ہی میں گناہ کے بد لے بیماری، مصیبت یا تکلیف پہنچ جائے گی تو گناہ کا بد لہ ہو گیا۔ اس صورت میں آخرت کا عذاب ہونا لازمی نہیں ہے۔ حضرت امام احمد بن حنبل اور عبد بن حمید اور حاکم نے بند صحیح روایت کیا ہے کہ جب یہ آیت اتری تو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا اب تو عذاب سے چھپنے کی کوئی شکل نہ رہی۔ آپ نے فرمایا کہ اے ابو بکر! اللہ تبارک و تعالیٰ تجھ پر رحم کرے اور تم ری بخشش کرے کیا تجھ پر بیماری نہیں آتی، تکلیف نہیں آتی، رنج نہیں آتی؟ انسوں نے کہا کیوں نہیں فرمایا کہ بس یہی بد لہ ہے۔

(۵۶۴۰) ہم سے ابوالیمان حکم بن نافع نے بیان کیا، انسوں نے کہا ہم کو شعیب نے خبر دی، ان سے زہری نے بیان کیا، انسوں نے کہا مجھ کو عروہ بن زبیر نے خبر دی اور ان سے بنی کرم میثاقیہ کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ میثاقیہ نے فرمایا جو مصیبت بھی کسی مسلمان کو پہنچتی ہے اللہ تعالیٰ اسے اس کے گناہ کا کفارہ کر دیتا ہے (کسی مسلمان کے) ایک کاشا بھی اگر جسم کے کسی حصہ میں چیز جائے۔

تو وہ بھی اس شخص کے گناہوں کے لیے کفارہ میں جاتا ہے۔

(۵۶۳۱-۳۲) ہم سے عبداللہ بن محمد نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے عبد الملک بن عمرو نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے زہیر بن محمد نے بیان کیا، ان سے محمد بن عمرو بن حلہ نے، ان سے عطاء بن یار نے اور ان سے حضرت ابو سعید خدرا اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا مسلمان جب بھی کسی پریشانی، بیماری، رنج و مال، تکلیف اور غم میں بیٹلا ہو جاتا ہے یہاں تک کہ اگر اسے کوئی کاشا بھی پچھہ جائے تو اللہ تعالیٰ اسے اس کے گناہوں کا لغوارہ بنا دیتا ہے۔

(۵۶۳۳) ہم سے مسدود نے بیان کیا، کہا ہم سے بھی نے بیان کیا، ان سے سفیان نے، ان سے سعد نے، ان سے عبداللہ بن کعب نے اور ان سے ان کے والد نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ مومن کی مثال پودے کی سب سے پہلی نکلی ہوئی ہری شاخ جیسی ہے کہ ہوا سے کبھی جھکا دیتی ہے اور کبھی برابر کردیتی ہے اور منافق کی مثال صنوبر کے درخت جیسی ہے کہ وہ سیدھا ہی کھڑا رہتا ہے اور آخر ایک جھوکے میں کبھی اکھڑھی جاتا ہے۔ اور زکریا نے بیان کیا کہ ہم سے سعد نے بیان کیا، ان سے ابن کعب نے بیان کیا، ان سے ان کے والد ماجد محترم المقام کعب بن الحوش نے نبی کریم ﷺ سے بھی بیان کیا۔

(۵۶۳۴) ہم سے ابراہیم بن منذر نے بیان کیا، کہا کہ مجھ سے محمد بن فلیخ نے بیان کیا، کہا کہ مجھ سے میرے والد نے بیان کیا، ان سے بنی عامر بن لوی کے ایک مرد بلال بن علی نے، ان سے عطاء بن یار نے اور ان سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مومن کی مثال پودے کی پہلی نکلی ہوئی ہری شاخ جیسی ہے کہ جب بھی ہوا چلتی ہے اسے جھکا دیتی ہے پھر وہ سیدھا ہو کر مصیبت برداشت کرنے میں کامیاب ہو جاتا ہے اور بد کار کی مثال صنوبر کے درخت جیسی ہے کہ سخت ہوتا ہے اور سیدھا کھڑا رہتا ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ جب چاہتا ہے اسے اکھاڑ کر پھینک دیتا ہے۔

۵۶۴۱ - حدثنا عبد الله بن محمدٌ حدثنا عبدُ الْمَلِكِ بنُ عَمْرٍو، حدثنا زهيرٌ بنُ محمدٍ عنْ محمدٍ بنِ عَمْرٍو بْنُ حَلْحَلَةَ، عنْ عَطَاءَ بْنِ يَسَارٍ، عنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَا يُصِيبُ الْمُسْلِمَ مِنْ نَصْبٍ وَلَا وَصْبٍ وَلَا هَمٌّ وَلَا حَزْنٌ وَلَا أَذْى وَلَا غَمٌّ حَتَّى الشُّوْكَةَ يُشَاكُهَا إِلَّا كَفَرَ اللَّهُ بِهَا مِنْ خَطَايَاهُ)).

۵۶۴۳ - حدثنا مسددٌ حدثنا يحيى عن سفيان عن سعدٍ عن عبد الله بن كعبٍ عن أبيه عن النبي ﷺ قَالَ: ((مَثَلُ الْمُؤْمِنِ كَالْخَاتَمَةِ مِنَ الزَّرْعِ تُفَيَّهَا الرَّيْحُ مَرَّةً وَتَغْدِلُهَا مَرَّةً، وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ كَالْأَرْزَةِ لَا تَرَالُ حَتَّى يَكُونَ انْجِعَافُهَا مَرَّةً وَاجْدَهُ)) وَقَالَ زَكَرِيَاً حَدَثَنِي سَعْدٌ حَدَثَنِي ابْنُ كَعْبٍ عن أبيه كعبٍ عن النبي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۵۶۴۴ - حدثنا إبراهيم بن المنذرٌ قَالَ حدثني محمدٌ بنُ فُلَيْحٍ قَالَ حدثني أبي عن هلالٍ بنِ عليٍّ مِنْ بَنِي عَامِرٍ بْنِ لُؤْيٍ عن عطاءَ بْنِ يَسَارٍ عنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَثَلُ الْمُؤْمِنِ كَمَثَلِ الْخَاتَمَةِ مِنَ الزَّرْعِ مِنْ حَيْثُ أَتَهَا الرَّيْحُ كَفَّأَهَا فَإِذَا اغْتَدَلَتْ تَكَفَّأُ بِالْبَلَاءِ، وَالْفَاجِرُ كَالْأَرْزَةِ صَمَاءً مُعْتَدِلَةً حَتَّى يَقْصِمَهَا اللَّهُ إِذَا شَاءَ)).

(۵۶۳۵) ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا، کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی، انہیں محمد بن عبداللہ بن عبد الرحمن بن ابی صعصعہ نے، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے سعید بن یسار ابو الحباب سے سنایا، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ جس کے ساتھ خیرو بھلانی کرنا چاہتا ہے اسے بیماری کی تکالیف اور دیگر مصیبتوں میں بٹلا کر دیتا ہے۔

**لئے** ان جملہ احادیث کے لانے کا مقصد یہ ہے کہ مسلمان پر طرح طرح کی تکالیف اور تکثرات آتی ہی رہتی ہیں لیکن وہ صبر کر کے جھیلتا ہے تاکہ کوئی کلمہ زبان سے نہیں نکالتا گو کتنی ہی تکلیف ہو مگر صبر و شکر کو نہیں چھوڑتا، ان سب سے اس کے لئے معاف ہوتے رہتے ہیں اور درجات بڑھتے رہتے ہیں گویا یہ سب آیت «مَنْ يَقْتَلِ مُؤْمِنًا بِعِزْمِهِ» (النساء: ۱۰)۔

### باب بیماری کی سختی (کوئی چیز نہیں ہے)

(۵۶۳۶) ہم سے قیصہ نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے سفیان بن عین بیان کیا، ان سے اعمش نے (دوسری سند) اور حضرت امام بخاری نے کہا کہ مجھ سے بشر بن محمد نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم کو عبداللہ نے خبر دی، کہا ہم کو شعبہ نے خبر دی، انہیں اعمش نے، انہیں ابو واکل نے، انہیں مسروق نے اور ان سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں نے (مرض وفات کی تکلیف) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ اور کسی میں نہیں دیکھی۔

آپ کو اس قدر شدید بخار تھا کہ چادر مبارک بھی بہت سخت گرم ہو گئی تھی، پار بار غشی طاری ہوتی اور آپ بے ہوش ہو کر ہوش میں ہو جاتے پھر غشی طاری ہو جاتی اور بوقت ہوش زبان مبارک سے یہ الفاظ نکلتے اللهم الحقی بالرفق الاعلیٰ صلی اللہ علیہ وسلم۔

(۵۶۳۷) ہم سے محمد بن یوسف نے بیان کیا، کہا ہم سے سفیان ثوری نے بیان کیا، ان سے اعمش نے، ان سے ابراہیم تیسی نے، ان سے حارث بن سوید نے اور ان سے عبداللہ بن سعید وہیش نے کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آپ کے مرض کے زمانہ میں حاضر ہوا آنحضرت ﷺ اس وقت بڑے تیز بخار میں تھے۔ میں نے عرض کیا آنحضرت ﷺ کو بڑا تیز بخار ہے۔ میں نے یہ بھی کہا کہ یہ بخار آنحضرت ﷺ کو اس لیے اتنا تیز ہے کہ آپ کا ثواب بھی دو گناہ ہے

۵۶۴۵ - حدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ مُحَمَّدٍ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي صَعْصَعَةَ أَنَّهُ قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ يَسَارٍ أَبَا الْحَبَابِ يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: (مَنْ يُرِدِ اللَّهُ بِهِ خَيْرًا يُصْبِطُ مِنْهُ).

**لئے** کے جھیلتا ہے تاکہ کوئی کلمہ زبان سے نہیں نکالتا گو کتنی ہی تکلیف ہو مگر صبر و شکر کو نہیں چھوڑتا، ان سب سے اس کے لئے معاف ہوتے رہتے ہیں اور درجات بڑھتے رہتے ہیں گویا یہ سب آیت «مَنْ يَقْتَلِ مُؤْمِنًا بِعِزْمِهِ» (النساء: ۱۰)۔

### ۲- باب شدَّةُ الْمَرَضِ

۵۶۴۶ - حدَّثَنَا قَيْصَرَةً حَدَّثَنَا سُفِيَّاً عَنِ الأَعْمَشِ حَوْلَ حَدَّثَنِي بِشْرٌ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا شَعْبَةً عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي وَاتِّيلٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: مَا رَأَيْتُ أَحَدًا أَشَدَّ عَلَيْهِ الْوَاجْعَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ.

۵۶۴۷ - حدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفِيَّاً عَنِ الأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ الشَّيْمِيِّ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فِي مَرَضِهِ وَهُوَ يُوعَلُ وَعَكَ شَدِيدًا وَقُلْتَ: إِنَّكَ لَتُوعَلُ وَعَكَ شَدِيدًا، قُلْتَ: إِنَّ ذَكَرَ بَأْنَ لَكَ أَجْرَيْنِ قَالَ: ((أَجْلٌ مَا مُسْلِمٌ يَصْبِيَهُ

آپ نے فرمایا کہ ہاں جو مسلمان کسی بھی تکلیف میں گرفتار ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس کے گناہ اس طرح جھاڑ دیتا ہے جیسے درخت کے پتے جھوڑ جاتے ہیں۔

أَذْى إِلَّا حَاتُ اللَّهُ عَنْ خَطَايَاةِ كَمَا  
تَحَاتُ وَرَقُ الشَّجَرِ)).

[اطرافہ فی : ۵۶۴۸، ۵۶۶۰، ۵۶۶۱، ۵۶۶۷]

اور نیک لوگوں کے درجات بلند ہوتے ہیں اللہ پاک مجھ کو اور جملہ قارئین بخاری شریف کو بوقت نزع آسمانی عطا کرے اور خاتم بالخیر نصیب ہو۔ یا اللہ میری بھی یہی دعا ہے رب توفی مسلماً والحقی بالصالحين امین اللهم الحقی بالرفیق الاعلیٰ برحمتك یا الرحمہم الرحمین۔

باب بلاوں میں سب سے زیادہ سخت آزمائش انبیاء کی ہوتی ہے اس کے بعد درجہ بد رجہ دوسرا سے بندگان خدا کی ہوتی رہتی ہے۔

۳- باب أَبْشِدُ النَّاسَ بِلَاءَ الْأَنْبِيَاءِ ثُمَّ  
الْأَوَّلُ فَالْأَوَّلُ

(۵۶۳۸) ہم سے عبدالان نے بیان کیا، ان سے ابو حمزہ نے بیان کیا، ان سے اعمش نے، ان سے ابراہیم تیسی نے، ان سے حارث بن سوید نے اور ان سے حضرت عبد اللہ بن مسعود بن عثیمین نے بیان کیا کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ کو شدید بخار تھا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ؟ آپ کو بست تیز بخار ہے آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہاں مجھے تھا ایسا بخار ہوتا ہے جتنا تم میں کے دو آدمی کو ہوتا ہے میں نے عرض کیا یہ اس لیے کہ آنحضرت ﷺ کا ثواب بھی دو گناہ ہے؟ فرمایا کہ ہاں یہی بات ہے، مسلمان کو جو بھی تکلیف پہنچتی ہے کافی ہو یا اس سے زیادہ تکلیف دینے والی کوئی چیز تو جیسے درخت اپنے پتوں کو گرتا ہے اسی طرح اللہ پاک اس تکلیف کو اس کے گناہوں کا کفارہ پہنچاتا ہے۔

۵۶۴۸ - حدَثَنَا عبدَانٌ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ  
عَنِ الأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التِّسْمِيِّ عَنِ  
الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ عَنْ عَنْ اللَّهِ قَالَ  
دَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُوعِظُ  
فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّكَ تُوعِلُكُ وَعَنْكَ  
شَدِيدًا قَالَ: ((أَجَلْ إِنِّي أَوْعِلُكُ كَمَا  
يُوعِلُكُ رَجُلَانِ مِنْكُمْ)) فَقُلْتُ: ذَلِكَ بِأَنَّ  
لَكَ أَخْرِيَنِ، قَالَ: ((أَجَلْ ذَلِكَ كَذِيلَكَ مَا  
مِنْ مُسْلِمٍ يُصِيبُهُ أَذْى شَوْكَةٍ فَمَا فَوْقَهَا  
إِلَّا كَفَرَ اللَّهُ بِهَا سَيِّنَاتِهِ كَمَا تَحْطُ  
الشَّجَرَةُ وَرَهْفَهَا)). [راجع: ۵۶۴۷]

**لشیخ** باب کا مطلب اس طرح پر نکلا کہ اور بیغروں کو آنحضرت ﷺ پر قیاس کیا اور جب بیغروں پر بوجہ ازدواج قرب الہی کے مصائب زیادہ ہوئے تو اولیاء اللہ میں بھی یہی نسبت رہے گی جتنا قرب الہی زیادہ ہو گا تکالیف و مصائب زیادہ آئیں گی حضرت امام بخاری کا یہ قائم کردہ ترجمہ خود ایک حدیث ہے جسے داری نے نکلا ہے حافظ صاحب فرماتے ہیں وہی هذه الاحادیث بشارة عظيمة لکل مومن لان الادمی لا ینفك غالباً من الم بسبب مرض او هم اونحو ذالک مماذکر یعنی ان احادیث میں مومنوں کے لیے بڑی بشارت میں اس لیے کہ تکالیف و مصائب اور امراض دنیا میں اہل ایمان کو پختختے رہتے ہیں مگر اللہ پاک ان سب پر ان کو اجر و ثواب اور درجات عالیہ عطا کرتا ہے۔ راقم الحروف محمد اوزد راز کی زندگی بھی پیشتر آلام و تکرات میں ہی گزری ہے اور امید قوی ہے کہ ان سب

کا جر کفارہ ذنوب ہو گا و کذا ارجو من رحمة ربی آمين۔

### باب بیمار کی مزاج پر سی کا واجب ہونا

(۵۶۳۹) ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا، کہا ہم سے ابو عوانہ نے بیان کیا، ان سے منصور نے، ان سے ابو دائل نے اور ان سے حضرت ابو موسیٰ اشعریؑ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بھوکے کو کھانا کھلاؤ اور مریض کی عیادت یعنی مزاج پر سی کرو اور قیدی کو چھڑاؤ۔

:

(۵۶۵۰) ہم سے حفص بن عمر نے بیان کیا، کہا ہم سے شعبہ نے بیان کیا، کہا کہ مجھے اشعش بن سلیم نے خبر دی، کہا کہ میں نے معاویہ بن سعید بن مقرن سے سنا، ان سے حضرت براء بن عازبؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں سات باتوں کا حکم دیا تھا اور سات باتوں سے منع فرمایا تھا۔ ہمیں آنحضرت ﷺ نے سونے کی انگوٹھی، ریشم، دبیا، استبرق (ریشمی کپڑے) پہننے سے اور قسی اور میسرہ (ریشمی) کپڑوں کی دیگر جملہ قسمیں پہننے سے منع فرمایا تھا اور آپؐ نے ہمیں یہ حکم دیا تھا کہ ہم جنازہ کے پیچھے چلیں، مریض کی مزاج پر سی کریں اور سلام کو پھیلائیں۔

### ۴- باب وُجُوبِ عِيَادَةِ الْمَرِيضِ

(۵۶۴۹) - حدَّثَنَا فَقِيهَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ مُنْصُورٍ عَنْ أَبِيهِ وَأَتَلِ عَنْ أَبِيهِ مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((أَطْعِمُوا الْجَانِعَ وَغُودُوا الْمَرِيضَ وَفَكُوا الْغَانِيَ)). [راجع: ۳۰۴۶]

یہ مسلمانوں کے دوسرے مسلمانوں پر نیات اہم اور بہت ہی بڑے حقوق ہیں جن کی ادائیگی واجب و لازمی ہے۔

(۵۶۵۰) - حدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عَمْرٍ حَدَّثَنَا شَعْبَةَ قَالَ : أَخْبَرَنِي أَشْعَثُ بْنُ سَلَيْمَ قَالَ سَمِعْتُ مَعَاوِيَةَ بْنَ سُوَيْدَ بْنِ مَقْرَنٍ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : أَمْرَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِسَبِيعٍ، وَنَهَانَا عَنْ سَبِيعٍ، نَهَانَا عَنْ خَاتَمِ الْذَّهَبِ، وَلِبْسِ الْحَرِيرِ، وَالدَّيْنَاجِ، وَالإِسْتَرْقِ، وَعَنِ الْقَسْيِ وَالْمَيْنَرَةِ، وَأَمْرَنَا أَنْ تَبْيَعَ الْجَنَاثَرَ وَتَغُودَ الْمَرِيضَ وَتُفْشِيَ السَّلَامَ.

[راجع: ۱۲۳۹]

**لِهَمَّةِ** اس روایت میں راوی نے بہت سی باتیں جھوڑ دی ہیں ساتویں بات جو منع ہے وہ چاندی کے برتن میں کھانا اور پینا مراد ہے۔ مریض کی مزاج پر سی کرنا بہت بڑا کاررواب ہے جیسا کہ مسلم میں ہے۔ ان المسلم اذا اعاد اخاه المسلم لم ينزل في خرفة الجنة مسلم جب اپنے بھائی مسلمان کی عیادت کرتا ہے اس اثناء میں وہ ہیشہ گویا جنت کے ہاغوں کی سیر کر رہا اور وہاں میوے کھارہا ہے۔ وفقاً للله لما يحب ويرضى آمين۔

### ۵- باب عِيَادَةِ الْمُفْمَمِ عَلَيْهِ

(۵۶۵۱) - حدَّثَنَا عَنْدُ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبْنِ الْمُنْكَدِيرِ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَنْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ : مَرِضَتْ مَرْضًا فَأَتَانِي النَّبِيُّ ﷺ يَعْوَدُنِي

### باب بے ہوش کی عیادت کرنا

(۵۶۵۰) ہم سے عبد اللہ بن محمد نے بیان کیا، کہا ہم سے سفیان نے بیان کیا، ان سے ابن المکدر نے، انہوں نے حضرت جابر بن عبد اللہ سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ میں ایک مرتبہ بیمار پڑا تو نبی کرم ﷺ اور حضرت ابو بکر صدیقؓ نے پیدل میری عیادت کو تشریف لائے ان

بزرگوں نے دیکھا کہ مجھ پر بے ہوشی غالب ہے۔ چنانچہ آنحضرت ﷺ نے وضو کیا اور اپنے وضو کا پانی مجھ پر چھڑکا، اس سے مجھے ہوش ہوا تو میں نے دیکھا کہ حضور اکرم ﷺ نے تشریف رکھتے ہیں۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ؟ میں اپنے مال میں کیا کروں کس طرح اس کا فیصلہ کروں؟ آنحضرت ﷺ نے مجھے کوئی جواب نہیں دیا۔ یہاں تک کہ میراث کی آیت نازل ہوئی۔

وَأَبْرَ بَكْرٍ وَهُمَا مَا شِيَانَ فَوَجَدَانِي أَغْمَى  
عَلَيَ فَتَرَضَ النَّبِيُّ ﷺ ثُمَّ صَبَّ وَضُوءَهُ  
عَلَيَ فَاقْفَتَ فَإِذَا النَّبِيُّ ﷺ قَلَّتْ: يَا  
رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ أَصْنَعُ فِي مَالِي؟ كَيْفَ  
أَفْضِي فِي مَالِي؟ فَلَمْ يُحِسْنِي بِشَيْءٍ حَتَّى  
نَرَلَتْ آيَةُ الْمِيرَاثِ۔ [راجع۔ ۱۹۴]

یعنی ﴿يُؤْصِنُكُمُ اللَّهُ فِي أَوْلَادِكُم﴾ (النساء: ۱۱) یہ آیت اتری جس نے اولاد کے حقوق متعین کر دیے اور کسی کو اس بارے میں پوچھنے کی ضرورت نہیں رہی، کوتایہ کرنے والوں کی ذمہ داری خود ان پر ہے۔

## باب ریاح رک جانے سے جسے مرگی کاعارضہ ہواں کی

### فضیلت کا بیان

## ۶- باب فَضْلٍ مَنْ يُصْرَعُ

### من الرِّيحِ

**لَشَرِحِ** حافظ صاحب فرماتے ہیں اجباس الریح قدیکون سبیا للصرع وہی علة تمنع الاعضاء الرئیسه من الفعالها ممعنا غیر نام یعنی مرگی کبھی ریاح کے رک جانے سے ہوتی ہے اور یہ ایسی بیماری ہے کہ اعضاء رئیسہ کو ان کے کام سے بالکل روک دیتی ہے، اسی لیے اس میں آدمی اکثر بے ہوش ہو جاتا ہے بعض دفعہ دماغ میں روی بخارات چڑھ کر اسے متاثر کر دیتے ہیں کبھی یہ بیماری جنات اور نفوس خبیث کے عمل سے ہی وجود میں آجائی ہے۔ (فتح الباری)

(۵۶۵۲) ہم سے مدد نے بیان کیا، کما ہم سے تیجی بن ابی کثیر نے بیان کیا، ان سے عمران ابو بکر نے بیان کیا، ان سے عطاء بن ابی ریاح نے بیان کیا، کما کہ مجھ سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا، تمیں میں ایک جتنی عورت کونہ دکھادوں؟ میں نے عرض کیا کہ ضرور دکھائیں، کما کہ ایک سیاہ عورت نبی کریم ﷺ کی خدمت میں آئی اور کما کہ مجھے مرگی آتی ہے اور اس کی وجہ سے میرا ستر کھل جاتا ہے۔ میرے لیے اللہ تعالیٰ سے دعا کر دیجئے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا اگر تو چاہے تو صبر کر جھے جنت ملے گی اور اگر چاہے تو میں تیرے لیے اللہ سے اس مرض سے نجات کی دعا کر دوں۔ اس نے عرض کیا کہ میں صبر کروں گی پھر اس نے عرض کیا کہ مرگی کے وقت میرا ستر کھل جاتا ہے۔ آنحضرت ﷺ نے اللہ تعالیٰ سے اس کی دعا کر دیں کہ ستر نہ کھلا کرے۔ آنحضرت ﷺ نے اس کے لیے دعا فرمائی۔

(۵۶۵۳) حدثنا مسدد، حدثنا يحيى عن عمران أبي بكر قال: حدثني عطاء بن أبي رياح قال: قال لي ابن عباس: ألا أرىك امرأة من أهل الجنة؟ قلت بل! قال: هذه المرأة السوداء أتت النبي صلى الله عليه وسلم فقالت: إني أصرع وإنني أتكشف فاذع الله لي قال: ((إن شئت صبرت ولك الجنة، وإن شئت دعوت الله أن يعافيك)) فقالت: أصبر، فقالت: إني أتكشف فاذع الله لي ألا أتكشف، فدعها لها.

بزار کی روایت میں یوں ہے کہ وہ عورت کئے گئی میں شیطان خبیث سے ڈرتی ہوں کہیں مجھ کو نگاہ نہ کرے۔ آپ نے

فرمایا کہ تجھ کو یہ ذر ہو تو کعبے کے پردے کو آن کر پکڑ لیا کر۔ وہ جب ڈرتی تو کعبے کے پردے سے لٹک جاتی گرگیہ لاعلاج رہی۔ امام ابن تیمیہ نے کہا ہے کہ جب پچھیں سال کی عمر میں مرگی کا عارضہ ہو تو وہ لاعلاج ہو جاتی ہے۔ مولانا عبدالمحیٰ مرحوم فرنگی محلی جو مشور عالم ہیں بخارضہ مرگی ۳۵ سال کی عمر میں انتقال فرمائے۔ رحمہ اللہ (وحیدی)

حافظ صاحب فرماتے ہیں وفیہ دلیل علی جواز ترك التداوین وفيه ان علاج الامراض كلها بالدعاء والالتجاء الى الله وانصح وانفع من العلاج بالعاقفیر وان تاثير ذالك وانفعال البدن عنه اعظم من تاثير الادوية البدنية الخافرة (فتح الباری) یعنی اس حدیث میں اس امر پر بھی دلیل ہے کہ دواؤں سے علاج ترك کر دینا بھی جائز ہے اور یہ کہ تمام بیماریوں کا علاج دعاوں سے اور اللہ کی طرف رجوع کرنا ادویات سے زیادہ نفع بخش علاج ہے اور بدن ادویات سے زیادہ دعاوں کا اثر قبول کرتا ہے اور اس میں شک و شہ کی کوئی بات ہی نہیں ہے۔ اس لیے دعائیں مومن کا آخری تھیار ہیں۔ یا اللہ! بصیر قلب دعا ہے کہ مجھ کو جملہ امراض قلبی و قلی سے شفائے کاملہ عطا فراہم آئیں ثم آئیں۔

ہم سے محمد بن مکدر نے بیان کیا، کہا ہم کو مخلد بن یزید نے خبر دی، انہیں ابن جریح نے، کہا مجھ کو عطاء بن ابی رباح نے خبر دی کہ انہوں نے حضرت ام زفر بنتیں ان لمبی اور سیاہ خاتون کو کعبہ کے پرده پر دیکھا۔ (حدیث بالامیں اس کا ذکر ہے)

### باب اس کا ثواب جس کی بینائی جاتی رہے

(۵۶۵۳) ہم سے عبد اللہ بن یوسف تیسی نے بیان کیا، کہا ہم سے لیث بن سعد نے بیان کیا، کہا کہ مجھ سے یزید بن عبد اللہ بن ہاد نے بیان کیا، ان سے مطلب بن عبد اللہ بن جذب کے غلام عمرو نے اور ان سے حضرت انس بن مالک بنثیل نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ بنثیل سے سن، آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ جب میں اپنے کسی بندہ کو اس کے دو محظوظ اعضاء (آنکھوں) کے بارے میں آزماتا ہوں (یعنی تباہی کر دیتا ہوں) اور وہ اس پر صبر کرتا ہے تو اس کے بدلتے میں اسے جنت دیتا ہوں۔

باب عورتیں مردوں کی بیماری میں پوچھنے کے لیے جاسکتی ہیں۔ حضرت ام الدرواء یعنی انتخاب مسجد والوں میں سے ایک انصاری کی عیادت کو آئی تھیں۔

یہ حضرت ابو درداء ہاشم کی بیوی تھیں جو مسجد بنوی میں اپنے خلوند کی مراج پری کے لیے حاضر ہوئی تھیں۔ یہ ام درداء یعنی انتخاب کے نام سے موسم تھیں۔ باب کام ابودرد قبلہ اسلم سے ہیں یہی ہاشم تبع سنت عالیہ فاضلہ خاتون تھیں۔ ان کا انتقال حضرت ابو درداء ہاشم سے دو سال پہلے ملک شام میں بعد خلافت عثمان بن عثمان ہو گیا تھا۔

حدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا مُحْمَدًةَ عَنِ ابْنِ حُرَيْجٍ، أَخْبَرَنِي عَطَاءُ أَنَّهُ رَأَى أُمَّ رَفَرَ تِلْكَ اُمْرَأَةً طَوِيلَةً سَوْدَاءً عَنْ سِرْكَبَةِ الْكَعْبَةِ.

### ۷- باب فضل من ذهب بصارة

۵۶۵۳ - حدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، حدَّثَنَا الْلَّذِي قَالَ: حدَّثَنِي ابْنُ الْهَادِ عَنْ عَمْرُو مَوْلَى الْمُطَلِّبِ عَنْ أَنَّسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَعَفَتِ النَّبِيُّ ﷺ يَقُولُ: إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى قَالَ: ((إِذَا ابْتَلَيْتَ عَبْدِي بِحَسِينَيْهِ فَصَبِرْ عَوْضَتْهُ مِنْهُمَا الْجَنَّةُ)) تَبَرَّدَ عَيْنَيْهِ تَابَعَهُ أَشْعَثُ بْنُ جَابِرٍ وَأَبْو ظَلَالِ عَنْ أَنَّسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ .

۸- باب عيادة النساء الرجال  
وَعَادَتْ أُمُّ الدَّرَذَاءِ رَجْلًا مِنْ أَهْلِ الْمَسْجِدِ مِنَ الْأَنْصَارِ

(۵۶۵۳) ہم سے قتبہ نے بیان کیا، ان سے امام مالک نے، ان سے ہشام بن عروہ نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ بنت ابی ذئب نے بیان کیا کہ جب رسول اللہ ﷺ بھارت کے مدینہ تشریف لائے تو ابو بکر بن اشود اور بلاں بن اشود کو بخار ہو گیا۔ بیان کیا کہ پھر میں ان کے پاس (عیادت کے لیے) اُنی اور پوچھا، محترم والد بزرگوار آپ کا مزار کیسا ہے؟ بلاں بن اشود سے بھی پوچھا کہ آپ کا کیا حال ہے؟ بیان کیا کہ جب حضرت ابو بکر بن اشود کو بخار ہوا تو وہ یہ شعر پڑھا کرتے تھے ”ہر شخص اپنے گھروالوں میں صبح کرتا ہے اور رومت اس کے تھے سے بھی زیادہ قریب ہے۔“ اور بلاں بن اشود کو جب افاقہ ہوتا تو یہ شعر پڑھتے تھے ”کاش مجھے معلوم ہوتا کہ کیا میں پھر ایک رات وادی میں گزار سکوں گا اور میرے چاروں طرف اذخر اور حلیل (مکہ مکرمہ کی گھاس) کے جنگل ہوں گے اور کیا میں کبھی مجده (مکہ سے چند میل کے فاصلہ پر ایک بازار) کے پانی پر اتروں گا اور کیا پھر کبھی شامہ اور طفیل (مکہ کے قریب دو پہاڑوں) کو میں اپنے سامنے دیکھ سکوں گا۔“ حضرت عائشہ بنت ابی ذئب نے بیان کیا کہ پھر میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور آپ کو اس کی اطلاع دی آپ نے دعا فرمائی کہ اے اللہ! ہمارے دل میں مدینہ کی محبت بھی اتنی ہی کر دے جتنی مکہ کی محبت ہے بلکہ اس سے بھی زیادہ اور اس کی آب و ہوا کو ہمارے موافق کر دے اور ہمارے لیے اس کے مد اور صاف میں برکت عطا فرماء اللہ اس کا بخار کہیں اور جگہ منتقل کر دے اسے مقام جحفہ میں پہنچ دے۔

**لشیخ** حضرت بلاں بن رباح بن اشود مشهور بزرگ حضرت ابو بکر صدیق بن اشود کے آزاد کردہ ہیں۔ اسلام قبول کرنے پر ان کو مال کہ نے بے حد دکھ دیا۔ امیہ بن خلف ان کا آقا بہت ہی زیادہ ستاتھا اللہ کی شان یہی امیہ ملعون جنگ بدرا میں حضرت بلاں بن اشود کے ہاتھوں قتل ہوا۔ آخری زمانہ میں ملک شام میں مقیم ہو گئے تھے اور میں سنہ ۲۳۰ھ میں دشمن یا حلب میں انقلاب فربیا، رضی اللہ عنہ وارضہ۔

### باب بکوں کی عیادت بھی جائز ہے

(۵۶۵۵) ہم سے حاجج بن منہاں نے بیان کیا، کہا ہم سے شعبہ نے بیان کیا، کہا کہ مجھے عاصم نے خبر دی، کہا کہ میں نے ابو عثمان سے نا

۵۶۵۴ - حدثنا قتيبة عن مالك عن هشام بن عمروة عن أبيه عن عائشة أنها قالت لما قيل رسول الله ﷺ أمن المدينة وعلق أبو بكر وبلال رضي الله عنهما قالت فدخلت عليهما فلت: يا أبا كييف تجددك ويا بلال كيف تجددك؟ قالت وكان أبو بكر إذا أخذته الخمي يقول:

كل افرء مسيح في أهله والموت أذنى من شراك نغليه وكان بلال إذا أفلعت عنه يقول: إلا ليت شعري هل أبىتن ليلة بواد وحوالي إدخر وجليل وهل أردن يوما مياه مجنة وهل تبذرن لي شامة وطفيل قالت عائشة: فجئت إلى رسول الله ﷺ فأخبرته فقال: ((اللهم حبب إلينا المدينة كحبنا مكة أو أشد اللهم وصحيها وبارك لنا في مدها وصاعها وأنقل حمامها فاجعلها بالجنة)). [راجع: ۱۸۸۹]

**لشیخ** حضرت بلاں بن رباح بن اشود مشهور بزرگ حضرت ابو بکر صدیق بن اشود کے آزاد کردہ ہیں۔ اسلام قبول کرنے پر ان کو مال کہ نے بے حد دکھ دیا۔ امیہ بن خلف ان کا آقا بہت ہی زیادہ ستاتھا اللہ کی شان یہی امیہ ملعون جنگ بدرا میں حضرت بلاں بن اشود کے ہاتھوں قتل ہوا۔ آخری زمانہ میں ملک شام میں مقیم ہو گئے تھے اور میں سنہ ۲۳۰ھ میں دشمن یا حلب میں انقلاب فربیا، رضی اللہ عنہ وارضہ۔

### ۹- باب عِيَادَةِ الصَّيْبَانِ

۵۶۵۵ - حدثنا حجاج بن منہاں، حدثنا شعبة قال: أخبرني عاصم قال:

اور انہوں نے اسلام بن زید رضی اللہ عنہ کے ساتھ حضرت سعد بن عبادہ کی ایک صاحبزادی (حضرت زینب رضی اللہ عنہا) نے آپ کو کہلوا بھیجا۔ اس وقت حضور اکرم ﷺ کے ساتھ حضرت سعد بن عبادہ اور ہمارا خیال ہے کہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ تھے کہ میری پنجی بستر مرگ پر پڑی ہے اس لیے آخر پر حضرت ﷺ ہمارے یہاں تشریف لا میں۔ آخر پر حضرت ﷺ نے انہیں سلام کہلوایا اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کو اختیار ہے جو چاہے دے اور جو چاہے لے لے ہر چیز اس کے یہاں مستحب و معلوم ہے۔ اس لیے اللہ سے اس مصیبت پر اجر کی امیدوار رہو اور صبر کرو۔ صاحبزادی نے پھر دوبارہ قسم دے کر ایک آدمی بلانے کو بھیجا۔ چنانچہ آپ کھڑے ہوئے اور ہم بھی آپ کے ساتھ کھڑے ہو گئے پھر بھی آخر پر حضرت ﷺ کی گود میں اٹھا کر رکھی گئی اور وہ جاہنی کے عالم میں پریشان تھی۔ آپ کی آنکھوں میں آنسو آگئے۔ اس پر حضرت سعد بن عبادہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ (ﷺ)! یہ کیا ہے؟ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا یہ رحمت ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے جس کے دل میں چاہتا ہے رکھتا ہے اور اللہ تعالیٰ بھی اپنے انہیں بندوں پر رحم کرتا ہے جو خود بھی رحم کرنے والے ہوتے ہیں۔

**لئے بیخ** حدیث اس باب میں مطابقت ظاہر ہے آخر پر حضرت زینب رضی اللہ عنہ کی عیادت کو تشریف لے گئے جو جاہنی کے عالم میں تھی ہے دیکھ کر آپ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے اور ان کو آپ نے رحم سے تعبیر فرمایا۔

### باب گاؤں میں رہنے والوں کی عیادت کے لیے جانا

(۵۶۵۶) ہم سے معلیٰ بن اسد نے بیان کیا، کہا ہم سے عبدالعزیز بن عمار نے بیان کیا، کہا ہم سے خالد نے بیان کیا، ان سے عکرمه نے اور ان سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے ساتھ کہا ہے کہ نبی کریم ﷺ ایک دہلاتی کے پاس اس کی عیادت کے لئے تشریف لے گئے۔ راوی نے بیان کیا کہ جب حضور اکرم ﷺ کسی کی عیادت کو تشریف لے جاتے تو مریض سے فرماتے کوئی گفرنگ کی بات نہیں۔ ان شاء اللہ یہ مرض گناہوں سے پاک کرنے والا ہے لیکن اس دہلاتی نے آپ کے ان مبارک کلمات کے جواب میں کہا کہ آپ کہتے ہیں کہ یہ پاک کرنے والا ہے ہرگز

سمعت أبا عثمان عن أسامة بن زيد رضي الله عنهما أن ابنة النبي صلى الله عليه وسلم أرسته إليه وهو مع النبي صلى الله عليه وسلم وسعده وأبي بن كعب نحسب أن ابنتي قد حضرت فأشهدنا فازسل إليها السلام ويقول: ((إن الله ما أخذ وما أغطى وكل شيء عنده مسمى فلتختسب ولتصبر)) فازسلت تقسيم عليه فقام النبي ﷺ وقمنا فرفع الصبي في حجر النبي ﷺ ونفسه تتفقق ففاضت علينا النبي ﷺ فقال له سعدة ما هذا يا رسول الله؟ قال: ((هذه رحمة وصفها الله في قلوب من شاء من عباده ولا يرحم الله من عباده إلا الرحماء)).

[راجع: ۱۲۸۴]

### ۱۰ - باب عيادة الأغرايب

(۵۶۵۶) حدثنا معلى بن أسد حدثنا عبد العزيز بن مختار حدثنا خالد عن عكرمة عن ابن عباس رضي الله عنهما أن النبي ﷺ دخل على أغراي بيته يومئذ قال: وكان النبي ﷺ إذا دخل على مريض يومئذ قال له: ((لا يناس طهورا إن شاء الله تعالى)). قال قلت: طهورا كلام نل هي حمى تفورد - أو تثور - على

نہیں بلکہ یہ بخار ایک بوڑھے پر غالب آگیا ہے اور اسے قبر تک پہنچا کر رہے گا۔ آپ نے فرمایا کہ پھر ایسا ہی ہو گا۔

**لئے** طرف آنحضرت ﷺ کی خوش اخلاقی دیکھئے کہ آپ ایک دیساتی کی عیادت کے لیے تشریف لے گئے اور آپ نے اپنی پاکیزہ دعاؤں سے اسے نوازا۔ حق ہے انکے لعلی خلق عظیم۔

### باب مشرک کی عیادت بھی جائز ہے

(۵۶۵۷) ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا، کہا ہم سے حماد بن زید نے بیان کیا، ان سے ثابت نے اور ان سے حضرت انس بن مالک نے کہ ایک یہودی لڑکا (عبدوس نای) نبی کریم ﷺ کی خدمت کیا کرتا تھا وہ بیمار ہوا تو حضور اکرم ﷺ اس کی مزاج پرسی کے لیے تشریف لائے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اسلام قبول کر لے چنانچہ اس نے اسلام قبول کر لیا اور سعید بن مسیب نے بیان کیا اپنے والد سے کہ جب ابوطالب کی وفات کا وقت قریب ہوا تو آنحضرت ﷺ ان کے پاس مزاج پرسی کے لیے تشریف لے گئے۔

**لئے** دوسری روایت میں یوں ہے کہ اس نے اپنے باپ کی طرف دیکھا باپ نے کہا کہ یہاں ابو القاسم ﷺ جو فمارا ہے ہیں وہ مان لے چنانچہ وہ مسلمان ہو گیا۔ یہ حدیث اور گزر چکی ہے حضرت امام بخاری نے اس باب میں ان احادیث کو لا کریہ ثابت کیا ہے کہ اپنے نوکروں اور غلاموں تک کی اگر وہ بیمار ہوں عیادت کرنا مت ہے۔

باب کوئی شخص کسی مریض کی عیادت کے لیے گیا اور وہیں نماز کا وقت ہو گیا تو وہیں لوگوں کے ساتھ باجماعت نماز ادا کرے

(۵۶۵۸) ہم سے محمد بن شیعی نے بیان کیا، کہا ہم سے سعید بن ابی کثیر نے بیان کیا، کہا ہم سے بشام بن عروہ نے بیان کیا، کہا کہ مجھے میرے والد نے خردی اور انہیں حضرت عائشہؓ نے کہ کچھ صحابہ نبی کریم ﷺ کی آپ کے ایک مرض کے دوران مزاج پرسی کرنے آئے۔ آنحضرت ﷺ نے انہیں بیٹھ کر نماز پڑھائی لیکن صحابہ کثرے ہو کر ہی نماز پڑھ رہے تھے۔ اس لیے آنحضرت ﷺ نے انہیں بیٹھنے کا اشارہ کیا۔ نماز سے فارغ ہونے کے بعد آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ

### ۱۱ - باب عیادۃ المُشْرِک

۵۶۵۷ - حدَثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَوْبَ حَدَّثَنَا حَمَادَ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ, أَنَّ عَلَامًا لَيْهُوَ كَانَ يَخْدُمُ النَّبِيَّ ﷺ فَمَرِضَ فَأَتَاهُ النَّبِيُّ ﷺ يَعْوَذُهُ فَقَالَ ((أَسْلِمْ)) فَأَسْلَمَ. وَقَالَ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَبِّبِ عَنْ أَبِيهِ لَمَّا حَضَرَ أَبُو طَالِبَ جَاءَهُ النَّبِيُّ ﷺ.

[راجح: ۱۳۵۶]

**لئے** دوسری روایت میں یوں ہے کہ اس نے اپنے باپ کی طرف دیکھا باپ نے کہا کہ یہاں ابو القاسم ﷺ جو فمارا ہے ہیں وہ مان لے چنانچہ وہ مسلمان ہو گیا۔ یہ حدیث اور گزر چکی ہے حضرت امام بخاری نے اس باب میں ان احادیث کو لا کریہ ثابت کیا ہے کہ اپنے نوکروں اور غلاموں تک کی اگر وہ بیمار ہوں عیادت کرنا مت ہے۔

### ۱۲ - باب إِذَا عَادَ مَرِيضًا

فَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَصَلَّى بِهِمْ جَمَاعَةً

۵۶۵۸ - حدَثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُشْتَى حَدَّثَنِي يَعْنِي حَدَثَنَا هِشَامٌ, قَالَ : أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ عَلَيْهِ نَاسٌ يَعْوَذُونَهُ فِي مَرَضِهِ فَصَلَّى بِهِمْ جَالِسًا فَجَعَلُوا يُصْلُونَ قِيَاماً فَأَشَارَ إِلَيْهِمْ أَنِ اجْلِسُوا فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ : ((إِنَّ الْإِقَامَةَ لِيُؤْتَمُ بِهِ فَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوا

امام اس لیے ہے کہ اس کی اقتدا کی جائے پس جب وہ رکوع کرے تو تم بھی رکوع کرو، جب وہ سراخھائے تو تم (مقدتی) بھی سراخھاؤ اور اگر وہ بیٹھ کر نماز پڑھے تو تم بھی بیٹھ کر پڑھو۔ ابو عبد اللہ حضرت امام بخاری نے کہا کہ مطابق قول حضرت حمیدی یہ حدیث منسوخ ہے کیونکہ نبی کریم ﷺ نے آخر (مرض الوفات) میں نماز بیٹھ کر پڑھائی اور لوگ آپ کے پیچھے کھڑے ہو کر اقتدا کر رہے تھے۔

وَإِذَا رَأَءَ رَأْفَعُوا وَإِنْ صَلَّى جَالِسًا فَصَلُّوا جَلْوَسًا)). قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ قَالَ الْحَمِيْدِيُّ: هَذَا الْحَدِيْثُ مَسْوُخٌ لَأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آخِرَ مَا صَلَّى فَاعْدُهَا وَالنَّاسُ خَلْفُهُ قِيَامٌ۔

[راجع: ۶۸۸]

**لَشَيْخِي** مرض ہی ان کو باجماعت نماز پڑھائی اور امام کی اقتدا کے تحت بیٹھ کر نماز پڑھنے کا حکم فرمایا گر بعد میں یہ حکم منسوخ ہو گیا جیسا کہ خود امام بخاری نے وضاحت فرمادی ہے باب اور حدیث میں مطابقت ظاہر ہے۔

### باب مریض کے اوپر ہاتھ رکھنا

(۵۶۵۹) ہم سے کلی بن ابراہیم نے بیان کیا، کہا ہم کو جعید بن عبد الرحمن نے خبر دی، ائمہ عائشہ بنت سعد نے کہ ان کے والد (حضرت سعد بن ابی و قاص رض) نے بیان کیا کہ میں میں بست سخت پیار پڑھ گیا تو رسول اللہ ﷺ میری مزاج پرسی کے لیے تشریف لائے۔ میں نے عرض کیا اے اللہ کے نبی! (اگر وفات ہو گئی تو) میں مال چھوڑوں گا اور میرے پاس سوا ایک لڑکی کے اور کوئی وارث نہیں ہے۔ کیا میں اپنے دو تھائی مال کی وصیت کر دوں اور ایک تھائی چھوڑ دوں۔ آخر حضرت رض نے فرمایا کہ نہیں میں نے عرض کیا پھر آدمی کی وصیت کر دوں اور آدھا (اپنی بچی کے لیے) چھوڑوں فرمایا کہ نہیں پھر میں نے کہا کہ ایک تھائی کی وصیت کر دوں اور بالقی دو تھائی لڑکی کے لیے چھوڑ دوں؟ آخر حضرت رض نے فرمایا کہ ایک تھائی کر دو اور ایک تھائی بھی بست ہے۔ پھر آخر حضرت رض نے اپنا ہاتھ ان کی پیشانی پر رکھا (حضرت سعد رض نے بیان کیا) اور میرے چہرے اور چیٹ پر آپ نے اپنا مبارک ہاتھ پھیرا پھر فرمایا اے اللہ! سعد کو شفاعطا فرمایا اور اس کی بھرت کو مکمل کر۔ حضور اکرم رض کے دست مبارک کی ٹھنڈک اپنے گجر کے حصہ پر میں اب تک پارہا ہوں۔

۱۳ - باب وضع الْيَدِ عَلَى الْمَرِيضِ  
۵۶۵۹ - حَدَّثَنَا الْمُكَيْنِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا الْجَعِيدُ عَنْ عَائِشَةَ بْنَتِ سَعْدٍ أَنَّ أَبَاهَا قَالَ: تَشَكَّيْتُ بِمَكْهُ شَكُورًا شَدِيدًا فَجَاءَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْوَذُنِي فَقُلْتُ: يَا نَبِيُّ اللَّهِ إِنِّي أَتَرَكُ مَالًا وَإِنِّي لَمْ أَتَرَكُ إِلَّا بَتَّا وَاحِدَةً فَأَوْصِي بِثَلَاثِي مَالِي وَأَتَرَكُ الْتُّلُثَ فَقَالَ: ((لَا)), فَقُلْتُ فَأَوْصِي بِالصَّفِيِّ وَأَتَرَكُ النَّصِيفَ، قَالَ: ((لَا)). قُلْتُ فَأَوْصِي بِالْتُّلُثَ وَأَتَرَكُ لَهَا الْتُّلُثِينِ قَالَ: ((الْتُّلُثُ وَالْتُّلُثُ كَبِيرٌ)) ثُمَّ وَضَعَ يَدَهُ عَلَى جَنْبِهِ ثُمَّ مَسَحَ يَدَهُ عَلَى وَجْهِي وَبَطَنِي ثُمَّ قَالَ: ((اللَّهُمَّ اشْفِ سَعْدًا وَأَتْبِعْ لَهُ هِجْرَتَهُ)) فَمَا زَلَتْ أَجَدُ بَرَدَةً عَلَى كَبِيدي فِيمَا يُخَالِ إِلَيْهِ حَتَّى السَّاعَةِ۔

**لَشَيْخِي** حضرت سعد بن ابی و قاص قبیٹی عشرہ مشروط میں سے ہیں۔ سترہ سال کی عمر میں اسلام لائے۔ تمام غزادیات میں شریک رہے،

برے مسجیب الدعوات تھے۔ آنحضرت ﷺ نے ان کے لیے قبول دعا کی تھی۔ اس کی برکت سے ان کی دعا قبول ہوتی تھی۔ یہی ہیں جن کے لیے حضور ﷺ نے فرمایا تھا (ارم یاسعد فدا ک ابی وامی) سنہ ۵۵۵ھ میں مقام عقیق میں وفات پائی۔ ستر سال کی عمر تھی مروان بن حکم نے نماز جنازہ پڑھائی۔ مدینے کے قبرستان بقعہ الغرقد میں دفن ہوئے رضی اللہ عنہ وارضاہ آئین۔

(۵۲۲۰) ہم سے قبیلہ نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے جریر نے بیان کیا، ان سے اعمش نے بیان کیا، ان سے ابراہیم تھی نے بیان کیا، ان سے حارث بن سوید نے بیان کیا کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ کو بخار آیا ہوا تھا میں نے اپنے ہاتھ سے آنحضرت ﷺ کا جسم چھوڑا اور عرض کیا یا رسول اللہ! آپ کو تو برا تیز بخار ہے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہاں مجھے تم میں کے دو آدمیوں کے برابر بخار چڑھتا ہے۔ میں نے عرض کیا یہ اس لیے ہو گا کہ آنحضرت ﷺ کو دگنا اجر ملتا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ ہاں اس کے بعد آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ کسی بھی مسلمان کو مرض کی تکلیف یا کوئی اور تکلیف ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کو اس طرح گراتا ہے جیسے درخت اپنے پتوں کو گردافتا ہے۔

۵۶۶۰ - حدَّثَنَا سُفيانُ التِّيْمِيُّ عَنِ الأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التِّيْمِيِّ عَنْ الْحَارِثِ ابْنِ سُوَيْدٍ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ دَخَلَتْ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُوعَذُ فَمَسِّيَتْهُ بِيَدِي فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّكَ تُوعَذُ وَعَنْكَ شَدِيدًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((أَجَلْ إِنِّي أُوعَذُ كَمَا يُوعَذُ رَجُلَانِ مِنْكُمْ)) فَقُلْتُ ذَلِكَ إِنَّ لَكَ أَجْرَيْنِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((أَجَلْ)) ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَا مِنْ مُسْلِمٍ يُصِيبُهُ أَذى مَرَضٌ فَمَا سِوَاهُ إِلَّا حَطَّ اللَّهُ سِيَّنَاهُ كَمَا تَحْطُ الشَّجَرَةُ وَرَقَهَا)).

[راجح: ۵۶۴۷]

معلوم ہوا کہ مصیبت پنچتے سے بیاریوں میں جلا ہونے سے اور آننوں کے آنے سے انسان کے گناہ دور ہوتے ہیں اگر انہاں مبروہ شکر کے ساتھ ساری تکالیف سے لیتا ہے۔

#### ۱۴- باب ما يقال للمريض، وما

يُجيِّبُ

(۵۲۲۱) ہم سے قبیلہ نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے سفیان ثوری نے بیان کیا، ان سے اعمش نے بیان کیا، ان سے ابراہیم تھی نے، ان سے حارث بن سوید نے اور ان سے عبد اللہ بن مسعود ﷺ نے بیان کیا کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں جب آپ بیار تھے حاضر ہوا۔ میں نے آپ کا جسم چھوڑا، آپ کو تیز بخار تھا۔ میں نے عرض کیا آپ کو تو برا تیز بخار ہے یہ اس لیے ہو گا کہ آپ کو دگنا ثواب ملے گا۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ ہاں اور کسی مسلمان کو بھی جب کوئی

۵۶۶۱ - حدَّثَنَا سُفيانُ التِّيْمِيُّ قَالَ: حدَّثَنَا سُفيانُ عَنِ الأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التِّيْمِيِّ عَنْ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: أَتَيْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَسِّيَتْهُ وَهُوَ يُوعَذُ وَعَنْكَ شَدِيدًا فَقُلْتُ إِنَّكَ تُوعَذُ وَعَنْكَ شَدِيدًا وَذَلِكَ أَنَّ لَكَ أَجْرَيْنِ قَالَ: ((أَجَلْ وَمَا مِنْ مُسْلِمٍ يُصِيبُهُ

تکلیف پنچتی ہے تو اس کے لئے اس طرح جھوڑ جاتے ہیں جیسے درخت کے پتے جھوڑ جاتے ہیں۔

باب اور حبیث میں مطابقت ظاہر ہے مریض کی بہت افزائی کے لیے اسے صحت مند ہونے اور رحمت اور بخشنش اور ثواب کی بشارت دینا مناسب ہے۔

(۵۶۶۲) ہم سے اسحاق بن شاہین واسطی نے بیان کیا، کہا ہم سے خالد بن عبد اللہ نے بیان کیا، ان سے خالد حذاء نے، ان سے عمرہ نے اور ان سے حضرت ابن عباس بنی ہاشم نے کہ رسول اللہ ﷺ ایک شخص کی عیادت کے لیے تشریف لے گئے اور ان سے فرمایا کہ کوئی فکر نہیں اگر اللہ نے چاہا۔ (یہ مریض) گناہوں سے پاک کرنے والا ہو گا لیکن اس نے یہ جواب دیا کہ ہرگز نہیں یہ تو ایسا بخار ہے جو ایک بوڑھے پر غالب آچتا ہے اور اسے قبر تک پہنچا کر ہی رہے گا، اس پر آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ پھر ایسا ہی ہو گا۔

**تَسْبِيحٌ** بوڑھے کو رسول کرم ﷺ کی بشارت پر یقین کرنا ضروری تھا مگر اس کی زبان سے بر عکس لفظ نکلا آنحضرت ﷺ نے اس کی مایوسی دیکھ کر فرمایا کہ پھر تیرے خیال کے مطابق ہی ہو گا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا اور اس کی موت آگئی، نامیدی ہر حال میں کفر ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو نامیدی سے بچائے، آمین۔

باب مریض کی عیادت کو سوار ہو کر یا پیدل یا گدھے پر کسی کے پیچھے بیٹھ کر جانا ہر طرح جائز درست ہے

(۵۶۶۳) ہم سے سعیٰ بن بکیر نے بیان کیا، کہا ہم سے لیٹ نے بیان کیا، ان سے عقیل نے، ان سے ابن شاہب نے، ان سے عروہ نے، انیں اسامہ بن زید بنی ہاشم نے خبر دی کہ نبی کرم ﷺ گدھے کی پالان پر فدک کی چادر ڈال کر اس پر سوار ہوئے اور اسامہ بن زید بنی ہاشم کو اپنے پیچھے سوار کیا۔ آنحضرت ﷺ سعد بن عبادہ بنی ہاشم کی عیادت کو تشریف لے جا رہے تھے، یہ جنگ بدر سے پہلے کا واقعہ ہے۔ آنحضرت ﷺ رو انہ ہوئے اور ایک مجلس سے گزرے جس میں عبد اللہ بن علی ابن سلول بھی تھا۔ عبد اللہ ابھی مسلمان نہیں ہوا تھا اس مجلس میں ہر گروہ کے لوگ تھے مسلمان بھی، مشرکین بھی یعنی بت پرست اور یہودی بھی۔ مجلس میں عبد اللہ بن رواحہ بنی ہاشم بھی تھے۔ سواری کی

أَذِي إِلَّا حَاتَنَ حَطَابِيَةَ عَنْهُ كَمَا تَحَاتَ  
وَرَقَ الشَّجَرِ). [راجع: ۵۶۴۷]

باب اور حبیث میں مطابقت ظاہر ہے مریض کی بہت افزائی کے لیے اسے صحت مند ہونے اور رحمت اور بخشنش اور ثواب کی بشارت دینا مناسب ہے۔

(۵۶۶۲) - حدثنا إسحاق حدثنا خالد بن عبد الله، عن خالد بن عكرمة عن ابن عباس رضي الله عنهما أن رسول الله ﷺ دخل على رجل يعوده فقال: ((لأناس طهور إن شاء الله)) فقال: كلَّ  
بَلْ هِيَ حُمْرَ تَفُورُ عَلَى شَيْخٍ كَبِيرٍ كَيْمَا تُزِيرُهُ الْقُبُورُ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((فَنَعَمْ إِذَا)). [راجع: ۳۶۱۶]

**تَسْبِيحٌ** ما یوی دیکھ کر فرمایا کہ پھر تیرے خیال کے مطابق ہی ہو گا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا اور اس کی موت آگئی، نامیدی ہر حال میں کفر ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو نامیدی سے بچائے، آمین۔

۱۵ - باب عِيَادَةِ الْمَرِيضِ رَأَكَبا  
وَمَاشِيَا وَرَدْفَا عَلَى الْحِمَارِ

(۵۶۶۳) - حدثنا يحيى بن بکير حدثنا الليث عن عقيل، عن ابن شهاب عن عروة أن أسامه بن زيد أخبره أن النبي ﷺ ركب على حمار على إكاف على قطيفة فدكها، وأردف أسامه وراءه يعود سعد بن عبادة قبل وفاته بذر فساز حتى مر بمجلس فيه عبد الله بن أبي ابن سلول وذلك قبل أن يسلم عبد الله، وفي المجلس أخلاط من المسلمين والمشركون عبدة الأولان واليهود وفي المجلس عبد الله بن رواحة،

گردو جب مجلس تک پہنچی تو عبد اللہ بن ابی نے اپنی چادر اپنی ناک پر رکھ لی اور کہا کہ ہم پر گردنه اڑاؤ۔ پھر آنحضرت ﷺ نے انہیں سلام کیا اور سواری روک کر وہاں اتر گئے پھر آپ نے انہیں اللہ کی طرف بلایا اور قرآن مجید پڑھ کر سنایا۔ اس پر عبد اللہ بن ابی نے کہا میاں تمہاری باشیں میری سمجھ میں نہیں آتیں اگر حق ہیں تو ہماری مجلس میں انہیں بیان کر کے ہم کو تکلیف نہ پہنچایا کرو، اپنے گھر جاؤ وہاں جو تمہارے پاس آئے اس سے بیان کرو۔ اس پر حضرت ابن رواحہ رضی اللہ عنہ نے کہا کیلوں نہیں یا رسول اللہ! آپ ہماری مجلسوں میں ضرور تشریف لائیں کیونکہ ہم ان بالوں کو پسند کرتے ہیں۔ اس پر مسلمانوں، مشرکوں اور یہودیوں میں جھگڑے بازی ہو گئی اور قریب تھا کہ ایک دوسرے پر حملہ کر بیٹھتے لیکن آپ انہیں خاموش کرتے رہے یہاں تک کہ سب خاموش ہو گئے پھر آنحضرت ﷺ اپنی سواری پر سوار ہو کر سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کے یہاں تشریف لے گئے اور ان سے فرمایا سعد! تم نے سن نہیں ابو حباب نے کیا کہا۔ آپ کا اشارہ عبد اللہ بن ابی کی طرف تھا۔ اس پر حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے کہ یا رسول اللہ! اسے معاف کر دیجئے اور اس سے درگزر فرمائیے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو وہ نعمت عطا فرمادی جو عطا فرمائی تھی (آپ کے مدینہ تشریف لانے سے پہلے) اس بستی کے لوگ اس پر متفق ہو گئے تھے کہ اسے تاج پہنادیں اور اپنا سروار بنا لیں لیکن جب اللہ تعالیٰ نے اس منصوبہ کو اس حق کے ذریعہ جو آپ کو اس نے عطا فرمایا ہے ختم کر دیا تو وہ اس پر بگزگزیا یہ جو کچھ معاملہ اس نے آپ کے ساتھ کیا ہے اسی کا نتیجہ ہے۔

اس موقع پر آنحضرت ﷺ گدھے پر سوار ہو کر مذکورہ صورت میں تشریف لے گئے تھے۔ باب اور حدیث میں یہی مطابقت ہے۔ اس میں عبد اللہ بن ابی منافق کا ذکر صحنی طور پر آیا ہے۔ یہ منافق آپ کے مدینہ آنے سے پہلے اپنی بادشاہی کا خواب دیکھ رہا تھا جو آپ کی تشریف آوری سے غلط ہو گیا، اسی لیے یہ بظاہر مسلمان ہو کر بھی آخر وقت تک اسلام کی بیخ نہیں کے درپے رہا۔

(۵۲۲۳) ہم سے عمرو بن عباس نے بیان کیا، کہا ہم سے عبدالرحمن نے بیان کیا، کہا ہم سے سفیان نے بیان کیا، ان سے محمد نے جو مکدر کے بیٹے ہیں اور ان سے حضرت جابر بن عبد اللہ بن ابی قاتل نے بیان کیا کہ

فَلَمَّا غَشِيَتِ الْمَجَlisَ عَجَاجِةُ الدَّائِيَةِ خَمْرٌ  
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَنَيِّ أَنَفَهُ بِرِدَانِهِ قَالَ: لَا تُغْرِرُوا  
عَلَيْنَا، فَسَلَمَ النَّبِيُّ ﷺ وَلَمْ يَقُولْ وَنَزَلَ فَدَعَاهُمْ  
إِلَى اللَّهِ فَقَرَا عَلَيْهِمُ الْقُرْآنَ فَقَالَ لَهُ عَبْدُ  
اللَّهِ بْنُ أَنَيِّ: يَا أَيُّهَا الْمُرْءُ إِنَّهُ لَا أَخْسِنَ مِمَّا  
تَقُولُ إِنْ كَانَ حَقًا فَلَا تُؤْذِنَا بِهِ فِي مَحَالِسِنَا  
وَأَرْجِعْ إِلَيْ رَحْلِكَ فَمِنْ جَاءَكَ مِنْا فَاقْصُنْ  
عَلَيْهِ قَالَ أَبْنُ رَوَاحَةَ : بَلِيْ يَا رَسُولَ اللَّهِ.  
فَاغْشَنَا بِهِ فِي مَحَالِسِنَا فَإِنَّا نُحِبُّ ذَلِكَ  
فَأَسْتَبَّ الْمُسْلِمُونَ وَالْمُشْرِكُونَ وَالْأَيُّهُوْذَ  
حَتَّىٰ كَادُوا يَسْتَوْرُونَ، فَلَمْ يَزِلِ النَّبِيُّ ﷺ  
يَحْفَظُهُمْ حَتَّىٰ سَكَنُوا فَرِيكَبَ النَّبِيُّ ﷺ  
دَائِيَةً حَتَّىٰ دَخَلَ عَلَى سَعْدَ بْنِ عَبَادَةَ فَقَالَ  
لَهُ : ((أَيُّ سَعْدٍ أَلَمْ تَسْمَعْ مَا قَالَ أَبُو  
حَبَّابٍ)) يُرِيدُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَنَيِّ، قَالَ سَعْدٌ :  
يَا رَسُولَ اللَّهِ اغْفِ عَنْهُ وَاصْفُحْ فَلَقَدْ  
أَعْطَاكَ اللَّهُ مَا أَعْطَاكَ وَلَقَدْ اجْتَمَعَ أَهْلُ  
هَذِهِ الْبَخِيرَةِ أَنْ يَتَوَجُّوْهُ فَيَعْصِيُوهُ فَلَمَّا  
رَدَ ذَلِكَ بِالْحَقِّ الَّذِي أَعْطَاكَ اللَّهُ شَرِقَ  
بِذَلِكَ فَذَلِكَ الَّذِي فَعَلَ بِهِ مَا رَأَيْتَ.

[راجع: ۲۹۸۷]

اس موقع پر آنحضرت ﷺ گدھے پر سوار ہو کر مذکورہ صورت میں تشریف لے گئے تھے۔ باب اور حدیث میں یہی مطابقت ہے۔ اس میں عبد اللہ بن ابی منافق کا ذکر صحنی طور پر آیا ہے۔ یہ منافق آپ کے مدینہ آنے سے پہلے اپنی بادشاہی کا خواب دیکھ رہا تھا جو آپ کی تشریف آوری سے غلط ہو گیا، اسی لیے یہ بظاہر مسلمان ہو کر بھی آخر وقت تک اسلام کی بیخ نہیں کے درپے رہا۔

۵۶۶۴ - حدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَبَّاسَ حَدَّثَنَا عَنْ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا سُفِيَّاً عَنْ مُحَمَّدٍ هُوَ ابْنُ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

نبی کرم ملئیلہ میری عیادت کے لیے تشریف لائے آپ نہ کسی خچبڑ سوار تھے نہ کسی گھوڑے پر۔ (بلکہ آپ پیدل تشریف لائے تھے۔) باب مریض کا یوں کہنا کہ مجھے تکلیف ہے یا یوں کہنا کہ ”ہائے میرا سرد کھ رہا ہے یا میری تکلیف بہت بڑھ گئی“ اور حضرت ایوب علیہ السلام کا یہ کہنا بھی اسی قبل سے ہے کہ ”اے میرے رب! مجھے سراسر تکالیف نے گھیر لیا ہے اور تو ہی سب سے زیادہ رحم کرنے والا ہے۔“

(۵۲۶۵) ہم سے قبیصہ نے بیان کیا، کہا ہم سے سفیان نے بیان نہیں کیا، ان سے ابی نجح اور ایوب نے، ان سے مجاهد بن عین عبد الرحمن بن ابی لیلی نے اور ان سے کعب بن عجرہ بن عثیمین نے کہ نبی کرم ملئیلہ میرے قریب سے گزرے اور میں ہاتھی کے نیچے آگ سلاگ رہا تھا۔ آنحضرت ملئیلہ نے فرمایا کیا تمہارے سرکی جودوں تمہیں تکلیف پہنچاتی ہیں۔ میں نے عرض کیا جی ہاں پھر آپ نے جام بلوایا اور اس نے میرا سرمودہ دیا اس کے بعد آنحضرت ملئیلہ نے مجھے فدیہ ادا کر دینے کا حکم فرمایا۔

(۵۲۶۶) ہم سے بیجی بن بیجی ابو زکریا نے بیان کیا، کہا ہم کو سلیمان بن بلاں نے خبر دی، ان سے بیجی بن سعید نے کہ میں نے قاسم بن محمد سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ (سر کے شدید درد کی وجہ سے) عائشہ بنت عائشہ نے کہا ہائے رے سر! اس پر رسول اللہ ملئیلہ نے فرمایا اگر ایسا میری زندگی میں ہو گیا (یعنی تمہارا انتقال ہو گیا) تو میں تمہارے لیے استغفار اور دعا کروں گا۔ عائشہ بنت عائشہ نے کہا افسوس، اللہ کی قسم! میرا خیال ہے کہ آپ میرا مر جانا ہی پسند کرتے ہیں اور اگر ایسا ہو گیا تو آپ تو اسی دن رات اپنی کسی بیوی کے یہاں گزاریں گے۔ آنحضرت ملئیلہ نے فرمایا بلکہ میں خود در در سر میں بٹلا ہوں۔ میرا ارادہ ہوتا تھا کہ ابو بکر بن عثیمین اور ان کے بیٹے کو بلا بھیجوں اور انہیں (خلافت کی) وصیت کر دوں۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ میرے بعد کہنے والے کچھ اور کہیں (کہ

قال: جَاءَنِي النَّبِيُّ ﷺ يَعْذُنِي لَيْسَ بِرَاكِبٍ بَغْلٍ وَلَا بِرَذْوَنِ [راجح: ۱۹۴] ۱۶ - بَابٌ مَا رُخْصَنَ لِلْمَرِيضِ أَنْ يَقُولَ : إِنِّي وَجِعٌ أَوْ وَارَأْسَاهٌ أَوْ الشَّنَدٌ بِي الْوَاجْعُ وَقَوْلُ أَيُّوبَ عَلَيْهِ السَّلَامُ : هَلْ أَنِّي مَسْئِيَ الضُّرُّ وَأَنْتَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ ﴿۱﴾

۵۶۶۵ - حَدَّثَنَا فَيْصَةُ حَدَّثَنَا سُفيَّانُ عَنْ أَبِي نَجِيجٍ وَأَيُّوبَ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ كَعْبِ بْنِ عَجْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : مَرَّ بِي النَّبِيُّ ﷺ وَأَنَا أَوْقَدْ تَحْتَ الْقِنْدِ فَقَالَ : ((أَيُّونِدِيلَكَ هَوَامُ رَأْسِكَ؟)) قَلَّتْ : نَعَمْ. قَدْعَةُ الْخَلَاقِ فَخَلَقَهُ ثُمَّ أَمْرَنِي بِالْفَدَاءِ.

[راجح: ۱۸۱۴]

۵۶۶۶ - حَدَّثَنَا يَحْنَى بْنُ أَبْو زَكَرِيَّاءَ أَخْبَرَنَا سَلَيْمَانُ بْنُ بَلَالَ عَنْ يَحْنَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ : سَمِعْتُ الْفَقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ قَالَ : قَالَتْ عَائِشَةُ : وَارَأْسَاهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((ذَاكَ لَمْ كَانَ وَأَنَا حَيٌّ فَأَسْفِفُرُ لَكَ وَأَذْغُو لَكِ)) فَقَالَتْ عَائِشَةُ : وَانْكِلَيَا وَاللَّهُ أَنِّي لِأَطْلُكَ تُحِبُّ مَوْتِي وَلَوْ كَانَ ذَلِكَ لَظِيلَتْ آخِرَ يَوْمِكَ مُعَرَّسًا بِعَضِ أَزْوَاجِكَ أَفَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : ((بَلْ أَنَا وَارَأْسَاهُ لَقَدْ هَمَمْتُ أَوْ أَرَذَّتُ أَنْ أُرِسلَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ وَابْنِهِ وَأَغْهَدَ أَنْ يَقُولُ

خلافت ہارا تھا ہے) یا آرزو کرنے والے کسی اور بات کی آرزو کریں (کہ ہم خلیفہ ہو جائیں) پھر میں نے اپنے جی میں کما (اس کی ضرورت ہی کیا ہے) خود اللہ تعالیٰ ابو بکر بن شہر کے سوا اور کسی کو خلیفہ نہ ہونے دے گا ان مسلمان اور کسی کی خلافت ہی قبول کریں گے۔

**لئے بخیر** صریح سب لوگوں کے سامنے ان کو کو خلیفہ کیا تو آخر خضرت ﷺ نے صاف و بعد عمر بن شہر ان کے بعد عثمان بن شہر ان کے بعد علی بن شہر، مشائے ایزدی پورا ہوا۔

(۵۶۶۷) ہم سے موی بن اسماعیل نے بیان کیا، کہا ہم سے عبد العزیز بن مسلم نے بیان کیا، کہا ہم سے سلیمان اعمش نے بیان کیا، ان سے ابراہیم تھی نے، ان سے حارث بن سوید نے اور ان سے حضرت عبد اللہ بن مسعود بن شہر نے بیان کیا کہ میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو اتو آپ کو بخار آیا ہوا تھا میں نے آپ کا جسم چھو کر عرض کیا کہ آخر خضرت ﷺ کو تو برا تیز بخار ہے۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ ہاں تم میں کے دو آدمیوں کے برابر ہے۔ حضرت ابن مسعود بن شہر نے عرض کیا کہ آخر خضرت ﷺ کا اجر بھی دو گناہ ہے۔ کہا ہاں پھر آپ نے فرمایا کہ کسی مسلمان کو بھی جب کسی مرض کی تکلیف یا اور کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو اللہ اس کے گناہ کو اس طرح جھاڑ دیتا ہے جس طرح درخت اپنے پتوں کو جھاڑتا ہے۔

(۵۶۶۸) ہم سے موی بن اسماعیل نے بیان کیا، کہا ہم سے عبد العزیز بن عبد اللہ بن ابی سلمہ نے بیان کیا، کہا ہم کو زہری نے خردی، انہیں عامر بن سعد بن ابی واقب نے اور ان سے ان کے والد نے کہ ہمارے یہاں رسول اللہ ﷺ میری عیادت کے لیے تشریف لائے میں جب الوداع کے زمانہ میں ایک سخت بیماری میں مبتلا ہو گیا تھا میں نے عرض کیا کہ میری بیماری جس حد کو پہنچ چکی ہے اسے آخر خضرت ﷺ دیکھ دیکھ رہے ہیں، میں صاحب دولت ہوں اور میری وارث میری صرف ایک لڑکی کے سوا اور کوئی نہیں تو کیا میں اپنا دو تہائی مال صدقہ کر دوں۔ آخر خضرت ﷺ نے فرمایا کہ نہیں۔ میں نے عرض کیا پھر آدھا

القائلون، أَوْ يَتَمَّنُ الْمُتَمَّنُونَ). ثُمَّ قَلَتْ يَا تَبَّيْنِ اللَّهُ وَيَدْفَعُ الْمُؤْمِنُونَ أَوْ يَدْفَعُ اللَّهُ وَيَأْتِيَ الْمُؤْمِنُونَ. [طرفة في : ۷۲۱۷].

۵۶۶۷ - حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا سَلَيْمَانُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ التَّقِيِّ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: ((دَخَلَتْ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ يُوعَلُ فَسَأَسْأَلُهُ فَقَلَتْ إِنْكَ لَتُوعَلُ وَغَكَا شَدِيدًا قَالَ: ((أَجَلْ كَمَا يُوعَلُكُ رَجُلًا مِنْكُمْ)) قَالَ: لَكَ أَجْرًا قَالَ: ((نَعَمْ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يُصِيبُهُ أَذى مَرَضٌ فَمَا سُوَاهُ إِلَّا حَطَّ اللَّهُ سَيَّاتَهُ كَمَا تَحَطُ الشَّجَرَةُ وَرَقَهَا)).

[راجع: ۵۶۴۷]

۵۶۶۸ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ أَخْبَرَنَا الرُّهْبَرِيُّ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: جَاءَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْوَذُنِي مِنْ وَجْعِ اشْدَدِي زَمَنَ حَجَّةَ الْوَدَاعِ فَقَلَتْ: بَلَغَنِي مِنَ الْوَجْعِ مَا تَرَى وَأَنَا ذُو مَالٍ وَلَا يَرُثِنِي إِلَّا أَبْنَةٌ لِي أَفَأَنْصَدَقُ بِشُثْنِي مَالِي؟ قَالَ: ((لَا)). قَلَتْ بِالشَّطْرِ قَالَ: ((لَا)). قَلَتْ

کر دوں، آپ نے فرمایا کہ نہیں۔ میں نے عرض کیا ایک تھائی کر دوں۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ تھائی بہت کافی ہے اگر تم اپنے دارثوں کو غنی چھوڑ کر جاؤ تو یہ اس سے بہتر ہے کہ انہیں محتاجِ چھوڑو اور وہ لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلاتے پھریں اور تم جو بھی خرچ کرو گے اور اس سے اللہ کی خوشنودی حاصل کرنا مقصود ہو گا اس پر بھی تمہیں ثواب ملے گا۔ یہاں تک کہ اس لئے پر بھی تمہیں ثواب ملے گا جو تم اپنی بیوی کے منہ میں ڈالتے ہو۔

اللَّٰهُ قَالَ: ((الْثَّلَاثُ كَثِيرٌ إِنَّكَ أَنْ تَدْعَ وَرَثَتْكَ أَغْيَاءٌ خَيْرٌ مِّنْ أَنْ تَنْدَرَهُمْ عَالَةً يَتَكَفَّفُونَ النَّاسَ وَلَنْ تُنْفِقْ نَفْقَةً تَبْغِي بِهَا وَجْهَ اللَّهِ إِلَّا أَجْرَنَتْ عَلَيْهَا حَتَّىٰ مَا تَجْعَلُ فِي فِي امْرَأَتِكَ)).

**لِشَرِيفِ** مسلمان کا ہر کام جو نیک ہو ثواب ہی ثواب ہے اس کا کاروبار کرنا بھی ثواب ہے اور بیوی و بچوں کو کھلانا پرانا بھی ثواب ہے۔  
﴿إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ﴾ (الانعام: ۲۳۲) کا یہی مطلب ہے۔

### باب مریض لوگوں سے کہے کہ میرے پاس سے اٹھ کر چلے جاؤ

۱۷ - باب قولِ المریض : قُومُوا

عَنِ

(۵۶۶۹) ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے بیان کیا، کہا ہم سے ہشام بن عروہ نے بیان کیا، ان سے معمراً (دوسری سند) اور مجھ سے عبد اللہ بن محمد نے بیان کیا، کہا ہم سے عبدالرزاق نے بیان کیا، کہا ہم کو معمراً نے بردی، انہیں زہری نے، انہیں عبید اللہ بن عبد اللہ نے اور ان سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ جب رسول اللہ ﷺ کی وفات کا وقت قریب آیا تو گھر میں کئی صحابہ موجود تھے۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ وہیں موجود تھے۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا لاو میں تمہارے لیے ایک تحریر لکھ دوں تاکہ اس کے بعد تم غلط راہ پر نہ چلو۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس پر کہا کہ آنحضرت ﷺ اس وقت سخت تکلیف میں ہیں اور تمہارے پاس قرآن مجید تو موجود ہی ہے ہمارے لیے اللہ کی کتاب کافی ہے۔ اس مسئلہ پر گھر میں موجود صحابہ کا اختلاف ہو گیا اور بحث کرنے لگے۔ بعض صحابہ کہتے تھے کہ آنحضرت ﷺ کو (لکھنے کی چیزیں) دے دو تاکہ آنحضرت ﷺ ایسی تحریر لکھ دیں جس کے بعد تم گمراہ نہ ہو سکو اور بعض صحابہ وہ کہتے تھے جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا تھا۔ جب آنحضرت ﷺ کے پاس اختلاف اور بحث بڑھ گئی تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ یہاں سے چلے جاؤ۔ حضرت عبید اللہ نے

۵۶۶۹ - حدَثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ مَعْمَرٍ حَ وَحَدَّثَنِي عَنْدَهُ اللَّهُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَثَنَا عَنْدَهُ الرَّزَاقُ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: لَمَّا حَضَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَفَيَ الْبَيْتِ رِجَالٌ فِيهِمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((هَلْمَ أَكْتُبُ لَكُمْ كِتَابًا لَا تَضِلُّوا بَعْدَهُ)) فَقَالَ عُمَرُ: إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَدْ غَلَبَ عَلَيْهِ الْوَجْعَ وَعِنْدَكُمُ الْقُرْآنَ حَسَبَنَا كِتَابَ اللَّهِ فَاخْتَلَفَ أَهْلُ الْبَيْتِ فَاخْتَصَمُوا، فَكَانَ مِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ قَرَبَا يَكْتُبُ لَكُمُ النَّبِيُّ ﷺ كِتَابًا لَنْ تَضِلُّوا بَعْدَهُ وَمِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ مَا قَالَ عُمَرُ: فَلَمَّا أَكْتُبُرُوا اللَّفْوَ وَالْخِلَافَ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((قُومُوا)) قَالَ عَبْدِ اللَّهِ: وَكَانَ ابْنُ

بیان کیا کہ حضرت ابن عباس رض کما کرتے تھے کہ سب سے زیادہ افسوس یہ ہے کہ ان کے اختلاف اور بحث کی وجہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وس علیہ السلام نے وہ تحریر نہیں لکھی جو آپ مسلمانوں کے لیے لکھنا چاہتے تھے۔

عَيْسَىٰ يَقُولُ: إِنَّ الرِّزْيَةَ كُلُّ الرِّزْيَةِ مَا حَالَ بَيْنَ رَسُولِ اللَّهِ وَبَيْنَ أَنْ يَكْتُبَ لَهُمْ ذَلِكَ الْكِتَابَ مِنْ اخْتِلَافِهِمْ وَلَغَطِهِمْ.

[راجع: ۱۱۴]

**لَشَبَحُ** [الخير فيما وقع من مرض التي يئي تحيى اس واقع کے تین روز بعد آپ بحیات رہے اگر آپ کو یہی منثور ہوتا کہ وصیت نامہ لکھنا چاہئے تو اس کے بعد کسی وقت لکھوا دیتے گر بعد میں آپ نے اشارہ تک نہیں فرمایا معلوم ہوا کہ وہ ایک وقت پات تھی اسی لیے بعد میں آپ نے بالکل خاموشی اختیار فرمائی۔ حافظ صاحب نے آداب عیادت تحریر فرمائے ہیں کہ عیادت کو جانے والا اجازت مانگتے وقت دروازے کے سامنے نہ کھڑا ہو اور نری کے ساتھ کندھی کو کھڑ کھڑا رہے اور صاف لفظوں میں نام لے کر اپنا تعارف کرائے اور ایسے وقت میں عیادت نہ کرے جب مریض دوپی رہا ہو اور یہ کہ عیادت میں کم وقت صرف کرے اور نگاہ پنجی رکھے اور سوالات کم کرے اور رقت و رافت ظاہر کرتا ہو امریض کے لیے بہ خلوص دعا کرے اور مریض کو صحت کی امید دلائے اور مبرو شکر کے فضائل اسے سنائے اور جزع فزع سے اسے روکنے کی کوشش کرے وغیرہ وغیرہ (فتح الباری)

### باب مریض پنچ کو کسی بزرگ کے پاس لے جانا کہ اس کی صحت کے لیے دعا کریں

(۵۶۷۰) ہم سے ابراہیم بن حمزہ نے بیان کیا، کہا ہم سے خاتم بن اسماعیل نے بیان کیا، ان سے حیدر بن عبد الرحمن نے بیان کیا کہ میں نے حضرت سائب بن زید رض سے نا، انہوں نے بیان کیا کہ مجھے میری خالہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وس علیہ السلام کی خدمت میں بیچپن میں لے گئیں اور عرض کیا یا رسول اللہ! میرے بھائی کو درد ہے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وس علیہ السلام نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا اور میرے لیے برکت کی دعا کی پھر آپ نے وضو کیا اور میں نے آپ کی پیٹھ کے پیچھے کھڑے ہو کر نبوت کی مرآپ کے دونوں شانوں کے درمیان دیکھی۔ یہ مرنبوت جملہ عروس کی گھنڈی جیسی تھی۔

**لَشَبَحُ** [یا مجھے جلد ایک پرندہ ہوتا ہے اس کا انداز ہوتا ہے یہ مرنبوت آپ کی خاص علامت نبوت تھی۔ (صلی اللہ علیہ وس علیہ السلام)]

### باب مریض کاموت کی تمنا کرنا منع ہے

(۵۶۷۱) ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا، کہا ہے شعبہ نے بیان کیا، کہا ہم سے ثابت بنانی نے بیان کیا اور ان سے حضرت انس بن مالک رض نے کہ نبی کشم صلی اللہ علیہ وس علیہ السلام نے فرمایا کسی تکلیف میں اگر کوئی

### ۱۸ - باب مَنْ ذَهَبَ بِالصَّيْءِ

#### المَرِيضُ لِيُذْعَى لَهُ

۵۶۷۰ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمْزَةَ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ هُوَ ابْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنِ الْجُعْنَيْدِ قَالَ: سَمِعْتُ السَّائِبَ بْنَ يَزِيدَ يَقُولُ: ذَهَبَ بِي خَالَتِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وس علیہ السلام، فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ ابْنَ أَخِتِي وَجِعَ فَمَسَحَ رَأْسِي وَذَعَالِي بِالْبَرْكَةِ ثُمَّ تَوَضَّأَ فَشَرِبَ مِنْ وَضُوئِيهِ وَقَمَتْ خَلْفَ ظَهْرِهِ فَنَظَرَتْ إِلَى خَاتَمِ النُّبُوَّةِ بَيْنَ كَثْيَيْهِ مِثْلَ زَرَّ الْحَجَّةِ. [راجع: ۱۹۰]

### ۲۹ - باب تَمَنِي المَرِيضِ الْمَوْتَ

۵۶۷۱ - حَدَّثَنَا آدُمُ حَدَّثَنَا شَعْبَةَ حَدَّثَنَا ثَابَتُ الْبَنَيَّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وس علیہ السلام: ((لَا يَتَمَنَّيْنَ

مُخْصِّصٌ جَلَّا هُوَ تَوَسِّعَ مَوْتًا كَيْفَيَّةً اُورَاكِرْ كَوْئِي مَوْتٌ  
كَيْ تَنَاهِيَ كَرْنَهُ هِيَ لَكَهُ تَوِيهَ كَهُنَاهِيَّةً، اَسَ اللَّهُ! جَبْ تَكَ زَنْدَگِي  
مِيرَهُ لَيَهُ بَهْرَهُ بَهْرَهُ زَنْدَهَ رَكَهُ اُورْ جَبْ مَوْتَ مِيرَهُ لَيَهُ بَهْرَهُ تَوَسِّعَ  
بَهْرَهُ كَوْاٹَهَلَهُ.

معلوم ہوا کہ جب تک دنیا میں رہے اپنی بہتری اور بھلائی کی دعا کرتا رہے اور بہترین وقت کی دعا مانگے۔

(۵۶۷۲) ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا، کہا ہم سے شعبہ نے،  
ان سے اسماعیل بن ابی خالد نے اور ان سے قیس بن ابی حازم نے  
بیان کیا کہ ہم خلب بن ارت ہنثہ کے یہاں ان کی عیادت کو گئے  
انہوں نے اپنے پیش میں سات داغ لگوائے تھے پھر انہوں نے کہا کہ  
ہمارے ساتھی جو رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں وفات پاچکے وہ یہاں  
سے اس حال میں رخصت ہوئے کہ دنیا ان کا اجر و ثواب کچھ نہ گھٹا  
سکی اور اسکے عمل میں کوئی کمی نہیں ہوئی اور ہم نے (مال و دولت)  
اتی پائی کہ جس کے خرچ کرنے کے لیے ہم نے مٹی کے سوا اور کوئی  
 محل نہیں پایا (لگے عمارتیں بنوانے) اور اگر نبی کریم ﷺ نے ہمیں  
موت کی دعا کرنے سے منع نہ کیا ہو تو میں اسکی دعا کرتا پھر ہم ان کی  
خدمت میں دوبارہ حاضر ہوئے تو وہ اپنی دیوار بنا رہے تھے انہوں نے  
کہا مسلمان کو ہر اس چیز پر ثواب ملتا ہے جسے وہ خرچ کرتا ہے مگر اس  
(کم بخت) عمارت میں خرچ کرنے کا ثواب نہیں ملتا۔

بے فائدہ عمارت بنوانا اور ان پر پیسہ خرچ کرنا بدرین فضول خوبی ہے مگر آج اکثر اسی میں جلا ہیں۔ اس سے جمل تک ہو سکے  
محفوظ رہنے کی کوشش کرے یہی بہتر ہے۔

(۵۶۷۳) ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا، کہا ہم کو شعیب نے خبر دی،  
ان سے زہری نے بیان کیا، کہا ہمیں عبد الرحمن بن عوف ہنثہ کے  
غلام ابو عیید نے خبر دی اور ان سے حضرت ابو ہریرہ ہنثہ نے بیان کیا  
کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے نا آپ نے فرمایا کسی شخص کا عمل  
اسے جنت میں داخل نہیں کر سکے گا۔ صحابہ کرام ہنثہ نے عرض کیا  
یا رسول اللہ! آپ کا بھی نہیں؟ آپ نے فرمایا نہیں، میرا بھی نہیں،  
سو اس کے کہ اللہ اپنے فضل و رحمت سے مجھے نوازے اس لیے

أَحَدُكُمُ الْمَوْتَ مِنْ صُرُّ أَصَابَةٍ فَإِنْ كَانَ  
لَا بُدَّ فَاعِلًا فَلَيَقُلْ: اللَّهُمَّ أَخْبِرِنِي مَا كَانَتِ  
الْحَيَاةُ خَيْرًا لِي وَتَوَفَّنِي إِذَا كَانَتِ الْمَوْتَةُ  
خَيْرًا لِي). [طرفہ فی: ۶۳۵۱، ۶۴۳۳، ۷۲۲۳].

۵۶۷۲ - حَدَّثَنَا آدُمُ قَالَ : حَدَّثَنَا شَعْبَةُ  
عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ  
أَبِي حَازِمٍ، قَالَ دَخَلْنَا عَلَى خَبَابَ نَعْوَدَةً  
وَقَدْ اَكْتَوَى سَبْعَ كَيَّاتٍ فَقَالَ: إِنَّ  
اَصْحَابَنَا الَّذِينَ سَلَفُوا مَضَوْا وَلَمْ تَنْقُضُنَّهُمْ  
الدُّنْيَا وَإِنَّا أَصَبَنَا مَا لَا نَجِدُ لَهُ مَوْضِعًا إِلَّا  
الْتُّرَابُ وَلَوْلَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَانَا أَنْ نَذْغُو  
بِالْمَوْتِ لَذَغَوْنَا بِهِ ثُمَّ أَتَيْنَا مَرْءَةً أُخْرَى  
وَهُوَ يَنْبَيِي حَانِطًا لَهُ فَقَالَ: إِنَّ الْمُسْلِمَ  
يُؤْجَرُ فِي كُلِّ شَيْءٍ يُنْفَقُهُ إِلَّا فِي شَيْءٍ  
يَجْعَلُهُ فِي هَذَا التُّرَابِ  
[اطرافہ فی: ۶۳۴۹، ۶۳۵۰، ۶۴۳۰، ۶۴۳۱، ۷۲۲۴].

۵۶۷۳ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانَ: أَخْبَرَنَا  
شَعْبَةُ عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو  
عَيْنِدَ مَوْلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ، أَنَّ أَبَا  
هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ  
رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((لَنْ يَدْخُلَ أَحَدًا  
عَمَلَهُ الْجَنَّةَ)) قَالُوا: وَلَا أَنْتَ يَا رَسُولَ  
اللهِ؟ قَالَ: ((وَلَا أَنَا إِلَّا أَنْ يَعْمَدَنِي اللَّهُ)).

(عمل میں) میانہ روی اختیار کرو اور قریب قریب چلو اور تم میں کوئی شخص موت کی تمنا نہ کرے کیونکہ یاد وہ نیک ہو گا تو امید ہے کہ اس کے اعمال میں اور اضافہ ہو جائے اور اگر وہ برا ہے تو ممکن ہے وہ توبہ ہی کر لے۔

(۵۶۷۳) ہم سے عبد اللہ بن الی شیبہ نے بیان کیا، کہا ہم سے ابو اسامہ نے بیان کیا، ان سے ہشام نے، ان سے عباد بن عبد اللہ بن زمیر نے بیان کیا کہ میں نے حضرت عائشہؓ سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آنحضرت ﷺ میرا سارا لیے ہوئے تھے (مرض الموت میں) اور فرماتے تھے اے اللہ تعالیٰ! میری مغفرت فرم اجھے پر رحم کرو اور مجھ کو اچھے رفیقوں (فرشتوں اور پیغمبروں) کے ساتھ ملا دے۔

**تشیعی** موت کی نشانیاں نہ پیدا ہوئی ہوں لیکن جب موت بالکل سرپر آن کھڑی ہوں وقت دعا کرنا منع نہیں ہے۔  
باب جو شخص بیمار کی عیادت کو جائے وہ کیا دعا کرے اور عائشہؓ نے جو سعد بن الی و قاصؓؓ کی بیٹی تھی اپنے والد سے روایت کی کہ آنحضرت ﷺ نے ان کے لیے یوں دعا کی کہ یا اللہ! سعد کو تدرست کر دے۔

(۵۶۷۵) ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا، کہا ہم سے ابو عوانہ نے بیان کیا، ان سے منصور نے، ان سے ابراہیم نے، ان سے مسروق نے اور ان سے حضرت عائشہؓ سے نہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب کسی مریض کے پاس تشریف لے جاتے یا کوئی مریض آپ کے پاس لا یا جاتا تو آپ یہ دعا فرماتے، اے پروردگار لوگوں کے! بیماری دور کر دے، اے انسانوں کے پالنے والے! شفاعطا فرم، تو ہی شفاذینے والا ہے۔ تیری شفا کے سوا اور کوئی شفا نہیں، اسکی شفاذے جس میں مرض بالکل بالق نہ رہے۔ اور عمرو بن الی قیس اور ابراہیم بن طہمان نے منصور سے بیان کیا، انہوں نے ابراہیم اور ابوالضھی سے کہ ”جب کوئی مریض آنحضرت ﷺ کے پاس لا یا جاتا“

بفضلِ وَرَحْمَةِ فَسَدُّدُوا وَقَارُبُوا وَلَا يَحْمِنُنَّ أَحَدُكُمُ الْمَوْتَ إِمَّا مُحْسِنًا فَلَعْلَهُ أَنْ يَزَدَادَ حَيْثَا وَإِمَّا مُسِيْنًا فَلَعْلَهُ أَنْ يَسْتَعْيِبَ). [راجع: ۳۹]

۵۶۷۴ - حدثنا عبد الله بن أبي شيبة، قال: حدثنا أبوأسامة عن هشام عن عبد بن عبد الله بن الزبير قال: سمعت عائشة رضي الله عنها قالت: سمعت النبي ﷺ وهو مستمد إلى يقول: ((اللهم اغفر لي وارحمني وأحققني بالرقيق الأعلى)). [راجع: ۴۴۰]

**تشیعی** حضرت امام بخاری اس حدیث کو باب کے آخر میں اس لیے لائے کہ موت کی آرزو کرنا اس وقت تک نہیں ہے جب تک باب دعاء العائد للمریض  
وقالت عائشة بنت سعد عن أبيها: ((اللهم اشف سعدا)). قاله النبي صلى الله عليه وسلم

۵۶۷۵ - حدثنا موسى بن إسماعيل حدثنا أبو عوانة عن منصور عن إبراهيم عن مسروق عن عائشة أن رسول الله ﷺ كان إذا أتي مريضا أو أتي به إليه قال: ((أذهب الباس رب الناس اشف وانت الشافي لا شفاء إلا شفاءك شفاء لا يغادر سقما)).

وقال عمرو بن أبي قيس وإبراهيم بن طهمان عن منصور عن إبراهيم وأبي الضھي إذا أتي بالمریض.

[أَطْرَافِهِ فِي : ٥٧٤٣ ، ٥٧٤٤ ، ٥٧٥٠].

وَقَالَ حَرِيرٌ: عَنْ مُنْصُورٍ عَنْ أَبِي الصُّحْنِي  
وَخَدْنَةَ وَقَالَ: إِذَا أَتَى مَرِيضًا.

**٢١ - بَابُ وُضُوءِ الْعَائِدِ لِلْمَرِيضِ**  
٥٦٧٦ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا  
غَنْدَرٌ حَدَّثَنَا شَعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ  
الْمُنْكَدِرِ، قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: دَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ  
ﷺ، وَأَنَا مَرِيضٌ فَتَوَضَّأَ وَصَبَّ عَلَيَّ أَوْ  
قَالَ: ((صُبُوا عَلَيْهِ)) فَعَقْلَتُ فَقُلْتُ يَا  
رَسُولَ اللَّهِ لَا يَرُثِي إِلَّا كُلَّا لَهُ فَكَيْفَ  
الْمِيرَاثُ؟ فَنَزَّلَ آيَةُ الْفَرَائِضِ.

[راجع: ١٩٤]

اور جریر بن عبد الجمید نے منصور سے، انہوں نے ابوالضھی اکیلے سے یوں روایت کیا کہ ”آپ جب کسی بیمار کے پاس تشریف لے جاتے۔“  
**باب عیادت کرنے والے کا بیمار کے لیے وضو کرنا**  
(٥٦٧٦) ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا، کہا ہم سے غدر (محمد بن جعفر) نے بیان کیا، کہا ہم سے شعبہ نے بیان کیا، ان سے محمد بن مکدر نے، کہا کہ میں نے حضرت جابر بن عبد اللہؓ میٹھے سے سا، انہوں نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ میرے یہاں تشریف لائے میں بیمار تھا آنحضرت ﷺ نے وضو کیا اور وضو کا پانی مجھ پر رذا لایا فرمایا کہ اس پر یہ پانی ڈال دو اس سے مجھے ہوش آگیا۔ میں نے عرض کیا کہ میں تو کلالہ ہوں (جس کے والد اور اولاد نہ ہو) میرے ترکہ میں تقسیم کیسے ہو گی اس پر میراث کی آیت نازل ہوئی۔

**لَشْبِيج** (بِسْتَفْوَنَكْ قَلَ اللَّهُ يَفْتَيْكُمْ فِي الْكَلَّالَةِ) (النساء: ٢٦) اے پیغمبر! لوگ آپ سے کالا کے بارے میں پوچھتے ہیں کو کہ اللہ کا اس کے متعلق یہ فتویٰ ہے۔ آنحضرت ﷺ کو حضرت جابر بن ثابت سے بت محبت تھی۔ سخت بیماری کی حالت میں حضرت جابر بن ثابت کو آنحضرت ﷺ دیکھتے ہی بیتاب ہو گئے علاج کے طریقہ پر حضور اکرم ﷺ نے وضو کے بیچے پانی کو حضرت جابر بن ثابت پر ڈالتے ہی شغلایلی ہو گئی، معلوم ہوا کہ وضو کا پیچا ہوا پانی موجب شفا ہے۔ ایک روز حضرت جابر بن ثابت اپنے گھر کی دیوار کے سامنے میں بیٹھے تھے رسول اللہ ﷺ سامنے سے گزرے یہ دوڑ کر ساتھ ہو لیے ادب کے خیال سے پیچھے چل رہے تھے فرمایا پاس آجائو۔ ان کا ہاتھ پکڑ کر کاشانہ اقدس کی طرف لائے اور پرده گرا کر اندر بلایا۔ اندر سے تین نکیا اور سرکہ ایک صاف کپڑے پر رکھ کر آیا آپ نے ذریحہ ذریحہ روشنی تیزی کی اور فرمایا کہ سرکہ بہت عمدہ سالن ہے۔ حضرت جابر بن ثابت کہتے ہیں کہ اس دن سے سرکہ کو میں بہت محبوب رکھتا ہوں۔ حضرت جابر بن ثابت زندگی کے آخری سال بہت ہی ضعیف و ناؤال اور آنکھوں سے نابینا ہو گئے تھے۔ بیمر ۹۳ سال سن ۷۷ھ میں مدینہ میں وفات پائی، (نوفمبر)

## باب جو شخص وبا اور بخار کے دور کرنے کے لیے وعاکرے

(٥٦٧٧) ہم سے اسماعیل نے بیان کیا، کہا مجھ سے امام مالک نے، ان سے هشام بن عروہ نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے حضرت عائشہؓ نے بیان کیا کہ جب رسول اللہ ﷺ بھرت کر کے مدینہ

**٢٢ - بَابُ مَنْ دَعَا بِرَفِيعِ الْوَبَاءِ  
وَالْحُمَّى**

٥٦٧٧ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنِي مَالِكٌ  
عَنْ هِشَامِ بْنِ غُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ: لَمَّا قَدِمَ

ترشیف لائے تو حضرت ابو مکر اور حضرت بلال ع کو بخار ہو گیا۔ بیان کیا کہ پھر میں ان کے پاس (بیمار پر سی کے لیے) گئی اور پوچھا کہ محترم والد بزرگوار! آپ کا کیا حال ہے اور اے بلال ع! آپ کا کیا حال ہے بیان کیا کہ جب حضرت ابو مکر ع کو بخار ہوا تو وہ یہ شعر پڑھا کرتے تھے۔

”ہر شخص اپنے گھر والوں میں صبح کرتا ہے  
اور موت اس کے قسم سے بھی زیادہ قریب ہے“  
اور حضرت بلال ع کا جب بخار اترتا تو بلند آواز سے وہ یہ اشعار پڑھتے۔

”کاش مجھے معلوم ہوتا کہ میں ایک رات وادی (مکہ) میں اس طرح گزار سکوں گا کہ میرے چاروں طرف اذخر اور جلیل (ناہی گھاس کے جنگل) ہوں گے اور کیا کبھی پھر میں مجذہ کے گھاث پر اتر سکوں گا اور کیا کبھی شامہ اور طفیل میں اپنے سامنے دیکھ سکوں گا۔

راوی نے بیان کیا کہ عائشہ ع نے کما پھر میں نبی کرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور آخر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے متعلق کہا تو آپ نے یہ دعا فرمائی اے اللہ! ہمارے دلوں میں مدینہ کی محبت پیدا کر جیسا کہ ہمیں (اپنے وطن) مکہ کی محبت تھی بلکہ اس سے بھی زیادہ مدینہ کی محبت عطا کرو اور اس کی آب و ہوا کو محبت بخش بنادے اور ہمارے لیے اس کے صلاح اور مد میں برکت عطا فرماؤ اور اس کے بخار کو کہیں اور جگہ منتقل کر دے اسے جحفہ ناہی گاؤں میں بسچ دے۔

لشیخ یہ دعا آپ کی قبول ہوئی مدینہ کی ہوانسیت عمرہ ہو گئی اور مقام جحفہ اپنی آب و ہوا کی خرابی میں اب تک مشور ہے۔ وطن کی محبت انسان کے لیے ایک فطری چیز ہے۔ حضرت بلال ع کے اشعار سے اسے سمجھا جا سکتا ہے آپ نے مدینہ سے بخار کے دفع ہونے کی دعا فرمائی یہی باب سے مطابقت ہے۔ شامہ اور طفیل مکہ کی دو پاڑیاں ہیں۔ اذخر و جلیل مکہ کے جنگلوں میں پیدا ہونے والی دو بوئیاں ہیں اور جحفہ ایک پانی کے گھاث کا نام تھا۔ جمال عرب اپنے اوتھوں کو پانی پلاتے اور وہاں تفریحات کرتے تھے۔ وطن کی محبت انسان کا فطری جذبہ ہے حضرت یوسف صلی اللہ علیہ وسلم کی بابت مشور ہے کہ اکثر اپنے وطن کنغان کو یاد فرمایا کرتے تھے۔ دعا ہے کہ اللہ پاک ہمارے وطن کو بھی اسیں وعایت کا گوارہ ہنادے آئیں۔

رسُولُ اللهِ ﷺ وَعَلَّتْ أَبُو بَكْرٍ وَبِلَالٍ  
قَالَتْ: فَدَخَلْتُ عَلَيْهِمَا فَقُلْتُ يَا أَبَتِ  
كَيْفَ تَعْذِذُكَ وَيَا بَلَالَ كَيْفَ تَعْذِذُكَ؟  
قَالَتْ: وَكَانَ أَبُوبَكْرٍ إِذَا أَخْذَتْهُ الْحُمْرَى  
يَقُولُ:

كُلُّ امْرِيٍّ مُصَبَّحٌ فِي أَهْلِهِ  
وَالْمَوْتُ أَدْنَى مِنْ شِرَارِكَ نَفْلِهِ  
وَكَانَ بِلَالٌ إِذَا أَفْلَغَ عَنْهُ يَرْقَعَ عَقِيرَتَهُ  
فَيَقُولُ :

أَلَا لَيْتَ شِعْرِيَ هَلْ أَبِيَتْ لَيْلَةً  
بِوَادٍ وَحَوْلِيِّ إِذْخِرٍ وَجَلِيلٍ  
وَهَلْ أَرِدَنَ يَوْمًا مِيَاهَ مَجَّاهَةً  
وَهَلْ تَنْدُونَ لِي شَامَةً وَطَفِيلَ  
قالَ قَالَتْ عَائِشَةُ فَجَنَّتْ رَسُولُ اللهِ  
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَتْهُ فَقَالَ:  
((اللَّهُمَّ حَبْبَ إِلَيْنَا الْمَدِينَةَ كَجَبَنَا مَكْهَةً أَوْ  
أَشَدَّ، وَصَحَّخَنَا وَتَارَكَ لَنَا لِي صَاعِهَا  
وَمَدَّهَا وَأَنْقَلَ حَمَّاهَا فَاجْعَلْهَا بِالْجَحْفَةِ)).

[راجع: ۱۸۸۹]

## ۶۷۔ کتاب الطہ

### کتاب دوا و علاج کے بیان میں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

۱۔ باب ما أَنْزَلَ اللّٰهُ دَاءً إِلَّا أَنْزَلَ  
لَهُ شِفَاءً

باب اللہ تعالیٰ نے کوئی بیماری ایسی نہیں اتاری جس کی دوا  
بھی نازل نہ کی ہو

۱۔ باب ما أَنْزَلَ اللّٰهُ دَاءً إِلَّا أَنْزَلَ

۵۶۷۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ النَّشْأَنِ حَدَّثَنَا  
أَبُو أَخْمَدَ الزُّبَرِيُّ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدٍ  
بْنُ أَبِي حُسْنَى حَدَّثَنَا عَطَاءُ بْنُ أَبِي رَبَاحٍ  
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَا أَنْزَلَ اللّٰهُ دَاءً إِلَّا أَنْزَلَ لَهُ  
شِفَاءً)).

(۵۶۷۸) ہم سے محمد بن شہنی نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے ابو  
احمد زیری نے بیان کیا، ان سے عمر بن سعید بن ابی حسین نے بیان کیا،  
انہوں نے کہا کہ مجھ سے عطاء بن ابی رباح نے بیان کیا اور ان سے  
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کرم صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے کوئی ایسی بیماری نہیں اتاری جس کی دوا  
بھی نازل نہ کی ہو۔

ہم یوں ہلکا اور موت دو ایسی بیماریاں ہیں جن کی کوئی دوا نہیں اتاری گئی۔ لفظ انzel میں بازیک اشارہ اس طرف ہے کہ بارش جو  
آسمان سے نازل ہوتی ہے اس سے بھی بہت بیماریوں کے جراحتیم پیدا ہوتے ہیں اور اس کے دفعہ کے اثرات بھی نازل ہوتے رہتے  
ہیں جو فرمایا ہے (وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَاءِ كُلَّ شَيْءٍ خَيْرًا) (الانبیاء: ۳۰)

۲۔ باب هَلْ يُذَاوِي الرَّجُلُ الْمَرْأَةَ،  
أَوَ الْمَرْأَةُ الرَّجُلَ؟

۱۔ باب کیا مرد کبھی عورت کا یا کبھی عورت مرد کا علاج  
کر سکتی ہے

۵۶۷۹۔ حَدَّثَنَا قَتِيبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا  
بِشْرٌ بْنُ الْمُقْضِيِّ عَنْ خَالِدٍ بْنِ ذَكْوَانَ  
عَنْ رَبِيعٍ بْنِ مَعْوِذٍ بْنِ عَفْرَاءَ، قَالَتْ:  
كُنَا نَغْرُو مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَسْقِي الْقَوْمَ  
وَنَخْدِمُهُمْ وَنَرُدُّ الْفَتْلَى وَالْجَرْحَى إِلَيْ

(۵۶۷۹) ہم سے قتيبة بن سعید نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے بشر  
بن مفضل نے بیان کیا، ان سے خالد بن ذکوان نے اور ان سے ربیع  
بنت معوذ بن عفراء رضی اللہ عنہم نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزووات میں شریک ہوتی  
تھیں اور مسلمان جنگیوں کو پانی پلاتی، ان کی خدمت کرتی اور مقتولین

المَدِينَةِ۔ [راجع: ۲۸۸۲]

اور بھروسیں کو مدینہ منورہ لایا کرتی تھیں۔

**لَشْرِيقٍ** باب کامطلب اس سے نکلا کہ مستورات جنگ و جہاد میں شریک ہو کر بھروسیں کی تیار داری اور مرہم پی وغیرہ کی خدمات انجام دیتی تھیں پس باب کام عالمہ ہوتا ہے گیا مگر دریں حالات بھی اعضاے پرہ کاستر ضروری ہے۔

مولانا حیدر الزماں فرماتے ہیں مسلمانو! دیکھو تم وہ قوم ہو کہ تمہاری عورتیں بھی جہاد میں جایا کرتی تھیں۔ مجذبین کے کام کا ج خدمت وغیرہ علاج و معالجہ میں نہ س کام کیا کرتی تھیں۔ ضرورت ہوتی تو تھیار لے کر کافروں سے مقابلہ بھی کرتی تھیں حضرت خولہ بنت ازور رض کی بہادری مشور ہے کہ کس قدر نصاریٰ کو انہوں نے تیر اور تکوار سے مارا، شیر نیستان کی طرح حملہ کرتی۔ حضرت صفیہ بنت عبدالمطلب گرز لے کر بنی قریظہ کے یہود کو مارنے کے لیے مستعد ہو گئیں یا اب تمہارے مردوں کا یہ حال ہے کہ توپ بندوق کی آواز سننے ہی یا تکوار کی چک دیکھتے ہی ان کے اوسان خطا ہو جاتے ہیں۔ اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ شرعی پرہ صرف اس قدر ہے کہ عورت اپنے اعضاء کا چھپانا غیر محروم سے فرض ہے وہ چھپائے رکھے نہ یہ کہ گھر سے باہر نہ نکل۔ ترجمہ باب کا ایک جزو یعنی مرد عورت کی تیار داری کرے گو حدیث میں بصرافت مذکور نہیں ہے لیکن دوسرے جزو پر قیاس کیا گیا ہے قطلانی نے کما عورت جب مرد کا علاج کرے گی تو اگر مرد محروم ہے تو کوئی اشکال ہی نہیں ہے اگر غیر محروم ہے تو جب بھی اسے ضرورت کے وقت بقدر احتیاج چھوننا یا دیکھا دوست ہے۔

### باب (اللہ نے) شفائم چیزوں میں (رکھی) ہے

(۵۶۸۰) ہم سے حسین نے بیان کیا، کہا ہم سے احمد بن منجع نے بیان کیا، اسے سالم افسن نے کیا، کہا ہم سے مروان بن شجاع نے بیان کیا، ان سے سعید بن جبیر نے اور ان سے حضرت ابن عباس رض نے بیان کیا کہ شفائم چیزوں میں ہے۔ شد کے شریت میں پچھنا لگوانے میں اور آگ سے داغنے میں لیکن میں امت کو آگ سے داغ کر علاج کرنے سے منع کرتا ہوں۔ حضرت ابن عباس رض نے اس حدیث کو مرفوعاً نقل کیا ہے اور التفی نے روایت کیا، ان سے لیٹ نے، ان سے مجذب نے، ان سے حضرت ابن عباس رض نے اور ان سے نبی کرم صلی اللہ علیہ وسلم نے شد اور پچھنا لگوانے کے بارے میں بیان کیا۔

(۵۶۸۱) ہم سے محمد بن عبدالرحیم نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم کو سرتخ بن یونس ابو حارث نے خبر دی، انہوں نے کہا ہم سے مروان بن شجاع نے بیان کیا، ان سے سعید بن جبیر نے بیان کیا اور ان سے حضرت عبداللہ بن عباس رض نے بیان کیا کہ نبی کرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شفائم چیزوں میں ہے پچھنا لگوانے میں، شد پینے میں اور آگ سے داغنے میں مگر میں اپنی امت کو آگ

### ۳- باب الشَّفَاءُ فِي ثَلَاثٍ

۵۶۸۰ - حَدَّثَنَا الْحُسْنَى حَدَّثَنَا أَخْمَدَ بْنُ مَنْبِعٍ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ شَجَاعٍ حَدَّثَنَا سَالِمُ الْأَفْطَسُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جَبَّارٍ عَنْ أَبْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ الشَّفَاءُ فِي ثَلَاثَةِ : شَوْتَةٌ عَسْلٌ وَشَرْطَةٌ مَحْجُمٌ وَكَيْةٌ نَارٌ وَأَنْهَى أَمْثَى عَنِ الْكَيِّ.

رَقْعَ الْحَدِيثَ . وَرَوَاهُ الْقُمَيُّ عَنْ لَيْثٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ أَبْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي الْعَسْلِ وَالْحَجْمِ . [طرفہ فی : ۵۶۸۱]

۵۶۸۱ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ أَخْبَرَنَا سَرِيعُ بْنُ يُونُسَ أَبُو الْحَارِثِ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ شَجَاعٍ عَنْ سَالِمِ الْأَفْطَسِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جَبَّارٍ عَنْ أَبْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((الشَّفَاءُ فِي ثَلَاثَةِ : فِي شَرْطَةٍ

مُخْجَمٌ، أَوْ شَرْبَةٍ عَسْلٌ، أَوْ كَيْتَةٍ بِنَارٍ، سَدَغَةً سَدَغَةً مِنْ كُرْتَاهُوْنَ۔  
وَأَنْهَى أَمْثَيْ عَنِ الْكَيْ). [راجع: ۵۶۸۰]

**شیخ** یہ ممانعت تحریکی ہے یعنی بے ضورت شدید داغ نہ دینا چاہیئے کیونکہ اس میں مریض کو بست تکلیف ہوتی ہے۔ دوسرے آگ کا استعمال ہے اور آگ سے عذاب دینا متع آیا ہے۔ حقیقت میں داغ دینا آخری علاج ہے۔ جب کسی دعا سے فائدہ نہ ہواں وقت داغ دیں جیسے دوسری حدیث میں ہے کہ آخری دوا داغ دینا ہے۔ کہتے ہیں کہ طاعون کی بیماری میں بھی داغ دینا بے حد مفید ہے جہاں دانہ نمودار ہواں کو فوراً آگ سے جلا دینا چاہیئے۔ عرب میں اکثر یہ علاج مروج رہا ہے۔ شد ودا اور غذا دونوں کے لیے کام دینا ہے۔ بلغم کو نکالتا ہے اور اس کا استعمال امراض بارہ میں بست مفید ہے۔ خالص شد آنکھوں میں لگانا بھی بست نفع بخش ہے۔ خصوصاً سوتے وقت اسی طرح اس میں سیکنٹروں فائدہ ہیں۔

**باب شد کے ذریعہ علاج کرنا اور فضائل شد میں اللہ تعالیٰ کا فرمان کہ اس میں (ہر مرض سے) لوگوں کیلئے شفا ہے۔**

(۵۶۸۲) ہم سے علی بن عبد اللہ نے بیان کیا، کہا ہم سے ابو اسامہ نے بیان کیا، کہا کہ مجھے ہشام نے خبر دی، انہیں ان کے والد نے اور ان سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ کو شیرینی اور شد پسند تھا۔

شد بڑی عمدہ غذا اور دوا بھی ہے باب کا مطلب اس حدیث سے یوں لکھا کہ پسند آنعام ہے شامل ہے دوا اور غذا دونوں کو۔ شد بلغم نکالتا ہے اور اس کا شرب امراض بارہ میں بست ہی مفید ہے۔ خالص شد آنکھوں میں لگانا خصوصاً سوتے وقت بست فائدہ مند ہے۔ (۵۶۸۳) ہم سے ابو قیم نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے عبدالرحمن بن غیل نے بیان کیا، ان سے عاصم بن عمیر بن قتادہ نے بیان کیا انہوں نے کہا کہ میں نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ نے فرمایا اگر تمہاری دواؤں میں کسی میں بھلائی ہے یا یہ کہا کہ تمہاری (ان) دواؤں میں بھلائی ہے۔ تو پچھتا گلوانے یا شد پینے اور آگ سے داغنے میں ہے اگر وہ مرض کے مطابق ہو اور میں آگ سے داغنے کو پسند نہیں کرتا ہوں۔

۴ - بَابُ الدَّوَاءِ بِالْعَسْلِ وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى (فِيهِ شِفَاءٌ لِلنَّاسِ)

(۵۶۸۲) - حَدَّثَنَا عَلَيْهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَبُو أَسَمَّةَ قَالَ أَخْبَرَنِي هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَعْجِبُ إِلَيْهِ الْحَلْوَاءُ وَالْعَسْلُ. [راجع: ۴۹۱۲]

شد بڑی عمدہ غذا اور دوا بھی ہے باب کا مطلب اس حدیث سے یوں لکھا کہ پسند آنعام ہے شامل ہے دوا اور غذا دونوں کو۔ شد بلغم نکالتا ہے اور اس کا شرب امراض بارہ میں بست ہی مفید ہے۔ خالص شد آنکھوں میں لگانا خصوصاً سوتے وقت بست فائدہ مند ہے۔ (۵۶۸۳) - حَدَّثَنَا أَبُو نُعِيمَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنَ الْفَسِيلِ عَنْ عَاصِمٍ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ قَالَ : سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ : سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ : ((إِنْ كَانَ فِي شَيْءٍ مِنْ أَذْوَاتِكُمْ - أَوْ يَكُونُ فِي شَيْءٍ مِنْ أَذْوَاتِكُمْ - خَيْرٌ فَفِي شَرْطَةٍ مُخْجَمٌ، أَوْ شَرْبَةٍ عَسْلٌ، أَوْ لَذْعَةٍ بِنَارٍ، تُوَافِقُ الدَّاءَ، وَمَا أَحِبُّ أَنْ أَتَكُوِي)).

[اطرافہ فی : ۵۶۹۷، ۵۷۰۲، ۵۷۰۴].

(۵۶۸۴) - حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا

(۵۶۸۳) ہم سے عیاش بن الولید نے بیان کیا، کہا ہم سے عبد اللہ تعالیٰ

نے، کماہم سے سعید نے، ان سے قہادہ نے، ان سے ابوالموکل نے اور ان سے ابوسعید خدھری رضی اللہ عنہ نے کہ ایک صاحب نبی کرم شریعت کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ میرا بھائی پیٹ کی تکفیف میں بھلا ہے۔ آنحضرت شریعت نے فرمایا کہ انہیں شد پلا پھر دوسرا مرتبہ وہی صحابی حاضر ہوئے۔ آپ نے اسے اس مرتبہ بھی شد پلانے کے لیے کماہد پھر تیسرا مرتبہ آیا اور عرض کیا کہ (حکم کے مطابق) میں نے عمل کیا (لیکن شخا نہیں ہوئی) آنحضرت شریعت نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ سچا ہے اور تمہارے بھائی کا پیٹ جھوٹا ہے، انہیں پھر شد پلا۔

چنانچہ انہوں نے شد پلا پایا اور اسی سے وہ تدرست ہو گیا۔

**لشیخ** اس صورت میں اس کا مورد فاسدہ نکل گیا اور وہ تدرست ہو گیا۔ شد کے بے شمار فوائد میں سے پیٹ کا صاف کرنا اور ہاضمہ کا درست کرنا بھی ہے جو صحت کے لیے بنیادی چیز ہے مولانا دحید الزماں فرماتے ہیں کہ یہ حدیث ہو میو پیٹک طبیعت کی اصل اصول ہے اس میں یہیش علاج بالموافق ہوا کرتا ہے یعنی مثلاً کسی کو دوست آرہا ہے تو اور مسل دوادیتے ہیں۔ اسی طرح اگر بخار آرہا ہو تو وہ دوادیتے ہیں جس سے بخار پیدا ہو ایسی دوا کاری ایکشن یعنی دوسرا اثر مرضیں کے موافق پڑتا ہے تو ابتداء میں مرض کو بڑھاتا ہے اللہ تعالیٰ نے ادویہ میں محبت تاثیر رکھی ہے۔ ارہٹی کا تیل اسی طرح شد مسل ہے پر جب کسی کو دوست آرہے ہوں تو یہی دوائیں دنوں آخر میں قبض کر دیتی ہیں یعنی اور ذاکری میں علاج بالضد کیا جاتا ہے الی آخرہ (وحیدی)

### باب اوٹ کے دودھ سے علاج کرنے کا بیان

(۵۶۸۵) ہم سے مسلم بن ابراہیم نے بیان کیا، کماہم سے سلام بن مسکین ابوالروح بصری نے بیان کیا، کماکہ ہم سے ثابت نے بیان کیا، ان سے حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہ کچھ لوگوں کو بیماری تھی، انہوں نے کمایار رسول اللہ! ہمیں قیام کی جگہ عنایت فرمادیں اور ہمارے کھلانے کا انتظام کر دیں پھر جب وہ لوگ تدرست ہو گئے تو انہوں نے کماکہ مدینہ کی آب و ہوا خراب ہے چنانچہ آنحضرت شریعت نے مقام جہے میں انہوں کے ساتھ ان کے قیام کا انتظام کر دیا اور فرمایا کہ ان کا دودھ ہیو جب وہ تدرست ہو گئے تو انہوں نے آپ کے چڑا ہے کو قتل کر دیا اور انہوں کو ہاتک کر لے گئے۔ آنحضرت شریعت نے ان کے پیچھے آدمی دوڑائے اور وہ پکڑے گئے (جیسا کہ انہوں نے چڑا ہے کے ساتھ کیا تھا) آپ نے بھی ویسا ہی کیا ان کے ہاتھ پاؤں کٹوادیئے اور ان کی

عبد الأغلی خدھنہ سعیدہ عن قنادة عن أبي المُتَوَكِّل عن أبي سعید أنَّ رَجُلًا أتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: أَخِي يَشْكُوكَي بَطْنَهُ فَقَالَ: ((أَسْقِهِ عَسْلَةً)) ثُمَّ أَتَاهَا النَّارِيَةَ فَقَالَ: ((أَسْقِهِ عَسْلَةً)) ثُمَّ أَتَاهَا النَّارِكَةَ فَقَالَ: فَعَلْتُ فَقَالَ: ((صَدِقَ اللَّهُ وَكَذَبَ بَطْنُ أَخِيكَ اسْقِهِ عَسْلَةً)) فَسَقَاهُ فَقَرَأَ.

[طرفة فی : ۵۷۱۶].

۵۶۸۵ - حدھنہ مسلم بن ابراہیم حدھنہ سلام بن مسکین ابُو نوح البصريٰ حدھنہ ثابت عن انسٍ أَنَّ نَاسًا كَانُوا بِهِمْ سَقَمٌ، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ آتُونَا وَأَطْعِنُنَا فَلَمَّا صَحُوا قَالُوا: إِنَّ الْمَدِينَةَ وَعَمَّةَ فَانِزَلَهُمُ الْغَرَّةَ فِي ذُو دَهْ لَهُ فَقَالَ: إِشْرِبُوا أَلْبَانَهَا فَلَمَّا صَحُوا قَطَلُوا رَاعِي النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتَأْفُوا ذُو دَهْ فَبَعَثَ فِي آثارِهِمْ فَقطَعَ أَنْدِيهِمْ وَأَرْجَلَهُمْ وَسَمَّ أَعْنَبَهُمْ، فَرَأَيْتُ الرَّجُلَ مِنْهُمْ يَكْبِدُ الْأَرْضَ بِلْسَانَهُ حَتَّى يَمُوتَ، فَلَمَّا سَلَّمَ

آنکھوں میں سلامی پھر وادی۔ میں نے ان میں سے ایک مجھ کو دیکھا کہ زبان سے زمین چاٹا تھا اور اسی حالت میں وہ مر گیا۔ سلام نے بیان کیا کہ مجھے معلوم ہوا کہ حاجج نے حضرت انس بن ثابت سے کام تم مجھ سے وہ سب سے سخت سزا بیان کرو جو رسول اللہ ﷺ نے کسی کو دی ہو تو انہوں نے یہی واقعہ بیان کیا جب حضرت امام حسن بن بصری تک یہ بات پہنچی تو انہوں نے کماکش وہ یہ حدیث حاجج سے نہ بیان کرتے۔

**فَلَقَنَهُ أَنَّ الْحَاجَاجَ قَالَ لِأَنَسٍ: حَدَّثَنِي  
بِأَشَدِ غَفُورِيَّةٍ عَاقِبَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ، فَحَدَّثَهُ بِهَذَا فَبَلَغَ الْحَسَنَ فَقَالَ  
وَدَدَتْ أَنَّهُ لَمْ يُحَدَّثْ بِهَذَا.**

[راجع: ۲۲۳]

**نشیخ** ان ڈاکوں نے اسلامی چرداہے کے ساتھ ایسا قلم کیا تھا۔ اللہ العین باعین کے سخت ان کے ساتھ یہی کیا گیا۔ حضرت حسن بصری نے حاجج کے متعلق یہ اس لیے کہا کہ وہ اپنے مظالم کے لیے ایسی سند بنانا چاہتا تھا۔ حالانکہ اس کے مظالم مراحتاً ناجائز تھے یہ سخت ترین سزا ان کو قصاص میں دی گئی تھی۔ چرداہے کے ساتھ انہوں نے ایسا یہ کیا تھا (الله) ان کے ساتھ بھی ایسا کیا گیا۔

### باب اونٹ کے پیشاب سے علاج جائز ہے

(۵۶۸۶) ہم سے موسیٰ بن اساعیل نے بیان کیا، کہا ہم سے ہام نے بیان کیا، ان سے قیادہ نے اور ان سے حضرت انس بن ثابت نے کہ (عربیہ کے) کچھ لوگوں کو میں نہ منورہ کی آب و ہوا موقن نہیں آئی تھی تو نبی کریم ﷺ نے ان سے فرمایا کہ وہ آپ کے چرداہے کے پہلے چلے جائیں یعنی انہوں میں اور ان کا دودھ اور پیشاب جیسیں چنانچہ وہ لوگ آنحضرت ﷺ کے چرداہے کے پاس چلے گئے اور انہوں کا دودھ اور پیشاب پیا جب وہ تدرست ہو گئے تو انہوں نے چرداہے کو قتل کر دیا اور انہوں کو ہاتک کر لے گئے۔ آپ کو جب اس کا علم ہوا تو آپ نے انہیں ملاش کرنے کے لیے لوگوں کو بھیجا جب انہیں لایا گیا تو آنحضرت ﷺ کے حکم سے ان کے بھی ہاتھ اور پاؤں کاٹ دیئے گئے اور ان کی آنکھوں میں سلامی پھیر دی گئی (جیسا کہ انہوں نے چرداہے کے ساتھ کیا تھا) قیادہ نے بیان کیا کہ مجھ سے محمد بن سیرین نے بیان کیا کہ یہ حدود کے نازل ہونے سے پسلے کا واقعہ ہے۔

**٥٦٨٦ - حَدَّثَنَا مُوسَىٰ بْنُ إِسْمَاعِيلَ  
حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ فَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ رَضِيَ اللَّهُ  
عَنْهُ أَنَّ نَاسًا اجْتَوَرُوا فِي الْمَدِينَةِ فَأَمْرَهُمْ  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَلْعَقُوا  
بِرَاعِيهِ يَعْنِي الْإِبْلِ فَيُشَرِّبُوا مِنْ أَلْبَانِهَا  
وَأَبْوَالِهَا فَلَحِقُوا بِرَاعِيهِ فَشَرِّبُوا مِنْ أَلْبَانِهَا  
وَأَبْوَالِهَا حَتَّىٰ صَلَحُتْ أَبْدَانُهُمْ فَقَتَلُوا  
الرَّاعِي وَسَافُوا الْإِبْلَ فَبَلَغَ النَّبِيُّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَبَعَثَ فِي طَلَبِهِمْ فَجِنِيَّ  
بِهِمْ فَقَطَعَ أَيْدِيهِمْ وَأَرْجَلَهُمْ وَسَمَّ  
أَعْيُنَهُمْ؛ قَالَ فَتَادَةٌ: فَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ  
سِيرِينَ أَنَّ ذَلِكَ كَانَ قَبْلَ أَنْ تَنْزَلَ  
الْحُدُودُ. ا. جع: ۲۲۳]**

**نشیخ** یہ لوگ اصل میں ڈاکو اور رہن تھے گورمینڈ میں آکر مسلمان ہو گئے تھے مگر ان کی اصل خصلت کمال جانے والی تھی۔ موقع پایا تو پھر ڈاکہ مارا خون کیا انہوں کو لے گئے اور بطور قصاص یہ سزا نہ کو ردی گئی۔

### باب کلونجی کا بیان

### ٧ - بَابُ الْجَنَّةِ السَّوْدَاءِ

**نشیخ** کلونجی کی تاثیر گرم خلک ہے رطوبت خلک کرتی ہے مادہ کو تیار معتدل القوام ہاتی ہے۔ قول ریاحی درد سینہ جلندر اور

کہاں میں منید ہے، اخلاق کو چھانٹتی ہے، مانع بول دھیں ہے۔

(۵۶۸۷) ہم سے عبد اللہ بن ابی شیبہ نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے عبد اللہ نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے اسرا مل نے بیان کیا، انہوں نے ان سے رنے بیان کیا، ان سے خالد بن سعد نے بیان کیا کہ ہم باہر گئے ہوئے تھے اور ہمارے ساتھ حضرت غالب بن ابجر ہوتھر بھی تھے۔ وہ راستہ میں بیمار پڑ گئے پھر جب ہم مدینہ واپس آئے اس وقت بھی وہ بیمار ہی تھی۔ حضرت ابن ابی عقیل ان کی عیادت کے لیے تشریف لائے اور ہم سے کہا کہ انہیں یہ کالے دانے (کلوچی) استعمال کرو، اس کے پانچ یاسات دانے لے کر پیس لو اور پھر زیتون کے تبلیں میں ملا کر (ناک کے) اس طرف اور اس طرف اسے قطرہ قطرہ کر کے پکاؤ کیونکہ حضرت عائشہؓ پھیختا مجھ سے بیان کیا کہ انہوں نے نبی کرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ناًاخضرتؓ پھیلتا نے فرمایا کہ یہ کلوچی ہر بیماری کی دوا ہے سو اسام کے۔ میں نے عرض کیا سام کیا ہے؟ فرمایا کہ موت ہے۔

۵۶۸۷ - حدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَيْنُدُ اللهِ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ مُنْصُورٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: حَرَجَنَا وَمَعَنَا غَالِبُ بْنُ أَبْجَرَ فَعَرَضَ فِي الطَّرِيقِ فَقَدِيمًا الْمَدِينَةُ وَهُوَ مَرِيضٌ فَعَادَهُ أَبْنُ أَبِي عَيْقِيلٍ فَقَالَ لَنَا: عَلَيْكُمْ بِهَذِهِ الْحَسِيبَةِ السُّوَدَاءِ فَخُذُوهَا مِنْهَا خَمْسًا أَوْ سِتًّا فَاسْتَحْفُرُوهَا ثُمَّ افْطُرُوهَا فِي أَنْفِهِ بِقَطَرَاتٍ رَّيْتُ فِي هَذَا الْجَانِبِ وَفِي هَذَا الْجَانِبِ فِي أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا حَدَّثَنِي أَنَّهَا سَمِعَتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: (إِنَّ هَذِهِ الْحَبَّةَ السُّوَدَاءَ شَفَاءٌ مِّنْ كُلِّ دَاءٍ إِلَّا مِنَ السَّامِ) قُلْتُ: وَمَا السَّامُ؟ قَالَ: ((الْمَوْتُ)).

**لشیخ** موت اپنے وقت مقررہ پر آئی ضرور ہے اس لیے اس کی کوئی دو انیس۔ کلوچی یعنی کالا زیرہ پھوڑا پھنسیوں میں بھی بہت مفید ہے۔ ازواج مطرات میں سے کسی ایک کی انگلی میں پھنسی نکلی ہوئی تھی تو آخرپور مخفیہ نے پوچھا کیا تمارے پاس زیرہ ہے تو انہوں نے کہا کہ ہاں تو آپ نے فرمایا کہ زیرہ اس پر رکھ۔

(۵۶۸۸) ہم سے بھی بن کیر نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے لیٹ نے بیان کیا، ان سے عقیل نے بیان کیا، ان سے ابن شاب نے بیان کیا، انہوں نے کہا کہ مجھے ابو سلمہ اور سعید بن مسیب نے خبر دی اور انہیں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے خبر دی، انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نا، آپ نے فرمایا کہ سیاہ دانوں میں ہر بیماری سے شفاء ہے سو اسام کے۔

ابن شاب نے کہا کہ سام موت ہے اور ”سیاہ دانہ“ کلوچی کو کہتے ہیں۔

۵۶۸۸ - حدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكْرٍ حَدَّثَنَا الْلَّيْثُ عَنْ عَقِيلٍ عَنْ أَبْنِ شَهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ وَ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيْبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَخْبَرَهُمَا أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: ((فِي الْحَبَّةِ السُّوَدَاءِ شَفَاءٌ مِّنْ كُلِّ دَاءٍ إِلَّا السَّامِ)). قَالَ أَبْنُ شَهَابٍ: وَالسَّامُ الْمَوْتُ وَالْحَبَّةُ السُّوَدَاءُ الشُّونِيزُ.

**لشیخ** فی الواقع موت وقت مقررہ پر آکرہنی رہتی ہے خواہ کوئی انسان کچھ تدبیر کرے لاکھ دوائیاں استعمال کرے کتنا ہی سرمایہ دار

کثیر الوسائل ہو مگر ان میں کوئی چیز ایسی نہیں ہے جو موت کو ٹھال سکتی ہے۔ کل نفس ذاتۃ الموت۔

### باب مریض کے لیے حریرہ پکانا

(۵۶۸۹) ہم سے حبان بن موسیٰ نے بیان کیا، کہا ہم کو عبد اللہ نے خبر دی، انہیں یونس بن یزید نے خبر دی، انہیں عقیل نے، انہیں ابن شاب نے، انہیں عروہ نے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیمار کے لیے اور میت کے سوگواروں کے لیے تلبینہ (روا، دودھ اور شد ملکر دلیہ) پکانے کا حکم دیتی تھیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سے نہیں پکانے کا حکم دیتی تھیں اور فرماتی تھیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سے نہیں پکانے کا حکم دیتی تھیں اور فرماتی تھیں کہ دل کو سکون پہنچاتا ہے اور غم کو دور کرتا ہے (کیونکہ اسے پہنچنے کے بعد عموماً نیند آجائی ہے یہ زور ہضم بھی ہے)۔

### ۸- باب التلبینۃ للمریض

(۵۶۸۹) - حدَثَنَا جِيَّاثُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ عَقِيلٍ عَنْ أَبْنِ شَهَابٍ عَنْ غُرْزَةَ عَنْ غَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّهَا كَانَتْ تَأْمُرُ بِالتَّلْبِينِ لِلْمَرِيضِ وَلِلْمَحْزُونِ عَلَى الْهَالَكِ، وَكَانَتْ تَقُولُ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((إِنَّ التَّلْبِينَ تُحِمُّ فُؤَادَ الْمَرِيضِ وَتَذَهَّبُ بِيَغْصُنِ الْحُزْنِ)).

[راجح: ۵۴۱۷]

(۵۶۹۰) ہم سے فروہ بن ابی مغراۓ نے بیان کیا، کہا ہم سے علی بن مسر نے بیان کیا، ان سے ہشام نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ وہ تلبینہ پکانے کا حکم دیتی تھیں اور فرماتی تھیں کہ اگرچہ وہ (مریض کو) ناپسند ہوتا ہے لیکن وہ اس کو فائدہ دیتا ہے۔

۔۔۔

(۵۶۹۰) - حدَثَنَا فَرُوزَةَ بْنَ أَبِي الْمَغْرَاءِ حَدَثَنَا عَلَيُّ بْنُ مُسْنَهِرٍ عَنْ هَشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ غَائِشَةَ أَنَّهَا كَانَتْ تَأْمُرُ بِالتَّلْبِينِ وَتَقُولُ هُوَ الْبَغِيضُ النَّافِعُ.

[راجح: ۵۴۱۷]

تلبینہ میٹھا ولیہ جو روکھی میٹھا لارک پکانا جائے ہے حریرہ بھی کتنے ہیں۔

### باب ناک میں دوا دلانا درست ہے

### ۹- باب السُّعُوطِ

ناں لینا بھی مراد ہے اور دیگر دوائیں ناک میں پھانا بھی۔

(۵۶۹۱) ہم سے معلیٰ بن اسد نے بیان کیا، کہا ہم سے وہیب بن خالد نے بیان کیا، ان سے عبد اللہ ابن طاؤس نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہ نبی کریم ﷺ نے پچھنا لگایا اور پچھنا لگانے والے کو اس کی مزدوری دی اور ناک میں دوا دلوائی۔

(۵۶۹۱) - حدَثَنَا مُعْلَى بْنُ أَسَدٍ حَدَثَنَا وَهِبْتُ عَنْ أَبْنِ طَاؤُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَمْ وَأَغْطَى الْحَجَّاجَ أَجْرَهُ وَاسْتَعْطَ.

[راجح: ۱۸۳۵]

مزدوری دینے کا مطلب یہ کہ پچھنا لگانے والے کا یہ پیشہ جائز درست ہے اس کو اس خدمت پر مزدوری حاصل کرنا جائز ہے۔

### ۱۰- باب السُّعُوطِ بِالْقِسْطِ

۔۔۔

باب قسط ہندی اور قسط بحری یعنی کوٹ جو سمندر سے نکلتا

ہے اس کا ناس لینا سے کست بھی کہتے ہیں جیسے کافور کو  
قافور اور قرآن میں بھی سورۃ التکویر میں کشطت اور  
قشطت دونوں قرات ہیں۔ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے  
قشطت سے پڑھا ہے

(۵۶۹۲) ہم سے صدقہ بن فضل نے بیان کیا، کہا ہم کو ابن عینہ نے  
خبر دی، کہا میں نے زہری سے سنا، انہوں نے عبد اللہ بن عبد اللہ سے  
کہ حضرت ام قیس بنت مصون پئی تھی نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم  
صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا تم لوگ اس عودہندی (کست) کا استعمال  
کیا کرو کیونکہ اس میں سات بیاریوں کا علاج ہے۔ حقیقت کے درد میں  
اسے ناک میں ڈالا جاتا ہے، پسلی کے درد میں چبائی جاتی ہے۔

الْهِنْدِيُّ وَالْبَخْرِيُّ وَهُوَ الْكُنْسُتُ مِثْلُ  
الْكَافُورِ وَالْقَافُورِ۔ مِثْلُ كُشْطَتِ  
نُرِعَتْ وَقَرَا عَبْدُ اللَّهٗ : قُشْطَتْ

۵۶۹۲ - حدَّثَنَا صَدَقَةً بْنَ الْفَضْلِ أَخْبَرَنَا  
ابْنُ عَيْنَةَ قَالَ: سَمِعْتُ الرُّهْرِيَّ عَنْ عَيْنَةِ  
اللهِ عَنْ أُمِّ قَيْسٍ بِنْتِ مَحْصَنٍ قَالَتْ  
سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: ((عَلَيْكُمْ بِهَذَا  
الْعُودَ الْهِنْدِيِّ فَإِنْ فِيهِ سَبْعَةُ أَشْفَعَةٍ يُسْعَطُ  
بِهِ مِنَ الْغَذْرَةِ وَيُلْدُ بِهِ مِنْ ذَاتِ  
الْجَنْبِ)). [اطرافہ فی : ۵۷۱۳، ۵۷۱۴، ۵۷۱۵، ۵۷۱۸].

(۵۶۹۳) اور میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اپنے ایک شیر خوار  
لوگ کو لے کر حاضر ہوئی پھر آخر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اوپر اس نے پیش اب  
کر دیا تو آپ نے پانی مٹکا کر پیش اب کی جگہ پر چھینٹا دیا۔

۵۶۹۳ - وَدَخَلَتْ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ بِأَنْ  
لَمْ يَأْكُلِ الطَّعَامَ فَبَانَ عَلَيْهِ فَدَعَاهُ بِمَا إِ  
لَوْزَنَ عَلَيْهِ۔ [راجع: ۲۲۳]

لَذْبَرَجَح پچھے بہت چھوٹا شیر خوار تھا اس لیے آخر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے پیش اب پر صرف چھینٹا تھا کافی قرار دیا۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ  
یعنی میں غلیظ اور فاسد ریاح کے جمع ہو جانے سے جو تکلیف ہوتی ہے عودہندی اس میں مفید ہے۔ صاحب خواص الادویہ  
لکھتے ہیں کہ قطع بھری شیریں گرم خلک ہے۔ دماغ کو قوت بخشی ہے اعضائے رئیس کو اور بہا اور جگر اور پتوں کو طاقت دیتی ہے۔ ریاح  
کو خلیل کرتی ہے۔ دماغی بیماریوں فانع اور لقوہ اور رعشہ کو مفید ہے۔ پیٹ کے کیرے مارتی ہے، پیش اب اور حیض کو جاری کرتی ہے۔  
بہب میں قطعہندی اور بھری ہردو کو ملا کر ناٹس بناتا اور ناٹ میں سو گھنٹا مراد ہے۔ یہ ایک بونی کی جڑ ہوتی ہے ہندی میں اسے کوٹ کہتے  
ہیں۔

باب کس وقت پچھنا لگوایا جائے۔ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے  
رات کے وقت پچھنا لگوایا تھا

۱۱ - بَابٌ أَيَّ مَسَاعِدَ يَحْتَجِمُ  
وَأَخْتَجِمُ أَبُو مُوسَى لَيْلَةً

لَذْبَرَجَح حضرت امام بخاری نے یہ باب لا کراس طرف اشارہ کیا ہے کہ کوئی حدیث اس باب میں صحیح نہیں ہے اور رات دن میں ہر  
وقت پچھنا لگوانا درست ہے۔

۵۶۹۴ - حدَّثَنَا أَبُو مَقْمَرٍ حَدَّثَنَا عَنْ  
الْوَارِثِ حَدَّثَنَا أَيُوبَ عَنْ عَكْرَمَةَ عَنْ ابْنِ  
عَثَمَانَ قَالَ: أَخْجَمَ النَّبِيُّ ﷺ وَمُؤْصَدَ صَانِيمَ.

روزہ کی حالت میں پچھنا لگوایا۔

[راجع: ۱۸۳۵] معلوم ہوا کہ بحالت روزہ پچھنا لگوانا جائز ہے اور رات و دن کی اس میں کوئی تعین نہیں ہے۔

**باب سفر میں پچھنا لگوانا اور حالت احرام میں بھی اسے ابن**

**بھینہ نے نبی کرمؐ سے روایت کیا ہے**

(۵۶۹۵) ہم سے مسد بن مسہد نے بیان کیا، کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے بیان کیا، ان سے عمرو بن دینار نے، ان سے طاؤس اور عطاء بن ابی رباح نے اور ان سے ابن عباس نے بیان کیا کہ نبی کرمؐ سے پیغمبرؐ نے پچھنا لگوایا جبکہ آپ احرام سے تھے۔

بوقت ضرورت شدید حالت احرام میں پچھنا لگوانا جائز ہے اس پر انگشن لگوانے کو بھی قیاس کیا جاسکتا ہے بشرطیکہ روزہ نہ ہو۔

**باب بیماری کی وجہ سے پچھنا لگوانا جائز ہے**

(۵۶۹۶) ہم سے محمد بن مقاتل نے بیان کیا، کہا ہم کو عبد اللہ بن مبارک نے خبر دی، کہا ہم کو حمید الطویل نے خبر دی اور انہیں انس بن شہر نے کہ ان سے پچھنا لگوانے والے کی مزدوری کے بارے میں پوچھا گیا تھا۔ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے پچھنا لگوایا تھا آپ کو ابو طیبہ (نافع یا میسر) نے پچھنا لگایا تھا آپ نے انہیں دو صاع کبھر مزدوری میں دی تھی اور آپ نے ان کے مالکوں (بنو حارثہ) سے گفتگو کی تو انہوں نے ان سے وصول کئے جانے والے لگان میں کمی کر دی تھی اور آخر صرف سے پیغمبرؐ نے فرمایا کہ (خون کے دباؤ کا) بہترین علاج جو تم کرتے ہو وہ پچھنا لگوانا ہے اور عمرہ دواعود ہندی کا استعمال کرنا ہے اور فرمایا اپنے بچوں کو عذرہ (حلق کی بیماری) میں بچوں کو ان کا تالود بکر تکلیف مت دو بلکہ قسط لگادو اس سے ورم جاتا رہے گا۔

(۵۶۹۷) ہم سے سعید بن تلید نے بیان کیا، انہوں نے کہا کہ مجھ سے ابن وہب نے بیان کیا کہ مجھے عمرو وغیرہ نے خبر دی، ان سے کبیر نے بیان کیا، ان سے عاصم بن عمرو بن قادة نے بیان کیا کہ حضرت جابر بن عبد اللہ متفق بن سنان تابعی کی عیادت کے لیے تشریف لائے پھر ان سے کہا کہ جب تک تم پچھنا نہ لگو لو گے میں یہاں سے نہیں جاؤں گا۔

**۱۲ - باب الحجّم في السفر والآخرام،**

**قالَهُ ابْنُ بُحَيْنَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ**

۵۶۹۵ - حَدَّثَنَا مُسَدْدَدٌ حَدَّثَنَا سُفيَّانَ عَنْ عَمْرُو، عَنْ طَاؤْسٍ وَعَطَاءٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَخْجَمَ النَّبِيُّ ﷺ وَهُوَ مُحَرَّمٌ.

[راجع: ۱۸۳۵]

بوقت ضرورت شدید حالت احرام میں پچھنا لگوانا جائز ہے اس پر انگشن لگوانے کو بھی قیاس کیا جاسکتا ہے بشرطیکہ روزہ نہ ہو۔

**۱۳ - باب الحجّامةِ مِنَ الدَّاءِ**

۵۶۹۶ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقاَبِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا حَمِيْدُ الطُّوَيْلِ عَنْ أَنَسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَبَلَ عَنْ أَجْرِ الْحَجَّامِ لَقَالَ: أَخْجَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَجَّمَةً أَبْوَ طَيْبَةَ وَأَعْطَاهُ صَاعَيْنِ مِنْ طَعَامٍ وَكَلْمَ مَوَالِيَةَ فَحَفَّفُوا عَنْهُ وَقَالَ: (إِنِّي أَمْلَأَ مَا تَدْوَيْتُمْ بِهِ الْحَجَّامَةَ وَالْقُسْطَنْطُ الْبَخْرِيَّ وَقَالَ: لَا تُعَذِّبُوا صَيْبَانَكُمْ بِالْغُزْنَ منَ الْمُذَرَّةِ وَأَعْلَنَكُمْ بِالْقُسْطَنْطِ).

[راجع: ۲۱۰۲]

۵۶۹۷ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنَ تَلِيدٍ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي عَمْرُو وَغَيْرُهُ أَنَّ بُكَيْرًا حَدَّثَهُ أَنَّ عَاصِمَ بْنَ عُمَرَ بْنَ قَاتَدَةَ حَدَّثَهُ أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَادَ الْمَقْنَعَ ثُمَّ قَالَ: لَا أَبْرَخُ حَتَّى

تَخْجَمَ فَإِنَّى سَيْفَتْ رَسُولَ اللَّهِ  
يَقُولُ: ((إِنَّ فِيهِ شِفَاءً)).

میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ  
اس میں شفا ہے۔

[راجع: ۵۶۸۳]

**شیخ** ایمان کا تقاضا یہ ہے کہ رسول کریم ﷺ کے ہر ارشاد پر آمنا و صدقنا کما جائے اور بلا چون وچ اسے تسلیم کر لیا جائے اس  
لیے کہ آپ نے جو کچھ فرمایا وہ سب اللہ کی طرف سے ہے اور وہ بالکل حق ہے پچھنا گواہی میں شفا ہونا اسی حقیقت ہے  
جسے آج کی ذاکری و حکمت نے بھی تسلیم کیا ہے کیونکہ اس سے فاسد خون نکل کر صالح خون جگہ لے لیتا ہے جو صحت کے لیے ایک  
طرح کی ہماثت ہے صدق اللہ و رسولہ۔

### باب سر میں پچھنا گلوانا درست ہے

(۵۶۹۸) ہم سے اسماعیل بن ابی اویس نے بیان کیا، انہوں نے کہا کہ  
مجھ سے سلیمان بن بلاں نے بیان کیا، ان سے علمہ نے، انہوں نے  
عبد الرحمن اعرج سے سنا، انہوں نے عبد اللہ بن بحینہ رضی اللہ عنہ سے سناؤہ  
بیان کرتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے مکہ کے راستے میں مقامِ حجی  
جمل میں اپنے سر کے نیچے میں پچھنا گلوایا آنحضرت ﷺ اس وقت محرم  
تھے۔

(۵۶۹۹) اور محمد بن عبد اللہ النصاری نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم کو  
ہشام بن حسان نے خبر دی، ان سے عکرمه نے بیان کیا اور ان سے  
حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے سر  
میں پچھنا گلوایا۔

### باب آدھے سر کے دردیا پورے سر کے درد میں پچھنا گلوانا جاائز ہے

(۵۷۰۰) ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا، کہا ہم سے ابن ابی عدی نے  
بیان کیا، ان سے ہشام بن حسان نے، ان سے عکرمه نے اور ان سے  
حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ بنی کرم ﷺ نے حالتِ احرام میں  
اپنے سر میں پچھنا گلوایا (یہ پچھنا آپ نے سر کے درد کی وجہ سے گلوایا  
تھا) جو لمحہ جمل ناہی پانی کے گھٹ پر آپ کو ہو گیا تھا۔

(۵۷۰۱) اور محمد بن سواء نے بیان کیا، کہا ہم کو ہشام بن حسان نے خبر

### ۱۴ - باب الْحَجَامَةِ عَلَى الرَّأْسِ

۵۶۹۸ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنِي  
سَلِيمَانُ عَنْ عَلْقَمَةَ أَنَّهُ سَمِعَ عَنْدَ  
الرَّحْمَنِ الْأَغْرَجِ أَنَّهُ سَمِعَ عَنْدَ اللَّهِ أَبْنَ  
بَحْيَةَ يَحْدُثُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ  
أَخْتَجَمَ بِلَحْيِي جَمْلٍ مِنْ طَرِيقِ مَكْثَةٍ، وَهُوَ  
مُحْرِمٌ فِي وَسْطِ رَأْسِهِ.

۵۶۹۹ - وَقَالَ الْأَنْصَارِيُّ أَخْبَرَنَا هِشَامُ  
بْنُ حَسَانٍ حَدَّثَنَا عَنْ كِرْمَةَ عَنْ أَبْنِ عَبَّاسٍ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ  
أَخْتَجَمَ فِي رَأْسِهِ۔ [راجع: ۱۸۳۵]

### ۱۵ - باب الْحَجَمِ مِنَ الشَّقِيقَةِ وَالصُّدَاعِ

۵۷۰۰ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا  
أَبْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ هِشَامٍ عَنْ عَنْ كِرْمَةَ عَنْ  
أَبْنِ عَبَّاسٍ: أَخْتَجَمَ السَّبِيْلُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فِي رَأْسِهِ وَهُوَ مُحْرِمٌ مِنْ وَجْعٍ كَانَ  
بِهِ بِمَاءٍ يُقَالُ لَهُ: لَحْيُ جَمْلٍ۔

[راجع: ۱۸۳۵]

۵۷۰۱ - وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ سَوَاءَ: أَخْبَرَنَا

دی، انہیں عکرمہ نے اور انہیں حضرت ابن عباسؓ نے کہ رسول اللہ ﷺ نے احرام کی حالت میں اپنے سر میں پچھنا لگوایا۔ آدھے سر کے درد کی وجہ سے جو آپ کو ہو گیا تھا۔

هشام عن عکرمہ، عن ابن عباسِ آنَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، اخْتَجَمْ وَهُوَ مُحْرِمٌ فِي رَأْسِهِ مِنْ شَقِيقَةِ كَانَتْ بِهِ.

[راجع: ۱۸۳۵]

**لئے سچ** معلوم ہوا کہ اس درد کا علاج یہ ہے جو آپ نے کیا (مشیع).

(۵۷۰۲) ہم سے اسماعیل بن ابیان نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے عبد الرحمن بن غیل نے بیان کیا، انہوں نے کہا کہ مجھ سے عاصم بن عمر نے بیان کیا، ان سے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ نے فرمایا کہ اگر تمہاری دوائیوں میں کوئی بھلائی ہے تو شد کے شریت میں ہے اور پچھنا لگوانے میں ہے اور آگ سے داغنے میں ہے لیکن میں آگ سے داغ کر علاج کو پسند نہیں کرتا۔

۵۷۰۲ - حدَثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي حَدَّادَنَا أَبْنُ الْفَعِيلِ قَالَ: حَدَّثَنِي عَاصِمُ بْنُ عُمَرَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: سَمِعْتَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: ((إِنَّ كَانَ فِي شَيْءٍ مِّنْ أَوْدِيَتُكُمْ خَيْرٌ فَفِي شَرْبَةٍ عَسْلٌ، أَوْ شَرْطَةٌ مِّنْ حَاجَمٍ، أَوْ لَذْعَةٍ مِّنْ نَارٍ، وَمَا أَحِبُّ أَنْ أَكْتُوْيَ)). [راجع: ۵۶۸۳]

اس حدیث سے باب کی مطابقت یوں ہے کہ جب پچھنا لگوانا بترین علاج ٹھرا تو سر کے درد میں لگانا بھی مفید ہو گا۔ آگ سے داغنے کے متعلق نبی تحریر ہے کیونکہ دوسری روایت میں بعض صحابہ کا یہ علاج کا نام (دیکھو حدیث ص-۱۷۴)

### باب (حرم کا) تکلیف کی وجہ سے سر منڈانا (مثلاً پچھنا لگوانے میں بالوں سے تکلیف ہو)

### ۱۶ - باب الحلق

#### من الأذى

(۵۷۰۳) ہم سے مسد دنے بیان کیا، کہا ہم سے حماد بن زید نے بیان کیا، ان سے ایوب سختیانی نے بیان کیا، کہا کہ میں نے مجہد سے سنا، ان سے عبد الرحمن بن ابی لیلی نے اور ان سے کعب بن عجرہ بن عثیمین نے بیان کیا کہ صلح حدیبیہ کے موقع پر نبی کریم ﷺ میرے پاس تشریف لائے میں ایک ہانڈی کے نیچے آگ جلا رہا تھا اور جو دویں میرے سر سے گر رہی تھی (اور میں احرام باندھے ہوئے تھا) آنحضرت ﷺ نے دریافت فرمایا سر کی یہ جو دویں تمہیں تکلیف پہنچاتی ہیں؟ میں نے عرض کیا کہ جی ہاں۔ فرمایا کہ پھر سر منڈوانے اور (کفارہ کے طور پر) تین دن کے روزے رکھ یا چھ مسکنیوں کو کھانا کھلایا ایک قربانی کر دے۔ ایوب نے کہا کہ مجھے یاد نہیں کہ (ان تین چیزوں میں سے) کس

۵۷۰۳ - حدَثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَادَ عَنْ أَيُوبَ قَالَ: سَمِعْتَ مُجَاهِدًا عَنْ أَبْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ كَعْبِ بْنِ عَجْرَةَ قَالَ: أَتَى عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَمْنَ الْحُدَيْبِيَّةِ وَأَنَا أُوقَدْ تَحْتَ بُرْمَةً وَالْقُمْلُ يَتَّسَاثِرُ عَنِ رَأْسِي فَقَالَ: ((أَيُؤْذِيكَ هُوَ مُلْكٌ)) قُلْتُ: نَعَمْ. قَالَ: ((فَاحْلِقْ وَصُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ أَوْ أَطْعِمْ سِتَّةً أَوْ انْسُكْ نَسِيْكَةً)). قَالَ أَيُوبُ: لَا أَذْرِي بِأَيْتَهُنَّ بَدَا.

[راجع: ۱۸۱۴]

کاذک رسپ سے پلے کیا تھا۔

**تَسْبِيحٌ** حالت احرام میں سرمنڈانا جائز نہیں ہے مگر اس تکلیف دہ حالت میں آپ نے کعب بن عجرہ کو سرمنڈانے کی اجازت دے دی اور ساتھ ہی کفارہ دینے کا حکم فرمایا جس کی تفصیل ذکور ہوئی۔

## باب داع لگوانیا لگنا اور جو شخص داغ نہ لگوائے اس کی فضیلت کا بیان

(۵۷۰۳) ہم سے ابوالولید ہشام بن عبد الملک نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے عبدالرحمن بن سلیمان بن غیل نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے عاصم بن عمر بن قلادہ نے بیان کیا، انہوں نے کہا کہ میں نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے سنا، ان سے نبی کرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تمہاری دواوں میں شفا ہے تو پچھنا لگوانے اور آگ سے داغنے میں ہے لیکن آگ سے داغ کر علاج کو میں پسند نہیں کرتا۔

(۵۷۰۴) ہم سے عمران بن میسرہ نے بیان کیا، کہا ہم سے محمد بن فضیل نے بیان کیا، ان سے حسین بن عبدالرحمن نے بیان کیا، ان سے عامر شعبی نے اور ان سے حضرت عمران بن حسین بن شٹھ نے کہا کہ نظرید اور زہریلے جاور کے کاث کھانے کے سوا اور کسی چیز پر جھاڑ پھونک صحیح نہیں۔ (حسین نے بیان کیا کہ) پھر میں نے اس کاذک سعید بن جبیر سے کیا تو انہوں نے بیان کیا کہ ہم سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میرے سامنے تمام امتیں پیش کی گئیں ایک ایک دودو نبی اور ان کے ساتھ ان کے مانے والے گزرتے رہے اور بعض نبی ایسے بھی تھے کہ ان کے ساتھ کوئی نہیں تھا آخر میرے سامنے ایک بڑی بھاری جماعت آئی۔ میں نے پوچھا یہ کون ہیں، کیا یہ میری امت کے لوگ ہیں؟ کہا گیا کہ یہ حضرت موسیٰ ﷺ اور ان کی قوم ہے پھر کہا گیا کہ کناروں کی طرف دیکھو میں نے دیکھا کہ ایک بہت ہی عظیم جماعت ہے جو کناروں پر چھائی ہوئی ہے پھر مجھ سے کہا گیا کہ ادھر دیکھو ادھر دیکھو آسمان کے

## ۱۷ - باب مَنْ أَكْتَوَى أَوْ كَوَى غَيْرَهُ، وَفَضْلٌ مَنْ لَمْ يَكْتُنِ

۴ - حدثنا أبو الوليد هشام بن عبد الملک حدثنا عبد الرحمن بن سليمان بن الفسیل حدثنا عاصم بن عمر بن قنادة قال: سمعت جابرًا عن النبي ﷺ قال: ((إِنْ كَانَ فِي شَيْءٍ مِّنْ أَذْوَاتِكُمْ شِفَاءً فَفِي شَرْطَةٍ مِّنْ حَمْمٍ، أَوْ لَدْعَةٍ بَنَارٍ، وَمَا أَحِبُّ أَنْ أَكْتُوَ)). [راجع: ۵۶۸۳]

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ رسول اللہ ﷺ نے بیٹھنے پسند نہ کرنا قاضیے محبت ہے۔

۵ - حدثنا عمران بن مسیرة حدثنا ابن فضیل حدثنا حصین عن عامر عن عمران بن حصین رضي الله عنهما قال: لا رقية إلا من عين أو حمة فذكره لسعيد بن جبير فقال: حدثنا ابن عباس قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ((عرضت على الأمم فجعل النبي والبيان يمررون معهم الرهف و والنبي ليس معه أحد حتى رفع لي سواد عظيم، قلت: ما هذه؟ أنتي هذه؟ قيل: هذا موسى وقومه، قيل: انظر إلى الأفق فإذا سواد يملأ الأفق ثم قيل لي انظر ههنا ههنا في آفاق السماء فإذا سواد قد ملأ الأفق قيل هذه أنتك، ويدخل الجنة من هؤلاء

مختلف کناروں میں۔ میں نے دیکھا کہ جماعت ہے جو تمام افک پر چھالی ہوئی ہے۔ کہا گیا کہ یہ آپ کی امت ہے اور اس میں سے ستر ہزار حساب کے بغیر جنت میں داخل کر دیے جائیں گے۔ اس کے بعد آپ (اپنے جھرے میں) تشریف لے گئے اور کچھ تفصیل نہیں فرمائی لوگ ان جنتیوں کے بارے میں بحث کرنے لگے اور کہنے لگے کہ ہم ہی اللہ پر ایمان لائے ہیں اور اس کے رسول کی اتباع کی ہے، اس لیے ہم ہی (صحابہ) وہ لوگ ہیں یا ہماری وہ اولاد ہیں جو اسلام میں پیدا ہوئے کیونکہ ہم جاہلیت میں پیدا ہوئے تھے۔ یہ باتیں جب حضور اکرم ﷺ کو معلوم ہوئیں تو آپ باہر تشریف لائے اور فرمایا یہ وہ لوگ ہوں گے جو جہاڑ پھونک نہیں کرتے، فال نہیں دیکھتے اور داغ کر علاج نہیں کرتے بلکہ اپنے رب پر بھروسہ کرتے ہیں۔ اس پر عکاشہ بن محسن رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا میں بھی ان میں سے ہوں آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ ہاں۔ اس کے بعد دسرے صحابی کھڑے ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! میں بھی ان میں سے ہوں؟ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ عکاشہ تم سے بازی لے گئے۔

غالص اللہ پر توکل رکھنا اور اسی عقیدہ کے تحت جائز علاج کرانا بھی توکل کے منافی نہیں ہے پھر جو لوگ غالص توکل پر قائم رہ کر کوئی جائز علاج ہی نہ کرائیں وہ یقیناً اس فضیلت کے سخت ہوں گے۔ جعلنا اللہ منہم آمین۔

**باب انہ اور سرمه لگانا جب آنکھیں دکھتی ہوں اس باب  
میں ام عطیہ رضی اللہ عنہ سے ایک حدیث بھی مروی ہے**

(۵۷۰۶) ہم سے مدد نے بیان کیا، کہا ہم سے تیجی بن سعید قطان نے بیان کیا، ان سے شعبہ نے بیان کیا کہ مجھ سے حمید بن نافع نے بیان کیا، ان سے حضرت زینب بنت عیاض نے اور ان سے حضرت ام سلمہ بنت عیاض نے کہ ایک عورت کے شوہر کا انتقال ہو گیا (زمانہ عدت میں) اس عورت کی آنکھ دکھنے لگی تو لوگوں نے اس کا ذکر نبی کرم ﷺ سے کیا۔ ان لوگوں نے آنحضرت ﷺ کے سامنے سرمه کا ذکر کیا اور یہ کہ (اگر سرمه آنکھ میں نہ لگایا تو) ان کی آنکھ کے متعلق خطرہ ہے۔

سَبَعُونَ أَلْفًا بَغْرِ حِسَابِ)) ثُمَّ دَخَلَ وَلَمْ يَبْيَنْ لَهُمْ فَأَفَاضَ الْقَوْمُ، وَقَالُوا نَحْنُ الَّذِينَ آمَنَّا بِاللَّهِ وَأَتَبْعَدْنَا رَسُولَهُ فَنَحْنُ هُمْ أَوْ أَوْلَادُنَا الَّذِينَ وَلَدَوْا فِي الْإِسْلَامِ فَإِنَّا وَلَدَنَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَبَلَغَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ، فَقَالَ : ((هُمُ الَّذِينَ لَا يَسْتَرْفُونَ، وَلَا يَعْتَيِرُونَ، وَلَا يَكْتُونَ، وَعَلَى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ)). فَقَالَ عَكَاشَةُ بْنُ مِحْصَنٍ : أَمِنْهُمْ أَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ : ((نَعَمْ)) فَقَامَ آخَرُ فَقَالَ : أَمِنْهُمْ أَنَا؟ قَالَ : ((سَبَقَكَ بِهَا عَكَاشَةُ)).

[راجع: ۳۴۱۰]

#### ۱۸ - باب الإِثْمِ وَالْكُحْلِ مِنْ

**الرَّمَدِ، فِيهِ عَنْ أُمَّ عَطِيَّةَ**

اثمر اصفہانی سرے کا پتھر ہوتا ہے۔

۵۷۰۶ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْنَى عَنْ شَعْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنِي حُمَيْدُ بْنُ نَافِعٍ عَنْ زَيْنَبَ عَنْ أُمَّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ امْرَأَةَ تُؤْفَى زَوْجَهَا فَاشْتَكَتْ عَيْنَهَا فَذَكَرُوهَا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَكَرُوا لَهُ الْكُحْلَ وَأَنَّهُ يَخَافُ عَلَى عَيْنَهَا فَقَالَ: ((لَقَدْ كَانَتْ إِحْدَائِنَ

آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ (زمانہ جاہلیت میں) عدت گزارنے والی تم عورتوں کو اپنے گھر میں سب سے بدتر کپڑے میں پڑا رہنا پڑتا تھا ابا (آپ نے یہ فرمایا کہ) اپنے کپڑوں میں گھر کے سب سے بدتر حصہ میں پڑا رہنا پڑتا تھا پھر جب کوئی کتاب گزرتا تو اس پر وہ میغنی پھینک کر مارتی (تب عدت سے باہر ہوتی) پس چار میئنے دس دن تک سرمه نہ لگاؤ۔

تمکثُ فِي بَيْتِهَا فِي شَرِّ أَخْلَاصِهَا - أَوْ فِي  
أَخْلَاصِهَا - فِي شَرِّ بَيْتِهَا فَإِذَا مَرَّ كَلْبٌ  
رَمَتْ بَعْرَةً، فَلَا أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا).  
[راجع: ۵۳۳۶]

**لشیخ** باب کا مطلب یوں تکا کہ آپ نے عدت کی وجہ سے آشوب چشم میں سرمه لگانے کی اجازت نہیں دی۔ اگر عدت نہ ہو تو آپ درد چشم میں سرمه لگانے کی اجازت دیتے۔ باب کا یہ مطلب ہے زمانہ جاہلیت میں عورت خاوند کے مرجانے پر پہنچنے پر انے خراب کپڑے پہن کر سال بھرا یک سڑے بدبو دار گھر میں پڑی رہتی۔ سال کے بعد جب کتاب سامنے سے لکھتا تو اونٹ کی میغنی اس پر پھیکتی اس وقت کیسی عدت سے باہر آتی۔ اتفاق سے اگر کتاب نہ لکھتا تو اس کے انتظار میں اور پڑی سڑتی رہتی۔ اسلام نے اس غلط رسم کو مناکر صرف چار میئنے اور دس دن کی عدت قرار دی اور ان دنوں میں سرمه لگانے کی کسی صورت میں اجازت نہیں دی۔

### باب جذام کا بیان

(۷۰۵) اور عفان بن مسلم (امام بخاری کے شیخ) نے کہا (ان کو ابو نعیم نے وصل کیا) ہے کہ ہم سے سلیم بن حیان نے بیان کیا، ان سے سعید بن میناء نے بیان کیا، کہا کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا، انسوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چھوٹ لگنا، بد شکونی لینا، الا وکا منحوس ہو، اور صفر کا منحوس ہو، ہونا یہ سب لغو خیالات ہیں البتہ جذای شخص سے ایسا بھائی تارہ جیسا کہ شیر سے بھاگتا ہے۔

۵۷۰۷ - وَقَالَ عَفَّانُ حَدَّثَنَا سُلَيْمَ بْنُ حَيَّانَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مِينَاءَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ: ((لَا عَذْوَى، وَلَا طِيْرَةَ، وَلَا هَامَةَ، وَلَا صَفَرَ، وَلَا مَجْدُومٍ كَمَا تَفَرَّ مِنَ الْأَسْدِ)).  
[اطرافہ فی: ۵۷۱۷، ۵۷۵۷، ۵۷۵۷، ۵۷۷۰، ۵۷۷۳، ۵۷۷۵]

**لشیخ** جذام ایک خراب مشور بیماری ہے جس میں خون بگز کر سارا جسم گلنے لگ جاتا ہے۔ آخر میں ہاتھ پاؤں کی انگلیاں جھڑ جاتی ہیں۔ ہر چند مرض کا پورا ہونا بہ حکم الہی ہے مگر جذای کے ساتھ خلط طلط اور کیکلی اس کا سبب ہے اور سب سے پرہیز کرنا مقضیانے والہ نہیں ہے یہ توکل کے خلاف نہیں ہے، جب یہ اعتقاد ہو کہ سبب اس وقت اثر کرتا ہے جب سبب الاسباب یعنی پروردگار اس میں اثر دے۔ بعضوں نے کہا آپ نے پہلے فرمایا جذای سے بھائی تارہ یہ اس کے خلاف نہیں ہے آپ کا مطلب یہ تھا کہ اکثر شرسے ڈرنے والے کمزور لوگ ہوتے ہیں ان کو جذای سے الگ رہنا ہی بہتر ہے ایسا نہ ہو کہ ان کو کوئی عارضہ ہو جائے تو علت اس کی جذای کا قرب قرار دیں اور شرک میں گرفتار ہوں گویا یہ حکم عوام کے لیے ہے اور خواص کو اجازت ہے وہ جذای سے قرب رکھیں تو بھی کوئی قباحت نہیں ہے۔ حدیث میں ہے کہ آپ نے جذای کے ساتھ کھانا کھایا اور فرمایا کہ بسم اللہ ثقة بالله و تو کلام علیہ طاعون زده شروں کے لیے بھی یہی حکم ہے۔

علام ابن قیم نے ”زاد العاد“ میں لکھا ہے کہ احادیث میں تدیدیہ کی نظر اور اہم پرستی کو ختم کرنے کے لیے کی گئی ہے۔ یعنی یہ سمجھنا کہ بیماری اڑ کر لگ جاتی ہے یہ غلط ہے اور بیماریوں میں تدیدیہ اس میثیت سے قطعاً نہیں ہے۔ اصلاً تدیدیہ کا انکار مقصود نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے بہت سی بیماریوں میں تدیدیہ پیدا کیا ہے۔ اس لیے اس باب میں اہم پرستی نہ کرنی چاہئے۔

”عمراء“ کا اعتقاد عرب میں اس طرح تھا کہ وہ بعض پرندوں کے متعلق بحثت تھے کہ اگر وہ کسی جگہ بیٹھ کر بولنے لگے تو وہ جگہ اجاڑ ہو جاتی ہے۔ شریعت نے اس کی تردید کی کہ بتنا اور بُذنا کسی پرندے کی آواز سے نہیں ہوتا بلکہ اللہ تعالیٰ کے چاہنے سے ہوتا ہے۔ الو کے متعلق آج تک عوام جملاء کا یہ خیال ہے۔ بعض شد کی تکھیوں کے پھٹت کے بارے میں ایسا وہم رکھتے ہیں یہ سب خیالات فاسدہ ہیں مسلمان کو ایسے خیالات باللہ سے پچنا ضروری ہے۔

## باب من آنکھ کے لیے شفا ہے

من وہ حلوہ جو بغیر محنت کے بنی اسرائیل کو ملتا تھا ایسے ہی کھنپی بھی خود بخود اگتی ہے جو ایک جنگلی بوٹی ہے اس کی خاصیت یہاں ہو رہی ہے آنکھ میں اس کا عرق پُٹکانا مفید ہے، اسے عوام سانپ کی چھتری بھی کہتے ہیں عموماً گدم کے تکھیوں میں ہوتی ہے۔

(۵۷۰۸) ہم سے محمد بن شیعی نے بیان کیا، کہا ہم سے شعبہ نے بیان کیا، ان سے عبد الملک بن عمر نے کہا کہ میں نے حضرت سعید بن زید شیعی سے سنا، انسوں نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا، آنحضرت شیعی نے فرمایا کہ کھنپی من میں سے ہے اور اس کا پانی آنکھ کے لیے شفا ہے۔ اسی سند سے شعبہ نے بیان کیا کہ مجھے حکم بن عقبیہ نے خبر دی، انہیں حسن بن عبد اللہ عنی نے، انہیں عمرو بن حیرث نے اور انہیں سعید بن زید شیعی نے اور انہیں نبی کریم ﷺ نے یہ حدیث حدیث بیان کی۔ شعبہ نے کہا کہ جب حکم نے بھی مجھ سے یہ حدیث بیان کر دی تو پھر عبد الملک بن عمر کی روایت پر مجھ کو اعتماد ہو گیا کیونکہ عبد الملک کا حافظہ آخر میں بگزیری تھا شعبہ کو صرف اس کی روایت پر بھروسہ نہ رہا۔

## باب مریض کے حلق میں دوا و اذالنا

(۱۰۵۷) ہم سے علی بن عبد اللہ مدینی نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے بیکی بن سعید قطان نے بیان کیا، کہا ہم سے سفیان ثوری نے بیان کیا، کہا کہ مجھ سے موی بن ابی عائشہ نے بیان کیا، ان سے عبید اللہ بن عبد اللہ نے اور ان سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اور کریم شیعی کی نعش مبارک کو بوسہ دیا۔

## ۲۰۔ باب المَنْ شِفَاءُ لِلْغَيْنِ

۵۷۰۸ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُتَّهَنِيَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شَعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ قَالَ: سَمِعْتُ عَمْرُو بْنَ حُرَيْثَ قَالَ: سَمِعْتُ عَمْرِي بْنَ زَيْدَ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((الْكَمَاءُ مِنَ الْمَنْ وَمَأْوَاهَا شِفَاءُ لِلْغَيْنِ)). قَالَ شَعْبَةُ : وَأَخْبَرَنِي الْحَكَمُ بْنُ عَيْنَيَةَ عَنِ الْحَسَنِ الْعَرَبِيِّ عَنْ عَمْرُو بْنِ حُرَيْثٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ شَعْبَةُ : لَمَّا حَدَّثَنِي بِهِ الْحَكَمُ لَمْ أَنْكِرْهُ مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ الْمَلِكِ.

[راجع: ۴۴۷۸]

## ۲۱۔ باب اللَّدُود

اس طرح کے بیار کے منہ میں ایک طرف لگا دیں۔

۵۷۰۹ - ۵۷۱۰، ۵۷۱۱ - حَدَّثَنَا عَلَيْهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا سُفِّيَانُ قَالَ حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ أَبِي عَائِشَةَ عَنْ عَبْيَدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي عَبَّاسٍ وَعَائِشَةَ أَنَّ أَبَا بَكْرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَبْلَ النَّبِيِّ ﷺ، وَهُوَ مَيْتٌ.

[راجع: ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۴۴۵۶]

(۵) (عبداللہ نے) بیان کیا کہ حضرت عائشہؓ نے کہا ہم نے آنحضرت ﷺ کے مرض (وفات) میں دوا آپ کے منہ میں ڈالی تو آپ نے ہمیں اشارہ کیا کہ دوا منہ میں نہ ڈالو ہم نے خیال کیا کہ مرض کو دوا سے جو نفرت ہوتی ہے اس کی وجہ سے آنحضرت ﷺ متع فرار ہے ہیں پھر جب آپ کو ہوش ہوا تو آپ نے فرمایا کیوں میں نے تمہیں متع نہیں کیا تھا کہ دوا میرے منہ میں نہ ڈالو ہم نے عرض کیا کہ یہ شاید آپ نے مرض کی دوا سے طبعی نفرت کی وجہ سے فرمایا ہو گا۔ اس پر آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اب گھر میں جتنے لوگ اس وقت موجود ہیں سب کے منہ میں دوا ڈالی جائے اور میں دیکھا رہوں گا، البتہ حضرت عباسؓ کو چھوڑ دیا جائے کیونکہ وہ میرے منہ میں ڈالتے وقت موجود نہ تھے، بعد میں آئے۔

**لشیخ** حضرت ابوکبر صدیقؓ نے ازراہ محبت آنحضرت ﷺ کی لفظ مبارک کو بوسہ دیا جس سے ثابت ہو گیا کہ بزرگ باخدا انسان کو ازراہ محبت بوسہ دیا جاسکتا ہے مگر کوئی شرکیہ پہلو نہ ہونا چاہیے مگر بوسہ دینے والا سمجھے کہ اس بوسے سے میری حاجت پوری ہو گئی یا میرا فلاں کام ہو جائے گا۔ یہ شرکیہ تصورات ہیں جن میں اکثر ناداواقف لوگ گرفتار ہیں آج کل نام نہاد پروروں مرشدوں کا یہی حال ہے۔

(۶) ہم سے علی بن عبد اللہ مدینی نے بیان کیا، کہا ہم سے سفیان بن عبیینہ نے، ان سے زہری نے، کما جھ کو عبد اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ نے خبر دی اور انہیں ام قیسؓ نے کہ میں اپنے ایک لڑکے کو لے کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ میں نے اس کی ناک میں تی ڈالی تھی، اس کا حلقوں دیلیا تھا جو نکہ اس کو گلے کی بیماری ہو گئی تھی آپ نے فرمایا تم اپنے بچوں کو انگلی سے حلق دبا کر کیوں تکلیف دیتی ہو یہ عود ہندی لواس میں سات بیماریوں کی شفا ہے ان میں ایک ذات الجنب (پسلی کا اور مبھی ہے) اگر حلقوں کی بیماری ہو تو اس کو ناک میں ڈالو اگر ذات الجنب ہو تو حلقوں میں ڈالو (لدو دکرو) سفیان کہتے ہیں کہ میں نے زہری سے نہ آنحضرت ﷺ نے دو بیماریوں کو تو بیان کیا باقی پانچ بیماریوں کو بیان نہیں فرمایا۔ علی بن عبد اللہ مدینی نے کہا میں

۵۷۱۲ - قال : وَقَالَتْ عَائِشَةُ لَدَدْنَاهَ فِي مَرْضِهِ فَعَجَلَ يُشَيِّرُ إِلَيْنَا أَنْ لَا تَلْدُدُنِي فَقُلْنَا كَرَاهِيَةُ الْمَرِيضِ لِلَّدُوَاءِ فَلَمَّا أَفَاقَ قَالَ : (أَلَمْ أَنْهَكُمْ أَنْ تَلْدُدُنِي) فَقُلْنَا كَرَاهِيَةُ الْمَرِيضِ لِلَّدُوَاءِ فَقَالَ : ((لَا يَنْقِي فِي النَّبِيَّ أَحَدَ إِلَّا لَدُّهُ)) وَأَنَا أَنْظُرُ إِلَّا العَبَاسَ فَإِنَّهُ لَمْ يَشْهَدْنَا.

[راجع: ۴۴۵۸]

۵۷۱۳ - حَدَّثَنَا عَلَىٰ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفِيَّاً عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي عَبْنِدُ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أُمِّ قَيْسٍ قَالَتْ: دَخَلْتُ بَابِنِ لَيْلَى عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَدْ أَغْلَقْتُ عَلَيْهِ مِنَ الْعَذْرَةِ فَقَالَ: ((عَلَىٰ مَا تَذَعَّرْنَ أَوْلَادُكُنْ بِهَذَا الْعِلَاقِ؟ عَلَيْنِكُنْ بِهَذَا الْعُودِ الْهِنْدِيِّ فَإِنَّ فِيهِ سَبْعَةَ أَشْفَعَةَ مِنْهَا ذَاتُ الْجَنْبِ يُسْعَطُ مِنَ الْعَذْرَةِ، وَيَلِدُ مِنْ ذَاتِ الْجَنْبِ)). فَسَمِعَتُ الرُّؤْهُرِيَّ يَقُولُ بَيْنَ لَدَنَيْنِ وَلَمْ يُبَيِّنْ لَنَا خَمْسَةَ، قُلْتُ لِسُفِيَّاً فَإِنَّ مَعْمَراً

نے سفیان سے کہا معمرا تو زہری سے یوں نقل کرتا ہے اعلقت عنہ انسوں نے کہا کہ معمرا نے یاد نہیں رکھا۔ مجھے یاد ہے زہری نے یوں کہا تھا اعلقت علیہ اور سفیان نے اس تحقیق کو بیان کیا جو پچ کو پیدائش کے وقت کی جاتی ہے سفیان نے انگلی حلق میں ڈال کر اپنے کو لے کو انگلی سے اٹھایا تو سفیان نے اعلاق کا معنی بچے کے حلق میں انگلی ڈال کر تالو کو اٹھایا انسوں نے یہ نہیں کہا اعلقو اونہ شیئا۔

يَقُولُ أَعْلَقْتُ عَلَيْهِ قَالَ لَمْ يَحْفَظْ أَعْلَقْتُ عَنْهُ حِفْظَتِهِ، مِنْ فِي الزُّهْرِيِّ وَوَصَّفَ سُفِّيَانَ الْفَلَامَ يُحَتَّلُ بِالِاصْبَعِ وَأَدْخَلَ سُفِّيَانَ فِي حَنَكِهِ إِنَّمَا يَعْنِي رَفْعَ حَنَكِهِ بِاِصْبَعِهِ وَلَمْ يَقُلْ أَعْلَقُوا عَنْهُ شَيْئًا.

[راجع: ۵۶۹۲]

## ۲۲ - باب

اس میں کوئی ترجیح مذکور نہیں ہے گویا باب سابق کا تتمہ ہے۔

٥٧١ - حَدَثَنَا بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرَ وَبَيْوَنْسَ قَالَ الرُّزْهُرِيُّ: أَخْبَرَنِي عَبْيَدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنُ عَنْتَةَ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ: لَمَّا تَقْلَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَشْتَدَّ بِهِ وَجْهُهُ اسْتَأْذَنَ أَزْوَاجَهُ فِي أَنْ يَمْرُضَ فِي بَيْتِي فَأَذِنَ لَهُ فَخَرَجَ بَيْنَ رَجُلَيْنِ تَخْطُّ رِجْلَاهُ فِي الْأَرْضِ بَيْنَ عَبَاسِ وَآخَرَ فَأَخْبَرَتْ ابْنَ عَبَاسَ قَالَ: هَلْ تَذَرِّي مِنَ الرَّجُلِ الْآخَرِ الَّذِي لَمْ تُسْمِ عَائِشَةً؟ قَلَّتْ لَا. قَالَ: هُوَ عَلَيْيَّ، قَالَتْ عَائِشَةُ: فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ، بَعْدَمَا دَخَلَ بَيْهَا وَأَشْتَدَّ بِهِ وَجْهُهُ : ((هَرِيقُوا عَلَيَّ مِنْ سَبِيعِ قِرَبٍ لَمْ تُخْلِنْ أَوْكِبَيْهِنَّ لَعَلَى أَعْهُدَ إِلَيَّ النَّاسِ)) قَالَتْ: فَأَجْلَسْنَاهُ فِي مَخْضِبٍ لِحَفْصَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ ثُمَّ طَفِقَنَا نَصْبُ عَلَيْهِ مِنْ تِلْكَ الْقِرَبِ حَتَّى جَعَلَ يُشَيْرُ إِلَيْنَا أَنْ قَدْ فَعَلْنَا قَالَتْ: وَخَرَجَ إِلَيَّ النَّاسِ فَصَلَّى لَهُمْ وَخَطَبَهُمْ .

(۵۷۱) ہم سے بشر بن محمد نے بیان کیا کہا ہم کو عبد اللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو معمرا اور یونس نے خبر دی اُن سے زہری نے بیان کیا کہ مجھ کو عبد اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ نے خبر دی اور ان سے نبی کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہؓؑ نے بیان کیا کہ جب مرض الموت میں رسول اللہ ﷺ کے لیے چنان پر باراد شوار ہو گیا اور آپ کی تکلیف بڑھ گئی تو آپ نے بیماری کے دن میرے گھر میں گزارنے کی اجازت اپنی دوسری یو یوں سے مانگی جب اجازت مل گئی تو آنحضرت ﷺ دو شخص حضرت عباسؓؑ اور ایک اور صاحب کے درمیان ان کا سمارا لے کر باہر تشریف لائے، آپ کے مبارک قدم زمین پر گھست رہے تھے۔ میں نے حضرت ابن عباسؓؑ سے اس کا ذکر کیا تو انسوں نے کہا تمہیں معلوم ہے وہ دوسرے صاحب کوں تھے جن کا عائشہؓؑ نے نام نہیں بتایا۔ میں نے کہا کہ نہیں کہا کہ وہ علیؓؑ تھے۔ حضرت عائشہؓؑ نے کہا کہ ان کے مجرے میں داخل ہونے کے بعد نبی کریم ﷺ نے فرمایا جبکہ آپ کا مرض بڑھ گیا تھا کہ مجھ پر سات مشکل ڈالو جو پانی سے لبریز ہوں۔ شاید میں لوگوں کو کچھ نصیحت کر سکوں۔ بیان کیا کہ پھر آنحضرت ﷺ کو ہم نے ایک لگن میں بٹھایا جو آنحضرت ﷺ کی زوجہ مطہرہ حضرت حفصہؓؑ کا تھا اور آپ پر حکم کے مطابق مشکلوں سے پانی ڈالنے لگے آخر آپ نے ہمیں اشارہ کیا کہ بس ہو چکا۔ بیان کیا کہ پھر آنحضرت ﷺ کے معاشرے کے

[راجع: ۱۹۸]

## ۲۳ - باب العذرۃ

جمع میں گئے، انہیں نماز پڑھائی اور انہیں خطاب فرمایا۔  
**باب عذرہ یعنی حلق کے کوا کے گر جانے کا علاج ہے علی  
 میں سقوط اللہا کتے ہیں۔**

(۵۷۱۵) ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا، کہا ہم کو شعیب نے خبر دی، انہیں زہری نے کہا کہ مجھے عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ نے خبر دی کہ ام قیس بنت محسن اسدیہ نے انہیں خبر دی، ان کا تعلق قبیلہ خزیمه کی شاخ بنی اسد سے تھا وہ ان ابتدائی مهاجرات میں سے تھیں جنہوں نے نبی کریم ﷺ سے بیعت کی تھی۔ آپ عکاشہ بن محسن بن شٹہ کی بہن ہیں (انہوں نے بیان کیا کہ) وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں اپنے ایک بیٹے کو لے کر آئیں۔ انہوں نے اپنے بڑے کے عذرہ کا علاج تالود بار کیا تھا آنحضرت ﷺ نے فرمایا آخر تم عورتیں کیوں اپنی اولاد کو یوں تالود بار کر تکلیف پہنچاتی ہو۔ تمہیں چاہیئے کہ اس مرض میں عود ہندی کا استعمال کیا کرو کیونکہ اس میں سات بیماریوں سے شفا نہیں۔ ان میں ایک ذات الجنب کی بیماری بھی ہے (عود ہندی سے) آنحضرت ﷺ کی مراد کست تھی یہی عود ہندی ہے۔ اور یونس اور اسحاق بن راشد نے بیان کیا اور ان سے زہری نے اس روایت میں بجائے اعلقت علیہ کے علقت علیہ نقل کیا ہے

[راجع: ۵۶۹۲] اور لغت کی رو سے اعلقت صحیح ہے ماخوذ اعلاق سے اور اعلاق کتے ہیں بچے کے حلق کو دپانا اور ملننا۔ یونس کی روایت کو امام مسلم نے اور اسحاق کی روایت کو آگے چل کر خود امام بخاری نے دصل کیا ہے۔

## باب بیٹ کے عارضہ میں کیا دوادی جائے؟

(۵۷۱۶) ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا، کہا ہم سے محمد بن جعفر نے بیان کیا، ان سے شعبہ نے بیان کیا، ان سے قادة نے، ان سے ابوالمتوکل نے اور ان سے حضرت ابوسعید بن شٹہ نے کہ ایک صاحب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ میرے بھائی کو دست آرہے ہیں آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ انہیں شد پلاو۔ انہوں نے پلایا اور پھر واپس آکر کہا کہ میں نے انہیں شد پلایا لیکن

۵۷۱۵ - حدثنا أبو اليهـان أخـبرـنا شـعـيـب عن الزـهـري قال: أخـبرـني عـبـيدـ اللهـ بنـ عـتبـةـ أـمـ قـيـسـ بـنـ مـحـسـنـ الأـسـدـيـةـ أـسـدـ حـرـيـمةـ وـكـانـتـ مـنـ الـمـهـاجـرـاتـ الـأـولـ الـلـاتـيـ بـأـيـعـنـ النـبـيـ ﷺ وـهـيـ أـخـتـ عـكـاشـةـ أـخـبـرـتـهـ أـنـهـ آتـتـ رـسـوـلـ اللهـ ﷺ بـاـيـنـ لـهـاـ فـذـ لـعـلـقـتـ عـلـيـهـ مـنـ الـعـذـرـةـ فـقـالـ النـبـيـ ﷺ: ((عـلـىـ مـاـ تـذـعـرـنـ أـوـلـادـ كـنـ بـهـذاـ الـعـلـاقـ؟ عـلـيـنـكـ بـهـذاـ الـعـوـدـ الـهـنـدـيـ فـإـنـ فـيـهـ سـبـعـةـ أـشـفـيـةـ مـنـهـ ذـاتـ الـجـنـبـ)). يـرـيدـ الـكـنـسـ وـهـوـ الـعـوـدـ الـهـنـدـيـ. وـقـالـ يـوـنـسـ وـإـسـحـاقـ بـنـ رـاشـدـ، عـنـ الـزـهـريـ ((عـلـقـتـ عـلـيـهـ)).

[راجع: ۵۶۹۲]

## ۲۴ - باب دواء المبطون

۵۷۱۶ - حدثنا مـحـمـدـ بـنـ بـشـارـ حدثنا مـحـمـدـ بـنـ جـعـفـرـ حدثنا شـعـبـةـ عـنـ قـتـادـةـ عـنـ أـبـيـ الـمـتـوـكـلـ عـنـ أـبـيـ سـعـيـدـ قـالـ: جاءـ رـجـلـ إـلـىـ النـبـيـ صـلـىـ اللـهـ عـلـيـهـ وـسـلـمـ فـقـالـ: إـنـ أـخـيـ اـسـتـطـلـقـ بـطـنـهـ فـقـالـ: ((اسـقـيـهـ عـسـلـاـ)) فـسـقـاهـ فـقـالـ: إـنـيـ سـقـيـتـهـ

ان کے دستوں میں کوئی کمی نہیں ہوئی۔ آپ نے اس پر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ فرمایا اور تمہارے بھائی کا پیٹ جھوٹا ہے (آخر شدہ ہی سے اسے شفا ہوئی) محمد بن جعفر کے ساتھ اس حدیث کو نظر بن شیل نے بھی شعبہ سے روایت کیا ہے۔

فَلَمْ يَزِدْهُ إِلَّا اسْتِطْلَاقًا فَقَالَ: (صَدَقَ اللَّهُ وَكَذَبَ بِطْنُ أَخِيكَ). تَابَعَهُ النَّصْرُ عَنْ شُعْبَةَ.

[راجع: ۵۶۸۴]

**لئے پڑھیں** شد کے بارے میں خود ارشاد باری تعالیٰ ہے «فَيَوْمَ شَفَاءُ الْمُنَاسِ» (المل ۶۹) یعنی شد میں لوگوں کے لیے شفا ہے کیونکہ یہ پیشتر باتات کا قیمتی نچوڑ ہے جسے شد کی کمکی باتات کے پھولوں کا رس چوس چوس کر جمع کرتی ہے۔ اس روایت میں جس مرض کا ذکر ہے اسے شد پلاتے پلاتے از خود دست بند ہو گئے۔ جب پیٹ کا سب قاسم مادہ نکل گیا تو شد نے مکمل طریقے سے اس شخص پر اپنا اثر کیا۔ یعنی اس کے دست روک دیئے یعنی اصل الاصول ہومیو پتھک علاج کی بنیاد ہے۔

## باب صفر صرف پیٹ کی

ایک بیماری ہے۔

## الْبَطْنُ ۲۵ - بَابُ لَا صَفَرَ وَهُوَ دَاءٌ يَأْخُذُ

بعضوں نے کہا کہ پیٹ میں کیڑا پیدا ہو جاتا ہے جو اپنے زہر لیے اثرات سے آدمی کا رنگ زرد کر دیتا ہے اور آدمی اس سے بگم الٹی ہلاک ہو جاتا ہے، واللہ اعلم بالصواب۔

(۱۷۵) ہم سے عبد العزیز بن عبد اللہ نے بیان کیا، کہا ہم سے ابراہیم بن سعد نے بیان کیا، ان سے صالح نے، ان سے ابن شاہب نے بیان کیا، انہیں ابو سلمہ بن عبد الرحمن وغیرہ نے خبر دی اور ان سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا امراض میں چھوٹ چھات صفر اور الوکی خوست کی کوئی اصل نہیں اس پر ایک اعرابی بولا کہ یا رسول اللہ! پھر میرے اونٹوں کو کیا ہو گیا کہ وہ جب تک ریگستان میں رہتے ہیں تو ہر نوں کی طرح (صف اور خوب چکنے) رہتے ہیں پھر ان میں ایک خارش والا اونٹ آ جاتا ہے اور ان میں گھس کر انہیں بھی خارش لگا جاتا ہے تو آنحضرت ﷺ نے اس پر فرمایا لیکن یہ بتاؤ کہ پسلے اونٹ کو کس نے خارش لگائی تھی؟ اس کی روایت زہری نے ابو سلمہ اور حضرت سنان بن سنان کے واسطے سے کی ہے۔

## باب ذات الجنب (نمونیہ) کا بیان

## ۲۶ - بَابُ ذَاتِ الْجَنْبِ

یہ پسلی کا ورم ہوتا ہے جو سل اور دق کی طرح بڑی ملک بیماری ہے اس کا علاج ضروری ہے۔

(۱۷۸) ہم سے محمد بن یحییٰ نے بیان کیا، کہا ہم کو عتاب بن بشیر نے

حدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحٍ عَنْ أَبْنِ شَهَابٍ، قَالَ أَخْرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَغَيْرَهُ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: (لَا عَذَوَى، وَلَا صَفَرَ وَلَا هَامَةً) فَقَالَ أَغْرَابِي: يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَمَا بَالُ إِبْلِي تَكُونُ فِي الرَّمْلِ كَأَنَّهَا الطَّبَاءَ فَيَأْتِي الْبَعْزَ الأَجْرَبَ فَيَدْخُلُ بَيْنَهَا فَيَجْرِبُهَا؟ فَقَالَ: (فَمَنْ أَغَدَى الْأَوَّلَ؟) رواه الزهرى عن أبي سلمة وسنان بن أبي سنان.

[راجع: ۵۷۰۷]

خبردی، انسیں اسحاق نے، ان سے زہری نے بیان کیا کہ مجھ کو عبد اللہ بن عبد اللہ نے خبردی کہ ام قیس بنت محسن جوان اگلی بھرت کرنے والی عورتوں میں سے تھیں جنہوں نے رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی تھی اور وہ حضرت عکاشہ بن گُسْن بن شٹھ کی بیٹی تھیں، خردی کہ وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں اپنے ایک بیٹے کو لے کر حاضر ہوئیں۔ انہوں نے اس بچے کا کو اگرنے میں تالود با کر علاج کیا تھا۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا اللہ سے ڈر دو کہ تم اپنی اولاد کو اس طرح تالو دبا کر تکلیف پہنچاتی ہو عود ہندی (کوٹ) اس میں استعمال کرو کیونکہ اس میں سات بیماریوں کے لیے شفا ہے جن میں سے ایک نمونیہ بھی ہے۔ آنحضرت ﷺ کی مراد عود ہندی سے کست تھی جسے قط بھی کہتے ہیں یہ بھی ایک لغت ہے۔

بَشِّيرٌ عَنْ إِسْحَاقَ عَنْ الرُّهْفِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْيَضُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ أُمَّ قَيْسِ بِنْتَ مِحْصَنَ وَكَانَتْ مِنَ الْمُهَاجِرَاتِ الْأُولَى الَّتِي بَايَعْنَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَهِيَ أُخْتُ عَكَاشَةَ بْنِ مِحْصَنٍ أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا أَتَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بِابنِ لَهَا وَقَدْ عَلِقَتْ عَلَيْهِ مِنَ الْفُدْرَةِ فَقَالَ: (اتَّقُوا اللَّهَ عَلَى مَا تَذَغَّرُونَ أَوْلَادُكُمْ بِهِنْدِهِ الْأَعْلَاقُ؟ عَلَيْكُمْ بِهِنْدَ الْفُودُ الْهِنْدِيُّ فَإِنْ فِيهِ سَبْعَةً أَشْفَعَيْهِ مِنْهَا ذَاتُ الْجَنْبِ). يُرِيدُ الْكُسْتَنْ يَعْنِي الْقُسْطَنْ قَالَ: وَهِيَ لُغَةٌ.

[راجح: ۵۶۹۲]

عود ہندی اور عود بھری دونوں کو ملا کر ناس بنانا اور ناک میں ڈالنا ایسے امراض کے لیے بے حد مفید ہے جیسا کہ پلے گز رچا ہے اور یہ دونوں دوائیں پلی کے ورم میں بھی بہت کام آتی ہیں۔

(۲۰-۲۱) ہم سے عارم نے بیان کیا، کہا ہم سے حماونے بیان کیا کہ ایوب سختیانی کے سامنے ابو قلابہ کی لکھی ہوئی احادیث پڑھی گئیں ان میں وہ احادیث بھی تھیں جنہیں (ایوب نے ابو قلابہ سے) بیان کیا تھا اور وہ بھی تھیں جوان کے سامنے پڑھ کر سنائی گئی تھیں۔ ان لکھی ہوئی احادیث کے ذریعہ میں انس بن شٹھ کی یہ حدیث بھی تھی کہ ابو طلحہ اور انس بن نفر نے انس بن شٹھ کو داغ لگا کر ان کا علاج کیا تھا ایسا ابو طلحہ بن شٹھ نے ان کو خود اپنے ہاتھ سے داغا تھا۔ اور عباد بن منصور نے بیان کیا، ان سے ایوب نے، ان سے ابو قلابہ نے اور ان سے انس بن مالک بن شٹھ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے قبیلہ النصار کے بعض گھر انوں کو زہر لیے جانوروں کے کائنے اور کان کی تکلیف میں جھاؤنے کی اجازت دی تھی تو انس بن شٹھ نے بیان کیا کہ ذات الجنب کی بیماری میں مجھے داغا گیا تھا رسول اللہ ﷺ کی زندگی میں اور اس وقت ابو طلحہ، انس بن نفر اور زید بن ثابت رضی اللہ عنہم موجود تھے اور

[طرفة بی : ۵۷۲۱].

واغنا اگرچہ رسول کرم ﷺ کو پسند نہیں ہے مگر بحالت مجبوری ایسے موقع پر حد جواز کی اجازت ہے۔

## ۲۷- باب حَرْقُ الْخَصِيرِ لِيُسَدِّدُ بِهِ

### زخم پر لگانا

(۵۷۲۲) مجھ سے سعید بن عفیرنے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے یعقوب بن عبد الرحمن نے بیان کیا، ان سے ابو حازم نے بیان کیا، اور ان سے سل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب رسول اللہ ﷺ کے سر پر (احد کے دن) خود ٹوٹ گیا، آپ کامبارک چہرہ خون آلو دھو گیا اور سامنے کے دانت ٹوٹ گئے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ ڈھال میں بھر بھر کپانی لاتے تھے اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا آپ کے چہرہ مبارک سے خون دھوری تھیں۔ پھر جب حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے دیکھا کہ خون پانی سے بھی زیادہ آرہا ہے تو انہوں نے ایک بوریا جلا کر رسول اللہ ﷺ کے زخم پر لگایا اور اس سے خون رکا۔

### الدَّمُ

۵۷۲۲- حدیثی سعید بن عفیر حدیثاً يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْقَارِيُّ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ : لَمَّا كُسِرَتْ عَلَى رَأْسِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيْضَةُ وَأَذْمَمَ وَجْهُهُ وَكُسِرَتْ رِبَاعِيَّةُ وَكَانَ عَلَيْيَ تَحْتِلُّ بِالْمَاءِ فِي الْمِجْنَنِ وَجَاءَتْ فَاطِمَةُ تَغْسِلُ عَنْ وَجْهِهِ الدَّمَ فَلَمَّا رَأَتْ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا الدَّمُ يَزِيدُ عَلَى الْمَاءِ كَثْرَةً عَمَدَتْ إِلَى حَصِيرٍ فَأَخْرَقَهَا وَالصَّقْتَهَا عَلَى جُرْحِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِرَقًا لِلْدَمِ۔ [راجع: ۲۴۳]

**لَشَرِيقَ** خود لو ہے کا سر کو ڈھانکنے والا کن ٹوپ یہ ٹوٹ کر چہرہ مبارک میں گھس گیا تھا اس وجہ سے چہرہ خون آلو دھو گیا تھا اس موقع کا یہ ذکر ہے باب اور حدیث میں مطابقت ظاہر ہے یہ جنگ احمد کا واقعہ ہے۔

### باب بخار دوزخ کی بھاپ سے ہے

(۵۷۲۳) مجھ سے یحییٰ بن سلیمان نے بیان کیا، کہا مجھ سے این وہب نے بیان کیا، کہا کہ مجھ سے امام مالک نے بیان کیا، ان سے نافع نے اور ان سے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما عن النبی ﷺ نے کہ نبی کرم ﷺ نے فرمایا بخار جنم کی بھاپ میں سے ہے پس اس کی گری کوپانی سے بجاو۔ نافع نے بیان کیا کہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما عن النبی ﷺ نے کہ ”اے اللہ! ہم سے اس عذاب کو دور کرو۔“

### ۲۸- باب الْحُمَّى مِنْ فَيْحَ جَهَنَّمَ

۵۷۲۳- حدیثی يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبْنُ وَهْبٍ، حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ، عَنْ أَبْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : ((الْحُمَّى مِنْ فَيْحَ جَهَنَّمَ فَأَطْفِنُهَا بِالْمَاءِ)), قَالَ نَافِعٌ : وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ يَقُولُ : أَكْشِفُ عَنَ الْوُجْزِ۔ [راجع: ۳۲۶۴]

**لَشَرِيقَ** حرارت کی بنا پر دوزخ کی بھاپ سے تبیہ دی گئی ہے وصدق رسول اللہ ﷺ بخار پر صبر کرنے اسی ثواب ہے اور تدرستی کی دعا اتنا ہی درست ہے آنحضرت ﷺ بکثرت دعا فرمایا کرتے تھے اللہم انی استبلک العفو والعافية اے اللہ! میں تجوہ سے عافیت

کے لیے سوال کرتا ہوں۔

(۵۷۲۳) ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ نے بیان کیا، انہوں نے کماں سے امام مالک نے بیان کیا، ان سے ہشام نے بیان کیا، ان سے فاطمہ بنت منذر نے بیان کیا کہ حضرت اسماء بنت ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما کے ہاں جب کوئی بخار میں بٹلا عورت لائی جاتی تھی تو اس کے لیے دعا کرتیں اور اس کے گرد بیان میں پانی ڈالتیں وہ بیان کرتی تھیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم دیا تھا کہ بخار کو پانی سے ٹھنڈا کریں۔

**لشیحؓ** ایک روایت میں ہے زمز کے پانی سے ٹھنڈا کرو مراد وہ بخار ہے جو صفراء کے جوش سے ہواں میں ٹھنڈے پانی سے نہایا ہاتھ پاؤں کا دھونا بھی مفید ہے۔ اسے آج کی ڈاکٹری نے بھی تسلیم کیا ہے شدید بخار میں برف کا استعمال بھی اسی قبل سے ہے۔

(۵۷۲۴) مجھ سے محمد بن شیع نے بیان کیا، کماہم سے بھی نے بیان کیا، کماہم سے ہشام نے بیان کیا، کماہم سے میرے والد نے مجھ کو خبر دی اور انہیں حضرت عائشہؓ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا بخار جنم کی بھاپ میں سے ہے اس لیے اسے پانی سے ٹھنڈا کرو۔

۵۷۲۴ - حدَّثَنَا عبدُ اللهِ مَسْلِمَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ فَاطِمَةِ بِنْتِ الْمُنْذِرِ أَنَّ أَسْمَاءَ بِنْتَ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا كَانَتْ إِذَا أَتَيْتَ بِالْمَرْأَةِ قَصْبَتْهُ بَيْنَهَا وَبَيْنَ جَنِيهَا وَقَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَأْمُرُنَا أَنْ نَبْرُدُهَا بِالْمَاءِ.

**لشیحؓ** یا ہاتھ پاؤں کا دھونا بھی مفید ہے۔ اسے آج کی ڈاکٹری نے بھی تسلیم کیا ہے شدید بخار میں برف کا استعمال بھی اسی قبل سے فتح جهنم فابردوہا بالماء۔

[راجح: ۳۲۶۳]

(۵۷۲۵) ہم سے مسد نے بیان کیا، کماہم سے ابوالاحص نے بیان کیا، کماہم سے سعید بن مسروق نے بیان کیا، ان سے عبایہ بن رفاعة نے، ان سے ان کے دادا رافع بن خدیج نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سن آپ نے فرمایا کہ بخار جنم کی بھاپ میں سے ہے پس اسے پانی سے ٹھنڈا کر لیا کرو۔

۵۷۲۶ - حدَّثَنَا مُسَدٌّدٌ حدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبَّاَيَةَ بْنِ رَفَاعَةَ عَنْ جَدِّهِ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجَ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: ((الْحَمْنَى مِنْ فَيْحَ جَهَنَّمَ فَابْرُدُوهَا بِالْمَاءِ)).

[راجح: ۳۲۶۲]

**لشیحؓ** مروجہ ڈاکٹری کا ایک شعبہ علاج پانی سے بھی ہے جو کافی ترقی پذیر ہے ہمارے رسول اللہ ﷺ کو اللہ پاک نے جمع علوم تروید نہیں کر سکتا۔ (مشیحی).

باب جہاں کی آب و ہوانا موافق ہو وہاں سے نکل کر  
دوسرے مقام پر جانا درست ہے

۲۹ - بَابٌ مَنْ خَرَجَ مِنْ أَرْضٍ لَا

تُلَاتِمُهُ

٥٧٢٧ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَادٍ  
 يَزِيدُ بْنُ رَزِيعٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ حَدَّثَنَا فَتَادَةُ  
 أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ حَدَّثَنَاهُ أَنَّ نَاسًا أَوْ  
 رِجَالًا مِنْ عَكْلٍ وَغَرْبَةَ قَدَّمُوا عَلَى  
 رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَكَلَّمُوا بِالإِسْلَامِ  
 وَقَالُوا: يَا نَبِيَّ اللَّهِ إِنَّا كُنَّا أَهْلَ ضَرْبَعٍ وَلَمْ  
 نَكُنْ أَهْلَ رِيفٍ وَاسْتَوْحَمُوا الْمَدِينَةَ فَأَمَرَ  
 لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذَوْدٍ وَبَدَاعٍ وَأَمْرَهُمْ  
 أَنْ يَخْرُجُوا فِيهِ فَيَشْرِبُوا مِنْ أَنْبَانِهَا  
 وَأَبْوَالِهَا فَانطَّلَقُوا حَتَّىٰ كَانُوا نَاحِيَةَ الْحَرَّةِ  
 كَفَرُوا بَعْدَ إِسْلَامٍ وَقَلُّوا رَاعِيَ رَسُولِ  
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتَأْفُوا الدُّؤُدَ فَبَلَغَ النَّبِيُّ صَلَّى  
 فَبَعْثَ الطَّلْبَ فِي آثارِهِمْ وَأَمْرَ بِهِمْ  
 فَسَمَّرُوا أَعْنَاهُمْ وَقَطَّعُوا أَيْدِيهِمْ وَتُرِكُوا  
 فِي نَاحِيَةَ الْحَرَّةِ حَتَّىٰ مَاتُوا عَلَىٰ حَالِهِمْ.

[راجع: ۲۳۳]

آب و ہوا کی ناموافقت پر آپ نے ان لوگوں کو مدینہ سے حرہ بھیج دیا تھا بعد میں وہ مرتد ہو کر ڈاک بن گئے اور انہوں نے ایسی حرکت کی جن کی سزا مناسب تھی جو ان کو دی گئی۔ حدیث سے باب کا مطلب ظاہر ہے حدیث اور باب میں مطابقت واضح ہے کیونکہ رسول اللہ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے ان کو مدینہ کی آب و ہوا ناموافق آنے کی وجہ سے باہر جانے کا حکم دے دیا تھا۔

### باب طاعون کا بیان

٥٧٢٨) (ب) سے حفص بن عمر نے بیان کیا، کما ہم سے شعبہ نے، کما کہ مجھے حبیب بن ابی ثابت نے خبر دی، کما کہ میں نے ابراہیم بن سعد سے سنا، کما کہ میں نے اسماعیل بن زید بن ثابت سے سنا، وہ سعد بن ثابت سے بیان کرتے تھے کہ نبی کریم صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا جب تم سن لو کہ کسی جگہ طاعون کی وبا پھیل رہی ہے تو وہاں مت جاؤ لیکن جب کسی جگہ یہ وبا پھوٹ پڑے اور تم وہیں موجود ہو تو اس جگہ سے نکلو بھی مت (حبیب بن ابی ثابت نے بیان کیا کہ میں نے ابراہیم بن سعد سے) کما

٣٠ - بَابُ مَا يُذْكُرُ فِي الطَّاغُونَ

٥٧٢٨ - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةَ قَالَ: أَخْبَرَنِي حَبِيبُ بْنُ أَبِي ثَابِتٍ  
 قَالَ: سَمِعْتُ إِبْرَاهِيمَ بْنَ سَعْدٍ، قَالَ:  
 سَمِعْتُ أَسَمَّةَ بْنَ زَيْدٍ يُحَدِّثُ سَعْدًا عَنِ  
 النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((إِذَا سَمِعْتُمْ بِالطَّاغُونَ  
 فِي أَرْضٍ فَلَا تَدْخُلُوهَا وَإِذَا وَقَعَ بِأَرْضٍ  
 وَأَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَخْرُجُوا مِنْهَا)) فَقُلْتُ أَنْتَ

سمعته يحدث سفدا ولا ينكروه؟ قال : تم نے خود یہ حدیث اسلامہ بن شریح سے سنی ہے کہ انہوں نے سعد بن عباد  
سے بیان کیا اور انہوں نے اس کا انکار نہیں کیا؟ فرمایا کہ ہاں۔

نغم۔ [راجع: ۳۴۷۲]

**لئے جائیں** طاعون کو پیگ بھی کہتے ہیں یہ بہت ہی قدم بیماری ہے اور اکثر کتابوں میں اس کا کچھ نہ کچھ ذکر موجود ہے۔ قسطانی نے کما طاعون ایک پھنسی ہے یا درم جس میں سخت بخار کے ساتھ بہت زیادہ جلن ہوتا ہے اکثر یہ درم بغل اور گردان میں ہوتا ہے اور کبھی اور مقاموں میں بھی ہو جاتا ہے۔ سورہ تعبان ہر روز تلاوت کرنے میں طاعون سے محفوظ رہنے کا عمل ہے۔ حضرت مولانا وجید الزماں مرحوم نے طاعون کے متعلق اپنے ذاتی مفید تجویزات تحریر فرمائے جو شرح وحدی میں دیکھے جاسکتے ہیں۔ پہلے یہ مرض بحکم الٰہی اچانک نمودار ہو کر وسیع پیمانے پر پھیل جاتا تھا تاریخ میں ایسی بستی تیصیلات موجود ہیں آج کل اللہ کے فضل سے یہ مرض نہیں ہے اللہ سے دعا کرنی چاہئے کہ وہ ہمیشہ اپنے بندوں کو ایسے امراض سے محفوظ رکھے، آمین۔

(۵۷۲۹) ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے بیان کیا، کہا ہم کو امام مالک

نے خبر دی، انہیں ابن شاہب نے، انہیں عبد الحمید بن عبد الرحمن بن زید بن خطاب نے، انہیں عبد اللہ بن عبد اللہ بن ارشد بن نوبل نے اور انہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ حضرت عمر بن عابد شام تشریف لے جا رہے تھے جب آپ متام غیر پہنچے تو آپ کی ملاقات فوجوں کے امراء حضرت ابو عبیدہ ابن جراح بن شریح اور آپ کے ساتھیوں سے ہوئی۔ ان لوگوں نے امیر المؤمنین کو بتایا کہ طاعون کی وبا شام میں پھوٹ پڑی ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ اس پر حضرت عمر بن شریح نے کہا کہ میرے پاس مسافرین اولین کو بلا لاؤ۔ آپ انہیں بلا لائے تو حضرت عمر بن شریح نے ان سے مشورہ کیا اور انہیں بتایا کہ شام میں طاعون کی وبا پھوٹ پڑی ہے، مسافرین اولین کی رائیں مختلف ہو گئیں۔ بعض لوگوں نے کہا کہ صحابہ رسول اللہ ملیکہ کے ساتھیوں کی باقی ماندہ جماعت آپ کے ساتھ ہے اور یہ مناسب نہیں ہے کہ آپ انہیں اس وبا میں ڈال دیں۔ حضرت عمر بن شریح نے کہا کہ اچھا باب آپ لوگ تشریف لے جائیں پھر فرمایا کہ انصار کو بلاو۔ میں انصار کو بلا کر لیا آپ نے ان سے بھی مشورہ کیا اور انہوں نے بھی مسافرین کی طرح اختلاف کیا کوئی کہنے لگا چلو، کوئی کہنے لگا لوث جاؤ۔ امیر المؤمنین نے فرمایا کہ اب آپ لوگ بھی تشریف لے جائیں پھر فرمایا کہ یہاں پر جو قریش کے بڑے بوڑھے ہیں جو فتح مکہ کے وقت

5729 - حدثنا عبد الله بن يوسف أخبرنا مالك عن ابن شهاب عن عبد الحميد بن زيد بن الخطاب عن عبد الله، عبد الله بن الحارث بن نوبل عن عبد الله بن عباس، أن عمر بن الخطاب رضي الله عنه خرج إلى الشام حتى إذا كان بسرungan لقيه أمراة الأجناد أبو عبيدة بن الجراح وأصحابه فأخبروه أن الوباء قد وقع بأرض الشام قال ابن عباس : فقال عمر : اذع لي المهاجرين الأولين فدعهم فأشتارهم وأخبرهم أن الوباء قد وقع بالشام فاختلقوا، فقال بعضهم : قد خرجنا لأمن ولا نرى أن نرجع عنه. وقال بعضهم : معك بقية الناس وأصحاب رسول الله ﷺ، ولا نرى أن تقديمهم على هذا الوباء، فقال : ارتفعوا عنى، ثم قال : اذع لي الأنصار فدعهم فأشتارهم فسلكوا سبل المهاجرين

اسلام قول کر کے مدینہ آئے تھے انہیں بلا لاؤ، میں انہیں بلا کر لایا۔ ان لوگوں میں کوئی اختلاف رائے پیدا نہیں ہوا سب نے کہا کہ ہمارا خیال ہے کہ آپ لوگوں کو ساتھ لے کر واپس لوٹ چلیں اور وہاں ملک میں لوگوں کو لے جا کر نہ ڈالیں۔ یہ سنتے ہی حضرت عمر بن شوہر نے لوگوں میں اعلان کرایا کہ میں صحیح کو اونٹ پر سوار ہو کر واپس مدینہ منورہ لوٹ جاؤں گا تم لوگ بھی واپس چلو۔ صحیح کو ایسا ہی ہوا حضرت ابو عبیدہ ابن جراح بن شوہر نے کہا کیا اللہ کی تقدیر سے فرار اختیار کیا جائے گا۔ حضرت عمر بن شوہر نے کماکاش یہ بات کسی اور نے کہی ہوتی ہے کہم اللہ کی تقدیر سے فرار اختیار کر رہے ہیں میکن اللہ ہی کی تقدیر کی طرف۔ کیا تمہارے پاس اونٹ ہوں اور تم انہیں لے کر کسی ایسی دادی میں جاؤ جس کے دو کنارے ہوں ایک سر بز شاداب اور دوسرا خشک۔ کیا یہ واقعہ نہیں کہ اگر تم سر بز کنارے پر چڑاؤ گے تو وہ بھی اللہ کی تقدیر سے ہی ہو گا۔ بیان کیا کہ پھر حضرت عبد الرحمن بن عوف بن شوہر آگئے وہ اپنی کسی ضرورت کی وجہ سے اس وقت موجود نہیں تھے انہوں نے بتایا کہ میرے پاس مسئلہ سے متعلق ایک «علم» ہے۔ میں نے رسول کرم ﷺ سے سنا ہے آپ نے فرمایا کہ جب تم کسی سرزین میں (وابا کے متعلق) سنو تو وہاں نہ جاؤ اور جب ایسی جگہ وبا آجائے جہاں تم خود موجود ہو تو وہاں سے مت نکلو۔ راوی نے بیان کیا کہ اس پر عمر بن شوہر نے اللہ تعالیٰ کی حد کی اور پھر واپس ہو گئے۔

**تَسْبِيحُهُ** حضرت عمر بن شوہر نے ایسا جواب دیا جو بہت ہی لاجواب تھا یعنی بہاگنا بھی بتقدیر الٰہی ہے کیونکہ کوئی کام دنیا میں جب تک تقدیر آنادرست ہے اور یہی آنحضرت ﷺ کا بھی ارشاد تھا لیکن حضرت عمر بن شوہر کو اس کی بخوبی تھی ان کی رائے یہی شے حکم الٰہی کے موافق ہوا کرتی تھی۔ اس مسئلہ میں بھی موافق ہوئی۔ حضرت عمر بن شوہر مع ساتھیوں کے مدینہ کی طرف لوٹ کر چلے۔ حضرت ابو عبیدہ ابن جراح بن شوہر کئنے لگے کیا اللہ کی تقدیر سے بھاگتے ہو؟ حضرت عمر بن شوہر نے کہا اگر یہ کلمہ کوئی اور کہتا تو اس کو سزا دیتا۔ یہ قصہ طاعون عمواس سے تعلق رکھتا ہے یہ سنہ ۱۸ھ کا واقعہ ہے۔ حضرت عمر بن شوہر شام کے ملک کا سرکاری دورہ کرنے نکلے تھے کہ طاعون عمواس کا ذکر آپ کے سامنے کیا گیا اس وقت ملک شام آپ نے کئی مواضع میں تقسیم کر رکھا تھا ہر جگہ فوج کا ایک ایک سردار تھا۔ خالد بن ولید بن شوہر اور زید بن ابی سفیان بن شوہر اور شرجیل بن حنہ بن شوہر اور عمرو بن عاص بن شوہر یہ سب گورز تھے۔

وَآخْتَلُفُوا كَآخْتِلَافِهِمْ، فَقَالَ: إِرْتَفَعُوا عَنِّي، ثُمَّ قَالَ : اذْعُ لِي مَنْ كَانَ هَهُنَا مِنْ مَشِيشَةٍ قُرْيَشٍ مِنْ مُهَاجِرَةِ الْفَتْحِ فَدَعَ عَنْهُمْ فَلَمْ يَخْتَلِفُ مِنْهُمْ عَلَيْهِ رَجَلٌ فَقَالُوا: نَرَى أَنَّ تَرْجِعَ بِالنَّاسِ وَلَا تَقْدِيمُهُمْ عَلَى هَذَا الْوَبَاءِ فَلَمْ فَنَادَهُ عَمْرُ فِي النَّاسِ إِنِّي مُصَبِّحٌ عَلَى ظَهَرٍ فَأَصْبَحُوهَا عَلَيْهِ، فَقَالَ أَبُو عَيْبَدَةَ بْنُ الْحَرَاجَ أَفْوَارًا مِنْ قَدْرِ اللَّهِ؟ فَقَالَ عَمْرٌ : لَوْ غَيْرُكَ قَالَهَا يَا أَبَا عَيْبَدَةَ، نَعَمْ. نَفَرَ مِنْ قَدْرِ اللَّهِ إِلَى قَدْرِ اللَّهِ أَرَأَيْتَ لَوْ كَانَ لَكَ إِيلٌ هَبَطَ وَأَدِيَا لَهُ عَذْوَانَ إِخْدَاهُمَا خَصْبَةً وَالْأُخْرَى جَذَبَةً أَلَيْسَ إِنْ رَعَيْتَ الْخَصْبَةَ رَعَيْتَهَا بِقَدْرِ اللَّهِ وَإِنْ رَعَيْتَ الْجَذَبَةَ رَعَيْتَهَا بِقَدْرِ اللَّهِ قَالَ: فِجَاءَ عَبْدُ الرَّحْمَنَ بْنَ عَوْفٍ وَكَانَ مُتَغَيِّبًا فِي بَعْضِ حَاجَتِهِ فَقَالَ: إِنْ عَنْدِي فِي هَذَا عِلْمًا. سَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْلًا: ((إِذَا سَمِعْتُمْ بِهِ بَأْرَضٍ فَلَا تَقْدِمُوا عَلَيْهِ وَإِذَا وَقَعَ بِأْرَضٍ وَأَنْتُمْ بِهَا فَلَا سَخْرِجُو فِي رَفَادِهِ)). قَالَ: فَحِمْدَ اللَّهِ الْعَمَرَ شَهَادَةً انصَرْ فَاصْرَفَاهُ فِي: ۵۷۳۰، ۶۹۷۳۔

(۵۷۳۰) ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے بیان کیا، کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی، انہیں ابن شہاب نے، انہیں عبد اللہ بن عامر نے کہ حضرت عمر بن الخطب شام کے لیے روانہ ہوئے جب مقام سرغ میں پہنچے تو آپ کو خبر ملی کہ شام میں طاعون کی وبا پھوٹ پڑی ہے۔ پھر حضرت عبد الرحمن بن عوف بن الخطب نے ان کو خبر دی کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا جب تم وبا کے متعلق سنو کہ وہ کسی جگہ ہے تو وہاں نہ جاؤ اور جب کسی ایسی جگہ وبا پھوٹ پڑے جہاں تم موجود ہو تو وہاں سے بھی مت بھاگو۔ (وہاں میں طاعون ہیضہ وغیرہ سب داخل ہیں۔)

(۵۷۳۱) ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی، انہیں نعیم مجمر نے اور انہوں نے کہا ہم سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مدینہ منورہ میں دجال داخل نہیں ہو سکے گا اور نہ طاعون آسکے گا۔

**لشیخ** دوسری روایت میں مکہ کا بھی ذکر ہے۔ اب یہ نقل کہ سنے ۷۴۲ھ میں مدینہ منورہ میں طاعون آیا تھا صحیح نہیں ہے۔ بعضوں نے کہا کہ کتاب الفتن میں حضرت امام بخاری نے طاعون کے متعلق جو روایت نقل کی ہے اس میں لفظ ان شاء اللہ نقل کیا ہے جس سے مدینہ و مکہ میں مشیت ایزدی پر ان وباوں کو متعلق کیا ہے۔

(۵۷۳۲) ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا، کہا ہم سے عبد الواحد نے بیان کیا، کہا ہم سے عاصم نے بیان کیا، کہا مجھ سے حصہ بنت سیرین نے بیان کیا، کہا کہ مجھ سے حضرت انس بن مالک بن الخطب نے پوچھا کہ یحییٰ بن سیرین کا کس بیماری میں انتقال ہوا تھا۔ میں نے کہا کہ طاعون میں۔ بیان کیا کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ طاعون ہر مسلمان کے لیے شادوت ہے۔

۵۷۳۰ - حدثنا عبد الله بن يوسف  
أخبرنا مالك عن ابن شهاب عن عبد الله  
بن عامر أن عمر خرج إلى الشام فلما  
كان سراغ بلغه أن الوباء قد وقع بالشام  
فأخبره عبد الرحمن بن عوف أن رسول  
الله ﷺ قال: ((إذا سمعتم به بأرض فلا  
تقدموه عليه، وإذا وقع بأرض واقتم به  
فلا تخرجوه فراراً منه)). [راجع: ۵۷۲۹]

۵۷۳۱ - حدثنا عبد الله بن يوسف  
أخبرنا مالك عن نعيم المجمري عن أبي  
هريرة رضي الله عنه قال: قال رسول  
الله ﷺ: ((لا يدخل المدينة المسيح ولا  
الطاغون)). [راجع: ۱۸۸۰]

۵۷۳۲ - حدثنا موسى بن إسماعيل  
حدثنا عبد الواحد حدثنا عاصم حدثني  
حفصة بنت سيرين قالت: قال لي أنس  
بن مالك رضي الله عنه يحتى بما مات?  
قلت من الطاغون قال قال رسول الله ﷺ  
((الطاغون شهادة لكل مسلم)).

[راجع: ۲۸۳۰]

**لشیخ** امام احمد نے روایت کیا کہ طاعون سے مرنے والے اور شہید قیامت کے دن جگریں گے طاعون والے کہیں گے ہم بھی شہیدوں کی طرح مارے گئے اللہ پاک فرمائے گا اچھا ان کے زخموں کو دیکھو پھر دیکھیں گے تو ان کا زخم بھی شہیدوں کی طرح ہو گا اور ان کو شہیدوں جیسا ثواب ملے گا۔ امام نائل نے بھی عقبہ بن عبد سے مرفوعاً ایسی ہی حدیث روایت کی ہے مگر صاحب مشکوٰۃ نے کتاب الجائز میں اس سے مختلف روایت بھی نقل کی ہے، والله اعلم۔

۵۷۳۳ - حدثنا أبو عاصم عن مالك عن  
(۵۷۳۳) ہم سے ابو عاصم نے بیان کیا، ان سے امام مالک نے، ان

سُمِّيَ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((الْمَطْفُونُ شَهِيدٌ وَالْمَطْفُونُ شَهِيدٌ)). [راجح: ٦٥٣]

سے کی نے، ان سے ابو صالح نے اور ان سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ پیش کی بیماری میں یعنی ہیضہ سے مرنے والا شہید ہے اور طاعون کی بیماری میں مرنے والا شہید ہے۔

**لَشْنُكُحٖ** طاعون ایک بڑی خطرناک و بالی بیماری ہے جس نے بارہا نوں انسانی کو سخت ترین نقصان پہنچایا ہے۔ ہندوستان میں بھی اس کے بارہا جملے ہوئے اور لاکھوں انسان لقمہ اجل بن گئے۔ اسلام میں طاعون زدہ مسلمان کی موت کو شادوت کی موت قرار دیا گیا ہے طاعون عذاب اللہ ہے جو کثرت معااصی سے دنیا پر مسلط کیا جاتا ہے، اللہم احفظنا ممن.

### باب جو شخص طاعون میں صبر کر کے وہیں رہے گواں کو طاعون نہ ہو، اس کی فضیلت کا بیان

(٥٧٣٢) ہم سے اسحاق بن راہویہ نے بیان کیا، کہا ہم کو حبان نے خبر دی، کہا ہم سے داؤد بن ابی الفرات نے بیان کیا، کہا ہم سے عبد اللہ بن بریدہ نے، ان سے میچی بن عمر نے اور انہیں نبی کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے خبر دی کہ آپ نے رسول اللہ ﷺ سے طاعون کے متعلق پوچھا۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ یہ ایک عذاب تھا اللہ تعالیٰ جس پر چاہتا اس پر اس کو بھیجا پھر اللہ تعالیٰ نے اسے مومنین (امت محمدیہ کے لیے) رحمت بنا دیا اب کوئی بھی اللہ کا بندہ اگر صبر کے ساتھ اس شر میں ٹھرا رہے جاں طاعون پھوٹ پڑی ہو اور یقین رکھتا ہے کہ جو کچھ اللہ تعالیٰ نے اس کے لیے لکھ دیا ہے اس کے سوا اس کو اور کوئی نقصان نہیں پہنچ سکتا اور پھر طاعون میں اس کا انتقال ہو جائے تو اسے شہید جیسا ثواب ملے گا۔ حبان بن حلال کے ساتھ اس حدیث کو نفر بن شمیل نے بھی داؤد سے روایت کیا ہے۔

**لَشْنُكُحٖ** این ماجہ اور بیتی کی روایت میں یوں ہے کہ طاعون اس وقت پیدا ہوتا ہے جب کسی ملک میں بدکاری عام طور پر پھیل جاتی ہے۔ مولانا روم نے حق کہا ہے۔ وزنا خیز و باندر جمادات۔ مسلمان کے لیے طاعون کی موت منا شادوت کا درجہ رکھتا ہے جیسا کہ حدیث بذا میں ذکر ہے۔

### باب قرآن مجید اور معوذات پڑھ کر مریض پر دم کرنا

**لَشْنُكُحٖ** قسطلانی نے کہا کہ روایت ذیل سے دم جھاڑ کا جواز نکلتا ہے بشرطیکہ اللہ کے کلام اور اس کے اماء یا صفات سے ہو اور عربی زبان میں ہو اس کے معانی معلوم ہوں اور بشرطیکہ یہ اعتقاد نہ رہے کہ دم جھاڑ کرنا بذاتہ مؤثر ہے بلکہ اللہ کی لقدری سے

### ١- ٣- باب أَجْرِ الصَّابِرِ

#### فِي الطَّاغُونَ

٥٧٣٤ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا حَبَّانَ حَدَّثَنَا دَاؤُدُّ بْنُ أَبِي الْفَرَاتِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ يَعْنَى بْنِ عُمَرَ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ أَنَّهَا أَخْبَرَتْنَا أَنَّهَا سَأَلَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنِ الطَّاغُونِ فَأَخْبَرَهَا نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((أَنَّهُ كَانَ عَذَابًا يَنْعَنُهُ اللَّهُ عَلَى مَنْ يَشَاءُ، فَجَعَلَهَا اللَّهُ رَحْمَةً لِلْمُؤْمِنِينَ، فَلَيْسَ مِنْ عَبْدٍ يَقْعُدُ الطَّاغُونَ فَيُمْكَثُ فِي بَلْدَةٍ صَابِرًا يَعْلَمُ أَنَّهُ لَنْ يُصْبِيَهُ إِلَّا مَا كَسَبَ اللَّهُ لَهُ إِلَّا كَانَ لَهُ مِثْلُ أَجْرِ الشَّهِيدِ)). تَابَعَهُ النَّصْرُ عَنْ دَاؤُدَّ. [راجح: ٣٤٧٤]

### ٣٢- بَابُ الرُّقَى بِالْقُرْآنِ

#### وَالْمُعُوذَاتِ

مؤثر ہو سکتے ہیں۔ جیسے دو اللہ کے حکم سے مؤثر ہوتی ہے۔

(۵۷۳۵) مجھ سے ابراہیم بن موسی نے بیان کیا، کہا ہم کو ہشام نے خردی، انہیں معمر نہ، انہیں ذہری نہ، انہیں عروہ نے اور ان سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم ﷺ اپنے مرض الوفات میں اپنے اور پرموزات (سورۃ الفلق والناس اور سورۃ الاخلاص) کا دام آپ پر کیا کرتے تھے۔ پھر جب آپ کے لیے دشوار ہو گیا تو میں ان کا دام آپ پر کیا کرتی تھی اور برکت کے لیے آنحضرت ﷺ کا ہاتھ آپ کے جسم مبارک پر بھی پھیر لیتی تھی۔ پھر میں نے اس کے متعلق پوچھا کہ آنحضرت ﷺ کس طرح دم کرتے تھے، انہوں نے بتایا کہ اپنے ہاتھ پر دم کر کے ہاتھ کو چڑے پر پھیرا کرتے تھے۔

باب سورۃ فاتحہ سے دم کرنا، اس باب میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ اسے نبی کریم ﷺ سے ایک روایت کی ہے

(۵۷۳۶) مجھ سے محمد بن بشار نے بیان کیا، کہا ہم سے غدر نے، ان سے شعبہ نے، ان سے ابو بشر نے، ان سے ابوالمتوکل نے، ان سے ابو سعید خدرا (رضی اللہ عنہ) نے کہ نبی کریم ﷺ کے چند صحابہ در حالت سفر عرب کے ایک قبیلہ پر گزرے۔ قبیلہ والوں نے ان کی ضیافت نہیں کی کچھ دیر بعد اس قبیلہ کے سردار کو پچھوئے کاش لیا، اب قبیلہ والوں نے ان صحابہ سے کہا کہ تم لوگوں کے پاس کوئی دوایا کوئی جھاڑنے والا ہے۔ صحابہ نے کہا کہ تم لوگوں نے ہمیں مہمان نہیں بنا�ا اور اب ہم اس وقت تک دم نہیں کریں گے جب تک تم ہمارے لیے اس کی مزدوری نہ مقرر کر دو۔ چنانچہ ان لوگوں نے چند بکریاں دینی منظور کر لیں پھر (ابو سعید خدرا (رضی اللہ عنہ)) سورۃ فاتحہ پڑھنے لگے اور اس پر دم کرنے میں منه کا تھوک بھی اس جگہ پر ڈالنے لگے۔ اس سے وہ شخص اچھا ہو گیا۔ چنانچہ قبیلہ والے بکریاں لے کر آئے لیکن صحابہ نے کہا کہ جب تک ہم نبی کریم ﷺ سے نہ پوچھ لیں یہ بکریاں نہیں لے سکتے پھر جب آنحضرت ﷺ سے پوچھا تو آپ مسکرائے اور

۵۷۳۵ - حدثني إبراهيم بن موسى أخبرنا هشام عن معمر عن الزهرى عن عروة عن عائشة رضي الله عنها أن النبيَّ كان ينفث على نفسه في المرض الذي مات فيه بالمعوذات فلما نقل كُنْتَ أنفث عليه بهن وأمسح بيده نفسه ليركيها فسألت الزهرى كيف ينفث؟ قال: كان ينفث على يديه ثم يمسح بهما وجهه. [راجع: ۴۴۳۹]

۳۳ - باب الرُّقَى بِفَاتِحةِ الْكِتَابِ  
وَيَذْكُرُ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ

۵۷۳۶ - حدثنا محمد بن بشار حدثنا غدر حدثنا شعبة عن أبي بشر عن أبي الموكيل عن أبي سعيد الخدري رضي الله عنه أنَّ ناساً من أصحاب النبيِّ صلى الله عليه وسلم أتوا على حيٍّ من أحياء العرب فلم يقرُّوْهُمْ فَبَيْنَمَا هُمْ كَذَلِكَ إِذْ لَدِغَ سَيْدُ الْأَلِيَّقَ فَقَالُوا هَلْ مَعَكُمْ مِنْ دَوَاءٍ أَوْ رَاقٍ؟ فَقَالُوا : إِنَّكُمْ لَمْ تَقْرُونَا وَلَا تَفْعَلُ حَتَّى تَجْعَلُوا لَنَا جُغْلًا فَجَعَلُوا لَهُمْ قَطِيعًا مِنَ الشَّاءِ فَجَعَلَ يَقْرَأُ بِأَمِ القُرْآنِ وَيَجْمِعُ بُرَاقَهُ وَيَنْفِلُ فَبَرَأَ فَأَتَوْا الشَّاءَ فَقَالُوا : لَا نَأْخُذُهُ حَتَّى نَسْأَلَ النَّبِيِّ ﷺ فَسَأَلُوهُ فَضَحِّكَ وَقَالَ : ((وَمَا أَذْرَكَ أَنَّهَا رُقْيَةٌ خُدُوها وَاضْرِبُوا لَي

فرمایا تمہیں کیسے معلوم ہو گیا تھا کہ سورۃ فاتحہ سے دم بھی کیا جاسکتا ہے، ان بکریوں کو لے لو اور اس میں میرا بھی حصہ لگاؤ۔

[راجع: ۲۲۷۶]

بِسْمِهِ))

**تَشْرِیخ** بہت سے مسائل اور سورۃ فاتحہ کے فنائل کے علاوہ اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ تعلیم قرآن پر اجرت لینا بھی جائز ہے مگر نیت وقت صرف کرنے کی اجرت ہونا چاہیئے کیونکہ تعلیم قرآن اتنا بڑا عمل ہے کہ اس کی اجرت نہیں ہو سکتی۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ جو مسئلہ معلوم نہ ہو وہ جانے والوں سے معلوم کر لینا ضروری ہے بلکہ تحقیق کرنا لازم ہے اور انہی تقلید بالکل ناجائز ہے۔

### باب سورۃ فاتحہ سے دم جھاڑا کرنے میں (بکریاں لینے کی) شرط لگانا

(۵۷۳) ہم سے سیدان بن مضراب ابو محمد بابلی نے بیان کیا، کہا ہم سے ابو معشر یوسف بن یزید البراء نے تبیان کیا، کہا کہ مجھ سے عبید اللہ بن اخشن ابوالمالک نے تبیان کیا، ان سے ابن ابی ملیکہ نے اور ان سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ چند صحابہ ایک پانی سے گزرے جس کے پاس کے قبلیہ میں ایک بچھو کا کاتا ہوا (لدیغ یا سلیم راوی کو ان دونوں الفاظ کے متعلق شبہ تھا) ایک شخص تھا۔ قبلیہ کا ایک شخص ان کے پاس آیا اور کہا کیا آپ لوگوں میں کوئی دم جھاڑا کرنے والا ہے۔ ہمارے قبلیہ میں ایک شخص کو بچھونے کاٹ لیا ہے چنانچہ صحابہ کی اس جماعت میں سے ایک صحابی اس شخص کے ساتھ گئے اور چند بکریوں کی شرط کے ساتھ اس شخص پر سورۃ فاتحہ پڑھی، اس سے وہ اچھا ہو گیا وہ صاحب شرط کے مطابق بکریاں اپنے ساتھیوں کے پاس لائے تو انہوں نے اسے قبول کر لیا پسند نہیں کیا اور کہا کہ اللہ کی کتب پر تم نے اجرت لے لی۔ آخر جب سب لوگ میرے آئے تو عرض کیا کہ یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! ان صاحب نے اللہ کی کتاب پر اجرت لے لی ہے۔ آپ نے فرمایا جن چیزوں پر تم اجرت لے سکتے ہو ان میں سب سے زیادہ اس کی مستحق اللہ کی کتاب ہی ہے۔

**تَشْرِیخ** صحابہ کرام مجھے کے احتیاط کو ملاحظہ کیا جائے کہ جب تک آنحضرت ﷺ سے تحقیق نہ کی بکریوں کو کاٹھے نہیں لگایا ہر مسلمان کی بھی شان ہوئی چاہیئے خاص طور پر دین و ایمان کے لیے جس قدر احتیاط سے کام لیا جائے کم ہے مگر ایسا احتیاط کرنے والے آج عقایقیں الاماشاء اللہ۔ حضرت مولانا وحید الزماں فرماتے ہیں کہ اس حدیث کی بنی پر تعلیم قرآن یہ اجرت لینا جائز ہے

### ٤- بَابُ الشَّرْطِ فِي الرُّقْبَةِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ

۵۷۳۷ - حدیثی سیدان بن مضراب أبو  
محمد الباهلي حدثنا أبو مغشر بصر هو  
صادق يوسف بن يزيد البراء قال  
حدثني عبيدة الله بن الأحسن أبو مالك  
عن ابن أبي مينكة عن ابن عباس أن نفرا  
من أصحاب النبي ﷺ مروا بماء فيهم  
لديع أو سليم فعرض لهم رجل من أهل  
الماء فقال هل فيكم من راق؟ إن في  
الماء رجلاً لديعاً أو سليماً فانطلق رجل  
منهم فقرأ بفاتحة الكتاب على شاء قبراً  
فجاء بالشاء إلى أصحابه فكرهوا ذلك  
وقالوا أخذتم على كتاب الله أجزأ؟  
حتى قدموا المدينة فقالوا يا رسول الله  
أخذت على كتاب الله فقال رسول الله ﷺ  
(إن أحق ما أخذتم علىه أجزأ كتاب  
الله)).

اور آنحضرت ﷺ نے ایک عورت کامر تعلیم قرآن پر کر دیا تھا جیسا کہ پہلے بیان ہو چکا ہے۔

### باب نظرید لگ جانے کی صورت میں دم کرنا

#### ۳۵ - باب رُقْيَةِ الْعَيْنِ

(۵۷۳۸) ہم سے محمد بن کثیر نے بیان کیا، کہا ہم کو سفیان بن خبودی، کما کہ مجھ سے معبد بن خالد نے بیان کیا، کما کہ میں نے عبد اللہ بن شداد سے سن، ان سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے حکم دیا یا (آپ نے اس طرح بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ نے) حکم دیا کہ نظرید لگ جانے پر معذتین سے دم کر لیا جائے۔

معذتین اور سورہ فاتحہ پڑھنا بترین مجرب دم ہیں نیز دعاوں میں اعود بكلمات اللہ التامات من شر مخلوق مجرب دعا ہے۔

(۵۷۳۹) ہم سے محمد بن خالد نے بیان کیا، کہا ہم سے محمد بن وہب بن عطیہ دمشقی نے بیان کیا، کہا ہم سے محمد بن حرب نے بیان کیا، کہا ہم سے محمد بن ولید زیدی نے بیان کیا، کہا ہم کو زہری نے خبردی، انہیں عروہ بن زبیر نے، انہیں زینب بنت ابی سلمہ بن عیاش نے اور ان سے حضرت ام سلمہ بن عیاش نے کہ نبی کریم ﷺ نے ان کے گھر میں ایک لڑکی دیکھی جس کے چہرے پر (نظرید لگنے کی وجہ سے) کالے دھبے پڑ گئے تھے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اس پر دم کرا دو کیونکہ اسے نظرید لگ گئی ہے۔ اور عقیل نے کہا ان سے زہری نے، انہیں عروہ نے خبردی اور انہوں نے اسے نبی کریم ﷺ سے مرسل اور ایت کیا ہے۔ محمد بن حرب کے ساتھ اس حدیث کو عبد اللہ بن سالم نے بھی زیدی سے روایت کیا ہے۔

**لشیخ** اسے ذہلی نے زہرات میں وصل کیا ہے۔ معلوم ہوا کہ نظرید کا لگ جانا حق ہے جیسے کہ دوسری حدیث میں وارد ہے۔ مولانا وحید الزماں لکھتے ہیں کہ نظرید والے پر آئیت «وَإِنْ كَانَ الَّذِينَ كَفَرُوا لَيَنْزَلُنَاكَ بِأَنْصَارِهِمْ لَمَّا سَمِعُوا الْذُكْرَ وَيَقُولُونَ إِنَّهُ لَمَخْخُونٌ» (آل عمران: ۵۱) پڑھ کر پھونکی یہ عمل مجرب ہے۔ شرکیہ دم جھاڑ کرنا قطعاً حرام بلکہ شرک ہے، اعوذ بالله عنہم آمين۔

### باب نظرید کا لگنا حق ہے

(۵۷۴۰) ہم سے اسحاق بن نصر نے بیان کیا، کہا ہم سے عبد الرزاق نے بیان کیا، ان سے معمرنے، ان سے ہام نے اور ان سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا نظرید لگنا حق ہے اور آنحضرت ﷺ نے جسم پر گوئے سے منع فرمایا۔

(۵۷۳۸) - حدثنا محمد بن كثير أخبرنا سفيان قال حدثني معبد بن خالد قال، سمعت عبد الله بن شداد عن عائشة رضي الله عنها قالت: أمرني رسول الله ﷺ أو أمر أن يسترقى من العين.

(۵۷۳۹) - حدثنا محمد بن خالد حدثنا محمد بن وہب بن عطیہ الدمشقی حدثنا محمد بن حرب حدثنا محمد بن الولید الزبیدی أخبرنا الزهری عن عروة بن الزبیر عن زبیب ابنة أبي سلمة عن أم سلمة رضي الله عنها أن النبي ﷺ رأى في بيته جارية في وجهها سفة فقال: ((استرقوا لها فإن بها النورة)). وقال عقيل: عن الزهری أخبرنا عروة عن النبي ﷺ، تابعة عبد الله بن سالم عن الزبیدی.

### ۳۶ - باب العین حق

(۵۷۴۰) - حدثنا إسحاق بن نصر حدثنا عبد الرزاق عن معمراً عن همام عن أبي هريرة رضي الله عنه عن النبي ﷺ قال: ((العين حق)) ونهى عن الوشم.

اس حدیث سے ان لوگوں کا رد ہوا جو نظر بد کا انکار کرتے ہیں اللہ نے انسانی نظر میں بڑی تاثیر رکھی ہے جیسا کہ مشاہدات سے ثابت ہو رہا ہے علم سمریزم کی بنیاد بھی صرف انسانی نظر کی تاثیر پر ہے۔

### باب سانپ اور بچھو کے کائٹے پر دم کرنا جائز ہے

(۵۷۴۱) ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا، کہا ہم سے عبد الواحد نے بیان کیا، کہا ہم سے سلیمان شبیانی نے بیان کیا، کہا ہم سے عبد الرحمن بن اسود نے اور ان کے والد نے بیان کیا کہ میں نے حضرت عائشہؓ سے زہریلے جانور کے کائٹے میں جھاڑنے کے متعلق پوچھا تو انہوں نے کہا کہ ہر زہریلے جانور کے کائٹے میں جھاڑنے کی نبی کریم ﷺ نے اجازت دی ہے۔

### ۳۷- باب رُقْيَةُ الْحَيَّةِ وَالْعَقْرَبِ

۵۷۴۱ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ الشَّيْبَانِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرُّحْمَنِ بْنُ الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنِ الرُّقْيَةِ مِنَ الْحَمَّةِ فَقَالَتْ: رَخْصَنَ النَّبِيُّ ﷺ الرُّقْيَةُ مِنْ كُلِّ ذِي حَمَّةٍ.



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

## چوبیسوال پارہ

**باب رسول کرم ﷺ نے بیماری سے شفا کے لیے کیا دعا پڑھی ہے؟**

(۵۷۳۲) ہم سے مدد بن مسروہ نے بیان کیا، کہا ہم سے عبد الوارث بن سعید نے بیان کیا، ان سے عبد العزیز بن صہیب نے بیان کیا کہ میں اور ثابت بنانی حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے، ثابت نے کما ابو حمزہ! (حضرت انس رضی اللہ عنہ کی کنیت) میری طبیعت خراب ہو گئی ہے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کما پھر کیوں نہ میں تم پر وہ دعا پڑھ کر دم کر دوں جسے رسول اللہ ﷺ پڑھا کرتے تھے۔ ثابت نے کہا کہ ضرور تکمیل حضرت انس رضی اللہ عنہ نے اس پر یہ دعا پڑھ کر دم کیا۔ ”اے اللہ! لوگوں کے رب! تکلیف کو دور کر دینے والے! شفاعت افرما، تو ہی شفادینے والا ہے تیرے سوا کوئی شفادینے والا نہیں، ایسی شفاعت افرما کہ بیماری بالکل باقی نہ رہے۔

**لَشَّبَّخَ** حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت جرجیل ﷺ رسول کرم ﷺ کی خدمت میں تشریف لائے اور آنحضرت ﷺ کی طبیعت اس وقت کچھ ناساز تھی تو حضرت جرجیل ﷺ نے ان لفظوں سے آپ پر دم کیا۔ بسم الله ارقيق من کل شنى يوذيك من شر كل نفس او عين حاسد الله يشفيك (رواه مسلم) دم جھاڑ کرنے والوں کو ایسی مسنون و ما ثور دعاؤں سے دم کرنا چاہیے اور خود ساختہ دعاؤں سے پرہیز کرنا ضروری ہے۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ مسنون دعاؤں سے دم کرنا کرنا بھی سنت ہے اور یقیناً مسنون دعاؤں سے دم کرنے کرنے کا برازبر درست اثر ہوتا ہے۔

(۵۷۳۳) ہم سے عمرو بن علی فلاں نے بیان کیا، کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے بیان کیا، کہا ہم سے سفیان ثوری نے بیان کیا، ان سے سلیمان اعشش نے، ان سے مسلم بن صحیح نے، ان سے مسروق نے

### ۳۸۔ باب رُقْبَةِ النَّبِيِّ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۵۷۴۲ - حدَثَنَا مُسَدَّدٌ حدَثَنَا عَبْدُ  
الْوَارِثِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ: دَخَلْتُ أَنَا  
وَثَابَتْ عَلَى أَنَّسِ بْنِ مَالِكٍ فَقَالَ ثَابَتْ: يَا  
أَبَا حَمْزَةَ اشْتَكَيْتُ فَقَالَ أَنَّسُ: إِلَّا أَرْقِيكَ  
بِرُقْبَةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ: بَلَى، قَالَ: اللّٰهُمَّ رَبَّ النَّاسِ مُذْهَبَ  
الْأَبْلَسِ اشْفِ أَنْتَ الشَّافِي لَا شَافِي إِلَّا  
أَنْتَ شَفَاءُ لَا يُغَادِرُ سَقَمًا.

۵۷۴۳ - حدَثَنَا عَفْرُو بْنُ عَلَيٍّ حدَثَنَا  
يَحْيَى حدَثَنَا سُفْيَانُ حَدَثَنِي سَلِيمَانُ عَنْ  
مُسْلِمٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ

اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ رسول اللہ ﷺ اپنے گھر کے بعض (بیکاروں) پر یہ دعا پڑھ کر دم کرتے اور اپنا دہنا ہاتھ پھیرتے اور یہ دعا پڑھتے۔ ”اے اللہ! لوگوں کے پانے والے! تکلیف کو دور کر دے اسے شفادے دے تو ہی شفادینے والا ہے۔ تمہی شفا کے سوا کوئی شفا نہیں۔ ایک شفا (دے) کہ کسی قسم کی بیماری باقی نہ رہ جائے۔“ سفیان ثوری نے بیان کیا کہ میں نے یہ دعا منصور بن معتمر کے سامنے بیان کی تو انہوں نے مجھ سے یہ ابراہیم نجحی سے بیان کی، ان سے مرسوق نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے اسی طرح بیان کی۔

(۵۷۳) (۵) مجھ سے احمد بن ابی رجاء نے بیان کیا، کما ہم سے نفر بن شمیل نے بیان کیا، ان سے ہشام بن عروہ نے، انہیں ان کے والدے خبر دی اور انہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ رسول کرم ﷺ دم کیا کرتے تھے اور یہ دعا پڑھتے تھے ”تکلیف کو دور کر دے اے لوگوں کے پالنار! تمہی میں شفایہ ہے، تمہی سوا تکلیف کو دور کرنے والا کوئی اور نہیں ہے۔“

یہ فرمائی کہ آپ نے شرک کی جزو نیاد اکھیر دی۔ جب اس کے سوا کوئی درد کو تکلیف دفع نہیں کر سکتا تو اس کے سوا کسی بت دیوتا یا پیر کو پکارنا محض نادانی و حماقت ہے۔ اس سے قبوریوں کو سبق لینا چاہیے جو دن رات اہل قبور سے استبداد کرتے رہتے ہیں اور مزارات بزرگوں کو قبلہ حاجات سمجھے بیٹھے ہیں۔ حالانکہ خود قرآن پاک کا بیان ہے 『اَنَّ الَّذِينَ تَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ لَنْ يَخْلُقُوا ذَبَابًا وَلَا جَنَّمَعًا وَاللَّهُ أَعْلَمُ』 (الج ۳۷) حاجات کے لیے جن کو تم اللہ کے سوا پکارتے ہو یہ سب مل کر ایک کمھی بھی پیدا نہیں کر سکتے اس آیت میں سارے دیوی دیوتا پیریوں ولیوں کے متعلق کہا گیا ہے جن کو لوگ پوچھتے ہیں۔

(۵۷۴) (۵) ہم سے علی بن عبد اللہ مدینی نے بیان کیا، کما ہم سے سفیان ثوری نے بیان کیا، کما کہ مجھ سے عبد ربہ بن سعید نے بیان کیا، ان سے عمرہ نے اور ان سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کرم ﷺ مرضی کے لیے (کلمے کی انگلی زمین پر لگا کر) یہ دعا پڑھتے تھے۔ ”اللہ کے نام کی مدد سے ہماری زمین کی مٹی ہم میں سے کسی کے ہوکر کے ساتھ تاکہ ہمارا مرض شفایا جائے ہمارے رب کے حکم سے۔“

(۵۷۵) (۵) مجھ سے صدقہ بن فضل نے بیان کیا، کما ہم کو ابن عینیہ نے خبر دی، انہیں عبد اللہ بن سعید نے، انہیں عمرہ نے اور ان سے

عنہا آن السی صلوات اللہ علیہ وآلہ وسلم: کان یعوذُ بعضاً اهلهٰ یمسحَ بینہِ الیمنی ویَقُولُ: ((اللَّهُمَّ رَبَّ النَّاسِ أَذْهِبْ إِلَيْهِ الْبَأْسَ الشَّفِیْهَ وَأَنْتَ الشَّافِیْ لَا شَفَاءَ إِلَّا شَفَاءُكَ شَفَاءً لَا يُغَادِرْ سَقْمًا)). قَالَ سُفْیَانُ: حَدَّثْتُ بِهِ مَنْصُورًا، فَحَدَّثَنِی عَنْ إِبْرَاهِیْمَ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ نَجْوَةَ.

[راجح: ۵۶۷۵]

۵۷۴ - حَدَّثَنِی أَخْمَدُ بْنُ أَبِي رَجَاءٍ حَدَّثَنَا الْفَضْرُ عَنْ هِشَامِ بْنِ غَرْزَةَ قَالَ: أَخْبَرَنِی أَبِي عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلوات اللہ علیہ وآلہ وسلم كَانَ يَرْقِي يَقُولُ : ((إِمْسَحْ النَّاسَ بِيَدِكَ الشَّفَاءُ لَا كَاشِفَ لَهُ إِلَّا أَنْتَ)). [راجح: ۵۶۷۵]

یہ فرمائی کہ آپ نے شرک کی جزو نیاد اکھیر دی۔ طرفہ فی : ۵۷۴۶

۵۷۴۵ - حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ قَالَ: حَدَّثَنِی عَبْدُ رَبِّهِ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُمَرَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ السَّبِيْلَ كَانَ يَقُولُ لِلْمَرِيضِ: ((بِسْمِ اللَّهِ تُرْبَةَ أَرْضِنَا بِرِيقَةَ بَغْضِنَا يُشْفَى سَقِيمَنَا يَأْذِنُ رَبِّنَا)). [طرفہ فی : ۵۷۴۶]

۵۷۴۶ - حَدَّثَنِی صَدَقَةَ بْنَ الْفَضْلِ أَخْبَرَنَا أَبْنُ عَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ بْنِ سَعِيدٍ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے دم کرتے وقت یہ دعا پڑھا کرتے تھے ”ہماری زمین کی مٹی اور ہمارا بعض تھوک ہمارے رب کے حکم سے ہمارے مریض کو شفا ہو۔“

عن عمرۃ عن عائشة قالت: كَانَ النَّبِيُّ  
يَقُولُ فِي الرُّفِيَّةِ: ((تُرْبَةُ أَرْضِنَا وَرِيقَةُ  
بَعْضِنَا يُشْفِي سَقِيمَنَا يَادِنْ رَبَّنَا)).

[راجع: ۵۷۴۵]

**لَشِیْخِ حَمْدَنْ** نوی نے کما آنحضرت ﷺ اپنا تھوک کلے کی انگلی پر لگا کر اس کو زمین پر رکھتے اور یہ دعا پڑھتے پھر وہ مٹی زخم یا درد کے مقام پر گلواتہ اللہ کے حکم سے شفایا ہو جاتی تھی۔ حافظ صاحب فرماتے ہیں وان ہذا من باب التبرک باسماء اللہ تعالیٰ والاثار رسولہ واما وضع الاصبع بالارض فعلہ خاصیتہ فی ذالک او بحکمة اخفاء آثار القرداء بمحاشرة الاسباب المعتاد (فتح) یعنی یہ اللہ پاک کے مبارک ناموں کے ساتھ برکت حاصل کرنا اور اس کے رسول کے آثار کے ساتھ اس پر انگلی رکھنا پس یہ شاید اس کی خاصیت کی وجہ سے ہو یا آثار قدرت کی کوئی پوشیدہ حکمت اس میں ہو جو اسباب ظاہری کے ساتھ میل رکھتی ہو آثار رسول سے وہ انگلی مراد ہے جو آپ زمین پر رکھ کر مٹی لگا کر دعا پڑھتے تھے۔ بنادی آثار مراد نہیں ہیں۔

### باب دعا پڑھ کر مریض پر پھونک مارنا اس طرح کہ منه سے ذرسا تھوک بھی نکلے

(۵۷۳۷) ہم سے خالد بن مخلد نے بیان کیا، کہا ہم سے سلیمان بن بلاں نے بیان کیا، ان سے بھی بن سعید النصاری نے بیان کیا کہ میں نے ابو سلمہ بن عبد الرحمن بن عوف سے سنا، کہا کہ میں نے حضرت ابو قاتدہ رضی اللہ عنہ سے سنا، انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ پہنچ کر اچھا خواب اللہ کی طرف سے ہوتا ہے، اور حلم (برا خواب جس میں گھبراہٹ ہو) شیطان کی طرف سے ہوتا ہے اس لیے جب تم میں سے کوئی شخص کوئی ایسا خواب دیکھے جو برا ہو تو جاگتے ہی تین مرتبہ باہمیں طرف تھوکھو کرے اور اس خواب کی برائی سے اللہ کی پناہ مانگے، اس طرح خواب کا اسے نقصان نہیں ہو گا اور ابو سلمہ نے کہا کہ پہلے بعض خواب مجھ پر پاڑ سے بھی زیادہ بھاری ہوتا تھا جب سے میں نے یہ حدیث سنی اور اس پر عمل کرنے لگا، اب مجھے کوئی پرواہ نہیں ہوتی۔

حدیث کی مطابقت ترجمہ باب سے اس طرح ہے کہ اللہ کی پناہ چاہنا کی منزہ ہے منزہ میں پھونکنا تھوکھو کرنا بھی ثابت ہوا۔

(۵۷۳۸) ہم سے عبد العزیز بن عبد اللہ اویسی نے بیان کیا، کہا ہم سے سلیمان بن بلاں نے بیان کیا، ان سے یونس بن یزید ایلی نے، ان

۵۷۴۷ - حدثنا خالد بن مخلد حدثنا سليمان، عن يحيى بن سعيد قال: سمعت أبا سلمة قال: سمعت أبا قتادة يقول: سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقول: ((الرؤيا من الله والحلمن من الشيطان، فإذا رأى أحدكم شيئاً يكرهه فلينفث حين يستيقظ ثلاث مرات، ويتعوذ من شرهها فإنها لا تضره)). وقال أبو سلمة: وإن كنت لأرى الرؤيا أثقل علىي من الجبل فما هو إلا أن سمعت هذا الحديث فما أباليها.

[راجع: ۳۲۹۲]

۵۷۴۸ - حدثنا عبد العزيز بن عبد الله الأوسسي حدثنا سليمان عن يonus عن

سے ابن شاب زہری نے، ان سے عروہ بن زیبر نے اور ان سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ جب اپنے بستر پر آرام فرمانے کے لیے لیتے تو اپنی دونوں ہاتھیلیوں پر قل هو الله احد اور قل اعوذ برب الناس اور الفلق سب پڑھ کر دم کرتے پھر دونوں ہاتھوں کو اپنے چہرہ پر اور جسم کے جس حصہ تک باقاعدہ پہنچ پاتا پھیرتے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ پھر جب آپ پیار ہوتے تو آپ مجھے اسی طرح کرنے کا حکم دیتے تھے۔ یونس نے بیان کیا کہ میں نے ابن شاب کو بھی دیکھا کہ وہ جب اپنے بستر پر لیتتے اسی طرح ان کو پڑھ کر دم کیا کرتے تھے۔

ان سورتوں کا پڑھ کر دم کرنا مسنون ہے اللہ پاک جملہ بدعتات مروجہ و شرکیہ دم جمازوں سے بچا کر سلت ماورہ دعاوں کو وظیفہ بنانے کی ہر مسلمان کو سعادت بخشدے آئیں۔

(۵۷۴۹) ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا، کہا ہم سے ابو عوانہ نے بیان کیا، ان سے ابو بشر (جعفر) نے ان سے ابو المتكلّل علی بن داؤد نے اور ان سے ابو سعید خدری (رضی اللہ عنہ) نے کہ رسول اللہ ﷺ کے چند صحابہ (۳۰۰ نفر) ایک سفر کے لیے روانہ ہوئے جسے انہیں طے کرنا تھا راستے میں انہوں نے عرب کے ایک قبیلہ میں پڑا تو کیا اور چاہا کہ قبیلہ والے ان کی مسلمانی کریں لیکن انہوں نے انکار کیا۔ پھر اس قبیلہ کے سردار کو پہچونے کاٹ لیا اسے اچھا کرنے کی ہر طرح کی کوشش انہوں نے کر دیا لیکن کسی سے کچھ فائدہ نہیں ہوا۔ آخر انہیں میں سے کسی نے کہا کہ یہ لوگ جنوں نے تمارے قبیلے میں پڑا تو کر رکھا ہے ان کے پاس بھی چلو، ممکن ہے ان میں سے کسی کے پاس کوئی منزہ ہو۔ چنانچہ وہ صحابہ کے پاس آئے اور کہا لوگو! ہمارے سردار کو پہچونے کاٹ لیا ہے ہم نے ہر طرح کی بہت کوشش اس کے لیے کر دیا لیکن کسی سے کوئی فائدہ نہیں ہوا کیا تم لوگوں میں سے کس کے پاس اس کے لیے کوئی منزہ ہے؟ صحابہ میں سے ایک صاحب (ابو سعید خدری (رضی اللہ عنہ)) نے کہا کہ ہاں اللہ میں جمازوں جانتا ہوں لیکن ہم نے تم سے کما تھا کہ تم ہماری مسلمانی کرو (ہم مسافر ہیں) تو تم نے انکار کر دیا تھا اس

ابن شیہاب عن عزوة بن الرثین عن عائشة رضي الله عنها، قالت: كان رسول الله ﷺ إذا أوى إلى فراشه نفث في كفيه بقل هو الله أحد وبالموعدتين جمِيعاً ثم يمسح بهما وجهه وما بلغت يداه من جسته قالت عائشة: فلما اشتكيَّتْ كَانَ يأْمُرُنِي أَنْ أَفْقِلَ ذَلِكَ بِهِ قَالَ يُونُسُ : كُنْتُ أَرَى ابْنَ شِهَابَ يَصْنَعُ ذَلِكَ إِذَا أَتَى إِلَيَّ فِرَاسَةً [راجح: ۵۰۱۷]

ان سورتوں کا پڑھ کر دم کرنا مسنون ہے اللہ پاک جملہ بدعتات مروجہ و شرکیہ دم جمازوں سے بچا کر سلت ماورہ دعاوں کو وظیفہ بنانے کی ہر مسلمان کو سعادت بخشدے آئیں۔

5749 - حدثنا موسى بن إسماعيل حدثنا أبو عوانة عن أبي بشر عن أبي المتكلّل عن أبي سعيد أن رهطا من أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم نطلقوا في سفرة سافروها حتى نزلوا بحبي من أحياء الغرب فاستضافوهم فأبوا أن يضيّوهم فلديع سيد ذلك الحي فسعوا له بكل شيء لا ينفعه شيء فقال بعضهم: لو أتيتم هؤلاء الرهط الذين قد نزلوا بكم لعلة أن يكون عند بعضهم شيء فأتواهم فقالوا: يا أيها الرهط إن سيدنا لديع فسعينا له بكل شيء لا ينفعه شيء فهل عند أحد منكم شيء؟ فقال بعضهم: نعم. والله إني لراف و لكن والله لقد استضافناكم فلمن تضيّفونا فما أنا براف لكن حتى تخلعوا لنا جفلا

لیے میں بھی اس وقت تک نہیں جھاؤں گا جب تک تم میرے لیے اس کی مزدوری نہ ٹھرا دو۔ چنانچہ ان لوگوں نے کچھ بکریوں (۳۰) پر معالہ کر لیا۔ اب یہ صحابی روانہ ہوئے۔ یہ زمین پر تھوکتے جاتے اور الحمد لله رب العالمین پڑھتے جاتے اس کی برکت سے وہ ایسا ہو گیا جیسے اس کی رسمی کھل گئی ہو اور وہ اس طرح چلنے لگا جیسے اسے کوئی تکلیف ہی نہ رہی ہو۔ بیان کیا کہ پھر وعدہ کے مطابق قبلہ والوں نے ان صحابی کی مزدوری (۳۰ کمربیاں) ادا کر دی بعض لوگوں نے کما کہ ان کو تقسیم کرو لیکن جنہوں نے جھاڑا تھا انہوں نے کما کہ ابھی نہیں، پہلے ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوں پوری صورت حال آپ کے سامنے بیان کردیں پھر دیکھیں آنحضرت ﷺ ہمیں کیا حکم فرماتے ہیں۔ چنانچہ سب لوگ آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ سے اس کا ذکر کیا آپ نے فرمایا کہ تمہیں کیے معلوم ہو گیا تھا کہ اس سے دم کیا جا سکتا ہے؟ تم نے بت اچھا کیا جاؤ ان کو تقسیم کرو اور میرا بھی اپنے ساتھ ایک حصہ لگاؤ۔

**لشیخ** معلوم ہوا کہ ایسے موقع پر قرآن مجید پڑھنے پڑھانے پر اپنے ایثار وقت کی مناسب اجرت لی جائیتی ہے۔ یہ بھی ظاہر ہوا کہ مخلوق امور کے لیے شریعت کی روشنی میں علماء سے تحقیق کر لیتا ضروری ہے۔ آیت (فَسَلَّمُوا أَهْلَ الذِّكْرِ إِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ) (النحل: ۳۳) کا یہی مطلب ہے کہ جو بات نہ جانتے ہو اس کو جانتے والوں سے پوچھ لو جو لوگ اس آیت سے تقلید شخصی کرتے ہیں وہ انتہائی جرأت کرتے ہیں یہ آیت تو تقلید شخصی کو کاٹ کر ہر مسلمان کو تحقیق کا حکم دے رہی ہے۔

#### باب بیکار پر دم کرتے وقت درد کی جگہ پر

دہنہا تھے پھیرنا

(۵۷۵۰) ہم سے عبد اللہ بن ابی شیبہ نے بیان کیا، کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے بیان کیا، ان سے سفیان ثوری نے، ان سے اعمش نے، ان سے مسلم بن ابو الصیح نے، ان سے سروق نے اور ان سے عائشہ بنت عاصی نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ (اپنے گھر کے) بعض لوگوں پر دم کرتے وقت اپنادہنہا تھے پھیرتے (اور یہ دعا پڑھتے تھے) ”تکلیف کو دور کر دے اے لوگوں کے رب! اور شفاوے، تو ہی شفا دینے والا ہے شفاوی ہے جو تیری طرف سے ہو ایسی شفا کہ بیماری ذرا بھی باقی

فَصَالَ حُوْمٌ عَلَى قَطِيعٍ مِنَ الْفَنَمِ فَانطَلَقَ فَجَعَلَ يَنْفِلُ، وَيَقْرَأُ ﴿الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ﴾، حَتَّى لَكَانَمَا نُشِطَ مِنْ عِقَالٍ فَانطَلَقَ يَمْشِي مَا بِهِ قَلْبَةً قَالَ: فَأَوْفُوهُمْ جُنَاحَهُمُ الَّذِي صَالَ حُوْمٌ عَلَيْهِ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ : أَقْسِمُوا، فَقَالَ الَّذِي رَقَى لَا تَفْعَلُوا، حَتَّى نَأْتِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَذَكِرَ لَهُ الَّذِي كَانَ فَنَتَرَ مَا يَأْمُرُنَا فَقَدِيمًا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرُوا لَهُ، فَقَالَ: ((وَمَا يُذَرِّيكَ أَنَّهَا رُقَبَةٌ أَصَبَّتُمْ؟ أَقْسِمُوا وَاضْرِبُو لَيْ مَعْكُمْ بِسَهْمٍ)).

[راجح: ۲۲۷۶]

#### ۴۔ باب مَسْحِ الرَّأْقِي الْوَجْعَ بِيَدِهِ

الْيَمْنَى

۵۷۵۰ - حدثني عبد الله بن أبي شيبة حدثنا يحيى عن سفيان عن الأغمش عن مسلم عن مسروق عن عائشة رضي الله عنها قالت: كان النبي ﷺ يعود بعضهم يمسحه بيديه أذهب الباس رب الناس وأشف أنت الشافي لا شفاء إلا شفاءك شفاء لا يغادر سقما. فذكرته لمنصور

فَحَدَّثَنِي عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ  
عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا بَشْوِهِ.  
نَهْ رَهْ جَلَّ.» (سفیان نے کہا کہ پھر میں نے یہ منصور سے بیان کیا تو  
انہوں نے مجھ سے ابراہیم نجھی سے بیان کیا، ان سے مسروق نے اور  
ان سے عائشہ رضیتھا نے اس ہی کی طرح بیان کیا۔

[راجح: ۵۶۷۵]  
اس حدیث کی روشنی میں لفظ دست شفارج ہوا ہے۔ بعض ہاتھوں میں اللہ پاک یا اثر کہ دیتا ہے کہ وہ دم کریں یا کوئی نجھ لکھ کر دین اللہ ان کے ذریعہ سے شفارج ہے ہر حکیم ڈاکٹر وید کو یہ خوبی نہیں ملتی الاماشاء اللہ۔

#### باب عورت مدد پر دم کر سکتی ہے

(۵۷۵۱) ہم سے عبد اللہ بن محمد جعفری نے بیان کیا، کہا ہم سے ہشام بن یوسف صناعی نے بیان کیا، کہا ہم کو معمر نے خبر دی، انہیں زہری نے، انہیں عروہ نے اور انہیں حضرت عائشہ رضیتھا نے کہ نبی کشم شیخیلہ اپنے مرض وفات میں معوذات پڑھ کر پھوٹنے تھے پھر جب آپ کے لیے یہ دشوار ہو گیا تو میں آپ پر دم کیا کرتی تھی اور برکت کے لیے آنحضرت شیخیلہ کا ہاتھ آپ کے جسم پر پھیرتی تھی (معمر نے بیان کیا کہ) پھر میں نے این شب سے سوال کیا کہ آنحضرت شیخیلہ کس طرح دم کیا کرتے تھے؟ انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پہلے اپنے دونوں ہاتھوں پر پھونک مارتے پھر ان کو چرے پر پھیر لیتے۔

[راجح: ۴۴۳۹]  
اس طرح معوذات کی تاثیر ہاتھوں میں اثر کر کے پھر چرے پر بھی تاثرات پیدا کر دیتی ہے جو چرے سے نمایاں ہونے لگتے ہیں اس لیے معوذات کا دم کرنا اور ہاتھوں کو چرے پر پھیرنا بھی منسون ہے۔

#### باب دم جھاڑنے کرنے کی فضیلت

**لشیخ** حافظ صاحب فرماتے ہیں قال ابن الاٹیر هذا من صفة الاولیاء المؤمنین عن الدنيا واسبابها وعلاوه قها و هو لاء هم اخص الاولیاء ولا يرد على هذا وقع ذلك من النبي صلی الله علیہ وسلم فعلا و امرا لانه كان في اعلى مقامات الزمان و درجات التوكل فكان ذلك منه تشريع و بيان الجواز (فتح) يعني یہ اولیاء اللہ کی صفت ہے جو دنیا اور اسباب و علاوہ کی جانب سے بالکل منه موڑ لیتے ہیں اور یہ خاص القاص الاولیاء ہوتے ہیں۔ اس سے اس پر کوئی شبہ وارد نہیں کیا جاسکتا ہے کہ آنحضرت شیخیلہ سے دم جھاڑ کرنا کرنا اور اس کے لیے حکم فرمانا ثابت ہے چونکہ آنحضرت شیخیلہ کو عرقان اور توکل کے اعلیٰ ترین درجات حاصل ہیں پس آپ نے شریعت میں ایسے امور بطور جواز کے خود کے اور بتالے۔

(۵۷۵۲) ہم سے مسدود بن مسدد نے بیان کیا، کہا ہم سے حسین بن نمير نے بیان کیا، ان سے حسین بن عبد الرحمن نے، ان سے سعید بن جبیر نے اور ان سے حضرت ابن عباس رضیتھا نے بیان کیا کہ رسول

حدَّثَنَا مُسْدَدٌ حَدَّثَنَا حُصَيْنُ بْنُ  
نُمَيْرٍ عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ  
سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ أَبْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ

اللہ تعالیٰ ایک دن ہمارے پاس باہر تشریف لائے اور فرمایا کہ (خواب میں) مجھ پر تمام امتیں پیش کی گئیں۔ بعض نبی گزرتے اور ان کے ساتھ (ان کی اتباع کرنے والا) صرف ایک ہوتا۔ بعض گزرتے اور ان کے ساتھ دو ہوتے بعض کے ساتھ پوری جماعت ہوتی اور بعض کے ساتھ کوئی بھی نہ ہوتا پھر میں نے ایک بڑی جماعت دیکھی جس سے آسمان کا کنارہ ڈھک گیا تھا میں سمجھا کہ یہ میری ہی امت ہو گی لیکن مجھ سے کما گیا کہ یہ حضرت موسیٰ علیہ السلام اور ان کی امت کے لوگ ہیں پھر مجھ سے کما کہ دیکھو میں نے ایک بہت بڑی جماعت دیکھی جس نے آسمانوں کا کنارہ ڈھانپ لیا ہے۔ پھر مجھ سے کما گیا کہ ادھروں کھو، ادھر دیکھو، میں نے دیکھا کہ بہت سی جماعتوں ہیں جو تمام افق پر محیط تھیں۔ کما گیا کہ یہ تمہاری امت ہے اور اس میں سے ستر ہزار وہ لوگ ہوں گے جو بے حساب جنت میں داخل کئے جائیں گے پھر صحابہ مختلف جمیعوں میں اٹھ کر چلے گئے اور آنحضرت ﷺ نے اس کی وضاحت نہیں کی کہ یہ ستر ہزار کون لوگ ہوں گے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے آپ میں اس کے متعلق مذاکہ کیا اور کما کہ ہماری پیدائش تو شرک میں ہوئی تھی البتہ بعد میں ہم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لے آئے لیکن یہ ستر ہزار ہمارے بیٹے ہوں گے جو پیدائش ہی سے مسلمان ہیں۔ جب رسول اللہ ﷺ کو یہ بات پہنچی تو آپ نے فرمایا کہ یہ ستر ہزار وہ لوگ ہوں گے جو بدقال نہیں کرتے، نہ منتر سے جہاز پھونک کرتے ہیں اور نہ داغ لگاتے ہیں بلکہ اپنے رب پر بھروسہ کرتے ہیں۔ یہ سن کر حضرت عکاشہ بن مھمن رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کیا میں بھی ان میں سے ہوں؟ فرمایا کہ ہاں۔ ایک دوسرے صاحب حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہو کر عرض کیا میں بھی ان میں سے ہوں؟ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ عکاشہ تم سے بازی لے گئے کہ تم سے پہلے عکاشہ کے لیے جو ہوتا تھا وہ ہو چکا۔

**لئے جائیں** یہ ستر ہزار بڑے بڑے صحابہ اور اولیاء امت ہوں گے ورنہ امت محمدیہ تو کروڑوں اربوں گزر چکی ہے اور ہر وقت دنیا میں کروڑا کروڑ رہتی ہے۔ ستر ہزار کا ان اربوں میں کیا شمار۔ بہرحال امت محمدی تمام امتیوں سے زیادہ ہو گی اور آپ انی

عنهما قال: خرجَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فَقَالَ: ((عَرَضَتْ عَلَيَّ الْأَمْمُ فَجَعَلَ يَمْرُّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَهُ الرَّجُلُ وَالنَّبِيُّ لَيْسَ مَعَهُ الرَّجُلُ وَالنَّبِيُّ مَعَهُ الرُّهْطُ وَالنَّبِيُّ لَيْسَ مَعَهُ أَحَدٌ وَرَأَيْتُ سَوَادًا كَثِيرًا سَدًّا الْأَفْقَ فَرَجَوْتُ أَنْ تَكُونُ أُمِّيَّةً، فَقَيلَ: هَذَا مُوسَى وَقَوْمُهُ، ثُمَّ قِيلَ لِي انْظُرْ فَرَأَيْتُ سَوَادًا كَثِيرًا سَدًّا الْأَفْقَ فَقَيلَ لِي، انْظُرْ هَكَذَا وَهَكَذَا، فَرَأَيْتُ سَوَادًا كَثِيرًا سَدًّا الْأَفْقَ فَقَيلَ: هَؤُلَاءِ أُمَّتُكَ وَمَعَهُ هَؤُلَاءِ سَبْعُونَ أَلْفًا يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ)) فَتَفَرَّقَ النَّاسُ وَلَمْ يَبْيَسْ لَهُمْ فَذَاقُوا أَصْنَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالُوا: أَمَا نَحْنُ فَوَلِيْدُنَا فِي الشَّرْكِ وَلَكُمْ آمَنَا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَلَكِنْ هَؤُلَاءِ هُمْ أَبْنَاؤُنَا قَبْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: ((هُمُ الَّذِينَ لَا يَتَطَيِّرُونَ وَلَا يَكْتُوْنَ وَلَا يَسْتَرُّونَ وَعَلَى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ)). فَقَامَ عَكَاشَةُ بْنُ مَحْصَنٍ فَقَالَ: أَمِنْتُهُمْ أَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: ((نَعَمْ)). فَقَامَ آخَرُ فَقَالَ: أَمِنْتُهُمْ أَنَا؟ فَقَالَ: ((سَبَقَكَ بِهَا عَكَاشَةُ)).

[راجح: ۳۴۱۰]

امت کی یہ کثرت دیکھ کر فخر کریں گے۔ یا اللہ! آپ کی سچی امت میں ہمارا بھی حشر فرمائیو اور آپ کا حوض کو کوڑ پر دیدار نصیب یکجنو آمین یا رب العالمین۔

### باب بد شکونی لینے کا بیان

بے عرب میں طیرہ کہتے ہیں عرب لوگ جب کسی کام کے لیے باہر نکلتے تو پرندہ اڑاتے اگر وہ دائیں طرف اڑتا تو نیک فال سمجھتے۔ اگر بائیں طرف اڑتا تو منہوس جان کرو اپس لوٹ آتے۔ جمال آج کل بھی ایسے خیالات فاسدہ میں جتلے ہیں۔

(۵۷۵۳) مجھ سے عبد اللہ بن محمد مندی نے بیان کیا، کہا ہم سے عثمان بن عمر نے، کہا کہ ہم سے یونس بن یزید ایلی نے، ان سے سالم نے بیان کیا اور ان سے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا امراض میں چھوٹ چھات کی اور بد شکونی کی کوئی اصل نہیں اور اگر نخوست ہوتی تو یہ صرف تین چیزوں میں ہوتی ہے۔ عورت میں، گھر میں اور گھوڑے میں۔

**لشیخ** بد شکونی کے لغو ہونے پر سب عقباء کا اتفاق ہے مگر چھوٹ کے معاملہ میں بعض اطباء اختلاف کرتے ہیں اور کہتے ہیں تجھہ سے معلوم ہوتا ہے کہ بعض امراض متعدد ہوتے ہیں مثلاً جذام اور طاعون وغیرہ۔ ہم کہتے ہیں کہ یہ تمہارا ہم ہے اگر وہ در حقیقت متعدد ہوتے تو ایک گھر کے یا ایک شرکے سب لوگ جتنا ہو جاتے مگر ایسا نہیں ہوتا بلکہ ایک گھر میں ہی کچھ لوگ بیمار ہوتے اور کچھ تدرست رہ جاتے ہیں جیسا کہ عام مشاہدہ ہے۔

(۵۷۵۴) ہم سے ابو الیمان نے بیان کیا، کہا ہم کو شعیب نے خبر دی، ان سے زہری نے بیان کیا، کہا ہم کو عبد اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ نے خبر دی اور ان سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بد شکونی کی کوئی اصل نہیں البتہ نیک فال لینا کچھ برا نہیں ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا نیک فال کیا چیز ہے؟ فرمایا کوئی ایسی بات سننا۔

مثلاً یاہر آدمی سلامتی تدرستی کا سن پائے یا لڑائی پر جانے والا شخص راستے میں کسی ایسے شخص سے ملے جس کا نام فتح خاں ہوا سے قال نیک لیا جا سکتا ہے کہ لڑائی میں فتح ہماری ہو گی، ان شاء اللہ تعالیٰ۔

### باب نیک فال لینا کچھ برا نہیں ہے

(۵۷۵۵) ہم سے عبد اللہ بن محمد مندی نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم کو ہشام بن یوسف نے خبر دی، انہوں نے کہا ہم کو معمرا نے خبر دی، انہیں زہری نے، انہیں عبد اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ نے اور ان سے

### ۴۳ - باب الطیرة

۵۷۵۳ - حدثني عبد الله بن محمد  
حدثنا عثمان بن عمر حدثنا يونس عن  
الزهري عن سالم عن ابن عمر رضي  
الله عنهما أن رسول الله ﷺ قال: لا  
عدوى، ولا طيرة، والشوم في ثلاث: في  
المرأة، والدبار، والدابة. [راجع: ۲۰۹۹]

**لشیخ** بد شکونی کے لغو ہونے پر سب عقباء کا اتفاق ہے مگر چھوٹ کے معاملہ میں بعض اطباء اختلاف کرتے ہیں اور کہتے ہیں تجھہ سے معلوم ہوتا ہے کہ بعض امراض متعدد ہوتے ہیں مثلاً جذام اور طاعون وغیرہ۔ ہم کہتے ہیں کہ یہ تمہارا ہم ہے اگر وہ در حقیقت متعدد ہوتے تو ایک گھر کے یا ایک شرکے سب لوگ جتنا ہو جاتے مگر ایسا نہیں ہوتا بلکہ ایک گھر میں ہی کچھ لوگ بیمار ہوتے اور کچھ تدرست رہ جاتے ہیں جیسا کہ عام مشاہدہ ہے۔

۵۷۵۴ - حدثنا أبو اليمان أخبرنا شعيب  
عن الزهري قال أخبرني عبد الله بن  
عبد الله بن غتبة أن أبي هريرة قال:  
سمعت رسول الله ﷺ يقول: ((لا طيرة  
وخيرها الفأل)) قلوا وما الفأل؟ قال:  
((الكلمة الصالحة يسمعها أحدكم)).

[طرفة فی : ۵۷۵۵]

مثلاً یاہر آدمی سلامتی تدرستی کا سن پائے یا لڑائی پر جانے والا شخص راستے میں کسی ایسے شخص سے ملے جس کا نام فتح خاں ہوا سے قال نیک لیا جا سکتا ہے کہ لڑائی میں فتح ہماری ہو گی، ان شاء اللہ تعالیٰ۔

۴۴ - باب الفأل

۵۷۵۵ - حدثنا عبد الله بن محمد  
أخبرنا هشام أخبرنا معمرا، عن الزهري  
عن عبد الله بن عبد الله، عن أبي

حضرت ابو ہریرہ رض نے بیان کیا کہ نبی کرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بد شگونی کی کوئی اصل نہیں اور اس میں بترفال نیک ہے۔ لوگوں نے پوچھا کہ نیک فال کیا ہے یا رسول اللہ! فرمایا کلمہ صالح (نیک بات) جو تم میں سے کوئی نہے۔

هُرِيَّة رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((لَا طَيْرَةٌ وَخَيْرًا لِلْفَالِ)) قَالَ: وَمَا الْفَالُ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: ((الْكَلِمَةُ الصَّالِحَةُ يَسْمَعُهَا أَحَدُكُمْ)).

[راجع: ۵۷۵۴]

(۵۷۵۶) ہم سے مسلم بن ابراہیم نے بیان کیا، کہا ہم سے ہشام دستوائی نے بیان کیا، ان سے قادہ نے اور ان سے انس رض نے کہ نبی کرم رض نے فرمایا چھوت لگ جانے کی کوئی اصل نہیں اور نہ بد شگونی کی کوئی اصل ہے اور مجھے اچھی فال پند ہے یعنی کوئی کلمہ خیر اور نیک بات جو کسی کے منہ سے سنبھال جائے (جیسا کہ اوپر بیان ہوا)۔

لَشَيْخُ حافظ صاحب فرماتے ہیں کہ رسول کرم رض کے سامنے بد شگونی کا ذکر آیا تو آپ نے فرمایا کہ فذا رای احمد کم شیبا یکرہ فلیقل اللهم لا یاتی بالحسنات الا انت ولا بدفع السیئات الا انت ولا حول ولا قوۃ الا بالله (فتح) یعنی اگر تم میں سے کوئی اسی مکروہ چیز دیکھے تو کے یا اللہ! تمام بھلائیں لانے والا تو ہی ہے اور برا یوں کارفع کرنے والا بھی تیرے سوا کوئی نہیں ہے گناہوں سے پچھنے کی طاقت اور نیکی کرنے کی قوت اور ان کا سرچشمہ اے اللہ! تو ہی ہے۔

### باب الْوَوْكُونْخُوسِ سُبْحَنَالْغُوْبِ

(۵۷۵۷) ہم سے محمد بن حکم نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے نظر بن شمیل نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم کو اسرائیل نے خبر دی، انہوں نے کہا ہم کو ابو حصین (عمیان بن عاصم اسدی) نے خبر دی، انہیں ابو صالح ذکوان نے اور انہیں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چھوت لگ جاتا یا بد شگونی یا الویا صفر کی خوستی یہ کوئی چیز نہیں ہے۔

لَشَيْخُ الولینی یوم ایک شکاری پر نہ ہے اس کو دن میں سوچتا تو بیچارہ رات کو نکلا کرتا ہے۔ آدمیوں کے ڈر سے اکثر جنگل اور ویرانہ میں رہتا ہے۔ عرب لوگ الْوَوْكُونْخُوس سمجھتے ان کا اعتقاد یہ تھا کہ آدمی کی روح مرنے کے بعد الوکے قاتل میں آجائی ہے اور پکارتی پھرتی ہے۔ آنحضرت رض نے اس لغو خیال کا روک دیا۔ صفر پیٹ کا ایک کیرا ہے جو بھوک کے وقت پیٹ کو فوجتا ہے، کبھی آدمی اس کی وجہ سے مر جاتا ہے عرب لوگ اس بیماری کو متعدد جانتے تھے۔ امام مسلم نے حضرت جابر رض سے صفر کے یہ معنی نقل کئے ہیں۔ بعضوں نے کما صفر سے وہ مسیدہ مراد ہے جو حرم کے بعد آتا ہے۔ عرب لوگ اسے بھی منحوں سمجھتے تھے اب تک ہندوستان میں بعض لوگ تیرے تیزی کو منحوں جانتے اور ان دونوں میں شادی نیا نہیں کرتے۔

### باب الْكَهَانَةِ

### ۴۵ - باب لَا هَامَةَ

(۵۷۵۷) - حدَثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَكَمِ حدَثَنَا النَّضْرُ أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ أَخْبَرَنَا أَبُو حُصَيْنَ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَا عَذْوَى، وَلَا طَيْرَةٌ، وَلَا هَامَةٌ، وَلَا صَفَرٌ)). [راجع: ۵۷۰۷]

### ۶ - باب الْكَهَانَةِ

**تَسْبِيح** کہانت کی برائی میں سُن میں حضرت ابو ہریرہ رض سے مروی ہے کہ من اتنی کاہنا اور عراقاً فصیلہ بما یقُول فقد کفر بما انزل علی محمد یعنی جو کوئی کسی کاہن یا کسی پنڈت کے پاس کسی غیب کی بات کو معلوم کرنے گیا اور پھر اس کی صدیق کی تو اس نے اس چیز کے ساتھ کفر کیا جو چیز اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ و آله و سلم پر نازل ہوئی ہے۔ یعنی وہ منکر قرآن ہو گیا۔ کاہن عرب میں وہ لوگ تھے جو آئندہ کی باتیں لوگوں کو بتالیا کرتے تھے اور ہر ایک شخص سے اس کی قسمت کا حال کہتے۔ یونان سے عرب میں کہانت آئی تھی۔ یونان میں کوئی کام بغیر کاہن سے مشورہ لئے نہ کرتے۔ بعض کاہن یہ دعویٰ کرتے کہ جن ان کے تابع ہیں، وہ ان کو آئندہ کی بات بتالادیتے ہیں۔ ایسے جھوٹے مکار لوگ بعض لامشائخ کی خلیل میں آج بھی موجود ہیں مگر اب ان کا جھوٹ فریب الم شرح ہو گیا ہے پھر بھی کچھ سادہ لوح لوگ مردوزن ان کے برکانے میں آجائے ہیں۔

(۵۷۵۸) ہم سے سعید بن عفیرنے بیان کیا، کہا تم سے لیٹ بن سعد نے بیان کیا، کما کہ مجھ سے عبدالرحمٰن بن خالد نے بیان کیا، ان سے ابن شاہب نے، ان سے ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن بن عوف رض نے اور ان سے حضرت ابو ہریرہ رض نے کہ قبیلہ نہیں کی دو عورتوں کے بارے میں جنہوں نے جھگڑا کیا تھا میں تک کہ ان میں سے ایک عورت (ام عطیف بنت مروح) نے دوسری کو پتھر پھینک کر مارا (جس کا نام ملکہ بنت عویس تھا) وہ پتھر عورت کے پیٹ میں جا کر لگا۔ یہ عورت حاملہ تھی اس لیے اس کے پیٹ کا بچہ (پتھر کی چوت سے) مر گیا۔ یہ معالمه دونوں فریق نبی کرم صلی اللہ علیہ و آله و سلم کے پاس لے گئے تو آپ نے فیصلہ کیا کہ عورت کے پیٹ کے بچہ کی دیت ایک غلام یا باندی آزاد کرنا ہے جس عورت پر تاو ان واجب ہوا تھا اس کے ولی (حمل بن مالک بن ثابغہ) نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آله و سلم! میں ایسی چیز کی دیت کیسے دے دوں جس نے نہ کھایا نہ پیا نہ بولا اور نہ ولادت کے وقت اس کی آواز ہی سنائی دی؟ ایسی صورت میں تو کچھ بھی دیت نہیں ہو سکتی۔ آپ نے اس پر فرمایا کہ یہ شخص تو کہنوں کا بھائی معلوم ہوتا ہے۔

(۵۷۵۹) ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا، ان سے حضرت امام الجاهلین وفي الحديث منه الفوائد ايضا رفع الجنابة للحاكم ووجب الدية للجنبيين ولو خرج ميتا (فتح) یعنی حمل بن مالک کے اس کہنے پر آپ نے اس کو کوئی عتاب نہیں فرمایا اس لیے کہ جاہلوں سے درگزر کرنا اسی کے لیے آپ ماورتے اس حدیث میں بہت سے فوائد ہیں جیسے مقدمہ حاکم کے پاس لے جانا اور جنین اگرچہ مردہ پیدا ہوا ہو مگر اس کی دیت کا واجب ہونا یہ بھی معلوم ہوا کہ اس شخص کا بیان شاعرانہ تخلیل تھا حقیقت میں اس کی کوئی اصلاح نہ تھی۔

(۵۷۶۰) ہم سے حَدَّثَنَا قُتْبَيْهُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِنِ

اللِّيْثِ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ خَالِدٍ عَنْ أَبِنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ و آله و سلم قَضَى فِي أَمْرَتَيْنِ مِنْ هُدَىٰ إِذْنَنَا فَقَتَلَنَا فَرَمَتْ إِحْدَاهُمَا الْأُخْرَى بِحَجَرٍ فَأَصَابَ بَطْنَهَا وَهِيَ حَامِلٌ فَقَتَلَتْ وَلَدَهَا الَّذِي فِي بَطْنِهَا فَأَخْصَمُوا إِلَيْهِ الْبَيْعَ صلی اللہ علیہ و آله و سلم فَقَضَى أَنَّ دِيَةَ مَا فِي بَطْنِهَا غَرَّةً عَبْدًا أَوْ أَمَةً فَقَاتَ وَلَيُّ الْمَرْأَةِ الَّتِي غَرِّتْنَاهُ أَنَّ دِيَةَ مَا فِي بَطْنِهَا لَا شَرِبَ وَلَا أَكَلَ وَلَا نَطَقَ وَلَا اسْتَهَلَ فَمِثْلُ ذَلِكَ بَطَلَ فَقَاتَ الْبَيْعَ صلی اللہ علیہ و آله و سلم: ((إِنَّمَا هَذَا مِنْ إِخْرَانِ الْكُهَنَاءِ)).

[اطرافہ فی : ۵۷۵۹، ۵۷۶۰، ۶۷۴۰، ۶۷۶۱، ۶۹۰۹، ۶۹۱۰] .

**تَسْبِيح** جب ہی تو کہنوں کی طرح مسجع اور مقفلی فقرے بولتا ہے۔ و ان مالم یعاقبہ لانہ صلی اللہ علیہ وسلم کان مامورا بالصفح من الجاهلين وفي الحديث منه الفوائد ايضا رفع الجنابة للحاكم ووجب الدية للجنبيين ولو خرج ميتا (فتح) یعنی حمل بن مالک کے اس کہنے پر آپ نے اس کو کوئی عتاب نہیں فرمایا اس لیے کہ جاہلوں سے درگزر کرنا اسی کے لیے آپ ماورتے اس حدیث میں بہت سے فوائد ہیں جیسے مقدمہ حاکم کے پاس لے جانا اور جنین اگرچہ مردہ پیدا ہوا ہو مگر اس کی دیت کا واجب ہونا یہ بھی معلوم ہوا کہ اس شخص کا بیان شاعرانہ تخلیل تھا حقیقت میں اس کی کوئی اصلاح نہ تھی۔

مالک نے، ان سے ابن شاب نے، ان سے ابو سلمہ نے اور ان سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ دو عورتیں تھیں۔ ایک نے دوسری کو پھر دے مارا جس سے اس کے پیٹ کا جمل گر گیا۔ آخرست صلی اللہ علیہ وسلم نے اس معاملہ میں ایک غلام یا باندی کا دیت میں دیئے جانے کا فصلہ کیا۔

(۵۷۶۰) اور ابن شاب نے بیان کیا، ان سے حضرت سعید بن مسیب نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنین جسے اس کی ماں کے پیٹ میں مار ڈالا گیا ہو، کی دیت کے طور پر ایک غلام یا ایک باندی دیئے جانے کا فصلہ کیا تھا جسے دیت دینی تھی اس نے کما کہ ایسے بچہ کی دیت آخر کیوں دوں جس نے نہ کھایا، نہ پیا، نہ بولا اور نہ ولادت کے وقت ہی آواز نکالی؟ ایسی صورت میں تو دیت نہیں ہو سکتی۔ آخرست صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ شخص تو کاہنوں کا بھائی معلوم ہوتا ہے۔

(۵۷۶۱) ہم سے عبد اللہ بن محمد مندی نے بیان کیا، کہا ہم سے سفیان ابن عبیث نے بیان کیا، ان سے زہری نے، ان سے ابو بکر بن عبد الرحمن بن حارث نے اور ان سے ابو مسعود بن شہباز نے کہ نبی کرم شہباز نے کتنے کی قیمت، زنا کی اجرت اور کاہن کی کماتت کی وجہ سے ملنے والے ہدیہ سے منع فرمایا ہے۔

(۵۷۶۲) ہم سے علی بن عبد اللہ مدینی نے بیان کیا، کہا ہم سے ہشام بن یوسف نے بیان کیا، کہا ہم کو معمراً خبر دی، انسیں زہری نے، انسیں تجھی بن عروہ بن زبیر نے، انسیں عروہ نے اور ان سے حضرت عائشہؓ نے بیان کیا کہ کچھ لوگوں نے رسول اللہ ﷺ سے کاہنوں

شہاب، عن أبي سلمة عن أبي هريرة رضي الله عنه أن أمراً ثبتاً رمت إحداهما الآخرى بحجر فطربت جنبيها فقضى فيه النبي ﷺ بغررة عبد أو أمة.

[راجع: ۵۷۵۸]

۵۷۶۰ - وَعَنْ أَبْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَبِّبِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قُضِيَ فِي الْجَنِينِ يُقْتَلُ فِي بَطْنِ أُمِّهِ بِغُرْرَةٍ عَنْدِ أَوْ وَلِيَدَةٍ فَقَالَ: الَّذِي قُضِيَ عَلَيْهِ كَيْفَ أَغْرِمُ مَا لَا أَكَلَ وَلَا شَرِبَ وَلَا نَطَقَ وَلَا اسْتَهَلَ؟ وَمِثْلُ ذَلِكَ بَطْلٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّمَا هَذَا مِنْ إِخْرَاجِ الْكُهَنَّ)).

[راجع: ۵۷۵۸]

**لَشَبِيج** جو کچھ آخرست شہباز نے فصلہ فرمایا وہی بحق تھاتی اس شخص کی ہفتوات تھیں جن کو آخرست شہباز نے کماتت سے تشبیہ دے کر مثل کماتت کے باطل ٹھرا دیا (شہباز)۔

۵۷۶۱ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا أَبْنُ عَيْشَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ: نَهَى النَّبِيُّ ﷺ عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَمَهْرِ الْبَغْيِ وَخُلُونَ الْأَكَاهِنِ.

[راجع: ۲۲۳۷]

**لَشَبِيج** یعنی ایک مومن مسلمان کے لیے ان کا کھانا لینا حرام ہے۔ کالینا اور کھانا قطعاً حرام ہے۔

۵۷۶۲ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَرْوَةَ بْنِ الزُّبَيرِ عَنْ عَرْوَةَ عَنْ عَابِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا

کے متعلق پوچھا آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اس کی کوئی بنیاد نہیں۔ لوگوں نے کہا کہ یا رسول اللہ ﷺ! بعض اوقات وہ ہمیں ایسی چیزیں بھی بتاتے ہیں جو صحیح ہو جاتی ہیں۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ یہ کلمہ حق ہوتا ہے۔ اسے کاہن کسی جنی سے سن لیتا ہے وہ جنی اپنے دوست کاہن کے کام میں ڈال جاتا ہے اور پھر یہ کاہن اس کے ساتھ سو جھوٹ ملائکر بیان کرتے ہیں۔ علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہ عبد الرزاق اس کلمہ تلک الكلمة من الحق کو مرسلاً روایت کرتے تھے پھر انہوں نے کہا مجھ کو یہ خبر پہنچی کہ عبد الرزاق نے اس کے بعد اس کو مند آنحضرت عائشہؓؑ سے روایت کیا ہے۔

**لشیخ** قطلانی نے کہا یہ کہانت یعنی شیطان جو آسمان پر جا کر فرشتوں کی بات اڑا لیتے تھے آنحضرت ﷺ کی بعثت سے موقف ہو گئی اب آسمان پر اتنا شدید پھرہ ہے کہ شیطان وہاں پھکنے نہیں پاتے نہ اب ویسے کاہن موجود ہیں جو شیطان سے تعلق رکھتے ہے ہمارے زمانے کے کاہن مخفی انکل پر بات کرتے ہیں۔

قالَتْ: سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ ۖ نَاسٌ عَنِ الْكَهْنَاءِ فَقَالَ: ((لَيْسَ بِشَيْءٍ)) فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهُمْ يَحْدُثُونَا أَحْيَانًا بِشَيْءٍ فَيَكُونُ حَقًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ۖ: ((إِنَّكُمْ الْكَلِمَةَ مِنَ الْحَقِّ يَنْخَطِفُهَا الْجِنُّ فَيَقُولُهَا فِي أَذْنِ وَلِيِّهِ فَيَخْلُطُونَ مَعَهَا مَائِهَةَ كَلِمَةٍ)) قَالَ عَلَيٌّ فَقَالَ عَنْدَ الرَّزَاقِ: مُرْسَلٌ الْكَلِمَةُ مِنَ الْحَقِّ ثُمَّ بَلَغَنِي أَنَّهُ أَسْنَدَهُ بَعْدَهُ۔ [راجح: ۳۲۱۰]

#### ٤٧ - باب السحر

اور اللہ تعالیٰ نے سورہ بقرہ میں فرمایا "لیکن شیطان کافر ہو گئے وہی لوگوں کو سحر یعنی جادو سکھلاتے ہیں اور اس علم کی بھی تعلیم دیتے ہیں جو مقام پائل میں دو فرشتوں ہاروت اور ماروت پر اتارا گیا تھا اور وہ دونوں کسی کو بھی اس علم کی باشیں نہیں سکھلاتے تھے۔ جب تک یہ نہ کہہ دیتے دیکھو اللہ نے ہم کو دنیا میں آزمائش کے لیے بھیجا ہے تو جادو سیکھ کر کافر مت بن گمرلوگ ان دونوں کے اس طرح کہہ دیتے پر بھی ان سے وہ جادو سیکھے ہی لیتے جس سے وہ مرد اور اس کی بیوی کے درمیان جداگانہ ڈال دیتے ہیں اور یہ جادو گر جادو کی وجہ سے بغیر اللہ کے حکم کے کسی کو نقصان نہیں پہنچا سکتے۔ غرض وہ علم سکتے ہیں جس سے قائدہ تو کچھ نہیں الٹا نقصان ہے اور یہودیوں کو بھی معلوم ہے کہ جو کوئی جادو سکھے اس کا آخرت میں کوئی حصہ نہ رہا۔" اور سورہ ط میں فرمایا کہ "جادو گر جہاں بھی جائے کبجت پار ماراد نہیں ہوتا۔" اور سورہ انعام میں فرمایا "کیا تم دیکھ کر جادو کی بیروی کرتے ہو" اور سورہ ط میں فرمایا "اجادو کو ان کے جادو کی وجہ سے ایسا معلوم ہوتا تھا کہ وہ رسیاں اور لاٹھیاں سانپ کی طرح دوڑ رہی ہیں" اور سورہ فلق میں فرمایا "اور بدی ہے ان عورتوں کی جو گرہوں میں پھونک مارتی ہیں۔" اور سورہ مومون میں فرمایا فانی تسرعون "یعنی پھر تم پر کیا جادو کی مار ہے۔"

(۵۷۶۳) ہم سے ابراہیم بن موسیٰ اشعری نے بیان کیا، کہا ہم کو عیسیٰ بن یونس نے خبر دی، انہیں ہشام بن عروہ نے، انہیں ان کے والد نے اور ان سے حضرت عائشہؓؑ سے بتانے بیان کیا کہ بنی زریق کے ایک شخص یہودی لبید بن الحصہ نے رسول اللہ ﷺ پر جادو کر دیا تھا اور اس کی وجہ سے آنحضرت ﷺ کسی چیز کے متعلق خیال کرتے کہ

٥٧٦٣ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمَ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ هِشَامِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: سَحَرَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ مِّنْ بَنِي زُرِيقٍ يُقَالُ لَهُ لَبِيدُ بْنُ

آپ نے وہ کام کر لیا ہے حالانکہ آپ نے وہ کام نہ کیا ہوتا۔ ایک دن یا (راوی نے بیان کیا کہ) ایک رات آنحضرت ﷺ میرے یہاں تشریف رکھتے تھے اور مسلسل دعا کر رہے تھے پھر آپ نے فرمایا عاششہ! تمہیں معلوم ہے اللہ سے جو بات میں پوچھ رہا تھا، اس نے اس کا جواب مجھے دے دیا۔ میرے پاس دو (فرشتے حضرت جبریل و حضرت میکائیل ﷺ) آئے۔ ایک میرے سر کی طرف کھڑا ہو گیا اور دوسرا میرے پاؤں کی طرف۔ ایک نے اپنے دوسرے ساتھی سے پوچھا ان صاحب کی بیماری کیا ہے؟ دوسرے نے کہا کہ ان پر جادو ہوا ہے۔ اس نے پوچھا کس نے جادو کیا ہے؟ جواب دیا کہ لبید بن اعمش نے۔ پوچھا کس چیز میں؟ جواب دیا کہ کنگھی اور سر کے بال میں جو زکھور کے خوشے میں رکھے ہوئے ہیں۔ سوال کیا اور یہ جادو ہے کہاں؟ جواب دیا کہ زروان کے کنوں میں۔ پھر آنحضرت ﷺ اس کنوں پر اپنے چند صحابہ کے ساتھ تشریف لے گئے اور جب واپس آئے تو فرمایا عاششہ! اس کا پانی ایسا (سرخ) تھا جیسے منہدی کا نچوڑ ہوتا ہے اور اس کے کھبور کے درختوں کے سر (اوپر کا حصہ) شیطان کے سروں کی طرح تھے میں نے عرض کی یا رسول اللہ! آپ نے اس جادو کو باہر کیوں نہیں کر دیا۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اس سے عافیت دے دی اس لیے میں نے مناسب نہیں سمجھا کہ اب میں خواہ مخواہ لوگوں میں اس برائی کو پھیلاؤں پھر آنحضرت ﷺ نے اس جادو کا سلامان کنگھی بال خرماء کا غلاف ہوتے ہیں اسی میں دفن کر دیا۔ عیینی بن یونس کے ساتھ اس حدیث کو ابو اسماعیل اور ابو ضمیرہ (انس بن عیاض) اور ابن الیزنا تینوں نے ہشام سے روایت کیا اور لیث بن سعد اور سفیان بن عیینہ نے ہشام سے یوں روایت کیا ہے فی مشط و مشاقہ مشاطة اسے کہتے ہیں جو بال کنگھی کرنے میں تھیں سریا داڑھی کے اور مشاقہ روکی کے تار یعنی سوت کے تار کو کہتے ہیں۔

یَعْلَمُنَّ مِنْ أَحَدٍ حَتَّىٰ يَقُولَا إِنَّمَا نَحْنُ فِتْنَةٌ  
فَلَا تَكْفُرُنَّ فَيَعْلَمُونَ مِنْهُمَا مَا يَفْرَغُونَ بِهِ  
بَيْنَ الْمَرْءَ وَزَوْجِهِ وَمَا هُمْ بِضَارِّينَ بِهِ مِنْ  
أَحَدٍ إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ وَيَعْلَمُونَ مَا يَصْرُفُونَ  
وَلَا يَنْفَعُهُمْ وَلَقَدْ عَلِمُوا لَمِنَ الشَّرَّا مَا  
لَهُ فِي الْآخِرَةِ مِنْ خَلَاقِهِ وَقَوْلُهُ تَعَالَىٰ:  
﴿وَلَا يُفْلِحُ السَّاحِرُ حِينَئِذٍ أَتَىٰ﴾ وَقَوْلُهُ:  
﴿أَفَقَاتُونَ السَّحْرَ وَأَنْتُمْ تُبَصِّرُونَ﴾ وَقَوْلُهُ  
﴿بِخَيْلٍ إِلَيْهِ مِنْ سُخْرِهِمْ أَنَّهَا تَسْعَىٰ﴾  
وَقَوْلُهُ: ﴿وَمِنْ شَرِ النَّفَّاثَاتِ فِي الْعُقَدِ﴾.  
وَالنَّفَّاثَاتُ: السَّوَاجِرُ، تُسَحَّرُونَ: تَعْمَّونَ.  
طَلْعَ نَخْلَةٍ ذَكَرَ، قَالَ: وَأَيْنَ هُوَ؟ قَالَ فِي  
بَنْرِ ذَرْوَانَ) فَأَتَاهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَاسٍ مِنْ أَصْنَابِهِ فَجَاءَ  
فَقَالَ: (يَا عَائِشَةَ كَانَ مَاءُهَا نُقَاعَةً  
الْحَنَاءُ وَكَانَ رُؤُوسُ نَخْلَهَا رُؤُوسُ  
الشَّيَاطِينِ) قَلَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَلَا  
اسْتَخْرِجْتَهُ؟ قَالَ: ((قَدْ عَافَانِي اللَّهُ  
فَكَرِهْتُ أَنْ أُثْوِرَ عَلَى النَّاسِ فِيهِ شَرًا))  
فَأَمْرَرَ بِهَا فَدَفَتْ. تَابَعَهُ أَبُو أَسَمَّةَ وَأَبُو  
ضَمْرَةَ وَابْنُ أَبِي الزَّنَادِ عَنْ هِشَامٍ، وَقَالَ  
اللَّيْثُ وَابْنُ عَيْنَةَ، عَنْ هِشَامٍ فِي مُشْطٍ  
وَمُشَاقَّةٍ، يُقَالُ، الْمُشَاطَةُ مَا يَخْرُجُ مِنْ  
الشَّعْرِ إِذَا مُشَطٍ وَالْمُشَاقَّةُ مِنْ مُشَاقَّةِ  
الْكِتَابِ. [راجع: ۳۱۷۵]

قال النووي خشى من اخراجه و اشاعته ضررا على المسلمين من تذكرة السحر و تعلميه و نحو ذلك وهو من باب ترك المصلحة خوف المنمرة (فتح) النووي نے کہا کہ آپ نے اس جادو کے نکلنے اور اس کا ذکر پھیلانے سے احتراز فرمایا تاکہ

جادو کے سکھانے اور اس کے ذکر کرنے سے مسلمانوں کو نقصان نہ ہو۔ اسی خوف فدار کی بنابر مصلحت کے تحت آپ نے اسی وقت اس کا خیال چھوڑ دیا۔

## ٤٨ - باب الشركُ والسحرُ مِنَ الْمُوبِقاتِ

**لشیخ** جادو وہ خلاف عادت امر ہے جو تیری اور بدکار شخص سے صادر ہو۔ جسمور کا قول نیکی ہے کہ جادو کی حقیقت ہے۔ جسمور کا یہ بھی قول ہے کہ جادو کا اثر صرف تغیر مزاج میں ہوتا ہے لیکن حقیقت کا بدلتا کہ جاد جیوانات ہو جائے یا حیوان جیوانات بن جائے یہ جادو سے ناممکن ہے۔ مجذہ اور کرامت اور جادو میں یہ فرق ہے کہ جادو گر سفلی اعمال کا محتاج ہوتا ہے اور سلامان کا مثلث ناریل کیرو مردے کی پڑیاں وغیرہ ان چیزوں کا اور کرامت میں اس سلامان کی ضرورت نہیں ہوتی اور مجذہ میں پیغمبری کا دعویٰ ہوتا ہے اور افہمان اور مقابلہ مخالفین سے اور کرامت کو اولیاء اللہ لوگوں سے چھپاتے ہیں دعویٰ اور مقابلہ تو کیسا، چنانچہ ایک بزرگ فرماتے ہیں کہ الکرامة حبص الرجال جادو کی کئی قسمیں ہیں جن کو شاہ عبد العزیز دہلوی نے تفسیر عربی میں تفصیل سے بیان کیا ہے سمسریم ہمی جادو کی ایک قسم ہے جادو کا توڑ جس عمل سے ہوتا ہے اگر اس میں شرکیہ کفریہ لفظوں کا دخل نہیں ہے تو اس میں کوئی قباحت نہیں ہے۔ وہب بن منبہ سے منقول ہے کہ بزرگی کے سات پتے لے کر ان کو دو پتھروں میں کچل دے پھر ان پر پانی ڈالے اور آئیہ اکری اوز چاروں قل پڑھے پھر تین چلواس کے پانی میں سے لے کر حرزدہ کو پلا دے اور اس پانی سے اسے غسل دے ان شاء اللہ جادو چلا جائے گا۔ (وجیدی)

(۵) مجھ سے عبد العزیز بن عبد اللہ اوسی نے بیان کیا، کہا مجھ سے سلیمان بن بلاں نے بیان کیا، ان سے ثور بن زید نے، ان سے ابو الغیث نے اور ان سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تباہ کر دینے والی چیز اللہ کے ساتھ شرک کرتا ہے اس سے بچو اور جادو کرنے کرنے سے بھی بچو۔

**لشیخ** یہ ہر دو گناہ ایمان کو تباہ کر دیتے ہیں۔ شرک اور جادو ہر دو گناہ کو رسول کرم ﷺ نے ایک ہی خانہ میں ذکر فرمایا جس سے ظاہر ہے کہ ہر دو گناہ کس قدر خطراں ہیں خاص طور پر شرک وہ گناہ ہے جس کا مرکب اگر توبہ کر کے نہ مرے تو وہ ہی شہ کے لیے دوزخی ہے اور جنت اس پر قطعاً حرام ہے۔ شرک کی تفصیلات معلوم کرنے کے لیے کتاب الدین الحاضر وغیرہ کا مطالعہ کریں۔

### باب جادو کا توڑ کرنا

حضرت قادہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے سعید بن مسیب سے کہا ایک شخص پر اگر جادو ہو یا اس کی یوں تک پہنچنے سے اسے باندھ دیا گیا ہو اس کا درفعیہ کرنا اور جادو کے باطل کرنے کے لیے منتر کرنا درست ہے یا نہیں؟ انہوں نے کہا کہ اس میں کوئی قباحت نہیں جادو درفع کرنے والوں کی توبیت بخیر ہوتی ہے اور اللہ پاک نے اس بات سے منع نہیں

٥٧٦٤ - حدَّثَنِي عبدُ العزِيزِ بنُ عبدِ اللهِ  
حدَّثَنِي سُلَيْمَانُ عَنْ ثُورِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِي  
الْفَيْثِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ  
رَسُولَ اللَّهِ قَالَ: ((اجْتَبِوا الْمُوبِقاتِ

الشَّرُكَ بِاللَّهِ وَالسَّحْرَ)). [راجع: ۲۷۶۶]

وَقَالَ فَتَادَةً: قُلْتُ لِسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ  
رَجُلٌ بِهِ طَبٌ أَوْ يُؤْخَذُ عَنْ أَمْرِ أَقْرَأَهُ أَيْحَلُ  
عَنْهُ أَوْ يُنْشَرُ؟ قَالَ: لَا بَأْسَ بِهِ، إِنَّمَا  
يُرِيدُونَ بِهِ الْإِصْلَاحَ فَأَمَّا مَا يَنْفَعُ فَلَمْ يُنْهِ  
عَنْهُ

فرمایا جس سے فائدہ ہو۔

(جب تک اس متریں شرکیہ الفاظ نہ ہوں۔ راز)

(۵۷۶۵) مجھ سے عبد اللہ بن محمد مندی نے بیان کیا، کہا کہ میں نے سفیان بن عینہ سے سنا، کہا کہ سب سے پہلے یہ حدیث ہم سے ابن جرج نے بیان کی، وہ بیان کرتے تھے کہ مجھ سے یہ حدیث آل عروہ نے عروہ سے بیان کی، اس لیے میں نے (عروہ کے بیٹھ) ہشام سے اس کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے ہم سے اپنے والد (عروہ) سے بیان کیا کہ ان سے حضرت عائشہؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ پر جادو کر دیا گیا تھا اور اس کا آپ پر یہ اثر ہوا تھا کہ آپ کو خیال ہوتا کہ آپ نے ازواج مطہرات میں سے کسی کے ساتھ ہم بستری کی ہے حالانکہ آپ نے کی نہیں ہوتی۔ سفیان ثوری نے بیان کیا کہ جادو کی یہ سب سے سخت قسم ہے جب اس کا یہ اثر ہو پھر آپ نے فرمایا عائشہؓ! تمہیں معلوم ہے اللہ تعالیٰ سے جو بات میں نے پوچھی تھی اس کا جواب اس نے کب کادے دیا ہے۔ میرے پاس دو فرشتے آئے ایک میرے سر کے پاس کھڑا ہو گیا اور دوسرا میرے پاؤں کے پاس۔ جو فرشتہ میرے سر کی طرف کھڑا تھا اس نے دوسرے سے کہا ان صاحب کا کیا عالی ہے؟ دوسرے نے جواب دیا کہ ان پر جادو کر دیا گیا ہے۔ پوچھا کہ کس نے ان پر جادو کیا ہے؟ جواب دیا کہ لمید بن اعصم نے یہ یہودیوں کے حلیف بنی زریق کا ایک شخص تھا اور منافق تھا۔ سوال کیا کہ کس چیز میں ان پر جادو کیا ہے؟ جواب دیا کہ زکھور کے خوشے میں جو زروان کے کنویں کے اندر رکھے ہوئے پتھر کے نیچے دفن ہے۔ بیان کیا کہ پھر حضور اکرم ﷺ اس کنویں پر تشریف لے گئے اور جادو اندر سے نکلا۔ آخر پر حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ یہی وہ کنوں ہے جو مجھے خواب میں دکھلایا تھا اس کا پانی مندی کے عرق جیسا رنگیں تھا اور اس کے کھجور کے درختوں کے سر شیطانوں کے سروں جیسے تھے۔ بیان کیا کہ پھر وہ جادو کنوں میں سے نکلا گیا عائشہؓ نے بیان کیا کہ میں

۵۷۶۵ - حَدَّثَنِي عَنْ أَبِيهِ عَيْنَةَ يَقُولُ: أَوْلُ مَنْ حَدَّثَنَا سَمِعَتْ أَبْنُ عَيْنَةَ يَقُولُ: حَدَّثَنِي أَلَّا غَرْوَةً عَنْ غَرْوَةَ فَسَأَلَ هِشَامًا عَنْهُ فَحَدَّثَنَا عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُحْرٌ حَتَّى كَانَ يَرَى أَنَّهُ يَأْتِي النِّسَاءَ وَلَا يَأْتِيهِنَّ قَالَ سُفِيَّانُ: وَهَذَا أَشَدُ مَا يَكُونُ مِنَ السُّحْرِ إِذَا كَانَ كَذَا، فَقَالَ: ((يَا عَائِشَةُ أَعْلَمْتُ أَنَّ اللَّهَ قَدْ أَفْتَانَنِي فِيمَا اسْتَفْتَيْتُهُ فِيهِ؟ أَتَانِي رَجُلٌ فَقَعَدَ أَحَدُهُمَا عِنْدَ رَأْسِي وَالْآخَرُ عِنْدَ رِجْلِي فَقَالَ الَّذِي عِنْدَ رَأْسِي لِلآخرِ، مَا بَالِ الرُّجُلِ؟ قَالَ: مَطْبُوبٌ. قَالَ: وَمَنْ طَبَّهُ؟ قَالَ: لَبِيدُ بْنُ أَعْصَمَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي زُرْقَيْنِ حَلِيفٌ لِيَهُودَ كَانَ مَنَافِقاً، قَالَ: وَفِيمَ؟ قَالَ: فِي مُشْنُطٍ وَمُشَاقِّةٍ، قَالَ: وَأَنِينَ؟ قَالَ: فِي جَفَّ طَلْقَةٍ ذَكَرَ تَحْتَ رَغْوَةً فِي بَنِرِ ذَرْوَانَ)). قَالَتْ: فَأَتَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَنِرُ حَتَّى اسْتَخْرَجَهُ فَقَالَ: ((هَذِهِ الْبَنِرُ الَّتِي أَرَيْتُهَا وَكَانَ مَاءَهَا نُقَاعَةُ الْحَنَاءِ وَكَانَ نَحْلَهَا رَوْسُ الشَّيَاطِينَ، قَالَ: فَاسْتَخْرِجْ)). قَالَتْ: بَقْلَتْ أَدَلَّ أَمْ تَشْرُتْ؟ فَقَالَ: ((أَمَا وَاللَّهِ فَقَدْ شَفَانِي

نے کہا آپ نے اس جادو کا توڑ کیوں نہیں کرایا۔ فرمایا ہاں اللہ تعالیٰ نے مجھے شفا دی اب میں لوگوں میں ایک شور ہونا پسند نہیں کرتا۔

### باب جادو کے بیان میں

اکثر نسخوں میں یہ باب مذکور نہیں ہے حافظ نے کہا وہی تھیک ہے کیونکہ یہ باب ایک بار پہلے مذکور ہو چکا ہے پھر دوبارہ اس کا لانا امام بخاری کی عادت کے خلاف ہے۔

(۵۷۶۶) ہم سے عبید بن اسماعیل نے بیان کیا، کہا ہم سے ابو اسامہ نے بیان کیا، ان سے رشام بن عروہ نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے حضرت عائشہؓؑ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ پر جادو کر دیا گیا تھا اور اس کا اثر یہ تھا کہ آپ کو خیال ہوتا کہ آپ کوئی چیز کر پکے ہیں حالانکہ وہ چیز نہ کی ہوتی ایک دن آنحضرت ﷺ میرے یہاں تشریف رکھتے تھے اور مسلسل دعائیں کر رہے تھے پھر فرمایا عائشہؓؑ تمہیں معلوم ہے اللہ تعالیٰ سے جو بات میں نے پوچھی تھی اس کا جواب اس نے مجھے دے دیا ہے۔ میں نے عرض کی وہ کیا بات ہے یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا میرے پاس دو فرشتے (حضرت جبریل و حضرت میکائیل ﷺ آئے اور ایک میرے سر کے پاس کھڑا ہو گیا اور دوسرا پاؤں کی طرف پھر ایک نے اپنے دوسرے ساتھی سے کہا ان صاحب کی تکلیف کیا ہے؟ دوسرے نے جواب دیا کہ ان پر جادو کیا گیا ہے۔ پوچھا کس نے ان پر جادو کیا ہے؟ فرمایا بی زریق کے لبید بن اعصم یہودی نے۔ پوچھا کس چیز میں؟ جواب دیا کہ لکھنے اور بال میں جو نزک بھور کے خوشے میں رکھا ہوا ہے۔ پوچھا اور وہ جادو رکھا کہاں ہے؟ جواب دیا کہ ذروان کے کنوئیں میں۔ بیان کیا کہ پھر حضور اکرم ﷺ اپنے چند صحابہ کے ساتھ اس کنوئیں پر تشریف لے گئے اور اسے دیکھا وہاں بھور کے درخت بھی تھے پھر آپ واپس حضرت عائشہؓؑ کے یہاں تشریف لائے اور فرمایا اللہ کی قسم اس کا پانی مندی کے عرق جیسا (سرخ) ہے اور اس کے بھور کے درخت شیاطین کے سروں جیسے ہیں۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! وہ لکھنی بال وغیرہ غلاف سے نکلوائے یا نہیں۔ آپ نے فرمایا نہیں، سن لے

وَأَكْرَهَ أَنْ أُثِيرَ عَلَى أَخْبَرِ مِنَ النَّاسِ  
شَرًّا)). [راجح: ۳۱۷۵]

### ۵۔ باب السُّخْرُ

۵۷۶۶ - حَدَّثَنَا عَبْيَنْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا  
أَبُو أَسَاطِةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ،  
قَالَتْ: سَجَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ حَتَّى أَنَّهُ لَيَحْيَلُ إِلَيْهِ أَنَّهُ يَفْعَلُ  
الشَّيْءَ وَمَا فَعَلَهُ حَتَّى إِذَا كَانَ ذَاتُ يَوْمٍ  
وَفَوْ عَنْدِي دَعَا اللَّهُ وَدَعَاهُ ثُمَّ قَالَ:  
((أَشْعَرْتَ يَا عَائِشَةَ أَنَّ اللَّهَ قَدْ أَفَاقَنِي  
لِيَمَا اسْتَفْتَنِي فِيهِ؟)) قَلَّتْ: وَمَا ذَاكَ يَا  
رَسُولُ اللَّهِ؟ قَالَ: ((جَاءَنِي رَجُلٌ  
فَجَلَسَ أَحَدُهُمَا عِنْدَ رَأْسِي وَالآخَرُ عِنْدَ  
رِجْلِي ثُمَّ قَالَ أَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ: مَا وَجَعَ  
الرَّجُلِ؟ قَالَ: مَطْبُوبٌ، قَالَ: وَمَنْ طَبَّهُ؟  
قَالَ: لَبِيدُ بْنُ الْأَعْصَمِ الْيَهُودِيُّ مِنْ بَنِي  
رُزْقِيِّ قَالَ: فِيمَا ذَا؟ قَالَ فِي مُشْطِ  
وَمُشَاطِةٍ، وَجَفَّ طَلْعَةً ذَكَرِ، قَالَ: فَإِنَّ  
هُوَ؟ قَالَ: فِي بَنِرِ ذِي أَرْوَانِ)). قَالَ:  
فَلَدَّبَ النَّبِيُّ ﷺ فِي أَنَّاسٍ مِنْ أَصْحَابِهِ  
إِلَى الْبَنِرِ فَنَظَرَ إِلَيْهَا وَعَلَيْهَا نَخْلٌ ثُمَّ رَاجَعَ  
إِلَى عَائِشَةَ فَقَالَ: ((وَاللَّهُ لَكَأَنَّ مَاءَهَا  
نَقَاعَةُ الْجَنَّاءِ وَلَكَأَنَّ نَخْلَهَا رُؤُوسُ  
الشَّيَاطِينِ)) قَلَّتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ  
أَفَأُخْرِجْتَهُ قَالَ: ((لَا أَمَا أَنَا فَقَدْ عَافَانِي

اللہ وَشَفَائِی وَخَبِیْتُ أَنْ أُثُرَ عَلَیْ  
النَّاسِ مِنْهُ شَرًا) وَأَمْرَ بِهَا فَدَفَتْ.  
لوگوں میں ایک شور نہ پھیلے اور آنحضرت ﷺ نے اس سامان کے گاڑ  
دینے کا حکم دیا وہ گاڑ دیا گیا۔

[راجع: ۳۱۷۵]  
اللہ وَشَفَائِی وَخَبِیْتُ أَنْ أُثُرَ عَلَیْ  
النَّاسِ مِنْهُ شَرًا) وَأَمْرَ بِهَا فَدَفَتْ.  
[راجع: ۳۱۷۵]

**لَشَبِيْحٌ** ابن سعد کی روایت میں یوں ہے کہ آپ نے علی بن بشیر اور عمار بن بشیر کو اس کنویں پر بھیجا کہ جا کر یہ جادو کا سامان اٹھائیں۔ ایک روایت میں ہے حضرت جبریل بن یاس زرقی کو بھیجا انہوں نے یہ چیزیں کنویں سے نکالیں ممکن ہے کہ پہلے آپ نے ان لوگوں کو بھیجا ہو اور بعد میں آپ خود بھی تشریف لے گئے ہوں جیسا کہ یہاں مذکور ہے آنحضرت ﷺ پر جو چند روز اس جادو کا اثر رہا اس میں یہ حکمت الہی تھی کہ آپ کا جادو گرنے ہونا سب پر کھل جائے کیونکہ جادو گر پر نہیں ہوتا۔ (وحیدی)

### باب اس بیان میں کہ بعض تقریریں بھی جادو بھری ہوتی

ہیں

(۵۷۶۷) ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے بیان کیا، انہوں نے کہا کہ ہم کو امام مالک نے خردی، انہیں نبی مسلم نے اور ان سے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ دو آدمی پورب کی طرف (ملک عراق) سے (سنہ ۹۶ھ میں) مدینہ آئے اور لوگوں کو خطاب کیا لوگ ان کی تقریر سے بہت متاثر ہوئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بعض تقریریں بھی جادو بھری ہوتی ہیں یا یہ فرمایا کہ بعض تقریر جادو ہوتی ہے۔

معلوم ہوا کہ جادو کی کچھ نہ کچھ حقیقت ضرور ہے مگر اس کا کرنا کرنا اسلام میں قطعاً ناروا قرار دیا گیا۔

### باب عجوہ کھجور بڑی عمدہ جادو کیلئے دوا ہے۔

(۵۷۶۸) ہم سے علی بن عبد اللہ مدینی نے بیان کیا، کہا ہم سے مروان بن معاوية فراری نے بیان کیا، کہا ہم کو ہاشم بن ہاشم بن عقبہ نے خردی، کہا ہم کو عاصم بن سعد نے خردی اور ان سے ان کے والد (سعد بن ابی وقار) نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص روزانہ چند عجوہ کھجوریں کھالیا کرے اسے اس دن رات تک زہر اور جادو نقصان نہیں پہنچا سکیں گے۔ علی بن عبد اللہ مدینی کے سوا دوسرے راوی نے بیان کیا کہ "سات کھجوریں" کھالیا کرے۔

(۵۷۶۹) ہم سے اسحاق بن منصور نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم کو ابو اسامہ حماد بن اسامہ نے خردی، انہوں نے کہا ہم سے ہاشم بن ہاشم

### ۵۱- باب إِنَّ مِنَ النَّبِيِّنَ

سِخْرًا

۵۷۶۷ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكُ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَبْدِ  
اللَّهِ بْنِ عَمْرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ قَدِيمَ  
رَجُلًا مِنَ الْمَشْرِقِ لَهُ خَطْبَةٌ لِعَجَبِ النَّاسِ  
لِبَيَانِهِمَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّ مِنَ  
الْبَيَانِ لَسِخْرًا -أَوْ إِنَّ بَعْضَ الْبَيَانِ -  
سِخْرًا)). [راجع: ۵۱۴۶]

معلوم ہوا کہ جادو کی کچھ نہ کچھ حقیقت ضرور ہے مگر اس کا کرنا کرنا اسلام میں قطعاً ناروا قرار دیا گیا۔

### ۵۲- باب الدَّوَاءِ بِالْعَجْوَةِ لِلسِّخْرِ

۵۷۶۸ - حَدَّثَنَا عَلَيُّ حَدَّثَنَا مَرْوَانٌ  
أَخْبَرَنَا هَاشِمٌ أَخْبَرَنَا عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ  
أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ:  
((مَنْ اصْطَبَ كُلُّ يَوْمٍ تَمَرَّاتٍ عَجْوَةً لَمْ  
يَضُرْهُ شَمْسٌ، وَلَا سِخْرَ ذَلِكَ الْيَوْمُ إِلَى  
اللَّيْلِ)) وَقَالَ غَيْرُهُ: سَبْعَ تَمَرَّاتٍ.

[راجع: ۵۴۴۵]

۵۷۶۹ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ  
أَخْبَرَنَا أَبُو أَسَمَةَ حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ هَاشِمٍ

نے بیان کیا کہ میں نے عامر بن سعد سے سنا، انہوں نے حضرت سعد بن ابی و قاص رضی اللہ عنہ سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا کہ جس شخص نے صحیح کے وقت سات بجھے کھجوریں کھالیں اس دن اسے نہ زہر نقصان پہنچا سکتا ہے اور نہ جادو۔

یہ مدینہ شریف کی خاص الخاص کھجور ہے جو وہاں تلاش کرنے سے دستیاب ہو جاتی ہے اللهم ارزقنا آمین ان روایتوں سے بھی جادو کی حقیقت پر روشنی پڑتی ہے۔

### باب الواک منخوس ہونا محض غلط ہے

(۵۷۷۰) مجھ سے عبد اللہ بن محمد مندی نے بیان کیا، کہا ہم سے ہشام بن یوسف نے بیان کیا، کہا ہم کو معمر نے خبر دی، انہیں زہری نے، انہیں ابو سلمہ بن عبد الرحمن بن عوف نے، ان سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا جیسی کرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چھوٹ لگ جانا، صفر کی نجوم سوت اور الوکی نجوم سوت کوئی چیز نہیں۔ ایک دساتی نے کہا کہ یا رسول اللہ! پھر اس اونٹ کے متعلق کیا کہا جائے گا جو ریگستان میں ہن کی طرح صاف چمکدار ہوتا ہے لیکن خارش والا اونٹ اسے مل جاتا ہے اور اسے بھی خارش لگاتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لیکن پسلے اونٹ کو کس نے خارش لگائی تھی؟

(۵۷۷۱) اور ابو سلمہ سے روایت ہے انہوں نے حضرت ابو ہریرہ بن عبید اللہ سے سنا کہ انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی شخص اپنے پیار اونٹوں کو کسی کے سخت مند اونٹوں میں نہ لے جائے۔ حضرت ابو ہریرہ بن عبید اللہ نے پہلی حدیث کا انکار کیا۔ ہم نے (حضرت ابو ہریرہ بن عبید اللہ سے) عرض کیا کہ آپ ہی نے ہم سے یہ حدیث نہیں بیان کی ہے کہ چھوٹ یہ نہیں ہوتا پھر وہ (غصہ میں) جیشی زبان بولئے گئے ابو سلمہ بن عبد الرحمن نے بیان کیا کہ اس حدیث کے سوا میں نے حضرت ابو ہریرہ بن عبید اللہ کو اور کوئی حدیث بھولتے نہیں دیکھا۔

[طرفة فی : ۵۷۷۴] راوی کا یہ خیال صحیح نہیں ہے کہ حضرت ابو ہریرہ بن عبید اللہ حدیث بھول گئے اس لیے انہوں نے انکار کیا بلکہ انکار کی وجہ شاگرد

قَدْ سَمِعْتُ عَامِرَ بْنَ سَعْدٍ سَمِعْتُ سَعْدًا  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: ((مَنْ تَصْبِحَ سَبْعَ تَمَرَاتٍ  
عَجْوَةً لَمْ يَضْرُهُ ذَلِكَ الْيَوْمُ سُمٌّ وَلَا  
سِحْرٌ)). [راجع: ۵۴۴۵]

### ۵۳ - باب لا هامة

(۵۷۷۰) حدیثی عبد اللہ بن محمد حدیثنا هشام بن یوسف، اخبرنا مغمراً عن الزهری عن أبي سلمة عن أبي هريرة رضي الله عنه قال : قال النبي ﷺ: ((لا عذوى، ولا صفر، ولا هامة)) فقال أغرابي: يا رسول الله فما بال الإبل تكون في الرمل كأنها الطباء فيخالطها البعير الأجرب فيجريها؟ فقال رسول الله ﷺ: ((لمن أغدى الأولى؟)).

[رجاء: ۵۷۰۷]

(۵۷۷۱) وعن أبي سلمة سمع أبا هريرة بذلك يقول : قال النبي صلى الله عليه وسلم: ((لا يوردنا مفترض على مصحح)) وأنكر أبو هريرة حديث الأول فلنا ألم تحدث الله لا عذوى؟ فرطنا بالحجه عليه قال أبو سلمة فما رأيته نسي حديثاً غيره.

[طرفة فی : ۵۷۷۴]

کا حدیث کو تعارض کی شکل میں پیش کرنا تھا۔ ان کو اس پر ناراضگی ہوئی کیونکہ یہ دونوں احادیث دو الگ الگ مضمائن پر شامل ہیں اور ان میں تعارض کا کوئی سوال نہیں۔ بعض لوگوں نے کہا ہے کہ ان معاملات میں عام لوگوں کے ذہنوں میں جو وہم پیدا ہوتا ہے اسی سے بچنے کے لیے یہ حکم حدیث میں ہے کہ تدرست جانوروں کو بیمار جانوروں سے الگ رکھو کیونکہ اگر ایک ساتھ رکھنے میں تدرست جانور بھی بیمار ہو گئے تو یہ وہم پیدا ہو سکتا ہے کہ یہ سب کچھ اس بیمار جانور کی وجہ سے ہوا ہے اور اس طرح کے خیالات کی شریعت حقہ نے تردید کی ہے۔

### باب امراض میں چھوت لگنے کی کوئی حقیقت نہیں ہے

(۵۷۷۲) ہم سے سعید بن عفیرنے بیان کیا، انہوں نے کہا کہ مجھ سے عبداللہ بن وہب نے بیان کیا، ان سے یوس بن یزید نے، ان سے ابن شاب نے کہا کہ مجھے سالم بن عبد اللہ اور حزہ نے خبردی اور ان سے حضرت عبداللہ بن عمر بن عقبہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا چھوت لگ جانے کی کوئی حقیقت نہیں ہے بد ٹکونی کی کوئی اصل نہیں۔ (اگر ممکن ہوتی تو) نحوست تین چیزوں میں ہوتی۔ گھوڑے میں، عورت میں اور گھر میں۔

### ۴- باب لا عذوى

۵۷۷۲ - حدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَفِيْرَ قَالَ : حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَحْمَزَةُ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَا عذوى، وَلَا طيرَة، إِنَّمَا الشُّؤُمُ فِي ثَلَاثَ فِي الْفَرَسِ، وَالْمَرْأَةِ، وَالدَّارِ)).

[راجح: ۲۰۹۰]

مگرور حقیقت ان میں بھی نہیں ہے۔ الا ان یشاء اللہ۔

(۵۷۷۳) ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا، کہا ہم کو شعیب نے خردی، ان سے زہری نے بیان کیا، کہا کہ مجھ سے ابوسلمه بن عبد الرحمن بن عوف نے بیان کیا اور ان سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چھوت کی کوئی حقیقت نہیں۔

۵۷۷۳ - حدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانَ أَخْبَرَنَا شَعِيبٌ عَنِ الرُّهْرَيْ قَالَ : حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرُّحْمَنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((لَا عذوى)).

[راجح: ۵۷۰۷]

(۵۷۷۴) ابو سلمہ بن عبد الرحمن نے بیان کیا کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا، ان سے نبی کرم ﷺ نے فرمایا کہ مریض اونٹوں والا اپنے اونٹ تدرست اونٹوں والے کے اونٹ میں نہ چھوڑے۔

۵۷۷۴ - قَالَ أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرُّحْمَنِ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَا تُورِدُوا الْمُمْرِضَ عَلَى الْمُصْحَحِ)).

[راجح: ۵۷۷۱]

(۵۷۷۵) اور زہری سے روایت ہے، انہوں نے بیان کیا کہ مجھے سنان بن ابی سنان دوڑی نے خردی اور ان سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا چھوت کوئی چیز نہیں ہے۔

۵۷۷۵ - وَعَنِ الرُّهْرَيْ قَالَ: أَخْبَرَنِي سَيَّانُ بْنُ أَبِي سَيَّانِ الدُّنْوَلِيُّ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى

الله عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((لَا عَذْنَوْيٌ)) فَقَامَ أَغْرَابِيُّ فَقَالَ: أَرَأَيْتَ الْإِبْلَنِ تَكُونُ فِي الرِّمَالِ أَمْثَالَ الظَّبَاءِ فِيلَيْهَا الْبَعِيرُ الْأَجْرَبُ فَتَجَرَّبُ؟ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((فَمَنْ أَغْدَى الْأَوْنَ؟)). [راجع: ۵۷۰۷]

اس پر ایک دیگر نے کھڑے ہو کر پوچھا آپ نے دیکھا ہو گا کہ ایک اونٹ ریگستان میں ہرن جیسا صاف رہتا ہے لیکن جب وہی ایک خارش والے اونٹ کے پاس آ جاتا ہے تو اسے بھی خارش ہو جاتی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لیکن پہلے اونٹ کو کس نے خارش لگائی تھی۔

**تشریح** یہی اس کا ثبوت ہے کہ چھوت کی کوئی حقیقت نہیں ہے۔ اگر کہیں کہ اس کو کسی اور اونٹ سے خارش لگی تو اس اونٹ کو کس سے لگی۔ آخر میں تسلیل لازم آئے گا جو محل ہے یا یہ کہنا ہو گا کہ ایک اونٹ کو خود بخود خارش پیدا ہوئی تھی آپ نے ایسی دلیل عقلی منطق بیان فرمائی کہ اطباء کا لکھرا شواہس کے سامنے چل ہی نہیں سکتا۔ اب جو یہ دیکھنے میں آتا ہے کہ بعض بیاریاں چیزیں طاعون ہیضہ وغیرہ ایک بستی سے دوسروں بستی میں بھی ہیں یا ایک شخص کے بعد دوسروے کو ہو جاتی ہیں تو اس سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ بیماری منتقل ہوئی ہے بلکہ عکم الٰہی اس دوسروں بستی یا شخص میں بھی پیدا ہوئی اور اس کی دلیل یہ ہے کہ ایک ہی گھر میں بعض طاعون سے مرتے ہیں بعض نہیں مرتے اور ایک ہی شفاگانہ میں ڈاکٹر زرس وغیرہ طاعون والوں کا اعلان کرتے ہیں پھر بعض ڈاکٹروں رسول کو طاعون ہو جاتا ہے بعض کو نہیں ہوتا اگر چھوت لگنا ہوتا تو سب ہی کو ہو جاتا اللہ اولیٰ حق ہے جو مجرم صادق تھے نے فرمایا مگر وہم کی دوا افلاطون کے پاس بھی نہیں ہے (وحیدی)

۵۷۷۶- حدَثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارَ حَدَّثَنَا (۵۷۷۶) مجھ سے محمد بن بشار نے بیان کیا، کہا ہم سے ابن جعفر نے بیان کیا، ان سے شعبہ نے بیان کیا، کہا کہ میں نے قنادہ سے سنا اور انہوں نے حضرت انس بن مالک رض سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وس علیہ نے فرمایا چھوت لگنا کوئی چیز نہیں ہے اور بد شکونی نہیں ہے البتہ نیک فال مجھے پسند ہے۔ صحابہ نے عرض کیا تیک فال کیا ہے؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وس علیہ نے فرمایا کہ اچھی بات منہ سے کالتا یا کسی سے سن لینا۔

۵۷۷۷- باب ما يُذَكِّرُ فِي سُمْ النَّبِيِّ (۵۷۷۷) کوئی کلمہ خیر سن پانا جس سے کسی خیر کو مراد لیا جا سکتا ہو یہ تیک فال ہے جس کی ممانعت نہیں ہے۔ باب نبی کریم صلی اللہ علیہ وس علیہ کو زہر دیئے جانے سے متعلق بیان۔ اس قصہ کو عروہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بیان کیا، انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وس علیہ سے نقل کیا ہے۔

(۵۷۷۸) ہم سے قتبیہ بن سعید نے بیان کیا، کہا ہم سے لیث بن سعد نے، ان سے سعید بن ابی سعید نے اور ان سے ابو ہریرہ رض نے، انہوں نے بیان کیا کہ جب خیر فتح ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وس علیہ کو ایک بکری ہدیہ میں پیش کی گئی (ایک یہودی عورت زینب بنت حرثہ نے

۵۷۵۶- حدَثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شَعْبَةُ قَالَ: سَمِعْتُ قَنَادَةً عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: ((لَا عَذْنَوْيٌ وَلَا طَبِرَةٌ، وَيَعْجِبُنِي الْفَلَلُ)) قَالُوا وَمَا الْفَلَلُ؟ قَالَ : ((كَلِمَةٌ طَيِّبَةٌ)). [راجع: ۵۷۵۶]

کوئی کلمہ خیر سن پانا جس سے کسی خیر کو مراد لیا جا سکتا ہو یہ تیک فال ہے جس کی ممانعت نہیں ہے۔ ۵۵- باب ما يُذَكِّرُ فِي سُمْ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، رَوَاهُ غُزوَةُ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

۵۷۷۷- حدَثَنَا قَتِيبَةُ حَدَّثَنَا الْلَّيْثُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قَالَ: لَمَّا فُتِحَتْ خَيْرٌ أَهْدَيْتُ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ شَاةً فِيهَا سُمٌّ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ

پیش کی تھی) جس میں زہر بھرا ہوا تھا، اس پر آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ یہاں پر جتنے یہودی ہیں انہیں میرے پاس جمع کرو۔ چنانچہ سب آنحضرت ﷺ کے پاس جمع کئے گئے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ میں تم سے ایک بات پوچھ سکتا ہم تو مجھے صحیح صحیح بات بتا دو گے؟ انہوں نے کہا کہ ہاں اے ابوالقاسم! پھر آنحضرت ﷺ نے فرمایا تمہارا پردادا کون ہے؟ انہوں نے کہا کہ فلاں۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ تم جھوٹ کہتے ہو تمہارا پردادا تو فلاں ہے۔ اس پر وہ بولے کہ آپ نے صحیح فرمایا درست فرمایا پھر آنحضرت ﷺ نے ان سے فرمایا کیا اگر میں تم سے کوئی بات پوچھوں تو تم مجھے صحیح بتا دو گے؟ انہوں نے کہا کہ ہاں اے ابوالقاسم! اور اگر ہم جھوٹ بولیں بھی تو آپ ہمارا جھوٹ کپڑ لیں گے جیسا کہ ابھی ہمارے پردادا کے متعلق آپ نے ہمارا جھوٹ کپڑ لیا۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا دونوں والے کون لوگ ہیں؟ انہوں نے کہا کہ کچھ دن کے لیے تو ہم اس میں رہیں گے پھر آپ لوگ ہماری جگہ لے لیں گے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا تم اس میں ذلت کے ساتھ پڑے رہو گے، واللہ! ہم اس میں تمہاری جگہ کبھی نہیں لیں گے۔ آپ نے پھر ان سے دریافت فرمایا کیا اگر میں تم سے ایک بات پوچھوں تو تم مجھے اس کے متعلق صحیح صحیح بتا دو گے؟ انہوں نے کہا کہ ہاں؟ آنحضرت ﷺ نے دریافت فرمایا کیا تم نے اس بکری میں زہر ملایا تھا، انہوں نے کہا کہ ہاں۔ آنحضرت ﷺ نے دریافت فرمایا کہ تمہیں اس کام پر کس جذبہ نے آمادہ کیا تھا؟ انہوں نے کہا کہ ہمارا مقصد یہ تھا کہ اگر آپ جھوٹے ہوں گے تو تمہیں آپ سے نجات مل جائے گی اور اگر پچھے ہوں گے تو آپ کو نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔

**لَيْلَةُ الْقِدْرِ** یہودیوں کا خیال صحیح ہوا کہ اللہ پاک نے اپنے حبیب ﷺ کو اس زہر سے بذریعہ وہی مطلع فرمایا مگر ذرا سا آپ چکھ کچکے تھے جس کا اثر آخر تک رہا۔ اس سے ان لوگوں کا رد ہوتا ہے جو رسول کریم ﷺ کو عالم الغیب ہونے کا عقیدہ رکھتے ہیں۔ اگر ایسا ہوتا تو آپ اسے اپنے ہاتھ نہ لگاتے مگر بعد میں وہی سے معلوم ہوا جس فرمایا (ولو كثت اعلم الغيب لاستكفت من العبر وما مني السوء) (الاعراف: ۱۸۸) اگر میں غیب جانتا تو بتت سی بھلائیاں جمع کر لیتا اور کبھی مجھ کو برائی نہ چھو سکتی۔ معلوم ہوا کہ آپ کے لیے عالم الغیب ہونے کا عقیدہ بالکل باطل ہے۔ دوسری روایت میں یوں ہے کہ وہ عورت کرنے کی جس نے زہر ملایا تھا کہ آپ نے

الله ﷺ ((اجْمَعُوا لَيْلَةَ مَنْ كَانَ هَهُنَا مِنْ أَنْيَهُو)). لَجَمِعُوا لَهُ لَفَّالَ لَهُمْ رَسُولُ الله ﷺ : ((إِنَّى سَأَلْكُمْ عَنْ شَيْءٍ لَهُمْ أَنْتُمْ صَادِقُّنِي عَنْهُ؟)) لَفَّالُوا: نَعَمْ يَا أَبَا الْفَاقِسِ، لَفَّالَ لَهُمْ رَسُولُ الله ﷺ : ((مَنْ أَبْوَكُمْ؟)) قَالُوا: أَبُونَا فُلَانْ. لَفَّالَ رَسُولُ الله ﷺ : ((كَلَدَنْتُمْ بْنَ أَبْوَكُمْ فُلَانْ)), لَفَّالُوا: صَدَقْتُ وَبَرِزْتَ. لَفَّالَ: ((هَلْ أَنْتُمْ صَادِقُّنِي عَنْ شَيْءٍ إِنْ سَأَلْتُكُمْ عَنْهُ؟)) لَفَّالُوا: نَعَمْ يَا أَبَا الْفَاقِسِ، وَإِنْ كَلَدَنَّكَ عَرَفْتَ كَلَدَنَّا كَمَا عَرَفْتَ لِي أَبِي أَبِيَا، قَالَ لَهُمْ رَسُولُ الله ﷺ : ((مَنْ أَهْلُ النَّارِ؟)) لَفَّالُوا: نَكُونُ فِيهَا يَسِيرًا، ثُمَّ تَخْلُقُونَا فِيهَا، لَفَّالَ لَهُمْ رَسُولُ الله ﷺ : ((اَنْخَسْرُوا، فِيهَا وَاللَّهُ لَا تَخْلُقُنَّكُمْ فِيهَا أَبَدًا)), ثُمَّ قَالَ لَهُمْ : ((فَهَلْ أَنْتُمْ صَادِقُّنِي عَنْ شَيْءٍ إِنْ سَأَلْتُكُمْ عَنْهُ؟)) قَالُوا: نَعَمْ. لَفَّالَ: ((هَلْ جَعَلْتُمْ لِي هَلْوَ الشَّاءِ سُمًا؟)) لَفَّالُوا: نَعَمْ. لَفَّالَ : ((مَا حَمَلْتُكُمْ

میرے بھائی، خاوند اور قوم والوں کو قتل کرایا میں نے چاہا کہ اگر آپ سچے رسول ہیں تو یہ گوشت خود آپ سے کہہ دے گا اور اگر آپ دنیاوار بادشاہ ہیں تو آپ سے ہم کو راحت مل جائے گی۔

### باب زہر پینایا زہر ملی اور خوفناک دوا یا نیپاک دوا کا

استعمال کرنا

### ۵۶ - باب شَرْبُ السُّمُّ وَ الدَّوَاءِ بِهِ

وَبِمَا يُخَافُ مِنْهُ

**تَسْبِيحٌ** قسطلانی نے کماشانیہ نے نیپاک دوا کا استعمال علاج کے لیے درست رکھا ہے۔ باب کی حدیث میں صرف زہر کا ذکر ہے اس لیے نیپاک دوا سے شاید وہی مراد ہے۔ (وحیدی)

(۷۸) ہم سے عبد اللہ بن عبد الوہاب نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے خالد بن حارث نے بیان کیا، ان سے شعبہ نے بیان کیا، ان سے سلیمان نے بیان کیا، انہوں نے کہا کہ میں نے ذکوان سے نا، وہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث بیان کرتے تھے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے پھاڑ سے اپنے آپ کو گرا کر خود کشی کر لی وہ جنم کی آگ میں ہو گا اور اس میں ہمیشہ پڑا رہے گا اور جس نے زہری کر خود کشی کر لی تو وہ زہر اس کے ہاتھ میں ہو گا اور جنم کی آگ میں وہ اسے اسی طرح ہمیشہ پیتا رہے گا اور جس نے لوہے کے کسی تھیار سے خود کشی کر لی تو اس کا تھیار اس کے ہاتھ میں ہو گا اور جنم کی آگ میں ہمیشہ کے لیے وہ اسے اپنے پیٹ میں مارتا رہے گا۔

(۷۷) ہدئنا عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ الْوَهَابِ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا شَعْبَةُ عَنْ سَلِيمَانَ قَالَ: سَمِعْتُ ذَكْرَهُ أَنْ يَحْدُثُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ النَّبِيُّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ تَرَدَّى مِنْ جَنَاحِ فَقْلَ نَفْسَهُ فَهُوَ فِي نَارِ جَهَنَّمَ بَرَدَى فِيهِ خَالِدًا مُخْلَدًا فِيهَا أَبَدًا وَمَنْ تَحْسَنَ سُمًّا فَقْلَ نَفْسَهُ فَسُمُّهُ فِي يَدِهِ يَتَحَسَّاهُ فِي نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُخْلَدًا فِيهَا أَبَدًا وَمَنْ قَلَ نَفْسَهُ بِحَدِيدَةٍ فَحَدِيدَتُهُ فِي يَدِهِ يَجِدُ بَهَا فِي بَطْنِهِ فِي نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُخْلَدًا فِيهَا أَبَدًا)). [راجح: ۱۳۶۵]

**تَسْبِيحٌ** خود کشی کرنا کسی بھی صورت سے ہو بدترین جرم ہے جس کی سزا حدیث ہے اسی بیان کی گئی ہے۔ کتنے مرد عورتیں اس جرم کا ارتکاب کر دلتے ہیں جو بہت بڑی غلطی ہے۔

(۷۹) ہم سے محمد بن سلام بیکندی نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم کو احمد بن بشیر ابو بکر نے خبر دی، انہوں نے کہا ہم کو ہاشم بن خبر دی، کہا کہ مجھے عامر بن سعد نے خبر دی، انہوں نے کہا کہ میں نے اپنے والد سے نا، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نا، آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص منج کے وقت سات عجہ کھجوریں کھالے اسے اس دن نہ زہر نقصان پہنچا سکے گا اور نہ جادو۔

(۷۸) ہدئنا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامَ حَدَّثَنَا أَخْمَدُ بْنُ تَشِيرٍ أَبُو بَخْرٍ أَخْبَرَنَا ہَاشِمُ بْنُ ہَاشِمٍ قَالَ: أَخْبَرَنِی عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي يَقُولَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَنْ اصْنَطَبَ بَسْتَعَ تَعَزَّاتٍ عَجْوَةً، لَمْ يَصْبِرْهُ ذَلِكَ الْيَوْمُ سُمٌّ وَلَا سِخْرٌ)). [راجح: ۵۴۴۵]

زہر اور جادو کی حقیقت پر اشارہ ہے زہر ایک ظاہر چیز ہے اور جادو باطنی چیز ہے مگر تاثیر کے لحاظ سے دونوں کو ایک ہی خانہ میں بیان کیا گی۔ اللہ پاک ہر مسلمان مرد و عورت کو ان بیماریوں سے اپنی پناہ میں رکھے۔ آمین۔

### باب گدھی کا دودھ پینا کیسا ہے؟ ۵۷

(۵۷۸۰) مجھ سے۔ اللہ بن محمد مندی نے بیان کیا، کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے بیان بیا، ان سے زہری نے، ان سے ابو ادریس خولانی نے اور ان سے ابو شعلہ خشنی بنیٹھ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے ہر دانت سے کھانے والے درندہ جانور (کے گوشت) سے منع فرمایا۔ زہری نے بیان کیا کہ میں نے یہ حدیث اس وقت تک نہیں سنی جب تک شام نہیں آیا۔

(۵۷۸۱) حدیثی عنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سَفِيَّاً ثُمَّاً عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِيهِ إِذْرِيسِ الْخَوَلَانِيِّ عَنْ أَبِيهِ نَعْلَبَةِ الْخُشْنَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: نَهَى النَّبِيُّ ﷺ عَنِ الْأَكْلِ كُلِّ ذِي نَابِبِ مِنَ السَّبِيعِ قَالَ الْزُّهْرِيُّ وَلَمْ أَسْمَعْهُ حَتَّى أَتَيْتُ الشَّامَ

[راجح: ۵۵۳۰]

(۵۷۸۱) اور لیث نے زیادہ کیا ہے کہا کہ مجھ سے یونس نے بیان کیا، ان سے ابن شاہب زہری نے، کہ میں نے ابو ادریس سے پوچھا کیا ہم (دو کے طور پر) گدھی کے دودھ سے وضو کر سکتے ہیں یا اسے پی سکتے ہیں یا درندہ جانوروں کے پتے استعمال کر سکتے ہیں یا اوٹ کا پیشاپ پی سکتے ہیں۔ ابو ادریس نے کہا کہ مسلمان اوٹ کے پیشاپ کو دوا کے طور پر استعمال کرتے تھے اور اس میں کوئی خرج نہیں سمجھتے تھے۔ البتہ گدھی کے دودھ کے بارے میں ہمیں رسول اللہ ﷺ کی یہ حدیث پہنچی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے اس کے گوشت سے منع فرمایا تھا۔ اس کے دودھ کے متعلق ہمیں کوئی حکم یا ممانعت آنحضرت ﷺ سے معلوم نہیں ہے۔ البتہ درندوں کے پتے کے متعلق جواب ابن شاہب نے بیان کیا کہ مجھے ابو ادریس خولانی نے خبر دی اور انہیں ابو شعلہ خشنی بنیٹھ نے خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ نے ہر دانت والے شکاری درندے کا گوشت کھانے سے منع فرمایا ہے۔

(۵۷۸۲) - وزاد اللہیث قال حدیثی یونس عن ابن شہاب قال: وَسَأَلْتُهُ هَلْ نَعَوْضُ أَوْ نَشَرِبُ أَلْبَانَ الْأَتْنَى أَوْ مَوَارَةَ السَّبِيعِ أَوْ أَنْوَالَ الْإِبِلِ؟ قَالَ: فَذَكَرَ الْمُسْلِمُونَ يَنَادَوْنَ بِهَا فَلَا يَرَوْنَ بِذَلِكَ بَأْسًا فَأَمَّا أَلْبَانَ الْأَتْنَى فَقَدْ بَلَغْنَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنِ الْحُوْمَهَا وَلَمْ يَنْلُغْنَا عَنِ الْأَلْبَانِهَا أَمْرٌ وَلَا نَهْيٌ وَأَمَّا مَوَارَةَ السَّبِيعِ قَالَ أَبْنُ شَهَابٍ: أَخْبَرَنِي أَبُو إِذْرِيسَ الْخَوَلَانِيُّ أَنَّ أَبَا نَعْلَبَةِ الْخُشْنَى أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْأَكْلِ كُلِّ ذِي نَابِبِ مِنَ السَّبِيعِ.

[راجح: ۵۵۳۰]

**لشیخ** ہے۔ اسی میں داخل ہے وہ بھی حرام ہو گا۔ بس جس چیز سے شارح نے سکوت کیا وہ معاف ہے جیسے دوسری حدیث میں دلیل بیان کرتے ہیں کہ دودھ گوشت سے پیدا ہوتا ہے اور جب گوشت کھانا حرام ہو تو دودھ بھی حرام ہو گا۔ میں (وحید الزماں) کہتا ہوں کہ یہ قیاس فاسد ہے آدی کا گوشت کھانا حرام ہے مگر اس کا دودھ حلال ہے۔ (وحیدی)

٥٨- بَابِ إِذَا وَقَعَ الْذُبَابُ فِي الْإِنَاءِ

٥٧٨٢- حَدَّثَنَا قَتْبَةُ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ

جَفَّافٍ عَنْ عَبْدَةَ بْنِ مُسْلِمٍ مَوْلَى بَنِي تَمِيمٍ

عَنْ عَبْيَدِ بْنِ حَنْينٍ مَوْلَى بَنِي زُرْيَقٍ عَنْ

أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((إِذَا وَقَعَ الْذُبَابُ فِي إِنَاءِ

أَحَدِكُمْ فَلْيَفْسُدْهُ كُلَّهُ، ثُمَّ لِيَطْرَخْهُ فَإِنْ

فِي أَحَدٍ جَنَاحِيهِ شَفَاءٌ، وَلِيَ الْآخَرَ

دَاءً)). [راجع: ٣٣٢٠]

بَابِ جَبِ الْمَكْحُونَى بِرَتْنِ مِيلٍ پُرْجَانَے (جس میں کھاتا یا پانی ہو) (٥٧٨٢) ہم سے قتبہ بن سعید نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے اسماعیل بن جعفر نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے بنی تمیم کے مولیٰ عتبہ بن مسلم نے بیان کیا، ان سے بنی زريق کے مولیٰ عبید بن خنین نے بیان کیا اور ان سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کمکھی تم میں سے کسی کے برتن میں پُر جائے تو پوری کمکھی کو برتن میں ڈبو دے اور پھر اسے نکال کر پھینک دے کیونکہ اس کے ایک پر میں شفا ہے اور دوسرا میں بیماری ہے۔

**لَئِسَهُمْ** بہت سی اشیاء اللہ پاک نے اس کثرت سے پیدا کی ہیں جن کی افزاں نسل کو دیکھ کر حیرت ہوتی ہے ایسی جملہ اشیاء نسل انسان کی صحت کے لیے مضر بھی ہیں اور دوسرا پلوان میں نفع کا بھی ہے۔ ان میں سے ایک کمکھی بھی ہے۔ رسول کشمیم کا ارشاد گرامی بالکل حق اور مبین بر صداقت ہے جو صادق المصدقوں ہیں اس میں کمکھی کے ضرر کو دفع کرنے کے لیے علاج بالضد پہلایا گیا ہے۔ موجودہ فن حکمت میں علاج بالضد کو صحیح تعلیم کیا گیا ہے۔ پس صدق رسول اللہ ﷺ۔

## ۷۔ کتاب الالباس

# کتاب لباس کے بیان میں

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

باب اللہ پاک کا سورہ اعراف میں فرماتا کہ ”اے رسول! کہہ دو کہ کس نے وہ زیب و زینت کی چیزیں حرام کیں ہیں جو اس نے بندوں کے لیے (زمین سے) پیدا کی ہیں (یعنی عمدہ عمدہ لباس)“ اور نبی کشمیم نے فرمایا کہا تو اور پیاو اور پنوا اور خیرات کو لوگین اسراف نہ کرو اور نہ تکبر کرو اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا جو تیرا مجی ہا ہے

﴿فَلَمَنْ حَرَمْ زِينَةَ اللَّهِ الَّتِي أَخْرَجَ لِعِبَادِهِ﴾ وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((كُلُوا وَاشْرُبُوا وَأَبْسُوا وَتَصَدَّقُوا فِي غَيْرِ إِسْرَافٍ، وَلَا مَحْيَلَةٍ)). وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: كُلُّ مَا شِئْتَ وَأَبْسُنَ مَا شِئْتَ مَا أَخْطَلْتَكَ اثْتَانَ

(بشرطیکہ حلال ہو) کھا اور ہوتیرا جی چاہے (مباح پڑوں میں سے) پس  
گمرو باتوں سے ضرور بچو اسراف اور تکبر سے۔

سرف، اُو مخیلۃ

**لَئِنْ يَكُنْ كَمْ دُنُونَ مِنْهُ مَيْزِنٌ** کیونکہ یہی دونوں چیزوں انسان کو تباہ دیکھا کر دیتی ہیں۔ مال میں فضول خرچی نہ کرو یعنی اپنے مال کو ناجائز کاموں میں نہ صرف کرو۔ یہ اسراف ہر اعتبار سے ناجائز ہے۔ لہذا ہر انسان پر لازم ہے کہ اعتدال اور میانہ روی سے کام لے جیسا کہ نبی کرم ﷺ نے فرمایا لا قصاد جزء من النبوة میانہ روی نبوت کا ایک حصہ ہے۔ جب انسان لباس میں مبسوں ہو کر اکٹھتا ہوا چلتے تو یہ تکبر میں شامل ہے کیونکہ ایک شخص چار جوڑے میں تختہ کرتا ہوا چلا جا رہا تھا جو وہیں زمین میں دھندا یا گیا ہو آج تک دھننا ہوا چلا جا رہا ہے۔

(۵۷۸۳) ہم سے اسماعیل بن ابی اویس نے بیان کیا، کہا مجھ سے امام مالک نے، انسوں نے نافع اور عبد اللہ بن دینار اور زید بن اسلم سے، انسوں نے حضرت عبد اللہ بن عمر عبیضیتؑ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اس کی طرف قیامت کے دن نظر رحمت نہیں کرے گا جو اپنا کپڑا تکبر و غور کے سبب سے زمین پر گھسیت کر چتا ہے۔

۵۷۸۴ - حدثنا إسماعيل قال: حدثني  
مالك عن نافع وعبد الله بن دينار وزيد  
بن أسلم يخبرونه عن ابن عمر رضي  
الله عنهما أن رسول الله ﷺ قال: ((لا  
ينظر الله إلى من جر ثوبه خيلاً)).

[راجع: ۳۶۶۵]

**لَئِنْ يَكُنْ كَمْ دُنُونَ مِنْهُ مَيْزِنٌ** لذکارے میں تکبر اور غور کو بڑا غل ہے یہ بست ہی بری عادت ہے تکبر اور غور کے ساتھ کتنی ہی نکی ہو لیکن آدمی نجات نہیں پا سکے گا اور عاجزی اور فروتنی کے ساتھ کتنے بھی گناہ ہوں لیکن مغفرت کی امید ہے۔

باب اگر کسی کا کپڑا یوں ہی لٹک جائے تبلیغی نیت نہ ہو تو  
گہرگار نہ ہو گا

۲ - باب مَنْ جَرَ إِزَارَةً مِنْ غَيْرِ  
خِلَاءَ

(۵۷۸۴) ہم سے احمد بن یونس نے بیان کیا، کہا ہم سے ذہیر نے بیان کیا، کہا ہم سے موئی بن عقبہ نے، ان سے سالم بن عبد اللہ نے اور ان سے ان کے والد نے کہ نبی کرم ﷺ نے فرمایا جو شخص تکبر کی وجہ سے تم گھینٹا ہوا چلتے گا تو اللہ پاک اس کی طرف قیامت کے دن نظر بھی نہیں کرے گا۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا ایسا رسول اللہ! میرے تمہ کا ایک حصہ کبھی لٹک جاتا ہے تکبریہ کہ خاص طور سے اس کا خیال رکھا کرو؟ آپ نے فرمایا تم ان لوگوں میں سے نہیں ہو جو ایسا تکبر سے کرتے ہیں۔

(۵۷۸۵) مجھ سے محمد بن سلام بیکندی نے بیان کیا، کہا ہم کو

۵۷۸۵ - حدثنا أَخْمَدُ بْنُ يُونُسَ، حدثنا  
رَهْبَنْيَةُ، حدثنا مُوسَى بْنُ عَقْبَةَ، عنْ سَالِمَ  
بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ  
النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((منْ جَرَ ثوبَهُ خِيلَاءَ لَمْ  
يَنْظُرْ اللَّهُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)) قَالَ أَبُوبَكْرٌ:  
يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَحَدَ شَفَقَنِ إِزَارِي  
يَسْتَرْجِي إِلَّا أَنْ أَتَعَاهَدَ ذَلِكَ مِنْهُ؟ فَقَالَ  
النَّبِيُّ ﷺ: ((لَسْتَ مِنْ يَصْنَعُهُ خِيلَاءَ)).

۵۷۸۶ - حدثني محمد، أخبرنا عبد

عبدالاعلیٰ نے خردی، انسیں یونس نے، انسیں امام حسن بصری نے اور ان سے ابوکہہ جو شہر نے بیان کیا کہ سورج گرہن ہوا تو ہم نبی کرم ﷺ کے ساتھ تھے۔ آپ جلدی میں کپڑا گھستیت ہوئے مسجد میں تشریف لائے لوگ بھی جمع ہو گئے۔ آنحضرت ﷺ نے دور رکعت نماز پڑھائی، گرہن ختم ہو گیا، تب آپ ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا سورج اور چاند اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں اس لیے جب تم ان نشانیوں میں سے کوئی نشانی دیکھو تو نماز پڑھو اور اللہ سے دعا کرو یہاں تک کہ وہ ختم ہو جائے۔

الأَنْجَلِيُّ، عَنْ يُونُسَ، عَنْ الْحَسَنِ، عَنْ أَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: حَسِيفَةُ الشَّمْسِ وَنَخْنُ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَقَامَ يَجْرُ ثُوبَهُ مُسْتَغْجِلاً، حَتَّى أَتَى الْمَسْجَدَ وَتَابَ النَّاسُ فَصَلَّى رَكْعَيْنِ فَجُلِّيَ عَنْهَا ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْنَا وَقَالَ: ((إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ أَيَّتَانٌ مِّنْ آيَاتِ اللَّهِ، فَإِذَا رَأَيْتُمْ مِّنْهَا شَيْئًا فَصَلُّوا وَادْعُوا اللَّهَ حَتَّى يَكْشِفَهَا)).

[راجع: ۱۰۴۰]

اس حدیث میں آنحضرت ﷺ کے اچانک ٹلنے پر چادر گھستیت کا ذکر ہے یہی باب سے مطابقت ہے گاہے بلا قصد ایسا ہو جائے کہ چادرتہ بند زمین پر گھستے لگے تو کوئی گناہ نہیں ہے۔

### باب کپڑا اور اٹھانا

(۵۷۸۶) مجھ سے اسحاق بن راہویہ نے بیان کیا، کہا ہم کو این شمیل نے خردی، کہا ہم کو عمر بن ابی زائدہ نے خردی، کہا ہم کو عن بن ابی مجفہ نے خردی، ان سے ان کے والد ابو مجفہ جو شہر نے بیان کیا کہ پھر میں نے دیکھا کہ حضرت بالا جو شہر ایک نیزہ لے کر آئے اور اسے زمین میں گاڑ دیا پھر نماز کے لیے تکبیر کی گئی۔ میں نے دیکھا کہ رسول کریم ﷺ ایک جوڑا پہنے ہوئے باہر تشریف لائے جسے آپ نے سمیت رکھا تھا۔ پھر آپ نے نیزہ کے سامنے کھڑے ہو کر دور رکعت نماز عید پڑھائی اور میں نے دیکھا کہ انسان اور جانور آنحضرت ﷺ کے سامنے نیزہ کے باہر کی طرف سے گزر رہے تھے۔

[راجع: ۱۸۷] آنحضرت ﷺ نے اپنے جوڑے کو سمیت رکھا تھا تاکہ زمین پر غاک آؤ دنہ ہو۔ باب اور حدیث میں یہی مطابقت ہے۔ امام کے آگے نیزہ کا سترہ گاڑنا بھی ثابت ہوا۔

باب کپڑا جو ٹھنڈوں سے یچپے ہو (ازار ہو یا کرتہ یا چغہ) وہ اپنے پہنے والے مرد کو دوزخ میں لے جائے گا جبکہ وہ پہنے والا متکبر ہو۔

### ۳- باب التَّشْمِيرِ فِي الظَّيَابِ

۵۷۸۶ - حَدَّثَنِي إِسْنَاقٌ، أَخْبَرَنَا أَبْنُ شَمِيلٍ، أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ أَبِي زَيْدَةَ، أَخْبَرَنَا عُوَذُ بْنُ أَبِي جَحْيَةَ قَالَ: فَرَأَيْتُ بِلَاءً جَاءَ بِعَنْزَةٍ فَرَكَرَهَا ثُمَّ أَقَامَ الصَّلَاةَ فَرَأَيْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ فِي حَلْلَةٍ مُشَمَّرًا فَصَلَّى رَكْعَيْنِ إِلَى الْعَنْزَةِ وَرَأَيْتَ النَّاسَ وَالدُّوَابَّ يَمْرُونَ بَيْنَ يَدَيْهِ مِنْ وَرَاءِ الْعَنْزَةِ.

[راجع: ۱۸۷]

۴- باب مَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ فَهُوَ فِي النَّارِ

(۵۷۸۷) ہم سے آدم بن الی ایاس نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے شعبہ نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے سعید بن الی سعید مقبری نے بیان کیا اور ان سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارا جو حصہ ٹخنوں سے نیچے لکھا ہو وہ جنم میں ہو گا۔

وہ تمہارا جسم کے ساتھ دوزخ میں جلا جائے گا۔ اور یہ اس تکبر کی سزا ہو گی جس کی وجہ سے اس شخص نے وہ تمہارے ٹخنوں سے نیچے لکھا اعاذنا اللہ آمين۔

### باب جو کوئی تکبر سے اپنا کپڑا گھینٹتا ہوا چلے اس کی سزا کا بیان

(۵۷۸۸) ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا، کہا ہم کو امام مالک نے خردی، انہیں ابو الزناد نے، انہیں اعرج نے اور انہیں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص اپنا تمدغور کی وجہ سے گھینٹتا ہے، اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی طرف نظر بھی نہیں کرے گا۔

(۵۷۸۹) ہم سے آدم بن الی ایاس نے بیان کیا، کہا ہم سے شعبہ نے بیان کیا، کہا ہم سے محمد بن زیاد نے بیان کیا، کہا کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ نبی یا (یہ بیان کیا کہ) ابو القاسم ﷺ نے فرمایا (بنی اسرائیل میں) ایک شخص ایک جوڑا پہن کر کبڑو غور میں سرست سر کے بالوں میں کنکھی کتھے ہوئے اکڑ کر اتراتا جا رہا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے اسے زمین میں دھنادیا اب وہ قیامت تک اس میں ترپنیا رہے گیا دھنستار ہے جائے گا۔

(۵۷۹۰) ہم سے سعید بن عفیر نے بیان کیا، کہا کہ مجھ سے لیث بن سعد نے بیان کیا، کہا کہ مجھ سے عبد الرحمن بن خالد نے بیان کیا، ان سے ابن شاب نے، ان سے سالم بن عبد اللہ نے اور ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ایک شخص غور میں اپنا

۵۷۸۷۔ حدثنا آدم، حدثنا شعبة، حدثنا سعيد بن أبي سعيد المقبري، عن أبي هريرة رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: ((ما أسفل من الكفرين من الإزار ففي النار)).

وہ تمہارا جسم کے ساتھ دوزخ میں جلا جائے گا۔ اور یہ اس تکبر کی سزا ہو گی جس کی وجہ سے اس شخص نے وہ تمہارے ٹخنوں سے نیچے لکھا اعاذنا اللہ آمين۔

### ۵- باب مَنْ جَرَّ ثُوبَةً مِنَ الْخُبَلَاءِ

(۵۷۸۸) حدثنا عبد الله بن يوسف، أخبرنا مالك، عن أبي الزناد، عن الأعرج عن أبي هريرة أن رسول الله قال: ((لا ينظر الله يوم القيمة إلى من جر إزاره بطرأ)).

اصل برائی غور تکبر، گھنڈی ہے جو اللہ کو سخت تاپندا ہے یہ غور تکبر، گھنڈی ہے جو اللہ کو سخت تاپندا ہے، حدثنا آدم، حدثنا شعبة، حدثنا محمد بن زیاد، قال: سمعت ابا هريرة يقول: قال النبي أو ز قال أبو القاسم صلى الله عليه وسلم: ((يئنما رجل يمشي في حلة تعجبه نفسه مرجل جسته إذ حسف الله به فهو يتعجل إلى يوم القيمة)).

یہ قارون یا ہیزن قارس کا رہنے والا شخص تھا۔

(۵۷۹۰) حدثنا سعيد بن عفیر، قال: حدثني الليث قال : حدثني عبد الرحمن بن خالد، عن ابن شهاب، عن سالم بن عبد الله أن آباء حدثه أن رسول الله

تمہرے گھنیتہ ہوا چل رہا تھا کہ اسے زمین میں دھنسا دیا گیا اور وہ اسی طرح قیامت تک زمین میں دھنستا ہی رہے گا۔ اس کی متابعت یونس نے زہری سے کی ہے، انہوں نے حضرت ابو ہریرہؓ سے، اسے مرفوعاً نہیں بیان کیا۔

یہ قارون بدینکت تھا جس کا ذکر قرآن پاک میں موجود ہے آج کل بھی ایسے قارون گھر موجود ہیں الاما شاء اللہ۔ تمہرے زمین پر

مجھ سے عبد اللہ بن محمد مندی نے بیان کیا، کہا تم سے وہب بن جریر نے بیان کیا، کہا مجھ کو میرے والد نے خبر دی، ان سے ان کے پچھا جریر بن زید نے بیان کیا کہ میں سالم بن عبد اللہ بن عمر کے ساتھ ان کے گھر کے دروازے پر تھا انہوں نے بیان کیا کہ میں نے حضرت ابو ہریرہؓ سے نہیں سنا انہوں نے نبی کریم ﷺ سے اسی حدیث کی طرح بیان کیا۔

(۵۷۹۱) ہم سے مطر بن فضل نے بیان کیا، کہا تم سے شبابة نے بیان کیا، کہا تم سے شبہ نے بیان کیا، کہا کہ میں نے مخارب بن دثار قاضی سے ملاقات کی، وہ گھوڑے پر سوار تھے اور مکان عدالت میں آرہے تھے جس میں وہ فیصلہ کیا کرتے تھے۔ میں نے ان سے یہی حدیث پوچھی تو انہوں نے مجھ سے بیان کیا، کہا کہ میں نے حضرت عبد اللہ بن عمرؓ سے سمعیۃ تھی سے نا، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو آپ اپنا کپڑا غور کی وجہ سے گھنیتہ ہوا اپلے گا، قیامت کے دن اس کی طرف اللہ تعالیٰ نظر بھی نہیں کرے گا۔ (شبہ نے کہا کہ) میں نے مخارب سے پوچھا کیا حضرت ابن عمرؓ سے تمہارے کا ذکر کیا تھا؟ انہوں نے فرمایا کہ تمہارا قیص کسی کی انہوں نے تخصیص نہیں کی تھی۔ مخارب کے ساتھ اس حدیث کو جبلہ بن حکیم اور زید بن سالم اور زید بن عبد اللہ نے بھی حضرت عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت کیا، انہوں نے آخر حضرت ﷺ سے۔ اور لیث نے نافع سے، انہوں نے ابن عمرؓ سے ایسی ہی روایت کی اور نافع کے ساتھ اس کو موسیٰ بن عقبہ اور عمر بن محمد اور قدامہ بن موسیٰ نے بھی سالم سے،

رسولؐ قال: ((يَبْشِّرُنَا رَجُلٌ يَجْرُّ إِذْارَةً إِذْ حُسْفٌ بِهِ فَهُوَ يَتَجَلَّجِلُ فِي الْأَرْضِ إِذْ يَوْمُ الْقِيَامَةِ)). تابعة یونس، عن الزہری وَلَمْ يَرْفَعْ شَعِيبٌ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ.

یہ قارون بدینکت تھا جس کا ذکر قرآن پاک میں موجود ہے تو اس فیشن پر لخت ہو۔ حدثنا عبد الله بن محمد، حدثنا وهب بن جریر، أخبرنا أبي عن عممه، جرير بن زيد قال : كُنْتَ مَعَ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنَ عَمْرَ عَلَى بَابِ دَارِهِ فَقَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ نَحْوَهُ.

[راجع: ۳۴۸۵]

۵۷۹۱ - حدثنا مطر بن القضى، حدثنا شبابة، حدثنا شعبة قال: لقيت محارب بن دثار على فرس وهو يأتي مكانه الذي يقضى فيه فسألته عن هذا الحديث فحدثني فقال: سمعت عبد الله بن عمر رضي الله عنهما يقول: قال رسول الله ﷺ: ((من جر ثوبته مخيلة، لم ينظر الله إليه يوم القيمة)) فقلت لمحارب: أذكر إزاره؟ قال: ما خص إزارا ولا قميصا. تابعة جبلة بن سحيم، وزيد بن أسلم، وزيد بن عبد الله عن ابن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم. وقال الليث عن نافع، عن ابن عمر مثلا. وتابعة موسى بن عقبة، وأعمري بن محمد، وقدامة بن موسى عن سالم عن ابن عمر

عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم: ((من کی اس میں یوں ہے کہ جو شخص اپنا کپڑا (از راه تکبر) لٹکائے۔ جر ثوبہ)).

**لشیخ** جبل بن حمیم کی روایت کو امام نسائی نے اور زید بن اسلم کی روایت کو امام مسلم نے وصل کیا۔ موسیٰ کی روایت خود اسی کتاب میں شروع کتاب الیاس میں اور عمر بن محمد کی صحیح مسلم میں اور قدامہ کی صحیح ابو عوانہ میں موصول ہے۔ تمہارا یا تیس جو بھی از راہ تکبر کپڑا لٹکا کر چلے گا اس کو بالضرور یہ سزا لے گی صدق رسول اللہ ﷺ۔

باب حاشیہ دار تمہار پہننا۔ جس کا کنارہ بنا نہیں ہوتا اس میں صرف تکتا ہوتا ہے۔ اور زہری، ابو بکر بن محمد، حمزہ بن الی اسید اور معاویہ بن عبد اللہ بن جعفر سے منقول ہے کہ ان بزرگوں نے جھالر دار کپڑے پہنے ہیں۔

(۵۷۹۲) ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا، کہا ہم کو شعیب نے خبر دی، انسیں زہری نے کہا کہ مجھ کو عروہ بن زیر نے اور انہیں حضرت عائشہ پئی تھیں نے کہ نبی کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ پئی تھیں نے بیان کیا کہ رفقاء قرطی پیشوں کی یوں رسول اللہ ﷺ کے پاس آئیں۔ میں بھی بیٹھی ہوئی تھی اور آنحضرت ﷺ کے پاس حضرت ابو بکر پیشوں موجود تھے۔ انہوں نے کہا یا رسول اللہ! میں رفقاء کے نکاح میں تھی لیکن انہوں نے مجھے تین طلاق دے دی ہیں۔ (مغاظہ)۔ اس کے بعد میں نے عبدالرحمن بن زیر پیشوں سے نکاح کر لیا اور اللہ کی قسم کہ ان کے ساتھ یا رسول اللہ ﷺ! صرف اس جھالر جیسا ہے۔ انہوں نے اپنی چادر کے جھالر کو اپنے ہاتھ میں لے کر اشارہ کیا۔ حضرت خالد بن سعید پیشوں جو دروازے پر کھڑے تھے اور انہیں ابھی اندر آنے کی اجازت نہیں ہوئی تھی، اس نے بھی ان کی بات سنی۔ بیان کیا کہ حضرت خالد پیشوں (وہیں سے) بولے۔ ابو بکر! آپ اس عورت کو روکتے نہیں کہ کس طرح کی بات رسول اللہ ﷺ کے سامنے کھول کر بیان کرتی ہے لیکن اللہ کی قسم اس بات پر حضور اکرم ﷺ کا قبسم اور بڑھ گیا۔ آنحضرت ﷺ نے ان سے فرمایا غالباً تم دوبارہ رفقاء کے پاس جانا چاہتی ہو؟ لیکن ایسا اس وقت تک ممکن نہیں جب تک وہ (تمہارے دوسرے شوہر عبدالرحمن بن زیر پیشوں) تمہارا مزانہ چکھے

۶۔ باب الإزار المهدب وَيَذْكُرُ عَنِ الرَّهْرِيِّ، وَأَبِي تَكْرَنَةَ بْنَ مُحَمَّدٍ، وَحَمْزَةَ بْنِ أَبِي أَسِيدٍ، وَمَعَاوِيَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جعفر: أَنَّهُمْ لَبِسُوا ثِيَابًا مُهَدَّبَةً

۵۷۹۲۔ حدثنا أبو اليمان. أخبرنا شعيب. عن الزهرى. أخبرنى غروة بن الربيع. أن عائشة رضى الله عنها زوج النبي قال: جاءت امرأة رفاعة القرطى رسول الله ﷺ وأنا جالسة وعندي أبو بكر فقالت: يا رسول الله إني كنت تحت رفاعة فطلقني فبت طلاقى فتزوجت بعده عبد الرحمن بن الربيع وإنه والله ما معه يا رسول الله إلا مثل هذه الهدبة وأخذت هدبة من جلبها فسمع خالد بن سعيد قوله وهو بالباب، لم يزد له قال: فقال خالد: يا أبا بكر لا تنهى هذه عما تجهز به عند رسول الله ﷺ؟ فلا والله ما يزيد رسول الله ﷺ على التبسم فقال لها رسول الله ﷺ: ((لعلك تريدين أن ترجعي إلى رفاعة، لا حتى يذوق غسلتك وتدفعي غسلتها)). فصار سنة بعده.

لیں اور تم ان کا مزمانہ چکھ لو پھر بعد میں یہی قانون بن گیا۔

[اراجع: ۲۶۳۹]

**تشریح** عورت نے اپنی جمالدار چادر کی طرف اشارہ کیا۔ باب سے یہی جملہ مطابقت رکھتا ہے بالی دیگر مسائل جو اس حدیث سے نکلتے ہیں وہ بھی واضح ہیں۔ قانون یہ ہنا کہ جس عورت کو تین طلاق دے دی جائیں اس کا پسلے خاوند سے پھر نکاح نہیں ہو سکتا جب تک وہ سرے خاوند سے صحبت نہ کرائے پھر وہ خاوند خود اپنی مرضی سے اسے طلاق نہ دے دے، یہ شرعی حلالہ ہے۔ پھر خود اس مقصد کے تحت فرضی حلالہ کرنا موجب لعنت ہے اللہ ان علماء پر رحم کرے جو عورتوں کو فرضی حلالہ کرانے کا فوٹی دیتے ہیں۔ تین طلاق سے تین طرکی طلاقیں مراد ہیں۔

## ۷۔ باب الارڈیۃ۔

وقال آنسٰ : جَذَّ أَغْرَابِيِّ رِدَاءَ النَّبِيِّ ﷺ .

یہ حدیث آگے آتی ہے۔

(۵۷۹۳) ہم سے عبدالان نے بیان کیا، کہا ہم کو عبد اللہ نے خبر دی، کہا ہم کو یونس نے، انسیں زہری نے، انسیں علی بن حسین نے خبر دی، انسیں حسین بن علی بن عباس نے خبر دی کہ علی بن عباس نے بیان کیا (کہ حمزہ بن عباس نے حرمت شراب سے پسلے شراب کے نشہ میں جب ان کی اومنی ذبح کر دی اور انہوں نے آنحضرت ﷺ سے آکر اس کی شکات کی تو آنحضرت ﷺ نے اپنی چادر منگوائی اور اسے اورڑھ کر تشریف لے چلے گے۔ میں اور زید بن حارثہ بن عباس آپ کے پیچھے پیچھے تھے۔ آخر آپ اس گھر میں پہنچے جس میں حمزہ بن عباس تھے، آپ نے اندر آنے کی اجازت مانگی اور انہوں نے آپ حضرات کو اجازت دی۔

۵۷۹۳ - حدَّثَنَا عَبْدُ الْلَّهِ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا يُونُسُ، عَنْ الزُّهْرِيِّ. أَخْبَرَنِي عَلِيُّ بْنُ حَسْنٍ، أَنَّ حَسْنِي بْنَ عَلِيٍّ، أَخْبَرَهُ أَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ فَدَعَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَدَانَهُ فَأَرْتَدَهُ بِهِ ثُمَّ أَنْطَلَقَ يَمْشِي وَاتَّبَعْتُهُ أَنَا وَزَيْدُ بْنُ حَارَثَةَ حَتَّى جَاءَ الْبَيْتُ الَّذِي فِيهِ حَمْزَةُ فَاسْتَأْذَنَ فَأَذْنَوْنِي لَهُمْ.

[اراجع: ۱۲۰۸۹]

آنحضرت ﷺ حضرت حمزہ بن عباس کے ہاں چادر اور ڈھنڈے کر چلے گئے، باب سے یہی مطابقت ہے مفصل حدیث کئی جگہ ذکر میں آچکی ہے۔  
باب قیص پہننا کرتہ قیص ہر دو ایک ہی ہیں) اور اللہ پاک نے سورہ یوسف میں حضرت یوسف علیہ السلام کا قول نقل کیا ہے کہ ”اب تم میری اس قیص کو لے جاؤ اور اس کو میرے والد کے چہرے پر ڈال دو تو ان کی آنکھیں بفضلہ تعالیٰ روشن ہو جائیں گی۔“

(۵۷۹۴) ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے حماد بن سلمہ نے بیان کیا، ان سے ایوب سختیانی نے بیان کیا، ان سے نافع نے اور ان سے حضرت عبد اللہ بن عمر بن عثمان نے کہ ایک صاحب نے عرض کیا یا رسول اللہ! محروم کس طرح کا کپڑا پہن۔ آنحضرت صلی

۸۔ باب لُبْسِ الْقَمِيصِ وَقُولِ اللَّهِ

تعالیٰ حِكَايَةً عَنْ يُوسُفَ :

﴿إِذْهَبُوا بِقَمِيصِي هَذَا فَالْقُوَّةُ عَلَى وَجْهِ أَبِي يَأْتِ بَصِيرًا﴾

۵۷۹۴ - حدَّثَنَا قُبَيْلَةُ. حدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ أَيُوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ أَبْنِ غَمَرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَجُلًا قَالَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا لِبَسِ الْمُحْرَمِ مِنَ الثَّيَابِ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ محرم قیص، پاجامہ، برنس (ٹوپی یا سرپرپنے کی کوئی چیز) اور موزے نہیں پہنے گا البتہ اگر اسے چپل نہ ملیں تو موزوں ہی کو ٹخنوں تک کاٹ کر پہن لے۔ وہ ہی جو تی کی طرح ہو جائیں گے۔

(۵۷۹۵) ہم سے عبداللہ بن محمد مندی نے بیان کیا، کہا ہم کو ابن عیینہ نے خردی، انیس عمرو نے اور انہوں نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے نہیں کیا کہ نبی کریم ﷺ کو عبداللہ بن ابی (منافق) کے پاس جب اسے قبریں داخل کیا جا چکا تھا تشریف لائے پھر آپ کے حکم سے اس کی لاش نکلی گئی اور حضور اکرم ﷺ کے گھنٹوں پر اسے رکھا گیا آنحضرت ﷺ نے اس پر دم کرتے ہوئے اپنی قیص پہنائی اور اللہ ہی خوب جانے والا ہے۔

**لشیخ** بعض روایتوں میں آیا ہے کہ عبداللہ بن ابی نے حضور اکرم ﷺ کے طور پر آنحضرت ﷺ نے بھی اسے اپنی قیص ایسے موقع پر پہنائی تھی۔ اس لیے اس کے بدله کے لیے کیا جو سچا مسلمان تھا، وہ اللہ اعلم با صواب۔

(۵۷۹۶) ہم سے صدقہ بن فضل نے بیان کیا، کہا ہم کو بھی بن سعید نے خردی، ان سے عبد اللہ بن عربی اتنے بھی اسے اپنی قیص ایسے موقع پر دی یہ سب کچھ آپ نے سے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے بیان کیا کہ جب عبد اللہ بن ابی کی وفات ہوئی تو اس کے لڑکے (حضرت عبد اللہ) جو مخلص اور اکابر صحابہ میں تھے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ! اپنی قیص مجھے عطا فرمائیے تاکہ میں اپنے باپ کو اس کا کفن دوں اور آپ ان کی نماز جنازہ پڑھاویں اور ان کے لیے دعائے مغفرت کریں چنانچہ آنحضرت ﷺ نے اپنی قیص انیں عطا فرمائی اور فرمایا کہ نہلا و حلا کر مجھے اطلاع دینا۔ چنانچہ جب نہلا و حلا لیا تو آنحضرت ﷺ کو اطلاع دی آنحضرت ﷺ نے آپ کو پکڑ لیا اور عرض کیا نماز جنازہ پڑھائیں لیکن حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آپ کو پکڑ لیا اور عرض کیا یا رسول اللہ! کیا اللہ تعالیٰ نے آپ کو منافقین پر نماز جنازہ پڑھنے سے منع نہیں فرمایا ہے؟ اور فرمایا ہے کہ ان کے لیے مغفرت کی دعا کروایا

((لَا يَلْبِسُ الْمُحْرِمُ الْقَمِيصَ، وَلَا السَّرَّاوِيلَ، وَلَا الْبُرْنَسَ وَلَا الْحَفَّينَ، إِلَّا أَنْ لَا يَجِدَ النَّفَلَيْنِ فَلَيَلْبِسْ مَا هُوَ أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْفَيْنِ)). [راجع: ۱۳۴]

۵۷۹۵ - حدثنا عبد الله بن محمد، أخبرنا ابن عيينة، عن عمرو. سمع جابر بن عبد الله رضي الله عنهما قال: أتني النبي ﷺ عبد الله بن أبي بعد ما أدخل قبره فامر به فاخراج ووضع على زكيته ونفت عليه من ريقه وألبسه قميصه والله أعلم.

بعض روایتوں میں آیا ہے کہ عبد الله بن عینہ نے حضور اکرم ﷺ کے طور پر آنحضرت ﷺ نے بھی اسے اپنی قیص ایسے موقع پر دی یہ سب کچھ آپ نے سے حضرت عبد الله بن عمر رضی اللہ عنہ سے بیان کیا کہ جب عبد الله بن ابی کی وفات ہوئی جاء ابنة إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال: يا رسول الله أعطيك أكتمة فيه وصل عليه واستغفره، فأعطاه قميصه وقال له: ((إذا فرغت منه فاذننا)) فلما فرغ آذنه فجاء ليصلني عليه فجذبه عمر فقال: أليس قد نهاك الله أن تصلي على المُنافقين؟ فقال: ﴿استغفرا لهم أو لا تستغفرا لهم إث تستغفرا لهم سبعين مرأة فلن يغفر الله لهم﴾ فنزلت: ﴿ولَا تصل

مغفرت کی دعائے کرو اگر تم ستر مرتبہ بھی ان کے لیے مغفرت کی دعا کرو  
گے تب بھی اللہ انہیں ہرگز نہیں بخشنے گا۔ ”پھر یہ آیت نازل ہوئی کہ  
”اور ان میں سے کسی پر بھی جو مرگیا ہو ہرگز نمازنہ پڑھئے۔“ س کے  
بعد آنحضرت ﷺ نے ان کی نمازن جنازہ پڑھنی بھی چھوڑ دی

علیٰ أَخْذِهِ مِنْهُمْ مَا تَأْدِيهِ فَرَأَكَ الصَّلَاةَ  
عَلَيْهِمْ.

**لَشَّمَحَ** آپ نے فرمایا مجھے اللہ پاک نے اختیار دیا ہے من نہیں فرمایا اور میں ستر بار سے بھی زیادہ دعا کروں گا جب آنحضرت ﷺ کی دعا بھی ستر بار کافر یا منافق کے لیے فائدہ نہ بخشنے تو سمجھ لیتا چاہیئے کہ کسی اور عالم یا درویش کی دعا سے کہا یا منافق کو کفر بخشتا جائے گا اور جو ایسی ویسی حکایتوں پر اعتبار کرے وہ محض بے وقوف اور جالی ہے۔

### باب قیص کا گردیبان سینے پریا اور کمیں مشلاً (کندھے پر) لگانا۔

(۵۷۹) ہم سے عبد اللہ بن محمد نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے ابو عامر نے بیان کیا، کملہ ہم سے ابراہیم بن نافع نے بیان کیا، ان سے امام حسن بصری نے، ان سے طاؤس نے اور ان سے حضرت ابو ہریرہ بن عثیمین نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے بخیل اور صدقہ دینے والے کی مثال بیان کی کہ دو آدمیوں جیسی ہے جو لوہے کے جبے ہاتھ سینہ اور حلق تک پہنے ہوئے ہیں۔ صدقہ دینے والا جب بھی صدقہ کرتا ہے تو اس کے جبے میں کشادگی ہو جاتی ہے اور وہ اس کی انگلیوں تک بڑھ جاتا ہے اور قدم کے نشانات کو ڈھک لیتا ہے اور بخیل جب بھی کبھی صدقہ کا ارادہ کرتا ہے تو اس کا جبہ اسے اور چست جاتا ہے اور ہر حلقة اپنی جگہ پر جم جاتا ہے۔ حضرت ابو ہریرہ بن عثیمین نے بیان کیا کہ میں نے دیکھا کہ حضور اکرم ﷺ اس طرح اپنی مبارک انگلیوں سے اپنے گردیبان کی طرف اشارہ کر کے بتا رہے تھے کہ تم دیکھو گے کہ وہ اس میں وسعت پیدا کرنا چاہے گا لیکن وسعت پیدا نہیں ہوگی۔ اس کی متابعت ابن طاؤس نے اپنے والد سے کی ہے اور ابو الزناد نے اعرج سے کی۔ ”دوجبوں“ کے ذکر کے ساتھ اور حنظله نے بیان کیا کہ میں نے طاؤس سے سنا، انہوں نے حضرت ابو ہریرہ بن عثیمین سے سنا، انہوں نے کہا ”جنتان“ اور جعفر نے اعرج کے واسطے سے ”جنتان“ کا لفظ بیان کیا ہے۔

### ٩ - باب حَيْبُ الْقَمِيصِ مِنْ عِنْدِ الصَّدْرِ وَغَيْرِهِ

٥٧٩٧ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ،  
حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ نَافِعٍ،  
عَنْ الْحَسَنِ، عَنْ طَاؤسٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
قَالَ: ضَرَبَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَثَلًا مَثَلَ الْبَحِيلِ  
وَالْمُتَصَدِّقِ كَمَثَلِ رَجُلَيْنِ عَلَيْهِمَا جَبَّانٌ  
مِنْ حَدِيدٍ قَدِ اضْطَرَّتْ أَيْدِيهِمَا إِلَى  
ثُدُّيهِمَا وَتَرَاقِيهِمَا فَجَعَلَ الْمُتَصَدِّقَ كُلُّمَا  
تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ ابْسَطَتْ عَنْهُ حَتَّى تَغْشِي  
أَنَامِلَهُ وَتَغْفُلَ أَثْرَهُ وَجَعَلَ الْبَحِيلَ كُلُّمَا هُمْ  
بِصَدَقَةٍ قَلَصَتْ وَأَخَدَتْ كُلُّ حَلْقَةٍ  
بِمُكَانِهَا، قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: فَإِنَّ رَأَيْتَ  
رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: يَا أَصْبَعِيهِ هَكَذَا فِي  
جَنِيَّهِ فَلَوْ رَأَيْتَهُ يُوَسِّعُهَا وَلَا تَتَوَسَّعُ. تَابَعَهُ  
ابْنُ طَاؤسٍ عَنْ أَبِيهِ، وَأَبْوِ الرَّنَادِ عَنْ  
الْأَعْرَجِ فِي الْجَبَّانِينِ. وَقَالَ حَنْظَلَةُ:  
سَمِعْتُ طَاؤسًا سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ:  
جَبَّانٌ. وَقَالَ جَعْفَرُ بْنُ زَيْدٍ عَنِ الْأَعْرَجِ  
جَبَّانٌ. [راجع: ۱۴۴۳]

**لَيْلَةٌ** جگان سے دو کرتے اور جگان سے دو زریں مراد ہیں اپنے گربان کی طرف اشارہ کرنے ہی سے باب کا مطلب لکھا ہے کہ آپ کے کرتے کا گربان سینے پر تھا۔

## باب جس نے سفر میں تنگ آستینوں کا جبہ پہنا

(۵۷۹۸) ہم سے قیس بن حفص نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے عبد الواحد نے بیان کیا، کہا ہم سے امش نے بیان کیا، انہوں نے کہا کہ مجھ سے ابوالغیثی نے بیان کیا، انہوں نے کہا کہ مجھ سے سروق نے بیان کیا، انہوں نے کہا کہ مجھ سے مغیرہ بن شعبہ رض نے بیان کیا کہ بنی کرم صلی اللہ علیہ وسلم قضاۓ حاجت کے لیے باہر تشریف لے گئے پھر واپس آئے تو میں پانی لے کر حاضر تھا۔ آپ نے وضو کیا آپ شانی جبہ پہنے ہوئے تھے، آپ نے کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا اور اپنا چہرہ دھویا پھر آپ اپنی آستینیں چڑھانے لگے لیکن وہ تنگ تھی اس لیے آپ نے اپنے ہاتھ جبہ کے نیچے سے نکالے اور انہیں دھویا اور سرپ اور موزوں پر مسح کیا۔

## ۱۰ - باب من لَبِسَ جُبَّةً ضَيْقَةً

### الْكُمَيْنِ فِي السَّفَرِ

۵۷۹۸ - حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ حَفْصٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ، حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو الصَّحْبِي قَالَ: حَدَّثَنِي مَسْرُوقٌ، قَالَ: حَدَّثَنِي الْمُغَيْرَةُ بْنُ شَعْبَةَ، قَالَ: أَنْطَلَقَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم لِحَاجَتِهِ ثُمَّ أَقْبَلَ فَلَقِيَهُ بِمَاءٍ فَقَوَّضَهُ وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ شَامِيَّةٌ، فَمَضَمَضَهُ وَاسْتَشْقَقَ وَغَسَلَ وَجْهَهُ فَذَهَبَ يُخْرِجُ يَدَيْهِ مِنْ كُمَيْنِ فَكَانَ أَصْبَحَ ضَيْقَنِ فَأَخْرَجَ يَدَيْهِ مِنْ تَحْتِ جُبَّةِ فَعَسَلَهُمَا وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ وَعَلَى حَفْصِهِ.

[راجع: ۱۸۲]

تنگ آستینوں کا جبہ پہنا بھی ثابت ہوا لباس کے متعلق شریعت میں بہت وسعت ہے اس لیے کہ ہر ملک اور ہر قوم کا لباس الگ الگ ہوتا ہے جائز یا ناجائز کے چند حدود بیان کر کے ان کے لباس کو ان کے حالات پر چھوڑ دیا گیا ہے۔

## باب لِرَأْيِي میں اون کا جبہ

### پہنا

(۵۷۹۹) ہم سے ابو نعیم نے بیان کیا، کہا ہم سے زکریا نے بیان کیا، ان سے عامر نے ان سے عروہ بن مغیرہ نے اور ان سے ان کے والد حضرت مغیرہ رض نے بیان کیا کہ میں ایک رات سفر میں نبی کرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا آپ نے دریافت فرمایا تمہارے پاس پانی ہے؟ میں نے عرض کیا کہ جی ہاں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی سواری سے اترے اور چلتے رہے یہاں تک کہ رات کی تاریکی میں آپ چھپ گئے پھر واپس تشریف لائے تو میں نے برتن کا پانی آپ کو استعمال کرایا آنحضرت

## ۱۱ - باب لَبِسَ جُبَّةً الصُّوفِ فِي

### الْغَزُو

۵۷۹۹ - حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ، حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاً، عَنْ عَامِرٍ، عَنْ غَرْوَةَ بْنِ الْمُغَيْرَةِ، عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم ذَاتَ لَيْلَةٍ فِي سَفَرٍ فَقَالَ: ((أَمْعَكَ مَاءً))؟ قُلْتُ: نَعَمْ. فَنَزَلَ عَنْ رَاحِلَتِهِ فَمَسَحَ حَتَّى تَوَارَى عَنِي فِي سَوَادِ اللَّيلِ. ثُمَّ جَاءَ فَأَفْرَغَتْ عَلَيْهِ الِادْوَاءَ فَعَسَلَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ

شیعیل نے اپنا چہرہ دھویا، ہاتھ دھوئے آپ اون کا جبہ پسے ہوئے تھے جس کی آستین چڑھائی آپ کے لیے دشوار تھی چنانچہ آپ نے اپنے ہاتھ جبہ کے نیچے سے نکالے اور بازوؤں کو (کہنیوں تک) دھویا۔ پھر سر پر مسح کیا پھر میں بڑھا کہ آخر صرفت شیعیل کے موزے اتار دوں لیکن آپ نے فرمایا کہ رہنے دو میں نے طمارت کے بعد انہیں پہنا تھا۔ چنانچہ آپ نے ان پر مسح کیا۔

### باب قبا اور ریشمی فروج کے بیان میں۔

فروج بھی قبا ہی کو کہتے ہیں۔ بعضوں نے کہا کہ فروج اس قبا کو کہتے ہیں جس میں پیچھے چاک ہوتا ہے

(۵۸۰۰) ہم سے قتبیہ بن سعید نے بیان کیا، کہا ہم سے لیث بن سعد نے بیان کیا، ان سے ابن ابی طیکہ نے اور ان سے حضرت مسیح بن مخرمہ بشوش نے بیان کیا کہ رسول اللہ شیعیل نے چند قبائیں تقسیم کیں اور حضرت مسیحہ بشوش کو کچھ نہیں دیا تو حضرت مسیحہ بشوش نے کہا بیٹھے ہمیں رسول اللہ شیعیل کے پاس لے چلو چنانچہ میں اپنے والد کو ساتھ لے کر چلا، انہوں نے مجھ سے کہا کہ اندر جاؤ اور آخر صرفت شیعیل سے میرا ذکر کردو۔ میں نے آخر صرفت شیعیل سے حضرت مسیحہ بشوش کا ذکر کیا تو آپ باہر تشریف لائے آخر صرفت شیعیل انہیں قباؤں میں سے ایک قبا لئے ہوئے تھے۔ آپ نے فرمایا کہ یہ میں نے تمارے ہی لیے رکھ چھوڑی تھی۔ سور نے بیان کیا کہ مسیحہ بشوش نے آخر صرفت شیعیل کی طرف دیکھا تو آخر صرفت شیعیل نے فرمایا کہ مسیحہ خوش ہو گئے۔

(۵۸۰۱) ہم سے قتبیہ بن سعید نے بیان کیا، کہا ہم سے لیث بن سعد نے بیان کیا، ان سے یزید بن ابی حبیب نے، ان سے ابو الحیرہ اور ان سے حضرت عقبہ بن عامر بشوش نے کہ رسول اللہ شیعیل کو ریشم کی فروج (قبا) ہدیہ میں دی گئی۔ آخر صرفت شیعیل نے اسے پہنا (ریشم مردوں کے لیے حرمت کے حکم سے پہلے) اور اسی کو پہنے ہوئے نماز پڑھی۔ پھر آپ نے اسے بڑی تیزی سے ساتھ اتارا ڈالا جیسے آپ اس

وعلیہ جگہ من صوف فلم یستطع ان یخراج ذرا عیہ منها حتی آخر جہما من اسفل الجنة فعسل ذرا عیہ، ثم مسح برأسه، ثم أهويت لأنزع خفيه فقال: ((ذلهمما فلاني أذلهمما ظاهرتني)) فمسح عليهما)). [راجع: ۱۸۲

باب اور حدیث میں مطابقت ظاہر ہے۔

۱۲ - باب القباء وفروج حربیہ.

وهو القباء ويقال : هو الذي له شق من حلقة .

۵۸۰۰ - حدثنا قتيبة بن سعيد، حدثنا الليث، عن ابن أبي مليكة، عن المسور بن مخرمة، قال: قسم رسول الله ﷺ أفيه ولم يعط مخرمة شيئاً فقال مخرمة يا بنى انطلق بنا إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم فانطلقت معه فقال: ادخل فاذغه لي قال: فدعونه له فخرج إليه وعليه قباء منها فقال: ((حبات هذا لك)) قال: فنظر إليه فقال: ((رضي مخرمة)).

[راجع: ۵۸۰۰]

۵۸۰۱ - حدثنا قتيبة بن سعيد، حدثنا الليث، عن يزيد بن أبي حبيب، عن أبي الحير، عن عقبة بن عامر رضي الله عنه أنه قال: أهدى لرسول الله ﷺ فروج حربیہ فلیسہ، ثم صلی فیہ ثم انصرف فنزعہ نرعا شدیداً - كالکارہ له - ثم

سے نگواری محسوس کرتے ہوں پھر فرمایا کہ یہ متقيوں کے لیے مناسب نہیں ہے۔ اس روایت کی متابعت عبد اللہ بن یوسف نے کی، ان سے یہی نے اور غیر عبد اللہ بن یوسف نے کہا کہ ”فروج حربو“۔ غیرہ: فروج حربو۔ [راجع: ۳۷۵]

**لئے** اس میں یہ اشکال پیدا ہوتا ہے کہ یہ قبائیں ریشی تھیں آپ نے کوئکر پہنی۔ اس کا جواب یہ ہے کہ شاید اس وقت تک ریشی کپڑا مردوں کے لیے حرام نہ ہوا ہو گایا آپ نے اس قبائل پر حفاظت اپنے اوپر ڈال لیا ہوا گا، یہ پہننا نہیں ہے جیسے کوئی کسی کو دینا چاہتا ہو اس کے بعد ریشی کپڑا مردوں پر حرام ہو گیا۔

### باب برائنس یعنی ثوبی پہننا

(۵۸۰۲) اور کما مجھ سے مدد نے اور کما ہم سے معتر نے کہ میں نے اپنے باپ سے نا، کما انسوں نے کہ میں نے حضرت انس پنځو پر ریشی زرد ثوبی کو دیکھا۔

(۵۸۰۳) ہم سے اسماعیل نے بیان کیا انسوں نے کہا کہ مجھ سے امام مالک نے بیان کیا، ان سے نافع نے بیان کیا، ان سے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ عمنا نے بیان کیا کہ ایک شخص نے عرض کیا رسول اللہ ﷺ! محروم کس طرح کا کپڑا پہنے؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (محرم کے لیے) کہ قبیع نہ پہنونہ عملے نہ پاجائے نہ برس اور نہ موزے البتہ اگر کسی کو چل نہ ملے تو وہ (چجزے کے) موزوں کو نخنے سے نیچے تک کاٹ کر انہیں پین سکتا ہے اور نہ کوئی ایسا کپڑا پہن جس میں زعفران یا ورس لگایا ہو۔

### باب پاجامہ پہننے کے بارے میں

(۵۸۰۴) ہم سے ابو قیم نے بیان کیا، کما ہم سے سفیان ثوری نے بیان کیا، ان سے عمرو نے، ان سے جابر بن زید نے اور ان سے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے محروم کے بارے میں فرمایا جسے تمدن ملے وہ پاجامہ پہنے اور جسے چل نہ ملیں وہ موزے پہنیں۔

(۵۸۰۵) ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے یہ، انسوں نے کہا ہم

قال: ((لَا يَنْبَغِي هَذَا لِلنَّبِيِّينَ)). تابعه عبد اللہ بن یوسف، عن النَّبِيِّ وَقَالَ غَيْرُهُ: فَرُوجُ حَرَبٍ. [راجع: ۳۷۵]

**لئے** ریشی کپڑا مردوں کے لیے حرام نہ ہوا ہو گایا آپ نے اس قبائل پر حفاظت اپنے اوپر ڈال لیا ہوا گا، یہ پہننا نہیں ہے جیسے کوئی کسی کو دینا چاہتا ہو اس کے بعد ریشی کپڑا مردوں پر حرام ہو گیا۔

### ۱۳ - باب البرائنس

(۵۸۰۲) - و قال لِي مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا مُعَمِّرٌ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي قَالَ: رَأَيْتُ عَلَى أَنْسٍ بُرُّئِسًا أَصْنَفَ مِنْ خَرَّ.

(۵۸۰۳) - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، قَالَ : حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرَ أَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا يَلِبْسُ الْمُحْرَمُ مِنَ الْتِيَابِ؟ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((لَا تَلْبِسُوا الْقَمَصَ، وَلَا الْعَمَامَ، وَلَا السَّرَّاوِيلَاتِ، وَلَا الْبَرَائِسَ، وَلَا الْحَفَافَ، إِلَّا أَخْذَ لَا يَجِدُ النَّعَلَيْنِ فَلَيَلْبِسْ خُفْفَيْنِ وَلِيَقْطَعْهُمَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعَبَيْنِ، وَلَا تَلْبِسُوا مِنَ الْتِيَابِ شَيْئًا مَسْأَةً زَعْفَرَانَ وَلَا وَرَسَ)). [راجع: ۱۳۴]

### ۱۴ - باب السراؤیل

(۵۸۰۴) - حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ، حَدَّثَنَا سُفيَّانٌ، عَنْ عَمْرِو، عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ أَبِي عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ لَمْ يَجِدْ إِزارًا فَلَيَلْبِسْ سَرَّاوِيلَ، وَمَنْ لَمْ يَجِدْ نَعَلَيْنِ فَلَيَلْبِسْ خُفْفَيْنِ)). [راجع: ۱۷۴۰]

(۵۸۰۵) - حَدَّثَنَا مُوسَىٰ بْنُ إِسْمَاعِيلَ،

سے جویریہ نے بیان کیا، ان سے نافع نہ اور ان سے حضرت عبد اللہ  
نے بیان کیا کہ ایک صاحب نے کھڑے ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ!  
حرام باندھنے کے بعد ہمیں کس چیز کے پسند کا حکم ہے؟ فرمایا کہ  
قیص نہ پہنونہ پاجائے، نہ عمامے، نہ برنس اور نہ موزے پہنو۔ البتہ  
اگر کسی کے پاس چپل نہ ہوں تو وہ چڑے کے ایسے موزے پسند جو  
خُننوں سے نیچے ہوں اور کوئی ایسا کپڑا نہ پہن جس میں زعفران اور  
ورس لگا ہوا ہو۔

### باب عمامے کے بیان میں

(۵۸۰۶) ہم سے علی بن عبد اللہ مدینی نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم  
سے سفیان ثوری نے بیان کیا، انہوں نے کہا کہ میں نے زہری سے  
سنا، انہوں نے کہا کہ مجھے سالم نے خبر دی، انہیں ان کے والد (حضرت  
عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) نے خبر دی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ و  
سلم نے فرمایا کہ حرم قیص نہ پسند نہ عمامہ پسند نہ پاجا سند برنس اور  
نہ کوئی ایسا کپڑا پسند جس میں زعفران اور ورس لگا ہو اور نہ موزے  
پسند نہ فرمایا کہ کوچپل نہ میں تو موزوں کو خُننوں کے نیچے تک کاٹ  
دے۔ (پھر پسند)

### باب سر پر کپڑا ادا کر سرچھانا۔

اور ابن عباس نے کہا کہ نبی کریم ﷺ نے باہر نکلے اور سرمبارک پر  
ایک سیاہ پٹی لگا ہوا عمامہ تھا اور انس بن مالک نے بیان کیا کہ حضور اکرم  
ﷺ نے اپنے سر پر چادر کا کوئی پیش نہ لیا تھا۔

(۵۸۰۷) ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے بیان کیا، کہا ہم کو ہشام بن  
عروہ نے خبر دی، انہیں معرنے، انہیں زہری نے، انہیں عروہ نے اور  
ان سے عائشہ زینب نے بیان کیا کہ بہت سے مسلمان جب شہ بھرت کر  
کے چلے گئے اور ابو بکر بن مالک بھی بھرت کی تیاریاں کرنے لگے لیکن نبی

حدّثنا جویزیة، عنْ نافعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَادَ  
رِجَالٌ فَقَالَ: يَا أَنْبَاعُ اللَّهِ مَا تَأْمُرُنَا نَلْبِسُ إِذَا  
أَخْرَمْنَا بِقَالٍ: ((لَا تَلْبِسُ الْقَمِيصَ وَالسَّرَّاوِيلَ  
وَالْعَمَامَ وَالْبَرَانِسَ وَالْحَفَافَ، إِلَّا أَنْ يَكُونَ  
رَجُلٌ تَيْسَ لِهِ نَغْلَانٌ فَلَيْلَسَ الْخَفَفَيْنِ أَسْفَلَ مِنَ  
الْكَعْبَيْنِ، وَلَا تَلْبِسُوا شَيْئًا مِنَ الشَّيَابِ مَسْهَ  
رَغْفَرَانَ وَلَا وَرَسَ)). (راجع: ۱۳۴)

### ۱۵ - باب العمائم

(۵۸۰۶) حدّثنا عليٌّ بنُ عبدِ اللهِ، حدّثنا  
سُفيانٌ قَالَ: سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ قَالَ:  
أَخْبَرَنِي سَالِمٌ عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ  
قَالَ: ((لَا يَلْبِسُ الْمُخْرَمَ الْقَمِيصَ، وَلَا  
الْعِمَامَةَ، وَلَا السَّرَّاوِيلَ، وَلَا الْبَرَنِسَ، وَلَا  
ثُوبَةَ مَسْهَرَانَ وَلَا وَرَسَ وَلَا الْخَفَفَيْنِ،  
إِلَّا لِمَنْ لَمْ يَجِدِ التَّعْلِيْنَ فَإِنَّ لَمْ يَجِدْهُمَا  
فَلَا يَقْطُعُهُمَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ)).

[راجع: ۱۳۴]

### ۱۶ - باب التقىع

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ وَعَلَيْهِ  
عِصَابَةً دَسَمَاءَ، قَالَ أَنَسٌ: عَصَبَ النَّبِيُّ  
ﷺ عَلَى رَأْسِهِ حَاشِيَةَ بُرُودٍ.

یہ روایت آگے موصولة ذکر ہو گی۔

(۵۸۰۷) حدّثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى،  
أَخْبَرَنَا هِشَامٌ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ،  
عَنْ غُرْزَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا  
قَالَتْ: هَاجَرَ إِلَى الْحَبَشَةَ رِجَالٌ مِنْ

کرم ملئیل نے فرمایا کہ ابھی ٹھہر جاؤ کیونکہ مجھے بھی امید ہے کہ مجھے (بھرت کی) اجازت دی جائے گی۔ ابو بکر بن عثیر نے عرض کیا کیا آپ کو بھی امید ہے؟ میرا باپ آپ پر قربان۔ آنحضرت ملئیل نے فرمایا کہ ہاں۔ چنانچہ ابو بکر بن عثیر آنحضرت ملئیل کے ساتھ رہنے کے خیال سے رک گئے اور اپنی دو اوصیوں کو بول کے پتے کھلا کر چار مینے تک انہیں خوب تیار کرتے رہے۔ عروہ نے بیان کیا کہ عائشہ بنت عثیر نے کما ہم ایک دن دوپر کے وقت اپنے گھر میں بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک شخص نے ابو بکر بن عثیر سے کمار رسول اللہ ملئیل سرڈھکے ہوئے تشریف لا رہے ہیں۔ اس وقت عموماً آنحضرت ملئیل ہمارے یہاں تشریف نہیں لاتے تھے۔ ابو بکر بن عثیر نے کما میرے ماں باپ آنحضرت ملئیل پر قربان ہوں، آنحضرت ملئیل ایسے وقت کسی وجہ ہی سے تشریف لاسکتے ہیں۔ آنحضرت ملئیل نے مکان پر پہنچ کر اجازت چاہی اور ابو بکر صدیق بن عثیر نے انہیں اجازت دی۔ آنحضرت ملئیل اندر تشریف لائے اور اندر داخل ہوتے ہی ابو بکر بن عثیر نے فرمایا کہ جو لوگ تمہارے پاس اس وقت ہیں انہیں اخداو۔ ابو بکر صدیق بن عثیر نے عرض کی میرا باپ آپ پر قربان ہو یا رسول اللہ (ملئیل)؟ یہ سب آپ کے گھر ہی کے افراد ہیں۔ آنحضرت ملئیل نے فرمایا کہ مجھے بھرت کی اجازت مل گئی ہے۔ ابو بکر صدیق بن عثیر نے عرض کی پھر یا رسول اللہ؟ مجھے رفاقت کا شرف حاصل رہے گا؟ آپ نے فرمایا کہ ہاں۔ عرض کی یا رسول اللہ؟ میرے باپ آپ پر قربان ہوں ان دو اوصیوں میں سے ایک آپ لے لیں۔ آنحضرت ملئیل نے فرمایا لیکن قیست سے۔ عائشہ بنت عثیر نے بیان کیا کہ پھر ہم نے بست جلدی سلان سفرتار کیا اور سفر کا ناشتا ایک تھیلے میں رکھا۔ اسماء بنت ابو بکر بنت عثیر نے اپنے پکے کے ایک ٹکڑے سے تھیلے کے منہ کو باندھا۔ اسی وجہ سے انہیں "ذات النطاق" (پکے والی) کہنے لگے۔ پھر آنحضرت ملئیل اور ابو بکر صدیق بن عثیر توڑتائی پہاڑ کی ایک غار میں جا کر چھپ گئے اور تین دن تک اسی میں ٹھہر رہے۔ عبداللہ بن ابو بکر بنت عثیرات آپ حضرات کے پاس ہی گزارتے تھے۔

المُسْلِمِينَ، وَجَهَزَ أَبُو بَكْرٍ مُهَاجِرًا فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((عَلَى رِسُلِكَ فَإِنِّي أَرْجُو أَنْ يُؤْذَنَ لِي)) فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: أَوْ تَرْجُوهُ بَأِيِّ أَنْتَ؟ قَالَ: ((نَعَمْ)) فَجَبَسَ أَبُو بَكْرٍ نَفْسَهُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ إِصْحَابِهِ وَعَلَفَ رَاحِلَتِهِ كَانَتَا عِنْدَهُ وَرَقَ السُّمْرُ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ قَالَ غُرُوفَةً: قَالَتْ عَائِشَةُ فَيَنِّمَا نَخْنُ يُؤْمِنُ جَلْوَسًا فِي بَيْتِنَا فِي نَحْرِ الظَّهِيرَةِ فَقَالَ قَابِلٌ لِأَبِي بَكْرٍ: هَذَا رَسُولُ اللهِ ﷺ مُقْبِلًا مُتَفَقِّنًا فِي سَاعَةٍ لَمْ يَكُنْ يَأْتِنَا فِيهَا قَالَ أَبُو بَكْرٍ: فِدَا لَهُ بَأِيِّ وَأَمِّي وَاللهُ إِنْ جَاءَ بِهِ فِي هَذِهِ السَّاعَةِ إِلَّا لِأَمْرِ فَجَاءَ النَّبِيُّ ﷺ فَاسْتَأْذَنَ فَأَذِنَ لَهُ فَدَخَلَ فَقَالَ حِينَ دَخَلَ لِأَبِي بَكْرٍ: ((أَخْرِجْ مِنْ عِنْدِكَ)) قَالَ: إِنَّمَا هُمْ أَهْلُكَ بَأِيِّ أَنْتَ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ: ((فِيَنِّي قَدْ أُذِنْ لِي فِي الْخُرُوجِ)) قَالَ: فَالصُّحْبَةُ بَأِيِّ أَنْتَ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ: ((نَعَمْ)) فَخَذَ بَأِيِّ أَنْتَ يَا رَسُولَ اللهِ إِحْدَى رَاحِلَتِهِ هَاتِئَنِ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((بِالْمُنْهَنِ)) قَالَتْ: فَجَهَزَ نَاهِمَا أَحَثَّ الْجَهَازِ وَوَضَعَنَا لَهُمَا سَفَرَةَ فِي جِرَابٍ فَقَطَعَتْ أَسْمَاءُ بِنْتُ أَبِي بَكْرٍ قَطْعَةً مِنْ نِطَاقِهَا فَأَوْكَدَتْ بِهِ الْجِرَابَ وَلِذَلِكَ كَانَتْ تُسَمَّى ذَاتُ النَّطَاقِ، ثُمَّ لَحِقَ النَّبِيُّ ﷺ وَأَبُو بَكْرٍ بِغَارٍ فِي جِبَلٍ يَقَالُ لَهُ: ثَوْرٌ، فَمَكَثَ فِيهِ ثَلَاثَ لَيَالٍ بَيْتٌ عِنْدَهُمَا عِنْدَ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ وَهُوَ

وہ نوجوان ذہین اور سمجھدار تھے۔ صبح تو کے میں وہاں سے چل دیتے تھے اور صبح ہوتے ہوتے کہ کے قریش میں پہنچ جاتے تھے۔ جیسے رات میں کہہ ہی میں رہے ہوں۔ کہ مکرمہ میں جو بات بھی ان حضرات کے خلاف ہوتی اسے محفوظ رکھتے اور جوں ہی رات کا اندر ہمرا چھا جاتا غارثور میں ان حضرات کے پاس پہنچ کر تمام تفصیلات کی اطلاع دیتے۔ ابو بکر بن عثیمین کے مولیٰ عامر بن فہیرہ بن عثیمین دودھ دینے والی بکریاں چراتے تھے اور جب رات کا ایک حصہ گزر جاتا تو ان بکریوں کو غارثور کی طرف ہاتک لاتے تھے۔ آپ حضرات بکریوں کے دودھ پر رات گزارتے اور صبح کی پہنچتے ہی عامر بن فہیرہ بن عثیمین وہاں سے روانہ ہو جاتے۔ ان تین راتوں میں انہوں نے ہر رات ایسا ہی کیا۔

غَلَامٌ شَابٌ لَقِنْ ثَقَفَ فَيُزَحُّ مِنْ عِنْدِهِمَا سَخْرَا فَيَضْبَحُ مَعَ قُرْيَشٍ بِمَكَّةَ كَيْانِتِ فَلَا يَسْمَعُ أَفْرَا يُكَادَانِ بِهِ إِلَّا وَعَاهَ حَتَّى يَأْتِيهِمَا يَخْبِرُ ذَلِكَ حِينَ يَخْتَلِطُ الظَّلَامُ وَيَرْغُمُ عَلَيْهِمَا عَامِرُ بْنُ فَهَيْرَةَ مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ مَنْحَةً مِنْ غَنِيمٍ فَيَرِيْحُهَا عَلَيْهِمَا حِينَ تَذَهَّبُ سَاعَةً مِنَ الْعِشَاءِ فَيَسْتَأْنَ فِي رِسْلِهَا حَتَّى يَنْعَقُ بِهَا عَامِرُ بْنُ فَهَيْرَةَ بَغْلَسٌ يَفْعَلُ ذَلِكَ كُلَّ لَيْلَةٍ مِنْ تِلْكَ الْلِّيَالِي الْثَّلَاثِ۔ [راجح: ۴۷۶]

**لشیخ** باب اور حدیث میں یہ مطابقت ہے کہ آنحضرت ﷺ صدیق اکبر بن عثیمین کے گھر سرہانک کر تشریف لائے۔ رومال سے سر ڈھانکنے کا یہ رواج عربوں میں آج تک موجود ہے، وہاں کی گرم آب و ہوا کے لیے یہ عمل ضروری ہے۔ اس حدیث میں بحیرت سے متعلق کئی امور بیان کئے گئے ہیں جن کی مزید تفصیلات واقعہ بحیرت میں اس حدیث کے ذیل میں ملاحظہ کی جاسکتی ہیں۔

### باب خود کا بیان

(۵۸۰۸) ہم سے ابوالولید نے بیان کیا، کہا ہم سے امام مالک نے بیان کیا، ان سے زہری نے اور ان سے حضرت انس بن عثیمین نے کہ نبی کریم ﷺ فتح کے سال (مکہ مکرمہ میں) داخل ہوئے تو آپ کے سر پر خود تھی۔

### ۱۷ - باب المغفر

۵۸۰۸ - حدثنا أبو الوليد، حدثنا مالك، عن الزهري، عن أنسٍ رضي الله عنه أن النبيَّ دخل مكةَ عامَ الفتاحِ وعلى رأسه لمغفرة. [راجح: ۱۸۴۶]

**لشیخ** اس حدیث سے یہ لکلا کہ اگرچہ یا عمرے نیت سے نہ ہو اور آدمی کسی کام کا ج یا تجارت کے لیے کہ شریف میں جائے تو بغیر احرام کے بھی داخل ہو سکتا ہے۔

**لشیخ** باب دھاری دار چادروں، یعنی چادروں اور کمیلوں کا بیان۔ اور حضرت خباب بن ارت بن عثیمین نے کہا کہ ہم نے نبی کریم ﷺ سے (مشرکین کہ کے مظالم کی) شکایت کی اس وقت آپ اپنی ایک چادر پر نیک لگائے ہوئے تھے۔

۱۸ - باب البرود والجبر الشملة و قال حباب: شكونا إلى النبيِّ و هو متوسد بربدة له.

علوم ہوا کہ ایسے موقع پر چادروں یا کمیلوں وغیرہ کا استعمال درست ہے۔  
(۵۸۰۹) ۵۸۰۹ - حدثنا إسماعيل بن عبد الله،

مالک نے بیان کیا، ان سے اسحاق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ نے اور ان سے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چل رہا تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم مبارک پر (یمن کے) نجران کی بنی ہوئی موٹے حاشیے کی ایک چادر تھی۔ اتنے میں ایک دساتی آگیا اور اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی چادر کو پکڑ کر اتنی زور سے کھینچا کہ میں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے موذنہ سے پر دیکھا کہ اس کے زور سے کھینچنے کی وجہ سے نشان پر گیا تھا۔ پھر اس نے کہا اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)! مجھے اس مال میں سے دیئے جانے کا حکم کیجھ جو اللہ کامال آپ کے پاس ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس کی طرف متوجہ ہوئے اور مکرانے اور آپ نے اسے دیئے جانے کا حکم فرمایا۔

[راجع: ۳۱۴۹]

**نشیخ** آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق فاضل ایسے تھے کہ اس گوار کی اس حرکت کا آپ نے کوئی خیال نہیں فرمایا بلکہ نہیں کر تال دیا اور اسے خیرات بھی مرحمت فرمادی۔ فداہ روئی صلی اللہ علیہ وسلم۔ اس وقت جسم مبارک پر چادر تھی۔ باب اور حدیث میں یہی مطابقت ہے۔

(۵۸۱۰) ہم سے قتبہ بن سعید نے بیان کیا، کہا ہم سے یعقوب بن عبد الرحمن نے بیان کیا، ان سے ابو حازم نے اور ان سے حضرت سمل بن سعد بن شہر نے بیان کیا کہ ایک عورت ایک چادر لے کر آئیں (جو اس نے خود بھی تھی) حضرت سمل بن شہر نے کہا تمہیں معلوم ہے وہ پر وہ کیا تھا پھر بتالیا کہ یہ ایک اونی چادر تھی جس کے کناروں پر حاشیہ ہوتا ہے۔ ان خاتون نے حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! یہ چادر میں نے خاص آپ کے اوڑھنے کے لیے بنی ہے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ چادر ان سے اس طرح لی گویا آپ کو اس کی ضرورت ہے۔ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اسے تمد کے طور پر پہن کر ہمارے پاس تشریف لائے۔ جماعت صحابہ میں سے ایک صاحب (عبد الرحمن بن عوف) نے اس چادر کو چھوڑا اور عرض کیا یا رسول اللہ! یہ مجھے عنایت فرمادی تھی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اچھا۔ جتنی دیر اللہ نے چاہا آپ مجلہ میں بیٹھے رہے پھر تشریف لے گئے اور اس چادر کو پیٹ کر ان

قال: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ إِسْحَاقِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنْتُ أَنْتَشِي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُرْزَةً نَجْرَانِيْ غَلِيظَ الْحَاشِيَةِ فَأَذْرَكَهُ أَغْرَابَيْ فَجَبَدَهُ بِرِدَائِهِ جَبَدَهُ شَدِيدَةً، حَتَّى نَظَرَتِ إِلَى صَفْحَةِ عَاقِقِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَأَرَتْ بِهَا حَاشِيَةُ الْبَرْزَدِ مِنْ شَدِيدَةِ جَبَدَتِهِ، ثُمَّ قَالَ : يَا مُحَمَّدُ مُرْلَبِي مِنْ مَالِ اللَّهِ الَّذِي عِنْدَكَ؟ فَأَنْتَفَتْ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ ضَحَّكَ، ثُمَّ أَمْرَ لَهُ بِعَظَاءِ

[رجوع: ۳۱۴۹]

۵۸۱۰ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعِيدٍ قَالَ: جَاءَتِ امْرَأَةٌ بِبُرْزَدَةٍ قَالَ سَهْلٌ: هَلْ تَدْرُزُونَ مَا الْبُرْزَدَةُ؟ قَالَ: نَعَمْ، هِيَ الشَّمْلَةُ مَنْسُوحٌ فِي حَاشِيَتِهَا. قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي نَسْجَتُ هَذِهِ بِيَدِي أَكْسُوكَهَا فَأَخْدَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحْتَاجًا إِلَيْهَا، فَخَرَجَ إِلَيْنَا وَإِنَّهَا لِإِزَارَةٍ فَحَسَّنَهَا رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اكْسُبِيهَا؟ قَالَ: (نَعَمْ)، فَجَلَسَ مَا شَاءَ اللَّهُ فِي الْمَجْلِسِ ثُمَّ رَجَعَ فَطَوَاهَا ثُمَّ أَرْسَلَ بِهَا إِلَيْهِ فَقَالَ لَهُ

صاحب کے پاس بھوا دیا۔ صحابہ نے اس پر ان سے کہا تم نے اچھی بات نہیں کی کہ آنحضرت ﷺ سے وہ چادر مانگ لی۔ تمہیں معلوم ہے کہ آنحضرت ﷺ کبھی کسی سائل کو محروم نہیں فرماتے۔ ان صاحب نے کہا اللہ کی قسم میں نے تو صرف آنحضرت ﷺ سے یہ اس لیے مانگی ہے کہ جب میں مروں تو یہ میرا کافی ہو۔ حضرت سلیمان بن عثمان نے بیان کیا چنانچہ وہ چادر اس صحابی کے کفن ہی میں استعمال ہوئی۔

الْقَوْمُ: مَا أَخْسَنْتَ سَأْلَتْهَا إِيَّاهُ وَقَدْ عَرَفْتَ أَنَّهُ لَا يَرْدُ سَائِلًا؟ فَقَالَ: الرَّجُلُ: وَاللهِ مَا سَأْلَتْهَا إِلَّا لِتَكُونَ كَفَنِي يَوْمَ الْمَوْتِ، قَالَ سَهْلٌ: فَكَانَتْ كَفَنَهُ.

[راجع: ۱۲۷۷]

**لَشَّا** یہ حضرت عبد الرحمن بن عوف بن خثیرؓ تھے اس حدیث سے لٹکا کہ کفن کے لیے بزرگوں کا مستعمل لباس لے لینا جائز ہے۔ وہ خاتون کس قدر خوش نصیب تھی جس نے اپنے ہاتھوں سے آنحضرت ﷺ کے لیے وہ اونی چادر بہترن شکل میں تیار کی اور آپ نے اسے بخوبی قبول فرمایا پھر حضرت عبد الرحمن بن عوف بن خثیرؓ بھی کیسے خوش نصیب ہیں جن کو یہ چادر کفن کے لیے نصیب ہوئی چونکہ اس حدیث میں آپؐ کے لیے اونی چادر کا ذکر ہے باب سے یہی مطابقت ہے۔

(۵۸۱) ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا، کہا تم کو شعیب نے خبر دی، ان سے زہری نے بیان کیا، کہا مجھ سے حضرت سعید بن مسیب نے بیان کیا اور ان سے حضرت ابو ہریرہؓ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے نہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا میری امت میں سے جنت میں ستر ہزار کی ایک جماعت داخل ہو گی ان کے چہرے چاند کی طرح چمک رہے ہوں گے۔ حضرت عکاشہ بن محمد اسدیؓ اپنی دھاری دار چادر سنبھالتے ہوئے اٹھے اور عرض کیا یا رسول اللہ! میرے لیے بھی دعا کیجئے کہ اللہ تعالیٰ مجھے بھی انہیں میں سے بنا دے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اے اللہ! عکاشہ کو بھی انہیں میں سے بنا دے۔ اس کے بعد قبیلہ انصار کے ایک صالحی سعد بن عبادہؓ کھڑے ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ! دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے بھی ان میں سے بنا دے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ تم سے پہلے عکاشہ دعا کرا چکا۔

۵۸۱۱ - حدَثَنَا أَبُو الْيَمَانَ، أَخْبَرَنَا شَعِيبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: حَدَثَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيْبٍ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي زَمْرَةٌ هِيَ سَبْعُونَ أَلْفًا تُضَيءُهُ وَجْهُهُمْ إِضَاءَةً الْقَمَرِ)) فَقَامَ عَكَاشَةُ بْنُ مَحْصَنٍ الْأَسْدِيُّ يَرْفَعُ نَمَرَةً عَلَيْهِ قَالَ: اذْعُ اللَّهَ لِي يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ فَقَالَ: ((اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ مِنْهُمْ)) ثُمَّ قَامَ رَجُلٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ اذْعُ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((سَبَقَكَ عَكَاشَةُ)).

[طرفة فی : ۶۵۴۲].

اب اس کا وقت نہیں رہا۔

**لَشَّا** اس روایت کا مطلب وسری روایت سے واضح ہوتا ہے اس میں یوں ہے کہ پہلے عکاشہ کھڑے ہوئے کہنے لگے یا رسول اللہ! دعا فرمائے اللہ تعالیٰ مجھ کو ان ستر ہزار میں سے کرو۔ آپ نے دعا فرمائی پھر حضرت سعد بن عبادہؓ کھڑے ہوئے انہوں نے کہا کہ میرے لیے بھی دعا فرمائیے۔ اس وقت آپ نے فرمایا کہ تم سے پہلے عکاشہ کے لیے دعا قبول ہو چکی۔ مطلب یہ تھا کہ دعا کی قبولیت کی گھری نکل چکی یہ کامیابی عکاشہ کی قست میں تھی ان کو حاصل ہو چکی۔

(۵۸۱۲) ہم سے عمرو بن عاصم نے بیان کیا، کہا تم سے حام بن سعینے بیان کیا، ان سے قادہ نے اور ان سے حضرت انس بن مثہن نے بیان کیا۔ قادہ نے بیان کیا کہ میں نے انس بن مثہن سے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ کو کس طرح کا کپڑا ازیادہ پسند تھا بیان کیا کہ حبہ کی بزرگی میں چادر۔

(۵۸۱۳) مجھ سے عبد اللہ بن ابی الاسود نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے محاوذہ ستوائی نے بیان کیا، انہوں نے کہا کہ مجھ سے میرے والد نے بیان کیا، ان سے قادہ نے اور ان سے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ کو تمام کپڑوں میں یعنی سبز چادر پہننا ہے سند تھی۔

(۵۸۱۴) ہم سے ابو الیمان نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم کو شعیب نے خردی، انہیں زہری نے، انہوں نے کہا کہ مجھے ابو سلمہ بن عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے خردی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہؓ نے انہیں خردی کہ جب رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوئی تو آپ کی لغش مبارک پر ایک بزرگی میں چادر دال دی گئی تھی۔

**لشیخ** میں بزرگ تھا جو عام اہل اسلام میں آن تک مقبول ہے جملہ احادیث باب میں کسی نہ کسی حالت میں آخر حضرت ﷺ کا مختلف اوقات میں مختلف رنگوں کی چادروں کے استعمال کا ذکر ہے۔ باب اور احادیث مذکورہ میں یہی مطابقت ہے آگے اور تفصیلی ذکر آ رہا ہے۔

## باب کمیلوں اور اونی حاشیہ دار چادروں کے بیان میں

(۵۸۱۵-۱۶) مجھ سے یحییٰ بن کبیر نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے لیث بن سعد نے بیان کیا، ان سے عقیل نے بیان کیا، ان سے ابن شاہب نے بیان کیا کہ مجھے عبد اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ نے خردی، ان سے حضرت عائشہ اور حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہم نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جب آخری مرض طاری ہوا تو آپ اپنی کمیلوں مبارک پر ڈالتے تھے اور جب سانس گھٹنے لگتا

5812 - حدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ عَاصِمٍ، حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، عَنْ فَتَنَادَةَ، عَنْ أَنَسِ قَالَ : قُلْتُ لَهُ أَيُّ الشَّيْبَ كَانَ أَحَبًّا إِلَى النَّبِيِّ ؟ قَالَ الْجِبَرَةُ. [طَرْفَهُ فِي : ۵۸۱۳].  
کیونکہ وہ میں خوری اور بہت مضبوط ہوتی ہے۔

5813 - حَدَّثَنِي عَنْدُ اللَّهِ بْنِ أَبِي الأَسْوَدِ، حَدَّثَنَا مَعَاذٌ، قَالَ : حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ فَتَنَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : كَانَ أَحَبًّا الشَّيْبَ إِلَى النَّبِيِّ ؟ أَنْ يَلْبِسَهَا الْجِبَرَةُ. [راجع: ۵۸۱۲]

5814 - حَدَّثَنِي أَبُو الْيَمَانُ، أَخْبَرَنَا شَعِيبٌ، عَنِ الرُّهْرَيِّ، قَالَ : أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ، أَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا زَوْجُ النَّبِيِّ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ حِينَ تُوْفِيَ سُجَّيَ بِرُؤْدِ جَبَرَةَ.

5815 - كماء اونی کمیلوں میں اگر وہ صرف پانچ ہاتھ لی جو تو ایک چادر میں کو خمیصہ کرتے ہیں۔

5816 - حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ بَكِيرٍ، حَدَّثَنَا الْلَّيْثُ، عَنْ عَقِيلٍ، عَنْ ابْنِ شَهَابٍ قَالَ : أَخْبَرَنِي عَبْيَدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْيَادَةَ، أَنَّ عَائِشَةَ وَعَبْيَادَةَ اللَّهِ بْنَ عَبْيَادَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَا : لَمَّا نَزَلَ بِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ طَفَقَ يَطْرَحُ خَمِيصَةَ لَهُ

تو چہرہ کھول لیتے اور اسی حالت میں فرماتے "یہود و نصاریٰ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے دور ہو گئے کہ انہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو سجدہ کاہ بنا لیا۔" آنحضرت ﷺ ان کے عمل بد سے (مسلمانوں کو) ڈرار ہے تھے۔

علیٰ وَجْهِهِ فَإِذَا أَغْتَمْ كَسْفَهَا عَنْ وَجْهِهِ  
فَقَالَ: وَهُوَ كَذَلِكَ ((الْغَنَّةُ اللَّهُ عَلَى  
الْيَهُودِ وَالنَّصَارَىٰ اتَّخَذُوا قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ  
مَسَاجِدٌ)), يَعْدِزُ مَا صَنَعُوا.

[راجع: ۴۳۵، ۴۳۶]

**لشیخ** یہود و نصاریٰ سے بڑھ کر کجھت وہ مسلمان ہیں جنہوں نے بزرگوں اور درویشوں کی قبور کو مزین کر کے دکانوں کی خل دے رکھی ہے اور وہاں لوگوں سے سجدے کرتے ہیں اور عرض کرتے ہیں وہاں عرضیاں لٹکاتے نیازیں چڑھاتے ہیں۔ یہ لوگ قبر کے باہر سے یہ کام کرتے ہیں اور وہ بزرگ قبروں کے اندر سے ان پر لخت بھیجتے ہیں کیونکہ یہ سب بزرگ آنحضرت ﷺ کے نقش بردار اور آپ کی مرضی پر پلنے والے ہیں یہی قبروں کے پیخاری عبداللہ مشرک اور ملعون ہیں خواہ یہ کیسے ہی نمازی و حاتی ہوں ہرگز تو ازاں قوم نباشی کہ فربیند حق را بہ سخو دے و نبی را بہ درودے

(۵۸۱۷) ہم سے موی بن اسماعیل نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے ابراہیم بن سعد نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے ابن شاہب نے بیان کیا، ان سے عروہ بن زیر نے اور ان سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ایک نفیتی چادر میں نماز پڑھی اور اس کے نقش و نگار پر نمازی میں ایک نظر ڈالی۔ پھر سلام پھیر کر فرمایا کہ میری یہ چادر ابو جہنم کو واپس دے دو۔ اس نے ابھی مجھے میری نماز سے غافل کر دیا تھا اور ابو جہنم کی سادی چادر لیتے آؤ۔ یہ ابو جہنم بن حذیفہ بن غامم بن عدی بن کعب قبیلہ میں سے تھے۔

(۵۸۱۸) حدثنا موسى بنُ إسماعيل، حدثنا إبراهيمُ بنُ سعد، حدثنا ابنُ شهاب، عنْ عُرْوَةَ، عنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: صَلَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي خَمِيصَةِ لَهُ لَهَا أَعْلَامٌ فَظَرَرَ إِلَى أَغْلَامَهَا نَظَرَةً فَلَمَّا سَلَمَ قَالَ : ((اذْهَبُوا بِخَمِيصَتِي هَذِهِ إِلَى أَبِي جَهَنَّمِ فَإِنَّهَا الْهُشْتِيَّ أَنْفَا عنْ صَلَاتِي وَأَنْتُنِي بِأَنْجَانِيَّةِ أَبِي جَهَنَّمِ)) بن حذیفہ بن عائیم من بنی عدی بن کعب.

[راجع: ۳۷۳]

(۵۸۱۸) ہم سے مسد بن مسہد نے بیان کیا، کہا ہم سے اسماعیل بن علیہ نے بیان کیا، ان سے ایوب سختیانی نے بیان کیا، ان سے حمید بن ہلال نے اور ان سے ابو رودہ نے بیان کیا کہ حضرت عائشہ رض نے ہمیں ایک موئی کملی (کسام) اور ایک موئی ازار نکال کر دکھائی اور کما کہ رسول اللہ ﷺ کی روح ان ہی دو کپڑوں میں قبض ہوئی تھی۔

### باب اشتغال الصماء کا بیان

### ۲۰ - باب اشتغال الصماء

ایک ہی کپڑے کو اس طرح لپیٹ لینا کہ باٹھ یا پاؤں باہر نہ نکل سکیں، اسے علبی میں اشتغال الصماء کہتے ہیں۔

(۵۸۱۸) حدثنا مسدد، حدثنا إسماعيل، حدثنا ايوب، عنْ حميدِ بنِ هلال، عنْ أَبِي بُرْدَةَ قَالَ : أَخْرَجْتَ إِلَيْنَا عَائِشَةَ كَسَاءَ وَإِزَارًا غَلَيْظَا فَقَالَتْ : قُبِضَ رُوْحُ النَّبِيِّ ﷺ فِي هَذِينِ.

(۵۸۱۹) مجھ سے محمد بن بشار نے بیان کیا، کہا ہم سے عبد الوہاب بن عبد الجید ثقفی نے بیان کیا، کہا ہم سے عبد اللہ عمری نے بیان کیا، ان سے خبیب بن عبد الرحمن نے، ان سے حفص بن عاصم نے اور ان سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کرم ﷺ نے پنج ملامسہ اور مقابلہ سے منع فرمایا اور دو وقت نمازوں سے بھی آپ نے منع فرمایا نماز فجر کے بعد سورج بلند ہونے تک اور عصر کے بعد سورج غروب ہونے تک اور اس سے منع فرمایا کہ کوئی شخص صرف ایک کپڑا جسم پر پیٹ کر اور گھٹنے اور پر اٹھا کر اس طرح بیٹھ جائے کہ اس کی شرمگاہ پر آسمان و زمین کے درمیان کوئی چیز نہ ہو۔ اور اشتمال صماء سے منع فرمایا۔

۵۸۲۰ - حدثنا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا عَنْ الْوَهَابِ، حَدَّثَنَا عَبْيَذُ اللَّهِ عَنْ خَيْبَرِ، عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُلَامِسَةِ وَالْمَنَابِدَةِ، وَعَنْ صَلَاتَتِينِ بَعْدَ الْفَجْرِ، حَتَّى تَرْتَفَعَ الشَّمْسُ وَيَغْدِ الْعَصْرَ حَتَّى تَغْبَرَ الشَّمْسُ وَأَنْ يَخْتَيِ بِالثُّوْبِ الْوَاجِدِ لَيْسَ عَلَى فَرْجِهِ مِنْهُ شَيْءٌ بَيْنَهُ وَبَيْنَ السَّمَاءِ، وَأَنْ يَشْتَمِلَ الصَّمَاءُ [راجح: ۳۶۸]

**لَيْسَ بِهِ** "صماء" اس طرح چادر اوڑھنے کو کہتے ہیں کہ چادر کو داہنی طرف سے لے کر پانیں شانے پر ڈالا جائے اور پھر وہی کنارہ پیچے سے لے کر داہنے شانے پر ڈال لیا جائے اور اس طرح چادر میں دونوں شانوں کو پیٹ لیا جائے۔ اشتمال صماء کا مفہوم یہ ہے کہ صرف جسم پر ایک چادر ہو اور اس کے سوا کوئی دوسرا کپڑا نہ ہو۔ اس صورت میں بیٹھنے وقت ایک کنارہ اٹھانا پڑتا تھا اور اس سے شرمگاہ کھل جاتی تھی۔ پنج ملامسہ یہ ہے کہ جس کپڑے کو خریدنا ہو، اسے چھو لے رات کو یادن کو اور الٹ کرنے دیکھنے کی شرط ہوئی ہو اور پنج مقابلہ یہ ہے کہ ایک دوسرے کی طرف اپنا کپڑا پھینک دے بس پنج پوری ہو گئی (یہی شرط ہوئی ہو) یہ دونوں کھل دھوکے سے خال نہیں اسی لیے منع کیا گیا۔

(۵۸۲۰) ہم سے سچی بن بکیر نے بیان کیا، کہا ہم سے لیٹ نے بیان کیا، ان سے یونس نے، ان سے ابن شاہب نے بیان کیا، انہیں عامر بن سعد نے خبر دی اور ان سے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے دو طرح کے پہناؤے اور دو طرح کی خرید و فروخت سے منع فرمایا۔ خرید و فروخت میں ملامسہ اور مقابلہ سے منع فرمایا۔ ملامسہ کی صورت یہ تھی کہ ایک شخص (خریدار) دوسرے (بیچنے والے) کے کپڑے کو رات یادن میں کسی بھی وقت بس چھوڑ دتا (اور دیکھے بغیر صرف چھوٹے سے پنج ہو جاتی) صرف چھوٹا ہی کافی تھا کھول کر دیکھا نہیں جاتا تھا۔ مقابلہ کی صورت یہ تھی کہ ایک شخص اپنی ملکیت کا کپڑا دوسرے کی طرف پھینکتا اور دوسرا اپنا کپڑا پھینکتا اور بغیر دیکھے اور بغیر یا ہمی رضامندی کے صرف اسی سے پنج منعقد ہو جاتی

۵۸۲۰ - حدثنا يعْتَى بْنُ بَكْرٍ، حَدَّثَنَا الْيَثُّ عنْ يُونُسَ، عَنْ أَبْنِ شَهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ أَنَّ أَبَا سَعِيدَ الْخُدْرِيَّ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْبَسْتَنِ وَعَنِ يَنْعَنِ، نَهَى عَنِ الْمُلَامِسَةِ وَالْمَنَابِدَةِ فِي النَّبَعِ وَالْمَلَامِسَةُ لِمَنْ إِرْجَلَ ثُوبَ الْآخَرِ بِيَدِهِ بِاللَّيْلِ أَوْ بِالنَّهَارِ، وَلَا يَقْبَلُهُ إِلَّا بِذَكَرِ وَالْمَنَابِدَةُ أَنْ يَنْبَدِ الرَّجُلُ إِلَى الرَّجُلِ بِثُوبِهِ وَبِنْبَدِ الْآخَرِ ثُوبَهُ وَيَكُونُ ذَلِكَ يَنْعَهُمَا عَنْ غَيْرِ نَظَرٍ وَلَا سَرَاضِ،

اور دو کپڑے (جن سے آنحضرت ملکہ نے منع فرمایا انہیں سے ایک) اشتمال صماء ہے۔ صماء کی صورت یہ تھی کہ اپنا کپڑا (ایک چادر) اپنے ایک شلنے پر اس طرح ڈالا جاتا کہ ایک کنارہ سے (شرمگاہ) کھل جاتی اور کوئی دوسرا کپڑا وہاں نہیں ہوتا تھا۔ دوسرے پہناؤے کا طریقہ یہ تھا کہ بیٹھ کر اپنے ایک کپڑے سے کر اور پنڈلی باندھ لیتے تھے اور شرمگاہ پر کوئی کپڑا نہیں ہوتا تھا۔

### باب ایک کپڑے میں گوٹ مار کر بیٹھنا

(۵۸۲۱) ہم سے اسماعیل نے بیان کیا، انہوں نے کہا کہ مجھ سے امام مالک نے بیان کیا، ان سے ابو الزناد نے بیان کیا، ان سے اعرج نے اور ان سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ طرح کے پہناؤے سے منع فرمایا یہ کہ کوئی شخص ایک ہی کپڑے سے اپنی کر اور پنڈلی کو ملا کر باندھ لے اور شرمگاہ پر کوئی دوسرا کپڑا نہ ہو اور یہ کہ کوئی شخص ایک کپڑے کو اس طرح جسم پر لپیٹے کہ ایک طرف کپڑے کا کوئی حصہ نہ ہو اور آپ نے ملامس اور منابذہ سے منع فرمایا۔

**لشیخ** عرب جامیت میں بیٹھنے کا یہ بھی ایک طریقہ تھا۔ بیٹھنے کی اس بیت میں عموماً شرمگاہ کھل جایا کرتی تھی کیونکہ جسم پر کپڑا صرف ایک ہی چادر کی صورت میں ہوتا تھا اور اسی سے کر اور پنڈلی میں اور کرپیٹ کر دونوں کو ایک ساتھ باندھ لیتے تھے۔ یہ صورت ایسی ہوتی تھی کہ شرمگاہ کی سڑک اہتمام بالکل باقی نہیں رہتا تھا اور بیٹھنے والا بے دست و پا اپنی اسی بیت پر بیٹھنے پر مجبور تھا۔

(۵۸۲۲) مجھ سے محمد نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم کو مخلد نے خردی، انہوں نے کہا ہم کو ابن جریج نے خردی، انہوں نے کہا کہ مجھے ابن شاہب نے خردی، انہوں نے کہا ہمیں عبد اللہ بن عبد اللہ نے اور انہیں حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اشتمال صماء سے منع فرمایا اور اس سے بھی کہ کوئی شخص ایک کپڑے سے پنڈلی اور کر کو ملا لے اور شرمگاہ پر کوئی دوسرا کپڑا نہ ہو۔

### باب کالی کملی کا بیان

وَاللَّهُبْسَانُ اشْتِمَالُ الصَّمَاءِ، وَالصَّمَاءُ أَنْ يَجْعَلَ ثُوبَةَ عَلَى أَحَدٍ عَاتِقَيْهِ فَيَنْدُو أَحَدًا شِيقَيْهِ لَيْسَ عَلَيْهِ ثُوبَةُ، وَاللَّبْسَةُ الْأُخْرَى اخْبَاؤُهُ بِثُوبَهِ وَهُوَ جَالِسٌ لَيْسَ عَلَى فَرْزِجٍ مِنْهُ شَيْءٌ.

[راجع: ۳۶۷]

۲۱- باب الاختباء في ثوب واحد  
۵۸۲۱- حدثنا إسماعيل، قال: حدثني مالك عن أبي الزناد، عن الأغرج عن أبي هريرة رضي الله عنه قال: نهى رسول الله ﷺ عن لبسين: أن يختبئ الرجل في الثوب الواحد ليس على فرجه منه شيء، وأن يشمل بالثوب الواحد ليس على أحد شقيقه، وعن الملامة والمنابذة۔ [راجع: ۳۶۸]

۵۸۲۲- حدثنا محمد قال: أخبرني مخلد، أخبرنا ابن جرير قال: أخبرني ابن شهاب عن عبيدة الله بن عبد الله، عن أبي سعيد الخدري أن النبي ﷺ نهى عن اشتتمال الصماء وأن يختبئ الرجل في ثوب واحد ليس على فرجه منه شيء۔ [راجع: ۳۶۷]

### ۲۲- باب الخميصة السوداء

(۵۸۲۳) ہم سے ابو نعیم نے بیان کیا، کہا تم سے اسحاق بن سعید نے بیان کیا، ان سے ان کے والد نے، ان سے سعید بن فلاں یعنی عمرو بن سعید بن عاص نے اور ان سے ام خالد بنت خالد بن عثمن نے کہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں کچھ کپڑے لائے گئے جس میں ایک چھوٹی کالی کملی بھی تھی۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا تمہارا کیا خیال ہے یہ چادر کے دی جائے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم خاموش رہے پھر آنحضرت ﷺ نے فرمایا ام خالد کو میرے پاس بلا لاؤ۔ انہیں گود میں اٹھا کر لایا گیا (کیونکہ پچھی تھیں) اور آنحضرت ﷺ نے وہ چادر اپنے ساتھ میں لی اور انہیں پہنایا اور دعا دی کہ جیتی رہو۔ اس چادر میں ہرے اور زرد نقش و نگار تھے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ ام خالد! یہ نقش و نگار ”سنہ“ ہیں۔ ”سنہ“ جبکہ زبان میں خوب اچھے کے معنی میں آتا ہے۔

(۵۸۲۴) مجھ سے محمد بن شنی نے بیان کیا، کہا کہ مجھ سے ابن ابی عدی نے بیان کیا، ان سے ابن عون نے، ان سے محمد نے اور ان سے حضرت انس بن عثمن نے بیان کیا کہ جب حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہ کے یہاں پہنچا ہوا تو انہوں نے مجھ سے کہا کہ انس اس پہنچ کو دیکھتے رہو کوئی چیز اس کے پیٹ میں نہ جائے اور جا کر نبی کریم ﷺ کو اپنے ساتھ لاؤ تاکہ آنحضرت ﷺ اپنا جھوٹا اس کے منہ میں ڈالیں۔ چنانچہ میں آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا آنحضرت ﷺ اس وقت ایک باغ میں تھے اور آپ کے جسم پر قبیلہ بنی حریث کی بنی ہوئی چادر (خمیصہ حریثیہ) تھی اور آپ اس سواری پر نشان لگا رہے تھے جس پر آپ فتح کمک کے موقع پر سوار تھے۔

**تشریح** حربی نسبت ہے حرب کی طرف۔ شاید اس نے یہ کمیلیاں بنانا شروع کی ہوں گی بعض روایتوں میں خبری ہے۔ بعض میں جو بنی الجون کی طرف نسبت ہے۔ حافظ نے کما جو نبی کملی اکثر یہاں ہوتی ہے، اسی سے ترجمہ باب کی مطابقت ہو گئی۔ کامل کملی رکھنے اور ٹھنڈے کے بہت سے فوائد ہیں اور سب سے بڑا فائدہ یہ کہ ایسی کملی رکھنے سے رسول کریم ﷺ کی یاد تازہ ہوتی ہے جو ہمارے لیے سب سے بڑی سعادت ہے اللہم ارزقنا آمين۔ حربی حربت نامی کپڑا بنانے والے کی طرف نسبت ہے۔

۵۸۲۳ - حدثنا أبو نعيم، حدثنا إسحاق بن سعيد، عن أبيه سعيد ابن فلان - هو عمرو - بن سعيد بن العاص، عن أم حاليه بنت خالد: أتني النبي ﷺ بثواب فيها حميدة سوداء صغيرة، فقال: (من ترون نفسو هذه؟) فسكت القوم قال: ((الثوري يأم حاليه)) فأتني بها تحمل فأخذ الحميدة بيده فأببسها وقال: ((أبني وأخليقي)) وكان فيها علم أخضر أو أصفر فقال: ((يا أم حاليه هذا سناء)) وسناء بالحبشية، حسن. [راجع: ۳۰۷۱] ام خالد جبکہ ہی میں پیدا ہوئی تھیں وہ جبکہ زبان جانے لگی تھیں لہذا آنحضرت ﷺ نے اس سے خوش ہو کر جبکہ زبان ہی میں اس کپڑے کی تعریف فرمائی۔

۵۸۲۴ - حدثني محمد بن المشي، قال حدثني ابن أبي عدي، عن ابن عون، عن محمد عن أنس رضي الله عنه قال: لما ولدت أم سليم قالت لي: يا أنس انظر لهذا الفلام فلا يصيغ شيئا حتى تغدو به إلى النبي صلى الله عليه وسلم يحنكه، فعدونت به، فإذا هو في حاضر وعليه حميدة حربية، وهو يسم الظهر الذي قدم عليه في الفتح.

[راجع: ۱۵۰۲]

## باب سبز رنگ کے کپڑے پہننا

(۵۸۲۵) ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا، کہا ہم سے عبدالوہاب بن عبد الجید شفیقی نے، کہا ہم کو ایوب سختیانی نے خبر دی، انسیں عکرمه نے اور انہیں رفقاء میثاق نے کہ انہوں نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی تھی۔ پھر ان سے عبدالرحمن بن زیر قرطی میثاق نے نکاح کر لیا تھا۔ عائشہ بیٹی میثاق نے بیان کیا کہ وہ خاتون سبز اوڑھنی اوڑھنے ہوئے تھیں، انہوں نے عائشہ بیٹی میثاق سے (اپنے شوہر کی) شکایت کی اور اپنے جسم پر سبز نشانات (چوت کے) دکھائے پھر حب رسول اللہ ﷺ تشریف لائے تو (جیسا کہ عادت ہے) عکرمه نے بیان کیا کہ عورتیں آپس میں ایک دوسرے کی مدد کرتی ہیں۔ عائشہ بیٹی میثاق نے (آنحضرت ﷺ سے) کہا کہ کسی اہم ایمان والی عورت کا میں نے اس سے زیادہ برجال نہیں دیکھا ان کا جسم ان کے کپڑے سے بھی زیادہ برآ ہو گیا ہے۔ بیان کیا کہ ان کے شوہرنے بھی سن لیا تھا کہ بیوی حضور اکرم ﷺ کے پاس گئی ہیں چنانچہ وہ بھی آگئے اور ان کے ساتھ ان کے دو بچے ان سے پہلی بیوی کے تھے ان کی بیوی نے کہا اللہ کی قسم مجھے ان سے کوئی اور شکایت نہیں البتہ ان کے ساتھ اس سے زیادہ اور کچھ نہیں جس سے میرا کچھ نہیں ہوتا۔ انہوں نے اپنے کپڑے کا پلوپکڑ کراشارہ کیا (یعنی ان کے شوہر کم نور ہیں) اس پر ان کے شوہرنے کہا رسول اللہ! (واللہ یہ جھوٹ بولتی ہے میں تو اس کو (جماع کے وقت) چھڑے کی طرح ادھیر کر رکھ دیتا ہوں مگر یہ شریر ہے یہ مجھے پند نہیں کرتی اور رفقاء کے یہاں دوبارہ جانا چاہتی ہے۔ حضور اکرم ﷺ نے اس پر فرمایا کہ اگر یہ بات ہے تو تمہارے لیے وہ (رفقاء) اس وقت تک حلال نہیں ہوں گے جب تک یہ (عبدالرحمن دوسرے شوہر) تمہارا مزاہ نہ چکھے لیں۔ بیان کیا کہ حضور اکرم ﷺ نے عبد الرحمن کے ساتھ دو بچے بھی دیکھے تو دریافت فرمایا کیا یہ تمہارے بچے ہیں؟ انہوں نے عرض کیا جی ہاں۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا اچھا، اس وجہ سے تم یہ باتیں سوچتی ہو۔

## ۲۳ - باب الفیاب الخضراء

۵۸۲۵ - حدثنا محمد بن بشير، حدثنا عبد الوهاب، أخبرنا ايوب، عن عكرمة أن رفاعة طلق أمراته فتزوجها عبد الرحمن بن الزبير القرطبي قالـت غالـة: وعلـيـها حـمـارـاً أخـضـرـاً فـشـكـتـ إـلـيـهـاـ وـأـرـتـهـاـ خـضـرـةـ بـجـلـدـهـاـ، فـلـمـ جـاءـ رـسـوـلـ اللهـ صـلـىـ اللهـ عـلـيـهـ وـسـلـمـ وـالـسـاءـ يـنـصـرـ بـغـضـهـنـ بـغـضـاـ قـالـتـ غالـةـ: مـاـ رـأـيـتـ مـيـلـ مـاـ يـلـقـىـ الـمـؤـمـنـاتـ لـجـلـدـهـاـ أـشـدـ خـضـرـةـ مـنـ ثـوـبـهـاـ، قـالـ: وـسـعـمـ أـنـهـاـ قـدـ أـتـ رـسـوـلـ اللهـ صـلـىـ اللهـ عـلـيـهـ وـسـلـمـ فـجـاءـ وـمـعـهـ اـبـنـانـ لـهـ مـنـ غـيـرـهـاـ قـالـتـ: وـالـلـهـ مـاـ لـيـ إـلـيـهـ مـنـ ذـنـبـ إـلـاـ أـنـ مـاـ مـعـهـ لـيـسـ يـأـغـيـيـ عـنـيـ مـنـ هـذـهـ، وـأـخـدـتـ هـذـهـ مـنـ ثـوـبـهـاـ فـقـالـ: كـذـبـتـ وـالـلـهـ يـاـ رـسـوـلـ اللهـ إـلـيـ لـأـنـفـضـهـاـ نـفـضـ الـأـدـنـيـمـ، وـلـكـنـهـاـ نـاـشـرـ تـرـبـدـ رـفـاعـةـ فـقـالـ رـسـوـلـ اللهـ صـلـىـ اللهـ عـلـيـهـ وـسـلـمـ: ((فـإـنـ كـانـ ذـلـكـ لـمـ تـحـلـيـ لـهـ أـوـ لـمـ تـصـلـحـ لـهـ حـتـىـ يـذـوقـ مـنـ غـسـيـلـكـ)) فـقـالـ: وـأـنـصـرـ مـعـهـ إـنـيـ فـقـالـ: ((بـنـوـكـ هـؤـلـاءـ)) فـقـالـ: نـعـمـ. فـقـالـ: ((هـذـاـ الـذـيـ تـزـعـمـيـنـ مـاـ تـزـعـمـيـنـ؟ فـوـاـ اللـهـ لـهـمـ أـشـبـهـ بـهـ مـنـ الـفـرـابـ بـالـفـرـابـ)).

[راجع: ۲۶۳۹]

اللہ کی قسم یہ پچے ان سے اتنے ہی مشابہ ہیں جتنا کہ کوئے سے مشابہ ہوتا ہے۔

وہ خاتون ہرے رنگ کی اڑھنی اوڑھے ہوئے تھی کیا باب سے مطابقت ہے۔ اس عورت نے اپنے خاوند کے نامہ ہونے کی شکایت کی تھی جس کے جواب کے لیے خاوند عبد الرحمن بن زبیر اپنے دونوں پجوں کو ساتھ لائے تھے۔ آنحضرت ﷺ نے پجوں کے بارے میں حضرت عبد الرحمن کی تقدیم کی اور عورت کی کذب بیانی محوس فرمایا جو یہاں مذکور ہے۔ مسئلہ یہی ہے کہ مطابق باشہ عورت پسلے خاوند کے نکاح میں دوبارہ اس وقت تک نہیں جاسکتی جب تک وہ دوسرا خاوند اس سے خوب جماعت نہ کر لے اور پھر اپنی مرضی سے اسے طلاق دے اس کے سوا اور کوئی صورت نہیں ہے۔

### باب سفید کپڑے پہنا

(۵۸۲۶) ہم سے اسحاق بن ابراہیم حنظلی نے بیان کیا، کہا ہم کو محمد بن بشر نے خردی، کہا ہم سے معمراً نے بیان کیا، ان سے سعد بن ابراہیم نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے سعد بن ابی وقار صریح اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جنگ احد کے موقع پر میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دائیں بائیں و آدمیوں کو (جوفرشتے تھے) دیکھا اور سفید کپڑے پہنے ہوئے تھے میں نے انہیں نہ اس سے پہلے دیکھا اور نہ اس کے بعد کبھی دیکھا۔

گویا فرشتوں کا سفید کپڑوں میں نظر آتا، اس چیز کا ثبوت ہے کہ سفید کپڑوں کا بلاس عند اللہ محبوب ہے۔

(۵۸۲۷) ہم سے ابو عمر نے بیان کیا، کہا ہم سے عبد الوارث نے بیان کیا، ان سے حسین نے، ان سے عبد اللہ بن بریدہ نے، ان سے یحییٰ بن یحییٰ نے بیان کیا، ان سے ابو سود ولی نے بیان کیا اور ان سے حضرت ابوذر گنڈو نے بیان کیا، انہوں نے بیان کیا کہ میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو جسم مبارک پر سفید کپڑا تھا اور آپ سورہ ہے تھے پھر دوبارہ حاضر ہوا تو آپ بیدار ہو چکے تھے پھر آپ نے فرمایا جس بندہ نے بھی کلمہ لا الہ الا اللہ (اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں) کو مان لیا اور پھر اسی پر وہ صراحت میں جائے گا۔ میں نے عرض کیا چاہے اس نے زنا کیا ہو، چاہے اس نے چوری کی ہو، آپ نے فرمایا کہ چاہے اس نے زنا کیا ہو، چاہے اس نے چوری کی ہو، میں نے پھر عرض کیا چاہے اس نے زنا کیا ہو، چاہے اس نے چوری کی ہو۔ فرمایا چاہے

### ۲۴ - باب الشیابِ الْبَیْض

۵۸۲۶ - حدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ، أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ. حدَّثَنَا مِسْعَرٌ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَعْدٍ قَالَ: رَأَيْتُ بِشِمَالِ النَّبِيِّ ﷺ وَيَمِينِهِ رَجُلَيْنِ عَلَيْهِمَا تِبَابٌ بَيْضٌ يَوْمَ أَخْبَدَ مَا رَأَيْتُهَا قَبْلُ وَلَا بَعْدَ.

[راجح: ۴۰۵۴]

۵۸۲۷ - حدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ، حدَّثَنَا عَنْ الْوَارِثِ، عَنْ الْحُسَنِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرِيَّةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرٍ حَدَّثَنَاهُ أَنَّ أَبَا الأَسْوَدَ الدَّيلِيَّ حَدَّثَنَاهُ أَنَّ أَبَا ذَرَ حَدَّثَنَاهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ تَوْبَةً أَبَيْضَ وَهُوَ نَائِمٌ ثُمَّ أَيْتُهُ وَقَدْ اسْتَيقَظَ فَقَالَ: ((مَا مِنْ عَبْدٍ قَالَ : لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ثُمَّ ماتَ عَلَى ذَلِكَ إِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ)) فَلَمَّا : وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ؟ قَالَ: ((وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ)) فَلَمَّا : وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ؟ قَالَ: ((وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ)) فَلَمَّا : وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ؟

اس نے زنا کیا ہو چاہے اس نے چوری کی ہو۔ میں نے (حضرت کی وجہ سے پھر) عرض کیا چاہے اس نے زنا کیا ہو یا اس نے چوری کی ہو۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا چاہے اس نے زنا کیا ہو چاہے اس نے چوری کی ہو۔ ابوذر کی ناک خاک آلودہ ہو۔ حضرت ابوذر رض بعد میں جب بھی یہ حدیث بیان کرتے تو آنحضرت ﷺ کے الفاظ ابوذر کے علی الرغم (وان رغم انف ابی ذر) ضرور بیان کرتے۔ ابو عبد اللہ حضرت امام بخاری نے کہا یہ صورت کہ (صرف کلمہ سے جنت میں داخل ہو گا) یہ اس وقت ہو گی جب موت کے وقت یا اس سے پہلے (گناہوں سے) توبہ کی اور کماکہ لا الہ الا اللہ، اس کی مغفرت ہو جائے گی۔

**تَسْتَعِنُونَ** توبہ کی شرط حضرت امام بخاری نے ان کے لیے بیان کی ہے جو ان گناہوں کو گناہ نہ جان کر کریں ایسے لوگ بغیر توبہ کئے ہرگز نہیں بخشنے جائیں گے ہاں اگر گناہ جان کرنا دام ہو کر مرا اگرچہ توبہ نہ کی پھر بھی کلمہ کی برکت سے بخشش کی اسید ہے۔ چاہے سزا کے بعد ہی ہو کیونکہ اصل بنیاد نجات کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھنا اور اس کے مطابق عمل و عقیدہ درست کرنا ہے۔ محض طوٹے کی طرح کلمہ پڑھ لینا بھی کافی نہیں ہے۔

### باب ریشم پہننا اور مردوں کا اسے اپنے لیے بچھانا اور کس حد تک اس کا استعمال جائز ہے

(۵۸۲۸) ہم سے آدم نے بیان کیا، کہا ہم سے شعبہ نے، کہا ہم سے قادہ نے، کہا کہ میں نے ابو عثمان نہدی سے سنا کہ ہمارے پاس عمر رض کا مکتب آیا، ہم اس وقت عتبہ بن فرقہ رض کے ساتھ آذربایجان میں تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے ریشم کے استعمال سے (مردوں کو) منع کیا ہے سواتنے کے اور آنحضرت ﷺ نے انگوٹھے کے قریب کی اپنی دونوں انگلیوں کے اشارے سے اس کی مقدار بتائی۔ ابو عثمان نہدی نے بیان کیا کہ ہماری سمجھ میں آنحضرت ﷺ کی مراد اس سے (کپڑے وغیرہ پر ریشم کے) پھول بولنے سے تھی۔

(۵۸۲۹) ہم سے احمد بن یونس نے بیان کیا، کہا ہم سے زہیر نے بیان کیا، ان سے عاصم نے بیان کیا، ان سے ابو عثمان نے بیان کیا کہ ہمیں حضرت عمر رض نے لکھا اس وقت ہم آذربایجان میں تھے کہ نبی کریم ﷺ نے ریشم پہننے سے منع فرمایا تھا سواتنے کے اور اس کی وضاحت

سرق)) قلت: وَإِنْ زَانَى وَإِنْ سَرَقَ؟ قَالَ: ((وَإِنْ زَانَى وَإِنْ سَرَقَ عَلَى رَغْمِ أَنْفِ أَبِي ذَرٍ)) وَكَانَ أَبُو ذَرٌ إِذَا حَدَثَ بِهَذَا قَالَ: وَإِنْ رَغْمِ أَنْفِ أَبِي ذَرٍ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ هَذَا عِنْدَ الْمَوْتِ أَوْ قَبْلَهُ إِذَا تَابَ وَنَدَمَ وَقَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ غَفَرَ لَهُ [راجح: ۱۲۳۷]

### ۲۵ - باب لُبْسِ الْحَرِيرِ إِفْتَرَاشِهِ لِلرِّجَالِ وَقَدْرُ مَا يَجُوزُ مِنْهُ

- ۵۸۲۸ حدثنا آدم، حدثنا شعبة، حدثنا قتادة قال: سمعت أبا عثمان النهدي قال: أتنا كتاب عمر، ونحن مع عتبة بن فرقيد بأذربيجان أن رسول الله ﷺ نهى عن الحرير، إلا هكذا وأشار ياصبعيه اللتين تليان الإبهام قال: فيما علمنا أنه يعني الأعلام. [أطرافه في: ۵۸۲۹، ۵۸۳۰، ۵۸۳۴، ۵۸۳۵]

- ۵۸۲۹ حدثنا أحمد بن يونس، حدثنا زهير، حدثنا عاصم، عن أبي عثمان، قال: كتب إلينا عمر ونحن بأذربيجان أن النبي ﷺ نهى عن لبس الحرير إلا هكذا

نبی کرم ﷺ نے دو الگیوں کے اشارے سے کی تھی۔ زہیر (راوی حدیث) نے پتچ کی اور شادوت کی الگیاں اٹھا کر تھیا۔

(۵۸۳۰) ہم سے مدد نے بیان کیا، انہوں نے کماہم سے بھی نے بیان کیا، انہوں نے کماہم سے تھی نے بیان کیا اور ان سے ابو عثمان نے بیان کیا کہ ہم حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں لکھا کہ نبی کرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دنیا میں ریشم جو شخص بھی پہنے گا اسے آخرت میں نہیں پہنایا جائے گا۔

ہم سے حسن بن عمر نے بیان کیا، کماہم سے معتر نے، کماہم سے ہمارے والد نے بیان کیا، ان سے ابو عثمان نے بیان کیا اور ابو عثمان نے اپنی دو الگیوں، شادوت اور در میانی الگیوں سے اشارہ کیا۔

(۵۸۳۱) ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا، کماہم سے شعبہ نے بیان کیا، ان سے حکم نے، ان سے ابن الی لملی نے بیان کیا کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ میں تھے۔ انہوں نے پانی مانگا۔ ایک دیساتی چاندی کے برتن میں پانی لایا۔ انہوں نے اسے پھینک دیا اور کماکر میں نے صرف اس لیے پھینکا ہے کہ میں اس شخص کو منع کر چکا ہوں (کہ چاندی کے برتن میں مجھے لکھنا اور پانی نہ دیا کرو) لیکن وہ نہیں مانا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ سونا، چاندی، ریشم اور دبیان (کفار) کے لیے دنیا میں ہے اور تمارے (مسلمانوں) کے لیے آخرت میں۔

(۵۸۳۲) ہم سے آدم نے بیان کیا، کماہم سے شعبہ نے بیان کیا، کماہم سے عبد العزیز بن صہیب نے بیان کیا کہ اس پر میں نے پوچھا کیا یہ بن مالک رضی اللہ عنہ سے سن۔ شعبہ نے بیان کیا کہ اس پر میں نے پوچھا کیا یہ روایت نبی کرم ﷺ سے ہے؟ عبد العزیز نے بیان کیا کہ قلعابی کرم ﷺ سے مروی ہے۔ آپ نے فرمایا کہ جو مرد ریشمی لباس دنیا میں پہنے گاوہ آخرت میں اسے ہرگز نہیں پہن سکے گا۔

(۵۸۳۳) ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا، کماہم سے حماد بن زید نے بیان کیا کہ میں نے ابن زید پر بیان کیا تھا۔

وَصَفَ لَنَا النَّبِيُّ ﷺ بِاصْبَعِيهِ وَرَأَقَعَ زَهْنِيْرَ  
الْوُسْطَى وَالسَّبَابَةَ۔ [راجع: ۵۸۲۸]

۵۸۳۰ - حَدَّثَنَا مُسَدْدَدٌ، حَدَّثَنَا يَحْنَى  
عَنِ النَّبِيِّ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ قَالَ: كُنَّا مَعَ  
عَبْدَةَ فَكَتَبَ إِلَيْهِ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ  
النَّبِيُّ ﷺ قَالَ: ((لَا يَلِسْنُ الْخَرِيرُ فِي  
الْدُّنْيَا إِلَّا مَنْ لَمْ يَلِسْنْ مِنْهُ شَيْءٌ فِي  
الآخِرَةِ)). [راجع: ۵۸۲۸]

۵۸۳۱ - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنَا  
مُقْتَمِرٌ، حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا أَبْوَ عُثْمَانَ وَأَشَارَ  
أَبْوَ عُثْمَانَ بِاصْبَعِيهِ الْمُسْبَحَةِ وَالْوُسْطَى.

۵۸۳۲ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ،  
حَدَّثَنَا شَبَّةُ، عَنِ الْحُكْمِ، عَنْ أَبِي أَبِي  
لَيْلَى قَالَ: كَانَ حَدِيقَةً بِالْمَدَائِنِ فَاسْتَسْقَى  
فَأَتَاهُ دِهْقَانٌ بِمَاءٍ فِي إِنَاءٍ مِنْ فَضَّةٍ فَرَمَاهُ  
بِهِ وَقَالَ: إِنِّي لَمْ أَرْمِهِ إِلَّا أَنِّي نَهَيْتُهُ فَلَمْ  
يَسْتَهِنْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: الْذَّهَبُ وَالْفَضَّةُ  
وَالْخَرِيرُ وَالْدِيَاجُ هُنَّ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا  
وَلَكُمْ فِي الْآخِرَةِ۔ [راجع: ۵۴۲۶]

۵۸۳۳ - حَدَّثَنَا آدُمُ، حَدَّثَنَا شَبَّةُ،  
حَدَّثَنَا عَنْدَ الْغَزِيزِ بْنِ صَهْبَيْهِ، قَالَ:  
سَعَيْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ شَبَّةُ: فَقَلَّتْ  
أَعْنَى النَّبِيُّ ﷺ، فَقَالَ: شَدِيدًا عَنِ النَّبِيِّ  
ﷺ: ((مَنْ لَبِسَ الْخَرِيرَ فِي الدُّنْيَا فَلَنْ  
يَلْبِسَهُ فِي الْآخِرَةِ)).

۵۸۳۴ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ،  
حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ ثَابِتٍ قَالَ:

سے نا، انسوں نے خطبہ دیتے ہوئے کہا کہ حضرت محمد ﷺ نے فرمایا ہے کہ جس مرد نے دنیا میں ریشم پہنا وہ آخرت میں اسے نہیں پہن سکے گا۔

(۵۸۳۲) ہم سے علی بن جعد نے بیان کیا، کہا ہم کو شعبہ نے خردی، انسیں ابو ذیبان خلیفہ بن کعب نے کہا کہ میں نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے سنا، کہا کہ میں نے حضرت عمر بن حثیث سے سنا، انسوں نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جس مرد نے دنیا میں ریشم پہنا وہ اسے آخرت میں نہیں پہن سکے گا۔ اور ہم سے ابو عمر نے بیان کیا، ان سے عبد الوارث نے بیان کیا، ان سے یزید نے کہ معاذہ نے بیان کیا کہ مجھے ام عمرو بنت عبد اللہ نے خردی، انسوں نے حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے سنا، انسوں نے حضرت عمر فاروق بن حثیث سے سنا اور انسوں نے نبی کریم ﷺ سے سنا۔

سمعت ابن الزبير يخطب يقول: قال  
محمد ﷺ: ((من ليس الحريز في الدنيا  
لم يلبسه في الآخرة)).

٥٨٣٤ - حدثنا علي بن الجعدي، أخبرنا  
شعبة عن أبي ذيyan خليفة بن كعب،  
قال: سمعت ابن الزبير يقول: سمعت  
عمر يقول: قال النبي ﷺ: ((من ليس  
الحريز في الدنيا لم يلبسه في الآخرة)).  
وقال لنا أبو مغمر: حدثنا عبد الوارث،  
عن يزيد قالت معاذة: أخبرني أم عمر  
بنت عبد الله سمعت عبد الله بن الزبير  
سمع عمر سمع النبي ﷺ.

[راجع: ۵۸۲۸]

(۵۸۳۵) مجھ سے محمد بن بشار نے بیان کیا، انسوں نے کہا ہم سے عثمان بن عمر نے بیان کیا، انسوں نے کہا ہم سے علی بن مبارک نے بیان کیا، انسوں نے کہا ہم سے تیجی بن ابی کثیر نے بیان کیا، ان سے عمران بن حطان نے بیان کیا کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہما سے ریشم کے متعلق پوچھا تو انسوں نے بتلایا کہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس جاؤ اور ان سے پوچھو، بیان کیا کہ میں نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا تو انسوں نے بیان کیا کہ مجھے ابو حفص یعنی حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دنیا میں ریشم تو وہی مرد پہنے گا جس کا آخرت میں کوئی حصہ نہ ہو۔ میں نے اس پر کہا کہ مجھ کا اور ابو حفص رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف کوئی جھوٹی بات نہیں کر سکتے اور عبد اللہ بن رجاء نے بیان کیا کہ ہم سے جری نے بیان کیا، ان سے تیجی نے اور ان سے عمران نے اور پوری حدیث بیان کی۔

٥٨٣٥ - حدثني محمد بن بشار، حدثنا  
عثمان بن عمر، حدثنا علي بن المبارك،  
عن يحيى بن أبي سعيد، عن عمران بن  
حطان، قال: سأله عائشة عن الحريز  
فقالت: أنت ابن عباس فسئلها قال:  
فسألته، فقال: سأله ابن عمر قال: فسألت  
ابن عمر فقال: أخبرني أبو حفص يعني  
عمر بن الخطاب، أن رسول الله ﷺ  
قال ((إنما يلبس الحريز في الدنيا من لا  
خلاق له في الآخرة)). فقلت: ضدق  
وما كذب أبو حفص على رسول الله ﷺ.  
وقال عبد الله بن رجاء: حدثنا  
جريز، عن يحيى حدثني عمران وفضى  
ال الحديث. [راجع: ۵۸۲۸]

بَابُ بَغْيَرِ پَنْتَهُ رَسُولٌ صَرْفٌ چَحْوَنَا جَائزٌ هُنَّهُ . اُور اس بارے  
میں زبیدی سے روایت ہے کہ ان سے زہری نے بیان کیا،  
ان سے حضرت انس بن مالک نے اور ان سے نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو اور پر مذکور ہے

(۵۸۳۶) ہم سے عبید اللہ بن موسیٰ نے بیان کیا، ان سے اسرائیل  
نے بیان کیا، ان سے ابو اسحاق نے بیان کیا اور ان سے حضرت براء  
رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو رشیم کا  
ایک کپڑا بدھیہ میں پیش ہوا تو ہم اسے چھوٹے لگے اور اس کی (زی و  
ملامت پر) حیرت زدہ ہو گئے تو آپ نے فرمایا کہ کیا تمہیں اس پر حیرت  
ہے۔ ہم نے عرض کیا جی ہاں فرمایا جنت میں سعد بن معاذ کے روماں  
اس سے بھی اچھے ہیں۔

بَابُ مَرْدَكَ لَيْهِ رَشِيمَ كَپُرُّ الْبَطْرُ فَرْشٌ بَجْهَانَا مَنْعَهُ هُنَّهُ . عَبِيدٌ  
نَّهَى كَما كَه يَه بَجْهَانَا بَجْهِي پَنْتَهُ جِيسَاهُ

(۷) ہم سے علی نے بیان کیا، انہوں نے کہا تم سے وہب بن  
جریر نے بیان کیا، انہوں نے کہا کہ ہم سے ان کے والد نے بیان کیا،  
انہوں نے کہا کہ میں نے ابن ابی نجع سے سنا، انہوں نے مجاهد سے،  
انہوں نے ابن ابی لیلی سے اور ان سے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ  
نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سونے اور چاندی  
کے برتن میں پینے اور کھانے سے منع فرمایا تھا اور رشیم اور دیباچ پسندے  
اور اس پر پیٹھنے سے منع فرمایا تھا

اور اس کے ناجائز ہے۔

بَابُ مَصْرَ كَارِيشِي كَپُرُّ اَهْنَدَا مَرْدَكَ لَيْهِ كِيسَاهُ .  
عاصم ابن کلیب نے بیان کیا کہ ان سے ابو بردہ نے بیان کیا کہ میں  
نے حضرت علی بن ابی شر سے پوچھا قسمی کیا چیز ہے؟ بتلایا کہ یہ کپڑا تھا جو  
ہمارے یہاں (جاز میں) شام یا مصر سے آتا تھا اس پر چوڑی ریشی

٢٦ - بَابُ مَسْ أَلْحَرِيرِ مِنْ غَيْرِ  
لُبْسٍ .

وَيَرَوْيَ فِيهِ عَنِ الزُّبِيدِيِّ عَنِ الرُّهْفِيِّ عَنْ  
أَنْسِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ

٥٨٣٦ - حَدَّثَنَا عَبْيَضُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى،  
عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ الْبَرَاءِ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: أَهْدَيَ لِلنَّبِيِّ ﷺ ثَوْبًا  
حَرَيرًا فَجَعَلْنَا لَنَمَسْهُ وَنَتَعَجَّبُ مِنْهُ فَقَالَ  
النَّبِيُّ ﷺ: ((أَتَعْجِبُونَ مِنْ هَذَا؟)) قُلْنَا:  
نَعَمْ . قَالَ: ((مَنَادِيلُ سَعْدِ بْنِ مَعَاذٍ فِي  
الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِنْ هَذَا)). [راجع: ۳۲۴۹]

٢٧ - بَابُ افْتَرَاشِ الْحَرِيرِ .  
وَقَالَ عَبْيَضٌ: هُوَ كَلْبِسِيٌّ .

٥٨٣٧ - حَدَّثَنَا عَلَيُّ، حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ  
جَرِيرٍ، حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي  
نَجِيْحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ ابْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ  
حَذِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ نَهَا النَّبِيُّ ﷺ  
أَنَّ نَشَرَبَ فِي آنِيَةِ الْذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ، وَأَنَّ  
نَأْكُلَ فِيهَا وَعَنْ لُبْسِ الْحَرِيرِ وَالْدَّيْبَاجِ  
وَأَنَّ نَجْلِسَ عَلَيْهِ . [راجع: ۵۴۲۶]

علوم ہوا کہ ریشی فرش و فروش کا استعمال بھی مردوں کے لیے ناجائز ہے۔

٢٨ - بَابُ لُبْسِ الْقَسِيِّ

وَقَالَ عَاصِمٌ: عَنْ أَبِي بُرْدَةَ قَالَ: قُلْتُ  
لِعَلَيْ مَا الْقَسِيَّةُ؟ قَالَ: بِيَابَ أَتَتْنَا مِنَ  
الشَّامِ أَوْ مِنْ مِصْرَ، مُضْلَعَةً فِيهَا حَرِيرٌ

وہاریاں پڑی ہوتی تھیں اور اس پر ترنج جیسے نقش و نگار بنے ہوئے تھے اور ”میشرہ“ زین پوش وہ کپڑا کھلاتا تھا جسے عورتیں ریشم سے اپنے شوہروں کے لیے بناتی تھیں۔ یہ جھالدار چادر کی طرح ہوتی تھی وہ اسے زرد رنگ سے رنگ دیتی تھیں جیسے اوڑھنے کے روپاں ہوتے ہیں اور جیری نے بیان کیا کہ ان سے زید نے بیان کیا کہ ”قسیہ“ وہ چوخانے کپڑے ہوتے تھے جو مصر سے منگوائے جاتے تھے اور اس میں ریشم ملا ہوا ہوتا تھا اور ”میشرہ“ درندوں کے چڑے کے زین پوش۔ حضرت ابو عبد اللہ امام بخاری نے کہا کہ ”میشرہ“ کی تفسیر میں عاصم کی روایت کثرت طرق اور صحت کے اعتبار سے بڑھی ہوئی ہے۔

(۵۸۳۸) ہم سے محمد بن مقاتل نے بیان کیا، کہا ہم کو عبد اللہ نے خبر دی، کہا ہم کو سفیان نے خبر دی، انسیں اشعش بن ابی شعثاء نے، ان سے معاویہ بن سوید بن مقرن نے بیان کیا اور ان سے حضرت ابی عازب بن عثیمین نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے ہمیں سرخ میشرہ اور قسی کے پہننے سے منع فرمایا ہے۔

**لئے جائیں** [راجح: ۱۲۳۹] قطلانی نے کہا کہ اکثر علماء کے نزدیک زین پوش وہی منع ہے جس میں خالص ریشم ہو یا ریشم زیادہ ہو سوت کم ہو۔ اگر دونوں آدمیے آدمیے ہوں تو ایسے کپڑوں کا استعمال درست رکھا ہے کیونکہ اسے حیر نہیں کہ سکتے آج کل ثروت غیرہ کا یہی حال ہے۔

**باب خارش کی وجہ سے مردوں کو ریشم کپڑے کے استعمال کی اجازت ہے**

(۵۸۳۹) مجھ سے محمد نے بیان کیا، کہا ہم کو شعبیہ نے خبر دی، انسیں قفارہ نے اور ان سے حضرت انس بن مثہلہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت زبیر اور حضرت عبدالرحمن بن عوف کو، کیونکہ انسیں خارش ہو گئی تھی، ریشم پہننے کی اجازت دی تھی۔

علوم ہوا کہ اسی شدید تکلیف کے علاج کے لیے ریشم پہننے کی اجازت ہے۔

**باب ریشم عورتوں کے لیے جائز ہے**

لیهَا أَثْنَانُ الْأَنْزِفِ وَالْمِيَثَرَةِ كَانَتِ النَّسَاءُ تَصْنَعُهُ بِلَعْوَتِهِنَّ مِثْلَ الْقَطَافِيفِ: يَصْفَرُنَّهَا. وَقَالَ حَرِيرٌ عَنْ زَيْدٍ فِي حَدِيبِيَّةِ: الْقِسْيَةُ يَابَ مُضْلَعَةً يَجَاءُ بِهَا مِنْ مِصْرَ فِيهَا الْحَرِيرُ وَالْمِيَثَرَةُ جُلُودُ السَّبَاعِ. قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: عَاصِمٌ أَكْثَرٌ وَأَصْحَحُ فِي الْمِيَثَرَةِ.

۵۸۳۸ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَابِلٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا سُفِيَّاً، عَنْ أَشْعَثِ بْنِ أَبِي الشَّغَاثَةِ، حَدَّثَنَا مَعَاوِيَةُ بْنُ سُوَيْدٍ بْنُ مَقْرُونَ عَنْ أَبْنِ عَازِبٍ قَالَ نَهَانَا النَّبِيُّ ﷺ عَنِ الْمَعَابِ الْحَمْرِ وَعَنِ الْقَسِّيِّ.

[راجع: ۱۲۳۹]

**الحریر للحكمة**  
۲۹ - بَابٌ مَا يُرَخَّصُ لِلرِّجَالِ مِنَ

الْحَرِيرِ لِلْحِكْمَةِ  
۵۸۳۹ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ، أَخْبَرَنَا شَبَّةَ، عَنْ فَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ فَيْلَةَ: رَخْصَنَ الْبَيْنَ لِلزَّبَرِ، وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ فِي لُبْسِ الْحَرِيرِ لِلْحِكْمَةِ بِهِمَا. [راجع: ۲۹۱۹]

**باب الحریر للنساء**  
۳۰ - بَابُ الْحَرِيرِ لِلنِّسَاءِ

(۵۸۳۰) ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا، کہا ہم سے شعبہ نے بیان کیا (دوسری صد) اور حضرت امام بخاری نے کہا کہ مجھ سے محمد بن بشار نے بیان کیا، کہا ہم سے غذر نے بیان کیا، کہا ہم سے شعبہ نے بیان کیا، ان سے عبد الملک بن میسونے اور ان سے زید بن وہب نے کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ فیصلہ سیراء دھاریوں والا ایک جوڑا حلہ عنایت فرمایا۔ میں اسے پن کر لکھا تو میں نے آنحضرت ﷺ کے چہرہ مبارک پر غصہ کے آثار دیکھے۔ چنانچہ میں نے اس کے ٹکڑے کر کے اپنی عنیز عورتوں میں بانٹ دیئے۔

(۵۸۳۱) ہم سے موئی بن اسماعیل نے بیان کیا، کہا کہ مجھ سے جویریہ نے بیان کیا، ان سے نافع نے، ان سے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ حضرت عمر بن حنفیہ نے ریشی دھاریوں والا ایک جوڑا فروخت ہوتے دیکھا تو عرض کیا کہ یا رسول اللہ! بتڑے ہے کہ آپ اسے خرید لیں اور دوفوسے ملاقات کے وقت اور جمع کے دن اسے زیب تن کیا کریں۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اسے وہ پہنتا ہے جس کا (آخرت میں) کوئی حصہ نہیں ہوتا۔ اس کے بعد حضور اکرم ﷺ نے خود حضرت عمر بن حنفیہ کے پاس ریشم کی دھاریوں والا ایک جوڑا حلہ بھیجا، ہدیہ کے طور پر۔ حضرت عمر بن حنفیہ نے عرض کیا آپ نے مجھے یہ جوڑا حلہ عنایت فرمایا ہے حالانکہ میں خود آپ سے اس کے بارے میں وہ بات سن چکا ہوں جو آپ نے فرمائی تھی۔ آپ نے فرمایا کہ میں نے تمہیں یہ کپڑا اس لیے دیا ہے کہ تم اسے بچ دویا (عورتوں وغیرہ میں سے) کسی کو پہناؤ۔

(۵۸۳۲) ہم سے ابو یامن نے بیان کیا، کہا ہم کو شعیب نے خردی، ان سے زہری نے بیان کیا، انہیں حضرت انس بن مالک بن حنفیہ نے خبر دی کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کی صاحبزادی ام کلثوم بنت ابی زردا دھاری دار ریشمی جوڑا پہنے دیکھا۔

باب اس بیان میں کہ آنحضرت ﷺ کی لباس یا فرش کے پابند نہ تھے جیسا مل جاتا اسی پر قناعت کرتے

۵۸۴۰ - حدثنا سليمان بن حرب، حدثنا شعبة ح، وحدثني محمد بن بشير، حدثنا عبد الله بن ميسرة، حدثنا شعبة، عن عبد الملك بن ميسرة، عن علي بن أبي طالب رضي الله عنه قال: كسانى النبي ﷺ حلة سيراء فخرجت فيها فرأيت الغضب في وجهه فشققتها بيني نسائي. [راجع: ۲۶۱۴]

۵۸۴۱ - حدثنا موسى بن إسماعيل، قال: حدثني جونيته، عن نافع عن عبد الله بن عمر أن عمر رضي الله عنه رأى حلة سيراء تباغ فقال: يا رسول الله لو أبغضتها تلبيسها للون قد إذا أتوتك، والجمعة قال: ((إِنَّمَا يُلْبِسُهُ مَنْ لَا خَلَاقَ لَهُ)), وأن النبي صلى الله عليه وسلم بفتح بعنة ذلك إلى عمر حلة سيراء حريز كسانها إيهأ فقال عمر: كسانتها وقد سمعت تقول فيها ما قلت فقال: ((إِنَّمَا بَعَثْتَ إِلَيْكَ لِيَبِعَهَا أَوْ تَكْسُوهَا)). [راجع: ۸۸۶]

۵۸۴۲ - حدثنا أبو اليهان، أخبرنا شعيب، عن الزهرى، قال: أخبرنا أنس بن مالك، أنه رأى على أم كلثوم بنت رسول الله ﷺ بزد حريز سيراء.

۳۱ - باب ما كان النبي ﷺ يتجاوز من الملابس والبساط

یعنی آپ کے مزارج میں خواہ خواہ حکلف نہ تھا۔ باب کا مضمون بیان سے لفڑا ہے کہ ایسے بوریے پر آرام فرار ہتے تھے جس کا نشان آپ کے پہلو پر پڑ رہا تھا اور پھرے کا تکمیل سر کے نیچے تھا جس میں کبھر کی چھال بھری ہوئی تھی۔ وہ مدعاں عمل بالائے غور کریں جن کی زندگی شاہنشہ نھات باث سے گزرتی ہے اور ذرا ذرا سی باتوں پر سنت کا لیل لگا کر لوگوں سے لڑتے بھکرتے رہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو سنت نبوی پر عمل کی توفیق بخشے۔

(۵۸۳۳) ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا، کہا ہم سے حماد بن زید نے ان سے تیجی بن سعید نے، ان سے عبید بن حنین نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ میں عمر بن حنفیہ سے ان عورتوں کے بارے میں جھنوں نے نبی کریم ﷺ کے معاملہ میں اتفاق کر لیا تھا، پوچھنے کا ارادہ کرتا رہا لیکن ان کا رعب سامنے آ جاتا تھا۔ ایک دن (کہ کے راستہ میں) ایک منزل پر قیام کیا اور پیلو کے درختوں میں (وہ قضائے حاجت کے لیے) تشریف لے گئے۔ جب قضائے حاجت سے فارغ ہو کر واپس تشریف لائے تو میں نے پوچھا انہوں نے بتایا کہ عائشہ اور حفصہ رضی اللہ عنہما نے پھر کہا کہ جاہلیت میں ہم عورتوں کو کوئی حیثیت نہیں دیتے تھے۔ جب اسلام آیا اور اللہ تعالیٰ نے ان کا ذکر کیا (اور ان کے حقوق) صردوں پر بتائے تب ہم نے جانا کہ ان کے بھی ہم پر کچھ حقوق ہیں لیکن اب بھی ہم اپنے معاملات میں ان کا دخل بننا پسند نہیں کرتے تھے۔ میرے اور میری بیوی میں کچھ گفتگو ہو گئی اور اس نے تیز و تند جواب مجھے دیا تو میں نے اس سے کہا چھا باب نوبت یہاں تک پہنچ گئی۔ اس نے کام تم مجھے یہ کہتے ہو اور تمہاری بیٹی نبی کریم ﷺ کو بھی تکلیف پہنچاتی ہے۔ میں (اپنی بیٹی ام المؤمنین) حفصہ کے پاس آیا اور اس سے کہا میں تجھے تنبیہ کرتا ہوں کہ اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرے۔ حضور اکرم ﷺ کو تکلیف پہنچانے کے اس معاملہ میں سب سے پہلے میں ہی حفصہ کے یہاں گیا پھر میں حضرت ام سلمہ کے پاس آیا اور ان سے بھی یہی بات کی لیکن انہوں نے کہا کہ جیرت ہے تم پر عمر! تم ہمارے تمام معاملات میں دخل ہو گئے ہو۔ صرف رسول اللہ ﷺ اور آپ کی ازواج کے معاملات میں دخل دینا باتی تھا۔ (سواب وہ بھی شروع کر دیا) انہوں نے میری بات رو

— ۵۸۴۳ — حدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَنْينَ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: لَبَثَتْ سَنَةً وَأَنَا أَرِيدُ أَنْ أَسْأَلَ عُمَرَ عَنِ الْمَرْأَتَيْنِ اللَّتَيْنِ تَظَاهَرَتَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلْتُ أَهَابَهُ فَتَرَلَ يَوْمًا مَنْزِلًا فَدَخَلَ الْأَرْاكَ فَلَمَّا خَرَجَ سَأَلْتُهُ فَقَالَ: عَائِشَةُ وَحَفْصَةُ ثُمَّ قَالَ: كَذَّا فِي الْجَاهِلِيَّةِ لَا نَعْدُ النِّسَاءَ شَيْئًا فَلَمَّا جَاءَ الْإِسْلَامَ وَذَكَرْهُنَّ اللَّهُ رَأَيْنَا لَهُنَّ بِذَلِكَ عَلَيْنَا حَقًا مِنْ غَيْرِ أَنْ نُذْعَلْهُنَّ فِي شَيْءٍ مِنْ أُمُورَنَا، وَكَانَ يَسْنِي وَبَيْنَ امْرَأَتِي كَلَامًا، فَأَغْلَظَتِ لِي فَقَلْتُ لَهَا: وَإِنَّكِ لَهُنَّا كِلَامٌ قَالَتْ: تَقُولُ هَذَا لِي وَأَبْنَتْكِ تُؤَذِّي النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَيْتُهُ حَفْصَةَ فَقَلْتُ لَهَا: إِنِّي أَخَذْرُكِ أَنْ تَعْصِي اللَّهَ وَرَسُولَهُ، وَتَقْدِمُ إِلَيْهَا فِي أَذَادَهُ فَأَتَيْتُ أُمَّ سَلَمَةَ فَقَلْتُ لَهَا: فَقَالَتْ أَعْجَبُ مِنْكِ يَا عُمَرُ قَدْ دَخَلْتِ فِي أُمُورَنَا فَلَمْ يَقِنْ إِلَّا أَنْ تَذَلَّلَيْنِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَزْوَاجِهِ، فَرَدَدَتْ وَكَانَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ إِذَا غَابَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى

کر دی۔ قبیلہ انصار کے ایک صحابی تھے جب وہ حضور اکرم ﷺ کی صحبت میں موجود نہ ہوتے اور میں حاضر ہوتا تو تمام خبریں ان سے آگر بیان کرتا تھا اور جب میں آنحضرت ﷺ کی صحبت سے غیر حاضر ہوتا اور وہ موجود ہوتے تو وہ آنحضرت ﷺ کے متعلق تمام خبریں مجھے آگر سناتے تھے۔ آپ کے چاروں طرف جتنے (باشداد وغیرہ) تھے ان سب سے آپ کے تعلقات ٹھیک تھے۔ صرف شام کے ملک غسان کا ہمیں خوف رہتا تھا کہ وہ کہیں ہم پر حملہ نہ کر دے۔ میں نے جو ہوش و حواس درست کئے تو وہی انصاری صحابی تھے اور کہ رہے تھے کہ ایک حادثہ ہو گیا۔ میں نے کہا کیا بات ہوئی۔ کیا غسان چڑھ آیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس سے بھی بڑا حادثہ کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی ازواج کو طلاق دے دی۔ میں جب ( مدینہ ) حاضر ہو تو تمام ازواج کے جھروں سے رونے کی آواز آرہی تھی۔ حضور اکرم ﷺ اپنے بالاخانہ پر چلے گئے تھے اور بالاخانہ کے دروازہ پر ایک نوجوان پرے دار موجود تھا میں نے اس کے پاس پہنچ کر اس سے کہا کہ میرے لیے حضور اکرم ﷺ سے اندر حاضر ہونے کی اجازت مانگ لو پھر میں اندر گیا تو آپ ایک چٹائی پر تشریف رکھتے تھے جس کے نشانات آپ کے پسلو پر پڑے ہوئے تھے اور آپ کے سر کے نیچے ایک چھوٹا سا چڑے کا نکیہ تھا۔ جس میں سمجھور کی چھال بھری ہوئی تھی۔ چند کچھ کھالیں لٹک رہی تھیں اور بول کے پتے تھے۔ میں نے آنحضرت ﷺ سے اپنی ان باقتوں کا ذکر کیا جو میں نے خصصہ اور امام سلمہ سے کہی تھیں اور وہ بھی جو امام سلمہ نے میری بات رد کرتے ہوئے کہا تھا۔ حضور اکرم ﷺ اس پر مسکرا دیئے۔ آپ نے اس بالاخانہ میں انتیں دن تک قیام کیا پھر آپ وہاں سے نیچے اتر آئے۔

[راجع: ۸۹] آنحضرت ﷺ اس واقعہ میں ایک چٹائی پر تشریف فرماتے چٹائی بھی ایسی کہ جسم مبارک پر اس کے نشانات عیان تھے اسی سے باب کا مضمون نکلتا ہے کہ آپ کے بستر کا یہ حال تھا چڑے کا نکیہ جس میں سمجھور کی چھال بھری ہوئی تھی۔ چند کچھ کھالیں لٹک رہی تھیں جن کی دیافت کے لیے کچھ بول کے پتے رکھے ہوئے تھے جو جی ساری دنیا کو ترک دنیا کا سبق دینے کے لیے مبعوث ہوا اس کی پاکیزہ زندگی ایسی سادہ ہوئی چاہیئے۔ صلی اللہ علیہ وسلم الف الف مرہ بعدد کل ذرۃ آمین۔

الله عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَشَهَدَتُهُ أَنِّي بِمَا يَكُونُ، وَإِذَا غَيَّبَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَشَهَدَ أَنَّا بِمَا يَكُونُ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ مِنْ حَوْلِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدِ اسْتَقَامَ لَهُ، فَلَمْ يَقِنْ إِلَّا مَلِكَ غَسَانَ بِالشَّامِ كَذَنَخَافُ أَنْ يَأْتِيَا، فَمَا شَعَرْتُ إِلَّا بِالْأَنْصَارِيِّ وَهُوَ يَقُولُ: إِنَّهُ قَدْ حَدَثَ أَمْرٌ، قَلَّتْ لَهُ: وَمَا هُوَ أَجَاءَ الْفَسَانِي؟ قَالَ: أَعْظَمُ مِنْ ذَلِكَ، طَلَقَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِسَاءً فَجَنَّتْ فَإِذَا الْبَكَاءُ فِي حُجَّرِهِنَّ كُلُّهَا وَإِذَا النِّسَاءُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ صَعِدَ فِي مُشْرَبَةِ لَهُ وَعَلَى بَابِ الْمُشْرَبَةِ وَصِيفَ فَأَنْتَهَ فَقَلَّتْ اسْتَاذِنْ لَيِّ، فَدَخَلَتْ فَإِذَا النِّسَاءُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى حَصِيرٍ قَدْ أَثْرَ فِي جَنْبِهِ وَتَحْتَ رَأْسِهِ مِرْفَقَةً مِنْ آدَمَ حَشُورُهَا لِيفَ، وَإِذَا أَهْبَتْ مُعْلَقَةً، وَقَرَطَ فَدَكَرَتْ الَّذِي قَلَّتْ لِحَفْصَةَ وَأَمَ سَلَمَةَ وَالَّذِي رَدَتْ عَلَيْهِ أُمُّ سَلَمَةَ، فَصَاحَكَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَبِثَ إِسْفَاقًا وَعَشَرِينَ لَيْلَةً ثُمَّ نَزَلَ.

لِشَرِيقَ

(۵۸۳۴) ہم سے عبد اللہ بن محمد مندی نے بیان کیا، انہوں نے کہا۔  
 ہم سے راشم بن یوسف صنعتی نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم کو معر  
 بن راشد نے خردی، انہیں زہری نے خردی، انہیں ہندہ بنت حارث  
 نے خردی اور ان سے حضرت ام سلمہ رض نے بیان کیا کہ نبی کرم  
 صلی اللہ علیہ وسلم رات کے وقت بیدار ہوئے اور کہا اللہ کے سوا  
 کوئی معبود نہیں کیسی کیسی بلا میں اس رات میں نازل ہو رہی ہیں اور  
 کیا کیا رحمتیں اس کے خزانوں سے اتر رہی ہیں۔ کوئی ہے جو ان جھو  
 والیوں کو بیدار کر دے۔ دیکھو بست سی دنیا میں پہنچے اوڑھنے والیاں  
 آخرت میں تنگی ہوں گی۔ زہری نے بیان کیا کہ ہندہ اپنی آستینوں میں  
 انکلیوں کے درمیان گھنٹیاں لگاتی تھیں۔ تاکہ صرف انکلیاں کھلیں  
 اس سے آگے نہ کھلے۔

۵۸۴۴ - حدَثَنَا عبدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ،  
 حدَثَنَا هِشَامٌ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ  
 أَخْبَرَنِي هَنْدَ بْنَتُ الْحَارِثَ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ  
 رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: أَسْتَيقِظُ النَّبِيَّ ﷺ  
 مِنْ اللَّيلِ وَهُوَ يَقُولُ: ((لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ  
 مَاذَا أَنْزَلَ اللَّيْلَةَ مِنَ الْفِتْنَ؟ مَاذَا أَنْزَلَ مِنَ  
 الْخَزَانَينَ؟ مَنْ يُوقَطُ صَوَاحِبُ الْحَجَرَاتِ؟  
 كَمْ مِنْ كَاسِيَّةٍ فِي الدُّنْيَا عَارِيَّةً يَوْمَ  
 الْقِيَامَةِ؟)). قَالَ الزُّهْرِيُّ: وَكَانَتْ لِهِنْدَ لَهَا  
 أَرْزَارٌ فِي كُمْتَيْهَا بَيْنَ أَصَابِعِهَا.

[راجع: ۱۱۵]

مطلب یہ ہے کہ ہندہ کو اپنا جسم چھپانے کا بڑا خیال رہتا تھا۔ اس حدیث کی مطابقت ترجمہ باب سے اس طرح ہے کہ اس تشییر میں باریک اور عمدہ کپڑوں کی نہت میں ہے جو عورتیں باریک کپڑے پہنچی ہیں اور اپنا جسم اور روں کو دکھلاتی ہیں وہ آخرت میں تنگی ہوں گی یعنی سزا ان کو دی جائے گی۔

## باب جو شخص نیا کپڑا پہنے اسے کیا وعا دی جائے

(۵۸۳۵) ہم سے ابو الولید نے بیان کیا، کہا ہم سے اسحاق بن سعید  
 بن عمرو بن سعید بن عاص نے بیان کیا، کہا کہ مجھ سے میرے والد نے  
 بیان کیا، کہا کہ مجھ سے ام خالد بنت خالد رض نے بیان کیا، انہوں نے  
 بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کچھ کپڑے آئے جن میں ایک  
 کلی چادر بھی تھی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارا کیا خیال ہے،  
 کے یہ چادر دی جائے۔ صحابہ کرام رض خاموش رہے پھر آپ نے  
 فرمایا ام خالد رض کو بلا لا۔ چنانچہ مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں  
 لا یا گیا اور مجھے وہ چادر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ سے عنایت فرمائی  
 اور فرمایا دیر تک جلتی رہو۔ دو مرتبہ آپ نے فرمایا پھر آپ اس چادر  
 کے نقش و نگار کو دیکھنے لگے اور اپنے ہاتھ سے میری طرف اشارہ کر  
 کے فرمایا ام خالد! ”سناہ، سناہ“ یہ جب شی زبان کا لفظ ہے یعنی واہ کیا زیب

۳۲ - باب مَا يُذْعَى لِمَنْ لِيسَ ثَوْبَةً

جَدِيدًا

۵۸۴۵ - حدَثَنَا أَبُو الْوَلِيدُ، حدَثَنَا  
 إِسْحَاقُ بْنُ سَعِيدٍ بْنُ عَمْرُو بْنُ سَعِيدٍ بْنِ  
 الْفَاصِحِ قَالَ: حَدَثَنِي أَبِي قَالَ: حَدَثَنِي أُمُّ  
 خَالِدٍ بَنْتُ خَالِدٍ، قَالَتْ: أَتَيَ رَسُولُ اللَّهِ  
ﷺ بِبَيْبَابٍ فِيهَا حَمِيَّةٌ سَوْدَاءُ، قَالَ:  
 ((مَنْ تَرَوْنَ نَكْسُوهَا هَذِهِ الْحَمِيَّةَ)).  
 فَأَسْكَنَتِ الْقَوْمَ قَالَ: ((اَنْتُونِي بَأْمَ حَالِدٍ))  
 فَأَتَيَ بِي النَّبِيَّ ﷺ فَأَلْبَسَنِيهَا بِيَدِهِ وَقَالَ:  
 ((أَبْلَيْ وَأَحْلَقَيْ)) مَرْتَنِينَ فَجَعَلَ يَنْظُرُ إِلَى  
 عَلَمِ الْحَمِيَّةِ وَيَشِيرُ بِيَدِهِ إِلَيْهِ وَيَقُولُ:  
 ((يَا أُمَّ حَالِدٍ هَذَا سَنَا)) وَالسُّنَّا بِلِسَانِ

دیتی ہے۔ اسحاق بن سعید نے بیان کیا کہ مجھ سے میرے گھر کی ایک عورت نے بیان کیا کہ انہوں نے وہ چادر حضرت ام خالد رضی اللہ عنہ کے پاس دیکھی تھی۔

[راجع: ۳۰۷۱] نیا کپڑا پہننے والے کو یہ دعا بنا مسنون ہے کہ خدا تم کو یہ کپڑا خوب پرانا کر کے پھاڑو یعنی تمہاری عمر

الْعَبْشَةُ الْخَيْرُ. قَالَ: إِسْحَاقُ: حَدَّثَنِي امْرَأَةٌ مِنْ أَهْلِي أَنَّهَا رَأَتْهُ عَلَى أُمِّ خَالِدٍ.

لشیخ حنفی دراز ہو۔

### باب مردوں کے لیے زعفران کے رنگ کا استعمال منع ہے (یعنی بدن یا کپڑے کو زعفران سے رنگنا)

(۵۸۳۶) ہم سے مدد نے بیان کیا، کہا ہم سے عبد الوارث بن سعید نے بیان کیا، ان سے عبد العزیز نے اور ان سے حضرت انس بن مالک بن شہر نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے اس سے منع فرمایا کہ کوئی مرد زعفران کے رنگ کا استعمال کرے۔

لشیخ حنفی اور باب کام طلب واضح ہے۔  
باب زعفران سے رنگا ہوا کپڑا پہننا مردوں کے لیے سخت منع ہے

(۵۸۳۷) ہم سے ابو قیم نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے سفیان بن عبیینہ نے بیان کیا، ان سے عبد اللہ بن دینار نے بیان کیا اور ان سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا تھا کہ کوئی حرم درس یا زعفران سے رنگا ہوا کپڑا پہنے۔

### باب سرخ کپڑا پہننے کے بیان میں

(۵۸۳۸) ہم سے ابوالولید نے بیان کیا، کہا ہم سے شعبہ نے بیان کیا، ان سے ابو اسحاق نے اور انہوں نے حضرت براء بن شہر سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ میانہ قدھے اور میں نے حضور اکرم کو سرخ جوڑے میں دیکھا آپ سے زیادہ خوبصورت کوئی چیز میں نے

### ۳۳- باب النهي عن التراغفِر للرجال

۵۸۴۶ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا عَبْدُ  
الْوَارِثِ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنْ أَنَّسٍ قَالَ:  
نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ  
يَتَرَغَّفَ الرَّجُلُ.

لشیخ حنفی اور باب کام طلب واضح ہے۔

### ۳۴- باب التوب المزغفر

۵۸۴۷ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا سُفيَّانُ،  
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ أَبْنِ غُمَرَ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: نَهَى النَّبِيُّ ﷺ أَنْ  
يَلْبَسَ الْمُخْرَمَ ثُوتِيَّا مَصْبُوْغاً بِوَزْنِ أَوْ  
بِزَغْفَرَانِ. [راجع: ۱۳۴]

درس ایک خوشبو دار رنگیں گھس ہوتی ہے۔

### ۳۵- باب التوب الأخرم

۵۸۴۸ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ، حَدَّثَنَا شَعْبَةُ  
عَنْ أَبِي إِسْحَاقِ، سَمِعَ الْبَرَاءَ رَضِيَ اللَّهُ  
عَنْهُ يَقُولُ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ مَرْتَبُوْغاً وَقَذَ رَأْيَتَهُ  
فِي حَلْمِهِ حَمَرَاءَ مَا رَأَيْتُ شَيْئًا أَخْسَنَ مِنْهُ.

نہیں دیکھی۔

[راجع: ۳۵۵۱]

**لَشْرِيق** امام شافعی رضی اللہ عنہ اور ایک جماعت صحابہ اور تابعین کا یہ قول ہے کہ سرخ کپڑا پہنا مرد کے لیے درست ہے۔ بعضوں نے تاجاز کہا ہے۔ یعنی نے کہا کہ صحیح یہ ہے کہ کسی کا سرخ رنگ مردوں کے لیے تاجاز ہے۔ امام شوکانی نے الحدیث کا ذہب یہ قرار دیا ہے کہ کسی کے علاوہ دوسرا سرخ رنگ مردوں کے لیے درست ہے اور یہی صحیح ہے حدیث میں مذکورہ سرخ جوڑے سے یہ مراد ہے کہ اس میں سرخ و حاریاں تھیں۔

### باب سرخ زین پوش کا کیا حکم ہے۔

### ۳۶- باب المیشَةُ الْحَمْرَاءُ

قطلانی نے کہا سرخ زین پوش سے وہی مراد ہے جو ریشم ہو۔

(۵۸۲۹) ہم سے قبیصہ نے بیان کیا، کہا ہم سے سفیان نے بیان کیا، ان سے اشعت نے، ان سے معاویہ بن سوید بن مقرن نے اور ان سے حضرت براء بن عیاہ نے بیان کیا کہ ہمیں رسول اللہ ﷺ نے سات چیزوں کا حکم دیا تھا۔ بیمار کی عیادت کا، جزاہ کے پیچھے چلنے کا، جھینکنے والے کا جواب (یرحmk اللہ سے) دینے کا اور آنحضرت ﷺ نے ہمیں ریشم، دبای، قسی، استبرق اور سرخ زین پوشوں کے استعمال سے بھی منع فرمایا تھا۔

۵۸۴۹- حدَّثَنَا قَبِيْصَةُ، حَدَّثَنَا سُفِيَّاْنُ، عَنْ أَشْعَتَ، عَنْ مَعَاوِيَةَ بْنِ سُوَيْدِ بْنِ مَقْرِنٍ عَنْ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: أَمْرَنَا النَّبِيُّ ﷺ بِسَنْبَعِ عِيَادَةِ الْمَرِيضِ، وَأَتَابَعَ الْجَنَانِ، وَتَشْمِسَتِ الْغَاطِسِ، وَنَهَاهَا عَنْ لَبِسِ الْحَرِيرِ وَالدِّيَاجِ، وَالْقَسِّيِّ، وَالْإِسْتَرِيقِ، وَالْمَيَاثِرِ الْحَمْرِ.

[راجع: ۱۲۲۹]

**لَشْرِيق** چار باتیں اس روایت میں وہ مذکور نہیں جن کے کرنے کا آپ نے حکم فریبا وہ یہ ہیں دعوت قول کرنا، سلام کو پھیلانا، مظلوم کی مدد کرنا، قسم کو چاکرنا۔ اسی طرح سات کام جو منع ہیں ان میں سے یہاں پانچ مذکور ہیں وہ یہ ہیں سونے کی انگوٹھی پہنانا، چاندی کے برتنوں میں کھانا۔

### باب صاف چڑے کی جوئی پہنا

### ۳۷- باب التَّعَالِ السَّيِّئَةِ وَغَيْرِهَا

جس پر سے بال نکال لئے گئے ہوں یعنی تری کے جوتا پہنا۔

(۵۸۵۰) ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا، کہا ہم سے حماد نے بیان کیا، ان سے سعید بن ابی مسلم نے انسوں نے کہا میں نے حضرت انس بن علی سے پوچھا کیا نبی کریم ﷺ جو تے پنے ہوئے نماز پڑھتے تھے تو انسوں نے کہا کہ بال۔

۵۸۵۰- حدَّثَنَا سَلِيمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ سَعِيدِ أَبِي مَسْلَمَةَ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسًا أَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَصْنَلِي فِي نَفَائِنِ؟ قَالَ : نَعَمْ . [راجع: ۳۰۶۰]

**لَشْرِيق** اس روایت کی تطبیق ترجمہ باب سے مشکل ہے مگر حضرت امام بخاری رضی اللہ عنہ نے اپنی عادت کے موافق اس سے استدلال کیا کیونکہ جوئی عام طور پر دونوں طرح کی جوئی کو شامل ہے یعنی اس چڑے کی جوئی کو جس پر بال ہوں اور اس کو بھی جس کے بال نکال دیئے گئے ہوں۔ پاک صاف تحری جوئیوں میں نماز پڑھنا بالائیک جائز درست ہے اور آنحضرت ﷺ کا اکثریہ معمول تھا۔

(۵۸۵۱) ہم سے عبد اللہ بن مسلمة،

مالک نے 'ان سے سعید مقبری نے' ان سے عبید بن جرچ نے کہ انہوں نے حضرت عبد اللہ بن عمرؓ سے عرض کیا کہ میں آپ کو چار ایسی چیزیں کرتے دیکھتا ہوں جو میں نے آپ کے کسی ساتھی کو کرتے نہیں دیکھا۔ حضرت ابن عمرؓ نے کہا ابن جرچ! وہ کیا چیزیں ہیں؟ انہوں نے کہا کہ میں نے آپ کو دیکھا ہے کہ آپ (خانہ کعبہ کے) کسی کو نے کو طواف میں ہاتھ نہیں لگاتے صرف دوار کان بیمانی (یعنی صرف رکن بیمانی اور حجر اسود) کو چھوٹے ہیں اور میں نے آپ کو دیکھا ہے کہ آپ صاف زین کے چڑے کا جو تا پہنچتے ہیں اور میں نے آپ کو دیکھا کہ آپ اپنا کپڑا زورگ کے رنگ سے رنگتے ہیں یا زرد خضاب لگاتے ہیں اور میں نے آپ کو دیکھا کہ جب مکہ میں ہوتے ہیں تو سب لوگ تو ذی الحجہ کا چاند دیکھ کر احرام باندھ لیتے ہیں لیکن آپ احرام نہیں باندھتے بلکہ ترویہ کے دن (۸ ذی الحجہ کو) احرام باندھتے ہیں۔ ان سے حضرت عبد اللہ بن عمرؓ نے کہا کہ خانہ کعبہ کے ارکان کے متعلق جو تم نے کہا تو میں نے رسول اللہ ﷺ کو ہمیشہ صرف حجر اسود اور رکن بیمانی کو چھوٹے دیکھا، صاف تری کے چڑے کے جو توں کے متعلق جو تم نے پوچھا تو میں نے دیکھا ہے کہ حضور اکرم ﷺ اسی چڑے کا جو تا پہنچتے تھے جس میں بال نہیں ہوتے تھے اور آپ اس کو پہنچتے ہوئے وضو کرتے تھے اس لیے میں بھی پسند کرتا ہوں کہ ایسا ہی جو تا استعمال کروں۔ زورگ کے متعلق تم نے جو کہا ہے تو میں نے حضور اکرم ﷺ کو اس سے خضاب کرتے یا کپڑے رنگتے دیکھا ہے اس لیے میں بھی اس زورگ کو پسند کرتا ہوں اور رہا احرام باندھنے کا مسئلہ تو میں نے آخر حضرت ﷺ کو دیکھا کہ آپ اسی وقت احرام باندھتے جب اونٹ پر سوار ہو کر جانے لگتے۔

**لئے جائیں** مجھ یہ ہے کہ آخر حضرت ﷺ نے زورگ کا خضاب دائری میں نہیں کیا لیکن آپ زرد خوبصورتگی کرتے تھے۔ اس کی زردی شاید بالوں میں بھی لگ جاتی ہو معلوم ہوا کہ زورگ کا استعمال مردوں کو بھی درست ہے بشرطیکہ زعفران کا زرد رنگ نہ ہو۔ احرام حج / ذی الحجہ کو باندھنا مسنون ہے۔ حج قران والے اس سے مستثنی ہیں۔  
اصلاح: روایت ہذا میں حضرت عبد اللہ بن عمرؓ کا رکن بیمانی کو چھوٹا نہ کوئی ہے اور رکن بیمانی کو صرف چھوٹا ہی چاہیے۔

عَنْ مَالِكِ، عَنْ سَعِيدِ الْمَقْبَرِيِّ، عَنْ عَبْدِهِ  
بْنِ جُرْجِيجَ، أَنَّهُ قَالَ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: وَرَأَيْتُكَ تَصْنَعُ أَرْتَهَا لَمْ  
أَرَ أَحَدًا مِنْ أَصْحَابِكَ يَصْنَعُهَا قَالَ: مَا  
هِيَ يَا ابْنَ جُرْجِيجَ؟ قَالَ: رَأَيْتُكَ لَا تَمْسُ  
مِنَ الْأَرْكَانِ إِلَّا الْمَيَانِيْنِ، وَرَأَيْتُكَ تَلْبِسُ  
الْعَالَمَ السَّيِّدِيْنَ، وَرَأَيْتُكَ تَصْبِعُ بِالصُّفْرَةِ،  
وَرَأَيْتُكَ إِذَا كُنْتَ بِمَكَّةَ أَهْلَ النَّاسِ إِذَا  
رَأَوْا الْهِلَالَ، وَلَمْ تَهِلْ أَنْتَ حَتَّى كَانَ  
يَوْمُ التَّرْوِيَةِ، فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ:  
أَمَا الْأَرْكَانُ فَإِنِّي لَمْ أَرَ رَسُولَ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسُ إِلَّا  
الْمَيَانِيْنِ، وَأَمَا الْعَالَمَ السَّيِّدِيْنَ، فَإِنِّي  
رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يَلْبِسُ الْعَالَمَ الَّتِي لَنْسَ لِيَهَا شَعْرَ  
وَيَتَوَضَّأُ فِيهَا، فَإِنَّا أَحَبُّ أَنْ أَبْلَسَهَا، وَأَمَا  
الصُّفْرَةَ فَإِنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْبِعُ بِهَا، فَإِنَّا أَحَبُّ أَنْ  
أَصْبِعَ بِهَا، وَأَمَا الْهِلَالَ فَإِنِّي لَمْ أَرَ رَسُولَ  
اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَهِلُّ حَتَّى  
تَبَعَثَ بِهِ رَاحِلَتَهُ.

[راجع: ۱۶۶]

چونما، بوسہ دینا صرف جبراں کے لیے ہے۔ ہمارے محترم بزرگ (حضرت حاجی محمد صدیق صاحب کراچی والے مراد ہیں) نے توجہ ولائی ہے کہ میں نے کسی جگہ رکن یمانی کے لیے بھی چومنا لکھ دیا ہے اللہ میرے سو کو معاف کرے کسی بھائی کو اس بخاری شریف میں کسی جگہ میرے قلم سے اگر رکن یمانی کو بوسہ دینے کا لفظ نظر آئے تو اس کی اصلاح کر کے وہاں صرف رکن یمانی کو ہاتھ لگانا درج فرمائیں۔ (راز)

(۵۸۵۲) ہم سے عبد اللہ بن یوسف تیسی نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم کو امام مالک نے خبری، انہوں نے کہا ہمیں عبد اللہ بن دینار نے اور ان سے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول کرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حرم کو زغفران یا ورس سے رنگا ہوا کپڑا پہننے سے منع فرمایا تھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جسے جوتے نہ ملیں وہ موزے ہی پہن لیں لیکن ان کو مجھنے کے نیچے تک کاٹ دیں۔

(۵۸۵۳) ہم سے محمد بن یوسف فریابی نے بیان کیا، کہا ہم سے سفیان ثوری نے بیان کیا، ان سے عمرو بن دینار نے ان سے جابر بن زید نے اور ان سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کرم ﷺ نے فرمایا جس کے پاس احرام باندھنے کے لیے تہبند نہ ہو وہ پاجامہ پہن لے (اس کا کائن ضروری نہیں ہے) اور جس کے پاس جوتے نہ ہوں وہ موزے ہی پہن لے لیکن ٹخنوں کے نیچے تک ان کو کاٹ ڈالے جیسا کہ اوپر کی حدیث میں ہے۔

باب اس بیان میں کہ پہننے وقت داہنے پاؤں میں جوتا پہنے (۵۸۵۴) ہم سے حاجج بن منہال نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے شعبہ نے بیان کیا، انہوں نے کہا کہ مجھے اشعش بن سلیم نے خبری کہ میں نے اپنے والد سے سنائی وہ مسروق بے بیان کرتے تھے اور ان سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کرم ﷺ طمارت میں کنگھا کرنے میں اور جوتا پہننے میں داہنی طرف سے شروع کرنے کو پسند فرماتے تھے۔

**تشریح** ایک روایت میں آپ دائیں طرف کو پسند فرماتے مگر بعض کام مستثنی ہیں جیسے جوتا اتارنا، مسجد سے باہر نکلنا یا پاخانہ جانا وغیرہ وغیرہ ان سے پسلے بیاں یہ استعمال کرنا ہے۔ اسلام میں دائیں اور بائیں میں کافی امتیاز برآ گیا

۵۸۵۲ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَن يُلْبِسَ الْمُحْرَمَ ثُوبًا مَصْبُوغاً بِزَغْفَرَانَ، أَوْ وَرْسَ، وَقَالَ: ((مَنْ لَمْ يَجِدْ نَعْلَيْنِ فَلْيُلْبِسْ حُقْفَيْنِ وَلْيُقْطَعْهُمَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ)). (راجح: ۱۳۴)

۵۸۵۳ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا سُفِيَّانَ، عَنْ عُمَرُو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ زَبِيدٍ، عَنْ أَبْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ إِذَارٌ فَلْيُلْبِسْ السَّرَّاوِيلَ، وَمَنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ نَعْلَانِ فَلْيُلْبِسْ حُقْفَيْنِ)).

(راجح: ۱۷۴۰)

### ۳۸ - بَابِ يَنْدَأُ بِالنُّغْلِ الْيَمْنَى

۵۸۵۴ - حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ، حَدَّثَنَا شَعْبَةَ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَشْعَثُ بْنُ سَلِيمٍ، سَمِعْتُ أَبِي يُحَدَّثَ عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ التَّيْمَنَ فِي طَهُورِهِ وَتَرَجُّلِهِ وَتَنَعُّلِهِ. (راجح: ۱۶۷)

ہے۔ قرآن مجید نے اہل جنت کو اصحاب الیمن لیعنی دائیں طرف والے اور اہل وزن کو اصحاب الشال بائیں طرف والے کہا ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نہ صرف مجھ کو بلکہ جملہ قارئین بخاری شریف کو روز محسراً اصحاب الیمن میں داخلہ نصیب فرمائے، آمین۔

باب اس بیان میں کہ پہلے بائیں پیر کا جو تا اتارے بعد میں

۳۹- باب يَنْزَعُ نَعْلَ الْيَسْرَى

دائیں پیر کا

پہنچ میں اس کے بر عکس۔

(۵۸۵۵) ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ نے بیان کیا، ان سے امام مالک نے، ان سے ابو الزناد نے، ان سے اعرج نے اور ان سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص جوتا پہنے تو دائیں طرف سے شروع کرے اور جب اتارے تو بائیں طرف سے اتارے تاکہ وہی جانب پہنچنے میں اول ہو اور اتارنے میں آخر ہو۔

۵۸۵۵- حدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُسْلِمَةَ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي الرَّنَادِ، عَنْ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((إِذَا أَنْتَعَلَ أَحَدُكُمْ فَلَيْسَ بِالْيَسِيرِ، وَإِذَا نَزَعَ فَلَيْسَ بِالشَّمَالِ، لِتَكُنْ الْيَمْنَى أَوْ لَهُمَا تَعْلُلُ وَآخِرُهُمَا تَنْزَعُ)).

یہ اسلامی آداب ہیں جو بے شمار فوائد پر مشتمل ہیں۔ دائیں اور بائیں کا امتیاز ہدایت شرعی کے مطابق لحوظ رکھنا بہت ضروری ہے۔ احسن الہدی ہدی محمد ﷺ کا یہی مطلب ہے کہ بہترن طرز زندگی وہ ہے جس کا نمونہ جناب رسول کریم ﷺ نے پیش فرمایا ہے۔

باب اس بارے میں کہ صرف ایک پاؤں میں جوتا ہو۔

دوسرًا پیر ننگا ہواں طرح چلانا منع ہے

(۵۸۵۶) ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ نے بیان کیا، ان سے امام مالک نے، ان سے ابو الزناد نے، ان سے اعرج نے اور ان سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا تم میں کوئی شخص صرف ایک پاؤں میں جوتا پہن کرنے پلے یا دونوں پاؤں ننگا رکھ کے یا دونوں میں جوتا پہنے۔

۵۸۵۶- حدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُسْلِمَةَ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي الرَّنَادِ، عَنْ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((لَا يَمْشِي أَحَدُكُمْ فِي نَعْلٍ وَاحِدٍ لِيَحْفَهُمَا أَوْ لِيُنْعَلِّمُهُمَا جَمِيعًا)).

**لَئِنْسِنَجَ** اس میں بڑی حکمت ہے اول تو یہ بدنالی ہے کہ ایک پیر میں جوتا ہو دوسرا ننگا ہو۔ دوسرے اس میں بیرونی خیچے نیچے ہو کر موقع آجائے کا بھی خطرہ ہے۔ کائناتگ بجائے کا خطرہ الگ ہے بہر حال فرمان رسول پاک ﷺ حکمت سے خالی نہیں ہے۔

فعل الحکیم لا يخلو عن الحکمة.

باب ہر چیل میں دو دو تسمہ ہونا اور ایک تسمہ بھی کافی ہے

(۵۸۵۷) ہم سے حاجج بن منہاں نے بیان کیا، کہا ہم سے ہام نے

۱- باب قِبَلَانِ فِي نَعْلٍ وَمَنْ رَأَى

قِبَلًا وَاحِدًا وَاسِعًا

۵۸۵۷- حدَّثَنَا حَاجَاجُ بْنُ مَنْهَلٍ،

بیان کیا، ان سے قادہ نے اور ان سے حضرت انس بن مالک نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ کے چل میں دو تھے تھے۔

(۵۸۵۸) مجھ سے محمد بن مقاتل نے بیان کیا، کہا ہم کو حضرت عبد اللہ بن مبارک نے خبر دی، انہیں عیسیٰ بن طمان نے خبر دی، بیان کیا کہ حضرت انس بن مالک ہنگر ووجوہتے لے کر ہمارے پاس باہر آئے جس میں دو تھے لگے ہوئے تھے۔ ثابت بن انی نے کہا کہ یہ نبی کشم ملٹیپل کے جوستے ہیں۔

حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، عَنْ قَتَادَةَ، حَدَّثَنَا أَنَسُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ نَعْلَ النَّبِيِّ كَانَ لَهَا قِبَالَانِ.

٥٨٥٨ - حدثني محمد، أخبرنا عبد الله، أخبرنا عيسى بن طهمان قال: خرج إلينا أنس بن مالك ينعتين لهما قبائلاً فقال ثابت البناني: هذه نعل النبي عليه السلام.

[٥٨٥٧: راجع]

**لشیخ** اسی آخری جملے سے باب کا دوسرا مضمون ثابت ہوا۔ حضرت عبد اللہ بن مبارک علامے ربانیین میں سے ہیں۔ امام فقیہ حافظ حدیث زاہد پر ہیزگار تجھی پختہ کارتے۔ اللہ تعالیٰ نے خیر کی خصلتوں میں سے ایسی کوئی خصلت نہیں پیدا کی جو حضرت عبد اللہ بن مبارک کو نہ عطا فرمائی ہو۔ بنداد میں درس حدیث دیا۔ سنہ ۱۸۸ھ میں پیدا ہوئے سنہ ۱۸۴ھ میں وفات پائی۔ رب توفی مسلمان والحقنی بالصالحین، امین۔

پاپ لال چمڑے کا خیمه بنانا

(۵۸۵) ہم سے محمد بن عرعرہ نے بیان کیا، کہا کہ مجھ سے عمر بن ابی زائد نے بیان کیا، ان سے عون بن ابی جحیفہ نے اور ان سے ان کے والد وہب بن عبد اللہ سوائی بنی شہر نے بیان کیا کہ میں (جتنی الوداع کے موقع پر) خدمتِ نبوی میں حاضر ہو تو آپ چڑے کے ایک سرخ خیمہ میں تشریف رکھئے ہوئے تھے اور میں نے حضرت بلاں بنی شہر کو دیکھا کہ آنحضرت مسیح علیہ السلام کے وضو کا پانی لیئے ہوئے ہیں اور صاحبہ کرام رضی عنہم آنحضرت مسیح علیہ السلام کے وضو کے پانی کو لے لینے میں ایک دوسرے کے آگے بڑھنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اگر کسی کو کچھ پانی مل جاتا ہے تو وہ اسے اپنے بدن پر لگایتا ہے اور جسے کچھ نہیں ملتا وہ اپنے ساتھی کے باٹھ کی تری ہی کو لگانے کی کوشش کرتا ہے۔

٤٢ - بَابُ الْقُبَّةِ الْحَمْرَاءِ مِنْ أَدْمَم

٥٨٥٩ - حدثنا محمد بن عرفة، قال: حدثني عمر بن أبي زاندة، عن عون بن أبي جحيفة، عن أبيه قال: أتيت النبي صلى الله عليه وسلم وهو في قبة حمراء من أدهم، ورأيت بلاه أحد وضوء النبي صلى الله عليه وسلم والناس يتذرون الوضوء، فمن أصحاب منه شيئاً تمسح به، ومن لم يصب منه شيئاً أخذ من بلال يد صاحبه.

[١٨٧]: [رَاجِع]

**لشیخ** اس سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے دلوں میں رسول اللہ ﷺ کی محبت و عقیدت کس درجہ تھی۔ آپ کے وضو کے گرے ہوئے پانی کو وہ کس سبقت کے ساتھ حاصل کرنے کی کوشش کرتے تھے۔ رضی اللہ عنہم اجمعین۔ اثاثے میں سرخ خیے کا ذکر آتا ہے کیونکہ اس سے مطابقت ہے۔

(۵۸۷۰) ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم کو شعیب نے خردی، انہیں زہری نے اوز انہیں حضرت انس بن مالک پندرہ

٥٨٦ - حدثنا أبو اليمان أخبرنا  
شعيب، عن الزهري أخبرني أنس بن

نے خردی (دوسری سنہ) اور یث بن سعد نے کماکہ مجھ سے یونس نے بیان کیا، ان سے ابن شاب نے کماکہ مجھ کو حضرت انس بن مالک پر تشریح نے خردی کے نبی کرم ملکہ نے انصار کو بلوایا اور انہیں لال چڑے کے ایک خندہ میں جمع کیا۔

مالك ح. وَقَالَ اللَّيْثُ، حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنْ أَبْنِ شَهَابٍ، قَالَ: أَخْرَنِي أَنْسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَرْسَلَ النَّبِيُّ ﷺ إِلَى الْأَنْصَارِ، وَجَمَعُهُمْ فِي قَبْيَةٍ مِنْ أَدْمَ.

[راجع: ۱۳۱۶]

**تشریح** یہ وہ قصہ ہے جو غزوہ طائف میں گزر چکا ہے جب انصار نے کماکہ کا ٹھپٹ کیا اور تمغہ ایک ملکہ ایکی تک ہماری تواروں سے قریش کا خون پک رہا ہے جس کے جواب میں آپ نے فرمایا کماکہ کیا تم لوگ اس پر خوش نہیں ہو کر اور گھوڑے لے کر جائیں گے اور تم مجھ کو لے کر مدینہ لوٹو گے یا تم تو خزانہ کو نہیں کے مالک ہو۔ اس پر انصار نے اپنی ولی رضامندی کا اظہار کر کے آپ کو مطمئن کر دیا تھا۔ رضی اللہ عنہم و رضوا عنہ آمین۔ یہاں بھی سرخ خیے کا ذکر ہے۔ یہی باب کی وجہ مطابقت ہے۔

### باب بورے یا اس جیسی کسی حقیر چیز پر بیٹھنا

(۵۸۶۱) مجھ سے محمد بن ابی بکر نے بیان کیا، انہوں نے کماکہ سے معتر نے بیان کیا، ان سے عبید اللہ نے بیان کیا، ان سے سعید بن ابی سعید نے بیان کیا، ان سے ابو سلمہ بن عبد الرحمن نے اور ان سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم رات میں چٹائی کا گھیرا بنا لیتے تھے اور ان گھیرے میں نماز پڑھتے تھے اور اسی چٹائی کو دن میں بچھاتے تھے اور اس پر بیٹھتے تھے پھر لوگ (رات کی نماز کے وقت) نبی کرم ملکہ کے پاس جمع ہونے لگے اور آنحضرت ملکہ کی نماز کی اقتداء کرنے لگے جب مجمع زیادہ بڑھ گیا تو آنحضرت ملکہ متوجہ ہوئے اور فرمایا لوگو! عمل اتنے ہی کیا کرو جتنی کہ تم میں طاقت ہو کیونکہ اللہ تعالیٰ نہیں تمکہ جب تک تم (عمل سے) نہ تھک جاؤ اور اللہ کی بارگاہ میں سب سے زیادہ پسند وہ عمل ہے جسے پابندی سے ہمیشہ کیا جائے، خواہ وہ کم ہی ہو۔

**تشریح** بہترین عمل وہ ہے جس پر مواظبت کی جائے مثلاً تجدیا اور کوئی نفلی نماز ہے خواہ رکعت کم ہی ہوں مگر بیشکی کرنے سے کچھ خیروبرکت حاصل ہوتی ہے۔ آج کیا کل تک کر دیا ایسا عمل اللہ تعالیٰ کے پاس کوئی وزن نہیں رکھتا۔ یہ حکم نفل عبادت کے لیے ہے۔ فرانس پر تو محافظت کرنا لازم ہی ہے۔ روایت میں چٹائی کا ذکر آیا ہے وہ مطابقت باب اور حدیث میں یہی ہے۔

### باب اگر کسی کپڑے میں سونے کی گھنڈی یا تکمکہ لگا ہو

۵۸۶۱ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي سَلْمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَحْتَجِرُ حَصِيرًا بِاللَّيْلِ، فِي صَلَوةٍ وَيَسْطُطُهُ بِالنَّهَارِ، فَيَجْلِسُ عَلَيْهِ فَجَعَلَ النَّاسُ يَتَوَبُونَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَيَصْلُوُنَ بِصَلَاتِهِ، حَتَّىٰ كَثُرُوا فَأَفْبَلَ فَقَالَ: (إِنَّ أَيَّهَا النَّاسُ خَذَلُوا مِنَ الْأَعْمَالِ مَا تُطِيقُونَ فَإِنَّ اللَّهَ لَا يَمْلُأُ حَتَّىٰ تَمْلُأُ وَإِنَّ أَحَبَّ الْأَعْمَالَ إِلَى اللَّهِ مَا دَامَ وَإِنَّ قَلْ). [راجع: ۷۲۹]

### باب المُزَرَّرِ بِالذَّهَبِ

(۵۸۶۲) اور یث بن سعد نے کماکہ مجھ سے ابن الی ملیک نے بیان کیا، ان سے حضرت سور بن مخرمہ بن شریر نے کہ ان سے ان کے والد حضرت محمد بن علیؑ نے کما بیٹے مجھے معلوم ہوا ہے کہ نبی کرم ملیک کے پاس کچھ قبائیں آئی ہیں اور آپ انہیں تقسیم فرماتے ہیں۔ ہمیں بھی آنحضرت ملیک کے پاس لے چلو۔ چنانچہ ہم گئے اور آنحضرت ملیک کو آپ کے گھر ہی میں پایا۔ والد نے مجھ سے کما بیٹے میرا نام لے کر آنحضرت ملیک کو بلاو۔ میں نے اسے بہت بڑی توہین آمیز بات سمجھا کہ آنحضرت ملیک کو اپنے والد کے لیے بلا کر تکلیف دوں) چنانچہ میں نے والد صاحب سے کما کہ میں آپ کے لیے آنحضرت ملیک کو بلاو! انہوں نے کما کہ بیٹے ہاں۔ آپ کوئی جابر صفت انسان نہیں ہیں۔ چنانچہ میں نے بلا یا تو آنحضرت ملیک باہر تشریف لے آئے۔ آپ کے اوپر دیبا کی ایک قبائی جس میں سونے کی گھنڈیاں لگی ہوئی تھیں۔ آپ نے فرمایا، مخرمہ اسے میں نے تمہارے لیے چھپا کے رکھا ہوا تھا۔ چنانچہ آپ نے وہ قبائیں عنایت فرمادی۔

#### باب سونے کی انگوٹھیاں مرد کو پہننا کیسا ہے

(۵۸۶۳) ہم سے آدم بن الی ایاس نے بیان کیا، کہا تم سے شعبہ نے بیان کیا، کہا تم سے اشعت بن سلم نے کما کہ میں نے معاویہ بن سعید بن مقرن سے نا، انہوں نے کما کہ میں نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے نا، انہوں نے کما کہ نبی کرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سات چیزوں سے روکا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سونے کی انگوٹھی سے یاراوی نے کما کہ سونے کے چھٹے سے، ریشم سے، استبرق سے، دیبا سے، سرخ میثہ سے، قسی سے اور چاندی کے برتن سے منع فرمایا تھا اور ہمیں آپ نے سات چیزوں یعنی بیمار کی مزاج پر سی کرنے، جنازہ کے پیچھے چلنے، چھیننے والے کا جواب دینے، سلام کے جواب دینے، دعوت کرنے والے کی دعوت قبول کرنے (کسی بات پر) قسم کھالینے والے کی قسم پوری کرانے اور مظلوم

۵۸۶۲ - وَقَالَ الْيَتْ:ْ حَدَّثَنِي أَبُنْ أَبِي مُلِيكَةَ،ْ عَنِ الْمَسْوُرِ بْنِ مَخْرَمَةَ،ْ أَنَّ أَبَاهُ مَخْرَمَةَ قَالَ لَهُ:ْ يَا بُنَيَّ إِنَّهُ بَلَغَنِي أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدِمَتْ عَلَيْهِ أُفِيَّةٌ فَهُوَ يَقْسِمُهَا،ْ فَأَذْهَبْ بِنَا إِلَيْهِ فَدَهْنَنَا فَوَجَدْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَنْزِلِهِ فَقَالَ لَيْ:ْ يَا بُنَيَّ اذْعُ لِي النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَعْظَمْتُ ذَلِكَ،ْ فَقَلَّتْ:ْ أَذْعُу لَكَ رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ:ْ يَا بُنَيَّ إِنَّهُ لَيْسَ بِجَبَارٍ،ْ فَدَعَوْنَهُ فَحَرَجَ وَعَلَيْهِ قَبَاءٌ مِّنْ دِيَاجٍ مُّزَرَّ بِالْذَّهَبِ فَقَالَ ((يَا مَخْرَمَةَ هَذَا خَبَانَاهُ لَكَ)) فَأَعْطَاهُ إِيَّاهُ.

[راجح: ۲۵۹۹]

#### ۴۵ - باب حَوَاطِيمِ الْذَّهَبِ

۵۸۶۳ - حَدَّثَنَا آدُمُ،ْ حَدَّثَنَا شَعْبَةُ،ْ حَدَّثَنَا أَشْعَثُ بْنُ سَلِيمٍ،ْ قَالَ:ْ سَمِعْتُ مَعَاوِيَةَ بْنَ سُوَيْدَ بْنَ مُقْرَنَ قَالَ:ْ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ نَهَا النَّبِيُّ مُحَمَّدًا عَنْ سَبْعَ:ْ نَهَى عَنْ خَاتَمِ الْذَّهَبِ،ْ أَوْ قَالَ حَلْقَةُ الْذَّهَبِ،ْ وَعَنِ الْحَرِيرِ وَالْإِسْتِرْقِ وَالْدَّيَاجِ،ْ وَالْمَيْرَةِ الْحَمْرَاءِ،ْ وَالْقَسَّيِ،ْ وَآنِيَةِ الْفَصَّةِ،ْ وَأَمْرَنَى بَسْبَعِ:ْ بِعِيَادَةِ الْمَرِيضِ،ْ وَاتِّبَاعِ الْجَانِزِ،ْ وَتَشْمِيسِ الْعَاطِسِ،ْ وَرَدَ السَّلَامِ،ْ وَإِجَابَةِ الدَّاعِيِ،ْ وَإِبْرَارِ الْمُقْسِمِ،ْ وَنَصْرِ الْمَظْلُومِ.

کی مدد کرنے کا حکم فرمایا تھا۔

[راجح: ۱۲۳۹]

(۵۸۶۴) مجھ سے محمد بن بشیر نے بیان کیا، کہا ہم سے غدر نے بیان کیا، کہا ہم سے شعبہ نے بیان کیا، ان سے قادہ نے، ان سے نفر بن انس نے، ان سے بشیر بن نیک نے اور ان سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے سونے کی انگوٹھی کے پہنے سے مردوں کو منع فرمایا تھا۔ اور عمرو نے بیان کیا، کہا ہم کو شعبہ نے خردی، انہیں قادہ نے، انہوں نے نفر سے سنا اور انہوں نے بشیر سے سنا۔ آگے اسی طرح روایت بیان کی۔

اس روایت سے واضح ہے کہ سونے کی انگوٹھی کا استعمال مردوں کے لیے قطعاً حرام ہے جو شخص حلال جانے اس پر کفر عائد ہوتا ہے لیکن عورتوں کے لیے سونے کا استعمال کرنا جائز ہے۔

(۵۸۶۵) ہم سے مسدود نے بیان کیا، کہا ہم سے یحییٰ بن ابی کثیر نے بیان کیا، ان سے عبید اللہ نے بیان کیا، کہا کہ مجھ سے نافع نے بیان کیا اور ان سے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی ایک انگوٹھی بنوائی اور اس کا گمینہ ہتھیلی کی جانب رکھا پھر کچھ دوسرے لوگوں نے بھی اسی طرح کی انگوٹھیاں بنوائیں۔ آخر آنحضرت ﷺ نے اسے پھینک دیا اور چاندی کی انگوٹھی بنوائی۔

۵۸۶۴ - حدَثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَثَنَا غُنْدَرٌ، حَدَثَنَا شَعْبَةُ، عَنْ قَاتِدَةٍ، عَنْ الْنَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ بَشِيرٍ بْنِ نُهَيْكٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ السَّبِيلِ أَنَّهُ نَهَى عَنْ خَاتِمِ الدَّهْبِ. وَقَالَ عَمْرُو: أَخْبَرَنَا شَعْبَةُ، عَنْ قَاتِدَةَ سَمِعَ النَّضْرَ سَمِعَ بَشِيرًا مِثْلَهُ.

۵۸۶۵ - حدَثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَثَنَا يَحْيَىٰ، عَنْ عَبِيدِ اللَّهِ قَالَ: حَدَثَنِي نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّخَذَ خَاتِمًا مِنْ ذَهَبٍ وَجَعَلَ فَصَةً مِمَّا يَلِي كَفْهَةً فَاتَّخَذَهُ النَّاسُ فَرَمَيْتُ بِهِ وَاتَّخَذَ خَاتِمًا مِنْ وِرْقٍ أَوْ فِضَّةٍ.

[اطرافہ فی : ۵۸۶۶، ۵۸۶۷، ۵۸۶۸، ۵۸۷۳]

. ۵۹۵۱، ۷۲۹۸]

**تَشْبِيهُ** سونے کا استعمال مردوں کے لیے قطعاً حرام ہے جسے حلال جانے والے پر کفر عائد ہو جاتا ہے۔ عورتوں کے لیے سونے کی اجازت ہے۔ آپ نے یہ انگوٹھی سونے کی حرمت سے پہلے بنوائی تھی بعد میں حرمت نازل ہونے پر اسے پھینک دیا گیا یعنی آپ نے اپنی انگلی سے اسے اتار دیا۔

## باب مرد کو چاندی کی انگوٹھی پہننا

(۵۸۶۶) ہم سے یوسف بن موسیٰ نے بیان کیا، کہا ہم سے ابو اسامہ نے بیان کیا، کہا ہم سے عبید اللہ نے بیان کیا، ان سے نافع نے اور ان سے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہ رسول اللہ ﷺ نے سونے یا چاندی کی انگوٹھی بنوائی اور اس کا گمینہ ہتھیلی کی طرف رکھا اور اس پر "محمد رسول اللہ" کے الفاظ کھدوائے پھر دوسرے لوگوں نے بھی

## ۴۶ - باب خاتِمِ الفِضَّةِ

۵۸۶۶ - حدَثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى، حَدَثَنَا أَبُو أَسَامَةَ، حَدَثَنَا عَبِيدُ اللَّهِ، عَنْ نَافِعٍ عَنْ أَبْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّخَذَ خَاتِمًا مِنْ ذَهَبٍ أَوْ فِضَّةٍ، وَجَعَلَ فَصَةً مِمَّا يَلِي كَفْهَةً وَنَقْشَ

ایسی طرح کی انگوٹھیاں بنوالیں۔ جب آنحضرت ﷺ نے دیکھا کہ کچھ دوسرے لوگوں نے بھی اس طرح کی انگوٹھیاں بنوالی ہیں تو آپ نے اسے پھینک دیا اور فرمایا کہ اب میں اسے کبھی نہیں پہنوں گا۔ پھر آپ نے چاندی کی انگوٹھی بنوالی اور دوسرے لوگوں نے بھی چاندی کی انگوٹھیاں بنوالیں۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ کے بعد اس انگوٹھی کو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے پہنا پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اور پھر حضرت عثمان بن علی رضی اللہ عنہ کے عمد خلافت میں وہ انگوٹھی اریس کے کنویں میں گر گئی۔

فِيَهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَاتَّخَذَ النَّاسُ  
مِثْلَهُ فَلَمَّا رَأَهُمْ قَدْ اتَّخَذُوهَا رَمَى بِهِ  
وَقَالَ: ((لَا أَلْبَسْتُهُمْ أَبَدًا)) ثُمَّ اتَّخَذَ خَاتَمًا  
مِنْ فِضَّةٍ فَاتَّخَذَ النَّاسُ خَوَاتِيمَ الْفَضَّةِ قَالَ  
إِنِّي عُمَرٌ: فَلَيْسَ الْخَاتَمَ بَعْدَ الْبَيِّنِ  
أَبُوبَكْرٌ، ثُمَّ عُمَرٌ، ثُمَّ عُثْمَانٌ حَتَّى وَقَعَ  
مِنْ عُثْمَانَ فِي بَنْرِ أَرْبِيسَ.

[راجع: ۵۸۶۵]

اور باوجود تمام کوششوں کے مل نہ سکی۔

#### ۴۷ - باب

ضمون سابقہ کی مزید تشریح۔

(۵۸۶۷) ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ نے بیان کیا، کہا ہم سے امام مالک نے، ان سے عبد اللہ بن دینار نے اور ان سے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول کرم ﷺ (رحمت سے پلے) سونے کی انگوٹھی پہننے تھے پھر حرمت کا حکم آنے پر آپ نے اسے پھینک دیا اور فرمایا کہ میں اب اسے کبھی نہیں پہنوں گا اور لوگوں نے بھی اپنی انگوٹھیاں پھینک دیں۔

اوپر ایسا بھی عام اجازت ہے۔

(۵۸۶۸) ہم سے یحییٰ بن بکر نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے لیٹ بن سعد نے بیان کیا، انہوں نے کہا ان سے یونس نے، ان سے ابن شاہب نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے انس بن مالک بن عثیمین نے بیان کیا کہ انہوں نے نبی کرم ﷺ کے ہاتھ میں ایک دن چاندی کی انگوٹھی دیکھی پھر دوسرے لوگوں نے بھی چاندی کی انگوٹھیاں بنوالی شروع کر دیں اور پہننے لگے تو آنحضرت ﷺ نے اپنی انگوٹھی پھینک دیں اور دوسرے لوگوں نے بھی اپنی انگوٹھیاں پھینک دی۔ اس روایت کی متابعت ابراہیم بن سعد، زیاد اور شعیب نے زہری سے کی ہے اور ابن مسافر نے زہری سے بیان کیا کہ میرا خیال ہے کہ ”خاتما من

۵۸۶۷ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُسْلِمَةَ،  
عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ  
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ:  
كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَلْبِسُ خَاتَمًا مِنْ  
ذَهَبٍ فَبَنَدَهُ فَقَالَ: ((لَا أَلْبَسْتُهُمْ أَبَدًا)) فَبَنَدَ  
النَّاسُ خَوَاتِيمَهُمْ. [راجع: ۵۸۶۵]

اوپر چاندی کی انگوٹھیاں بنالیں جن کی اب مردوں کے لیے بھی عام اجازت ہے۔

۵۸۶۸ - حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ بَكْرٍ، حَدَّثَنَا  
اللَّيْثُ، عَنْ يُونُسَ، عَنْ ابْنِ شَهَابٍ قَالَ:  
حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ  
رَأَى فِي يَدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ خَاتَمًا مِنْ  
وَرَقٍ يَوْمًا وَاحِدًا ثُمَّ إِنَّ النَّاسَ اصْنَطَعُوا  
الخَوَاتِيمَ مِنْ وَرَقٍ وَلِبْسُوهَا، فَطَرَحَ  
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ خَاتَمَهُ فَطَرَحَ النَّاسُ  
خَوَاتِيمَهُمْ. تَابَعَهُ إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، وَزِيَادٌ  
وَشَعِيبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ. وَقَالَ ابْنُ مُسَافِرٍ

عن الزُّهْرِيِّ: أَرَى خَاتِمًا مِنْ وَرْقٍ.  
ورق" بیان کیا۔

**لَشَبِيلَةَ** میں حرمت معلوم ہونے سے اسی انگوٹھی کو آپ نے اتار دیا تھا اور اس کے بجائے چاندی کی انگوٹھی کا استعمال شروع کیا تھا۔ یہاں کے بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ پہلے چاندی کی انگوٹھی بنوائی تھی اور اس کو آپ نے اتار دیا تھا حالانکہ یہ واقعہ کے خلاف ہے۔ روایت میں مذکور زہری اپنے دادا حضرت زہرہ بن کلاب کی طرف منسوب ہیں۔ کنیت ابو بکر نام محمد عبد اللہ بن شاب کے بیٹے بہت بڑے فقیہ اور محدث ہیں۔ رمضان سنہ ۱۲۳ھ میں وفات پائی۔ رحمہ اللہ تعالیٰ۔

### باب انگوٹھی میں گلینہ لگانا درست ہے

(۵۸۶۹) ہم سے عبدالان نے بیان کیا، کہا ہم کو یزید بن زریع نے خبر دی، کہا ہم کو حمید نے خبر دی، کہا نسوان نے کہ حضرت انس بن مالک سے پوچھا گیا کیا نبی کریم ﷺ نے انگوٹھی بنوائی تھی۔ نسوان نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ نے ایک رات عشاء کی نماز آدمی رات میں پڑھائی۔ پھر چہرہ مبارک ہماری طرف کیا، جیسے اب بھی میں آنحضرت ﷺ کی انگوٹھی کی چمک دیکھ رہا ہوں۔ فرمایا کہ بہت سے لوگ نماز پڑھ کر سوچکے ہوں گے لیکن تم اس وقت بھی نماز میں ہو جب تک تم نماز کا انتظار کرتے رہے ہو۔

حدیث میں انگوٹھی کا ذکر ہے باب سے یہی مطابقت ہے انگوٹھی کی چمک مراد ہے جیسا کہ حدیث ذیل میں ہے۔

(۵۸۷۰) ہم سے اسحاق نے بیان کیا، کہا ہم کو معترنے خبر دی، کہا کہ میں نے حمید سے سنا، وہ حضرت انس بن مالک سے بیان کرتے تھے کہ نبی کریم ﷺ کی انگوٹھی چاندی کی تھی اور اس کا گلینہ بھی اسی کا تھا اور بیکھی بن ایوب نے بیان کیا کہ مجھ سے حمید نے بیان کیا، نسوان نے حضرت انس بن مالک سے سنا، نسوان نے نبی کریم ﷺ سے اسی طرح بیان کیا۔

اس میں انوٹھی اور اس کے تینیں کا ذکر ہے۔ حدیث اور باب میں یہی وجہ مطابقت ہے۔

### باب لوہے کی انگوٹھی کا بیان

(۵۸۷۱) ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ نے بیان کیا، کہا ہم سے عبد العزیز بن ابی حازم نے بیان کیا، ان سے ان کے والد نے اور انسوں نے

### ۴۸ - باب فَصَّ الْخَاتِمِ

۵۸۶۹ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ، أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ زَرْيَعَ، أَخْبَرَنَا حَمِيدٌ قَالَ: سَبَلَ أَنَسٌ هُلِّ اتَّخَذَ النَّبِيُّ ﷺ خَاتِمًا؟ قَالَ: أَخْرَ لَيْلَةَ صَلَةَ الْعِشَاءِ إِلَى شَطْرِ الْلَّيْلِ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوْجْهِهِ فَكَانَنِي أَنْظَرَ إِلَى وِيَصِ خَاتِمِهِ قَالَ: ((إِنَّ النَّاسَ قَدْ صَلَوَا وَنَامُوا وَإِنَّكُمْ لَمْ تَرَأَوْا فِي صَلَةِ مَا انتَظَرْتُمُوهَا)). [راجح: ۱۵۷۲]

حدیث میں انگوٹھی کا ذکر ہے باب سے یہی مطابقت ہے اس کے تینیں کا ذکر ہے۔ حدیث اور باب میں یہی وجہ مطابقت ہے۔

۵۸۷۰ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ، أَخْبَرَنَا مُعْتَمِرٌ، قَالَ: سَمِعْتُ حَمِيدًا يَحْدَثُ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ كَانَ خَاتِمًا مِنْ فِصَّةٍ وَكَانَ فِصَّةً مِنْهُ. وَقَالَ يَحْمَدُ بْنَ أَئْوَبَ: حَدَّثَنِي حَمِيدٌ سَمِعَ أَنَسًا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. [راجح: ۱۶۵]

### ۴۹ - باب خَاتِمِ الْحَدِيدِ

۵۸۷۱ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُسْلِمَةَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِيهِ

حضرت سلیمان سے نہ انسوں نے بیان کیا کہ ایک عورت بنی کرم شیخیم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کی کہ میں اپنے آپ کو بہ کرنے آئی ہوں، دیر تک وہ عورت کھڑی رہی۔ آنحضرت شیخیم نے انہیں دیکھا اور پھر سر جھکالایا جب دیر تک وہ وہیں کھڑی رہیں تو ایک صاحب نے اٹھ کر عرض کیا اگر آنحضرت شیخیم کو ان کی ضرورت نہیں ہے تو ان کا نکاح مجھ سے کر دیں۔ آپ نے فرمایا تمہارے پاس کوئی چیز ہے جو مردیں انہیں دے سکو، انسوں نے کہا کہ نہیں۔ آپ نے فرمایا کہ دیکھ لو، وہ گئے اور واپس آکر عرض کیا کہ واللہ! مجھے کچھ نہیں ملا۔ آنحضرت شیخیم نے فرمایا کہ جاؤ تلاش کرو، لوہے کی ایک انگوٹھی ہی سی۔ وہ گئے اور واپس آکر عرض کیا کہ وہ مجھے لوہے کی ایک انگوٹھی بھی نہیں ملی۔ وہ ایک تمہ پنے ہوئے تھے اور ان کے جسم پر (کرتے کی جگہ) چادر بھی نہیں تھی۔ انسوں نے عرض کیا کہ میں انہیں اپنا تمہ مردیں دے دوں گا۔ آپ نے فرمایا کہ اگر تمہارا تمہید یہ پن لیں گی تو تمہارے لیے کچھ باقی نہیں رہے گا اور اگر تم اسے پن لو گے تو ان کے لیے کچھ نہیں رہے گا۔ وہ صاحب اس کے بعد ایک طرف بیٹھ گئے پھر جب آنحضرت شیخیم نے انہیں جاتے دیکھا تو آپ نے انہیں بلوایا اور فرمایا تمہیں قرآن کتابیا رہے ہے؟ انسوں نے عرض کیا کہ فلاں فلاں سورتیں۔ انسوں نے سورتوں کو شمار کیا۔ آنحضرت شیخیم نے فرمایا کہ جامیں نے اس عورت کو تمہارے نکاح میں اس قرآن کے عرض میں دے دیا جو تمہیں یاد ہے۔

**تَسْبِيحٌ** | ان حالات میں آنحضرت شیخیم نے اس مرد کی حاجت ساتھ ہی انتہائی ناداری دیکھ کر آخر میں قرآن مجید کی جو سورتیں اسے یاد تھیں وہ سورتیں اس عورت کو یاد کرایا ہیں کو مرقرار دے دیا۔ ایسے حالات میں اور ہو بھی کیا سکتا تھا۔ ان حالات میں اب بھی یہی حکم ہے، اس شخص سے آنحضرت شیخیم نے لوہے کی انگوٹھی کا ذکر فرمایا تھا اس وجہ سے اس حدیث کو اس باب میں لایا گیا ہے۔

### باب انگوٹھی پر نقش کرنا

(۵۸۷۲) ہم سے عبد الاعلیٰ بن حماد نے بیان کیا، انسوں نے کہا ہم سے یزید بن زریع نے بیان کیا، انسوں نے کہا ہم سے سعید بن الی

### ۵۔ باب نقش الخاتم

۵۸۷۲ - حدثنا عبد الأعلى، حدثنا يزيد بن زريع، حدثنا سعيد، عن قحادة، عن

عربہ نے بیان کیا، ان سے قادہ نے اور ان سے حضرت انس بن مالک  
بیٹھنے کہ نبی کریم ﷺ نے عجم کے کچھ لوگوں (شہابن عجم) کے پاس  
خط لکھنا چاہا تو آپ سے کہا گیا کہ عجم کے لوگ کوئی خط اس وقت تک  
نہیں قبول کرتے جب تک اس پر صرفہ لگی ہوئی ہو۔ چنانچہ آنحضرت  
ﷺ نے چاندی کی ایک انگوٹھی بتوائی۔ جس پر یہ کہہ تھا "محمد  
رسول اللہ" گویا اس وقت آنحضرت ﷺ کی انگلی یا آپ کی ہتھی میں  
اس کی چمک دیکھ رہا ہوں۔

آنس بن مالک رضی اللہ عنہ آئی نبی اللہ  
ﷺ ازاد آن یکتب إلى رهف - أوَّلَ نَاسٍ  
- مِنَ الْأَعْجَمِ، فَقَيْلَ لَهُ: إِنَّهُمْ لَا يَقْبَلُونَ  
كِتَابًا إِلَّا عَلَيْهِ خَاتَمٍ، فَاتَّخَذَ النَّبِيُّ ﷺ  
خَاتَمًا مِنْ فِصَّةٍ نَفْسَهُ مُحَمَّدًا رَسُولَ اللَّهِ  
ﷺ فَكَانَ بِوَيْصٍ - أوَّلَ بِيَصِصٍ -  
الْخَاتَمُ فِي إِصْبَعِ النَّبِيِّ ﷺ أَوْ فِي كَفَهِ.

[راجع: ۱۶۵]

باب اور حدیث میں مطابقت ظاہر ہے کہ آنحضرت ﷺ کی انگوٹھی پر نقش تھا۔

(۵۸۷۳) ہم سے محمد بن سلام بیکندی نے بیان کیا، کہا ہم کو عبد اللہ  
بن نیر نے خردی، انہیں عبد اللہ عمری نے، انہیں نافع نے اور ان  
سے حضرت ابن عمر بیٹھنے بیان کیا کہ رسول کریم ﷺ نے چاندی  
کی ایک انگوٹھی بتوائی۔ وہ انگوٹھی آپ کے ہاتھ میں وفات تک رہی۔  
پھر آپ کے بعد حضرت ابو بکر بیٹھ کے ہاتھ میں، اس کے بعد حضرت  
عمر بیٹھ کے ہاتھ میں، اس کے بعد حضرت عثمان بیٹھ کے ہاتھ میں  
رہتی تھی لیکن ان کے زمانہ میں وہ اریس کے کنویں میں گر گئی اس کا  
نقش "محمد رسول اللہ" تھا۔

۵۸۷۳ - حدَثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامَ، أَخْبَرَنَا  
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُعَيْرٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْهُمَا قَالَ:  
نَافِعٌ عَنْ أَبِنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ:  
اتَّخَذَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ خَاتَمًا مِنْ وَرِقٍ  
وَكَانَ فِي يَدِهِ ثُمَّ كَانَ، بَعْدَ فِي يَدِ أَبِي  
بَكْرٍ ثُمَّ كَانَ بَعْدَ فِي يَدِ عُمَرٍ، ثُمَّ كَانَ  
بَعْدَ فِي يَدِ عُثْمَانَ حَتَّى وَقَعَ بَعْدَ فِي يَدِ  
أَرِيسٍ نَفْسَهُ : مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ.

[راجع: ۱۵۷۶۵]

پھر اس کنویں میں حاش بیار کے باوجود وہ انگوٹھی نہ مل سکی۔ معلوم ہوا کہ انگوٹھی کے گھینٹ پر اپنا نام نقش کرانا جائز درست ہے  
باب کا یہ مفہوم ہے۔

### باب انگوٹھی چھنگلیا میں پہنچنے چاہئے

(۵۸۷۳) ہم سے ابو معرنے بیان کیا، کہا ہم سے عبد الوارث بن  
سعید نے بیان کیا، کہا ہم سے عبد العزیز بن صہیب نے بیان کیا، ان  
سے حضرت انس بیٹھنے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک انگوٹھی بتوائی  
اور فرمایا کہ ہم نے ایک انگوٹھی بتوائی ہے اس پر لفظ (محمد رسول  
الله) کندہ کرایا ہے اس لیے انگوٹھی پر کوئی شخص یہ نقش نہ کندہ  
کرائے۔ انس نے بیان کیا کہ جیسے اس انگوٹھی کی چمک آنحضرت

### ۵۱ - باب الخاتم في الخنصر

۵۸۷۴ - حدَثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ، حدَثَنَا عَبْدُ  
الْوَارِثَ، حدَثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ صَهْيَبٍ،  
عَنْ أَنَسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: صَنَعَ  
النَّبِيُّ ﷺ خَاتَمًا قَالَ: ((إِنَّا اتَّخَذَنَا خَاتَمًا  
وَنَفَشَتَا فِيهِ نَفْسًا فَلَا يَنْفَشِنَ عَلَيْهِ أَحَدٌ))  
فَقَالَ: فَإِنَّمَا لَأَرَى بِرِيقَةً فِي خَنْصَرٍ.

[ارجع: ۶۵]

شیعیل کی چھنگلی میں اب بھی میں دیکھ رہا ہوں۔

یہ حکم حیات نبوی میں تاذ تھا کہ کوئی دوسرا شخص آپ کے نام مبارک سے کسی کو دعوکاہ دے سکے۔ اب یہ خطرہ نہیں ہے اس لیے کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ بھی نقش کرایا جا سکتا ہے۔

## باب انگوٹھی کسی ضرورت سے ملامہ رکنے کے لیے یا اہل کتاب وغیرہ کو خطوط لکھنے کے لیے بنانا

(۵۸۷۵) ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا، کہا ہم سے شعبہ نے بیان کیا، ان سے قادہ نے اور ان سے حضرت انس بن مالک بن عثیر نے بیان کیا کہ جب نبی کرم شیعیل نے روم (کے بادشاہ کو) خط لکھنا چاہا تو آپ سے کہا گیا کہ اگر آپ کے خط پر مررنہ ہوئی تو وہ خط نہیں پڑھتے۔ چنانچہ آپ نے چاندی کی ایک انگوٹھی بنوائی اس پر لفظ "محمد رسول اللہ" کندہ کرایا۔ جیسے آخر پرست شیعیل کے ہاتھ میں اس کی سفیدی اب بھی میں دیکھ رہا ہوں۔

۵۲ - باب اتخاذِ الخاتم لیختتم به الشیء، او لیکتب بہ الی اہل المکاب  
وغيرہم۔

۵۸۷۵ - حدَّثَنَا آدُمُ بْنُ أَبِي إِيَّاسٍ،  
حدَّثَنَا شَعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : لَمَّا أَرَادَ النَّبِيُّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَكْتُبَ إِلَى الرُّومَ قِيلَ لَهُ : إِنَّهُمْ لَنْ  
يَقْرُؤُوا كِتَابَكَ إِذَا لَمْ يَكُنْ مَخْتُومًا فَاتَّحَدَ  
خَاتَمًا مِنْ فَضْلَةٍ وَنَفْشَةٍ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَمَا أَنْظَرَ إِلَى بَيَاضِهِ فِي يَدِهِ.

[ارجع: ۶۵]

## ۵۳ - باب من جعل فص الخاتم في بطنِ كفهِ

(۵۸۷۶) ہم سے موی بن اسماعیل نے بیان کیا، کہا ہم سے جویریہ نے بیان کیا، ان سے نافع نے اور ان سے حضرت عبد اللہ بن عمر بن عاصی نے بیان کیا کہ نبی کرم شیعیل نے پسلے ایک سونے کی انگوٹھی بنوائی اور پسندے میں آپ اس کا رنگ اندر کی طرف رکھتے تھے۔ آپ کی دیکھا دیکھی لوگوں نے بھی سونے کی انگوٹھیاں بنالیں تو حضور اکرم شیعیل منبر پر تشریف لائے اور اللہ کی حمد و شکری اور فرمایا میں نے بھی سونے کی انگوٹھی بنوائی تھی (حرمت نازل ہونے کے بعد) آپ نے فرمایا کہ اب میں اسے نہیں پہنوں گا۔ پھر آپ نے وہ انگوٹھی پھینک دی اور لوگوں نے بھی اپنی سونے کی انگوٹھیوں کو پھینک دیا۔ جویریہ نے بیان کیا کہ مجھے یہی یاد ہے کہ نافع نے "داہنے ہاتھ میں" بیان کیا۔

۵۸۷۶ - حدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ،  
حدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ، عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَنْدَ اللَّهِ  
حدَّثَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اصْطَبَخَ خَاتَمًا مِنْ  
ذَهَبٍ وَيَجْعَلُ فَصًّا فِي بَطْنِ كَفَهٍ إِذَا لَبَسَهُ  
فَاصْطَبَخَ النَّاسُ خَوَاتِيمَ مِنْ ذَهَبٍ فَرَقِيَ  
الْمُبَرِّ فَحَمَدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ فَقَالَ : ((إِنِّي  
كُنْتُ اصْطَبَخْتُهُ، وَإِنِّي لَا أَبْلَسُهُ)) فَبَذَّهَ  
فَبَذَّ النَّاسُ . قَالَ جُوَيْرِيَةُ : وَلَا أَحْسِبُهُ إِلَّا  
قَالَ : فِي يَدِهِ الْيَمْنَى .

[ارجع: ۶۶]

**لَكِنْ يُبَرِّئُهُ** کے آپ انگوٹھی پہنتے تھے۔ پاب اور حدیث میں مطابقت ظاہر ہے۔ نافع بن سرجس حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ ہیں، حدیث کے بہت ہی بڑے فاضل ہیں اور امام مالک کہتے ہیں کہ جب میں نافع کے واسطے سے حدیث سن لیتا ہوں تو بالکل بے فکر ہو جاتا ہوں۔ مؤظماں زیادہ تر روایات حضرت نافع ہی کے واسطے سے مردی ہیں۔

**٤٥۔ باب قول النبي ﷺ (لَا يَنْقُشُ عَلَى خَاتِمِهِ)**

**باب آخر حضرت الشیعیہ کا یہ فرمانا کہ کوئی شخص اپنی انگوٹھی پر لفظ "محمد رسول اللہ" کا نقش نہ کھدا وائے**

(۵۸۷۷) ہم سے مدد نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے حمد بن زید نے بیان کیا، ان سے عبدالعزیز بن صہیب نے اور ان سے حضرت انس بن مالک بن بشیر نے کہ رسول کرم ﷺ نے چاندی کی ایک انگوٹھی بنوائی اور اس پر یہ نقش کھدا وایا "محمد رسول اللہ" اور لوگوں سے کہہ دیا کہ میں نے چاندی کی ایک انگوٹھی بنو کر اس پر محمد رسول اللہ نقش کروایا ہے۔ اس لیے اب کوئی شخص یہ نقش اپنی انگوٹھی پر نہ کھدا وائے۔

٥٨٧٧ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صَهْيَنْ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَتَخَذَ خَاتَمًا مِنْ فِضَّةٍ وَنَقَشَ فِيهِ مُحَمَّدًا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَقَالَ: ((إِنِّي أَتَخَذُ خَاتَمًا مِنْ وَرَقٍ وَنَقَشْتُ فِيهِ مُحَمَّدًا رَسُولَ اللَّهِ فَلَا يَنْقُشُنَّ أَخْدَ عَلَى نَقْشِهِ)).

[راجع: ٦٥]

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مرد چاندی کی انگوٹھی عورتیں پہن سکتی ہیں۔

**٥٥۔ باب هَلْ يُجْعَلُ نَقْشُ الْخَاتِمِ**

**مِنْ كَرْنَاءِ**

**ثَلَاثَةَ أَسْطُرٍ؟**

(۵۸۷۸) مجھ سے محمد بن عبد اللہ انصاری نے بیان کیا، کہا کہ مجھ سے میرے والد عبد اللہ بن شیعی نے بیان کیا، ان سے ثماںہ بن عبد اللہ بن انس نے اور ان سے حضرت انس بن بشیر نے کہ حضرت ابو بکر بن بشیر جب خلیفہ ہوئے تو انہوں نے مجھ کو زکوٰۃ کے مسائل لکھوادیے اور انگوٹھی (سر) کا نقش تین سطروں میں تھا ایک سطر میں "محمد" دوسری سطروں میں "رسول" اور تیسرا سطروں میں "اللہ"۔

٥٨٧٨ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ ثَمَانَةِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ أَبَا بَكْرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لَمَّا اسْتَخْلَفَ كَتَبَ لَهُ وَكَانَ نَقْشُ الْخَاتِمِ ثَلَاثَةَ أَسْطُرٍ: مُحَمَّدٌ سَطْرٌ وَرَسُولٌ سَطْرٌ وَاللَّهُ سَطْرٌ. [راجع: ١٤٤٨]

(۵۸۷۹) حضرت امام بخاری نے کہا کہ مجھ سے امام احمد بن حنبل نے اتنا اور روایت کیا، کہا مجھ سے محمد بن عبد اللہ انصاری نے کہا کہ مجھ سے میرے والد نے، ان سے ثماںہ بن عبد اللہ نے اور ان سے انس بن بشیر نے بیان کیا کہ نبی کرم ﷺ کی انگوٹھی وفات تک آپ کے

٥٨٧٩ - قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: وَزَادَنِي أَخْمَدُ، حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ ثَمَانَةِ عَنْ أَنَسِ، قَالَ: كَانَ خَاتَمُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي يَدِهِ، وَقَدِ

ہاتھ میں رہی۔ آپ کے بعد ابو جابر بن شوکت کے ہاتھ میں اور ابو جابر بن شوکت کے بعد عمر بن شوکت کے ہاتھ میں رہی پھر جب عثمان بن شوکت کی خلافت کا زمانہ آیا تو وہ ارلیس کے کنویں پر ایک مرتبہ بیٹھئے، بیان کیا کہ پھر انگوٹھی نکال اور اسے اللہ پڑھنے لگے کہ اتنے میں وہ (کنویں میں) اگر گئی۔ انس بن شوکت نے بیان کیا کہ پھر عثمان بن شوکت کے ساتھ ہم تین دن تک اسے ڈھونڈتے رہے اور کنویں کا سارا اپنی بھی کھیچ ڈالا لیکن وہ انگوٹھی نہیں ملی۔

یہ اُبی بکر بعده و فی یہ عمر بعده اُبی بکر، فَلَمَّا كَانَ عُثْمَانَ جَلَسَ عَلَى بِرْ أَرِيسٍ قَالَ: فَأَخْرَجَ الْخَاتَمَ فَعَفَلَ يَعْبُثْ بِهِ، فَسَقَطَ قَالَ: فَاخْتَلَفَا ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ مَعَ عُثْمَانَ فَسَرَخَ الْبَرْ فَلَمْ نَجِدْهُ.

**تشریح:** تین سطروں میں نقش مبارک اس طرح سے تھا محمد رسول اللہ حدیث اور باب میں یہی مطابقت ہے۔

**باب عورتوں کے لیے (سوئے ہی)** انگوٹھی پہننا جائز ہے اور

**حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس سونے کی انگوٹھیاں تھیں**  
(۵۸۸۰) ہم سے ابو عاصم نبیل نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم کو ابن جرجی نے خبر دی، انہوں نے کہا ہم کو حسن بن مسلم نے خبر دی، انہیں طاؤس نے اور انہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما شہد نے کہ میں عید الفطر کی نماز میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ موجود تھا۔ آنحضرت شہید نے خطبہ سے پہلے نماز پڑھائی اور ابن وہب نے جرجی سے یہ لفظ بڑھائے کہ پھر آنحضرت شہید عورتوں کے مجمع کی طرف گئے (اور صدقہ کی ترغیب دلائی) تو عورتیں حضرت بلال بن شوکت کے کپڑے میں چھلے دار انگوٹھیاں ڈالنے لگیں۔

ثابت ہوا کہ عدم رسالت میں عورتوں میں انگوٹھی پہننے کا عام دستور تھا۔

**باب زیور کے ہار اور خوشبو یا مشک کے ہار عورتیں پہن**

سکتی ہیں

(۵۸۸۱) ہم سے محمد بن عرعہ نے بیان کیا، کہا ہم سے شعبہ نے بیان کیا، ان سے عدی بن ثابت نے، ان سے سعید بن جبیر نے اور ان سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر کے دن (آبادی سے باہر) گئے اور درکعت نماز پڑھائی آپ نے اس سے پہلے اور اس کے بعد کوئی دوسری نفل

و کان علی عائشہ خواتیم ذهب۔

۵۸۸۰ - حدثنا أبو عاصم، أخبرنا ابن جرير، أخبرنا الحسن بن مسلم، عن طاؤس، عن ابن عباس رضي الله عنهما شهدت العيد مع النبي ﷺ فصلى قبل الخطبة. قال أبو عبد الله: وزاد ابن وهب عن ابن جرير فاتى النساء فامر هن بالصدقة، فجعلن يلقين الفتح والخواتيم في ثوب بلايل. [راجع: ۹۸]

ثابت ہوا کہ عدم رسالت میں انگوٹھی پہننے کا عام دستور تھا۔

**باب القلائد والسباح**

**للنساء، يعني: قلادة من طيب و سُك**  
۵۸۸۱ - حدثنا محمد بن عزغرة، حدثنا شعبة، عن عدي بن ثابت، عن سعيد بن جبير، عن ابن عباس رضي الله عنهما قال: خرج النبي ﷺ يوم عيد فصلى ركعتين لم يصل، قيل ولا بعد ثم

نماز نہیں پڑھی پھر آپ عورتوں کے مجمع کی طرف آئے اور انہیں صدقہ کا حکم فرمایا۔ چنانچہ عورتیں اپنی بالیاں اور خوشبو اور مشک کے ہار صدقہ میں دینے لگیں۔

اتی النَّسَاءَ فَأَمْرَهُنَّ بِالصَّدَقَةِ فَجَعَلْتِ  
الْمَرْأَةَ تَصَدِّقُ بِخُرْصَهَا وَسِخَابَهَا.

[راجع: ۹۸]

**تشییر** معلوم ہوا کہ عیدگاہ میں عورتوں کا جانا عمد نبوي میں عام طور پر معمول تھا بلکہ آپ نے اس قدر تاکید کی تھی کہ حیض والی بھی نکلیں جو صرف دعائیں شریک ہوں۔ تجуб ہے ان لوگوں پر جو آج اس کو میوب جانتے ہیں حالانکہ آج کل قدم قدام پر پولیس کا انتظام ہوتا ہے اور کوئی بد مرگی نہیں ہوتی پھر بھی بعض الناس مختلف جلوں بناوں سے اس کی تاویل کرتے رہتے اور لوگوں کو عورتوں کے روکنے کا حکم کرتے رہتے ہیں۔ روایت میں عورتوں کا صدقہ میں بالیاں اور ہار دنماذ کوہے یہی باب سے مناسب ہے۔

**باب ایک عورت کا کسی دوسری عورت سے ہار عاریتاً لیتا**

(۵۸۸۲) ہم سے اسحاق بن ابراہیم نے بیان کیا، کہا ہم سے عبده بن سلیمان نے بیان کیا، کہا ہم سے هشام بن عروہ نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ حضرت اسماء بنی انس نے کاہار (جوام المؤمنین رضی اللہ عنہا نے عاریت پر لیا تھا) گم ہو گیا تو آخر پر حضرت مسیح موعود نے اسے تلاش کرنے کے لیے چند صحابہ کو بھیجا اسی دوران میں نماز کا وقت ہو گیا اور لوگ بلاوضو تھے چونکہ پانی بھی موجود نہیں تھا، اس لیے سب نے بلاوضو نماز پڑھی پھر آخر پر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا تو یہم کی آیت نازل ہوئی۔ این نمیر نے یہ اضافہ کیا، ان سے هشام نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے حضرت عائشہ بنی انس نے کہ وہ ہار انہوں نے حضرت اسماء سے عاریتاً لیا تھا۔

### باب عورتوں کے لیے بالیاں پہننے کا بیان

حضرت ابن عباس بنی انس نے بیان کیا کہ آخر پر حضرت مسیح موعود نے عورتوں کو صدقہ کا حکم فرمایا تو میں نے دیکھا کہ ان کے ہاتھ اپنے کانوں اور حلقوں کی طرف بڑھنے لگے۔

(۵۸۸۳) ہم سے حاجج بن منمال نے بیان کیا، کہا ہم سے شعبہ نے بیان کیا، کہا کہ مجھے عدی بن ثابت نے خبر دی، کہا کہ میں نے سعید بن جبیر سے سنائے اور انہوں نے حضرت ابن عباس بنی انس سے کہ نبی کرم

### ۵۸ - باب استئغارۃ القلائل

۵۸۸۲ - حدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ،  
حدَّثَنَا عَبْدُهُ، حدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَرْوَةَ، عَنْ  
أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ:  
هَلْكَتْ قِلَادَةً لِأَسْمَاءَ فَبَعْثَ النَّبِيُّ ﷺ  
فِي طَلَبِهَا رِجَالًا فَحَضَرَتِ الصَّلَاةَ  
وَلَيْسُوا عَلَى وُضُوءٍ، وَلَمْ يَجِدُوا ماءً  
فَصَلَوُا وَهُمْ عَلَى غَيْرِ وُضُوءٍ، فَذَكَرُوا  
ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَأَنْزَلَ اللَّهُ أَيْمَانَ التِّسِّيمِ.  
زادَ ابْنُ نُعْمَانَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ  
عَائِشَةَ : اسْتَعَارَتْ مِنْ أَسْمَاءَ.

[راجع: ۳۳۴]

### ۵۹ - باب الفُرُطِ لِلنِّسَاءِ

بالی سے مراد کان کا زیور ہے جو مختلف اقسام کے عورتیں کانوں میں استعمال کرتی رہتی ہیں۔  
وقال ابْنُ عَبَّاسٍ: أَمْرَهُنَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالصَّدَقَةِ فَرَأَيْهُنَّ يَهُوِينَ إِلَى  
آذَانِهِنَّ وَخَلْوَقِهِنَّ

۵۸۸۳ - حدَّثَنَا حَاجَاجُ بْنُ مِنْهَالَ،  
حدَّثَنَا شَعْبَةَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَدِيُّ قَالَ:  
سَعَفَتْ سَعِيدًا عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ

تلہیل نے عید کے دن دو رکعتیں پڑھائیں نہ اس کے پہلے کوئی نماز<sup>۱</sup> پڑھی اور نہ اس کے بعد پھر آپ عورتوں کی طرف تشریف لائے، آپ کے ساتھ حضرت بالال بن شریخ تھے۔ آپ نے عورتوں کو صدقہ کا حکم فرمایا تو وہ اپنی بالیاں حضرت بالال بن شریخ کی جھوپ میں ڈالنے لگیں۔ حدیث میں بالیاں صدقہ میں دینے کا ذکر ہے یہ بھی معلوم ہوا کہ عمد نبوی میں مستورات نماز عید میں عام مسلمانوں کے ساتھ عید گاہ میں شرکت کیا کرتی تھیں۔

### باب بچوں کے گلوں میں ہار لٹکانا جائز ہے

(۵۸۸۳) مجھ سے احراق بن ابراءٰم خظیل نے بیان کیا، کہا ہم کو یہی بن آدم نے خبر دی، کہا ہم سے ورقاء بن عمر نے بیان کیا، ان سے عبید اللہ بن ابی یزید نے، ان سے نافع بن جبیر نے اور ان سے حضرت ابو ہریرہ بن شریخ نے بیان کیا کہ میں مدینہ کے بازاروں میں سے ایک بازار میں رسول اللہ مسیح موعید کے ساتھ تھا۔ آنحضرت مسیح موعید واپس ہوئے تو میں پھر آپ کے ساتھ واپس ہوا۔ پھر آپ نے فرمایا پچھے کمال ہے۔ یہ آپ نے تین مرتبہ فرمایا۔ حسن بن علی کو بلاو۔ حسن بن علی یعنی شیخ اڑا تھا۔ تھے اور ان کی گردن میں (خوشبو دار لوگ وغیرہ کا) ہار پڑا تھا۔ آنحضرت مسیح موعید نے اپنا ہاتھ اس طرح پھیلایا کہ (آپ حضرت حسن بن شریخ کو گلے سے لگانے کے لیے) اور حضرت حسن بن شریخ نے بھی اپنا ہاتھ پھیلایا اور وہ آنحضرت مسیح موعید سے لپٹ گئے۔ پھر آپ نے فرمایا اے اللہ! میں اس سے محبت کرتا ہوں تو بھی اس سے محبت کراو ران سے بھی محبت کر جو اس سے محبت رکھیں۔ حضرت ابو ہریرہ بن شریخ نے بیان کیا کہ آنحضرت مسیح موعید کے اس ارشاد کے بعد کوئی شخص بھی حضرت حسن بن علی یعنی شیخ سے زیادہ مجھے پیارا نہیں تھا۔

رسول اللہ ﷺ مَا قَالَ [راجح: ۲۲۲] فی الواقع آل رسول مسیح موعید سے محبت رکھنا شان ایمان ہے۔ یا اللہ! میرے دل میں بھی تیرے پیارے رسول مسیح موعید اور آپ لشیخ کے آل و اولاد سے محبت پیدا کر۔

وَمِنْ مَذْهَبِي حَبُّ النَّبِيِّ وَآلِهِ وَالنَّاسِ فِيمَا يَعْشُقُونَ مِذَاهِبَ

حضرت حسن بن شریخ کے گلے میں ہار ٹھاکی سے باب کا مضمون تھا ہے نہایت بچوں کے لیے ایسے ہار وغیرہ پسندیدا جائز ہے۔

### باب عورتوں کا چال ڈھال اختیار کرنے والے مرد اور

عِنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْعِيدِ رَكَعَتِينَ لَمْ يُصَلِّ قَبْلَهَا وَلَا بَعْدَهَا، ثُمَّ أَتَى النِّسَاءَ وَمَفَعَةً بِلَالَّتِ فَأَمْرَهُنَّ بِالصَّدَقَةِ فَجَعَلْتُ الْمَرْأَةَ تُلْقِي قُرْطَهَا۔ [راجع: ۹۸]

### ۶۰ - باب السَّخَابِ لِلصَّبِيَّانَ

۵۸۸۴ - حدیثی إسحاق بنُ إبراهِيمَ الْخُطَّابِيُّ، أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ، حَدَّثَنَا وَرَقَاءُ بْنُ غَمَرَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي يَزِيدٍ، عَنْ نَافِعِ بْنِ جَبِيرٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كُنْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي سُوقٍ مِنْ أَسْوَاقِ الْمَدِينَةِ، فَانْصَرَفَ فَانْصَرَفَ فَقَالَ: ((أَيْنَ لَكُمْ؟)) ثُلَاثَةٌ ((إِذْعُ الْحَسَنَ بْنَ عَلَيْ)) فَقَامَ الْحَسَنُ بْنُ عَلَيْ يَمْشِي وَفِي غَنِيَّةِ السَّخَابِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ يَبْدِئُ هَكَذَا، فَقَالَ الْحَسَنُ بْنُ عَلَيْ يَمْشِي وَفِي غَنِيَّةِ السَّخَابِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ يَبْدِئُ هَكَذَا، فَالْتَّزَمَهُ فَقَالَ: ((اللَّهُمَّ إِنِّي أَحِبُّهُ فَاجْهُهْ وَأَحِبُّ مِنْ يُحِبُّهُ)) قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: فَمَا كَانَ أَحَدٌ أَحِبَّ إِلَيْيَّ مِنَ الْحَسَنِ بْنِ عَلَيْ بَعْدَ مَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا قَالَ [راجح: ۲۲۲]

حضرت حسن بن شریخ کے گلے میں ہار ٹھاکی سے باب کا مضمون تھا ہے نہایت بچوں کے لیے ایسے ہار وغیرہ پسندیدا جائز ہے۔

### ۶۱ - باب الْمُتَشَبِّهِينَ بِالنِّسَاءِ

## وَالْمُتَشَبِّهَاتِ بِالرِّجَالِ

### مردوں کی چال ڈھال اختیار کرنے والی عورتوں میں عند اللہ ملعون ہیں

(۵۸۸۵) ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا، کہا ہم سے غدر نے بیان کیا، ان سے شعبہ نے بیان کیا، ان سے قادہ نے، ان سے عکمد نے اور ان سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان مردوں پر لعنت بھیجی جو عورتوں جیسا چال چلن اختیار کریں اور ان عورتوں پر لعنت بھیجی جو مردوں جیسا چال چلن اختیار کریں۔ غدر کے ساتھ اس حدیث کو عمرو بن مرزوق نے بھی شعبہ سے روایت کیا۔

۵۸۸۵ - حدثنا محمد بن بشار، حدثنا غدر، حدثنا شعبة، عن قنادة، عن عكرمة عن ابن عباس رضي الله عنهما قال: لعن رسول الله ﷺ المتشبهين من الرجال بالنساء والمتشبهات من النساء بالرجال. تابعة عمرو أخبرنا شعبة.

اطرفاہ فی ۵۸۸۶، ۶۸۳۴۔]

ہے ابو نعیم نے مستخرج میں وصل کیا۔

لشیخ آج اس فیشن کے زمان میں گھر گھر میں یہی معاملہ نظر آ رہا ہے خاص طور پر کافی زدہ لوگوں کے لیکیاں ان بیماریوں میں عموماً بتلا ہیں اور ایک جدید لعنتی پی ازم رواج پکڑ رہا ہے جس میں لوگوں کے اور لیکیاں عجیب و غریب شکل و صورت بنا کر بالکل ہونق بنے ہوئے نظر آتے ہیں شریعت اسلامی میں ان مخلفات کے لیے کوئی گنجائش نہیں ہے۔

### باب زنانوں اور بیجوڑوں کو جو عورتوں کی چال ڈھال اختیار کرتے ہیں گھر سے نکال دینا

(۵۸۸۶) ہم سے معاذ بن فضال نے بیان کیا، کہا ہم سے ہشام و ستاوی نے، ان سے سعیج بن الی کیثرنے، ان سے عکمد نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منحث مردوں پر اور مردوں کی چال چلن اختیار کرنے والی عورتوں پر لعنت بھیجی اور فرمایا کہ ان زنانہ بننے والے مردوں کو اپنے گھروں سے باہر نکال دو۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فلاں بیجوڑے کو نکالا تھا اور عمر بن بشیر نے فلاں بیجوڑے کو نکالا تھا۔

۵۸۸۶ - حدثنا معاذ بن فضالة، حدثنا هشام، عن يحيى، عن عكرمة، عن ابن عباس قال: لعن النبي ﷺ المختفين من الرجال والمرجلات من النساء وقال: ((آخر جو هم من بيوتكم)) قال: فاخراج النبي صلى الله عليه وسلم فلاتا وأخرج عمر فلاتا.

(۵۸۸۷) ہم سے مالک بن اسماعیل نے بیان کیا، کہا ہم سے زہر نے بیان کیا، کہا ہم سے ہشام بن عروہ نے بیان کیا، انہیں عروہ نے خردی، انہیں زینب بنت ابی سلمہ رضی اللہ عنہ نے خردی اور انہیں حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہ نے خردی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف رکھتے تھے۔ گھر

۵۸۸۷ - حدثنا مالك بن إسماعيل، حدثنا زهير، حدثنا هشام بن عروة، أن عزوة أخيرة أن زينب بنت أبي سلمة أخبرتني أن سلمة أخرته أن أم سلمة أخبرتها أن النبي

میں ایک مختصر بھی تھا، اس نے ام سلمہؓ کے بھائی عبد اللہ بن عثیرؓ سے کہا عبد اللہ! اگر کل تمہیں طائف پر فتح حاصل ہو جائے تو میں تمہیں بنت غیلان (بادیہ نامی) کو دکھاؤں گا وہ جب سامنے آتی ہے تو اس کے موٹاپے کی وجہ سے چار سلوٹیں دکھائی دیتی ہیں اور جب پیچھے پھرتی ہے تو آخر سلوٹیں دکھائی دیتی ہیں۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا اب یہ شخص تم لوگوں کے پاس نہ آیا کرے۔ ابو عبد اللہ (حضرت امام بخاری) نے کہا کہ سامنے سے چار سلوٹوں کا مطلب یہ ہے کہ (موٹے ہونے کی وجہ سے) اس کے پیٹ میں چار سلوٹیں پڑی ہوتی ہیں اور جب وہ سامنے آتی ہے تو وہ دکھائی دیتی ہیں اور آخر سلوٹوں سے پیچھے پھرتی ہے کا مفہوم ہے (آگے کی) ان چاروں سلوٹوں کے کنارے کیونکہ یہ دونوں پہلوؤں کو گھیرے ہوئے ہوتے ہیں اور پھر وہ مل جاتی ہیں اور حدیث میں بشمان کا لفظ ہے حالانکہ از روئے قائدہ نخوکے بشمنیہ ہونا تھا کیونکہ مراد آخر اطراف یعنی کنارے ہیں اور اطراف طرف کی جمع ہے اور طرف کا لفظ مذکور ہے۔ مگر جو کہ اطراف کا لفظ مذکور نہ تھا اس لیے بشمان بھی کہنا درست ہوا۔

کیونکہ جب ممیز کی تمیز مذکور نہ ہو تو عدد میں تذکیر و تانیش دونوں درست ہیں۔

### باب موچھوں کا کتروانا

اور حضرت عمر (یا ابن عمر)ؓ اتنی موچھ کرتے تھے کہ کھال کی سپیدی دکھائی دیتی اور موچھ اور داڑھی کے بیچ میں (ٹھنڈی پر) جو بال ہوتے یعنی متفقہ اس کے بال کتروا لتے۔

(۵۸۸۸) ہم سے کمی بن ابراہیم نے بیان کیا، ان سے حنظله بن ابی ہانی نے، ان سے نافع نے بیان کیا، (مصنف حضرت امام بخاری نے) کہ اس حدیث کو ہمارے اصحاب نے کمی سے روایت کیا، انہوں نے بحوالہ ابن عمرؓ کے نبی کریم ﷺ نے فرمایا موچھ کے بال کتروانا پیدائشی سنت ہے۔

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عِنْدَهَا وَفِي الْبَيْتِ مُحْنَثٌ فَقَالَ لِعَبْدِ اللَّهِ أَخْيَ أَمْ سَلَمَةَ : يَا عَبْدَ اللَّهِ إِنْ فِي حَدَّهُ لَكُمْ غَدَّا الطَّائِفُ فَإِنِّي أَذْلُكَ عَلَى بَنْتِ غِيلَانَ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ بِأَرْبَعِ وَتُدْنِيرُ بِسَمَانَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((لَا يَدْخُلُ هَؤُلَاءِ عَلَيْكُنْ)). قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ : تُقْبَلُ بِأَرْبَعِ وَتُدْنِيرُ يَعْنِي أَرْبَعَ عَكْنَ بَطْيَهَا فَهِيَ تُقْبَلُ بِهِنْ، وَقَوْلِهِ وَتُدْنِيرُ بِسَمَانَ : يَعْنِي أَطْرَافَ هَذِهِ الْعُكْنِ الْأَرْبَعِ لِأَنَّهَا مُجِيَّةٌ بِالْجَنْبَيْنِ حَتَّى لَحِقَتْ، وَإِنَّمَا قَالَ بِسَمَانَ : وَلَمْ يَقُلْ بِشَمَانِيَّةٍ وَوَاحِدُ الْأَطْرَافِ وَهُوَ ذَكَرٌ لِأَنَّهُ لَمْ يَقُلْ بِشَمَانِيَّةٍ أَطْرَافِ۔

[راجع: ۴۳۲۴]

### ٦٣ - باب قص الشارب

وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يُخْفِي شَارِبَهُ حَتَّى يُنْظَرَ إِلَى بِيَاضِ الْجَلْدِ، وَيَأْخُذُ هَذِينِ يَعْنِي بَيْنَ الشَّارِبِ وَاللَّحْيَةِ۔

٥٨٨٨ - حَدَّثَنَا الْمُكَبِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ حَنْظَلَةَ، عَنْ نَافِعٍ قَالَ أَصْحَابَنَا عَنْ الْمُكَبِّيِّ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ قَالَ : ((مِنَ الْفِطْرَةِ قَصُ الشَّارِبِ)).

[ظرفہ فی : ۵۸۹۰].

کیونکہ موچھ بڑھانے سے آدمی بد صورت اور میب ہو جاتا ہے جیسے ریپچ کی شکل اور کھانا کھلتے وقت تمام موچھ کے بال

کمانے میں مل جاتے ہیں اور یہ ایک طرح کی غلطیت ہے مگر آج کل فیشن پر ستوں نے اسی رچھ کے فیشن کو اپنا کر اپنا خلیہ درندوں سے نلا دیا ہے۔

(۵۸۸۹) ہم سے علی بن عبد اللہ مدینی نے بیان کیا، کہا ہم سے سفیان بن عبیین نے بیان کیا کہ زہری نے ہم سے بیان کیا (سفیان نے کہا) ہم سے زہری نے سعید بن مسیب سے بیان کیا اور ان سے حضرت ابو ہریرہؓ نے (نبی کریم ﷺ سے) روایت کیا کہ پانچ چیزیں (فرمایا کہ) پانچ چیزیں ختنہ کرانا، موئے زیر ناف موئذنا، بغل کے بال نوجنا،  
ناخن ترشوانا اور موچھ کم کرنا پیدا کئی سنتوں میں سے ہیں۔

**لشیخ** موچھ اتنی کم کرنا کہ ہونٹ کے کنارے کھل جائیں یہ سنت ہے اور انہی حدیث نے اسی کو اختیار کیا ہے دیگر خصال نظرت یہی ہے ہر ایک کے فوائد بت کچھ ہیں جن کی تفصیل کے لیے دفاتر کی ضرورت ہے۔

#### باب ناخن ترشوانے کا بیان

#### ۶۴۔ باب تَقْلِيمُ الْأَطْفَارِ

**لشیخ** نووی نے کہا ناخن ترشوانے میں متحب یہ ہے کہ دائیں ہاتھ کے کلہ کی انگلی سے شروع کر کے چھٹگیا تک کترائے اس کے بعد انگوٹھا بائیں ہاتھ میں چھٹگیا سے شروع کرے انگوٹھے تک کترائے اور پاؤں میں دائیں چھٹگیا سے انگوٹھے تک کترائے اور بائیں میں انگوٹھے سے چھٹگیا تک، نووی کے اس قول کی کوئی سند معلوم نہیں ہوئی۔ البتہ حضرت عائشہؓ پیغمبرؐ کی حدیث سے دائیں طرف سے شروع کرنے کی سند لے سکتے ہیں اور کلمے کی انگلی سے شروع کرنا اس لیے متحب ہو سکتا ہے کہ وہ سب الگیوں سے بہتر ہے۔ تشدید میں اس سے اشارہ کرتے ہیں۔ این دلیل العید نے کہا کہ خاص جمعرات کے دن ناخن کاشنے کی کوئی حدیث صحیح نہیں ہوئی۔

(۵۸۹۰) ہم سے احمد بن ابی رجاء نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے اسحاق بن سلیمان نے بیان کیا، انہوں نے کہا کہ میں نے حنظله سے نا، انہوں نے ناف سے بیان کیا اور انہوں نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا موئے زیر ناف موئذنا، ناخن ترشوانا اور موچھ کترانا پیدا کئی سنتیں ہیں۔

(۵۸۹۱) ہم سے احمد بن یونس نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے ابراہیم بن سعد نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے این شب بے بیان کیا، ان سے سعید بن مسیب نے اور ان سے حضرت ابو ہریرہؓ نے کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے نا آپ نے فرمایا کہ پانچ چیزیں ختنہ کرانا، زیر ناف موئذنا، موچھ کترانا، ناخن ترشوانا اور بغل کے بال نوجنا پیدا کئی سنتیں ہیں۔

۵۸۸۹ - حَدَّثَنَا عَلَيْهِ حَدَّثَنَا سُفِيَّاً، قَالَ الرُّهْرَيْ: حَدَّثَنَا عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رِوَايَةً الْفَطْرَةَ حَمْسٌ أَوْ حَمْسٌ مِنَ الْفَطْرَةِ: الْجِنَانُ، وَالْإِسْتِحْدَادُ، وَتَنْفُتُ الْإِبْطِ، وَتَقْلِيمُ الْأَطْفَارِ، وَقَصُّ الشَّارِبِ. [طرفاه فی : ۵۸۹۱، ۶۲۹۷].

**لشیخ** نظرت یہی ہے ہر ایک کے فوائد بت کچھ ہیں جن کی تفصیل کے لیے دفاتر کی ضرورت ہے۔

۵۸۹۰ - حَدَّثَنَا أَخْمَدَ بْنُ أَبِي رَجَاءَ، حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: سَمِعْتَ حَنْظَلَةَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ أَبِي عَمْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((مِنَ الْفَطْرَةِ حَلْقُ الْعَائِنَةِ، وَتَقْلِيمُ الْأَطْفَارِ، وَقَصُّ الشَّارِبِ)). [راجع: ۵۸۸۸]

۵۸۹۱ - حَدَّثَنَا أَخْمَدَ بْنُ يُونُسَ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمَ بْنُ سَعْدٍ، حَدَّثَنَا أَبْنُ شَهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: ((الْفَطْرَةُ حَمْسٌ: الْجِنَانُ، وَالْإِسْتِحْدَادُ، وَقَصُّ الشَّارِبِ، وَتَقْلِيمُ الْأَطْفَارِ، وَتَنْفُتُ الْإِبْطِ)).

[راجع: ۵۸۸۹]

**تَسْبِيحٌ** ان کے خلاف کرنا فطرت سے بغاوت کرنا ہے جس کی سزا دنیا اور آخرت ہر دو جگہ ملتی ہے مگر جس نے فطرت کو اپنایا وہ بھلائی ہی بھلائی میں رہے گا۔

(۵۸۹۲) ہم سے محمد بن منہاں نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے زینید بن زریع نے، انہوں نے کہا ہم سے عمر بن محمد بن زید نے بیان کیا، ان سے نافع نے اور ان سے حضرت عبد اللہ بن عمر علیہ السلام نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم مشرکین کے خلاف کرو، داڑھی چھوڑو اور موچھیں کتراؤ۔

عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جب حج یا عمرہ کرتے تو اپنی داڑھی (ہاتھ سے) پکڑ لیتے اور (مٹھی) سے جو بال زیادہ ہوتے انہیں کتردا و دیتے۔

بعض لوگوں نے اس سے داڑھی کٹانے کی دلیل لی ہے جو صحیح نہیں ہے۔ اول تو یہ خاص حج سے متعلق ہے۔ دوسرے ایک صحابی کا فعل ہے جو صحیح حدیث کے مقابلہ پر جھٹ نہیں ہے لہذا صحیح یہی ہوا کہ داڑھی کے بال نہ کٹوانے جائیں، واللہ اعلم بالصواب۔

### باب داڑھی کا چھوڑ دینا

(۵۸۹۳) مجھ سے محمد نے حدیث بیان کی، انہوں نے کہا ہمیں عبده نے خردی، انہیں عبید اللہ بن عمر نے خردی، انہیں نافع نے اور ان سے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، موچھیں خوب کتراؤ یا کرو اور داڑھی کو بڑھاؤ۔

**تَسْبِيحٌ** دنیا میں مردوں کو داڑھی سے اس قدر فخرت ہو گئی ہے کہ پیش تعداد میں یہی عادت جز پکڑ پکلی ہے حالانکہ حکمت اور سائنس کی رو سے بھی مردوں کے لیے داڑھی کا رکھنا بہت ہی مفید ہے۔ کتب متعلقہ ملاحظہ ہوں۔ مومنوں کے لیے یہی کافی ہے کہ ان کے محبوب رسول کریم ﷺ کی سنت ہے۔

### باب بڑھاپے کا بیان

(۵۸۹۴) ہم سے معلی بن اسد نے بیان کیا، کہا ہم سے وہیب نے بیان کیا، ان سے ایوب سختیانی نے، ان سے محمد بن سیرین نے بیان کیا

۵۸۹۲ - حدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِنْهَالٍ، حَدَّثَنَا زَيْنِدُ بْنُ زَرْيَعٍ، حَدَّثَنَا عَمْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنَ زَيْنِدٍ، عَنْ نَافِعٍ عَنْ أَبِنِ عُمَرَ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((خَالَفُوا الْمُشْرِكِينَ وَوَفِرُوا اللَّهَى، وَأَخْفُوا الشَّوَّارِبَ)).

وَكَانَ أَبْنُ عُمَرَ إِذَا حَجَّ أَوْ اغْتَمَرَ قَبْضَ عَلَى لِحَيَّتِهِ فَمَا فَضَلَ أَحَدَةً.

[طرفہ فی: ۵۸۹۳].

### ۶۵ - باب إِعْفَاءِ اللَّهِ

بِالكلِّ قِيقَنِ نَهَلَّگَا.

۵۸۹۳ - حدَّثَنِي مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا عَبْدَهُ، أَخْبَرَنَا عَبْيَنْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ عَنْ أَبِنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّهُمْ كَوَا الشَّوَّارِبَ وَأَغْفُوا اللَّهَى)). [راجع: ۵۸۹۲]

### ۶۶ - باب مَا يُذْكُرُ فِي الشَّيْءِ

۵۸۹۴ - حدَّثَنَا مُقْلَنَى بْنُ أَسْدٍ، حَدَّثَنَا وَهِبَتٌ، عَنْ أَيُوبَ، عَنْ مُحَمَّدٍ بْنِ

کہ میں نے حضرت انس بن میر سے پوچھا کیا نبی کریم ﷺ نے خضاب استعمال کیا تھا۔ بولے کہ آنحضرت ﷺ کے بال ہی بہت کم سفید ہوئے تھے۔

سیرین، قَالَ: سَأَلْتُ أَنَّسًا أَخْضَبَ النَّبِيَّ  
ﷺ؟ قَالَ: قَالَ: لَمْ يَئِلْعُ الشَّيْبَ إِلَّا قَلِيلًا.

[راجع: ۳۵۵۰]

انہیں یا میں یا پدرہ۔۔۔۔۔ نامکمل۔

(۵۸۹۵) ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا، کہا ہم سے حمد بن زید نے بیان کیا، ان سے ثابت نے بیان کیا کہ حضرت انس بن میر سے نبی کریم ﷺ کے خضاب کے متعلق سوال کیا گیا تو احوال نے کہا کہ آنحضرت ﷺ کو خضاب کی نوبت ہی نہیں آئی تھی اگر میں آپ کی دارثی کے سفید بال گناہاتا تو گن سکتا تھا۔

(۵۸۹۶) ہم سے مالک بن اسماعیل نے بیان کیا، کہا ہم سے اسرائیل نے بیان کیا، ان سے عثمان بن عبد اللہ بن موهب نے بیان کیا کہ میرے گھروں نے حضرت ام سلمہ بن عینیجا کے پاس پانی کا ایک پیالہ لے کر بھیجا (راوی حدیث اسرائیل راوی نے تین انگلیاں بند کر لیں یعنی وہ اتنی چھوٹی پیالی تھی اس پیالی میں بالوں کا ایک چھا تھا جس میں نبی کریم ﷺ کے بالوں میں سے کچھ بال تھے۔ عثمان نے کہا جب کسی شخص کو نظر لگ جاتی یا اور کوئی یماری ہوتی تو وہ اپنا برتن پانی کا بی بی حضرت ام سلمہ بن عینیجا کے پاس بھیج دیتا۔ (وہ اس میں آنحضرت ﷺ کے بال ڈبو دیتیں) عثمان نے کہا کہ میں نے نکلی کو دیکھا (جس میں موئے مبارک رکھے ہوئے تھے) تو سرخ سرخ بال دکھائی دیئے۔

**لشیخ** ترجمہ باب یہیں سے لکھا ہے بڑھاپے میں پسلے بال سرخ ہوتے ہیں پھر سفید ہو جاتے ہیں۔ اس حدیث سے یہ بھی لکھا کہ اگر فی الواقع موئے مبارک ہوں تو ان سے برکت لینا باز ہے مگر اعتقاد یہی رہنا چاہیئے کہ یہ برکت بھی اللہ کے ہی حکم سے ملے گی بغیر حکم الٰہی کچھ بھی نہیں ہوتا۔ (تبرک اللہی بینہ المثلث) (الملک: ۱)

(۵۸۹۷) ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے سلام بن ابی مطیع نے بیان کیا، ان سے عثمان بن عبد اللہ بن موهب نے کہ میں حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں نے ہمیں نبی کریم ﷺ کے چند بال نکال کر دکھائے جن پر خضاب لگا ہوا تھا۔

۵۸۹۵ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَزْبٍ، حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ ثَابِتٍ قَالَ: سُلَيْمَانُ أَنَّسُ عَنْ خِضَابِ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: إِنَّهُ لَمْ يَئِلْعُ مَا يَخْضِبُ لَوْ شِئْتُ أَنْ أَعْدَّ شَمَطَاتِهِ فِي الْحَتَّىِ۔ [راجع: ۳۵۵۰]

۵۸۹۶ - حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَوْهَبٍ، قَالَ: أَرْسَلْنَا أَهْلِي إِلَى أُمَّةِ سَلَمَةَ بِقِدْحٍ مِنْ مَاءٍ، وَقَبَضَ إِسْرَائِيلُ ثَلَاثَ أَصَابِعَ مِنْ قُصَّةٍ فِيهَا شِعْرٌ مِنْ شِعْرِ النَّبِيِّ وَكَانَ إِذَا أَصَابَ الْإِنْسَانَ عَيْنَ اُوْ شَيْءٍ بَعَثَ إِلَيْهَا مِخْضُبَةً، فَاطَّلَعَتْ فِي الْجَنْجِلِ فَرَأَتْ شِعْرَاتٍ حُمْرًا.

[طرفہ فی: ۵۸۹۷۔ ۵۸۹۸]

۵۸۹۷ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا سَلَامٌ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَوْهَبٍ، قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى أُمَّةِ سَلَمَةَ فَأَخْرَجْتُ إِلَيْنَا شِعْرًا مِنْ شِعْرِ النَّبِيِّ كَامِخْضُوبًا۔ [راجع: ۵۸۹۶]

(۵۸۹۸) اور ہم سے ابو قیم نے بیان کیا، ان سے نصیر بن الی الاشعث نے بیان کیا، ان سے عبد اللہ بن موهب نے کہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے انسیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا باب دکھایا جو سرخ تھا۔

۵۸۹۸ - وَقَالَ لَنَا أَبُو نُعْمَانَ حَدَّثَنَا نَصِيرٌ  
بْنُ الْأَشْعَثِ، عَنْ أَبِي مَوْهَبٍ أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ  
أَرَنَّهُ شَفَرَ النَّبِيِّ ﷺ أَخْمَرَ.

[راجع: ۵۸۹۶]

**لئے گنجید** یونس کی روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ ان پر مندی اور وسم کا خضاب تھا۔ امام احمد کی روایت میں بھی یوں ہے لیکن امام مسلم نے حضرت انس بن مٹھ سے روایت کیا کہ آنحضرت ﷺ نے خضاب نہیں کیا بلکہ حضرت ابو بکر اور حضرت عمر نے خضاب کیا ہے کہتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کے بال سرخ اس لیے معلوم ہوئے کہ آپ ان پر زرد خوبصورت کیا کرتے تھے۔ (وہیدی)۔

### باب خضاب کا بیان

(۵۸۹۹) ہم سے عبد اللہ بن زبیر حمیدی نے بیان کیا، کہا ہم سے سفیان ثوری نے بیان کیا، کہا ہم سے زہری نے بیان کیا، ان سے ابو سلمہ اور سلیمان بن یسار نے اور ان سے حضرت ابو ہریرہ بن مٹھ نے بیان کیا کہ یہود و نصاری خضاب نہیں لگاتے تم ان کے خلاف کرو یعنی خضاب کیا کرو۔

### باب الخضاب

۵۸۹۹ - حَدَّثَنَا الْحَمِيدِيُّ، حَدَّثَنَا  
سُفِيَّانَ، حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ،  
وَسُلَيْمَانَ ابْنَ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ  
اللَّهُ عَنْهُ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((إِنَّ الْيَهُودَ  
وَالنَّصَارَى لَا يَصْبِغُونَ فَخَالِفُوهُمْ)).

[راجع: ۳۴۶۲]

**لئے گنجید** لال یا زرد خضاب کرنا یا مندی اور وسم کا خضاب جس سے بالوں میں کالک اور سرخی آتی ہے جائز ہے لیکن بالکل کالا خضاب کرنا منوع ہے، کہتے ہیں کالا خضاب پہلے فرعون نے کیا تھا۔ حضرت حسن بن مٹھ اور حضرات شیخین مندی اور وسم کا خضاب کیا کرتے تھے۔ حدیث سے یہ بھی ظاہر ہوا کہ اسلام کی نیشن یعنی قومیت ایک مستقل چیز ہے جو مسلمان کی خاص وضع قلع شکل صورت لباس وغیرہ میں داخل ہے۔ یہودیوں وغیرہ کی مخالفت کرنے کا منسوم یہی ہے۔

### باب گھوٹھریا لے بالوں کا بیان

(۵۹۰۰) ہم سے اسماعیل بن ابی اویس نے بیان کیا، کہا کہ مجھ سے امام مالک بن انس نے بیان کیا، ان سے ریحہ بن ابی عبدالرحمن نے اور ان سے حضرت انس بن مالک بن مٹھ نے، انہوں نے ان سے سنائے وہ بیان کر رہے تھے کہ رسول کریم ﷺ بست لمبے نہیں تھے اور نہ آپ چھوٹے قد کے ہی تھے (بلکہ آپ کاتچ والا قد تھا) نہ آپ بالکل سفید بھورے تھے اور نہ گندم گوں ہی تھے، آپ کے بال گھوٹھریا لے لگھے ہوئے نہیں تھے اور نہ بالکل سیدھے لکھے ہوئے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو چالیس سال کی عمر میں رسول بنیا دس سال آپ نے

### باب الجعْدِ

۵۹۰۰ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، قَالَ: حَدَّثَنِي  
مَالِكُ بْنُ أَنَسَ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ  
الرَّحْمَنِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ  
عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ يَقُولُ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ  
لَيْسَ بِالظَّوِيلِ الْبَانِ وَلَا بِالْقَصِيرِ، وَلَيْسَ  
بِالْأَنْتِيضِ الْأَمْهَقِ وَلَيْسَ بِالْأَدْمِ وَلَيْسَ  
بِالْجَعْدِ الْقَطِطِ وَلَا بِالسَّبْطِ بَعْثَةُ اللَّهِ عَلَى  
رَأْسِ أَرْبَعِينَ سَنَةً، فَاقْفَمْ بِمَكْتَهُ عَشْرَ سِينِ

(نبوت کے بعد) مکہ مکرمہ میں قیام کیا اور دس سال میں نورہ میں اور تقویا سماں سال کی عمر میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو وفات دی۔ وفات کے وقت آپ کے سر اور رداڑھی میں پس بال بھی سفید نہیں تھے۔

(۵۹۰۱) ہم سے مالک بن اسماعیل نے بیان کیا، کہا ہم سے اسرائیل نے ان سے ابو اسحاق نے، کہا میں نے براء بن بیٹھو سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے سرخ حلقہ میں نبی کریم ﷺ سے زیادہ کسی کو خوبصورت نہیں دیکھا (امام بخاری کے کتاب کے) مجھ سے میرے بعض اصحابؓ امام مالک سے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ کے سر کے بال شانہ مبارک کے قریب تک تھے۔ ابو اسحاق نے بیان کیا کہ میں نے براء بن بیٹھو کو ایک مرتبہ سے زیادہ یہ حدیث بیان کرتے شاجب بھی وہ یہ حدیث بیان کرتے تو مسکراتے۔ اس روایت کی متابعت شعبہ نے کی کہ آنحضرت ﷺ کے بال آپ کے کانوں کی لوٹک تھے۔

(۵۹۰۲) ہم سے عبد اللہ بن یوسف تیشی نے بیان کیا، کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی، انہیں نافع نے اور انہیں حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا رات کعبہ کے پاس مجھے دکھلایا گیا، میں نے دیکھا کہ ایک صاحب ہیں گندمی رنگ، گندمی رنگ کے لوگوں میں سب سے زیادہ خوبصورت، ان کے شانوں تک لے لے جئے بال ہیں ایسے بال والے لوگوں میں سب سے زیادہ خوبصورت، انہوں نے بالوں میں لگکھا کر رکھا ہے اور اس کی وجہ سے سر سے پانی نکل رہا ہے۔ دو آدمیوں کا سارا لئے ہوئے ہیں یا دو آدمیوں کے شانوں کا سارا لئے ہوئے ہیں اور خانہ کعبہ کا طواف کر رہے ہیں، میں نے پوچھا کہ یہ کون بزرگ ہیں تو مجھے بتایا گیا کہ یہ حضرت عیسیٰ ابن مریم ﷺ ہیں پھر اچانک میں نے ایک لمحہ ہوئے گھوٹکریا لے بال والے شخص کو دیکھا، وہیں آنکھ سے کاتا تھا کویا انگور ہے جو ابھرا ہوا ہے۔ میں نے پوچھا یہ کاتا کون ہے؟ مجھے بتایا گیا کہ یہ سچی دجال ہے۔

یہ سارے مناظر آپ نے خواب میں دیکھے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو گھوٹکریا لے بالوں والا دیکھا اسی سے باب کا مقصد

وَبِالْمَدِيْنَةِ عَشْرَ سِنِينَ وَتَوْفَاهُ اللَّهُ عَلَى  
رَأْسِ سِنِينَ سَنَةَ وَتَيْسِيرَ فِي رَأْسِهِ وَلَحْيَتِهِ  
عِشْرُونَ شَعْرَةً يَيْضَنَاءَ۔ [راجع: ۳۵۴۷]

۵۹۰۱ - حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ،  
حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، قَالَ:  
سَمِعْتُ الْبَرَاءَ يَقُولُ: مَا رَأَيْتُ أَحَدًا  
أَخْسَنَ فِي حَلْةٍ حَمْرَاءَ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ.  
قَالَ بَعْضُ أَصْحَابِيِّ: عَنْ مَالِكٍ إِنْ جُمِّنَةَ  
لَتَضَرِّبُ فَرِيقًا مِنْ مُنْكِبِيهِ。 قَالَ أَبُو  
إِسْحَاقَ: سَمِعْتُهُ يَحْدُثُ عَيْنَ مَرْءَةٍ مَا حَدَّثَ  
بِهِ قُطُّ إِلَّا ضَحِّكَ。 تَابِعَةُ شَعْبَةَ شَعْرَةَ يَيْلَعَ  
شَخْمَةُ أَذْنِهِ۔ [راجع: ۳۵۵۱]

۵۹۰۲ - حَدَّثَنَا عَنْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ،  
أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ  
عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ  
ﷺ قَالَ: ((أَرَأَيْتِ الْلَّيْلَةَ عِنْدَ الْكَعْبَةِ  
فَرَأَيْتُ رَجُلًا آدَمَ كَأَخْسَنَ مَا أَنْتَ رَأَيْتَ  
مِنْ أَذْمِ الرِّجَالِ، لَهُ لِمَةٌ كَأَخْسَنَ مَا أَنْتَ  
رَأَيْتُ مِنَ اللَّمَمِ قَدْ رَجَلَهَا فَهِيَ تَقْطُرُ مَا  
مُتَكَبِّنَا عَلَى رَجُلَيْنِ - أَوْ عَلَى عَوَاقِقِ  
رَجَبَيْنِ - يَطْوُفُ بِالْأَيْمَنِ فَسَأَلَتْ مِنْ هَذَا  
؟ فَقَيْلَ: الْمَسِيحُ ابْنُ مَرِيمٍ، وَإِذَا أَنَا  
بِرَجْلٍ جَعَلْتُ قُطْطِيْ أَغْوَرِ الْعَيْنِ الْيَمِنِيِّ  
كَانَهَا عَيْنَةً طَافِيَّةً فَسَأَلَتْ مِنْ هَذَا؟ فَقَيْلَ:  
الْمَسِيحُ الدَّجَالُ)). [راجع: ۳۴۴۰]

لَتَشْبَهُ مَعْنَى  
یہ سارے مناظر ہوتا ہے۔

(۵۹۰۳) ہم سے اسحاق بن منصور نے بیان کیا، کما ہم کو جبان نے خبر دی، کما ہم سے ہام بن میجی نے بیان کیا، کما ہم سے قادہ نے اور ان سے حضرت انس بن مالک بن شریٹ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ کے بال موذن ہوں تک پہنچتے تھے۔

(۵۹۰۴) ہم سے موی بن اسماعیل نے بیان کیا، کما ہم سے ہام نے بیان کیا، ان سے قادہ نے اور ان سے حضرت انس بن شریٹ نے کہ نبی کریم ﷺ کے (سر کے) بال موذن ہوں تک پہنچتے تھے۔

(۵۹۰۵) مجھ سے عمرو بن علی نے بیان کیا، کما ہم سے وہب بن جریر نے، کما کہ مجھ سے میرے والد نے بیان کیا، ان سے قادہ نے بیان کیا کہ میں نے حضرت انس بن مالک بن شریٹ سے رسول اللہ ﷺ کے بالوں کے متعلق پوچھا تو انہوں نے کہا کہ آپ کے بال درمیانہ تھے، نہ بالکل سیدھے لئکے ہوئے اور نہ گھونکھریا لے اور وہ کافوں اور موذن ہوں کے بیچ تک تھے۔

(۵۹۰۶) ہم سے مسلم بن ابراہیم نے بیان کیا، کما ہم سے جریر نے بیان کیا، ان سے قادہ نے اور ان سے انس بن مالک بن شریٹ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ کے ہاتھ بھرے ہوئے تھے میں نے آنحضرت ﷺ کے بعد آپ جیسا (خوبصورت کوئی آدمی) نہیں دیکھا آپ کے سر کے بال میانہ تھے نہ گھونکھریا لے اور نہ بالکل سیدھے لئکے ہوئے۔

(۵۹۰۷) ہم سے ابو النعمان نے بیان کیا، کما ہم سے جریر بن حازم نے بیان کیا، ان سے قادہ نے اور ان سے حضرت انس بن شریٹ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ کے ہاتھ اور پاؤں بھرے ہوئے تھے۔ چوڑھی حسین و جبیل تھا، میں نے آپ جیسا خوبصورت کوئی نہ پہلے دیکھا اور نہ بعد میں، آپ کی ہتھیلیاں کشادہ تھیں۔

(۵۹۰۸-۹) ہم سے عمرو بن علی نے بیان کیا، کما ہم سے معاذ بن ہانی

۵۹۰۳ - حدثنا إسحاق، أخبرنا جبان، حدثنا همام، حدثنا فتادة، حدثنا أنس بن النبي ﷺ كان يضرب شعرة منكبه.

[طرفة في : ۵۹۰۴]

۵۹۰۴ - حدثني موسى بن إسماعيل، حدثنا همام، عن فتادة عن أنس كأن يضرب شعر رأس النبي ﷺ منكبه.

[راجع: ۵۹۰۳]

۵۹۰۵ - حدثني عمرو بن علي، حدثنا وهب بن جرير، قال: حدثني أبي عن فتادة سأله أنس بن مالك رضي الله عنه عن شعر رسول الله ﷺ فقال: كأن شعر رسول الله ﷺ رجالاً ليس بالسبط ولا الجعد بين أذنيه وعاتقه.

[طرفة في : ۵۹۰۶]

۵۹۰۶ - حدثنا مسلم، حدثنا جرير، عن فتادة، عن أنس قال: كان النبي ﷺ ضخم اليدين لم أر بعده، مثله وكان شعر النبي ﷺ رجالاً لا جعداً ولا سبطاً.

[راجع: ۵۹۰۵]

۵۹۰۷ - حدثنا أبو النعمان، حدثنا جرير بن حازم، عن فتادة، عن أنس رضي الله عنه قال: كان النبي ﷺ ضخم اليدين والقدمين حسن الوجه لم أر قبلة ولا بعده مثله وكان بسيط الكفين.

[اطرافه في : ۵۹۰۸، ۵۹۱۰، ۵۹۱۱]

۵۹۰۸ - حدثني عمرو بن

نے بیان کیا، کہا تم سے ہام بن یحییٰ نے بیان کیا، کہا تم سے قادہ نے بیان کیا اور ان سے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے یا ایک آدمی نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ انہوں نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ کے خوبصورت میں نے آپ کے بعد کسی کو نہیں دیکھا۔

(۵۹۱۰) اور ہشام نے بیان کیا، ان سے معمر نے، ان سے قادہ نے اور ان سے حضرت انس بن مالک نے کہ نبی کریم ﷺ کے قدم اور تھیلیاں بھری ہوئی اور گداز تھیں۔

(۵۹۱۱-۱۲) اور ابو بہال نے بیان کیا، ان سے قادہ نے بیان کیا اور ان سے حضرت انس بن مالک یا حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ کی تھیلیاں اور قدم بھرے ہوئے تھے آپ جیسا پھر میں نے کوئی خوبصورت آدمی نہیں دیکھا۔

(۵۹۱۳) ہم سے محمد بن شیعیٰ نے بیان کیا، کہا کہ مجھ سے ابن ابی عدی نے بیان کیا، ان سے ابن عون نے اور ان سے مجید نے بیان کیا کہ ہم حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ لوگوں نے دجال کا ذکر کیا اور کسی نے کہا کہ اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لفظ "کافر" لکھا ہوگا۔ اس پر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول کریم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے میں نے تو نہیں سنالبتہ آپ نے یہ فرمایا تھا کہ اگر تمہیں حضرت ابراہیم علیہ السلام کو دیکھنا ہو تو اپنے صاحب خود آنحضرت ﷺ کو دیکھو (کہ آپ بالکل ان کے ہم شکل ہیں) اور حضرت موسیٰ علیہ السلام گندمی رنگ کے ہیں بال گھونکھا لے جیسے اس وقت بھی میں انہیں دیکھ رہا ہوں کہ وہ اس نالے وادی ازرق ناہی میں لبیک کہتے ہوئے اتر رہے ہیں ان کے سرخ اونٹ کی کنکیل کی رسی کھجور کی چھال کی ہے۔

باب خطمی (یا گوندوغیرہ) سے بالوں کو جمانا

علیٰ، حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هَانِيٍّ، حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ - أَوْ عَنْ رَجُلٍ - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ ﷺ ضَخْمَ الْقَدَمَيْنِ حَسَنَ الْوَجْهِ لَمْ أَرْ بَعْدَهُ مِثْلَهُ [راجع: ۵۹۰۷]

[۵۹۱۰] - وَقَالَ هِشَامٌ عَنْ مَعْمَرٍ : عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ الشَّفَنَ الْقَدَمَيْنِ وَالْكَفَنَينَ [راجع: ۵۹۰۷]

[۵۹۱۱-۵۹۱۲] - وَقَالَ أَبُو هَلَالٍ : حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، عَنْ أَنَسٍ، أَوْ جَابِرٍ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ - كَانَ النَّبِيُّ ﷺ ضَخْمَ الْكَفَنَينَ وَالْقَدَمَيْنِ لَمْ أَرْ بَعْدَهُ شَبِيهًاهُ [راجع: ۵۹۰۷]

[۵۹۱۳] - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُشْنِيَّ، قَالَ : حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ، عَنْ ابْنِ عَوْنَ عَنْ مُجَاهِدٍ، قَالَ : كُنَّا عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فَذَكَرُوا الدُّجَالَ قَالَ : إِنَّهُ مَكْتُوبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ كَافِرٌ، وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَمْ أَسْمَعْهُ قَالَ ذَاكَ، وَلَكِنْهُ قَالَ : ((أَمَا إِبْرَاهِيمَ فَانظُرُوا إِلَى صَاحِبِكُمْ، وَأَمَا مُوسَى فَرَجُلٌ آدُمٌ جَعَدٌ عَلَى جَمْلٍ أَخْمَرٍ مَخْطُومٍ بِخُلْبَةٍ، كَانَى أَنْظُرُ إِلَيْهِ إِذَا أَنْحَدَرَ فِي الْوَادِي يُلْبَيِّ)).

[راجع: ۱۵۰۵]

۶۹ - باب التلبید

(۵۹۱۳) ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا، کہا ہم کو شعیب نے خبر دی، انسیں زہری نے کہا کہ مجھے سالم بن عبد اللہ نے خبر دی اور ان سے حضرت عبد اللہ بن عمر بن شٹھ نے بیان کیا کہ میں نے حضرت عمر بن شٹھ سے سنا، انہوں نے کہا کہ جو شخص سر کے بالوں کو گوند لے (وہ حج یا عمرے سے فارغ ہو کر سرمنڈا ہے) اور جیسے احرام میں بالوں کو حمالیت ہیں غیر احرام میں نہ جھاؤ اور حضرت ابن عمر بن شٹھ کہتے تھے میں نے تو آنحضرت شیخیل کو بال جمالتے دیکھا۔

**لشیخ** حضرت ابن عمر بن شٹھ نے گویا آنحضرت شیخیل کا واقعہ بیان کر کے اپنے والد کا رد کیا کہ انہوں نے تلبید سے منع کیا حالانکہ آنحضرت شیخیل نے تلبید کی، بہرحال حضرت عمر بن شٹھ کا یہ مطلب نہ تھا بلکہ ان کا مطلب یہ ہے کہ غیر احرام میں احرام والوں کی مشاہدت کر کے تلبید نہ کرو۔

(۵۹۱۴) مجھ سے جبان بن موسیٰ اور احمد بن محمد نے بیان کیا، انہوں نے کہا کہ ہمیں عبد اللہ بن مبارک نے خبر دی، انہوں نے کہا ہم کو یونس نے خبر دی، انسیں زہری نے، انسیں سالم نے اور ان سے حضرت عبد اللہ بن عمر بن شٹھ نے بیان کیا کہ میں نے رسول کرم شیخیل سے سنا، آپ نے اپنے بال جمالتے تھے اور احرام کے وقت یوں آپ لبیک کہ رہے تھے۔ ”لَبِيكَ اللَّهُمَّ لَبِيكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبِيكَ أَنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَكَ“ ان کلمات کے اوپر اور کچھ آپ نہیں بڑھاتے تھے۔

(۵۹۱۵) مجھ سے اسماعیل بن ابی اویس نے بیان کیا، کہا کہ مجھ سے امام مالک نے بیان کیا، ان سے تافع نے، ان سے حضرت عبد اللہ بن عمر بن شٹھ نے اور ان سے نبی کرم شیخیل کی زوجہ مطہرہ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں نے عرض کیا رسول اللہ! کیا بات ہے کہ لوگ عمرہ کر کے احرام کھول چکے ہیں حالانکہ آپ نے احرام نہیں کھولا۔ آنحضرت شیخیل نے فرمایا کیونکہ میں نے اپنے سر کے بال جمالیے ہیں اور اپنی ہدی (قربانی کے جانور) کے گلے میں قلادہ ڈال دیا ہے۔ اس لیے جب تک میری قربانی کا خرجنہ ہو لے میں احرام نہیں کھول سکتا۔

۵۹۱۴- حدثنا أبو اليمان، أخبرنا شعيب، عن الزهرى قال: أخبرنى سالم بن عبد الله، أن عبد الله بن عمر قال: سمعت عمر رضي الله عنه يقول: من صفر فليخلق، ولا تشبعوا بالطلب، وكان ابن عمر يقول: لقد رأيت رسول الله ملبدًا. [راجع: ۱۵۴۰]

۵۹۱۵- حدثني جيان بن موسى، وأحمد بن محمد، قالا: أخبرنا عبد الله قال أخبرنا يونس عن الزهرى، عن سالم عن ابن عمر رضي الله عنهما قال: سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: ((لَيْكَ اللَّهُمَّ لَيْكَ لَيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَيْكَ إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ، لَا شَرِيكَ لَكَ)) لَا يَزِيدُ عَلَى هُؤُلَاءِ الكلمات. [راجع: ۱۵۴۰]

۵۹۱۶- حدثى إسماعيل، قال: حدثى مالك، عن نافع، عن عبد الله بن عمر، عن حفصة رضي الله عنها زوج النبي ﷺ قال: قلت يا رسول الله ما شأن الناس حلو بعمره ولم تخلى أنت من عمرتك؟ قال: ((إني لذلت رأسي، وقلذت هذين فلا أحلى حتى أنحر)).

[راجع: ۱۵۶۶]

روایت میں بال جملے کا ذکر ہے یہی باب سے مطابقت ہے۔

### باب (سرمیں بیچوں بیچ بالوں میں) مانگ نکالنا

(۵۹۱۷) ہم سے احمد بن یونس نے بیان کیا، انہوں نے کماہم سے ابراہیم بن سعد نے بیان کی، انہوں نے کماہم سے شاب نے بیان کیا، ان سے عبید اللہ بن عبد اللہ نے بیان کیا اور ان سے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما قال: کان النبی ﷺ یحب مُوافِقَةً أهْلِ الْكِتَابِ فِيمَا لَمْ يُؤْمِنْ فِيهِ، وَكَانَ أهْلِ الْكِتَابِ يَسْدِلُونَ أَشْعَارَهُمْ، وَكَانَ الْمُشْرِكُونَ يَفْرُغُونَ رُؤُسَهُمْ فَسَدَّلَ النبی ﷺ نَاصِيَتَهُ ثُمَّ فَرَقَ بَعْدًا۔ [راجح: ۳۵۵۸]

**لشیخ** مکان سے سرکے بال منون طریقہ پر رکھنا ہر طرح سے بترہے مگر آج ٹل جو فیشن کی دباڑی ہے خاص طور پر ہی ازم بال رکھ کر صورت کو بگاڑنے کا جو فیشن چل پڑا ہے یہ حد درجہ گناہ اور خلقت الہی کو بگاڑنا اور کفار کے ساتھ مشاہد رکھنا ہے۔ فوجوں اسلام کو اسکی غلط روشن کے خلاف جادو کی سخت ضرورت ہے۔ ایسا فیشن خود غیروں کی نظر میں بھی معیوب ہے، اس لیے مسلمانوں کو ہرگز اسے اختیار نہ کرنا چاہیئے۔

(۵۹۱۸) ہم سے ابوالولید اور عبد اللہ بن رجاء نے بیان کیا، ان دونوں نے کماکہ ہم سے شعبہ نے بیان کیا، ان سے حکم بن عتیبہ نے، ان سے ابراہیم تھعی نے، ان سے اسود نے اور ان سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا جیسے میں اب بھی آنحضرت ﷺ کی مانگ میں احرام کی حالت میں خوشبو کی چمک دیکھ رہی ہوں۔ حضرت عبد اللہ بن رجاء نے (اپنی روایت میں) "مفرق النبی ﷺ" (واحد کے صینہ کے ساتھ) بیان کیا یعنی مانگوں کی جگہ صرف لفظ مانگ استعمال کیا۔

### باب گیسوؤں کے بیان میں

(۵۹۱۹) ہم سے علی بن عبد اللہ مدینی نے بیان کیا، کماہم سے فضل بن عنبرہ نے بیان کیا، کماہم کو ہشیم بن بشیر نے خبر دی، کماہم کو ابوالبشر

### ۷۰- باب الفرق

(۵۹۱۷) حَدَّثَنَا أَخْمَدُ بْنُ يُونُسَ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، حَدَّثَنَا أَبْنُ شَهَابٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُحِبُّ مُوافِقَةً أهْلِ الْكِتَابِ فِيمَا لَمْ يُؤْمِنْ فِيهِ، وَكَانَ أهْلِ الْكِتَابِ يَسْدِلُونَ أَشْعَارَهُمْ، وَكَانَ الْمُشْرِكُونَ يَفْرُغُونَ رُؤُسَهُمْ فَسَدَّلَ النَّبِيُّ ﷺ نَاصِيَتَهُ ثُمَّ فَرَقَ بَعْدًا۔ [راجح: ۳۵۵۸]

(۵۹۱۸) حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ، وَعَنْدَهُ اللَّهُ بْنُ رَجَاءٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شَعْبَةُ: عَنِ الْحَكَمِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَى أَنْظَرَ إِلَى وَبِصِ الطَّيِّبِ فِي مَقَارِقِ النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ مُحْرَمٌ، قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: فِي مَفْرِقِ النَّبِيِّ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

ہر دو احادیث میں باب کی مطابقت ظاہر ہے۔

### ۷۱- باب الدُّوَائِبِ

یعنی بالوں کی لشیں۔

(۵۹۱۹) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ عَبْسَةَ، أَخْبَرَنَا هَشَّيْمَ، أَخْبَرَنَا

جعفر نے خبر دی (دوسری سند) امام بخاری نے کہا اور ہم سے قریبہ بن سعید نے کہا کہ ہم سے ہشیم نے بیان کیا، ان سے ابو بشر نے، ان سے سعید بن جبیر نے اور ان سے ابن عباس نے بیان کیا کہ میں نے ایک رات اپنی خالہ ام المؤمنین میمونہ بنت حارث بنت خواکے گھر گزاری، رسول اللہ ﷺ کے لئے اس رات انہیں کے ہل باری تھی۔ ابن عباس نے بیان کیا کہ پھر حضور اکرم ﷺ رات کی نماز پڑھنے کھڑے ہوئے تو میں بھی آپ کے پائیں طرف کھڑا ہو گیا۔ ابن عباس نے بیان کیا کہ اس پر آخرت ﷺ نے میرے سر کے بالوں کی ایک لٹ پکڑی اور مجھے اپنی داہنی طرف کر دیا۔

ہم سے عمرو بن محمد نے بیان کیا، کہا ہم سے ہشیم نے بیان کیا، کہا ہم کو ابو بشر نے خبر دی، پھر یہی حدیث نقل کی اس میں یوں ہے کہ میری چوپنی پکڑ کر پایا میرا سر پکڑ کر آپ نے مجھے اپنے دامنے جانب کر دیا۔

علوم ہوا کہ حضرت ابن عباسؓ گیسو والے تھے۔ باب اور حدیث میں کمی مطابقت ہے۔ آخر حضرتؓ نے حضرتؓ ابن عباسؓ کے بال پکڑ کر دائیں طرف کھڑا کر دیا۔ اس لیے کہ ان کا بائیں طرف کھڑا ہونا غلط تھا۔ ایسی حالت میں مقتدیؓ کو امام کے دائیں طرف کھڑا ہونا چاہیئے۔ بدعتی قبرپست پیرزادوں کا مجاہد نشینوں کی طرح گیسوار کہ کران کو کاندھوں سے بھی نیچے تک لٹکانا اور ریاکاری کے لیے اپنے کو پیر درویش ظاہر کرنا یہ وہ دترین حرکت ہے جس سے الہ اسلام کو خخت پریز کی ضرورت ہے۔ بلکہ اپنے پیروں اور فقیروں اور مکاروں کے حال میں ہرگز نہ آنا چاہیئے۔

اے با انبیس آدم روئے ہست  
پس بھر دستے نہ پاید واد دست

-٧٢ بَابُ الْقَزْعَ

عورت اور لڑکے سے کے لئے مکروہ ہے اس میں پسوند کی مشاہدت ہے۔

(۵۹۲۰) مجھ سے محمد بن سلام نے بیان کیا، کما کہ مجھے محدث بن یزید نے خبر دی، کما کہ مجھے ابن جریر نے خبر دی، کما کہ مجھے عبید اللہ بن حفص نے خبر دی، انہیں عمرو بن ملک نے خبر دی، انہیں حضرت عبد اللہ بن عمر بن حفاظ کے غلام نافع نے کہ انہوں نے حضرت ابن عمر بن حفاظ سے سنا، وہ بیان کرتے تھے کہ میں نے رسول کریم ﷺ سے سنا ہے آپ نے "قرع" سے منع فرمایا۔ عبید اللہ کہتے ہیں کہ میں نے نافع سے پوچھا کہ قرع کیا ہے؟ پھر عبید اللہ نے ہمیں اشارہ سے بتایا کہ نافع نے کما کہ

أبو بشرٍ وَحَدَّثَنَا قَتْبِيَّ، حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ،  
عَنْ أَبِي بَشَرٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جَيْبَرٍ، عَنْ  
ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: بَنْ لَيْلَةً  
عِنْدَ مَيْمُونَةَ بَنْتِ الْحَارِثِ، خَالِتِي وَكَانَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَهَا  
فِي لَيْلَتِهَا قَالَ: فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ، فَقُفِّتَ عَنْ  
بَسَارِهِ قَالَ: فَأَخْدَدَ بِذُو أَبْتَيٍ فَجَعَلَنِي عَنْ  
بَعْضِهِ.

حدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ،  
أَخْبَرَنَا أَبُو بِشْرٍ، بِهَذَا وَقَالَ : بِلِدْوَائِتِي أَوْ  
بِأَسْمَى : [رَاجِعٌ : ١١٧]

٥٩٢- حدثنا محمد، قال: أخبرني  
مخلد، قال: أخبرني ابن جرير، قال  
أخبرني عبيد الله بن حفص، أن عمر بن  
نافع أخبره عن نافع مولى عبد الله أنه  
سمع ابن عمر رضي الله عنهما يقول:  
سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم  
ينهى عن الفزع؟ قال عبيد الله: قلت

پچھے کا سر منڈاتے وقت پچھے بال یہاں چھوڑ دے اور پچھے بال وہاں چھوڑ دے۔ (تو اسے قزع کتے ہیں) اسے عبید اللہ نے پیشانی اور سر کے دونوں کناروں کی طرف اشارہ کر کے ہمیں اس کی صورت بتائی۔ عبید اللہ نے اس کی تفسیریوں بیان کی یعنی پیشانی پر پچھے بال چھوڑ دیئے جائیں اور سر کے دونوں کونوں پر پچھے بال چھوڑ دیئے جائیں پھر عبید اللہ سے پوچھا گیا کہ اس میں لڑکا اور لڑکی دونوں کا ایک ہی حکم ہے؟ فرمایا کہ مجھے معلوم نہیں۔ نافع نے صرف لڑکے کا لفظ کما تھا۔ عبید اللہ نے بیان کیا کہ میں نے عمرو بن نافع سے دوبارہ اس کے متعلق پوچھا تو انہوں نے کہا کہ لڑکے کی کنپی یا گدی پر چوٹی کے بال اگر چھوڑ دیئے جائیں تو کوئی حرج نہیں ہے لیکن ”قزع“ یہ ہے کہ پیشانی پر بال چھوڑ دیئے جائیں اور بالی سب منڈوائے جائیں اسی طرح سر کے اس جانب میں اور اس جانب میں۔

(۵۹۲۱) ہم سے مسلم بن ابراہیم نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے عبد اللہ بن شعبی بن عبد اللہ بن انس بن مالک نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے عبد اللہ بن دینار نے بیان کیا اور ان سے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہمانے بیان کیا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ”قزع“ سے منع فرمایا تھا۔

### باب عورت کا اپنے ہاتھ سے اپنے خاوند کو خوبیوں کا

(۵۹۲۲) مجھے سے احمد بن محمد مرزوکی نے بیان کیا، کہا ہم کو عبد اللہ بن مبارک نے خبر دی، کہا ہم کو یحییٰ بن سعید الفصاری نے خبر دی، انہیں عبد الرحمن بن قاسم نے خبر دی، انہیں ان کے والد قاسم بن محمد نے اور ان سے حضرت عائشہؓ نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو آپ کے احرام میں رہنے کے لیے اپنے ہاتھ سے خوبیوں کا اور میں نے اسی طرح (دوسری تاریخ کو) منی میں طواف زیارت کرنے

وَمَا الْفَرْغُ؟ فَأَشَارَ لَنَا عَيْنِيَ اللَّهُ قَالَ: إِذَا حَلَقَ الصَّبْيُ وَتَرَكَ هَهُنَا شَعْرَةً وَهَهُنَا وَهَهُنَا فَأَشَارَ لَنَا عَيْنِيَ اللَّهُ إِلَى نَاصِيَتِهِ، وَجَانِيَ رَأْسِهِ قَبْلَ لِعَيْنِيَ اللَّهِ. فَأَنْجَارِيَةُ وَالْفَلَامُ قَالَ: لَا أَذْرِي هَكَذَا قَالَ الصَّبْيُ قَالَ عَيْنِيَ اللَّهُ: وَعَاقَوْذُنَهُ فَقَالَ: أَمَا الْفَصَّةُ وَالْفَقَأُ لِلْفَلَامِ، فَلَا تَأْسِ بِهِمَا وَلَكِنَ الْفَرْغُ أَنْ يُتَرَكَ بِنَاصِيَتِهِ شَعْرٌ وَلَيْسَ فِي رَأْسِهِ غَيْرُهُ، وَكَذَلِكَ شَقُّ رَأْسِهِ هَذَا وَهَذَا۔

[طرفہ فی: ۵۹۲۱]۔

بال چھوڑ نے کو قزع کتے ہیں۔

۵۹۲۱ - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُشْتَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ، عَنْ أَنْبِنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ نَهَى عَنِ الْفَرْغِ۔ [راجع: ۵۹۲۰]

۷۳ - بَاب تَطْبِيبِ الْمَرْأَةِ زَوْجَهَا بِيَدِيهَا

۵۹۲۲ - حَدَّثَنِي أَخْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرُّحْمَنِ بْنُ الْفَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: طَبَّيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِي لِحُزْمَهِ وَطَبَّيْتُ بِمِنْيَ قَبْلَ أَنْ يَفِيضَ۔

[راجع: ۱۵۳۹]

سے پلے اپنے ہاتھ سے آپ کو خوشبو لگائی۔

### باب سر اور داڑھی میں خوشبو لگانا

(۵۹۲۳) ہم سے احراق بن نصر نے بیان کیا، کہا ہم سے بیجنی بن آدم نے بیان کیا، کہا ہم سے اسرائیل نے بیان کیا، ان سے ابو احراق نے، انسیں عبد الرحمن بن اسود نے، انسیں ان کے والد نے اور ان سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں نبی کریم ﷺ کو سب سے عمدہ خوشبو لگایا کرتی تھی۔ یہاں تک کہ خوشبو کی چمک میں آپ کے سر اور آپ کی داڑھی میں دیکھتی تھی۔

آخر ہضرت ﷺ کو خوشبو بت دی محبوب تھی۔ اس لیے کہ عالم بالا سے آپ کا تعلق ہر وقت رہتا تھا خاص طور پر حضرت جبریل ﷺ کو بخوبی حاضر ہوتے رہتے تھے اس لیے آپ کا پاک صاف معطر ہنا ضروری تھا۔ ﷺ

### باب کنگھا کرنا

(۵۹۲۴) ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا، کہا ہم سے ابن الی ذسب نے بیان کیا، ان سے زہری نے، ان سے سمل بن سعد بن شٹر نے کہ ایک صاحب نے نبی کریم ﷺ کے دیوار کے ایک سوراخ سے گھر کے اندر دیکھا آخر ہضرت ﷺ اس وقت اپنا سر لگھے سے کھجلا رہے تھے پھر آپ نے فرمایا کہ اگر مجھے معلوم ہوتا کہ تم جھانک رہے ہو تو میں تمہاری آنکھ پھوڑ دیتا ازے اذن لینا تو اس کے لیے ہے کہ آدمی کی نظر (کسی کے) ستر پر نہ پڑے۔

**لئے بخوبی** جب بغیر اجازت دیکے لیا تو پھر اذن کی کیا ضرورت رہی۔ اس حدیث سے یہ لکھا کہ اگر کوئی شخص کسی کے گھر میں جھانکے اور گھر والا کچھ پھیک کر اس کی آنکھ پھوڑ دے تو گھر والے کو کچھ کا وان نہ دینا ہو گا گریہ دور اسلامی کی باتیں میں انفرادی طور پر کسی کا ایسا کرنا اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈالتا ہے۔

باب حائضہ عورت اپنے خاوند کے سر میں کنگھی کر سکتی ہے (۵۹۲۵) ہم سے عبد اللہ بن یوسف تیسی نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی، انسیں ابن شاہب نے خبر دی، انسیں عروہ بن زمیر نے اور ان سے امام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کیا کہ میں حالت حیض کے باوجود آخر ہضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سر میں کنگھا کرتی تھی۔

۷۴- باب الطیب فی الرأس واللحية  
۵۹۲۳- حدثنا إسحاق بن نصر، حدثنا يحيى بن آدم، حدثنا إسرائيل، عن أبي إسحاق، عن عبد الرحمن بن الأسود، عن أبيه عن عائشة قالت : كُنْتُ أطِيبَ رَسُولَ اللهِ ﷺ بِأطِيبِ مَا يَعْدُ حَتَّى أَجِدَ وَيَصِنَ الطَّيِّبَ فِي رَأْسِهِ وَلَحْيَتِهِ.

آخر ہضرت ﷺ کو خوشبو بت دی محبوب تھی۔ اس لیے کہ عالم بالا سے آپ کا پاک صاف معطر ہنا ضروری تھا۔ ﷺ

### باب الامفيشاط

۵۹۲۴- حدثنا آدم بن أبي إیاس، حدثنا ابن أبي ذنب، عن الزُّهْرِيِّ، عن سهل بن سعد أنَّ رجلاً أطلع من حُجَّرَ فِي دَارِ النَّبِيِّ ﷺ وَالنَّبِيُّ ﷺ يَحْكُمُ رَأْسَهُ بِالْمِدْرَى فَقَالَ : ((لَوْ عَلِمْتُ أَنِّكَ تَنْظُرُ لَطْفَتَ بِهَا فِي عَيْنِكَ إِنَّمَا جَعَلَ الْإِذْنَ مِنْ قَبْلِ الْأَبْصَارِ)). [طرفاه فی : ۶۲۴۱، ۶۶۰۱] [۶۹۰۱]

**لئے بخوبی** جب بغیر اجازت دیکے لیا تو پھر اذن کی کیا ضرورت رہی۔ اس کی آنکھ پھوڑ دے تو گھر والے کو کچھ کا وان نہ دینا ہو گا گریہ دور اسلامی کی باتیں میں انفرادی طور پر کسی کا ایسا کرنا اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈالتا ہے۔

### باب ترجیل الحائض زوجها

۵۹۲۵- حدثنا عبد الله بن يومف، أخبرنا مالك، عن ابن شهاب، عن عروة بن الزبير عن عائشة رضي الله عنها قالت: كُنْتُ أرْجُلُ رَأْسَ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَأَنَا حَائِضٌ.

ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے بیان کیا، کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی، انسیں ہشام نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اسی طرح یہ حدیث بیان کی۔

### باب بالوں میں لگھا کرنا

(۵۹۲۶) ہم سے ابو الولید نے بیان کیا، کہا ہم سے شعبہ نے بیان کیا، ان سے اشعت بن سلیم نے، ان سے ان کے والد نے، ان سے مسروق نے اور ان سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کرم ﷺ ہر کام میں جمال تک ممکن ہوتا ہے اسی طرف سے شروع کرنے کو پسند فرماتے تھے، لگھا کرنے اور وضو کرنے میں بھی۔

### باب مشک کا بیان

(۵۹۲۷) مجھ سے عبد اللہ بن محمد ہمدانی نے بیان کیا، کہا ہم سے ہشام بن یوسف صناعی نے بیان کیا، کہا ہم کو معمرا نے خبر دی، انسیں زہری نے، انسیں سعید بن المیب نے اور انسیں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کرم ﷺ نے فرمایا (کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا) ابن آدم کا ہر عمل اس کا ہے سواروزہ کے کیا ہے اور میں خود اس کا بدلہ دوں گا اور روزہ دار کے منہ کی خوبیوں اللہ کے نزدیک مشک کی خوبیوں سے بھی بڑھ کرہے۔

لشیخ روزہ ایسا عمل ہے کہ آدمی اس میں غالباً خدا کے ڈر سے کھانے پینے اور شوت رانی سے باز رہتا ہے اور دوسرا کوئی آدمی اس پر مطلع نہیں ہو سکتا اس لیے اس کا ثواب بھی بڑا ہے ایسے پاک عمل کی تشبیہ مشک سے دی گئی یہی مشک کے پاک ہونے کی دلیل ہے۔ مجتہد اعظم حضرت امام بخاری کا یہ اجتہاد بالکل درست ہے۔

### باب خوبیوں کا نامستحب ہے

(۵۹۲۸) ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا، کہا ہم سے وہبیب نے بیان کیا، ان سے ہشام بن عروہ نے بیان کیا، ان سے عثمان بن عروہ نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں رسول کرم ﷺ کو آپ کے احرام کے وقت عدمہ سے

- حدیثنا عبد الله بن يوسف، أخبرنا مالك، عن هشام، عن أبيه عن عائشة مطلة. [راجع: ۲۹۰]

### ۷۷- باب التزجيل والتيمن فيه

۵۹۲۶- حدثنا أبو الوليد، حدثنا شعبة، عن أشعث بن سليم، عن أبيه عن مسروق، عن عائشة عن النبي ﷺ أنه كان يُغَبِّهُ التيمن ما استطاع في ترجله ووضوئه. [راجع: ۱۶۸] آپ دائم طرف سے شروع کرتے تھے۔

### ۷۸- باب ما يُذَكَّرُ في المسنك

اس کا پاک ہوتا۔

۵۹۲۷- حدثني عبد الله بن محمد، حدثنا هشام، أخبرنا معمراً، عن الزهرى عن ابن المسمى، عن أبي هريرة رضي الله عنه عن النبي ﷺ قال: ((كُلُّ عمل ابن آدم له إِلَّا الصوم فلِأَنَّهُ لِي وَأَنَا أَجزي به، وَلَخُلُوفُ فِيمَا الصائم أَطْيَبُ عِنْدَ الله من ربيع المسنك)). [راجع: ۱۸۹۴]

لشیخ روزہ ایسا عمل ہے کہ آدمی اس میں غالباً خدا کے ڈر سے کھانے پینے اور شوت رانی سے باز رہتا ہے اور دوسرا کوئی آدمی اس پر مطلع نہیں ہو سکتا اس لیے اس کا ثواب بھی بڑا ہے ایسے پاک عمل کی تشبیہ مشک سے دی گئی یہی مشک کے پاک ہونے کی دلیل ہے۔ مجتہد اعظم حضرت امام بخاری کا یہ اجتہاد بالکل درست ہے۔

### ۷۹- باب ما يُستحبُّ مِن الطيب

۵۹۲۸- حدثنا موسى، حدثنا وهب، حدثنا هشام، عن بن عثمان بن عروة، عن أبيه عن عائشة رضي الله عنها قالت: كُنْتُ أَطْيَبَ النَّبِيِّ ﷺ عِنْدَ إِخْرَاجِهِ بِأَطْيَبِ

عمرہ خوبی جوں سکتی تھی، وہ لگاتی۔

### باب خوبیوں کا پھیر دینا منع ہے

(۵۹۲۹) ہم سے ابو قیم نے بیان کیا، کہا ہم سے عروہ بن ثابت النصاری نے بیان کیا، کہا کہ مجھ سے ثمامة بن عبد اللہ نے بیان کیا اور ان سے حضرت انس بن مالک نے کہ (جب ان کو) خوبیوں (بھی) کی جاتی تو آپ وہ واپس نہیں کیا کرتے تھے اور کہتے کہ نبی کریم ﷺ بھی خوبیوں کو فرمائیں نہیں فرمایا کرتے تھے۔

### باب ذریہ کا بیان

(۵۹۳۰) ہم سے عثمان بن عیشم نے بیان کیا یا محمد بن عبیدیلی نے، انسیں عثمان بن عیشم نے (امام بخاری کو شک ہے) ان سے امن جرائم نے انسوں نے کہا مجھ کو عمر بن عبد اللہ بن عروہ بن زبیر نے خبر دی، انسوں نے عروہ اور قاسم دونوں سے سنا، وہ دونوں امام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کرتے تھے کہ انسوں نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو جوہ الوداع کے موقع پر احرام کھولتے اور احرام باندھنے کے وقت اپنے ہاتھ سے ذریہ (ایک قسم کی مرکب خوبیوں کا لگائی تھی)۔

### باب حسن کے لیے جو عورتیں داشت کشادہ کرائیں

(۵۹۳۱) ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے بیان کیا، کہا ہم سے جریر بن عبد الحمید نے بیان کیا، ان سے منصور بن معتر نے، ان سے ابراہیم نجحی نے، ان سے علقہ نے اور ان سے عبد اللہ بن مسعود بن عثیم نے کہ اللہ تعالیٰ نے حسن کے لیے گوئے والیوں، گداوے والیوں پر اور چرے کے بال اکھاڑے والیوں پر اور دانتوں کے درمیان کشادگی پیدا کرنے والیوں پر، جو اللہ کی خلقت کو بد لیں ان سب پر لعنت بھیجی ہے، میں بھی کیوں نہ ان لوگوں پر لعنت کروں جن پر رسول کریم ﷺ

[ما أجد: راجع: ۱۵۳۹]

### ۸۰- باب مَنْ لَمْ يَرُدُ الطَّيْبَ

۵۹۲۹- محدثنا أبو نعيم، حدثنا عززة<sup>هـ</sup>  
بن ثابت الأنصاري<sup>هـ</sup>، قال: حدثني ثمامه<sup>هـ</sup>  
بن عبد الله، عن أنس رضي الله عنه أنه  
كان لا يرد الطيب وزعم أن النبي ﷺ  
كان لا يرد الطيب. [راجع: ۲۵۸۲]

### ۸۱- باب الذريعة

جو ایک قسم کی مرکب خوبی ہوتی ہے۔

۵۹۳۰- حدثنا عثمان بن الهيثم أو  
محمد عنه عن ابن جرير، أخبرني عمر<sup>هـ</sup>  
بن عبد الله بن عززة، سمع عززة  
والقاسم يخبران عن عائشة قالت: طيبة  
رسول الله ﷺ بيده يذريرة في حجة  
الوداع للجعل والإخراج.

[راجع: ۱۵۳۹]

### ۸۲- باب المُتَفَلِّجَاتِ لِلْخَيْرِ

۵۹۳۱- حدثنا عثمان، حدثنا جرير،  
عن منصور عن إبراهيم، عن علقة عن  
عبد الله، لعن الله الواشمات  
والمستونشمات والمستمسفات  
والمُتَفَلِّجَاتِ لِلْخَيْرِ المُغَيَّراتِ خلق  
الله تعالى، ما لي لا لعن من لعن  
النبي ﷺ في كتاب الله: (وَمَا آتَكُمْ

نے لعنت کی ہے اور اس کی دلیل کہ آنحضرت ﷺ کی لعنت خود  
الرسُّوْلُ فَخُدُوْهُ - إِلَى - فَانْتَهَا۔ [راجح: ۴۸۸۶]

قرآن مجید میں موجود ہے۔ آئیت و ما تکم الرسول فخدوه ہے۔

الله تعالیٰ نے اس آیت مذکورہ میں فرمایا کہ جو حکم رسول اللہ ﷺ کو دیں تو تم اسے تسلیم کر لوا اور جس سے روکیں اس سے باز رہو۔ اس آیت سے معلوم ہوا کہ ارشادات نبوی کو جن کا دوسرا نام حدیث ہے تسلیم کرنا فرض ہے۔ اس سے گروہ مذکورین حدیث نبوی کا رد ہوا جو حدیث نبوی کا انکار کر کے قرآن کو اپنی خواہش کے مطابق بنانا چاہتے ہیں، اللہ اس گروہ فرقے سے محظوظ رکھے۔ اس دور آزادی میں ایسے لوگوں نے کافی قتنہ برپا کیا ہوا ہے جو عالمہ المسلمین کے ایمانوں پر ڈاکہ ڈالتے رہتے ہیں، ان میں بعض لوگ تین وقت کی نمازوں کے قائل ہیں اور نماز کو بھی اپنی خواہش کے مطابق غلط سلط ڈھال لیا ہے۔

هدایہ اللہ۔

## باب بالوں میں الگ سے بناؤ چیلائگا تا اور دوسرے بال جوڑتا

(۵۹۳۲) ہم سے اسماعیل بن ابی شیبہ نے بیان کیا، کہا کہ مجھ سے امام مالک نے بیان کیا، ان سے ابن شاہب نے، ان سے حمید بن عبد الرحمن بن عوف اور انہوں نے حضرت معاویہ بن ابی سفیان رض سے حج کے سال میں سادہ مدینہ منورہ میں منبر پر یہ فرمारہ ہے تھے انہوں نے بالوں کی ایک چوٹی جوان کے چوکیدار کے ہاتھ میں تھی لے کر کہا کہاں ہیں تمہارے علماء میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے آپ اس طرح بال بنانے سے منع فرمारہ ہے تھے اور فرمारہ ہے تھے کہ بنی اسرائیل اس وقت تباہ ہو گئے جب ان کی عورتوں نے اس طرح اپنے بال سنوارنے شروع کر دیئے۔

(۵۹۳۳) اور ابن ابی شیبہ نے بیان کیا، ان سے یونس بن محمد نے بیان کیا، ان سے فتح نے بیان کیا، ان سے زید بن اسلم نے، ان سے عطاء بن یسار نے اور ان سے حضرت ابو ہریرہ رض نے کہ نبی کشم ﷺ نے فرمایا سر کے قدرتی بالوں میں مصنوعی بال لگانے والیوں پر اور لگوانے والیوں پر اور گودنے والیوں پر اور گدوانے والیوں پر اللہ نے لعنت بھیجی ہے۔

(۵۹۳۴) ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا، کہا ہم سے شعبہ نے بیان کیا، ان سے عمرو بن مرہ نے بیان کیا کہ میں نے حسن بن اسلم بن

## ۸۳- باب وَصْلٍ فِي الشِّعْرِ

۵۹۳۲- حدَثَنَا إِسْمَاعِيلُ، قَالَ: حَدَثَنِي  
مَالِكُ، عَنْ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ حَمِيدِ بْنِ  
عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْنَفٍ أَنَّهُ سَمِعَ مَعَاوِيَةَ  
بْنَ أَبِي سَفِيَانَ عَامَ حَجَّ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ  
وَهُوَ يَقُولُ : وَتَأَوَّلَ فُصْلَةً مِنْ شِعْرٍ كَانَتْ  
بِيَدِ حَوْسِيِّ أَيْنَ عَلَمَأْكُمْ؟ سَمِعْتُ  
رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسَلَّمَ يَنْهَا عَنْ مِثْلِ هَذِهِ  
وَيَقُولُ: ((إِنَّمَا هَلَكَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ حِينَ  
أَتَحَدَ هَذِهِ نِسَاءَهُمْ)). [راجح: ۳۴۶۸]

۵۹۳۳- وَقَالَ ابْنُ أَبِي شِتَّيَةَ : حَدَثَنَا  
يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَثَنَا فَلِيْحَ عنْ زَيْدِ بْنِ  
أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسَلَّمَ قَالَ: ((لَعْنَ  
اللَّهِ الْوَاصِلَةُ وَالْمُسْتَوْصِلَةُ، وَالْوَاشِمَةُ  
وَالْمُسْتَوْشِمَةُ)).

۵۹۳۴- حدَثَنَا آدُمُ، حَدَثَنَا شَعْبَةُ، عَنْ  
عَمْرُو بْنِ مُرْءَةَ قَالَ: سَمِعْتُ الْحَسَنَ بْنَ

نیاق سے سنًا، وہ صفیہ بنت شیبہ سے بیان کرتے تھے اور ان سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ انصار کی ایک لڑکی نے شادی کی۔ اس کے بعد وہ بیمار ہو گئی اور اس کے سر کے بال جھٹ گئے، اس کے گھر والوں نے چاہا کہ اس کے بالوں میں مصنوعی بال لگادیں۔ اس لئے انہوں نے نبی کریم ﷺ سے اس کے متعلق پوچھا۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مصنوعی بال جوڑنے والی اور جڑوانے والی دونوں پر لعنت بھیجی ہے۔ شعبہ کے ساتھ اس حدیث کو محمد بن احیا بن نبی ابیان بن صالح سے، انہوں نے حسن بن مسلم سے، انہوں نے صفیہ سے، انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے۔

(۵۹۳۵) مجھ سے احمد بن مقدمان نے بیان کیا، کہا ہم سے فضیل بن سلیمان نے بیان کیا، کہا ہم سے منصور بن عبد الرحمن نے بیان کیا، کہا کہ مجھ سے میری والدہ صفیہ بنت شیبہ نے بیان کیا، ان سے حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ ایک خاتون نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور کہا کہ میں نے اپنی لڑکی کی شادی کی ہے اس کے بعد وہ بیمار ہو گئی اور اس کے سر کے بال جھٹ گئے اور اس کا شوہر مجھ پر اس کے معاملہ میں زور دیتا ہے۔ کیا میں اس کے سر میں مصنوعی بال لگادوں؟ اس پر آنحضرت ﷺ نے مصنوعی بال جوڑنے والیوں اور جڑوانے والیوں کو برا کہا۔ ان پر لعنت بھیجی۔

(۵۹۳۶) ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا، کہا ہم سے شعبہ نے بیان کیا، ان سے ہشام بن عروہ نے، ان سے ان کی بیوی فاطمہ نے، ان سے اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مصنوعی بال لگانے والی اور لگوانے والی پر لعنت بھیجی ہے۔

(۵۹۳۷) ہم سے محمد بن مقاتل نے بیان کیا، کہا ہم کو حضرت عبد اللہ بن مبارک نے خبر دی، کہا ہم کو عبید اللہ عمری نے خبر دی، اُسیں نافع نے اور انہیں حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہ رسول اللہ ﷺ نے

مسلم بن بیناق، یَحَدَّثُ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَبَّيْةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ جَارِيَةً مِنَ الْأَنْصَارِ تَرَوَّجَتْ وَأَنَّهَا مَرْضَتْ فَتَمَعَطَ شَغْرَهَا، فَأَرَادُوا أَنْ يَصْلُوُهَا فَسَأَلُوا النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: ((لَعْنَ اللَّهِ الْوَاصِلَةُ وَالْمُسْتَوْصِلَةُ)).

تابعہ ابی إسحاق، عَنْ أَبِيَّ بْنِ صَالِحٍ، عَنْ الْحَسَنِ، عَنْ صَفِيَّةَ عَنْ عَائِشَةَ.

[راجع: ۵۲۰۵]

(۵۹۳۵) - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْمُقْدَامِ، حَدَّثَنَا فَضِيلُ بْنُ سَلَيْمَانَ، حَدَّثَنَا مُنْصُورُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، قَالَ حَدَّثَنِي أُمِّي عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ امْرَأَةً جَاءَتْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَتْ: إِنِّي أَنْكَحْتُ ابْنَتِي ثُمَّ أَصَابَهَا شَكُوكٌ فَتَمَرَّقَ رَأْسُهَا وَزَوْجُهَا يَسْتَجْثِثُ بِهَا أَفَأَصِلُّ رَأْسَهَا؟ فَسَبَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْوَاصِلَةُ وَالْمُسْتَوْصِلَةُ.

[طرفہ فی: ۵۹۳۶، ۵۹۴۱]

(۵۹۳۶) - حَدَّثَنَا آدَمُ، حَدَّثَنَا شَبَّيْةُ، عَنْ هَشَامَ بْنِ عَزْوَةَ، عَنْ امْرَأَتِهِ فَاطِمَةَ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ: لَعْنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَاصِلَةُ وَالْمُسْتَوْصِلَةُ۔ [راجع: ۵۹۳۵]

(۵۹۳۷) - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مَقَاتِلٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا عَبْيَدُ اللَّهِ، عَنْ نَافِعٍ عَنْ أَبْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ

فرمایا اللہ نے مصنوعی بال جوڑنے والیوں پر، جڑوانے والیوں پر، گودنے والیوں پر اور گدوانے والیوں پر لعنت بھیجی ہے۔ نافع نے کہا کہ ”گودناکبھی مسوزے پر بھی گودا جاتا ہے۔“

رسول اللہ ﷺ قَالَ: ((لَعْنَ اللَّهِ الْوَاصِلَةُ وَالْمُسْتَوْصِلَةُ، وَالْوَاشِمَةُ وَالْمُسْتَوْشِمَةُ)).  
قالَ نَافِعٌ: الْوَشْمُ فِي الْلَّثَّةِ.

[أطراfe في: ٥٩٤٠، ٥٩٤٢، ٥٩٤٧]

٥٩٣٨ - حَدَّثَنَا آدُمُ، حَدَّثَنَا شَعْبَةُ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُرْءَةَ سَمِعَتْ سَعِيدَ بْنَ الْمُسْتَبِ قَالَ: قَدِيمٌ مُعَاوِيَةُ الْمَدِينَةِ آخِرَ قَدْمَةٍ قَدِيمَهَا فَخَطَبَنَا فَأَخْرَجَ كُبَّةً مِنْ شَعْرٍ قَالَ: مَا كُنْتُ أَرَى أَحَدًا يَفْعَلُ هَذَا غَيْرَ الْيَهُودِ إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ سَمَاءُ الرُّؤْزَ يَغْنِي الْوَاصِلَةَ فِي الشَّعْرِ. [راجع: ٣٤٦٨]

#### ٨٤ - باب الْمُتَمَمَّصَاتِ

٥٩٣٩ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مُنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ: لَعْنَ عَبْدِ اللَّهِ الْوَاسِعَاتِ وَالْمُتَمَمَّصَاتِ، وَالْمُفَلَّجَاتِ لِلْحُسْنِ الْمُغَيَّرَاتِ خَلَقَ اللَّهُ فَقَالَتْ أُمُّ يَغْنُوْبَ: مَا هَذَا؟ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: وَمَا لِي لَا لَعْنَ مَنْ لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَفِي كِتَابِ اللَّهِ قَالَتْ: وَاللَّهِ لَقَدْ قَرَأْتُ مَا بَيْنَ الْوَخْنَيْنِ فَمَا وَجَدْنَاهُ قَالَ: وَاللَّهِ لَيْنَ قَرَأْتِهِ لَقَدْ وَجَدْنَاهُ هُوَ مَا آتَكُمُ الرَّسُولُ فَخُلُودُهُ، وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَأَنْتُهُواهُ.

[راجع: ٤٨٨٦]

(٥٩٣٨) ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے بیان کیا کہا ہم سے عمرو بن مرہ نے بیان کیا کہ میں نے سعید بن مسیب سے سنائیں نے بیان کیا کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ آخری مرتبہ مدینہ منورہ تشریف لائے اور ہمیں خطبہ دیا۔ آپ نے بالوں کا ایک گچانکال کے کما کہ یہ یہودیوں کے سوا اور کوئی نہیں کرتا تھا۔ نبی کرم ﷺ نے اسے زور لیعنی فرمایا یعنی جو بالوں میں جوڑ لگائے تو ایسا آدمی مرد ہو یا عورت وہ مکار ہے جو اپنے مکروہ فریب پر اس طور پر پردہ دالتا ہے۔  
باب چہرے پر سے روئیں اکھاڑنے والیوں کا بیان

(٥٩٣٩) ہم سے اسحاق بن ابراہیم بن راہویہ نے بیان کیا کہا ہم کو جریر نے خبر دی، انہیں منصور نے، انہیں ابراہیم نجحی نے اور ان سے علمتہ نے کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے خوبصورتی کے لیے گودنے والیوں، چہرے کے بال اکھاڑنے والیوں اور سامنے کے دانتوں کے درمیان کشادگی پیدا کرنے والیوں جو اللہ کی پیدائش میں تبدیلی کرتی ہیں، ان سب پر لعنت بھیجی تو ام یعقوب نے کما کہ یہ کیا بات ہوئی۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے لعنت بھیجی ہے اور کتاب اللہ میں اس پر لعنت موجود ہے۔ ام یعقوب نے کما کہ اللہ کی قسم میں نے پورا قرآن مجید پڑھ دا اور کیسی بھی ایسی کوئی آیت مجھے نہیں ملی۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کما کہ اللہ کی قسم اگر تم نے پڑھا ہو تا تو تمیں ضرور مل جاتا کیا تم کو یہ آیت معلوم نہیں و ما انکام الرسول فخذلوه و ما نہاکم عنہ فانتهوا یعنی ”اور جو کچھ رسول تمیں دیں اسے لے لو اور جس سے بھی تمہیں منع کریں اس سے رک جاؤ۔“

## باب جس عورت کے بالوں میں دوسرے کے بال جوڑے جائیں

(۵۹۳۰) مجھ سے محمد بن سلام نے بیان کیا، ان سے عبدہ نے بیان کیا، ان سے عبد اللہ نے بیان کیا، ان سے نافع نے اور ان سے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما قال: لَعْنَ النَّبِيِّ ﷺ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ، وَالْوَاشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ۔ [راجح: ۵۹۳۷]

(۵۹۳۱) ہم سے امام حمیدی نے بیان کیا، کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے، ان سے ہشام بن عروہ نے بیان کیا، انہوں نے فاطمہ بنت منذر سے نہ، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے اسماء بنت ابو بکر صدیقؓ سے نہ، انہوں نے بیان کیا کہ ایک عورت نے نبی کرم مسیحؓ سے پوچھا کہ یا رسول اللہ؟ میری لڑکی کو خرے کا بخار ہو گیا اور اس سے اس کے بال بھڑک گئے۔ میں اس کی شادی بھی کر پچھی ہوں تو کیا اس کے مصنوعی بال لگا دوں؟ آنحضرت مسیحؓ نے فرمایا کہ اللہ نے مصنوعی بال لگانے والی اور جس کے لگایا جائے، دونوں پر لعنت بھیجی ہے۔

آج کل تو مصنوعی دائریں میں امام، خطیب یا استقلال کرتے نے گئے ہیں ایسے لوگوں کی جس قدر نہ مت کی جائے کم ہے جو احکام اسلام کی اس قدر تحریر کرتے ہیں۔

(۵۹۳۲) مجھ سے یوسف بن موسیٰ نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے فضل بن دکین نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے صخر بن جویریۃ، انہوں نے بیان کیا، ان سے نافع نے اور ان سے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما قال: لَعْنَ النَّبِيِّ ﷺ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ، وَالْوَاشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ۔ [راجح: ۵۹۳۵]

(۵۹۳۳) مجھ سے محمد بن مقاتل نے بیان کیا، کہا ہم کو عبد اللہ بن مبارک نے خردی، کہا ہم کو سفیان بن عیینہ نے خردی، انہیں منصور

## ۸۵- باب المَوْصُولَةِ

۵۹۴۰- حدَثَنِي مُحَمَّدٌ، حَدَثَنَا عَبْدَهُ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ نَافِعٍ عَنْ أَبِنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: لَعْنَ النَّبِيِّ ﷺ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ، وَالْوَاشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ۔ [راجح: ۵۹۳۷]

۵۹۴۱- حدَثَنَا الْحَمِيدِيُّ، حَدَثَنَا سَفِيَّاً، حَدَثَنَا هِشَامٌ، أَنَّهُ سَمِعَ فَاطِمَةَ بِنْتَ الْمُنْذِرِ تَقُولُ: سَمِعْتُ أَسْمَاءَ قَالَتْ سَأَلْتُ إِمْرَأَةَ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي ابْنَتِي أَصَابَتْهَا الْحَصْنَةُ فَأَمْرَقَ شَعْرَهَا، وَإِنِّي رَوَّجْتُهَا أَفَأَصِلُّ فِيهِ؟ فَقَالَ: (لَعْنَ اللَّهِ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ)۔

[راجح: ۵۹۳۵]

۵۹۴۲- حدَثَنِي يُوسُفُ بْنُ مُوسَى، حَدَثَنَا الْفَضْلُ بْنُ ذَكْرَى، حَدَثَنَا صَخْرُ بْنُ جُوَيْرِيَةَ، عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا سَمِعْتُ النَّبِيِّ ﷺ أَوْ قَالَ النَّبِيِّ ﷺ: ((الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ، وَالْوَاشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ، وَالْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ)) يَعْنِي لَعْنَ النَّبِيِّ ﷺ۔ [راجح: ۵۹۳۷]

۵۹۴۳- حدَثَنِي مُحَمَّدٌ بْنُ مُقاَطِلٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا سَفِيَّاً، عَنْ

نے، انسیں ابراہیمؑ نے، انسیں علقہ نے اور ان سے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ نے گودنے والیوں پر اور گدوانے والیوں پر اور چڑے کے بال اکھارنے والیوں پر اور خوبصورتی پیدا کرنے کے لیے سامنے کے دانتوں کے درمیان کشادگی کرنے والیوں پر جو اللہ کی پیدائش میں تبدیلی کرتی ہیں، لعنت بھیجی ہے پھر میں کیوں نہ ان پر لعنت بھیجوں جن پر رسول اللہ ﷺ نے لعنت بھیجی ہے اور وہ اللہ کی کتاب میں بھی موجود ہے۔

منصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ أَبْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: لَعْنَ اللَّهِ الْوَآثِمَاتِ وَالْمُسْتَوْشِمَاتِ وَالْمُتَمَمَّصَاتِ وَالْمُتَفَلَّجَاتِ لِلْحُسْنِ الْمُفَرِّجَاتِ خَلَقَ اللَّهُ مَا لَيْ لَا لَعْنَ مَنْ لَعْنَهُ رَسُولُ اللَّهِ هُوَ فِي كِتَابِ اللَّهِ؟

[راجع: ۴۸۸۶]

یہاں بس آیت ﴿وَمَا أَنْكُمُ الرَّسُولُ فَخَذُوهُ وَمَا نَهِّكُمْ عَنِ فَانْتَهُوا﴾ (الحشر:۲۷) کی طرف اشارہ ہے

### باب گودنے والی کے بارے میں

(۵۹۳۳) مجھ سے بھی بن ابی بشیر نے بیان کیا، کہاں سے عبدالرزاق نے بیان کیا، ان سے معمراً نے، ان سے ہمام نے اور ان سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا نظر لگ جانا حق ہے اور آخر خضرت ﷺ نے گودنے سے منع فرمایا۔

۵۹۴۴ - حدثني يحيى، حدثنا عبد الرزاق، عن معمر، عن همام، عن أبي هريرة رضي الله عنه قال : قال رسول الله ﷺ: ((الغين حق)). ونهى عن الوشم.

**تشیخ** مسمریم کا جادو صرف نظر کے اثر سے ہوتا ہے جو اللہ اور اس کے رسول نے فرمایا وہی حق ہے۔ اب جس قدر فلسفہ کی ترقی ہوتی جاتی ہے اسی قدر معلوم ہوتا جاتا ہے کہ قرآن و حدیث میں جو چوڑہ سو برس پلے لایا گیا تعاوہ برحق ہے دیکھو اگلے حکیم یہ سمجھتے تھے کہ تارے آسمان میں گڑے ہوتے ہیں اور قرآن مجید کی اس آیت ﴿كُلُّ فِي فَلَكٍ يَسْتَبْعَدُونَ﴾ (الانبياء: ۳۲) کی تاویل کرتے تھے اب نئے فلسفہ سے معلوم ہوا کہ ان حکیموں کا خیال غلط تھا تارے کھلی نھیں پھر رہے ہیں اسی طرح سے ﴿وَأَذْسَلْنَا التِّبِيعَ لَوْاْقِعَ﴾ (الحجر: ۲۲) کا مطلب اگلے حکیم نہیں سمجھتے تھے، اب معلوم ہوا کہ ہوا میں زور دشت کا مادہ اڑ کر مادہ درشت میں جاتا ہے گویا ہوا میں مادہ درختوں کو حاملہ بناتی ہیں۔ لوافق کے بیی معنی ہیں حاملہ کرنے والیاں۔ قرآن میں شراب قلیل و پیشرب کو حرام کر دیا گیا اس کو رب فرمایا اگلے حکیم کہتے تھے تھے تھوڑی شراب کو کیوں حرام کیا اس سے نہ نہیں ہوتا بلکہ قوت ہوتی ہے اب یہ غلط نکلی کیونکہ تھوڑی شراب پیتے ہی آدم کو اپنے اوپر قدرت نہیں رہتی وہ زیادہ پی لیتا ہے اور اپنے تین خراب کرتا ہے۔ قرآن مجید میں چار پیوں تک کی اور ضرورت کے وقت طلاق دینے کی اجازت ہوئی اب تمام ملک کے عقلاءً تسلیم کرتے جاتے ہیں کہ قرآن مجید میں جو حکم دیا گیا وہی قرین مصلحت ہے اور ہاجتے ہیں کہ اپنی اپنی قوموں میں اسی کو روایج دیں۔ وفس علی هدا (از حضرت مولانا وجید الزماں صاحب ﷺ)

مجھ سے محمد بن بشار نے بیان کیا، کہاں سے ابن مددی نے بیان کیا، کہاں سے سفیان بن عیینہ نے بیان کیا، کہاکہ میں نے عبدالرحمٰن بن عابس سے منصور کی حدیث ذکر کی جو وہ ابراہیم سے بیان کرتے تھے کہ ان سے علقہ نے اور ان سے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا تو

حدثنا ابن بشير، حدثنا ابن مهدي، حدثنا سفيان قال : ذكرت لعبد الرحمن بن عابس، حدیث منصور عن إبراهيم، عن علقة، عن عبد الله فقال : سمعته

عبد الرحمن نے کہا کہ میں نے بھی منصور کی حدیث کی طرح امیکوپ سے سنائے ہے وہ عبد اللہ بن مسعود بن عثیمین سے بیان کرتی تھیں۔

(۵۹۳۵) ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا، کہا ہم سے شعبہ نے بیان کیا، ان سے عون بن ابی جعیف نے بیان کیا کہ میں نے اپنے والد (ابو جعیف بن عثیمین) کو دیکھا، انہوں نے کہا کہ نبی کریم ﷺ نے خون کی قیمت کتے کی قیمت کھانے سے منع فرمایا اور سود لینے والے اور دینے والے گوئے والی اور گدوانے والی (پر لعنت بھیجی)

من اُمّ يَغْقُبَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ مِثْلَ حَدِيثِ  
مَنْصُورٍ. [راجع: ۵۷۴۰]

۵۹۴۵ - حدثنا سليمان بن حرب، حدثنا شعبة، عن عون بن أبي جعيف، قال: رأيتك أبي فقال: إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَا  
عَنْ ثَمَنِ الدَّمِ، وَثَمَنِ الْكَلْبِ، وَآكِلِ  
الرَّبَّا وَمَوْكِلِهِ، وَالْوَاشِمَةِ وَالْمُسْتَوْشِمَةِ.

[راجع: ۲۰۸۶]

### باب گدوانے والی عورت کی برائی کا بیان

(۵۹۳۶) ہم سے زیر بن حرب نے بیان کیا، کہا ہم سے جریر نے بیان کیا، ان سے عمارہ نے، ان سے ابو زرعة نے اور ان سے ابو ہریرہ بن عثیمین نے بیان کیا کہ عمر بن عثیمین کے پاس ایک عورت لائی گئی جو گوئے کا کام کرتی تھی۔ عمر بن عثیمین کھڑے ہو گئے (اور اس وقت موجود صحابہ سے) کہا میں تمہیں اللہ کا واسطہ دیتا ہوں کسی نے کچھ نبی کریم ﷺ سے گوئے کے متعلق سنا ہے۔ ابو ہریرہ بن عثیمین نے کہا کہ میں نے کھڑے ہو کر عرض کیا امیر المؤمنین! میں نے سنا ہے۔ عمر بن عثیمین نے پوچھا کیا سنا ہے؟ ابو ہریرہ بن عثیمین نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا ہے کہ گوئے کا کام نہ کرو اور نہ گدواؤ۔

(۵۹۳۷) ہم سے سعد بن نبی کیا، کہا ہم سے سعید بن عبید کیا، انہیں عبد اللہ نے خبر دی، کہ مجھ کو خبر دی نافع نے اور ان سے حضرت عبد اللہ بن عمر بن عبید نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے مصنوعی بال لگانے والی اور لگوانے والی اور گوئے والی اور گدوانے والی پر لعنت بھیجی ہے۔

(۵۹۳۸) ہم سے محمد بن شنبی نے بیان کیا، کہا ہم سے عبد الرحمن نے بیان کیا، ان سے سفیان بن عبید نے، ان سے منصور نے، ان سے ابراہیم نے، ان سے علقمة نے اور ان سے حضرت عبد اللہ بن مسعود

### ۸۷- باب المُسْتَوْشِمَةِ

۵۹۴۶ - حدثنا زهير بن حرب، حدثنا جرير، عن عمارة، عن أبي زرعة، عن أبي هريرة رضي الله عنه قال: أتي عمر بازمرة تشم فقام فقال: أنسدكم بالله من سمع من النبي ﷺ في الوشم فقال أبو هريرة: فقمت فقلت: يا أمير المؤمنين أنا سمعت قاتل: ما سمعت؟ قال: سمعت النبي يقول: ((لا تشنن ولا تستوشمن)).

۵۹۴۷ - حدثنا مسدد، حدثنا يحيى بن سعيد، عن عبيدة الله، أخبارني نافع، عن ابن عمر قال: لعن النبي ﷺ الواصلة والمُستوصلة والواشمة والمستوشمة.

[راجع: ۵۹۳۷]

۵۹۴۸ - حدثنا محمد بن المشي، حدثنا عبد الرحمن، عن سفيان، عن منصور، عن إبراهيم، عن علقمة عن عبد

بیٹھنے کے گوئے والیوں پر اور گداونے والیوں پر، بال اکھارنے والیوں پر اور خوبصورتی کے لیے دانتوں کے درمیان کشادگی کرنے والیوں پر جو اللہ کی پیدائش میں تبدیلی کرتی ہیں، اللہ تعالیٰ نے لعنت بھیجی ہے پھر میں بھی کیوں نہ ان پر لعنت بھیجوں جن پر رسول اللہ

الله رضی اللہ عنہ لعن اللہ الواشمات والمستونشمات والمتعمصات والملفلاجات للحسن المغيرات خلق اللہ ما لي لا لعن من لعن رسول الله علیه السلام فوفی کتاب اللہ [راجح: ۴۸۴۶]

**تشیخ** آیت شرف «وَمَا أَنْكُمُ الرَّوْشُونَ فَخُذُوهُ وَمَا نَهِكُمْ عَنِ فَانْتَهُوا» (الحشر: ۷) کی طرف اشارہ ہے کہ جو کچھ رسول اللہ علیہ السلام تم کو حکم فرمائیں اسے بجالا دو اور جس سے منع کریں اس سے رک جاؤ اس کے تحت اجلال طور پر سارے اوصار اور نواہی داخل ہیں آج کافیش جو مردوں اور عورتوں نے اپنایا ہے جو عربانیت کا مرقع ہے وہ سب اس لعنت کے تحت داخل ہے۔ سند میں مذکور علقہ بن وقاری لیش ہیں جو آخرت میں کے عمد مبارک میں پیدا ہوئے اور غزوہ خدق میں شریک ہوئے عبد الملک بن مروان کے عمد میں وفات پائی رحمہ اللہ تعالیٰ۔

کتاب اللہ میں مذکور ہونے سے وہ آیت مراد ہے جس میں ہے «(وَمَا أَنْكُمُ الرَّوْشُونَ فَخُذُوهُ وَمَا نَهِكُمْ عَنِ فَانْتَهُوا)» یعنی جو رسول کرم علیہ السلام جو ہدایت تم کو دیں اسے قبول کرو اور جن کاموں سے آپ منع فرمائیں ان سے رک جاؤ۔ اس میں جملہ اوصار اور نواہی داخل ہیں حدیث میں مذکورہ نواہی بھی اسی آیت کے ذیل میں ہیں۔

## باب تصویریں بنانے کے بیان میں

(۵۹۳۹) ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا، کہا ہم سے ابن ابی ذئب نے بیان کیا، ان سے زہری نے، ان سے عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ نے، ان سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ اور ان سے حضرت ابو طلحہ بن شیخ نے بیان کیا کہ نبی کریم علیہ السلام نے فرمایا رحمت کے فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں کتایا مورتیں ہوں۔ اور لیث بن سعد نے بیان کیا، ان سے یونس بن یزید نے، ان سے ابن شاب نے کہا کہ مجھ کو عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ نے خبر دی۔ انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے سنا وہ کہتے تھے کہ میں نے ابو طلحہ بن شیخ سے سنا، پھر انہوں نے نبی کریم علیہ السلام سے یہی حدیث نقل کی ہے۔

**تشیخ** بعضوں نے کما فرشتوں سے حضرت جبرئیل و حضرت میکائیل علیہ السلام مگر اس صورت میں یہ امر خاص ہو گا آخرت میں کی حیات مبارکہ سے کیونکہ آپ کی وفات پر وہی اتنا موقوف ہو گیا اور ان فرشتوں کا آنا بھی۔ وہ فرشتے مراد نہیں ہیں جو ہر آدمی پر میں ہیں یا جو فرشتے مایوس برکار حکم الہی سے بھیجے جاتے ہیں۔ مورت سے مراد جاندار کی مورت ہے۔ ایک نبی پری صاحب نے مجھ سے اعتراض کیا کہ جب کتاب رکھنے سے فرشتے پاس نہیں آتے تو ہم ایک کتاب یہشہ اپنے پاس رکھیں گے تاکہ موت کا فرشتہ ہمارے پاس آئی نہ سکے۔ میں نے ان کو جواب دیا اگر تم ایسا ہی کرو گے تو تمہاری جان نکالنے کے لیے وہ فرشتے آئے گا جو کتوں کی جان نکالتا

## ۸۸- باب التصاویر

۵۹۴۹ - حدثنا آدم قال : حدثنا ابن أبي ذئب، عن الزهرى، عن عبيدة الله بن عبد الله بن عتبة عن عباد، عن أبي طلحة رضي الله عنهما قال: قال النبي ﷺ: ((لا تدخل الملائكة بيتاً فيه كلب ولا تصاوير)). وقال الليث: حدثني يُونس، عن ابن شهاب، أخبرني عبيدة الله سمع ابن عباس سمعت أبا طلحة

سمعت النبي ﷺ. [راجح: ۳۲۲۵]

ہے، اس پر وہ لاجواب ہو گئے۔ یاث بن سعد کی روایت کو ابو قیم نے متخرج میں وصل کیا ہے۔

### ۸۹- باب عذاب المصورین یوم

#### زیادہ عذاب ہو گا

(۵۹۵۰) ہم سے حیدی عبد اللہ بن زیر نے بیان کیا، کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے بیان کیا، ان سے اعمش نے بیان کیا اور ان سے مسلم بن صبیح نے بیان کیا کہ ہم مسروق بن ابduct کے ساتھ یا سار بن نمیر کے گھر میں تھے۔ مسروق نے ان کے گھر کے ساتھ میں تصویریں دیکھیں تو کہا کہ میں نے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے سنائے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے نبی کرم مسیح ﷺ سے سنائے ہیں، آنحضرت ﷺ نے فرمایا اللہ کے پاس قیامت کے دن تصویری بنا نے والوں کو سخت سے سخت تر عذاب ہو گا۔

(۵۹۵۱) ہم سے ابراہیم بن منذر نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے انس بن عیاض نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے عبید اللہ عمری نے بیان کیا، ان سے نافع نے بیان کیا اور انہیں حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو لوگ یہ مورتیں بناتے ہیں انہیں قیامت کے دن عذاب کیا جائے گا اور ان سے کہا جائے گا کہ جس کو تم نے بنایا ہے اب اس میں جان بھی ڈالو۔

**لشیخ** مراد وہ مورتیں ہیں جو پوچھنے کے لیے ہائی جائیں ایسی مورتیں بناتے والے تو کافر ہیں وہ ہیشہ دوزخ میں رہیں گے اگر پوچھنے کے لیے نہ ہائیں تب بھی جاندار کی مورت ہنانا کبیرہ گناہ ہے، اس کو سخت عذاب ہو گا جبے جان اشیاء کی تصویر ہنانا حرام نہیں ہے مگر جاندار کا کافلو کھپننا بھی ناجائز ہے۔

#### باب تصویریوں کو توڑنے کے بیان میں

(۵۹۵۲) ہم سے معاذ بن فضال نے بیان کیا، ان سے هشام دستوائی نے بیان کیا، ان سے بیکی بن ابی کثیر نے، ان سے عمران بن حطان نے اور ان سے حضرت عاشرہ رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے گھر میں جب بھی کوئی چیز ایسی ملتی جس پر صلیب کی مورت بنی ہو (جیسے نصاری رکھتے ہیں) تو اس کو توڑو لائے۔

#### القیامۃ

۵۹۵۰- حدَّثَنَا الحُمَيْدِيُّ، حَدَّثَنَا سُفِيَّانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَغْمَشُ، عَنْ مُسْلِمٍ قَالَ: كُنَّا مَعَ مَسْرُوقَ فِي دَارِ يَسَارِ بْنِ نُمَيْرٍ فَرَأَى فِي صَفَّهِ تَمَالِيلَ، فَقَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: ((إِنَّ أَشَدَّ النَّاسِ عَذَابًا عِنْدَ اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الْمُصَوَّرُونَ)).

۵۹۵۱- حدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْدِرِ، حَدَّثَنَا أَنَّسُ بْنُ عِيَاضٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ الَّذِينَ يَصْنَعُونَ هَذِهِ الصُّورَ يُعَذَّبُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، يُقَالُ لَهُمْ: أَخْتِوا مَا خَلَقْتُمْ)). [طرفة في : ۷۵۰۸]

**لشیخ** پوچھنے کے لیے نہ ہائیں تب بھی جاندار کی مورت ہنانا کبیرہ گناہ ہے، اس کو سخت عذاب ہو گا جبے جان اشیاء کی تصویر ہنانا حرام نہیں ہے مگر جاندار کا کافلو کھپننا بھی ناجائز ہے۔

#### ۹۰- باب نقض الصور

۵۹۵۲- حدَّثَنَا مَعَاذُ بْنُ فُطَّالَةَ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنْ يَحْيَى، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حِطَّانَ، أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا حَدَّثَهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمْ يَكُنْ يَنْرُكُ فِي بَيْتِهِ شَيْئاً فِيهِ تَصَالِبٌ إِلَّا نَقَصَةً.

**لَئِنْسُبَحْ** حالانکہ صلیب جاندار چیز نہیں ہے مگر فضاری خصوصاً روم کیتھولک صلیب کی پرستش کرتے ہیں۔ اس لیے آخرت میں اس کو جہاں پاتے توڑ ڈالتے، اللہ کے سوا جو چیز پوچھی جائے اس کا بھی حکم ہے، اس کو توڑ پھوڑ کر برابر کر دنا چاہیے تاکہ دنیا میں شرک نہ چلے۔ صلیب پر تعزیر کو بھی قیاس کرنا چاہیے۔ صلیب تو ایک پیغمبر کے واقعہ کی تصویر ہے اور تعزیر میں تو یہ بات بھی نہیں ہے وہ صرف ایک مقبرہ کی مثل ہوتی ہے لیکن عوام اس کی پرستش کرتے ہیں، اس کے سامنے بھکتے ہیں، اس پر نذر و نیاز چڑھاتے ہیں، اسی طرح سدے علم وغیرہ ان سب کا توڑ پھینکنا ضروری ہے۔ اسلامی شریعت میں اللہ کے سوا کسی کی پوجا جائز نہیں ہے جن بزرگوں اور اولیاء کی قبور میں مساجد بنائیں اور کپر پرستش گاہ بنی ہوئی ہیں ان کے لیے بھی بھی حکم ہے۔ آخرت میں اس کو حکم فرمایا تھا کہ جو بلند قبر دیکھیں اس کو برابر کر دیں۔ حضرت علیؓ نے اپنے زمانے میں ابولا میاج اسدی کو بھی بھی حکم دیا تھا۔

۵۹۵۳ - حَدَّثَنَا مُوسَى، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدَةِ، كَمَا هُمْ سَمِعُوا مِنْ بَيْانِ كَيْا، كَمَا هُمْ سَمِعُوا مِنْ بَيْانِ عَبْدِ الْوَاحِدَةِ، كَمَا هُمْ سَمِعُوا مِنْ بَيْانِ أَبُو هُرَيْرَةَ، كَمَا هُمْ سَمِعُوا مِنْ بَيْانِ عَبْدِ الْوَاحِدَةِ، حَدَّثَنَا عُمَارَةُ حَدَّثَنَا أَبُو زُرْعَةَ قَالَ: دَخَلْتُ مَعَ أَبِي هُرَيْرَةَ دَارًا بِالْمَدِينَةِ فَرَأَيْتُ أَغْلَاهَا مُصَوَّرًا يُصَوَّرُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ ذَهَبَ بِخَلْقٍ كَحَلْقِي، فَلَيَخْلُقُوا حَجَةً وَلَيَخْلُقُوا ذَرَّةً)), ثُمَّ دَعَا بِتَوْزِيرِ مِنْ مَاءٍ فَعَسَلَ يَدَيْهِ حَتَّى بَلَغَ إِنْطَهَ قَفْلَتْ: يَا أَبَا هُرَيْرَةَ أَشْنِيَ سَمْعَتْنَاهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مُنْتَهِيَ الْحِيَّةِ.

[طرفة فی : ۷۵۵۹]

**لَئِنْسُبَحْ** حضرت ابو ہریرہؓ نے گویا اس حدیث سے یہ استبلال کیا جس میں یہ ہے کہ قیامت کے دن میری امت کے لوگ سفید پیشانی، سفید ہاتھ پاؤں و مسون کی وجہ سے اٹھیں گے تو جہاں تک وضو میں اعضاء زیادہ دھونے جائیں گے وہاں تک سفیدی پہنچے گی یا اس آیت سے استبلال کیا ۔ (یعنی بخیلُنَّ فِيهَا أَسَارُوْرُ مِنْ ذَفْبَهُ) (الکہف: ۳۱) یعنی جنت میں اہل جنت کو سونے کے کڑے پہنائے جائیں گے۔ حضرت ابو ہریرہ کا نام عبدالرحمن بن حمزہ ہے۔ غزوہ خیبر کے سال اسلام لائے، خدمت نبوی میں ہر وقت حاضر رہتے۔ میں سن ۵۹۵ھ بعمر ۵۷ سال وفات پائی۔ ۵۲۷۲ احادیث نبوی کے حافظ تھے۔

باب اگر مورتیں پاؤں کے تلے روندی جائیں تو ان کے رہنے میں کوئی قباحت نہیں ہے

(۵۹۵۴) ہم سے علی بن عبد اللہ مدینی نے بیان کیا، کما ہم سے سفیان بن عبیین نے بیان کیا، کما کہ میں نے عبدالرحمن بن قاسم سے سنایا، ان

۹۱ - باب مَا وُطِئَ

مِنَ التَّصَاوِيرِ

۵۹۵۴ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: سَمِعْتُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ

دونوں مہینہ منورہ میں ان سے بڑھ کر عالم فاضل نیک کوئی آدمی نہیں تھا، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے اپنے والد (قاسم بن الی بکر) سے نا، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے حضرت عائشہؓ پیش کیے سے نا کہ رسول کریم ﷺ سفر (غزوہ توبہ) سے تشریف لائے تو میں نے اپنے گھر کے سامان برا کیا پر وہ لٹکا دیا تھا، اس پر تصویریں تھیں جب آپ نے دیکھا تو اسے کھینچ کے پھینک دیا اور فرمایا کہ قیامت کے دن سب سے زیادہ سخت عذاب میں وہ لوگ گرفتار ہوں گے جو اللہ کی مخلوق کی طرح خود بھی بنتے ہیں۔ حضرت عائشہؓ پیش کیے سے بیان کیا کہ پھر میں نے چاڑ کر اس پر وہ کی ایک یادو تو شک بنا لیں۔

بن القاسم وَمَا بِالْمَدِينَةِ يَوْمَئِنِ أَفْضَلُ مِنْهُ  
قالَ: سَمِعْتُ أَبِي، قَالَ: سَمِعْتُ عَائِشَةَ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَدِيمَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِنْ  
سَفَرٍ وَقَدْ سَرَّتْ بِقِرَامِ لِي عَلَى سَهْوَةِ لِي  
فِيهَا تَمَاثِيلَ، فَلَمَّا رَأَاهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ  
هَنَّكَهُ وَقَالَ: ((أَشَدُ النَّاسِ عَذَابًا يَوْمَ  
الْقِيَامَةِ الَّذِينَ يُضَاهُونَ بِخُلُقِ اللَّهِ)).  
قَالَتْ: فَجَعَلْنَاهُ وِسَادَةً، أَوْ وِسَادَتِينَ.

[راجع: ۲۴۷۹]

**لَشَبِيحَ** يا ایک یادو تو شک بنا لئے دوسری روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ ہم ان پر بیٹھا کرتے تھے۔ مسلم کی روایت میں ہے کہ آخر حضرت شیخ ان پر آرام فرمایا کرتے تھے، باب کا مطلب اسی سے ظاہر ہے۔ حضرت علی بن عبد اللہ مدینی حضرت امام بخاری کے استاد محترم حافظ حدیث ہیں۔ امام نسائی نے مج کما کہ ان کی پیدائش ہی خدمت حدیث کے لیے ہوئی تھی۔ ذی قعدہ سنہ ۵۳۲ھ میں بمر سنہ ۳۷ سال انقلاب فرمایا۔ رحمہ اللہ۔

(۵۹۵۵) ہم سے مدد نے بیان کیا، کہا تم سے عبد اللہ بن داؤد نے بیان کیا، ان سے ہشام بن عروہ نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے حضرت عائشہؓ پیش کیے سے بیان کیا کہ رسول کریم ﷺ سفر سے آئے اور میں نے پر وہ لٹکا رکھا تھا جس میں تصویریں تھیں، آخر حضرت شیخ نے مجھے اس کے اتار لینے کا حکم دیا تو میں نے اسے اتار لیا۔

(۵۹۵۶) اور میں اور نبی کریم ﷺ ایک ہی برتن میں غسل جنابت کیا کرتے تھے۔

۵۹۵۵ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا عَنْدَ اللَّهِ  
بْنَ دَاؤِدَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ  
قَالَتْ: قَدِيمُ النَّبِيُّ ﷺ مِنْ سَفَرٍ وَعَلَقْتُ  
ذِرْنُوْكَا فِيهِ تَمَاثِيلَ، فَأَمْرَنِي أَنْ أَنْزِعَهُ  
فَنَزَعْتُهُ۔ [راجع: ۲۴۷۹]

۵۹۵۶ - وَكُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَالنَّبِيُّ ﷺ  
مِنْ إِنَاءِ وَاحِدٍ۔ [راجع: ۲۵۰]

اللہ پاک نے میاں یوی کے متعلق فرمایا «هُنَّ لِيَاشَ لَكُمْ وَأَتَّمَ لِيَاشَ لَهُنَّ» (البقرة: ۱۸) وہ تمہارا لباس ہیں اور تم ان کے لباس ہو جب عورت مرد کے اختلاط کی کیفیت یہ ہے تو میاں یوی کے ایک برتن سے مل کر غسل کر لیا کون سی تجب کی بات ہے۔

باب اس شخص کی دلیل جس نے تو شک اور تکیہ اور فرش ۹۲ - بَابِ مِنْ كَرْهِ الْقَعُودِ عَلَى  
الصُّورِ  
پر جب اس پر تصویریں بنی ہوئی ہوں جیسے مکروہ رکھا ہے

**لَشَبِيحَ** بظاہر باب کی حدیث اگلی حدیث کے مخالف ہے اور ممکن ہے کہ اگلی حدیث میں جب حضرت عائشہؓ پیش کیے سے چاڑ کر گدا بنا اڑا تو تصویریں بھی چھٹ گئی ہوں گی۔ اس لیے آخر حضرت شیخ اس پر بیٹھتے ہوں۔ آپ نے انکار نہ فرمایا ہو۔

۵۹۵۷ - حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَابٍ، (۷) ہم سے حاج بن منہاب نے بیان کیا، کہا تم سے جو یہ ہے

بیان کیا، ان سے ثانع نے، ان سے قاسم بن محمد نے اور ان سے حضرت عائشہؓ میں اپنے نے کہ انوں نے ایک گدا خریدا جس پر تصویریں تھیں۔ رسول اللہ ﷺ (اسے دیکھ کر) دروازے پر کھڑے ہو گئے اور اندر نہیں تشریف لائے۔ میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ میں نے جو غلطی کی ہے اس سے میں اللہ سے معاف مانگتی ہوں۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ یہ گدا کس لیے ہے؟ میں نے عرض کیا کہ آپ کے بیٹھنے اور اس پر نیک لگانے کے لیے ہے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ ان مورت کے بنانے والوں کو قیامت کے دن عذاب دیا جائے گا اور ان سے کہا جائے گا کہ جو تم نے پیدا کیا ہے اسے زندہ بھی کر کے دکھاؤ اور فرشتے اس گھر میں نہیں داخل ہوتے جس میں مورت ہو۔

(۵۹۵۸) ہم سے قتبیہ بن سعید نے بیان کیا کہ اہم سے لیث بن سعد نے بیان کیا، ان سے بکیر بن عبد اللہ نے، ان سے بسر بن سعید نے اور ان سے زید بن خالدؓ نے اور ان سے رسول اللہ ﷺ کے صحابی ابو طلحہؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا فرشتے اس گھر میں نہیں داخل ہوتے جس میں تصویریں ہوں۔ بسر نے بیان کیا کہ (اس حدیث کو روایت کرنے کے بعد) پھر زیدؓ بیٹھنے پر پڑے تو ہم ان کی مزاج پر سی کے لیے گئے۔ ہم نے دیکھا کہ ان کے دروازہ پر ایک پرده پڑا ہوا ہے جس پر تصویر ہے۔ میں نے ام المؤمنین میمونہؓ میں اپنے کے ربیب عبید اللہ بن اسود سے کہا کیا زید بن خالدؓ بیٹھنے نہیں اس سے پہلے ایک مرتبہ تصویروں کے متعلق حدیث سنائی تھی۔ عبید اللہ نے کہا کہ کیا تم نے نامیں تھا، حدیث بیان کرتے ہوئے انوں نے یہ بھی کہا تھا کہ جو مورت کپڑے میں ہو وہ جائز ہے (بشر طیکہ غیر ذی روح کی ہو) اور عبد اللہ بن وہب نے کہا، انہیں عمرو نے خردی دہ ابن حارث ہیں، ان سے بکیر نے بیان کیا، ان سے بسر نے بیان کیا، ان سے زید نے بیان کیا، ان سے حضرت ابو طلحہؓ بیٹھنے نے بیان کیا اور ان سے نبی کشمؓ نے بیان فرمایا جیسا کہ اوپر مذکور ہوا۔۔۔

حدَّثَنَا جُوْنِيرِيَّةُ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ الْفَاسِمِ،  
عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّهَا اشْتَرَتْ  
نُمْرُقَةً فِيهَا تَصَاوِيرُ لِقَاءِ النَّبِيِّ ﷺ بِأَنْبَابِ  
فَلَمْ يَذْخُلْ، فَقَلَّتْ: أَتُوبُ إِلَى اللَّهِ مِمَّا  
أَذَّتْنِي؟ قَالَ: ((مَا هَذِهِ النُّمْرُقَةُ؟)) قَالَ:  
لِتَجْلِسَ عَلَيْهَا وَتُوَسِّدَهَا قَالَ: ((إِنَّ  
أَصْحَابَ هَذِهِ الصُّورِ يُعَذَّبُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ،  
يَقَالُ لَهُمْ: أَخْتِيوا مَا خَلَقْتُمْ وَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ  
لَا تَذْخُلُنَّنِيَّا فِيهِ الصُّورِ)).

[راجح: ۲۱۰۵]

۵۹۵۸ - حدَّثَنَا قَتْبَيَةُ، حَدَّثَنَا الْلَّيْثُ، عَنْ  
بَكِيرٍ، عَنْ بُشْرٍ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ زَيْدٍ بْنِ  
خَالِدٍ، عَنْ أَبِي طَلْحَةَ صَاحِبِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ قَالَ: ((إِنَّ الْمَلَائِكَةَ لَا تَذْخُلُنَّنِيَّا  
فِيهِ صُورَةً)) قَالَ بُشْرٌ: ثُمَّ اشْتَكَى زَيْدٌ  
فَعَذَنَاهُ فَلَمَّا عَلَى تَابِعِهِ سِقْرٍ فِيهِ صُورَةً،  
فَقَلَّتْ لِعَيْنِي اللَّهِ رَبِّيْبٍ مِنْمَوَنَةً زَوْجِ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَمْ يَخْبِرْنَا زَيْدٌ  
عَنِ الصُّورِ يَوْمَ الْأَوَّلِ؟ فَقَالَ عَيْنِي اللَّهُ:  
أَلَمْ تَسْمَعْ حِينَ قَالَ: إِلَّا رَفِقًا فِي فَوْبٍ.  
وَقَالَ أَبْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرْنَا عَمْرُو هُوَ أَبْنُ  
الْحَارِثِ، حَدَّثَنَا بَكِيرٌ حَدَّثَنَا بُشْرٌ حَدَّثَنَا  
زَيْدٌ حَدَّثَنَا أَبُو طَلْحَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

[راجح: ۳۲۲۵]

**لَئِنْ شَرِحْ** عبد اللہ بن وہب کی روایت باب بدائلت میں موصولة گزر چکی ہے۔ نووی نے کما احادیث میں جمع کرنا ضروری ہے اس لیے اس حدیث میں جس میں لا رقمانی ثوب ہے یہ معنی کریں گے کہ کپڑے کی وہ نقشی تصویریں جائز ہیں جو غیر ذی روح کی ہوں جیسے درخت وغیرہ بلکہ غیر ذی روح کی تصویر تو مطلقاً جائز ہے خواہ کپڑے یا کنف میں منقوش ہو یا جسم ہو پھر خاص نقش کا اشتباہ اس کا کوئی معنی نہ ہو گا۔ ابن عربی نے کما جسم تصویر ذی روح کی تو بالاتفاق حرام ہے اور نقشی تصویر اور عکس فوٹو کی تصاویر میں چار قول ہیں ایک یہ کہ مطلقاً جائز ہے دوسرے یہ کہ مطلقاً منع ہے اور ذی روح تصویریوں کے لیے وہ جس طرح بھی تیار کی جائیں یہی قول راجح ہے۔ تیسرا قول یہ کہ اگر گروہ سک کی ہو یا اتنے بدن کی جس سے وہ ذی روح جی نہیں سکتا تو جائز ہے ورنہ نہیں۔ چوتھے یہ کہ اگر فرش یا تکمیل پر جس میں اس کی اہانت ہوتی ہے تو جائز ہے اور اگر مطلق ہو (جیسے کہ آج کل فوٹو بلو ربرکت و حسن لٹکائے جاتے ہیں) تو یہ ہرگز جائز نہیں ہے لیکن لٹکیاں جو گزیا ہا کر کھلتی ہیں وہ بالاتفاق درست ہیں۔ (دیدی)

### باب جمال تصویر ہو وہاں نماز پڑھنی

مکروہ ہے

(۵۹۵۹) ہم سے عمران بن میسرہ نے بیان کیا، کہا ہم سے عبد الوارث نے بیان کیا، کہا ہم سے عبدالعزیز بن صہیب نے اور ان سے حضرت انس بن مالک نے بیان کیا کہ حضرت عائشہؓؑ کے پاس ایک پرده تھا۔ اسے انہوں نے گھر کے ایک کنارے پر لکھا دیا تھا تو نبی کرم ﷺ نے فرمایا کہ یہ پرده نکال ڈال، اس کی مورت اس نماز میں میرے سامنے آتی ہیں۔ اور دل اچھات ہوتا ہے۔

### ۹۳۔ باب كَرَاهِيَةِ الصَّلَاةِ فِي

التصاویر

۵۹۵۹ - حدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مَيْسَرَةَ، حدَّثَنَا عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صَهِيبٍ، عَنْ أَنَسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ قِرَامًا لِعَائِشَةَ سَرَّتْ بِهِ جَانِبَ بَيْتِهَا فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ ﷺ ((أَمْبَطِي عَنِّي فَإِنَّهُ لَا تَرَأَلْ تَصَاوِيرَهُ تَعْرِضُ لِي فِي صَلَاتِي)).

[راجع: ۳۷۴]

### ۹۴۔ باب لَا تَذَخُلُ الْمَلَائِكَةَ بَيْتًا

فِيهِ صُورَةٌ

۵۹۶۰ - حدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: حدَّثَنِي أَنَّ وَهْبَ قَالَ: حدَّثَنِي عَمْرُ هُوَ أَبْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: وَعَدَ النَّبِيُّ ﷺ جِبْرِيلَ فَرَاتَ عَلَيْهِ حَتَّى اشْتَدَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَخَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ فَلَقِيَهُ فَشَكَّ إِلَيْهِ مَا وَجَدَ فَقَالَ لَهُ: ((إِنَّا لَا نَذَخُلُ بَيْتًا فِيهِ صُورَةٌ وَلَا كَلْبٌ)).

[راجع: ۳۲۲۷]

### باب فرشتے اس گھر میں نہیں جاتے جس میں مورتیں ہوں

(۵۹۶۰) ہم سے مجیب بن سلیمان نے بیان کیا، کہا کہ مجھ سے عبد اللہ بن وہب نے کہا کہ مجھ سے عمر بن محمد نے بیان کیا، ان سے سالم نے اور ان سے ان کے والد (ابن عمرؓ) نے بیان کیا کہ ایک وقت پر جبریل ﷺ نے نبی کرم ﷺ کے یہاں آئے تو آخرست ﷺ سخت پریشان میں دری ہوئی۔ اس وقت پر نہیں آئے تو آخرست ﷺ سخت پریشان ہوئے پھر آپ باہر نکلے تو جبریل ﷺ سے ملاقات ہوئی۔ آخرست ﷺ نے ان سے شکایت کی تو انہوں نے کہا کہ ہم (فرشتے) کسی ایسے گھر میں نہیں جاتے جس میں مورت یا کتابوں۔

**لَشِّيق** دوسری روایت میں یوں ہے جب وقت گزر گیا اور حضرت جبرئیل ﷺ نے آئے تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا اللہ کا وعدہ خلاف نہیں ہو سکتا نہ اس کے فرشتوں کا پھر دیکھا تو چارپائی کے تینی ایک کتے کا پلا پڑا ہوا تھا۔ آپ نے فرمایا اے عائشہ! یہ پلا کب آیا انہوں نے کہا کہ مجھ کو اللہ کی قسم خبر نہیں آخر سے وہاں سے نکلا۔

۹۵- باب مَنْ لَمْ يَدْخُلْ بَيْتًا فِيهِ

### صُورَةٌ

وَهَا نَهْ جَانَا

(۵۹۶۱) ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے بیان کیا، ان سے امام مالک نے، ان سے نافع نے، ان سے قاسم بن محمد نے اور انہیں نبی کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہؓ نے خبر دی کہ انہوں نے ایک گدا خریدا جس میں مورتیں تھیں جب رسول اللہ ﷺ نے اسے دیکھا تو آپ دروازے پر کھڑے ہو گئے اور اندر نہیں آئے۔ میں آپ کے چہرے سے ناراضگی پہچان گئی۔ میں نے عرض کیا میر رسول اللہ! میں اللہ سے اس کے رسول کے سامنے توبہ کرتی ہوں، میں نے کیا غلطی کی ہے؟ آپ نے فرمایا یہ گدا کیا ہے؟ میں نے عرض کیا کہ میں نے ہی اسے خریدا ہے تاکہ آپ اس پر بیٹھیں اور نیک لگائیں۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ ان مورتوں کے بنانے والوں کو قیامت کے دن عذاب دیا جائے گا اور ان سے کہا جائے گا کہ جو تم نے پیدا کیا ہے اب ان میں جان بھی ڈالو اور آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ جس گھر میں مورت ہوتی ہے اس میں (رحمت کے) فرشتے نہیں داخل ہوتے۔

**لَشِّيق** باب اور حدیث میں مطابقت ظاہر ہے کہ جاندار چیزوں کی مورتوں والے گھر میں داخل نہیں ہوتے۔ بظاہر یہ اس حدیث کے خلاف ہے جس میں یہ ہے کہ حضرت عائشہؓ نے گھر میں ایک پرده لکھا تھا اس میں مورتیں تھیں آنحضرت ﷺ اور ہر نماز پڑھ رہے تھے اور تطہیق یوں ہو سکتی ہے کہ شاید پرده پر بے جان چیزوں کی مورتیں ہوں اور باب کی حدیث کا تعقل جاندار کی مورتوں سے ہے۔

باب مورت بنانے والے پر لعنت ہونا

(۵۹۶۲) ہم سے محمد بن شعیؑ نے بیان کیا، کہا کہ مجھ سے غدر نے بیان کیا، کہا ہم سے شعبہ نے بیان کیا، ان سے عون بن ابی جحیف نے اور ان سے ان کے والد (وہب بن عبد اللہ) نے کہ انہوں نے ایک غلام خریدا جو پچھنا لگاتا تھا پھر فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے خون نکالنے کی

۵۹۶۱- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ الْفَارَسِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَخْبَرَنَاهُ أَنَّهَا اشْتَرَتْ نُمُرَقَةً فِيهَا تَصَاوِيرٍ، فَلَمَّا رَأَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَامَ عَلَى الْبَابِ فَلَمْ يَدْخُلْ فَعْرَفَتْ فِي وَجْهِهِ الْكَرَاهِيَّةَ قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتُوْبُ إِلَى اللَّهِ وَإِلَى رَسُولِهِ مَاذَا أَذْنَبْتُ؟ قَالَ: ((مَا بَالُ هَذِهِ الْنُّمُرَقَةِ؟)) فَقَالَتْ: اشْتَرَيْتُهَا لِتَقْعُدَ عَلَيْهَا وَتَوَسَّدَبِهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّ أَصْحَابَ هَذِهِ الصُّورِ يُعَذَّبُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَيُقَالُ لَهُمْ: أَخْبِرُوا مَا خَلَقْتُمْ)) وَقَالَ: ((إِنَّ الْبَيْتَ الَّذِي فِيهِ الصُّورُ لَا تَدْخُلُهُ الْمُلَاتِكَةُ)). [راجح: ۲۱۰۵]

۹۶- باب مَنْ لَعَنَ الْمُصَوَّرَ

۵۹۶۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُشْتَى، قَالَ حَدَّثَنِي غُنَّدَرٌ، حَدَّثَنَا شَعْبَةُ، عَنْ عَوْنَ بْنِ أَبِي جَحِيفَةَ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ اشْتَرَى غَلَامًا حَجَّامًا فَقَالَ: إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَىٰ عَنْ ثَمَنِ

اجرت، کتے کی قیمت اور رمذانی کی کمائی کھانے سے منع فرمایا ہے اور آپ نے سود لینے والے، دینے والے گدوں نے والی گدوں اور والی اور مورت بنانے والے پر لعنت بھیجی ہے۔

باب جو مورت بنائے گا اس پر قیامت کے دن زور ڈالا  
جائے گا کہ اسے زندہ بھی کرے حالانکہ وہ زندہ نہیں  
کر سکتا ہے

(۵۹۶۳) ہم سے عیاش بن ولید نے بیان کیا، کہا ہم سے عبد الاعلیٰ نے بیان کیا، کہا ہم سے سعید بن ابی عربہ نے بیان کیا، انہوں نے کہا کہ میں نے نفر بن مالک سے سنا، وہ قادہ سے بیان کرتے تھے کہ میں ابن عباس رض کے پاس تھا لوگ ان سے مختلف مسائل پوچھ رہے تھے۔ جب تک ان سے خاص طور سے پوچھانہ جاتا ہو نبی کریم ﷺ کا حوالہ نہیں دیتے تھے پھر انہوں نے کہا کہ میں نے حضرت محمد ﷺ سے سنا ہے آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص دنیا میں مورت بنائے کا قیامت کے دن اس پر زور ڈالا جائے گا کہ اسے وہ زندہ بھی کرے حالانکہ وہ اسے زندہ نہیں کر سکتا۔

### باب جانور پر کسی کو اپنے پیچھے بٹھالینا

(۵۹۶۴) ہم سے قتيبة بن سعید نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے ابو صفوان نے بیان کیا، ان سے یونس بن یزید اہلی نے، ان سے ابن شاب نے، ان سے عروہ نے اور ان سے حضرت اسماعیل بن زید رض نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ ایک گدھے پر سوار ہوئے جس پر فدک کی بنی ہوئی کملی پڑی ہوئی تھی آپ نے حضرت اسماعیل رض کو اسی پر اپنے پیچھے بٹھالیا۔

لشیخ اس میں اشارہ ہے کہ جب آدمی اپنی سواری پر بیٹھے تو گویا وہ سواری کا لباس بن جاتا ہے۔ اگر جانور طاقتور ہو تو دو یا تین تک ایک جانور پر سواری کر سکتے ہیں مگر کمزور پر نہیں۔

باب ایک جانور سواری پر تین آدمیوں کا سوار ہونا  
(۵۹۶۵) ہم سے مسد نے بیان کیا، کہا ہم سے یزید بن زریع نے بیان

اللَّهُ وَتَعْلَمُ الْكِتَبَ، وَكَسَبَ النَّفَىٰ وَلَعْنَةً  
آكِلِ الرَّبَا وَمُوْكِلِهِ وَالْوَاشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ  
وَالْمُصَوَّرَةَ۔ [راجح: ۲۰۸۶]

۹۷- باب مَنْ صَوَرَ صُورَةً كُلْفَ  
يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَنْ يَنْفُخَ فِيهَا الرُّوحَ،  
وَلَيْسَ بِنَافِعٍ

۹۶۳- حَدَّثَنَا عَيَّاشُ بْنُ الْوَلِيدِ، حَدَّثَنَا  
عَبْدُ الْأَغْلَى، حَدَّثَنَا سَعِيدٌ قَالَ: سَمِعْتَ  
النَّصْرَنَ بْنَ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، يَحْدُثُ فِتَادَةً  
قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ وَهُمْ يَسْأَلُونَهُ  
وَلَا يَذْكُرُ النَّبِيَّ ﷺ حَتَّىٰ سَبَلَ، فَقَالَ:  
سَمِعْتَ مُحَمَّداً ﷺ يَقُولُ: ((مَنْ صَوَرَ  
صُورَةً فِي الدُّنْيَا كُلَّفَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَنْ  
يَنْفُخَ فِيهَا الرُّوحَ وَلَيْسَ بِنَافِعٍ)).

[راجح: ۲۲۲۵]

۹۸- باب الارتداف عَلَى الدَّائِبِ

۹۶۴- حَدَّثَنَا قَتِيبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ:  
حَدَّثَنَا أَبُو صَفْوَانَ، عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ،  
عَنْ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ غُرْزَةٍ عَنْ أَسَامَةَ بْنِ  
رَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ  
اللَّهِ ﷺ رَجَبَ عَلَى جَمَارٍ عَلَى إِكَافٍ عَلَيْهِ  
قَطِيفَةً لَدْكِيَّةً وَأَرْدَافَ أَسَامَةَ وَرَاءَةً.

لشیخ اس میں اشارہ ہے کہ جب آدمی اپنی سواری پر بیٹھے تو گویا وہ سواری کا لباس بن جاتا ہے۔ اگر جانور طاقتور ہو تو دو یا تین تک ایک جانور پر سواری کر سکتے ہیں مگر کمزور پر نہیں۔

۹۹- باب الْفَلَاثَةِ عَلَى الدَّائِبِ

۹۶۵- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدٌ

کیا، کماہم سے خالد حذاء نے بیان کیا، ان سے عمرہ نے اور ان سے  
نہ زریعہ، حدُّتَنَا خَالِدَة، عَنْ عَكْرَمَةَ عَنْ  
ابن عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: لَمَّا  
حضرت ابن عباس رض نے بیان کیا کہ جب نبی کریم ﷺ مکہ مکرمہ  
تشریف لائے (فتح کمک کے موقع پر) تو نبی عبدالمطلب کی اولاد نے (جو  
مکہ میں تھی) آپ کا استقبال کیا۔ یہ سب پچھے ہی تھے) آپ نے ازراہ  
محبت ایک پچھے کو اپنے سامنے اور ایک کو اپنے پیچھے بٹھایا۔  
وَالآخَرَ حَلْفَةً۔ [راجع: ۱۷۹۸]

شیخ اس وقت آپ اونٹ پر سوار تھے جس حدیث میں تین آدمیوں کا ایک سواری پر بیٹھنا ملت آیا ہے وہ حدیث ضعیف ہے یا  
محمول ہے اس حالت پر جب جانور کمزور و ناتوان ہو۔ نووی نے کہا کہ جب جانور طاقت والا ہو تو اکثر علماء کے نزدیک اس پر  
تین آدمیوں کا سوار ہونا درست ہے جن دو بچوں کو آپ نے سواری پر بٹھایا تھا وہ عباس رض کے بیٹے فضل اور قشم تھے۔

#### ۱۰۰ - باب حَمْلِ صَاحِبِ الدَّائِبَةِ

جائز ہے بعض نے بعض کہ جانور کے مالک کو جانور پر  
آگے بیٹھنے کا زیادہ حق ہے۔ البتہ اگر وہ کسی دوسرے کو (آگے بیٹھنے  
کی) اجازت دے تو جائز ہے۔

(۵۹۶۶) مجھ سے محمد بن بشار نے بیان کیا، کماہم سے عبد الوہاب نے،  
کماہم سے ایوب سختیانی نے کہ عمرہ کے سامنے یہ ذکر آیا کہ تین  
آدمی جو ایک جانور پر چڑھیں ان میں کون بست برائے۔ انہوں نے  
بیان کیا کہ ابن عباس رض نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ (مکہ مکرمہ)  
تشریف لائے تو آپ قشم بن عباس کو اپنی سواری پر آگے اور فضل بن  
عباس کو پیچھے بٹھائے ہوئے تھے۔ یا قشم پیچھے تھے اور فضل آگے تھے (

شیخ اب تم ان میں سے کے برا کو گے اور کے اچھا۔  
صرف اس وجہ سے ہے کہ جانور پر اس کی طاقت سے زیادہ بوجہ نہ ہو۔ اب یہ حالات پر موقوف ہے کہ کس جانور پر کتنے  
آدمی بیٹھ سکتے ہیں۔ اگر کوئی جانور ایک شخص کا بھی بوجہ نہیں اٹھا سکتا تو ایک کا بیٹھنا بھی اس پر منع ہے۔

#### ۱۰۱ - باب إِرْدَافِ الرَّجُلِ خَلْفَ بَيْثُهُ سَكَّتَاهُ

(۵۹۶۷) ہم سے ہدیہ بن خالد نے بیان کیا، کماہم سے ہمام بن سعیٰ  
نے بیان کیا، کماہم سے قتادہ نے بیان کیا، کماہم سے حضرت انس بن  
مالک رض نے بیان کیا، ان سے حضرت معاذ بن جبل رض نے بیان کیا

غَيْرَهُ بَيْنَ يَدَيْهِ

وَقَالَ بَعْضُهُمْ: صَاحِبُ الدَّائِبَةِ أَحَقُّ بِصَدْرِ  
الدَّائِبَةِ إِلَّا أَنْ يَأْذَنَ لَهُ.

(۵۹۶۶) - حدُّتَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ:  
حدُّتَنَا عَنْدَ الْوَهَابِ قَالَ: حدُّتَنَا أَئِبُّ  
قَالَ: ذُكْرُ الْأَشْرُ الْفَلَاثَةِ عِنْدَ عَكْرَمَةَ  
قَالَ: قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَتَى رَسُولَ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَذِكْرِ الْأَشْرُ الْفَلَاثَةِ عِنْدَ عَكْرَمَةَ  
خَلْفَهُ، أَوْ قَسْطَمَ خَلْفَهُ وَالْفَضْلَ بَيْنَ يَدَيْهِ  
لَا يَهُمْ شَرٌّ أَوْ أَيْمَنٌ خَيْرٌ؟ [راجع: ۱۷۹۸]

شیخ یہ کہنا کہ آگے والا برا ہے یا پیچے والا یا پیچھے والا یہ سب غلط ہے۔ ایک سواری پر تین آدمیوں کو ایک ساتھ بٹھانے کی ممانعت

- حدُّتَنَا هَدِيَةً بْنَ خَالِدٍ قَالَ:  
حدُّتَنَا هَمَّامٌ، قَالَ: حدُّتَنَا قَتَادَةً قَالَ:  
حدُّتَنَا أَنْسُ بْنُ مَالِكٍ، عَنْ مَعَاذِ بْنِ جَبَلٍ

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : يَبْنَا أَنَا رَدِيفَ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ بَنِي وَلَيْسَ إِلَّا  
آخِرَةُ الْخَلِيلِ فَقَالَ ((يَا مَعَاذَ)) ، قَلَّتْ :  
لَيْكَ رَسُولُ اللَّهِ وَسَعْدَيْكَ ثُمَّ سَارَ سَاعَةً  
ثُمَّ قَالَ : ((يَا مَعَاذَ)) قَلَّتْ : لَيْكَ رَسُولُ  
اللَّهِ وَسَعْدَيْكَ ثُمَّ سَارَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ :  
((يَا مَعَاذَ)) قَلَّتْ : لَيْكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَعْدَيْكَ قَالَ : ((هَلْ  
تَذَرِّي مَا حَقُّ اللَّهِ عَلَى عِبَادِهِ؟)) قَلَّتْ :  
اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ ، قَالَ : ((حَقُّ اللَّهِ عَلَى  
عِبَادِهِ أَنْ يَعْلَمُوْهُ، وَلَا يُشَرِّكُوا بِهِ شَيْئًا))  
ثُمَّ سَارَ سَاعَةً ، ثُمَّ قَالَ : ((يَا مَعَاذَ بْنَ  
جَبَلٍ)) قَلَّتْ : لَيْكَ رَسُولُ اللَّهِ وَسَعْدَيْكَ  
فَقَالَ : ((هَلْ تَذَرِّي مَا حَقُّ الْعِبَادِ عَلَى  
اللَّهِ إِذَا فَعَلُوْهُ؟)) قَلَّتْ : اللَّهُ وَرَسُولُهُ  
أَعْلَمُ قَالَ : ((حَقُّ الْعِبَادِ عَلَى اللَّهِ أَنْ لَا  
يَعْلَمُ بِهِمْ)).

[راجع: ۲۸۵۶]

**لَسْبِيجْ** حق سے سنت اللہ مراد ہے یعنی اللہ نے یہی قانون بنا دیا ہے کہ اہل توحید بخشے جائیں خواہ جلد یا بدیر اور اہل شرک داخل جنم کئے جائیں اور اس میں ہمیشہ ہمیشہ جلتے رہیں۔ اس لئے مشرکین پر جنت قطعاً حرام کر دی گئی ہے کتنے نماں مسلمان بھی افعال شرکیہ میں گرفتار ہیں وہ بھی اسی قانون کے تحت ہوں گے۔

### باب جانور پر عورت کا مرد کے پیچھے بیٹھنا

جاڑز ہے

(۵۹۶۸) ہم سے حسن بن محمد بن صباح نے بیان کیا، کہا ہم سے تجھی بن عباد نے بیان کیا، کہا ہم سے شعبہ نے بیان کیا، انسیں تجھی بن ابی اسحاق نے خبر دی، کہا کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ خیر سے واپس

### ۱۰۲ - باب إِرْدَافِ الْمَرْأَةِ خَلْفَ

الرَّجُلِ

۵۹۶۸ - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ  
صَبَّاحٍ، قَالَ : حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبَادٍ، قَالَ :  
حَدَّثَنَا شَعْبَةُ، قَالَ : أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي  
إِسْحَاقَ قَالَ : سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ

آرہے تھے اور میں حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کی سواری پر آپ کے پیچے بیٹھا ہوا تھا اور وہ چل رہے تھے۔ آنحضرت ﷺ کی بعض یوں حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا آنحضرت ﷺ کی سواری پر آپ کے پیچے تھیں کہ اچانک او نئی نے ٹھوکر کھائی، میں نے کماعورت کی خبر گیری کرو پھر میں اتر پڑا۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا یہ تمہاری ماں ہیں پھر میں نے کجا وہ مضبوط باندھا اور آنحضرت ﷺ سوار ہو گئے پھر جب مدینہ منورہ کے قریب ہوئے یا (راوی نے بیان کیا کہ) مدینہ منورہ دیکھا تو فرمایا ہم واپس ہونے والے ہیں اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع ہونے والے ہیں، اسی کو پوچنے والے ہیں اپنے مالک کی تعریف کرنے والے ہیں۔

**باب چت لیث کر ایک پاؤں کادو سرے پاؤں پر رکھنا**  
بعضوں نے اسے مکروہ سمجھا ہے امام مخاری نے یہ باب لا کر ان کا رد کیا ہے اور مخالفت کی حدیث جو صحیح مسلم میں ہے وہ منسوخ ہے۔ (۵۹۶۹) ہم سے احمد بن یونس نے بیان کیا، کہا ہم سے ابراہیم بن سعد نے بیان کیا، کہا ہم سے ابن شاہب نے بیان کیا، ان سے عابد بن تمیم نے، ان سے ان کے بچا (عبد اللہ بن زید النصاری رضی اللہ عنہ) نے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو مسجد میں (چت) لیٹھے ہوئے دیکھا کہ آپ ایک پاؤں کو دو سرے پاؤں پر اٹھا کر رکھے ہوئے تھے۔

رضی اللہ عنہ، قَالَ: أَقْبَلَنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ خَيْرٍ وَإِنِّي لَرَدِيفُ أَبِي طَلْحَةَ وَهُوَ يَسِيرُ، وَيَغْضُبُ نِسَاءَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا عَثَرَتِ النَّاقَةُ فَقَلَّتِ الْمَرْأَةُ، فَنَزَّلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدِّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إِنَّهَا أُمُّكُمْ)) فَشَدَّدَتِ الرُّحْلَةُ وَرَكِبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا دَنَّا أَوْ رَأَى الْمَدِينَةَ قَالَ: ((آيُّونَ تَائِبُونَ عَابِدُونَ لَوْبَنَا حَامِدُونَ)). [راجح: ۳۷۱]

### ١٠٣ - باب الإِسْتِلْقاءِ، وَوَاضِعِ الرَّجُلِ عَلَى الْأُخْرَى

٥٩٦٩ - حَدَّثَنَا أَخْمَدُ بْنُ يُونُسَ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، حَدَّثَنَا أَبْنُ شَهَابٍ عَنْ عَبَادِ بْنِ تَمِيمٍ، عَنْ عَمِّهِ أَنَّهُ أَبْصَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضْطَجِعُ فِي الْمَسْجِدِ رَأَفِهَا إِحْدَى رِجْلَيْهِ عَلَى الْأُخْرَى.

[راجح: ۴۷۵]

## ۸۷-كتاب الأدب

# كتاب اخلاق کے بیان میں

كتاب اخلاق  
كتاب اخلاق

لوگوں کے ساتھ حسن معاشرت اور آداب کے طریقے مراد ہیں۔

### ۱- باب البر والصلة وقول الله

نے (سورہ لقمان اور احقاف وغیرہ میں) فرمایا کہ ہم نے انسان کو اس کے والدین کے ساتھ نیک سلوک کرنے کا حکم دیا ہے

**لشیخ** قرآن مجید کی ایسی بہت سی آیات ہیں جن میں عبادت اللہ کے ساتھ والدین کے ساتھ بھی نیک سلوک کرنے کا حکم فرمایا گیا ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ کے بعد بندوں میں سب سے بڑا حق والدین کا ہے جنت کو والدین کے قدموں کے تسلی بیا گیا ہے اور والدین کو ستانا، ان کی نافرمانی کرتا، ان کی خدمت سے جی چر انا گناہ کبیرہ ہے۔ رسول کریم ﷺ نے اپنے وصیت نامے میں جو آپ نے حضرت معاذ بن جبلؓ کو فرمایا تھا اور خاص طور پر حکم دیا تھا کہ ولا تعنق والدیک و ان امراءک ان تخرج من اهلك و مالک اور ماں باپ کی نافرمانی نہ کرو اگرچہ وہ تم کو تمہارے اہل و عیال سے یا تمہارے مال سے تم کو جدا کر دیں۔

(۵۹۷۰) ہم سے ابوالولید ہشام نے بیان کیا، کہا ہم سے شعبہ نے، انہوں نے کہا کہ مجھے ولید بن عیزرا نے خبر دی، کہا کہ میں نے ابو عمرو شبیانی سے سنا، کہا کہ ہمیں اس گھروالے نے خبر دی اور انہوں نے اپنے ہاتھ سے عبداللہ بن مسعودؓ کے گھر کی طرف اشارہ کیا، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے پوچھا اللہ تعالیٰ کے نزدیک کون سا عمل سب سے زیادہ پسند ہے؟ آپ نے فرمایا کہ وقت پر نماز پڑھنا۔ پوچھا کہ پھر کون سا؟ فرمایا کہ اللہ کے راستے میں جہاد کرنا۔ عبداللہؓ نے بیان کیا کہ آخر پرست ﷺ نے مجھ سے ان کاموں کے متعلق بیان کیا اور اگر میں اسی طرح سوال کرتا رہتا تو آپ جواب دیتے رہتے۔

### باب رشتہ والوں میں اچھے سلوک کا سب سے زیادہ حق دار کون ہے؟

(۵۹۷۱) ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا، کہا ہم سے جریر نے بیان کیا، ان سے عمارہ بن قلعہ بن شبرہ نے، ان سے ابو زرعہ نے اور ان سے حضرت ابو ہریرہؓ نے بیان کیا کہ ایک صحابی رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ! میرے اچھے سلوک کا سب سے زیادہ حقدار کون ہے؟ فرمایا کہ تمہاری ماں ہے۔ پوچھا اس کے بعد کون ہے؟ فرمایا کہ تمہاری ماں ہے۔ انہوں

### ۲- باب من أحق الناس بحسن الصحبة؟

تعالیٰ : **هُوَ صَيْنَا الْإِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ حَسَنَاهُ** [العنکبوت : ۸]

(۵۹۷۱) حدثنا أبو الوليد، قال حدثنا شعبة، قال أبو الوليد بن عبيار، أخبرني قال سمعت أبي عمرو الشيباني يقول : أخبرنا صاحب هذه الدار وأومنا بيده إلى ذار عبد الله قال : سأله النبي ﷺ : أي العمل أحب إلى الله عز وجل؟ قال : ((الصلة على وفتها)) قال : ثم أي؟ قال : ((ثم بره الودين)) قال : ثم أي؟ قال : ((الجهاد في سبيل الله)) قال : حدثني بهن ولو استرداه لزادني. [راجع: ۵۲۷]

### ۳- باب من أحق الناس بحسن الصحبة؟

(۵۹۷۱) حدثنا قتيبة بن سعيد، حدثنا جرير، عن عمارة بن القعقاع عن بن شيرمة عن أبي زرعة، عن أبي هريرة رضي الله عنه قال : جاء رجل إلى رسول الله ﷺ فقال : يا رسول الله من أحق بحسن صاحبتي؟ قال : ((أمك)) قال : ثم من؟

نے پھر پوچھا اس کے بعد کون؟ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ تمہاری مان ہے۔ انہوں نے پوچھا اس کے بعد کون ہے؟ آنحضرت ﷺ نے فرمایا پھر تمہارا باپ ہے۔ ابن شبرمه اور یحییٰ بن ایوب نے بیان کیا، کہا تم سے ابو زرعہ نے اسی کے مطابق بیان کیا۔

علوم ہوا کہ مان کا درجہ باپ سے تین حصہ زیادہ ہے کیونکہ صفت نازک ہے، اسے اپنے جوان بیٹے کا بڑا سارہ ہے لہذا وہ بہت ہی بڑا حق رکھتی ہے۔

### باب والدین کی اجازت کے بغیر کسی کو جہاد کے لیے نہ بیان کریں

(۵۹۷۲) ہم سے مدد نے بیان کیا، کہا ہم سے یحییٰ نے بیان کیا، ان سے سفیان اور شعبہ نے بیان کیا کہ ہم سے حبیب نے بیان کیا (دوسری سند) امام بخاری نے کہا اور ہم سے محمد کثیر نے بیان کیا، کہا ہم کو سفیان نے خردی، انہیں حبیب نے، انہیں ابو عباس نے اور ان سے عبد اللہ بن عمرو نے بیان کیا کہ ایک صحابی نے نبی کریم ﷺ نے پوچھا کیا میں بھی جہاد میں شریک ہو جاؤں۔ آنحضرت ﷺ نے دریافت فرمایا تمہارے مال باپ موجود ہیں انہوں نے کہا کہ ہاں موجود ہیں۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ پھر انہیں میں جہاد کرو۔

**لشیخ** [راجع: ۳۰۰۴] یعنی انہیں کی خدمت میں کوشش کرتے رہو تم کو اس سے جہاد کا ثواب ملے گا۔ مراد وہی جہاد ہے جو فرض کفایہ ہے کیونکہ فرض کفایہ دوسرے لوگوں کے ادا کرنے سے ادا ہو جائے گا مگر اس کے مال باپ کی خدمت اس کے سوا کون کرے گا۔ اگر جہاد فرض میں ہو جائے اس وقت والدین کی اجازت ضروری نہیں ہے۔

### باب کوئی شخص اپنے مال باپ کو گالی گلوچ نہ دے

(۵۹۷۳) ہم سے احمد بن یونس نے بیان کیا، کہا ہم سے ابراہیم بن سعد نے بیان کیا، ان سے ان کے والد نے، ان سے حمید بن عبدالرحمٰن نے اور ان سے حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عقبہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یقیناً سب سے بڑے گناہوں میں سے یہ ہے کہ کوئی شخص اپنے والدین پر لعنت بھیجے۔ پوچھا گیا یا رسول اللہ ﷺ! کوئی شخص اپنے ہی والدین پر کیسے لعنت بھیجے گا؟ آنحضرت ﷺ

قال: ((أَمْكَ)) قَالَ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: ((أَمْكَ)) قَالَ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: ((ثُمَّ أَبُوكَ)). وَقَالَ ابْنُ شِبْرَمَةَ وَيَحْيَى بْنُ أَبْيَوْبَ: حَدَّثَنَا أَبُو زُرْعَةَ . مِثْلُهُ.

معلوم ہوا کہ مان کا درجہ باپ سے تین حصہ زیادہ ہے کیونکہ صفت نازک ہے، اسے اپنے جوان بیٹے کا بڑا سارہ ہے لہذا وہ بہت

### ۳- باب لَا يُجَاهِدُ إِلَّا

#### بِإِذْنِ الْأَبْوَيْنِ

۵۹۷۲ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ سُفِيَّانَ وَشَعْبَةَ قَالَا : حَدَّثَنَا حَبِيبٌ حَفَظَهُ اللَّهُ عَزَّ ذِيَّلَهُ عَنْ سُفِيَّانٍ عَنْ حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْعَبَاسِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرُو، قَالَ: قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِيِّ ﷺ: أَجَاهِدُ؟ قَالَ: ((أَلَّا أَبْوَانِ؟)) قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: ((فَفِيهِمَا فَجَاهِدُنَا)).

[راجع: ۳۰۰۴]

### ۴- باب لَا يَسْبُبُ الرَّجُلُ وَالدَّيْنِ

یعنی گالی نہ دلوائے کہ وہ کسی کے مال باپ کو گالی دے اور اس کے جواب میں اپنے مال باپ کو گالی نہ۔

۵۹۷۳ - حَدَّثَنَا أَخْمَدُ بْنُ يُونُسَ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَمِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرُو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: (إِنَّ مِنْ أَكْبَرِ الْكَبَائِرِ أَنْ يَلْعَنَ الرَّجُلُ وَالدَّيْنِ). قَيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَكَيْفَ يَلْعَنُ

لئے ہے نے فرمایا کہ وہ شخص دوسرے کے باپ کو برآ جھلا کرے گا تو دوسرا بھی اس کے باپ کو اور اس کی ماں کو برآ جھلا کرے گا۔

الرَّجُلُ وَالدِّينِ؟ قَالَ: ((يَسْبُطُ الرَّجُلُ أَبَاهُ فَيَسْبُطُ أُمَّةً)).  
اسی لیے کہا گیا ہے۔

بدنے بولے زیر گردوں گر کوئی میری نہ ہے یہ گندکی صدا جیسی کہ ویسی نہ  
باب جس شخص نے اپنے والدین کے ساتھ نیک سلوک کیا  
اس کی دعا قبول ہوتی ہے

(۵۹۷۳) ہم سے سعید بن ابی مریم نے بیان کیا، کہا ہم سے اسماعیل بن ابراء یم بن عقبہ نے بیان کیا، کہا کہ مجھے نافع نے خبر دی، انہیں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تین آدمی چل رہے تھے کہ بارش نے انہیں آیا اور انہوں نے مڑکر پہاڑ کی غار میں پناہ لی۔ اس کے بعد ان کے غار کے نہر پر پہاڑ کی ایک چٹان گری اور اس کا منہ بند ہو گیا۔ اب بعض نے بعض سے کہا کہ تم نے جو نیک کام کئے ہیں ان میں ایسے کام کو دھیان میں لاو جو تم نے خالص اللہ کے لیے کیا ہو تاکہ اللہ سے اس کے ذریعہ دعا کرو ممکن ہے وہ غار کو کھول دے۔ اس پر ان میں سے ایک نے کہا۔ اللہ! میرے والدین تھے اور بت بوڑھے تھے اور میرے چھوٹے چھوٹے بچے بھی تھے۔ میں ان کے لیے بکریاں چڑاتا تھا اور واپس آ کر دودھ نکالتا تو سب سے پہلے اپنے والدین کو پلاتا تھا اپنے بچوں سے بھی پہلے۔ ایک دن چارے کی تلاش نے مجھے بہت دور لے جاؤ اچنچھے میں رات گئے واپس آیا۔ میں نے دیکھا کہ میرے والدین سوچکے ہیں۔ میں نے معمول کے مطابق دودھ نکالا پھر میں دوھا ہوا دودھ لے کر آیا اور ان کے سرپرے کھڑا ہو گیا میں یہ گوارا نہیں کر سکتا تھا کہ انہیں سونے میں بھاؤں اور یہ بھی مجھ سے نہیں ہو سکتا تھا کہ والدین سے پہلے بچوں کو پلاوں۔ بچے بھوک سے میرے قدموں پر لوٹ رہے تھے اور اسی کشکش میں صبح ہو گئی۔ پس اے اللہ! اگر تمے علم میں بھی یہ کام میں نے صرف تیری رضا حاصل کرنے کے لیے کیا تھا تو ہمارے لیے کشاوی پیدا کر دے کر ہم آسمان دیکھ سکیں۔ اللہ تعالیٰ نے (دعا قبول کی اور) ان کے

## 5 - باب إِحْيَاهُ دُعَاءٍ

مَنْ بَرَّ وَالَّذِيْهِ

٥٩٧٤ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْبِعٍ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَفْيَةَ، قَالَ: أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنْ أَبْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((يَنِمَّا ثَلَاثَةُ نَفَرٍ يَمْاشوْنَ أَحَدَهُمُ الْمَطَرُ، فَمَالُوا إِلَى غَارٍ فِي الْجَبَلِ فَانْخَطَّتْ عَلَى فَمِ غَارِهِمْ صَخْرَةٌ مِنَ الْجَبَلِ، فَأَطْبَقَتْ عَلَيْهِمْ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِغَصْبٍ: انْظُرُوا أَغْمَالًا عَمَلْتُمُوهَا اللَّهُ صَالِحَةٌ فَادْعُوا اللَّهَ بِهَا لَعْلَهُ يَفْرُجُهَا فَقَالَ أَحَدُهُمْ: اللَّهُمَّ إِنَّهُ كَانَ لِي وَالَّدَانِ شِيَخًا كَبِيرًا وَلِي صَبَّيَةٌ صِفَارٌ كُنْتُ أَرْعَى عَلَيْهِمْ، فَإِذَا رُحْتُ عَلَيْهِمْ فَحَانَتْ بَدَائُتُ بَرِ الْدِيْنِ أَسْقَيْهِمَا قَبْلَ وَلَدِيْهِ وَإِنَّهُ نَأَى بِي الشَّجَرُ فَمَا أَتَيْتُ حَتَّى أَمْسَيْتُ، فَوَرَجَدْتُهُمَا قَدْ نَامَا فَحَلَّبْتُ كَمَا كُنْتُ أَخْلُبُ فَجَنَّتُ بِالْجَلَابِ، فَقُفِّمْتُ عِنْدَ رُؤُوسِهِمَا أَكْرَهَ أَنْ أُوقِظَهُمَا مِنْ نَوْمِهِمَا، وَأَكْرَهَ أَنْ أَبْدِأَ بِالصَّبَّيَةِ قَبْلَهُمَا، وَالصَّبَّيَةُ يَضَعَفُونَ عِنْدَ قَدْمَيَّيِّ فَلَمْ يَزَلْ ذَلِكَ دَائِيْ

وَذَائِبِهِمْ حَتَّى طَلَعَ الْفَجْرُ فَإِنْ كُنْتُ تَعْلَمُ

لیے اتنی کشادگی پیدا کر دی کہ وہ آسمان دیکھ سکتے تھے۔ دوسرا شخص نے کہا اے اللہ! میری ایک بچا زاد بہن تھی اور میں اس سے محبت کرتا تھا، وہ انتہائی محبت جو ایک مرد ایک عورت سے کر سکتا ہے۔ میں نے اس سے اسے مانگا تو اس نے انکار کیا اور صرف اس شرط پر راضی ہوئی کہ میں اسے سو دینار دوں۔ میں نے دوڑ دھوپ کی اور سو دینار جمع کر لایا پھر اس کے پاس انہیں لے کر گیا پھر جب میں اس کے دونوں پاؤں کے درمیان میں بیٹھ گیا تو اس نے کہا کہ اے اللہ کے بندے! اللہ سے ڈر اور مرکومت توڑ۔ میں یہ سن کر کھڑا ہو گیا (اور زنا سے باز رہا) پس اگر تیرے علم میں بھی میں نے یہ کام تیری رضاو خوشنودی حاصل کرنے کے لیے کیا تھا تو ہمارے لیے کچھ اور کشادگی (چنان کوہتا ہے کہ پیدا کر دے۔ چنانچہ ان کے لیے تھوڑی سی اور کشادگی ہو گئی۔ تیرے شخص نے کہا اے اللہ! میں نے ایک مزدور ایک فرق چاول کی مزدوری پر رکھا تھا اس نے اپنا کام پورا کر کے کہا کہ میری مزدوری دو۔ میں نے اس کی مزدوری دے دی لیکن وہ چھوڑ کر چلا گیا اور اس کے ساتھ بے توجی کی۔ میں اس کے اس پچے ہوئے دھان کو بوتا رہا اور اس طرح میں نے اس سے ایک گائے اور اس کا چروہا بہا کر لیا (پھر جب وہ آیا تو) میں نے اس سے کہا کہ یہ گائے اور چروہا بہا لے جاؤ۔ اس نے کہا اللہ سے ڈر اور میرے ساتھ مذاق نہ کرو۔ میں نے کہا کہ میں تمہارے ساتھ مذاق نہیں کرتا۔ اس گائے اور چروہا بہا کے کوئے جاؤ۔ چنانچہ وہ انہیں لے کر چلا گیا۔ پس اگر تیرے علم میں بھی میں نے یہ کام تیری رضاو خوشنودی حاصل کرنے کے لیے کیا تھا تو (چنان کی وجہ سے غار سے نکلنے میں جو رکاوٹ بالی رہ گئی ہے اسے بھی کھوں دے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے پوری طرح کشادگی کر دی جس سے وہ باہر آگئے۔

آنی فَعَلْتُ ذَلِكَ اِبْتِغَاءً وَجْهِكَ فَافْرَجْ لَنَا فُرْجَةً نَرَى مِنْهَا السَّمَاءَ، فَفَرَّجَ اللَّهُ لَهُمْ فُرْجَةً حَتَّى يَرَوْنَ مِنْهَا السَّمَاءَ، وَقَالَ الثَّانِي: اللَّهُمَّ إِنَّهُ كَانَتْ لِي ابْنَةٌ عَمَّ أُجِبَّهَا كَأَشَدَّ مَا يُحِبُّ الرِّجَالُ النِّسَاءَ، فَطَلَبَتْ إِلَيْهَا نَفْسَهَا فَأَبْتَهَ حَتَّى آتَيْهَا بِعِيَّةَ دِينَارٍ فَسَعَيْتُ حَتَّى جَمَفْتُ مِائَةَ دِينَارٍ فَلَقَّيْتُهَا بِهَا فَلَمَّا قَعَدْتُ بَيْنَ رِجْلَيْهَا قَالَتْ: يَا عَبْدَ اللَّهِ اتْقِ اللَّهَ وَلَا تَفْتَحْ الْخَاتَمَ فَقَعَدْتُ عَنْهَا، اللَّهُمَّ فَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنِّي قَدْ فَعَلْتُ ذَلِكَ اِبْتِغَاءً وَجْهِكَ فَافْرَجْ لَنَا مِنْهَا، فَفَرَّجَ لَهُمْ فُرْجَةً وَقَالَ الْآخَرُ: اللَّهُمَّ إِنِّي كُنْتُ اسْتَأْجَرْتُ أَجِيرًا بِفَرَقِ أَرْزٍ فَلَمَّا قُضِيَ عَمَلَهُ قَالَ: أَعْطِنِي حَقَّيْ فَعَرَضْتُ عَلَيْهِ حَقَّهُ، فَتَرَكَهُ وَرَغَبَ عَنْهُ فَلَمَّا أَرْزَعَهُ حَتَّى جَمَفْتُ مِنْهُ بَقَرًا وَرَاعِيَهَا فَجَاءَنِي فَقَالَ: اتْقِ اللَّهَ وَلَا تَظْلِمْنِي وَأَعْطِنِي حَقَّيْ، فَقَلَّتْ: اذْهَبْ إِلَيِّي ذَلِكَ الْبَقَرِ وَرَاعِيَهَا فَقَالَ: اتْقِ اللَّهَ وَلَا تَهْزَأْ بِي فَقَلَّتْ: إِنِّي لَا أَهْزَأْ بِكَ، فَخَدَ ذَلِكَ الْبَقَرَ وَرَاعِيَهَا فَأَنْطَلَقَ بِهَا، فَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنِّي فَعَلْتُ ذَلِكَ اِبْتِغَاءً وَجْهِكَ فَافْرَجْ مَا بَقَيَ فَفَرَّجَ اللَّهُ عَنْهُمْ).

[راجح: ۲۲۱۵]

**تَبَرِّع** اس حدیث سے نیک کاموں کو بوقت دعا بطور وسیله پیش کرنا جائز ثابت ہوا۔ آیت (وَابْتَغُوا إِلَيْهِ الْوَسِيلَةَ) (المائدۃ: ۳۵) کا یہی مطلب ہے۔ نیک لوگوں کا وسیله یہ ہے کہ وہ زندہ ہوں تو ان سے دعا کرائی جائے، مزدوں کا وسیله بالکل بے ثبوت چیز ہے جس سے پرہیز کرنا فرض ہے۔

باب والدین کی نافرمانی بست ہی بڑے گناہوں میں سے ہے (۵۹۷۵) ہم سے سعد بن حفص نے بیان کیا، کہا ہم سے ثیباں نے بیان کیا، ان سے منصور نے، ان سے مسیب نے، ان سے وراد نے اور ان سے حضرت مغیرہ بن شٹر نے کہ نبی کرم شیعیل نے فرمایا اللہ نے تم پر مال کی نافرمانی حرام قرار دی ہے اور (والدین کے حقوق) نہ دینا اور ناقن ان سے مطالبات کرنا بھی حرام قرار دیا ہے، لڑکوں کو زندہ دفن کرنا (بھی حرام قرار دیا ہے) اور قیل و قال (فضول باقی) کثرت سوال اور مال کی بریادی کو بھی ناپسند کیا ہے۔

(۵۹۷۶) مجھ سے اسحاق بن شاہین و اسٹی نے بیان کیا، کہا ہم سے خالد و اسٹی نے بیان کیا، ان سے جریری نے، ان سے عبد الرحمن بن ابی بکر نے اور ان سے ان کے والد بن شٹر نے بیان کیا کہ رسول اللہ شیعیل نے فرمایا، کیا میں تمہیں سب سے بڑا گناہ نہ بتاؤں؟ ہم نے عرض کیا ضرور بتائیے یا رسول اللہ؟ آنحضرت شیعیل نے فرمایا کہ اللہ کے ساتھ شرک کرنا اور والدین کی نافرمانی کرنا۔ آنحضرت شیعیل اس وقت شیک لگائے ہوئے تھے اب آپ سید ھے بیٹھ گئے اور فرمایا آگاہ ہو جاؤ جھوٹی بات بھی اور جھوٹی گواہی بھی (سب سے بڑے گناہ ہیں) آگاہ ہو جاؤ جھوٹی بات بھی اور جھوٹی گواہی بھی۔ آنحضرت شیعیل اسے مسلسل دہراتے رہے اور میں نے سوچا کہ آنحضرت شیعیل خاموش نہیں ہوں گے۔

(۵۹۷۷) مجھ سے محمد بن ولید نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے محمد بن جعفر نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے شعبہ نے بیان کیا، انہوں نے کہا کہ مجھ سے عبید اللہ بن ابی بکر نے بیان کیا، انہوں نے کہا کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا ترا کاذک کیا (انہوں نے کہا کہ) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کے متعلق پوچھا گیا تو آنحضرت شیعیل نے فرمایا کہ اللہ کے ساتھ شرک کرنا، کسی کی (ناحق)

۶۔ باب غُقُوقُ الْوَالِدِينِ مِنَ الْكَبَائِرِ ۵۹۷۵  
حدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ حَفْصٍ، حَدَّثَنَا شَيْبَانُ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ الْمُسَيْبِ، عَنْ وَرَادٍ عَنْ الْمُغِيرَةِ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ اللَّهَ حَرُومٌ عَلَيْكُمْ غُقُوقُ الْأَمْهَاتِ، وَمَنْعَ وَهَاتِ وَوَادِ الْبَنَاتِ وَكَرَةً لَكُمْ قِيلَ وَقَالَ وَكَثِرَةُ السُّؤَالِ وَإِصْنَاعَةُ الْمَالِ)).

[راجح: ۸۴۴]

۵۹۷۶۔ حدَّثَنِي إِسْحَاقُ، حَدَّثَنَا خَالِدُ الْوَاسِطِيُّ، عَنْ أَجْرَبَرِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ، عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((أَلَا أَنْتُمْ يَا أَكْبَرُ الْكَبَائِرِ؟)) قَلَّتْ بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ: ((الإِشْرَاكُ بِاللَّهِ، وَغُقُوقُ الْوَالِدِينِ)), وَكَانَ مُتَكَبِّرًا فَجَلَسَ فَقَالَ: ((أَلَا وَقُولُ الزُّورُ وَشَهَادَةُ الزُّورِ، أَلَا وَقُولُ الزُّورُ وَشَهَادَةُ الزُّورِ)). فَمَا ذَالَ يَقُولُهَا حَتَّى قُلْتَ: لَا يَسْكُنُ.

[راجح: ۲۶۵۴]

۵۹۷۷۔ حدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شَعْبَةُ، حدَّثَنِي عَبْيَذُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَنَّسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: ذَكَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: الْكَبَائِرُ أَوْ سُلَيْلٌ عَنِ الْكَبَائِرِ فَقَالَ: ((الشَّرْكُ بِاللَّهِ، وَقْلُ النَّفْسِ، وَغُقُوقُ الْوَالِدِينِ)) فَقَالَ:

جان لینا، والدین کی نافرمانی کرنا پھر فرمایا کیا میں تمہیں سب سے بڑا گناہ نہ بتاؤں؟ فرمایا کہ جھوٹی بات یا فرمایا کہ جھوٹی شادوت (سب سے بڑا گناہ ہے) شعبہ نے بیان کیا کہ میرا غالب گمان یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ نے جھوٹی گواہی فرمایا تھا۔

### باب والد کا فریا مشرک ہوت بھی اس کے ساتھ نیک

#### سلوک کرنا

(۵۹۷۸) ہم سے عبد اللہ بن زید حمیدی نے بیان کیا، کہا ہم سے سفیان نے بیان کیا، کہا ہم سے ہشام بن عروہ نے بیان کیا، کہا مجھ کو میرے والد نے خبر دی، انہیں اسماء بنت ابی بکرؑ نے خبر دی کہ میری والدہ نبی کریم ﷺ کے زمانہ میں میرے پاس آئیں، وہ اسلام سے منکر تھیں۔ میں نے آنحضرت ﷺ سے پوچھا کیا میں اس کے ساتھ صلہ رحمی کر سکتی ہوں؟ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ ہاں۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی لا ینهَا کم اللہ عن الذین لم یقاتلوکم فی الدین یعنی اللہ پاک تم کو ان لوگوں کے ساتھ نیک سلوک کرنے سے منع نہیں کرتا جو تم سے ہمارے دین کے متعلق کوئی لڑائی جھکڑا نہیں کرتے۔

**لشیخ** یہ قرآن پاک کی وہ زیر دست آیت کریمہ ہے جو مسلمانوں اور غیر مسلمانوں کے باہمی تعلقات کو جوڑتی ہے اور باہمی جھکڑوں کو کالعدم قرار دیتی ہے۔ مسلمانوں کی جگہ جارحانہ نہیں بلکہ صرف مداغنہ ہوتی ہے۔ صاف ارشاد باری ہے۔ «وَإِنْ جَنَحُوا إِلَيْكُمْ فَاجْتَنِبُوهُمْ» (الآلہ: ۲۱) اگر تمہارے مخالفین تم سے بجائے جگہ کے صلح کے خواہاں ہوں تو تم بھی فوراً صلح کے لیے جھک جاؤ کیونکہ اللہ کے ہاں جگہ بہر حال ناپرند ہے۔

### باب اگر خاوندوں والی مسلمان عورت اپنی کافر مال کے ساتھ نیک سلوک کرے

(۵۹۷۹) اور یث نے بیان کیا کہ مجھ سے ہشام نے بیان کیا، ان سے عروہ نے اور ان سے حضرت اسماءؓ نے بیان کیا کہ میری والدہ مشرکہ تھیں وہ نبی کریم ﷺ کے قریش کے ساتھ صلح کے زمانہ میں اپنے والد کے ساتھ (مذہب منورہ) آئیں۔ میں نے آنحضرت ﷺ سے

((أَلَا أَتَبْكُمْ بِأَكْبَرِ الْكَبَارِ؟)) قَالَ: ((قَوْلُ الزُّورِ - أُوْ قَالَ - شَهَادَةُ الزُّورِ)), قَالَ شَعْبَةُ: وَأَكْثَرُ طَبَّيْ أَهْلُهُ قَالَ: ((شَهَادَةُ الزُّورِ)).

### ۷- باب صِلَةِ الْأَوَالِدِ

#### المُشْرِكُ

۵۹۷۸ - حدَثَنَا الحَمِيْدِيُّ، حَدَثَنَا سُفِيَّاً، حَدَثَنَا هِشَامُ بْنُ عَزْرَوَةَ أَخْبَرَنِي أَبِي أَخْبَرِنِي أَسْمَاءَ ابْنَةَ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَتْ: أَتَنْتَيِ أُمِّي راغِبَةٌ فِي عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَتْ أُمِّي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آصِلُهَا؟ قَالَ: ((نَعَمْ)). قَالَ ابْنُ عَيْنَةَ: فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى فِيهَا: ((لَا يَنْهَا كُمُّ اللَّهُ عَنِ الظِّلَّيْنِ لَمْ يُقَاتِلُوكُمْ فِي الدِّينِ)).

[راجع: ۲۶۲۰]

### ۸- باب صِلَةِ الْمَرْأَةِ أُمَّهَا وَلَهَا

#### زَوْج

۵۹۷۹ - وَقَالَ الْلَّيْثُ : حَدَثَنِي هِشَامُ بْنُ عَزْرَوَةَ، عَنْ عَزْرَوَةَ، عَنْ أَسْمَاءَ قَالَتْ: قَدِمَتْ أُمِّي وَهِيَ مُشْرِكَةٌ فِي عَهْدِ قُرْبَيْشِ، وَمُدَّتْهُمْ إِذْ عَاهَدُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبِيهَا

ان کے متعلق پوچھا کہ میری والدہ آئی ہیں اور وہ اسلام سے الگ ہیں کیا میں ان کے ساتھ صلہ رحمی کر سکتی ہوں؟ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ ہاں اپنی والدہ کے ساتھ صلہ رحمی کرو۔

(۵۹۸۰) ہم سے تجھی نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے لیٹ نے بیان کیا، ان سے عقیل نے بیان کیا، ان سے ابن شاب نے بیان کیا، ان سے عبید اللہ بن عبد اللہ نے اور انہیں حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے خبر دی اور انہیں حضرت ابو سفیان بن عثیمین نے خبر دی کہ ہر قل نے انہیں بلا بھیجا تو انہوں نے اسے بتایا کہ وہ یعنی نبی کریم ﷺ میں نماز، صدقہ، پاک و امنی اور صلہ رحمی کا حکم فرماتے ہیں۔

### باب کافر و مشرک بھائی کے ساتھ اچھا سلوک کرنا

(۵۹۸۱) ہم سے موئی بن اسما علی نے بیان کیا، کہا ہم سے عبد العزیز بن مسلم نے بیان کیا، کہا ہم سے عبد اللہ بن دینار نے بیان کیا، کہا کہ میں نے عبد اللہ بن عمر بن حیثا سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ عمر بن عثیمین نے سیراء کا (ایک ریشمی) حلہ بکتے دیکھا تو عرض کیا یا رسول اللہ! آپ اسے خرید لیں اور جمعہ کے دن اور جب آپ کے پاس ونود آئیں تو اسے پہننا کریں۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اسے تو وہی پہن سکتا ہے جس کا آخرت میں (کوئی حصہ نہ ہو۔ اس کے بعد آنحضرت ﷺ کے پاس اسی قسم کے کئی حلے آئے تو آنحضرت ﷺ نے اس میں سے ایک حلہ عمر بن عثیمین کے لیے بھیجا۔ عمر بن عثیمین نے عرض کیا کہ میں اسے کیسے پہن سکتا ہوں جبکہ آنحضرت ﷺ اس کے متعلق پہلے ممانعت فرمائے چکے ہیں؟ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ میں نے اسے تمہیں پہننے کے لیے نہیں دیا بلکہ اس لیے دیا ہے کہ تم اسے تقاضہ دیا کسی دوسرے کو پہننا وچنانچہ عمر بن عثیمین نے وہ حلہ اپنے ایک بھائی کو بھیج دیا جو مکہ مکرمہ میں تھے اور اسلام نہیں لائے تھے۔

[راجح: ۸۸۶] حضرت عمر بن عثیمین نے اپنے مشرک بھائی کو وہ حلہ بھیج دیا۔ اس سے باب کا مطلب نکلتا ہے کہ مشرک بھائی کے ساتھ بھی صل رحمی کی جا سکتی ہے۔ اسلام نیکی میں عمومیت کا سبق دیتا ہے جو اس کے دین فطرت ہونے کی دلیل ہے وہ جانوروں تک کے ساتھ بھی نیکی کی تعلیم دیتا ہے۔

فَاسْتَفْتَيْتُ النَّبِيًّا فَقُلْتُ: إِنَّ أُمِّي قَدِمَتْ وَهِيَ رَاغِبَةٌ قَالَ: ((نَعَمْ صَلِي أُمَّكَ)).

[راجح: ۲۶۲۰]

۵۹۸۰ - حَدَّثَنَا يَحْيَى، حَدَّثَنَا الْيَثْرَى، عَنْ عَفِيلٍ، عَنْ أَبْنَ شَهَابٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا سُفْيَانَ أَخْبَرَهُ أَنَّ هَرْقُلَ أَرْسَلَ إِلَيْهِ فَقَالَ: فَمَا يَأْمُرُكُمْ يَعْنِي النَّبِيُّ ﷺ؟ فَقَالَ: يَأْمُرُنَا بِالصَّلَاةِ وَالصَّدَقَةِ وَالْعَفَافِ وَالصَّلَةِ۔ [راجح: ۱۷]

### ۹ - باب صلۃ الأخ المشرک

۵۹۸۱ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُسْلِمٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: رَأَى عُمَرُ حَلَةً سِيرَاءَ تَبَاغِ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ ابْنَعْ هَذِهِ وَالْبَسْهَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَإِذَا جَاءَكَ الْوُفُودُ؟ قَالَ: ((إِنَّمَا يَنْبَسُ هَذِهِ، مَنْ لَا خَلَاقَ لَهُ)) فَأَتَى النَّبِيُّ ﷺ مِنْهَا بِحَلَلٍ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ عُمَرَ بِحَلَلٍ فَقَالَ: كَيْفَ الْبَسْهَا وَقَدْ قُلْتَ فِيهَا مَا قُلْتَ؟ قَالَ: ((إِنِّي لَمْ أَغْطِكَهَا بِلْبَسِهَا، وَلَكِنْ تَبَعَهَا أَوْ تَكْسُوْهَا)) فَأَرْسَلَ بِهَا عُمَرَ إِلَى أَخِّهِ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ قَبْلَ أَنْ يُسْلِمَ.

[راجح: ۸۸۶]

لَشَرْحِ

رحمی کی جا سکتی ہے۔ اسلام نیکی میں عمومیت کا سبق دیتا ہے جو اس کے دین فطرت ہونے کی دلیل ہے وہ جانوروں تک کے ساتھ بھی نیکی کی تعلیم دیتا ہے۔

### باب ناط والوں سے صلہ رحمی کی فضیلت

(۵۹۸۲) ہم سے ابو الولید نے بیان کیا، کما ہم سے شعبہ نے بیان کیا، کما کہ مجھے ابن عثمان نے خبر دی، کما کہ میں نے موسیٰ بن طلحہ سے تنا اور ان سے حضرت ابو ایوب بن شٹو نے بیان کیا، کما گیا کہ یا رسول اللہ! کوئی ایسا عمل بتائیں جو مجھے جنت میں لے جائے۔

(۵۹۸۳) (دوسری سند) امام بخاری نے کما کہ مجھ سے عبدالرحمن بن بشر نے بیان کیا، ان سے بزر بن اسد بصری نے بیان کیا، ان سے شعبہ نے بیان کیا، ان سے ابن عثمان بن عبد اللہ بن موهب اور ان کے والد عثمان بن عبد اللہ نے بیان کیا کہ انہوں نے موسیٰ بن طلحہ سے تنا اور انہوں نے حضرت ابو ایوب النصاری بن شٹو سے کہ ایک صاحب نے کما یا رسول اللہ! کوئی ایسا عمل بتائیں جو مجھے جنت میں لے جائے۔ اس پر لوگوں نے کما کہ اسے کیا ہو گیا ہے، اسے کیا ہو گیا ہے، حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ کیوں ہو کیا گیا ہے اسی اس کو ضرورت ہے بچارہ اس لیے پوچھتا ہے۔ اس کے بعد آپ نے ان سے فرمایا کہ اللہ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی اور کو شریک نہ کر، نماز قائم کر، زکوٰۃ دیتے رہو اور صلہ رحمی کرتے رہو۔ (بس یہ اعمال تھے کہ جنت میں لے جائیں گے)۔ چل اب تکیل چھوڑ دے۔ راوی نے کہا شاید اس وقت آخر خستہ شیخ اپنی اوپنی پر سوار تھے۔

**تَسْبِيح** معلوم ہوا کہ جنت حاصل کرنے کے لیے حقوق اللہ کی ادائیگی کے ساتھ حقوق العباد کی ادائیگی بھی ضروری ہے ورنہ جنت کا خواب دیکھنے والوں کے لیے جنت ہی ایک خواب بن کر رہ جائے گی۔

### باب قطع رحمی کرنے والے کا گناہ

(۵۹۸۴) ہم سے بیکی بن بکیر نے بیان کیا، کما ہم سے لیث بن سعد نے بیان کیا، ان سے عقیل نے، ان سے ابن شاہب نے، ان سے محمد بن جبیر بن مطعم نے بیان کیا اور انہیں ان کے والد جبیر بن مطعم بن شٹو نے خبر دی، انہوں نے نبی کریم ﷺ سے تنا، آخر خستہ شیخ نے فرمایا کہ قطع رحمی کرنے والا جنت میں نہیں جائے گا۔

### ۱۰- باب فضل صلة الرّحْمٍ

۵۹۸۲- حدَثَنَا أَبُو الْوَلِيدُ، حَدَثَنَا شَعْبَةُ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبْنُ عُثْمَانَ، سَمِعْتُ مُوسَى بْنَ طَلْحَةَ عَنْ أَبِيهِ أَيُوبَ قَالَ: قِيلَ لِي رَسُولُ اللَّهِ أَخْبَرَنِي بِعَمَلٍ يَذْخُلُنِي الْجَنَّةَ ح.

[راجع: ۱۳۹۶]

۵۹۸۳- حدَثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ، حَدَثَنَا بَهْرَةً، حَدَثَنَا شَعْبَةُ، حَدَثَنَا أَبْنُ بْنَ عُثْمَانَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَوْهَبٍ، وَأَبْوَهُ عُثْمَانَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُمَا سَمِعَا مُوسَى بْنَ طَلْحَةَ عَنْ أَبِيهِ أَيُوبَ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَخْبَرَنِي بِعَمَلٍ يَذْخُلُنِي الْجَنَّةَ؟ فَقَالَ ((الْفَوْمُ: مَا لَهُ مَالَهُ؟)) فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((أَرَبَّ مَالَهُ)) فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((تَعْبُدُ اللَّهَ لَا تُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا وَتَقِيمُ الصَّلَاةَ وَتُؤْتِي الْزَكَاةَ وَتَصِلُ الرَّحْمَمَ ذَرْفَهَا)) قَالَ: كَانَ كَانَ عَلَى رَاحِلَتِهِ.

[راجع: ۱۳۹۶]

### ۱۱- باب إِثْمِ الْفَاطِعِ

۵۹۸۴- حدَثَنَا يَحْيَى بْنُ بَكْيَرٍ، حَدَثَنَا الْلَّيْثُ، عَنْ غَفِيلٍ، عَنْ أَبْنِ شِهَابٍ، أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ جَبَيرٍ بْنَ مَطْعَمٍ قَالَ: إِنَّ جَبَيرَ بْنَ مَطْعَمٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: ((لَا يَذْخُلُ الْجَنَّةَ قَاطِعٌ)).

## باب ناط والوں سے نیک سلوک کرنا رزق میں فراخی کا ذریعہ بتاتے ہے

(۵۹۸۵) مجھ سے ابراہیم بن منذر نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے محمد بن معن نے بیان کیا، انہوں نے کہا کہ مجھ سے میرے والد نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے سعید بن ابی سعید نے بیان کیا اور ان سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جسے پسند ہے کہ اس کی روزی میں فراخی ہو اور اس کی عمر دراز کی جائے تو وہ صلد رحمی کیا کرے۔

۔

(۵۹۸۶) ہم سے بیکی بن بکیر نے بیان کیا، کہا ہم سے یاث بن سعد نے بیان کیا، ان سے عقیل نے، ان سے ابن شاب نے بیان کیا، کہا کہ مجھے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو چاہتا ہو کہ اس کے رزق میں فراخی ہو اور اس کی عمر دراز ہو تو وہ صلد رحمی کیا کرے۔

## باب جو شخص ناطہ جوڑے گا اللہ تعالیٰ کسی اس سے ملاپ رکھے گا

(۵۹۸۷) مجھ سے بشر بن محمد نے بیان کیا، کہا ہم کو عبد اللہ نے خبر دی، کہا ہم کو معاویہ بن ابی مزرد نے خبر دی، کہا کہ میں نے اپنے بھاگ سعید بن یسار سے نا، وہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے تھے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے خلوق پیدا کی اور جب اس سے فراغت ہوئی تو رحم نے عرض کیا کہ یہ اس شخص کی جگہ ہے جو قطع رحم سے تیری پناہ مانگے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ہیں کیا تم اس پر راضی نہیں کہ میں اس سے جوڑوں گا جو تم سے اپنے آپ کو جوڑے اور اس سے توڑلوں گا جو تم سے اپنے آپ کو توڑے؟

## ۱۲- باب مَنْ يُسْطِلَ لَهُ فِي الرِّزْقِ

### وصلة الرَّحْمِ

(۵۹۸۵) حدیثی إبراهیم بن المُنْذَلِ، حدیثنا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْنٍ، قال: حدیثی أبی، عنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ، عنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ: سَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَنْ سَرَّهُ اللَّهُ أَنْ يُنْسَطِلَ لَهُ فِي رِزْقِهِ وَأَنْ يُنْسَأَ لَهُ فِي أَتْرِهِ فَلْيَصِلْ رَحْمَمَةً)).

اس عمل سے رشدے داروں کی نیک دعائیں اسے حاصل ہو کر موجب برکات ہوں گی۔

(۵۹۸۶) حدیثنا يختي بن بکیر، حدیثنا الیث، عن عقیل، عن ابن شہاب۔ قال: أخبرني أنس بن مالك، ألا رسول الله ﷺ قال: ((من أحب أن يُنْسَطِلَ لَهُ فِي رِزْقِهِ، وَيُنْسَأَ لَهُ فِي أَتْرِهِ فَلْيَصِلْ رَحْمَمَةً)).

[راجح: ۲۰۶۷]

## ۱۳- باب مَنْ وَصَلَ

### وصلة الله

(۵۹۸۷) حدیثی بُشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، أخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، أخْبَرَنَا مَعَاوِيَةً بْنُ أَبِي مُرَوْدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ عَمِي سَعِيدَ بْنَ يَسَارٍ يَحْدُثُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ اللَّهَ خَلَقَ الْخَلْقَ حَتَّى إِذَا فَرَغَ مِنْ خَلْقِهِ قَالَتِ الرَّحْمُ: هَذَا مَقَامُ الْعَانِدِ بِكَ مِنْ أَقْطِيعَةِ قَالَ: نَعَمْ أَمَا تَرْضِينَ أَنْ أَصِلَ مِنْ وَصْلَكِ وَأَقْطِعَ مِنْ قَطْعَكِ؟ قَالَ:

رحم نے کمایوں نہیں، اے رب! اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ پس یہ تجھ کو دیا۔ رسول اللہ ﷺ نے اس کے بعد فرمایا کہ اگر تم سارے جی چاہے تو یہ آئیت پڑھ لو۔ «فَهُلْ عَسِيْتُمْ أَنْ تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ وَنُقْطِعُوا أَرْحَامَكُمْ»۔ (سورہ محمد) یعنی کچھ عجیب نہیں کہ اگر تم کو حکومت مل جائے تو تم نکل میں فادیر پا کرو اور رشتے ناطے تو رڈا لو۔

(۵۹۸۸) ہم سے خالد بن مخدی نے بیان کیا، کہا ہم سے سلیمان بن بلاں نے بیان کیا، کہا ہم سے عبد اللہ بن دینار نے، ان سے ابو صالح نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا رحم کا تعلق رحم سے جڑا ہوا ہے پس جو کوئی اس سے اپنے آپ کو جوڑتا ہے اللہ پاک نے فرمایا کہ میں بھی اس کو اپنے سے جوڑ لیتا ہوں اور جو کوئی اسے توڑتا ہے میں بھی اپنے آپ کو اس سے توڑ لیتا ہوں۔

(۵۹۸۹) ہم سے سعید بن ابی مریم نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے سلیمان بن بلاں نے، انہوں نے کہا مجھ کو معاویہ بن ابی مزرد نے خبر دی، انہوں نے یزید بن رومان سے، انہوں نے عروہ سے، ام المؤمنین انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ سے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رحم (رشتہ داری رحم سے ملی ہوئی) شاخ ہے جو شخص اس سے ملے میں اس سے ملتا ہوں اور جو اس سے قطع تعلق کرے میں اس سے قطع تعلق کرتا ہوں۔

اس حدیث سے صاف ظاہر ہوا کہ رحم کو قطع کرنے والا اللہ تعالیٰ سے تعلق توڑنے والا مانا گیا ہے۔ بہت سے نمازوں دیدار اپنے گنگار بھائیوں سے بالکل غیر متعلق ہو جاتے ہیں اور اسے تقویٰ جانتے ہیں جو بالکل خیال باطل ہے۔

**باب آخر حضرت ﷺ کا یہ فرمان اناط اگر قائم رکھ کر ترویزہ رکھا جائے**  
(یعنی ناطہ کی رعایت کی جائے) تو دوسرا بھی ناطہ کو ترویزہ رکھ کر گا

بلی یا رب، قال : فَهُوَ لَكَ) قال رسول اللہ ﷺ : ((فَاقْرُؤُوا إِنْ شِئْتُمْ ۝ فَهُلْ عَسِيْتُمْ إِنْ تَوَلَّتُمْ أَنْ تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ وَنُقْطِعُوا أَرْحَامَكُمْ ۝)).

[راجع: ۴۰۳۰]

۵۹۸۸ - حدثنا خالد بن مخلد، حدثنا سلیمان، حدثنا عبد الله بن دینار، عن أبي صالح، عن أبي هريرة رضي الله عنه عن النبي ﷺ قال: ((إِنَّ الرَّحْمَمْ شِجْنَةً مِنَ الرَّحْمَنِ، فَقَالَ اللَّهُ: مَنْ وَصَلَكَ وَصَلَّتَهُ وَمَنْ قَطَعَكَ قَطَعْتَهُ)).

۵۹۸۹ - حدثنا سعيد بن أبي مريم، حدثنا سلیمان بن بلاں، قال: أخبرني معاویة بن أبي مزرد، عن يزيد بن رومان عن غزوة، عن عائشة رضي الله عنها زوج النبي ﷺ عن النبي ﷺ قال: ((الرَّحْمَمْ شِجْنَةٌ فَمَنْ وَصَلَّاهَا وَصَلَّتْهُ وَمَنْ قَطَعَهَا قَطَعْتَهُ)).

اس حدیث سے صاف ظاہر ہوا کہ رحم کو قطع کرنے والا اللہ تعالیٰ سے تعلق توڑنے والا مانا گیا ہے۔ بہت سے نمازوں دیدار اپنے گنگار بھائیوں سے بالکل غیر متعلق ہو جاتے ہیں اور اسے تقویٰ جانتے ہیں جو بالکل خیال باطل ہے۔

**۱۴ - باب يَلِلُ الرَّحْمَمْ**

بِسْمِ اللَّهِ

مطلب یہ کہ ناطہ پروری دونوں طرف سے ہونی چاہیئے اگر وہ ناطہ داری کا خیال رکھیں گے تو میں بھی اس کا خیال رکھوں

(۵۹۹۰) ہم سے عمرو بن عباس نے بیان کیا، انہوں نے کہا مجھ سے محمد بن جعفر نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے شعبہ نے بیان کیا، ان سے اسماعیل بن ابی خالد نے بیان کیا، ان سے قیس بن ابی حازم نے بیان

۵۹۹۰ - حدثنا عمرو بن عباس، حدثنا محمد بن جعفر، حدثنا شعبة، عن إسماعيل بن أبي خالد، عن قيس بن أبي

کیا، ان سے عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ فلاں کی اولاد (یعنی ابوسفیان بن حکم بن عاص یا ابوالسُّبْ کی) یہ عمرو بن عباس نے کہا کہ محمد بن جعفر کی کتاب میں اس وہم پر سفید جگہ خالی تھی (یعنی تحریر نہ تھی) میرے عزیز نہیں ہیں (گو ان سے نبی رشتہ ہے) میرا ولی تو اللہ ہے اور میرے عزیز تو ولی ہیں جو مسلمانوں میں نیک اور پرہیزگار ہیں (گو ان سے نبی رشتہ بھی نہ ہو) عنبه بن عبد الواحد نے بیان بن بشر سے، انہوں نے قیس سے، انہوں نے عمرو بن عاص سے اتنا بڑھایا ہے کہ میں نے آنحضرت ﷺ سے سن، آپ نے فرمایا کہ البتہ ان سے میرا رشتہ ناطہ ہے اگر وہ ترکھیں گے تو میں بھی ترکھوں گا (یعنی وہ ناطہ جوڑیں گے تو میں بھی جوڑوں گا۔

## باب ناطہ جوڑنے کے یہ معنی نہیں ہیں کہ صرف بدله ادا کر وے

(۵۹۹۱) ہم سے محمد بن کثیر نے بیان کیا، کہا ہم کو سفیان ثوری نے خبر دی، انہیں اعمش اور حسن بن عمرو اور فطر بن خلیفہ نے، ان سے مجاهد بن جبیر نے اور ان سے عبد اللہ بن عمرو بن سفیان نے سفیان سے کہا کہ اعمش نے یہ حدیث بنی کریم ﷺ تک مرفوع نہیں بیان کی لیکن حسن اور فطر نے بنی کریم ﷺ سے مرفوع بیان کیا فرمایا کہ کسی کام کا بدله دینا صد رحمی نہیں ہے بلکہ صد رحمی کرنے والا وہ ہے کہ جب اس کے ساتھ صد رحمی کا معاملہ نہ کیا جا رہا ہوتا بھی وہ صد رحمی کرے۔

**لشیخ** کمال اس کا نام جو حدیث میں مذکور ہوا۔ رشتہ دار اگر نہ ملے تو تم اس سے ملنے میں سبقت کو بعد میں وہ تمارا ولی حسیم گاڑھادوست بن جائے گا جیسے کہ تجوہ شہد ہے۔ حضرت اعمش بن سلیمان سنہ ۲۶۰ھ میں سرزنش رے میں پیدا ہوئے پھر کوفہ میں لائے گئے علم حدیث میں بہت مشہور ہیں۔ اکثر کوفیوں کی روایت کا مدار ان ہی پر ہے۔ سنہ ۲۸۸ھ میں فوت ہوئے رحمہ اللہ تعالیٰ آمن۔

حازم، آن عمرو بن العاص قائل: سمعتَ النبِيَّ ﷺ جِهَارًا غَيْرَ سِرِّ يَقُولُ: ((إِنَّ آلَ أَبِيهِ))، قَالَ عَمْرُو فِي كِتَابِ مُحَمَّدٍ بْنِ جَعْفَرٍ: ((يَأَضْنَى (لَيْسُوا بِأُولَائِيَّةِ إِنَّمَا وَلَيْسَ اللَّهُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِينَ)). زَادَ عَبْسَةً بْنَ عَبْدِ الْوَاحِدِ عَنْ بَيَانٍ، عَنْ قَيْسِ، عَنْ عَمْرُو بْنِ الْعَاصِ، قَالَ: سَمِعْتُ النبِيَّ ﷺ ((وَلَكِنْ لَهُمْ رَحْمٌ أَبْلَهُهَا بِيَلَاهَا)) يَعْنِي أَصْلَهَا بِصَلَتِهَا. قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: بِيَلَاهَا كَذَا وَقَعَ وَبِيَلَاهَا أَجَوَدَ وَأَصَحَّ وَبِيَلَاهَا لَا أَغْرِفُ لَهُ وَجْهًا.

گیونکہ تالی دونوں ہاتھوں سے بھتی ہے۔

## ۱۵ - باب لَيْسَ الْوَاصِلُ بِالْمُكَافِيِّ

بلکہ برائی کرنے والے سے بھلانی کرے۔

۵۹۹۱ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَبِيرٍ، أَخْبَرَنَا سُفِيانُ، عَنِ الْأَعْمَشِ، وَالْحَسَنِ بْنِ عَمْرُو، وَفِطْرٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرُو قَالَ سُفِيانُ: لَمْ يَرْفَعْهُ الْأَعْمَشُ إِلَى النبِيِّ ﷺ وَرَفَعَهُ الْحَسَنُ وَفِطْرٌ عَنِ النبِيِّ ﷺ فَقَالَ ((لَيْسَ الْوَاصِلُ بِالْمُكَافِيِّ، وَلَكِنَ الْوَاصِلُ الَّذِي إِذَا قَطَعْتَ رَحْمَهُ وَصَلَّهَا)).

کمال اس کا نام جو حدیث میں مذکور ہوا۔ رشتہ دار اگر نہ ملے تو تم اس سے ملنے میں سبقت کو بعد میں وہ تمارا ولی حسیم گاڑھادوست بن جائے گا جیسے کہ تجوہ شہد ہے۔ حضرت اعمش بن سلیمان سنہ ۲۶۰ھ میں سرزنش رے میں پیدا ہوئے پھر کوفہ میں لائے گئے علم حدیث میں بہت مشہور ہیں۔ اکثر کوفیوں کی روایت کا مدار ان ہی پر ہے۔ سنہ ۲۸۸ھ میں فوت ہوئے رحمہ اللہ تعالیٰ آمن۔

## باب جس نے کفر کی حالت میں صدر رحمی کی اور پھر اسلام لایا تو اس کا ثواب قائم رہے گا

(۵۹۹۲) ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا، کہا ہم کو شعیب نے خبر دی، انہیں زہری نے کہا کہ مجھے عروہ بن زیر نے خبر دی اور انہیں حکیم بن حرام نے خبر دی، انہوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! آنحضرت ﷺ کا ان کاموں کے بارے میں کیا خیال ہے جنہیں میں عبادت سمجھ کر زمانہ جاہلیت میں کرتا تھا مثلاً صدر رحمی، غلام کی آزادی، صدقہ کیا مجھے ان پر ثواب ملے گا؟ حضرت حکیم بن شیعہ نے بیان کیا کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا ہے تم ان تمام اعمال خیر کے ساتھ اسلام لائے ہو جو پسلے کرچکے ہو۔ اور بعضوں نے ابوالیمان سے بجائے اتحنت کے اتحنت (تاء کے ساتھ) روایت کیا ہے اور عمر اور صالح اور ابن مسافر نے بھی اتحنت روایت کیا ہے۔ ابن اسحاق نے کہا اتحنت تحنت سے نکلا ہے اس کے معنی مثل اور عبادات کرنا۔ ہشام نے بھی اپنے والد عروہ سے ان لوگوں کی متابعت کی ہے۔

**لشیعہ** حضرت حکیم بن حرام قریشی اموی حضرت خدیجہ کے بیٹجے ہیں اور واقعہ غلیل سے سوا سال پسلے پیدا ہوئے۔ کفر اور اسلام ہر دو نمازوں میں معزز بن کر رہے۔ سنہ ۱۲۰ھ میں بھر ۵۵۲ھ میں بھر ۱۲۰ سال وفات پائی۔ کفر اور اسلام ہر دو میں سائٹھ سال ہوئے۔ بہت ہی عاقل فاضل پر ہیرگار تھے۔ رضی اللہ عنہ وارضاہ آئین۔

## باب دوسرا کے بچے کو چھوڑ دینا کہ وہ کھلیے اور اس کو بوسہ دینا یا اس سے ہنسنا

باب کی حدیث میں بوسہ کا ذکر نہیں ہے مگر حضرت امام بخاری نے شاید دوسری روایتوں کی طرف اشارہ کیا یا مزاح پر بوسہ کو قیاس کیا ہے۔

(۵۹۹۳) ہم سے حبان بن موئی نے بیان کیا، کہا ہم کو عبد اللہ بن مبارک نے خبر دی، انہیں خالد بن سعید نے، انہیں ان کے والد نے، ان سے حضرت ام خالد بنت سعید بنت شیعہ نے بیان کیا کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں اپنے والد کے ساتھ حاضر ہوئی۔ میں ایک زرد قیص پتے ہوئے تھی۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ ”سنہ سنہ“ عبد اللہ بن مبارک نے کہا کہ یہ جبشی زبان میں ”اچھا“ کے معنی نہیں ہے۔ ام

## ۱۶- باب مَنْ وَصَلَ رَحْمَةً فِي الشُّرُكِ ثُمَّ أَسْلَمَ

۵۹۹۲ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانُ، أَخْبَرَنَا شَعِيبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَزْوَةُ بْنِ الرَّبِيعِ، أَنَّ حَكِيمَ بْنَ حَزَامَ أَخْبَرَهُ اللَّهُ أَنَّهُ أَتَحْتَ بِهَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ مِنْ صِلَةٍ وَعَنَاقَةٍ وَصَدَقَةٍ هَلْ لِي فِيهَا مِنْ أَجْرٍ؟ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: (أَسْلَمْتَ عَلَى مَا سَلَفَ مِنْ خَيْرٍ) وَقَالَ أَيْضًا عَنْ أَبِي الْيَمَانِ أَتَحْتَ؟ وَقَالَ مَعْمَرٌ وَصَالِحٌ وَابْنُ الْمُسَافِرِ: أَتَحْتَ؟ وَقَالَ ابْنُ إِسْحَاقَ: التَّحْتُ: التَّرْرُ، وَتَابَعُهُمْ هَشَامٌ عَنْ أَبِيهِ.

[راجع: ۱۴۳۶]

## ۱۷- باب مَنْ تَرَكَ صِيَّةً غَيْرِهِ حَتَّى تَلْغَبَ بِهِ، أَوْ قَبَلَهَا أَوْ مَازَحَهَا

عن خالد بن سعید، عن أبيه عن أم خالد بن سعید، قالت: أتبت رسول الله صلّى الله عليه وآله وسليمه أصنف فقال رسول الله صلّى الله عليه وآله وسليمه: ((سنة سنة)) قال عبد الله: وهي بالخطيئة حسنة، قالت: فلذهبت ألغب

خلد نے بیان کیا کہ پھر میں آنحضرت ﷺ کی خاتم نبوت سے کھلیے گی تو میرے والد نے مجھے ڈالنا لیکن آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اسے کھلیے دو پھر آپ نے فرمایا کہ تم ایک زمانہ تک زندہ رہو گی اللہ تعالیٰ تمہاری عمر خوب طویل کرے، تمہاری زندگی دراز ہو۔ عبد اللہ نے بیان کیا جتنا چھ انہوں نے ہستہ ہی طویل عمر پائی اور ان کی طویل عمر کے چرچے ہونے لگے۔

[راجع: ۳۰۷۱] حضرت ام خالد، خالد بن سعید بن عاصی اموی کی ماں ہیں۔ جب میں پیدا ہوئی پھر مہینہ لائی گئی بعد بلوغت حضرت زین بن

بعنایم البوہہ فرمیا: (دعا) ثمَّ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ (أَنْبَلَيْ وَأَخْلَقَيْ، ثُمَّ أَنْبَلَيْ وَأَخْلَقَيْ، ثُمَّ أَنْبَلَيْ وَأَخْلَقَيْ). قَالَ عَبْدُ اللهِ : فَبَقِيَتْ حَتَّى ذَكَرَ يَغْنِي مِنْ تَفَانِهَا.

عوام سے ان کی پہلی شادی ہوئی (بیان)۔

#### ۱۸ - باب رَحْمَةِ الْوَلَدِ وَتَقْبِيلِهِ

وَمُعَانقَتِهِ

وَقَالَ ثَابِتٌ : عَنْ أَنَسِ بْنِ أَخْدَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِبْرَاهِيمَ فَقَبَّلَهُ وَشَمَّهُ

یہ اثر حضرت امام بخاری نے کتاب الجماز میں وصل کیا ہے۔

(۵۹۹۳) ہم سے موکی بن اسماعیل نے بیان کیا، کہا ہم سے مددی نے بیان کیا، کہا ہم سے ابن یعقوب نے بیان کیا، ان سے ابو قحش نے بیان کیا کہ میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں موجود تھا ان سے ایک شخص نے (حالت احرام میں) پھر کے مارنے کے متعلق پوچھا (کہ اس کا کیا کفارہ ہو گا) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت فرمایا کہ تم کہل کے ہو؟ اس نے بتایا کہ عراق کا، فرمایا کہ اس شخص کو دیکھو، پھر کی جان لینے کے تاو ان کا سلسلہ پوچھتا ہے) حالانکہ اس کے ملک والوں نے رسول اللہ ﷺ کے نواسہ کو (بے مکاف قتل کر ڈالا) میں نے آنحضرت ﷺ سے سن آپ فرم رہے تھے کہ یہ دونوں (حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہما) دنیا میں میرے دو پھول ہیں۔

[راجع: ۳۷۵۳]

حضرت حسین رضی اللہ عنہما کو شہید کرنے والے پیشتر کوفہ کے باشندے تھے جنہوں نے بار بار خلوط لکھ کر حضرت حسین رضی اللہ عنہما کو فتح بلایا تھا اور اپنی وقارواری کا یقین دلایا تھا کروقت آنے پر وہ سب دشمنوں سے مل گئے اور میدان کریا میں وہ سب کچھ ہوا جو دنیا کو معلوم ہے، حق ہے۔

(۵۹۹۵) ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا، کہا ہم کو شعیب نے خردی، ان سے زہری نے بیان کیا، کہا مجھ سے عبداللہ بن ابی بکر نے بیان کیا، انسیں عروہ بن زبیر نے خردی اور ان سے نبی کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہؓ نے بیان کیا کہ میرے یہاں ایک عورت اس کے ساتھ دو بچیاں تھیں، وہ مانگنے آئی تھی۔ میرے پاس سے سوا ایک سکھور کے اسے اور پکھنہ ملا۔ میں نے اسے وہ سکھور دے دی اور اس نے وہ سکھور اپنی دونوں لڑکیوں کو تقسیم کر دی۔ پھر انھوں کو چلی گئی اس کے بعد حضور اکرم ﷺ تشریف لائے تو میں نے آپ سے اس کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا کہ جو شخص بھی اس طرح کی لڑکیوں کی پرورش کرے گا اور ان کے ساتھ اچھا معاملہ کرے گا تو یہ اس کے لیے جنم سے پرده بن جائیں گی۔

[راجح: ۱۴۱۸] اس حدیث سے بچیوں کا پالنا محبت شفقت سے ان کو رکھنا بابت بڑائیک کام ثابت ہوا جو ایسا کرنے والے کو دوزخ سے دور کر دے گا۔

(۵۹۹۶) ہم سے ابوالولید نے بیان کیا، کہا ہم سے لیٹ نے بیان کیا، کہا ہم سے سعید مقری نے بیان کیا، کہا ہم سے عمرو بن سلیم نے بیان کیا، کہا ہم سے ابو قتادہ بن شیخ نے بیان کیا، کہا کہ نبی کریم ﷺ باہر تشریف لائے اور امامہ بنت ابی العاص (جو بچی تھیں)، وہ آپ کے شانہ مبارک پر تھیں پھر آنحضرت ﷺ نے نماز پڑھی جب آپ رکوع کرتے تو انسیں اتار دیتے اور جب کھڑے ہوتے تو پھر اٹھاتے۔

(۵۹۹۷) ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا، انسوں نے کہا ہم کو شعیب نے خردی، انسیں زہری نے خردی، ان سے ابو سلمہ بن عبد الرحمن نے بیان کیا اور ان سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے حسن بن علی رضی اللہ عنہ کو بوسہ دیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حضرت اقرع بن حابسؓ بیٹھے ہوئے تھے۔ حضرت اقرعؓ نے اس پر کہا کہ میرے دس لڑکے ہیں اور میں نے ان میں سے کسی کو بوسہ نہیں دیا۔ آنحضرت ﷺ نے ان کی

۵۹۹۵ - حدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانُ، أَخْبَرَنَا شَعِيبٌ، عَنْ الزُّهْرِيِّ قَالَ : حَدَّثَنِي عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ أَنَّ عَزْرَةَ بْنَ الزُّبَيرِ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ حَدَّثَنَا قَالَتْ : جَاءَتِنِي امْرَأَةٌ مَعَهَا ابْنَانٌ تَسْأَلُنِي فَلَمْ تَجِدْ عِنْدِي غَيْرَ تَمَرَّةً وَاحِدَةً فَأَغْطِيَهَا فَقَسَمَتْهَا بَيْنَ ابْنَيْهَا ثُمَّ قَامَتْ فَخَرَجَتْ فَدَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ فَحَدَّثَهُ قَالَ : ((مَنْ يُلِيقُ مِنْ هَذِهِ النِّبَاتِ شَيْئًا فَأَخْسِنْ إِلَيْهِ كُنْ لَهُ سِرْتًا مِنَ النَّارِ)).

[راجح: ۱۴۱۸]

اس حدیث سے بچیوں کا پالنا محبت شفقت سے ان کو رکھنا بابت بڑائیک کام ثابت ہوا جو ایسا کرنے والے کو دوزخ سے دور کر دے گا۔

۵۹۹۶ - حدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ، حَدَّثَنَا الْيَثُ، حَدَّثَنَا سَعِيدَ الْمَقْبَرِيِّ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ سُلَيْمٍ، حَدَّثَنَا أَبُو قَاتَدَةَ قَالَ : خَرَجَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ ﷺ وَأَمَامَةُ بْنُ أَبِي الْعَاصِ غَلَى عَاتِقِهِ فَصَلَّى، فَإِذَا رَكَعَ وَضَعَهَا، وَإِذَا رَفَعَ رَفَعَهَا [راجح: ۵۱۶]

اس میں آنحضرت ﷺ کی مکال شفقت کا بیان ہے جو آپ نے ایک معموم بچی پر فرمائی یہ آپ کے خصائص میں سے ہے۔ (معنی)

۵۹۹۷ - حدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانُ، أَخْبَرَنَا شَعِيبٌ، عَنْ الزُّهْرِيِّ، حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أَنَّ أَبَا هَرِيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَبْلَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ وَعَنْدَهُ الْأَقْرَعُ بْنُ حَابِسٍ التَّمِيمِيُّ جَالِسًا فَقَالَ الْأَقْرَعُ : إِنَّ لِي عَشْرَةً مِنَ الْوَلَدِ مَا قَبَّلْتُ مِنْهُمْ أَحَدًا، فَظَرَرَ إِلَيْهِ

طرف دیکھا اور فرمایا کہ جو مخلوق خدا پر رحم نہیں کرتا اس پر بھی رم نہیں کیا جاتا۔

رسول اللہ ﷺ، ثُمَّ قَالَ : ((مَنْ لَا يَرْحَمُ لَا يُرْحَمُ)).

مزید تشریع حدیث ذیل میں آری ہے۔

(۵۹۹۸) ہم سے محمد بن یوسف نے بیان کیا، کہا ہم سے سفیان نے بیان کیا، ان سے بشام نے، ان سے عروہ نے اور ان سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ایک دیساتی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا آپ لوگ بچوں کو بوسہ دیتے ہیں، ہم تو انہیں بوسہ نہیں دیتے۔ آخر حضرت ﷺ نے فرمایا اگر اللہ نے تمہارے دل سے رحم نکال دیا ہے تو میں کیا کر سکتا ہوں۔

۵۹۹۸ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا سُفِيَّانُ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَ: جَاءَ أَغْرَابِيُّ إِلَى النَّبِيِّ فَقَالَ: تُقْبَلُونَ الصَّيْبَانَ فَمَا نَقْبَلُهُمْ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((أَوْ أَمْلَكُ لَكُ إِنْ نَزَعَ اللَّهُ مِنْ قَلْبِكَ الرَّحْمَةَ)).

(۵۹۹۹) ہم سے ابن ابی مریم نے بیان کیا، کہا ہم سے ابو غسان نے کہا کہ مجھ سے زید بن اسلم نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ کے پاس کچھ قیدی آئے قیدیوں میں ایک عورت تھی جس کا پستان و وودھ سے بھرا ہوا تھا اور وہ دوڑ رہی تھی، اتنے میں ایک بچہ اس کو قیدیوں میں ملا اس نے جھٹ اپنے بیٹھ سے لگایا اور اس کو وودھ پلانے لگی۔ ہم سے حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ کیا تم خیال کر سکتے ہو کہ یہ عورت اپنے بچہ کو آگ میں ڈال سکتی ہے ہم نے عرض کیا کہ نہیں جب تک اس کو قدرت ہو گی یہ اپنے بچہ کو آگ میں نہیں پھینک سکتی۔ آخر حضرت ﷺ نے اس پر فرمایا کہ اللہ اپنے بندوں پر اس سے بھی زیادہ رحم کرنے والا ہے۔ جتنا یہ عورت اپنے بچہ پر مربان ہو سکتی ہے۔

۵۹۹۹ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرِيمٍ، حَدَّثَنَا أَبُو عَسَانَ قَالَ: حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْحَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَدِيمٌ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ سُنْنَتِي فَإِذَا أَمْرَأَةٌ مِنْ السَّنِيَّ تَحْلِبُ ثَدِيهَا تَسْقِي إِذَا وَجَدَتْ صَبَّى فِي السَّنِيَّ أَخْدَنَهُ فَالصَّفَّةُ بِطْنُهَا وَأَرْضَعَتْهُ فَقَالَ لَنَا النَّبِيُّ ﷺ ((أَتُرُونَ هَذِهِ طَارِحةً وَلَدَهَا فِي النَّارِ؟)) قُلْنَا لَا وَهِيَ تَقْدِيرُ عَلَى أَنْ لَا تَطْرِحَهُ فَقَالَ: ((إِنَّ اللَّهَ أَرْحَمُ بِعِبَادِهِ مِنْ هَذِهِ بُرَدَّهَا)).

**باب اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت کے سو حصے**

۱۹ - بَابَ جَعْلِ اللَّهِ الرَّحْمَةَ مِائَةً

### جزء

(۶۰۰۰) ہم سے حکم بن نافع نے بیان کیا، کہا ہم کو شعیب نے خبر دی، انہیں زہری نے، کہا ہم کو سعید بن مسیب نے خبر دی کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول کریم ﷺ سے سنا، آخر حضرت ﷺ نے فرمایا کہ اللہ نے رحمت کے سو حصے بنائے اور

۶۰۰۰ - حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ، أَخْبَرَنَا شَعِيبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، أَخْبَرَنَا سَعِيدَ بْنَ الْمُسَبِّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((جَعَلَ اللَّهُ

اپنے پاس ان میں سے ننانوے ہے رکھے صرف ایک حصہ زمین پر اتارا اور اسی کی وجہ سے تم دیکھتے ہو کہ مخلوق ایک دوسرے پر رحم کرتی ہے، یہاں تک کہ گھوڑی بھی اپنے بچہ کو اپنے سامنے لے گئے دیتی بلکہ سموں کو اٹھاتی ہے کہ کہیں اس سے اس بچہ کو تکلیف نہ پہنچے۔

**شیخ** مطلق نہیں جانتے بلکہ ہر وقت علم پر اڑتے رہتے ہیں ان کو یاد رکھنا چاہیئے کہ جلد ہی وہ اپنے مظالم کی سزا بھکتیں گے قانون تدرست یہی ہے «(القطعنَ دَابِرُ الْقَوْمِ الَّذِينَ ظَلَّمُوا وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ)» (الانعام: ٢٥)

باب اولاد کو اس ڈر سے مار دانا کہ ان کو اپنے ساتھ کھلانا

الرُّحْمَةُ مِائَةُ جَزْءٍ، فَأَمْسَكَ عِنْدَهُ بِسِنْعَةٍ وَسِنْعَيْنَ جَزْءَيْنَ، وَأَنْزَلَ فِي الْأَرْضِ جَزْءَهَا وَاحِدًا، لَمْ يَمِنْ ذَلِكَ الْجَزْءُ بِتَرَاحِمِ الْعَلْقَنِ حَتَّى تَوْقَعَ الْفَرَسُ حَافِرَهَا عَنْ وَلَدِهَا حَشْيَةً أَنْ تُصْبِيَهُ». [طرفة في : ٦٤٦٩].

۲۰ - باب قُتلِ الْوَلَدِ حَشْيَةً أَنْ

يَا كُلُّ مَعَةٍ

(۲۰۰۱) ہم سے محمد بن کثیر نے بیان کیا، کہا ہم کو سفیان ثوری نے خبر دی، انسیں منصور بن معتمر نے، انسیں ابو واکل نے، انسیں عمرو بن شرجیل نے اور ان سے عبداللہ بن مسعود بن عثمن نے بیان کیا کہ میں نے کہایا رسول اللہ! کون سا گناہ سب سے بڑا ہے۔ فرمایا یہ کہ تم اللہ تعالیٰ کا کسی کو شریک بناوے حالانکہ اسی نے تمہیں پیدا کیا ہے۔ انہوں نے کہا پھر اس کے بعد فرمایا یہ کہ تم اپنے بڑے کے کو اس خوف سے قتل کو کر اگر زندہ رہا تو تمہاری روزی میں شریک ہو گا۔ انہوں نے کہا اس کے بعد آخر پرست شیخ یہ نے فرمایا یہ کہ تم اپنے بڑوی کی بیوی سے زنا کرو، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے بھی آخر پرست شیخ یہ کے اس ارشاد کی تائید میں یہ آیت والذین لا یدعون عَنِ اللَّهِ الْهَا آخِرَةً نَازَلَتْ کی کہی "اور وہ لوگ جو اللہ کے سوا کسی دوسرے معبود کو نہیں پکارتے اور نہ وہ ناقہ کسی کو قتل کرتے ہیں اور نہ وہ زنا کرتے ہیں۔"

**شیخ** معلوم ہوا کہ شرک اکبر اکبڑا ہے اور دوسرے مذکورہ کبیرہ گناہ ہیں اگر ان کا مرکب بغیر توبہ مر جائے تو اسے دوزخ میں کرنا ہے، مروں کو پکارتا اور ان سے حاجات طلب کرتا ہے تو وہ کاہے کا مسلمان ہے وہ مسلمان بھی مشرک ہے۔

باب بچے کو گود میں بٹھلانا

(۲۰۰۲) ہم سے محمد بن شیخ نے بیان کیا، کہا ہم سے یحییٰ بن سعید نے

۶۰۱ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعْدٍ، أَخْبَرَنَا شَفَّاعٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ أَبِيهِ وَالِّي، عَنْ عَمْرُو بْنِ شَرْحَبِيلٍ، عَنْ عَنْبَدِ اللَّهِ قَالَ: قُلْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ النَّقْبَ أَعْظَمُ؟ قَالَ: (أَنْ تَعْجَلَ اللَّهُ بِنِدَاءً وَهُوَ خَلَقَكَ) ثُمَّ قَالَ أَيِّ؟ قَالَ: ((أَنْ تَقْتَلَ وَلَدَكَ حَشْيَةً أَنْ يَا كُلُّ مَعَةٍ)) قَالَ: نُمْ أَيِّ؟ قَالَ: ((أَنْ تُرَاهِي خَلِيلَةَ جَارِكَ)) وَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى تَصْنِيفَ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: (وَالَّذِينَ لَا يَذْغُونَ مَعَ الْهَدَايَا أَخْرَى)). [الفرقان: ۶۸].

[راجع: ۴۴۷۷]

۲۱ - باب وَضْعِ الصَّبِيِّ فِي الْحِجْرِ

۶۰۰۲ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُشْتَى،

بیان کیا، ان سے ہشام نے بیان کیا، کما مجھ کو میرے والد عروہ نے خبر دی اور انہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کرم ﷺ نے ایک بچہ (عبداللہ بن زبیر) کو اپنی گود میں بھلایا اور کھو رچا کہ اس کے منہ میں دی، اس نے آپ پر پیشتاب کر دیا آپ نے پانی مُنگوا کہ اس پر بھار دیا۔

### باب بچے کو ران پر بھٹانا

(۴۰۰۳) ہم سے عبداللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے عارم محمد بن فضل نے بیان کیا، کما ہم سے معتر بن سلیمان نے بیان کیا، کما کہ ان سے ان کے والد نے بیان کیا، کما کہ میں نے ابو تمیس سے سنا، وہ ابو عثمان نہدی سے بیان کرتے تھے اور ابو عثمان نہدی نے کہا کہ ان سے حضرت اسماء بن زید رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ مجھے اپنی ایک ران پر بھٹاتے تھے اور حضرت حسن بن ثابت کو دوسرا ران پر بھٹاتے تھے۔ پھر دونوں کو ملاتے اور فرماتے، اے اللہ! ان دونوں پر رحم کر کے میں بھی ان پر رحم کرتا ہوں اور علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہ ہم سے بھی نے بیان کیا، کما ہم سے سلیمان تھی نے بیان کیا، ان سے ابو عثمان نہدی نے اسی حدیث کو بیان کیا۔ سلیمان تھی نے کہا جب ابو تمیس نے یہ حدیث مجھ سے بیان کی ابو عثمان نہدی سے تو میرے دل میں شک پیدا ہوا۔ میں نے ابو عثمان سے بہت سی احادیث سنی ہیں پر یہ حدیث کیوں نہیں سن پھر میں نے اپنی احادیث کی کتاب دیکھی تو اس میں یہ حدیث ابو عثمان نہدی سے لکھی ہوئی تھی۔

**لَشْيَح** اس وقت میرا شک دور ہو گیا۔ حضرت اسماء کی ماں کا نام ام ایکن ہے جو آپ کے والد حضرت عبداللہ کی آزاد کردہ لونڈی تھی اور اس نے آخر حضرت ﷺ کی پروردش میں بڑا حصہ بھی لیا تھا۔ اسماء آپ کے آزاد کردہ بہت ہی محبوب مثل بیٹے کے تھے وفات نبوی کے وقت ان کی عمر بیس سال کی تھی۔ سنہ ۵۲ھ میں وفات پائی، (بیان)

### باب صحبت کا حق یاد رکھنا ایمان کی نشانی ہے

**لَشْيَح** یعنی جس شخص سے بہت دونوں شک دوئی رہی ہو وضع دار آدمی کو اس کا خیال بھیش رکھنا چاہیے۔ اس کے مرنے کے بعد اس کے عزیزوں سے بھی سلوک کرتے رہنا چاہیے۔ یہ بہت ہی بڑی دلیل ہے۔ آخر حضرت ﷺ انتقال کے بعد بھی حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کو نہ صرف یاد رکھتے بلکہ ان کی سیلیوں کو تختے تھائے بھیجا کرتے تھے۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا چالپس سال کی عمر میں آخر حضرت

حدّثنا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ هَشَّامٍ، قَالَ : أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ وَضَعَ صَبَّيَا فِي حِجْرِهِ يُحْكِمُهُ فَبَالَّا عَلَيْهِ فَدَعَا بِعَاءَ فَأَتَبَعَهُ . [راجع: ۲۲۲]

۲۲ - باب وَضَعَ الصَّبَّيَا عَلَى الْفَخِذِ  
۶۰۰۳ - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا عَارِمٌ، حَدَّثَنَا الْمُغَتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، يَحْدَثُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا تَمِيمَةَ يَحْدَثُ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ يَحْدَثُهُ أَبُو عُثْمَانَ، عَنْ أَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَأْخُذُنِي فِي قِعْدَتِي عَلَى فَخِذِي وَيَقْعُدُ الْحَسَنُ عَلَى فَخِذِهِ الْأَخْرَى ثُمَّ يَضْمُمُهُمَا ثُمَّ يَقُولُ : (اللَّهُمَّ ارْحَمْهُمَا فَإِنِّي أَرْحَمْهُمَا) .

وَعَنْ عَلَيِّ قَالَ : حَدَّثَنَا يَحْيَى، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانَ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ، قَالَ التَّيْمِيُّ : فَوَقَعَ فِي قَلْبِي مِنْهُ شَيْءٌ، قَلَتْ حَدَّثَتْ بِهِ كَذَا وَكَذَا، فَلَمْ أَسْمَعْهُ مِنْ أَبِي عُثْمَانَ فَفَطَرَتْ فَوَجَدْنَاهُ عِنْدِي مَكْتُوبًا فِيمَا سَمِعْتُ . [راجع: ۳۷۳۵]

۲۳ - باب حُسْنُ الْعَهْدِ مِنَ الْإِيمَانِ

**لَشْيَح** یعنی جس شخص سے بہت دونوں شک دوئی رہی ہو وضع دار آدمی کو اس کا خیال بھیش رکھنا چاہیے۔ اس کے بعد خدیجہ رضی اللہ عنہا کو نہ صرف یاد رکھتے بلکہ ان کی سیلیوں کو تختے تھائے بھیجا کرتے تھے۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا چالپس سال کی عمر میں آخر حضرت

مُتَهَبِّل کے نکاح میں آئیں اور آپ کی عمر شریف اس وقت پہنچیں سال کی تھی۔ آپ نے حضرت خدیجہؓ کی زندگی تک کسی اور عورت سے شادی نہیں کی۔ آخر پخت مُتَهَبِّل کی ساری اولاد سوائے ابراہیم کے حضرت خدیجہؓ کے بھنی ہی کے بھنی سے ہے۔ بنت کے دوسویں سال کی عمر میں انتقال ہوا، (بیہقی)

(۶۰۰۴) ہم سے عبید بن اسماعیل نے بیان کیا، کما ہم سے ابو اسماعیل نے بیان کیا، ان سے ہشام بن عروہ نے، ان سے ان کے والد عروہ نے اور ان سے حضرت عائشہؓ کی بیہن نے بیان کیا کہ مجھے کسی عورت پر اتنا رشک نہیں آتا تھا جتنا حضرت خدیجہؓ پر بیہن پر آتا تھا حالانکہ وہ آخر پخت مُتَهَبِّل کی وجہ یہ تھی کہ آخر پخت مُتَهَبِّل کو میں کثرت سے ان کا ذکر کرتے سنتی تھی اور آخر پخت مُتَهَبِّل کو ان کے رب نے حکم دیا تھا کہ حضرت خدیجہؓ کو جنت میں ایک خولدار موتویوں کے گھر کی خوشخبری سنادیں۔ آخر پخت مُتَهَبِّل کبھی بکری ذبح کرتے پھر اس میں سے حضرت خدیجہؓ کی سیلیوں کو حصہ بھیجتے تھے۔

### باب پیغمبر کی پروردش کرنے والے کی فضیلت کا بیان

(۶۰۰۵) ہم سے عبد اللہ بن عبد الوہاب نے بیان کیا، کما کہ مجھ سے عبد العزیز بن ابی حازم نے بیان کیا، کما کہ مجھ سے میرے والد نے بیان کیا، کما کہ میں نے حضرت سلیمان بن سعدؓ سے سنا، ان سے نبی کریمؐ نے فرمایا کہ میں اور پیغمبر کی پروردش کرنے والا جنت میں اس طرح ہوں گے اور آپ نے شہادت اور درمیانی الگیوں کے اشارے سے (قرب کو) بتایا۔

باب یوہ عورتوں کی پروردش کرنے والے کا ثواب

(۶۰۰۶) ہم سے اسماعیل بن عبد اللہ نے بیان کیا، کما کہ مجھ سے امام مالک نے بیان کیا، ان سے صفوان بن سلیم تابعی اس حدیث کو مرسل روایت کرتے تھے کہ آخر پخت مُتَهَبِّل نے فرمایا یہاں اور مسکینوں

۶۰۰۴ - حَدَّثَنَا عَبْيَضٌ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا أَبُو أَسَامَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عَزْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَ مَا غَرَّتْ عَلَى إِمْرَأَةٍ مَا غَرَّتْ عَلَى خَدِيجَةَ وَلَقَدْ هَلَكَتْ قَبْلَ أَنْ يَتَزَوَّجَنِي بِثَلَاثَ سِنِينَ لِمَا كُتِّبَ أَسْمَعَهُ يَذْكُرُهَا، وَلَقَدْ أَمْرَةَ رَبِّهَا أَنْ يَتَشَرَّهَا بِيَتِتِ فِي الْجَنَّةِ مِنْ قَصْبَهِ، وَإِنْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَيَذْبَحُ الشَّاةَ ثُمَّ يَهْدِي فِي خُلُّتِهَا مِنْهَا.

[راجع: ۳۸۱۶]

### ۲۴ - باب فَضْلٍ مَنْ يَعْوَلُ يَتِيمًا

(۶۰۰۵) - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَابِ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ: سَمِعْتَ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((أَنَا وَكَافِلُ الْيَتِيمِ فِي الْجَنَّةِ هَكَذَا)), وَقَالَ يَا صَاحِبَنِي السَّبَابِةِ وَالْوُسْطَى. [راجع: ۵۳۰۴]

یہاں اور یہوہ عورتوں کی خبر گیری کرنا بہت ہی بڑی عبادت ہے اس میں جہاد کے برابر ثواب ملتا ہے۔ حضرت سلیمان بن سعدؓ سے اسے ہٹا کر سلیمان رکھا۔ سنہ ۹۶ھ میں مدینہ میں فوت ہوئے یہ مدینہ میں آخری محابی ہیں، (بیہقی)

### ۲۵ - باب السَّاعِي عَلَى الْأَرْضَمَةِ

(۶۰۰۶) - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمَانِ بَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: ((السَّاعِي عَلَى

کے لیے کوشش کرنے والا اللہ کے راستے میں جماد کرنے والے کی طرح ہے یا اس شخص کی طرح ہے جو دن میں روزے رکھتا ہے اور رات کو عبادت کرتا ہے۔

**لئے** حضرت صفوان بن سلیم مشور تابعی ہیں بہت ہی نیک بندے تھے۔ بالشاہ تک کاہدیہ قبول نہیں کرتے تھے۔ کثرت سخود سے ماتھا گھس گیا تھا۔ سنہ ۱۳۲ھ میں مدینہ میں فوت ہو گئے۔ رحمہ اللہ تعالیٰ۔

ہم سے اسماعیل بن ابی اویس نے بیان کیا، کہا کہ مجھ سے امام مالک نے بیان کیا، ان سے ثور بن زید دیلی نے، ان سے ابن مطیع کے مولی ابو الفیض نے، ان سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے اور ان سے نبی کرم شہزادے اسی طرح فرمایا۔

### باب مسکینین اور محتاجوں کی پرورش کرنے والا

(۴۰۰۷) ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ نے بیان کیا، کہا ہم سے امام مالک نے بیان کیا، ان سے ثور بن زید نے، ان سے ابو الفیض نے اور ان سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہ اوس اور مسکینوں کے لیے کوشش کرنے والا اللہ کے راستے میں جماد کرنے والے کی طرح ہے۔ عبد اللہ قعینی کو اس میں شک ہے۔ امام مالک نے اس حدیث میں یہ بھی کہا تھا ”اس شخص کے برابر ثواب ملتا ہے جو نماز میں کھڑا رہتا ہے تھکتا ہی نہیں اور اس شخص کے برابر جو روزے برابر رکھ کے چلا جاتا ہے۔ افطار ہی نہیں کرتا ہے۔

### باب انسانوں اور جانوروں سب پر رحم کرنا

(۴۰۰۸) ہم سے مدد نے بیان کیا، کہا ہم سے اسماعیل بن علیہ نے بیان کیا، کہا ہم سے ایوب سنتیانی نے بیان کیا، ان سے ابو قلابہ نے، ان سے ابو سلیمان مالک بن حوریث رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم نبی کرم شہزادے کی خدمت میں مدینہ حاضر ہوئے اور ہم سب نوجوان اور ہم عمر تھے۔ ہم آنحضرت ﷺ کے ساتھ میں دنوں تک رہے۔ پھر آنحضرت شہزادے کو خیال ہوا کہ ہمیں اپنے گھر کے لوگ یاد آرہے ہوں گے اور آنحضرت شہزادے نے ہم سے ان کے متعلق پوچھا جنہیں ہم اپنے گھروں پر چھوڑ کر آئے تھے، ہم نے آنحضرت شہزادے کو سارا حال سنادیا۔

الأَزْمَلَةُ وَالْمِسْكِينُونَ، كَالْمُجَاهِدِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ - أَوْ كَالَّذِي يَصْرُومُ النَّهَارَ وَيَقُومُ اللَّيلَ). [راجح: ۵۳۵۳]

حضرت صفوان بن سلیم مشور تابعی ہیں بہت ہی نیک بندے تھے۔ بالشاہ تک کاہدیہ قبول نہیں کرتے تھے۔ کثرت سخود سے ماتھا گھس گیا تھا۔ سنہ ۱۳۲ھ میں مدینہ میں فوت ہو گئے۔ رحمہ اللہ تعالیٰ۔

حدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكُ عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدِ الدَّتِيلِيِّ، عَنْ أَبِي الْفَيْضِ مَوْلَى أَبْنِ مُطَبِّعٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ مُصَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

۲۶- باب الساعی علی المنسکین  
۶۰۰۷- حدَّثَنَا عَنْدَ اللَّهِ بْنِ مَسْلَمَةَ،  
حدَّثَنَا مَالِكُ، عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ أَبِي الْفَيْضِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ: ((السَّاعِي عَلَى الْأَزْمَلَةِ وَالْمِسْكِينِ، كَالْمُجَاهِدِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ)), وَأَخْسِبَهُ قَالَ: يَشْكُرُ الْفَعْنَى: ((كَالْقَانِيمِ لَا يَفْتَرُ وَكَالصَّانِيمِ لَا يَفْطَرُ)).

[راجح: ۵۳۵۳]

۲۷- باب رَحْمَةِ النَّاسِ بِالْبَهَائِمِ  
۶۰۰۸- حدَّثَنَا مُسْدَدٌ، حدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، حدَّثَنَا أَيُوبُ عَنْ أَبِي قَلَابَةَ، عَنْ أَبِي سَلَيْمَانَ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرَةِ قَالَ: أَتَيْنَا النَّبِيَّ ﷺ وَنَخْنَ شَبَّيَةَ مُتَقَارِبُونَ فَأَقْمَنَا عِنْدَهُ عِشْرِينَ لَيْلَةً فَظَنَّ أَنَا اشْتَقَنَّ أَهْلَنَا وَسَأَلَنَا عَمَّنْ تَرَكَنَا فِي أَهْلَنَا فَأَخْبَرْنَاهُ، وَكَانَ رَفِيقًا رَحِيمًا فَقَالَ: ((إِذْ جِعْوا إِلَيْ أَهْلِكُمْ فَلَمْ يُوفُوهُمْ وَمَرُوهُمْ

آپ بڑے ہی نرم خوار بڑے رحم کرنے والے تھے۔ آپ نے فرمایا کہ تم اپنے گھروں کو واپس جاؤ اور اپنے ملک والوں کو دین سکھاؤ اور بناؤ اور تم اس طرح نماز پڑھو جس طرح تم نے مجھے نماز پڑھتے دیکھا ہے اور جب نماز کا وقت آجائے تو تم میں سے ایک شخص تمہارے لیے اذان دے پھر جو تم میں بڑا ہو وہ امامت کرائے۔

وَصَلُوا كَمَا رَأَيْتُمُونِي أَصْلَى وَإِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةَ فَلْيَذْكُرْنَ لَكُمْ أَحَدُكُمْ ثُمَّ لَيُؤْمَكُمْ أَكْبَرُكُمْ). [راجح: ۶۲۸]

برا بہر طیکہ علم و عمل میں بھی بڑا ہو ورنہ کوئی چھوٹا اگر سب سے بڑا عالم ہے تو وہی امامت کا حق دار ہے۔

(۴۰۰۹) ہم سے اسماعیل بن الی اویس نے بیان کیا، کہا مجھ سے امام مالک نے بیان کیا، ان بے ابو بکر کے غلام سی نے، ان سے ابو صالح سمان نے اور ان سے حضرت ابو ہریرہ بن عثمان نے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ایک شخص راستے میں چل رہا تھا کہ اسے شدت کی پیاس گئی اسے ایک کنوں ملا اور اس نے اس میں اتر کر پانی پیا۔ جب باہر نکلا تو وہاں ایک کتا دیکھا جو ہانپ رہا تھا اور پیاس کی وجہ سے تری کو چاٹ رہا تھا۔ اس شخص نے کہا کہ یہ کتابی انسانی زیادہ پیاس معلوم ہو رہا ہے جتنا میں تھا۔ چنانچہ وہ پھر کنوں میں اترنا اور اپنے کوتے میں پانی بھرا اور منہ سے پکڑ کر اوپر لایا اور کتے کو پانی پلایا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے اس عمل کو پسند فرمایا اور اس کی مغفرت کر دی۔ صحابہ کرام نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ؟ کیا ہمیں جانوروں کے ساتھ نیکی کرنے میں بھی ثواب ملتا ہے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ تمہیں ہر تازہ کلیجے والے پر نیکی کرنے میں ثواب ملتا ہے۔

**لَشِیْخ** رحمت خداوندی کا کرشمہ ہے کہ صرف کتے کو پانی پلانے سے وہ شخص مغفرت کا حق دار ہو گیا اسی لیے کہا گیا ہے کہ حقیر (۴۰۱۰) ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا، کہا ہم کو شعیب نے خبر دی، ان سے زہری نے بیان کیا، کہا کہ مجھے ابو سلمہ بن عبد الرحمن نے خبر دی اور ان سے حضرت ابو ہریرہ بن عثمان نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ ایک نماز کے لیے کھڑے ہوئے اور ہم بھی آنحضرت ﷺ کے ساتھ کھڑے ہوئے۔ نماز پڑھتے ہی ایک دیسانی نے کہا اے اللہ! مجھ پر رحم کر اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر اور ہمارے ساتھ کسی اور پر رحم نہ کر۔ جب محمد

۶۰۰۹ - حدثنا إسماعيل، حدثني مالك، عن سمعي مولى أبي بكر، عن أبي صالح السمان، عن أبي هريرة أن رسول الله ﷺ قال: ((ينما رجال يمشي بطريق اشتد عليه العطش، فوجده بمنرا فنزل فيها فشرب ثم خرج فإذا الكلب يلهم يأكل الشري من العطش، فقال الرجل : لقد بلغ هذا الكلب من العطش مثل الذي كان بلغ بي، فنزل البئر فملا حفنه ثم أمسكه بفيه فسقى الكلب، فشكرا لله له فففر له)، قالوا يا رسول الله وإن لنا في النهائم أجر؟ فقال: ((في كل ذات كبد رطبة أجر)). [راجح: ۱۷۳]

لَشِیْخ سی بھی کو بھی چھوٹا نہ جانا چاہئے نہ معلوم اللہ پاک کس نیکی سے خوش ہو جائے اور وہ سب گناہ معاف فرمادے۔ (۶۰۱۰) حدثنا أبو اليمان، أخبرنا شعيب، عن الزهرى قال: أخبرنى أبو سلمة بن عبد الرحمن، أن آبا هريرة قال: قام رسول الله ﷺ في صلاة وقمنا معه فقال أغرا بي وها في الصلاة: اللهم ارحمني ومحمنا ولا ترحم معنا أحدا،

فَلَمَّا سَلَمَ النَّبِيُّ قَالَ لِلأَغْرَابِيِّ: ((لَقَدْ حَجَّتْ وَأَسْعَا)). يُرِيدُ رَحْمَةَ اللَّهِ.  
کر دیا آپ کی مراد اللہ کی رحمت سے تھی۔  
اس رسماتی کی دعا غیر مناسب تھی کہ اس نے رحمت الہ کو مخصوص کر دیا جو عام ہے۔

(۲۰۱۱) ہم سے ابو قیم نے بیان کیا، کہا ہم سے زکریا نے بیان کیا، ان سے عامر نے کہا کہ میں نے انہیں یہ کہتے تھے کہ میں نے نعمان بن بشیر سے تھا، وہ بیان کرتے تھے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا تم مونوں کو آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ رحمت و محبت کا معاملہ کرنے اور ایک دوسرے کے ساتھ لطف و نرم خوبی میں ایک جسم جیسا پاؤ گے کہ جب اس کا کوئی نکلا بھی تکلیف میں ہوتا ہے، تو سارا جسم تکلیف میں ہوتا ہے۔ ایسی کہ نیند اڑ جاتی ہے اور جسم بخار میں بتلا ہو جاتا ہے۔

۶۰۱۱- حدَثَنَا أَبُو نُعِيمٍ، حدَثَنَا زَكْرِيَا، عَنْ عَامِرٍ قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: سَمِعْتُ النَّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((تَرَى الْمُؤْمِنِينَ فِي تَرَاحِمِهِمْ وَتَوَادِهِمْ وَتَعَاظُفُهُمْ كَمَثْلِ الْجَسَدِ إِذَا اشْتَكَى عَضْوًا تَدَاعَى لَهُ سَائِرُ جَسَدِهِ بِالسَّهْرِ وَالْحُمْمِ)).

مسلمانوں کی یہی شان ہونی چاہیے مگر آج یہ چیز بالکل نایاب ہے۔

۶۰۱۲- حدَثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ، حدَثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنْسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنِ النَّبِيِّ قَالَ: ((مَا مِنْ مُسْلِمٍ غَرَسَ غَرْسًا فَأَكَلَ مِنْهُ إِنْسَانٌ أَوْ ذَبَابٌ إِلَّا كَانَ لَهُ صَدَقَةٌ)). [راجع: ۲۳۲۰]

(۲۰۱۲) ہم سے ابوالولید نے بیان کیا، کہا ہم سے ابو عوانہ نے بیان کیا، ان سے قادہ نے اور ان سے حضرت انس بن مالک رض نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا اگر کوئی مسلمان کسی درخت کا پودا الگاتا ہے اور اس درخت سے کوئی انسان یا جانور کھاتا ہے تو لگانے والے کے لیے وہ صدقہ ہوتا ہے۔

اس میں زراعت کرنے والوں کے لیے بہت ہی بڑی بشارت ہے نیز پاگبانوں کے لیے بھی خوشخبری ہے دعا ہے کہ اللہ پاک اس بشارت کا حق دار ہم سب کو بناۓ۔ آمين۔

(۲۰۱۳) ہم سے عمر بن حفص نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے ہمارے والد نے بیان کیا، ان سے اعمش نے بیان کیا، انہوں نے کہا کہ مجھ سے زید بن وہب نے بیان کیا، انہوں نے کہا کہ میں نے جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے تھا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو رحم نہیں کرتا اس پر رحم نہیں کیا جاتا۔

اس ہاتھ سے دے اس ہاتھ سے لے یاں سودا نقد انقدر ہے۔

باب پڑوسی کے حقوق کا بیان۔ اور اللہ تعالیٰ کا سورہ نساء میں

۶۰۱۳- حدَثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ، حدَثَنَا أَبِي، حدَثَنَا الْأَعْمَشُ، قَالَ: حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ وَهْبٍ قَالَ: سَمِعْتُ جَرِيرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ لَا يَرْحَمُ لَا يُرْحَمُ)). [طرفہ فی: ۷۳۷۶]

۲۸- بَابُ الْوَصَاءَةِ بِالْجَارِ وَقَوْلِ

فرمان اور اللہ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھراو۔ اور والدین کے ساتھ نیک سلوک کرو۔ ارشاد ”مختالاً فخوراً“ تک (۲۰۱۳) ہم سے اسماعیل بن ابی اویس نے بیان کیا، کما کہ مجھ سے امام مالک نے بیان کیا، ان سے یحییٰ بن سعید نے کہا کہ مجھے ابو بکر بن محمد نے خردی، انیں عمرو نے اور انیں حضرت عائشہؓ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا حضرت جبریل ﷺ مجھے پڑوسی کے بارے میں بار بار اس طرح وصیت کرتے رہے کہ مجھے خیال گزرا کہ شاید پڑوسی کو وراثت میں شریک نہ کر دیں۔

(۲۰۱۵) ہم سے محمد بن منہال نے بیان کیا، کہا ہم سے یزید بن زریع نے بیان کیا، ان سے عمر بن محمد نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے حضرت ابن عمرؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ حضرت جبریل ﷺ مجھے اس طرح بار بار پڑوسی کے حق میں وصیت کرتے رہے کہ مجھے خیال گزرا کہ شاید پڑوسی کو وراثت میں شریک نہ کر دیں۔

باب اس شخص کا گناہ جس کا پڑوسی اس کے شر سے امن میں نہ رہتا ہو۔ قرآن مجید میں جو لفظ یو یقہن ہے اس کے معنی ان کو ہلاک کر ڈالے۔ موبقا کے معنی ہلاکت۔

(۲۰۱۶) ہم سے عاصم بن علی نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے ابن ابی ذسب نے بیان کیا، ان سے سعید نے بیان کیا، ان سے ابو شریع نے بیان کیا اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان کیا واللہ! وہ ایمان والا نہیں، واللہ! وہ ایمان والا نہیں۔ واللہ! وہ ایمان والا نہیں۔ عرض کیا گیا کون یا رسول اللہ؟ فرمایا وہ جس کے شر سے اس کا پڑوسی محفوظ نہ ہو۔ اس حدیث کو شاید اور اسد بن موسیٰ نے بھی روایت کیا ہے اور حمید بن اسود اور عثمان بن عمر اور ابو بکر بن عیاش اور شعیب بن اسحاق نے اس حدیث کو ابن ابی ذسب سے یوں روایت کیا ہے،

اللہ تعالیٰ: (وَأَغْيِنُوا اللّهُ وَلَا تُنْشِرُ كُوَايْدِ شِيشِنَا، وَبِالْوَالِدِينِ إِحْسَانًا—إِلٰيْ قُوْلِهِ—مُخْتَالًا فَخُورًا) ۶۰۱۴ - حدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُونِيسِ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو يَكْرِبٍ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ عُمَرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَا زَالَ جِنْرِيلُ يُوصِينِي بِالْجَارِ حَتَّىٰ ظَنَّتُ أَنَّهُ سَيُورُنُهُ)). پڑوسی کا بہت ہی بڑا حق ہے مگر ہرست کم لوگ اس مسئلہ پر عمل کرتے ہیں۔

۶۰۱۵ - حدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِنْهَالٍ، حدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرْبَعٍ، حدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَا زَالَ جِنْرِيلُ يُوصِينِي بِالْجَارِ حَتَّىٰ ظَنَّتُ أَنَّهُ سَيُورُنُهُ)).

۶۰۱۶ - باب إِنِّمَّا مَنْ لَا يَأْمُنُ جَارُهُ بَوَائِقَهُ

يُوْقَهَنُ: يُهْلِكُهُنَّ. مَوْبِقًا: مَهْلِكًا.

حدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ عَلَيٍّ، حدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي شُرَيْبٍ أَنَّ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((وَاللَّهُ لَا يُؤْمِنُ وَاللَّهُ لَا يُؤْمِنُ وَاللَّهُ لَا يُؤْمِنُ وَاللَّهُ لَا يُؤْمِنُ)) قَبْلَ وَمَنْ يَا رَسُولُ اللَّهِ؟ قَالَ: ((الَّذِي لَا يَأْمُنُ جَارُهُ بَوَائِقَهُ)) تَابَعَهُ شَبَابَةُ وَأَسَدُ بْنُ مُوسَى. وَقَالَ حُمَيْدُ بْنُ الْأَسْوَدَ: وَغَثْمَانُ بْنُ عُمَرَ وَأَبُو يَكْرِبٍ بْنُ عَيَّاشٍ وَشَعِيبٍ بْنُ إِسْحَاقَ

انہوں نے مقبری سے، انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے۔

### باب کوئی عورت اپنی پڑوسن کے لیے کسی چیز کے دینے کو حقیرنا سمجھے

(۴۰۷) ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے بیان کیا، کہا ہم سے لیٹ نے بیان کیا، کہا ہم سے سعید نے بیان کیا وہ سعید مقبری ہیں، ان سے ان کے والد نے اور ان سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کرم ﷺ فرمایا کرتے تھے کہ اے مسلمان عورتو! تم میں کوئی عورت اپنی کسی پڑوسن کے لیے کسی بھی چیز کو (ہدیہ میں) دینے کے لیے حقیرنا سمجھے خواہ بکری کا پایہ ہی کیوں نہ ہو۔

### باب جو اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنے پڑوسی کو تکلیف نہ پکھائے

(۴۰۸) ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے ابو الاحوص نے بیان کیا، ان سے ابو حسین نے، ان سے ابوصلح نے اور ان سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنے پڑوسی کو تکلیف نہ پکھائے اور جو کوئی اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنے مممان کی عزت کرے اور جو کوئی اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اچھی بات زبان سے نکالے ورنہ خاموش رہے۔

علوم ہوا کہ ایمان کا تقاضا ہے کہ پڑوسی کو دکھ نہ دیا جائے۔ مممان کی عزت کی جائے، زبان کو قابو میں رکھا جائے، ورنہ ایمان کی خیر مثالی چاہیے۔

(۴۰۹) ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے لیٹ بن سعد نے بیان کیا، انہوں نے کہا کہ مجھ سے سعید مقبری نے بیان کیا، ان سے ابو شریخ عدوی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا انہوں نے کہا کہ میرے کافلوں نے سن اور میری آنکھوں نے دیکھا جب رسول

عن ابن أبي ذنب عن المقبري عن أبي هريرة.

### ۳۰۔ باب لا تغقرن جارأة

لِجَارَةِهَا

۶۰۱۷ - حدثنا عبد الله بن يوسف، حدثنا الليث، حدثنا سعيد هو المقبري، عن أبيه عن أبي هريرة قال: كان النبي صلى الله عليه وسلم يقول ((يا نساء المسلمين لا تخقرن جارأة لجارتها، ولزن فرسين شاق)).

[راجع: ۲۵۶۶]

### ۳۱۔ باب من كان يؤمن بالله واليوم الآخر فلا يؤذ جارأة

۶۰۱۸ - حدثنا قتيبة بن سعيد، حدثنا أبو الأحوص، عن أبي حصين، عن أبي صالح عن أبي هريرة قال : قال رسول الله ﷺ : ((من كان يؤمن بالله واليوم الآخر، فلا يؤذ جارأة ومن كان يؤمن بالله واليوم الآخر فليكرم ضيفه، ومن كان يؤمن بالله واليوم الآخر فليقل خيراً أو ليضمر)). [راجع: ۵۱۸۵]

علوم ہوا کہ ایمان کا تقاضا ہے کہ پڑوسی کو دکھ نہ دیا جائے۔ مممان کی عزت کی جائے، زبان کو قابو میں رکھا جائے، ورنہ ایمان کی خیر مثالی چاہیے۔

۶۰۱۹ - حدثنا عبد الله بن يوسف، حدثنا الليث، قال حدثني سعيد المقبري، عن أبي شريح العدوي قال: سمعت أذناني، وأبصرت عيناني حين

اللہ مُتَّقِیٰ گفتگو فرار ہے تھے۔ آنحضرت مُتَّقِیٰ نے فرمایا کہ جو شخص اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنے پڑوسی کا اکرام کرے اور جو شخص اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنے سہمن کی دستور کے موافق ہر طرح سے عزت کرے۔ پوچھا یا رسول اللہ! دستور کے موافق کب تک ہے۔ فرمایا ایک دن اور ایک رات اور میزبانی تین دن کی ہے اور جو اس کے بعد ہو وہ اس کے لیے صدقہ ہے اور جو اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ بہترات کے یا خاموش رہے۔

تَكَلَّمَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: ((مَنْ كَانَ يُؤْمِنْ بِاللَّهِ وَأَلْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَيُكْرِمْ جَارَةً، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنْ بِاللَّهِ وَأَلْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَيُكْرِمْ ضَيْفَهُ جَازِرَتَهُ)) قَيْلَ وَمَا جَازِرَتَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: ((يَوْمَ وَلِيلَةُ الصَّيَافَةِ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ، فَمَا كَانَ وَرَاءَ ذَلِكَ فَهُوَ صَدَقَةُ عَلَيْهِ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنْ بِاللَّهِ وَأَلْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَيُقْلِنْ خَيْرًا، أَوْ لِيَضْمُنْ)).

[طرفاہ فی: ۶۱۳۵، ۶۴۷۶].

### باب پڑوسیوں میں کون سا پڑوسی مقدم ہے؟

(۲۰۲۰) ہم سے حاج بن منہاں نے بیان کیا، کہا ہم سے شعبہ نے بیان کیا، کہا کہ مجھے ابو عمران نے خردی، کہا کہ میں نے طلحہ سے سنا اور ان سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میری دو پڑوسیں ہیں (اگر بدیہی ایک ہو تو) میں ان میں سے کس کے پاس بدیہی بھیجوں؟ فرمایا جس کا دروازہ تم سے (تمہارے دروازے سے) زیادہ قریب ہو۔

### باب ہر نیک کام صدقہ ہے

(۲۰۲۱) ہم سے علی بن عیاش نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے ابو غسان نے بیان کیا، انہوں نے کہا مجھ سے محمد بن مکدر نے بیان کیا، ان سے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما نے کہ نبی کرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر نیک کام صدقہ ہے۔

(۲۰۲۲) ہم سے آدم نے بیان کیا، کہا ہم سے شعبہ نے، ان سے سعید بن ابی برده بن ابی موسیٰ اشعری نے بیان کیا، ان سے ان کے والد نے اور ان سے ان کے دادا (ابو موسیٰ اشعری بن الحسن) نے بیان کیا کہ نبی

### ۳۲- باب حَقَّ الْجَوَارِ فِي قُرْبِ الْأَبْوَابِ

(۲۰۲۰) حدثنا حجاج بن منهال، حدثنا شعبة، قال: أخبرني أبو عمزان قال: سمعت طلحة، عن عائشة قالت: قلت يا رسول الله إن لي جارين فالى أيهما أهدي قال: ((إلى أقربهما منك بالبا). [راجع: ۲۲۵۹]

### ۳۳- باب كُلُّ مَعْرُوفٍ صَدَقَةٌ

(۲۰۲۱) حدثنا علي بن عياش، حدثنا أبو غسان قال: حدثني محمد بن المنكدر، عن جابر بن عبد الله رضي الله عنهما عن النبي ﷺ قال: ((كُلُّ مَعْرُوفٍ صَدَقَةٌ)).

(۲۰۲۲) حدثنا آدم، حدثنا شعبة، حدثنا سعيد بن أبي بردۃ بن أبي موسیٰ الأشعري عن أبيه، عن جدّه قال: قال

کرم نبی نے فرمایا ہر مسلمان پر صدقہ کرنا ضروری ہے۔ صحابہ کرام نے عرض کیا اگر کوئی چیز کسی کو (صدقہ کے لیے) جو میرنہ ہو۔ آپ نے فرمایا پھر اپنے ہاتھ سے کام کرے اور اس سے خود کو بھی فائدہ پہنچائے اور صدقہ بھی کرے۔ صحابہ کرام نے عرض کی اگر اس میں اس کی طاقت نہ ہو یا کما کہ نہ کر سکے۔ آنحضرت نبی نے فرمایا کہ پھر کسی حاجت مند پریشان حال کی مدد کرے۔ صحابہ کرام نے عرض کیا اگر وہ یہ بھی نہ کر سکے۔ فرمایا کہ پھر حلالی کی طرف لوگوں کو رغبت دلائے یا "امر بالمعروف" کا کرنا عرض کیا اور اگر یہ بھی نہ کر سکے۔ آنحضرت نبی نے فرمایا کہ پھر برائی سے رکارہے کہ یہ بھی اس کیلئے صدقہ ہے۔

### باب خوش کلامی کا ثواب۔

اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کرم نبی نے فرمایا کہ نیک بات کرنے میں بھی ثواب ملتا ہے (۲۰۲۳) ہم سے ابو الولید نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کما کہ مجھے عمرو نے خردی، انہیں خشمہ نے اور ان سے عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کرم نبی نے جنم کا ذکر کیا اور اس سے پناہ مانگی اور چرے سے اعراض و ناگواری کا اظہار کیا۔ پھر آنحضرت نبی نے جنم کا ذکر کیا اور اس سے پناہ مانگی اور چرے سے اعراض و ناگواری کا اظہار کیا۔ شعبہ نے بیان کیا کہ دو مرتبہ آنحضرت نبی نے جنم سے پناہ مانگنے کے سلسلے میں مجھے کوئی شک نہیں ہے۔ پھر آنحضرت نبی نے فرمایا کہ جنم سے بچو۔ خواہ آدمی کجھو بھی (کسی کو) صدقہ کر کے ہو سکے اور اگر کسی کو یہ بھی میرنہ ہو تو اچھی بات کر کے ہی۔

باب ہر کام میں نری اور عمدہ اخلاق اچھی چیز ہے (۲۰۲۴) ہم سے عبد العزیز بن عبد اللہ نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے ابراہیم بن سعید نے بیان کیا، ان سے صلح ہے، ان سے اہن

النَّبِيُّ ﷺ: ((عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ صَدَقَةً))  
قالُوا: فَإِنْ لَمْ يَجِدْ؟ قَالَ: ((فَيَعْمَلُ بِيَدِنَاهِ  
فِيْنَفْعُ نَفْسَهُ وَيَصْدَقُ)) قَالُوا: فَإِنْ لَمْ  
يَسْتَطِعْ أَوْ لَمْ يَفْعَلْ؟ قَالَ: ((فَيَعْيَنُ ذَا  
الْحَاجَةِ الْمُلْهُوفَ)) قَالُوا: فَإِنْ لَمْ يَفْعَلْ  
قَالَ: ((فَيَأْمُرُ بِالْخَيْرِ أَوْ قَالَ:  
بِالْمَغْرُوفِ)) قَالَ: فَإِنْ لَمْ يَفْعَلْ؟ قَالَ:  
((فَيُنْسِكُ عَنِ الشَّرِّ فَإِنَّهُ لَهُ صَدَقَةٌ)).  
[راجح: ۱۴۴۵]

### ٣٤- باب طيب الكلام

وقال أبو هريرة: عن النبي ﷺ: ((الكلمة الطيبة صدقة)).

٦٠٢٣ - حدثنا أبو الوليد، حدثنا شعبة، قال: أخبرني عمرو، عن خيشمة، عن عدي بن حاتم قال : ذكر النبي ﷺ: النار تعمذ منها وأشباح بوجهم ثم ذكر النار لعمذ منها وأشباح بوجهم، قال: شعبة: أما مرئين فلا أشك ثم قال: (اتقوا النار ولو بشق تمرة، فإن لم تجد في الكلمة طيبة). [راجح: ۱۴۱۳]

جنم سے نجات حاصل کرے۔

### ٣٥- باب الرفق في الأمر كله

٦٠٢٤ - حدثنا عبد الغزير بن عبد الله، حدثنا إبراهيم بن سعدي، عن صالح، عن

شہاب نے اور ان سے عروہ بن نزیر نے کہ نبی کرم ﷺ کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ کچھ یہودی رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور کہا السام علیکم (تمہیں موت آئے) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں اس کا مفہوم سمجھ گئی اور میں نے ان کا جواب دیا کہ و علیکم السام واللعنة" (یعنی تمہیں موت آئے اور لعنت ہو) بیان کیا کہ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "ثُمُرُوا اے عائشہ! اللہ تعالیٰ تمام معلمات میں نری اور ملائمت کو پسند کرتا ہے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ؟ کیا آپ نے نہ نہیں انہوں نے کیا کام تھا۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ میں نے اس کا جواب دے دیا تھا کہ و علیکم (اور تمہیں بھی)

ابن شہاب، عن عَزْرَةَ بْنِ الرَّبِيعِ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ قَالَتْ: دَخَلَ رَهْطٌ مِّنَ الْيَهُودِ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ قَالُوا: السَّامُ عَلَيْكُمْ قَالَتْ عَائِشَةَ: فَهَمِنْهَا قَلْتُ: وَعَلَيْكُمُ السَّامُ وَاللَّعْنَةُ، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ: ((مَهْلَأً يَا عَائِشَةً إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الرَّفِيقَ فِي الْأَمْرِ كُلِّهِ)). قَلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَوْلَمْ تَسْمَعَ مَا قَالُوا؟ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ: ((قَدْ قُلْتُ وَعَلَيْكُمْ)).

[راجع: ۲۹۳۵]

۶۰۲۵ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَابِ، حَدَّثَنَا حَمَادَةَ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ تَابِتٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ أَغْرَازِيَا بَالَّى الْمَسْجِدِ فَقَامُوا إِلَيْهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ: ((لَا تُنْزِرُ مَوْهَةً)) ثُمَّ دَعَا بِدُلُوِّ مِنْ مَاءِ قَصْبَ عَلَيْهِ.

(۶۰۲۵) ہم سے عبد اللہ بن عبد الوہاب نے بیان کیا، کہا ہم سے حماد بن نزیر نے بیان کیا، ان سے ثابت نے اور ان سے حضرت انس بن مالک بن عثیمین نے کہا کہ ایک دیسانی نے مسجد میں پیشتاب کر دیا تھا۔ صحابہ کرام ان کی طرف دوڑے لیکن رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس کے پیشتاب کو مت روکو۔ پھر آپ نے پانی کا ڈول منگوایا اور وہ پیشتاب کی جگہ پر بھاریا گیا۔

**لَشْيَخ** رونے کے بجائے اس پر پانی ڈلوایا بعد میں بڑی نری سے اسے سمجھا گیا۔ (لَشْيَخ)

### باب ایک مسلمان کو دوسرے مسلمان کی مدد کرنا

(۶۰۲۶) ہم سے محمد بن یونس نے بیان کیا، کہا ہم سے سفیان نے بیان کیا، ان سے ابو بردہ برید بن الی بردہ نے کہا کہ مجھے میرے دادا ابو بردہ نے خبر دی، ان سے ان کے والد ابو موسیٰ اشعری رجھٹو نے کہ نبی کرم ﷺ نے فرمایا ایک مومن دوسرے مومن کے لیے اس طرح ہے جیسے عمارت کہ اس کا ایک حصہ دوسرے حصے کو تحالے رہتا ہے (گرنے نہیں دیتا) پھر آپ نے اپنی اٹھکیوں کو قیچی کی طرح کر لیا۔

۶۰۲۶ - بَابُ تَعَاوُنِ الْمُؤْمِنِينَ بَغْضِهِمْ

بعضًا

۶۰۲۶ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا سُفيَّانَ، عَنْ أَبِي بُرْذَةَ، بُرْزَدَةَ بْنِ أَبِي بُرْذَةَ قَالَ: أَخْبَرَنِي جَذِي أَبُو بُرْذَةَ، عَنْ أَبِيهِ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ قَالَ: ((الْمُؤْمِنُ لِلنُّؤْمِنِ كَالْبَيْانِ، يَشُدُّ بَغْضَةَ بَغْضَنَا)) ثُمَّ هَبَكَيْنَ أَصَابِعَهُ.

[راجع: ۴۸۱]

(۷۰۲) اور ایسا ہوا کہ آنحضرت ﷺ اس وقت بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک صاحب نے اُکر سوال کیا یاد کوئی ضرورت پوری کرانی چاہی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ تم خاموش کیوں بیٹھے رہتے ہو بلکہ اس کی سفارش کرو تاکہ تمیں بھی اجر ملے اور اللہ جو چاہے گا اپنے نبی کی زبان پر جاری کرے گا (تم اپنا ثواب کیوں کھوو؟)

[راجح: ۱۴۳۲]

**لئے جائیج** حضرت ابو موسیٰ عبد اللہ بن قیس اشعریؑ میں مسلمان ہوئے۔ بہرث چشت میں شرکت کی، فتح خبر کے وقت خدمت نبوی میں حاضر ہوئے۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے سنہ ۲۰ھ میں ان کو بصرہ کا حاکم بنایا، خلافت مٹانی میں وہاں سے معزول ہو کر کوفہ جا رہے تھے، سنہ ۵۲ھ میں مکہ میں وفات پائی۔

الحمد لله كَ أَجَ / شعبان سن ۱۳۹۵ھ کوبقت چاشت اس پارے کی تسوید سے فارغ ہوا

الحمد لله رب العالمين

راقم خادم نبوی۔ محمد داؤد راز بن عبد اللہ السقی الد علوی میم مسجد الہدیہ سن ۱۳۹۱اجیری گیث دہلی نمبر ۲



بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

## پچیسوال پارہ

### باب

اللہ تعالیٰ کا سورہ نساء میں فرمان کہ جو کوئی سفارش کرے نیک کام کے لئے اس کو بھی اس میں سے ثواب کا ایک حصہ ملے گا اور جو کوئی سفارش کرے برے کام میں اس کو بھی ایک حصہ اس کے عذاب سے ملے گا اور ہر چیز پر اللہ نگہبان ہے ”کفل“ کے معنی اس آیت میں حصہ کے ہیں، حضرت ابو موسیٰ اشعریؑ نے کہا کہ ”جہشی زبان میں کفیلین“ کے معنی دواجر کے ہیں۔

### ۳۷ - باب

فُولَّ اللّٰهُ تَعَالٰى: هُمْ يَشْفَعُونَ شَفَاعَةً حَسَنَةً يَكُنْ لَهُ نَصِيبٌ مِنْهَا وَمَنْ يَشْفَعُ شَفَاعَةً سَيِّنةً يَكُنْ لَهُ كِفْلٌ مِنْهَا وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ مُّقْبِلٌ [النساء : ۸۵] **کفل :** نَصِيبٌ : قَالَ أَبُو مُوسَى كِفْلَيْنِ : أَجْرَيْنِ بِالْجَبَشِيَّةِ.

شفاعة حسنة سے مومنوں کے لئے دعائے خیر اور سینہ سے بد دعا کرنا بھی مراد ہے۔ مجاهد وغیرہ نے کہا ہے کہ یہ آیت لوگوں کی باہمی شفاعت کرنے کے بارے میں نازل ہوئی۔ ابن عارف نے کہا ہے کہ اکثر لفظ کفل کا استعمال محل شرمن ہوتا ہے۔ اور لفظ نصیب کا استعمال محل خیر میں ہوتا ہے۔

(۴۰۲۸) ہم سے محمد بن علاء نے بیان کیا، کہا ہم سے ابو اسماعیل سے بیان کیا، ان سے برید نے، ان سے ابو بردہ نے اور ان سے حضرت ابو موسیٰ اشعریؑ نے کہ بنی کرمہ کے پاس جب کوئی مانگنے والا یا ضرورت مند آتا تو آپ فرماتے کہ لوگو! تم سفارش کرو تاکہ تمیں بھی ثواب ملے اور اللہ اپنے بنی کی زبان پر جو چاہے کافیصلہ کرائے گا۔

۶۰۲۸ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَلَاءَ، حَدَّثَنَا أَبُو أَسَمَّةَ، عَنْ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِي بُرُوزَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ إِذَا أَتَاهُ السَّائِلُ أَوْ صَاحِبَ الْحَاجَةِ قَالَ: ((اشْفَعُو فَلَتُؤْجِرُوا، وَلَيَقْضِيَ اللّٰهُ عَلٰى لِسَانِ رَسُولِهِ مَا شاءَ)). [راجح: ۱۴۳۲]

**لَيَقْضِيَ** آیت اور حدیث میں نیک کام کی سفارش کرنے کی ترغیب ہے، ہو گاوی جو اللہ تعالیٰ کو منظور ہے مگر سفارش کرنے والے کو اجر ضرور مل جائے گا۔ دوسری روایت میں یہ مضمون یوں ادا ہوا ہے۔ الدال علی الخیر کفاعله خیر کے لئے رغبت دلانے والے کو بھی اتنا ہی ثواب ملے گا۔ کاش خواص اگر اس پر توجہ دیں تو بت سے دینی امور اور

امدادی کامِ انجام دیئے جاسکتے ہیں۔ مگر، مت کم خواص اس پر توجہ دیتے ہیں۔ یا اللہ! تیری مدد اور نصرت کے بھروسے سے بخاری شریف کے اس پارے نمبر ۲۵ کی تسوید کے لئے قلم ہاتھ میں لی ہے۔ پروردگار اپنی مربیانی سے اس کو بھی پورا کرنے کی سعادت عطا فرمائی اور اس کی اشاعت کے لئے غیب سے مد کرتا کہ میں اسے اشاعت میں لا کر تیرے جیب حضرت سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ کے ارشادات گرایی کی تبلیغ و اشاعت کا ثواب عظیم حاصل کر سکوں آمین یا رب العالمین (ناچیز محمد داؤد راز نزیل الحال جامع اہل حدیث بنگور ۱۴ رمضان المبارک ۱۳۹۵ھ)

### باب آخر حضرت ﷺ سخت گو اور بد زبان نہ تھے۔ فاحش بکنے والا اور متفحش لوگوں کو ہمانے کے لئے بد زبانی کرنے والا بے حیائی کی باتیں کرنے والا۔

(۶۰۲۹) ہم سے حفص بن عمر بن حارث ابو عمرو حوش نے بیان کیا، کہا ہم سے شعبہ بن ججاج نے بیان کیا، ان سے سلیمان نے انہوں نے ابوالکل شیق بن سلمہ سے سنا، انہوں نے مسروق سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ عمر بن الخطب نے کما (دوسری سنہ) امام بخاری نے کما قتبیہ بن سعید نے بیان کیا، کہا ہم سے جریر نے بیان کیا، ان سے اعشن نے، ان سے شیق بن سلمہ نے اور ان سے مسروق نے بیان کیا کہ جب معاویہ بن ابی شریف کے ساتھ عبد اللہ بن عمرو بن عاص کو فتح تشریف لائے تو ہم ان کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کا ذکر کیا اور بتلایا کہ حضور اکرم ﷺ بد گونہ تھے اور نہ آپ بد زبان تھے اور انہوں نے یہ بھی بیان کیا کہ آپ نے فرمایا کہ تم میں سب سے بہترہ آدمی ہے، جس کے اخلاق سب سے اچھے ہوں۔

(۶۰۳۰) ہم سے محمد بن سلام نے بیان کیا، کہا ہم کو عبد الوہاب شققی نے خبر دی، انہیں ایوب سختیانی نے، انہیں عبد اللہ بن ابی ملیکہ نے اور انہیں حضرت عائشہ بنت ابی بکر نے کہ کچھ یہودی رسول اللہ ﷺ کے یہاں آئے اور کہا "السام علیکم" (تم پر موت آئے) اس پر حضرت عائشہ بنت ابی بکر نے کہا کہ تم پر نہی موت آئے اور اللہ کی تم پر لعنت ہو اور اس کا غصب تم پر نازل ہو۔ لیکن آخر حضرت ﷺ نے فرمایا (ٹھہرو) عائشہ بنت ابی بکر! تمہیں زرم خوئی اختیار کرنی چاہیئے حتیٰ اور بد زبانی سے پہنچا چاہیئے۔ حضرت عائشہ بنت ابی بکر نے عرض کیا، حضور آپ نے ان کی بات نہیں سنی۔ حضرت ﷺ نے فرمایا تم نے فرمایا تھے؟

### ۳۸- باب لَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ فَاجِشًا وَلَا مُنْفَحَشًا

(۶۰۲۹) حدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنَا شَعْبَةُ، عَنْ سَلِيمَانَ، قَالَ سَمِعْتُ أَبَا وَائلَ، سَمِعْتُ مَسْرُوقًا قَالَ : قَالَ عَنْهُ اللَّهُ بْنُ عَمْرِو حَوْلَ حَدَّثَنَا فَتِيَّةَ، حَدَّثَنَا جَرِيرَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ شَقِيقِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ مَسْرُوقَ قَالَ: دَخَلْنَا عَلَى عَنْهُ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو حِينَ قَدِيمٍ مَعَ مَعَاوِيَةَ إِلَى الْكُوفَةِ فَذَكَرَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: لَمْ يَكُنْ فَاجِشًا وَلَا مُنْفَحَشًا، وَقَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّ مِنْ أَخْيَرِكُمْ أَخْسَنَكُمْ خَلْقًا)). [راجع: ۳۵۵۹]

(۶۰۳۰) حدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامَ، أَخْبَرَنَا عَنْهُ الْوَهَابِ، عَنْ أَيُوبَ، عَنْ عَنْهُ اللَّهِ بْنِ أَبِي مَلِيْكَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ يَهُوذَ أَتَوْا النَّبِيَّ ﷺ فَقَالُوا: السَّامُ عَلَيْكُمْ فَقَالَتْ عَائِشَةُ: عَلَيْكُمْ وَلَعْنَكُمُ اللَّهُ وَغَضِيبُ اللَّهِ عَلَيْكُمْ، قَالَ: ((مَهْلَأً يَا عَائِشَةُ عَلَيْكِ بِالرَّفِقِ وَإِيَّاكِ وَالْغَنْفَ وَالْفَحْشَ)) فَأَلَّتْ: أَوْ لَمْ تَسْمَعْ مَا قَالُوا؟

انہیں میرا جواب نہیں تھا میں نے ان کی بات انہیں پر لوٹا دی اور ان کے حق میں میری بد دعا قبول ہو جائے گی۔ لیکن میرے حق میں ان کی بد دعا قبول ہی نہ ہو گی۔

فَالْأَوَّلُمْ تَسْمَعِي مَا قُلْتَ؟ رَدَّذْتْ عَلَيْهِمْ قَيْسَتْجَابُ لَيْ لِيْهِمْ وَلَا يُسْتَجَابُ لَهُمْ لِيْ (۲۹۳۵). [راجع: ۲۹۳۵]

پندرہ اسلام سنت پر سے عداوت یہودیوں کی نظرت ثانیہ تھی اور آج تک ہے جیسا کہ ظاہر ہے۔ (۴۰۳۱) ہم سے اصفع بن فرج نے بیان کیا، انہوں نے کماکہ مجھے عبد اللہ بن وہب نے خبر دی انہوں نے کہا ہم کو ابو حییٰ فلیج بن سلیمان نے خبر دی، انہیں ہلال بن اسماعیل نے بیان کیا اور ان سے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے گالی دیتے تھے، نہ بد گو تھے اور نہ بد خو تھے اور نہ لخت ملامت کرتے تھے۔ اگر ہم میں سے کسی پر ناراض ہوتے اتنا فرماتے اسے کیا ہو گیا ہے، اس کی پیشانی میں خاک لگے۔

۶۰۳۱- حدَّثَنَا أَصْبَحُ بْنُ عَاصِمٍ قَالَ : أَخْبَرَنِي أَنَّهُ وَهَبَ ، أَخْبَرَنَا أَبُو يَحْيَى هُوَ فَلَيْحَةُ بْنُ سَلَيْمَانَ ، عَنْ هَلَالِ بْنِ أَسَافَةَ ، عَنْ أَنَّسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : لَمْ يَكُنْ النَّبِيُّ ﷺ سَبَاهَا وَلَا فَحَاهَا وَلَا لَعَانَا ، كَانَ يَقُولُ لِأَخْدِنَا عِنْدَ الْمَغْتَبَةِ : ((مَا لَهُ تَوْبَةً جَيِّنَهُ؟)). [طرفہ فی: ۶۰۴۶].

**لَئِنْ شَاءَتْ** قال الخطابی هذا الدعاء يتحمل وجهين ان يجر بوجهه فيصيب التراب جبينه والذكر ان يكون له دعاء بالطاعة فيضرب جبينه وقال الداودی هذه الكلمة جرت على لسان العرب ولا يراد حقيقها (عنبي) يعني يه دعاء امثال بھی رکھتی ہے کہ وہ شخص چرے کے بل کھینچا جائے اور اس کی پیشانی کو مٹی لگے یا اس کے حق میں نیک دعا بھی ہو سکتی ہے کہ وہ نماز پڑھے اور نماز میں بحالت سجدہ اس کی پیشانی کو مٹی لگے۔ داودی نے کماکہ یہ ایسا کلمہ ہے جو اہل عرب کی زبان پر عموماً جاری رہتا ہے اور اس کی حقیقت مراد نہیں لی جایا گرتی۔

(۴۰۳۲) ہم سے عمرو بن عیسیٰ نے بیان کیا، کہا ہم سے محمد بن سواء نے بیان کیا، کہا ہم سے روح ابن قاسم نے بیان کیا، کہا ہم سے محمد بن مکدر نے، ان سے عروہ نے اور ان سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک شخص نے اندر آنے کی اجازت چاہی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے دیکھ کر فرمایا کہ برا ہے فلاں قبلہ کا بھائی۔ یا (آپ نے فرمایا) کہ برا ہے فلاں قبلہ کا بیٹا۔ پھر جب وہ آنحضرت ﷺ کے پاس آبیخا تو آپ اس کے ساتھ بہت خوش خلقی کے ساتھ پیش آئے۔ وہ شخص جب چلا گیا تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے آپ سے عرض کیا یا رسول اللہ! جب آپ نے اسے دیکھا تو اس کے متعلق یہ کلمات فرمائے تھے، جب آپ اس سے ملے تو بہت ہی خندہ پیشانی سے ملے۔ آنحضرت نے فرمایا اے عائشہ!

۶۰۳۲- حدَّثَنَا عُمَرُ وَبْنُ عَيْسَى ، حدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَوَاءً ، حدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَاقِسِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَبِرِ ، عَنْ عُزُونَةَ ، عَنْ غَائِشَةَ أَنَّ رَجُلًا اسْتَأْذَنَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَلَمَّا رَأَهُ قَالَ : يَسِّنَ أَخْرُو الْعَشِيرَةِ ، أَوْ يَسِّنَ ابْنَ الْعَشِيرَةِ فَلَمَّا جَلَسَ تَطَّلَّقَ النَّبِيُّ ﷺ فِي وَجْهِهِ وَأَنْبَسَطَ إِلَيْهِ فَلَمَّا انْطَلَقَ الرُّجُلُ قَالَتْ لَهُ غَائِشَةُ : يَا رَسُولَ اللَّهِ حِينَ رَأَيْتَ الرُّجُلَ قُلْتَ لَهُ كَذَا وَكَذَا لَمْ تَطَّلَّقْ فِي وَجْهِهِ وَأَنْبَسَطَ إِلَيْهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((يَا غَائِشَةُ مَنِيْ عَهْدِنِي فَحَاهَا؟ إِنْ شَرِ

النَّاسُ عِنْدَ اللَّهِ مُنْزَلَةٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ تَرْكَهُ  
النَّاسُ اتْقَاءُ شَرٍّ).  
تم نے مجھے بدگوکب پایا۔ اللہ نے یہاں قیامت کے دن وہ لوگ  
بدترین ہوں گے جن کے شر کے ڈر سے لوگ اس سے ملنا چھوڑ

دیں۔ [طرفہ فی : ۶۰۵۴، ۶۱۳۱].

**لَشَرِيفِهِ** ان جملہ احادیث میں رسول کرم ﷺ کی خوش اخلاقی کا ذکر ہے جس کا تعلق نہ صرف مسلمانوں بلکہ یہودیوں کے ساتھ بھی یکساں تھا۔ آپ نے خاص دشمنوں کے ساتھ بھی بدفلقی کو پند نہیں فرمایا جیسا کہ حدیث عائشہؓ سے ظاہر ہے۔ یہ آپ کا تحسیار تھا جس سے سارا عرب آپ کے زیر تنیں ہو گیا۔ مگر صد افسوس کہ مسلمانوں نے گویا خوش طلقی کو بالکل فراموش کر دیا الاماشاء اللہ۔ یہی وجہ ہے کہ آج مسلمانوں میں خود آپس ہی میں اس قدر سرپھول رہتی ہے کہ خدا کی پناہ، کاش مسلمان ان احادیث پاک کا بغور مطالعہ کریں، یہ آئنے والا شخص بعد میں مرد ہو گیا تھا اور حضرت ابو بکر کے زمانہ میں قیدی ہو کر آیا تھا۔ اس طرح اس کے بارے میں حضور ﷺ کی پیش گوئی صحیح ثابت ہوئی۔

### باب خوش طلقی اور سخاوت کا بیان اور بخل کا براؤ ناپسندیدہ ہوتا

### ۳۹- باب حُسْنُ الْخُلُقِ وَالسَّخَاةِ

#### وَمَا يُكْرَهُ مِنَ الْبَخْلِ

وَقَالَ ابْنُ عَيَّاسٍ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ أَجْوَدُ  
النَّاسِ، وَأَجْوَدُ مَا يَكُونُ فِي رَمَضَانَ وَقَالَ  
أَبُو ذَرٍّ لَمَّا بَلَغَهُ مِيقَتُ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ  
لِأَخْيَهِ: ارْكِبْ إِلَى هَذَا الْوَادِي فَاسْمَعْ  
مِنْ قَوْلِهِ، فَرَجَعَ فَقَالَ: رَأَيْتُهُ يَأْمُرُ بِمَكَارِمِ  
الْأَخْلَاقِ.

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہی نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ سب سے زیادہ سخاوت ہے اور رمضان کے مینے میں تو اور سب دنوں سے زیادہ سخاوت کرتے تھے۔ جب ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کو حضور اکرم ﷺ کی پیغمبری کی خبر ملی تو انہوں نے اپنے بھائی انس سے کہا کہ وادی مکہ کی طرف جاؤ اور اس شخص کی باتیں سن کر آ۔ جب وہ واپس آئے تو ابوذر کے ساتھ میں نے دیکھا کہ وہ صاحب تو اچھے اخلاق کا حکم دیتے ہیں۔

(۶۰۳۳) ۲۰۳۳ء میں عمرو بن عون نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے بیان کیا، ان سے ثابت نے اور ان سے انس بن مالک نے بیان کیا کہ نبی کرم ﷺ سب سے زیادہ خوبصورت سب سے زیادہ سخاوت اور سب سے زیادہ بہادر تھے۔ ایک رات نبی نے اس شرکے باہر شور سن کر گھبرا گئے (کہ شاید دشمن نے حملہ کیا ہے) سب لوگ اس شور کی طرف بڑھے۔ لیکن آنحضرت ﷺ اواز کی طرف بڑھنے والوں میں سب سے آگے تھے اور فرماتے جاتے تھے کہ کوئی ڈر کی بات نہیں، کوئی ڈر کی بات نہیں۔ آنحضرت ﷺ اس وقت ابو طلحہ کے (مندوب نامی) گھوڑے کی نگلی پیٹھ پر سوار تھے، اس پر کوئی زین نہیں تھی اور مگلے میں تکوار لٹک رہی تھی۔ آپ نے فرمایا کہ میں نے اس گھوڑے

۶۰۳۳- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنَ، حَدَّثَنَا  
حَمَادَ، هُوَ ابْنُ زَيْدٍ، عَنْ قَابِسٍ، عَنْ أَنْسِ  
قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ أَخْسَنَ النَّاسِ، وَأَجْوَدُ  
النَّاسِ وَأَشْجَعَ النَّاسِ، وَلَقَدْ فَرَعَ أَهْلُ  
الْمَدِينَةِ ذَاتَ لَيْلَةً فَانطَلَقَ النَّاسُ قَبْلَ  
الصُّورَتِ فَاسْتَقْبَلُهُمُ النَّبِيُّ ﷺ لَقَدْ سَبَقَ  
النَّاسَ إِلَى الصُّورَتِ وَهُوَ يَقُولُ: ((لَنْ  
تَرَاغُوا لَنْ تَرَاغُوا)) وَهُوَ عَلَى فَرْسٍ لَا يَبْرِي  
طَلْحَةَ غَرْنِي مَا عَلَيْهِ سَرْخَ في عَقِيقَهِ سَيْفَ  
فَقَالَ: ((لَقَدْ وَجَدْنَاهُ بَخْرًا أَوْ إِنَّهُ لَبَخْرٌ)).

کو سمند رپایا۔ یا فرمایا کہ یہ تیز دوڑنے میں سمند کی طرح تھا۔

[راجع: ۲۶۲۷]

**لشیخ** اصول فضائل جو آدمی کو کسب اور ریاضت اور محنت سے حاصل ہو سکتے ہیں تین یہں عفت اور شجاعت اور سخاوت اور حسن و مجال یہ فضیلت وہی ہے تو آپ کی ذات مجموعہ کمالات فطری اور کبی تھی، بے شک جس کا نام نبی ہی محمد ہو (صلی اللہ علیہ وسلم) اسے اوصاف محمودہ کا مجموعہ ہونا ہی چاہیے۔ آپ از سرتاپا اوصاف حمیدہ و اخلاق فاضلہ کے جامع تھے، شجاعت اور سخاوت میں اس قدر بڑھے ہوئے کہ آپ کی نظری کوئی شخص اولاد آدم میں پیدا نہیں ہوا تھا۔

حسن یوسف دم عیسیٰ یہ بیضاواری آنچہ خوبیاں ہمہ دارند تو تھاداری

(صلی اللہ علیہ وسلم) حضرت ابو طلحہ کا نام زید بن سمل انصاری ہے۔ یہ حضرت انسؓ کی ماں کے خاوند ہیں۔

۶۰۳۴ - حدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، أَخْبَرَنَا سُفِيَّانَ، عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: مَا سَنَّ النَّبِيُّ عَنْ شَيْءٍ قَطُّ فَقَالَ: لَا.

(۲۰۳۴) ہم سے محمد بن کثیر نے بیان کیا، کہا ہم کو سفیان نے خبر دی، ان سے ابن منکدر نے بیان کیا، انہوں نے حضرت جابر بن عبد اللہ سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ کبھی ایسا نہیں ہوا کہ رسول اللہ ﷺ سے کسی نے کوئی چیز مانگی ہو اور آپ نے اس کے دینے سے انکار کیا ہو۔

یہ آپ کی مروت کا حال تھا بلکہ اگر ہوتی تو اس وقت دے دیا ورنہ اس سے وعدہ فرماتے کہ عنقریب تھے کہ کویہ دے دوں گا، (صلی اللہ علیہ وسلم) ولا یلزم من ذالک ان لا یقولها اعتذار کما فی قوله تعالیٰ قلت لا اجد ما احملکم علیه (فتح) یعنی اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ آپ نے نہ ہونے کی صورت میں مذعرت کے طور پر بھی ایسا نہ فرماتے جیسا کہ آیت نکورہ میں ہے کہ آپ نے ایک موقع پر کچھ لوگوں سے فرمایا تھا کہ میرے پاس اس وقت تھاری سواری کا جانور نہیں ہے۔

۶۰۳۵ - حدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ، حدَّثَنَا أَبِي، حدَّثَنَا الأَغْمَشُ قَالَ: حَدَّثَنِي شَقِيقٌ، عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ: كَنَّا جُلُوسًا مَعَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرُو يَحْدُثُنَا إِذَا قَالَ: لَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَاحِشًا وَلَا مُتَفَحِّشًا وَإِنَّهُ يَقُولُ: ((إِنْ خَيَّارُكُمْ أَحَاسِنُكُمْ أَخْلَاقًا)).

(۲۰۳۵) ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے بیان کیا، کہا مجھ سے میرے والد نے بیان کیا، کہا ہم سے اعمش نے بیان کیا، کہا مجھ سے شفیق نے بیان کیا، ان سے مروق نے بیان کیا کہ ہم عبد اللہ بن عمرو کے پاس بیٹھے ہوئے تھے، وہ ہم سے باشیں کر رہے تھے اسی دوران انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نہ بد گوئے نہ بد زبانی کرتے تھے (کہ منه سے گالیاں نکالیں) بلکہ آپ فرمایا کرتے تھے کہ تم میں سب سے زیادہ بستر وہ ہے جس کے اخلاق سب سے اچھے ہوں۔

۶۰۳۶ - حدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرِيمٍ، حدَّثَنَا أَبُو غَسَّانٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ: جَاءَتِنِي إِنْزَارَةٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ بِبَرِّدَةٍ فَقَالَ سَهْلٌ لِلنَّقْوَمِ: أَنْتُرُونَ مَا الْبَرِّدَةُ؟ فَقَالَ الْقَوْمُ: هِيَ شَمْلَةٌ فَقَالَ سَهْلٌ: حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلٍ

(۲۰۳۶) ہم سے سعید بن ابی مریم نے بیان کیا، کہا ہم سے ابو غسان (محمد بن مطرف) نے بیان کیا کہ کہا مجھ سے ابو حازم نے بیان کیا، ان سے سل بن سعد بن عبد اللہ نے بیان کیا کہ ایک خاتون نبی کشم ﷺ کی خدمت میں "برده" لے کر آئیں پھر حضرت سل نے موجودہ لوگوں سے کہا تمہیں معلوم ہے کہ برده کیا چیز ہے؟ لوگوں نے کہا کہ برده شملہ کو کہتے ہیں۔ سل نے کہا کہ ہاں لئکی جس میں حاشیہ بنا ہوا ہوتا

[راجع: ۲۳۵۹]

ہے تو اس خاتون نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! میں یہ لئی آپ کے پسند کے لئے لائی ہوں۔ حضور اکرم ﷺ نے وہ لئی ان سے قبول کر لی۔ اس وقت آپ کو اس کی ضرورت بھی تھی بھر آپ نے پہن لیا۔ صحابہ میں سے ایک صحابی عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے آنحضرت ﷺ کے بدن پر وہ لئی دیکھی تو عرض کیا یا رسول اللہ! یہ بڑی عمدہ لئی ہے، آپ مجھے اس کو عنایت فرمادیجے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ لے لو، جب آنحضرت ﷺ وہاں سے اٹھ کر تشریف لے گئے تو اندر جا کر وہ لئی بدلتہ کر کے عبدالرحمن کو بھیج دی تو لوگوں نے ان صاحب کو ملامت سے کماکہ تم نے آنحضرت ﷺ سے لئی مانگ کر اچھا نہیں کیا۔ تم نے دیکھ لیا تھا کہ آنحضرت ﷺ نے اس طرح قبول کیا تھا گویا آپ کو اس کی ضرورت تھی۔ اس کے باوجود تم نے لئی آنحضرت ﷺ سے مانگی، حالانکہ تمہیں معلوم ہے کہ آنحضرت ﷺ سے جب بھی کوئی چیز مانگی جاتی ہے تو آپ انکار نہیں کرتے۔ اس صحابی نے عرض کیا کہ میں تو صرف اس کی برکت کا امیدوار ہوں کہ آنحضرت ﷺ اسے پہن چکے تھے میری غرض یہ تھی کہ میں اس لئی میں کفن دیا جاؤں گا۔

**لئے کیا تھا، چنانچہ یہ اسی کفن میں دفن ہوئے۔** معلوم ہوا کہ جوچے بزرگان دین باخدا ہوں ان کے ملبوسات سے اس طور

(۷) ۲۰۳) ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا تم کو شعیب نے خبر دی، انہیں زہری نے کماکہ مجھے حمید بن عبدالرحمن نے خبر دی اور ان سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا زمانہ جلدی گزرے گا اور دین کا علم دنیا میں کم ہو جائے گا اور دلوں میں بخیلی سما جائے گی اور لڑائی بڑھ جائے گی۔ صحابہؓ نے عرض کیا برج کیا ہوتا ہے؟ فرمایا قتل خون ریزی۔

بن سعدؑ قال جاءت امرأة إلى  
رسول الله صلى الله عليه وسلم ببردة فقال سهل للقوم أتدرون  
ما البردة؟ فقال القوم هي شملة فقال  
سهل هي شملة متسوجة فيها خاشبها  
فقالت: يا رسول الله أكسوك هذه؟  
فأخذها النبي صلى الله عليه وسلم فلبسها  
فرآها عليه رجل من الصحابة فقال: يا  
رسول الله ما أحسن هذه فائستها؟  
فقال: (نعم) فلما قام النبي صلى الله عليه وسلم لأمة  
 أصحابه قالوا: ما أحسنت حين رأيت  
النبي صلى الله عليه وسلم أخذها  
محتاجا إليها ثم سأله إياها وقد عرفت  
أنه لا يسأل شيئاً فيمنعه فقال: رجوت  
بركتها حين لبسها النبي صلى الله عليه  
 وسلم لعلني أكتف بها.

[راجع: ۱۲۷۷]

**لئے کیا تھا،** یہ بہت بڑے رئیس التجار بزرگ صحابی حضرت عبدالرحمن بن عقبہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ ایسا کافن میں دفن ہوئے۔ معلوم ہوا کہ جوچے بزرگان دین باخدا ہوں ان کے ملبوسات سے اس طور پر برکت حاصل کرنا درست ہے۔ اللهم ارزقنا۔

٦٠٣٧ - حدثنا أبو العيمان، أخبرنا  
شعيب، عن الزهري قال: أخبرني حميد  
بن عبد الرحمن، أن أبا هريرة قال: قال  
رسول الله ﷺ: ((يقارب الزمان وينقص  
العمل، ويقل الشح، ويكثر الهرج))  
قالوا وما الهرج؟ قال: ((القتل، القتل)).

[راجع: ۸۵]

مراد یہ کہ ایک حکومت دوسری حکومت پر چڑھے گی، لڑائیوں کا میدان گرم ہو گا اور لوگ دنیاوی دھندوں میں پھنس کر قرآن و

حدیث کا علم حاصل کرنا چوڑ دیں گے۔ ہر شخص کو دولت جوڑنے کا خیال ہو گا اور بس۔

(۴۰۳۸) ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا، انہوں نے سلام بن مسکین سے سن، کما کہ میں نے ثابت سے سن، کما کہ ہم سے حضرت انس بن میرزا نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی دس سال تک خدمت کی لیکن آپ نے کبھی مجھے اف تک نہیں کیا اور نہ کبھی یہ کہا کہ فلاں کام کیوں کیا اور فلاں کام کیوں نہیں کیا۔

۶۰۳۸ - حدئنا موسى بن إسماعيل، سمع سلام بن مسکين قال: سمعت ثابت يقول: حدئنا أنس رضي الله عنه قال: خدقت النبي ﷺ عشر سين فما قال لي أفاليم صفت ولا مالا صفت؟.

[راجع: ۲۲۶۸]

**تشیعیح** دس سال کی مدت کافی طویل ہوتی ہے مگر اس ساری مدت میں حضرت انس بن میرزا کو آنحضرت ﷺ نے کبھی بھی نہیں ڈانتا نہ دھکایا۔ کبھی آپ نے ان سے سخت کلائی فرمائی۔ یہ آپ کے حسن اخلاق کی ولیم ہے اور حقیقت ہے کہ آپ سے زیادہ دنیا میں کوئی شخص زم دل خوش اخلاق پیدا نہیں ہوا۔ اللہ پاک اس پیارے رسول پر ہزار ہزار درود و سلام نازل فرمائے۔ آئین ثم آئین۔

#### باب آدمی اپنے گھر میں کیا کرتا رہے

(۴۰۳۹) ہم سے غص بن عمر نے بیان کیا، کما ہم سے شعبہ نے بیان کیا، ان سے حکم نے، ان سے ابراہیم نجھی نے، ان سے اسود نے بیان کیا کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ اپنے گھر میں کیا کرتے تھے؟ فرمایا آنحضرت ﷺ اپنے گھر کے کام کا ج کرتے اور جب نماز کا وقت ہو جاتا تو نماز کے لئے مسجد تشریف لے جاتے تھے۔

#### ۴۰ - باب کیف یکون الرَّجُلُ فِي أهْلِهِ؟

۶۰۳۹ - حدئنا حفص بن عمر، حدئنا شعبة، عن الحكم، عن إبراهيم، عن الأسود قال: سألت عائشة ما كان النبي يصنع في أهله؟ قالت: كان مهنة أهله، فإذا حضرت الصلاة قام إلى الصلاة. [راجع: ۶۷۶]

**تشیعیح** دوسری روایت میں ہے کہ آپ بازار سے سودا لے آتے اور اپنا جو تا آپ تاک لیتے گویا امت کے لئے آپ سبق دے رہے تھے کہ آپ کاج مسakanj انسان کا رویہ ہونا چاہیے۔ المہنة بکسر الحم وفتحها وانکر الالمع الكسر و فسر هابخدمة اهلہ (فتح الباری) یعنی لفظ مہنة یہیں کے زیر اور زبر ہردو کے ساتھ جائز ہے اور گھروالوں کی خدمت پر یہ لفظ بولا جاتا ہے۔

#### ۴۱ - باب الْمُقْدَةِ مِنَ اللَّهِ

باب نیک آدمی کی محبت اللہ پاک لوگوں کے دلوں میں ڈال

دیتا ہے

(۴۰۴۰) ہم سے عمرو بن علی نے بیان کیا، کما ہم سے ابو عاصم نے، ان سے ابن جریج نے، کما مجھ کو موسیٰ بن عقبہ نے خبر دی، انہیں نافع نے اور انہیں ابو ہریرہ بن میرزا نے کہ بنی کریم ﷺ نے فرمایا، جب اللہ

۶۰۴۰ - حدئنا عمرو بن علي، حدئنا أبو عاصم، عن ابن جريج قال: أخبرني موسى بن عقبة، عن نافع، عن أبي هريرة

کسی بندہ سے محبت کرتا ہے تو جبریل ﷺ کو آواز دیتا ہے کہ اللہ فلاں بندہ سے محبت کرتا ہے تم بھی اس سے محبت کرو۔ جبریل ﷺ بھی اس سے محبت کرنے لگتے ہیں، پھر وہ تمام آسمان والوں میں آواز دیتے ہیں کہ اللہ فلاں بندہ سے محبت کرتا ہے۔ تم بھی اس سے محبت کرو۔ پھر تمام آسمان والے اس سے محبت کرنے لگتے ہیں۔ اسکے بعد وہ زمین میں بھی (بندگان خدا کا) مقبول اور محبوب بن جاتا ہے۔

**لشیحؑ** یہاں صرف ندا کا لفظ ہے اس لئے یہاں وہ تاویل بھی نہیں چل سکتی جو معنزلہ وغیرہ نے کی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے موی ﷺ سے کلام کرنے میں درخت میں کلام کرنے کی قوت پیدا کر دی تھی پس ان لوگوں کا ذمہ ہب باطل ہوا جو کہتے ہیں کہ اللہ کے کلام میں حرف اور صوت نہیں ہے گویا خدا ان کے نزدیک گونٹا ہے۔ استغفار اللہ و نحوذ باللہ من ہے الخرافات۔ روایت میں مقبولان خدا کے لئے عام محبت کا ذکر ہے مگر یہ محبت اللہ کے بندوں ہی کے دلوں میں پیدا ہوتی ہے۔ ابو جمل اور ابو اسپ جیسے بد بخت پھر بھی محروم رہ جاتے ہیں۔

### باب اللہ کی محبت رکھنے کی فضیلت

(۶۰۳) ہم سے آدم بن الی ایاس نے بیان کیا، کہا ہم سے شعبہ نے بیان کیا، ان سے قادہ نے اور ان سے حضرت انس بن مالک رض نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کوئی شخص ایمان کی حلاوت (مٹھاں) اس وقت تک نہیں پاسکتا جب تک وہ اگر کسی شخص سے محبت کرتا ہے تو صرف اللہ کے لئے کرے اور اس کو آگ میں ڈالا جانا اچھا لگے پر ایمان کے بعد جب اللہ نے اسے کفر سے چھڑا دیا پھر کافر ہو جاتا سے پسند نہ ہو اور جب تک اللہ اور اس کے رسول سے اسے ان کے سوا دوسری تمام چیزوں کے مقابلے میں زیادہ محبت نہ ہو۔

**لشیحؑ** اس حدیث سے مقلدین جامدین کو نصیحت لئی چاہیئے جب تک اللہ اور رسول کی محبت تمام جہانوں کے لوگوں سے زیادہ نہ ہو۔ ایمان پورا نہیں ہو سکتا۔ اللہ اور رسول کی محبت تمام جہان سے زیادہ ہوئی چاہیئے۔ وہ یہ ہے کہ اللہ اور اس کے رسول کے ارشاد پر جان و مال قربان کرے، جہاں قرآن کی آیت یا حدیث صحیح مل جائے، بس اب کسی امام یا مجتہد کا قول نہ ڈھونڈئے۔ اللہ اور رسول کے ارشاد کو سب پر مقدم رکھے۔ تب جا کر ایمان کا مل حاصل ہو گا۔ اللهم ارزقنا۔ آمين

حتیٰ یکون اللہ و رسولہ الخ معناہ ان من استکمل الایمان علم ان حق اللہ و رسولہ اکد علیہ من حق ابیہ و امہ و ولدہ و جمیع الناس الخ (فتح الباری)، اللہ و رسول کی محبت کا مطلب یہ ہے کہ جس نے ایمان کا مل کر لیا وہ جان گیا کہ اللہ اور رسول کی محبت کا حق اس کے ذمہ اس کے باپ اور مال اور اولاد اور یوں اور سب لوگوں کے حقوق سے بہت ہی زیادہ بڑھ کر ہے اور اللہ و رسول کی محبت کی علامت یہ ہے کہ شریعت اسلامی کی جمیت کی جانبے اور اس کی مخالفت کرنے والوں کو جواب دیا جائے اور اللہ کے رسول اللہ ﷺ کے

عنِ النبیؐ قال: ((إِذَا أَحَبَّ اللَّهُ عَنْدَهُ نَادَى جِبْرِيلَ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ فُلَانًا فَأَجَبَهُ، فَيَجِدُهُ جِبْرِيلُ فَيَنَادِيهِ جِبْرِيلُ فِي أَهْلِ السَّمَاءِ: إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ فُلَانًا فَأَجَبُوهُ، فَيَجِدُهُ أَهْلُ السَّمَاءِ ثُمَّ يُوَضِّعُ لَهُ الْقَبْوَنَ فِي أَهْلِ الْأَرْضِ)). [راجع: ۳۲۰۹]

### ۴۲ - باب الْحُبُّ فِي اللَّهِ

۶۰۴۱ - حَدَّثَنَا أَدَمُ، حَدَّثَنَا شَعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((لَا يَجِدُ أَحَدٌ حَلَوَةً إِلَيْهِ إِيمَانٌ حَتَّى يُحِبَّ الْمَرْءُ لَهُ يَحْبُّ إِلَّا اللَّهُ، وَحَتَّى أَنْ يُقْدَفَ فِي النَّارِ أَحَبُّ إِلَيْهِ مِنْ أَنْ يَرْجِعَ إِلَى الْكُفَّارِ بَعْدَ إِذْ أَنْقَدَهُ اللَّهُ وَحَتَّى يَكُونَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَحَبُّ إِلَيْهِ مِمَّا مِوَاهُمَا)). [راجع: ۱۶]

**لشیحؑ** اس حدیث سے مقلدین جامدین کو نصیحت لئی چاہیئے جب تک اللہ اور رسول کی محبت تمام جہانوں کے لوگوں سے زیادہ نہ ہو۔ ایمان پورا نہیں ہو سکتا۔ اللہ اور رسول کی محبت تمام جہان سے زیادہ ہوئی چاہیئے۔ وہ یہ ہے کہ اللہ اور اس کے رسول کے ارشاد پر جان و مال قربان کرے، جہاں قرآن کی آیت یا حدیث صحیح مل جائے، بس اب کسی امام یا مجتہد کا قول نہ ڈھونڈئے۔ اللہ اور رسول کے ارشاد کو سب پر مقدم رکھے۔ تب جا کر ایمان کا مل حاصل ہو گا۔ اللهم ارزقنا۔ آمين

اخلاق فاضل جیسے اخلاق پیدا کئے جائیں۔

#### ٤٣ - باب قول الله تعالى:

**هُنَّا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا يَسْخَرُ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ عَسَى أَنْ يَكُونُوا خَيْرًا مِّنْهُمْ - إِلَى قَوْلِهِ - فَأَوْلَئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ**

٤٢ - حدثنا علي بن عبد الله، حدثنا سفيان، عن هشام، عن أبيه عن عبد الله بن زمعة قال: نهى النبي ﷺ أن يضحك الرجل بما يخرج من الأنفس و قال: ((لَمْ يَضْرِبْ أَحَدُكُمْ امْرَأَةً ضَرَبَ الْفَحْلَ، ثُمَّ لَعْلَةً يُعَانِقُهَا)) و قال التوزي: و وهب، وأبو معاوية عن هشام (جلد العبد). [راجع: ٣٣٧٧]

باب اللہ تعالیٰ کا سورہ حجرات میں فرمाकہ ”اے ایمان والو! کوئی قوم کسی دوسری قوم کا نداق نہ بنائے اسے حقیر نہ جانا جائے کیا معلوم شاید وہ ان سے اللہ کے نزدیک بہتر ہو۔ فاولنک ہم الطالمون تک۔“

(٤٠٣٢) ہم سے علی بن عبد اللہ مدینی نے بیان کیا، کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے بیان کیا، ان سے ہشام بن عروہ نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عبد اللہ بن زمعہ بن الحنفی نے کہ نبی کرم ﷺ نے کسی کی رتبح خارج ہونے پر ہنسنے سے منع فرمایا اور آپ نے یہ بھی فرمایا کہ تم میں سے کس طرح ایک شخص اپنی بیوی کو زور سے مارتا ہے جیسے اونٹ، حالانکہ اس کی پوری امید ہے کہ شام میں اسے وہ گلے لگائے گا۔ اور ثوری، وہیب اور ابو معاویہ نے ہشام سے بیان کیا کہ (جانور کی طرح) کے بجائے لفظ غلام کی طرح کا استعمال کیا۔

گوز آنا ایک فطری امر ہے جو ہر انسان کے لئے لازم ہے، پھر نہ انتہائی حمات ہے۔ اکثر چھوٹے لوگوں کی یہ عادت ہوتی ہے کہ دوسرے کے گوز کی آواز سن کر ہنسنے اور نداق بنالیتے ہیں۔ یہ حرکت انتہائی مذموم ہے۔ ایسے ہی اپنی عورت کو جانوروں کی طرح بے تحاشا مارنا کسی بد عقل ہی کا کام ہو سکتا ہے۔

(٤٠٣٣) مجھ سے محمد بن شنی نے بیان کیا، انسوں نے کہا ہم سے یزید بن ہارون نے بیان کیا، انسوں نے کہا ہم کو عاصم بن محمد بن زید نے خبر دی، انسوں نے کہا مجھے میرے والد اور ان سے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (جیہ الوداع) کے موقع پر منی میں فرمایا تم جانتے ہو یہ کون ساداں ہے؟ صحابہ بولے اللہ اور اس کے رسول کو زیادہ علم ہے۔ فرمایا تو یہ حرمت والا دن ہے ”تم جانتے ہو یہ کون اشر ہے؟ صحابہ بولے اللہ اور اس کے رسول کو زیادہ علم ہے، فرمایا یہ حرمت والا اشر ہے۔ تم جانتے ہو یہ کون اسمینہ ہے؟ صحابہ بولے اللہ اور اس کے رسول کو زیادہ علم ہے فرمایا یہ حرمت والا ممینہ ہے۔ پھر فرمایا بلاشبہ اللہ نے تم پر تمہارا (ایک دوسرے کا) خون، مال اور عزت اسی طرح حرام کیا ہے جیسے اس دن کو

٤٣ - حدثني محمد بن المثنى، حدثنا يزيد بن هارون، أخبرنا عاصم بن محمد بن زيد، عن أبيه عن ابن عمر رضي الله عنهما قال: قال النبي ﷺ: ((أتذرون أي يوم هذا؟)) قالوا: الله و رسوله أعلم. قال: ((فإن هذا يوم حرام، أتذرون أي بيدي هذا؟)) قالوا: الله و رسوله أعلم. قال: ((بله حرام أتذرون أي شهر هذا؟)) قالوا: الله و رسوله أعلم. قال: ((شهر حرام، فإن الله حرم علنيكم دماءكم وأموالكم

وَأَغْرِضْتُكُمْ كَعْزَمَةً يَوْمَكُمْ هَذَا فِي . اس نے تمہارے اس مہینہ میں اور تمہارے اس شہر میں حرمت والا شہر کُمْ هَذَا فِي بَلَدِكُمْ هَذَا)). بنایا ہے۔

[راجح: ۱۷۴۲]

**نَسْبَرْجَنْ** حدیث کا مضمون کتنی مزید تشریح کا محتاج نہیں ہے۔ ایک مومن کی عزت فی الواقع بڑی اہم چیز ہے گویا اس کی عزت اور حرمت کہ شریعتی مقام رکھتی ہے پس اس کی بے عزتی کرنا کہ شریف کی بے عزتی کرنے کے برابر ہے۔ مومن کا خون نا حق کعبہ شریف کے ڈھادینے کے برابر ہے مگر کتنے لوگ ہیں جو ان چیزوں کا خیال رکھتے ہیں۔ اس حدیث کی روشنی میں اہل اسلام کی باہمی حالت پر صد درجہ افسوس ہوتا ہے۔ اس مقام پر بخاری شریف کا مطالعہ فرمائے والے نیک دل مسلمانوں کو یہ بھی یاد رکھنا چاہیے کہ ہضرت عمر بن الخطاب نے کعبہ شریف کے سامنے کھڑے ہو کر فرمایا تھا کہ بے شک کعبہ ایک معزز گھر ہے اس کی تقییں میں کوئی شبہ نہیں مگر ایک مومن و مسلمان کی عزت و حرمت بھی بہت بڑی چیز ہے اور کسی مسلمان کی بے عزتی کرنے والا کعبہ شریف کو ڈھادینے والے کے برابر ہے۔ قرآن پاک میں اللہ نے فرمایا ان الامور میں اخوة فاصلحو ایمان خوبیکم مسلمان مومن آپس میں بھائی بھائی ہیں۔ پس آپس میں اگر کچھ ناچالی بھی ہو جائے تو ان کی صلح صفائی کر دیا کرو۔ ایک حدیث میں آپس کی صلح صفائی کر دینے کو نفل نمازوں اور روزوں سے بھی بڑھ کر نیک عمل بتالیا گیا ہے۔ پس مطالعہ فرمائے والے بھائیوں بھنوں کا اہم ترین فرض ہے کہ وہ آپس میں میل محبت رکھیں اور اگر آپس میں کچھ ناراضگی بھی پیدا ہو جائے تو اسے رفع درفع کر دیا کریں مومن جنتی بندوں کی قرآن میں یہ علامت بتلائی گئی ہے کہ وہ غصہ کوپی جانے والے اور لوگوں سے ان کی غلطیوں کو معاف کر دینے والے ہوا کرتے ہیں۔ نماز روزہ کے سائل پر توجہ دینا جتنا ضروری ہے اتنا ہی ضروری یہ بھی ہے کہ ایسے مسائل پر بھی توجہ دی جائے اور آپس میں زیادہ سے زیادہ میل محبت، اخوت، بھائی چارہ بڑھایا جائے۔ حد، کینہ دلوں میں رکھنا چچے مسلمانوں کی شان نہیں۔

اخوت کی جانگیری، محبت کی فراوانی یعنی مقصود نظرت ہے یہی رمز مسلمانی

#### ۴ - بَابِ مَا يُنْهَى مِنَ السَّبَابِ وَالْلُغْنِ بابِ گالی دینے اور لعنت کرنے کی ممانعت

(۴۰۳۴) ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا، کہا ہم سے شعبہ نے بیان کیا، ان سے منصور نے بیان کیا، کہا میں نے ابو واکل سے سناؤ اور وہ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے تھے کہ انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مسلمان کو گالی دینا گناہ ہے اور اس کو قتل کرنا کفر ہے۔ غدر نے شعبہ سے روایت کرنے میں سلیمان کی متابعت کی ہے۔

(۴۰۳۵) ہم سے ابو معمر عبد اللہ بن عمرو نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے عبد الوارث نے بیان کیا، ان سے حسین بن ذکوان معلم نے بیان کیا، ان سے عبد اللہ بن بریدہ نے بیان کیا، انہوں نے کما مجھ سے سیکی بن یعمر نے بیان کیا، ان سے ابوالاسود دیلی نے بیان کیا اور ان

۶۰۴۴ - حدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ،  
حدَّثَنَا شَعْبَةُ، عَنْ مَنْصُورٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا وَإِلِيلِ يَحْدُثَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((سَبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوقٌ،  
وَإِلَيْهِ الْكُفْرُ)) تَابَعَهُ غُنْدَرٌ عَنْ شَعْبَةَ.

[راجح: ۴۸]

۶۰۴۵ - حدَّثَنَا أَبُو مَقْمَرٍ، حدَّثَنَا عَبْدُ الْأَوَّارِثِ، عَنْ الْحُسَيْنِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرْيَةَ، حدَّثَنِي يَحْتَى بْنُ يَغْمَرَ أَنَّ أَبَا الْأَسْوَدَ الدَّيْلِيَّ حَدَّثَنَا، عَنْ أَبِي ذَرٍ رَضِيَ

سے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اگر کوئی شخص کسی شخص کو کافر یا فاسق کے اور وہ در حقیقت کافر یا فاسق نہ ہو تو خود کسے والا فاسق اور کافر ہو جائے گا۔

(۲۰۳۶) ہم سے محمد بن سنان نے بیان کیا، کہا ہم سے فتح بن سلیمان نے بیان کیا کہا ہم سے ہلال بن علی نے بیان کیا اور ان سے حضرت انس بن مالک نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے گوئی نہیں تھے، نہ آپ لعنت ملامت کرنے والے تھے اور نہ گالی دیتے تھے، آپ کو بہت غصہ آیا تو صرف اتنا کہہ دیتے، اسے کیا ہو گیا ہے، اس کی پیشانی میں خاک لگے۔

[راجح: ۶۰۳۱] آپ کا یہ فرمانا بھی بطريق بدعا کے اثر نہ کرتا کیونکہ آپ نے اللہ پاک سے یہ عرض کر لیا تھا۔ یا رب! اگر میں کسی کو برا کہہ دوں تو اس کے لئے اس میں بہتری ہی سمجھو۔

(۲۰۳۷) ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا، کہا ہم سے عثمان بن عمر نے، کہا ہم سے علی بن مبارک نے بیان کیا، ان سے بیکھی بن ابی کثیر نے، ان سے ابو قلابہ نے کہ ثابت بن ضحاک رض اصحاب شہر (یعنی رضوان کرنے والوں) میں سے تھے، انہوں نے ان سے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو اسلام کے سوا کسی اور مدھب پر قسم کھائے (کہ اگر میں نے فلاں کام کیا تو میں نصرانی ہوں، یہودی ہوں) تو وہ ایسا ہو جائے گا جیسے کہ اس نے کہا اور کسی انسان پر ان چیزوں کی نذر صحیح نہیں ہوتی جو اس کے اختیار میں نہ ہوں اور جس نے دنیا میں کسی چیز سے خود کشی کر لی اسے اسی چیز سے آخرت میں عذاب ہو گا اور جس نے کسی مسلمان پر لعنت بھیجی تو یہ اس کے خون کرنے کے برابر ہے اور جو شخص کسی مسلمان کو کافر کے توهہ ایسا ہے جیسے اس کا خون کیا۔

حضرت ثابت بن ضحاک ان بزرگوں میں سے ہیں جنہوں نے صلح حدیبیہ کے موقع پر ایک درخت کے نیچے سے رسول کریم ﷺ کے دست مبارک پر جاد کی بیعت کی تھی جس کا ذکر سورہ قاتم میں ہے کہ اللہ ان مومنوں سے راضی ہو گیا جو درخت لئے برضا و رغبت جاد کی بیعت آنحضرت ﷺ کے دست مبارک پر کر رہے تھے حدیث کا مضمون ظاہر ہے۔

اللہ عنہ اللہ سمعَ النبیٰ ﷺ يَقُولُ: ((لَا يَرْمِي رَجُلٌ رَجُلًا بِالْفَسُوقِ، وَلَا يَرْمِي بِالْكُفَّرِ إِلَّا ارْتَدَّ عَلَيْهِ إِنْ لَمْ يَكُنْ صَاحِبُهُ كَذَلِكَ)). [راجع: ۳۵۰۸]

۶۰۴۶ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَيَّانَ، حَدَّثَنَا فُلَيْحَ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا هَلَالُ بْنُ عَلَيْهِ، عَنْ أَنَّسٍ قَالَ: لَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَاجِسًا وَلَا لَعَنًا وَلَا سَبَابًا كَانَ يَقُولُ عِنْدَ الْمَغْبَةِ ((مَا لَهُ تَرِبَ جَيْنَةً؟)).

[راجح: ۶۰۳۱]

۶۰۴۷ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا عُثْمَانَ بْنَ عُمَرَ، حَدَّثَنَا عَلَيْهِ بْنُ الْمَبَارِكَ، عَنْ يَعْقُوبِي بْنِ أَبِي كَبِيرٍ، عَنْ أَبِي قِلَّابَةِ أَنَّ ثَابِتَ بْنَ الصَّحَّاحِ وَسَكَانَ مِنْ أَصْنَابِ الشَّجَرَةِ حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ حَلَفَ عَلَى مِلَّةٍ غَيْرِ الإِسْلَامِ فَهُوَ كَمَا قَالَ، وَلَئِنْ عَلَى أَبْنِ آدَمْ نَذَرَ فِيمَا لَا يَمْلِكُ، وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِشَيْءٍ فِي الدُّنْيَا عَذَابٌ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَمَنْ لَعَنْ مُؤْمِنًا فَهُوَ كَفَّارٌ، وَمَنْ قَدَّفَ مُؤْمِنًا بِكُفْرٍ فَهُوَ كَفَّارٌ)). [راجع: ۱۳۶۳]

(۴۰۲۸) ہم سے عمر بن حفص بن عیاث نے بیان کیا، کہا ہم سے ہمارے والد نے بیان کیا، کہا ہم سے اعمش نے بیان کیا، کہا کہ مجھ سے عدی بن ثابت نے بیان کیا کہ میں نے سلیمان بن صرد سے سنادہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہیں، انہوں نے کہا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے دو آدمیوں نے آپس میں گالی گلوچ کی ایک صاحب کو غصہ آگیا اور بہت زیادہ آیا، ان کا چہرہ پھول گیا اور رنگ بدلتا ہے۔ آنحضرت ﷺ نے (اس وقت فرمایا کہ مجھے ایک کلمہ معلوم ہے کہ اگر یہ غصہ کرنے والا شخص) اسے کہہ لے تو اس کا غصہ دور ہو جائے گا۔ چنانچہ ایک صاحب نے جا کر غصہ ہونے والے کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد سنایا اور کہا شیطان سے اللہ کی پناہ مانگ وہ کہنے لگا کیا مجھ کو دیوانہ بنایا ہے کیا مجھ کو کوئی روگ ہو گیا ہے جا پناہ استے لے۔

(۴۰۳۹) ہم سے مدد نے بیان کیا، کہا، ہم سے بشریت مفضل نے بیان کیا، ان سے حیدر نے بیان کیا، ان سے انس و بنی آدم نے بیان کیا کہ مجھ سے عبادہ بن صامت بن عثیمین نے کہا، نبی کریم ﷺ لوگوں کو لیلۃ القدر کی بشارت دینے کے لئے جو سے باہر تشریف لائے، لیکن مسلمانوں کے دو آدمی اس وقت آپس میں کسی بات پر لڑنے لگے۔ آپ نے فرمایا کہ میں تمیں (لیلۃ القدر) کے متعلق بتانے کے لئے نکلا تھا لیکن فلاں فلاں آپس میں لڑنے لگے اور (میرے علم سے) وہ اٹھا لی گئی۔ ممکن ہے کہ یہ تمہارے لئے اچھا ہو۔ اب تم اسے ۲۹ رمضان اور ۲۵ رمضان اور ۲۶ رمضان کی راتوں میں تلاش کرو۔ کامیکان ہو سکتا ہے جیسا کہ دوسری روایات میں آتا ہے۔

(۴۰۵۰) مجھ سے عمر بن حفص بن غیاث نے بیان کیا، کما مجھ سے میرے والد نے بیان کیا، کما ہم سے اعمش نے بیان کیا، ان سے معروف نے اور ان سے حضرت ابوذرؓ نے، معروف نے بیان کیا کہ میں نے

٦٤٨ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، حَدَّثَنِي عَدَى بْنُ ثَابِتٍ، قَالَ: سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ صَرَدَ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: اسْتَبَرَ رَجُلًا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَغَضِيبَ أَحَدُهُمَا فَاشْتَدَّ غَضْبُهُ حَتَّى اتَّفَخَ وَجْهَهُ وَتَغَيَّرَ لِقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((إِنِّي لَأَعْلَمُ كَلِمَةً لَوْ قَالَهَا لَذَعْبٍ عَنْهُ الَّذِي يَجِدُ)) فَانطَلَقَ إِلَيْهِ الرَّجُلُ فَأَخْبَرَهُ بِقَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ وَقَالَ: ((تَعْوِذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطَانِ)) لِقَالَ: أَتَرَى بِي بَاسٌ؟ أَمْ جُنُونٌ أَنَا أَذْهَبُ؟

[٣٢٨٢] [راجع:

يَهُجُّ مُخْضٌ مُنَافِقٌ تَحَايَا كَافِرٌ تَحَايَ  
مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ تَحَا (قطلانی)

٤٩٦ - حَدَّثَنَا مُسْدَدٌ، حَدَّثَنَا يَشْرُبُ بْنُ  
الْمَفْضِلِ، عَنْ حُمَيْدٍ، قَالَ : قَالَ أَنَّ  
حَدَّثَنِي عِبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ، قَالَ : خَرَجَ  
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُخْبِرُ النَّاسَ بِلِيْلَةِ الْقَدْرِ  
فَلَاحَى رَجُلٌ مِّنَ الْمُسْلِمِينَ قَالَ  
النَّبِي ﷺ ((خَرَجْتُ لِأَخْبِرُكُمْ فَلَاحَى  
فُلَانٌ وَفُلَانٌ وَإِنَّهَا رُفِعَتْ وَعَسَى أَنْ  
يَكُونَ خَيْرًا لَّكُمْ فَاتَّحِسُوهَا فِي النَّاسِعَةِ

ان کے علاوہ دیگر طلاق، راتوا میں بھی کبھی

٦٥٠ - حدثنا عمر بن حفص، حدثنا الأغمس عن المغورو، عن أبي ذر قال: رأيت عليه بزدا وعلى غلامه بزدا، فقلت

ابوذرؓ کے جسم پر ایک چادر دیکھی اور ان کے غلام کے جسم پر بھی ایک وسیٰ ہی چادر تھی، میں نے عرض کیا اگر اپنے غلام کی چادر لے لیں اور اسے بھی پہن لیں تو ایک رنگ کا جوڑا ہو جائے غلام کو دوسرا کپڑا دے دیں۔ حضرت ابوذرؓ نے اس پر کما کہ مجھ میں اور ایک صاحب (بلالؓ) میں سکرار ہو گئی تھی تو ان کی ماں عجمی تھیں، میں نے اس بارے میں ان کو طعنہ دے دیا انہوں نے جا کر یہ بات نبی کرمؐ سے کہا دی۔ آنحضرتؓ نے مجھ سے دریافت فرمایا کیا تم نے اس سے جھگڑا کیا ہے؟ میں نے عرض کیا جی ہاں۔ دریافت کیا تم نے اسے اس کی ماں کی وجہ سے طعنہ دیا ہے؟ میں نے عرض کیا جی ہاں۔ آنحضرتؓ نے فرمایا کہ تمہارے اندر ابھی جاہلیت کی بوباتی ہے۔ میں نے عرض کیا جیا رسول اللہ؟ کیا اس بوجھا پے میں بھی؟ آنحضرتؓ نے فرمایا کہ ہاں یاد رکھو یہ (غلام بھی) تمہارے بھائی ہیں، اللہ تعالیٰ نے انہیں تمہاری ما تھتی میں دیا ہے، پس اللہ تعالیٰ جس کی ما تھتی میں بھی اس کے بھائی کو رکھے اسے چاہئے کہ جو وہ کھائے اسے بھی کھلائے اور جو وہ پہنچے اسے بھی پہنائے اور اسے ایسا کام کرنے کے لئے نہ کئے، جو اس کے بس میں نہ ہو اگر اسے کوئی ایسا کام کرنے کے لئے کہتا ہی پڑے تو اس کام میں اس کی مدد کرے۔

اس کے بعد حضرت ابوذرؓ نے تھیات یہ عمل بنا لیا کہ جو خود پہنچتے وہی اپنے غلاموں کو پہناتے جس کا ایک نمونہ یہاں مذکور ہے ایسے لوگ آج کل کہاں ہیں جو اپنے نوکروں خادموں کے ساتھ ایسا برداشت کریں لا ما شاء اللہ۔

**باب کسی آدمی کی نسبت یہ کہنا کہ لمبایا مٹھننا ہے بشرطیکہ**  
اس کی تحقیر کی نیت نہ ہو غیبت نہیں ہے اور  
آنحضرتؓ نے خود فرمایا ذوالیدین یعنی لمبے ہاتھوں والا کیا کرتا ہے،  
اس طرح ہریات جس سے عیوب بیان کرنا مقصود نہ ہو جائز ہے۔  
(۶۰۵) ہم سے حفص بن عمر حوضی نے بیان کیا، کہا ہم سے یزید بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن سیرین نے بیان کیا اور ان سے حضرت ابو ہریرہؓ نے بیان کیا کہ نبی کرمؓ نے ہمیں ظفر کی نماز دور کعت پڑھائی اور سلام پھیر دیا اس کے بعد آپ مسجد کے آگے کے

لئے آخذت ہذا فلبستہ کائنات خلۃ  
فاغطیتہ نوتبا آخر فقلَّا کانَتْ بَیْتِیْ وَبَیْنَ  
رَجُلٍ كَلَامٌ وَكَانَتْ أُمَّةً أَغْجَعَيَةً فَلَمْ  
مِنْهَا لَدَكَرَنِیْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ قَالَ لِي: ((أَسَاتِيتْ فُلَانًا؟)) قَلَّتْ:  
نَعَمْ، قَالَ: ((أَفَلَتْ مِنْ أُمَّةً؟)) قَلَّتْ:  
نَعَمْ، قَالَ: ((إِنَّكَ افْرُوزٌ فِيْكَ جَاهِلِيَّةً))  
قَلَّتْ: عَلَى حِينِ سَاعِتِیْ هَذِهِ مِنْ كَبِيرِ  
السُّنْنَ قَالَ: ((نَعَمْ هُمْ إِخْوَانُكُمْ، جَعَلَهُمْ  
اللَّهُ تَحْتَ أَيْدِيْكُمْ، فَمَنْ جَعَلَ اللَّهُ أَحَادِ  
تَحْتَ يَدِهِ فَلَيْطِعْمَةً مِمَّا يَأْكُلُ وَلَيُبْسِتَهُ  
مِمَّا يَلْبِسُ، وَلَا يُكَلِّفُهُ مِنْ الْفَعْلِ مَا  
يَغْلِبُهُ، فَإِنْ كَلَفْتَهُ مَا يَغْلِبُهُ فَلَيَعْنَهُ عَلَيْهِ)).

[راجع: ۳۰]

**۴۵ - بَابٌ مَا يَجْوُزُ مِنْ ذِكْرِ النَّاسِ**  
**نَحْوَ قَوْلِهِمُ الطَّوِيلُ وَالقصِيرُ**  
وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((مَا يَقُولُ ذُو الْيَدَيْنِ  
وَمَا لَا يُرَاذُ بِهِ شَيْءٌ الرُّجُلِ)).  
**۶۰۵۱ - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنَا**  
یَزِيدَ بْنَ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ، عَنْ أَبِي  
هُرَيْرَةَ قَالَ: صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظَّهَرَ رَكَعَتِينِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ قَامَ إِلَى

حصہ یعنی والان میں ایک لکڑی پر سارا لے کر کھڑے ہو گئے اور اس پر اپنا ہاتھ رکھا، حاضرین میں حضرت ابو بکر اور عمر بھی موجود تھے مگر آپ کے دببے کی وجہ سے کچھ بول نہ سکے اور جلد باز لوگ مسجد سے باہر نکل گئے آپس میں صحابہ نے کماکہ شاید نماز میں رکعت کم ہو گئیں ہیں اسی لئے آنحضرت ﷺ نے ظمر کی نماز چار کے بجائے صرف دو ہی رکعتاں پڑھائیں ہیں۔ حاضرین میں ایک صحابی تھے جنہیں آپ ”ذوالیدین“ (لبے ہاتھوں والا) کہہ کر مخاطب فرمایا کرتے تھے، انہوں نے عرض کیا اے اللہ کے نبی! نماز کی رکعت کم ہو گئیں ہیں یا آپ بھول گئے ہیں؟ آنحضرت ﷺ نے فرمایا نہ میں بھولا ہوں اور نہ نماز کی رکعت کم ہوئیں ہیں۔ صحابہ نے عرض کیا نہیں یا رسول اللہ! آپ بھول گئے ہیں، چنانچہ آپ نے یاد کر کے فرمایا کہ ذوالیدین نے صحیح کہا ہے۔ پھر آپ کھڑے ہوئے اور دو رکعتاں اور پڑھائیں پھر سلام پھیرا اور تکبیر کہہ کر سجدہ (سو) میں گئے، نماز کے سجدہ کی طرح بلکہ اس سے بھی زیادہ لمبا سجدہ کیا پھر سراٹھیا اور تکبیر کہہ کر پھر سجدہ میں گئے پہلے سجدہ کی طرح یا اس سے بھی لمبا۔ پھر سراٹھیا اور تکبیر کی۔

بس اس کے بعد تعداد نہیں کیا تھا دوسرا سلام پھیرا جیسا کہ بعض کیا کرتے ہیں اس حدیث سے یہ بھی لکھتا ہے کہ بھولے سے اگر نماز میں بات کر لے یا یہ سمجھ کر نماز پوری ہو گئی تو نماز فاسد نہیں ہوتی مگر بعض لوگ اس کے بھی خلاف کرتے ہیں۔ حدیث میں ایک شخص کو لبے ہاتھوں والا کماگیا سو ایسا ذکر جائز ہے بشرطیکہ اس کی تحقیر کرنا مقصود نہ ہو اگر کوئی کے کہ ذوالیدین حضرت ابو بکر اور حضرت عمر بھی اپنے زیادہ بہادر ہو گیا یہ کوئکر ہو سکتا ہے اس کا جواب یہ ہے کہ ذوالیدین ایک عالی آدمی تھا ایسے لوگ بے تکفی بر تجارتے ہیں لیکن مقرب لوگ بہت ڈرتے ہیں یہی وجہ ہے کہ آنحضرت ﷺ سب لوگوں سے زیادہ اللہ سے ڈرتے اور سب سے زیادہ عبادت کرنے والے اور بڑی محنت اٹھانے والے تھے (لطفی)

### باب غیبت کے بیان میں

اور اللہ تعالیٰ کافرمانا ”اور تم میں بعض بعض کی غیبت نہ کرے کیا تم میں کوئی چاہتا ہے کہ اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھائے، تم اسے ناپسند کرو گے اور اللہ سے ڈرو، یقیناً اللہ توبہ قبول کرنے والا رحم کرنے والا ہے۔“

خَشْبَةِ فِي مَقْدُمِ الْمَسْجِدِ وَوَضَعَ يَدَهُ عَلَيْهَا وَفِي النَّقْوَمِ أَبُوبَكْرٌ وَعُمَرٌ فَهَاجَأَ أَنْ يَكْلِمَهُ وَخَرَجَ سَرْعَانَ النَّاسِ فَقَالُوا: قُصْرَتِ الصَّلَاةُ وَفِي النَّقْوَمِ رَجُلٌ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُهُ ذَا الْيَدِيْنِ فَقَالَ: يَا نَبِيَّ اللَّهِ أَنْسَيْتَ أَمْ قُصْرَتْ؟ فَقَالَ: ((لَمْ أَنْسَ وَلَمْ تَقْصُرْ)) قَالَ: بَلْ نَسِيْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: ((صَدَقَ ذُو الْيَدِيْنِ)) ا فَقَامَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ، ثُمَّ كَبَرَ فَسَجَدَ مِثْلَ سُجُودِهِ أَوْ أَطْوَلَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ وَكَبَرَ ثُمَّ وَضَعَ مِثْلَ سُجُودِهِ أَوْ أَطْوَلَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ وَكَبَرَ.

[راجع: ۴۸۲]

### ٤٦ - باب الغيبة

وَقُولِ اللَّهُ تَعَالَى : هَوَلَا يَقْتُبْ بَغْضُكُمْ بَغْضًا أَيْحِبُّ أَخْذَكُمْ أَنْ يَاكُلَ لَحْمَ أَخْيِهِ مِنْهَا فَكَرِهُتُمُوهُ وَأَنْقُوا اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ تَوَابٌ رَّحِيمٌ) [الحجرات: ١٢].

**النَّبِيُّ** غیبت یہ کہ پیغمبرؐ کی بھائی کی ایسی عصب جوئی کرے جو اس کو ناگوار ہو یہ غیبت کرنا بدترین کتما ہے قال ابن الابی فی

(۲۰۵۲) ہم سے میکی بن مویں بیجنی نے بیان کیا، کہا ہم سے وکیع نے بیان کیا، ان سے اعمش نے بیان کیا، انہوں نے مجاهد سے سنا، وہ طاؤس سے بیان کرتے تھے اور وہ حضرت ابن عباسؓ سے، انہوں نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ دو قبروں کے پاس سے گزرے اور فرمایا کہ ان دونوں قبروں کے مردوں کو عذاب ہو رہا ہے اور یہ کسی بڑے گناہ کی وجہ سے عذاب میں گرفتار نہیں ہیں بلکہ یہ (ایک قبر کا مردہ) اپنے پیشتاب کی چھینٹوں سے نہیں بچتا تھا (یا پیشتاب کرتے وقت پر وہ نہیں کرتا تھا) اور یہ (دوسری قبر والا مردہ) چغل خور تھا، پھر آپ نے ایک ہری شاخ منگلی اور اسے دو نکڑوں میں پھاڑ کر دونوں قبروں پر گاڑ دیا اس کے بعد فرمایا کہ جب تک یہ شاخیں سوکھ نہ جائیں اس وقت تک شاید ان دونوں کا عذاب ہلکا رہے۔

عن الأَعْمَشِ قَالَ: سَمِعْتُ مُجَاهِدًا يَحْدُثُ عَنْ طَاؤسٍ، عَنْ أَبْنَى عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: مَرْ رَسُولُ اللَّهِ عَلَى قَبْرَيْنِ فَقَالَ: ((إِنَّهُمَا لَيَعْذَبَانِ لَهُ كَبِيرٌ أَمَا هَذَا فَكَانَ لَا يَسْتَخِرُ مِنْ بَوْلِهِ، وَأَمَا هَذَا فَكَانَ يَمْشِي بِالنَّمِيمَةِ)) ثُمَّ دَعَا بِعَسَبِيِّ رَطْبِ فَشَقَّةِ بِاثْنَيْنِ فَغَرَسَ عَلَى هَذَا وَاحِدًا وَعَلَى هَذَا وَاحِدًا، ثُمَّ قَالَ: ((لَعْلَهُ يُخَفَّفُ عَنْهُمَا مَا لَمْ يَتَبَسَّ)).

[راجع: ۲۱۶]

**النَّبِيُّ** یہ ہری ٹھنڈی گاڑنے کا عمل آپ کے ساتھ خاص تھا۔ اس نے کہ آپ کو قبروں والوں کا صحیح حال معلوم ہو گیا تھا اور یہ معلوم ہونا بھی آپؐ کے ساتھ خاص تھا۔ آج کوئی نہیں جان سکتا کہ قبر والا کس حال میں ہے، لہذا کوئی اگر ٹھنڈی گاڑے تو وہ نبے کار ہے، و اللہ اعلم بالصواب۔

#### ۴۷۔ باب قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ خَيْرٌ

##### دُورِ الْأَنْصَارِ

اس باب سے حضرت امام بخاری کی غرض یہ ہے کہ کسی شخص کی یا قوم کی نفعیت بیان کرنا اس کو دوسرے اشخاص یا اقوام پر ترجیح دینا غیبت میں داخل نہیں ہے۔

عن أَبِي الرَّنَادِ، عَنْ أَبِي سَلْمَةَ، عَنْ أَبِي أَسْيَدِ السَّاعِدِيِّ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((خَيْرُ دُورِ الْأَنْصَارِ بَنُو النَّجَارِ)).

[راجح: ۳۷۸۹]

باب مفسد اور شریر لوگوں کی یا جن پر گمان غالب برائی کا ہو،  
ان کی غیبت درست ہونا

۴۸۔ باب مَا يَجُوزُ مِنْ اغْيَابِ  
أَهْلِ الْفَسَادِ وَالرَّيْبِ

(۲۰۵۳) ہم سے قبیصہ بن عقبہ نے بیان کیا، کہا ہم سے سفیان بن عینیہ نے بیان کیا، ان سے ابو الزناد نے، ان سے ابو سلمہ نے اور ان سے حضرت ابو اسید ساعدی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، قبیله انصار میں سب سے بہتر گھرانہ بنو نجار کا گھرانہ ہے۔

تاکہ دوسرے مسلمان ان کے شر سے بچے رہیں۔

(۲۰۵۳) ہم سے صدقہ بن فضل نے بیان کیا، انسوں نے کہا ہم کو سفیان بن عیینہ نے خبر دی، انسوں نے محمد بن مکدر سے سنا، انسوں نے عروہ بن زہیر سے سنا اور انہیں امام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے خبر دی، انسوں نے بیان کیا کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اندر آنے کی اجازت چاہی تو آپ نے فرمایا کہ اسے اجازت دے دو، فلاں قبلہ کا یہ برا آدمی ہے۔ جب وہ شخص اندر آیا تو آپ نے اس کے ساتھ بڑی نرم سے گفتگو کی، میں نے عرض کیا یہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ کو اس کے متعلق جو کچھ کہنا تھا وہ ارشاد فرمایا اور پھر اس کے ساتھ نرم گفتگو کی۔ آپ نے فرمایا، عائشہ! وہ آدمی ہے بدترین جسے اس کی بد کلائی کے ڈر سے لوگ چھوڑ دیں۔

یہ حقیقت تھی کہ وہ برا آدمی ہے مگر میں تو برائی نہیں ہوں مجھے تو اپنی نیک عادت کے مطابق ہر بڑے بھٹے آدمی کے ساتھ نیک خواہی بر تھی ہو گی۔ صدق رسول اللہ ﷺ

#### ۴۹۔ باب النَّمِيَّةُ مِنَ الْكَبَائِرِ

**شیخ** وہی نقل مکروہ بقصد الافساد الخ (قبطانی)، یعنی فاد کرنے کیلئے کسی کی برائی کسی اور کے سامنے نقل کرنا۔ چغل خور ایک ساعت میں اتنا فساد پھیلا سکتا ہے کہ کوئی جادو گر اتنا فساد ایک مینے میں بھی نہیں کر سکتا۔ اسلئے یہ کبیرہ گناہ ہے۔

(۲۰۵۵) ہم سے محمد بن سلام نے بیان کیا، کہا ہم کو عبیدہ بن عبد الرحمن نے خبر دی، انہیں منصور بن معمر نے، انہیں مجہد نے اور ان سے حضرت ابن عباس رض نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ مسنه منورہ کے کسی پاگ سے تشریف لائے تو آپ نے دو (مردہ) انسانوں کی آواز سنی جنہیں ان کی قبروں میں عذاب دیا جا رہا تھا پھر آنحضرت شیخ رض نے فرمایا انہیں عذاب ہو رہا ہے اور کسی بڑے گناہ کی وجہ سے انہیں عذاب نہیں ہو رہا ہے۔ ان میں سے ایک شخص پیش کے چھینتوں سے نہیں بچتا تھا اور دوسرا چغل خور تھا۔ پھر آپ نے کھجور کی ایک ہری شاخ منگوائی اور اسے دو حصوں میں توڑا اور ایک کھلا ایک کی قبر پر اور دوسرا دوسری کی قبر پر گاڑ دیا۔ پھر فرمایا شاید کہ ان کے

۶۰۵۴۔ حدَّثَنَا صَدِيقَةُ بْنُ الْفَضْلِ، أَخْبَرَنَا أَبْنُ عَيْنَةَ، سَعْفَتُ ابْنُ الْمُنْكَدِرِ سَمِعَ عَرْوَةَ بْنَ الْوَبَّاحِ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَخْبَرَتْهُ قَالَتْ: أَسْنَدْنَاهُ رَجُلٌ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: (إِنَّدُنَا لَهُ بَنْسُ أَخُو الْعَشِيرَةِ، أَوْ أَبْنُ الْعَشِيرَةِ) فَلَمَّا دَخَلَ الْأَنَّ لَهُ الْكَلَامَ قَلَّتْ: يَا رَسُولُ اللهِ قَلَّتْ الْأَلْيَ قَلَّتْ: ثُمَّ أَنْتَ لَهُ الْكَلَامُ؟ قَالَ: ((أَيُّ عَائِشَةُ إِنْ شَرَّ النَّاسِ مِنْ قَرْكَةِ النَّاسِ، أَوْ وَدَعَةِ النَّاسِ الْقَاءَ فَخَسِبَهُ)). [راجع: ۶۰۳۲]

۶۰۵۵۔ حدَّثَنَا أَبْنُ سَلَامَ، أَخْبَرَنَا عَيْدَةُ بْنُ حَمِيدٍ أَبُو عَبْدِ الْوَحْمَنِ، عَنْ مُنْصُورِ، عَنْ مُجَاهِدِ، عَنْ أَبْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ مِنْ بَعْضِ حِيطَانَ الْمَدِينَةِ فَسَمِعَ صَوْتَ إِنْسَانَيْنِ يَعْلَمَبَانِ فِي قُبُورِهِمَا فَقَالَ ((يَعْلَمَبَانِ وَمَا يَعْلَمَبَانِ فِي كَبِيرَةِ، وَإِنَّهُ لَكَبِيرَةَ كَانَ أَخْذَهُمَا لَا يَسْتَبِرُ مِنَ الْبَوْلِ، وَكَانَ الْآخَرُ يَمْشِي بِالنَّمِيَّةِ)) ثُمَّ دَعَا بِجَرِيَّةِ فَكَسَرَهَا بِكَسْرَتَيْنِ أَوْ التَّقْبِينِ فَجَعَلَ كِسْرَةً فِي قَبْرِ هَذَا وَكِسْرَةً فِي قَبْرِ

هذا فقال: ((لَعْنَهُ يُخَفِّفُ عَنْهُمَا مَا لَمْ  
عذابٌ مِّنْ اسْوَدِ الْمُرْكَبَاتِ لَمْ  
نَهْ جَاءَ)). [راجع: ۲۱۶] تشریح

اس روایت میں بڑے گناہ سے وہ گناہ مراد ہیں جن پر حد مقرر ہے، جیسے زنا، چوری وغیرہ اس لئے ترجیح باب کے خلاف نہ  
ہو گا، ترجیح باب میں کبیرہ سے لغوی معنی برا گناہ مراد ہے کہ رادرخت یا ہری شنی اللہ کی تسبیح کرتی ہے اس کی  
برکت سے صاحب قبر تخفیف ہو جاتی ہے بعض کہتے ہیں کہ یہ آپؐ ہی کی خصوصیت تھی اور کسی کے لئے یہ نہیں ہے۔

**باب چغل خوری کی برائی کا بیان اور اللہ تعالیٰ نے سورہ نون**  
میں فرمایا عیوب جو، چغل خور اور سورہ همزہ میں فرمایا ہر عیوب جو  
آوازے کئے والے کی خرابی ہے، یسمزو یلمز اور یعیوب سب  
کے معنی ایک ہیں۔ یعنی عیوب بیان کرتا ہے طعنے مارتا ہے۔

(۶۰۵۶) ہم سے ابو نعیم (فضل بن دکین) نے بیان کیا، کہا ہم سے  
سفیان ثوری نے بیان کیا، ان سے منصور بن معمر نے، ان سے ابراہیم  
نخجی نے، ان سے ہمام بن حارث نے بیان کیا کہ ہم حضرت حذیفہ  
بن عثیم کے پاس موجود تھے، ان سے کہا گیا کہ ایک شخص ایسا ہے جو یہاں  
کی باتیں حضرت عثمان بن عثیم سے جالگاتا ہے۔ اس پر حضرت حذیفہ بن عثیم  
نے کہا کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنائے آپ نے بتایا کہ جنت  
میں چغل خور نہیں جائے گا۔

تشریح وہ شخص جھوٹی باتیں حضرت عثمان تک پہنچایا کرتا تھا۔ اس پر حضرت حذیفہ بن عثیم نے یہ حدیث ان کو سنائی، قاضی عیاض نے  
کہا کہ قاتا اور نعام کا ایک ہی معنی ہے بعض نے فرق کیا کہ نام تو وہ ہے کہ جو قضیہ کے وقت موجود ہو پھر جا کر  
دوسروں کے سامنے اس کی چھلی کرے اور قاتا وہ ہے جو بغیر دیکھے محض سن کر چغل خوری کرے، بھر حال قاتا اور نعام دونوں  
حدیث بلا کی اور عید میں داخل ہیں۔ و قال الليث المزنة من يغتابك في وجهك يعني همزہ وہ لوگ جو پیشہ پیچھے  
تیری برائی کرے اور لزہ وہ جو سامنے برائی کریں (فتح)

**باب اللہ تعالیٰ کا سورہ حج میں فرمانا "اور اے ایمان والو!**  
**جھوٹ بارت بولنے سے پر ہیز کرتے رہو۔"**

(۶۰۵۷) ہم سے احمد بن یوس نے بیان کیا، کہا ہم سے ابن ابی ذائب  
نے بیان کیا، ان سے سعید مقری نے اور ان سے ابو ہریرہ بن عثیم نے کہ  
نبی کریم ﷺ نے فرمایا، جو شخص (روزہ کی حالت میں) جھوٹ بات کرنا  
اور فریب کرنا اور جمال است، کی باقاعدہ چھوڑے تو اللہ کو اس کی کوئی

**۵۰- باب ما يُنْكَرُ مِنَ النَّمِيمَةِ**  
**وَقَوْلُهُ تَعَالَى: 『هُمَّا زِيَادَ مَشَاءِ بَنِي إِبْرَاهِيمَ』 -**  
**『وَتَلَّ لِكُلِّ هُمَّةٍ لَمَّةٌ』 يَهْجِرُ وَتَلْهِزُ**  
**عِيوبُ.**

**۶۰۵۶- حَدَّثَنَا أَبُو نُعْمَانُ، حَدَّثَنَا سُفِيَّانُ،**  
**عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ هَمَّامَ قَالَ:**  
**كَتَأَ مَعَ حَدِيفَةَ فَقَيْلَ لَهُ إِنْ رَجُلًا يَرْفَعُ**  
**الْحَدِيفَ إِلَى عَنْمَانَ فَقَالَ حَدِيفَةُ:**  
**سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: ((لَا يَذْخُلُ**  
**الْجَنَّةَ قَاتَاتٍ)).**

تشریح وہ شخص جھوٹی باتیں حضرت عثمان تک پہنچایا کرتا تھا۔ اس پر حضرت حذیفہ بن عثیم نے یہ حدیث ان کو سنائی، قاضی عیاض نے  
کہا کہ قاتا اور نعام کا ایک ہی معنی ہے بعض نے فرق کیا کہ نام تو وہ ہے کہ جو قضیہ کے وقت موجود ہو پھر جا کر  
دوسروں کے سامنے اس کی چھلی کرے اور قاتا وہ ہے جو بغیر دیکھے محض سن کر چغل خوری کرے، بھر حال قاتا اور نعام دونوں  
حدیث بلا کی اور عید میں داخل ہیں۔ و قال الليث المزنة من يغتابك في وجهك يعني همزہ وہ لوگ جو پیشہ پیچھے  
تیری برائی کرے اور لزہ وہ جو سامنے برائی کریں (فتح)

**۵۱- باب قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى :**  
**『وَاجْتَبَبُوا قَوْلَ الزُّورِ』**

**۶۰۵۷- حَدَّثَنَا أَخْمَدُ بْنُ يُونُسَ، حَدَّثَنَا**  
**إِنْ أَبِي ذِئْبٍ، عَنْ الْمَقْبَرِيِّ، عَنْ أَبِيهِ،**  
**عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ**  
**لَمْ يَدْعُ قَوْلَ الزُّورِ وَالْفَعْلَلَ بِهِ وَالْجَهْلَ**

ضرورت نہیں کہ وہ اپنا کھانا پینا چھوڑے۔ احمد بن یونس نے کہا یہ حدیث میں نے سنی تو تھی مگر میں اس کی سند بھول گیا تھا جو مجھ کو ایک شخص (ابن الی ذسب) نے بتا دی۔

فَلَئِنْ لَمْ يَحْجُجْ أَنْ يَدْعُ طَعَامَةً وَشَرَائِبَهُ  
قَالَ أَخْمَدٌ : أَفْهَمْنِي رَجُلٌ إِسْنَادَهُ.

[راجع: ۱۹۰۳]

**لَتَشْبَهْ** یعنی جب جھوٹ فریب بری باشیں نہ چھوڑیں تو روزہ محض فاتحہ ہو گا، اللہ کو ہماری فاتحہ کشی کی ضرورت نہیں ہے وہ تو یہ جانتا ہے کہ ہم روزہ رکھ کر بری باشوں اور فسلی خواہشوں کو عقل سلیم اور شرع مستقیم کے تابع کر دیں۔

باب منه دیکھی بات کرنے والے (دو غلے) کے بارے میں (۲۰۵۸) ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے بیان کیا، انہوں نے کہا مجھ سے میرے والد نے بیان کیا، کہا ہم سے اعمش نے بیان کیا، کہا ہم سے ابو صالح نے بیان کیا، ان سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تم قیامت کے دن اللہ کے ہاں اس شخص کو سب سے بدتر پاؤ گے جو کچھ لوگوں کے سامنے ایک رخ سے آتا ہے اور دوسروں کے سامنے دوسرے رخ سے جاتا ہے۔

۵۲ - بَابٌ مَا قِيلَ فِي ذِي الْوَجْهَيْنِ  
۶۰۵۸ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ، حَدَّثَنَا أَبِيهِ، حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ، عَنْ أَبِيهِ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((فَجَدَ مِنْ شَرِّ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عِنْدَ اللَّهِ ذَا الْوَجْهَيْنِ، الَّذِي يَأْتِي هُؤُلَاءِ بِوَجْهِهِ، وَهُؤُلَاءِ بِوَجْهِهِ)).

[راجع: ۳۴۹۴]

**لَتَشْبَهْ** ہر جگہ گلی پلی بات کرتا ہے۔ دو رخ آدمی وہ ہے کہ ہر فریق سے ملا رہے، جس کی صحبت میں جائے ان کی سی کے۔ یعنی رکابی مذہب والا (با مسلمان اللہ بالرین رام رام) قال القرطبی انما کان ذو الوجهین شر الناس لان حالہ حال المناق (الفتح) یعنی منه دیکھی بات کرنے والا بدترین آدمی ہے اس لئے کہ اس کا منافق جیسا حال ہے۔

باب اگر کوئی شخص دوسرے شخص کی گفتگو جو اس نے کسی کی نسبت کی ہو اس سے بیان کرے

۵۳ - بَابٌ مَنْ أَخْبَرَ صَاحِبَهُ بِمَا

يُقَالُ فِيهِ

اراد البخاری بالترجمہ بیان جواز النقل علی وجہ الصیحة لكون النبی صلی اللہ علیہ وسلم لم ینكرا علی ابن مسعود نقلہ مانقل کل عقیب من محوی المتفقون عنه ثم حکم عنه (فتح) حضرت امام بخاری رض کے ترجمہ باب سے خیر خواہی کے طور پر ایسی بات کو نقل کرنے کا جواز ثابت کرتا ہے، جیسا کہ حضرت عبداللہ بن مسعود کا نقل کرتا یہاں مذکور ہے۔

(۲۰۵۹) ہم سے محمد بن یوسف فرمایا نے بیان کیا، کہا ہم کو سفیان ثوری نے خردی، انہیں اعمش نے، انہیں ابو واکل نے اور ان سے حضرت ابن مسعود رض نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ مال تقیم کیا تو انصار میں سے ایک شخص نے کہا کہ اللہ کی قسم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اس تقیم سے اللہ کی رضا مقصود نہ تھی۔ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی

۶۰۵۹ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا سُفِيَّانَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِيهِ وَإِلَيْهِ، عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَسَمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قِسْمَةً فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ: وَاللَّهِ مَا أَرَادَ مُحَمَّدٌ

خدمت میں حاضر ہو کر اس شخص کی یہ بات آپ کو سنائی تو آنحضرت ﷺ کے چہرے کا رنگ بدل گیا اور آپ نے فرمایا اللہ موسیٰ طیلہ پر رحم کرے، انسیں اس سے بھی زیادہ ایذا دی گئی، لیکن انہوں نے صبر کیا۔

[راجح: ۳۱۵۰] یہ اعتراض کرنے والا منافق تھا اور اس کا نام معتب بن قشیر تھا، اس نے آنحضرت ﷺ کی ویانت امانت پر حملہ کیا حالانکہ آپ سے بڑھ کر ائمہ و دیانت دار انسان کوئی دینا میں پیدا ہی نہیں ہوا جس کی امانت کے کفار مکہ بھی قائل تھے جو آپ کو صادق اور ائمہ کے نام سے پکار کرتے تھے۔

### باب کسی کی تعریف میں مبالغہ کرنا منع ہے

کمادح مدح سے نافع کا مصدر ہے جو دو آدمیوں کا ایک دوسرے کی جاوے بے جا تعریف کرنے پر بولا جاتا ہے، 'من ترا عالیٰ بیان کیا'، انہوں نے کہا کہ ہم سے برید بن عبد اللہ بن ابی بردہ نے بیان کیا، ان سے ابو بردہ نے اور ان سے حضرت ابو موسیٰ اشعریٰ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے سن کہ ایک شخص دوسرے شخص کی تعریف کر رہا ہے اور تعریف میں بہت مبالغہ سے کام لے رہا تھا تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا تم نے اسے ہلاک کر دیا یا (یہ فرمایا کہ) تم نے اس شخص کی کمر کو توڑ دیا۔

[راجح: ۲۶۶۳] حافظ نے کہا ہے کو ان دونوں شخصوں کے نام معلوم نہیں ہوئے لیکن امام احمد اور بخاری کی روایت "ادب المفرد" سے معلوم ہوتا ہے کہ تعریف کرنے والا مجنون بن اور حسن بن شاہد وہ عبد اللہ بن ذوالیجادین ہو گا (وجیدی)

(۲۰۶۱) ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا، کہا ہم سے شعبہ نے بیان کیا، ان سے خالد نے، ان سے عبد الرحمن بن ابی بکر نے، ان سے ان کے والد نے کہ نبی کریم ﷺ کی مجلس میں ایک شخص کا ذکر آیا تو ایک دوسرے شخص نے ان کی مبالغہ سے تعریف کی تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ افسوس تم نے اپنے ساتھی کی گروں توڑ دی۔ آنحضرت ﷺ نے یہ جملہ کئی بار فرمایا، اگر تمہارے لئے کسی کی تعریف کرنی ضروری ہو تو یہ کہنا چاہیے کہ میں اس کے متعلق ایسا خیال کرتا ہوں، بلی علم اللہ کو ہے وہ ایسا ہے۔ اگر اس کو یہ معلوم ہو

بہلدا وَجْهَ اللَّهِ، فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ  
فَأَخْبَرْتُهُ فَعَمَرَ وَجْهُهُ وَقَالَ: ((رَحْمَةُ  
اللَّهِ مُوسَىٰ لَقَدْ أُوذِيَ بِأَكْثَرِ مِنْ هَذَا  
فَصَبَرَ)).

[راجح: ۳۱۵۰]

### ۵۴- باب مَا يُكَرِّهُ مِنَ التَّعْمَدِ

کمادح مدح سے نافع کا مصدر ہے جو دو آدمیوں کا ایک دوسرے کی جاوے بے جا تعریف کرنے پر بولا جاتا ہے، 'من ترا عالیٰ بیان کیا'،

بگویم تو مراثی بگو۔ شریعت نے اسی مدح سے روکا ہے۔

۶۰۶۰ - حدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَبَّاحٍ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ زَكْرِيَّاً، حَدَّثَنَا بُرْيَدَهُ بْنُ عَنْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَىٰ، قَالَ: سَمِعَ النَّبِيُّ ﷺ رَجُلًا يُشَنِّي عَلَى رَجُلٍ وَيُطْرِيهِ فِي الْمَدْحَةِ فَقَالَ: ((أَفْلَحْتُمْ - أَوْ فَطَعْتُمْ - أَوْ فَظَعْتُمْ - ظَهَرَ الرَّجُلُ)).

[راجح: ۲۶۶۳]

حافظ نے کہا ہے کو ان دونوں شخصوں کے نام معلوم نہیں ہوئے لیکن امام احمد اور بخاری کی روایت "ادب المفرد" سے معلوم ہوتا ہے کہ تعریف کرنے والا مجنون بن اور حسن بن شاہد وہ عبد اللہ بن ذوالیجادین ہو گا (وجیدی)

۶۰۶۱ - حدَّثَنَا آدُمُ، حَدَّثَنَا شَعْبَةُ، عَنْ خَالِدٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ، عَنْ أَبِي أَبِي أَنَّ رَجُلًا ذُكِرَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا غَلَّيْتُهُ رَجُلٌ خَيْرًا فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((وَيَحْكُمُ لَقَطْفَتَ عَنْقَ صَاحِبِكَ)) یعنی میراڑا: ((إِنْ كَانَ أَحَدُكُمْ مَا دِحَا لَا مَحَا لَهُ لَفِيقُنْ: أَخْسِبْ كَذَّا وَكَذَّا إِنْ كَانَ يُرَى أَنَّهُ كَذَّلِكَ

وَخَسِيبَةُ اللَّهِ، وَلَا يُزَكِّي عَلَى الْمُحَاجَاهِيِّ  
فَالْوَهَبِيَّ، عَنْ خَالِدٍ وَيْلَكَ.  
[راجع: ۲۱۶۲]

کہ وہ ایسا ہی ہے اور یوں نہ کہے کہ وہ اللہ کے نزدیک اچھا ہی ہے۔ اور وہیب نے اسی سند کے ساتھ خالد سے یوں روایت کی ”ارے تیری خرابی تو نے اس کی گروں کاٹ ڈالی تینی لفظوں پر حک کے بجائے لفظ ویلک بیان کیا۔

**لشیح** لفظ و پر حک کلر رحمت ہے اور ویلک کلر عذاب ہے، مطلب یہ ہو گا کہ جس کے لئے پر حک بولا جائے تو معنی یہ ہو گا کہ افسوس تجھ پر اللہ رحم کرے اور جس پر لفظ ویلک بولیں گے تو معنی یہ ہو گا کہ افسوس اللہ تجھ پر عذاب کرے۔ تعریف میں، اسی طرح یہو میں مبالغہ کرنا، یہو وہ شاعروں اور خوشامدی لوگوں کا کام ہے ایسی تعریف سے وہ شخص جس کی تعریف کو پھول کر مغفور بن جاتا ہے اور جمل مرکب میں گرفتار ہو کر رہ جاتا ہے۔

۵۵- باب مَنْ أَثْنَى عَلَى أَخِيهِ بِمَا  
بَاب اگر کسی کو اپنے کسی بھائی مسلمان کا جتنا حال معلوم ہو  
أَتْنَى هِيَ (بِالْمَبَالِغِ) تعریف کرے تو یہ جائز ہے۔

**لشیح** وَقَالَ سَعْدٌ: مَا سَمِعْتَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ  
لَا حَدَّ يَمْشِي عَلَى الْأَرْضِ إِنَّهُ مِنْ أَهْلِ  
الْجَنَّةِ إِلَّا لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامَ  
وَسَعْدُ بْنُ ابْيِ وَقَاصٍ فَبَلَّغَهُ نَبِيُّهُ عَنْ نَبِيٍّ  
كَمَا كَمَا مِنْ نَبِيٍّ كَمَا كَمَا كَمَا كَمَا  
كَمَا كَمَا كَمَا كَمَا كَمَا كَمَا كَمَا كَمَا  
كَمَا كَمَا كَمَا كَمَا كَمَا کے۔

سعد بن ابی و قاص فیصل نے کما کے میں نے نبی کریم ﷺ کو کسی شخص  
کے متعلق جو زمین پر چلتا پھرتا ہو، یہ کہتے نہیں سن کہ یہ جنتی ہے سوا  
عبداللہ بن سلام فیصل کے۔

**لشیح** آپ سے ایسی بشارت تو بت سے لوگوں کے لئے ثابت ہے بعض لوگوں نے کما کے یہود میں یہ بشارت سوائے حضرت  
عبداللہ بن سلام کے اور کسی کو نہیں دی ورنہ عشرہ مبشرہ اور بت صحابہ کے لئے آپ کی بشارات موجود ہیں۔ صرف  
حضرت صدیق اکبر و عمر فاروق و عثمان غنی و حضرت علی رضا علیہ السلام کو آپ نے پارہ فرمایا کہ تم جنتی ہو۔ عشرہ مبشرہ مشور ہیں۔

۶۰۶۲- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا  
سَفِيَّانُ، حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عَقْبَةَ، عَنْ  
سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ حِينَ  
ذَكَرَ فِي الْإِذَارِ مَا ذَكَرَ قَالَ أَبُوبَكْرٌ: يَا  
رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي إِذَا رَأَيْتُ يَسْقُطُ مِنْ أَحَدٍ  
شَقِيقَهُ قَالَ: (إِنَّكَ لَسْتَ مِنْهُمْ).

[راجع: ۳۶۶۵]

**لشیح** نکون سے نیچے تہ بند پا جائے لکھانا مرد کے لئے برا ہے کیونکہ یہ تکبر کی نشانی ہے۔ گاہے کسی کا ڈاں بند یوں ہی بغیر خیال تکبر کے لئک جائے تو امر دیگر ہے مگر اس عادت سے بچنا لازم ہے۔

۵۶- باب قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى:  
بَاب اللَّهِ تَعَالَى كَاسُورَةَ خَلٰلٍ مِّنْ فَرْمَانًا ”اللَّهُ تَعَالَى تَمَسِّكٌ  
الصَّافُ اور احسان اور رشتہ داروں کو دینے کا حکم دیتا ہے اور تمیس

هُبُّ اللَّهِ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ وَإِيتَاءِ

نخش، مکابر اور بغاوت سے روکتا ہے وہ تمہیں نصیحت کرتا ہے، شاید کہ تم نصیحت حاصل کرو۔“ اور اللہ تعالیٰ کا سورہ یونس میں فرمان ”بلاشبہ تمہاری سرکشی اور ظلم تمہارے ہی جانوں پر آئے گی“ اور اللہ تعالیٰ کا سورہ حج میں فرمان ”پھر اس پر ظلم کیا گیا تو اللہ اس کی یقیناً مدد کرے گا۔“ اور اس باب میں فساد ہٹھ کانے کی برائی کا بھی بیان ہے مسلمان پر ہو یا کافر پر۔

ذی القُرْبَى وَتَنْهِىٰ عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ  
وَالْبَغْيِ يَعِظُكُمْ لَعْلَكُمْ تَذَكَّرُونَهُ وَقَوْلُهُ:  
هُنَّا نَعِذُكُمْ عَلَى أَنفُسِكُمْهُ وَقَوْلُهُ:  
هُنُّمْ نَعِيْنَ عَلَيْنَا لَيَنْصُرَنَّا اللَّهُ هُنَّ وَتَرَكَ إِثْرَةَ  
الشَّرِّ عَلَى مُسْلِمٍ أَوْ كَافِرٍ.

**لئے چکیں** یہ مطلب حضرت امام بخاری رضی اللہ عنہ نے جادو کی حدیث ذیل سے نکالا کہ آنحضرت ﷺ نے حضرت عائشہؓؑ کے جواب میں فرمایا تھا کہ اللہ نے اب مجھ کو تو تدرست کر دیا۔ اب میں نے فساد ہٹھ کانا اور شور پھیلانا مناسب نہ سمجھا کوئکہ لمید بن عاصم نے جادو کیا تھا وہ کافر تھا میں اسے شرست دوں تو خطرہ ہے کہ لوگ لمید کو پکڑیں سزا دیں خواہ شورش پیدا ہو۔ اس سے آنحضرت ﷺ کی امن پسندی ظاہر ہے۔

(۲۰۶۳) ہم سے عبد اللہ بن زبیر حمیدی نے بیان کیا، کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے بیان کیا، کہا ہم سے راشم بن عروہ نے بیان کیا، ان سے ان کے والد نے اور ان سے حضرت عائشہؓؑ کے نامے نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ اتنے اتنے دنوں تک اس حال میں رہے کہ آپ کو خیال ہوتا تھا کہ جیسے آپ اپنی بیوی کے پاس جا رہے ہیں حالانکہ ایسا نہیں تھا۔ حضرت عائشہؓؑ نے بیان کیا کہ پھر آنحضرت ﷺ نے مجھ سے ایک دن فرمایا، عائشہ؟ میں نے اللہ تعالیٰ سے ایک معاملہ میں سوال کیا تھا اور اس نے وہ بات مجھے بتلادی، دو فرشتے میرے پاس آئے، ایک میرے پاؤں کے پاس بیٹھ گیا اور دوسرا سر کے پاس بیٹھ گیا۔ اس نے اس سے کہا کہ جو میرے سر کے پاس تھا ان صاحب (آنحضرت ﷺ) کا کیا حال ہے؟ دوسرے نے جواب دیا کہ ان پر جادو کر دیا گیا ہے۔ پوچھا کر کس نے ان پر جادو کیا ہے؟ جواب دیا کہ لمید بن عاصم نے۔ پوچھا، کس چیز میں کیا ہے؟ جواب دیا کہ نزک بھور کے خوشہ کے غلاف میں، اس کے اندر لگکھی ہے اور کتنا کے تار ہیں۔ اور یہ ذروان کے کنوں میں ایک چنان کے نیچے دبادیا ہے۔ اس کے بعد آنحضرت ﷺ تشریف لے گئے اور فرمایا کہ یہی وہ کنوں ہے جو مجھے خواب میں دکھلایا گیا تھا، اس کے باعث کے درختوں کے پتے

۶۰۶۳ - حَدَّثَنَا الْحَمِيدِيُّ، حَدَّثَنَا  
سُفِيَّانُ، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ،  
عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ : مَكَثَ  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَذَّا وَكَذَّا  
يَعْيَلُ إِلَيْهِ أَنَّهُ يَأْتِي أَهْلَهُ وَلَا يَأْتِي قَالَتْ  
عَائِشَةُ : فَقَالَ لِي ذَاتَ يَوْمٍ : (يَا عَائِشَةُ  
إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى أَنْتَانِي فِي أَمْرٍ اسْتَفْتِنِيهُ فِيهِ،  
أَتَانِي رَجُلٌ أَنْجَلَنِي فَجَلَسَ أَحَدُهُمَا عِنْدَ رِجْلِي،  
وَالآخَرُ عِنْدَ رَأْسِي فَقَالَ اللَّذِي عِنْدَ رِجْلِي  
لِلَّذِي عِنْدَ رَأْسِي : مَا بَالِ الرَّجُلِ ؟ قَالَ :  
مَطْبُوبٌ، يَعْنِي مَسْحُورًا، قَالَ : وَمَنْ طَبَّهُ ؟  
قَالَ : لَبِيدُ بْنُ أَعْصَمَ، قَالَ : وَلِمِ ؟ قَالَ :  
فِي جَفَّ طَلْعَةِ دَكَرِ فِي مُشْطِ وَمُشَاطِهِ  
تَحْتَ رَغْوَةَ فِي بَنْرِ ذَرْوَانِ)، فَجَاءَ  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ : ((هَذِهِ  
أَنْبُرُ الَّتِي أَرَيْتُهَا كَانَ رُؤُوسُ نَخْلِهَا  
وَرُؤُسُ الشَّيَاطِينِ، وَكَانَ مَاءُهَا نُقَاعَةً

سائبیوں کے چھن جیسے ڈراؤنے معلوم ہوتے ہیں اور اس کا پانی مندی کے نچوڑے ہوئے پانی کی طرح سرخ تھا۔ پھر آنحضرت ﷺ کے حکم سے وہ جادو نکلا گیا۔ حضرت عائشہؓ نے بیان کیا کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! پھر کیوں نہیں، ان کی مراد یہ تھی کہ آنحضرت ﷺ نے اس واقعہ کو شرست کیوں نہ دی۔ اس پر آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ مجھے اللہ نے شفاذے دی ہے اور میں ان لوگوں میں خواہ خواہ برائی کے پھیلانے کو پسند نہیں کرتا۔ عائشہؓ نے بیان کیا کہ لمبید بن عصم یہود کے حليف بنی زريق سے تعلق رکھتا تھا۔

الْجَنَّاءِ) فَأَمَرَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْرَجَ فَلَمْ تَعْلَمْهُ : فَقَلَّتْ : يَا رَسُولَ اللَّهِ فَهَلَا تَغْنِي تَشْرِنَتْ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : ((أَمَا اللَّهُ فَقَدْ شَفَانِي، وَأَمَا أَنَا فَأَنْكِرُهُ أَنْ أُثْبِرَ عَلَى النَّاسِ شَرًّا)) قَالَتْ : وَلَيْسَ بْنُ أَعْصَمَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي ذُرِيقٍ حَلِيفٌ لِّيَهُودَ.

[راجع: ۳۱۷۵]

(اصل میں کتاب الحی کو کہتے ہیں اس کے درخت کا پوست لے کر اس میں رسیم کی طرح کاتار نکالتے ہیں یہاں وہی تار مراد ہیں) باب کے آخری جملہ کا مقصد اسی سے نکلتا ہے کہ آپ نے ایک کافر کے اپر حقیقت کے باوجود برائی کو نہیں لادا بلکہ صبر و شکر سے کام لیا اور اس برائی کو دبادیا۔ شورش کو بند کر دیا۔ (الْتَّهِیل)

**باب حسد اور پیشہ پیچھے برائی کی ممانعت اور اللہ تعالیٰ کا سورہ  
فلق میں فرمان ”اور حسد کرنے والے کی برائی سے تیری  
پناہ چاہتا ہوں یا اللہ جب وہ حسد کرے۔**

۵۷ - باب مَا يُنَهَىٰ عَنِ التَّحَاسِدِ

وَالْعَذَابِ

وَقَوْلِهِ تَعَالَى 『وَمِنْ شَرٍّ حَاسِدٍ إِذَا حَسَدَهُ』.

تحسد اور تدارک دونوں جانب سے ہو یا ایک کی طرف سے ہر حال برائی ہے آیت کا مفہوم یہی ہے اور اس لئے یہاں امام عالی مقام نے ایک آیت کو نقل کیا ہے (فتن)

(۴۰۶۴) ہم سے بشر بن محمد نے بیان کیا، کہا ہم کو حضرت عبد اللہ بن مبارک نے خردی، کہا ہم کو عمر نے خردی، انسیں ہمام بن منبہ نے خبر دی اور انہیں حضرت ابو ہریرہؓ نے کہ نبی کرم ﷺ نے فرمایا بد گمانی سے بچتے رہو کیونکہ بد گمانی کی باتیں اکثر جھوٹی ہوتی ہیں، لوگوں کے عیوب تلاش کرنے کے پیچے نہ پڑو، آپس میں حسد نہ کرو، کسی کی پیشہ پیچھے برائی نہ کرو، بعض نہ رکھو، بلکہ سب اللہ کے بندے آپس میں بھائی بھائی بن کر رہو۔

۶۰۶۴ - حَدَّثَنَا يَشْرُبُ بْنُ مُحَمَّدٍ، أَخْبَرَنَا عَنْهُ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ هَمَّامَ بْنِ مُنَبِّهٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((إِنَّكُمْ وَالظَّنَّ، فَإِنَّ الظَّنَّ أَكْذَبُ الْحَدِيثِ، وَلَا تَحْسِنُوا وَلَا تَجْسِسُوا وَلَا تَحَاسِدُوا، وَلَا تَدَابِرُوا وَلَا تَبَاغِضُوا وَكُونُوا عِبَادَ اللَّهِ إِخْوَانًا)).

[راجع: ۵۱۴۳]

اللَّهُ يَعْلَمُ [الشَّرْح] اس پاک ہر مسلمان کو اس ارشاد نبوی پر عمل کی توفیق بخشدے آئیں۔ تحسسو اور تجسسو ہردو میں ایک تاذف ہو گئی ہے، خطابی نے اس کا مطلب بتایا کہ لوگوں کے عیوب کی تلاش نہ کرو، تحسسو کا مادہ حاسہ ہے مطلق تلاش کے لئے بھی یہ مستعمل ہے جیسے آیت سورہ یوسف میں حضرت یعقوب کا قول نقل ہوا ہے، «اذا هبوا تحسسوا من یوسف واخیه» (یوسف: ۸۷)

جاہا یوسف اور اس کے بھائی کو ملاش کرو۔ قلن سے بد گمان مراد ہے۔ یعنی بغیر تحقیق کئے دل میں بد گمان بھایتا یا پے مسلمان کا شیدہ نہیں ہے۔

(۶۰۶۵) ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا، انہوں نے کماہم کو شعیب نے خبر دی، ان سے زہری نے بیان کیا انہوں نے کماکہ مجھ سے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا آپس میں بعض نہ رکھو، حسد نہ کرو، پیشہ پیچھے کسی کی برائی نہ کرو، بلکہ اللہ کے بندے آپس میں بھائی بھائی بن کر رہو اور کسی مسلمان کے لئے جائز نہیں کہ ایک بھائی کسی بھائی سے تین دن سے زیادہ سلام کلام چھوڑ کر رہے۔

**لشیخ** اللہ کے محبوب رسول اللہ ﷺ کا یہ وہ مقدس وعظ ہے، جو اس قتل ہے کہ ہر وقت یاد رکھا جائے اور اس پر عمل کیا جائے اس صورت میں یقیناً امت کا بیڑا پار ہو سکے گا۔ اللہ سب کو اسی ہمت عطا کرے آمین۔

باب سورۃ حجرات میں اللہ کا فرمان اے ایمان والو! ہست سی بد گمانیوں سے بچو، بے شک بعض بد گمانیاں گناہ ہوتی ہیں اور کسی کے عیوب کی ڈھونڈ ٹھول نہ کرو۔ آخر آیت تک۔

(۶۰۶۶) ہم سے عبد اللہ بن یوسف تھیں نے بیان کیا، کماہم کو امام مالک رضی اللہ عنہ نے خبر دی، ابو الزناد نے، انہیں اعرج نے اور انہیں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، بد گمانی سے بچتے رہو، بد گمانی اکثر تحقیق کے بعد جھوٹی بات ثابت ہوتی ہے اور کسی کے عیوب ڈھونڈنے کے پیچھے نہ پڑو، کسی کا عیوب خواہ نخواہ مت ٹھولو اور کسی کے بھاؤ پر بھاؤ نہ بڑھاؤ اور حسد نہ کرو، بعض نہ رکھو، کسی کی پیشہ پیچھے برائی نہ کرو بلکہ سب اللہ کے بندے آپس میں بھائی بھائی بن کر رہو۔

بعض یہ ہے کہ ایک چیز کا خریدنا منفور نہ ہو لیکن دوسرے کو دھوکا دینے کے لئے جھوٹ سے اس کی قیمت بڑھائے۔ اسی طرح کوئی بھائی کسی شے کا بھاؤ کر رہا ہے تو تم اس میں دغل اندازی مت کرو۔

باب گمان سے کوئی بات کہنا

(۶۰۶۷) ہم سے سعید بن عفیر نے بیان کیا، کماہم سے لیث بن سعد نے بیان کیا، ان سے عقیل نے، ان سے ابن شاہب نے، ان سے

حدائق ابُو الْيَمَان، أخْبَرَنَا شَعِيبٌ، عَنْ الزَّهْرِيِّ قَالَ : حَدَّثَنِي أَنَّ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : ((لَا تَبَاغِضُوا وَلَا تَحَاسِدُوا وَلَا تَدَابِرُوا وَكُوْنُوا عِبَادُ اللَّهِ إِخْوَانًا، وَلَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ)). [اطرفہ فی: ۶۰۷۶].

**لشیخ** جائے اس صورت میں یقیناً امت کا بیڑا پار ہو سکے گا۔ اللہ سب کو اسی ہمت عطا کرے آمین۔

#### ۶۰۸ - باب

هُوَيَا أَيْهَا الَّذِينَ آمَنُوا اجْتَبَرُوا كَثِيرًا مِنَ الظُّنُونِ إِنَّ بَعْضَ الظُّنُونِ إِثْمٌ وَلَا تَجْسِسُوا

حدائق عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : ((إِنَّكُمْ وَالظُّنُونَ، فَإِنَّ الظُّنُونَ أَكْذَبُ الْحَدِيثِ، وَلَا تَحْسِسُوا وَلَا تَجْسِسُوا وَلَا تَنْجِشُوا، وَلَا تَحَاسِدُوا وَلَا تَبَاغِضُوا، وَلَا تَدَابِرُوا، وَكُوْنُوا عِبَادُ اللَّهِ إِخْوَانًا)). [راجح: ۵۱۴۳]

بعض یہ ہے کہ ایک چیز کا خریدنا منفور نہ ہو لیکن دوسرے کو دھوکا دینے کے لئے جھوٹ سے اس کی قیمت بڑھائے۔ اسی طرح کوئی بھائی کسی شے کا بھاؤ کر رہا ہے تو تم اس میں دغل اندازی مت کرو۔

#### ۶۰۹ - باب مَا يَكُونُ مِنَ الظُّنُونِ

حدائق سَعِيدُ بْنُ عَفِيرٍ، حَدَّثَنَا الْلَّيْثُ، عَنْ غَعْنَيلٍ، عَنْ أَبْنِ شَهَابٍ، عَنْ

عروہ نے اور ان سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا میں گمان کرتا ہوں کہ فلاں اور فلاں ہمارے دین کی کوئی بات نہیں جانتے ہیں۔ یہش بن سعد نے بیان کیا کہ یہ دونوں آدمی منافق تھے۔

غزوہ، عن عائشة قالت: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((مَا أَطْنَ فُلَاتٍ وَفُلَاتٍ يَغْرِفَانِ مِنْ دِينَ شَهِيدٍ)). قَالَ الْأَئْمَةُ: كَانَا رَجُلَيْنِ مِنَ الْمُنَافِقِينَ. [طرفة في : ٦٠٦٨].

حافظ نے کہا کہ ان دونوں کے نام مجھ کو معلوم نہیں ہوئے۔

(۶۰۶۸) ہم سے بھی بن بکیر نے بیان کیا، کہا ہم سے یہش بن سعد نے یہ حدیث نقل کی اور (اس میں یوں ہے کہ) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ایک دن نبی کریم ﷺ میرے بیان تشریف لائے اور فرمایا، عائشہ میں گمان کرتا ہوں کہ فلاں فلاں لوگ ہم جس دین پر ہیں اس کو نہیں پہچانتے۔

۶۰۶۸ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا الْأَئْمَةُ بِهَذَا، وَقَالَتْ : دَخَلَ عَلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ يَوْمًا وَقَالَ : ((يَا عَائِشَةً مَا أَطْنَ فُلَاتٍ وَفُلَاتٍ يَغْرِفَانِ دِينَ الَّذِي نَحْنُ عَلَيْهِ)).

[راجع: ۶۰۶۷]

زانہ نبوی میں منافقین کی ایک جماعت بہت ہی خطرناک تھی جو اپر سے مسلمان بنتے اور دل سے ہر وقت مسلمانوں کا برآ چاہتے ایسے بد بختوں نے ہمیشہ اسلام کو بہت نقصان پہنچایا ہے، ایسے لوگ آج کل بھی بہت ہیں۔ الاما شاء اللہ۔

### باب مومن کے کسی عیب کو چھپانا

(۶۰۶۹) ہم سے عبدالعزیز بن عبد اللہ نے بیان کیا، کہا ہم سے ابراہیم بن سعد نے، ان سے ان کے بھتیجے ابن شاہب نے، ان سے ابن شاہب (محمد بن مسلم) نے، ان سے سالم بن عبد اللہ نے بیان کیا کہ میں نے ابوہریرہؓ سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے آنحضرت ﷺ نے فرمایا میری تمام امت کو معاف کیا جائے گا سوا گناہوں کو کھلم کھلا کرنے والوں کے اور گناہوں کو کھلم کھلا کرنے میں یہ بھی شامل ہے کہ ایک شخص رات کو کوئی (گناہ کا) کام کرے اور اس کے باوجود کہ اللہ نے اس کے گناہ کو چھپا دیا ہے مگر صبح ہونے پر وہ کہنے لگے کہ اے فلاں! میں نے کل رات فلاں فلاں برآ کام کیا تھا۔ رات گزر گئی تھی اور اس کے رب نے اس کا گناہ چھپائے رکھا، لیکن جب صبح ہوئی تو وہ خود اللہ کے پردے کو کھولنے لگا۔

۶۰۶۹ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمَ بْنَ سَعْدٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ شَهَابٍ، عَنْ أَبْنِ شَهَابٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ : ((كُلُّ أَمْيَنِ مَعْفَافِي، إِلَّا الْمُجَاهِرِينَ وَإِنَّ مِنَ الْمَجَانِةِ أَنْ يَعْمَلَ الرَّجُلُ بِاللَّيْلِ عَمَلًا، ثُمَّ يَصْبِحُ وَقَدْ سَرَّهُ اللَّهُ فَيَقُولُ : يَا فَلَانُ عَمِلْتَ الْبَارِحةَ كَذَا وَكَذَا وَقَدْ بَاتَ يَسْتَرِهُ رَبُّهُ وَيَصْبِحُ يَكْشِفُ سِرَّهُ اللَّهُ عَنْهُ)).

(۶۰۷۰) ہم سے مسدود نے بیان کیا، کہا ہم سے ابو عوانہ نے، انہوں قادہ سے، انہوں نے صفووان بن محرز سے، ایک شخص نے این عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا تم نے آنحضرت ﷺ سے کاتا چھوٹی کے باب

۶۰۷۰ - حَدَّثَنَا مُسَدْدُدٌ، حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ فَتَنَادَةَ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ مُحَرَّزٍ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ أَبْنَ عَمْرَ كَيْفَ سَمِعَتِ

میں کیا نہ ہے؟ (یعنی سرگوشی کے باب میں) انہوں نے کہا آنحضرت فرماتے تھے (قیامت کے دن تم مسلمانوں) میں سے ایک شخص (جو گنگوڑا ہو گا) اپنے پروردگار سے نزدیک ہو جائے گا۔ پروردگار اپنا بازو اس پر رکھ دے گا اور فرمائے گا تو نے (فلال دن دنیا میں) یہ یہ بے کام کئے تھے وہ عرض کرے گا۔ بے شک (پروردگار مجھ سے خطا میں ہوئی ہیں پر تو غفور رحیم ہے) غرض (سارے گناہوں کا) اس سے (پسلے) اقرار کر لے گا پھر فرمائے گا دیکھ میں نے دنیا میں تیرے گناہ چھپائے رکھے تو آج میں ان گناہوں کو بخش دیتا ہوں۔

**لئے بیحی** اللہ کا ایک نام شیر بھی ہے، یعنی گناہوں کا چھپائیں والا، دنیا اور آخرت میں وہ بہت سے بندوں کے گناہوں کو چھپایتا ہے۔ بعون اللہ متم۔ آمین۔

مث مشور ہے کہ ایک تو چوری کرے اور سے سینہ زوری کرے۔ اگر آدمی سے کوئی گناہ سرزد ہو جائے تو اسے چھپا کر رکھے، شرمende ہو، اللہ سے توبہ کرے، نہ یہ کہ ایک ایک سے کھتا پھرے کہ میں نے فلاں گناہ کیا ہے، یہ توبے حیالی اور بے باکی ہے۔ یہ حدیث بھی ان احادیث صفات میں سے ہے۔ اس میں اللہ کے لئے کھف بازو ثابت کیا گیا ہے، جیسے سمع اور بصر اور ید اور عین اور وجہ وغیرہ۔ اہل حدیث اس کی تاویل نہیں کرتے اور یہی مسلک حق ہے، تاویل کرنے والے کہتے ہیں کہ کھف سے جاپ رحمت مراد ہے یعنی اللہ اسے اپنے سایہ عاطفت میں چھپا لے گا مگر یہ تاویل کرنا نحیک نہیں ہے، کھف کے معنی بازو کے ہیں۔  
باب غور گھنڈ مُتکبر کی برائی۔

اور مجہد نے کہا کہ (سورہ مجریں) ”ثانی عطفہ“ سے مفرور مراد ہے، ”عطفہ“ یعنی گھنڈ سے گروں موڑنے والا۔

(۱۷۰) ہم سے محمد بن کثیر نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم کو سفیان بن عبینہ نے خبر دی، انہوں نے کہا ہم سے معبد بن خالد قیسی نے بیان کیا، ان سے حارثہ بن وہب خرازی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا نبی کریم ﷺ نے فرمایا کیا میں تمہیں جنت والوں کی خبر نہ دوں۔ ہر کمزور و تواضع کرنے والا اگر وہ (اللہ کا نام لے کر) قسم کھالے تو اللہ اس کی قسم کو پوری کر دے۔ کیا میں تمہیں دوزخ والوں کی خبر نہ دوں۔ ہر تند خواہ کڑ کر چلنے والا اور متکبر۔

(۱۷۱) اور محمد بن عیسیٰ نے بیان کیا کہ ہم سے ہشیم نے بیان کیا، کہ ہم کو حمید طویل نے خبر دی، کہا ہم سے انس بن مالک نے کہ رسول

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقُولُ  
لِي النَّجْوَى؟ قَالَ: ((يَدْنُو أَحَدُكُمْ مِنْ رَبِّهِ  
حَتَّى يَصْنَعَ كَنْفَةً عَلَيْهِ فَيَقُولُ : عَلِمْتَ  
كَذَا وَكَذَا فَيَقُولُ: نَعَمْ. فَيَقُولُ رَبِّهِ ثُمَّ يَقُولُ:  
إِنِّي سَرَتْتُ عَلَيْكَ فِي الدُّنْيَا فَأَنَا أَغْفِرُهَا  
لَكَ الْيَوْمَ)).

[راجح: ۲۴۴۱]

وَقَالَ مُجَاهِدٌ (ثَانِي عِطْفَهُ) مُسْتَكْبِرًا فِي  
نَفْسِهِ. عِطْفَهُ رَقْبَتِهِ.

۶۰۷۱ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، أَخْبَرَنَا  
سُفِيَّانَ، حَدَّثَنَا مَعْبُدُ بْنُ خَالِدٍ الْقَنْيَسِيُّ،  
عَنْ حَارِثَةَ بْنِ وَهْبٍ الْغُزَاعِيِّ، عَنْ النَّبِيِّ  
ﷺ قَالَ: ((أَلَا أَخْبِرُكُمْ بِأَهْلِ الْجَنَّةِ كُلُّ  
ضَعِيفٍ مُتَضَعِّفٍ، لَوْ أَفْسَمَ عَلَى اللَّهِ  
لَا يَرَهُ أَلَا أَخْبِرُكُمْ بِأَهْلِ النَّارِ؟ كُلُّ عَنْ  
جَوَاظِ مُسْتَكْبِرٍ)). [راجح: ۴۹۱۸]

۶۰۷۲ - وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى: حَدَّثَنَا  
هُشَیْمٌ، أَخْبَرَنَا حُمَيْدَ الطَّوَیْلَ، حَدَّثَنَا أَنَّسَ

کرم ﷺ کے اخلاق فاضلہ کا یہ حال تھا کہ ایک لوگوں میں کسی بھی کام کے لئے جمال چاہتی آپ کو لے جاتی تھی۔

بن مالکؓ قال: كَانَتِ الْأُمَّةُ مِنْ إِمَاءِ أَهْلِ  
الْمَدِينَةِ لَا يَخْدُلُ بَيْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَتَسْطِيلُ  
بِهِ حَيْثُ شَاءَتْ. [راجح: ٣٥٠٣]  
آپ اس کے ساتھ چلے جاتے انکار نہ کرتے۔

باب ترك ملاقات کرنے کا بیان اور رسول اللہ ﷺ کا یہ  
فرمان کہ کسی شخص کے لئے یہ جائز نہیں کہ اپنے کسی مسلمان بھائی کو  
تین رات سے زیادہ چھوڑ رکھے۔ (اس میں ملاپ کرنے کی تائید  
(ہے))

٦٢ - باب الهجرة  
وَقَوْلُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ: ((لَا يَجِدُ لِرَجُلٍ  
أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثَ)).

**لشیخ** یہاں دنیاوی مجرموں کی بنا پر ترك ملاقات مراد ہے۔ ویسے فاقہ فار اور اہل بدعت سے ترك ملاقات کرنا جب تک وہ توبہ نہ کریں درست ہے۔ سلطان المشائخ حضرت نظام الدین اولیاء ولسوی حضرت مولانا ضیاء الدین سنانی کی عیادت کو گئے جو سخت پیار تھے اور اطلاع کرائی۔ مولانا نے فرمایا کہ میں بدعتی فقیروں سے نہیں ملتا ہوں چونکہ حضرت سلطان المشائخ کبھی کبھی سامع میں شریک رہتے اور مولانا اس کو بدعت اور ناجائز سمجھتے تھے۔ حضرت سلطان المشائخ نے کہا مولانا سے عرض کرو میں نے سامع سے توبہ کریں ہے۔ یہ سنتے ہی مولانا نے فرمایا میرے سر کا عمامہ اتار کر بچا دو اور سلطان مشائخ سے کو کہ اس پر پاؤں رکھتے ہوئے تشریف لاویں معلوم ہوا کہ اللہ والے علمائے دین نے یہیشہ بد عیشوں سے ترك ملاقات کیا ہے اور حدیث الحب لله والبغض لله کا یہی مفہوم ہے۔  
والله اعلم (وحیدی)

(۳) ۶۰۷۴، ۶۰۷۵ - حدثنا أبو  
الإيمان، أخبرنا شعيب، عن الزهرى قال:  
حدثنا عوف بن مالك بن الطفيلي هو ابن  
الحارث وهو ابن أخي عائشة زوج النبي  
صلى الله عليه وسلم لأمهما أن عائشة  
حدثت أن عبد الله بن الزبير قال في بيع  
أو عطاء أغطته عائشة، والله لتنتهي  
عائشة أو لا يخرج من عليها فقالت : أهؤ  
قال هذا؟ قلوا : نعم. قالت : هو الله على  
نذر أن لا أكلم ابن الزبير أبداً فاستفتح  
ابن الزبير إليها حين طالت الهجرة،  
فقالت : لا والله لا أشفع فيه أبداً، ولا  
أتحث إلى نذري فلما طال ذلك غلى

لئے ہت تکلیف وہ ہو گیا تو انہوں نے سور بن محمد اور عبدالرحمٰن بن اسود بن عبد یغوث رضی اللہ عنہم سے اس سلسلے میں پات کی وہ دونوں بنی زہرہ سے تعلق رکھتے تھے۔ انہوں نے ان سے کما کہ میں تمیس اللہ کا واسطہ دیتا ہوں کسی طرح تم لوگ مجھے عائشہ رضی اللہ عنہا کے جھروں میں داخل کر دو کیونکہ ان کے لئے یہ جائز نہیں کہ میرے ساتھ صدر حجی کو توڑنے کی قسم کھائیں چنانچہ سور اور عبدالرحمٰن دونوں اپنی چادروں میں لپٹے ہوئے عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کو اس میں ساتھ لے کر آئے اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے اندر آئنے کی اجازت چاہی اور عرض کی السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ کیا ہم اندر آسکتے ہیں؟ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا آ جاؤ۔ انہوں نے عرض کیا ہم سب؟ کہاں؟ سب آ جاؤ۔ ام المؤمنین کو اس کا علم نہیں تھا کہ عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما بھی ان کے ساتھ ہیں۔ جب یہ اندر گئے تو عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما پر وہ ہٹا کر اندر چلے گئے اور ام المؤمنین رضی اللہ عنہما سے پٹ کر اللہ کا واسطہ دینے لگے اور رونے لگے (کہ معاف کر دیں، یہ ام المؤمنین کے بھائی تھے) سور اور عبدالرحمٰن بھی ام المؤمنین کو اللہ کا واسطہ دینے لگے کہ عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما بولیں اور انہیں معاف کر دیں؟ ان حضرات نے یہ بھی عرض کیا کہ جیسا کہ تم کو معلوم ہے نبی ﷺ نے تعلق توڑنے سے منع کیا ہے کہ کسی مسلمان کے لئے جائز نہیں کہ کسی اپنے بھائی سے تین دن سے زیادہ والی حدیث یاد دلانے لگے اور یہ کہ اس میں نقصان ہے تو ام المؤمنین بھی انہیں یاد دلانے لگیں اور رونے لگیں اور فرمانے لگیں کہ میں نے تو قسم کھالی نہیں؟ اور قسم کا معاملہ سخت ہے لیکن یہ بزرگ لوگ برابر کوشش کرتے رہے، یہاں تک کہ ام المؤمنین نے عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے بات کر لی اور اپنی قسم (توڑنے) کی وجہ سے چالیس غلام آزاد کئے۔ اس کے بعد جب بھی آپ یہ قسم یاد کرتیں تو رونے لگتیں اور آپ کا دو پہنچانے کا نہیں سے تھوڑا جاتا۔

ابن الزبیر کلمہ المسنور بن مخفرة، وَعَنْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ الْأَسْوَدِ عَنْ يَغُوثَ، وَهُمَا مِنْ بَنِي زَهْرَةَ وَقَالَ لَهُمَا: أَنْشَدَكُمَا بِاللَّهِ لَمَّا أَذْخَلْتُمَا عَلَى عَائِشَةَ فَلَمْ يَأْتِهَا لَأَبْجِلُ لَهَا أَنْ تَنْذِلَ قَطْبِعَنِي فَأَقْبَلَ بِهِ الْمَسْنُورُ وَعَنْدَ الرَّحْمَنِ مُشْتَمِلٍ بِأَرْدِيهِمَا حَتَّى اسْتَأْذَنَا عَلَى عَائِشَةَ فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ، أَنْذَلْتُ؟ قَالَتْ عَائِشَةُ: أَذْخُلُوا، قَالُوا: كُلُّنَا قَالَتْ: نَعَمْ أَذْخُلُوا كُلُّكُمْ، وَلَا تَعْلَمُ أَنْ مَعْهُمَا إِبْرَاهِيمَ، فَلَمَّا دَخَلُوا دَخَلَ إِبْرَاهِيمَ الْحِجَابَ فَاغْتَتَقَ عَائِشَةَ وَطَفِيقَ يَنَاسِدُهَا وَيَنْبِكِي، وَطَفِيقَ الْمَسْنُورَ وَعَنْدَ الرَّحْمَنِ يَنَاسِدُهَا إِلَّا مَا كَلَمَتَهُ، وَقَبْلَتْ مِنْهُ وَيَقُولُانَ: إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَمَّا قَدْ عَلِمْتَ مِنَ الْهِجْرَةِ، فَإِنَّهُ لَا يَجُلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثَ لَيَالٍ، فَلَمَّا أَكْتَرُوا عَلَى عَائِشَةَ مِنَ التَّذْكِرَةِ وَالتَّخْرِيجِ طَفَقَتْ تَذَكِّرُهُمَا وَيَنْبِكِي وَيَقُولُ: إِنِّي نَذَرْتُ، وَالنَّذْرُ شَدِيدٌ فَلَمْ يَزِدْ أَبْهَا حَتَّى كَلَمَتَ إِبْرَاهِيمَ وَأَغْفَقَتْ فِي نَذْرِهَا ذَلِكَ أَرْبَعِينَ رَقْبَةً، وَكَانَتْ تَذَكِّرُ نَذْرَهَا بَعْدَ ذَلِكَ فَتَبَكَّيَ حَتَّى تَبَلَّ دُمُوغُهَا خِمَارَهَا.

**تشریح** (جبر کے معنی یہ کہ حاکم کسی شخص کو کم عقل یا ناقابل سمجھ کر یہ حکم دے دے کہ اس کا کوئی تصرف بیج بہد وغیرہ نافذ نہ ہو گا) اسی حدیث سے بہت سے سائل کا ثبوت نکلا ہے اور یہ بھی کہ آخر پرست شیخوں کی ازواج مطررات پر وہ کے ساتھ غیر

حرم مردود سے بوقت ضرورت پات کر لئی تھیں اور پرده کے ساتھ ان لوگوں کو گرمیں بلا لیتی تھیں۔ یہ بھی ثابت ہوا کہ دو گزے ہوئے دلوں کو جوڑنے کے لئے ہر مناسب تدبیر کرنی چاہئے اور یہ بھی کہ غلط حُم کو کفارہ ادا کر کے تو زناہی ضروری ہے۔ دغیرہ دغیرہ فوجوں کی مدد کیسے کیا جائے اور یہ مدد کیسے کیا جائے اور یہ مدد کیسے کیا جائے۔ میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ ترک تعلق عبد اللہ بن زبیر بن عٹا کے لئے تعلیم و تاویب کے لئے تھا اور عاصیوں سے ایسا ترک تعلق مباح ہے۔

(۶۰۷۶) ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے بیان کیا، کہما انہیں امام مالک بن شیعہ نے خبر دی، انہیں ابن شاب نے اور ان سے انس بن مالک بن شیعہ نے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، آپس میں بغرض نہ رکھو اور ایک دوسرے سے حسد نہ کرو، پیچھے کسی کی برائی نہ کرو، بلکہ اللہ کے بندے اور آپس میں بھائی بھائی بن کر رہو اور کسی مسلمان کے لئے جائز نہیں کہ کسی بھائی سے تین دن سے زیادہ تک بات چیت بند کرے۔

(۶۰۷۷) ہم سے عبد الرحمن بن یوسف نے بیان کیا، کہما ہم کو امام مالک بن شیعہ نے خبر دی، انہیں ابن شاب نے، انہیں عطاء بن یزید لیشی نے اور انہیں حضرت ابو ایوب النصاری بن شیعہ نے کہ رسول کشم سہیلہ نے فرمایا کسی شخص کے لئے جائز نہیں کہ اپنے کسی بھائی سے تین دن سے زیادہ کے لئے ملاقات چھوڑے، اس طرح کہ جب دونوں کاساما ہو جائے تو یہ بھی منہ پھیز لے اور وہ بھی منہ پھیز لے اور ان دونوں میں بہتر وہ ہے جو سلام میں پہل کرے۔

(۶۰۷۷) حدثنا عبد الله بن يوسف، أخبرنا مالك، عن ابن شهاب عن أنس بن مالك أن رسول الله ﷺ قال: ((لا تبغضوا ولا تحاسدوا ولا تذابروا وكونوا عباد الله إخواناً، ولا يجعل المسلمون أن يهجر أخاه فوق ثلاث ليالٍ)).

[راجع: ۶۰۶۵]

(۶۰۷۸) حدثنا عبد الله بن يوسف، أخبرنا مالك، عن ابن شهاب، عن عطاء بن يزيد اللثني، عن أبي أيوب الأنباري، أن رسول الله ﷺ قال: ((لا يجعل لرجل أن يهجر أخيه فوق ثلاث، يلتقيان فيفرض هذا ويفرض هذا وخيرهما الذي يبدأ بالسلام)).

[طرفة في: ۶۲۳۷].

**تشریح** اس کے بعد اگر وہ فریق مغلی بات چیت نہ کرے سلام کا جواب نہ دے تو وہ کہنگار رہے گا اور یہ شخص گناہ سے بچ جائے گا۔ قرآن کی آیت ادفع بالئی ہی احسن کا یہی مطلب ہے کہ باہمی ناچالی کو احسن طریق پر ختم کر دینا یعنی بہتر ہے۔ اللہ پاک ہر مسلمان کو یہ آیت پادرکنے کی توفیق دے۔

(۶۳) باب ما يجوز من الْهِجْرَانِ

لِمَنْ عَصَى

وَقَالَ كَفَّبْ حِينَ تَخَلَّفَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ  
وَنَهَى النَّبِيُّ ﷺ الْمُسْلِمِينَ عَنْ كَلَامِهِ  
وَذَكَرَ خَمْسِينَ لِيَلَةً.

اگر کوئی شخص گناہ کا مرکب ہو تو (توبہ کرنے تک) اس کی ملاقات چھوڑنیا جائز ہے۔

### باب نافرمانی کرنے والے سے تعلق توڑنے کا جواز

حضرت کعب بن شیعہ نے بیان کیا کہ جب وہ نبی کشم سہیلہ کے ساتھ (غزوہ تبوک میں) شریک نہیں ہوئے تھے تو نبی کشم سہیلہ نے ہم سے بات چیت کرنے سے مسلمانوں کو روک دیا تھا اور آپ نے پچاس دن کا تذکرہ کیا

(۲۰۷۸) ہم سے محمد بن سلام نے بیان کیا، کہا ہم کو عبیدہ بن سلیمان نے خبر دی، انہیں ہشام بن عروہ نے، انہیں ان کے والد نے اور ان سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں تمہاری ناراً ضلگی اور خوشی کو خوب پچھانتا ہوں۔ ام المؤمنین نے بیان کیا کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ؟ آپ کس طرح سے پچھانتے ہیں؟ فرمایا کہ جب تم خوش ہوتی ہو کہتی ہو، ہاں محمد کے رب کی قسم، اور جب ناراض ہوتی ہو تو کہتی ہو نہیں، ابراہیم کے رب کی قسم۔ بیان کیا کہ میں نے عرض کیا، جی ہاں آپ کا فرمانا بالکل صحیح ہے میں صرف آپ کا نام لینا چھوڑ دیتی ہوں۔

(۶۰۷۸) حدثنا مُحَمَّدٌ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدَهُ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عَزْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنِّي لَا غَرْفٌ غَصَبَكِ وَرَضِيَّكِ)). قَالَتْ: قُلْتُ وَكَيْفَ تَغْرِفُ ذَاكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: ((إِنِّي إِذَا كُنْتَ رَاضِيَّةً قُلْتَ: بَلِي وَرَبُّ مُحَمَّدٍ، وَإِذَا كُنْتَ سَاحِطَةً قُلْتَ: لَا وَرَبُّ إِبْرَاهِيمَ)) قَالَتْ: قُلْتُ أَجْلَنَ لَا أَفْجُرُ إِلَّا أَسْمَكَ.

[راجع: ۵۲۲۸]

**لشیخ** [ لما دل سے آپ کی محبت نہیں جاتی۔ ترجمہ باب سے مطابقت یوں ہوئی کہ جب حدیث سے بے گناہ خوارہنا جائز ہوا تو گناہ کی وجہ سے خوارہنا طریق اولی جائز ہو گا۔

### باب کیا اپنے ساتھی کی ملاقات کے لئے ہر دن جاسکتا ہے یا صح اور شام ہی کے اوقات میں جائے

(۲۰۷۹) ہم سے ابراہیم بن موی نے بیان کیا، کہا ہم کو ہشام بن عروہ نے خبر دی، انہیں معرنے، ان سے زہری نے (دوسری سند) اور لیث بن سعد نے بیان کیا کہ مجھے عقیل نے بیان کیا، ان سے ابن شاہ بن نے بیان کیا، انہیں عروہ بن زبیر نے خبر دی اور ان سے نبی کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ جب میں نے ہوش سنبلات تو اپنے والدین کو دین اسلام کا پیر و پلایا اور کوئی دن ایسا نہیں گزرتا تھا کہ جس میں رسول اللہ ﷺ ان کے پاس صحیح و شام تشریف نہ لاتے ہوں، ایک دن ابو بکر بن عبد الرحمن (والد ماجد) کے گھر میں بھری دوسری میں بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک شخص نے کہا یہ رسول اللہ ﷺ تشریف لارہے ہیں، یہ ایسا وقت تھا کہ اس وقت ہمارے یہاں آنحضرت ﷺ کے آئے کامعمول نہیں تھا، ابو بکر بن عبد الرحمن کے اس وقت آنحضرت ﷺ کا تشریف لانا کسی خاص وجہ ہی سے ہو سکتا ہے، پھر آنحضرت ﷺ نے فرمایا مجھے مکہ چھوڑنے کی اجازت مل گئی ہے۔

(۶۴) باب هل يَزُورُ صَاحِبَةَ كُلِّ  
يَوْمٍ، أَوْ بُكْرَةَ وَعَشِيًّا؟

(۶۰۷۹) حدثنا إبراهيم بن موسى، أخبارنا هشام، عن مفترح وقال الليث: حدثني غليل قال ابن شهاب: فأخبرني عزوة بن الزبير أن عائشة زوج النبي ﷺ قالت: لَمْ أُغْفَلْ أَبُوئِي إِلَّا وَهُمَا يَدِينَ الدِّينَ وَلَمْ يَمْرِ عَلَيْهِمَا يَوْمٌ إِلَّا يَأْتِيَا فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ طَرَفِ النَّهَارِ بُكْرَةً وَعَشِيًّا، فَبَيْنَمَا نَحْنُ جُلُوسٌ فِي بَيْتِ أَبِي بَكْرٍ فِي نَحْرِ الظَّهِيرَةِ، قَالَ قائلٌ هَذَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي سَاعَةٍ لَمْ يَكُنْ يَأْتِيَا فِيهَا، قَالَ أَبُو بَكْرٍ، مَا جَاءَ بِهِ فِي هَذِهِ السَّاعَةِ إِلَّا أَمْرٌ؟ قَالَ: ((إِنِّي قَدْ أَذِنْ لِي بِالْخُرُوجِ)). [راجع: ۴۷۶]

**لشیخ** اس کے بعد بھرت کا واقعہ تھیں آیا۔ حضرت صدیق اکبر بن شریح نے دو اونٹ خاص اس مقصود کے لئے کھلا پلا کر تیار کر کے تھے، رات کے اندر میرے میں آپ دونوں سوار ہو کر ایک غلام فید کو ساتھ لے کر گھر سے نکل پڑے اور رات کو غار بثور میں قیام فرمایا جمال تین رات آپ قیام پذیر رہے، یہاں سے بعد میں چل کر مدینہ پہنچے۔ یہ بھرت کا واقعہ اسلام میں اس قدر اہمیت رکھتا ہے کہ سنہ بھری اسی سے شروع کیا گیا۔

### باب ملاقات کے لئے جانا اور جو لوگوں سے ملاقات کے لئے

گیا اور انہیں کے یہاں کھانا کھایا تو یہ جائز ہے۔ حضرت سلمان فارسی بن شریح حضرت ابو الدرداء بن شریح سے ملاقات کے لئے ان کے ہاں گئے اور انہیں کے یہاں کھانا کھایا

(۲۰۸۰) ہم سے محمد بن سلام نے بیان کیا، کہا ہم کو عبد الوہاب ثقفی نے خردی، انہیں خالد حذاۓ نے، انہیں انس بن سیرین نے اور انہیں انس بن مالک بن شریح نے کہ رسول اللہ ﷺ قبیلہ انصار کے گھرانہ میں ملاقات کے لئے تشریف لے گئے اور انہیں کے یہاں کھانا کھایا، جب آپ واپس تشریف لانے لگے تو آپ کے حکم سے ایک چٹائی پر پانی چھڑ کا گیا اور آخر پر آخرت شہیل نے اس پر نماز پڑھی اور گھروالوں کے لئے دعا کی۔

وَمَنْ زَارَ قَوْمًا فَطَعِيمٌ عِنْهُمْ، وَرَأَ سَلَمَانَ أَبَا الدُّرْدَاءِ فِي عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَكَلَ عِنْهُ.

۶۰۸۰ - حدثنا محمد بن سلام، أخبرنا عبد الوهاب، عن خالد الحذاء، عن انس بن سيرين، عن انس بن مالك رضي الله عنه أن رسول الله ﷺ زار أهل بيته في الأنصار فطعم عندهم طعاما، فلما أراد أن يخرج أمر بمكان من بيته، فنصح له على بساط فصل عليه ودعا لهم.

[راجع: ۶۷۰]

**لشیخ** یہ عبان بن مالک کا گھر تھا اور آخر پر آخرت شہیل نے حضرت انس بن شریح کے لئے دعا فرمائی تھی جیسے کہ اوپر گزر چکا ہے۔

### باب جب دوسرے ملک کے وفد ملاقات کو آئیں تو ان کے لئے اپنے آپ کو آراستہ کرنا

(۲۰۸۱) ہم سے عبد اللہ بن محمد نے بیان کیا، کہا ہم سے عبد الصمد بن عبد الوارث نے، کہا کہ مجھ سے میرے والد نے بیان کیا، کہا کہ مجھ سے تیکی بن ابی اسحاق نے، کہا کہ مجھ سے سالم بن عبد اللہ نے پوچھا کہ استبرق کیا چیز ہے؟ میں نے کہا کہ دیبا سے بنا ہوا دیبا اور کھرو را کپڑا پھر انہوں نے بیان کیا کہ میں نے عبد اللہ بن عمر بن حنبل سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ عمر بن شریح نے ایک شخص کو استبرق کا جوڑا پہنے ہوئے دیکھا تو نبی کرم شہیل کی خدمت میں اسے لے کر حاضر ہوئے

۶۰۸۱ - حدثنا عبد الله بن محمد، حدثنا عبد الصمد، قال : حدثني أبي، قال: حدثني يحيى بن أبي إسحاق قال : قال لي سالم بن عبد الله: ما الاستبرق؟ قلت : ما غلظ من الديباج وخش منه، قال: سمعت عبد الله يقول: رأى عمر على رجل خلة من إستبرق فاتى بها النبي

### ۶۶ - باب من تجمل للوفود

اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ! اسے آپ خرید لیں اور وندجب آپ سے ملاقات کے لئے آئیں تو ان کی ملاقات کے وقت اسے پن لیا کریں۔ آخرت میں فرمایا کہ ریشم تو دی پن سکتا ہے جس کا آخرت میں کوئی حصہ نہ ہو خیر اس بات پر ایک مدت گزر گئی پھر ایسا ہوا کہ ایک دن آخرت میں فرمایا کہ خود انہیں ایک جوڑا بھیجا تو وہ اسے لے کر آخرت میں فرمایا کہ خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا آخرت میں فرمایا کہ یہ جوڑا میرے لئے بھیجا ہے، حالانکہ اس کے بارے میں آپ اس سے پہلے ایسا ارشاد فرمائے ہیں؟ آخرت میں فرمایا کہ یہ میں نے تمہارے پاس اس لئے بھیجا ہے تاکہ تم اس کے ذریعہ (نیچ کر) مال حاصل کرو۔ چنانچہ ابن عمرؓ اسی حدیث کی وجہ سے کہرے میں (ریشم کے) بیل بوٹوں کو بھی مکروہ جانتے تھے۔

باب کسی سے بھائی چارہ اور دوستی کا اقرار کرنا۔ اور ابو جحیفہ (وہب بن عبد اللہ) نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے سلمان اور ابو درداء کو بھائی بنا دیا تھا اور عبدالرحمن بن عوف نے بیان کیا کہ جب ہم مدینہ منورہ آئے تو نبی کریم ﷺ نے میرے اور سعد بن رفع کے درمیان بھائی چارگی کرائی تھی۔

(۲۰۸۲) ہم سے مدد بن سرہ نے بیان کیا، کہ ہم سے بیکی بن سعید نقان نے بیان کیا، ان سے حمید طویل نے اور ان سے حضرت انس بن مالک نے بیان کیا کہ جب عبدالرحمن بن عوف ہمارے یہاں آئے تو نبی کریم ﷺ نے ان میں اور سعد بن رفع میں بھائی چارگی کرائی تو پھر (جب عبدالرحمن بن عوف نے نکاح کیا تو) آخرت میں فرمایا کہ اب ولیہ کر خواہ ایک بکری کا ہو۔

(۲۰۸۳) ہم سے محمد بن صباح نے بیان کیا، کہ ہم سے اسماعیل بن زکریا نے بیان کیا، کہ ہم سے عاصم بن سليمان احوال نے بیان کیا، کہ میں نے حضرت انس بن مالکؓ سے پوچھا، کیا تم کو یہ بات معلوم ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اسلام میں معالجه (حلف) کی

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِذَا أَخْرَجْتَ هَذِهِ فَأَلْبَسْنَاهَا لِوَفْدِ النَّاسِ إِذَا قَدِمُوكُمْ عَلَيْكُمْ؟ قَالَ: ((إِنَّمَا يَلْبِسُ الْحَرِيرَ مَنْ لَا خَلَاقَ لَهُ)) فَمَضَى فِي ذَلِكَ مَا مَضَى ثُمَّ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: بَعْثَتْ إِلَيْهِ بَعْثَةً إِلَيْهِ بَعْثَةً فَأَتَى بِهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: بَعْثَتْ إِلَيْهِ بَعْثَةً وَقَدْ قُلْتَ فِي مِثْلِهَا مَا قُلْتَ قَالَ: ((إِنَّمَا بَعْثَتْ إِلَيْكَ لِتُصَيِّبَ بِهَا مَالَ)) لَكَانَ أَبْنُ عَمْرٍو يَكْرَهُ الْقَلْمَنْ فِي التَّوْبَ لِهَذَا الْحَدِيثَ۔ [راجح: ۸۸۶]

حدیث اور باب میں مطابقت ظاہر ہے۔

#### ۶۷۔ باب الإِخَاءِ وَالْجَلْفِ

وَقَالَ أَبُو جَحِيفَةَ: أَخْيَ النَّبِيُّ ﷺ بَيْنَ سَلْمَانَ وَأَبِي الدَّرْدَاءِ۔ وَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ: لَمَّا قَدِيمَنَا الْمَدِينَةَ أَخْيَ النَّبِيُّ ﷺ بَيْنَ وَبَيْنَ سَعْدِ بْنِ الرَّبِيعِ۔

۶۰۸۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدْدَدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ حَمِيدٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: لَمَّا قَدِيمَ عَلَيْنَا عَبْدُ الرَّحْمَنَ فَلَّاخَ النَّبِيُّ ﷺ بَيْنَ وَبَيْنَ سَعْدِ بْنِ الرَّبِيعِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((أَوْلَمْ وَلَوْ بِشَاءَ)).

[راجح: ۲۰۴۹]

۶۰۸۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَبَّاحٍ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ زَكْرِيَّا، حَدَّثَنَا عَاصِمٌ، قَالَ: قُلْتَ لِأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: أَبْلَغْكَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((لَا جَلْفَ فِي الْإِسْلَامِ))؟ قَالَ:

لئے حالفَ النَّبِيِّ ﷺ بَيْنَ قُرْنَيْشٍ وَالْأَنْصَارِ  
کوئی اصل نہیں؟ اُس پیغمبر نے فرمایا کہ آنحضرت ﷺ نے خود قبیل  
فی ذاری. [راجع: ۲۲۹۴]

اور انصار کے درمیان میرے گھر میں حلف کرائی تھی۔  
حلف یہ کہ قول قرار کر کے کسی اور قوم میں شریک ہو جانا جیسا کہ جاہیت میں دستور تھا اب بھی البت ضرورت کے اوقات میں  
مسلمان اگر دوسری طاقتون سے معابدہ کریں تو ظاہر ہے کہ جائز ہو گا۔

**باب مسکراتنا اور ہنسنا اور فاطمہ علیہا السلام نے کماکہ نبی کریم  
مشیعیتم نے چپکے سے مجھ سے ایک بات کی تو میں بہس دی۔  
ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کماکہ اللہ ہی ہنساتا ہے اور  
رلاتا ہے۔**

حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہما کی یہ بات وفات نبوی سے کچھ پہلے کی ہے جیسا کہ گزر چکا ہے۔

۶۰۸۴ - حدَّثَنَا جِبَانُ بْنُ مُوسَى، أَخْبَرَنَا  
عَبْدُ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ الزُّهْرِيِّ، عَنْ  
غُرْزَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ  
رِفَاعَةَ الْفُرَاطِيَ طَلَقَ امْرَأَةَ قَبْطَ طَلَاقَهَا،  
فَتَرَوَجَهَا بَعْدَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الزُّبَيرِ  
فَجَاءَتِ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ،  
إِنَّهَا كَانَتْ عِنْدَ رِفَاعَةَ فَطَلَقَهَا آخِرَ ثَلَاثَ  
تَطْلِيقَاتِ، فَتَرَوَجَهَا بَعْدَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ  
الْزُّبَيرِ وَإِنَّهَا وَاللَّهِ مَا مَعَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِلَّا  
مِثْلُ هَذِهِ الْهَدْبَةِ، لِهَدْبَةِ أَخْدَقَهَا مِنْ  
جَلْبَابِهَا قَالَ وَأَبْوَكْنُرِ جَالِسٌ عِنْدَ النَّبِيِّ  
ﷺ وَابْنُ سَعِيدٍ بْنِ الْعَاصِ جَالِسٌ بَيْنَ  
الْحَجَرَةِ، لِيُؤْذَنَ لَهُ فَطَفِيقٌ خَالِدٌ يُنَادِي أَبَا  
بَكْرٍ أَلَا تَرْجِعُ هَذِهِ عَمَّا تَجْهَرُ بِهِ عِنْدَ  
رَسُولِ اللَّهِ ﷺ؟ وَمَا يَزِيدُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ  
عَلَى النَّبِيِّ لَمْ قَالَ : (لَقَلَّكِ تُرِيدِينَ أَنْ  
تَرْجِعَنِي إِلَى رِفَاعَةَ، لَا حَنْيَ تَدُوقِي

وَقَالَتْ فَاطِمَةُ عَلَيْهَا السَّلَامُ: أَسْرِ إِلَيْيَ  
النَّبِيِّ ﷺ فَصَحَّحَتْ، وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ:  
إِنَّ اللَّهَ هُوَ أَصْحَاحُكَ وَأَنْبَكِي.

تک تم انکا (عبد الرحمن بن زبیر کا) مزانہ چکھ لو اور وہ تمہارا مزہ نہ چکھ لیں۔

عَسَلَةَ وَيَدُوقَ عَبْنَيْكَ)).

[راجع: ۲۶۳۹]

(۴۰۸۵) ہم سے اسماعیل نے بیان کیا، کہا ہم سے ابراہیم نے بیان کیا، ان سے صالح بن کیمان نے، ان سے ابن شاب نے، ان سے عبد الجمید بن عبد الرحمن بن زید بن خطاب نے، ان سے محمد بن سعد نے اور ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ حضرت عمر بن خطاب بن زبیر نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہونے کی اجازت چاہی۔ اس وقت آنحضرت ﷺ کے پاس آپ کی کئی یویاں جو قریش سے تعلق رکھتی تھیں آپ سے خرچ دینے کے لئے تقاضا کر رہی تھیں اور پکار پکار کر باتیں کر رہی تھیں۔ جب حضرت عمر بن زبیر نے اجازت چاہی تو وہ جلدی سے ہاگ کر پردے کے پیچے چل گئیں۔ بھر آنحضرت ﷺ نے ان کو اجازت دی اور وہ داخل ہوئے۔ آنحضرت ﷺ اس وقت ہنس رہے تھے۔ حضرت عمر بن زبیر نے عرض کیا اللہ آپ کو خوش رکھے یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ان پر مجھے حیرت ہوئی، جو ابھی میرے پاس تقاضا کر رہی تھیں، جب انہوں نے تمہاری آواز سنی تو فوراً جہاگ کر پردے کے پیچے چل گئیں۔ حضرت عمر بن زبیر نے اس پر عرض کیا، یا رسول اللہ! آپ اس کے زیادہ مستحق ہیں کہ آپ سے ڈراجے، پھر عورتوں کو مخاطب کر کے انہوں نے کہا، اپنی جانوں کی دشمن! مجھ سے تو تم ڈرتی ہو اور اللہ کے رسول ﷺ سے نہیں ڈرتیں۔ انہوں نے عرض کیا آپ بن زبیر آنحضرت ﷺ سے زیادہ سخت ہیں۔ اس پر آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہاں اے ابن خطاب! اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، اگر شیطان بھی تمہیں راستے پر آتا ہو اور کیسے گا تو تمہارا راستہ چھوڑ کر وہ سرے راستے پر چلا جائے گا۔

[راجع: ۳۲۹۴]

**لئے جائیں** اس حدیث سے حضرت عمر بن زبیر کی فضیلت عظیمی پر روشنی پڑتی ہے کہ شیطان بھی ان سے ڈرتا ہے۔ دوسرا حدیث میں ہے کہ شیطان حضرت عمر بن زبیر کے سامنے سے بھاگتا ہے۔ اب یہ اشکال نہ ہو گا کہ حضرت عمر بن زبیر کی افضیلت رسول کریم ﷺ پر تلقی ہے کیونکہ یہ ایک خاص محاں ہے، چور ڈاکو جتنا کو تو ال بے ڈرتے ہیں اتنا خود بادشاہ سے نہیں ڈرتے۔

٦٠٨٥ - حدَّثَ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا إِبرَاهِيمُ، عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ، عَنْ أَبِيهِ، شَهَابَ، عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّجْمَنِ بْنِ زَيْدِ بْنِ الْخَطَّابِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ : اسْتَأْذَنَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ وَعَنْهُ عِنْدَهُ نِسْوَةً مِنْ قُرْيَشٍ يَسْأَلُهُ وَيَسْتَكْبِرُهُ عَالِيَةً أَصْنَاعَهُنَّ عَلَى صَوْبَهُ فَلَمَّا اسْتَأْذَنَ عُمَرَ تَبَادَرَنِ الْحِجَابُ فَأَذْنَ لَهُ النَّبِيُّ لَهُ لَدَخَلَ وَالَّتِي يَضْحَكُ فَقَالَ : أَضْحَكَ اللَّهُ سَلَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ يَا أَبَنِي أَنْتَ وَأَمِي فَقَالَ : ((عَجِبْتُ مِنْ هُؤُلَاءِ الْأَطْهَارِ كُنْ عِنْدِي لَمَّا سَمِعْتُ صَوْنَكَ تَبَادَرَنِ الْحِجَابُ)). فَقَالَ : أَنْتَ أَحْقَنُ أَنْ يَهْتَنَ يَا رَسُولَ اللَّهِ، ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْهِنَّ فَقَالَ : يَا عَدُوَاتِ أَنْفُسِهِنَّ أَهْبَتِي وَلَمْ تَهْنَ رَسُولَ اللَّهِ فَقَلَنِ : إِنَّكَ أَنْظَأْتَ وَأَغْلَظْتَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ : ((إِلَيْهِ يَا ابْنِ الْخَطَّابِ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا لَقِيَكَ الشَّيْطَانُ سَالِكًا فَجَأَ إِلَّا سَلَكَ فَجَأْ غَيْرَ فَجَكَ)).

(۲۰۸۶) ہم کے قبیلہ بن سعید نے بیان کیا، کہا ہم سے سفیان بن عبیسہ نے بیان کیا، ان سے عمرو بن دینار نے، ان سے ابو العباس سائب نے اور ان سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طائف میں تھے (فتح کمکے بعد) تو آپ نے فرمایا کہ اگر اللہ نے چاہا تو ہم یہاں سے کل واپس ہوں گے۔ آپ کے بعض صحابہ نے کہا کہ ہم اس وقت تک نہیں جائیں گے جب تک اسے فتح نہ کر لیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر یہی بات ہے تو کل صبح لڑائی کرو۔ بیان کیا کہ دوسرے دن صبح کو صحابہ نے گھسان کی لڑائی لڑی اور بکثرت صحابہ زخمی ہوئے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ ان شاء اللہ ہم کل واپس ہوں گے، بیان کیا کہ اب سب لوگ خاموش رہے۔ اس پر آنحضرت ﷺ نہیں پڑے۔ حمیدی نے بیان کیا کہ ہم سے سفیان نے پوری سند خبر کے لظے کے ساتھ بیان کی۔

حدَّثَنَا قَبَّيْةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا سَفِيَّانَ، عَنْ عَمْرِو، عَنْ أَبِي الْعَبَّاسِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو قَالَ : لَمَّا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِالطَّافِيفِ قَالَ : ((إِنَّ قَافِلَوْنَ غَدَّا إِنْ شَاءَ اللَّهُ)) فَقَالَ نَاسٌ مِّنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ : لَا نَبْرَخُ أَوْ نَفْتَحُهَا، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : ((فَاغْذُوا عَلَى الْفِتَالِ)) قَالَ : فَغَذَوْنَاهُمْ قَاتِلُوْهُمْ قَاتِلًا شَدِيدًا وَكَثُرُ فِيهِمُ الْجَرَاحَاتُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِنَّ قَافِلَوْنَ غَدَّا إِنْ شَاءَ اللَّهُ)) قَالَ : فَسَكَّوْتُمْ فَضَحِّكَتْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ حَمْدًا حَدَّثَنَا سَفِيَّانَ كُلُّهُ بِالْخَبَرِ.

[راجع: ۴۳۲۵]

باب کا مطلب فضحک رسول اللہ ﷺ سے تکلام کے آپ نہیں دیکھے۔

(۲۰۸۷) ہم سے موکی بن اسماعیل نے بیان کیا، کہا ہم سے ابراہیم بن سعد نے بیان کیا، کہا ہم کو ابن شاہب نے خردی، انسیں حمید بن عبد الرحمن نے، ان سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک صاحب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا میں تو تباہ ہو گیا اپنی بیوی کے ساتھ رمضان میں (روزہ کی حالت میں) ہم بستری کری۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ پھر ایک غلام آزاد کر۔ انہوں نے عرض کیا امیرے پاس کوئی غلام نہیں۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ پھر دو مینے کے روزے رکھ۔ انہوں نے عرض کیا اس کی مجھ میں طاقت نہیں۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا پھر ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا۔ انہوں نے عرض کیا کہ اتنا بھی میرے پاس نہیں ہے۔ بیان کیا کہ پھر کھبور کا ایک نوکر لاایا گیا۔ ابراہیم نے بیان کیا کہ ”عرق“ ایک طرح کا (نوکلو گرام کا) ایک پیان تھا۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا، پوچھنے والا کہاں ہے؟ لو اسے صدقہ کر دیتا۔ انہوں نے عرض کی مجھ سے جو زیادہ محکاج

حدَّثَنَا مُوسَى، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمَ، أَخْبَرَنَا أَبْنُ شَهَابٍ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : أَتَى رَجُلٌ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ : هَلْ كُنْتُ، وَقَفَتْ عَلَى أَهْلِي فِي رَمَضَانَ، قَالَ : ((أَعْتَقْنِ رَقَبَةً)) قَالَ : لَيْسَ لِي قَالَ : ((فَأَصْمِ شَهْرَتِينَ مُتَابِعَيْنَ)) قَالَ : لَا أَسْتَطِعُ فَقَالَ : ((فَاطِعْمِ سَيْنَ مِسْكِينَ)) قَالَ : لَا أَجِدُ فَلَيْتَ بَعْرَقَ فِيهِ تَمَرَ قَالَ إِبْرَاهِيمُ : الْعَرَقُ الْمَكْتُلُ فَقَالَ : ((أَنِّي أَسْأَلُ ؟ تَصَدِّقُ بِهَا)) قَالَ عَلَى أَفْقَرِ مَنِي وَاللَّهُ مَا أَتَيْنَ لِأَبْتَهَا أَهْلُ بَيْتِ أَفْقَرِ مَنِي ؟ فَضَحِّكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى

بَدْتِ نَوَاجِذُهُ قَالَ : ((فَأَنْتُمْ إِذَا)).

[راجع: ۱۹۳۶]

ہوا سے دوں؟ اللہ کی قسم جہنم کے دلوں میدانوں کے درمیان کوئی گھرانہ بھی ہم سے زیادہ محتاج نہیں ہے۔ اس پر آنحضرت ﷺ نہیں دیئے اور آپ کے سامنے کے دندان مبارک کھل گئے، اس کے بعد فرمایا، اچھا پھر تو تم میاں بیوی ہی اسے کھالو۔

اس حدیث میں بھی آپ کے ہٹنے کا ذکر ہے۔

٦٠٨٨ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْغَفِيرِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَوَيْسِيُّ، حَدَّثَنَا مَالِكٌ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: كُنْتُ أَفْشِي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَعَلَيْهِ بُرْزَ نَجْرَانَيْ غَلِيلُ الْخَاشِيَّةِ، فَأَذْرَكَهُ أَغْرَابِيَ فَجَدَهُ بِرِدَابِهِ جَنَدَةً شَدِيدَةً، قَالَ أَنَسٌ : فَنَظَرْتُ إِلَى صَفْحَةِ عَابِقِ النَّبِيِّ ﷺ وَقَدْ أَتَرَتْ بِهَا حَاشِيَةُ الرَّدَاءِ مِنْ شَدَّةِ جَنَدَتِهِ ثُمَّ قَالَ : يَا مُحَمَّدُ مُنْزَلِي مِنْ مَالِ اللَّهِ الَّذِي عِنْدَكَ فَأَنْتَفْتَ إِلَيْهِ فَضَحِكْتَ ثُمَّ أَمْرَ لَهُ بِعَطَاءِ [۳۱۴۹]

[راجع: ۳۱۴۹]

سبحان اللہ قریان اس خلق کے کیا کوئی باادشاہ ایسا کر سکتا ہے۔ یہ حدیث صاف آپ کی بیوت کی دلیل ہے۔ (مشہور)

٦٠٨٩ - حَدَّثَنَا أَبْنُ نُعْمَنٍ، حَدَّثَنَا أَبْنُ إِدْرِيسٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ قَيْسٍ، عَنْ جَرِيرٍ، قَالَ: مَا حَجَبَنِي النَّبِيُّ مُنْذَ أَسْلَمْتُ وَلَا رَآنِي إِلَّا تَبَسَّمَ فِي وَجْهِي۔ [۳۰۲۰]

[راجع: ۳۰۲۰]

٦٠٩٠ - وَلَقَدْ شَكَوْتُ إِلَيْهِ أَنِي لَا أَثْبَتُ عَلَى الْعَيْلِ فَصَرَبَ بِيَدِهِ فِي صَدْرِي وَقَالَ: ((اللَّهُمَّ ثَبِّنْ وَاجْعَلْهُ هَادِيًّا مَهْدِيًّا)). [راجع: ۳۰۳۵]

(۲۰۹۰) میں نے آنحضرت ﷺ سے شکایت کی کہ میں گھوڑے پر جم کر نہیں بیٹھا تو آنحضرت ﷺ نے اپنا ہاتھ میرے سینے پر مارا اور دعا کی کہ اے اللہ! اے ثابت فرمایا اسے ہدایت کرنے والا اور خود ہدایت پایا ہوا بنا۔

**لشیخ** | یہ حضرت جریر بن عبد اللہ بیکی بیں جن کو آنحضرت ﷺ نے ایک بنت خانہ ڈھانے کے لئے بھیجا تھا، اس وقت انہوں نے مکوڑے پر اپنے نہ جم کئے کی دعا کی درخواست کی تھی اللہ کے رسول ﷺ نے ان کے لئے وفا فرمائی تھی، روایت میں آنحضرت ﷺ کے ہنسنے کا ذکر ہے باب سے یہی مطابقت ہے۔

(۲۰۹۱) ہم سے محمد بن عثمان نے بیان کیا، کما ہم سے بھی قحطان نے بیان کیا، ان سے هشام بن عروہ نے بیان کیا، انہیں ان کے والد نے خبر دی، انہیں زینب بنت ام سلمہ بیٹھا نے، انہیں ام سلمہ بیٹھا نے کہ ام سليم رضی اللہ عنہا نے عرض کیا یا رسول اللہ! اللہ حق سے نہیں شرما تا، کیا عورت کو جب احتلام ہو تو اس پر غسل واجب ہے؟ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ ہاں جب عورت پانی دیکھے (تو اس پر غسل واجب ہے) اس پر ام سلمہ بیٹھا نہیں اور عرض کیا، کیا عورت کو بھی احتلام ہوتا ہے؟ آنحضرت ﷺ نے فرمایا پھر بیجہ کی صورت مال سے کیوں ملتی ہے۔

**لشیخ** عورت کے ہاں بھی منی پیدا ہوتی ہے پھر احتلام کیوں ناممکن ہے۔ اس حدیث کی مناسبت باب سے یوں ہے کہ ام سلمہ بیٹھا کو نہیں آگئی اور آنحضرت ﷺ نے ان کو منع نہیں فرمایا ایسے موقع پر نہیں آ جانا یہ فطری عادت ہے خون موم نہیں ہے۔

(۲۰۹۲) ہم سے بھی بن سلیمان نے بیان کیا، انہوں نے کما کہ مجھ سے ابن وہب نے بیان کیا، انہوں نے کما ہم کو عمرو نے خبر دی، ان سے ابو الفخر نے بیان کیا، ان سے سلیمان بن یسار نے اور ان سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس طرح کھل کر کبھی ہستے نہیں دیکھا کہ آپ کے حق کا کو انتہا نے لگتا ہو، آپ صرف مکراتے تھے۔

(۲۰۹۳) ہم سے محمد بن محبوب نے بیان کیا، کما ہم سے ابو عوانہ نے بیان کیا، ان سے قتادہ نے اور ان سے حضرت انس بن ثابت نے (دوسری سند) اور مجھ سے ظلیفہ نے بیان کیا، کما ہم کو یزید بن زریع نے بیان کیا، ان سے سعید نے بیان کیا، ان سے قتادہ نے اور ان سے انس بن ثابت نے کہ ایک صاحب جمعہ کے دن نبی کریم ﷺ کے پاس آئے،

۶۰۹۱ - حدثنا محمد بن المثنی، حدثنا يحيى، عن هشام، قال: أخبرني أبي عن زينب بنت أم سلمة، عن أم سلمة أن أم سليم قالت: يا رسول الله إن الله لا يستحب من الحق هلن على المرأة غسل إذا احتلمت؟ قال: ((نعم إذا رأت الماء)) فضحك أم سلمة فقالت: أتحتلِّم المرأة؟ فقال النبي ﷺ: ((فيم شبهة الولد؟)). [راجع: ۱۳۰]

حدثني ابن وهب، أخبرنا عمرو، أن آبا القضر حدثه عن سليمان بن يسار، عن عائشة رضي الله عنها قالت: ما رأيت النبي ﷺ مُسْجِدًا قطًّا ضاحكا، حتى أرى منه لهواه إنما كان يَعِيشُ.

[راجح: ۴۸۲۸]

۶۰۹۳ - حدثنا محمد بن محبوب، حدثنا أبو عوانة، عن قتادة، عن أنس، وقال لي خليفة: حدثنا يزيد بن زريع، حدثنا سعيد، عن قتادة، عن أنس رضي الله عنه أن رجلا جاء إلى النبي

آنحضرت ﷺ اس وقت مدینہ میں جمع کاظمہ دے رہے تھے، انہوں نے عرض کیا بارش کا قحط پر گیا ہے، آپ اپنے رب سے بارش کی دعا کیجئے۔ آنحضرت ﷺ نے آسان کی طرف دیکھا کہیں ہمیں بادل نظر نہیں آ رہا تھا۔ پھر آپ نے بارش کی دعا کی، اتنے میں بادل اٹھا اور بعض ٹکڑے بعض کی طرف بڑھے اور بارش ہونے لگی، یہاں تک کہ مدینہ کے نالے بنے گے۔ اگلے جمعہ تک اسی طرح بارش ہوتی رہی سلسلہ ٹوٹائیں نہ تھا چنانچہ وہی صاحب یا کوئی دوسرا (اگلے جمعہ کو) کھڑے ہوئے، آنحضرت ﷺ خطبہ دے رہے تھے اور انہوں نے عرض کیا ہم ڈوب گئے، اپنے رب سے دعا کریں کہ اب بارش بند کر دے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا اللہ! ہمارے چاروں طرف بارش ہو، ہم پر نہ ہو۔ دو یا تین مرتبہ آپ نے یہ فرمایا، چنانچہ مدینہ منورہ سے بادل چھٹنے لگے، باہمیں اور دوسریں، ہمارے چاروں طرف دوسرا مقامات پر بارش ہونے لگی اور ہمارے یہاں بارش یکدم بند ہو گئی۔ یہ اللہ نے لوگوں کو آنحضرت ﷺ کا مجھہ اور اپنے پیغمبر ﷺ کی کرامت اور دعا کی قبولیت بتلائی۔

**يَوْمُ الْجُمُعَةِ وَهُوَ يَخْطُبُ بِالْمَدِينَةِ**  
فَقَالَ: قَحْطَ الْمَطَرِ فَاسْتَسْقِ رَبِّكَ، فَنَظَرَ إِلَى السَّمَاءِ وَمَا نَرَى مِنْ سَحَابَ فَاسْتَسْقَى فَنَشَأَ السَّحَابُ بَعْضَهُ إِلَى بَعْضٍ، ثُمَّ مُطَرِّوا حَتَّى سَأَلَتْ مَنَاعِبُ الْمَدِينَةِ، فَمَا زَالَتْ إِلَى الْجُمُعَةِ الْمُقْبَلَةِ مَا تَقْلِعُ، ثُمَّ قَامَ ذَلِكَ الرَّجُلُ - أَوْ غَيْرُهُ - وَالنَّبِيُّ ﷺ يَخْطُبُ فَقَالَ: غَرَقَنَا فَادْعُ رَبِّكَ يَهْبِسْهَا عَنَا، فَصَدِحَكَ ثُمَّ قَالَ: ((اللَّهُمَّ حَوَّلْنَا وَلَا عَلَيْنَا)) مَرْتَنِينَ أَوْ تَلَانِّا فَجَعَلَ السَّحَابُ يَتَصَدَّعُ عَنِ الْمَدِينَةِ يَمِينًا وَشِمَاءً لِيُمْطَرُ مَا حَوَّلْنَا وَلَا يُمْطَرُ فِيهَا شَيْءٌ يُرِيهِمُ اللَّهُ كَرَامَةَ نَبِيِّهِ ﷺ وَإِجَابَةَ دَعْوَتِهِ.

[راجع: ۹۲۲]

روایت میں آنحضرت ﷺ کے ہنسنے کا جو ذکر ہے یہی باب سے مطابقت ہے دیگر مذکورہ احادیث میں آنحضرت ﷺ کے ہنسنے کا کسی نہ کسی طرح ذکر ہے مگر آپ کا ہنسنا صرف تمیم کے طور پر ہوتا ہوا عوام کی طرح آپ نہیں ہنسنے تھے (محدثین)  
**لَشَفِيجَ**  
 باب اللہ تعالیٰ کا سورہ حجرات میں ارشاد فرمانا "اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ سے ڈر اور سچ بولنے والوں کے ساتھ رہو" اور جھوٹ بولنے کی ممانعت کا بیان

(۴۰۹۳) ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے جریر نے بیان کیا، ان سے منصور نے بیان کیا، ان سے ابو واکل نے بیان کیا اور ان سے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ بنی کرم ﷺ نے فرمایا، بلاشبہ سچ آدمی کو نیکی کی طرف بلاتا ہے اور نیکی جنت کی طرف لے جاتی ہے اور ایک شخص سچ بولتا رہتا ہے یہاں تک کہ وہ صدقیق کا لقب اور مرتبہ حاصل کر لیتا ہے اور بلاشبہ جھوٹ

۶۹- باب قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى:  
 هُبَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَتَقْوَا اللَّهَ وَكَوْنُوا مَعَ الصَّادِقِينَ وَمَا يُنْهَى عَنِ الْكَذِبِ.

۶۰۹۴- حَدَّثَنَا عُثْمَانَ بْنَ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ أَبِي وَائلٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: (إِنَّ الصَّدَقَ يَهْدِي إِلَى الْبَرِّ وَإِنَّ الْبَرِّ يَهْدِي إِلَى الْجَنَّةِ، وَإِنَّ الْرَّجُلَ لِيُصْدِقُ حَتَّى يَكُونَ صَدِيقًا، وَإِنَّ الْكَذِبَ

برائی کی طرف لے جاتا ہے اور برائی جنم کی طرف اور ایک شخص جھوٹ بولتا رہتا ہے، یہاں تک کہ وہ اللہ کے یہاں بہت جھوٹا لکھ دیا جاتا ہے۔

یهودیٰ إلی الْفَجُورِ، وَإِنَّ الْفَجُورَ يَهُدِي  
إِلی الدَّارِ، وَإِنَّ الرَّجُلَ لِيَكْذِبُ حَتَّیٌ  
يُكَذِّبَ عَنْهُ اللَّهُ كَذَّابًا).

**لشیخ** اسی لئے فریباً انما الاعمال بخواتیمها عملوں کا اعتبار خاتمه پر ہے۔ اللہ پاک ہر مسلمان کو، ہر بخاری شریف کے پڑھنے والے کو اور مجھ ناچیز گھر بندے کو خاتمه بالغ نصیب کرے، توحید و سنت و کلمہ طیبہ پر خاتمه ہو۔ امید ہے کہ اس مقام پر جملہ قارئین کرام آئین کسیں گے آئین۔ یا رب العالمین!

(۲۰۹۵) ہم سے محمد بن سلام نے بیان کیا، کہا ہم سے اسماعیل بن جعفر نے بیان کیا، ان سے ابی سعیل نافع بن مالک بن ابی عامر نے، ان سے ان کے والد مالک بن ابی عامر نے اور ان سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا منافق کی تین نشانیاں ہیں، جب بوتا ہے جھوٹ بوتا ہے، جب وعدہ کرتا ہے خلاف کرتا ہے اور جب اسے امین بنا لیا جاتا ہے تو خیانت کرتا ہے۔

۶۰۹۵ - حدثنا ابن سلام، حدثنا إسماعيل بن جعفر، عن أبي سهيل، نافع بن مالك بن أبي عامر، عن أبيه عن أبي هريرة أن رسول الله ﷺ قال: ((آية المنافق ثلاث : إذا حدث كذب، وإذا وعد أخلف، وإذا اؤتمن خان)).

یہ عملی منافق ہے پھر بھی معاملہ خطاک ہے بے خاکل سے ہر مسلمان کو پہلی زلائم ہے۔

(۲۰۹۶) ہم سے موکی بن اسماعیل نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے جریر نے بیان کیا، انہوں نے ابورجاء نے بیان کیا، ان سے سروہ بن جنوب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے پاس گذشتہ رات خواب میں دو آدمی آئے انہوں نے کہا کہ جسے آپ نے دیکھا کہ اس کا جبراً چیرا جا رہا تھا وہ بڑا ہی جھوٹا تھا، جو ایک بات کو لیتا اور ساری دنیا میں پھیلا دیتا تھا، قیامت تک اس کو یہی سزا لتی رہے گی۔

۶۰۹۶ - حدثنا موسى بن إسماعيل، حدثنا جرير، حدثنا أبو رحاء، عن سمرة بن جندب رضي الله عنه قال: قال النبي ﷺ: ((رأيت رجلين أتياياني قالاً الذي رأيته يشق شدقة فكذبها يكذب بالكذبة تحمل عنه حتى تبلغ الآفاق فيصنع به إلى يوم القيمة)).

[راجح: ۸۴۵]

جوھٹے مسئلہ بنانے والے، بدعاۃ محدثات کو رواج دینے والے، جھوٹی روایات بیان کرنے والے نام نہاد علماء و خطباء سب اس وعید شدید کے مصدق ہو سکتے ہیں۔ الا من عصمه اللہ۔

### باب اچھے چال چلن کے بارے میں

۷۰- باب في الْهَذِنِ الصَّالِحِ

اچھا چال چلن وہ ہے جو بالکل سنت نبی کے مطابق ہو۔

(۲۰۹۷) ہم سے اسحاق بن ابراہیم را ہو یہ نے بیان کیا، کہا کہ میں نے ابو اسماء سے پوچھا کیا تم سے اعمش نے یہ بیان کیا کہ میں نے شفیق

۶۰۹۷ - حدثنا إسحاق بن إبراهيم، قال: قلت لأبي أسامة أحدكم الأغمس

سے نا، کما میں نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ بیان کرتے تھے کہ بلاشبہ سب لوگوں سے اپنی چال ڈھال اور وضع اور سیرت میں رسول اللہ ﷺ سے سب سے زیادہ مشابہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ہیں۔ جب وہ اپنے گھر سے باہر نکلتے اور اس کے بعد دوبارہ اپنے گھر واپس آنے تک ان کا یہی حال رہتا ہے لیکن جب وہ اکیلے گھر میں رہتے تو معلوم نہیں کیا کرتے رہتے ہیں۔

قال: سمعت شفیقہ، قَالَ: سَمِعْتُ حَذِيفَةَ يَقُولُ: إِنَّ أَشْبَهَ دَلْوَ وَسَنَّا وَهَدْيَا بَرَسُولَ اللَّهِ لَا يَنْ أُمَّ أَمْ عَنْدَهُ مِنْ حِينِ يَخْرُجُ مِنْ بَيْتِهِ إِلَى أَنْ يَرْجِعَ إِلَيْهِ لَا نَدْرِي وَمَا يَصْنَعُ فِي أَهْلِهِ إِذَا خَلَأَ.

[راجح: ۳۷۶۲]  
ابو اسامہ نے کہا ہے۔

(۴۰۹۸) ہم سے ابوالولید نے بیان کیا، کما ہم سے شعبہ نے بیان کیا، ان سے مفارق نے، انہوں نے کما میں نے طارق سے سنا، کما کہ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کما بلاشبہ سب سے اچھا کلام اللہ کی کتاب ہے اور سب سے اچھا طریقہ چال چلن حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ ہے۔

٦٠٩٨ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ، حَدَّثَنَا شَعْبَةُ عَنْ مُخَارِقِ، قَالَ: سَمِعْتُ طَارِقًا قَالَ: قَالَ عَنْدَ اللَّهِ إِنَّ أَخْسَنَ الْحَدِيثَ كِتَابُ اللَّهِ وَأَخْسَنُ الْهَدْيَيْ هَذِيْ مُحَمَّدٌ ﷺ.

[طرفة فی : ۷۲۷۷]

**لئے** اقبال مرحوم نے اس حدیث کے مضمون کو یوں ادا فرمایا ہے۔

بِ مَصْطَفِيِّ رِسَالِ خُلُوصِ رَأْكَ دِيْنِ ہَمَّ اُوْسَتْ دُگْرِ بَادِزِيْدِيِّ تَحْمَلُ بُولِسِيِّ اسْتَ دِيْنِ یَکِیِّ ہے کہ نبی کریم ﷺ کے قدم بِ قدم چلا جائے اس کے علاوہ ابوالسب کا دین ہے وہ دین محمدی نہیں ہے۔

باب تکلیف پر صبر کرنے کا بیان اور اللہ تعالیٰ نے سورہ رعد میں فرمایا "بلاشبہ صبر کرنے والے بے حد اپنا ثواب پائیں گے"۔

٧١ - بَابُ الصَّبْرِ عَلَى الْأَذَى

وَقَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى : هُنَّمَا يُؤْفَى الصَّابِرُونَ أَجْرُهُمْ بِغَيْرِ حِسَابٍ۔

(۴۰۹۹) ہم سے مسد بن سرید نے بیان کیا، کما ہم سے بھی بن سعید قظان نے بیان کیا، ان سے سفیان ثوری نے بیان کیا، کما مجھ سے اعمش نے بیان کیا، ان سے سعید بن جبیر نے، ان سے ابو عبدالرحمن سلی نے، ان سے حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کوئی شخص بھی یا کوئی چیز بھی تکلیف برداشت کرنے والی جو اسے کسی چیز کو سن کر ہوئی ہو، اللہ سے زیادہ نہیں ہے۔ لوگ اس کے لئے اولاد نہ رہاتے ہیں اور وہ انسیں تدرستی دیتا ہے بلکہ انسیں روزی بھی دیتا ہے۔

٦٠٩٩ - حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ سُفِّيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنِي الأَغْمَشُ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جَبَّارٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلْمَيِّ، عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((قَيْسٌ أَحَدٌ - أَوْ لَيْسَ شَيْءٌ - أَصْبَرَ عَلَى أَذَى سَمِعَةٍ مِنَ اللَّهِ إِنَّهُمْ لَيَذْغُونَ لَهُ وَلَذَا، وَإِنَّهُ لَيَعْافِهِمْ وَلَرِزْقُهُمْ)).

ذیا میں سب سے بڑا انتام وہ ہے جو عیسائیوں نے اللہ کے ذمہ لگایا ہے کہ حضرت مریم اللہ کی بیورو اور حضرت عیسیٰ ﷺ اللہ کے

بیئے ہیں۔ لیکن اللہ اتنا بردار ہے کہ وہ اس انتام کو ان ظالموں کے لئے تنگی و ترشی کا سبب نہیں بناتا بلکہ ان کو زیادہ ہی دیتا ہے۔ فوج ہے۔ اللہ الصمد۔

(۶۰۰) ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے بیان کیا، کہا ہم سے ہمارے والد نے بیان کیا، کہا ہم سے اعمش نے بیان کیا، کہا کہ میں نے ان سے نادہ بیان کرتے تھے کہ عبد اللہ بن مسعود نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے (جنگ حنین) میں کچھ مال تقسیم کیا جیسا کہ آپ ہمیشہ تقسیم کیا کرتے تھے۔ اس پر قبیلہ انصار کے ایک شخص نے کہا کہ رسول اللہ کی قسم اس تقسیم سے اللہ کی رضامندی حاصل کرنا مقصود نہیں تھا۔ میں نے کہا کہ یہ بات میں ضرور رسول اللہ ﷺ سے کوئی گا۔ چنانچہ میں آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا آنحضرت ﷺ اپنے صحابہ کے ساتھ تشریف رکھتے تھے، میں نے چپکے سے یہ بات آپ سے کی۔ آنحضرت ﷺ کو اس کی یہ بات بڑی تاکو اور گزری اور آپ کے چہرہ کا رنگ بدلتا ہوا اور آپ غصہ ہو گئے یہاں تک کہ میرے دل میں یہ خواہش پیدا ہوئی کہ کاش میں نے آنحضرت ﷺ کو اس بات کی خبر نہ دی ہوتی پھر آنحضرت ﷺ نے فرمایا موسیٰ علیہ السلام کو اس سے بھی زیادہ تکلیف پہنچائی گئی تھی لیکن انہوں نے صبر کیا۔

پس میں بھی صبر کروں گا۔ اعتراض کرنے والا معتب بن قثیر را منافق تھا یہ نہیت ہی خراب بات اسی نے کی تھی مگر آنحضرت ﷺ نے صبر کیا اور اس کی بات کا کوئی نوش نہیں لیا، اسی سے باب کا مطلب ثابت ہوتا ہے۔

## باب غصہ میں جنم پر عذاب ہے ان کو مخاطب نہ کرنا

(۶۰۱) ہم سے عمرو بن حفص بن غیاث نے بیان کیا، کہا ہم سے ہمارے والد نے بیان کیا، کہا ہم سے اعمش نے بیان کیا، کہا ہم سے مسلم نے بیان کیا، ان سے مسروق نے بیان کیا اور ان سے حضرت عائشہؓ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے ایک کام کیا اور لوگوں کو بھی اس کی اجازت دے دی لیکن کچھ لوگوں نے اس کام کرنا اچھا جانتا۔ جب آنحضرت ﷺ کو اس کی اطلاع ہوئی تو آپ نے خطبہ دیا اور اللہ کی حمد کے بعد فرمایا ان لوگوں کو کیا ہو گیا ہے جو اس کام سے پر ہیز

۶۱۰۰- حدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ، حَدَّثَنَا أَبِيهِ، حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ : سَمِعْتُ شَقِيقًا يَقُولُ : قَالَ عَنْدَ اللَّهِ قَسْمَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِسْمَةً كَبَغْضِ مَا كَانَ يَقْسِمُ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ : وَاللَّهِ إِنَّهَا لِقِسْمَةٍ مَا أُرِيدَ بِهَا وَجْهَ اللَّهِ قَلَّتْ : أَمَا آنَا لاأُفُولُنَّ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَيْتُهُ وَهُوَ فِي أَصْحَابِهِ فَسَارَرْتُهُ فَشَقَّ ذَلِكَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَغَيَّرَ وَجْهُهُ وَغَضِبَ حَتَّى وَدَدَتْ أَنِّي لَمْ أَكُنْ أَخْبَرْتُهُ ثُمَّ قَالَ : ((قَدْ أُوذِيَ مُوسَى بِأَكْثَرِ مِنْ ذَلِكَ فَصَبَرَ)).

[راجع: ۳۱۵۰]

## ۷۲- بَابُ مَنْ لَمْ يُوَاجِهِ النَّاسَ بِالْعِتَابِ

۶۱۰۱- حدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ، حَدَّثَنَا أَبِيهِ، حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ، عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَتْ عَائِشَةُ : صَنَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا فَرَحْضَ فِيهِ فَتَزَّهَ عَنْهُ قَوْمٌ فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَطَبَ فَحَمِدَ اللَّهَ ثُمَّ قَالَ : ((مَا بَالَ أَقْوَمْ يَتَنَزَّهُونَ عَنِ الشَّيْءِ أَصْنَعُهُ؟ فَوَ

اللَّهُ إِنِّي لَا غَلِمْهُمْ بِاللَّهِ وَأَشَدُهُمْ لَهُ  
كَرْتَهُمْ بِإِيمَانِهِمْ كَمَا هُوَ أَعْلَمُ بِإِيمَانِهِمْ  
زِيَادَةُ جَانِبِهِمْ هُوَ أَوْرَادُهُمْ سَبَبَ زِيَادَةَ اللَّهِ سَبَبَ خَشْبَيْهِ).

**لشیخ حنفی** ترجمہ باب اس جگہ سے تکلا کر آپ نے ان لوگوں کو مخاطب کر کے نہیں فرمایا بلکہ یہ صیغہ عاتب ارشاد ہوا کہ بعض لوگوں کا کوئی حال ہے، اس حدیث سے یہ تکلا کہ اجاتع سنت نبوی یعنی تقویٰ اور یعنی خدا تھی ہے اور جو شخص یہ سمجھے کہ آخرت پیغمبر ﷺ کا کوئی فعل یا کوئی قول خلاف تقویٰ تھا یا اس کے خلاف کوئی فعل یا قول افضل ہے وہ عظیم غلطی پر ہے۔ اس حدیث میں آپ نے یہ بھی فرمایا کہ میں اللہ کو ان سے زیادہ پچانتا ہوں تو آخرت پیغمبر ﷺ نے جو صفات الہی بیان کی ہیں مثلاً اتنا چڑھانا ہنسنا تجب کرنا آنا جانا آواز سے بات کرنا یہ سب صفات برحق ہیں اور تاویل کرنے والے غلطی پر ہیں کیونکہ ان کا علم آخرت پیغمبر ﷺ کے علم کے مقابلہ پر مفر کے قریب ہے اور ارشاد نبوی برحق ہے۔

(۶۰۲) ہم سے عبدالان نے بیان کیا، کہا ہم سے عبد اللہ بن مبارک نے، کہا ہم کو شعبہ نے خردی، انسیں قادہ نے، کہا میں نے عبد اللہ بن عتبہ سے سنا، جو حضرت انس رضی اللہ عنہ کے غلام ہیں کہ حضرت ابو سعید خدرا رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ کو نواری رکھیوں سے بھی زیادہ شرمنیلیت تھے، جب آپ کوئی ایسی چیز دیکھتے جو آپ کو ناگوار ہوتی تو ہم آپ کے چہرے مبارک سے سمجھ جاتے تھے۔

۶۱۰۲ - حَدَّثَنَا عَبْدَ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا شَعْبَةُ، عَنْ قَفَادَةَ سَمِعَتْ عَبْدُ اللَّهِ، هُوَ ابْنُ أَبِي عَتْبَةَ مَوْلَى أَنْسٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ أَشَدَّ حَيَاءً مِنَ الْعَنْدَرَاءِ فِي خَدْرِهَا، فَإِذَا رَأَى شَيْئًا يَكْرَهُهُ عَرَفَهُ فِي وَجْهِهِ.

[راجح: ۳۵۶۲]

گو مروت اور شرم کی وجہ سے آپ زبان سے کچھ نہ فرماتے اسی لئے آپ نے شرم کو ایمان کا ایک جزو قرار دیا جس کا عکس یہ ہے کہ بے شرم آدمی کا ایمان کمزور ہو جاتا ہے۔  
۷۳ - بَابُ مَنْ كَفَرَ أَخَاهُ مِنْ غَيْرِ  
تَأْوِيلٍ فَهُوَ كَمَا قَالَ

(۶۰۳) ہم سے محمد بن یحییٰ ذہبی (یا محمد بن بشار) اور احمد بن سعید داری نے بیان کیا، انہوں نے کہا کہ ہم سے عثمان بن عمر نے بیان کیا، کہا ہم کو علی بن مبارک نے خردی، انسیں یحییٰ بن ابی کثیر نے انسیں ابو سلمہ نے اور ان سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، جب کوئی شخص اپنے کسی بھائی کو کہتا ہے کہ اے کافر! تو ان دونوں میں سے ایک کافر ہو گیا۔ اور عکرمہ بن عمار نے یحییٰ سے بیان کیا کہ ان سے عبد اللہ بن یزید نے کہا، انہوں نے ابو سلمہ سے سناؤ، انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنائیں، نے نبی کریم

۶۱۰۳ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ وَأَخْمَدٌ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا: حَدَّثَنَا عَفْمَانُ بْنُ عُمَرَ، أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارِكِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((إِذَا قَالَ الرِّجُلُ لِأَخِيهِ: يَا كَافِرُ فَقَدْ بَأَءَ بِهِ أَخْذَهُمَا)). وَقَالَ عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَارٍ: عَنْ يَحْيَى، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدٍ، سَمِعَ

آہا سَلَمَةُ، سَمِعَ آهَا هُرْبَرَةً عَنِ النَّبِيِّ ﷺ۔

[راجع: ۶۱۰۳]

**لئے ہیں سے۔**

جس کو کافر کما وہ واقعہ میں کافر ہے تب تو وہ کافر ہے اور جب وہ کافر نہیں تو کہنے والا کافر ہو گیا۔ اسی لئے اہل حدیث نے تکفیر میں بڑی اختیاط بر تی ہے، وہ کہتے ہیں کہ ہم کسی اہل قبلہ کو کافر نہیں کہتے لیکن متاخرین فقہاء اپنی کتابوں میں ادنیٰ ادنیٰ باتوں پر اپنے عالمیں کی تکفیر کرتے ہیں، صاحب در عمار نے بڑی جرأت سے یہ فتویٰ درج کر دیا۔ للعنة ربنا اعداد رمل علی من رد قول ابی حیفۃ یعنی جو حضرت امام ابو حیفۃ کے کسی قول کو رد کر دے اس پر اتنی لعنت ہو جتنے دنیا میں ذرات ہیں۔ کہتے اس اصول کے موافق تو سارے ائمہ ذین ملکون ٹھہرے جنوں نے بہت سے مسائل میں حضرت امام ابو حیفۃ رضی اللہ عنہ کے قول کو رد کیا ہے۔ خود حضرت امام ابو حیفۃ رضی اللہ عنہ کے شاگردوں نے کتنے ہی مسائل میں حضرت امام سے اختلاف کیا ہے تو کیا صاحب در عمار کے نزدیک وہ بھی سب ملکوں اور مطروح ہے۔ حضرت امام ابو حیفۃ رضی اللہ عنہ کو ایسے لوگوں نے پیغیر سمجھ لیا ہے یا آئیت انخلاؤ احبارہم و رہبانہم کے تحت ان کو خدا بنا لیا ہے، حضرت امام ابو حیفۃ رضی اللہ عنہ ایک عالم دین تھے، ان سے کتنے ہی مسائل میں خطاب ہوئی وہ مقصود نہیں تھے۔ ۱۴، حدیث سے ان لوگوں کو سبق لیتا چاہئے جو بلا تحقیق محض گمان کی بنا پر مسلمانوں کو مشرک یا کافر کہ دیتے ہیں۔ (وحیدی)

**۶۱۰۴ - حدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي** (۶۱۰۴) ہم سے اسماعیل بن ابی اویس نے بیان کیا، کہا کہ مجھ سے امام مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا، ان سے عبد اللہ بن دینار نے، ان سے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہمَا آن رسول اللہ ﷺ قال: ((أَيُّمَا رَجُلٌ قَالَ لِأَخِيهِ يَا كَافِرُ فَقَدْ بَاءَ بِهَا أَحَدُهُمَا)).

**۶۱۰۵ - حدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ،** حدَّثَنَا وُهَّبٌ، حدَّثَنَا أَيُوبُ عَنْ أَبِي قِلَّابَةَ، عَنْ ثَابِتِ بْنِ الصَّحَّافِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ حَلَفَ بِمُلْكٍ غَيْرِ الْإِسْلَامِ كَادِبًا فَهُوَ كَمَا قَالَ: وَمَنْ قَاتَ نَفْسَهُ بِشَنِيءٍ غَذَبَ بِهِ لِهِ نَارٌ جَهَنَّمُ، وَلَعْنُ الْمُؤْمِنِ كَفَّلَهُ، وَمَنْ رَمَ مُؤْمِنًا بِكُفُرٍ فَهُوَ كَفَّلَهُ)). [راجع: ۱۳۶۳]

کسی نہ ہب پر قسم کھانا مثلاً یوں کہا کہ اگر میں نے یہ کام کیا تو میں یہودی یا نصرانی وغیرہ وغیرہ ہو جاؤں یہ بہت بڑی قسم ہے۔

اعاذنا اللہ منه۔

**۶۷ - بَابُ أَنْ لَمْ يَرِ إِكْفَارَ مَنْ قَالَ** - باب اگر کسی نے کوئی وجہ معقول رکھ کر کسی کو کافر کہایا توانست تو وہ کافر ہو گا۔ اور حضرت عمر بن الخطاب نے حاطب بن ابی بلتعہ کے

**ذَلِكَ مُتَأْوِلاً أَوْ جَاهِلاً وَقَالَ عَمَرٌ لِحَاطِبِ**

متعلق کماک و متفاق ہے۔ اس پر نبی کرم ﷺ نے فرمایا عمر! تو کیا جانے اللہ تعالیٰ نے توبہ رواں کو عرش پر سے دیکھا اور فرمادیا کہ میں نے تم کو بخش دیا

: إِنَّهُ مُنَافِقٌ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : ((وَمَا يُذْرِيكَ لَعْلَ اللَّهُ قَدِ اطْلَعَ إِلَى أَهْلِ بَدْرٍ فَقَالَ : قَدْ غَفَرْتَ لَكُمْ)).

حاطب کا مشور واقعہ ہے کہ انوں نے ایک وغد پوشیدہ طور پر مکہ والوں کو جگ سے آگاہ کر دیا تھا اس پر یہ اشارہ ہے۔  
**لشیخ** جنگ بدرا ماه رمضان ۶۲ھ میں مقام بدرا پر بڑا ہوئی، ابو جمل ایک ہزار کی فوج لے کر مدینہ منورہ پر حملہ آور ہوا جب مدینہ منورہ سے باہر نکلے۔ صرف ۳۱۳ تکواریں تھیں اور راشن و سواریوں کا کوئی انتظام نہ تھا اور مکہ والے ایک ہزار سلحشور فوج کے ساتھ ہر طرح سے لیس ہو کر آئے تھے۔ اس جنگ میں ۲۲ مسلمان شہید ہوئے کفار کے ۷۰ آدمی قتل ہوئے اور ۷۰ ہی قید ہوئے۔ ابو جمل جیسا ناظم اس جنگ میں دو نو عمر مسلمان بچوں کے ہاتھوں سے مارا گیا۔ بدرا مکہ سے سات منزل دور اور مدینہ سے تین منزل ہے، مفصل حالات کتب تواریخ و تفاسیر میں لاحظہ ہوں: خاری میں بھی کتاب الفروات میں تفصیلات دیکھی جاسکتی ہیں۔

(۶۰۶) ہم سے محمد بن عبادہ نے بیان کیا، کہا ہم کو یزید نے خبر دی، کہا ہم کو یزید نے خبر دی (۶۰۶) ہم سے سلیمان نے خبر دی، کہا ہم سے عمرو بن دینار نے بیان کیا، ان سے حضرت جابر بن عبد اللہ عیشیٰ نے بیان کیا کہ معاذ بن جبل و شعبہ نبی کرم ملکیتہ کے ساتھ نماز پڑھتے، پھر اپنی قوم میں آتے اور انہیں نماز پڑھاتے۔ انوں نے (ایک مرتبہ) نماز میں سورہ بقرہ پڑھی۔ اس پر ایک صاحب جماعت سے الگ ہو گئے اور ہلکی نماز پڑھی۔ جب اس کے متعلق معاذ کو معلوم ہوا تو کما وہ متفاق ہے۔ معاذ کی یہ بات جب ان کو معلوم ہوئی تو وہ آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا ایسا رسول اللہ! ہم لوگ محنت کا کام کرتے ہیں اور اپنی اوشنیوں کو خود اپنی پلاتتے ہیں حضرت معاذ نے کل رات ہمیں نماز پڑھائی اور سورہ بقرہ پڑھنی شروع کر دی۔ اس لئے میں نماز توڑ کر الگ ہو گیا، اس پر وہ کہتے ہیں کہ میں متفاق ہوں۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا اے معاذ! تم لوگوں کو فتنہ میں مبتلا کرتے ہو، تین مرتبہ آپ نے یہ فرمایا (جب امام ہو تو سورہ اقراء والشمس، وضحہا اور سیع اسم ریک الاعلیٰ جیسی سورتیں پڑھا کرو۔

۶۱۰۶ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَادَةً، أَخْبَرَنَا يَزِيدُ، أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، حَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ مَعَاذَ بْنَ جَبَلَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَانَ يُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ ﷺ ثُمَّ يَأْتِي قَوْمَهُ فَيُصَلِّي بِهِمُ الصَّلَاةَ فَقَرَا بِهِمُ الْبَقَرَةَ قَالَ : فَتَجَوَّزُ رَجُلٌ فَصَلَّى صَلَاةً حَفِيفَةً، فَبَلَغَ ذَلِكَ مَعَاذًا فَقَالَ : إِنَّ مَنَافِقَ فَلَمَّا تَلَقَ الرَّجُلَ فَلَمَّا تَلَقَ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا قَوْمٌ نَعْمَلُ بِمَا يَنْهَا وَنَسْقِي بِمَا وَاضْحَنَا وَإِنَّ مَعَاذًا صَلَّى بِنَ الْبَارِحةَ فَقَرَا الْبَقَرَةَ فَجَوَزَتْ فَرَعَمَ أَنِّي مَنَافِقَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : ((يَا مَعَاذَ أَفَقَانَ أَنْتَ؟)) ثَلَاثَةً ((أَفْرَا وَالشَّمْسُ وَضَحَاهَا، وَسَبِيعَ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى وَنَحْوَهُمَا)).

[راجح: ۷۰۰]

امان مساجد یہ حدیث پیش نظر رکھیں چاہئے۔ اللہ توفیق دے آمین۔

(۶۰۷) محمد سے اسحاق بن راہویہ نے بیان کیا، کہا ہم کو ابو المغیرہ نے خبر دی، کہا ہم سے امام اوزاعی نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم سے زہری

۶۱۰۷ - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ، أَخْبَرَنَا أَبُو الْمُغَfirَةَ، حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ، حَدَّثَنَا

نے بیان کیا، انسوں نے کہا ہم سے حمید بن عبد الرحمن بن عوف نے، انسوں نے حضرت ابو ہریرہ رض سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم میں سے جس نے لات و عزمی کی (یا دوسرے بتوں کی قسم) کھائی تو اسے لا الہ الا اللہ پڑھنا چاہیے اور جس نے اپنے ساتھی سے کہا کہ آؤ جو کھلیں تو اسے بطور کفارہ صدقہ دینا چاہیے۔

**نشیخ** لات و عزیز بتوں کی قسم وہ لوگ کھا سکتے ہیں جو ان کو معبدو جانتے ہوں گے، لہذا اگر کوئی مسلمان ایسی قسم کھائیشے تو لازم ہے کہ وہ دوبارہ لکھ طبیہ پڑھ کر ایمان کی تجدید کرے۔ غیر اللہ میں سب داخل ہیں بت ہوں یا اوتار یا پیغمبر یا شہید یا ولی یا فرشتے کسی بھی بت پا جمروغیرہ کی قسم کھانے والا دوبارہ لکھ طبیہ پڑھ کر تجدید ایمان کے لئے مأمور ہے۔

(۱۱۰۸) ہم سے قتبیہ بن سعید نے بیان کیا، کہا ہم سے لیث بن سعد نے بیان کیا، ان سے نافع نے، ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہا نے کہ وہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچے جو چند سواروں کے ساتھ تھے، اس وقت حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنے والد کی قسم کھار ہے تھے۔ اس پر رسول کرم مصطفیٰ نے انہیں پکار کر کہا، آگہ ہو، یقیناً اللہ پاک تمہیں معنی کرتا ہے کہ تم اپنے باپ دادوں کی قسم کھاؤ، پس اگر کسی کو قسم ہی کھانی ہے تو وہ اللہ کی قسم کھائے، ورنہ چیز رہے۔

دوسری حدیث میں آیا ہے کہ غیراللہ کی قسم کھانا منع ہے اگر کسی کی زبان سے غیراللہ کی قسم نکل گئی تو اسے کلمہ توحید پڑھ کر پھر ایمان کی تجدید کرنا چاہیے اگر کوئی عمدؑ کسی پر بیات کی عظمت مثل عظمت الٰہی کے جان کر ان کے نام کی قسم کھائے کا تو وہ یقیناً مشرک ہو جائے گا اپنی حدیث میں جو افحام و ابیه ان صدق کے لفظ آئے ہیں۔ یہ حدیث یہ لیے کیے۔ المذاہیان قسم کا باواز منسوب ہے۔

باب خلاف شرع کام پر غصہ اور سختی کرنا،  
اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا سورہ برأت میں  
”کفار اور منافقین سے جہاد کر  
اور ان ر سختی کر۔“

(۱۱۰۹) ہم سے بسرہ بن صفووان نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے ابراہیم نے بیان کیا، ان سے زہری نے بیان کیا، ان سے قاسم نے بیان کیا اور ان سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کرم صلی اللہ علیہ وسلم اندر تشریف لائے اور گھر میں ایک پرودہ لٹکا ہوا تھا جس پر تصویریں تھیں۔ آنحضرت ﷺ کے چہرے کارنگ بدال گیا، پھر آپ

الزُّهْرِيُّ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ حَلَّفَ مِنْكُمْ فَقَالَ فِي حَلْفِهِ: بِاللَّهِ وَالْفَرْزِيِّ فَلَيُقْلَنْ : لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَمَنْ قَالَ لِصَاحِبِهِ : تَعَالَى أَقْوَامُكَ فَلَيُتَصَدِّقَنْ)). [راجح: ٤٨٦٠]

٦١٠٨ - حَدَّثَنَا قَيْمِيَةُ، حَدَّثَنَا لَيْثٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ أَذْرَكَ عُمَرَ بْنَ الْحَطَابِ فِي رَكْبٍ وَهُوَ يَخْلِفُ بَأْيِيهِ فَنَادَاهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((أَلَا إِنَّ اللَّهَ يَنْهَاكُمْ أَنْ تَخْلِفُوا بِآيَاتِكُمْ، فَمَنْ كَانَ حَالِفًا فَلْيَخْلِفْ بِاللَّهِ وَإِلَّا فَلْيَصْنَعْ)). [٢٦٧٩]. (رَاجِع:

٧٥ - باب ما يجُوزُ مِنَ الغَضَبِ  
وَالشَّدَّةِ لِأَمْرِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَقَالَ  
اللَّهُ تَعَالَى : هَاجِهِ الْكُفَّارُ  
وَالْمُنَافِقِينَ وَأَغْلَظُ عَلَيْهِمْ .

٦١٠٩ - حَدَّثَنَا بُشَّرٌ بْنُ صَفَوَانَ، حَدَّثَنَا  
إِبْرَاهِيمُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ الْفَاسِمِ عَنْ  
عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: دَخَلَ عَلَى  
النَّبِيِّ ﷺ وَلَمْ يَرَهُ فَقَرَأَ فِيهِ صُورَ قَلْوَانَ  
وَجَهَهُ ثُمَّ تَنَوَّلَ إِلَيْهِ فَهَبَّتْكَهُ وَقَالَتْ:

قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((مِنْ أَشَدِ النَّاسِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ الَّذِينَ يُصَوِّرُونَ هَذِهِ الصُّورَ)). [راجع: ٢٤٧٩]

٦١٠- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْتَىٰ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ، حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ: أَتَى رَجُلٌ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: إِنِّي بِمَا تَأْخُرٍ عَنْ صَلَاةِ الْفَدَا مِنْ أَجْلِ فُلَانَ، إِنَّمَا يُطْلِبُ بِنَا فَقَالَ: لَمَّا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَطُّ أَشَدَّ غَصْبًا فِي مَوْعِظَةٍ مِنْهُ يَوْمَئِذٍ فَقَالَ: فَقَالَ: ((يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنْ مِنْكُمْ مُنْفَرِينَ، فَإِنَّكُمْ مَا صَلَّىٰ بِالنَّاسِ فَلَنْ يَجْوَزْ فَإِنَّ فِيهِمْ الْمُرِيضُ وَالْكَبِيرُ وَذَا الْحَاجَةِ)). [راجع: ٩٠]

الذابح کا لحاظ ضروری ہے: ائمہ حضرات کو اس پر توجہ دے کر اس حدیث کو ہد و قت اپنے ذہن میں رکھیں اور اس پر عمل کریں۔

٦١١- حَدَّثَنَا مُوسَىٰ ابْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا جُوبِرِيَّةُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عَمْرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ: يَنْبَأُنِيٌّ صَلَّى رَأَى فِي قَبْلَةِ الْمَسْجِدِ نُخَامَةً فَحَكَّهَا بِيَدِهِ فَتَقَطَّطَ ثُمَّ قَالَ ((إِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا كَانَ فِي صَلَاةٍ فَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ حَيَّالَ وَجْهِهِ فَلَا يَتَخَمَ حَيَّالَ وَجْهِهِ فِي الصَّلَاةِ)).

[راجع: ٤٠٦]

٦١٢- حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، أَخْبَرَنَا رَبِيعَةُ بْنُ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ يَزِيدَ مَوْلَى الْمُنْبَغِيَّ، عَنْ الرَّحْمَنِ،

نے پرده پکڑا اور اسے چھاڑ دیا۔ ام المؤمنین نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ نے فرنایا، قیامت کے دن ان لوگوں پر سب سے زیادہ عذاب ہو گا، جو یہ صورتیں بناتے ہیں۔

(٦١٠) ہم بے مدد نے بیان کیا، کہا ہم سے یحییٰ بن سعیدقطان نے بیان کیا، ان سے اسماعیل بن ابی خالد نے بیان کیا، کہا ہم سے قیس بن ابی حازم نے اور ان سے ابو مسعود نے بیان کیا کہ ایک شخص نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا میں صحیح کی نماز جماعت سے فلاں امام کی وجہ سے نہیں پڑھتا کیونکہ وہ بہت لبی نماز پڑھاتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اس دن ان امام صاحب کو نصیحت کرنے میں آنحضرت ﷺ کو میں نے جتنا غصہ میں دیکھا! ایسا میں نے آپ کو کبھی نہیں دیکھا تھا، پھر آنحضرت ﷺ نے فرمایا۔ لوگوں! تم میں سے کچھ لوگ (نماز با جماعت پڑھنے سے) لوگوں کو دور کرنے والے ہیں، پس جو شخص بھی لوگوں کو نماز پڑھائے مختصر پڑھائے، کیونکہ نمازوں میں کوئی بیمار ہوتا ہے کوئی بوڑھا کوئی کام کا ج والا۔

(٦١١) ہم سے مویٰ بن اسماعیل نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے جو یہی نے بیان کیا، ان سے نافع نے بیان کیا اور ان سے عبد اللہ بن مسعود بن عثیم نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نماز پڑھ رہے تھے کہ آپ نے مسجد میں قبلہ کی جانب منہ کا تھوک دیکھا۔ پھر آپ نے اسے اپنے ہاتھ سے صاف کیا اور غصہ ہوئے پھر فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص نماز میں ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے سامنے ہوتا ہے۔ اس لئے کوئی شخص نمازوں میں اپنے سامنے نہ تھوکے۔

(٦١٢) ہم سے محمد بن سلام نے بیان کیا، کہا ہم کو اسماعیل بن جعفر نے خردی، کہا ہم کو ربیعہ بن ابی عبد الرحمن نے خردی، انہیں زید بن خالد جنپی نے کہ ایک صاحب نے رسول اللہ ﷺ سے لقط (راتستہ)

میں کری پڑی چیز ہے کسی نے اٹھایا ہو) کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا سال بھر تک لوگوں سے پوچھتے رہو پھر اس کا سربندھن اور طرف پہچان کے رکھ اور خرچ کر ڈال۔ پھر اگر اس کے بعد اس کا مالک آجائے تو وہ چیز اسے واپس کر دے۔ پوچھایا رسول اللہ! جو بھی بھکری کے متعلق کیا حکم ہے؟ آپ نے فرمایا کہ اسے پکڑ لائیوں کہ وہ تمہارے بھائی کی ہے یا پھر بھیریے کی ہوگی۔ پوچھایا رسول اللہ! اور کھویا ہوا اونٹ؟ بیان کیا کہ اس پر آنحضرت ﷺ ناراض ہو گئے اور آپ کے دونوں رخسار سرخ ہو گئے، یا راوی نے یوں کہا کہ آپ کا چہوڑ سرخ ہو گیا، پھر آپ نے فرمایا تمہیں اس اونٹ سے کیا عرض ہے اس کے ساتھ تو اس کے پاؤں ہیں اور اس کا پانی ہے وہ کبھی نہ کبھی اپنے مالک کو پالے گا۔

(۳۳۳) اور کعب بن ابراهیم نے بیان کیا انہوں نے کہا کہ ہم سے عبد اللہ بن سعید نے بیان کیا (وسیعہ سندا) حضرت امام بخاری نے کہا اور مجھ سے محمد بن زیاد نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے محمد بن سعید نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے عبد اللہ بن سعید نے بیان کیا، انہوں نے کہا کہ مجھ سے عمر بن عبد اللہ کے غلام سالم ابو التضر نے بیان کیا، ان سے بسر بن سعید نے بیان کیا اور ان سے زید بن ثابت نوٹھ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے کبھر کی شاخوں یا بوریے سے ایک مکان چھوٹے سے چھرے کی طرح بنا لیا تھا۔ وہاں آکر آپ تجد کی نماز پڑھا کرتے تھے، پندرہ لوگ بھی وہاں آگئے اور انہوں نے آپ کی اقدامیں نماز پڑھی پھر سب لوگ دوسرا رات بھی آگئے اور ٹھہرے رہے لیکن آپ گھری میں رہے اور باہر ان کے پاس تشریف نہیں لائے۔ لوگ آواز بلند کرنے لگے اور دروازے پر سنکریاں ماریں تو آنحضرت ﷺ غصہ کی حالت میں باہر تشریف لائے اور فرمایا تم چاہتے ہو کہ ہیشہ یہ نماز پڑھتے رہو تاکہ تم پر فرض ہو جائے (اس وقت مشکل ہو) دیکھو تم نفل نمازوں اپنے گھروں میں ہی پڑھا کرو۔ یوں کہ فرض نمازوں کے سوا آدمی کی بہترین نفل نمازوں ہے۔

زید بن خالد الجھنیٰ اُن رجلاً سائل رسُولَ اللَّهِ عَنِ الْقُطْطَةِ؟ فَقَالَ: ((عَرَفْتُهَا سَنَةً, لَمْ أَغْرِفْ وَكَاءَهَا وَعَفَاصَهَا فَمَ اسْتَفِقْ بِهَا, فَإِنْ جَاءَ رِبَّهَا فَأَدْهَى إِلَيْهِ)) قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ فَضْلَالُ النَّعْمَ؟ فَقَالَ: ((خَذْنَهَا فَلَانَّا هِيَ لَكَ أَوْ لِأَخِيكَ أَوْ لِلذِّقْبِ)) قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ فَضْلَالُ الْإِبْلِ؟ فَقَالَ: فَغَضِيبٌ رَسُولُ اللَّهِ عَلَى حَتَّى اخْمَرَتْ وَجْهَتَهُ أَوْ اخْمَرَ وَجْهَهُ لَمْ قَالَ: ((لَمَّا لَكَ وَلَهَا؟ مَعَهَا حِدَارُهَا وَمِقَاوِهَا حَتَّى يَلْقَاهَا رِبُّهَا)). [راجح: ۹۱]

۶۱۱۳ - وقال أبا الحكيم، حدثنا عبد الله بن سعيد ح وحدثني محمد بن زياد، حدثنا محمد بن جعفر، حدثنا عبد الله بن سعيد، قال: حدثني سالم أبو النضر مؤلى عمر بن عبيدة الله، عن بنسن بن سعيد، عن زيد بن ثابت رضي الله عنه قال: اختجر رسول الله ﷺ حجيزة مخصصة - أوز حصيرا - فخرج رسول الله ﷺ يصلّي فيها فتصبح إلينه رجال وجاورو يصلون بصلاته ثم جاؤوا نيلة، فحضرها وأنبطا رسول الله ﷺ عنهم فلم يخرج إليهم فرقعوا أصواتهم وخصبوا الباب فخرج إليهم مفضيا فقال لهم رسول الله ﷺ: ((كما زال بكم صنيعكم حتى ظنت أنتم سينكتب عليكم، فقليلكم بالصلوة في بيوتكم فلان خير صلاة المرة

جو گھر میں پڑھی جائے۔

لی بیته إِلَّا الصَّلَاةُ الْمَكْتُوبَةُ).

[راجع: ٧٣١]

**لئن شئتم** حدیث میں تو آنحضرت ﷺ کا ایک ناروا سوال پر غصہ کرنامہ کور ہے، یہی باب سے مطابقت ہے گھر میں نماز پڑھنے سے نفل نمازیں مراد ہیں۔ فرض نماز کا محل مساجد ہیں بلکہ شرعی فرض نماز گھر میں پڑھے وہ بہت سے ثواب سے محروم رہ گیا۔ صحابہ کا آپ کو آواز دینا اطلاع امکان پر تنگی پھینک کر آپ کو بلانا نماز تجدید آپ کی اقتداء میں ادا کرنے کے شوق میں تھا۔ کوئے ہوئے اونٹ کے بارے میں آپ کا حکم عرب کے ماحول کے مطابق تھا۔

## باب غصہ سے پرہیز کرنا اللہ تعالیٰ کے فرمان (سورہ شوریٰ)

کی وجہ سے اور سورہ آل عمران میں فرمایا

## ٧٦- باب الحَذَرِ مِنَ الْفَضْبِ لِقَوْلِ

الله تَعَالَى :

﴿وَالَّذِينَ يَخْتَبِيُونَ كَيْأَنَرِ الْأَثْمِ  
وَالْفَوَاحِشَ، وَإِذَا مَا غَضِيُّوا هُمْ يَغْفِرُونَ  
وَالَّذِينَ يُنْفَقُونَ فِي السَّرَّاءِ وَالضَّرَاءِ  
وَالْكَاظِمِينَ الْفَيْظَ وَالْعَافِينَ عَنِ النَّاسِ  
وَاللَّهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ﴾.

اور (اللہ کے پیارے بندے وہ ہیں) جو کبیرہ گناہوں سے اور بے شری سے پرہیز کرتے ہیں اور جب وہ غصہ ہوتے ہیں تو معاف کر دیتے ہیں اور جو خرچ کرتے ہیں خوشحال اور تنگ دستی میں اور غصہ کو پی جانے والے اور لوگوں کو معاف کر دینے والے ہوتے ہیں اور اللہ اپنے مخلص بندوں کو پسند کرتا ہے۔

(۶۱۱۳) ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی، انہیں ابن شاہب نے، انہیں سعید بن مسیب نے اور انہیں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول کشم ﷺ نے فرمایا پسلوان وہ نہیں ہے جو کشتی لڑنے میں غالب ہو جائے بلکہ اصلی پسلوان تو وہ ہے جو غصہ کی حالت میں اپنے آپ پر قابو پائے۔

بے قابو نہ ہو جائے۔

(۶۱۱۵) ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے بیان کیا، کہا ہم سے جریئے بیان کیا، ان سے اعمش نے، ان سے عدی بن ثابت نے، ان سے سلیمان بن صرد ﷺ نے بیان کیا کہ دو آدمیوں نے نبی کشم ﷺ کی موجودگی میں جھکڑا کیا، ہم بھی آنحضرت ﷺ کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے۔ ایک شخص دوسرے کو غصہ کی حالت میں گالی دے رہا تھا اور اس کا چہرہ سرخ تھا، آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ میں ایسا کلمہ جانتا ہوں کہ اگر یہ شخص اسے کہہ لے تو اس کا غصہ دور ہو جائے۔ اگر یہ ”اعوذ بالله من الشیطان الرجیم“ کہہ لے۔ صحابہ نے اس سے

٦١١٤- حدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ ابْنِ شَهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((لَيْسَ الشَّدِيدُ بِالصُّرُعَةِ، إِنَّمَا الشَّدِيدُ الَّذِي يَمْلِكُ نَفْسَةً عِنْدَ الْفَضْبِ)).

٦١١٥- حدَّثَنَا عُثْمَانَ بْنَ أَبِي شَيْبَةَ، حدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ الْأَعْمَشِ، عَنْ عَلَيِّ بْنِ ثَابَتٍ، حدَّثَنَا سُلَيْمَانَ بْنَ صُرَدَ، قَالَ: اسْتَبَّ رَجُلًا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ وَنَحْنُ عِنْدَهُ جُلُوسٌ وَاحْدَهُمَا يَسْبُبُ صَاحِبَةَ مُفْضَبَا قَدْ أَخْمَرَ وَجْهَهُ لَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((إِنِّي لِأَعْلَمُ كَلِمَةً لَوْ قَالَهَا لَدَّهُبَ عَنْهُ مَا يَجِدُ لَوْ قَالَ: أَغُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ))

فَقَالُوا لِلرَّجُلِ: أَلَا تَسْمَعُ مَا يَقُولُ النَّبِيُّ  
كَمَا كَرِهْتُمْ كَيْفَ فَوْرَاهُ هُوَ؟ إِنِّي لَسْتُ بِمُجْتَهِدٍ.  
فَقَالَ: إِنِّي لَسْتُ بِمُجْتَهِدٍ.

[راجح: ۳۲۸۲]

یہ بھی اس نے غصہ کی حالت میں کماکہ مطلب یہ ہے کہ میں نے آنحضرت ﷺ کا ارشاد من لیا ہے، پھر اس نے یہ  
گلمہ پڑھ لیا۔

(۶۱۱۶) مجھ سے یحییٰ بن یوسف نے بیان کیا، کہا تم کو ابو بکر نے خبر دی جو  
ابن عیاش ہیں، انہیں ابو حصین نے، انہیں ابو صالح نے اور انہیں  
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ ایک شخص نے نبی کریم ﷺ سے عرض کیا کہ  
مجھے آپ کوئی نصیحت فرماتجھے آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ غصہ نہ ہوا  
کہ انہوں نے کئی مرتبہ یہ سوال کیا اور آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ  
غصہ نہ ہوا کہ

حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ هُوَ أَبُنْ عَيَّاشٍ، عَنْ أَبِيهِ  
خَصِّيْنِ، عَنْ أَبِيهِ صَالِحٍ، عَنْ أَبِيهِ هُرَيْزَةَ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِيِّ  
أَوْصِنِي قَالَ: ((لَا تَضَعْبَ)) فَرَدَّدَ مِوَارًا  
قَالَ: ((لَا تَضَعْبَ)).

شاید یہ شخص برا غصہ والا ہو گا۔ تو اس کو یہی نصیحت سب پر مقدم کی پس حسب حال نصیحت کرنا سنت نبوی ہے جیسا کہ ہر  
حکیم پر فرض ہے کہ مرض کے حسب حال دوا جو بجز کرے۔

## باب حیا اور شرم کا بیان

## ۷۷- باب الحیاء

(۶۱۱۷) حَدَّثَنَا آدُمُ، حَدَّثَنَا شَعْبَةُ، عَنْ  
فَتَادَةَ، عَنْ أَبِيهِ السُّوَّارِ الْعَدَوِيِّ قَالَ:  
سَمِعْتُ عِمْرَانَ بْنَ خَصِّيْنَ قَالَ: قَالَ  
النَّبِيُّ  
النَّبِيُّ  
فَقَالَ بَشِيرُ بْنُ كَهْبٍ: مَكْتُوبٌ فِي الْحِكْمَةِ  
إِنَّ مِنَ الْحَيَاءِ وَقَارًا وَإِنَّ مِنَ الْحَيَاءِ  
سَكِينَةً، فَقَالَ لَهُ عِمْرَانٌ: أَخْذُكَ عَنْ  
رَسُولِ اللَّهِ تَعَالَى حَدِيثَنِي عَنْ صَاحِيفَتِكِ!؟

حَلَانَكَهُ بَشِيرُ بْنُ كَهْبٍ نے حکیموں کی کتاب سے حدیث کی تائید کی تھی مگر عمران نے اس کو بھی پسند نہیں کیا کیونکہ حدیث یا  
آیت سننے کے بعد پھر اوروں کا کلام سننے کی ضرورت نہیں، جب آتاب آگیا تو مشعل یا چراغ کی کیا ضرورت ہے۔ اس  
حدیث سے ان بعض لوگوں کو نصیحت لئی چاہیئے جو حدیث کا معارضہ کسی امام یا مجتہد کے قول سے کرتے ہیں۔ شاہ ولی اللہ رضی اللہ عنہ  
ایسے ہی مقلدین کے پارے میں بعد افروس کہا ہے فما یکون جو ابھم یوم یقون الناس رب العالمین قیامت کے دن ایسے لوگ جب  
بارگاہ الٰہی میں کھڑے ہوں گے اور سوال ہو گا کہ تم نے میرے رسول کا ارشاد من کر فلاں امام کا قول کیوں اختیار کیا تو ایسے لوگ اللہ  
پاک کو کیا جواب دیں گے دیکھو۔ حجۃ اللہ البالغہ اردو، صفحہ: ۲۳۰۔

لشیخ حنفی حلال نکہ بشیر بن کعب نے حکیموں کی کتاب سے حدیث کی تائید کی تھی مگر عمران نے اس کو بھی پسند نہیں کیا کیونکہ حدیث یا  
آیت سننے کے بعد پھر اوروں کا کلام سننے کی ضرورت نہیں، جب آتاب آگیا تو مشعل یا چراغ کی کیا ضرورت ہے۔ اس  
حدیث سے ان بعض لوگوں کو نصیحت لئی چاہیئے جو حدیث کا معارضہ کسی امام یا مجتہد کے قول سے کرتے ہیں۔ شاہ ولی اللہ رضی اللہ عنہ  
ایسے ہی مقلدین کے پارے میں بعد افروس کہا ہے فما یکون جو ابھم یوم یقون الناس رب العالمین قیامت کے دن ایسے لوگ جب  
بارگاہ الٰہی میں کھڑے ہوں گے اور سوال ہو گا کہ تم نے میرے رسول کا ارشاد من کر فلاں امام کا قول کیوں اختیار کیا تو ایسے لوگ اللہ  
پاک کو کیا جواب دیں گے دیکھو۔ حجۃ اللہ البالغہ اردو، صفحہ: ۲۳۰۔

(۶۱۱۸) ہم سے احمد بن یونس نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے عبد العزیز بن ابو سلمہ نے بیان کیا، ان سے این شاب نے بیان کیا، ان سے سالم نے اور ان سے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ کا گزر ایک شخص پر سے ہوا جو اپنے بھائی پر حیاء کی وجہ سے ناراض ہو رہا تھا اور کہ رہا تھا کہ تم بہت شرماتے ہو، گویا وہ کہہ رہا تھا کہ تم اس کی وجہ سے اپنا نقصان کر لیتے ہو۔ آنحضرت ﷺ نے ان سے فرمایا کہ اسے چھوڑ دو کہ حیاءِ ایمان میں سے ہے۔

(۶۱۱۹) ہم سے علی بن الجعد نے بیان کیا، کہا ہم کو شعبید نے خبر دی، انہیں قادہ نے، انہیں انس بن محبث کے غلام قادہ نے، ابو عبد اللہ حضرت امام بخاری رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ان کا نام عبد اللہ بن ابی عتبہ ہے، میں نے ابو سعید سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ پر وہ میں رہنے والی کتواری لڑکی سے بھی زیادہ حیاء والے تھے۔

۶۱۱۸- حدَّثَنَا أَخْمَدُ بْنُ يُونُسَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْفَزِيرِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ، حَدَّثَنَا أَبْنُ شَهَابٍ، عَنْ سَالِمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا مَرْءَةُ النَّبِيِّ ﷺ عَلَى رَجْلِ وَهُوَ يُعَذَّبُ أَخَاهُ فِي الْحَيَاةِ يَقُولُ: إِنَّكَ لَتَسْتَخِيِّنِي حَتَّىٰ كَانَةَ يَقُولُ: قَدْ أَضَرْتَ بِكَ قَوْلَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ: ((دَعْةُ فِي الْحَيَاةِ مِنَ الْإِيمَانِ)). [راجع: ۲۴]

۶۱۱۹- حدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ، أَخْبَرَنَا شَعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ مَوْلَى أَنْسِ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ اسْمُهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي عَتْبَةَ: سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدَ يَقُولُ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ أَشَدَّ حَيَاةً مِنَ الْعَذَابِ فِي خَدِيرَهَا.

[راجع: ۳۵۶۲]

۷۸- بَابِ إِذَا لَمْ تَسْتَحِ فَاصْنَعْ مَا شِئْتَ.

۶۱۲۰- حدَّثَنَا أَخْمَدُ بْنُ يُونُسَ، حَدَّثَنَا زَهْرَةُ، حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ، عَنْ رِبْعَيِّ بْنِ جِرَاشِ، حَدَّثَنَا أَبُو مَسْعُودٍ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((إِنَّ مِمَّا أَذْرَكَ النَّاسُ مِنْ كَلَامِ النُّبُوَّةِ الْأَوَّلَى إِذَا لَمْ تَسْتَحِ فَاصْنَعْ مَا شِئْتَ)). [راجع: ۳۴۸۳]

۷۹- بَابِ مَا لَا يُسْتَحِيَا مِنَ الْحَقِّ لِلتَّفَقَّهِ فِي الدِّينِ

۶۱۲۱- حدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عَرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ عَنْ

### باب جب حیاء نہ ہوتا

جو چاہو کرو

(۶۱۲۰) ہم سے احمد بن یونس نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے زہیر نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے منصور نے بیان کیا، ان سے ربیع بن خراش نے بیان کیا، ان سے ابو مسعود الفزاری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگلے پیغمبروں کا کلام جو لوگوں کو ملا اس میں یہ بھی ہے کہ جب شرم ہی نہ رہی تو پھر جو جی چاہے وہ کرو۔

### باب شریعت کی باتیں پوچھنے میں

شرم نہ کرنا چاہیے۔

(۶۱۲۱) ہم سے اسماعیل بن ابی اویس نے بیان کیا، کہا مجھ سے امام مالک نے بیان کیا، ان سے بشام بن عروہ نے، ان سے ان کے والد نے، ان

زینب بنت ابی سلمہ عن ام سلمہ رضی  
الله عنہا قالت: جاءت ام سلمہ إلى  
رسول الله ﷺ فقالت: يا رسول الله إِنَّ  
الله لا يُستحب منْ الْحَقِّ فَهَلْ عَلَى  
الْمَرْأَةِ غُسْلٌ إِذَا أَخْتَمَتْ؟ فقال: نَعَمْ  
((إذا رأت الماء)). [راجع: ۱۳۰] واجب ہے۔

**لَيْسَ بِحِجَّةِ** یہ حضرت زینب رسول اللہ ﷺ کی رئیبہ تھیں، ان کے والد حضرت ابو سلمہ تھے جن کا نام عبداللہ ابن عبدالسد مخدومی ہے اور کنیت ابو سلمہ ہے۔ یہ رسول کرم ﷺ کے حقیقی پھوپھی زاد بھائی تھے۔ ان کی والدہ کا نام بودہ بنت عبدالطلب ہے اور ابو سلمہ نبی ﷺ کے دودھ شریک بھی ہیں۔ ان کی بیوی ام سلمہ نے ان کے ساتھ جب شہر کی ہجرت کی تھی مگر مکہ واپس آگئے جب دوبارہ مدینہ منورہ کو ہجرت کی تو ان کے بچے سلمہ کو دھیال والوں نے چھین لیا اور حضرت ام سلمہ کو ان کے بیکے والوں نے جرا روک لیا۔ ابو سلمہ دل موسی کریمی اور بچوں کو چھوڑ کر اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی محبت میں مدینہ چلے گئے۔ حضرت ام سلمہ نبی ﷺ ایک سال تک برابر روتی اور روزانہ اس جگہ آکر بیٹھ جاتی جہاں شوہر سے الگ کی تھی تھیں، ان کی اس بے قراری اور گریہ و زاری نے سنگ دل عزیزوں کو بھی رحم پر مجبور کر دیا اور انہوں نے ان کو ان کے شوہر کے پاس جانے کی اجازت دے دی۔ یہ ایکی مدینہ منورہ کو چل کھڑی ہوئیں، جگہ احمد میں ابو سلمہ سخت سختی ہو گئے اور جادوی الآخرہ میں ان زخموں کی وجہ سے ان کا انقال ہو گیا۔ اس وقت انہوں نے دعا کی تھی کہ یا اللہ! میرے اہل و عیال کی اچھی طرح محمد اشت سمجھیو یہ دعا مقبول ہوئی اور ابو سلمہ کے اہل و عیال کو رسول اللہ ﷺ جیسا سرپرست عطا ہوا اور حضرت ام سلمہ کو ام المؤمنین کا لقب و منصب عطا کیا گیا۔ ابو سلمہ نبی ﷺ کے بچوں کی رسول کرم ﷺ نے ایسی تعلیم و تربیت فرمائی کہ عمر بن عبد بن مسیب، ابو امامہ بن سلیل اور عروہ ابن زینب رضی اللہ عنہم جیسے جلیل القدر صحابہ حدیث کی روایت کرتے ہیں اور حضرت علی ان کو فارس اور بحرین کا حاکم مقرر کرتے ہیں۔ ابو سلمہ کی بیٹی زینب اپنے زمانہ کی سب عورتوں سے زیادہ فتیہ تھیں، یہ بچہ ہی تھیں کہ ایک دن کملیت کیلئے یہ رسول کرم ﷺ کے پاس آگئیں آپ غسل فرا رہے تھے آپ نے پیار سے ان کے منہ پر پانی کے چھینٹے مارے، چرے کی تازگی پر علاپے میں بھی جوانی ہیسی قائم رہی۔ ان کا انتقال مدینہ منورہ میں ۸۲ سال کی عمر میں ۶۵ھ میں ہوا۔

(۷۱۲۳) ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا، کہا ہم سے شعبہ نے بیان کیا، کہا ہم سے حارب بن دثار نے، کہا کہ میں نے حبہت ابن عمر بیٹھا سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ نبی کرم ﷺ نے فرمایا، مومن کی مثل اس سر سبز درخت کی ہے، جس کے پتے نہیں جھترتے۔ صحابہ نے کہا کہ یہ فلاں درخت ہے۔ یہ فلاں درخت ہے۔ میرے دل میں آیا کہ کہوں کہ یہ کھجور کا درخت ہے لیکن چونکہ میں نوجوان تھا، اس لئے مجھ کو بولتے ہوئے حیا آئی۔ پھر آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ وہ کھجور کا درخت ہے۔ اور اسی سند سے شعبہ سے روایت ہے کہ کہا

۶۱۲۲ - حدَّثَنَا آدُمُ، حدَّثَنَا شَعْبَةُ،  
حدَّثَنَا مُحَارِبُ بْنُ دَثَّارٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبْنَ  
عُمَرَ يَقُولُ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((مَثَلُ الْمُؤْمِنِ  
كَمَثَلِ شَجَرَةِ حَضْرَاءَ، لَا يَسْقُطُ وَرَقُهَا  
وَلَا يَسْخَاتُ)) فَقَالَ الْفَوْمُ: هِيَ شَجَرَةُ  
كَذَا هِيَ شَجَرَةُ كَذَا فَأَرَدَتْ أَنْ أَثْوَلَ هِيَ  
الْخَلْلَةَ وَأَنَا غَلَامٌ شَابٌ فَاسْتَحْتَيْتُ فَقَالَ:  
((هِيَ النَّخلَةُ)). وَعَنْ شَعْبَةَ، حدَّثَنَا

ہم سے خبیب بن عبد الرحمن نے، ان سے حفص بن عامر نے اور ان سے ابن عمر بھی نہیں نے اسی طرح بیان کیا اور یہ اضافہ کیا کہ پھر میں نے اس کا ذکر عمر بن الخطوب سے کیا تو انہوں نے کہا اگر تم نے کہ دیا ہوتا تو مجھے اتنا تماں ملنے سے بھی زیادہ خوشی حاصل ہوتی۔

حضرت امام بخاری نے اسی روایت سے باب کا مطلب نکلا کہ حضرت عمر بن الخطوب نے اپنے بیٹے عبد اللہ کی اس شرم کو پسند نہ کیا جو دین کی بات بتانے میں انہوں نے کی۔ بے محل شرم کرنا غلط ہے۔

(۶۱۲۳) ہم سے مدد نے بیان کیا، کہا ہم سے مرحوم بن عبد العزیز نے بیان کیا، انہوں نے کہا کہ میں نے کہا کہ میں نے ثابت سے نہ اور انہوں نے انس بن الخطوب سے نہ، انہوں نے بیان کیا کہ ایک خاتون نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور اپنے آپ کو آنحضرت ﷺ کے نکاح کے لئے پیش کیا اور عرض کیا، کیا آنحضرت ﷺ کو مجھ سے نکاح کی ضرورت ہے؟ اس پر انس بن الخطوب کی صاجزادی بولیں، وہ کہتی ہے جیا تھی۔ انس بن الخطوب نے کہا کہ وہ تم سے تو جھی تھیں انہوں نے اپنے آپ کو آنحضرت ﷺ کے نکاح کے لئے پیش کیا۔

[راجح: ۵۱۲۰] یہ سعادت کہاں ملتی ہے کہ آنحضرت ﷺ کی عورت کو اپنی زوجیت کے کے لئے پسند فرمائیں۔

باب نبی کریم ﷺ کا فرمان کہ

آسانی کرو، سختی نہ کرو، آپ ﷺ

لوگوں پر تخفیف اور آسانی کو پسند فرمایا کرتے تھے

اللہ پاک ہمارے علماء اور فقہاء کو بھی اس اسوہ نبوی پر عمل در آمد کی توفیق بخشنے جنہوں نے ملت اسلام کو مختلف فرقوں میں تقسیم کر کے امت کو بہت سی مشکلات میں جھلا کر رکھا ہے۔

(۶۱۲۴) مجھ سے اسحاق نے بیان کیا، کہا ہم سے نفر نے بیان کیا، کہا ہم کو شعبہ نے خبر دی، انہیں سعید بن ابی برودہ نے، انہیں ان کے والد نے اور ان سے ان کے دادا نے بیان کیا کہ جب رسول اللہ ﷺ نے انہیں (ابو موسیٰ اشعریٰ بن الخطوب) اور معاذ بن جبل کو (یعنی) بھیجا تو ان سے فرمایا کہ (لوگوں کے لئے) آسانیاں پیدا کرنا، سختی میں نہ ڈالنا، انہیں خوش خبری سنانا، دین سے نفرت نہ دلانا اور تم دونوں آپس میں اتفاق سے کام کرنا، ابو موسیٰ بن الخطوب نے عرض کیا، یا رسول اللہ! ہم ایسی

خَيْبَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ، عَنْ أَبْنِ عُمَرَ مِيقَةً وَرَأَدَ فَحَدَّثَ بِهِ عُمَرَ، قَالَ: لَوْ كُنْتَ فَلَقْتَهَا لَكَانَ أَحَبُّ إِلَيْيِ مِنْ كَذَّا وَكَذَا۔ [راجع: ۶۱]

حضرت امام بخاری نے اسی روایت سے باب کا مطلب نکلا کہ حضرت عمر بن الخطوب نے اپنے بیٹے عبد اللہ کی اس شرم کو پسند نہ کیا جو دین کی بات بتانے میں انہوں نے کی۔ بے محل شرم کرنا غلط ہے۔

سَمِعْتُ قَاتِلًا أَنَّهُ سَمِعَ أَنَّسًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ تَغْرِبُ عَلَيْهِ نَفْسَهَا فَقَالَتْ: هَلْ لَكَ حَاجَةٌ فِي؟ قَالَتْ أَبْنَتُهُ: مَا أَقْلَ حَيَاءَهَا فَقَالَ: هِيَ خَيْرٌ مِنْكَ عَرَضْتَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفْسَهَا.

[راجح: ۵۱۲۰]

۸۰۔ بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ

((بَسِّرُوا وَلَا تُعَسِّرُوا)) وَكَانَ يُحِبُّ

الْتَّحْفِيفَ وَالْأَيْسِرَ عَلَى النَّاسِ۔

اللہ پاک ہمارے علماء اور فقہاء کو بھی اس اسوہ نبوی پر عمل در آمد کی توفیق بخشنے جنہوں نے ملت اسلام کو مختلف فرقوں میں جھلا کر رکھا ہے۔

۶۱۲۴ - حدیثی إِسْحَاق، حَدَّثَنَا النَّضْرُ، أَخْبَرَنَا شَعْبَةُ، عَنْ سَعِينَدِ بْنِ أَبِي بَرْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ: لَمَّا بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَمَعَاذَ بْنَ جَبَلَ قَالَ لَهُمَا: ((بَسِّرُوا وَلَا تُعَسِّرُوا وَتَشْرِّبُوا وَلَا تَتَفَرَّأُ وَتَطَوَّعُوا)) قَالَ أَبُو مُوسَى: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا بِأَرْضِ بَصْرَةِ فَيُضْنَعُ فِيهَا شَرَابٌ مِنَ الْمَسْلِ يُقَالُ لَهُ

سرزمن میں جا رہے ہیں جہاں شد سے شراب بنا جاتی ہے اور اسے "تع" کہا جاتا ہے اور جو سے شراب بنا جاتی ہے اور اسے "مز" کہا جاتا ہے؟ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ ہر نہ لانے والی چیز حرام ہے۔

(۶۱۲۵) ہم سے آدم بن الی ایاس نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے شعبہ نے بیان کیا، ان سے ابوالتیاح نے بیان کیا، انہوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا، انہوں نے کہا کہ تم کرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، آسانی پیدا کرو، تنگی نہ پیدا کرو، لوگوں کو تسلی اور تشفی دو، نفرت نہ دلاو۔

(۶۱۲۶) ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے بیان کیا، ان سے مالک نے، ان سے ابن شاہب نے، ان سے عودہ نے اور ان سے حضرت عائشہؓ نے، نے بیان کیا کہ جب بھی رسول اللہ ﷺ کو دو چیزوں میں سے ایک کو اختیار کرنے کا اختیار دیا گیا تو آپ نے یہی شد ان میں آسان چیزوں کو اختیار فرمایا، بشرطیکہ اس میں گناہ کا کوئی پہلو نہ ہوتا۔ اگر اس میں گناہ کا کوئی پہلو ہوتا تو آنحضرت ﷺ اس سے سب سے زیادہ دور رہتے اور حضور اکرم ﷺ نے اپنی ذات کے لئے کسی سے بدله نہیں لیا، البتہ اگر کوئی شخص اللہ کی حرمت وحد کو توڑتا تو آنحضرت ﷺ ان سے تو محض اللہ کی رضامندی کے لئے بدله لیتے۔

[راجح: ۳۵۶۰]  
بظاہر اس حدیث میں اشکال ہے کیونکہ جو کام گناہ ہوتا ہے اس کے لئے آپ کو کیسے اختیار دیا جاتا، شاید یہ مراد ہو کہ کافروں کی طرف سے ایسا اختیار دیا جاتا۔

(۶۱۲۷) ہم سے ابوالنعمان محمد بن فضل سدوی نے بیان کیا، کہا ہم سے حماد بن زید نے بیان کیا، ان سے ازرق بن قیس نے کہ اہواز نامی ایسی شریں ہم ایک نمر کے کنارے تھے جو خنک پڑی تھی، پھر ابو بزرگہ اسلامی صحابی گھوڑے پر تشریف لائے اور نماز پڑھی اور گھوڑا چھوڑ دیا۔ گھوڑا بھاگنے لگا تو آپ نے نماز توڑ دی اور اس کا پچھا کیا، آخر اس کے قریب پہنچے اور اسے پکڑ لیا۔ پھر واپس آکر نماز قضا کی، وہاں ایک شخص خارجی تھا، وہ کہنے لگا کہ اس بوڑھے کو دیکھو اس نے

الْبَيْعُ وَشَرَابٌ مِّنَ الشَّعِيرِ يَقَالُ لَهُ : الْمِيزَرُ  
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((كُلُّ مُسْكِرٍ  
حَرَامٌ)). [راجع: ۲۲۶۱] کوئی شراب ہو جو نہ کرے وہ حرام ہے۔

۶۱۲۵ - حَدَّثَنَا أَدْمُ، حَدَّثَنَا شَعْبَةُ، عَنْ  
أَبِي التَّيَّاحِ، قَالَ : سَمِعْتُ أَنَسَّ بْنَ مَالِكٍ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ ﷺ  
((يَسِّرُوا وَلَا تُعَسِّرُوا وَسَكُونًا وَلَا  
تَفَرُّوا)).

۶۱۲۶ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلِمَةَ،  
عَنْ مَالِكٍ، عَنْ أَبْنِي شِهَابٍ، عَنْ غُرْزَةَ،  
عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنْهَا قَالَتْ : مَا  
خَيْرُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بَيْنَ أَمْرَيْنِ قَطُّ إِلَّا  
أَخْدَى أَيْسَرَهُمَا مَا لَمْ يَكُنْ إِلَّمَا، فَإِنْ كَانَ  
إِنَّمَا كَانَ أَبْغَدَ النَّاسِ مِنْهُ، وَمَا أَنْقَمَ  
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِنَفْسِهِ فِي شَيْءٍ قَطُّ إِلَّا  
أَنْ تُتَهَكَّ حُرْمَةُ اللَّهِ فَيَتَقَبَّلُ بِهَا اللَّهُ.

[راجح: ۳۵۶۰]

۶۱۲۷ - حَدَّثَنَا أَبُو الْعُمَانَ، حَدَّثَنَا  
حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنِ الْأَذْرَقِ بْنِ قَيْسٍ،  
قَالَ : كَتَّاكَ عَلَى شَاطِئِ، نَهَرٍ بِالْأَهْوَازِ قَدْ  
نَصَبَ عَنْهُ الْمَاءُ فَجَاءَ أَبُو بَرْزَةَ الْأَسْلَمِيَّ  
عَلَى فَرَسٍ فَصَلَّى وَخَلَّى فَرَسَةً، فَانْطَلَقَتِ  
الْفَرَسُ فَتَرَكَ صَلَاتَهُ وَتَبَعَهَا حَتَّى أَذْرَكَهَا،  
فَأَخْدَلَهَا ثُمَّ جَاءَ فَقَضَى صَلَاتَهُ وَفِينَا رَجَلٌ

گھوڑے کے لئے نماز توڑوں۔ ابو بزرہ رض نماز سے فارغ ہو کر آئے اور کما جب سے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وس علیہ الرحمۃ الرحمیة سے جدا ہوا ہوں، کسی نے مجھ کو ملامت نہیں کی اور انہوں نے کہا کہ میرا گھر یہاں سے دور ہے، اگر میں نماز پڑھتا رہتا اور گھوڑے کو بھاگنے دیتا تو اپنے گھرات تک بھی نہ پہنچ پاتا اور انہوں نے بیان کیا کہ وہ آخر خضرت صلی اللہ علیہ وس علیہ الرحمۃ الرحمیة کی محبت میں رہے ہیں اور میں نے آخر خضرت صلی اللہ علیہ وس علیہ الرحمۃ الرحمیة کو آسان صورتوں کو اختیار کرتے دیکھا ہے۔

(۶۲۸) ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا، کہا ہم کو شعیب نے خردی، انہیں زہری نے (دوسری سند) اور یاith بن سعد نے بیان کیا کہ مجھ سے یونس نے بیان کیا، ان سے ابن شاب نے، انہیں عبد اللہ بن عبد اللہ بن عقبہ نے خردی اور انہیں حضرت ابو ہریرہ رض نے خردی کہ ایک دیساٹی نے مسجد میں پیشاب کر دیا، لوگ اس کی طرف مارنے کو بڑھے، لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وس علیہ الرحمۃ الرحمیة نے فرمایا اسے چھوڑ دو اور جمال اس نے پیشاب کیا ہے اس جگہ پر پانی کا ایک ڈول بھرا ہوا بہادو، کیونکہ تم آسمانی کرنے والے بنا کر بھیجے گئے ہو۔ تنگی کرنے والے بنا کر نہیں بھیجے گئے۔

لشیخ اس حدیث سے ان لوگوں کا رزو ہوا جو کہتے ہیں، انکی حالت میں وہاں کی مٹی نکالنی ضروری تھی یہ حدیث پلے کئی بار گزر چکی ہے۔ اس سے اخلاق بیوی پر بھی روشنی پڑتی ہے۔ صلی اللہ علیہ وسلم الف الف مرہ بعد دکل ذرہ باب لوگوں کے ساتھ فراغی سے پیش آتا

اور حضرت ابن مسعود رض نے کہا کہ لوگوں کے ساتھ میل ملاپ رکھو، لیکن اس کی وجہ سے اپنے دین کو زخمی سہ کرنا اور اس باب میں اہل و عیال کے ساتھ نہیں مذاق دل گئی کرنے کا بھی بیان ہے۔

(۶۲۹) ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا، کہا ہم سے شعبہ رض نے بیان کیا، کہا ہم سے ابوالثیاب نے، کہا میں نے حضرت انس بن مالک رض سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وس علیہ الرحمۃ الرحمیة ہم بچوں سے بھی دل گئی کرتے، یہاں تک کہ میرے چھوٹے بھائی ابو عمیر نامی سے (مزاج) فرماتے "یا ابا عمیر ما فعل النغير" اے ابو عمیر! تیری، نغیر

لہ رائی فاقبل یقُولُ: انظُرُوا إِلَى هَذَا  
الشَّيْخِ تَرَكَ صَلَاتَةً مِنْ أَخْلِفَهُ  
فَاقْبَلَ: مَا عَنِّي أَحَدٌ مِنْهُ فَارْفَعْ رَسْوَلَ  
الله صلی اللہ علیہ وس علیہ الرحمۃ الرحمیة وَقَالَ إِنَّ مَنْزِلِي مَوَاعِظُ فَلَوْ  
صَلَّيْتُ وَرَسَّخْتُ لَمْ أَتِ أَهْلِي إِلَى اللَّيلِ  
وَذَكَرَ اللَّهَ صَاحِبَ النَّبِيِّ فَرَأَى مِنْ  
تَبَيِّرَةً [راجع: ۱۲۱]

۶۱۲۸ - حدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانَ، أَخْبَرَنَا  
شَيْبَقُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ حَ وَقَالَ الْيَتِّيُّ:  
حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شَهَابٍ، أَخْبَرَنِي  
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدَةَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ  
أَغْرَى إِيمَانَ فِي الْمَسْجِدِ فَتَارَ إِلَيْهِ النَّاسُ  
يَقْعُدُوا بِهِ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ الله صلی اللہ علیہ وس علیہ الرحمۃ الرحمیة:  
((دَعْوَةُ وَأَغْرِيقُوا عَلَى بَوْلِهِ ذُنُوبًا مِنْ مَاءٍ  
أَوْ سَجَلًا مِنْ مَاءٍ - فَإِنَّمَا بَعْثَمْ مَيْسِرِينَ  
وَلَمْ يَنْعُمُوا مَعْسِرِينَ)). [راجع: ۲۲۰]

لشیخ اس حدیث سے ان لوگوں کا رزو ہوا جو کہتے ہیں، انکی حالت میں وہاں کی مٹی نکالنی ضروری تھی یہ حدیث پلے کئی بار گزر چکی ہے۔ اس سے اخلاق بیوی پر بھی روشنی پڑتی ہے۔ صلی اللہ علیہ وسلم الف الف مرہ بعد دکل ذرہ

۸۱ - بَابُ الْأَبْسَاطِ إِلَى النَّاسِ  
وَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ: خَالِطُ النَّاسَ، وَدِينَكَ  
لَا تَكْلِمْنَهُ، وَالدُّعَابَةَ مَعَ الْأَهْلِ.

۶۱۲۹ - حدَّثَنَا آدَمُ، حدَّثَنَا شَعْبَةُ  
حَدَّثَنَا أَبُو الْيَابِحِ، قَالَ: سَمِعْتَ أَنَسَ بْنَ  
مَالِكَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: إِنْ كَانَ النَّبِيُّ  
لَيَخَالِطُنَا حَتَّى يَقُولَ لِأَنْتَ لَيِ صَغِيرٌ يَا  
أَبَا عَمِيرٍ مَا فَعَلَ النَّغِيرُ؟

[طرفة فی: ٦٢٠٣].

نامی چڑایا تو تجیر ہے؟

**لشیخ** ابو عمیرہ ہی پچھے تھا جو بیچپن میں مر گیا تھا اور ام سلیم نے اس کے مرنے کی خبر اس کے والد ابو طلحہ سے چھپا کر رکھی تھی یہاں تک کہ انہوں نے کھانا کھلایا ام سلیم سے محبت کی۔ اس وقت ام سلیم نے کہا کہ پچھے مر گیا ہے اس کو دفن کر دو اسی صبر و شکر کا نتیجہ تھا کہ اللہ نے اسی رات ام سلیم کے بطن میں حمل غُرا دیا اور بہترین بدلت عطا فرمایا۔

**۶۱۳۰ - حدثنا محمد بن سلام** نے بیان کیا، کہا ہم کو ابو معاویہ نے خبر دی، کہا ہم سے ہشام نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رعنیہ نے بیان کیا کہ میں نبی کریم ﷺ کے یہاں لڑکیوں کے ساتھ کھیل کر قتی کھیلتی تھی، میری بست سی سیلیاں تھیں جو میرے ساتھ کھیل کر قتی تھیں، جب آنحضرت اندر تشریف لاتے تو وہ چھپ جاتیں پھر آنحضرت ﷺ انہیں میرے پاس بیجھتے اور وہ میرے ساتھ کھیلتیں۔ اسی حدیث سے بیجوں کے لئے گڑیوں سے کھیلنا بالاتفاق جائز رکھا گیا ہے اور گڑیوں کو ان مورتوں میں سے مستثنی رکھا گیا ہے جن کا بہانا حرام ہے۔

**باب لوگوں کے ساتھ خاطرتو واضح سے پیش آنا**  
اور حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی جاتی ہے کہ کچھ لوگ ایسے ہیں جن کے سامنے ہم ہنستے اور خوشی کا اظہار کرتے ہیں مگر ہمارے دل ان پر لعنت کرتے ہیں۔

مطلوب یہ ہے کہ دوست دشمن سب کے ساتھ انسانیت اور اخلاق سے اور محبت سے پیش آتا یہ نقاق نہیں ہے، نقاق یہ ہے کہ مثلاً ان سے کے میں دل سے آپ سے محبت رکھتا ہوں حالانکہ دل میں ان کی عداوت ہوتی ہے۔

**۶۱۳۱ - حدثنا قتيبة بن سعید** نے بیان کیا، کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے، ان سے ابن المکدر نے، ان سے عروہ بن زینہ نے اور انہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے خبر دی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک شخص نے اندر آئنے کی اجازت چاہی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسے اندر بلالو، یہ اپنی قوم کا بست بی برا آدمی ہے، جب وہ شخص اندر آگیا تو آنحضرت ﷺ نے اس کے ساتھ نرمی کے ساتھ گفتگو فرمائی۔ میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ! آپ نے ابھی اس کے متعلق کیا فرمایا تھا اور پھر اتنی نرمی کے ساتھ گفتگو فرمائی۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا، عائشہ اللہ کے نزدیک ایک مرتبہ کے اعتبار

**عائشة رضی اللہ عنہا** قالت: كُنْتُ أَلْعَبُ بِالْبَنَاتِ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ وَكَانَ لِي صَوَّاحِبٌ يَلْعَنُنَّ مَعِي فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا دَخَلَ يَقْمَعَنَّ مِنْهُ فَيُسَرِّبُهُنَّ إِلَيَّ فَيَلْعَنُنَّ مَعِي۔

**۸۲ - باب المداراة مع الناس**  
وَيَذَكُرُ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ : إِنَّا لَنَكْشِرُ فِي وَجْهِهِ أَقْوَامٍ وَإِنَّ قُلُوبَنَا لَتَلْعَنُهُمْ۔

**۶۱۳۲ - حدثنا قتيبة بن سعید**، حدثنا سفیان، عن ابن المکابر حدثنا عن غزوۃ بن الزینہ، آن عائشة اخبرته اللہ استاذان علی الیتی ﷺ رجل فقل: ((اندروا له فبس ابن العشيرة، او بنس آخر العشيرة)) فلما دخل آلان له الكلام قلتم: يا رسول الله قلت ما قلت ثم أنت له في القول فقل: ((أي عائشة إن شر الناس منزلة عند الله من تركها أو

سے وہ شخص سب سے برا ہے جسے لوگ اس کی بد خلقی کی وجہ سے چھوڑ دیں۔

وَذَعَةُ الْبَاسِ إِنْقَاءُ فَخْشِيَّهُ).

[راجع: ۶۰۳۲]

(۷۳۳۲) ہم سے عبد اللہ بن عبد الوہاب نے بیان کیا، کہا ہم کو ابن علیہ نے خبر دی، کہا ہم کو ایوب نے خبر دی، اُسیں عبد اللہ بن ابی ملیک نے خبر دی کہ نبی کریم ﷺ کے پاس ہدیہ میں بیان کی چند قبائیں آئیں، ان میں سونے کے بیٹن لگے ہوئے تھے۔ آنحضرت ﷺ نے وہ قبائیں اپنے صاحب میں تقسیم کر دیں اور ایک محمدؐ کے لئے باقی رکھی، جب محمدؐ آیا تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ یہ میں نے تمہارے لئے چھپا رکھی تھی۔ ایوب نے کہا یعنی اپنے کپڑے میں چھپا رکھی تھی آپ محمدؐ کو خوش کرنے کے لئے اس کے لئے تکمیل یا گھنڈی کو دکھلا رہے تھے کیونکہ وہ ذرا سخت مزاج آدمی تھے۔

اس حدیث کو حماد بن زید نے بھی ایوب کے واسطے سے روایت کیا مرسلات میں اور حاتم بن وردان نے کہا ہم سے ایوب تے بیان کیا، ان سے ابی ملیکہ نے اور ان سے مسور بن محمدؐ نے کہ نبی کریم ﷺ کے پاس چند قبائیں تحفہ میں آئیں پھر ایسی ہی حدیث بیان کی۔

**تشییع** اس سند کے بیان کرنے سے امام بخاری ﷺ کی غرض یہ ہے کہ حماد بن زید اور ابن علیہ کی روایتیں بظاہر مرسل ہیں مگر فی الحقیقت موصول ہیں کیونکہ حاتم بن وردان کی روایت سے یہ لکھتا ہے کہ ابن ابی ملیکہ نے اس کو مسور بن محمدؐ سے روایت کیا ہے جو صحابی ہیں۔

### باب مومن ایک سوراخ سے دوبار نہیں ڈساجا سکتا

اور معاوية بن سفیان نے کہا آدمی تجربہ اٹھا کر دانا بنتا ہے۔

یعنی مسلمان کو جب ایک بار کسی چیز کا تجربہ ہو جاتا ہے تو پھر دوبارہ دھوکا نہیں کھاتا ہو شیار رہتا ہے، بقول دودھ کا جلا ہوا چھاچہ کو بھی بھوک کر پیتا ہے۔

(۷۳۳۳) ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے لیث بن سعد نے بیان کیا انہوں نے کھان سے عقیل نے بیان کیا، ان سے زہری نے، ان سے ابن مسیب نے اور ان سے حضرت ابو ہریرہ بن عوف نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا مومن کو ایک سوراخ سے دوبارہ

۶۱۳۲ - حدَّثَنَا عبدُ اللهِ بْنُ عبدِ اللهِ الْوَهَّابَ، أَخْبَرَنَا ابْنُ عَلَيْهِ، أَخْبَرَنَا أَيُوبُ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي مَلِيْكَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْدَيْتَ لَهُ أَقْيَةً مِنْ دِيَارِيْجٍ مُّرَرَّةً بِالْذَّهَبِ، فَقَسَمَهَا لِنِاسٍ مِنْ أَصْحَابِهِ وَعَزَّلَ مِنْهَا وَاحِدًا لِمَعْرِمَةِ، فَلَمَّا جَاءَهُ قَالَ: ((خَيْثَ هَذَا لَكَ)) قَالَ أَيُوبُ: بِشَوِيهِ أَنَّهُ يُرِيدُ إِيَاهُ وَكَانَ فِي خُلُقِهِ شَيْءٌ.

وَرَوَاهُ حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُوبَ. وَقَالَ حَاتِمٌ بْنُ وَرَدَانَ حَدَّثَنَا أَيُوبُ، عَنْ ابْنِ أَبِي مَلِيْكَةَ، عَنِ الْمَسْوُرِ قَدِيمَتْ عَلَى النَّبِيِّ أَقْيَةً. [راجع: ۲۵۹۹]

**تشییع** اس سند کے بیان کرنے سے امام بخاری ﷺ کی غرض یہ ہے کہ حماد بن زید اور ابن علیہ کی روایتیں بظاہر مرسل ہیں مگر فی الحقیقت موصول ہیں کیونکہ حاتم بن وردان کی روایت سے یہ لکھتا ہے کہ ابن ابی ملیکہ نے اس کو مسور بن محمدؐ سے روایت کیا ہے جو صحابی ہیں۔

### باب لَا يُلْدَغُ الْمُؤْمِنُ مِنْ جُحْرِ مَرْتَبَنِ، وَقَالَ مَعَاوِيَةُ، لَا حَكِيمٌ إِلَّا ذُو تَجْرِيَةٍ.

لیث بن سعد نے کہا ہوا چھاچہ کو بھی بھوک کر پیتا ہے۔

۶۱۳۳ - حدَّثَنَا قَتِيْبَةَ، حَدَّثَنَا الْلَّيْثُ، عَنْ خَفَّيْلَ، عَنْ الزُّهْرِيِّ، عَنْ ابْنِ الْمُسَبِّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ قَالَ: ((لَا يُلْدَغُ الْمُؤْمِنُ مِنْ جُحْرِ

ڈنگ نہیں گل سکتا۔

واحدِ مرتین۔)

ایک ہی بار دھوکا کھاتا ہے پھر ہوشیار رہتا ہے۔ حق کما گیا ہے کہ۔

آدمی بنتا ہے لاکھوں ٹھوکریں کھانے کے بعد رنگ لاتی ہے حتاً پھر پہ پس جانے کے بعد

### باب مہمان کے حق کے بیان میں

### ۸۴- باب حقُ الضَّيْفَ

(۷۱۳۳) ہم سے احراق بن منصور نے بیان کیا، کہا ہم سے روح بن عبادہ نے، کہا ہم سے حسین نے، ان سے بھی بن ابی بکر نے، ان سے ابو سلمہ بن عبد الرحمن نے اور ان سے عبداللہ بن عمرو بن حیثا نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ میرے پاس تشریف لائے اور فرمایا، کیا یہ میری خبر صحیح ہے کہ تم رات بھر عبادت کرتے رہتے ہو اور دن میں روزے رکھتے ہو؟ میں نے کہا کہ جی ہاں یہ صحیح ہے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ایسا نہ کرو، عبادت بھی کرو اور سو بھی، روزے بھی رکھو اور بلا روزے بھی رہ، کیونکہ تمہارے جسم کا بھی تم پر حق ہے، تمہاری آنکھوں کا بھی تم پر حق ہے، تم سے ملاقات کے لئے آنے والوں کا بھی تم پر حق ہے، تمہاری یوں کا بھی تم پر حق ہے، امید ہے کہ تمہاری عمر بھی ہو گی، تمہارے لئے یہی کافی ہے کہ ہر مہینے میں تین تین روزے رکھو، کیونکہ ہر یکی کا بدله دس گناہ ملتا ہے، اس طرح زندگی بھر کاروزہ ہو گا۔ انسوں نے بیان کیا کہ میں نے سختی چاہی تو آپ نے میرے اوپر سختی کر دی، میں نے عرض کیا کہ میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ پھر ہر ہفتے تین روزہ رکھا کر، بیان کیا کہ میں نے اور سختی چاہی اور آپ نے میرے اوپر اور سختی کر دی۔ میں نے عرض کیا کہ میں اس سے بھی زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ پھر اللہ کے نبی داؤد علیہ السلام جیسا روزہ رکھ۔ میں نے پوچھا، اللہ کے نبی داؤد علیہ السلام کا روزہ کیسا تھا؟ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ ایک دن روزہ ایک دن افطار گویا آدمی عمر کے روزے۔

[راجع: ۱۱۳۱]

**تَسْبِيحٌ** آنحضرت ﷺ کے اس ارشاد گرامی کا حاصل یہ ہے کہ اللہ پاک نے انسان کو ملکی اور بھی دونوں طاقتیں دے کر مجون مرکب پیدا فرمایا ہے۔ اگر ایک قوت کو بالکل تباہ کر کے انسان فرشتہ بن جائے تو گویا وہ اپنی فطرت بگاڑتا ہے۔ مثلاً قدرت یہ ہے کہ آدمی کو آدمی ہی رہنا چاہیے، عبادت اللہ بھی ہو اور دنیا کے حظوظ بھی جائز حد کے اندر حاصل کیے جائیں۔ یہی سنت نبوی ہے

کہ بیوی پھوپ کے حقوق بھی ادا کئے جائیں اور عبادت بھی کی جائے۔ رات کو آرام بھی کیا جائے اور عبادت بھی کی جائے۔ اسی لئے آنحضرت ﷺ نے نکاح کے بارے میں خاص طور سے فرمایا کہ نکاح کرنا میری سنت ہے اور جو میری سنت سے نفرت کرے وہ میری امت سے خارج ہے۔ اس سے مجرور ہے وائے نام نہاد پیروں کو سبق لینا چاہیے:

### باب مہمان کی عزت اور خود اس کی خدمت کرنا اور اللہ تعالیٰ کے فرمان ”ابراہیم علیہ السلام“ کے مہمان جن کی عزت کی گئی“ کی تفسیر۔

(۶۱۳۵) ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے بیان کیا، کہا تم کو امام مالک نے خبر دی، انیس سعید بن ابی سعید مقربی نے، انیس ابو شریع کعبی شیخ نے کہ نبی کرم ﷺ نے فرمایا، جو شخص اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اسے اپنے مہمان کی عزت کرنا چاہیے۔ اس کی خاطرداری بس ایک دن اور رات کی ہے اور مسلمانی تین دن اور راتوں کی۔ اس کے بعد جو ہو وہ صدقہ ہے اور مہمان کے لئے جائز نہیں کہ وہ اپنے میزبان کے پاس استثنے دن ٹھہر جائے کہ اسے تنگ کر دا۔

.

ہم سے اسماعیل بن ابی اویس نے بیان کیا، کہا کہ مجھ سے امام مالک نے اسی طرح بیان کیا اور یہ لفظ زیادہ کئے کہ جو کوئی اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اسے اچھی بات کہنی چاہیے ورنہ اسے چپ رہنا چاہیے۔

اسی لئے کما گیا ہے کہ پہلے توں یہچہ بول۔ سوچ سمجھ کر بولنا بیوی داش مندی ہے۔

(۶۱۳۶) ہم سے عبد اللہ بن محمد نے بیان کیا، کہا تم سے ابن مددی نے بیان کیا، کہا تم سے سفیان نے بیان کیا، ان سے ابو حسین نے ان سے ابو صالح نے اور ان سے حضرت ابو ہریرہ شیخ نے کہ نبی کرم ﷺ نے فرمایا، جو شخص اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو، اس پر لازم ہے کہ اپنے بڑوی کو تکلیف نہ دے، جو شخص اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو، اس پر لازم ہے کہ اپنے مہمان کی عزت کرے اور جو شخص اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو،

۸۵- باب إِكْرَامِ الضَّيْفِ وَوَخْدَمَتِهِ  
إِيَّاهُ بِنَفْسِهِ وَقَوْلُهُ: «وَضَيْفُ إِبْرَاهِيمَ  
الْمُكْرَمِينَ»۔ [الذاريات : ۲۳]

۶۱۳۵- حدَّثَنَا عبدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ،  
أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ  
الْمَقْبَرِيِّ، عَنْ أَبِي شَرِيعَ الْكَعْبِيِّ أَنَّ  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ  
بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ، فَلَيُكْرِمْ ضَيْفَهُ جَاءَ لِنَوْافِدِهِ  
يَوْمَ وَلِيَّةِ الْضَّيْفَةِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَمَا بَعْدَ  
ذَلِكَ فَهُوَ صَدَقَةٌ، وَلَا يَحْلُّ لَهُ أَنْ يَنْوِي  
عِنْهُ حَتَّى يُخْرِجَهُ)). [راجع: ۶۰۱۹]

بلکہ حد درجہ تین دن تین رات اس کے پاس کھانا کھائے پھر اپنا انتظام خود کر لے۔  
.....  
۶۱۳۶- حدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ: حَدَّثَنَا  
مَالِكٌ مُثْلَهُ وَزَادَ ((مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ  
وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَيُقْلِنْ خَيْرًا أَوْ لِيَصْنُمْ)).

اس پر لازم ہے کہ بھلی بات کے ورنہ چپ رہے۔

(۷۱۳) ہم سے قتبیہ بن سعید نے بیان کیا، کہا ہم سے لیٹ بن سعد نے، ان سے یزید بن ابی حبیب نے، ان سے ابوالخیر نے اور ان سے عقبہ بن عامر بن شٹو نے بیان کیا کہ ہم نے عرض کیا، یا رسول اللہ! آپ ہمیں (تلیغ وغیرہ کے لئے) بھجتے ہیں اور راستے میں ہم بعض قبیلوں کے گاؤں میں قیام کرتے ہیں لیکن وہ ہماری مہماں نہیں کرتے، آنحضرت ﷺ کا اس سلسلے میں کیا ارشاد ہے؟ آنحضرت ﷺ نے اس پر ہم سے فرمایا کہ جب تم ایسے لوگوں کے پاس جا کر اترو اور وہ جیسا دستور ہے مہماں کے طور پر تم کو کچھ دیں تو اسے منظور کر لو اگر نہ دیں تو مہماں کا حق قابدے کے موافق ان سے وصول کرو۔

نہ دیں تو مہمانی کا حق قاعدے کے موافق ان سے وصول کرلو۔

عرب کے مروجہ دستور کے تحت تھا جب مسافروں کے لئے دوران سفر میں نے پلانے کا انتظام کرنا ضروری تھا۔ آج ہوٹلوں کا دور ہے مگر حدیث کا نشانہ ری ہے۔ مولوی عبد الحق بن فضل اللہ غزنوی جو امام شوکانی کے بلا واسطہ تلمذ کیا ہے، بڑے ہی تیج سنت اور حق پرست تھے۔ مولانا موصوف کا قاعدہ پہلکہ تین دن کے بعد اپنا انتظام خود کرتے۔ (حدیث)

(۱۱۳۸) ہم سے عبد اللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا، کہا ہم سے ہشام بن یوسف نے بیان کیا، کہا ہم کو معمر نے خبر دی، انہیں زہری نے، انہیں ابو سلمہ نے اور انہیں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، جو شخص اللہ پر اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اسے اپنے مہمان کی عزت کرنی چاہئے اور جو شخص اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اسے چاہئے کہ وہ صلی رحمی کرے، جو شخص اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو، اسے چاہئے کہ اچھی بات زیبان سے نکالے ورنہ حب رہے۔

خيراً أو ليصمت). [راجع: ٥١٨٥] ٦١٣٧ - حدثنا فتيبة بن سعيد، حدثنا الليث، عن يزيد بن أبي حبيب، عن أبي الخير، عن عقبة بن عامر رضي الله عنه أنه قال: قلنا يا رسول الله إنك تبغتنا فتنزل بقونم فلا يفروننا لما تر في فيه لفكان لنا رسول الله ﷺ: ((إن نولتم بقونم فامروا لكم بما ينبعي للضييف فاقبلوا فإن لم يفعلوا فخذلوا منهم حق الضييف الذي ينبعي لهم)). [راجع: ٢٤٦١]

[٢٤٦١] يَنْبَغِي لَهُمْ). [راجع: ٦١]

٦١٣٨ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ،  
حَدَّثَنَا هِشَامٌ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ  
عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ  
عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ قَالَ: ((مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ  
بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَيُكْرِمْ ضَيْفَهُ، وَمَنْ  
كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَيُصِلْ  
رَجْمَةً، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ  
الْآخِرِ فَلَيُقْلِنْ خَيْرًا أَوْ لِيُصْنَمُ)).

[٥١٨٥]: [رَاجِعٌ]

**لشیخ** اس حدیث میں جو صفات حسنہ مذکور ہوئی ہیں وہ اتنی اہم ہیں کہ ان سے محروم رہنے والے آدمی کو ایمان سے محروم کاما جا سکتا ہے۔ مسلمان کا اکرام کرنا، صلد رحمی کرنا، زبان قابو میں رکھنا یہ بڑی ہی اوپنجی خوبیاں ہیں جو ہر مومن مسلمان کے اندر ہوئی ضروری ہیں، ورنہ غالی نماز روزہ بے وزن ہو کر رہ جائیں گے۔ آج کل لکھنے ہی نمازی مدعاں دین ہیں جو محض لفافہ ہیں اندر کچھ نہیں ہے۔ بے مغز گھٹلی بے کار محض ہوتی ہے، لکھنے نام نہاد علماء و حفاظت بھی ایسے ہوتے ہیں جو محض عرباً و نمود کے طلب گار ہوتے

ہیں۔ الاماشاء اللہ۔

## بابِ مہمان کے لئے پر تکلف کھانا تخار کرنا

(۷۱۳۹) ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا، کہا ہم سے جعفر بن عون نے بیان کیا، کہا ہم سے ابو الحمیس (عقبہ بن عبد اللہ) نے بیان کیا، ان سے عون بن ابی حیفہ نے اور ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے سلمان فارسی اور ابو درداء رضی اللہ عنہما کو بھائی بنا دیا۔ ایک مرتبہ سلمان ابو درداء رضی اللہ عنہما کی ملاقات کے لئے تشریف لائے تو امام درداء رضی اللہ عنہما کو بڑی خستہ حالت میں دیکھا اور پوچھا کیا حال ہے؟ وہ بولیں تمہارے بھائی ابو درداء کو دنیا سے کوئی سروکار نہیں۔ پھر ابو درداء تشریف لائے تو سلمان رضی اللہ عنہما نے ان کے سامنے کھانا پیش کیا۔ انہوں نے کہا کہ آپ کھائیے، میں روزے سے ہوں۔ سلمان فارسی رضی اللہ عنہما بولے کہ میں اس وقت تک نہیں کھاؤں گا جب تک آپ بھی نہ کھائیں۔ چنانچہ ابو درداء نے بھی کھلایا رات ہوئی تو ابو درداء نماز پڑھنے کی تیاری کرنے لگے۔ سلمان نے کہا کہ سو جائیے، پھر جب آخر رات ہوئی تو ابو درداء نے کتاب اٹھئے، بیان کیا کہ پھر دونوں نے نماز پڑھی۔ اس کے بعد سلمان رضی اللہ عنہما نے کہا کہ بلاشبہ تمہارے رب کا تم پر حق ہے اور تمہاری جان کا بھی تم پر حق ہے، تمہاری بیوی کا بھی تم پر حق ہے، پس سارے حق داروں کے حقوق ادا کرو۔ پھر نبی کریم ﷺ نے خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ سے اس کا ذکر کیا تو آخر خضرت ﷺ نے فرمایا کہ سلمان نے حق کہا ہے۔ ابو حیفہ کاظم وہب السوائی ہے، جسے وہب النبی بھی کہتے ہیں۔

**لشیخ** عورت بے چاری میلی پکیل بیٹھی ہوئی تھی، حضرت سلمان کے پوچھنے پر اسے کہنا پڑا کہ میرے خالوند جب مجھ سے مخاطب ہی نہیں ہوتے تو میں بناؤ سنگار کر کے کیا کروں۔ آخر حضرت سلمان کے سمجھانے سے ابو رداء نے اپنی حالت کو پدلا۔ روایت میں حضرت سلمان کے لئے کھاتا تار کرنے کا ذکر ہے بابل سے پہنچی مطابقت ہے۔

بپ مہمان کے سامنے غصہ اور رنج

٨٧ - بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنَ الْفَضَّبِ

## ٨٦ - باب صنْع الطَّعَامِ، وَالتكلُّفُ لِلضَّيْفِ

٦١٣٩ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا  
جَعْفُرٌ بْنُ عَوْنَ، حَدَّثَنَا أَبُو الْعَمِيْسٍ، عَنْ  
عَوْنَ ابْنِ أَبِي جُحْيَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ : أَخْنَى  
النَّبِيِّ ﷺ بَيْنَ سَلْمَانَ وَأَبِي الدَّرْدَاءِ فَزَارَ  
سَلْمَانَ أَبَا الدَّرْدَاءِ فَرَأَى أُمُّ الدَّرْدَاءِ  
مُبَدِّلَةً فَقَالَ لَهَا: مَا شَانِكَ؟ قَالَتْ: أَخْرُوكَ  
أَبُو الدَّرْدَاءِ لَيْسَ لَهُ حَاجَةٌ فِي الدُّنْيَا لِجَاءَ  
أَبُو الدَّرْدَاءِ فَصَنَعَ لَهُ طَعَامًا فَقَالَ: كُلْ  
فَلَيْسَ صَائِمٌ قَالَ: مَا أَنَا بِاَكِلٍ حَتَّى تَأْكُلَ،  
فَأَكَلَ فَلَمَّا كَانَ اللَّيْلَ ذَهَبَ أَبُو الدَّرْدَاءِ  
يَقُولُ فَقَالَ: نَمْ فَنَامَ ثُمَّ ذَهَبَ يَقُولُ، فَقَالَ  
نَمْ. فَلَمَّا كَانَ آخِرُ اللَّيْلِ قَالَ سَلْمَانُ: قُمْ  
الآن قَالَ: لَعْلَيْكَ فَقَالَ لَهُ سَلْمَانُ: إِنَّ  
لِرَبِّكَ عَلَيْكَ حَقًا، وَلِنَفْسِكَ عَلَيْكَ حَقًا،  
وَلِأَهْلِكَ عَلَيْكَ حَقًا، فَأَغْطِ كُلَّ ذِي حَقٍّ  
حَقًّا، فَلَيْسَ النَّبِيُّ ﷺ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ  
النَّبِيُّ ﷺ: ((صَدَقَ سَلْمَانٌ)). أَبُو جُحْيَةَ  
وَهَبَ السُّوَادِيُّ يَقُولُ : وَهَبُ الْعَبِيزُ.

[رائع: ۱۹۶۸]

### کاظہر کرنا مکروہ ہے

(۶۱۴۰) ہم سے عیاش بن ولید نے بیان کیا، کہا ہم سے عبدالاعلیٰ نے بیان کیا، کہا ہم سے سعید الحجری نے بیان کیا، ان سے ابو عثمان نہیں نے، ان سے عبد الرحمن بن ابی بکر بن شیخ نے کہ حضرت ابو بکر بن شیخ نے کچھ لوگوں کی میزبانی کی اور عبد الرحمن سے کہا کہ مہمانوں کا پوری طرح خیال رکھنا کیونکہ میں نبی کرم ﷺ کے پاس جاؤں گا، میرے آنے سے پہلے انہیں کھانا کھلا دیتا۔ چنانچہ عبد الرحمن کھانا مہمانوں کے پاس لائے اور کہا کہ کھانا کھائیے۔ انہوں نے پوچھا کہ ہمارے گھر کے مالک کہاں ہیں؟ انہوں نے عرض کیا کہ آپ لوگ کھانا کھالیں۔ مہمانوں نے کہا کہ جب تک ہمارے میزبان نہ آجائیں ہم کھانا نہیں کھائیں گے۔ عبد الرحمن بن شیخ نے عرض کیا کہ ہماری درخواست قبول کر لیجئے کیونکہ حضرت ابو بکر بن شیخ کے آنے تک اگر آپ لوگ کھانے سے فارغ نہیں ہو گئے تو ہمیں ان کی نفیگی کا سامنا ہو گا۔ انہوں نے اس پر بھی انکار کیا۔ میں جانتا تھا کہ ابو بکر بن شیخ مجھ پر ناراض ہوں گے۔ اس لئے جب وہ آئے میں ان سے بچنے لگا۔ انہوں نے پوچھا تم لوگوں نے کیا کیا؟ گھروں نے انہیں بتایا تو انہوں نے عبد الرحمن کو پکارا! میں خاموش رہا۔ پھر انہوں نے پکارا! عبد الرحمن! میں اس مرتبہ بھی خاموش رہا۔ پھر انہوں نے کہا اے پاجی میں تجھ کو قسم دیتا ہوں کہ اگر تو میری آواز سن رہا ہے تو باہر آ جا، میں باہر نکلا اور عرض کیا کہ آپ اپنے مہمانوں سے پوچھ لیں۔ مہمانوں نے بھی کہا عبد الرحمن مج کہہ رہا ہے۔ وہ کھانا ہمارے پاس لائے تھے۔ آخر والد بن شیخ نے کہا کہ تم لوگوں نے میرا نظر کیا، اللہ کی قسم میں آج رات کھانا نہیں کھاؤں گا۔ مہمانوں نے بھی قسم کھالی کہ اللہ کی قسم جب تک آپ نہ کھائیں ہم بھی نہ کھائیں گے۔ ابو بکر بن شیخ نے کہا بھائی میں نے اسی خراب بات کبھی نہیں دیکھی۔ مہماں! تم لوگ ہماری میزبانی سے کیوں انکار کرتے ہو۔ خیر عبد الرحمن کھانا لا وہ کھانا لائے تو آپ نے اس پر اپنا

### والجزء عند الضيف

۶۱۴۰ - حدثنا عياش بن الوليد، حدثنا  
عند الأغلبي، حدثنا سعيد الجوزي، عن  
أبي عثمان، عن عبد الرحمن بن أبي  
بكر رضي الله عنهما أن آبا بكر تضييف  
رهطا فقال: لعبد الرحمن: دونك  
أنتي لك فإني منطلق إلى النبي صلى  
الله عليه وسلم فأفرغ من قرامهم قبل أن  
أجيء، فانطلق عند الرحمن فلما هم  
عندة فقال: أطعموا فقالوا: أين رب  
منزلنا؟ قال: أطعموا قالوا: ما نحن  
بأكلين حتى يجيء رب منزلنا؟ قال:  
اقبلوا عن قراكم فإنه إن جاء ولم تطعموا  
للتقيين منه، فابروا فعرفت أنه يجد على  
فلما جاء تفتحت عنده فقال: ما صنعتم؟  
فأخبروه فقال: يا عند الرحمن فسكت  
ثم قال: يا عند الرحمن فسكت، فقال:  
يا غنث أقسمت عليك إن كنتم تستمع  
صوتي لما جئت فخرجت، فقلت: مت  
أنتي لك فقالوا: صدق أتنا به قال: فإنما  
انتظرتوني والله لا أطعمه الليلة فقال  
الآخرون: والله لا نطعمه حتى نطعمه  
قال: لم أر في الشر كالليلة وينكم ما  
أطعم لم لا تقبلون عن قراكم، هات  
طعامك فجاءه فوضع يده فقال: بسم الله  
الأولى للشيطان فاكحل وأكلوا.

[راجع: ٦٠٢]

ہاتھ رکھ کر کما، اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں، پہلی حالت (کھانا نہ کھانے کی قسم) شیطان کی طرف سے تھی۔ چنانچہ انہوں نے کھانا کھایا اور ان کے ساتھ مہمانوں نے بھی کھایا۔

**تشریح** حضرت صدیق اکبر بن شریعت بھی آخر انسان تھے، مہمانوں کو بھوکا دیکھ کر گھروالوں پر فنگی کا اظہار کرنے لگے، مہمانوں نے جب آپ کا یہ حال دیکھا تو وہ بھی کھانے سے قسم کھا بیٹھے۔ آخر حضرت صدیق اکبر بن شریعت نے خود اپنی قسم توڑ کر کھانا کھایا اور مہمانوں کو بھی کھایا، قسم کھانے کو آپ نے شیطان کی طرف سے قرار دیا۔ اسی سے باب کا مطلب نکلتا ہے، کیون کہ آپ نے مہمانوں کے سامنے جو عبدالرحمن پر غصہ کیا تھا اور قسم کھائی تھی اس کو شیطان کا اغوا قرار دیا۔

باب مہمان کو اپنے میزبان سے کھانا کہ جب تک تم ساتھ نہ کھاؤ گے میں بھی نہیں کھاؤں گا۔ اس باب میں ابو جعیفہ کی ایک حدیث نبی کریم ﷺ سے مردی ہے۔

(۶۱۳۱) مجھ سے محمد بن شمس نے بیان کیا، کہا ہم سے ابن الی عدی نے بیان کیا، ان سے سلیمان ابن طفان نے، ان سے ابو عثمان نہدی نے کہ عبدالرحمن بن ابی بکر بن شریعت نے بیان کیا کہ حضرت ابو بکر بن شریعت اپنا ایک مہمان یا کئی مہمان لے کر گھر آئے۔ پھر آپ شام ہی سے نبی کریم ﷺ کے پاس چلے گئے، جب وہ لوٹ کر آئے تو میری والدہ نے کھا کہ آج اپنے مہمانوں کو چھوڑ کر آپ کھاں رہ گئے تھے۔ ابو بکر بن شریعت نے پوچھا کیا تم نے ان کو کھانا نہیں کھایا۔ انہوں نے کہا کہ ہم نے تو کھانا ان کے سامنے پیش کیا لیکن انہوں نے انکار کیا۔ یہ سن کر ابو بکر بن شریعت کو غصہ آیا اور انہوں نے (گھروالوں کو) بر ایحلا کما اور دکھ کا اظہار کیا اور قسم کھائی کہ میں کھانا نہیں کھاؤں گا۔ عبدالرحمن کہتے ہیں کہ میں توڑ کے مارے چھپ گیا تو آپ نے پکارا کہ اے پاچی! کدھر ہے تو اصر آ۔ میری والدہ نے بھی قسم کھائی کہ اگر وہ کھانا نہیں کھائیں گے تو وہ بھی نہیں کھائیں گی۔ اس کے بعد مہمانوں نے بھی قسم کھائی کہ اگر ابو بکر نہیں کھائیں گے تو وہ بھی نہیں کھائیں گے۔ آخر حضرت ابو بکر بن شریعت نے کہا کہ یہ غصہ کرنا شیطانی کام ہا، پھر آپ نے کھانا مگویا اور خود بھی مہمانوں کے ساتھ کھایا (اس کھانے میں یہ برکت ہوئی) جب یہ لوگ ایک لمحہ اٹھاتے تو نیچے سے کھانا اور بھی بڑھ جاتا تھا۔ ابو بکر

۸۸- باب قولِ الضیفِ لصاحِیہ لاَ اکُلُّ حَتْنی تَأْكُلُ.

فِیهِ حَدِیثُ أَبِی جُحَيْفَةَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ

۶۱۴۱- حدثنا محمد بن السنى، حدثنا ابن أبي عدی، عن سليمان، عن أبي عثمان قال: قال عبد الرحمن بن أبي بكر رضي الله عنهما جاء أبو بكر بضيوف له أو بأضيف له، فأسئلته عن النبي ﷺ فلما جاء فقلت ألمي اختبئت عن ضيوفك أو أضيف لك الليلة؟ قال: أوز ما عشيتهم فقالت: عرضتنا عليه أو عليهم فأبوا أو قاتلي فغضب أبو بكر فسب وحدع وحلف أن لا يطعمه فاختبأت أنا فقال: يا غتر، فخلفت المرأة لا تطعمه حتى يطعمه، فخلفت الضيف أو الأضيف أن لا يطعمه أو يطعمه حتى يطعمه، فقال أبو بكر: إن كان هذه من الشيطان فدعها بالطعام فأكل وأكلوا فجعلوا لا يرثون لقمة، إلا ربها من أسفلها أكثر منها فقال: يا أختي بني

بُشِّر نے کہاے ہی فراس کی بن! یہ کیا ہو رہا ہے، کھانا تو اور بڑھ گیا۔ انہوں نے کہا کہ میری آنکھوں کی ٹھنڈک! اب یہ اس سے بھی زیادہ ہو گیا۔ جب ہم نے کھانا کھایا بھی نہیں تھا۔ پھر سب نے کھایا اور اس میں سے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں بھیجا، کہتے ہیں کہ آخر ہر سوچ کے لئے بھی اس کھانے میں سے کھایا۔

فَوَاسِ مَا هَذَا؟ فَقَالَتْ: وَقُرْةُ عَيْنِي إِنَّهَا الْآنُ لِأَكْثَرٍ قَبْلَ أَنْ نَأْكُلَ فَأَكَلُوا، وَبَعْثَ بِهَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَدَّكَرَ أَنَّهُ أَكَلَ مِنْهَا.

[راجع: ۶۰۲]

**لَذِيقَةٌ** ہے کہ گاہے کوئی ایسا موقع ہو کہ میزان سے مہماں ایسا لفظ کہ دے کہ آپ جب تک ساتھ میں نہ کھائیں گے میں بھی نہیں کھاؤں گا تو اخلاقاً ایسا کہنے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے اور بر عکس میزان کے لئے بھی یہی بات ہے، بہر حال میزان کا فرض ہے کہ حتی الامکان مہماں کا اکرام کرنے میں کوئی کسر نہ چھوڑے اور مہماں کا فرض ہے کہ میزان کے گمراہیا ٹھہر کر اس کے لئے تکلیف کا موجب نہ بنے۔ یہ اسلامی آداب و اخلاق و تمدن و معاشرت کی باتیں ہیں، اللہ پاک ہر موقع پر ان کو معقول بنانے کی توفیق بخشنے آئیں۔

باب جو عمر میں بڑا ہواں کی تعظیم کرنا اور پسلے اسی کوبات

### کرنے اور پوچھنے دینا

(۶۱۴۲-۶۱۴۳) ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا، کہا تم سے حماد نے بیان کیا وہ ابن زید ہیں، ان سے یحییٰ بن سعید نے، ان سے انصار کے غلام بشیر بن یاسار نے، ان سے رافع بن خدنج اور سل بن ابی حمہ نے بیان کیا کہ عبد اللہ بن سل اور محیصہ بن مسعود خبر سے آئے اور سمجھو کر باغ میں ایک دوسرے سے جدا ہو گئے، عبد اللہ بن سل وہیں قتل کر دیئے گئے۔ پھر عبد الرحمن بن سل اور مسعود کے دونوں بیٹے حویصہ اور محیصہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اپنے مقتول ساتھی (عبد اللہ بن بُشِّر) کے مقدمہ میں گفتگو کی۔ پسلے عبد الرحمن نے بولنا چاہا جو سب سے چھوٹے تھے۔ آخر ہر سوچ کے لئے فرمایا کہ بڑے کی بڑائی کرو۔ (ابن سعید نے اس کا مقصد یہ بیان کیا کہ جو بڑا ہے وہ گفتگو کرے، پھر انہوں نے اپنے ساتھی کے مقدمہ میں گفتگو کی۔ آخر ہر سوچ کے لئے فرمایا اگر تم میں سے ۵۰ آدمی قسم کھالیں کہ عبد اللہ کو یہودیوں نے مارا ہے تو تم نہیں کہ سخت ہو جاؤ گے۔ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم نے خود تو اسے دیکھا نہیں تھا (پھر اس کے متلاع قسم کپسے کھا سکتے ہیں؟) آخر ہر سوچ کے لئے

### ۸۹ - باب إِنْجَرَامِ الْكَبِيرِ، وَيَنْدَأُ

### الْأَكْبَرُ بِالْكَلَامِ وَالسُّؤَالِ

۶۱۴۲ - حدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حدَّثَنَا حَمَادٌ هُوَ ابْنُ زَيْدٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ بَشِّيرٍ بْنِ يَسَارٍ مَوْلَى الْأَنْصَارِ، عَنْ رَافِعٍ بْنِ خَلِيلٍ، وَسَهْلٍ بْنِ أَبِي حَمْمَةَ أَنَّهُمَا حَدَّثَا أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ سَهْلٍ، وَمَحِيَصَةَ بْنَ مَسْعُودٍ أَتَيَا خَيْرَتَ فَتَرَفَّقَا فِي النَّخْلِ فَقُتِلَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَهْلٍ، فَجَاءَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَهْلٍ وَحَوْيِصَةَ وَمَحِيَصَةَ ابْنَى مَسْعُودٍ إِلَى النَّبِيِّ فَتَكَلَّمُوا فِي أَمْرِ صَاحِبِهِمْ، فَبَدَأَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ وَكَانَ أَصْفَرُ الْقَوْمِ فَقَالَ النَّبِيُّ : ((كَبَرِ الْكَبِيرُ)) قَالَ يَحْيَى: لِيَلِي الْكَلَامُ الْأَكْبَرُ فَتَكَلَّمُوا فِي أَمْرِ صَاحِبِهِمْ فَقَالَ النَّبِيُّ : ((أَتَسْتَحِقُونَ قَبْلَكُمْ - أَوْ قَالَ صَاحِبُكُمْ - بِأَيْمَانِ خَمْسِينَ

نے فرمایا پھر یہود اپنے پچاس آدمیوں سے قسم مخلوا کرتم سے چھٹکارا پا لیں گے۔ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ کافر لوگ ہیں (ان کی قسم کا کیا بھروسہ) چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے عبد اللہ بن سل کے وارثوں کو دست خود اپنی سر سے ادا کر دی۔ حضرت سل ﷺ نے بیان کیا کہ ان اوثنوں میں سے (جو آخرت میں نے انسین دست میں دیئے تھے) ایک اوپنی کو میں نے پکڑا وہ تھا ان میں گھس گئی، اس نے ایک لات مجھ کو لگائی۔ اور یہ نے کما مجھ سے بھی نے بیان کیا، ان سے بیشتر نے اور ان سے سل نے، بھی نے یہاں بیان کیا کہ میں سمجھتا ہوں کہ بیشتر نے "مع رافع بن خدیج" کے الفاظ کے تھے۔ اور سفیان بن عیینہ نے بیان کیا، ان سے بھی نے بیان کیا، ان سے بیشتر نے اور انہوں نے صرف سل سے روایت کی۔

مِنْكُمْ) قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَغْزِنَ لَمْ نَرَةٌ  
قال : ((قَبْرُكُمْ يَهُوذُ فِي أَيْمَانِ خَمْسِينَ  
مِنْهُمْ)) قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَوْمٌ كُفَّارٌ  
فَوَدَاهُمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ قَبْلِهِ. قَالَ  
سَهْلٌ: فَأَذْرَكْنَتْ نَاقَةٌ مِنْ ذِلْكَ الْإِبْلِ  
لَهُ دَخَلَتْ مِرْبَدًا لَهُمْ فَرَكَضُتْ بِهِ جَلْهَا قَالَ  
اللَّبِّثُ: حَدَّثَنِي يَحْتَى عَنْ بَشِّيرٍ عَنْ سَهْلٍ  
قَالَ يَحْتَى: حَسِبْتَ أَنَّهُ قَالَ مَعَ رَافِعٍ بْنِ  
خَدِيجٍ. وَقَالَ أَبْنُ عَيْنَةَ: حَدَّثَنَا يَحْتَى،  
عَنْ بَشِّيرٍ، عَنْ سَهْلٍ وَحْدَهُ.

[راجع: ۲۷۰۲]

اس میں رافع کا نام نہیں ہے۔

**شیعیج** حدیث میں قاتم کا ذکر ہے جس کی تفصیل پہلے گزر چکی ہے۔ کسی مقتول سے متعلق یعنی شادوت نہ ہو تو اس کی قوم کے گے، یہی قاتم ہے۔ حدیث میں ہر امر میں بڑوں کو مقدم رکھنے کا حکم ہے، باب سے یہی تعلق ہے۔ شریعت اسلامی میں قتل نا حق کا معاملہ کتنا اہم ہے اس سے یہی ظاہر ہوا۔

(۷۱۳۳) ہم سے مدد نے بیان کیا، کما ہم سے بھی بن کیش نے بیان کیا، ان سے عبید اللہ نے کہا کہ مجھ سے نافع نے بیان کیا اور ان سے حضرت عبد اللہ بن عمر رض نے بیان کیا کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا، مجھے اس درخت کا نام بتاؤ، جس کی مثال مسلمان کی ہے۔ وہ ہمیشہ اپنے رب کے حکم سے پھل دیتا ہے اور اس کے پتے نہیں جھڑا کرتے۔ میرے دل میں آیا کہ کہہ دوں کہ وہ کھجور کا درخت ہے لیکن میں نے کہنا پسند نہیں کیا۔ کیونکہ مجلس میں حضرات ابو بکر اور عمر رض جیسے اکابر بھی موجود تھے۔ پھر جب ان دونوں بزرگوں نے کچھ نہیں کہا تو آخرت میں فرمایا کہ یہ کھجور کا درخت ہے۔ جب میں اپنے والد کے ساتھ لکھا تو میں نے عرض کیا کہ میرے دل میں آیا کہ کہہ دوں یہ کھجور کا درخت ہے، انہوں نے کہا پھر تم نے کہا کیوں

۶۱۴۴ - حَدَّثَنَا مُسْدَدٌ، حَدَّثَنَا يَحْتَى،  
عَنْ عَيْنَيِ اللَّهِ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنْ أَبْنِ عَمْرٍ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((أَخْبَرُونِي  
بِشَجَرَةٍ مِثْلُهَا مِثْلُ الْمُسْلِمِ تُؤْتِي أَكْلَهَا  
كُلُّ جِنٍ يَأْذِنُ رَبَّهَا وَلَا تَجْعَلْ وَرَقَهَا)),  
فَوَقَعَ فِي نَفْسِي النَّخْلَةُ فَكَرِهْتُ أَنْ  
أَكْلَمَ، وَتَمَّ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ فَلَمَّا لَمَّا  
يَتَكَلَّمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:  
((هِيَ النَّخْلَةُ)) فَلَمَّا خَرَجْتُ مَعَ أَبِي  
فَلَتْ: يَا أَبْنَاءَ وَقَعَ فِي نَفْسِي النَّخْلَةُ قَالَ

نہیں؟ اگر تم نے کہ دیا ہوتا تو میرے لئے اتنا مال اور اسباب ملنے سے بھی زیادہ خوشی ہوتی۔ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ (میں نے عرض کیا) صرف اس وجہ سے میں نے نہیں کہا کہ جب میں نے آپ کو اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ جیسے بزرگ کو خاموش دیکھا تو میں نے آپ بزرگوں کے سامنے بات کرنا برا جانا۔

: ما مَنْعَلَكَ أَنْ تَقُولَهَا لَوْ كَفَتْ قُلْتَهَا كَانَ  
أَحَبَّ إِلَيْيَ مِنْ كَذَّا وَكَذَّا؟ قَالَ : مَا مَنْعَلَيْ  
إِلَّا أَنِّي لَمْ أَرَكْ وَلَا أَبَا بَكْرٍ تَكَلَّمَتْ  
فَكَرِهْتْ.

[راجع: ۶۱]

**لشیخ** کبھر کے درخت میں یہ خاصیت ہے کہ قحط کے زمانے میں بھی بجکہ اور درخت سوکھ جاتے ہیں یہ خوب سیدہ دھنا ہے اور یہ بہرحال مفید رہتا ہے۔ عربوں کا بہت بڑا سرایہ بھی درخت ہے، جس کا پھل غذائیت سے بھرپور اور بے حد مفہومی اور فتح بخش ہوتا ہے۔ مدینہ منورہ میں بہت سی قسم کی کبھریں پیدا ہوتی ہیں جن میں مجھے ہائی کبھر بہت ہی تریاق ہے۔ حدیث سے بڑوں کو مقدم رکھنا ثابت ہوا، مگر کوئی موقع مناسب ہو اور چھوٹے لوگ بڑوں کی خاموشی دیکھ کر حق پات کہ دیں تو یہ سیبوب نہیں ہو گا۔

### باب شعر، رجز اور حدی خوانی کا جائز ہونا

اور جو چیزیں اس میں ناپسند ہیں ان کا بیان اور اللہ تعالیٰ نے سورہ شعراء میں فرمایا، شاعروں کی پیروی وہی لوگ کرتے ہیں جو گمراہ ہیں، کیا تم نہیں دیکھتے ہو کہ وہ ہر وادی میں بھکتے پھرتے ہیں اور وہ وہ باتیں کرتے ہیں جو خود نہیں کرتے۔ سوا ان لوگوں کے جو ایمان لے آئے اور جنہوں نے عمل صالح کئے اور اللہ کا کثیر سے ذکر کیا اور جب ان پر ظلم کیا گیا تو انہوں نے اس کا بدلہ لیا اور ظلم کرنے والوں کو جلد ہی معلوم ہو جائے گا کہ ان کا انجام کیا ہوتا ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ (فی کل وادی یہیمُون) کا مطلب یہ ہے کہ ہر ایک لغو بے ہوہ بات میں گھستے ہیں۔

**لشیخ** رجز وہ شعر جو میدان جگ میں پڑھے جاتے ہیں اپنی بہادری جلانے کے لئے اور حدی وہ موزوں کلام جو اونٹوں کو سنایا جاتا ہے تاکہ وہ گرم ہو جائیں اور خوب چلیں یہ حدی خوانی عرب میں ایسی رائج ہے کہ اونٹ اسے سن کر مست ہو جاتے اور کوسوں بغیر تھکنے کے چلے جاتے ہیں۔ آج تک دوہیں ان اونٹوں کی جگہ ملک عرب میں بھی کاروں بیوں نے لے لی ہے الاماں اللہ۔ آیت میں ان شعروں کے جواز پر اشارہ ہے جو اسلام کی برتری اور کفار کے جواب میں کئے جائیں۔ حضرت حسان ایسے ہی شاعر تھے جن کو دربار رسالت کے شاعر ہونے کا فخر حاصل ہے۔

(۶۱۴۵) ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا، انہوں نے کہا، کم کوشیب نے خبردی، ان سے زہری نے بیان کیا، انہوں نے کہا مجھ کو ابو بکر بن عبد الرحمن نے خبردی، انہیں مروان بن حکم نے خبردی، انہیں عبد الرحمن بن اسود بن عبدیث نے خبردی، انہیں ابی بن کعب

۹۰ - بَابٌ مَا يَجُوَزُ مِنَ الشَّعْفِ  
وَالرَّجَزِ وَالْحَدَادِ وَمَا يُكْرَهُ مِنْهُ.  
وَقَوْلُهُ تَعَالَى :

هُوَ الشَّعْرَاءُ يَتَبَعِّهُمُ الْفَاقِوْنَ أَلَمْ تَرَ أَنَّهُمْ  
فِي كُلِّ وَادٍ يَهِيمُونَ وَأَنَّهُمْ يَقُولُونَ مَا لَا  
يَفْعَلُونَ إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا  
الصَّالِحَاتِ وَذَكَرُوا اللَّهَ كَثِيرًا وَأَنْتَصَرُوا  
مِنْ بَعْدِ مَا ظَلَمُوا وَسَيَقْلُمُ الظَّالِمُونَ  
أَيُّ مُنْقَلَبٍ يَنْقَلِبُونَهُمْ. قَالَ ابْنُ عَيَّاشٍ :  
فِي كُلِّ لَفْوٍ يَحْوُضُونَ.

۶۱۴۵ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانُ، أَخْبَرَنَا  
شَعِيبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو  
بَكْرٍ بْنُ عَنْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ مَرْوَانَ بْنَ  
الْحَكَمِ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ

رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بعض شعروں میں داثائی ہوتی ہے۔

الْأَسْوَدُ بْنُ عَبْدِ يَقُولُ أَخْبَرَهُ أَنَّ أُمَّيَّةَ بْنَ  
كَفْبِ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ قَالَ: ((إِنَّ

مِنَ الشِّعْرِ حِكْمَةً)).

معلوم ہوا کہ پڑا حکمت و انش و اسلامیات کے اشعار مذموم نہیں ہیں۔

(۶۱۴۶) ہم سے ابو قیم نے بیان کیا، کما ہم سے سفیان بن عبینہ نے بیان کیا، ان سے اسود بن قیس نے، انہوں نے کما کہ میں نے جنبد بن عبد اللہ بھلی سے سنا، انہوں نے کما کہ نبی کریم ﷺ چل رہے تھے کہ آپ کو پتھر سے ٹھوکر لگی اور آپ گر پڑے، اس سے آپ کی انگلی سے خون بنتے لگا تو آپ نے یہ شعر پڑھا۔

حَدَّثَنَا أَبُو نُعْمَانَ، حَدَّثَنَا سُفِيَّانَ،  
عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ سَوْفَتْ جَنْدَهَا  
يَقُولُ: بَيْنَمَا النَّبِيُّ ﷺ يَعْمَلُ إِذَا أَصَابَهُ  
حَجَرٌ فَغَرَّ لَدْمَبَتْ إِصْبَعَهُ فَقَالَ :

هَلْ أَنْتَ إِلَّا إِصْبَعَ ذَبَّهَتْ

وَفِي سَبِيلِ اللَّهِ مَا لَقِيتَ

[راجع: ۲۸۰۲]

تو تو اک انگلی ہے اور کیا ہے جو زخمی ہو گئی  
کیا ہوا اگر راہِ مولیٰ میں تو زخمی ہو گئی

لشیخ [یہ کلام رجیب ہے شعر نہیں آپ نے خود کوئی شعر نہیں بنایا۔ ہاں دوسرے شاعروں کے عمدہ شعر کبھی آپ نے پڑھے ہیں۔ صدق اللہ تعالیٰ و ما علمناہ الشعرو ما ینبھی له۔

(۶۱۴۷) ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا، انہوں نے کما ہم سے عبد الرحمن بن مددی نے بیان کیا، ان سے سفیان نے بیان کیا، ان سے عبد الملک نے، انہوں نے کما ہم سے ابو سلمہ نے اور ان سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، شعراء کے کلام میں سے سچا کلمہ لمید کا مصرعہ ہے جو یہ ہے کہ! ”اللہ کے سوا جو کچھ ہے سب معدوم و فنا ہونے والا ہے۔“ امیہ بن ابی الصلت شاعر تو قریب تھا کہ مسلمان ہو جائے۔

لشیخ [۶۱۴۷] حَدَّثَنَا بَشَّارٌ، حَدَّثَنَا أَبْنُ  
مَهْدِيٍّ، حَدَّثَنَا سُفِيَّانَ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ،  
حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ، عَنْ أُبَيِّ هُرَيْرَةَ رَضِيَ  
اللَّهُ عَنْهُ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((أَصْنَدَقْ كَلِمَةَ  
فَالَّهَا الشَّاعِرُ كَلِمَةً لَّمْ يَدِدْ)): أَلَا كُلُّ شَيْءٍ  
مَا خَلَّ اللَّهُ بِاطِلٌ وَكَادَ أَمْيَةُ بْنُ أُبَيِّ  
الصَّلَتْ أَنْ يُسْلِمَ۔ [راجع: ۳۸۴۱]

لشیخ [۶۱۴۸] لمید عرب کا ایک مشہور شاعر تھا۔ اس کے کلام میں توحید کی خوبیاں اور برت پرستی کی نہ ملت بھری ہوئی ہے معلوم ہوا کہ اچھا شعر خواہ کسی غیر مسلم ہی کا کیوں نہ ہواں کی تحسین جائز ہے۔ مرد باید کہ گیراندر گوش و ربشت است پدر بردیوار۔ اور اس کا دوسرا مصرعہ یہ ہے۔ وکل نعیم لا محالة زائل۔ یعنی ہر ایک نعمت ضرور ضرور ختم ہونے والی ہے مگر جتن کی نعیم۔

(۶۱۴۸) ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا، کما ہم سے حاتم بن اساعیل نے، ان سے بریڈ ابن ابی عبید نے اور ان سے سلمہ بن اکوع بنثہ نے کہ رسول کریم ﷺ کے ساتھ جگ نیب میں گئے اور ہم نے رات میں سفر کیا، اتنے میں مسلمانوں کے آدمی نے عامر بن اکوع بنثہ

حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أُبَيِّ  
عَبِيدِ، عَنْ سَلَمَةَ بْنَ الْأَكْوَعِ قَالَ: خَرَجَنَا  
مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِلَى خَيْرَ فَسِيرَنَا لَيْلًا

سے کماکہ اپنے کچھ شعر اشعار سناؤ۔ راوی نے بیان کیا کہ عامر شاعر تھے۔ وہ لوگوں کو اپنی حدی سنانے لگے۔ ”اے اللہ! اگر تو نہ ہوتا تو ہم ہدایت نہ پاتے نہ ہم صدقہ دے سکتے اور نہ نماز پڑھ سکتے۔ ہم تجھ پر فدا ہوں، ہم نے جو کچھ پہلے گناہ کے ان کو تو معاف کر دے اور جب (دشمن سے) ہمارا سامنا ہو تو ہمیں ثابت قدم رکھ اور ہم پر سکون نازل فرا۔ جب ہمیں جنگ کے لئے بلایا جاتا ہے، تو ہم موجود ہو جاتے ہیں اور دشمن نے بھی پکار کر ہم سے نجات چاہی ہے۔ ”رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہ کون اوتھوں کو ہاں رہا ہے جو حمدی گارہا ہے؟ صحابہ نے عرض کیا کہ عامر بن اکوع ہے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا اللہ پاک اس پر رحم کرے۔ ایک صحابی یعنی عمر بن محبث نے کہا، یا رسول اللہ اب تو عامر شہید ہوئے، کاش اور چند روز آپ ہم کو عامر سے فائدہ اٹھانے دیتے۔ راوی نے بیان کیا کہ پھر ہم خیر آئے اور اس کو گھیر لیا اس گھراؤ میں ہم شدید فاقلوں میں بتلا ہوئے، پھر اللہ تعالیٰ نے خیر والوں پر ہم کو فتح عطا فرمائی جس دن ان پر فتح ہوئی اس کی شام کو لوگوں نے جگہ جگہ آگ جلانی۔ آنحضرت ﷺ نے پوچھا کہ یہ آگ کیسی ہے، کس کام کے لئے تم لوگوں نے یہ آگ جلانی ہے؟ صحابہ نے عرض کیا کہ گوشت پکانے کے لئے۔ اس پر آپ نے دریافت فرمایا کس جیز کے گوشت کے لئے؟ صحابہ نے کماکہ بستی کے پالتو گدوں کا گوشت پکانے کے لئے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا، گوشت کو برتوں میں سے پھینک دو اور برتوں کو توڑو۔ ایک صحابی نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم گوشت تو پھینک دیں گے، مگر برتن توڑنے کے بجائے اگر دھو لیں؟ آنحضرت ﷺ نے فرمایا اچھا یوں ہی کرو۔ جب لوگوں نے جنگ کی صفت بندی کر لی تو عامر (ابن اکوع شاعر) نے اپنی تکوار سے ایک یہودی پر دار کیا، ان کی تکوار چھوٹی تھی اس کی نوک پلٹ کر خود ان کے گھنٹوں پر لگی اور اس کی وجہ سے ان کی شادوت ہو گئی۔ جب لوگ واپس آنے لگے تو سلمہ (عامر کے بھائی) نے بیان کیا کہ مجھے آنحضرت ﷺ نے دیکھا کہ میرے چہرے کا رنگ بدلا ہوا ہے۔

فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ : لِعَامِرِ بْنِ الْأَكْنَوِعِ  
أَلَا تُسْمِعُنَا هُنْيَهَا لَكَ قَالَ: وَكَانَ عَامِرٌ  
رَجُلًا شَاعِرًا لِنَزَلَ بِخَدْوَهِ الْقَوْمَ يَقُولُ:  
اللَّهُمَّ لَوْلَا أَنْتَ مَا اهْدَيْنَا  
وَلَا تَصْدِقْنَا وَلَا صَلَّيْنَا  
فَاغْفِرْ فِدَاءَ لَكَ مَا افْتَنَنَا  
وَلَبَسْ الْأَفْدَامَ إِنْ لَأَقْنَى  
نَا إِذَا صَبَحَ بِنَا أَنْبَى  
وَأَنْقَنَ سَكِينَةً عَلَيْنَا  
وَبِالصَّيَاحِ عَوْلَوْا عَلَيْنَا

فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((مَنْ هَذَا السَّائِقُ))  
قَالُوا: عَامِرٌ بْنُ الْأَكْنَوِعِ فَقَالَ: ((بَيْنَ حَمْدَةِ  
اللَّهِ)) فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ: وَجَبَتْ يَا  
نَبِيُّ اللَّهِ لَوْلَا أَمْتَعْنَاهُ بِهِ قَالَ: فَأَتَيْنَا خَيْرَ  
فَحَاصَرَنَا هُمْ حَتَّى أَصَابَتْنَا مَحْمَضَةً  
شَدِيدَةً، ثُمَّ إِنَّ اللَّهَ فَتَحَهَا عَلَيْنِهِمْ فَلَمَّا  
أَفْسَى النَّاسُ الْيَوْمَ الَّذِي فُيَحْتَ عَلَيْنِهِمْ  
أُوْقَدُوا بِنَارِنَا كَبِيرَةً فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ  
((مَا هَذِهِ النَّارَ إِنَّ عَلَى أَيِّ شَيْءٍ  
تُوقَدُونَ؟)) قَالُوا عَلَى لَحْمٍ قَالَ: ((عَلَى  
أَيِّ لَحْمٍ؟)) قَالُوا: عَلَى لَحْمِ حَمْرَ إِنْسِيَةً  
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((أَهْرَقُوهَا  
وَأَكْسِرُوهَا)) فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ  
أَوْ نُهْرِيْهَا وَنَغْسِلُهَا قَالَ: ((أَوْذَاكَ)) فَلَمَّا  
تَصَافَّ الْقَوْمُ كَانَ سَيْفُ عَامِرٍ فِيهِ قَصْرٌ  
فَتَسَوَّلَ بِهِ يَهُودِيٌّ لِيَضْرِبَهُ وَيَرْجِعَ ذُبَابَ  
سَيْفِهِ فَأَصَابَ رُكْنَةً عَامِرٌ فَمَاتَ مِنْهُ، فَلَمَّا

دیرافت فرمایا کہ کیا بات ہے؟ میں نے عرض کیا آنحضرت ﷺ پر میرے ماں اور باپ فدا ہوں، لوگ کہہ رہے ہیں کہ عامر کے اعمال بیواد ہو گئے۔ (کیونکہ ان کی موت خود ان کی تکوار سے ہوئی ہے) آنحضرت ﷺ نے فرمایا یہ کس نے کما؟ میں نے عرض کیا، فلاں، فلاں، فلاں اور اسید بن حمیر انصاری نے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا، جس نے یہ بات کی اس نے جھوٹ کہا ہے اسیں تو دو ہر اجر ملے گا۔ آنحضرت ﷺ نے اپنی دو انگلوں کو ملا کر اشارہ کیا کہ وہ عابد بھی تھا اور مجہد بھی (تو عبادت اور جہاد دونوں کا ثواب اس نے پیا) عامر کی طرح تو بہت کم بدار عرب میں پیدا ہوئے ہیں (وہ ایسا بدار اور نیک آدمی تھا)

**عامر کے لئے جو لفظ آپ نے استعمال فرمائے وہ ان کی شہادت کی پیش گوئی تھی، کیونکہ جس کے لئے آپ لفظ "برحمة الله" فرمادیتے وہ ضرور شہید ہو جاتا یہ آپ کا ایک مجرہ تھا۔ اسی سے لوگوں نے لفظ مرحوم نکلا ہے، جو فوت شدہ مسلمانوں پر بولا جاتا ہے اور روایت میں حدی خوانی اور رجز وغیرہ کا ذکر ہے، باب سے کی مناسبت ہے۔ اشعار مذکورہ کا ترجمہ حضرت مولانا وحید الزبان مرحوم کے لکھنؤں میں یہ ہے۔**

تو نمازیں ہم نہ پڑھتے اور نہ دیتے ہم زکوٰۃ  
گرنہ ہوتی تیری رحمت اے شہ عالی صفات!  
تمھ پر مدّتے جب تک دنیا میں ہم زندہ رہیں  
جس وہ ناقچیختے نہیں ہم ان کی بات  
چیخ چلا کر انہوں نے ہم سے چاہیں نجات  
مدی ایک خاص لمحہ کا گاتا جس کو سن کر تھا ہوا اونٹ تازہ دم ہو کر مست ہو جاتا ہے (امکال، صفحہ: ۳۶۸) اس سے رزمیہ نظموں کا جواز لکھتا ہے۔

یہ مذکورہ احادیث میں کچھ جنگ خیر کے واقعات بیان کئے گئے ہیں اور یہ ہمارے محترم کاتب صاحب کی مرہنی ہے کہ انہوں نے پچھلے صفات میں اردو کو اتنا خفی کر دیا کہ صفات کے مطابق عربی اردو میں کافی تقاضہ واقع ہو گیا اور یہ آخری صفات غالی رہ گئے یہ مل مروقدہ احادیث کا ترجمہ پچھلے صفات پر چلا گیا۔ امید کہ اس سلسلہ میں قارئین کرام ہم کو محفوظ تصور فرماتے ہوئے ان غالی صفات پر جنگ خیر کی تفصیلات معلوم کر کے محفوظ ہوں گے جنگ خیر صلح حدیبیہ کے بعد واقع ہوئی۔ جس کے موقعہ پر اللہ پاک نے آیت وعدکم اللہ مفہوم کثیرہ (۲۰:۱۷) نازل فرمایا کہ بعد کی ہونے والی توقعات پر اشارہ فرمایا اس لئے مناسب ہو گا کہ صلح حدیبیہ یہ سے آپ مطابق فرمایا کہ جنگ خیر کی تفصیلات معلوم کریں یہ مذکورہ ذیل تفصیلات ہمارے بزرگ ترین استاذ حضرت قاضی سلیمان صاحب سلمان مفتی کی قلم حقیقت رقم سے مطابق فرمائے ہیں۔ حضرت مرحوم یوس شروع فرمائے ہیں:

صلح حدیبیہ (۶ ہجری مقدس) اس سال نی مفتی نے اپنا ایک خوب مسلمانوں کو سنایا فرمایا "میں نے دیکھا گویا میں اور سلمان کو پہنچ گئے ہیں اور بیت اللہ کا طواف کر رہے ہیں" اس خوب کے سنتے سے غریب الوطن مسلمانوں کو اس شوق نے جو بیت

فَقُلُوا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ هَاجِهَا فَقَالَ لَيْ: ((مَا لَكَ)) فَقَلَتْ : فِدَى لَكَ أَبِي وَأُمِّي زَعَمُوا أَنَّ عَامِرًا حَبَطَ عَمَلَهُ، قَالَ: ((مَنْ قَالَهُ)) فَقَلَتْ قَالَهُ فُلَانٌ وَفُلَانٌ وَأَسِيدٌ بْنُ الْحَصَنِ الْأَنْصَارِيُّ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ : ((كَذَبَ مَنْ قَالَهُ، إِنَّ لَهُ لَا جُنُونٍ)) وَجَمِيعُ بَنِنَ إِصْبَعِيهِ إِنَّهُ لَجَاهِدٌ مُجَاهِدٌ قَلَ عَرَبِيٌّ نَشَأَ بِهَا مِنْلَهُ.

[راجع: ۲۴۷۷]

اللہ کے طواف کا ان کے دل میں تھا بے چین کر دیا اور انہوں نے اسی سال نبی ﷺ کو سفر مکہ کے لئے آمادہ کر لیا، مدینہ سے مسلمانوں نے سلام جنگ ساتھ نہیں لیا۔ بلکہ قربانی کے اونٹ ساتھ لئے اور سفر بھی ذیقعدہ کے مہینہ میں کیا جس میں عرب قدمیم رواج کی پابندی سے جنگ ہرگز نہ کیا کرتے تھے اور جس میں ہر ایک دشمن کو بلا روک ٹوک کر میں آنے کی اجازت ہوا کرتی تھی۔ جب کہ ۱۹ میل رہ گیا تو نبی ﷺ نے مقام حدیبیہ سے قریش کے پاس اپنے آنے کی اطلاع بھیج دی اور آگے بڑھنے کی اجازت بھی ان سے چاہی۔

عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ جن کا اسلامی تاریخ میں ذو الورین لقب ہے، سفیر بنا کر بھیج گئے۔ ان کے جانے کے بعد شکر اسلامی میں یہ خبر پھیل گئی کہ قریش نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ تو قلع یا قید کر دیا ہے۔ اس لئے نبی ﷺ نے اس بے سرو سالمانی میں جمعیت سے جان ثاری کی بیعت لی کہ اگر لڑتا بھی پڑا تو ثابت قدم رہیں گے۔ بیعت کرنے والوں کی تعداد چودہ سو تھی۔ قرآن مجید میں ہے۔ لقد رضی اللہ عن المؤمنین اذیبا یعنوںک تھت الشجرۃ اس بیعت میں نبی ﷺ نے اپنے بائیں ہاتھ کو عثمان رضی اللہ عنہ کا داہنا ہاتھ قرار دیا اور ان کی جانب سے اپنے داشنے ہاتھ پر بیعت کی۔ اس بیعت کا حال سن کر قریش ڈر گئے اور ان کے سردار یکے بعد دیگرے حدیبیہ میں حاضر ہوئے۔ عروہ بن مسعود جو قریش کی جانب سے آیا اس نے قریش کو واپس جا کر کہا (یہ عروہ جو آج قریش کا سفیر بن کر آیا تھا، چند سال کے بعد خود بخود مسلمان ہو گیا تھا) اور اپنی قوم میں تبلیغ اسلام کے لئے سفیر اسلام بن کر گیا تھا۔

اے قوم! مجھے بارہا نجاشی (بادشاہ جہش) قیصر (بادشاہ قسطنطینیہ) کریم (بادشاہ ایران) کے دربار میں جانے کا اتفاق ہوا ہے مگر مجھے کوئی بھی ایسا بادشاہ نظر نہ آیا جس کی عظمت اس کے دربار والوں کے دل میں ایسی ہو جیسے اصحاب محمد کے دل میں محمد کی ہے (صلی اللہ علیہ وسلم) محمد ﷺ تھوکتا ہے تو اس کا آب وہن زمین پر گزرنے نہیں پاتا۔ کسی نہ کسی کے ہاتھ ہی پر گرتا ہے اور وہ شخص اس آب وہن کو اپنے چرپے پر مل لیتا ہے۔ جب محمد ﷺ کوئی حکم دیتا ہے تو تعالیٰ کے لئے سب مبارکت کرتے ہیں۔ جب وہ وضو کرتا ہے تو آب مستعمل وضو کے لئے ایسے گرے پڑتے ہیں گویا لڑائی ہو پڑے گی۔ جب وہ کلام کرتا ہے تو سب کے سب چپ ہو جاتے ہیں۔ ان کے دل میں محمد ﷺ کا اتنا ادب ہے کہ وہ اس کے سامنے نظر اٹھا کر نہیں دیکھتے۔ میری رائے ہے کہ ان سے صلح کر لو جس طرح بھی بنے۔ سوچ سمجھ کر قریش صلح پر آمادہ ہوئے۔ صلح کے لئے مندرجہ ذیل شرائط مطہر ہوئیں۔

(۱) دس سال تک باہمی صلح رہے گی؛ جانبین کی آمد و رفت میں کسی کو روک نہ ہو گی (۲) جو قبائل چاہیں، قریش سے مل جائیں اور جو قبائل چاہیں وہ مسلمانوں کی جانب شامل ہو جائیں۔ دوست دار قبائل کے حقوق بھی یہی ہوں گے (۳) اگلے سال مسلمانوں کو طواف کعبہ کی اجازت ہو گی۔ اس وقت ہتھیار ایں کے جسم پر نہ ہوں گے گو سفر میں ساتھ ہوں (۴) اگر قریش میں سے کوئی شخص نبی ﷺ کے پاس مسلمان ہو کر چلا جائے تو نبی ﷺ اس شخص کو قریش کے طلب کرنے پر واپس کر دیں گے، لیکن اگر کوئی شخص اسلام چھوڑ کر قریش سے جاتے تو قریش اسے واپس نہ کریں گے۔

آخری شرط سن کر تمام مسلمان بجو ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہم گمراہ شہ، عمر فاروق رضی اللہ عنہم اس پارے میں زیادہ پر جوش تھے۔ لیکن نبی کرم ﷺ نے فس کراس شرط کو بھی منظور فرمایا۔ معاہدہ حضرت علی مرتضی رضی اللہ عنہم نے کھانا، بزم اللہ الرحمن الرحيم سیل جو قریش کی طرف سے مختار معاہدہ تھا، بولا، بخدا ہم نہیں جانتے کہ رحمن کے کہتے ہیں یا اسمک اللہم لکھو۔ نبی ﷺ نے وہی لکھ دینے کا حکم دیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہم نے پھر لکھا یہ معاہدہ ”محمد رسول اللہ“ اور قریش کے درمیان منعقد ہوا ہے۔ سیل نے اس پر بھی اعتراض کیا اور نبی کرم ﷺ نے اس کی درخواست پر محمد بن عبد اللہ لکھنے کا حکم دیا۔ (بخاری عن سورہ بن مخمرہ باب الشروط فی الجہاد) یہی سیل جو آج اس مبارک محمد کے ساتھ رسول لکھنے پر اعتراض کرتا ہے چند سال کے بعد دلی شوق اور امنگ سے مسلمان ہو گیا۔ انتقال نبوی کے بعد مکہ مکرمہ میں اس نے اسلام کی حقانیت پر ایسی زیر دست تقریر کی تھی، جو ہزاروں مسلمانوں کے لئے احکام اور تمازگی ایمان کا باعث ثمری تھی، بے شک یہ اسلام کا عجیب اثر ہے کہ وہ جانی اور دلی دشمنوں کو دم بھر میں اپنا فدائی بنایتا ہے۔

معلمہ کی آخری شرط کی نسبت قریش کا خیال تھا کہ اس شرط سے ڈر کر کوئی شخص آئندہ مسلمان نہ ہو گا، لیکن یہ شرط ابھی طے ہی ہوئی تھی اور عمد نامہ لکھا ہی جا رہا تھا، دونوں طرف سے معلمہ پر دستخط بھی نہ ہوئے تھے کہ سعیل بن عمرو (حوالہ مکہ کی طرف سے معلمہ پر دستخط کرنے کا اختیار رکھتا تھا) کے سامنے ابو جندل اسی جلسے میں پہنچ گیا اور ابو جندل مکہ میں مسلمان ہو گیا تھا، قریش نے اسے قید کر رکھا تھا اور اب وہ موقع پا کر زنجیروں سمیت ہی بھاگ کر لشکر اسلامی میں پہنچا تھا۔ سعیل نے کہا کہ اسے ہمارے حوالہ کیا جائے۔

**عمد نامہ کب واجب العمل ہوتا ہے:** نبی ﷺ نے فرمایا کہ عمد نامے کے مکمل ہو جانے پر اس کے خلاف نہ ہو گا، یعنی جب تک عمد نامہ مکمل نہ ہو جائے اس کی شرائط پر عمل نہیں ہو سکتا۔ سعیل نے گز کر کہا کہ تب ہم صلح ہی نہیں کرتے۔ نبی ﷺ نے حکم دیا اور ابو جندل قریش کے پرد کر دیا گیا۔ قریش نے مسلمانوں کے کیپ میں اس کی مخفیں باندھیں پاؤں میں زنجیر ڈالی اور کشان کشان لے گئے۔ نبی ﷺ نے جاتے وقت اس قدر فرمادیا تھا کہ ابو جندل! خدا تمیری کشاوش کے لئے کوئی سنبھال نکال دے گا۔

ابو جندل کی ذلت اور قریش کا ظلم دیکھ کر مسلمانوں کے اندر جوشی اور طش تو پیدا ہوا، مگر نبی ﷺ کا حکم سمجھ کر ضبط و مبرکہ رہے۔ نبی ﷺ حدیثیہ ہی میں ثہرے ہوئے تھے کہ اسی (۸۰) آدمی کوہ شیم سے منج کے وقت جب مسلمان نماز میں مصروف تھے اس ارادے سے اترے کہ مسلمانوں کو نماز میں قتل کر دیں یہ سب گرفتار کر لئے گئے اور آخر پر نبی ﷺ نے انہیں از راہ رحم دی وغدو چھوڑ دیا۔

**حملہ آور اعداء کو معافی:** اسی واقعہ پر قرآن مجید میں اس آیت کا نزول ہوا۔ وَهُوَ الَّذِي كَفَّ أَنْدِيَهُمْ عَنْكُمْ وَأَنْدِيَكُمْ عَنْهُمْ يَنْظَلُونَ مَكَّةً مِّنْ بَعْدِهِ أَنْ أَظْفَرُكُمْ عَلَيْهِمْ (سورہ الفتح آیت: ۲۳) خدا وہ ہے جس نے وادی مکہ میں تمہارے دشمنوں کے ہاتھ تم سے روک دیئے اور تمہارے ہاتھ بھی (ان پر قابو پانے کے بعد) ان سے روک دیئے۔

الغرض یہ سفر بہت خیر و برکت کا موجب ہوا۔ آخر پر نبی ﷺ نے معاذین کے ساتھ معلمہ کرنے میں نیاضی، "ززم" دور بھی اور حملہ آور دشمنوں کی معافی میں غصہ اور رحمۃ اللہ العلیمی کے انوار کا ظہور دکھایا، حدیثیہ ہی سے مہینہ منورہ کو واپس تشریف لے گئے۔ اسی معلمہ کے بعد سورۃ الفتح کا نزول حدیثیہ میں ہوا تھا۔ عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے پوچھا یا رسول اللہ؟ کیا یہ معلمہ ہمارے لئے فتح ہے؟ فرمایا ہاں! ابو جندل نے زندان مکہ میں پہنچ کر دین حق کی تبلیغ شروع کر دی، جو کوئی اس کی مگر انی پر مامور ہوتا، وہ اسے توحید کی خوبیاں سناتا، اللہ کی عظمت و جلالت بیان کر کے ایمان کی پہاہت کرتا۔ خدا کی قدرت کہ ابو جندل اپنے پیچے ارادے اور سی میں کامیاب ہو جاتا اور وہ غصہ مسلمان ہو جاتا۔ قریش اس دوسرے ایمان لانے والے کو بھی قید کر دیتے، اب یہ دونوں مل کر تبلیغ کا کام اسی قید خانہ میں کرتے۔ الغرض اس طرح ایک ابو جندل کے قید ہو کر مکہ پہنچ جانے کا نتیجہ یہ ہوا کہ ایک سال کے اندر قریباً تین سو اشخاص مسلمان ہو گئے۔ ابو جندل کی طرح ایک شخص ابو بصیر تھا مسلمان ہو کر مدینہ پہنچا، قریش نے اسے بھی واپس لانے کے لئے دو غصہ نبی ﷺ کی خدمت میں بھیجے، آخر پر نبی ﷺ نے ابو بصیر کو ان کے پرد کر دیا۔ راستہ میں ابو بصیر نے ان میں سے ایک کو دھوکا دے کر مار دیا، دوسرا نبی ﷺ کی خدمت میں اطلاع دیئے کے لئے گیا۔ اس کے پیچے ہی ابو بصیر پہنچا، نبی ﷺ نے اسے فساد اگیر فرمایا اس عتاب سے خوف زدہ ہو کر وہاں سے بھی بھاگا۔ قریش نے ابو جندل اور اس کے ساتھ ایمان لانے والوں کو کہ سے نکال دیا۔ ابو جندل کو چونکہ مددہ آنے کی اجازت نہ تھی، اس نے اس نے کہ سے شام کے راستہ پر ایک پہاڑی پر قبضہ کر لیا، جو قافتہ قریش کا آتا جاتا اسے لوٹ لیتا (یوں کہ قریش فریق جگ تھے) ابو بصیر بھی اسی سے جاما۔

ایک دفعہ ابو العاص بن ریح کا قافلہ بھی شام سے آیا۔ ابو جندل وغیرہ ابو العاص سے واقف تھے، سیدہ زینب بنت رسولؐ کا اس سے

نکاح ہوا تھا (گو ابوالحاصل کے مشرک رہنے سے افتراق ہو چکا تھا) ابو جندل نے قابلہ لوٹ لیا۔ مگر کسی جان کا نقصان نہ ہوا۔ اس لئے کہ ابوالحاصل ان میں تھا۔ ابوالحاصل وہاں سے سید حامیت آیا اور حضرت زینب بنت علیہ کی وساطت سے ماجرہ کی اطلاع نبی مسیح علیہ السلام کے پہنچائی۔ نبی مسیح علیہ السلام صحابہ کے مشورہ پر چھوڑ دیا۔ صحابہ نے ابوالحاصل کی تائید میں فیصلہ کیا۔ جب ابو جندل کو اس فیصلہ کی اطلاع ہوئی تو انہوں نے سارا اسباب رسی اور ممار شتر تک ابوالحاصل کو واپس کر دیا، ابوالحاصل کہ پہنچا۔ سب لوگوں کا روپیہ پسہ اسباب ادا کیا۔ پھر منادی کرائی کہ اگر کسی کا کوئی حق مجھ پر رہ گیا ہو تو بتا دے۔ سب نے کہا تو برا امین ہے۔ ابوالحاصل نے کہا اب میں جاتا ہوں اور مسلمان ہوتا ہوں۔ مجھے ذر تھا کہ اگر اس سے پہلے مسلمان ہو جاتا تو لوگ الزام لگاتے کہ ہمارا مال مار کر مسلمان ہو گیا ہے۔ نبی مسیح علیہ السلام نے ابو جندل اور اس کے ساتھیوں کو بھی اب مدینہ منورہ بالیا تھا تاکہ وہ قریش کو نہ لوٹ سکیں۔

اب قریش گھبرائے کہ ہم نے کیوں عمد نہ ائے میں ان ایمان والوں کو واہیں لینے کی شرط درج کرائی پھر انہوں نے مک کے چند منتخب شخصوں کو نبی مسیح علیہ السلام کی خدمت میں بھیجا کہ ہم عمد نامہ کی اس شرط سے مستبردار ہوتے ہیں۔ ان نو مسلموں کو اپنے پاس واپس بلا لجھئے۔ نبی مسیح علیہ السلام نے معاہدہ کے خلاف کرنے پسند نہ فرمایا۔ اس وقت عام مسلمان بھی سمجھ گئے کہ معاہدہ کی وہ شرط جو بظاہر ہم کو ناگوار تھی اس کا منظور کر لینا کس قدر مفید ثابت ہوا۔

ابو جندل کے حال سے کیا نتیجہ حاصل ہوتا ہے؟ ابو جندل کے قصہ سے ہر شخص جو سر میں دماغ اور دماغ میں فہم کا مادہ رکھتا ہے۔ وہ سمجھ سکتا ہے کہ اسلام کی صداقت کیسی الہی طاقت کے ساتھ پھیل رہی تھی اور کس طرح طالبان حق کے دل میں قبضہ کر رہی تھی کہ وطن کی دوڑی، اقارب کی جدائی، قید، ذلت، بھوک، پیاس، خوف و طمع، تکوار، چھانی غرض دنیا کی کوئی چیز اور کوئی جذبہ ان کو اسلام سے نہ روک سکتا تھا۔

**صلح کا حقیقی فائدہ:** امام زہری نے معاہدہ کی دفعہ اول کے متعلق تحریر فرمایا ہے کہ جانبین سے آمد و رفت کی روک نوک کے اٹھ جانے سے یہ فائدہ ہوا کہ لوگ مسلمانوں سے ملنے جلنے لگے اور اس طرح ان کو اسلام کی حقیقت اور صداقت معلوم کرنے کے موقع ملے اور اسی وجہ سے اس سال اتنے زیادہ لوگوں نے اسلام قبول کیا کہ اس سے پیشتر کسی سال اتنے مسلمان نہ ہوئے تھے۔

مسلمانوں کا طواف کعبہ کے لئے جانا اور اس کے متانج (ے ہجری مقدس)<sup>(۶)</sup> معاہدہ حدیبیہ کی شرط دوم کی رو سے مسلمان اس سال مکہ پہنچ کر عمرہ کرنے کا حق رکھتے تھے۔ اس لئے اللہ کا رسول وہ زار صحابہ کو ساتھ لے کر مکہ پہنچا: مکہ والوں نے نبی مسیح علیہ السلام کو مکہ آنے سے تو نہ روا کیا۔ ان خود گھروں کو مغلل کر کے کوہ ابو قبیل کی چوٹی پر جس کے پیچے کہ آباد ہے چلے گئے، پہاڑ پر سے مسلمانوں کے کام دیکھتے رہے۔ خدا کا نبی مسیح علیہ السلام تین دن تک کے لئے مکہ میں رہا اور پھر ساری جمیعت کے ساتھ مدینہ کو واپس چلا گیا۔ ان مکروں پر مسلمانوں کے سچ جوش، سادہ اور مؤثر طریق عبادت کا اور ان کی اعلیٰ دیانت و امانت کا (کہ خالی شدہ شرمنس کسی کا ایک پالی کا بھی نقصان نہ ہوا تھا) عجیب اثر ہوا، جس نے سیکنڈوں کو اسلام کی طرف مائل کر دیا۔

**جنگ خیر (محرم ۷ھ):** خیر مدینہ سے شام کی جانب تین منزل پر ایک مقام کا نام ہے، یہ یہودیوں کی خاص آبادی کا قصبہ تھا۔ آبادی کے گرد اگر دھکم قلعے بنائے ہوئے تھے۔ نبی مسیح علیہ السلام کو سفر حدیبیہ سے پہنچے ہوئے انہی تھوڑے ہی دن (ایک ماہ سے کم) ہوئے تھے کہ یہ سخنے میں آیا کہ خیر کے یہودی پھر مدینہ پر حملہ کرنے والے ہیں اور جنگ احزاب کی ناکامی کا بدله لینے اور اپنی کھوئی ہوئی جنگی عزت و قوت کو ملک بھر میں بحال کرنے کے لئے ایک خونخوار جنگ کی تیاری کر لے چکے ہیں۔ انہوں نے قبلہ غطفان کے چار ہزار جنگجو بہادروں کو بھی اپنے ساتھ مالیا تھا اور معاہدہ یہ تھا کہ اگر مدینہ فتح ہو گیا تو پیداوار خیر کا نصف حصہ ہیشہ بنو غطفان کو دیتے رہیں گے۔

مسلمان محاصرہ کی تھتی کو جو پچھلے سال ہی جنگ احزاب میں انسین امحلنی پڑی تھی، ہنوز نہیں بھولے تھے۔ اس لئے سب مسلمانوں کا اس امر پر اتفاق ہو گیا کہ حملہ آور دشمن کو آگے بڑھ کر لینا چاہیے۔

نبی ﷺ نے اس غزوہ میں صرف انی صحابہ کو ہم رکاب چلنے کی اجازت دی تھی جو لقد رضی اللہ عن المؤمنین اذیبا یعنونک تحت الشجرة فعلم ما فی قلوبہم کی بشارت سے متاز تھے اور جن کو وعد کم اللہ مفاظم تکمیلہ تاخذونہا۔ کامرہ مل چکا تھا۔ ان کی تعداد پودھہ سو تھی جن میں سے دو سو اسپ سوار تھے۔

مقدمہ لٹکر کے سردار عکاشہ بن محسن اسدی ہٹھ اور میمہ لٹکر کے سردار عمر بن الخطاب ہٹھ تھے۔ سردار میسر و کوئی اور صحابی ہٹھ تھے۔ صحابیہ عورتیں بھی شامل لٹکر تھیں، جو بیاروں اور زخیروں کی خبر گیری اور تمارداری کے لئے ساتھ ہوئی تھیں۔

لٹکر اسلام آبادی خیر کے متصل رات کے وقت پہنچ گیا تھا لیکن نبی ﷺ کی عادت مبارکہ یہ تھی کہ لوائی رات کو شروع نہ کرتے تھے اور نہ شب خون ڈالا کرتے تھے۔ اس لئے لٹکر اسلام نے میدان میں ڈیرے ڈال دیئے۔ معز کہ کے لئے اس مقام کا انتخاب مرد جنگ آزا خباب بن المنذر ہٹھ نے کیا تھا۔ یہ میدان اہل خیر اور بون غطفان کے درمیان پڑتا تھا۔ اس تدریک کا فائدہ یہ ہوا کہ جب بُو غطفان یہودیان خیر کی مدد کے لئے نکلے تو انہوں نے لٹکر اسلام کو سر راہ پایا اور اس لئے چپ چاپ اپنے گھروں کو واپس چلے گئے۔ نبی ﷺ نے حکم دیا تھا کہ لٹکر کا بڑا یکپ اسی جگہ رہے گا اور حملہ آور فوج کے دستے یکپ سے جایا کریں گے۔ لٹکر کے اندر فوراً مسجد تیار کر لی گئی اور جنگ کے دوش بدوسش تبلیغ اسلام کا مسلسلہ بھی جاری فرمادیا گیا تھا۔

حضرت عثمان ہٹھ ..... اس یکپ کے ذمہ دار افسر تھے۔ قبیلہ خیر کے قلعہ جو آبادی کے دائیں باسیں واقع تھے شمار میں دس تھے، جس کے اندر دس ہزار جنگی مرد رہتے تھے، ہم ان کو تین حصوں پر تقسیم کر سکتے ہیں۔ (۱) قلعہ نامم (۲) قلعہ نظاہ (۳) حصن صعب بن معاذ۔ یہ چاروں حصوں نظاہ کے نام سے نامزد تھے (۴) حصن الزیر (۵) حصن بن (۶) حصن البر۔ یہ تینوں حصوں کے نام سے نامزد تھے۔ (۷) حصن ابو (۸) حصن قوص طبری (۹) حصن طیح (۱۰) حصن سالم۔ ہے حصن نبی الحقیق بھی کہتے ہیں۔ یہ تینوں حصوں کیسے کے نام سے نامزد تھے۔

محمود بن مسلمہ ہٹھ کو حملہ آور فوج کا سردار بنایا گیا اور انہوں نے قلعہ نظاہ پر جنگ کا آغاز کر دیا۔ نبی ﷺ خود بھی حملہ آور فوج میں شامل ہوئے تھے، بالی ماندہ فوئی یکپ زیر گرانی حضرت عثمان بن عفان ہٹھ تھا۔

محمود بن مسلمہ ہٹھ پانچ روز تک برابر حملہ کرتے رہے لیکن قلعہ فتح نہ ہوا، پانچوں یا چھٹے روز کا ..... ذکر ہے کہ محمود ہٹھ میدان جنگ کی گری سے ذرا استانے کے لئے پائیں قلعہ دیوار کے سایہ میں لیٹ گئے۔ کنانہ بن الحقیق یہودی نے انہیں غافل دیکھ کر ایک پتھر ان کے سر پر دے مارا جس سے وہ شہید ہو گئے۔ فوج کی کمان محمد بن مسلمہ ہٹھ کے بھائی نے سنبھال لی اور شام تک مکالم شجاعت و ولاؤری سے لڑتے رہے۔ محمد بن مسلمہ کی رائے ہوئی کہ یہودیوں کے نخلستان کو کاتا جائے کیونکہ ان لوگوں کو ایک ایک درخت ایک ایک بچ کے برابر پیارا ہے۔ اس تدبیر سے اہل قلعہ پر اثر ڈالا جائے گا۔ اس تدبیر پر عمل شروع ہو گیا تھا کہ ابو بکر صدیق ہٹھ نے نبی ﷺ کے حضور میں حاضر ہو کر انتساب کیا کہ یہ علاقہ یقیناً مسلمانوں کے ہاتھ پر فتح ہونے والا ہے پھر ہم اسے اپنے ہاتھوں کیوں خراب کریں۔ نبی ﷺ نے اس رائے کو پسند فرمایا اور اہن مسلمہ ہٹھ کے پاس نخلستان کاٹنے کا حکم اتنا عجیب بیجع دیا۔ شام کو محمد بن مسلمہ ہٹھ نے اپنے بھائی کی مظلومانہ شادت کا تصدہ خود ہی نبی ﷺ کی خدمت میں آکر عرض کیا، نبی ﷺ نے فرمایا لا عطین (اویلائیں) الراية غدار جل یبحہ اللہ و رسوله یفتح اللہ علیہ کل فوج کا نشان اس شخص کو دیا جائے گا (اے وہ شخص نشان ہاتھ میں لے گا) جس سے خدا تعالیٰ اور رسول اللہ محبت کرتے ہیں اور خدا تعالیٰ فتح عنایت فرمائے گا۔ یہ ایسی تعریف تھی، جسے سن کر فوج کے بڑے بڑے بہادر اگلے دن کی کمان ملنے کے آرزو مند ہو گئے۔

اس رات پاسبانی لکر کی خدمت حضرت عمر بن الخطاب رضوی کے پرستی۔ انہوں نے گردواری کرتے ہوئے ایک یہودی کو گرفتار کیا اور اسی وقت نبی ﷺ کی خدمت میں لائے۔ آنحضرت ﷺ نماز تجدیں تھے، جب فارغ ہوئے تو یہودی سے گنتگو فرمائی۔ یہودی نے کہا کہ اگر اسے اور اس کے زن و پچ کو جو قلعہ کے اندر ہیں امان عطا ہو تو وہ بہت سے جگلی راز باتا سکتا ہے۔ یہ وعدہ اس سے کر لیا گیا۔ یہودی نے بتایا کہ نظاہ کے یہودی آج کی رات اپنے زن و پچ کو قلعہ شن میں بیٹھ رہے ہیں اور نند و جس کو قلعہ نظاہ کے اندر دفن کر رہے ہیں۔ مجھے وہ مقام معلوم ہے۔ جب مسلمان قلعہ نظاہ لے لیں گے تو میں وہ جگہ بتا دوں گا۔ بتایا کہ قلعہ شن کے تھے خانوں میں قلعہ ٹھنکی کے بہت سے آلات تھیں وغیرہ موجود ہیں۔ جب مسلمان قلعہ شن میں کر لیں گے تو میں وہ تھے خانے بھی سب بتا دوں گا۔ صحیح ہوئی تو نبی کرم ﷺ نے حضرت علی مرتضیٰ رضوی کو یاد فرمایا۔ لوگوں نے عرض کیا کہ انہیں آشوب چشم ہے اور آنکھوں میں درد بھی ہوتا رہا ہے۔ حضرت علی رضوی آگئے تو نبی ﷺ نے لب مبارک جناب علی مرتضیٰ رضوی کی آنکھوں کو لگادیا۔ اسی وقت آنکھیں کھل گئیں نہ آشوب کی سرفی باقی تھی اور نہ درد کی تکلیف۔ پھر فرمایا علی! جاؤ راہ خدا میں جناد کرو، پلے اسلام کی دعوت دو، بعد میں جنگ کرو۔ علی! اگر تمہارے ہاتھ پر ایک شخص بھی مسلمان ہو جائے تو یہ کام بھاری غیتوں کے حاصل ہو جانے سے بہتر ہو گا۔

حضرت علی مرتضیٰ رضوی نے قلعہ نامم پر جنگ کی طرح ڈالی۔ مقابلہ کے لئے قلعہ کا مشور سردار مرحبا میدان میں نکلا۔ یہ اپنے آپ کو ہزار بہادروں کے یار اور کارتا تھا۔ اس نے آتے ہی یہ رجز پڑھنا شروع کر دیا۔ قد علمت خیر اُنی مرحبا۔ شاکی السلاح بطل مجروب۔ اذ القلوب اقبلت تلهب!۔ خیر جانتا ہے کہ میں ہتھیار سجانے والا بہادر تجہیہ کار مرحبا ہوں۔ جب لوگوں کے ہوش مارے جاتے ہیں، تو میں بہادری دکھاتا ہوں“

اس کے مقابلہ کے لئے عامر بن الکوع رضوی نکل۔ وہ بھی اپنارجز پڑھتے جاتے تھے۔

قد علمت خیر اُنی عامر۔ شاکی السلاح بطل مقابر۔ خیر جانتا ہے کہ ہتھیار چلانے میں استاد بہر آزمائیں ہوں۔ میرا نام عامر ہے۔“  
مرحب نے ان پر تکوار سے وار کیا۔ عامر رضوی نے اسے ڈھال پر روکا اور مرحبا کے حصہ نزیریں پر وار چلایا۔ مگر ان کی تکوار جو لمبائی میں چھوٹی تھی، ان ہی کے گھٹنے پر گئی، جس کے صدمہ سے بالآخر شہید ہو گئے۔  
پھر حضرت علی مرتضیٰ رضوی نکل۔ رجز حیدری سے میدان گونج اٹھا۔

انا اللہ سمعتی امی حیدرہ۔ اکیلکم بالسیف کیل السندرہ۔ کلیت باغات شدید قسوہ ”میں ہوں کہ میرا نام شیر غلبناک رکھا ہے، میں اپنی تکوار کی سخاوت سے تمہیں بڑے بڑے پیانے عطا کروں گا۔ میں شیر بہر حملہ آور ہنر میدان ہوں۔“  
حضرت علی مرتضیٰ رضوی نے ایک ہی ہاتھ تکوار کا ایسا مارا کہ مرحبا کے خود آئنی کو کاتا ہوا عالمہ کو قطع کرتا سر کے دو ٹھوڑے بناتا ہوا گروں نکل جا پہنچا۔ مرحبا کا جھوپٹا، مرحبا کا سر نکلا اسے نزیر بن العوام نے خاک میں سلا دیا۔

اس کے بعد حضرت علی مرتضیٰ رضوی کے عام حملہ سے قلعہ نامم فتح ہو گیا۔ اسی روز قلعہ صعب کو حضرت جناب بن المنذر رضوی نے محاصرہ سے تیرے دن بعد فتح کر لیا۔ جناب بن المنذر انصاری الٹمی رضوی ابو عمرو کیت اور ذو الراء لقب تھا۔ غزوہ بدر میں ۳۲۳ میں میدان جنگ بر کے متعلق بھی آنحضرت ﷺ نے ان کی رائے کو پسند فرمایا تھا۔ حضرت عمر رضوی کی خلافت میں انتقال فرمایا، قلعہ صعب سے مسلمانوں کو جو، کھبور، چھوہارے، مکعن، روغن، زینون، چیلی اور پارچہ جات کی مقدار کیشی میں فوج میں قلت رسد سے جو تکلیف ہو رہی تھی وہ رفع ہو گئی۔ اس قلعہ کے آلات قلعہ ٹھنک بھی برآمد ہوئے، جس کی خبر یہودی جاسوس دیکھے چکا تھا۔ اس سے اگلے روز قلعہ نظاہ فتح ہو گیا۔ اب قلعہ الزیر جو ایک پاڑی یہلے پر واقع تھا اور اپنے بالی نزیر کے نام سے موسوم تھا، پر حملہ کیا گیا۔ دو روز کے بعد ایک یہودی لکر اسلام میں آیا۔ اس نے کہا یہ قلعہ تو مینہ بھر تک بھی تم فتح نہ کر سکو گے میں ایک راز باتا ہوں۔ اس قلعہ کے اندر پانی ایک زیر زمین نالہ کی راہ سے جاتا ہے اگر پانی کا راست بند کر دیا جائے تو فتح ممکن ہے۔ مسلمانوں نے پانی پر قبضہ کر لیا۔

اب الٰل قلعہ، قلعہ سے لکل کر کھل میدان میں آ کر لئے اور مسلمانوں نے انہیں ٹکست دے کر قلعہ کو فتح کر لیا۔ پھر حعن ابی پر حملہ شروع ہوا۔ اس قلعہ والوں نے سخت مدافعت کی، ان میں سے ایک شخص جس کا نام غزوادن تھا، مبارزت کے لئے باہر نکلا۔ حباب بن شریش مقابلہ کو گئے اس کا بازو راست کٹ گیا۔ وہ قلعہ کو بھاگا، حباب بن شریش نے تعاقب کیا اور اس کی رُگ پاشندہ کو بھی کٹ ڈالا، وہ گرفڑا اور پھر قتل کیا گیا۔

قلعہ سے ایک اور یہودی نکلا، جس کا مقابلہ ایک مسلمان اس کے ہاتھ سے شہید ہو گیا۔ اب ابو وجانہ بن شریش نکلے۔ انہوں نے جاتے ہی اس کے ہاتھ پاؤں کٹ دیئے اور پھر قتل کر ڈالا۔

یہود پر رعب طاری ہو گیا اور باہر نکلنے سے رک گئے۔ ابو وجانہ بن شریش آگے بڑھے۔ مسلمانوں نے ان کا ساتھ دیا۔ محکم کرنے ہوئے قلعہ کی دیوار پر جا چڑھے۔ قلعہ فتح کر لیا۔ اہل قلعہ بھاگ گئے اس قلعہ سے کمیاں اور کپڑے اور اسباب بہت ساملا۔ اب مسلمانوں نے حعن البر پر حملہ کر دیا۔ یہاں کے قلعہ نشیون نے مسلمانوں پر اتنے تبر بر سائے اور اتنے پھر گرانے کے مسلمانوں کو بھی مقابلہ میں مجینق کا استعمال کرنا پڑا۔ مجینق وہی تھے جو حعن صعب سے غیمت میں ملے تھے۔ مجینقوں سے قلعہ کی دیواریں گرائی گئیں اور قلعہ فتح ہو گیا۔ (اس عظیم فتح کے بعد بہت سے اکابر نے اسلام قبول کر لیا) انہیں ایمان لانے والوں میں خالد بن ولید تھے، جو جنگ احمد میں کافروں کے رسالہ کے افراد سے اور مسلمانوں کو انہوں نے سخت نقصان پہنچایا۔

یہی وہ خالد بن شریش ہیں جنہوں نے اسلامی جنگ ہونے کی حیثیت میں مسیلہ کذاب کو ٹکست دی، تمام عراق اور نصف شام کا ملک فتح کیا تھا۔ مسلمانوں کے ایسے جانی دشمن اور ایسے جانباز اعلیٰ سپاہی کا خود بخود مسلمان ہو جانا اسلام کی سچائی کا مجہر ہے۔

**عمرو بن العاص** بن شریش کا اسلام لانا ۸۵: انہی اسلام لانے والوں میں عمرو بن العاص تھے، قریش نے ان ہی کو مسلمانوں سے عداوت اور یہودی معاملات میں اعلیٰ قابلیت رکھنے کی وجہ سے اس ڈپوئیشن کا سردار بنا لیا تھا جو شاہ جہش کے پاس گیا تھا تاکہ وہ جہش میں گئے ہوئے مسلمانوں کو قریش کے حوالے کر دے۔ انہیں عمرو بن العاص بن شریش نے حضرت عمر بن شریش کے زمانہ خلافت میں ملک مصر کو فتح کیا تھا۔ ایسے مدبر و ماہر سیاست اور فاتح ممالک کا مسلمان ہو جانا بھی اسلام کا اعجاز ہے۔

انہی اسلام لانے والوں میں عثمان بن طلحہ بھی تھے۔ جو کعبہ کے اعلیٰ مقام میں قائم و کلید بردار تھے جب یہ نامی سردار (جن کی شرافت حسب و نسب سارے عرب میں مسلم تھی) نبی مسیح کی خدمت میں جا پہنچا تو نبی مسیح نے فرمایا کہ آج مکنے اپنے جگر کے دو ٹکڑے ہم کو دے ڈالے۔ (فتح باری رحمۃ للعلیین۔ جلد اول)

قارئین کرام بخاری شریف نے پیشتر احادیث کی روایت کرنے والی خاتون ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ بن شریش کا نام نہیں داں اسم گرائی پڑھا ہو گا مگر ایسے ہتھ کم ہوں گے جو حضرت صدیقہؓ کے حالات سے واقعیت رکھتے ہوں اس لیے مناسب معلوم ہوا کہ حضرت صدیقہ بن شریش کے کچھ حالات زندگی درج کر دیئے جائیں اللہ پاک ایمان والوں کی ماں رسول کریم مسیح کی حرم حضرت عائشہ بن شریش کی روح پاک پر ہماری طرف سے بے شمار سلام اور برحمتیں نازل فرمائے۔ آئین۔

**ام المؤمنین** حضرت عائشہ صدیقہؓ: عائشہ بنت ابوکر صدیق بن عبادہ عبد اللہ بن ابی قافد عثمان بن عامر بن عمربن کعب بن سعد ابن قاسم بن کعب بن لوی بن قلب بن فربن مالک بن نفر بن کنانہ۔

نهیں کی طرف سے عائشہ بن شریش بنت ام ہارون بنت عامر بن عمیر بن عبد الشس بن عتاب بن اذنیہ اہن سعیج بن وہدان بن حارث بن غنم بن مالک بن کنانہ۔

آپ کا نسب نامہ ضور سرور کائنات سے باپ کی طرف سے آئوں اور مال کی طرف سے بارہویں پشت میں کائنات سے جاتا ہے۔

اس طرح سے آپ باپ کی طرف سے قریبی اور ماں کی طرف سے کنالی ہیں۔

**لقب و خطاب:** آپ کا نام عائشہ، لقب حمیرا اور خطاب ام المؤمنین، کنیت ام عبد اللہ۔ حضرت عائشہؓ کے ہاں کوئی اولاد نہ ہوئی جس کے نام سے وہ اپنی کنیت مقرر کرتیں اوز کنیت سے کسی کا پکارا جانا عرب میں چونکہ عزت کی شانی سمجھی جاتی تھی، اس لئے آپ نے حضور ﷺ کے مشورہ سے اپنی بن اسماء کے بیٹے عبد اللہ بن زبیر کے نام پر اپنی کنیت ام عبد اللہ رکھ لی تھی۔

**تاریخ ولادت:** آپ کی ولادت کی صحیح تاریخ تو معلوم نہیں، لیکن اس قدر ثابت ہے کہ حضور ﷺ کی بعثت کے پانچویں اور بھرتوں نبی سے نو سال پہلے پیدا ہوئی تھیں۔ کیونکہ یہ ثابت شدہ امر ہے کہ بھرت سے تین سال پہلے جب آپ کا حضور سرور کائنات سے نکاح ہوا تو اس وقت آپ کی عمر چھ سال کی تھی اور مدینہ منورہ پہنچ کر اہم میں جب آپ کاشانہ نبی میں داخل ہوئیں تو آپ کی عمر نو سال کی تھی۔

**رضاعت:** شرقیے عرب کے دستور کے موافق آپ کو واکل کی یوں نے دودھ پلایا تھا۔ (اسد الغابہ میں واکل کی مان لکھا ہے لیکن مجھ بخاری باب الرضاعت میں یوں لکھا ہے اور یہی صحیح ہے) ایک دفعہ واکل کے بھائی افحی یعنی آپ کے رضاۓ پچا آپ سے ملنے کو آئے اور انہوں نے اندر آنے کی اجازت مانگی، حضرت عائشہ صدیقہ رض نے فرمایا کہ جب تک میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نہ پوچھ لوں، اجازت نہیں دے سکتی۔ جس وقت حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گھر میں تشریف لائے تو آپ نے ان سے فرمایا کہ وہ تمہارے پچاہیں حضرت عائشہ رض نے عرض کیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو عورت پلاتی ہے مرد نہیں پلاتا۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا وہ تمہارے پچاہیں۔ تمہارے پاس آسکتے ہیں۔

**مچپن:** آپ کے والدین آپ کی پیدائش سے پہلے ہی مسلمان ہو چکے تھے۔ اس لئے دنیا میں آگہ کھولتے ہی توحید کی صد ایکانے کے کان میں پہنچنے لگی اور شرک و فرقہ کی آلوگی سے بالکل پاک رہیں۔ ہونمار بروا کے چکنے چکنے پات، آپ مچپن ہی میں فرم و ذکار قدم اور صورت و سیرت میں متاز تھیں۔ اعضاء مضبوط اور جسم تو ناتھا، عام بپوں کی طرح مچپن میں حضرت عائشہؓ بھی نہیں بھی کھل کر کوئی بست ولدا دادھ تھیں، گزیوں سے کھلیتا اور جھولے جھولنا آپ کے دو مرغوب ترین کھلیں تھے، محلہ کی تمام لڑکیاں آپ کے گھر میں جمع ہو جاتیں اور کھلیں کو دمیں ان کے اشاروں پر چلتیں۔ وہ آپ کے سامنے ایسی مرجوں و موذب رہتیں، گویا کہ حضرت عائشہؓ بھی نہیں ان کی سردار ہیں۔ والدین اس چھوٹی سی عمر میں آپ کی فراست و رعب دیکھ کر خوش ہوتے اور انہیں بعض اوقات خیال گزرتا کہ یہ کسی دن ضرور معزز و متاز ہو گی۔ حق ہے۔

**بالائے سرش زہ شمندی**      **ے تافت ستارہ بلندی**

آپ کی ذہانت کا یہ حال تھا کہ بچپن کی ذرا ذرا سی باتیں بقیل آپ کو یاد تھیں اور انہیں اس طرح یہاں فرمادیا کرتی تھیں گویا کہ ابھی سامنے واقع ہو رہی تھیں۔

**شادی:** نبوت کے دسویں سال ماه رمضان المبارک میں حضرت خدیجہ الکبریٰ ۲۵ سال کی عمر میں انتقال فرمائیں۔ ان کی جدائی کا حضور ﷺ کو سخت صدمہ ہوا۔ یہ وہ زمانہ تھا جب کہ کفار کے حضور ﷺ کو ستانے میں کوئی وقیفۃ اٹھانہ رکھتے تھے۔ ان کی لکھتوں اور اذتوں کو بھلانے اور دل و جان کو تکسین دینے والی، تمائیٰ کی موں پیوی جب اس دنیا سے رخصت ہو گئیں تو حضور ﷺ بے حد مول رہنے لگے۔ آپ کو مغمون دیکھ کر مشورہ صحابی عثمان بن مظعون کی پیوی خولہ بتت حکیم نے ایک دن عرض کیا یا رسول اللہ! حضور ﷺ کسی عورت سے نکاح کر لیجئے۔ حضور ﷺ نے فرمایا کس عورت سے عرض کیا؟ کواری اور بہو دونوں موجود ہیں؛ جس سے حکم ہو؟

اس کے متعلق سلسہ جبلی کی جائے۔ فرمایا کون کون؟ عرض کیا یوہ تو سودہ مت زمعہ ہیں، جو حضور پر ایمان لا چکی ہیں اور کنواری حضرت ابو بکر صدیقؓ کی، جو حضور ﷺ کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب ہیں، بیٹی عائشہ ہیں۔ حضور ﷺ نے فرمایا بہتر ان دونوں کی بابت سلسہ جبلی کرو۔ حضور ﷺ کی رضا حاصل کر کے خواہ خوشی خوشی حضرت ابو بکر کے گھر گئیں اور ام روان سے اس کا تذکرہ کیا۔ ام روان نے کما عائشہ کے والد کو آیینے دو، وہ باہر گئے ہوئے ہیں۔ تھوڑی دیر بعد جب حضرت ابو بکر ﷺ گھر آئے تو وہ آپ کو سنایا گیا۔ انہوں نے فرمایا اگر حضور کی مرضی ہے تو اس میں مجھے کیا عذر ہے، لیکن حضور ﷺ تو میرے بھائی ہیں، عائشہ کا نکاح حضور ﷺ سے کیوں کر ہوتا ہے؟ (زمانہ جامیت میں عرب میں دستور تھا کہ جس طرح سے بھائی کی لڑکی سے نکاح جائز تھا، اسی طرح منہ بولے بھائی کی لڑکی کو بھی اپنے لئے حرام سمجھتے تھے)

خواہ پھر حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا کہ ابو بکر ﷺ نے یہ اعتراض کیا ہے، حضور ﷺ نے فرمایا کہ ابو بکر میرے دینی بھائی ہیں نہ کسے بھائی اس لئے ان کی لڑکی سے نکاح جائز ہے۔ وہاں کیا عذر تھا، حضرت ابو بکر ﷺ نے سرتسلیم خم کر دیا۔ احادیث میں ہے کہ نکاح سے پہلے حضور ﷺ نے خواب میں دیکھا تھا کہ ایک فرشتہ رشیم کے کپڑے میں قیمت کر کوئی چیز حضور ﷺ کے سامنے پیش کر رہا ہے، حضور نے پوچھا کیا ہے؟ اس نے جواب دیا کہ یہ حضور کی یوں ہیں۔ حضور ﷺ نے کھوں کر دیکھا تو عائشہ رضی اللہ عنہا تھیں۔

نکاح کے وقت حضرت عائشہؓ کی عمر ۶ سال کی تھی۔ نکاح کی رسم بڑے سادہ طریق سے عمل میں آئی۔ وہ اپنی ہم سن سیلیوں کے ساتھ کھیل رہی تھیں کہ ان کی انا آئی اور ان کو لے گئی۔ ان کے والد نے آکر نکاح پڑھا دیا۔ پانچ سو درہم سر مرقرر ہوا۔ حضرت عائشہؓ پہنچنا خود فرمایا کرتی تھیں کہ میرا نکاح ہو گیا اور مجھے خبر تک نہ تھی، آخر آہستہ آہستہ میری والدہ نے مجھے اس امر کی اطلاع دے دی۔

**فضائل:** آپ میں چند ایک ایسی خصوصیتیں تھیں، جو دوسری امہلت المومنین کو حاصل نہ تھیں اور وہ یہ ہیں: (۱) حضور ﷺ کی صرف آپ ہی ایک ایسی یوں تھیں، جو کنواری حضور کے نکاح میں آئیں، فرشتے نے آپ کی صورت خواب میں حضور ﷺ کے سامنے پیش کی (۲) آپ پیدائش ہی سے شرک و کفر کی آلوگی سے پاک رہیں (۳) آپ کے والدین نہماجرتے (۴) آپ کی برآت میں قرآن شریف کی آیات نازل ہوئیں (۵) آپ ہی کے لحاف میں حضور ﷺ کوئی بار وحی ہوئی، کسی اور یوں کے لحاف میں نہیں ہوئی (۶) آپ ہی کے مجرے میں اور آپ ہی کے آغوش میں سر رکھے ہوئے حضور ﷺ نے وفات پائی اور وہیں دفن ہوئے۔

**وفات:** ۸۵: ہجری مقدس ماہ رمضان میں آپ کی طبیعت علیل ہوئی اور چند روز تک پیدا رہیں، وصیت کی کہ مجھے حضور ﷺ کے ساتھ اس مجرہ میں دفن نہ کیجیو، بلکہ دیگر ازواج النبی کے ساتھ مجھ کو بھی جنت البقیع میں دفن کیا جائے۔ رات ہی کو دفن کر دی جاؤں اور صبح کا انتقالہ کیا جائے۔ کے ارمغان المبارک کی شب کو وفات پائی، جنازہ حسب وصیت رات ہی کے وقت انхиاب کیا۔ لیکن مردوں اور عورتوں کا اتنا ہجوم تھا کہ رات کے وقت کبھی نہیں دیکھا گیا۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے جوان و نوں حاکم مددیت تھے، نماز جنازہ پڑھائی۔ بھتیجوں اور بھانجوں نے قبر میں اتارا اور وہ شمع روشنہ و بدایت دنیا کی نظروں سے پہنال ہو گئی۔ اناشد و انا لیلہ راجعون۔

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ (ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ) اپنی کنیت ہی سے ایسے مشور ہوئے کہ ان کا صحیح نام دریافت کرنا مشکل ہے، کوئی کہتا ہے عبد اللہ بن عاصم تھا۔ کوئی کہتا ہے عمر بن عامر، کوئی کہتا ہے بری بن عشرق، کوئی کہتا ہے سکین بن دوہم، کوئی کہتا ہے عبد اللہ بن عبد شمس، کوئی کہتا ہے عامر، کوئی کہتا ہے عبد نہم، کوئی کہتا ہے عبد عتم۔ کوئی کہتا ہے عبد شمس، کوئی کہتا ہے عبد عرو بن غنم، کوئی کہتا ہے عبدوس بن عامر۔ ابو عامر کہتے ہیں کہ جامیت میں ان میں سے کوئی نام ہو گا۔ اسلامی نام عبد اللہ یا عبد الرحمن ہے۔ ازدی دو سی ہیں، آپ کے پاس

ایک چھوٹی سی بیلی تھی۔ جس کو ساتھ رکھتے تھے اس لئے کہتے ابو ہریرہ ہو گئی۔ جگ خیر کے زمانہ میں حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر اسلام لائے۔ پھر ہر وقت حضور ﷺ کی خدمت میں رہنے لگے۔ سب سے زیادہ حدیثیں انہی کی روایت کردہ ہیں۔ ۷۵۸ھ یا ۵۹۵ھ میں فوت ہوئے۔ (ماخوذ)

(۶۱۳۹) ہم سے مدد نے بیان کیا، کہا ہم سے اساعیل نے بیان کیا، کہا ہم سے ایوب سختیانی نے بیان کیا، ان سے ابو قلابہ نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم (ایک سفر کے موقع پر) اپنی عورتوں کے پاس آئے جو اتنوں پر سوار جا رہی تھیں، ان کے ساتھ ام سلیم رضی اللہ عنہ انس کی والدہ بھی تھیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، افسوس، انجشہ! شیشوں کو آہنگی سے لے چل۔ ابو قلابہ نے کہا کہ آنحضرت نے عورتوں سے متعلق ایسے الفاظ کا استعمال فرمایا کہ اگر تم میں کوئی شخص استعمال کرے تو تم اس پر عیب جوئی کرو۔ یعنی آنحضرت ﷺ کا یہ ارشاد کہ شیشوں کو زرمی سے لے چل۔

**لشیخ** شیشوں سے مراد عورتیں تھیں جو فی الواقع شیشے کی طرح نازک ہوتی ہیں، اجنبشہ نامی غلام اتنوں کا چلانے والا بڑا خوش آواز تھا۔ اس کے گانے سے اونٹ مت ہو کر خوب بھاگ رہے تھے۔ آپ کو ڈر ہوا کہ کہیں عورتیں گرنے جائیں، اس لئے فرمایا آہستہ لے چل۔ لکھتے چینیں اس طور پر کہ عورتوں کو شیشے سے تشییہ دی اور ان کو شیشے کی طرح نازک قرار دیا مگر یہ تشییہ بہت عمده تھی۔ فی الحقيقة عورتیں ایسی ہی نازک ہوتی ہیں۔ صنف نازک پر یہ رحمۃ للغایین کا احسان عظیم ہے کہ آپ نے ان کی کمزوری و نزاکت کا مردوں کو قدم قدم پر احساس کرایا۔

### باب مشرکوں کی بھجو کرنا درست ہے

(۶۱۵۰) ہم سے محمد بن سلام نے بیان کیا، کہا ہم سے عبدہ نے بیان کیا، کہا ہم کو ہشام بن عروہ نے خبر دی، انھیں ان کے والد نے اور ان سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ حضرت حسان بن ثابت **بن بشیر** نے مشرکین کی بھجو کرنے کی اجازت چاہی تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ ان کا اور میرا خاندان تو ایک ہی ہے (پھر تو میں بھی اس بھجو میں شریک ہو جاؤں گا) حسان **بن بشیر** نے کہا کہ میں بھوے آئے سے بال نکال طرح صاف نکال دوں گا جس طرح گندھے ہوئے آئے سے بال نکال لیا جاتا ہے۔ اور ہشام بن عروہ سے روایت ہے، ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ میں حسان بن ثابت **بن بشیر** کو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی مجلس

۶۱۴۹ - حدَّثَنَا مُسْدَدٌ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، حَدَّثَنَا أَيُوبُ، عَنْ أَبِي قَلَبَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: أَتَى النَّبِيُّ ﷺ عَلَى بَعْضِ نِسَائِهِ وَمَعْنَاهُ أُمُّ مُسْتَنِمٍ فَقَالَ: ((وَيَحْكُمْ يَا أَنْجَشَةً رُوَيْدَكَ سُوقًا بِالْقَوَارِبِ)) قَالَ أَبُو قَلَبَةَ: فَكَلَمَ النَّبِيُّ ﷺ بِكَلِمَةٍ لَوْ تَكَلَّمَ بِعَصْكُمْ لَعَنِّتُمُوهَا عَلَيْهِ. قَوْلُهُ: سَوْقَكَ بِالْقَوَارِبِ. [اطراfe في: ۶۱۶۱، ۶۲۰۲، ۶۲۰۹، ۶۲۱۰، ۶۲۱۱].

**لشیخ** شیشوں سے مراد عورتیں تھیں جو فی الواقع شیشے کی طرح نازک ہوتی ہیں، اجنبشہ نامی غلام اتنوں کا چلانے والا بڑا خوش آواز تھا۔ لکھتے چینیں اس طور پر کہ عورتوں کو شیشے سے تشییہ دی اور ان کو شیشے کی طرح نازک قرار دیا مگر یہ تشییہ بہت عمده تھی۔ فی الحقيقة عورتیں ایسی ہی نازک ہوتی ہیں۔ صنف نازک پر یہ رحمۃ للغایین کا احسان عظیم ہے کہ آپ نے ان کی کمزوری و نزاکت کا مردوں کو قدم قدم پر احساس کرایا۔

### ۹۱ - باب هِجَاءِ الْمُشْرِكِينَ

۶۱۵۰ - حدَّثَنَا مُحَمَّدٌ، حَدَّثَنَا عَبْدَةً، قَالَ أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عَرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ اسْتَأْذَنَ حَسَانٌ بْنُ ثَابَثٍ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فِي هِجَاءِ الْمُشْرِكِينَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَكِيفَ يَنْسَبُ)) فَقَالَ حَسَانٌ: لَأَسْأَلَنَّكَ مِنْهُمْ كَمَا تُسْأَلُ النَّعْرَةُ مِنَ الْعَجَاجِينَ. وَعَنْ هِشَامٍ بْنِ عَرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: ذَهَبَ أَسْبُبٌ تَانٌ عِنْدَ عَائِشَةَ، فَقَالَتْ: لَا

تَسْبِهَةٌ فِي إِنَّهُ كَانَ يَنْفَلِعُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ . میں برا کئے گا تو انہوں نے کہا کہ حسان کو برا بھلانہ کو وہ نمی کریں  
[رجوع: ۳۵۳۱] شیخیل کی طرف سے مشرکوں کو جواب دیتا تھا۔

**شیخیل** مشرکوں کی ہو کرتا تھا اور آنحضرت ﷺ کی طرف داری کرتا تھا۔ اس روایت سے حضرت عائشہؓ پیغما کی پاک نفسی اور دین داری اور پرمیزگاری معلوم ہوتی ہے۔ آپ کس درجہ کی پاک نفس اور فرشتہ خصلت تھیں۔ چونکہ حسانؓ نے اللہ اور اس کے رسول کی طرفداری کی تھی اس لئے حضرت عائشہؓ پیغما کو اپنی ایذا کا جوان کی طرف سے پہنچ تھی کچھ خیال نہ کیا اور ان کو برا کرنے سے منع فرمیا۔ اللہ پاک مسلمانوں کو بھی حضرت عائشہؓ پیغما جیسی نیک فطرت عطا فرمائے کہ وہ باہمی طور پر ایک دوسرے کی برائیاں کرنے سے باز رہیں۔ (آئین)

(۶۱۵۱) ہم سے اصغر بن فرج نے بیان کیا، کہا کہ مجھ سے عبد اللہ بن وہب نے بیان کیا، کہا کہ مجھے یونس نے خبر دی، انھیں ابن شاب نے، انھیں ہشیم بن ابی سنان نے خبر دی کہ انہوں نے حضرت ابو ہریرہؓ پیغما سے نادوہ حالات اور قصص کے تحت رسول کریم ﷺ کا تذکرہ کر رہے تھے۔ کہ ایک دفعہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا تمہارے ایک بھائی نے کوئی بڑی بات نہیں کی۔ آپ کا اشارہ ابن رواحہ کی طرف تھا (اپنے اشعار میں) انہوں نے یوں کہا تھا: ”اور ہم میں اللہ کے رسول ہیں جو اس کی کتاب کی تلاوت کرتے ہیں، اس وقت جب فجر کی روشنی پھوٹ کر پھیل جاتی ہے۔ ہمیں انہوں نے گمراہی کے بعد ہدایت کا راستہ دکھایا۔ پس ہمارے دل اس امر پر یقین رکھتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے جو کچھ فرمایا وہ ضرور واقع ہو گا۔ آپ رات اس طرح گزارتے ہیں کہ ان کا پبلوبستر سے جدا رہتا ہے (یعنی جاگ کر جب کہ کافروں کے بوجھ سے ان کی خواب گاہیں بو جھل ہوئی رہتی ہیں۔) یونس کے ساتھ اس حدیث کو عقیل نے بھی زہری سے روایت کیا اور محمد بن ولید زیدی نے زہری سے، انہوں نے سعید بن مسیب سے اور عبدالرحمٰن اعرج سے، انہوں نے ابو ہریرہؓ پیغما سے اس حدیث کو روایت کیا۔

[رجوع: ۱۱۰۵] حضرت مولانا وحید الزماں مرحوم نے اشعار میں ان کا ترجیح یوں کیا ہے۔  
**شیخیل** ایک پیغمبر خدا کا پڑھتا ہے اس کی کتاب بات ہے یقینی دل میں جا کر کھیتی ہے کافروں کی خواب گاہ کو نیند بھاری کرتی ہے

۶۱۵۱ - حَدَّثَنَا أَصْبَعُ، قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ، قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شَهَابٍ أَنَّ الْهَيْثَمَ بْنَ أَبِي سَيَّانَ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ فِي فَصَصِهِ يَذْكُرُ التَّبَيْنَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((إِنَّ أَخَا لَكُمْ لَا يَقُولُ: الرَّفَثُ)) يَعْنِي بِدْلِكَ ابْنَ رَوَاحَةَ قَالَ:

فِيَنَا رَسُولُ اللَّهِ يَتَلَوُ سِكَانَةً إِذَا انشَقَ مَعْرُوفٌ مِنَ الْفَجْرِ سَاطِعًا أَرَانَا الْهَدَى بَعْدَ الْعَمَى فَلَقُلُوبُنَا بِهِ مُوقَنَاتٌ أَنَّ مَا قَالَ وَاقِعٌ يَبِيتُ يَجَاهِي جَنْبَهُ عَنْ فِرَاشِهِ إِذَا اسْتَقْلَلَ بِالْكَافِرِينَ الْمَضَاجِعُ تَابَعَهُ عَقِيلٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَقَالَ الزُّبَيْدِيُّ: عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ.

پہلے شعر میں آنحضرت ﷺ کے علم کی طرف اشارہ ہے اور تیرسے میں آپ کے عمل کی طرف اشارہ ہے پس آپ علم اور عمل ہر لحاظ سے کامل و مکمل ہیں۔

(۶۱۵۲) ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا، کہا ہم کو شعیب نے خبر دی، ان سے زہری نے (دوسری سند) امام بخاری نے کہا اور ہم سے اسماعیل بن ابی اویس نے بیان کیا، کہا کہ مجھ سے میرے بھائی عبدالجید نے بیان کیا، ان سے سلیمان نے، ان سے محمد بن ابی عقیل نے، ان سے ابن شاہ نے، ان سے ابو سلمہ بن عبد الرحمن بن عوف نے، انسوں نے حسان بن ثابت النصاری رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو گواہ بنایا کہ رہے تھے کہ اے ابو ہریرہ! میں آپ کو اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں، کیا تم نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا اے حسان! اللہ کے رسول کی طرف سے مشرکوں کو جواب دو، اے اللہ! روح القدس کے ذریعہ ان کی مدد کر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ہاں۔

(۶۱۵۳) ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا، کہا ہم سے شعبہ نے بیان کیا، ان سے عدی بن ثابت نے اور ان سے حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے حسان رضی اللہ عنہ سے فرمایا ان کی بھجو کرو۔ (یعنی مشرکین قریش کی) یا آنحضرت ﷺ نے (هاجہم کے الفاظ فرمائے) حضرت جبرئیل ﷺ تیرے ساتھ ہیں۔

**لشیخ** ان احادیث سے ثابت ہوا کہ حمایت اسلام اور نہ ملت کفر میں لفم و نثر میں بولنا، اس بارے میں کتابیں (مضامین لکھنا) عین باعث رضاۓ خدا و رسول ہے۔ نیز جو نام نہاد مسلمان قرآن و حدیث کی توپیں و تخفیف کریں۔ جیسا کہ آج کل مذکورین حدیث کا گروہ کرتا رہتا ہے ان کا جواب دیا اور ان کی نہ ملت کرنا ضروری ہے۔ جن علمائے سوء نے شرع اسلامی کو سمجھ کرنے میں اپنا پورا ازور تفہیم خرچ کر دیا ہے ان کا صحیح تعارف کرا کے مسلمانوں کو ان کے کذب سے مطلع کرنا بھی اسی ذیل میں ہے جس کی مثل میں مجدد اسلام استاد النبی حضرت مولانا شاہ ولی اللہ محدث دہلوی مرحوم کے اس ارشاد گرامی کو پیش کرنا ہی کافی ہے۔ حضرت مرعوم ایسے علماء سوء کی بھجو میں فرماتے ہیں۔ فان شئت ان تڑی النمودج اليهود فانظر الى علماء السوء من الذين يطلبون الدنيا و قد اعتادوا تقليد السلف و اعرضوا عن نصوص الكتاب والسنۃ و تمسكوا بتعصی عالم و تشددوا و اعراضه واستحسانه فاعرضوا عن کلام الشارع المقصوم و تمسكوا باحدیث موضوعة تاویلات فاسدة کانهم هم (الفوز الکبیر ص: ۲۶ و ۲۷) عربی بر جایہ سفر العادات مطبوعہ مصری "یعنی مسلمانوں" اگر تم یہود کا نمونہ اپنے لوگوں میں دیکھنا چاہو تو تم دنیا کے طالب برے علماء کو دیکھو لو کہ سلف کی تقلید ان کی خوبی کیسے اور انسوں

۶۱۵۲ - حدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانُ، أَخْبَرَنَا شَعِيبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ حَوْلَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي أَخِي عَنْ سَلِيمَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عَقِيقٍ، عَنْ أَبْنِ شَهَابٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّهُ سَمِعَ حَسَنًا بْنَ ثَابِتَ الْأَنْصَارِيَّ يَسْتَشْهِدُ أَبَا هُرَيْرَةَ فَيَقُولُ: يَا أَبَا هُرَيْرَةَ نَشَدْتُكَ بِاللَّهِ هَلْ سَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ يَقُولُ: ((يَا حَسَنَ أَجِبْ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ، اللَّهُمَّ أَيَّدْهُ بِرُوحِ الْقُدْسِ)) قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ : تَعَمَّ. [راجح: ۴۵۳]

میں نے آنحضرت ﷺ سے یہ سنا ہے۔

۶۱۵۳ - حدَّثَنَا سَلِيمَانَ بْنَ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا شَعِيبٌ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ، عَنِ البراءِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِحَسَنَ: ((أَفْجَهُمْ)) أَوْ قَالَ: ((هَاجِهِمْ وَجَبِرِيلُ مَعَكَ)). [راجح: ۳۲۱۳]

نے قرآن و حدیث کی نصوص سے منہ موڑ لیا ہے اور کسی عالم کے تعمق اور اس کے تشدد و احسان کو اپنی دستلویز بنا لیا ہے جیسے انہوں نے مقصوم و بے خطا صاحب شرع ﷺ کے کلام سے روگردانی کر لی ہے اور جھوٹی بیٹھوئی رواں قتل اور ناقص اور کھوٹی کھوٹوں کو اپنے لئے سدھرا لایا ہے۔ گویا یہ برے علماء و میت یہودیوں کے علماء کے نمیتے ہیں۔“

**باب شعرو شاعری میں اس طرح اوقات صرف کرنا منع ہے کہ آدمی اللہ کی یاد اور علم حاصل کرنے اور قرآن شریف کی تلاوت کرنے سے باز رہ جائے۔**

(۱۱۵۳) ہم سے عبید اللہ بن موسیٰ نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم کو حظلہ نے خردی، انسیں سالم نے اور انہیں حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہ نبی کرم ﷺ نے فرمایا۔ اگر تم میں سے کوئی شخص اپنا پیش پیپ سے بھرے تو یہ اس سے بہتر ہے کہ وہ اسے شعر سے بھرے۔

مراودہ گندی شاعری ہے۔ جس کا تعلق عشق فق سے یا کسی بے جامد و قم سے ہے۔

(۱۱۵۵) ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے بیان کیا، انہوں نے کہ مجھ سے میرے والد نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے اُمش نے بیان کیا، کماکہ میں نے ابو صالحؑ سے سن اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اگر تم میں سے کوئی شخص اپنا پیش پیپ سے بھر لے تو یہ اس سے بہتر ہے کہ وہ شعروں سے بھر جائے۔

**لشیخ** پیش بھر جانے سے بھی مطلب ہے کہ سوا شعروں کے اس کو اور کچھ یادوں نہ۔ قرآن یاد رہنے نہ حدیث دیکھے۔ رات دن شعر گوئی کی دھن میں مست رہے جیسا کہ اکثر شعرائے عصر کا ماحول ہے الاماشاء اللہ۔ وہ داعظین حضرات بھی ذرا غور کریں جو قرآن و حدیث کی جگہ سارا و عنہ شعرو شاعری سے بھر دیتے ہیں۔ یوں گاہے گاہے ہد و نعت کے اشعار نہ موم نہیں ہیں۔

**باب نبی کریم ﷺ کا یہ فرمانا کہ تیرے ہاتھ کو مٹی لے گئے یا تجھ کو زخم پہنچے، تیرے ہاتھ میں بیماری ہو۔**

**لشیخ** اصل میں عرب لوگ یہ لفظ منوس عورت کے لیے کہتے ہیں اور یہ کلمات غصے اور پیار دنوں وقت کے جاتے ہیں۔ ان سے بد دعا بنا مقصود نہیں ہے۔ خاص طور پر حضور پیار ہی کے لئے ان کو استعمال فرماتے تھے۔

(۱۱۵۶) ہم سے میکی بن بکیر، حدیث نے بیکی بن بکیر نے بیان کیا، کہا ہم سے لیٹ بن سحد نے

۹۲ - **باب ما يُكْرَهُ أَن يَكُونُ**

**الْفَالِبَ عَلَى الْإِنْسَانِ الشِّعْرُ**

حَتَّى يَصُدَّهُ عَنْ ذِكْرِ اللَّهِ وَالْعِلْمِ وَالْقُرْآنِ  
رات دن آدمی شعر گوئی میں محفوظ رہے۔

۶۱۵۴ - **حَدَّثَنَا عَبْيَذُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى،**  
أَخْبَرَنَا حَفْظَةً، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِنِ عَمْرٍ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ:  
((لَأَنْ يَمْتَلَىءَ جَوْفُ أَحَدِكُمْ قِيَحاً، خَيْرٌ  
لَهُ مِنْ أَنْ يَمْتَلَىءَ شِغْرَاً)).

۶۱۵۵ - **حَدَّثَنَا عَمْرُ بْنُ حَفْصٍ، حَدَّثَنَا**  
أَبِي، **حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ** قَالَ: **سَمِعْتُ أَبَا**  
**صَالِحَ** عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:  
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَأَنْ يَمْتَلَىءَ جَوْفُ  
رَجُلٍ قِيَحاً بِرِيهٍ خَيْرٌ مِنْ أَنْ يَمْتَلَىءَ  
شِغْرَاً)).

**باب قول النبي ﷺ**

((أَرْبَتْ يَمِينُكَ)) ((وَعَفْرَى حَلْقَى))

**لشیخ** اصل میں عرب لوگ یہ لفظ منوس عورت کے لیے کہتے ہیں اور یہ کلمات غصے اور پیار دنوں وقت کے جاتے ہیں۔ ان سے بد دعا بنا مقصود نہیں ہے۔ خاص طور پر حضور پیار ہی کے لئے ان کو استعمال فرماتے تھے۔

(۱۱۵۶) ہم سے میکی بن بکیر، حدیث نے بیکی بن بکیر نے بیان کیا، کہا ہم سے لیٹ بن سحد نے

بیان کیا، ان سے عقل نہ، ان سے ابن شلب نہ، ان سے عروہ نے اور ان سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ابو قعیس کے بھائی افعل (میرے رضائی بچا نہ) مجھ سے پرده کا حکم نازل ہوئے کے بعد اندر آنے کی اجازت چاہی، میں نے کماکہ اللہ کی قسم جب تک آنحضرت ﷺ اجازت نہ دیں گے میں اندر آنے کی اجازت نہیں دوں گی۔ کیونکہ ابو قعیس کے بھائی نے مجھے دودھ نہیں پلایا بلکہ ابو قعیس کی بیوی نے دودھ پلایا ہے۔ پھر جب رسول اللہ ﷺ تشریف لائے تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! مرد نے تو مجھے دودھ نہیں پلایا تھا، دودھ تو ان کی بیوی نے پلایا تھا۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ انیں اندر آنے کی اجازت دے دو، کیونکہ وہ تمہارے بچا ہیں، تمہارے ہاتھ میں مٹی لگے۔ عروہ نے کماکہ اسی وجہ سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی تھیں گہ جتنے رشتے خون کی وجہ سے حرام ہوتے ہیں وہ رضاعت سے بھی حرام ہی سمجھو۔

(۷۱۵) ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے شعبہ نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے حکم بن عتبہ نے بیان کیا، ان سے ابراہیم نجھی نے، ان سے اسود نے اور ان سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے (حج سے) واپسی کا ارادہ کیا تو دیکھا کہ صوفیہ رہنماؤ اپنے خیمہ کے دروازہ پر رنجیدہ کھڑی ہیں کیونکہ وہ حائلہ ہو گئی تھیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا۔ عقری حلقی۔ یہ قریش کا محاورہ ہے۔ اب تم ہمیں روکو گی! پھر دریافت فرمایا کیا تم نے قربانی کے دن طواف افاضہ کر لیا تھا؟ انہوں نے کماکہ ہاں۔ فرمایا کہ پھر چلو۔

معلوم ہوا کہ اسکی مجبوری میں طواف دواع کی جگہ طواف افاضہ کلی ہو سکتا ہے۔ طواف افاضہ دس ذی الحجه کو اور طواف دواع کہ سے واپسی کے دن ہوتا ہے۔

### باب زعموا کرنے کا بیان

**لشیخ** [لشیخ] زعموا کہنا بعض لوگوں نے مکروہ جانا ہے کیونکہ یہ لفظ اکثر اسی جگہ بولا جاتا ہے جہاں کہنے والے کو اپنی بات کی سچائی کا یقین نہ ہو۔ عرب میں مثل ہے کہ لفظ زعموا بولنا جھوٹ پر سوار ہوتا ہے۔ زعموا کا معنی انہوں نے گمان کیا یہ لفظ جملہ شکریہ

اللیث، عن عقبیل، عن ابن شهاب، عن عزوة عن عائشة قالت : إِنَّ أَنْفَلَهُ أَخَايِي الْقَعْدِيِّ اسْتَأْذَنَ عَلَيْنِ بَعْدَ مَا نَزَلَ الْحِجَابَ فَقَلَّتْ : وَاللَّهُ لَا آذَنَ لَهُ، حَتَّى اسْتَأْذِنَ رَسُولَ اللَّهِ فَلَمَّا فَانَّ أَخَايِي الْقَعْدِيِّ لَيْسَ هُوَ أَرْضَعَنِي، وَلَكِنْ أَرْضَعَنِي امْرَأَةُ أَبِي الْقَعْدِيِّ، فَلَدَخَلَ عَلَيْ رَسُولَ اللَّهِ فَقَلَّتْ : يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ الرَّجُلَ لَيْسَ هُوَ أَرْضَعَنِي وَلَكِنْ أَرْضَعَنِي امْرَأَةُ لَهُ فِإِنَّهُ عَمَّلَ تَرِبَّتْ بِعِينِكَ ) قَالَ عَزْوَةٌ : فَبِذَلِكَ كَانَتْ عَائِشَةُ تَقُولُ : حَرَّمُوا مِنَ الرُّضَاعَةِ مَا يَحْرُمُ مِنَ النَّسَبِ . [راجع: ۲۶۴۴]

۶۱۵۷ - حدَّثَنَا آدُمُ، حدَّثَنَا شَعْبَةُ، حدَّثَنَا الْحَكْمُ، عنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَمْوَادِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ : أَرَادَ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يَنْهَا فَرَأَى صَفَيَّةَ عَلَى يَمِينِهِ حِجَابَهَا كَبِيَّةَ حَزِينَةَ لِأَنَّهَا حَاضِتْ فَقَالَ : ((عَفْرَى حَلْقَى - لُغَةُ قُرْيَشٍ - إِنَّكَ لَحَابِسَتَنَا)) ثُمَّ قَالَ : ((أَكْتَسَتِ الْأَعْضَتَ يَوْمَ النَّحْرِ - )) يَعْنِي الطَّوَافَ - قَالَتْ : نَعَمْ قَالَ : ((فَانْفَرِي إِذَا)). [راجع: ۲۹۴]

کہ سے واپسی کے دن ہوتا ہے۔

### ۹۴ - باب مَا جَاءَ فِي زَعْمُوا

کے لئے بولا جاتا ہے مگر بعض دفعہ اس میں تین ہمیں غالب ہوتا ہے اس لئے یہ لفظ استعمال کرنا جائز ہے۔ (۷۱۵۸) ہم سے عبداللہ بن مسلمہ قعینی نے بیان کیا، کہا ہم سے امام مالک نے، ان سے عمر بن عبد اللہ کے غلام ابوالنصر نے، ان سے امام ہانی بنت ابی طالب کے غلام ابومرہ نے خبر دی کہ انہوں نے ام ہانی بنت ابی طالب سے نہ۔ انہوں نے بیان کیا کہ فتح مکہ کے موقع پر میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ میں نے دیکھا کہ آپ غسل کر رہے ہیں اور آپ کی صاحبزادی فاطمہ رضی اللہ عنہا نے پردا کر دیا ہے۔ میں نے سلام کیا تو آخر پرست ﷺ نے دیرافت کیا کہ یہ کون ہیں؟ میں نے کہا کہ ام ہانی بنت ابی طالب ہوں۔ آخر پرست ﷺ نے فرمایا، ام ہانی! مر جاؤ ہو۔ جب آپ غسل کرچکے تو کھڑے ہو کر آٹھ رکعت پڑھیں۔ آپ اس وقت ایک کپڑے میں جسم مبارک کو پیشی ہوئے تھے۔ جب نماز سے فارغ ہو گئے تو میں نے عرض کیا رسول اللہ! میرے بھائی (علیٰ بن ابی طالب علیہ السلام) کا خال ہے کہ وہ ایک ایسے شخص کو قتل کریں گے جسے میں نے امان دے رکھی ہے۔ یعنی فلاں بن ہبیرہ کو۔ آخر پرست ﷺ نے فرمایا، ام ہانی! جسے تم نے امان دی اسے ہم نے بھی امان دی۔ ام ہانی نے بیان کیا کہ یہ نماز چاشت کی تھی۔

[راجح: ۲۸۰] لئے جائیں  
ترجمہ بہبیہ سے تکلیف سے نکلا کہ ام ہانی نے ذمہ این امی کہا تو لفظ زعموا کہنا جائز ہوا۔ فلاں سے مراد حارث بن بشام یا عبداللہ بن ابی ربیع یا زہیر بن ابی امیہ تھا۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اسلامی ایسٹ میں اگر مسلمان عورت بھی کسی کافر کو ذی بنا کر پناہ دے دے تو قانون اس کی پناہ کو لا گو کیا جائے گا کیونکہ اس بارے میں عورت بھی ایک مسلمان مرد جنابی حق رکھتی ہے۔ جو لوگ کہتے ہیں کہ اسلام میں عورت کو کوئی حق نہیں دیا گیا اس میں ان لوگوں کی بھی تردید ہے۔

باب لفظ و یلک یعنی تجوہ پر افسوس ہے کہنا  
درست ہے۔

(۷۱۵۹) ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا، کہا ہم سے ہمام بن سیجی نے بیان کیا، ان سے قادہ نے اور ان سے انس بن شعبہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے ایک شخص کو دیکھا کہ قربانی کے لئے ایک اونٹی ہائکے لئے جا رہا ہے۔ آخر پرست ﷺ نے فرمایا کہ اس پر سوار ہو کر جا۔ انہوں نے

۶۱۵۸ - حدَّثَنَا عَنْدَهُ اللَّهُ بْنُ مُسْلِمَةَ، عَنْ مَالِكِ، عَنْ أَبِي النَّضْرِ، مَوْلَى عَمْرَ بْنِ عَيْنَدِ اللَّهِ أَنَّ أَبَا مَرْأَةِ مَوْلَى أُمَّ هَانِيٍّ بِنْتِ أَبِي طَالِبٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أُمَّ هَانِيٍّ بِنْتَ أَبِي طَالِبٍ تَقُولُ : ذَهَبَتِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَامَ الْفَتحِ فَوَجَدَنَّهُ يَغْسِلُ وَفَاطِمَةَ أَبْنَتَهُ تَسْتَرَّهُ، فَسَلَّمَتْ عَلَيْهِ قَالَ : ((مَنْ هَلِيَّوْ)) فَقَلَّتْ : أَنَا أُمُّ هَانِيٍّ بِنْتَ أَبِي طَالِبٍ قَالَ : ((مَرْحَبًا بِأُمِّ هَانِيٍّ)) فَلَمَّا لَرَغَ مِنْ غُسْلِهِ قَامَ فَصَلَّى لِهِنَّيَّ رَكْعَاتٍ مُلْتَحِفًا فِي تَوْبِ وَاجِدٍ فَلَمَّا اَنْصَرَفَ قَلَّتْ : يَا رَسُولَ اللَّهِ زَعَمَ ابْنُ أُمِّهِ أَنَّهُ قَاتَلَ رَجُلًا فَذَأْجَرَتْهُ فُلَانُ بْنُ هَبَّيْرَةَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((فَذَأْجَرْنَا مَنْ أَجْزَنَتْ يَا أُمَّ هَانِيٍّ)) قَالَتْ أُمُّ هَانِيٍّ وَذَاكَ ضَحْنِي۔

[راجح: ۲۸۰]

۶۱۵۹ - حدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَتَّىٰ هَمَّامٌ، عَنْ قَادَةَ، عَنْ أَبِي رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَأَى رَجُلًا يَسْوَقُ بَنَتَهُ قَالَ : ((إِرْتَكَهَا)), قَالَ : إِنَّهَا بَدَلَةٌ،

کما کہ یہ تو قربانی کا جانور ہے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ سوار ہو جا، افسوس (ویلک) دوسری یا تیسرا مرتبہ یہ فرمایا۔

(۲۶۴۰) مجھ سے قتبہ بن سعید نے بیان کیا، وہ امام مالک سے روایت کرتے ہیں، وہ ابو الزناد سے، وہ اعرج سے، وہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا کہ قربانی کا اوٹ ہنکائے جا رہا ہے۔ آپ نے اس سے کہا کہ تو اس پر سوار ہو جا۔ اس نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! یہ تو قربانی کا اوٹ ہے۔ آپ نے دوسری بار یا تیسرا بار فرمایا کہ تیری خرابی ہو، تو سوار ہو جا۔

قربانی کے لئے جو اوٹ نذر کر دیا جائے اس پر سفرج کے لئے سواری کی جا سکتی ہے وہ شخص ایسے اوٹ کو لے کر پہل سفر کر رہا تھا اور بار بار کرنے پر بھی سوار نہیں ہو رہا تھا۔ اس پر آپ نے لفظ ویلک بول کر اس کو اوٹ پر سوار کرایا۔ معلوم ہوا کہ ایسے موقع پر لفظ ویلک بول سکتے ہیں لیکن تجوہ پر افسوس ہے۔

(۲۶۶۱) ہم سے مدد نے بیان کیا، کہا تم سے حماد بن زید نے بیان کیا، ان سے ثابت بنائی نے اور ان سے انس بن مالک بن شریعت نے (دوسری سند) اور اس حدیث کو حماد نے ایوب سختیانی سے اور ایوب نے ابو قلبہ سے روایت کیا اور ان سے حضرت انس بن مالک بن شریعت نے کہ رسول اللہ ﷺ ایک سفر میں تھے اور آپ کے ساتھ آپ کا ایک جبشی غلام تھا۔ ان کا نام انجشہ تھا وہ حدی پڑھ رہا تھا۔ (جس کی وجہ سے سواری تیز چلنے لگی) آنحضرت ﷺ نے فرمایا، افسوس (ویلک) اے انجشہ شیشوں کے ساتھ آہستہ آہستہ چل۔

[راجح: ۱۶۴۹] یشوں سے آپ نے عورتوں کو مراد لیا کیونکہ وہ بھی شیشے کی طرح بازک اندام ہوتی ہیں۔

(۲۶۶۲) ہم سے موکی بن اسماعیل نے بیان کیا، کہا تم سے وہبیب نے بیان کیا، ان سے خالد نے، ان سے عبد الرحمن بن ابی بکر نے اور ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ کے سامنے ایک شخص نے دوسرے شخص کی تعریف کی۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا افسوس (ویلک) تم نے اپنے بھائی کی گردن کاٹ دی۔ تم مرتبت (یہ فرمایا) اگر تمیں کسی کی تعریف ہی کرنی پڑ جائے تو یہ کہنے کے فلاں کے متعلق

قال: ((ارکنہا)) قال: إنها بذلة، قال:

((ارکنہا ویلک)). [راجع: ۱۶۹۰]

۶۱۶۰ - حدثنا فقيه بن سعيد، عن مالك، عن أبي الزناد، عن الأغرج، عن أبي هريرة رضي الله عنه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم رأى رجلاً يسوق بذلة فقال له: ((ارکنہا)) قال: يا رسول الله إنها بذلة، قال: ((ارکنہا ویلک)) في الثانية أز في الثالثة. [راجع: ۱۶۸۹]

قربانی کے لئے جو اوٹ نذر کر دیا جائے اس پر سفرج کے لئے سواری کی جا سکتی ہے وہ شخص ایسے اوٹ کو لے کر پہل سفر کر رہا تھا اور بار بار کرنے پر بھی سوار نہیں ہو رہا تھا۔ اس پر آپ نے لفظ ویلک بول کر اس کو اوٹ پر سوار کرایا۔ معلوم ہوا کہ ایسے موقع پر لفظ ویلک بول سکتے ہیں لیکن تجوہ پر افسوس ہے۔

۶۱۶۱ - حدثنا مسدة، حدثنا حماد، عن ثابت الباني، عن أنس بن مالك، وأبيوب عن أبي قلابة عن أنس بن مالك

قال: كان رسول الله ﷺ في سفر وكان معه غلام له أسود يقال له: أنجشة يخدو لقان له رسول الله ﷺ: ((ويحلك يا أنجشة رويدك بالغوارين)).

[راجح: ۱۶۴۹]

حدثنا وہبیب، عن خالد، عن عبد الرحمن بن ابی بکر، عن ابی قلابة عن علی رجل عن النبي صلی الله علیہ وسلم فقال: ((ويحلك قطفته غنقا خیک قلبا من كان منكم مادحا لا

میرا یہ خیال ہے۔ اگر وہ بات اس کے متعلق جانتا ہو اور اللہ اس کا  
نگران ہے میں تو اللہ کے مقابلے میں کسی کو نیک نہیں کہہ سکتا۔ یعنی  
یوں نہیں کہہ سکتا کہ وہ اللہ کے علم میں بھی نیک ہے۔

مَحَالَةٌ فَلَيُقْلِنْ أَخْسِبُ فُلَانَا وَالله حَسِيبَةٌ  
وَلَا أَزْكِي عَلَى الله أَحَدًا إِنْ كَانَ يَعْلَمُ).

[رائع: ۲۶۲]

كذلك اس کو اللہ کے علم کی خبر نہیں ہے۔  
٦١٦٣ - حدثني عبد الرحمن بن إبراهيم، حدثنا أورليد، عن الأوزاعي، عن الزهري عن أبي سلمة، والضحاك عن أبي سعيد الخذري قال : بينما النبي صلى الله عليه وسلم يقسم ذات يوم قسمًا فقال ذو الخونصرة : رجل منبني تيميم يا رسول الله أغيل قال : ((ولذلك من يغيل إذا لم أغيل)) فقال عمر : أندن في للأضرب عنة قال : ((لا إله له أصحابها يخافر أحدكم صلاتة مع صلاتهم، وصيامه مع صيامهم يمرغون من الدين كمرغ السهم من الريبة ينظر إلى نصله فلا يوجد فيه شيء، ثم ينظر إلى رصافه فلا يوجد في شيء ثم ينظر إلى نصيه فلا يوجد فيه شيء، ثم ينظر إلى قذده فلا يوجد فيه شيء، سبق الفرج والله يخرجون على حين فرقته من الناس، آتيتهم رجل إحدى يديه مثل قدم المرأة، أو مثل الضرضة تذرذر) قال أبو سعيد : أشهد لسمعته من النبي صلى الله عليه وسلم وأشهد أنى كنت مع علي، حين قاتلهم فالتمس في القتل قاتلني وهو على النعم الذي نعم النبي

(۲۱۴۳) مجھ سے عبدالرحمن بن ابراہیم نے بیان کیا، کہا تم سے ولید نے بیان کیا، ان سے امام اوزاعی نے، ان سے زہری نے، ان سے ابو سلمہ اور ضحاک نے اور ان سے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک دن نبی کریم ﷺ کچھ تقسیم کر رہے تھے۔ نبی حمیم کے ایک شخص ذوالخویصرہ نے کہا یا رسول اللہ! انصاف سے کام لجھتے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا افسوس! اگر میں ہی انصاف نہیں کروں گا تو پھر کون کرے گا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا، آنحضرت ﷺ مجھے اجازت دیں تو میں اس کی گردان مار دوں۔ آپ نے فرمایا کہ نہیں۔ اس کے کچھ (قبیلہ والے) ایسے لوگ پیدا ہوں گے کہ تم ان کی نماز کے مقابلہ میں اپنی نماز کو معمولی سمجھو گے اور ان کے روزوں کے مقابلہ میں اپنے روزے کو معمولی سمجھو گے لیکن وہ دین سے اس طرح نکل چکے ہوں گے جس طرح تیر شکار سے نکل جاتا ہے۔ تیر کے پھل میں دیکھا جائے تو اس پر بھی کوئی نشان نہیں ملے گا۔ اس کی لکڑی پر دیکھا جائے تو اس پر بھی کوئی نشان نہیں ملے گا۔ پھر اس کے دندانوں میں دیکھا جائے اور اس میں بھی کچھ نہیں ملے گا پھر اس کے پر میں دیکھا جائے تو اس میں بھی کچھ نہیں ملے گا۔ (یعنی شکار کے جسم کو پار کرنے کا کوئی نشان) تیر لید اور خون کو پار کر کے نکل چکا ہو گا۔ یہ لوگ اس وقت پیدا ہوں گے جب لوگوں میں پھوٹ پڑ جائے گی۔ (ایک خلیفہ پر متفق نہ ہوں گے) ان کی نشانی ان کا ایک مرد (سردار لشکر) ہو گا۔ جس کا ایک ہاتھ عورت کے پستان کی طرح ہو گایا (فرمایا کر) گوشت کے لوٹھرے کی طرح تھل تھل ہل رہا ہو گا۔ ابوسعید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے رسول اللہ سے یہ حدیث سنی اور میں گواہی دیتا ہوں کہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا۔ جب انہوں نے ان خارجیوں سے

صلی اللہ علیہ وسلم۔

[راجع: ۳۳۴۴]

(نہروان میں) جنگ کی تھی۔ مقتولین میں تلاش کی گئی تو ایک شخص انسیں صفات کا لایا گیا جو حضور اکرم ﷺ نے بیان کی تھیں۔ اس کا ایک ہاتھ پستان کی طرح کا تھا۔

**تشریح** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عبادت اور تقویٰ اور زندگی کام نہیں آتا جب تک اللہ اور اس کے رسول اور اہل بیت سے محبت نہ رکھے۔ محبت رسول آپ کی سنت پر عمل کرنے سے حاصل ہوتی ہے۔ لوگ اہل دنیا کچھ بھی کہیں مگر حدیث شریف نہ چھوٹے ہر وقت حدیث سے تعلق رہے۔ سفر ہو یا حضرت مجھ ہو یا شام حدیث کا مطالعہ حدیث پر عمل کرنے کا شوق غالب رہے، حدیث کی کتاب سے محبت رہے، حدیث پر چلنے والوں سے الفت رہے۔ حدیث کو شائع کرنے والوں سے محبت کا شیوه رہے۔ زندگی حدیث پر 'موت حدیث پر' ہر وقت بغل میں حدیث یعنی تغمد رہے۔ یا اللہ! ہمارے پاس کوئی نیک عمل نہیں ہے جو تیری درگاہ میں پیش کرنے کے قابل ہو۔ یہی قرآن پاک ثانی کی خدمت اور صحیح بخاری کا ترجیح ہمارے پاس ہے اور تیرے فضل سے بخاری کے ساتھ صحیح مسلم کی خدمت بھی ہے جو تیرے پاس لے کر آئیں گے۔ وعی یا اللہ رحمیم کرم اور قول کرنے والا ہے۔ (ران)

(۲۷۶۳) ہم سے محمد بن مقابل ابوالحسن نے بیان کیا، کہا ہم کو حضرت عبد اللہ بن مبارک نے خبر دی، کہا ہم کو امام او زاعی نے خبر دی، کہا کہ مجھ کو ابن شاہب نے خبر دی، بیان کیا ان سے حیدر بن عبد الرحمن نے اور ان سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ ایک صحابی رسول کیم شیخیہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ! میں تو تباہ ہو گیا۔ آنحضرت شیخیہ نے فرمایا، افسوس (کیا بات ہوئی؟) انہوں نے کہا کہ میں نے رمضان میں اپنی یوں سے صحبت کر لی۔ آنحضرت شیخیہ نے فرمایا کہ پھر ایک غلام آزاد کر انہوں نے عرض کیا کہ میرے پاس غلام ہے ہی نہیں۔ آنحضرت شیخیہ نے فرمایا کہ پھر دو میں میں متواتر روزے رکھ۔ اس نے کہا کہ اس کی مجھ میں طاقت نہیں۔ آنحضرت شیخیہ نے فرمایا کہ پھر ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا۔ کہا کہ اتنا بھی میں اپنے پاس نہیں پاتا۔ اس کے بعد کھجور کا ایک توکرا آیا تو آنحضرت شیخیہ نے فرمایا کہ اسے لے اور صدقہ کر دے۔ انہوں نے عرض کیا، یا رسول اللہ! کیا اپنے گھر والوں کے سوا کسی اور کو؟ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! سارے مدینہ کے دونوں طباوبوں یعنی دونوں کناروں میں مجھ سے زیادہ کوئی محتاج نہیں۔ آنحضرت شیخیہ اس پر اعتماد دیئے کہ آپ کے آگے کے دندان مبارک دکھائی دینے لگے۔ فرمایا کہ جاؤ تم ہی لے لو۔ او زاعی کے ساتھ اس حدیث کو یونس نے

۶۱۶۴ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَقَاتِلٍ أَبُو الْأَخْبَرِ، أَخْبَرَنَا عَنْهُ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا الْأَوْزَاعِيُّ، حَدَّثَنِي أَبْنُ شَهَابٍ، عَنْ حَمِيدِ بْنِ عَنْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ مَلَكْتَ قَالَ: ((وَيَحْكُمَ)) قَالَ: وَقَفَتْ عَلَى أَهْلِي فِي رَمَضَانَ قَالَ: ((أَغْنِقْ رَقَبَةً)) قَالَ: مَا أَجَدُهَا قَالَ: ((فَصُمْ شَهْرَيْنِ مُتَابِعَيْنِ)) قَالَ: لَا أَسْتَطِعُ فَقَالَ: ((فَأَطْعِمْ سَيِّنَ مِسْكِينَ)) قَالَ: مَا أَجَدُ فَلَمَّا بَعْرَقَ فَقَالَ: ((خُذْهُ فَتَصْدِيقَ بِهِ)) فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَغْلَى غَيْرَ أَهْلِي فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا بَيْنَ طَنَبِي الْمَدِينَةِ أَخْرَجْ مِنِي فَضَحِّكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى بَدَأَتْ أَنْيَابَهُ قَالَ: ((خُذْهُ)). تَابِعَةُ يُونُسُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ وَقَالَ عَنْ الرَّحْمَنِ بْنِ خَالِدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَتِلْكَ.

[راجع: ۱۹۳۶]

بھی زہری سے روایت کیا اور عبدالرحمٰن بن خالد نے زہری سے اس حدیث میں بجائے لفظ ویحک کے لفظ ویلک روایت کیا ہے (معنی دونوں کے ایک ہی ہیں)

(۷۶۵) ہم سے سلیمان بن عبدالرحمٰن نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے ولید نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے ابو عمرو اوزاعی نے بیان کیا، کہا کہ مجھ سے ابن شاب زہری نے بیان کیا، ان سے عطاء بن زیدی لیشی نے اور ان سے ابو سعید خدری نے کہ ایک دیماتی نے کہا یا رسول اللہ! بھرت کے بارے میں مجھے کچھ بتائیے (اس کی نیت بھرت کی تھی) آنحضرت ﷺ نے فرمایا، تمھ پر افسوس! بھرت کو تو نے کیا سمجھا ہے یہ بہت مشکل ہے۔ تمہارے پاس کچھ اونٹ ہیں۔ انہوں نے عرض کیا کہ جی ہاں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کیا تم ان کی زکوٰۃ ادا کرتے ہو؟ انہوں نے عرض کیا کہ جی ہاں۔ فرمایا کہ پھر سات سمندر پار عمل کرتے رہو۔ اللہ تمہارے کسی عمل کے ثواب کو ضائع نہ کرے گا۔

(۷۶۶) ہم سے عبد اللہ بن عبد الوہاب نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے خالد بن حارث نے بیان کیا، ان سے شعبہ نے بیان کیا، ان سے والد بن محمد بن زید نے بیان کیا، انہوں نے ان کے والد سے نا اور انہوں نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، افسوس (ویلکم یا ویحکم) شعبہ نے بیان کیا کہ مُکَان کے شیخ (والد بن محمد) کو تھا۔ میرے بعد تم کافر نہ ہو جانا کہ ایک دوسرے کی گردن مارنے لگو۔ اور نفر نے شعبہ سے بیان کیا "ویحکم" اور عمر بن محمد نے اپنے والد سے "ویلکم یا ویحکم" کے لفظ نقل کئے ہیں۔

۶۱۶۵ - حدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ، حَدَّثَنَا أَبُو عَمْرُو الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنِي أَنَّ شَهَابَ الزُّهْرَوِيَّ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ الْلَّيْثِيِّ، عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ أَغْرَى إِيمَانَهُ قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَخْبَرْتَنِي عَنِ الْهِجْرَةِ؟ فَقَالَ: ((وَيَحْكُمُ إِنْ شَاءَ الْهِجْرَةَ هَذِيدَةً، فَهَلْ لَكَ مِنْ إِيلٍ؟)) قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: ((فَهَلْ تُؤْذِي صَدَقَهَا؟)) قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: ((فَاغْتَلْ مِنْ وَرَاءِ النَّحَارِ فَإِنَّ اللَّهَ لَنْ يَنْزَعَكَ مِنْ عَمَلِكَ هَذِهِنَا)).

وئی فرانس ادا کرتے رہو، بھرت کا خیال چھوڑ دو۔

۶۱۶۶ - حدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَنْبُو الْوَهَّابِ، حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ، حَدَّثَنَا شَعْبَةُ، عَنْ وَاقِدِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ زَيْدٍ سَمِعَتْ أَبِيهِ عَنْ أَبِينِ عَمْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((وَيَلْكُمْ)) - أَوْ وَيَحْكُمُ - قَالَ شَعْبَةُ: هَذِهِ هُوَ ((لَا تَرْجِعُوا بَغْدِي كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ)). وَقَالَ النَّعْشُ: عَنْ شَعْبَةَ: وَيَحْكُمُ. وَقَالَ عَمْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ: وَيَلْكُمْ أَوْ وَيَحْكُمْ [راجع: ۱۷۴۲]

مطلوب ایک ہی ہے۔ باہمی قتل و غارت اسلامی شیوه نہیں بلکہ یہ شیوه کفار ہے اللہ ہم کو اس پر غور کرنے کی توفیق دے۔ (آئین)

(۷۶۷) ہم سے عمرو بن عاصم نے بیان کیا، کہا ہم سے ہمام بن میکی

نے بیان کیا، ان سے قادہ نے اور ان سے حضرت انس نے کہ ایک بدبوی نبی کشم شیخیل کی خدمت میں حاضر ہوا اور پوچھایا رسول اللہ قیامت کب آئے گی؟ آنحضرت شیخیل نے فرمایا افسوس (ویلک) تم نے اس قیامت کے لئے کیا تیاری کر لی ہے؟ انہوں نے عرض کیا میں نے اس کے لئے تو کوئی تیاری نہیں کی ہے البتہ میں اللہ اور اس کے رسول سے محبت رکھتا ہوں۔ آنحضرت شیخیل نے فرمایا، پھر تم قیامت کے دن ان کے ساتھ ہو، جس سے تم محبت رکھتے ہو۔ ہم نے عرض کیا اور ہمارے ساتھ بھی یہی معاملہ ہو گا؟ فرمایا کہ ہاں۔ ہم اس دن بہت زیادہ خوش ہوئے۔ پھر مغیرہ کے ایک غلام وہاں سے گزرے وہ میرے ہم عمر تھے۔ آنحضرت شیخیل نے فرمایا کہ اگر یہ کچھ زندہ رہا تو اس کو بڑھایا آنے سے پہلے قیامت قائم ہو جائے گی۔

هَمَّامٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ رَجُلًا مِنْ  
أَهْلِ الْبَادِيَةِ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ  
اللهِ مَتَى السَّاعَةُ قَائِمَةً؟ قَالَ: ((وَيَنْلَكُ وَمَا  
أَغْدَذْتُ لَهَا؟)) قَالَ: مَا أَغْدَذْتُ لَهَا إِلَّا  
أَنِّي أَحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ، قَالَ: ((إِنَّكَ مَعَ  
مَنْ أَحْبَبْتَ)) فَقَلَّا: وَنَحْنُ كَذَلِكَ قَالَ:  
((نَعَمْ)). فَقَرَخَنَا يَوْمَئِلٍ فَرَحًا شَدِيدًا فَمَرَّ  
غُلَامٌ لِلْمُغَيْرَةِ وَكَانَ مِنْ أَفْرَانِي فَقَالَ:  
((إِنْ أَخْرَ هَذَا، فَلَنْ يُذْرِكَهُ الْهَرَمُ حَتَّى  
تَقُومَ السَّاعَةُ)). وَاحْتَصَرَهُ شَعْبَةٌ عَنْ قَتَادَةَ  
سَمِعَتْ أَنَسًا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

[رائع: ٣٦٨٨]

یعنی تم سب لوگ دنیا سے گزر جاؤ گے۔ موت بھی ایک قیامت ہی ہے جیسے دوسری حدیث میں ہے من مات فقد قامت قیامتہ باقی رہا قیامت کبریٰ یعنی آسمان زمین کا پھٹنا۔ اس کے وقت کو بجز الرہ کے کوئی نہیں جانتا یہاں تک کہ رسول کریم ﷺ بھی نہیں جانتے تھے) ان جملہ مذکورہ روایات میں لفظ ویلک یا ویبحک استعمال ہوا ہے۔ اسی لئے ان کو یہاں نقش کیا گیا ہے باب سے یہی وجہ مطابقت ہے۔ اس حدیث کو شعبہ نے اختصار کے ساتھ بیان کیا ہے۔ قادة سے کہ میں نے انس سے نا اور انہوں نے نبی کرم ﷺ سے۔

پاپ اللہ عزوجل کی محبت کس کو کہتے ہیں

٩٦ - باب علامة حب الله عز وجل

**لِقَوْلِهِ تَعَالَى:** (إِنْ كُنْتُمْ تُجْهُونُ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي  
يُخْبِنُكُمُ اللَّهُ). [آل عمران: ٣١].

بغیر اطاعت رسول ﷺ محبت الٰی کا دعویٰ بالکل غلط ہے۔

(۱۱۸) ہم سے بشر بن خالد نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے محمد بن جعفر نے بیان کیا، ان سے شعبہ نے بیان کیا، ان سے سلیمان نے، ان سے ابو واکل نے اور ان سے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، انسان اس کے ساتھ ہے جو جم اے وہ محنت رکھتا ہے۔

٦١٦٨ - حَدَثَنَا بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ، حَدَثَنَا  
مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ شَعْبَةَ، عَنْ  
سَلَيْمَانَ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ،  
عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: ((الْمَرْءُ مَعَ مَنْ  
أَحَبَّ)). [اطرفة في : ٦١٦٩].

٦١٦٩ - حدثنا قتيبة بن سعيد، حدثنا  
جرير، عن الأعمش عن أبي وائل قال:

ان سے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ! آپ کا اس شخص کے بارے میں کیا ارشاد ہے جو ایک جماعت سے محبت رکھتا ہے لیکن ان سے میل نہیں ہو سکا ہے؟ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ انسان اس کے ساتھ ہے جس سے وہ محبت رکھتا ہے۔ اس روایت کی متابعت جریر بن حازم، سلیمان بن قرم اور ابو عوانہ نے اعمش سے کی، ان سے ابو داکل نے، ان سے عبداللہ بن مسعود نے اور ان سے نبی کریم ﷺ نے۔

محبت بھی ایک عظیم برداشت نجات ہے۔ مگر محبت کے ساتھ اماعت نبوی اور عمل بھی مطابق سنت ہونا ضروری ہے۔

مسک سنت پر اے سالک چلا جا بے دھڑک جنت الفردوس کو سیدھی گئی ہے یہ سڑک

(۶۱۷۰) ہم سے ابو قیم نے بیان کیا، کہا ہم سے سفیان ثوری نے بیان کیا، ان سے اعمش نے، ان سے ابو داکل نے اور ان سے حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ سے عرض کیا گیا ایک شخص ایک جماعت سے محبت رکھتا ہے لیکن اس سے مل نہیں سکا ہے؟ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ انسان اس کے ساتھ ہے جس سے وہ محبت رکھتا ہے۔ سفیان کے ساتھ اس روایت کی متابعت ابو معاوية اور محمد بن عبید نے کی ہے۔

(۶۱۷۱) ہم سے عبدالان نے بیان کیا، کہا ہم کو ہمارے والد عثمان مروزی نے خردی، انہیں شعبہ نے، انہیں عمرو بن مروہ نے، انہیں سالم بن الی الجعد نے اور انہیں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ ایک شخص نے نبی کریم ﷺ سے پوچھا، یا رسول اللہ! قیامت کب قائم ہو گی؟ آنحضرت ﷺ نے دریافت فرمایا تم نے اس کے لئے کیا تیاری کی ہے؟ انہوں نے عرض کیا کہ میں نے اس کے لئے بہت ساری نمازیں، روزے اور صدقے نہیں تیار کر رکھے ہیں، لیکن میں اللہ اور اس کے رسول سے محبت رکھتا ہوں۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ تم اس کے ساتھ ہو جس سے تم محبت رکھتے ہو۔

[راجع: ۳۶۸۸] یہی حال مجھے تائیز کا بھی ہے اللہ مجھ کو بھی اس حدیث کا مصدقہ بنائے آئیں۔ امام ابو قیم نے اس حدیث کے سب طریقوں

قالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ تَقُولُ فِي رَجُلٍ أَحَبَّ قَوْمًا وَلَمْ يَلْعَنْ بِهِمْ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ((المرءَ مَعَ مَنْ أَحَبَ)). تَابَعَهُ جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ، وَسَلَيْمَانُ بْنُ قَرْمٍ، وَأَبُو عَوَانَةَ عَنِ الْأَغْمَشِ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ [راجع: ۶۱۶۸]

۶۱۷۰ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الْأَغْمَشِ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ أَبِي مُوسَىٰ فَقَالَ: قَبْلَ لِلنَّبِيِّ الرَّجُلُ يُحِبُّ الْقَوْمَ وَلَمَّا يَلْعَنْ بِهِمْ قَالَ: ((المرءَ مَعَ مَنْ أَحَبَ)).

تَابَعَهُ أَبُو مُعَاوِيَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ

۶۱۷۱ - حَدَّثَنَا عَبْدَانَ أَخْبَرَنَا أَبِي، عَنْ شَعْبَةَ، عَنْ عَمْرُو بْنِ مُرْمَةَ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَفْدِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيِّ فَتَمَّ السَّاعَةُ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: ((مَا أَغْذَذْتَ لَهَا؟)) قَالَ: مَا أَغْذَذْتَ لَهَا مِنْ كَثِيرٍ صَلَوةً وَلَا صَوْمً وَلَا صَدَقَةً، وَلَكِنِّي أَحَبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ قَالَ: ((أَنْتَ مَعَ مَنْ أَحَبَتَ)).

[راجع: ۳۶۸۸]

کو کتب الحسن میں جمع کیا ہے۔ میں صحابہ کے قریب اس کے راوی ہیں۔ اس حدیث میں بڑی خوشخبری ہے۔ ان لوگوں کے لئے جو اللہ اور اس کے رسول اور اہل بیت اور جملہ صحابہ کرام اور اولیاء اللہ سے محبت رکھتے ہیں۔ یا اللہ! ہم اپنے دلوں میں تیری اور تیرے حبیب اور صحابہ کرام کے بعد جس قدر حضرت امام بخاری کی محبت دلوں میں رکھتے ہیں وہ تجھ کو خوب معلوم ہے پس قیامت کے دن ہم کو حضرت امام بخاری رض کے ساتھ بارگاہ رسالت میں شرف حضور عطا فرمانا، آمين یا رب العالمین۔ نیز میرے اہل بیت اور جملہ شاہقین عظام، معاونین کرام کو بھی یہ شرف بخش دیجو۔ آمين۔

### باب کسی کا کسی کو یوں کہنا چل دور ہو

(۶۱۷۲) ہم سے ابوالولید نے بیان کیا، کما ہم سے مسلم بن زریں نے بیان کیا، کما میں نے ابو رجاء سے سنا اور انہوں نے حضرت ابن عباس رض سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابن صیاد سے فرمایا، میں نے اس وقت اپنے دل میں ایک بات چھپا رکھی ہے، وہ کیا ہے؟ وہ بولا "الدُّخ" آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چل دور ہو جا۔

(۶۱۷۳) ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا، انہوں نے کما ہم کو شعیب نے خردی، انہیں زہری نے کما کہ مجھے سالم بن عبد اللہ نے خردی، انہیں عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہمانے خردی کہ عمر بن خطاب رض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ابن صیاد کی طرف گئے۔ بہت سے دوسرے صحابہ بھی ساتھ تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا کہ وہ چند بچوں کے ساتھ بني مغالہ کے قلعہ کے پاس کھیل رہا ہے۔ ان دنوں ابن صیاد بلوغ کے قریب تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد کا اسے احساس نہیں ہوا۔ یہاں تک کہ آپ نے اس کی پیشہ پر اپنا ہاتھ مارا۔ پھر فرمایا کیا تو گواہی دیتا ہے کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟ اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف دیکھ کر کہا، میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ امیوں کے لیے (عروں کے) رسول ہیں۔ پھر ابن صیاد نے کہا کیا آپ گواہی دیتے ہیں کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر اسے دفع کر دیا اور فرمایا، میں اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لایا۔ پھر ابن صیاد سے آپ نے پوچھا، تم کیا دیکھتے ہو؟ اس نے کہا کہ میرے پاس سچا اور جھوٹا دونوں آتے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے لئے معاملہ

### ۹۷- باب قولِ الرَّجُلِ لِلرَّجُلِ:

اخْسَأً

(۶۱۷۲) - حدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدُ، حَدَّثَنَا سَلْمُ بْنُ زَرِيبٍ، سَمِعَتْ أَبَا رَجَاءَ سَمِعَتْ أَبْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِأَنْبِنِ صَيَّادٍ: ((فَذَكَرَ خَيَّاتٌ لِكَ خَيَّبَنَا فَمَا هُوَ؟)) قَالَ: الدُّخُّ قَالَ: ((اخْسَأً)).

(۶۱۷۳) - حدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانَ، أَخْبَرَنَا شَعِيبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَنْدِ اللَّهِ، أَنَّ عَنْدَ اللَّهِ بْنَ عَمَرَ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَمَرَ بْنَ الْحَطَّابِ انْطَلَقَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي رَهْطٍ مِنْ أَصْحَابِهِ قَيلَ لِنِ صَيَّادٍ حَتَّى وَجَدَهُ يَلْعَبُ مَعَ الْعُلَمَانِ فِي أَطْلِمِ بَنْيِ مَغَالَةَ، وَلَدَنِ قَارَبَ أَبْنَ صَيَّادٍ يَوْمَئِلِ الْحَلْمَ فَلَمْ يَشْغُلْ حَتَّى ضَرَبَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ظَهِيرَةً بِيَدِهِ ثُمَّ قَالَ: ((أَتَشْهَدُ أَنِّي رَسُولُ اللَّهِ؟)) فَنَظَرَ إِلَيْهِ قَالَ: أَشْهَدُ أَنِّكَ رَسُولُ الْأَمَّيْنِ، ثُمَّ قَالَ أَبْنَ صَيَّادٍ: أَتَشْهَدُ أَنِّي رَسُولُ اللَّهِ؟ فَرَضَهُ النَّبِيُّ ﷺ ثُمَّ قَالَ: ((آمَنْتُ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ)) ثُمَّ قَالَ لِأَنْبِنِ صَيَّادٍ: ((مَاذَا تَرَى؟)) قَالَ: يَأْتِينِي صَادِقٌ وَكَاذِبٌ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

کو مشتبہ کر دیا گیا ہے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا میں نے تمہارے لئے ایک بات اپنے دل میں چھپا رکھی ہے؟ اس نے کہا کہ وہ ”الدُّخُ“ ہے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا دور ہو، اپنی حیثیت سے آگے نہ بڑھ۔ عمر بن الخطاب نے عرض کیا یا رسول اللہ؟ کیا آپ مجھے اجازت دیں گے کہ اسے قتل کر دوں؟ آنحضرت ﷺ نے فرمایا، اگر یہ وہی (وجہ) ہے تو اس پر غالب نہیں ہوا جا سکتا اور اگر یہ وجہ نہیں ہے تو اسے قتل کرنے میں کوئی خیر نہیں۔

(۲۶۴) سالم نے بیان کیا کہ میں نے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابی بن کعب النصاری رضی اللہ عنہ کو ساتھ لے کر اس کھجور کے باع کی طرف روانہ ہوئے جہاں ابین صیاد رہتا تھا۔ جب آنحضرت ﷺ باع میں پسچے تو آپ نے کھجور کی ٹھنڈیوں میں چھپنا شروع کیا۔ آنحضرت ﷺ چاہتے تھے کہ اس سے پہلے کہ وہ دیکھے چھپ کر کسی بہانے ابین صیاد کی کوئی بات سئیں۔ ابین صیاد ایک غمیلی چادر کے ستر پر لیٹا ہوا تھا اور کچھ گلگنا رہا تھا۔ ابین صیاد کی مان نے آنحضرت ﷺ کو کھجور کے تنوں سے چھپ کر آتے ہوئے دیکھ لیا اور اسے بتا دیا کہ اے صاف! (یہ اس کامام تھا) محمدؐ آرہے ہیں۔ چنانچہ وہ متنبہ ہو گیا۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اگر اس کی مان اسے متنبہ نہ کرتی تو بات صاف ہو جاتی۔

(۲۶۵) سالم نے بیان کیا کہ عبد اللہ نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کے مجمع میں کھڑے ہوئے اور اللہ کی اس کی شان کے مطابق تعریف کرنے کے بعد آپ نے وجہ کا ذکر کیا اور فرمایا کہ میں تمہیں اس سے ڈراتا ہوں۔ کوئی نبی ایسا نہیں گزر جس نے اپنی قوم کو اس سے نہ ڈرایا ہو۔ نوح علیہ السلام نے اپنی قوم کو اس سے ڈرایا لیکن میں اس کی تمہیں ایک ایسی نشانی بتاؤں گا جو کسی نبی نے اپنی قوم کو نہیں بتائی۔ تم جانتے ہو کہ وہ کانا ہو گا اور اللہ کانا نہیں ہے۔

((خُلَطَ عَنِيكَ الْأَمْرُ)) قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِنِّي خَيَّأْتُ لَكَ خَيْبَانًا)) قَالَ هُوَ الدُّخُ؟ قَالَ : ((اَخْسَأْ فَلَنْ تَغْدُو قَدْرَكَ)) قَالَ عَمَرٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَقَادْنَ لَيِ فِيهِ أَضْرِبْ عَنْقَةً قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((إِنْ يَكُنْ هُوَ لَا تُسْلِطُ عَلَيْهِ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ هُوَ فَلَا خَيْرٌ لَكَ فِي قَتْلِهِ)). [راجیع: ۱۳۵۴]

۶۱۷۴ - قَالَ سَالِمٌ : فَسَعَتْ عَنْهُ اللَّهُ بْنُ عَمْرٍ يَقُولُ : انْتَلَقَ بَعْدَ ذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ أَنْتَيْ نَكِيرُ الْأَنْصَارِيُّ بِتَوْمَانِ النَّخْلِ الَّتِي فِيهَا ابْنُ صَيَّادٍ حَتَّى إِذَا دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي الْفَلَقِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ يَبْحَذُونَ النَّخْلَ ، وَهُوَ يَخْتَلُ أَنْ يَسْمَعَ مِنْ ابْنِ ابْنِ صَيَّادٍ شَيْئًا قَبْلَ أَنْ يُرَاهُ وَإِنْ صَيَّادٍ مُضْطَجِعٍ عَلَى فِرَاشِهِ فِي قَطْبِيَّةِ لَهُ فِيهَا رَمْرَمَةٌ - أَوْ زَمْرَدَةٌ - فَرَأَتْ أُمَّ ابْنِ صَيَّادِ النَّبِيِّ ﷺ هُوَ يَقُولُ يَبْحَذُونَ النَّخْلَ فَقَالَتْ لِابْنِ صَيَّادٍ : أَيْ صَافِ ، وَهُوَ اسْمَهُ ، هَذَا مُخْمَدٌ فَتَاهَى ابْنُ صَيَّادٍ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((لَوْنَرَكَتَهُ نَبِيُّينَ)). [راجیع: ۱۱۰۵]

۶۱۷۵ - قَالَ سَالِمٌ : قَالَ عَنْهُ اللَّهُ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي النَّاسِ فَأَثْنَى عَلَى اللَّهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ ذَكَرَ الدُّجَّالَ فَقَالَ : ((إِنِّي أَنْذِرْ كُمُوْهُ وَمَا مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا وَقَدْ أَنْذَرَ قَوْمَهُ ، لَقَدْ أَنْذَرَهُ نُوحٌ قَوْمَهُ ، وَلَكِنَّ مَأْفَوِيْلُكُمْ فِيهِ قَوْلًا لَمْ يَقُلْهُ نَبِيٌّ لِقَوْمِهِ ، تَعْلَمُونَ أَنَّهُ أَغْوَرُ وَإِنَّ اللَّهَ لَيْسَ بِأَغْوِرٍ)).

[راجیع: ۳۰۵۷]

اس روایت میں آپ سے لفظ اخسادور ہو کا استعمال مذکور ہے۔ اسی لئے اس حدیث کو یہاں لایا گیا ہے۔

### باب کسی شخص کا مر جبا کرنا

اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت فاطمہ علیہ السلام سے فرمایا تھا مر جبا میری بیٹی۔ اور امام ہانیؓ نے کہا کہ میں آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی تو آپ نے فرمایا مر جبا، امام ہانیؓ۔

(۶۱۷۶) ہم سے عمران بن میسو نے بیان کیا، کہا ہم نے عبد الوارث نے بیان کیا، ان سے ابوالثیاہ میزید بن حمید نے بیان کیا، ان سے ابو جہر نے اور ان سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ جب قبیلہ عبد القیس کا وفد نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ مر جبا ان لوگوں کو جو آن پہنچے تو وہ ذلیل ہوئے نہ شرمندہ (خوشی سے مسلمان ہو گئے ورنہ مارے جاتے شرمندہ ہوتے) انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم قبیلہ رجیع کی شاخ سے تعلق رکھتے ہیں اور چونکہ ہمارے اور آپ کے درمیان قبیلہ مضر کے کافروں کا حائل ہیں اس لئے ہم آپ کی خدمت میں صرف حرمت والے مینوں ہی میں حاضر ہو سکتے ہیں (جن میں لوٹ کھوٹ نہیں ہوتی) آپ کچھ ایسی بچی تملی بات بتلادیں جس پر عمل کرنے سے ہم جنت میں داخل ہو جائیں اور جو لوگ نہیں آسکے ہیں انہیں بھی اس کی دعوت پہنچائیں۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ چار چار چیزیں ہیں۔ نماز قائم کرو، زکوٰۃ دو، رمضان کے روزے رکھو اور غیمت کا پانچواں حصہ (بیت المال کو) ادا کرو اور دباء، حنفی نظر اور مرفت میں نہ پیو۔

ہر دو احادیث میں لفظ مر جبا بین رسلات مآب ﷺ مذکور ہے، دباء کدو کی تو نبی، حنفی بزرگی مرتباں، نقیر لکڑی کے کریدے ہوئے برتن، مرفت رال لگے ہوئے برتوں کو کہا گیا ہے۔ یہ برتن عموماً شراب رکھنے کے لئے مستعمل تھے جن میں نشہ اور بردھ جاتا تھا، اس لئے شراب کی حرمت کے ساتھ ان کو ان برتوں سے بھی بند کر دیا گیا۔ ایسے حالات آج بھی ہوں تو یہ برتن کام میں اتنا منع ہیں ورنہ نہیں۔

باب لوگوں کو اُنکے باپ کا نام لے کر قیامت کے دن بلا یا جانا (۶۱۷۷) ہم سے مسدود نے بیان کیا، کہا ہم سے تیجی بن سعید قطان

### ۹۸ - باب قول الرَّجُلِ مَرْحَبًا

وقالت عائشة: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِفَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ: ((مرحباً بانتي)) وَقَالَتْ أُمُّ هَانِيَّةَ جِنْتَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: ((مرحباً بأم هانيء)).

۶۱۷۶ - حَدَّثَنَا عُمَرَ بْنُ مُنْسَرَةَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ، حَدَّثَنَا أَبُو التِّيَّاَحِ، عَنْ أُبْيِي حَمْرَةَ، عَنْ أَبْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: لَمَّا قَدِيمَ وَفَدَ عَبْدُ الْقَيْسِ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مرحباً بالوفدِ الْلَّذِينَ جَاءُوكُمْ غَيْرَ حَزَّابِيَّاً، وَلَا نَدَامِيَّ)) فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ إِنَّا حَتَّىٰ مِنْ رَبِيعَةِ وَيَنِّنَا وَيَنِّكَ مُضْرِبُ وَإِنَّا لَا نَصِيلُ إِلَيْكَ إِلَّا فِي الشَّهْرِ الْحَرَامِ فَمُرِنَا بِأَمْرِ فَصْلِ نَدْخُلُ بِهِ الْجَنَّةَ وَنَدْعُو بِهِ مَنْ وَرَاءَنَا فَقَالَ: ((أَرَبِيعَ وَأَرَبِيعَ: أَقِيمُوا الصَّلَاةَ، وَأَتُوا الزَّكَاةَ، وَصُومُوا رَمَضَانَ، وَأَغْطُوا خَمْسَ مَا غَبَّتْمُ; وَلَا تَشْرِبُوا فِي الدَّبَّابِ، وَالْحَنْتِمِ، وَالنَّقِيرِ، وَالْمَزْفَتِ)).

[راجع: ۵۳]

۹۹ - باب مَا يُذْعَنُ النَّاسُ بِآبَائِهِمْ

۶۱۷۷ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى،

نے بیان کیا، ان سے عبد اللہ عمری نے، ان سے نافع نے اور ان سے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما عن النبی ﷺ قال: توڑنے والے کے لئے قیامت میں ایک جھنڈا اٹھایا جائے گا اور پکار دیا جائے گا کہ یہ فلاں بن فلاں کی دغا بازی کا نشان ہے۔

عن عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ نَافِعٍ عَنْ أَبْنَى عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنْ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((الْغَادِرُ يُرْفَعُ لَهُ لِوَاءُ يَوْمِ الْقِيَامَةِ يُقَالُ: هَذِهِ غَدْرَةُ فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ)).

[راجع: ۳۱۸۸]

(۶۷۸) ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ قعینی نے بیان کیا، ان سے امام مالک نے، ان سے عبد اللہ بن دینار نے اور ان سے حضرت ابن عمر عینی نے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا عمد توڑنے والے کے لئے قیامت میں ایک جھنڈا اٹھایا جائے گا اور پکارا جائے گا کہ یہ فلاں بن فلاں کی دغا بازی کا نشان ہے۔

۶۱۷۸ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ أَبْنَى عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ الْغَادِرَ يُنْصَبُ لَهُ لِوَاءُ يَوْمِ الْقِيَامَةِ، فَيُقَالُ هَذِهِ غَدْرَةُ فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ)).

[راجع: ۳۱۸۸]

یہ بہت ہی ذلت و رسوانی کا موجب ہو گا کہ اس طرح اس کی دغا بازی کو میدان محسوس مشرک کیا جائے گا اور جملہ نیک لوگ اس پر تھوڑوں کریں گے۔

## باب آدمی کو یہ کہنا چاہیے کہ میرا نفس پلید ہو گیا

## ۱۰۰ - باب لا يقل خبأنت نفسی

کیونکہ پلید بر الفظ ہے جو کافروں سے خاص ہے مسلمان پلید نہیں ہو سکتا۔  
۶۱۷۹ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا سُفِيَّاً، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَنْ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ خَبَأَتْ نَفْسِي، وَلَكِنْ لِيَقُلَّ، لَقِسْتُ نَفْسِي)).

۶۱۸۰ - حَدَّثَنَا عَبْدَ الدَّاَلِ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، عَنْ يُونُسَ، عَنْ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِيهِ أَمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ، عَنْ أَبِيهِ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((لَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ خَبَأَتْ نَفْسِي، وَلَكِنْ لِيَقُلَّ، لَقِسْتُ نَفْسِي)). تَابَعَهُ عَقِيْلٌ.

(۶۸۰) ہم سے عبدالن نے بیان کیا، کہا ہم کو حضرت عبد اللہ بن مبارک نے خبر دی، وہ یونس سے روایت کرتے ہیں، وہ زہری سے، وہ ابو امامہ بن سل سے، وہ اپنے باپ سے، وہ نبی کریم ﷺ سے، آپ نے فرمایا تم میں سے کوئی ہرگز یوں نہ کہے کہ میرا نفس پلید ہو گیا لیکن یوں کہہ سکتا ہے کہ میرا دل خراب یا پریشان ہو گیا۔ اس حدیث کو عقیل نے بھی ابن شاہب سے روایت کیا ہے۔

## باب زمانہ کوبرا کہنا منع ہے

## ۱۰۱ - باب لا تسبوا الدَّهْرَ

لشیخ کیونکہ زمانہ خود کچھ نہیں کر سکتا۔ جو کچھ کرتا ہے وہ اللہ پاک ہی کو برا کرنا ہے۔ اکثر لوگوں کی عادت ہوتی ہے کہ جھٹ کہہ بیٹھتے ہیں کہ زمانہ برآ ہے ایسا کہنے سے پرہیز کرنا چاہیے۔

(۶۱۸۱) ہم سے تیکی بن بکیر نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے لیٹ بن سعد نے بیان کیا، ان سے یونس نے بیان کیا، ان سے ابن شاب نے بیان کیا، انہیں ابو سلمہ نے خبر دی، انہوں نے کہا کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ انسان زمانہ کو گالی دیتا ہے حالانکہ میں ہی زمانہ ہوں، میرے ہی ہاتھ میں رات اور دن ہیں۔

[راجع: ۴۸۲۶] بیدی الیل والنہار)

لشیخ حدیث میں لفظ یہ وارد ہوا ہے جس کے ظاہری معنی پر ایمان و یقین لانا واجب ہے۔ تفصیل اللہ کے حوالہ ہے۔ تاویل کرنا طریقہ سلف کے خلاف ہے۔ ہو سکتا ہے کہ جو تاویل ہم کریں وہ خدا کی مراد کے خلاف ہو پس ترجیح فصوص کو ہے نہ تاویل کو (تاریخ الہ حدیث، ص: ۲۸۳)

(۶۱۸۲) ہم سے عیاش بن ولید نے بیان کیا، کہا ہم سے عبد الاعلیٰ نے بیان کیا، کہا ہم سے م عمر نے بیان کیا، ان سے زہری نے، ان سے ابو سلمہ نے اور ان سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ بنی کریم ﷺ نے فرمایا، انگور عنب کو "کرم" نہ کو اور یہ نہ کو کہ ہائے زمانہ کی نامرادی۔ کیونکہ زمانہ تو اللہ ہی کے اختیار میں ہے۔

(۶۱۸۲) ہدئنا عیاش بن ولید، ہدئنا عبد الأغلی، ہدئنا م عمر، عن الزہری، عن أبي سلمة عن أبي هريرة عن النبي ﷺ قال: ((لا تسموا العنب الكرم، ولا تقولوا: خيبة الدهر فإن الله هو الدهر)).

[طرفہ فی: ۶۱۸۳]

عرب لوگ اسے کرم اس لئے کہتے کہ ان کے خیال میں شراب نوشی سے سخاوت اور بزرگی پیدا ہوتی تھی اسی لئے یہ لفظ اس طور پر استعمال کرنا منع قرار پایا۔

باب بنی کریم ﷺ کا یوں فرمانا کہ "کرم" تو مومن کا دل ہے جیسے دوسری حدیث میں ہے کہ مفلس تو وہ ہے جو قیامت کے دن مفلس ہو گا۔ اور جیسے آپ نے فرمایا کہ حقیق پیلوان تو وہ ہے جو غصہ کے وقت اپنے اوپر قابو رکھے یا خدا کے سوا اور کوئی بادشاہ نہیں ہے یعنی اور سب کی حکومتیں فتاہ جانے والی ہیں آخر میں اسی کی حکومت باقی رہ جائے گی باوجود اس کے پھر اللہ پاک نے اپنے کلام میں سورہ سبا میں یوں فرمایا بادشاہ لوگ جب کسی بستی میں داخل ہوتے ہیں تو اس کو لوث کھوٹ کر خراب کر دیتے ہیں۔

## ۱۰- باب قول النبی ﷺ

((إنما الكرم قلب المؤمن))

وَكَذَّ قَالَ: ((إنما المُفْلِسُ الْذِي يَفْلِسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)) كَفَوْلِه: إنما الصُّرْعَةُ الْذِي يَمْلِكُ نَفْسَةً عِنْدَ الْغَصَبِ كَفَولِه: لَا مُلْكَ إِلَّا لِلَّهِ فَوَصَفَهُ بِإِنْتِهَاءِ الْمُلْكِ ثُمَّ ذَكَرَ الْمُلْكَ أَيْضًا فَقَالَ: هُنَّ الْمُلْكُ إِذَا دَخَلُوا قَرْيَةً أَفْسَدُوهَا)) [النمل: ۳۴].

(۶۱۸۳) ہم سے علی بن عبد اللہ نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے سفیان بن عبیین نے بیان کیا، ان سے زہری نے بیان کیا، ان سے سعید بن مسیب نے بیان کیا اور ان سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، لوگ (انگور کو) "کرم" کہتے ہیں، کرم تو مومن کا دل ہے۔

(۶۱۸۴) حدثنا علیُّ بنُ عبدِ اللهِ، حدثنا سُفِيَّانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((وَيَقُولُونَ الْكَرْمُ إِنَّمَا الْكَرْمُ قَلْبُ الْمُؤْمِنِ)).

[راجع: ۶۱۸۲]

**تَسْبِيحٌ** اس کا مطلب یہ ہے کہ مسلمان کے دل کے سوا اور کسی چیز مثلاً اگور وغیرہ کو کرم نہ کہنا چاہیے۔ ان حدیثوں کے لانے سے حضرت امام بخاری کی غرض یہ ہے کہ انما کا کلمہ عربی میں حرکے لئے آتا ہے تو جب یہ فرمایا کہ انما الکرم قلب المومن تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ قلب مومن کے سوا اور کسی چیز کو کرم کہنا درست ہیں ہے۔

(۶۱۸۴) باب کسی شخص کا کہنا کہ "میرے باپ اور ماں تم پر قربان ہوں، اس میں زیر نے آنحضرت ﷺ سے روایت کی ہے (۶۱۸۵) ہم سے مدد نے بیان کیا، کہا ہم سے بھی قتلان نے بیان کیا، ان سے سفیان ثوری نے، ان سے سعد بن ابراءہم نے، ان سے عبد اللہ بن شداد نے اور ان سے حضرت علیؓ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو کسی کے لئے اپنے آپ کو قربان کرنے کا لظٹ کتے نہیں سن، سوا سعد بن ابی وقار کے۔ میں نے آنحضرت ﷺ سے نا آپ فرمائے تھے۔ تیرمارے سعد! میرے ماں باپ تم پر قربان ہوں، میرا خیال ہے کہ یہ غزوہ احمد کے موقع پر فرمایا۔

**تَسْبِيحٌ** یہ حضرت سعد بن ابی وقار نے آنحضرت ﷺ نے لفظ فدائل ابی و ابی فرمائے یہ حضرت سعد کی انتہائی خوش قسمتی کی دلیل ہے۔ مدینہ منورہ میں بطور یادگار ایک تیر ایسا ہی ایک گھرانہ میں محفوظ رکھا ہے جسے میں نے خود دیکھا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ یہی وہ تیر تھا جو حضرت سعد کے ہاتھ میں تھا اور جس پر آنحضرت ﷺ نے حضرت سعد سے یہ لفظ فرمائے تھے والہ اعلم بالصواب اس تیر کے خول پر یہ حدیث مذکورہ کندہ ہے۔ (راز)

(۶۱۸۶) باب قولِ الرَّجُلِ : جعلني الله فداءك و قال أبو بكرٌ للنبي ﷺ فَدَيْنَاكَ بِأَبَانَا وَأَمَهَا تَا باپاًنا وَأَمْهَا تَا

باب کسی کا یہ کہنا اللہ مجھے آپ پر قربان کرے اور حضرت ابو بکرؓ نے نبی کریم ﷺ سے کہا ہم نے آپ پر اپنے باپوں اور ماوں کو قربان کیا

**تَسْبِيحٌ** جمع کے صیغہ میں باپ کے باپ یعنی دادا دادی نانا نانی وغیرہ سب مراد ہیں۔ یہ بھی طرز کلام ہے جیسا کہ ظاہر ہے۔ (۶۱۸۷) ہم سے علی بن عبد اللہ مدینی نے بیان کیا، کہا ہم سے بشر بن

(۶۱۸۵) ۱۰۳ - باب قَوْلِ الرَّجُلِ فِدَائِكَ أَبِي وَأُمِّي فِيهِ الرَّبِيزُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

(۶۱۸۶) حدثنا مُسَدَّدٌ، حدثنا يحيى، عن سُفِيَّانَ، حدثني سعدة بن إبراهيم، عن عبد الله بن شداد، عن عليٍّ رضي الله عنه قال: ما سمعتَ رَسُولَ اللهِ ﷺ يُفَدِّي أَحَدًا غَيْرَ سَعْدٍ سَمِعْتَهُ يَقُولُ: ((اِرْمُ فِدَائِكَ أَبِي وَأُمِّي)) أَطْنَأْهُ يَوْمَ أَخْبُ.

[راجع: ۲۹۰۵]

**تَسْبِيحٌ** یہ حضرت سعد بن ابی وقار نے آنحضرت ﷺ نے لفظ فدائل ابی و ابی فرمائے یہ حضرت سعد کی انتہائی خوش قسمتی کی دلیل ہے۔ مدینہ منورہ میں بطور یادگار ایک تیر ایسا ہی ایک گھرانہ میں محفوظ رکھا ہے جسے میں نے خود دیکھا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ یہی وہ تیر تھا جو حضرت سعد کے ہاتھ میں تھا اور جس پر آنحضرت ﷺ نے حضرت سعد سے یہ لفظ فرمائے تھے والہ اعلم بالصواب اس تیر کے خول پر یہ حدیث مذکورہ کندہ ہے۔ (راز)

(۶۱۸۸) حدثنا علیُّ بنُ عبدِ اللهِ، حدثنا

مفضل نے بیان کیا، کہا ہم سے مجھی بن الی اسحاق نے بیان کیا اور ان سے انس بن مالک بن شریعت نے کہ وہ اور ابو طلحہ بنی کشمیث کے ساتھ (مدینہ منورہ کے لئے) روانہ ہوئے۔ ام المؤمنین حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا آنحضرت ملکیہ کی سواری پر آپ کے پیچھے تھیں، راستہ میں کسی جگہ او نہیں کا پاؤں پھسل گیا اور آنحضرت ملکیہ اور ام المؤمنین گر گئے۔ انس بن شریعت نے بیان کیا کہ میرا خیال ہے ابو طلحہ نے اپنی سواری سے فوراً اپنے کو گرا دیا اور آنحضرت ملکیہ کی خدمت میں پنچ گئے اور عرض کیا یا نبی اللہ! (ملکیہ) اللہ آپ پر مجھے قربان کرے کیا آپ کو کوئی چوٹ آئی؟ آنحضرت ملکیہ نے کہا اپنے چہرے پر ڈال لیا، پھر ام المؤمنین کی چنانچہ ابو طلحہ بن شریعت نے اپنے چہرے پر ڈال دیا۔ اس کے بعد وہ کھڑی ہو گئیں اور آنحضرت ملکیہ اور ام المؤمنین کے لئے ابو طلحہ نے پلان مضبوط باندھا۔ اب آپ نے سوار ہو کر پھر سفر شروع کیا، جب مدینہ منورہ کے قریب پنچ (یا یوں کہا کہ مدینہ دکھائی دینے لگا) تو آنحضرت ملکیہ نے فرمایا کہ "ہم لوٹنے والے ہیں توہہ کرتے ہوئے اپنے رب کی عبادت کرتے ہوئے اور اس کی حمد بیان کرتے ہوئے" آنحضرت ملکیہ اسے برابر کرنے رہے یہاں تک کہ مدینہ میں داخل ہو گئے۔

**لشیخ** ابو طلحہ بن شریعت نے آپ کو اس حالت میں دیکھ کر از راه تنظیم لفظ جعلنی اللہ فدا ک (اللہ مجھ کو آپ پر قربان کرے) بولا۔ جس کو آپ نے ناپسند نہیں فرمایا۔ اسی سے باب کامطلب ثابت ہوا۔ مدینہ منورہ خیریت سے واپسی پر آپ نے آئیں تالیون الخ کے الفاظ استعمال فرمائے۔ اب بھی سفر سے وطن بخیریت واپسی پر ان الفاظ کا ورد کرنا مسنون ہے۔ خاص طور پر حاجی لوگ جب وطن پہنچیں تو یہ دعا پڑھتے ہوئے اپنے شریا بستی میں داخل ہوں۔

باب اللہ پاک کو کون سے نام زیادہ پسند ہیں  
اور کسی شخص کا کسی کو یوں کہنا بیٹھا

(یعنی پیار سے گوہہ اس کا بیٹھانہ ہو)

(۱۸۶) ہم سے صدقہ بن فضل نے بیان کیا، کہا ہم کو سفیان بن عیینہ نے خبر دی، ان سے ابن المکدر نے بیان کیا اور ان سے حضرت جابر بن جعفر نے بیان کیا کہ ہم میں سے ایک صاحب کے یہاں پچھے پیدا ہوا تو

بیشر بن المفضل، حدثنا يحيى بن أبي إسحاق، عن أنس بن مالك، أنه أقبل هو وأبو طلحة مع النبي ﷺ ومع النبي ﷺ صفيه مزدفها على راحيته، فلما كانوا بعض الطريق غترت الناقة، فصرع النبي ﷺ والمرأة وأن أبا طلحة قال: أحسب القسم عن بعيد، فلقي رسول الله ﷺ فقال: يا نبی اللہ جعلنی اللہ فداءک هن آحبابک میں شیء؟ قال: ((لا ولكن علیک بالمرأة)) فللقی أبو طلحة ثوبته على وجهه فقصد قصدها فللقی ثوبته علیها فقامت المرأة، فشد لها على راحلتها فركبها فصاروا حتى إذا كانوا بظهور المدينة أو قال: أشرفوا على المدينة، قال النبي ﷺ: ((آیتون تائيون عابدون لربنا حامدون)) فلهم ينزل يقولها حتى دخل المدينة. [راجع: ۳۷۱]

**لشیخ** آپ نے ناپسند نہیں فرمایا۔ اسی سے باب کامطلب ثابت ہوا۔ عز وجل و قول الرَّجُل لصاحبه یا بُنَيَّ

۶۱۸۶ - حدثنا صدقة بن الفضل،  
أخبرنا ابن عيينة، حدثنا ابن المكتدر،  
عن جابر رضي الله عنه قال: ولد لرجل

انہوں نے اس کا نام ”قائم“ رکھا۔ ہم نے ان سے کہا کہ ہم تم کو ابوالقاسم کہہ کر نہیں پکاریں گے (کیونکہ ابوالقاسم آخر پست ملئیل کی کنیت تھی) اور نہ ہم تمہاری عزت کے لئے ایسا کریں گے۔ ان صاحب نے اس کی خبر آرٹ ملئیل کو دی، تو آخر پست ملئیل نے فرمایا کہ اپنے بیٹے کا نام عبدالرحمن رکھ لے۔

[راجع: ۳۱۱۴] **لشیخ** حیات نبوی میں کسی کو ابوالقاسم سے پکارنا باعث اشتباہ تھا کیونکہ ابوالقاسم خود آخر پست ملئیل ہی تھے۔ لذا آپ نے ہر کسی کو کنیت ابوالقاسم رکھنے سے منع فرمایا تا کہ اشتباہ نہ ہو۔ آپ کے بعد یہ کنیت رکھنا علماء نے جائز رکھا ہے۔ عبداللہ، عبدالرحمن اللہ کے نزدیک بڑے پیارے نام ہیں کیونکہ ان میں اللہ کی طرف نسبت ہے جو بندے کی بندگی کو ظاہر کرتی ہے۔ باب کا مضمون صریحاً ایک حدیث میں آیا ہے کہ احباب الاسماء الی اللہ عبد اللہ و عبدالرحمن۔

باب نبی کریم ملئیل کا فرمان کہ میرے نام پر نام رکھو، لیکن میری کنیت نہ رکھو۔ یہ انس بن ثابت نے نبی کریم ملئیل سے روایت کیا ہے

(۶۱۸۷) ہم سے مدد نے بیان کیا، کہا ہم سے خالد نے بیان کیا، کہا ہم سے حصین نے بیان کیا، ان سے سالم نے اور ان سے حضرت جابر بن الثور نے بیان کیا کہ ہم میں سے ایک شخص کے یہاں پچھ پیدا ہوا تو انہوں نے اس کا نام قاسم رکھا۔ صحابہ نے ان سے کہا کہ جب تک ہم آخر پست ملئیل سے نہ پوچھ لیں۔ ہم اس نام پر تمہاری کنیت نہیں ہونے دیں گے۔ پھر آخر پست ملئیل نے فرمایا کہ میرے نام پر نام رکھو لیکن میری کنیت نہ اختیار کرو۔

(۶۱۸۸) ہم سے علی بن عبد اللہ نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے بیان کیا، ان سے ایوب سختیانی نے، ان سے محمد بن سیرین نے اور انہوں نے حضرت ابو ہریرہ بن عبد الرحمن سے سنا کہ ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے نام پر نام رکھو لیکن میری کنیت نہ رکھو۔

(۶۱۸۹) ہم سے عبد اللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا، کہا ہم سے سفیان نے بیان کیا، کہا کہ میں نے محمد بن المکندر سے سنا کہ کہا کہ میں نے

مَنَا غَلَامٌ فَسَمَّاهُ الْقَاسِمٌ فَقَلَّنَا: لَا تَكْنِيْكَ أَبَا الْقَاسِمِ، وَلَا كَرَامَةً فَأَخْبَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: ((سَمُّ ابْنَكَ عَنْدَ الرَّحْمَنِ)).

[راجع: ۳۱۱۴]

۶۱۸۶ - باب قول النبی ﷺ:

((سَمُّوا بِاسْمِي وَلَا تَكْتُنُوا

بِكُنْيِتي)). قاله أنس : عن النبي ﷺ

۶۱۸۷ - حدثنا مسدة، حدثنا خالد،

حدثنا حصين، عن سالم، عن جابر رضي الله عنه قال: ولد ليجعل مَنَا غلام فسمة القاسم فقالوا: لَا تَكْنِيْكَ هَذِهِ حَتَّى نَسْأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: ((سَمُّوا بِاسْمِي، وَلَا تَكْتُنُوا بِكُنْيِتي)).

[راجع: ۳۱۱۴]

۶۱۸۸ - حدثنا علي بن عبد الله، حدثنا سفيان، عن أبوب، عن ابن سيرين سمعت أبا هريرة قال: قال أبو القاسم ﷺ: ((سَمُّوا بِاسْمِي وَلَا تَكْتُنُوا بِكُنْيِتي)). [راجع: ۱۱۰]

آپ کی حیات طبیہ میں یہ مانعت تھی تاکہ اشتباہ نہ ہو۔

۶۱۸۹ - حدثنا عبد الله بن محمد، حدثنا سفيان، قال: سمعت ابن

الْمُنْكَرِ، قَالَ : سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا وَلَدَ لِرَجُلٍ مِنَ الْغُلَامِ فَسَمَّاهُ الْفَاسِمَ فَقَالُوا : لَا تَنْحِيَكَ بِأَيِّ الْفَاسِمِ وَلَا نُنْعِمُكَ عِيَّاً فَأَتَى النَّبِيُّ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ : ((سَمَّ ابْنَكَ عَنْدَ الرَّحْمَنِ)). [راجع: ۳۱۱۴]

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ اکثر علماء نے کہا ہے کہ یہ ممانعت آپ کی حیات تک تھی کیونکہ اس وقت ابوالقاسم کنیت رکھنے سے آپ کو تکلیف ہوتی تھی۔ ایک روایت میں ہے کہ ایک دفعہ ایک شخص نے پکارا یا ابنا القاسم۔ آپ اس پر متوجہ ہو گئے تو اس شخص نے کہا کہ میں نے آپ کو نہیں پکارا تھا اس وقت آپ نے اشتباہ کو روکنے کے لئے یہ حکم صادر فرمایا۔

### باب "حزن" نام رکھنا

#### ۱۰۷ - باب اسم الحزن

جو عربی میں دشوار گزار اور سخت زین کو کہتے ہیں۔

۶۱۹۰ - حَدَثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ، حَدَثَنَا عَبْدُ الرَّزَاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ ابْنِ الْمُسَيْبَ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّ أَبَاهَا جَاءَ إِلَيَّ النَّبِيِّ فَقَالَ : ((مَا اسْمُكَ؟)) قَالَ : حَزْنٌ قَالَ : ((أَنْتَ سَهْلٌ)) قَالَ : لَا أَغْيِرُ اسْمًا سَمَّانِيهِ أَبِيهِ قَالَ ابْنُ الْمُسَيْبَ : فَمَا رَأَيْتِ الْمُزُونَةَ فِيَّا بَعْدَ حَدَثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَ مَحْمُودٌ قَالَا حَدَثَنَا عَنِ الْرَّازِقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ ابْنِ الْمُسَيْبَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ بَهْدَا.

[طرفة في ۶۱۹۳].

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ یہ سزا تھی اس بات کی کہ رسول کرم ﷺ کا مشورہ قبول نہیں کیا اور حزن بمعنی سختی قادات کی جگہ سل بمعنی زری نام پسند نہیں کیا اور یہ نہ جانا کہ نام کا اثر مسمی میں ضرور ہوتا ہے۔ معلوم ہوا کہ ایسا غلط نام والدین اگر رکھ دیں تو وہ نام بعد میں بدل کر اچھا نام رکھ دینا چاہیے۔ اکثر عوام اپنے بچوں کا نام غلط لاط رکھ دیتے ہیں۔ حالانکہ سب سے بہتر نام وہ ہے جس میں اللہ پاک کی طرف عبدیت پائی جائے جیسے عبد اللہ عبد الرحمن وغیرہ۔ انبیاء کرام کے نام پر نام رکھ دینا بھی جائز درست ہے جیسے ابراہیم، اسماعیل، اسحاق، عیسیٰ، موسیٰ وغیرہ وغیرہ۔ بعض لوگ شرکیہ نام رکھ دیتے ہیں وہ بہت ہی غلط ہوتے ہیں جیسے عبد النبی عبد الرسول علام جیلیانی وغیرہ وغیرہ۔ سل حزن کی ضد ہے۔ یعنی زرم اور ہمارہ زین۔ اس سے یہ بھی نکلا کہ بڑا آدمی اگر کوئی مفید مشورہ دے تو اسے

قول کر لیتا ہے خواہ وہ آباء و اجداد کی رسولوں کے خلاف ہی کیوں نہ پڑتا ہو۔ مل باپ کے طور طریقے وہیں تک قتل عمل ہوتے ہیں جو شریعت اسلامی کے موافق ہوں ورنہ مل باپ کی اندر می تقلید کوئی چیز نہیں ہے۔ حضرت سعید بن مسیب کبار تابعین میں سے ہیں۔ خلافت فاروقی کے دوسرے سال یہ پیدا ہوئے اور خلافت ولید بن عبد الملک ۹۹ھ میں ان کا انتقال ہوا۔ ان کے والد حضرت مسیب رضی اللہ عنہ ان لوگوں میں سے ہیں جنہوں نے شجرہ کے یونچ بیعت کی تھی۔ مسیب ہی کے باپ کا نام حزن تھا۔ حزن بن ذیب بن عمر القرقشی الحوزی جو مساجدین میں سے تھے اور جاہلیت میں اشراف قریش میں ان کا شمار ہوتا تھا۔

### باب کسی برے نام کو بدل کر اچھا نام رکھنا

(۶۱۹۱) ہم سے سعید بن ابی مریم نے بیان کیا، کہا ہم سے ابو غسان نے بیان کیا، کہا کہ مجھ سے ابو حازم نے بیان کیا اور ان سے سلیمان بن عثمان نے بیان کیا کہ منذر بن ابی اسید بن عثمان کی ولادت ہوئی تو انہیں نبی کریم ﷺ کے پاس لاایا گیا۔ آنحضرت ﷺ نے بچہ کو اپنی ران پر رکھ لیا۔ ابو اسید بن عثمان بیٹھے ہوئے تھے۔ حضور اکرم ﷺ کی چیزیں جو سامنے تھیں مصروف ہو گئے (اور بچہ کی طرف توجہ ہٹ گئی) ابو اسید بن عثمان نے بچہ کے متعلق حکم دیا اور آنحضرت ﷺ کی ران سے اسے اٹھایا گیا۔ پھر جب آنحضرت ﷺ متوجہ ہوئے تو فرمایا، بچہ کمال ہے؟ ابو اسید بن عثمان نے عرض کیا، یا رسول اللہ! ہم نے اسے گھر بھیج دیا۔ آنحضرت ﷺ نے پوچھا۔ اس کا نام کیا ہے؟ عرض کیا کہ فلاں۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا، بلکہ اس کا نام ”منذر“ ہے۔ چنانچہ اسی دن آنحضرت ﷺ نے ان کا یہی نام منذر رکھا۔

(۶۱۹۲) ہم سے صدقہ بن فضل نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم کو محمد بن جعفر نے خردی، انہوں شعبہ نے، انہیں عطاء بن ابی میمونہ سے، انہیں ابو رافع نے اور انہیں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ ام المؤمنین زینب بنت رضی اللہ عنہا کا نام ”برہ“ تھا، کہا جانے لگا کہ وہ اپنی پاکی ظاہر کرتی ہیں۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا نام زینب رکھا۔

بعض لوگوں نے کہا کہ یہ زینب بنت جحش ام المؤمنین کا نام رکھا گیا تھا۔ حضرت امام بخاری رضی اللہ عنہ نے ادب المفرد میں نکلا

### ۱۰۸ - باب تَخْوِيلِ الاسمِ إِلَى اسْمٍ أَحْسَنَ مِنْهُ

(۶۱۹۳) حدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ،  
حدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ قَالَ : حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمُ،  
عَنْ سَهْلٍ قَالَ : أَتَيَ بِالْمُنْذِرِ بْنِ أَبِي أَسِيدٍ  
إِلَى النَّبِيِّ ﷺ حِينَ وُلِّدَ فَوَضَعَهُ عَلَى  
فَخِدِّهِ، وَأَبُو أَسِيدٍ جَالِسٌ، فَلَهَا النَّبِيُّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَيْءٍ يَتَبَاهِيَ،  
فَأَمَرَ أَبُو أَسِيدٍ بِإِبْنِهِ فَاتَّحِمِلْ مِنْ فَخِدِّ  
النَّبِيِّ ﷺ فَاسْتَفَاقَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ : ((أَيْنَ  
الصَّبِيُّ؟)) فَقَالَ أَبُو أَسِيدٍ : قَلَّبَنَا يَا رَسُولَ  
اللَّهِ قَالَ : ((مَا اسْمُهُ؟)) قَالَ : فُلَانٌ. قَالَ :  
((وَلَكِنَ اسْمُهُ الْمُنْذِرُ)) فَسَمَّاهُ يَوْمَئِذٍ  
الْمُنْذِرَ.

منذر گنگاروں کو عذاب اللہ سے ڈرانے والا۔

(۶۱۹۴) حدَّثَنَا صَدَقَةً بْنَ الْفَضْلِ،  
أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ شَعْبَةَ، عَنْ  
عَطَاءَ بْنِ أَبِي مَيْمُونَةَ، عَنْ أَبِي رَافِعٍ، عَنْ  
أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ زَيْنَبَ كَانَ اسْمُهَا بَرَّةٌ فَقِيلَ  
تُرْكِيَ نَفْسَهَا فَسَمَّاهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ :  
زَيْنَبَ.

کہ جو یہ کام بھی پسلے نام بردہ رکھا گیا تھا اپنے بدلتے بہت نیکو کار کے معنی میں ہے۔ یہ آپ ﷺ کو پسند نہیں آیا کیونکہ اس میں خود پسندی کی جگہ آتی تھی۔ لفظ زینب کے معنی موٹے جسم والی عورت۔ حضرت زینب اسم بالمسنی تھیں رضی اللہ عنہا۔

(۶۱۹۳) ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے بیان کیا، کہا ہم سے ہشام بن یوسف نے بیان کیا، انہیں ابن جریر نے خبر دی، کہ مسیح کو عبد الحمید بن جبیر بن شیبہ نے خبر دی، کہا کہ میں سعید بن مسیب کے پاس بیٹھا ہوا تھا تو انہوں نے مجھ سے بیان کیا کہ ان کے دادا "خزن" نبی کرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آنحضرت ﷺ نے دریافت فرمایا کہ تمہارا نام کیا ہے؟ انہوں نے کہا کہ میرا نام حزن ہے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ تم تو سل ہو۔ انہوں نے کہا کہ میں تو اپنے باپ کا رکھا ہوا نام نہیں بدلوں گا۔ سعید بن مسیب نے کہا اس کے بعد سے اب تک ہمارے خاندان میں تھی اور مصیبت ہی رہی۔ حزونہ سے صورت مراد ہے۔

[راجع: ۶۱۹۰]

**لشیح** یہ سرا تھی اس کی جوان کے دادا نے آنحضرت ﷺ کا رکھا ہوا نام قول نہیں کیا جس میں سرا سرخی و برکت تھی مگر ان کو اپنے باپ دادا کا رکھا ہوا نام حزن ہی پسند رہا اور اسی وجہ سے بعد کی نسلیں بھی مصیبت ہی میں جلا رہیں۔ انسان کی زندگی پر نام کا بڑا اثر پڑتا ہے اس لئے بچے کا نام عمر سے عمدہ رکھنا چاہیے۔

جس نے انبیاء کے نام پر نام رکھے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صاحبزادے حضرت ابراہیم کو بوسہ دیا۔

۱۰۹

آنحضرت ﷺ نے اپنے صاحبزادے کا نام ابراہیم رکھا۔ آپ کا یہ بچہ حضرت ماریہ تبلیغ کے بطن سے پیدا ہوا تھا۔ ماہ ذی الحجه ۱۸ میں اماں کی عمر میں ان کا انتقال ہو گیا اور ان کو بقیع غرقد میں دفن کیا گیا۔ اناشہ و اناالیہ راجعون۔

(۶۱۹۴) ہم سے محمد بن عبد اللہ بن نمير نے بیان کیا، کہا ہم سے محمد بن بشر نے ان سے اسماعیل بن ابی خالد بھلی نے کہ میں نے اب اپنی اونٹ سے پوچھا۔ تم نے نبی کرم ﷺ کے صاحبزادے ابراہیم کو دیکھا تھا؟ بیان کیا کہ ان کی وفات بچپن ہی میں ہو گئی تھی اور اگر آنحضرت ﷺ کے بعد کسی نبی کی آمد ہوتی تو آنحضرت ﷺ کے صاحبزادے زندہ رہتے لیکن آنحضرت ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔

**لشیح** نہ ظالی نہ بروزی جیسا کہ آج کل کے دجالہ کہتے ہیں۔ مداحم اللہ۔ اب قیامت تک صرف آپ ہی کی نبوت رہے گی۔ کوئی

۶۱۹۳ - حدَثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى،  
حدَثَنَا هِشَامٌ، أَنَّ ابْنَ جَرِيرَ أَخْبَرَهُمْ قَالَ:  
أَخْبَرَنِي عَنْدُ الْحَمِيدِ بْنِ جَبِيرٍ بْنِ شَيْبَةَ،  
قَالَ: جَلَسْتُ إِلَيْهِ سَعِيدِ بْنِ الْمُسِيَّبِ،  
لَهُدَنِي أَنَّ جَدَّهُ حَزْنًا قَدِيمًا عَلَى النَّبِيِّ  
لَقَالَ: ((مَا اسْمُكَ؟)) قَالَ: اسْمِي حَزْنٌ  
قَالَ: ((بَلْ أَنْتَ سَهْلٌ)) قَالَ: مَا أَنَا بِمُغَيِّرٍ  
اسْمًا سَمَّانِي أَبِي قَالَ ابْنُ الْمُسِيَّبِ: فَمَا  
رَأَيْتَ فِيَنَا الْحُزُونَةَ بَعْدًا.

[راجع: ۶۱۹۰]

۱۰۹ - بَابَ مَنْ سَمَّى بِأَسْمَاءِ  
الْأَنْبِيَاءِ وَقَالَ أَنْسٌ قَاتَلَ النَّبِيَّ ﷺ إِبْرَاهِيمَ،  
يَعْنِي أَنْسَهُ.

بن بشر، حدثنا اسماعيل قلت لأنس أبي أونقى: رأيت إبراهيم ابن النبي ﷺ قال: مات صغيراً ولو قضى أن يكون بعدة محمد النبي عاش ابنه ولكن لا نبي بعده.

اگر نیامدی نبوت کھڑا ہو گا تو وہ دجال ہے، جھوٹا ہے، اسلام سے خارج ہے۔ لوقد راللہ ان یکوں بعدہ نبی لعائش ولکھنے خاتم النبین۔ (۶۱۹۵) ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا، کہا ہم کو شعبہ نے خبر دی، انھیں عدی بن ثابت نے کہا کہ میں نے حضرت براء بن عیاش سے سن۔ بیان کیا کہ جب آپ کے فرزند ابراہیم علیہ السلام کا انتقال ہوا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس کے لئے جنت میں ایک دودھ پلانے والی دایہ مقرر ہو گئی ہے۔

(۶۱۹۶) ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا، کہا ہم سے شعبہ نے بیان کیا، ان سے حصین بن عبد الرحمن نے، ان سے سالم بن ابی الجعد نے اور ان سے جریر بن عبد اللہ النصاری نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میرے نام پر نام رکھو، لیکن میری کنیت نہ اختیار کرو کیونکہ میں قاسم ( تقسیم کرنے والا ) ہوں اور تمہارے درمیان علوم دین کو تقسیم کرتا ہوں۔ اور اس روایت کو انس بن عیاش نے بھی نبی کریم ﷺ سے نقل کیا۔

(۶۱۹۷) ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے ابو عوانہ نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے ابو حصین نے بیان کیا، ان سے ابو صالح نے اور ان سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میرے نام پر نام رکھو لیکن تم میری کنیت نہ اختیار کرو اور جس نے مجھے خواب میں دیکھا تو اس نے مجھے ہی دیکھا کیونکہ شیطان میری صورت میں نہیں آسکتا اور جس نے قصدً میری طرف کوئی جھوٹ بات منسوب کی اس نے اپنا ٹھکانا جنم میں بنالیا۔

**لشیخ** یہ آنحضرت ﷺ کی خصوصیت میں سے ہے کہ شیطان آپ کی صورت میں نظر نہیں آسکتا تاکہ وہ آپ کا نام لے کر خواب میں کسی سے کوئی جھوٹ نہ بول سکے۔ آنحضرت ﷺ کو خواب میں دیکھنے والا یقیناً جان لیتا ہے کہ میں نے خود آنحضرت ﷺ کو دیکھا ہے اور یہ امر دیکھنے والے پر کسی نہ کسی طرح سے ظاہر ہو جاتا ہے۔ دوزخ کی وعید اس کے لئے ہے جو خواہ خواہ جھوٹ موت کے۔ میں نے آپ کو خواب میں دیکھا ہے یا کوئی جھوٹی بات گھڑ کر آپ کے ذمہ لگائے۔ پس جھوٹی احادیث گھڑنے والے زندہ دوزخی ہیں۔ اعادنا اللہ منهم امین۔

(۶۱۹۸) ہم سے محمد بن علاء نے بیان کیا، کہا ہم سے ابو اسماء نے بیان

۶۱۹۵ - حدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، أَخْبَرَنَا شَعْبَةُ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ: سَمِعْتُ الْبَرَاءَ قَالَ: لَمَّا مَاتَ إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: (إِنَّ لَهُ مُرْضِعًا فِي الْجَنَّةِ). [راجع: ۱۳۸۲]

۶۱۹۶ - حدَّثَنَا آدُمُ، حدَّثَنَا شَعْبَةُ، عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَنْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((سَمُوا بِاسْمِيِّ، وَلَا تَكْتُنُوا بِكُنْتِيِّ، فَإِنَّمَا أَنَا فَاسِمٌ أَفْسِمُ بِئْنَكُمْ)). وَرَوَاهُ أَنَّسٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: [راجع: ۳۱۴]

۶۱۹۷ - حدَّثَنَا مُوسَىٰ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، حدَّثَنَا أَبُو حُصَيْنِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((سَمُوا بِاسْمِيِّ، وَلَا تَكْتُنُوا بِكُنْتِيِّ، وَمَنْ رَأَيَ فِي الْمَنَامِ فَقَدْ رَأَى، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَعْتَلُ صُورَتِيِّ، وَمَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا، فَلَيَبْعَثَ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ)). [راجع: ۱۱۰]

کیا، ان سے بیرید بن عبد اللہ بن الی بریدہ نے، ان سے ابو بردہ نے اور ان سے ابو موسیٰ بن شہر نے بیان کیا کہ میرے یہاں ایک پچھہ پیدا ہوا تو میں اسے لے کر نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آنحضرت ﷺ نے اس کا نام ابراہیم رکھا اور ایک کھجور اپنے دہان مبارک میں نرم کر کے اس کے منہ میں ڈالی اور اس کے لئے برکت کی دعا کی۔ پھر اسے مجھے دے دیا۔ یہ ابو موسیٰ کی بڑی اولاد تھی۔

(۶۱۹۹) ہم سے ابوالولید نے بیان کیا، کہا ہم سے زائدہ نے، کہا ہم سے زیاد بن علاقہ نے، کہا ہم نے مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے سن، بیان کیا کہ جس دن حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کی وفات ہوئی اس دن سورج گر ہن ہوا تھا۔ اس کو ابو بکر نے بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

**لشیح** لوگوں نے گمان کیا کہ یہ گھن حضرت ابراہیم کی وفات پر ہوا ہے مگر آنحضرت ﷺ نے صاف فرمایا کہ چاند اور سورج کسی نشانات دکھلاتا ہے۔ ایسے موقع پر اللہ کو یاد کرو، نماز پڑھو، صدقہ کرو وغیرہ وغیرہ۔ جدید علمی تحقیقات نے اس سلسلہ میں جو کچھ معلومات کی ہیں وہ بھی سب حدیث کے مطابق قدرت کی نشانیاں ہی ہیں کوئی اختلاف نہیں ہے۔ پارہ نمبر ۲ میں یہ حدیث مفصل ہے جس میں تفصیلات بالاساری مذکور ہیں۔

### باب پچھے کا نام ولید رکھنا

**لشیح** حضرت امام بخاری کی غرض اس باب سے یہ ہے کہ جس حدیث میں ولید نام رکھنے کی خنی آئی ہے وہ سخت ضعیف قائل جنت نہیں ہے۔ حدیث ذیل میں ایک مسلمان کا نام ولید مذکور ہے۔ آپ نے خود اسی نام سے اس کا ذکر فرمایا۔ اسی سے جواز ثابت ہوا۔

(۶۲۰۰) ہم سے ابو نعیم فضل بن دکین نے خبر دی، انسوں نے کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے بیان کیا، ان سے زہری نے بیان کیا، ان سے سعید نے بیان کیا اور ان سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب نبی کریم ﷺ نے سر مبارک روئے سے اخْمَاحاً تو یہ دعا کی۔ ”اے اللہ! ولید بن ولید، سلمہ بن ہشام، عیاش بن الی ربیعہ اور مکہ میں دیگر موجود کمزور مسلمانوں کو نجات دے دے۔ اے اللہ! قبیلہ مضر کے کفاروں کو سخت پکڑ۔ اے اللہ! ان پر یوسف ﷺ کے زمانہ جیسا سقط نازل فرم۔“

ابوأسامة، عن بُرِيْدَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بُرِيْدَةَ، عن أَبِي بُرِيْدَةَ، عن أَبِي مُوسَىٰ قَالَ وَلَذِلِيلِي غَلَامَ فَاتَّتْ بِهِ النَّبِيُّ ﷺ فَسَمَّأَهُ إِنْرَاهِيمَ فَحَنَّكَهُ بِسَمَّرَةَ، وَدَعَا لَهُ بِالنِّيرَكَةِ وَذَفْنَةِ إِلَيْهِ، وَكَانَ أَكْبَرَ وَلَدَ أَبِي مُوسَىٰ.

[راجع: ۵۴۶۷]

۶۱۹۹ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ، حَدَّثَنَا زَيْدَةُ، حَدَّثَنَا زَيْدَةُ بْنُ عَلَيْقَةَ سَمِّعَتِ الْمُغَيْرَةَ بْنَ شَعْبَةَ قَالَ: الْكَسْفَتُ الشَّمْسُ يَوْمَ مَاتَ إِنْرَاهِيمَ رَوَاهُ أَبُو بَكْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

[راجع: ۱۰۴۳]

**لشیح** کی موت یا حیات کی وجہ سے گھن نہیں ہوتے بلکہ یہ قدرتِ الہی کے نشانات ہیں وہ جب چاہتا ہے اپنے بندوں کو یہ نشانات دکھلاتا ہے۔ ایسے موقع پر اللہ کو یاد کرو، نماز پڑھو، صدقہ کرو وغیرہ وغیرہ۔ جدید علمی تحقیقات نے اس سلسلہ میں جو کچھ معلومات کی ہیں وہ بھی سب حدیث کے مطابق قدرت کی نشانیاں ہی ہیں کوئی اختلاف نہیں ہے۔ پارہ نمبر ۲ میں یہ حدیث مفصل ہے جس میں تفصیلات بالاساری مذکور ہیں۔

### ۱۱۰ - باب تسمیۃ الولید

**لشیح** حضرت امام بخاری کی غرض اس باب سے یہ ہے کہ جس حدیث میں ولید نام رکھنے کی خنی آئی ہے وہ سخت ضعیف قائل جمعت نہیں ہے۔ حدیث ذیل میں ایک مسلمان کا نام ولید مذکور ہے۔ آپ نے خود اسی نام سے اس کا ذکر فرمایا۔ اسی سے جواز ثابت ہوا۔

۶۲۰۰ - أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمَ الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنِ، حَدَّثَنَا ابْنُ عَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: لَمَّا رَفَعَ النَّبِيُّ ﷺ رَأْسَةً مِنَ الرَّكْعَةِ قَالَ: ((اللَّهُمَّ أَنْجِ الْوَلِيدَ بْنَ الْوَلِيدِ، وَسَلَّمَةَ بْنَ هِشَامٍ، وَعِيَاشَ بْنَ أَبِي رَبِيعَةَ وَالْمُسْتَضْعِفِينَ بِمُكَفَّةِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ، اللَّهُمَّ اشْدُذْ وَطَائِكَ عَلَى مُضَرَّ، اللَّهُمَّ اجْعَلْهَا عَلَيْهِمْ سِنِينَ

کَسْنِيُّوْسَفَ). [راجع: ٧٩٧]

**لَشَرِح** نے تیوں حضرات مذکورین مغیرہ مخدومی کے خاندان سے ہیں جو مسلمان ہو گئے تھے۔ کفار نے ان کو ہجرت سے روک کر مقید کر دیا تھا۔ ولید بن ولید حضرت خالد بن ولید کے بھائی ہیں۔ سلمہ بن ہشام ابو جمل کے بھائی ہیں جو قدیم الاسلام ہیں اور عیاش بن ابی ریبیعہ مال کی طرف سے ابو جمل کے بھائی ہیں۔ مضر قبیلہ قریش سے ایک قبیلہ تھا جس کے لئے آنحضرت ﷺ نے بدوعا فرمائی تھی۔ اس حدیث سے ولید نام رکھنا جائز ثابت ہوا۔ باب سے یہی مطابقت ہے۔

### باب جس نے اپنے کسی ساتھی کو اس کے نام میں سے کوئی حرف کم کر کے پکارا۔

اور ابو حازم نے ابو ہریرہ رض سے بیان کیا کہ ان سے نبی کریم ﷺ نے فرمایا باہر!

(۲۲۰۱) ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم کوشیب نے خردی، ان سے زہری نے بیان کیا، انہوں نے کہا کہ مجھ سے ابو سلمہ بن عبد الرحمن نے بیان کیا اور ان سے نبی کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ رض نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا عائش! یہ جبریل علیہ السلام ہیں اور تمہیں سلام کرتے ہیں۔ میں نے کہا اور ان پر بھی سلام اور اللہ کی رحمت ہو۔ بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ وہ چیزیں دیکھتے تھے جو ہم نہیں دیکھتے تھے۔

### ۱۱۱- باب مَنْ دَعَا صَاحِبَةَ فَنَقَصَ

منَ اسْمِهِ حَرَفًا

وَقَالَ أَبُو حَازِمٍ : عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لِي النَّبِيُّ ﷺ : ((يَا أَبَا هُرَيْرَةَ)). حَلَّتْكَهُ ان کا نام ابو ہریرہ رض تھا۔

(۶۲۰۱) - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانَ أَخْبَرَنَا شَعِيبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((يَا عَائِشَ هَذَا جِنْرِيلٌ يَقْرِئُكِ السَّلَامَ)) قَلَتْ : وَعَنِيهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللَّهِ، قَالَتْ وَهُوَ يَرَى مَا لَا نَرَى.

[راجع: ۳۲۱۷]

روایت میں حضرت عائشہ کا نام تخفیف کے ساتھ صرف عائش مذکور ہوا ہے۔ یہی باب سے وجہ مطابقت ہے۔

(۲۲۰۲) ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا، کہا ہم سے وہیب نے بیان کیا، کہا ہم سے ایوب نے بیان کیا، ان سے ابو قلابہ نے اور ان سے حضرت انس رض نے بیان کیا کہ حضرت ام سلیم رض مسافروں کے سامان کے ساتھ تھیں اور نبی کریم ﷺ کے غلام انجشہ عورتوں کے اونٹ کو ہانک رہے تھے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا بخش! ذرا اس طرح آہستگی سے لے چل جیسے شیشوں کو لے کر جاتا ہے۔

(۶۲۰۲) - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا وَهِبَّ، حَدَّثَنَا أَبْيُوبُ، عَنْ أَبِي قِلَّابَةَ، عَنْ أَنْسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : كَانَتْ أُمُّ سَلَيْمٍ فِي التَّقْلِ وَأَنْجَشَةُ غَلَامُ النَّبِيِّ ﷺ يَسُوقُ بِهِنْ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : ((يَا أَنْجَشَ، رُوَيْدَكَ سَوْقَكَ بِالْقَوَارِيرِ)).

[راجع: ۶۱۴۹]

**لَشَرِح** انجشہ آنحضرت ﷺ کے غلام کا لے رک ڈالے تھے۔ گانے میں آواز بست غصب کی حسین تھی جسے سن کر اونٹ بھی

ست ہو جاتے تھے۔ آپ نے مستورات کو شیشے سے تثبیت دی۔ زراکت کی بیاپ اور انجشہ کو سواری تیز چلانے سے روکا کہ کمیں تیزی میں کوئی عورت سواری سے گرنے جائے۔ انجشہ کو صرف انجش سے آپ نے ذکر فرمایا باب سے یہی وجہ مطابقت ہے۔

### باب بچہ کی کنیت رکھنا اس سے پہلے کہ

#### وہ صاحب اولاد ہو

(۶۲۰۳) ہم سے مدد نے بیان کیا، کہا ہم سے عبد الوارث نے بیان کیا، ان سے ابوالتبیح نے اور ان سے انس نے بیان کیا کہ نبی کشم لشیلہ حسن اخلاق میں سب لوگوں سے بڑھ کرتے، میرا ایک بھائی ابو غیر نامی تھا۔ بیان کیا کہ میرا خیال ہے کہ بچہ کا دودھ چھوٹ پکا تھا۔ آنحضرت لشیلہ جب تشریف لاتے تو اس سے مزا حاصل فرماتے یا باعتمر مافعل التغیر اکثر ایسا ہوتا کہ نماز کا وقت ہو جاتا اور آنحضرت لشیلہ ہمارے گھر میں ہوتے۔ آپ اس ستر کو بچانے کا حکم دیتے جس پر آپ بیٹھے ہوئے ہوتے، چنانچہ اسے جھاؤ کر اس پر پانی چھڑک دیا جاتا۔ پھر آپ کھڑے ہوتے اور ہم آپ کے پیچے کھڑے ہوتے اور آپ ہمیں نماز پڑھاتے۔

آپ نے اس بچے کی کنیت ابو غیر، غیر کا باپ رکھ دی جلا تک وہ خود بچہ تھا اور غیر اس کا کوئی بچہ نہ تھا اس طرح پہلے ہی لشیلہ سے بچے کی کنیت رکھ دیا عربوں کا عام دستور تھا۔ غیر نامی چیزیا سے یہ بچہ کھیلا کر تھا اسی لئے آپ نے مزا حاصل فرمایا۔ ملى اللہ علیہ الف الف مرہ بعد دل کل ذرۃ آمین یارب العالمین (دان)

### باب ایک کنیت ہوتے ہوئے دوسری ابو تراب کنیت رکھنا

#### جاہز ہے

(۶۲۰۴) ہم سے خالد بن مخلد نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے سلیمان نے بیان کیا، انہوں نے کہا کہ مجھ سے ابو حازم نے بیان کیا، ان سے سمل بن سعد نے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ان کی کنیت ”ابو تراب“ سب سے زیادہ پیاری تھی اور اس کنیت سے انھیں پکارا جاتا تو بہت خوش ہوتے تھے کیونکہ یہ کنیت ابو تراب خود رسول کشم لشیلہ نے رکھی تھی۔ ایک دن حضرت فاطمہؓ پیغمبر سے خفا ہو کروہ باہر چلے آئے اور مسجد کی دیوار کے پاس لیٹ گئے۔ آنحضرت لشیلہ ان کے پیچے آئے اور فرمایا کہ یہ تو دیوار کے پاس لیٹے ہوئے ہیں۔ جب

### ۱۱۲ - باب الْكُنْيَةِ لِلصَّبِيِّ وَقَبْلَ أَنْ

#### يُولَدَ إِلَيْهِ الْجُلِيلِ

۶۲۰۳ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا عَنْ الْوَارِثِ، عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ أَخْسَنَ النَّاسَ خَلْقًا، وَكَانَ لِي أَخْ يَقَالُ لَهُ: أَبُو عَمِيرٍ قَاتَ أَخْسَبَهُ، فَلَطِيمٌ، وَكَانَ إِذَا جَاءَهُ قَاتَ: ((يَا أَبَا عَمِيرٍ مَا فَعَلَ الْغَيْرُ؟)) نُفَرَّ كَانَ يَلْعَبُ بِهِ فَرَبِّهَا حَضَرَ الصَّلَاةَ وَهُوَ فِي بَيْتِنَا فَيَأْمُرُ بِالْبَسَاطِ الَّذِي تَحْتَهُ فَيَكْسُسُ وَيَنْضَعُ، ثُمَّ يَقُومُ وَتَقُومُ خَلْفَهُ فَيَصْلِي بِنَا.

[راجع: ۶۱۲۹]

آپ نے اس بچے کی کنیت ابو غیر، غیر کا باپ رکھ دی جلا تک وہ خود بچہ تھا اور غیر اس کا کوئی بچہ نہ تھا اس طرح پہلے ہی لشیلہ سے بچے کی کنیت رکھ دیا عربوں کا عام دستور تھا۔ غیر نامی چیزیا سے یہ بچہ کھیلا کر تھا اسی لئے آپ نے مزا حاصل فرمایا۔ ملى اللہ علیہ الف الف مرہ بعد دل کل ذرۃ آمین یارب العالمین (دان)

### ۱۱۳ - باب التَّكْنَى بِأَبِي تُرَابٍ وَإِنْ

#### كَانَتْ لَهُ كُنْيَةُ أُخْرَى

۶۲۰۴ - حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلُدٍ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ، قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٌ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: إِنْ كَانَتْ أَحَبُّ أَسْنَاءَ عَلَيْهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِلَيْهِ لَا يُبَرِّ تُرَابٍ، وَإِنْ كَانَ لَيَفْرَخُ أَنْ يُدْعَى بِهَا، وَمَا سَمَّاهُ أَبُو تُرَابٍ إِلَّا النَّبِيُّ ﷺ خَاصَّبَ بِيَوْمًا فَاطِمَةَ لَخَرَجَ فَاضْطَجَعَ إِلَى الْجَدَارِ فِي الْمَسْجِدِ فَجَاءَهُ النَّبِيُّ ﷺ يَتَبَعَّهُ فَقَالَ: هُوَ

آنحضرت ﷺ شریف لائے تو حضرت علی بن بشیر کی پیشہ مٹی سے بھر چکی تھی۔ آنحضرت ﷺ ان کی پیشہ سے مٹی جھاڑتے ہوئے (پیار سے) فرمائے گے ”ابو تراب“ اٹھ جاؤ۔

ذَا مُضطَبْجَعَ فِي الْجَدَارِ فَجَاءَهُ النَّبِيُّ ﷺ  
وَأَنْتَلَ ظَهْرَهُ تُرَايَا فَجَعَلَ النَّبِيُّ ﷺ يَمْسَحُ  
الْقَرَابَ عَنْ ظَهْرِهِ وَيَقُولُ: ((اجلس یا آبا  
تُرَاب)). [راجع: ۴۴۱]

**تشریح** حضرت علی بن بشیر کی پہلی کنیت ابو الحسن مشور تھی مگر بعد میں جب خود آنحضرت ﷺ نے از راہ محبت آپ کو ابو تراب کنیت سے پکارا تو حضرت علی بن بشیر اسی سے زیادہ خوش ہونے لگے۔ اس طرح دو دو کنیت رکھنا بھی جائز ہے۔ آنحضرت ﷺ کو حضرت علی بن بشیر سے جو محبت تھی اسی کا نتیجہ تھا کہ آپ خود بنفس ان کو راضی کر کے گھر لانے کے لئے تشریف لے گئے جب کہ حضرت قاطرہ بن شیخ سے ناراض ہو کر وہ باہر پلے گئے تھے۔ اسی باہمی خفگی میں یوں میں بسا اوقات ہو جاتی ہے جو معیوب نہیں ہے۔ چونکہ حضرت علی بن بشیر کی کمر میں کافی مٹی لگ گئی تھی۔ اس لئے آپ نے پیار سے ان کو ابو تراب (مٹی کا بادا) کنیت سے یاد فرمایا (تشریح) حضرت علی بن بشیر کی مدت خلافت چار سال اور تو ماہ ہے۔ کام رمضان ۳۰۵ھ بروز ہفتہ ایک خارجی ابن ملجم نامی کے حملہ سے آپ نے جام شہادت نوش فرمایا۔ انا اللہ وانا الیه راجعون رضی اللہ وارضاہ۔ حضرت سیدہ قاطرہ بن شیخ نے ۳ رمضان ۱۰ھ میں آنحضرت ﷺ سے چھ ماہ بعد انتقال فرمایا۔ انا اللہ اخ غفران اللہ لھا (آمین)۔

**باب اللہ کو جو نام بہت ہی زیادہ ناپسند ہیں ان کا بیان**  
(۶۲۰۵) ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا، کہا ہم کو شعیب نے خبر دی، کہا ہم سے ابوالزناد نے بیان کیا، ان سے اعرج نے اور ان سے حضرت ابو ہریرہ بن بشیر نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قیامت کے دن اللہ کے نزدیک سب سے بدترین نام اس کا ہو گا جو اپنا نام ملک الاملاک (شنہشاہ) رکھے۔

۱۱۴ - باب أبغض الأسماء إلى الله  
۶۲۰۵ - حدثنا أبو اليمان، أخبرنا  
شعيب، حدثنا أبو الزناد، عن الأعرج،  
عن أبي هريرة قال: قال رسول الله ﷺ  
((أبغض الأسماء يوم القيمة عند الله  
رجل تسمى ملك الملائكة)).

[طرفة في : ۶۲۰۶]

**تشریح** لفظ اغْنِی کے معنی بہت ہی بدترین، بہت ہی گندہ نام یہ ہے کہ لوگ کسی کا نام بادشاہوں کا بادشاہ رکھیں۔ ایسے نام والے قیامت کے دن بدترین لوگ ہوں گے۔

(۶۲۰۶) ہم سے علی بن عبد اللہ مدینی نے بیان کیا، کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے بیان کیا، ان سے ابوالزناد نے، ان سے اعرج نے اور ان سے حضرت ابو ہریرہ بن بشیر نے وہ نبی کشم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ کے نزدیک سب سے بدترین نام۔ اور کبھی سفیان نے ایک سے زیادہ مرتبہ یہ روایت اس طرح بیان کی کہ اللہ کے نزدیک سب سے بدترین ناموں (جمع کے صیغے کے ساتھ) میں اس کا نام ہو گا جو ”ملک الاملاک“ اپنا نام رکھے گا۔ سفیان نے بیان کیا کہ ابوالزناد کے

۶۲۰۶ - حدثنا علي بن عبد الله، حدثنا  
سفیان، عن أبي الرناد، عن الأعرج، عن  
أبي هريرة رواية قال: أبغض اسم عند  
الله، وقال سفیان، غیر مرة أبغض  
الأسماء عند الله رجل تسمى بملك  
الملائكة. قال سفیان: يقول غیره تفسیره  
شاهان شاف۔ [راجع: ۶۲۰۵]

غیر نے کہا کہ اس کا مفہوم ہے ”شبان شاہ“

**تشریح** فی الحقيقة شہنشاہ پروردگار ہے۔ بندے شہنشاہ نہیں ہو سکتے جو لوگ اپنے کو شہنشاہ کہلاتے ہیں اللہ کے نزدیک وہ نہایت ہی تھیر اور گندے ہیں، اسی لئے آج کے جسمی دور میں اب کوئی شہنشاہ نہیں رہا۔ اللہ نے سب کو نابود کر دیا۔ آج سب ایک سطح پر ہیں مگر آج کل ان کی جگہ ممبران پارلیمنٹ و اسیلی نے لے رکھی ہے۔ الاماشاء اللہ۔

### باب مشرک کی کنیت کا بیان

اور سور بن مخرمہ نے کہا کہ میں نے نبی کرم ﷺ سے سنا، آپ نے فرمایا، ہاں یہ ہو سکتا ہے کہ ابوطالب کا بیٹا میری بیٹی کو طلاق دے دے۔

حضرت امام بخاری نے اس حدیث سے یہ ثابت کیا کہ مشرک شخص کو اس کی کنیت سے یاد کر سکتے ہیں۔ کیونکہ آخر خضرت ﷺ نے ابوطالب کا بیٹا کہا۔ ابوطالب کنیت تھی اور وہ مشرک رہ کر مرے تھے۔ روایت ذیل میں ترجمہ باب اس سے لکھا ہے کہ رسول کرم ﷺ نے عبد اللہ بن ابی منافق کو اس کی کنیت ابوالجانب سے ذکر فرمایا۔

(۷) ۶۲۰۷ ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم کو شعیب نے خبر دی، انھیں زہری نے (دوسری سند) اور ہم سے اسماعیل بن ابی اویس نے بیان کیا، انہوں نے کہا کہ مجھ سے میرے بھائی عبد الحمید نے بیان کیا، ان سے سلیمان نے بیان کیا، ان سے محمد بن ابی عقیق نے بیان کیا، ان سے ابن ابی شہاب نے بیان کیا، ان سے عروہ بن زبیر نے اور انھیں اسماء بن زید رضی اللہ عنہما نے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک گدھے پر سوار ہوئے جس پر فدک کا بنا ہوا ایک کپڑا بچھا ہوا تھا، اسماء آپ کے پیچھے سوار تھے۔ آخر خضرت صلی اللہ علیہ وسلم بنی حارث بن خرزج میں سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہما کی عیادت کے لیے تشریف لے جا رہے تھے، یہ واقعہ غزوہ بدرا سے پہلے کا ہے یہ دونوں روانہ ہوئے اور راستے میں ایک مجلس سے گزرے جس میں عبد اللہ بن ابی اہل سلوک بھی تھا۔ عبد اللہ نے ابھی تک اپنے اسلام کا اعلان نہیں کیا تھا۔ اس مجلس میں کچھ مسلمان بھی تھے۔ بتول کی پرستش کرنے والے کچھ مشرکین بھی تھے اور کچھ یہودی بھی تھے۔ مسلمان شرکاء میں عبد اللہ بن رواحہ بھی تھے۔ جب مجلس پر (آخر خضرت کی) سواری کا غبار اڑ کر پڑا تو عبد اللہ بن ابی نے اپنی چادر ناک پر رکھ

وَقَالَ مُسْنُورٌ: سَعِّدَتُ النَّبِيًّا ﷺ يَقُولُ: ((إِلَّا أَنْ يُرِيدَ ابْنُ أَبِي طَالِبٍ)).

۶۲۰۷ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانُ، أَخْبَرَنَا شَعِيبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، قَالَ حَدَّثَنِي أَخِي، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عَبِيقٍ، عَنْ ابْنِ شَهَابٍ، عَنْ عَرْوَةَ بْنِ الرَّبِيعِ أَنَّ أَسَامَةَ بْنَ زَيْدَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ رَكِبَ عَلَى حِمَارٍ عَلَيْهِ قَطِيفَةٌ فَدَكَّيْتَهُ، وَأَسَامَةً وَرَاءَهُ يَمْوَدُ سَعْدَ بْنَ عَبَادَةَ فِي بَنْيِ حَارِثَ بْنِ الْخَرْزَاجَ قَبْلَ وَقْعَةِ بَدْرٍ، فَسَارَ حَتَّى مَرَأَ بِمَجْلِسٍ فِيهِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي سَلْوَنَ، وَذَلِكَ قَبْلَ أَنْ يُسْلِمَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي سَلْوَنَ فَلَمَّا فَلَادَ فِي الْمَجْلِسِ أَخْلَاطَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ، وَالْمُشْرِكِينَ عَبْدَةَ الْأَوَّلَانَ وَالْيَهُودَ وَفِي الْمُسْلِمِينَ عَبْدُ اللَّهِ بْنَ رَوَاحَةَ، فَلَمَّا غَشِيَتِ الْمَجْلِسَ عَجَاجَةً الدَّابَّةَ، خَمَرَ ابْنُ أَبِي أَنْفَةَ بِرِدَانِهِ وَقَالَ:

لی اور کہنے لگا کہ ہم پر غبار نہ اڑاؤ۔ اس کے بعد حضور ﷺ نے (قریب پیچے کے بعد) انھیں سلام کیا اور کھڑے ہو گئے۔ پھر سواری سے اتر کر انھیں اللہ کی طرف بلا یا اور قرآن مجید کی آئین انھیں پڑھ کر سنائیں۔ اس پر عبد اللہ بن ابی ابن سلوں نے کہا کہ بھلے آدمی جو کلام تم نے پڑھا اس سے بہتر کلام نہیں ہو سکتا۔ اگرچہ واقعی یہ حق ہے مگر ہماری مجلسوں میں آکر اس کی وجہ سے ہمیں تکلیف نہ دیا کرو۔ جو تمہارے پاس جائے بس اس کو یہ قصہ سنادیا کرو۔ عبد اللہ بن رواحہ بن شہر نے عرض کیا ضرور یا رسول اللہ! آپ ہماری مجلسوں میں بھی تشریف لایا کریں کیونکہ ہم اسے پسند کرتے ہیں۔ اس معاملہ پر مسلمانوں، مشرکوں اور یہودیوں کا جھگڑا ہو گیا اور قریب تھا کہ ایک دوسرے کے خلاف ہاتھ اٹھا دیں۔ لیکن آنحضرت ﷺ انھیں خاموش کرتے رہے آخر جب سب لوگ خاموش ہو گئے تو آنحضرت ﷺ اپنی سواری پر بیٹھے اور روانہ ہوئے۔ جب سعد بن عبادہ کے یہاں پہنچے تو ان سے فرمایا کہ اے سعد! تم نے نہیں سنا آج ابو جلب نے کس طرح باتیں کی ہیں۔ آپ کا اشارہ عبد اللہ بن ابی کی طرف تھا کہ اس نے یہ باتیں کی ہیں۔ سعد بن عبادہ بن شہر بولے، میرا باپ آپ پر صدقہ ہو یا رسول اللہ! آپ اسے معاف فرمادیں اور اس سے درگذرب فرمائیں، اس ذات کی قسم جس نے آپ پر کتاب نازل کی ہے اللہ نے آپ کو سچا کلام دے کر ہملاں بھیجا جو آپ پر اتارا۔ آپ کے تشریف لانے سے پہلے اس شہر ( مدینہ منورہ ) کے باشندے اس پر متفق ہو گئے تھے کہ اسے (عبد اللہ بن ابی کو) شاہی تاج پہناندیں اور شاہی عمامہ باندھ دیں لیکن اللہ نے سچا کلام دے کر آپ کو ہملاں بھیج دیا اور یہ تجویز موقوف رہی تو وہ اس کی وجہ سے چکریا اور جو کچھ آپ نے آج لاحظہ کیا، وہ اسی جلن کی وجہ سے ہے۔ آنحضرت ﷺ نے عبد اللہ بن ابی کو معاف کر دیا۔ آنحضرت ﷺ اور آپ کے صحابہ مشرکین اور اہل کتاب سے جیسا کہ انھیں اللہ تعالیٰ نے حکم دیا تھا، درگزر کیا کرتے تھے اور ان کی طرف سے پیچنے والی تکلیفوں پر صبر کیا

لَا تُغَيِّرُوا عَلَيْنَا، فَسَلَّمَ رَسُولُ الله  
عَلَيْهِمْ ثُمَّ وَقَفَ، فَنَزَّلَ لَهُ خَاعِمٌ إِلَى  
الله وَقَرَأً عَلَيْهِمُ الْقُرْآنَ فَقَالَ لَهُ عَبْدُ الله  
بْنُ أَبِي ابْنِ سَلْوُلٍ: أَيْهَا الْمَرْءَةُ لَا أَخْسِنَ  
مِمَّا تَقُولُ إِنْ كَانَ حَقًا فَلَا تُؤْذِنَا بِهِ فِي  
مَحَاجِلِسِنَا فَمَنْ جَاءَكَ فَاقْصُنْ عَلَيْهِ، قَالَ  
عَبْدُ الله بْنُ رَوَاحَةَ: بَلَى يَا رَسُولَ الله  
فَاغْشَنَا فِي مَحَاجِلِسِنَا، فَإِنَّا نُحِبُّ ذَلِكَ  
فَاسْتَبَّ الْمُسْلِمُونَ وَالْمُشْرِكُونَ  
وَالْيَهُودُ، حَتَّىٰ كَادُوا يَتَّوَارُونَ فَلَمْ يَزَلْ  
رَسُولُ الله ﷺ يُخْفَضُهُمْ حَتَّىٰ سَكَتُوا ثُمَّ  
رَكِبَ رَسُولُ الله ﷺ دَابِّةً فَسَارَ حَتَّىٰ  
دَخَلَ عَلَىٰ سَعْدِ بْنِ عَبَادَةَ فَقَالَ رَسُولُ  
الله ﷺ: (أَيُّ سَعْدُ الْمُتَسْمِعُ مَا قَالَ  
أَبُو حَيَّابٍ؟) يُرِيدُ عَبْدُ الله بْنُ أَبِي فَالَّ  
كَذَا وَكَذَا فَقَالَ سَعْدُ بْنُ عَبَادَةَ: أَيُّ  
رَسُولُ الله يَأْبِي أَنْتَ أَغْفُ عَنْهُ وَاصْفَحْ،  
فَوَالَّذِي أَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ لَقَدْ جَاءَ  
الله بِالْحَقِّ الَّذِي أَنْزَلَ عَلَيْكَ، وَلَقَدْ  
اَصْنَطَلَحَ أَهْلُ هَذِهِ الْبَحْرَةِ عَلَىٰ أَنْ يَتَوَجُّوْهُ  
وَيَعْصِبُوهُ بِالْعِصَابَةِ، فَلَمَّا رَأَدَ الله ذَلِكَ  
بِالْحَقِّ الَّذِي أَغْطَأَكَ شَرِقَ بِذَلِكَ فَذَلِكَ  
فَعَلَ بِهِ مَا رَأَيْتَ فَعَلَّقَ عَنْهُ رَسُولُ الله ﷺ،  
وَكَانَ رَسُولُ الله وَأَصْحَابَهُ يَغْفُونَ عَنِ  
الْمُشْرِكِينَ وَأَهْلِ الْكِتَابِ، كَمَا أَمْرَهُمْ  
الله وَيَصْبِرُونَ عَلَىٰ الْأَذَى قَالَ الله  
تَعَالَى: ((وَلَتَسْمَعُنَّ مِنَ الَّذِينَ أَوْتُوا

کرتے تھے، اللہ تعالیٰ نے بھی ارشاد فرمایا ہے کہ ”تم ان لوگوں سے جنہیں کتاب دی گئی ہے (اذیت دہ باتیں) سنو گے“ دوسرے موقع پر ارشاد فرمایا ہے اس کتاب خواہش رکھتے ہیں اخ - چنانچہ حضور اکرم ﷺ اُنھیں معاف کرنے کے لئے اللہ کے حکم کے مطابق توجیہ کیا کرتے تھے۔ بالآخر آپ کو (جگ کی) اجازت دی گئی۔ جب آنحضرت ﷺ نے غزوہ بدر کیا اور اللہ کے حکم سے اس میں کفار کے بڑے بڑے بہادر اور قریش کے سردار قتل کئے گئے تو آنحضرت ﷺ اپنے صحابہ کے ساتھ فتحِ مند اور غنیمت کا مال لئے ہوئے واپس ہوئے، ان کے ساتھ کفار قریش کے کتنے ہی بہادر سردار قید بھی کر کے لائے تو اس وقت عبد اللہ بن ابی ابی سلول اور اس کے بت پرست مشرک ساتھی کرنے لگے کہ اب ان کا کام جنم گیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کرو، اس وقت انہوں نے اسلام پر بیعت کی اور بظاہر مسلمان ہو گئے (مگر میں نفاق رہا)

لشیح سند میں عروہ بن زیر فتحیہ سبعة مدینہ سے ہیں جن کے اسماء گرامی اس لفظ میں ہیں۔  
اذا قيل من في العلم سبعة ابهر روایتهم ليست عن العلم خارجة

فقل هم عبد الله عروة قاسم سعید ابو بکر سليمان خارجة.

یہ ساقوں بزرگ مدینہ طیبہ میں ایک ہی زمانے میں تھے۔ اکثر ان میں سے ۹۳ میں فوت ہوئے تو اس سال کا نام ہی عام القباء پر گیا آخر باری باری ۱۵۶ھ یا ۷۴۷ء تک سب رخصت ہو گئے۔ رحمہم اللہ علیہم۔

(۲۲۰۸) ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا، کہا ہم سے ابو عوانہ نے بیان کیا، کہا ہم سے عبد الملک نے بیان کیا، ان سے عبد اللہ بن حارث بن نوْفَل نے اور ان سے حضرت عباس بن عبد المطلب نے کہ انہوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! آپ نے جناب ابوطالب کو ان کی وفات کے بعد کوئی فائدہ پہنچایا، وہ آپ کی حفاظت کیا کرتے تھے اور آپ کے لئے لوگوں پر غصہ ہوا کرتے تھے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ ہاں وہ دوزخ میں اس جگہ پر ہیں جہاں ٹھنڈوں تک آگ ہے اگر میں نہ ہوتا تو وہ دوزخ کے پیچے کے طبقے میں رہتے۔ جہاں اور مشرک رہیں گے۔

الْكِتَاب) [آل عمران : ۱۸۶] الْآيَة  
وَقَالَ: (وَدَّ كَثِيرٌ مِّنْ أَهْلِ الْكِتَابِ)  
[البقرة : ۱۰۹] فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ  
يَتَأَوَّلُ فِي الْعَفْوِ عَنْهُمْ مَا أَمْرَهُ اللَّهُ بِهِ حَتَّى  
أَذِنَ لَهُ فِيهِمْ، فَلَمَّا غَرَّ رَسُولُ اللَّهِ  
بَدْرًا فَقَتَلَ اللَّهُ بِهَا مَنْ فَلَّ مِنْ صَنَادِيدِ  
الْكُفَّارِ وَسَادَةَ قُرْيَشٍ، فَقَتَلَ رَسُولُ اللَّهِ  
أَصْحَابَهُ مَنْصُورِينَ غَائِمِينَ مَعْهُمْ  
أَسَارَى، مِنْ صَنَادِيدِ الْكُفَّارِ وَسَادَةَ قُرْيَشٍ  
قَالَ ابْنُ أَبِي ابْنِ سَلْوَلَ: وَمَنْ مَعَهُ مِنْ  
الْمُشْرِكِينَ عَبْدَةُ الْأَوْنَانَ هَذَا أَمْرٌ قَدْ  
تَوَجَّهَ فَبَيْعُوا رَسُولَ اللَّهِ  
فَأَسْلَمُوا. [راجع: ۲۹۸۷]

لشیح سند میں عروہ بن زیر فتحیہ سبعة مدینہ سے ہیں جن کے اسماء گرامی اس لفظ میں ہیں۔

۶۲۰۸ - حدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ،  
حدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، حدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ، عَنْ  
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ نَوْفَلٍ، عَنْ عَبَّاسِ  
بْنِ عَبْدِ الْمُطَلِّبِ قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلْ  
نَفَقْتَ أَبَا طَالِبٍ بِشَيْءٍ؟ فَإِنَّهُ كَانَ  
يَحْوُطُكَ وَيَغْضِبُ لَكَ، قَالَ: ((نَعَمْ هُوَ  
فِي ضَحْضَاحٍ مِّنَ النَّارِ، لَوْلَا أَنَا لَكَانَ  
فِي الدَّرَكِ الْأَسْفَلِ مِنَ النَّارِ)).

[راجح: ۳۸۸۳]

## باب تعریض کے طور پر بات کرنے میں

### جھوٹ سے بچاؤ ہے

اور اسحاق نے بیان کیا کہ میں نے انس بن یثیر سے سنا کہ ابو طلحہ کے ایک بچے ابو عمر بن ایم کا انتقال ہو گیا۔ انہوں نے (اپنی بیوی سے) پوچھا کہ بچہ کیسا ہے؟ ام سلیم عنی انجشہ نے کہا کہ اس کی جان کو سکون ہے اور مجھے امید ہے کہ اب وہ چین سے ہو گا۔ ابو طلحہ اس کلام کا مطلب یہ سمجھے کہ ام سلیم بچی ہے۔

(۶۲۰۹) ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا، کہا ہم سے شعبہ نے، ان سے ثابت بنانی نے، ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک سفر میں تھے، راستے میں حدی خواں نے حدی پڑھی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے انجشہ! شیشوں کو آہستہ آہستہ لے چل، تجوہ پر افسوس۔

(۶۲۱۰) ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے حمار نے بیان کیا، ان سے ثابت بنانی نے بیان کیا، ان سے انس والیوب نے، ان سے ابو قلابہ نے اور ان سے حضرت انس بن یثیر نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک سفر میں تھے۔ انجشہ نبی غلام عورتوں کی سواریوں کو حدی پڑھتا لے چل رہا تھا۔ آنحضرت ﷺ نے اس سے فرمایا، انجشہ! ان شیشوں کو آہستہ لے چل۔ ابو قلابہ نے بیان کیا کہ مراد عورتیں تھیں۔

(۶۲۱۱) ہم سے اسحاق نے بیان کیا، کہا ہم کو جان نے خبر دی، کہا ہم سے ہمام نے بیان کیا، ان سے قادہ نے بیان کیا، ان سے انس بن مالک بن یثیر نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ کے ایک حدی خواں تھے انجشہ نبی تھے ان کی آواز بڑی اچھی تھی۔ آنحضرت ﷺ نے ان سے فرمایا، انجشہ آہستہ چال اختیار کر، ان شیشوں کو مت توڑ۔ قادہ نے بیان کیا کہ مراد کمزور عورتیں تھیں۔ (کہ سواری سے گرنے جائیں۔)

## ۱۱۶ - باب المَعَارِيضُ مَذْوَحَةٌ

### عَنِ الْكَذِبِ

وَقَالَ إِسْحَاقُ، سَمِعْتُ أَنَّهَا مَاتَ أَبِنَ  
لَأَبِي طَلْحَةَ فَقَالَ : كَيْفَ الْفَلَام؟ قَالَتْ أُمُّ  
سَلَيْمَ، هَذَا نَفْسَهُ، وَأَرْجُوا أَنْ يَكُونَ قَدْ  
اسْتَرَاحَ وَطَنَ أَنْهَا صَادِقَةً.

۶۲۰۹ - حَدَّثَنَا آدُمُ، حَدَّثَنَا شَعْبَةُ، عَنْ  
ثَابِتِ الْهَنَانِيِّ، عَنْ أَنَّسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ:  
كَانَ النَّبِيُّ ﷺ فِي مَسِيرٍ لَهُ فَحَدَّثَ الْحَادِي  
فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((ارْفُقْ يَا أَنْجَشَةَ وَيَحْكُ  
بِالْقَوَارِيرِ)). [راجع: ۶۱۴۹]

۶۲۱۰ - حَدَّثَنَا سَلَيْمَانُ بْنُ حَزْبٍ،  
حَدَّثَنَا حَمَادٌ عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَّسٍ وَأَيُوبَ  
عَنْ أَبِي قِلَّبَةَ عَنْ أَنَّسٍ رضي الله عنه أَنَّ  
النَّبِيُّ ﷺ كَانَ فِي سَفَرٍ وَكَانَ غَلَامٌ  
يَخْدُوْهُنَّ يُقَالُ لَهُ أَنْجَشَةُ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ:  
((رُوَيْدَكَ يَا أَنْجَشَةَ سَوْقَتِ بِالْقَوَارِيرِ))  
قَالَ أَبُو قِلَّبَةَ: يَعْنِي النِّسَاءَ.

[راجع: ۶۱۴۹]

۶۲۱۱ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ، أَخْبَرَنَا حَبَّانَ،  
حَدَّثَنَا هَمَامٌ، حَدَّثَنَا قَنَادَةُ، حَدَّثَنَا أَنَّسُ بْنُ  
مَالِكٍ قَالَ: كَانَ لِلنَّبِيِّ ﷺ، حَادِي يُقَالُ لَهُ،  
أَنْجَشَةُ، وَكَانَ حَسَنَ الصُّونَتَ فَقَالَ لَهُ  
النَّبِيُّ ﷺ: ((رُوَيْدَكَ يَا أَنْجَشَةَ لَا تَكْسِيرِ  
الْقَوَارِيرِ)) قَالَ قَنَادَةُ : يَعْنِي ضَعْفَةَ  
النِّسَاءِ [راجع: ۶۱۴۹]

(۶۲۱۲) ہم سے مدد نے بیان کیا کہا ہم سے بھی نے بیان کیا، ان سے شعبہ نے، ان سے قادہ نے اور ان سے انس بن مالک بھی نے کہ مدینہ منورہ پر (ایک رات نامعلوم آواز کی وجہ سے) ڈر طاری ہو گیا۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ ابو طلحہ کے ایک گھوڑے پر سوار ہوئے۔ پھر (والپس آکر) فرمایا ہمیں تو کوئی (خوف کی) چیز نظر نہ آئی۔ البتہ یہ گھوڑا تو گویا دریا تھا۔

**باب کسی شخص کا کسی چیز کے بارے میں یہ کہنا کہ یہ کچھ نہیں اور مقصد یہ ہو کہ اس کی کوئی حقیقت نہیں ہے اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا آنحضرت ﷺ نے دو قبر والوں کے حق میں فرمایا کسی بڑے گناہ میں عذاب نہیں دیتے جاتے اور حالانکہ وہ بڑا گناہ ہے۔**

شیعہ نے اس حدیث سے باب کا مطلب یوں نکلا کہ جب آنحضرت ﷺ نے بڑے کو فرمایا کہ بڑا نہیں تو سب دی کہا ہم کو ابن جریر نے خبر دی کہا ہم کو ابن شماں نے بیان کیا، کہا ہم کو مخلد بن یزید نے خبر پوچھا۔ آنحضرت ﷺ نے ان سے فرمایا کہ ان کی (پیشیں گوئیوں کی) کوئی حیثیت نہیں۔ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! لیکن وہ بعض اوقات ایسی باتیں کرتے ہیں جو صحیح ثابت ہوتی ہیں۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ وہ بات کچی بات ہوتی ہے جسے جن فرشتوں سے سن کر اڑا لیتا ہے اور پھر اسے اپنے ولی (کاہن) کے کان میں مرغ کی آواز کی طرح ڈالتا ہے۔ اس کے بعد کاہن اس (ایک کچی بات میں) سو سے زیادہ جھوٹ ملادیتے ہیں۔

### باب آسمان کی طرف نظر اٹھانا

اور اللہ تعالیٰ نے سورہ غاشیہ میں فرمایا ”کیا وہ اونٹ کو نہیں دیکھتے کہ کسی کی پیدائش کی گئی ہے اور آسمان کی طرف کہ کیسے وہ بلند کیا

۶۲۱۲ - حدَّثَنَا مُسْتَدْدَةُ، حَدَّثَنَا يَعْقِيْنُ، عَنْ شَعْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنِي فَتَادَةُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: كَانَ بِالْمَدِيْنَةِ فَرَأَيْ فَرَسَةً فَرَسَةً رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَرَسَةً لَأْبِي طَلْحَةَ قَالَ: ((مَا رَأَيْنَا مِنْ شَيْءٍ وَإِنَّ وَجْدَنَاهُ لَبَحْرًا)).

[راجح: ۲۶۲۷]

۱۱۷ - بَابُ قَوْلِ الرَّجُلِ لِلشَّيْءِ لَيْسَ بِشَيْءٍ وَهُوَ يَنْوِي أَنَّهُ لَيْسَ بِحَقٍّ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ، قَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِلْقَبْرَيْنِ: ((يُعَذَّبُانِ بِلَا كَبِيرٍ وَإِنَّهُ لَكَبِيرٌ)):

شیعہ نے اس حدیث سے باب کا مطلب یوں نکلا کہ کشیدہ کے کشیدہ کو لیوں بشی کہنا۔ اظہار تجوہ کے لئے اردو میں بھی یہ محاورہ مستعمل ہے۔ (۶۲۱۳) ہم سے محمد بن سلام نے بیان کیا، کہا ہم کو مخلد بن یزید نے خبر دی، کہا ہم کو ابن جریر نے خبر دی کہا ہم کو ابن شماں نے بیان کیا کہ مجھ کو بھی بن عروہ نے خبر دی، انہوں نے عروہ سے سنا، کہا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ کچھ لوگوں نے رسول اللہ ﷺ سے کاہنوں کے بارے میں پوچھا۔ آنحضرت ﷺ نے ان سے فرمایا کہ ان کی (پیشیں گوئیوں کی) کوئی حیثیت نہیں۔ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! لیکن وہ بعض اوقات ایسی باتیں کرتے ہیں جو صحیح ثابت ہوتی ہیں۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ وہ بات کچی بات ہوتی ہے جسے جن فرشتوں سے سن کر اڑا لیتا ہے اور پھر اسے اپنے ولی (کاہن) کے کان میں مرغ کی آواز کی طرح ڈالتا ہے۔ اس کے بعد کاہن اس (ایک کچی بات میں) سو سے زیادہ جھوٹ ملادیتے ہیں۔

۱۱۸ - بَابُ رَفْعِ النَّصَرِ إِلَى السَّمَاءِ وَقَوْلِهِ تَعَالَى: هَلَّا يَنْظَرُونَ إِلَى الْأَيْلَ كَيْفَ خُلِقُتْ وَإِلَى السَّمَاءِ كَيْفَ رُفِعَتْهُ

[راجح: ۳۲۱۰]

گیا ہے۔“ اور ایوب نے بیان کیا، ان سے ابن الی ملکہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ رسول اللہ ﷺ نے سر مبارک آسمان کی طرف اٹھایا۔

(۶۲۱۳) ہم سے ابن بکیر نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے لیث بن سعد نے بیان کیا، ان سے عقیل نے، ان سے ابن شما ب نے کہ میں نے ابو سلمہ بن عبدالرحمن سے سنا، وہ بیان کرتے تھے کہ مجھے جابر بن عبد اللہ نے خبر دی، انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے، “آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ پھر میرے پاس وہی آئے کا سلسہ بند ہو گیا۔ ایک دن میں چل رہا تھا کہ میں نے آسمان کی طرف سے ایک آواز سنی، میں نے آسمان کی طرف نظر اٹھائی تو میں نے پھر اس فرشتہ کو دیکھا جو میرے پاس غارِ حرام میں آیا تھا۔ وہ آسمان و زمین کے درمیان کرسی پر بیٹھا ہوا تھا۔

(۶۲۱۵) ہم سے ابن الی مریم نے بیان کیا، کہا ہم سے محمد بن جعفر نے بیان کیا، کہا کہ مجھے شریک نے خبر دی، انھیں کریب نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں نے ایک رات میمونہ (خالہ) کے گھر گزاری، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی اس رات وہیں ٹھہرے ہوئے تھے۔ جب رات کا آخری تہائی حصہ ہوا یا اس کا بعض حصہ رہ گیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اٹھ بیٹھے اور آسمان کی طرف دیکھا پھر اس آیت کی تلاوت کی۔ ”بلاشہ آسمان کی اور زمین کی پیدائش میں اور دن رات کے بدلتے رہنے میں عقل والوں کے لئے نشانیاں ہیں۔“

رات کو اٹھنے والے خوش نصیبوں کے لئے نظارہ آسمانی کو دیکھنا اور ان آیات کو بغور پڑھنا بہت بڑی نعمت ہے۔

### باب کچھ بیانی میں لکھی

#### مارنا

(۶۲۱۶) ہم سے مسد نے کہا، کہا ہم سے یحییٰ قطان نے بیان کیا، ان سے عثمان بن غیاث نے، کہا ہم سے ابو عثمان نہدی نے بیان کیا اور

[الغاشیة : ۱۷]، وَقَالَ أَبُو يُوبُ عَنْ أَبِي مُلِينَكَةَ : عَنْ عَائِشَةَ رَفَعَ النَّبِيُّ ﷺ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ.

۶۲۱۴ - حَدَّثَنَا أَبْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا الْيَثْ، عَنْ عَقِيلٍ عَنْ أَبْنِ شَهَابٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ يَقُولُ: أَخْبَرَنِي جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((ثُمَّ فَتَرَ عَنِ الْوَحْيِ، فَبَيَّنَ أَنَا أَمْشِي، سَمِعْتُ صَوْتاً مِنَ السَّمَاءِ فَرَفِعْتُ بَصَرِي إِلَى السَّمَاءِ، فَإِذَا الْمَلَكُ الَّذِي جَاءَنِي بِحَرَاءٍ قَاعِدٌ عَلَى كُرْسِيٍّ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ)). [راجع: ۴]

یہ حضرت جبریل علیہ السلام تھے جو آج آپ کو بایں مثل نظر آئے۔

۶۲۱۵ - حَدَّثَنَا أَبْنُ أَبِي مَرْيَمَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا أَخْبَرَنِي شَرِيكٌ، عَنْ كُرَيْبٍ، عَنْ أَبْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: بَنْتُ لَهِ بَيْتَ مَيْمُونَةَ وَالْبَيْتِ عِنْدَهَا فَلَمَّا كَانَ ثُلُثُ اللَّيْلِ الْآخِرُ أَوْ بَعْضُهُ قَعَدَ يَنْظُرُ إِلَى السَّمَاءِ فَقَرَا: هَلْ فِي خَلْقِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَالْخِلَافِ الْلَّيْلُ وَالنَّهَارُ لَآيَاتٍ لِأُولَئِ الْأَبْابِ؟

[آل عمران: ۱۹۰]. [راجع: ۱۱۷]

### ۱۱۹ - بَابُ نَكْتِ الْعُودِ فِي الْمَاءِ

#### وَالظَّيْنِ

۶۲۱۶ - حَدَّثَنَا مُسَدِّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَىٰ، عَنْ غُثَّمَانَ بْنِ غَيَاثٍ، حَدَّثَنَا أَبُو غُثَّمَانَ،

ان سے ابو موسیٰ اشعری نے کہ وہ نبی کریم ﷺ کے ساتھ مدینہ کے باغوں میں سے ایک باغ میں تھے۔ آنحضرت ﷺ کے ہاتھ میں ایک لکڑی تھی، آپ اس کو پالی اور پیچر میں مار رہے تھے۔ اس دوران میں ایک صاحب نے باغ کا دروازہ کھلوانا چاہا۔ آنحضرت ﷺ نے مجھ سے فرمایا کہ اس کے لئے دروازہ کھول دے اور انھیں جنت کی خوشخبری سنادے۔ میں گیا تو وہاں حضرت ابو بکر بن عثیر موجود تھے، میں نے ان کے لئے دروازہ کھولا اور انھیں جنت کی خوشخبری سنائی پھر ایک اور صاحب نے دروازہ کھلوا یا۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ دروازہ کھول دے اور انھیں جنت کی خوشخبری سنادے اس مرتبہ حضرت عمر بن عثیر تھے۔ میں نے ان کے لئے بھی دروازہ کھولا اور انھیں بھی جنت کی خوشخبری سنادی۔ پھر ایک تیرے صاحب نے دروازہ کھلوا یا۔ آنحضرت ﷺ اس وقت شیک لگائے ہوئے تھے اب سیدھے بیٹھ گئے۔ پھر فرمایا دروازہ کھول دے اور جنت کی خوشخبری سنادے، ان آزمائشوں کے ساتھ جس سے (دنیا میں) انھیں دوچار ہونا پڑے گا۔ میں گیا تو وہاں حضرت عثمان بن عثیر تھے۔ ان کے لیے بھی میں نے دروازہ کھولا اور انھیں جنت کی خوشخبری سنائی اور وہ بات بھی بتا دی جو آنحضرت ﷺ نے فرمائی تھی۔ عثمان بن عثیر نے کامیار اللہ مددگار ہے۔

**لئے** اس حدیث میں آنحضرت ﷺ کا ایک بڑا مجذہ ہے۔ آپ نے جیسا فرمایا تھا ویسا ہی ہوا۔ حضرت عثمان بن عثیر کو آخر خلافت میں بڑی مصیبت پیش آئی لیکن انہوں نے صبر کیا اور شہید ہوئے۔

ابو بکر بن عثیر کے لئے دروازہ سب سے پہلے کھولا گیا۔ پہلے آپ کا نام عبدالکعبہ تھا۔ اسلام لانے پر آنحضرت ﷺ نے آپ کا نام عبد اللہ رکھ دیا لقب صدیق اور کنیت ابو بکر بن عثیر آپ کی خلافت دو سال تین ماہ اور دس دن رہی۔ وفات ۲۳ سال کی عمر میں ۲۱ جمادی الثاني ۱۴۰۹ھ میں بخار سے واقع ہوئی۔ یہ تاریخ جمادی الثاني سے آپ کو بخار آنا شروع ہوا تھا۔ رضی اللہ عنہ وارضاہ۔ عمر بن عثیر مغیرہ بن شعبہ بن عثیر کے غلام ابو لولو فیروز ایرانی کے ہاتھ سے شہید ہوئے۔ اس وقت ان کی عمر ۲۳ سال کی تھی ۲۷ ذی الحجه ۱۴۰۵ھ میں بدھ کے دن انتقال فرمایا رضی اللہ وارضاہ۔ آپ کی مدت خلافت ساڑھے دس سال سے کچھ زیادہ ہے۔ حضرت عثمان کے زمانہ میں کچھ منافقوں نے بغاوت کی۔ آخر آپ کو ۱۸ ذی الحجه ۱۴۰۵ھ میں ان ظالموں نے بست بری طرح سے شہید کر دیا۔ انا اللہ وانا الیہ راجعون۔ (بِسْمِ اللَّهِ)

باب کسی شخص کا زمین پر  
کسی چیز کو مارنا

عن أبي موسى أَنَّهُ كَانَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَائِطٍ مِّنْ حَيَّطَانِ الْمَدِينَةِ وَفِي يَدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُودٌ يَضْرِبُ بِهِ بَيْنَ الْمَاءِ وَالظِّلِّينَ فَجَاءَ رَجُلٌ يَسْأَفِنْهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((افْتَحْ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ)) فَذَهَبَتْ فَإِذَا أَبُو بَكْرٍ فَفَتَحْتُ لَهُ وَبَشَّرْتُهُ بِالْجَنَّةِ فَاسْتَفَتَحَ رَجُلٌ آخَرُ فَقَالَ: ((افْتَحْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ)) فَذَهَبَتْ فَإِذَا عَمَرٌ فَفَتَحْتُ لَهُ وَبَشَّرْتُهُ بِالْجَنَّةِ ثُمَّ اسْتَفَتَحَ رَجُلٌ آخَرُ وَكَانَ مُتَعِنِّنًا فَجَلَسَ فَقَالَ: ((افْتَحْ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ عَلَى بَلْوَى تُصِيبُهُ - أَوْ تَكُونُ -)) فَذَهَبَتْ فَإِذَا عُثْمَانٌ فَفَتَحْتُ لَهُ وَبَشَّرْتُهُ بِالْجَنَّةِ فَأَخْبَرْتُهُ بِالْدِيْنِ قَالَ قَالَ اللَّهُ الْمُسْتَعِنُ.

[راجع: ۳۶۷۴]

۱۲۰ - بَابُ الرَّجُلِ يَنْكُثُ الشَّيْءَ  
بِيَدِهِ فِي الْأَرْضِ.

(۶۲۱۷) ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے ابن الی عدی نے بیان کیا، ان سے شعبہ نے، ان سے سلیمان و منصور نے، ان سے سعد بن عبیدہ نے ان سے ابو عبد الرحمن سلمی نے اور ان سے حضرت علی بن مسیح نے بیان کیا کہ ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ ایک جنازہ میں شریک تھے۔ آنحضرت ﷺ کے ہاتھ میں ایک چھڑی تھی اس کو آپ زمین پر مار رہے تھے پھر آپ نے فرمایا تم میں کوئی ایسا نہیں ہے جس کا جنت یا دوزخ کا مکھ کا ناطہ نہ ہو چکا ہو۔ صحابہ نے عرض کیا، پھر کیوں نہ ہم اس پر بھروسہ کر لیں۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا، عمل کرتے رہو کیونکہ ہر شخص جس مٹکانے کے لئے پیدا کیا گیا ہے اس کو وہی ہی توفیق دی جائے گی۔ جیسا کہ قرآن شریف کے سورہ واللیل میں ہے کہ جس نے اللہ خیرات کی اور اللہ تعالیٰ سے ڈرا، آخر تک۔

### باب تعجب کے وقت اللہ اکبر اور

#### سبحان اللہ کہنا

(۶۲۱۸) ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا، کہا ہم کو شعیب نے خردی، انھیں زہری نے، ان سے ہند بن حارث نے بیان کیا کہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ (رات میں) بیدار ہوئے اور فرمایا، سبحان اللہ! اللہ کی رحمت کے کتنے خزانے آج نازل کئے گئے ہیں اور کس طرح کے فتنے بھی اتارے گئے ہیں۔ کون ہے! جو ان جحود والیوں کو جگائے۔ آنحضرت ﷺ کی مراد ازواج مطررات سے تھی تاکہ وہ نماز پڑھ لیں کیونکہ بہت سی دنیا میں کپڑے پہننے والیاں آخرت میں تنگی ہوں گی۔ اور ابن الی ثور نے بیان کیا، ان سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہا نے اور ان سے حضرت عمر بن مسیح نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا، کیا آپ نے ازواج مطررات کو طلاق دے دی ہے؟ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ نہیں۔ میں نے کہا اللہ اکبر!

(۶۲۱۹) ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم کو شعیب نے عمر بن مسیح نے اس انصاری کی خبر پر تعجب کیا جس نے کہا تھا کہ آنحضرت ﷺ نے اپنی بیویوں کو طلاق دے دی ہے۔ غفار اللہ له (آمين)

۶۲۱۷ - حدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا أَبْنُ أَبِي عَدِيٍّ، عَنْ شَعْبَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ وَمُنْصُورٍ، عَنْ سَعْدِ بْنِ عَبْيَدَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلْطَانِ عَنْ عَلَيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي جَنَّازَةٍ لَجَعَلَ يَنْكُتُ الْأَرْضَ بِغُدُودٍ فَقَالَ: ((لَنْ يَنْكُنْ مِنْكُمْ مَنْ أَخْدِ إِلَّا وَقَدْ فَرَغَ مِنْ مَقْعِدِهِ مِنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ)) فَقَالُوا: أَفَلَا تَنْكِلُ؟ قَالَ: ((أَعْمَلُوا فَكُلُّ مَيْسِرٍ هَفَّافًا مِنْ أَغْطَى وَأَبْقَى)) [اللیل : ۵] الآیة۔

[راجع: ۱۳۶۲]

### ۱۲۱ - باب التکبیر والتسبیح عند التعجب

۶۲۱۸ - حدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانَ، أَخْبَرَنَا شَعْبَةُ، عَنْ الزُّهْرِيِّ، حَدَّثَنِي هِنْدُ بْنُ الْحَارِثِ أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: أَسْتَيقِطُ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: ((سَبَّحَنَ اللَّهَ مَاذَا أَنْزَلَ مِنَ الْخَزَائِنِ؟ وَمَاذَا أَنْزَلَ مِنَ الْفَقِينَ؟ مَنْ يُوقِظُ صَوَّاحِ الْخَجْرِ؟)) يُرِيدُ بِهِ أَزْوَاجَهُ ((حَتَّى يُصْلِّيَ رَبُّ كَاسِيَةِ فِي الدُّنْيَا عَارِيَةً فِي الْآخِرَةِ)) وَقَالَ أَبْنُ أَبِي ثَوْرٍ: عَنْ أَبْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عُمَرَ قَالَ: قُلْتُ لِلنَّبِيِّ ﷺ طَلَقْتُ نِسَاءَكَ؟ قَالَ: ((لَا)). قُلْتُ اللَّهُ أَكْبَرُ [راجع: ۱۱۵]

عمر بن مسیح نے اس انصاری کی خبر پر تعجب کیا جس نے کہا تھا کہ آنحضرت ﷺ نے اپنی بیویوں کو طلاق دے دی ہے۔ غفار اللہ له (آمين)

خبردی، انھیں زہری نے (دوسری سند) اور ہم سے اساعیل بن الی اویں نے بیان کیا، انہوں نے کماکہ مجھ سے میرے بھائی عبدالحمید نے بیان کیا، ان سے سلیمان نے بیان کیا، ان سے محمد بن الی عقیق نے بیان کیا، ان سے ابن شاہب نے بیان کیا، ان سے امام زین العابدین علی بن حسین نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت صفیہ بنت حبی رضی اللہ عنہا نے انھیں خبردی کروہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ملنے آئیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت مسجد میں رمضان کے آخری عشرہ میں اعتکاف کئے ہوئے تھے۔ عشاء کے وقت تھوڑی دیر انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے باتیں کیں اور واپس لوٹنے کے لئے انھیں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی انھیں چھوڑ آنے کے لئے کھڑے ہو گئے۔ جب وہ مسجد کے اس دروازہ کے پاس پہنچیں جہاں آنحضرت ﷺ کی زوجہ مطہرہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کا جگہ تھا، تو اہر سے دو انصاری صحابی گزرے اور آنحضرت ﷺ کو سلام کیا اور آگے بڑھ گئے۔ لیکن آنحضرت ﷺ نے ان سے فرمایا کہ تھوڑی دیر کے لئے ٹھر جاؤ۔ یہ صفیہ بنت حبی بنت حنفیہ میری بیوی ہیں۔ ان دونوں صحابہ نے عرض کیا۔ سجنان اللہ یا رسول اللہ۔ ان پر بداشق گزرا۔ لیکن آپ نے فرمایا کہ شیطان انسان کے اندر خون کی طرح دوڑتا رہتا ہے، اس لئے مجھے خوف ہوا کہ کہیں وہ تمہارے دل میں کوئی شبہ نہ ڈال دے۔

یا انگلیوں سے پھر مارکنکری پہنکنے کی ممانعت

یا انگلیوں سے پھر ماکنکری پھینکنے کی ممانعت

(۴۲۴۰) ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا، کہا ہم سے شعبہ نے بیان کیا، ان سے قادہ نے، انھوں نے عقبہ بن صہبان ازدی سے نا، وہ عبداللہ بن مغفل مزنی سے نقل کرتے تھے کہ نبی کریم ﷺ نے کنکنی چینکنے سے منع کیا تھا اور فرمایا تھا کہ وہ نہ شکار مار سکتی ہے اور نہ دشمن کو کوئی نقصان پہنچا سکتی ہے، البتہ آنکہ پھوڑ سکتی ہے اور دامت تو رسکتی ہے۔

شَعِيبٌ، عَنِ الْوَهْرَى حَوْدَتْنَا  
إِسْمَاعِيلُ، قَالَ: حَدَّثَنِي أخِي عَنْ  
سُلَيْمَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ  
ابْنِ شَهَابٍ، عَنْ عَلَىٰ بْنِ الْحُسَيْنِ أَنَّ  
صَفِيَّةَ بِنْتَ حَسْنَى زَوْجَ النَّبِيِّ أَخْبَرَتْهُ  
أَنَّهَا جَاءَتْ رَسُولَ اللَّهِ تَزَوْرَةً وَهُوَ  
مُغْتَكِفٌ فِي الْمَسْجِدِ فِي الْقَشْرِ الْفَوَابِرِ  
مِنْ رَمَضَانَ، فَتَحَدَّثَتْ عِنْهُ سَاعَةً مِنَ  
الْعِشَاءِ ثُمَّ قَامَتْ تَنْقِبُ لِفَاقَ مَعَهَا النَّبِيُّ  
يَقْلِبُهَا، حَتَّى إِذَا بَلَغَتْ بَابَ  
الْمَسْجِدِ الَّذِي عِنْهُ مَسْكِنُ أُمِّ سَلَمَةَ  
زَوْجِ النَّبِيِّ مَرَّ بِهِمَا رَجُلًا مِنَ  
الْأَنْصَارِ، فَسَلَّمَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ثُمَّ  
نَفَدَ، فَقَالَ لَهُمَا رَسُولُ اللَّهِ: ((عَلَىٰ  
رِسْلِكُمَا إِنَّمَا هِيَ صَفِيَّةُ بِنْتُ حَسْنَى)) قَالَا  
: سُبْحَانَ اللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَكَبَرَ عَلَيْهِمَا  
قَالَ ((إِنَّ الشَّيْطَانَ يَخْرُجُ مِنْ أَبْنَى آدَمَ  
مَبْلَغُ الدُّمِ، وَإِنَّهُ خَشِيتُ أَنْ يَقْدِفَ فِي  
قُلُوبِكُمَا)). [راجع: ٢٠٣٥]

١٢٢ - بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْخَذْفِ

٦٢٠ - حَدَّثَنَا أَدْمُ، حَدَّثَنَا شَعْبَةُ، عَنْ فَتَادَةَ قَالَ : سَمِعْتُ عَقْبَةَ بْنَ صُهْبَانَ الْأَزْدِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْفُلٍ الْمَزْرُونِيَّ قَالَ: نَهَى النَّبِيُّ ﷺ عَنِ الْحَذْفِ، وَقَالَ: ((إِنَّهُ لَا يَقْتُلُ الصَّيْدَ وَلَا يَنْكَا المَعْدُونَ، وَإِنَّهُ يَفْقَدُ الْغَيْنَ وَيَكْسِرُ السُّنَّ)).

[راجع: ۴۸۴۱]

### باب چھینکے والے کا الحمد للہ کہنا

(۶۲۲۱) ہم سے محمد بن کثیر نے بیان کیا، کہا ہم سے سفیان ثوری نے بیان کیا، کہا ہم سے سفیان نے بیان کیا اور ان سے انس بن مالک بن شریعت نے بیان کیا کہ نبی کرم ﷺ کے پاس دو اصحاب چھینکے۔ آنحضرت ﷺ نے ایک کا جواب یرحmk اللہ (اللہ تم پر رحم کرے) سے دیا اور دوسرے کا نہیں۔ آنحضرت ﷺ سے اس کی وجہ پر چھی گئی تو فرمایا کہ اس نے الحمد للہ کہا تھا (اس لئے اس کا جواب دیا) اور دوسرے نے الحمد للہ نہیں کہا تھا۔ چھینکے والے کو الحمد للہ ضرور کہنا چاہئے اور سنن والوں کو یرحmk اللہ۔ (سے جواب دینا اسلامی تہذیب ہے)

### باب چھینکنے والا الحمد للہ کے تو اس کا جواب الفاظ یرحmk

اللہ سے دینا چاہئے

یعنی اللہ تجھ پر رحم کرے۔

(۶۲۲۲) ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا، کہا ہم سے شعبہ نے بیان کیا، ان سے اشعش بن سلیم نے کہ میں نے معاویہ بن سوید بن مقرن سے سنا اور ان سے حضرت براء رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہمیں نبی کرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سات باتوں کا حکم دیا تھا اور سات کاموں سے روکا تھا، ہمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہاں کی مزاج پر سی کرنے، جنازہ کے چیخھے چلنے، چھینکے والے کے جواب دینے، دعوت کرنے والے کی دعوت گول کرنے، سلام کا جواب دینے، مظلوم کی مدد کرنے اور قسم کھالینے والے کی قسم پوری کرنے میں مدد دینے کا حکم دیا تھا اور آنحضرت ﷺ نے ہمیں سات کاموں سے روکا تھا، سونے کی انگوٹھی سے، یا بیان کیا کہ سونے کے چھٹے سے، ریشم اور دبیا اور سندس (دبیا سے باریک ریشمی کپڑا) پہننے سے اور ریشمی زین سے۔

### باب چھینک اچھی ہے اور جملائی میں

### ۱۲۳ - باب الحمد للغاطس

(۶۲۲۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، حَدَّثَنَا سُفِيَّانُ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: عَطَسَ رَجُلًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَمَّتْ أَحَدُهُمَا وَلَمْ يُشَمِّتْ الْآخَرَ فَقَيلَ لَهُ فَقَالَ: (هَذَا حَمِيدَ اللَّهُ، وَهَذَا لَمْ يَحْمِدِ اللَّهَ).

[ظرفہ فی : ۶۲۲۵].

### ۱۲۴ - باب تَشْمِيتِ الْغَاطِسِ إِذَا

حَمِيدَ اللَّهُ

(۶۲۲۲) حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا شَعْبَةُ، عَنِ الْأَشْعَثِ بْنِ سُلَيْمَانِ قَالَ: سَمِعْتُ مَعَاوِيَةَ بْنَ سُوَيْدٍ بْنَ مَقْرُونَ، عَنْ أَبِرَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: أَمْرَنَا النَّبِيُّ ﷺ بِسَعْيٍ وَتَهَانَاهَا عَنْ سَعْيِ أَمْرَنَا بِعِيَادَةِ الْمَرِيضِ، وَاتِّبَاعِ الْجَنَازَةِ، وَتَشْمِيتِ الْغَاطِسِ، وَإِجَابَةِ الدَّاعِيِّ، وَرَدَّ السَّلَامِ، وَنَصْرِ الْمَظْلُومِ، وَإِبْرَارِ الْمُقْسِمِ، وَتَهَانَاهَا عَنْ سَعْيِ خَاتَمِ الْذَّهَبِ - أَوْ قَالَ حَلْقَةُ الْذَّهَبِ -، وَعَنْ لَبْسِ الْحَرِيرِ، وَالْدِيَاجِ، وَالسُّنْدُسِ، وَالْمِيَاثِرِ.

[راجع: ۱۲۳۹].

### ۱۲۵ - باب مَا يُسْتَحْبِطُ مِنْ

برائی ہے

چھپنک چستی اور ہوشیاری اور صفائی دماغ اور صحت کی دلیل ہے۔ برخلاف اس کے جملی سنتی کاملی اور ثقہ اور امتلاع معدہ کی دلیل ہے۔

(۶۲۲۳) ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے ابن ابی ذسب نے بیان کیا، ان سے سعید مقبری نے بیان کیا، ان سے ان کے والد نے، ان سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور ان سے نبی کریم ﷺ نے (فرمایا کہ) اللہ تعالیٰ چھینک کو پسند کرتا ہے اور جمالی کو ناپسند کرتا ہے۔ اس لئے جب تم میں سے کوئی شخص چھینکے اور الحمد للہ کے تو ہر مسلمان پر جواب سے حق ہے کہ اس کا جواب یرحمنک اللہ سے دے۔ لیکن جمالی شیطان کی طرف سے ہوتی ہے اس لئے جمالی تک ہو سکے اسے روکے کیونکہ جب وہ منہ کھول کر ہلہلہ کرتا ہے تو شیطان اس پر ہنستا ہے۔

### باب چھینکنے والے کا کس طرح

جواب دیا جائے؟

(۶۲۲۴) ہم سے مالک بن اسماعیل نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے عبد العزیز بن ابی سلمہ نے بیان کیا، انھیں عبد اللہ بن دینار نے خردی، وہ ابو صالح نے اور انھیں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی چھینکے تو الحمد للہ کے اور اس کا بھائی یا اس کا ساتھی (راوی کو شبہ تھا) یرحمک اللہ "کے۔ جب ساتھی یرحمک اللہ کے تو اس کے جواب میں چھینکنے والا "یهدیکم اللہ و یصلح بالکم"

۔

### باب جب چھینکنے والا الحمد لله نہ کئے تو اس کے لئے

يرحمنک اللہ بھی نہ کما جائے

(۶۲۲۵) ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا، کہا ہم سے شعبہ نے

الْعَطَاسِ، وَمَا يُكَنَّةُ مِنَ التَّنَازُبِ

چھپنک چستی اور ہوشیاری اور صفائی دماغ اور صحت کی دلیل ہے۔ برخلاف اس کے جمالی سنتی کاملی اور ثقہ اور امتلاع معدہ کی دلیل ہے۔

۶۲۲۳ - حدثنا آدم بن أبي إیاس، حدثنا ابن أبي ذنب، حدثنا سعيد المقبري عن أبيه عن أبي هريرة رضي الله عنه عن النبي ﷺ قال: ((إِنَّ اللَّهَ يُحِبُ الْعَطَاسَ، وَيَكْنَهُ التَّنَازُبَ، فَإِذَا عَطَسَ فَحَمِدَ اللَّهَ فَحَقُّ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ سَمِعَهُ أَنْ يُشَمَّتَهُ، وَأَمَّا التَّنَازُبُ فَإِنَّمَا هُوَ مِنَ الشَّيْطَانِ، فَلَيْرَدْهُ مَا اسْتَطَاعَ فَإِذَا قَالَ: هَا ضَحْكٌ مِنْهُ الشَّيْطَانُ)).

[راجع: ۳۲۸۹]

### ۱۲۶ - باب إذا عطسَ كَيْفَ يُشَمَّتُ؟

۶۲۲۴ - حدثنا مالك بن إسماعيل، حدثنا عبد العزير بن أبي سلمة، أخبرنا عبد الله بن دينار، عن أبي صالح، عن أبي هريرة رضي الله عنه عن النبي ﷺ قال: ((إذا عطسَ أحدكم ظيقلاً: الحمد لله ولينقل له أخوه - أو صاحبه - يرحمك الله فإذا قال له يرحمك الله، فلينقل: يهديكم الله وينصلح بالكم)).

الله تمہیں سید ہے راست پر رکھے اور تمہارے حالات درست کرے۔

### ۱۲۷ - باب لا يُشَمَّتُ العاطسُ إِذَا

لَمْ يَحْمِدِ اللَّهَ

حدثنا آدم بن أبي إیاس،

بیان کیا، کہا ہم سے سلیمان تھی نے بیان کیا، کہا کہ میں نے حضرت انس بن ثور سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ کی موجودگی میں دو آدمیوں نے چھینکا، لیکن آنحضرت ﷺ نے ان میں سے ایک کی چھینک پر یرحmk اللہ کما اور دوسرے کی چھینک پر نہیں کہا۔ اس پر دوسرا شخص بولا کہ یا رسول اللہ، آپ نے ان کی چھینک پر یرحmk اللہ فرمایا۔ لیکن میری چھینک پر نہیں فرمایا؟ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ انہوں نے الحمد للہ کہا تھا اور تم نے نہیں کہا تھا۔

### باب جب جمالی آئے تو چاہیے کہ

منہ پر ہاتھ رکھ لے

(۶۲۲۶) ہم سے عاصم بن علی نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے اب ان بی ذنب نے بیان کیا، انہوں نے کہا کہ ہم سے سعید مقبری نے بیان کیا، ان سے ان کے والد نے بیان کیا، ان سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا اور ان سے نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ چھینک کو پسند کرتا ہے کیونکہ وہ بعض دفعہ صحت کی علامت ہے اور جمالی کو ناپسند کرتا ہے، اس لئے جب تم میں سے کوئی شخص چھینکے تو وہ الحمد للہ کہے لیکن جمالی لینا شیطان کی طرف سے ہوتا ہے۔ اس لئے جب تم میں سے کسی کو جمالی آئے تو وہ اپنی قوت و طاقت کے مطابق اسے روکے۔ اس لئے کہ جب تم میں سے کوئی جمالی لیتا ہے تو شیطان نہتا ہے۔

حَدَّثَنَا شَعْبَةُ، حَدَّثَنَا سُعِيدُ الْقَبْرِيُّ، قَالَ: سَمِعْتُ أَنَّهَا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: عَطَسَ رَجُلًا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَشَفَتَهُ أَخْدَهُهَا وَلَمْ يُشَمِّتْ الْآخَرَ فَقَالَ الرَّجُلُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ شَمَتْ هَذَا وَلَمْ تُشَمِّنِي؟ ((إِنَّ هَذَا حَمْدَ اللَّهِ وَلَمْ تَحْمِدْ اللَّهَ)).

[راجح: ۶۲۲۱]

### ۱۲۸ - باب إِذَا تَنَاؤَبَ فَلَيَضَعَ يَدَهُ

عَلَى فِيهِ

(۶۲۲۶) - حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ عَلَيٍّ، حَدَّثَنَا أَنْبُرُ أَبِي ذَنْبٍ، عَنْ سَعِيدِ الْقَبْرِيِّ، عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِيهِ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((إِنَّ اللَّهَ بِحُبِّ الْعَطَاسِ، وَيَنْكِرُ التَّنَاؤَبَ فَإِذَا عَطَسَ أَخْدَكُمْ وَحَمْدَ اللَّهِ كَانَ حَفَا عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ سَمِعَهُ أَنْ يَقُولَ لَهُ: يَرْحَمُكَ اللَّهُ، وَأَمَّا التَّنَاؤَبُ فَإِنَّمَا هُوَ مِنَ الشَّيْطَانِ، فَإِذَا تَنَاؤَبَ أَخْدَكُمْ فَلَيَرْدُدَهُ مَا اسْتَطَاعَ، فَإِنْ أَخْدَكُمْ إِذَا تَنَاءَبَ ضَرَبَهُ مِنْهُ الشَّيْطَانُ)). [راجح: ۳۲۸۹]

وہ تو نی آدم کا ذمہ ہے وہ آدمی کی سستی اور کاملی دیکھ کر خوش ہوتا ہے۔

## ٧٩۔ کتاب الاستعذان

# کتاب اجازت لینے کے بیان میں

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

### ۱۔ باب بَدْءِ السَّلَامِ

امام بخاری نے استیزان کے متعلق سلام کا باب باندھا اس میں اشارہ ہے کہ جو سلام نہ کرے اسے اندر آنے کی اجازت نہ دی جائے۔ (قطلانی)

(۷) ۶۲۲ هم سے یحییٰ بن جعفر نے بیان کیا، کہا ہم سے عبد الرزاق نے بیان کیا، ان سے معرنے، ان سے ہمام نے اور ان سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے آدم کو اپنی صورت پر بنا�ا، ان کی لمبائی ساٹھ ہاتھ تھی۔ جب انھیں پیدا کرچکا تو فرمایا کہ جاؤ اور ان فرشتوں کو جو بیٹھے ہوئے ہیں، سلام کرو اور سنو کہ تمہارے سلام کا کیا جواب دیتے ہیں، کیونکہ ہمیں تمہارا اور تمہاری اولاد کا سلام ہو گا۔ آدم ﷺ نے کہا السلام علیکم! فرشتوں نے جواب دیا۔ السلام علیک و رحمۃ اللہ، انھوں نے آدم کے سلام پر ”ورحمۃ اللہ“ بدھاویا۔ پس جو شخص بھی جنت میں جائے گا حضرت آدم ﷺ کی صورت کے مطابق ہو کر جائے گا۔ اس کے بعد سے پھر خلق کا قدوقامت کم ہوتا گیا۔ اب تک ایسا ہی ہوتا رہا۔

۶۲۲- حدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَغْمِرٍ، عَنْ هَمَّامٍ، عَنْ أَبِيهِ هُرَيْزَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((خَلَقَ اللَّهُ آدَمَ عَلَى صُورَتِهِ طُولَةً سِتُّونَ ذِرَاعًا، فَلَمَّا خَلَقَهُ قَالَ: إذْهَبْ فَسَلِّمْ عَلَى أُولَئِكَ النَّفَرِ مِنَ الْمَلَائِكَةِ جَلُوسًا فَاسْتَمِعْ مَا يَحْيَيْنَكَ، فَإِنَّهَا تَحْيِيْنَ وَتَعْجِيْهَا ذُرَيْتَكَ فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَقَالُوا: السَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللَّهِ، فَرَأَدُوهُ وَرَحْمَةُ اللَّهِ فُكُلٌّ مَنْ يَذْخُلُ الْجَنَّةَ عَلَى صُورَةِ آدَمَ فَلَمْ يَزَلِ الْخَلْقُ يَنْقُصُ بَعْدَ حَتْنِ الْآنِ)).

[راجح: ۳۳۲۶]

**لشیخ شعیع** ممکن ہے کہ آئندہ اور کم ہو جائے یہ زیادتی اور کم ہزاروں برس میں ہوتی ہے۔ انسان اس کو کیا دیکھ سکتا ہے۔ جو لوگ اس قسم کی احادیث میں شبہ کرتے ہیں ان کو یہ سمجھ لینا چاہئے کہ حضرت آدم کی صحیح تاریخ کسی صحیح حدیث سے ثابت نہیں ہے تو معلوم نہیں کہ حضرت آدم کو کتنے برس گزر چکے ہیں۔ نہ یہ معلوم ہے کہ آئندہ دنیا کتنے برس اور رہے گی اس لئے قدوقامت کا کم ہو جانا قابل انکار نہیں۔ خلق اللہ ادم علی صورتہ کی ضمیر آدم ﷺ کی طرف لوٹ سکتی ہے یعنی آدم کی اسن صورت پر جو اللہ کے

علم میں تھی۔ بعضوں نے کام مطلب یہ ہے لہ ۷۔ بدائش سے اسی صورت پر تھے جس صورت پر ہمیشہ رہے یعنی یہ نہیں ہوا کہ پیدا ہوتے وقت وہ چھوٹے پیچے ہوں پھر بڑے ہوئے ہوں جی ۱۰۰، کی اولاد میں ہوتا ہے۔ بعض نے ضمیر کو اللہ کی طرف لوٹایا ہے مگر یہ آیت لیس کمثله شنی کے خلاف ہو گا۔ واللہ اعلم بالصواب و امنا بالله و برسولہ صلی اللہ علیہ وسلم۔

### باب اللہ تعالیٰ کا سورہ نور میں یہ فرمانا

”اے ایمان والو! تم اپنے (خاص) گھروں کے سوادو سرے گھروں میں مت داخل ہو جب تک کہ اجازت نہ حاصل کرلو اور ان کے رہنے والوں کو سلام نہ کرو۔ تمہارے حق میں یہی بہتر ہے تاکہ تم خیال رکھو۔ پھر اگر ان میں تمہیں کوئی (آدمی) نہ معلوم ہو تو بھی ان میں نہ داخل ہو جب تک کہ تم کو اجازت نہ مل جائے اور اگر تم سے کہہ دیا جائے کہ لوٹ جاؤ تو ( بلا خفی ) واپس لوٹ آیا کرو۔ یہی تمہارے حق میں زیادہ صفائی کی بات ہے اور اللہ تمہارے اعمال کو خوب جانتا ہے۔ تم پر کوئی گناہ اس میں نہیں ہے کہ تم ان مکانات میں داخل ہو جاؤ (جن میں) کوئی رہتا ہے ہو اور ان میں تمہارا کچھ ماں ہو اور اللہ جانتا ہے جو کچھ تم ظاہر کرتے ہو اور جو کچھ تم چھپاتے ہو۔“ اور سعید بن ابی الحسن نے (اپنے بھائی) حسن بصری سے کہا کہ عجی عورتیں سینہ اور سر کھولے رہتی ہیں۔ تو حسن بصری حثیثہ نے کہا کہ ان سے اپنی نگاہ پھیر لو، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ”مومنوں سے کہہ دیجئے کہ اپنی نظریں پیچی رکھیں اور اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کریں۔“ قادہ نے کہا کہ اس سے مراد یہ ہے کہ جوان کے لئے جائز نہیں ہے (اس سے حفاظت کریں) اور آپ کہہ دیجئے ایمان والیوں سے کہ اپنی نظریں پیچی رکھیں اور اپنی شرم گاہوں کی حفاظت رکھیں اور اپنے سنگار ظاہر نہ ہونے دیں۔ ”خانہ الاعین“ سے مراد اس چیز کی طرف دیکھنا ہے۔ جس سے منع کیا گیا ہے۔ زہری نے نابالغ لڑکیوں کو دیکھنے کے سلسلہ میں کہا کہ ان کی بھی کسی ایسی چیز کی طرف نظر نہ کرنی چاہئے جسے دیکھنے سے شبوت نفسی پیدا ہو سکتی ہو۔ خواہ وہ لڑکی چھوٹی ہی کیوں نہ ہو۔ عطا نے ان لونڈیوں کی طرف نظر کرنے کو مکروہ کہا ہے، جو کہ میں پیچی جاتی ہیں۔ ہاں اگر انھیں خریدنے کا ارادہ ہو تو جائز ہے۔

### ۲- باب قول اللہ تعالیٰ :

هُنَّا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَدْخُلُوا بُيُوتًا غَيْرَ  
بُيُوتِكُمْ حَتَّى تَسْتَأْنِسُوا وَتُسَلِّمُوا عَلَى  
أَهْلِهَا ذَلِكُمْ خَيْرٌ لَكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ  
فَإِنْ لَمْ تَجِدُوا فِيهَا أَحَدًا فَلَا تَدْخُلُوهَا  
حَتَّى يُؤْذَنَ لَكُمْ وَإِنْ قِيلَ لَكُمْ اذْجِعُوا  
فَارْجِعُوا هُوَ أَرْسَكَ لَكُمْ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ  
عَلِيمٌ لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَدْخُلُوا بُيُوتًا  
غَيْرَ مَسْكُونَةٍ فِيهَا مَنَعَ لَكُمْ وَاللَّهُ يَعْلَمُ  
مَا تُبَدِّلُونَ وَمَا تَكْمِلُونَ“ [النور، الآیات : ۲۷، ۲۸، ۲۹] وَقَالَ سَعِيدُ بْنُ أَبِي  
الْحَسَنِ لِلْحَسَنِ إِنَّ نِسَاءَ الْعَجَمِ يَكْشِفْنَ  
صُدُورَهُنَّ وَرُؤُوسَهُنَّ قَالَ: اصْرِفْ  
بَصَرَكَ عَنْهُنَّ قَوْلُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿فَلَنِ  
لِلْمُؤْمِنِينَ يَغْضُبُوا مِنْ أَبْصَارِهِمْ وَيَخْفَظُوا  
فُرُوجَهُمْ﴾ [النور : ۳۰] وَقَالَ فَتَادَةً :  
عَمَّا لَا يَحِلُّ لَهُمْ ﴿وَقَلَنِ لِلْمُؤْمِنَاتِ  
يَغْضُضُنَّ مِنْ أَبْصَارِهِنَّ وَيَخْفَظُنَّ  
فُرُوجَهُنَّ﴾ [النور : ۳۱] خَاتَمَةُ الْأَعْيُنِ  
مِنَ النَّظَرِ إِلَى مَا نُهِيَ عَنْهُ وَقَالَ الرُّهْبَرُ :  
فِي النَّظَرِ إِلَى الَّتِي لَمْ تَحْضُ. مِنَ النِّسَاءِ  
لَا يَصْلُحُ النَّظَرُ إِلَى شَيْءٍ مِنْهُنَّ وَمِنْ  
يُشَتَّهِي النَّظَرُ إِلَيْهِ، وَإِنْ كَانَتْ صَغِيرَةً،  
وَكَرِهَ عَطَاءُ النَّظَرِ إِلَى الْجَوَارِيِّ. يَعْنِي

بِمُكْثَةٍ إِلَّا أَنْ يُرِيدَ أَنْ يَشْتَرِي.

٦٢٢٨ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانُ، أَخْبَرَنَا شَعِيبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي سَلِيمَانُ بْنُ يَسَارٍ أَخْبَرَنِي عَنْدُ اللَّهِ بْنِ عَبَاسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: أَرَدْفَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْفَضْلَ بْنَ عَبَاسِ يَوْمَ النَّحْرِ خَلَفَةً عَلَى عَجْزٍ رَاحِلَيْهِ وَكَانَ الْفَضْلُ رَجُلًا وَصِيفًا فَوَقَفَ النَّبِيُّ ﷺ لِلنَّاسِ يَقْرِئُهُمْ وَأَقْبَلَتِ الْغَرَأَةُ مِنْ خَنْعَمَ وَصِيفَيْهِ تَسْقُطِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، فَطَفِيقَ الْفَضْلِ يَنْظُرُ إِلَيْهَا وَأَعْجَبَهُ حُسْنُهَا، فَالْتَّفَتَ النَّبِيُّ ﷺ وَالْفَضْلُ يَنْظُرُ إِلَيْهَا، فَأَخْلَفَ بِيَدِهِ فَأَخَذَ بِذَقْنِ الْفَضْلِ فَعَدَلَ وَجْهُهُ عَنِ النَّظَرِ إِلَيْهَا، فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ فِرِيزَةَ اللَّهِ فِي الْمَحْجُ عَلَى عَيَادَهِ أَذْرَكَتْ أَبِي شَيْخًا كَبِيرًا، لَا يَسْتَطِعُ أَنْ يَسْتَوِيَ عَلَى الرَّاحِلَةِ فَهَلْ يَقْضِي عَنْهُ أَنْ أَحْجُجَ عَنْهُ قَالَ: ((نَعَمْ)). [راجع: ١٥١٣]

حدیث کی باب سے مطلاقت یہ ہے کہ آپ نے فضل بن عباس رض کو غیر عورت کی طرف دیکھنے سے منع فرمایا تھا۔

٦٢٢٩ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، أَخْبَرَنَا أَبُو عَامِرٍ، حَدَّثَنَا زَهْرَيُّ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْحَدْرَنِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((إِيَّاكُمْ وَالْجَلُوسُ بِالظُّرُفَاتِ)) فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا لَنَا مِنْ مَحَالِسَنَا بَدْلٌ نَتَحَدَّثُ فِيهَا؟ قَالَ: ((إِذَا أَيْتُمْ إِلَّا الْمَجْلِسَ، فَاغْطُوا الطَّرِيقَ حَفْفَةً)). قَالُوا:

(الحمد لله اب مکہ میں ایسے بازار ختم ہو چکے ہیں) (٤٤٢٨) ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم کو شیعیب نے خردی، ان سے زہری نے بیان کیا، انھیں سلیمان بن یسار نے خبر دی اور انھیں حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے خردی، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما کو قربانی کے دن اپنی سواری پر اپنے پیچھے بھایا۔ وہ خوبصورت گورے مر تھے۔ حضور اکرم رض لوگوں کو مسائل تاذن کے لئے کھڑے ہو گئے۔ اسی دوران میں قبلہ خشم کی ایک خوبصورت عورت بھی آنحضرت رض سے مسئلہ پوچھنے آئی۔ فضل بھی اس عورت کو دیکھنے لگے۔ اس کا حسن و جمال ان کو بھلا معلوم ہوا۔ آنحضرت رض نے مذکور دیکھا تو فضل اسے دیکھ رہے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ پیچھے لے جا کر فضل کی ٹھوڑی پکڑی اور ان کا چہرہ دوسری طرف کر دیا۔ پھر اس عورت نے کہا، یا رسول اللہ تعالیٰ کے بارے میں اللہ کا جو اپنے بندوں پر فریضہ ہے وہ میرے والد پر لاگو ہوتا ہے، جو بت بوڑھے ہو چکے ہیں اور سواری پر سیدھے نہیں بیٹھ سکتے۔ کیا اگر میں ان کی طرف سے حج کرلوں تو ان کا حج ادا ہو جائے گا؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہاں ہو جائے گا۔

فضل بن عباس رض کو غیر عورت کی طرف دیکھنے سے منع فرمایا تھا۔ (٤٤٢٩) ہم سے عبد اللہ بن محمد نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم کو ابو عامر نے خردی، انہوں نے کہا ہم سے زہری نے بیان کیا، ان سے زید بن اسلم نے بیان کیا، ان سے عطاء بن یسار نے بیان کیا اور ان سے ابوسعید خدری رض نے بیان کیا کہ نبی کریم رض نے فرمایا راستوں پر بیٹھنے سے بچو! صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو بت ضروری ہیں، ہم وہیں روزمرہ گفتگو کیا کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ اچھا جب تم ان مجلسوں میں بیٹھنا ہی چاہتے ہو تو راستے کا حق ادا کیا کرو لیعنی راستے کو اس کا حق دو۔ صحابہ نے عرض کیا، راستے کا حق کیا ہے یا

رسول اللہ! فرمایا (غیر محرم عورتوں کو دیکھنے سے) نظر پر کھنا، راہ گیروں کو نہ ستانا، سلام کا جواب دینا، بھلائی کا حکم دینا اور برائی سے روکنا۔

وَمَا حَقُّ الطَّرِيقِ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: ((غَضْنُ الْبَصَرِ، وَكَفُّ الْأَذَى، وَرَدُّ السَّلَامِ، وَالْأَمْرُ بِالْمَعْرُوفِ، وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ)). [راجع: ۲۴۶۵]

### باب السلام کے بیان میں

سلام اللہ تعالیٰ کے ناموں میں سے ایک نام ہے اور اللہ پاک نے سورہ نساء میں فرمایا اور جب تمیں سلام کیا جائے تو تم اس سے بڑھ کر اچھا جواب دو یا (کم از کم) اتنا ہی جواب دو۔

سلام علیک کے معنی ہوئے کہ اللہ پاک تم کو محفوظ رکھے ہر بلاسے بچائے۔ یہ بہترین دعا ہے جو ایک مسلمان اپنے دوسرے مسلمان بھائی کو ملاقات پر پیش کرتا ہے۔ سلام کی تکمیل مصافحہ سے ہوتی ہے مصافحہ کے معنی دونوں کا اپنے دائیں ہاتھوں کو ملانا اس میں صرف دیاں ہاتھ استعمال ہونا چاہیے۔

(۴۳۳۰) ہم سے عمر بن حفص نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے ہمارے والد نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے اعمش نے بیان کیا، انہوں نے کہا کہ مجھ سے شیقق نے بیان کیا اور ان سے عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب ہم (ابتداء اسلام میں) بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھتے تو کہتے "سلام ہو اللہ پر اس کے بندوں سے پسلے، سلام ہو جبریل پر، سلام ہو میکائیل پر، سلام ہو فقیل پر، پھر (ایک مرتبہ) جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوئے تو ہماری طرف متوجہ ہو کر فرمایا کہ اللہ ہی سلام ہے۔ اس لئے جب تم میں سے کوئی نماز میں بیٹھے تو التحیات لله والصلوات والطیبات السلام علیک ایها النبی ورحمة الله وبرکاته السلام علينا وعلى عباد الله الصالحين۔ الخ پڑھا کرے۔ کیونکہ جب وہ یہ دعا پڑھے گا تو آسمان و زمین کے ہر صلح بندے کو اس کی یہ دعا پہنچے گی۔ "اشهدان لا اله الا الله و اشهدان محمد عبد الله و رسوله" اس کے بعد اسے اختیار ہے جو دعا چاہے پڑھے۔

(مگر یہ درود شریف پڑھنے کے بعد ہے۔)

### ۳۔ باب السلام اسم من أسماء

الله تعالى  
﴿وَإِذَا حَيَّتُمْ بِتَحْيَةٍ فَيَحُوا بِأَخْسَنِ مِنْهَا  
أَوْ رُدُّوهَا﴾ [النساء : ۸۶]

۶۲۳۰ - حدثنا عمر بن حفص، حدثنا أبي، حدثنا الأعمش قال: حدثني شقيق، عن عبد الله قال: كنا إذا صلينا مع النبي ﷺ فلننا: السلام على الله قبل عباده، السلام على جبريل، السلام على ميكائيل، السلام على فلان، فلما انصرف النبي ﷺ أقبل علينا بوجهه فقال: ((إن الله هو السلام، فإذا جلس أحدكم في الصلاة فليقل: التحيات لله، والصلوات والطيبات، السلام عليك أيها النبي ورحمة الله وبركاته، السلام علينا يا عباد الله الصالحين، فإنه إذا قال ذلك: أصحاب كل عبد صالح في السماء والأرض،أشهد أن لا إله إلا الله، وأشهد أن محمداً عبد الله ورسوله، ثم يتغير بعد ذلك ما شاء)).

[راجع: ۸۳۱]

**باب تھوڑی جماعت بڑی جماعت کو پہلے سلام کرے**

(۶۲۳۱) ہم سے محمد بن مقاتل ابو الحسن نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم کو عبد اللہ نے خبر دی، انہوں نے کہا ہم کو معمراً نے خبر دی، انھیں ہام بن منبہ نے اور انھیں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ بنی کرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چھوٹا بڑے کو سلام کرے، گزرنے والا بیٹھنے والے کو سلام کرے اور چھوٹی جماعت بڑی جماعت کو پہلے سلام کرے۔

### باب سوار پہلے پیدل کو سلام کرے

(۶۲۳۲) ہم سے محمد نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم کو مخلد نے خبر دی، انہوں نے کہا ہم کو ابن جرج نے خبر دی، انہوں نے کہا کہ مجھے زیاد نے خبر دی، انہوں نے عبدالرحمن بن زید کے غلام ثابت سے سنا، اور انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا۔ انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سوار پیدل چلنے والے کو سلام کرے، پیدل چلنے والا بیٹھنے ہوئے کو اور کم تعداد والے بڑی تعداد والوں کو۔

**باب چلنے والا پہلے بیٹھنے ہوئے شخص کو سلام کرے**

(۶۲۳۳) ہم سے اسحاق بن ابراہیم نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم کو روح بن عبادہ نے خبر دی، انہوں نے کہا ہم سے ابن جرج نے بیان کیا، انہوں نے کہا کہ مجھے زیاد نے خبر دی، انھیں ثابت نے خبر دی جو عبدالرحمن بن زید کے غلام ہیں۔ اور انھیں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، سوار پیدل چلنے والے کو سلام کرے، پیدل چلنے والا بیٹھنے ہوئے شخص کو اور چھوٹی جماعت پہلے بڑی جماعت کو سلام کرے۔

### باب کم عمر والا پہلے بڑی عمر والے کو سلام کرے

۴- باب تسلیمِ القلیل عَلَى الْكَثِيرِ  
۶۲۳۱- حدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَقَاتِلٍ  
أَبُو الْحَسَنِ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا  
مَعْمَرٌ، عَنْ هَمَّامٍ بْنِ مُنْبَهٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((يُسَلِّمُ الصَّفِيرُ عَلَى  
الْكَبِيرِ، وَالْمَارُ عَلَى الْقَاعِدِ، وَالْقَلِيلُ عَلَى  
الْكَثِيرِ)). [اطرافہ فی : ۶۲۳۲-۳۴].

۵- باب تسلیم الرَّاكِبِ عَلَى الْمَاشِي  
۶۲۳۲- حدَّثَنَا مُحَمَّدٌ، أَخْبَرَنَا مَعْلُومٌ،  
أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي زِيَادٌ أَنَّهُ  
سَمِعَ ثَابِتًا مَوْلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زِيدٍ أَنَّهُ  
سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: قَالَ  
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((يُسَلِّمُ الرَّاكِبُ عَلَى  
الْمَاشِي، وَالْمَاشِي عَلَى الْقَاعِدِ، وَالْقَلِيلُ  
عَلَى الْكَثِيرِ)). [راجع: ۶۲۳۱]

۶- باب تسلیمِ الْمَاشِي عَلَى الْقَاعِدِ  
۶۲۳۳- حدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ،  
أَخْبَرَنَا رَوْخُ بْنُ عَبَادَةَ، حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ،  
قَالَ: أَخْبَرَنِي زِيَادٌ أَنَّ ثَابِتًا أَخْبَرَهُ، وَهُوَ  
مَوْلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زِيدٍ، عَنْ أَبِي  
هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ  
أَنَّهُ قَالَ: ((يُسَلِّمُ الرَّاكِبُ عَلَى الْمَاشِي،  
وَالْمَاشِي عَلَى الْقَاعِدِ، وَالْقَلِيلُ عَلَى  
الْكَثِيرِ)). [راجع: ۶۲۳۱]

۷- باب تسلیمِ الصَّفِيرِ عَلَى الْكَبِيرِ

(۶۲۳۴) اور ابراہیم بن طہمان نے بیان کیا، انہوں نے کہا کہ ہم سے موسیٰ بن عقبہ نے بیان کیا، ان سے صفوان بن سلیم نے بیان کیا، ان سے عطاء بن یمار نے بیان کیا اور ان سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چھوٹا بڑے کو سلام کرے، گزرنے والا بیٹھنے والے کو اور کم تعداد والے بڑی تعداد والوں کو۔

**تَسْبِيحٌ** ابراہیم بن طہمان کے اثر کو حضرت امام بخاری نے ادب المفرد میں وصل کیا ہے اور ابو قیم اور یہاقی نے وصل کیا ہے اور کسانی نے غلطی کی جو یہ کہا کہ امام بخاری نے یہ حدیث ابراہیم بن طہمان ہے بہ طریق مذکورہ سنی ہو گی اس لئے و قال ابراہیم کما کیونکہ امام بخاری نے ابراہیم بن طہمان کا زمانہ نہیں پایا تو کسانی کا یہ کہنا غلط ہے۔

### باب سلام کو زیادہ سے زیادہ رواج دینا

(۶۲۳۵) ہم سے قتبیہ نے بیان کیا، کہا ہم سے جریر نے بیان کیا، ان سے شیبانی نے، ان سے اشعت بن ابی الشعاء نے، ان سے معاویہ بن سوید بن مقرن نے اور ان سے براع بن عازب رض نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سات باتوں کا حکم دیا تھا۔ یہار کی مزاج پر سی کرنے کا، جنازے کے پیچھے چلنے کا، چھیکنے والے کے جواب دینے کا، کمزور کی مدد کرنے کا، مظلوم کی مدد کرنے کا، افشاء سلام (سلام کا جواب دینے اور بکثرت سلام کرنے کا، قسم (حق) کھانے والے کی قسم پوری کرنے کا۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چاندی کے برتن میں پینے سے منع فرمایا تھا اور سونے کی انگوٹھی پہننے سے ہمیں منع فرمایا تھا۔ میشور (ریشم کی زین) پر سوار ہونے سے، ریشم اور دبایا پہننے، قسی (ریشم کپڑا) اور استبرق پہننے سے (منع فرمایا تھا)۔

(۶۲۳۶) - و قال ابراہیم بن طہمان: عن موسیٰ بن عقبة، عن صفوان بن سلیم، عن عطاء بن یسار، عن ابی هریرۃ قال: قال رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((يَسِّلُمُ الصَّغِيرُ عَلَى الْكَبِيرِ، وَالْمَهَارُ عَلَى الْفَاعِدِ، وَالْقَلِيلُ عَلَى الْكَثِيرِ)). [راجع: ۶۲۳۱]

ان سے عبد اللہ بن عمرو بن خثیر نے کہ ایک صاحب نے نبی کریم ﷺ سے پوچھا اسلام کی کون سی حالت افضل ہے؟ آنحضرت ﷺ نے فرمایا یہ کہ (خلق خدا کو) کھانا کھاؤ اور سلام کرو، اسے بھی جسے تم پہچانتے ہو اور اسے بھی جسے نہیں پہچانتے۔

الْخَيْرُ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو، أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ أَيُّ الْإِسْلَامِ خَيْرٌ؟ قَالَ (طَعْلَمُ الطَّفَّامَ، وَتَقْرَأُ السَّلَامَ عَلَى مَنْ عَرَفَتَ، وَعَلَى مَنْ لَمْ تَعْرِفْ). [راجح: ۱۲]

ان احادیث کو روزانہ معمول بنا بھی بے حد ضروری ہے۔ اللہ ہر مسلمان کو یہ توفیق دیتے آئیں۔

(۷) ۶۶۳۷ ہم سے علی بن عبد اللہ نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے سفیان نے بیان کیا، ان سے زہری نے بیان کیا، ان سے عطاء بن یزید لیش نے اور ان سے ابو یوب بن خثیر نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، کسی مسلمان کے لئے جائز نہیں کہ وہ اپنے کسی (مسلمان) بھائی سے تین دن سے زیادہ تعلق کاٹے کہ جب وہ میں تو یہ ایک طرف منہ پھیر لے اور دوسرا دوسری طرف اور دونوں میں اچھا وہ ہے جو سلام پہلے کرے۔ اور سفیان نے کہا کہ انہوں نے یہ حدیث زہری سے تین مرتبہ سن دی ہے۔

سُفِيَّانُ، عَنْ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَطَاءَ بْنِ يَزِيدٍ الْلَّثِيْ، عَنْ أَبِي أَيُوبَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَهْجُرْ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثَةِ يَلْتَقِيَانَ فَيَصُدُّ هَذَا وَيَصُدُّ هَذَا، وَخَيْرُهُمَا الَّذِي يَتَدَبَّرُ بِالسَّلَامِ)). وَذَكَرَ سُفِيَّانُ أَنَّهُ سَمِعَهُ مِنْ ثَلَاثَ مَرَاتٍ. [راجح: ۶۰۷۷]

## باب پرده کی آیت کے بارے میں

(۸) ۶۶۳۸ ہم سے سیجی بن سلیمان نے بیان کیا کہا ہم سے اہن وہ ب نے بیان کیا، کما مجھ کو یونس نے خردی، انھیں اہن شاب نے کما ک مجھے انس بن مالک بن خثیر نے خردی کہ جب رسول اللہ ﷺ مدینہ منورہ (ہجرت کر کے) تشریف لائے تو ان کی عمر دس سال تھی۔ پھر میں نے آنحضرت ﷺ کی زندگی کے باقی دس سالوں میں آپ کی خدمت کی اور میں پرده کے حکم کے متعلق سب سے زیادہ جانتا ہوں کہ کب نازل ہوا تھا۔ ابی بن کعب بن خثیر مجھ سے اس کے بارے میں پوچھا کرتے تھے۔ پرده کے حکم کا نزول سب سے پہلے اس رات ہوا جس میں رسول اللہ ﷺ نے زینب بنت جحش پیش کیا سے نکاح کے بعد ان کے ساتھ پہلی خلوت کی تھی۔ آنحضرت ان کے دولتھے اور آپ نے صحابہ کو دعوت دیکھ پر بلا یا تھا۔ کھانے سے فارغ ہو کر سب لوگ چلے گئے لیکن چند آدمی آپ کے پاس بیٹھے رہ گئے اور بہت دیر تک

## ۱۰ - باب آیۃ الحجَّاب

۶۶۳۸ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنَا أَبْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي يُونُسُ، عَنْ أَبِي شَهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَنْسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّهُ كَانَ أَبْنُ عَشْرِ سَيِّنَ مُقْدَمَةً رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ فَعَدَمَتْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرًا حِجَّاتَهُ وَكُنْتُ أَغْلَمَ النَّاسَ بِشَانِ الْحِجَّابِ حِينَ أَنْزَلَ وَقَدْ كَانَ أَبِي بَنْ كَعْبَ يَسْأَلُنِي عَنْهُ وَكَانَ أَوْلَ مَا نَزَلَ فِي مُبْتَدَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِرِتْبَةِ أَنْوَافِهِ خَجْشِ، أَصْبَحَ النَّبِيُّ ﷺ بِهَا عَرُوسًا فَدَعَا الْقَوْمَ فَأَصَابُوا مِنَ الطَّفَّامِ، فَمُّ خَرَجُوا وَبَقَى

دہیں ٹھہرے رہے۔ آنحضرت ﷺ اٹھ کر باہر تشریف لے گئے اور میں بھی آنحضرت ﷺ کے ساتھ چلا گیا تاکہ وہ لوگ بھی چلے جائیں۔ آنحضرت چلتے رہے اور میں بھی آنحضرت ﷺ کے ساتھ چلتا رہا اور حضرت عائشہؓ کے جوڑہ کی چوکھت تک پہنچے۔ آنحضرت ﷺ نے سمجھا کہ وہ لوگ اب چلے گئے ہیں۔ اس لئے واپس تشریف لائے اور میں بھی آنحضرت ﷺ کے ساتھ واپس آیا لیکن آپ جب زینب رضی اللہ عنہا کے جوڑہ میں داخل ہوئے تو وہ لوگ ابھی بیٹھے ہوئے تھے اور ابھی تک واپس نہیں گئے تھے۔ آنحضرت ﷺ دوبارہ وہاں سے لوٹ گئے اور میں بھی آپ کے ساتھ لوٹ گیا۔ جب آپ عائشہؓ کے جوڑہ کی چوکھت تک پہنچے تو آپ نے سمجھا کہ وہ لوگ نکل چکے ہوں گے۔ پھر آپ لوٹ کر آئے اور میں بھی آپ کے ساتھ لوٹ آیا تو واقعی وہ لوگ جا چکے تھے۔ پھر پرده کی آیت نازل ہوئی اور آنحضرت ﷺ نے میرے اور اپنے درمیان پر وہ لاکالیا۔

[راجح: ۴۷۹۱]

ایسے موقع پر صاحب خانہ کی ضرورت کا خیال رکھنا بے حد ضروری ہے۔

(۶۲۳۹) ۶۲۳۹ - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانَ، حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ، قَالَ أَبِي، حَدَّثَنَا أَبُو مَجْلِزٍ، عَنْ أَنَّسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا تَرَوْجَ النَّبِيُّ ﷺ زَيْنَبَ دَخَلَ الْقَوْمَ فَطَعَمُوهُ، ثُمَّ جَلَسُوا يَتَحَدَّثُونَ فَأَخَذَ كَانَةً يَتَهَّبُ لِلنِّقَامِ، فَلَمْ يَقُولُوا فَلَمَّا رَأَى ذَلِكَ قَامَ، فَلَمَّا قَامَ قَامَ مَنْ قَامَ مِنَ الْقَوْمِ، وَقَعَدَ بَقِيَّةُ الْقَوْمِ وَإِنَّ النَّبِيَّ ﷺ جَاءَ لِيَدْخُلَ فَإِذَا الْقَوْمُ جَلُوسٌ، ثُمَّ إِنَّهُمْ قَامُوا فَانظَلُّوْا فَأَخْبَرَتُ النَّبِيَّ ﷺ فَجَاءَ حَتَّى دَخَلَ، فَذَهَبَتُ أَذْخُلُ فَالْقَوْمَ الْحِجَابَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ، وَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى: هُبَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَذَهَّلُوا بِيُوتَ النَّبِيِّ ﴿الْأَحْزَاب﴾ [۵۳]

مِنْهُمْ رَفِيقٌ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَأَطَّالُوا الْمَنْكَثَ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، فَغَرَّ وَخَرَجَتْ مَعَهُ كَمْ يَخْرُجُو فَمَسَّهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَمَسَّتْ مَعَهُ، حَتَّى جَاءَ عَنْتَهَا حُجْرَةً عَائِشَةَ، ثُمَّ ظَنَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُمْ خَرَجُوا فَرَجَعَ وَرَجَعَتْ مَعَهُ حَتَّى دَخَلَ عَلَى زَيْنَبَ، فَإِذَا هُمْ جَلُوسٌ لَمْ يَتَفَرَّقُوا فَرَجَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَرَجَعَتْ مَعَهُ، حَتَّى بَلَغَ عَنْتَهَا حُجْرَةً عَائِشَةَ فَظَنَّ أَنَّ قَدْ خَرَجُوا، فَرَجَعَ وَرَجَعَتْ فَإِذَا هُمْ قَدْ خَرَجُوا فَأَنْزَلَ آيَةُ الْحِجَابِ فَضَرَبَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ سِرْتَرًا.

الآیة۔ [راجع: ۴۷۹۱]

اپنے درمیان پرودہ ڈال لیا۔ اور اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی۔ ”اے ایمان والو! نبی کے گھر میں نہ داخل ہو“ آخر تک۔

بعض شخوں میں یہاں یہ عبارت اور زائد ہے۔ قال ابو عبد الله فیہ من الفقہ انہ لم یستاذنہم حین قام و خرج و فیہ انه تهیبا للقاء و هو بید ان یقوموا۔ حضرت امام بخاری نے کہا اس حدیث سے یہ مسئلہ نکلا کہ آنحضرت ﷺ اٹھ کھڑے ہوئے اور چلے ان سے اجازت نہیں لی اور یہ بھی نکلا کہ آپ نے ان کے سامنے اٹھنے کی تیاری کی۔

آپ کا مطلب یہ تھا کہ وہ بھی اٹھ جائیں تو معلوم ہوا کہ جب لوگ بیکار بیٹھے رہیں اور صاحب خانہ تنگ ہو جائے تو ان کی بغیر اجازت اٹھ کر چلے جانا یا ان کو اٹھانے کے لئے اٹھنے کی تیاری کرنا درست ہے۔

(۲۲۲۰) ہم سے اسحاق نے بیان کیا، کہا تم کو یعقوب نے خردی، مجھ سے میرے والد نے بیان کیا، ان سے صالح نے، ان سے ابن شاب نے بیان کیا، کما کہ مجھے عروہ بن زیر نے خردی اور ان سے نبی کشم شہزادہ کی زوجہ مطہرہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ آنحضرت ﷺ سے کما کرتے تھے کہ آنحضرت ﷺ ازواد مطرات کا پردا کرائیں۔ بیان کیا کہ آنحضرت نے ایسا نہیں کیا اور ازواد مطرات رفع حاجت کے لئے صرف رات ہی کے وقت نکلتی تھیں (اس وقت گھروں میں بیت الحلاء نہیں تھے) ایک مرتبہ سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہ باہر گئی ہوئی تھیں۔ ان کا قدہ لمبا تھا۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے انھیں دیکھا۔ اس وقت وہ مجلس میں بیٹھے ہوئے تھے۔ انھوں نے کہا سودہ میں نے آپ کو پہچان لیا یہ انھوں نے اس لیے کہا کیونکہ وہ پردا کے حکم کے نازل ہونے کے بڑے متمنی تھے۔ بیان کیا کہ پھر اللہ تعالیٰ نے پردا کی آیت نازل کی۔

**تشریح** اس حدیث سے یہ نکلا کہ ازواد مطرات کے لئے جس پرداے کا حکم دیا گیا وہ یہ تھا کہ گھر سے باہر ہی نہ نکلیں یا نکلیں تو مخالف یا محمل وغیرہ میں کہ ان کا جدش بھی معلوم نہ ہو سکے مگر یہ پردا آنحضرت ﷺ کی یو یوں سے خاص تھا۔ دوسری مسلمان عورتوں کو ایسا حکم نہ تھا وہ پرداے کے ساتھ برابر باہر نکلا کرتی تھیں۔

باب اذن لینے کا اس لئے حکم دیا گیا ہے کہ نظر نہ پڑے (۲۲۳۱) ہم سے علی بن عبد اللہ نے بیان کیا، کہا تم سے سفیان نے، ان سے زہری نے بیان کیا (سفیان نے کہا کہ) میں نے یہ حدیث زہری سے سن کر اس طرح یاد کی ہے کہ جیسے تو اس وقت یہاں موجود ہو اور ان سے سل بن سعد نے کہ ایک شخص نے نبی کشم شہزادہ کے

۶۶۴۰ - حدثنا إسحاق، أخبرنا يعقوب بن إبراهيم، حدثنا أبي عن صالح، عن ابن شهاب قال: أخبرني غزوة بن الزبير أن عائشة رضي الله عنها زوج النبي ﷺ قالت: كان عمر بن الخطاب يقول لرسول الله ﷺ: أخرج نساءك قالت فلم يفعل، وكان أزواج النبي ﷺ يخرجن ليلة إلى ليل قبل المناسع، فخرجت سودة بنت زمعة وكانت امرأة طويلة فرأها عمر بن الخطاب وهو في المجلس فقال: عرفةك يا سودة حرصا على أن ينزل العِجَاب قالت: فأنزل الله عز وجل آية العِجَاب. [راجع: ۱۴۶]

۶۶۴۱ - باب الاستئذان من أجل البصر حدثنا علي بن عبد الله، حدثنا سفيان، قال الزهري : حفظته كاما أذك هنها، عن سهل بن سعد قال: اطلع رجل من جنوب في حجر النبي صلى الله عليه وسلم

کسی جگہ میں سوراخ سے دیکھا، آنحضرت ﷺ کے پاس اس وقت ایک لکھا تھا جس سے آپ سر مبارک کھجارتے تھے۔ آنحضرت ﷺ نے اس سے فرمایا کہ اگر مجھے معلوم ہوتا کہ تم جھانک رہے ہو تو یہ لکھا تمہاری آنکھ میں چھپو دیتا (اندر داخل ہونے سے پہلے) اجازت مانگنا تو ہے یہ اسلئے کہ (اندر کی کوئی ذاتی چیز نہ دیکھی جائے۔

(۲۲۲۲) ہم سے مدد نے بیان کیا، کہا ہم سے حاد بن زید نے بیان کیا، ان سے عبید اللہ بن الی بکرنے اور ان سے انس بن مالک بن شوشٹ نے کہ ایک صاحب نبی کریم ﷺ کے کسی جگہ میں جھانک کر دیکھنے لگے تو آنحضرت ﷺ ان کی طرف تیر کا پھل یا بست سے پھل لے کر بڑھے گویا میں آنحضرت ﷺ کو دیکھ رہا ہوں ان صاحب کی طرف اس طرح چککے چککے تشریف لائے۔

وَسَلَّمَ وَمَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِذْرَى يَخْكُرُ بِهِ رَأْسَهُ فَقَالَ: ((لَوْ أَعْلَمْ أَنَّكَ تَنْظُرُ لَطْفَتُكَ بِهِ فِي عَيْنِكَ، إِنَّمَا جَعَلَ الْإِسْتِدَانَ مِنْ أَجْلِ الْبَصَرِ)).

[راجع: ۵۹۲۴]

۶۲۴۲ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا حَمَادَ بْنَ زَيْدٍ، عَنْ عَبْيِدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ أَنْسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَجُلًا أَطْلَعَ مِنْ بَعْضِ حَجَرِ النَّبِيِّ ﷺ فَقَامَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ بِمِشْقَصٍ أَوْ بِمَشَاقِصٍ فَكَانَ أَنْظَرَ إِلَيْهِ يَخْلُلُ الرَّجْلَ لِيَطْعَنَهُ.

[طرفہ فی: ۶۸۸۹، ۶۹۰۰].

گویا آپ وہ پھل انھیں چھپو دیں گے۔

۱۲ - بَابِ زِنَةِ الْجَوَارِحِ دُونَ الْفَرْجِ

۶۲۴۳ - حَدَّثَنَا الْحَمِيدِيُّ، حَدَّثَنَا

سَفِيَّاً، عَنْ أَبْنِ طَاؤِسٍ، عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِنِ

عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: لَمْ أَرْ شَيْئًا

أَشْبَهَ بِاللَّمْمَ مِنْ قَوْلِ أَبِي هُرَيْرَةَ، وَحَدَّثَنَا

مَحْمُودًا أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرِّزْاقِ، أَخْبَرَنَا

مَغْمَرًا، عَنْ أَبْنِ طَاؤِسٍ، عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِنِ

عَبَّاسٍ قَالَ: مَا رَأَيْتُ شَيْئًا أَشْبَهَ بِاللَّمْمَ

مِمَّا قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: ((إِنَّ

اللَّهُ كَبَّ عَلَى ابْنِ آدَمَ حَظَةً مِنَ الرِّزْقِ،

أَذْرَكَ ذَلِكَ لَا مَحَالَةً، فَوَنَا الْعَيْنُ النَّظرُ،

وَزَنَا اللَّسَانُ الْمُنْطَقُ، وَالْفَقْسُ تَمَنَّى

وَشَتَّى، وَالْفَرْجُ يَصْدَقُ ذَلِكَ كُلُّهُ أَوْ

يَكْلُبُهُ)). [طرفہ فی: ۶۶۱۲].

**باب شرمگاہ کے علاوہ دوسرے اعضاء کے زنا کا بیان**  
(۲۲۳۳) ہم سے حمیدی نے بیان کیا، کہا ہم سے سفیان نے بیان نے بیان کیا، ان سے ابن طاؤس نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما حدیث سے زیادہ صغیرہ گناہوں سے مشابہ میں نے اور کوئی چیز نہیں دیکھی۔ (حضرت ابو ہریرہ نے جو باتیں بیان کی ہیں وہ مراد ہیں) مجھ سے محدود نے بیان کیا، کہا ہم کو عبد الرزاق نے خبر دی، کہا ہم کو معرنے خبر دی، انھیں ابن طاؤس نے، انھیں ان کے والد نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہ میں نے کوئی چیز صغیرہ گناہوں سے مشابہ اس حدیث کے مقابلہ میں نہیں دیکھی ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما نے نبی کریم ﷺ سے نقل کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انسانوں کے معاملہ میں زنا میں سے اس کا حصہ لکھ دیا ہے جس سے وہ لامال دوچار ہو گا اپنے آنکھ کا زنا دیکھنا ہے، زبان کا زنا بولنا ہے، دل کا زنا یا ہے کہ وہ خواہش اور آرزو کرتا ہے پھر شرمگاہ اس خواہش کو سچا کرتی ہے یا جھلداری ہے۔

مطلب یہ ہے کہ نس میں زنا کی خواہ پیدا ہوتی ہے اب اگر شرمگاہ سے زنا کیا تو زنا کا گناہ لکھا گیا اور اگر خدا کے ذرے زنا سے باز رہا تو خواہ غلط اور جھوٹ ہو گئی اس صورت میں معاف ہو جائے گی:

### باب سلام اور اجازت تین مرتبہ ہوئی چاہئے

(۲۲۳۳) ہم سے احراق نے بیان کیا، کہا ہم کو عبد الصمد نے خردی، انھیں عبد اللہ بن شفی نے خردی، ان سے شمامہ بن عبد اللہ نے بیان کیا اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی کو سلام کرتے (اور جواب نہ ملتا) تو تین مرتبہ سلام کرتے تھے اور جب آپ کوئی بات فرماتے تو (زیادہ سے زیادہ) تین مرتبہ اسے دہراتے۔

(۲۲۳۵) ہم سے علی بن عبد اللہ نے بیان کیا، کہا ہم سے سفیان نے بیان کیا، کہا ہم سے یزید بن خصیف نے بیان کیا، ان سے بسر بن سعید نے اور ان سے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں انصار کی ایک مجلس میں تھا کہ ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ تشریف لائے جیسے گھبرائے ہوئے ہوں۔ انھوں نے کہا کہ میں نے عمر بن شٹر کے بیان تین مرتبہ اندر آنے کی اجازت چاہی لیکن مجھے کوئی جواب نہیں ملا، اس لئے واپس چلا آیا (جب عمر بن شٹر کو معلوم ہوا) تو انھوں نے دریافت کیا کہ (اندر آنے میں) کیا بات مانع تھی؟ میں نے کہا کہ میں نے تین مرتبہ اندر آنے کی اجازت مانگی اور جب مجھے کوئی جواب نہیں ملا تو واپس چلا گیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب تم میں سے کوئی کسی سے تین مرتبہ اجازت چاہے اور اجازت نہ ملے تو واپس چلا جانا چاہئے۔ عمر بن شٹر نے کہا اللہ! تمہیں اس حدیث کی صحت کے لئے کوئی گواہ لانا ہو گا (ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے مجلس والوں سے پوچھا) کیا تم میں کوئی ایسا ہے جس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث سنی ہو؟ ابی بن کعب بن شٹر نے کہا کہ اللہ کی قسم! تمہارے ساتھ (اس کی گواہی دینے کو سوا) جماعت میں سب سے کم عمر شخص کے اور کوئی نہیں کھڑا ہو گا، ابو سعید نے کہا اور میں ہی جماعت کا وہ سب سے کم عمر آدمی تھا میں ان کے ساتھ اٹھ کر گیا اور عمر بن شٹر سے کہا کہ واقعی نبی کشم سے یہ فرمایا ہے۔ اور

### ۱۳- باب التسلیم والاستئذان ثلاثة

۶۲۴۴ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ، أَخْبَرَنَا عَنْ الصَّمَدِ، حَدَّثَنَا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُشْنَى، حَدَّثَنَا شَمَامَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَنَسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا سَلَّمَ ثَلَاثًا وَإِذَا تَكَلَّمَ بِكَلِمَةٍ أَعْدَاهَا ثَلَاثًا.

[راجع: ۹۴]

۶۲۴۵ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا سُفِيَّانُ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ حُصَيْفَةَ، عَنْ بُشْرِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْحَدْرَنِيِّ قَالَ: كُنْتُ فِي مَجْلِسٍ مِنْ مَجَالِسِ الْأَنْصَارِ إِذْ جَاءَ أَبُو مُوسَى كَانَهُ مَذْغُورٌ، فَقَالَ: اسْتَأْذَنْتُ عَلَى عَمَرَ ثَلَاثًا فَلَمْ يُؤْذَنْ لِي، فَرَجَعْتُ فَقَالَ: مَا مَنَعَكَ؟ قُلْتُ اسْتَأْذَنْتُ ثَلَاثًا فَلَمْ يُؤْذَنْ لِي فَرَجَعْتُ، وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِذَا اسْتَأْذَنْتَ أَحَدَكُمْ ثَلَاثًا فَلَمْ يُؤْذَنْ لَهُ فَلْتَرْجِعْ)), فَقَالَ: وَاللَّهِ لَقِيمَنْ عَلَيْهِ بِسْيَةً أَمْنِكُمْ أَحَدًا سَمْعَةً مِنْ أَلْيَ بْنِ كَعْبٍ: وَاللَّهِ لَا يَقُولُ مَعْكَ إِلَّا أَصْفَرَ الْقَوْمَ، فَكُنْتُ أَصْفَرَ الْقَوْمَ فَقُلْمَتْ مَعَةً فَأَخْبَرْتُ عَمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ذَلِكَ، وَقَالَ ابْنُ الْمَبَارِكَ، أَخْبَرَنِي ابْنُ عَيْنَةَ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ حُصَيْفَةَ، عَنْ بُشْرِ بْنِ سَعِيدٍ سَمِعْتَ أَبَا سَعِيدِ

ابن المبارک نے بیان کیا کہ مجھ کو سفیان بن عیینہ نے خبر دی، کما مجھ سے یزید بن خسیف نے بیان کیا، انہوں نے برس بن سعید سے، کما میں نے ابو سعید بن الحشر سے سنائی کی حدیث نقل کی۔

[راجع: ۲۰۶۲]

بہذا۔

**لشیخ** حضرت عمر بن الخطاب نے اس گواہی کے بعد فوراً حدیث کو تسلیم کر لیا۔ مومن کی شان کی ہوئی چاہئے رضی اللہ عنہ وارضاہ۔ پس بر کامع ابو سعید سے ثابت ہوا اس روایت سے یہ بھی ثابت ہوا کہ ایک راوی کی روایت بھی جب وہ لقہ ہو جت ہے اور قیاس کو اس کے مقابل ترک کر دیں گے۔ اہل حدیث کا یہ قول ہے۔ بعض شخوں میں یہ عبارت زائد ہے۔ قال ابو عبد اللہ اراد عمر انتسب التثبت لا ان لا يجيء خبر الواحد يعني امام بخاري نے کہا کہ حضرت عمر بن الخطاب نے جو ابو موسیٰ سے گواہ لانے کو کماتا تو ان کا مطلب یہ تھا کہ حدیث کی اور زیادہ مضبوطی ہو جائے یہ سبب نہیں تھا کہ حضرت عمر بن الخطاب ایک صحابی کی روایت کردہ حدیث کو صحیح نہیں سمجھتے تھے۔

باب اگر کوئی شخص بلانے پر آیا ہو تو کیا سے بھی اندر داخل ہونے کے لئے اذن لینا چاہئے یا نہیں سعید نے قادة سے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے ابورافع نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہی (بلانا) اس کے لئے اجازت ہے۔

**لشیخ** اب پھر اذن لینے کی ضرورت نہیں۔ باب کی حدیث میں باوجود دعوت کے اذن لینے کا ذکر ہے۔ دونوں میں تطبیق یوں ہے اگر بلاتے ہی کوئی چلا جائے تب نئے اذن کی ضرورت نہیں ورنہ اذن لینا چاہئے۔

(۷۲۳۶) ہم سے ابو نعیم نے بیان کیا، کہا ہم سے عمر بن ذر نے بیان کیا (۷۲۳۶) (دوسری صد) اور ہم سے محمد بن مقائل نے بیان کیا، کہا ہم کو عبد اللہ نے خبر دی، کہا ہم کو عمر بن ذر نے خبر دی، کہا ہم کو مجاهد نے خبر دی اور ان سے حضرت ابو ہریرہ بن الحشر نے بیان کیا کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ (آپ کے گھر میں) داخل ہوا، آنحضرت ﷺ نے ایک بڑے پیالے میں دودھ پایا تو فرمایا، ابو ہریرہ! اہل صد کے پاس جا اور انھیں میرے پاس بلا ل۔ میں ان کے پاس آیا اور انھیں بلا لایا۔ وہ آئے اور (اندر آئے کی) اجازت چاہی پھر جب اجازت دی گئی تو داخل ہوئے۔ باب اور حدیث میں مطابقت ظاہر ہے۔

باب بچوں کو سلام کرنا  
(۷۲۳) ہم سے علی بن الجعد نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم کو شعبہ

۱۴- باب إِذَا دُعِيَ الرَّجُلُ فَجَاءَهُ  
هَلْ يَسْتَأْذِنُ؟ وَقَالَ سَعِيدٌ: عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ  
قَالَ: ((هُوَ إِذْنُهُ)).

۱۵- حَدَّثَنَا أَبُو نُعِيمَ، حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ ذَرٍ، وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَقَاتِلٍ، أَخْبَرَنَا عَنْ اللَّهِ أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ ذَرٍ، أَخْبَرَنَا مُجَاهِدٌ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: دَخَلْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَوَجَدْتُ لَبَنًا فِي قَدْرٍ فَقَالَ: ((أَبَا هِرَيْرَةَ أَهْلُ الْحَقِّ فَادْعُوهُمْ فَإِذْهَبُوكُمْ فَأَقْبِلُوا فَاسْتَأْذِنُوْا فَإِذْنُ لَهُمْ فَدَخَلُوا).

[راجع: ۵۳۷۵]

۱۶- بَابُ التَّسْلِيمِ عَلَى الصَّيَّانِ  
۱۷- حَدَّثَنَا عَلَيْيَ بْنُ الْجَعْدِ، أَخْبَرَنَا

نے خردی، انھیں سیار نے، انہوں نے ثابت بنا لیا سے روایت کی، انھیں انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ آپ پھر کے پاس سے گزرے تو انھیں سلام کیا اور فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی ایسا ہی کرتے تھے۔

### باب مردوں کا عورتوں کو سلام کرنا اور عورتوں کا مردوں کو

شَعْبَةُ، عَنْ سَيَّارٍ، عَنْ ثَابِتِ التَّبَانِيِّ، عَنْ أَنْسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ مَرَّ عَلَى صَبَّيَانَ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ وَقَالَ : كَانَ النَّبِيُّ يَفْعُلُ.

### ۱۶ - بَابِ تَسْلِيمِ الرِّجَالِ عَلَى النِّسَاءِ، وَالنِّسَاءِ عَلَى الرِّجَالِ

**لَشَرِحِ** حدیث کی رو سے تو یہ جائز نکلا ہے مگر فقاہ یہ کہتے ہیں کہ جوان عورتوں کو مردوں کا یا جوان مردوں کو جوان عورتوں کا سلام کرنا بہتر نہیں ایسا ہے کوئی فتنہ پیدا ہو جائے۔ میں (وحید الزماں) میں کہتا ہوں کہ فتنہ کے خیال سے شرعی حکم بدل نہیں سکتا۔ جب کلام جائز ہے تو سلام کا منع ہونا عجیب بات ہے۔ حدیث میں تقدیر السلام علی من عرفت و علی من لم تعرف ہے جو مرد عورت سب کوشال ہے۔

(۲۲۳۸) ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ قعینی نے بیان کیا، کہا ہم سے ابن ابی حازم نے، ان سے انکے والد نے اور ان سے سلیمان نے کہ ہم جمعہ کے دن خوش ہوا کرتے تھے۔ میں نے عرض کی کس لئے؟ فرمایا کہ ہماری ایک بڑھیا تھیں جو مقام بضاعتہ جیسا کرتی تھیں۔ ابن مسلم نے کہا کہ بضاعتہ مدینہ منورہ کا بھور کا ایک باغ تھا۔ پھر وہاں سے چند رلاتی تھیں اور اسے ہانڈی میں ڈالتی تھیں اور جو کے کچھ دانے پیس کر (اس میں ملاتی تھیں) جب ہم جمعہ کی نماز پڑھ کر واپس ہوتے تو انھیں سلام کرنے آتے اور وہ یہ چند رکی جڑیں آٹا لی ہوئی دعوت ہمارے سامنے رکھتی تھیں، ہم اس وجہ سے جمعہ کے دن خوش ہوا کرتے تھے اور قیلوہ یادوپر کا کھانا ہم جمعہ کے بعد کرتے تھے۔

(۲۲۳۹) ہم سے ابن مقاتل نے بیان کیا، کہا ہم کو عبد اللہ نے خردی، کہا ہم کو معمر نے خردی، انھیں زہری نے، انھیں ابو مسلمہ بن عبد الرحمن نے اور ان سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، اے عائشہ! یہ جبریل ہیں تمہیں سلام کہتے ہیں۔ بیان کیا کہ میں نے عرض کیا اور علیہ السلام ورحمة اللہ، آپ دیکھتے ہیں جو ہم نہیں دیکھ سکتے۔ ام المؤمنین کا اشارہ آنحضرت ﷺ کی طرف تھا۔ معمر کے ساتھ اس حدیث کو شعیب اور یونس اور

۶۲۴۸ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَهْلٍ قَالَ: كُنَّا نَفْرَخُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَلَمْ يَأْتِ كَانَتْ لَنَا عَجُوزٌ تُرْسِلُ إِلَيْيَنَا بِضَاعَةً قَالَ ابْنُ مَسْلَمَةَ: نَحْنُ بِالْمَدِينَةِ، فَتَأْخُذُ مِنْ أَصْنَوْلِ السَّلْقِ فَتَطْرَحُهُ فِي قِنْدِرٍ وَتُكَرِّكُ حَبَّاتٍ مِنْ شَعِيرٍ فَإِذَا صَلَّيْنَا الْجُمُعَةَ انْصَرَفْنَا وَنَسَلْمُ عَلَيْهَا فَقَدِمْنَا إِلَيْنَا فَنَفْرَخُ مِنْ أَجْلِهِ وَمَا كُنَّا نَقِيلُ وَلَا نَعْدَلُ إِلَّا بَعْدَ الْجُمُعَةِ۔ [راجع: ۹۳۸]

۶۲۴۹ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَقَاتِلٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((يَا عَائِشَةَ هَذَا جَنْرِيلٌ يَقْرَأُ عَلَيْكَ السَّلَامَ)) قَالَتْ: فَلَمْ يَأْتِ هَذَا جَنْرِيلٌ يَقْرَأُ عَلَيْكَ السَّلَامَ؟ قَالَتْ: فَلَمْ يَأْتِ وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللَّهِ تَرَى مَا لَا تَرَى تُرِيدُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ.

نعمان نے بھی زہری سے روایت کیا ہے۔ یوں اور نعمان کی روایتوں میں وبرکاتہ کا لفظ زیادہ ہے۔

نافعہ شفیقہ وَقَالَ يُونُسُ وَالْمُغَماَثُ : عَنِ الرُّهْرَیِّ وَبَرْكَاتُهُ . [راجع: ۳۲۱۷]

**لشیخ** اس حدیث کی مطابقت ترجمہ باب سے یوں ہے کہ حضرت جبریل علیہ السلام آنحضرت ﷺ کے پاس دیجہ کلمی صورت میں آیا کرتے تھے اور دیجہ مرد تھے تو ان کا حکم بھی مرد کا ہوا اور حدیث سے مرد کا عورت کو اور عورت کا مرد کو سلام کرنا ثابت ہوا خواہ وہ اجنبی ہی کیوں نہ ہوں مگر پرده ضروری ہے۔

باب اگر گھروالا پوچھے کہ کون ہے اس کے جواب میں کوئی کہے کہ میں ہوں اور نام نہ لے

۱۷ - باب إِذَا قَالَ : مَنْ ذَا ؟ فَقَالَ :

أَنَا ؟

(۶۲۵۰) ہم سے ابوالولید ہشام بن عبد الملک نے بیان کیا، کہا ہم سے شعبہ نے بیان کیا، ان سے محمد بن مکدر نے کہا کہ میں نے حضرت جابر بن زید سے سنا، وہ بیان کرتے تھے کہ میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں اس قرض کے بارے میں حاضر ہوا جو میرے والد پر تھا۔ میں نے دروازہ کھٹکھٹایا۔ آنحضرت ﷺ نے دریافت فرمایا، کون ہیں؟ میں نے کہا ”میں“ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ”میں“ ”میں“ جیسے آپ نے اس جواب کو ناپسند فرمایا۔

۶۲۵۰ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمُلْكِ، حَدَّثَنَا شَعْبَةُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَبِرِ قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فِي دِيْنِ كَانَ عَلَى أَبِي فَدَقْتَ أَبْيَابَ فَقَالَ: ((مَنْ ذَا؟)) فَقَلَّتْ: أَنَا فَقَالَ: ((أَنَا أَنَا)) كَانَهُ كَرِهَهَا . [راجع: ۲۱۲۷]

کیوں کہ بعض وقت صرف آواز سے صاحب غانہ پہچان نہیں سکتا کہ کون ہے اس لئے جواب میں اپنا نام بیان کرنا چاہئے۔

باب جواب میں صرف علیک السلام کہنا

۱۸ - باب مَنْ رَدَ فَقَالَ : عَلَيْكَ

السَّلَامُ

اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہی نے کہا تھا کہ ”وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ“ اور ان پر بھی سلام ہو اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں (اور نبی کریم ﷺ نے فرمایا) فرشتوں نے آدم علیہ السلام کو جواب دیا۔ ”السلام علیک و رحمة الله“ (سلام ہو آپ پر اور اللہ کی رحمت)

وَقَالَتْ عَائِشَةُ وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : ((رَدَ الْمُلَائِكَةُ عَلَى آدَمَ : السَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللَّهِ)). یہ دونوں حدیثیں اور موصولاً گزر جگی ہیں۔ ان کو لانے سے حضرت امام بخاری کی غرض یہ ہے کہ سلام کے جواب میں بوسنا کر کرنا بہتر ہے۔ کو صرف علیک السلام بھی کہنا درست ہے۔

(۶۲۵۱) ہم سے اسحاق بن منصور نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم کو عبد اللہ بن نميرے خبر دی، ان سے عبید اللہ نے بیان کیا، ان سے سعید بن ابی سعید مقبری نے بیان کیا اور ان سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک شخص مسجد میں داخل ہوا، رسول اللہ ﷺ اور پھر حاضر ہو مسجد کے کنارے بیٹھے ہوئے تھے۔ اس نے نماز پڑھی اور پھر حاضر ہو

۶۲۵۱ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُعَمَّرٍ، حَدَّثَنَا عَيْنَيْدُ اللَّهِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدِ الْمَقْبَرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَرَسَّوْلُ اللَّهِ ﷺ جَالِسٌ

کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”وعلیک السلام“ واپس اور دوبارہ نماز پڑھ کیونکہ تم نے نماز نہیں پڑھی۔ وہ واپس گئے اور نماز پڑھی۔ پھر (بنی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم) کے پاس آئے اور سلام کیا آپ نے فرمایا وَعَلِيْكَ السَّلَامُ۔ واپس جاؤ پھر نماز پڑھو۔ کیونکہ تم نے نماز نہیں پڑھی۔ وہ واپس گیا اور اس نے پھر نماز پڑھی۔ پھر واپس آیا اور بنی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں سلام عرض کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب میں فرمایا وَعَلَيْكُمُ السَّلَامُ۔ واپس جاؤ اور دوبارہ نماز پڑھو۔ کیونکہ تم نے نماز نہیں پڑھی۔ ان صاحب نے دوسری مرتبہ یا اس کے بعد عرض کیا رسول اللہ! مجھے نماز پڑھنی سکھا دیجئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب نماز کے لئے کھڑے ہوا کرو تو پہلے پوری طرح وضو کرو، پھر قبلہ رو ہو کر تکمیر (تحمیر) کو، اس کے بعد قرآن مجید میں سے جو تمہارے لئے آسان ہو وہ پڑھو، پھر رکوع کرو اور جب رکوع کی حالت میں برابر ہو جاؤ تو سراہما۔ جب سیدھے کھڑے ہو جاؤ تو پھر سجدہ میں جاؤ، جب سجدہ پوری طرح کر لو تو سراہما اور اچھی طرح سے بیٹھ جاؤ۔ یہی عمل اپنی ہر رکعت میں کرو۔ اور ابو اسامہ راوی نے دوسرے سجدہ کے بعد یوں کہا پھر سراہما ہیں تک کہ سیدھا کھڑا ہو جا۔

فی نَاحِيَةِ الْمَسْجِدِ فَصَلَى، ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((وَعَلَيْكَ السَّلَامُ، ازْجِعْ فَصَلَّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ)) فَرَجَعَ فَصَلَّى ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ فَقَالَ وَعَلَيْكَ السَّلَامُ إِرْجِعْ فَصَلَّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ فَصَلَّى ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ فَقَالَ وَعَلَيْكَ السَّلَامُ فَإِرْجِعْ فَصَلَّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ)) فَقَالَ فِي التَّالِيَةِ: أَوْ فِي الَّتِي بَعْدَهَا عَلِمْتِي يَا رَسُولُ اللَّهِ فَقَالَ: ((إِذَا قُمْتَ إِلَى الصَّلَاةِ فَاسْتَبِّنْ الْوُضُوءَ ثُمَّ اسْتَقْبِلِ الْقَبْلَةَ فَكَبِرْ، ثُمَّ افْرَأْ بِمَا تَيَسَّرْ مَعْكَ مِنَ الْقُرْآنِ ثُمَّ ارْكَعْ حَتَّى تَطْمَئِنْ رَاكِعًا، ثُمَّ ارْفَعْ حَتَّى تَسْتَوِيَ فَائِنَا، ثُمَّ اسْجُدْ حَتَّى تَطْمَئِنْ سَاجِدًا، ثُمَّ ارْفَعْ حَتَّى تَطْمَئِنْ جَالِسًا، ثُمَّ اسْجُدْ حَتَّى تَطْمَئِنْ جَالِسًا، ثُمَّ ارْفَعْ حَتَّى تَطْمَئِنْ جَالِسًا، ثُمَّ افْعَلْ ذَلِكَ فِي صَلَاتِكَ كُلَّهَا)) وَقَالَ أَبُو أَسَمَّةَ فِي الْأَخِيرِ حَتَّى تَسْتَوِيَ قَائِمًا.

[راجع: ۷۵۷]

تواس میں جلسہ استراحت کا ذکر نہیں۔ اس شخص کا نام خلاد بن رافع تھا یہ نماز جلدی ادا کر رہا تھا۔ آپ نے نماز آہستہ سے پڑھنے کی تعلیم فرمائی۔ حدیث میں لفظ وَعَلِيْكَ السلام نہ کوہے۔ ابو اسامہ راوی کے اثر کو خود حضرت امام نے کتاب الائیمان والذور میں وصل کیا ہے۔

۶۲۵۲— حدَثَنَا أَبْنُ بَشَّارٍ، قَالَ حَدَّثَنِي يَحْتَى، عَنْ عَيْنِدِ اللَّهِ، حَدَّثَنِي سَعِيدٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِيهِ هَرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((ثُمَّ ارْفَعْ حَتَّى تَطْمَئِنْ جَالِسًا)).

(۶۲۵۲) ہم سے ابن بشار نے بیان کیا، کہا کہ مجھ سے بھی نے بیان کیا، ان سے عبید اللہ نے، ان سے سعید نے بیان کیا، ان سے ان کے والد نے اور ان سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ بنی کرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، پھر سر سجدہ سے اٹھا اور اچھی طرح بیٹھ جا۔

[راجع: ۷۵۷]

لیکن اس میں جلسہ استراحت کا ذکر ہے ہے کہا منون ہے۔  
**باب اگر کوئی شخص کہے کہ فلاں شخص نے تجوہ کو سلام کیا  
 ہے تو وہ کیا کے**

(۷۲۵۳) ہم سے ابو نعیم نے بیان کیا، کہا ہم سے زکریا نے بیان کیا، کہا کہ میں نے عامر سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ مجھ سے ابو سلمہ بن عبد الرحمن نے بیان کیا اور ان سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ جبریل علیہ السلام تمہیں سلام کرتے ہیں۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ ”وعلیہ السلام ورحمة اللہ۔ ان پر بھی اللہ کی طرف سے سلامتی اور اس کی رحمت نازل ہو۔

[راجع: ۳۲۱۷] **لشیخ** باب کی مطابقت حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے جواب سے ہے۔ اس سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی فضیلت بھی ثابت ہوئی۔ جس کو خود حضرت جبریل علیہ السلام بھی سلام پیش کرتے ہیں۔ اللہ پاک ایسی پاک خاتون پر ہماری طرف بے بھی بت سے سلام پہنچائے اور حشر میں ان کی دعائیں ہم کو نصیب کرے آئیں۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے ۷۳ سال کی عمر طویل پائی اور کے ا رمضان ۷۵ھ میں مدینہ المنورہ میں انتقال فرمیا۔ رضی اللہ عنہا وارضاہا آئیں۔

**باب ایسی مجلس والوں کو سلام کرنا جس میں مسلمان اور  
 مشرک سب شامل ہوں**

(۶۲۵۴) حديثنا أبو نعيم، حدثنا زكريا  
 قال: سمعت عاصيرا يقول: حدثني أبو  
 مسلمة بن عبد الرحمن أن عائشة رضي  
 الله عنها حدثته أن النبي ﷺ قال لها:  
 ((إن جبريل يفرلك السلام)) قالت:  
 (ولعلك السلام وزحمة الله).

[راجع: ۳۲۱۷]

**أَخْلَاطُ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُشْرِكِينَ**  
 سلام کرنے والا مسلمانوں کی نیت کرے بعض نے کہا کہ وہ کے سلام علی من اتبع الهدی۔

(۷۲۵۴) ہم سے ابراہیم بن موسی نے بیان کیا، کہا ہم کو ہشام بن عروہ نے خردی، انھیں معمر نے، انھیں زہری نے، ان سے عروہ بن زبیر نے بیان کیا کہ مجھے اسامہ بن زید رض نے خردی کہ بنی کریم رض ایک گدھے پر سوار ہوئے جس پر بالاں بندھا ہوا تھا اور یعنی فدک کی بنی ہوئی ایک محملی چادر پہنچی ہوئی تھی۔ آنحضرت رض نے سواری پر اپنے پیچے اسامہ بن زید رض کو بھلایا تھا۔ آپ بنی حارث بن خزرج میں حضرت سعد بن عبادہ رض کی عیادت کے لئے تشریف لے جا رہے تھے۔ یہ جنگ بدر سے پہلے کا واقعہ ہے۔ آنحضرت رض ایک مجلس پر سے گزرے جس میں مسلمان بت پرست مشرک اور یہودی سب ہی شریک تھے۔ عبد اللہ بن ابی ابین سلوں بھی ان میں تھا۔ مجلس

(۶۲۵۵) حديثنا إبراهيم بن موسى،  
 أخبرنا هشام، عن مقمر، عن الزهري،  
 عن عروة بن الزبير قال: أخبرني أسامة  
 بن زيد أن النبي ﷺ ركب حماراً عليه  
 إكاف تحفة قطيفة فدكته، وأذاف وراءه  
 أسامة بن زيد، وهو يعود سعدة بن عمادة  
 لي بيبي العارث بن الخزرج، وذلك قبل  
 وقعة بدر، حتى مرّ لي مجلس في  
 أخلاق من المسلمين والمشركين عدّة  
 الأوقان والنهود وفيهم عبد الله بن أبي

میں عبد اللہ بن رواحہ بھی موجود تھے۔ جب مجلس پر سواری کا گرد پڑا تو عبد اللہ نے اپنی چادر سے اپنی ناک چھپائی اور کما کہ ہمارے اوپر غبار نہ اڑا۔ پھر حضور اکرم ﷺ نے سلام کیا اور وہاں رک گئے اور اتر کر انھیں اللہ کی طرف بلایا اور ان کے لئے قرآن مجید کی تلاوت کی۔ عبد اللہ بن ابی ابن سلول بولاً میاں میں ان بالوں کے سمجھنے سے قاصر ہوں، اگر وہ چیز حق ہے جو تم کہتے ہو تو ہماری مجلسوں میں اُکر ہمیں تکلیف نہ دیا کرو، اپنے گھر جاؤ اور ہم سے جو تمہارے پاس آئے اس سے بیان کرو۔ اس پر ابن رواحہ نے کہا آنحضرت ﷺ ہماری مجلسوں میں تشریف لایا کریں کیونکہ ہم اسے پسند کرتے ہیں۔ پھر مسلمانوں مشرکوں اور یہودیوں میں اس بات پر تو تمیں میں ہونے لگی اور قریب تھا کہ وہ کوئی ارادہ کر بیٹھیں اور ایک دوسرے پر جملہ کر دیں۔ لیکن آنحضرت ﷺ انھیں برابر خاموش کرتے رہے اور جب وہ خاموش ہو گئے تو آنحضرت ﷺ اپنی سواری پر بیٹھ کر سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کے پیال گئے۔ آنحضرت ﷺ نے ان سے فرمایا، سعد تم نے نہیں شاکر ابو جاب نے آج کیا بات کہی ہے۔ آپ کا اشارہ عبد اللہ بن ابی کی طرف تھا کہ اس نے یہ یہ باتیں کہی ہیں۔ حضرت سعد نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! اسے معاف کر دیجئے اور درگزر فرمایے۔ اللہ تعالیٰ نے وہ حق آپ کو عطا فرمایا ہے جو عطا فرماتا تھا۔ اس بستی (مدینہ منورہ) کے لوگ (آپ کی تشریف آوری سے پہلے) اس پر متفق ہو گئے تھے کہ اسے تاج پہناؤیں اور شانی عمامہ اس کے سپر باندھ دیں لیکن جب اللہ تعالیٰ نے اس منصوبہ کو اس حق کی وجہ سے ختم کر دیا جو اس نے آپ کو عطا فرمایا ہے تو اسے حق سے حسد ہو گیا اور اسی وجہ سے اس نے یہ معاملہ کیا ہے جو آپ نے دیکھا۔ چنانچہ آنحضرت ﷺ نے اسے معاف کر دیا۔

ابن سلول، وَفِي الْمَعْجِلِيْسِ عَنْدَ اللَّهِ بْنِ رَوَاحَةَ فَلَمَّا غَشِيَتِ الْمَجْلِسَ عَجَاجَةً الدَّائِبَةَ حَمَرَ عَنْدَ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَنْفَهِ بِرَدَّاَلِهِ ثُمَّ قَالَ: لَا تُكَبِّرُوا عَلَيْنَا فَسَلَّمَ عَلَيْهِمُ النَّبِيُّ ﷺ ثُمَّ وَقَفَ فِي زَلَّ لَفَعَاهَمَ إِلَى اللَّهِ وَقَرَأَ عَلَيْهِمُ الْقُرْآنَ فَقَالَ عَنْدَ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَبِي أَنْفَهِ بْنِ سَلْوَلِ : أَيْهَا الْمُرْءُ لَا أَخْسَنَ مِنْ هَذَا إِنْ كَانَ مَا تَقُولُ حَقًا فَلَا تُؤْذِنَا فِي مَجَالِسِنَا وَأَرْجِعْ إِلَى رِحْلَتِكَ فَمَنْ جَاءَكَ مِنْهَا فَأَفْصُنْ عَلَيْنَا، فَقَالَ ابْنُ رَوَاحَةَ : أَغْشَنَا فِي مَجَالِسِنَا فَلَمَّا نُعْجِبَ ذَلِكَ فَاسْتَبَّ الْمُسْلِمُونَ وَالْمُشْرِكُونَ وَالْيَهُودَ حَتَّى هُمُوا أَنْ يَتَوَلَّوْا فَلَمَّا يَوْلِ النَّبِيُّ ﷺ يَخْفَضُهُمْ حَتَّى سَكُنُوا ثُمَّ رَكِبَ دَائِبَةً حَتَّى دَخَلَ عَلَى سَعْدِ بْنِ عَبَادَةَ فَقَالَ: ((أَيْنِي سَعْدَ الَّمْ تَسْمَعُ مَا قَالَ أَبُو حَيَّابٍ؟)) يُرِيدُ عَنْدَ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَالَ: كَذَّا وَكَذَّا، قَالَ: اغْفِ عَنْهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَاصْفَحْ، فَوَاللَّهِ لَقَدْ أَعْطَاكَ اللَّهُ الَّذِي أَعْطَاكَ، وَلَقَدْ اضْطَلَّ أَهْلُ هَذِهِ الْبَخْرَةِ عَلَى أَنْ يَتَوَجُّوْهُ فَيَقْصُدُونَهُ بِالْمُعَصَيَّةِ، فَلَمَّا رَدَّ اللَّهُ ذَلِكَ بِالْحَقِّ الَّذِي أَعْطَاكَ شَرِقَ بِذَلِكَ، فَذَلِكَ فَعَلَ بِهِ مَا رَأَيْتَ فَعَفَّا عَنْهُ النَّبِيُّ ﷺ۔

**لَشَّافِي** اس حدیث سے جمل باب کا مضمون واضح طور پر ثابت ہو رہا ہے وہاں آنحضرت ﷺ کی کمال دہائی، دور انہیں، عن، اطم اسلام کی حرکت شنید کو معاف فرمادیا۔ اللہ پاک ایسے پیارے رسول پر ہزارہا ہزار ان گفت و درود و سلام نازل فرمائے آئیں۔ اس میں

آن کے مھکد دار ان اسلام کے لئے بھی درس عبرت ہے جو ہر وقت شعل جوالہ بن کراپے علم و فضل کی دھاک بخانے کے لئے اخلاق نبوی کا عملہ مضمکہ اڑاتے رہتے ہیں اور ذرا بھی خلاف مزاج بات پا کر غیظ و غضب کا مظاہرہ کرنے لگ جاتے ہیں۔ اکثر مقلدین جامدین کا یہی حال ہے الاماشاء اللہ۔ اللہ پاک ان مذہب کے مھکد داروں کو اپنا مقام سمجھنے کی توفیق نہیں آئیں۔

### باب جس نے گناہ کرنے والے کو سلام نہیں کیا

اور اس وقت تک اس کے سلام کا جواب بھی نہیں دیا جب تک اس کا توبہ کرنا ظاہر نہیں ہو گیا اور کتنے دنوں تک گھنگار کا توبہ کرنا ظاہر ہوتا ہے؟ اور حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے کہا کہ شراب پینے والوں کو سلام نہ کرو۔

یہ بھی ایک موئع ہے بوالحب لله والبعض لله کو ظاہر کرتا ہے۔

(۲۲۵۵) ہم سے ابن بکیر نے بیان کیا، کہا ہم سے لیث بن سعد نے بیان کیا، ان سے عقیل نے، ان سے ابن شاہب نے، ان سے عبدالرحمن بن عبد اللہ نے اور ان سے عبد اللہ بن کعب نے بیان کیا کہ میں نے کعب بن مالک سے نہ، وہ بیان کرتے تھے کہ جب وہ غزوہ تبوك میں شریک نہیں ہو سکے تھے اور نبی کریم ﷺ نے ہم سے بات چیت کرنے کی ممانعت کر دی تھی اور میں آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر سلام کرتا تھا اور یہ اندازہ لگاتا تھا کہ آنحضرت ﷺ نے جواب سلام میں ہونٹ مبارک ہلائے یا نہیں، آخر پچاس دن گزر گئے اور آنحضرت ﷺ نے اللہ کی بارگاہ میں ہماری توبہ کے قبول کئے جانے کا نماز فجر کے بعد اعلان کیا۔

۲۱۔ باب مَنْ لَمْ يُسْلِمْ عَلَى مَنْ افْتَرَفَ ذَبَابًا وَمَنْ لَمْ يَرْدُ سَلَامَةً حَتَّى تَتَبَيَّنَ تَوْبَتُهُ وَإِلَى مَنِ تَتَبَيَّنَ تَوْبَةُ الْفَاسِدِ؟ وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرُو : لَا تُسْلِمُوا عَلَى شَرَبَةِ الْخَمْرِ.

۶۲۵۵ - حدَّثَنَا أَبْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا الْيَتْمَ، عَنْ عَفِيْلٍ، عَنْ أَبْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ كَعْبٍ قَالَ: سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ يَحْدُثُ حِينَ تَخَلَّفَ عَنْ تَبُوكٍ وَنَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ كَلَامِنَا وَآتَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَأَسْلَمَ عَلَيْهِ فَأَقُولُ فِي نَفْسِي هَلْ حَرَكَ شَفَاعَتِي بِرَدَّ السَّلَامِ أَمْ لَا؟ حَتَّى كَمْلَتْ خَمْسُونَ لَيْلَةً، وَآدَنَ النَّبِيُّ ﷺ بِتَوْبَةِ اللَّهِ عَلَيْنَا حِينَ صَلَّى الْفَجْرَ.

[راجح: ۲۷۵۷]

**لشیخ** [لشیخ] یہ ایک عظیم واقعہ تھا جس سے حضرت کعب بن مالک رض مقصہ ہوئے تھے۔ حضور ﷺ کی اس دعوت جہاد کی اہمیت کے پیش نظر کعب بن مالک یہی نیک و صالح فدائی اسلام کے لئے یہ تسلی مناسب نہ تھا وہ جیسے عظیم المرتب تھے ان کی کوتایی کو بھی وہی درجہ دیا گیا اور انہوں نے جس صبر و شکر و پامروں کے ساتھ اس امتحان میں کامیابی حاصل کی وہ بھی لاائق صد تحریک ہے اب یہ امام و خلیفہ کی دورانی پر موقوف ہے کہ وہ کسی بھی ایسی لغزش کے مرکب کو کس حد تک قابل سرزنش سمجھتا ہے۔ یہ ہر کس و ناکس کا مقام نہیں ہے فالہم ولا تکن من الفاصلین۔

### باب ذمیوں کے سلام کا جواب کس طرح دیا جائے؟

۲۲۔ باب كَيْفَ يُرَدُّ عَلَى أَهْلِ

الذَّمَّةِ السَّلَامِ؟

(۲۵۶) ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم کو شیعہ نے خردی، انھیں زہری نے، انہوں نے کہا کہ مجھے عروہ نے خردی، اور ان سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ کچھ یہودی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا کہ ”السام علیک“ (تمیس موت آئے) میں ان کی بات سمجھ گئی اور میں نے جواب دیا ”علیکم السام واللعنة“ آنحضرت ﷺ نے فرمایا عائشہ صبر سے کام لے کیونکہ اللہ تعالیٰ تمام معاملات میں نرمی کو پسند کرتا ہے، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا آپ نے نہیں سنا کہ انہوں نے کیا کہا تھا؟ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ میں نے ان کا جواب دے دیا تھا کہ ”وعلیکم“ (اور تمیس بھی)

۶۶۵۶ - حدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانَ، أَخْبَرَنَا شَعِيبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ أَخْبَرَنِي عَزْرُوذَةُ أُنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: دَخَلَ رَهْفَطَ مِنَ الْيَهُودِ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالُوا: السَّامُ عَلَيْكَ فَفَهَمْتُهَا فَقَلَّتْ: عَلَيْكُمُ السَّامُ وَاللَّعْنَةُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَهْلًا يَا عَائِشَةَ فَإِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الرَّفْقَ فِي الْأَمْرِ كُلِّهِ)) فَقَلَّتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَوْ لَمْ تَسْمَعْ مَا قَالُوا؟ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((فَقَدْ قُلْتَ: وَعَلَيْكُمْ)).

[راجع: [۲۹۳۵]

(۲۵۷) ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم کو امام مالک نے خردی، انھیں عبد اللہ بن دینار نے اور ان سے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تمیس یہودی سلام کریں اور اگر ان میں سے کوئی ”السام علیک“ کہے تو تم اس کے جواب میں صرف ”وعلیک“ (اور تمیس بھی) کہہ دیا کرو۔

۶۶۵۷ - حدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((إِذَا سَلَّمَ عَلَيْكُمُ الْيَهُودُ فَإِنَّمَا يَقُولُ أَحَدُهُمْ : السَّامُ عَلَيْكَ، فَقُلْنَاهُ : وَعَلَيْكَ))).

(۲۵۸) ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے ہمیں نے بیان کیا، انھیں عبد اللہ بن ابی بکر بن انس نے خردی، ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب اہل کتاب تمیس سلام کریں تو تم اس کے جواب میں صرف ”وعلیکم“ کرو۔

۶۶۵۸ - حدَّثَنَا عُثْمَانَ بْنَ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، أَخْبَرَنَا عَبْيَدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ بْنِ أَنَسٍ، حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((إِذَا سَلَّمَ عَلَيْكُمُ أَهْلُ الْكِتَابِ فَقُولُوا: وَعَلَيْكُمْ)).

[طرفة فی : ۶۹۲۶].

**لَشْرِيقٌ** یہ بھی ایک خاص واقعہ سے متعلق ہے جب کہ یہودی نے صاف لفظوں میں بد دعا کے الفاظ سلام کی جگہ استعمال کئے تھے۔ آج کے دور میں غیر مسلم اگر کوئی اچھے لفظوں میں دعا سلام کرتا ہے تو اس کا جواب بھی اچھا ہی دینا چاہئے واذا حسیتم بتعجب فحیوا با حسن منها اور دوها میں عام حکم ہے۔

باب جس نے حقیقت حال معلوم کرنے کے لئے ایسے

۲۳ - بَابٌ مِنْ نَظَرٍ فِي كِتَابٍ

شخص کا مکتب پکڑ لیا جس میں مسلمانوں کے خلاف کوئی  
بات لکھی گئی ہو تو یہ جائز ہے۔

۰ مگر یہ بھی بحکم خلیفہ اسلام ہو جب کہ اس کو ایسے شخص کا ماحل معلوم ہو جائے۔

(۲۲۵۹) ہم سے یوسف بن بملول نے بیان کیا، کہا ہم سے اسن اور اس نے بیان کیا کہا کہ مجھ سے حسین بن عبد الرحمن نے بیان کیا، ان سے سعد بن عبیدہ نے، ان سے ابو عبد الرحمن سلی نے اور ان سے حضرت علی بن ابی طہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے نبیر بن عوام اور ابو مرشد غنوی کو سمجھا۔ ہم سب گھوڑ سوار تھے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ جاؤ اور جب ”روضہ خلخ“ (مکہ اور مدینہ کے درمیان ایک مقام) پر پسچو تو دہل تمہیں مشرکین کی ایک عورت ملے گی، اس کے پاس حاطب بن ابی باتھ کا ایک خط ہے جو مشرکین کے پاس سمجھا گیا ہے (اسے لے آؤ) بیان کیا کہ ہم نے اس عورت کو پالیا، وہ اپنے اونٹ پر جاری تھی اور وہیں پر ملی (جمل) آنحضرت ﷺ نے بتایا تھا۔ بیان کیا کہ ہم نے اس سے کہا کہ خط جو تم ساتھ لے جاری ہو وہ کمال ہے؟ اس نے کہا کہ میرے پاس کوئی خط نہیں ہے۔ ہم نے اس کے اونٹ کو بھالیا اور اس کے کجاؤ میں تلاشی لی لیکن ہمیں کوئی چیز نہیں ملی۔ میرے دونوں ساتھیوں نے کہا کہ ہمیں کوئی خط تو نظر آتا نہیں۔ بیان کیا کہ میں نے کہا، مجھے یقین ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے غلط بات نہیں کی ہے۔ قسم ہے اس کی جس کی قسم کھائی جاتی ہے، تم خط نکالو ورنہ میں تمہیں ننگا کر دوں گا۔ بیان کیا کہ جب اس عورت نے دیکھا کہ میں واقعی اس معاملہ میں سمجھدے ہوں تو اس نے ازار باندھنے کی جگہ کی طرف ہاتھ بڑھایا، وہ ایک چادر ازار کے طور پر باندھے ہوئے تھی اور خط نکالا۔ بیان کیا کہ ہم اسے لے کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آنحضرت ﷺ نے دریافت فرمایا، حاطب تم نے ایسا کیوں کیا؟ انہوں نے کہا کہ میں اب بھی اللہ اور اس کے رسول پر ایمان رکھتا ہوں۔ میرے اندر کوئی تغیر و تبدیلی نہیں آئی

من يُخَذِّلُ عَلَى الْمُسْلِمِينَ

لِيَسْتَبِينَ أَمْرًا

۶۶۵۹ - حدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ بَهْرَوْلِ،  
حدَّثَنَا أَبْنُ إِذْرِيسَ، قَالَ حَدَّثَنِي حُصَيْنٌ  
بْنُ عَنْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ سَعْدِ بْنِ عَبِيدَةَ،  
عَنْ أَبِي عَنْدِ الرَّحْمَنِ السُّلْطَنِيِّ، عَنْ عَلِيِّ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: بَعْثَتِي رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالزَّيْنُ بْنُ الْعَوَامِ  
وَأَبْنَا مَرْقِيَ الْقَنْوَيِّ وَكُلُّنَا فَارِسٌ فَقَالَ:  
((انْطَلَقُوا حَتَّى تَأْتُوا رَوْضَةَ خَاتَمِ الْأَنْبَاءِ  
أَنْزَلْنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ مَعَهَا صَحِيفَةً مِنْ  
خَاطِبٍ بْنِ أَبِي بَلْقَعَةَ إِلَى الْمُشْرِكِينَ))  
قَالَ: فَأَذْرَكْنَاهَا تَسْبِيرًا عَلَى جَمِيلِ لَهَا  
حَتَّى قَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ قَالَ: فَلَمَّا أَتَيْنَا الْكِتَابَ الَّذِي مَعَكُوْ  
قَالَتْ: مَا مَعِيْ كِتَابٌ فَأَنْتَخْتَا بِهَا فَابْتَغِنَا  
فِي رَحْلِهَا، فَمَا وَجَدْنَا شَيْئًا قَالَ:  
صَاحِبَيْ: مَا نَرَى كِتَابًا فَأَنْتَخْتَا بِهَا فَابْتَغِنَا  
فِي رَحْلِهَا، فَمَا وَجَدْنَا شَيْئًا قَالَ:  
عِلْمَتُ مَا كَذَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي يَخْلُفُ بِهِ لِعَذْرَجَنَ  
الْكِتَابَ أَوْ لِأَجْرَدَنَكَ قَالَ: فَلَمَّا رَأَتِ  
الْجَدْ مِنِيْ أَهْوَتْ بِهِبَقًا إِلَى حَجَزَهَا وَهُنَّ  
مُحْجَزَةٌ بِكِسَاءٍ، فَأَخْرَجَتِ الْكِتَابَ قَالَ:  
لَمْ يَنْلَقَنَا بِهِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: ((مَا حَمَلَكَ يَا حَاطِبُ

ہے، میرا مقصد (خط سچنے سے) صرف یہ تھا کہ (قریش پر آپ کی فوج کشی کی اطلاع دوں اور اس طرح) میرا ان لوگوں پر احسان ہو جائے اور اس کی وجہ سے اللہ میرے اہل اور مال کی طرف سے (ان سے) مدافعت کرائے۔ آپ کے جتنے (صادر) صحابہ ہیں ان کے مکہ کھونہ میں ایسے افراد ہیں جن کے ذریعہ اللہ ان کے مال اور ان کے گھر والوں کی حفاظت کرائے گا۔ آخرین نبی نے فرمایا انھوں نے مجھے کہہ دیا ہے اب تم لوگ ان کے بارے میں سوا بھلائی کے اور کچھ نہ کوئی۔ بیان کیا کہ اس پر عمر بن خطاب رض نے فرمایا کہ اس شخص نے اللہ، اس کے رسول اور مولویوں کے ساتھ خیانت کی ہے، مجھے اجازت دیجئے کہ میں اس کی گردان مار دوں۔ بیان کیا کہ آخرین نبی نے فرمایا، عمر! تمہیں کیا معلوم، اللہ تعالیٰ بدر کی لڑائی میں شریک صحابہ کی زندگی پر مطلع تھا اور اس کے باوجود کما کہ تم جو چاہو کرو، تمہارے لئے جنت لکھ دی گئی ہے۔ ”بیان کیا کہ اس پر عمر رض کی آنکھیں اٹک آلوہ ہو گئیں اور عرض کی، اللہ اور اس کے رسول ہی زیادہ جانے والے ہیں۔

[راجع: ۳۰۰۷]

**شیخ** رض نے ان کو شرفِ معلمی عطا فرمایا کہ حضرت عمر اور دیگر اجلہ صحابہ کرام رض کو مسلمان فرمادیا۔ اس سے ظاہر ہوا کہ منقی جب تک کسی معاملہ کے ہر پہلو پر کمری نظر نہ ڈال لے اس کو فتویٰ لکھنا مناسب نہیں ہے۔

## باب الْكِتَابِ كُوكُ طرح خط

### لکھا جائے

(۶۲۶۰) ہم سے محمد بن مقابل ابو الحسن نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم کو عبد اللہ نے خبر دی، انہوں نے کہا ہم کو یونس نے خبر دی، ان سے زہری نے بیان کیا، انھیں عبد اللہ بن عبد اللہ بن عقبہ نے خبر دی، انھیں حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے خبر دی اور انھیں ابوسفیان بن حرب رض نے خبر دی کہ ہر قل نے قریش کے چند افراد کے ساتھ انھیں بھی بلا بھیجا۔ یہ لوگ شام تجارت کی غرض سے گئے تھے۔ سب لوگ ہر قل کے پاس آئے۔ پھر انہوں نے واقعہ بیان کیا کہ

فَلَى مَا صَنَفْتَ؟) قَالَ: مَا يَبْدِي إِلَّا أَنْ أَكُونَ مَؤْمِنًا بِإِنَّهُ وَرَسُولُهُ، وَمَا غَيْرَتْ وَلَا بَدَلَتْ، أَرَدْتُ أَنْ تَكُونَ لِي عِنْدَ الْقَوْمِ يَدْ يَنْتَفِعُ اللَّهُ بِهَا عَنْ أَهْلِي وَمَالِي، وَلَئِنْ مِنْ أَصْحَابِكَ هَنَاكَ إِلَّا وَلَهُ مِنْ يَنْتَفِعُ اللَّهُ بِهِ عَنْ أَهْلِهِ وَمَالِهِ، قَالَ: ((صَدِيقٌ فَلَا تَقُولُوا لَهُ إِلَّا خَيْرًا)) قَالَ: فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ إِنَّهُ قَدْ خَانَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَالْمُؤْمِنِينَ فَدَعَنِي فَأَضْرِبَ عَنْهُ قَالَ: فَقَالَ ((بِإِيمَانِ عُمَرٍ وَمَا يَنْتَرِيكَ لَعْلَ اللَّهُ قَدْ اطْلَعَ عَلَى أَهْلِ بَدْرٍ)) فَقَالَ: أَعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ وَجَبَتْ لَكُمُ الْجَنَاحَةَ) قَالَ: فَلَعْنَتُ عَنِّي عُمَرُ قَالَ: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَغْلَمُ.

## ۲۴۔ بَابُ كَيْفَ يُكْتَبُ الْكِتَابُ

### إِلَى أَهْلِ الْكِتَابِ؟

۶۲۶۰ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَبُو الْعَسْنَى، أَخْبَرَنَا عَنْهُ اللَّهُ، أَخْبَرَنَا يُونُسُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَنْهُدَ اللَّهِ بْنِ عَنْدِيلَ اللَّهِ بْنِ عَنْدِيلَ اللَّهِ بْنِ عَنْهُدَةَ أَنَّهُنَّ عَثَّاسٌ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا سَفَاهَنَ بْنَ حَزْبَبَ أَخْبَرَهُ أَنَّ هِرَفَلَ أَرْسَلَ إِلَيْهِ فِي نَفْرَ مِنْ قُرْبَشَةِ وَكَافُورَا بِجَاهَلَا بِالشَّامِ، فَلَقَوْهُ فَلَدَّكَرَ الْحَدِيثَ قَالَ:

پھر ہر قل نے رسول اللہ ﷺ کا خط مٹگوایا اور وہ پڑھا گیا۔ خط میں یہ لکھا ہوا تھا۔ بسم اللہ الرحمن الرحيم۔ محمد کی طرف سے جو اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہے (الشیعہ) ہر قل عظیم روم کی طرف سلام ہوان پر جنوں نے ہدایت کی اتباع کی۔ اما بعد!

ثُمَّ دَعَا بِكِتابِ رَسُولِ اللَّهِ فَقَرِئَ عَلَيْهِ فِي إِذْنِهِ ((بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ مِنْ حَمْدِ عَبْدِ اللَّهِ وَرَسُولِهِ، إِلَى هُرْقَلَ عَظِيمِ الرُّومِ السَّلَامُ عَلَى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدَى أَمَّا بَعْدُ)). [راجع: ۷]

**لشیعہ** خط لکھنے کا یہ وہ دستور نبوی ہے جو بہت سی خوبیوں پر مشتمل ہے۔ کاتب اور مکتب کو کس کس طرح قلم پلاں چاہئے۔ یہ جملہ ہدایات اس سے واضح ہیں مگر غور و فکر کرنے کی ضرورت ہے۔ وفقاً للله لما يحب ويرضى امين۔

### باب خط کس کے نام سے شروع کیا جائے

(۲۳۶۱) لیث نے بیان کیا کہ مجھ سے جعفر بن ربع نے بیان کیا، ان سے عبد الرحمن بن ہرمز نے اور ان سے ابو ہریرہؓ نے رسول اللہ ﷺ سے کہ آنحضرت ﷺ نے بنی اسرائیل کے ایک شخص کا ذکر کیا کہ انہوں نے لکڑی کا ایک لٹھالیا اور اس میں سوراخ کر کے ایک ہزار دینار اور خط رکھ دیا۔ وہ خط ان کی طرف سے ان کے ساتھی (قرض خواہ) کی طرف تھا۔ اور عمر بن ابی سلمہ نے بیان کیا کہ ان سے ان کے والد نے اور انہوں نے ابو ہریرہؓ سے سنا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ انہوں نے لکڑی کے ایک لٹھے میں سوراخ کیا اور مال اس کے اندر رکھ دیا اور ان کے پاس ایک خط لکھا، فلاں کی طرف سے فلاں کو ملے۔

**لشیعہ** چونکہ قرض دار انتہائی امانت دار اور وعدہ وفا مرد مومن تھا۔ اللہ نے اس کی دعا قبول کی اور امانت اور مکتب ہر دو قرض مومن سے بدلت جاتی ہیں تقدیریں۔ جعلنا اللہ منہم امین۔

### باب نبی کریم ﷺ کا ارشاد کہ اپنے سردار کو لینے کے لیے اٹھو

(۲۳۶۲) ہم سے ابوالولید نے بیان کیا، کہا ہم سے شعبہ نے بیان کیا، ان سے سعد بن ابراہیم نے، ان سے ابوامامہ بن سمل بن حنیف نے اور ان سے ابوسعید خدری نے کہ قریظہ کے یہودی حضرت سعد بن معاذؓ کو ثالث بنانے پر تیار ہو گئے تو رسول اللہ ﷺ نے انہیں بلا

۲۵ - باب بِمَنْ يُنَدِّأْ فِي الْكِتَابِ ۶۶۶ - وَقَالَ الَّذِيْنَ: حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ رَبِيعَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ هُرْمَنَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ ذَكَرَ رَجُلًا مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ أَخْذَ حَشَبَةَ فَنَفَرَهَا فَأَدْخَلَ فِيهَا أَلْفَ دِينَارٍ وَصَحِيفَةً مِنْهُ إِلَى صَاحِبِهِ وَقَالَ عُمَرُ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِيهِ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((نَجَرَ حَشَبَةَ فَجَعَلَ الْمَالَ فِي جَوْفِهَا وَكَتَبَ إِلَيْهِ صَحِيفَةً مِنْ فُلَانٍ إِلَى فُلَانٍ)). [راجع: ۱۴۹۸]

۲۶ - باب قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: ((قُومُوا إِلَى سَيِّدِكُمْ))

۶۶۶ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ، حَدَّثَنَا شَعْبَةُ، عَنْ سَعِدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِي أَمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حَنْيَفَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ أَهْلَ قُرْيَظَةَ نَزَلُوا عَلَى حَكْمٍ سَعِدٍ فَأَرْسَلَ النَّبِيُّ

بیجا جب وہ آئے تو آخرت میں نے فرمایا کہ اپنے سردار کے لینے کو اٹھوایوں فرمایا کہ اپنے میں سب سے بہتر کو لینے کے لئے اٹھو۔ پھر وہ حضور اکرم ﷺ کے پاس بیٹھ گئے اور آخرت میں نے فرمایا کہ بنی قریظہ کے لوگ تمہارے فیصلے پر راضی ہو کر (قلعہ سے) اتر آئے ہیں (اب تم کیا فیصلہ کرتے ہو)۔ حضرت سعد بن عباد نے کہا کہ پھر میں یہ فیصلہ کرتا ہوں کہ ان میں جو جنگ کے قبیل ہیں انہیں قتل کر دیا جائے اور ان کے بچوں عورتوں کو قید کر لیا جائے۔ آخرت میں نے فرمایا کہ آپ نے وہی فیصلہ کیا جس فیصلہ کو فرشتہ لے کر آیا تھا۔ ابو عبد اللہ (مصطف) نے بیان کیا کہ مجھے میرے بعض اصحاب نے ابوالولید کے واسطہ سے ابوسعید بن عباد کا قول (علی کے بجائے بصلہ) ”الی“ حکمک نقل کیا ہے۔

**شیخ** حضرت امام بخاری رضی اللہ عنہ نے کہا بعض میرے ساتھیوں نے ابوالولید سے یوں نقل کیا الی حکمک یعنی بجائے علی حکمک کے۔ ابوسعید خدرا نے یوں ہی کہا بجائے علی کے ای نقل کیا۔ حق یہ ہے کہ حضرت سعد بن معاذ زخمی تھے، اس لئے آخرت میں نے صحابہ سے فرمایا کہ اٹھ کر ان کو سوراہی سے اتا رہا اور تعظیم کے لئے کھڑا ہوتا منع ہے۔ دوسرا حدیث میں ہے کہ لا تقوموا کما یقوم الاعاجم جیسے عجی بوجے لوگ اپنے بڑے کی تعظیم کے لیے کھڑے ہو جاتے ہیں، میں تم کو اس سے منع کرتا ہوں۔

### باب مصافحة کا بیان

**شیخ** لفظ مصافحة منع سے ہے جس کے معنی ہمیل کے ہیں۔ پس ایک آدمی کا سیدھے ہاتھ کی ہمیل دوسرے آدمی کے سیدھے ہاتھ کی ہمیل سے ملانا مصافحة کہلاتا ہے جو مسنون ہے یہ ہر دو جانب سے سیدھے ہاتھوں کے ملانے سے ہوتا ہے۔ بیان ہاتھ ملانے کا بیان کوئی محل نہیں ہے جو لوگ دیاں اور بیاں دونوں ہاتھ ملاتے ہیں۔ ان کو لفظ مصافحة کی حقیقت پر غور کرنے کی ضرورت ہے مزید تفصیل آگے ملاحظہ ہو۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا کہ مجھے نبی کریم ﷺ نے تشدید سکھلا یا تو میری دونوں ہاتھیاں آخرت میں نے فرمایا کہ ہمیلیوں کے درمیان تھیں اور کعب بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں مسجد میں داخل ہوا تو بیاں رسول اللہ ﷺ کی تشریف رکھتے تھے۔ طلحہ بن عبید اللہ اٹھ کر بڑی تیزی سے میری طرف بڑھے اور مجھ سے مصافحة کیا اور (توبہ کے قول ہونے پر) مجھے مبارک بادو۔

(۶۲۶۳) ہم سے عمرو بن عاصم نے بیان کیا، کہا ہم نے ہمارا نے بیان کیا، ان سے قادة نے کہ میں نے حضرت انس بن علی سے پوچھا، کیا

صلی اللہ علیہ وسلم ایلیه فحشاء فقال: ((قُومُوا إِلَى سَيِّدِكُمْ - أُوْ قَالَ - خَيْرِكُمْ))، فَقَعَدَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: ((هَؤُلَاءِ نَزَّلُوا عَلَى حُكْمِكَ))، قَالَ: ((فَإِنِّي أَخْرُمُ أَنْ تُقْتَلَ مَقَايِلَهُمْ وَتُسْتَقْتَلَ ذَرَارُهُمْ))، فَقَالَ: ((لَقَدْ حَكِمْتَ بِمَا حَكَمَ بِهِ الْمَلِكُ)). قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: أَفَهَمْتَ بَعْضَ أَصْحَاحَيِّي عَنْ أَبِي الْوَلِيدِ مِنْ قَوْلِ أَبِي سَعِيدٍ إِلَى حُكْمِكَ۔

[راجع: ۴۰۴۳]

### ۲۷۔ باب المصافحة

**شیخ** وقال ابن مسعود: عَلَمْتَنِي النَّبِيُّ ﷺ الشَّهَدَةَ وَكَفْيَتِي كَفْنِي وَقَالَ كَفْنِي بْنَ مَالِكٍ: دَخَلَتِ الْمَسْجَدَ فَإِذَا بِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَامَ إِلَيْيَهُ طَلْحَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ يَهْرُولُ حَتَّى صَافَحَنِي وَهَنَّانِي۔

۶۲۶۳۔ حدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ، حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، عَنْ قَنَادَةَ قَالَ: قُلْتُ لِأَنَّسِ:

مصطفیٰ کا دستور نبی کرم ﷺ کے صحابہ میں تھا؟ انہوں نے کہا کہ ہاں ضرور تھا۔

(۲۲۶۳) ہم سے بھی بن سلیمان نے بیان کیا، انہوں نے کہا کہ مجھ سے اب وہ بنتے بیان کیا، انہوں نے کہا کہ مجھے جیوہ نے جبردی، کما کہ مجھ سے ابو عقیل زہرا بن معبد نے بیان کیا، انہوں نے اپنے دادا عبداللہ بن رشام رض سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ ہم نبی کرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عمر بن خطاب رض کا ہاتھ پکڑے ہوئے تھے۔

باب دونوں ہاتھ پکڑنا اور حمد بن زید نے ابن مبارک سے

دونوں ہاتھوں سے مصافحہ کیا

(۲۲۶۵) ہم سے ابو نعیم نے بیان کیا، کما ہم سے سیف نے بیان کیا، انہوں نے کہا کہ میں نے مجابر سے سنا، انہوں نے کہا کہ مجھ سے عبداللہ بن عجرہ ابو معمربن نے بیان کیا کہ میں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے تشہد سکھایا، اس وقت میرا ہاتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہتھیاروں کے درمیان میں تھا (اس طرح سکھایا) جس طرح آپ قرآن کی سورت سکھایا کرتے تھے۔ التحیات لله والصلوات والطیبات السلام عليك ايها النبي ورحمة الله وبركاته، برکاتہ السلام علينا وعلی عباد الله الصالحين اشهد ان لا اله الا الله و اشهد ان محمدا عبدہ و رسوله۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت حیات تھے۔ جب آپ کی وفات ہو گئی تو ہم (خطاب کا صیغہ کے بجائے) اس طرح پڑھنے لگے۔ ”السلام على النبي“ یعنی نبی کرم صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام ہو۔

نشیخ مصافحہ ایک ہاتھ سے منسون ہے یا دونوں ہاتھوں سے اس کے لئے ہم محدث کبیر حضرت مولانا عبدالرحمن صاحب مبارک پوری رض کی قلم مبارک سے کچھ تفصیلات پیش کرتے ہیں۔ مزید تفصیل کے لئے آپ کے رسالہ القائل الحنفی کا مطالعہ کیا جائے۔ حضرت مولانا مرحوم فرماتے ہیں۔

ایک ہاتھ سے مصافحہ کرنا جس طرح اہل حدیث مصافحہ کرتے ہیں، احادیث صحیح صریحہ اور آثار صحابہ رض سے نہایت صاف طور پر

أَكَانَتِ الْمُصَافحةُ فِي أَصْحَابِ النَّبِيِّ  
؟ قَالَ : نَعَمْ.

٦٦٤ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعْيَدَانَ قَالَ :  
حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ : أَخْبَرَنِي حَيْثُ  
قَالَ : حَدَّثَنِي أَبُو عَقِيلٍ زُفَرَةُ بْنُ مَعْبُودٍ  
سَمِعَ جَدَّهُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ هِشَامَ قَالَ : كَمَا  
مَعَ النَّبِيِّ وَهُوَ آخِذٌ بِيَدِ عُمَرَ بْنِ  
الْخَطَابِ۔ [راجع: ۳۶۹۴]

## ٤٨ - بَابُ الْأَخْدُ بِالْيَدِينِ

وَصَافَحَ حَمَادُ بْنُ زَيْدَ ابْنَ الْمَبَارِكِ بِيَدِيهِ.  
٦٦٥ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعِيمَ، حَدَّثَنَا سَيْفَ  
قَالَ : سَمِعْتُ مُجَاهِدًا يَقُولُ : حَدَّثَنِي عَبْدُ  
اللَّهِ بْنُ سَخْبَرَةَ أَبُو مَعْمَرَ، قَالَ : سَمِعْتُ  
ابْنَ مَسْعُودَ يَقُولُ : عَلِمْتَنِي رَسُولُ اللَّهِ  
وَكَفَى بَيْنَ كَفَيْهِ التَّشَهِيدَ، كَمَا  
يَعْلَمُنِي السُّورَةُ مِنَ الْقُرْآنِ ((التحيات  
الله، والصلوات، والطيبات، السلام  
عليك أيها النبي ورحمة الله وبركاته،  
السلام علينا وعلى عباد الله الصالحين،  
أشهد أن لا إله إلا الله وأشهد أن  
محمدًا عبده ورسوله) وَهُوَ بَيْنَ  
ظَهَرَانِيَا فَلَمَّا قُبِضَ فَلَنَا : السَّلَامُ، يَعْنِي  
عَلَى النَّبِيِّ . [راجع: ۸۳۱]

ثابت ہے اس کے ثبوت میں ذرا بھی مشکل نہیں ہے اور دونوں ہاتھوں سے مصافحہ کرنا جس طرح اس زمانہ کے حفیظہ میں راجح ہے نہ کسی حدیث صحیح سے ثابت ہے اور نہ کسی صحابی کے اثر سے اور نہ کسی تابعی کے قول و فعل سے اور ائمہ ارب بعدہ (امام ابو حنفیہ، امام شافعی، امام مالک، امام احمد بن حنبل رض) سے بھی کسی امام کا دونوں ہاتھوں سے مصافحہ کرنا یا اس کا فتویٰ دینا بسند متعقول نہیں اور فقہاء حنفیہ نے تشبیہ اور تمثیل کے پر ایہ میں جو یہ لکھا ہے کہ ”عبد اللہ بن مسعود رض نے فقہ کی کاشت کی اور زراعت لگائی اور علقمہ رض نے اس میں آپاٹشی کی اور اس لو سینچا اور ابرا یعنی نخی رض نے اس کو کاتا اور حمال رض نے ماش کی اور امام ابو حنفیہ رض نے اس کے غله کو چکی میں پیسا اور امام ابو یوسف رض نے اس کے آٹے کو گوندھا اور امام محمد رض نے اس کی روٹی پکائی اور باقی تمام لوگ (یعنی مقلدین احتاف) اس روٹی سے کھا رہے ہیں۔“ سو واضح ہو کہ ان کا کاشت کرنے والے، زراعت لگانے والے، آپاٹشی کرنے والے، ماش کرنے والے، آٹا پینے والے، آٹا گونڈھنے والے اور روٹی پکانے والے میں سے بھی کسی کا دونوں ہاتھوں سے مصافحہ کرنا یا اس کا فتویٰ دینا ثابت نہیں۔

خفیہ کے نزدیک جو نہایت مستند اور معتبر کتابیں ہیں جن پر مذہب حنفی کی بنا ہے، ان میں بھی دونوں ہاتھوں سے مصافحہ کا مسنون یا مستحب ہونا نہیں لکھا ہے۔ کتب خفیہ میں طبقہ اوپی کی کتابیں امام محمد کی تصنیفات (مبسوط، جامع صغیر، جامع کبیر، سیر صغر، سیر کبیر، زیادات) ہیں۔ جن کے مسائل مسائل اصول اور مسائل ظاہر الروایۃ سے تعبیر کئے جاتے ہیں اور امام محمد وہی کی ان تصنیفات میں آخري تصنیف بقول علامہ ابن الہام جامع صغیر ہے امام محمد وہی کی اس آخری تصنیف کی جلالت شان کا پتہ بھی اچھی طرح تم کو اس سے لگ سکتا ہے کہ امام ابویوسف وہی کے استاد ہیں اس کتاب کو ہر وقت اپنے پاس رکھتے تھے۔ نہ حضرت میں اس کو جدا کرتے اور نہ سفر میں۔ اس آخری تصنیف میں بھی امام محمد وہی نے یہ نہیں لکھا ہے کہ مصافحہ دونوں ہاتھوں سے کرنا چاہئے۔ بلکہ صرف اس قدر لکھا ہے لا باس بالمصاحفة یعنی مصافحہ کرنے میں کچھ مفارقاۃ نہیں ہے۔ فقہاء حنفی کے طبقہ ثانیہ میں علامہ قاضی خان بہت بڑے پایے کے فقیہ ہیں۔ آپ کی فتح نامہ کتاب جو فتاویٰ قاضی خان کے نام سے مشور ہے۔ عندر الحنفیہ نہایت مستند ہے۔ قاضی صاحب نے اپنی اس کتاب کے ہر باب میں بے شمار مسائل جزئیہ کو درج فرمایا ہے لیکن آپ نے بھی اس کتاب میں دونوں ہاتھوں سے مصافحہ کرنے کو نہیں لکھا ہے بلکہ مصافحہ کے متعلق صرف وہی لکھا ہے جو امام محمد وہی نے جامع صغیر میں لکھا ہے۔ کتب معتبرہ حنفیہ میں ہدایہ ایک درسی اور ایسی مقبول اور مستند و معتمد کتاب ہے کہ اس کی مدد میں فقہاء حنفیہ اس شعر کو پڑھتے ہیں۔

ان الهدایہ کالقرآن قد نسخت ماصنفو اقبلہا فی الشرع من کتب یعنی ہدایہ نے قرآن مجید کی طرح تمام ان کتابوں کو منسوخ کر دیا جو اس سے پہلے لوگوں نے تصنیف کی تھیں اس کتاب میں بھی یہ نہیں لکھا ہے کہ مصافحہ دونوں ہاتھوں سے کرنا چاہئے بلکہ اس میں صرف اس قدر لکھا ہے و لا باس بالمصاحفہ لانہ ہوا المعاورہ و قال علیہ السلام من صافع اخاه المسلم و حرک یہ د تاثر ذنوبہ انتہی یعنی مصافحہ کرنے میں کچھ مصالحتہ نہیں ہے کیونکہ وہ ایک قدیم سنت ہے اور فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ جو شخص اپنے بھائی مسلمان سے مصالحتہ کرے اور اپنے ہاتھ کو بہارے تو اس کے گناہ حظرتے ہیں۔ اور ہدایہ کے شروع ہبایہ۔ عنایہ۔ کفایہ۔ نتائج الافقار۔ تکملہ۔ فتح القدیر وغیرہ میں بھی اس امری کی تصریح نہیں کی گئی ہے کہ مصافحہ دونوں ہاتھوں سے مسنون یا مستحب اور کتب معترہ حنفیہ شرح و قاییہ بھی درسی کتاب ہے اور قریب قریب ہدایہ کے مقبول و مستند ہے۔ اس میں بھی دونوں ہاتھوں سے مصافحہ کامسنون یا مستحب ہونا نہیں لکھا ہے۔ اس میں بھی صرف اس قدر لکھا ہے کہ مصافحہ کرنا جائز ہے اور اس کتاب کے شروع و حواشی معتبرہ ذخیرۃ العقلي وغیرہ میں بھی اس کی تصریح نہیں کی گئی ہے کہ مصافحہ دونوں ہاتھوں سے ہونا چاہئے۔ اب آؤ زدا ان متون ثلاثہ معترہ کو دیکھیں جن پر فتاویٰ متاخرین کا اعتماد (اعلم ان المتاخرین قد اعتمدو اعلیٰ المتون الثالثة الواقیۃ و مختصر القدوری والکنز کذ الہی البافیع الكبير) ہے۔ یعنی و قاییہ۔ کنز۔ قدوری۔ سو واضح رہیے کہ ان متون میں بھی دونوں

ہاتھوں سے مصافحہ کا منسون یا مستحب ہونا نہیں لکھا ہے۔ الحشر مذہب حنفی کی جتنی کتابیں مستند و معتبر ہیں جن پر مذہب حنفی کی ہنا ہے ان میں سے کسی میں دونوں ہاتھوں سے مصافحہ کرنا نہیں لکھا ہے نہ ان میں یہ لکھا ہے کہ دونوں ہاتھوں سے مصافحہ کرنا ضروری ہے اور نہ یہ لکھا ہے کہ دونوں ہاتھوں سے مصافحہ منسون یا مستحب ہے۔

اگر کوئی صاحب فرمائیں کہ فتح حنفی میں درختار ایک مشور و معروف کتاب ہے اور اس میں لکھا ہے کہ دونوں ہاتھوں سے مصافحہ کرنا سنت ہے تو ان کو یہ جواب دینا چاہئے کہ کسی کتاب کا مشور و معروف ہونا اور بات ہے اور اس کا مستند و معتبر ہونا اور بات۔ درختار کے مشور و معروف ہونے سے اس کا مستند و معتمد ہونا لازم نہیں دیکھو فتح حنفی میں خلاصہ کیدانی کسی مشور کتاب ہے بالخصوص بلاد ماوراء النهر میں کہ وہاں تو لوگ اسے از بریاد کرتے ہیں۔ مگر ساتھ اس شرط کے باوجود تحقیقین حنفیہ کے نزدیک بالکل غیر مستند اور ناقابل اعتبار ہے پس درختار کے مشور و معروف ہونے سے اس کا مستند و معتمد ہونا ضرور نہیں ہے اور ساتھ اس کے فتحیہ حنفیہ نے اس امر کی صاف تصریح (مقدمة عمدة الرعایة حاشیة شرح وقایہ میں ہے لا يجوز الافتاء من الكتب المختصرة كالنهر و شرح الكنز للعنيي والدر المختار شرح ت甞ير الابصار انتہی) کی ہے کہ درختار وغیرہ کتب معتبرہ سے فوئی دینا جائز نہیں۔ علاوه بریں ہمیں یہ بھی دیکھنا ضروری ہے کہ درختار میں یہ مسئلہ (یعنی دونوں ہاتھوں سے مصافحہ کا سنت ہونا) کس کتاب سے نقل کیا گیا ہے اور جس کتاب سے نقل کیا گیا ہے وہ کتاب کسی ہے معتبر ہے یا غیر معتبر۔ پس واضح ہو کہ درختار میں یہ مسئلہ قیمہ سے نقل (درختار میں ہے و فی القبة السنۃ فی المصالحة بکلتاید یہ و تمامہ فيما علقہ علی الملحقی انتہی) کیا گیا ہے اور عند الحنفیہ قیمہ معتبر نہیں ہے۔ (و دیکھو مقدمہ عمدة الرعایۃ ۱۲) اس کتاب کا مصنف اعتقد امتعزل تھا اور فروع میں حنفی۔ اس کی تمام کتابیں قیمہ وغیرہ بصریح فتحیہ حنفیہ نامعتبر و غیر مستند ہیں اور صاحب قیمہ نے اس مسئلہ کی کوئی دلیل بھی نہیں لکھی ہے۔ پس جب معلوم ہوا کہ درختار میں یہ مسئلہ قیمہ سے نقل کیا گیا ہے اور فتحیہ حنفیہ کے نزدیک قیمہ غیر معتبر و غیر مستند ہے اور قیمہ میں اس کی کوئی دلیل بھی نہیں لکھی ہے تو ظاہر ہے کہ دونوں ہاتھوں سے مصافحہ کے سنت ہونے کے ثبوت میں درختار کا کام لینا اوقاف لوگوں کا کام ہے اور درختار کے مثل بعض اور کتب حنفیہ متاخرین میں بھی دونوں ہاتھوں سے مصافحہ کے منسون ہونے کا دعویٰ کیا گیا ہے لیکن وہ نہ کتب معتبرہ مذکورہ بلا کی طرح معتبر و مستند ہیں اور نہ ان میں معتبر و مستند کتاب سے یہ دعویٰ منقول ہے اور نہ ان میں اس کی کوئی دلیل لکھی ہے۔ غالب یہ ہے کہ اسی قیمہ سے بواسطہ یا بلا واسطہ یہ دعویٰ نقل کیا گیا ہے۔ یہ سب باقیں جب تم سن چکے تو اب ہمارے اس زمانہ کے احتجاف کا منسج دیکھو۔ ان لوگوں نے اس مسئلہ میں تحقیق سے کچھ بھی کام نہیں لیا اور جن احادیث سے ایک ہاتھ سے مصافحہ کا منسون ہونا ثابت ہوتا ہے اس کو بالکل یہ نظر انداز کیا بلکہ اپنی ان تمام مستند کتابوں کو بھی نظر انداز کیا جن پر مذہب حنفی کی ہنا ہے اور اڑے تو کس پر درختار وغیرہ پر اور اڑے تو ایسا کہ ایک ہاتھ کے مصافحہ کو غیر منسون ٹھرا دیا اور بعض جمال و متعضین نے تو اس قدر تشدد کیا کہ اپنی جمالت اور تعصب کے جوش میں آ کر ایک ہاتھ کے مصافحہ کی نسبت نادرست اور بدعت ہونے کا دعویٰ کر دیا اور اس پر بھی تسلیم نہ ہوئی تو اس سنت نبویہ کو نصاریٰ کا کام ٹھرا کر اور اس سنت کے عاملین کو برے لقب سے یاد کر کے اپنے جمالت اور تعصب بھرے ہوئے دل کو ٹھنڈا کیا۔ ان اللہ و نبأ الیه راجعون و ها ان اشرع فی المقصود متوكلا علی الله الودود۔

### ایک ہاتھ سے مصافحہ کے منسون ہونے کے ثبوت میں

**پہلی روایت:** حافظ ابن عبد البر رضی اللہ عنہ تحریر شرح مؤطای لکھتے ہیں۔ حد ثنا عبلة طوارث بن سفیان قال ثنا قاسم بن اصلح ثنا ابن وضاح قال ثنا یعقوب بن کعب قال ثنا بشیر بن اسماعیل عن حسان بن نوح عن عبید اللہ بن بسر قال ترون یہی هذه صافحت بها رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و ذکر الحديث یعنی عبید اللہ بن بسر واثر سے روایت ہے کہ انھوں نے کما کہ تم لوگ میرے اس ہاتھ کو دیکھتے

ہو۔ میں نے اسی ایک ہاتھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فما ممست خزا ولا حریرا الین ثابت ہوا کہ ایک ہاتھ سے مصافحہ کرنا مسنون ہے۔

**دوسری روایت:** عن انس بن مالک قال صافحت بکفی هذه کف رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم لما ممست خزا ولا حریرا الین من کفہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ یعنی انس بن مالک ہاتھ سے روایت ہے کہ میں نے اپنی اس ایک ہاتھ سے مصافحہ کیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہاتھی سے پس میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہاتھی سے زیادہ نرم نہ کسی خڑک اور نہ کسی ریشی کپڑے کو مس کیا۔ یہ حدیث مسلم بالمصاحفہ کے نام سے مشور ہے۔ اس حدیث کی سند میں بتتے راوی واقع ہیں ان میں سے ہر ایک نے اس حدیث کو روایت کرتے وقت اپنے استاد سے ایک ہی ہاتھ سے مصافحہ کیا ہے جیسا کہ انس ہاتھ نے ایک ہاتھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مصافحہ کیا تھا۔ اس حدیث کو علامہ محمد عبدالسندي رحلیہ نے "حضر الشارر" میں اور علامہ شوکانی نے اتحاف الاكابر میں اور بہت سے محدثین نے اپنے مسلفات میں ذکر کیا ہے۔ اس حدیث کی اسناد کے کئی طریق ہیں۔ بعض طریق اگرچہ قبل احتجاج و استشهاد نہیں مگر بعض طریق قابل استشهاد ضرور ہیں اور ہم نے اس روایت کو احتجاجاً پیش نہیں کیا ہے بلکہ استشهاد اور اسی طرح تیسری روایت بھی استشهاد آہی ذکر کی گئی ہے۔ واضح ہو کہ ان دونوں روایتوں میں اگرچہ دابنے ہاتھ کی تصریح نہیں ہے لیکن ان روایتوں میں جو آگے آتی ہیں دابنے ہاتھ کی تصریح موجود ہے اور مصافحہ کے دابنے ہی ہاتھ سے مسنون ہونے کی تائید حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی اس حدیث سے بھی ہوتی ہے۔ کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یحب التیمن ما استطاع فی شانہ کله فی طهوره و ترجله و تعلمه متفق علیہ کذا فی المشکوہ۔ یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعنی رحلیہ نے نایا شر ہدایہ میں اور امام نووی رحلیہ نے شرح صحیح مسلم میں اس کی تصریح کی ہے۔

**تیسرا روایت:** عن ابی امامۃ تمام التحیۃ الاخذ بالید والمصافحة بالیمنی رواه الحاکم فی الکتبی کذافی کنز العمال، (ص: ۳۱) / ج: ۵) یعنی ابو امامہ ہاتھ سے روایت ہے کہ سلام کی تائید ہاتھ کا پکڑنا اور مصافحہ دابنے ہاتھ سے ہے۔ روایت کیا اس کو حاکم نے کتاب الکتبی میں۔ اس روایت سے بھی صراحتاً معلوم ہوا کہ ایک ہاتھ سے یعنی دابنے ہاتھ سے مصافحہ کرنا چاہئے۔

**چوتھی روایت:** صحیح ابو عوانہ میں عمرو بن العاص سے روایت ہے۔ فلما جعل الله الاسلام فی قلبی اتیت رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم فقلت يا رسول الله بسط يدک لا بایعک فبسط يمينه فقبضت يدی فقال مالک يا عمرو! فقلت اردت ان اشتربت فقال تشرط ماذا اقتلت يغفرلي فقال ماعلمت يا عمرو ان الاسلام بهدم ما كان قبله الحديث. یعنی عمرو بن العاص کہتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ نے میرے قلب میں اسلام ڈالا تو میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہا یا رسول اللہ! اپنے ہاتھ (مبارک) کو بڑھائیے کہ میں آپ سے بیعت کروں بس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دابنے ہاتھ کو بڑھایا پھر میں نے اپنے ہاتھ سمیٹ لیا۔ آپ نے فرمایا کہایے تجھ کو اے عمرو! میں نے کہا کچھ شرط کرنا چاہتا ہوں آپ نے فرمایا کس بات کی شرط کرنا چاہتا ہے؟ میں نے کہا اس بات کی کہ میری مفترت کی جائے۔ آپ نے فرمایا کہ تجھ کو خبر نہیں کہ اسلام کے پسلے جتنے گناہ ہوتے ہیں ان کو اسلام نیست و نابود کر دیتا ہے اس حدیث کو امام مسلم نے بھی اپنی صحیح میں روایت کیا ہے مگر اس میں بجاے ابسط یدک کے ابسط یمنیک واقع ہوا ہے۔ اس حدیث سے صراحتاً معلوم ہوا کہ بیعت کے وقت ایک ہی ہاتھ سے (یعنی دابنے ہاتھ سے) مصافحہ کرنا مسنون ہے۔ کیونکہ اگر دونوں ہاتھوں سے مصافحہ ضروری یا مسنون ہو تو آپ اپنے دونوں ہاتھوں کو بڑھاتے اور واضح ہو کہ اس حدیث کے موافق بیعت کے وقت دابنے ہی ہاتھ سے مصافحہ کرنے کی عادت بھی برایہ جاری رہی ہے۔ ملا علی قاری مرقة شرح مکملہ، ص: ۸۷/ ج: ۱) میں اس حدیث کے تحت میں لکھتے ہیں۔ بسط یمنیک ای الصھاہ و مدھا لاضع یعنی علیہا کما هو العادة الیبعة یعنی اپنے دابنے ہاتھ کو بڑھائیے تاکہ میں اپنے دابنے ہاتھ کو آپ کے دابنے ہاتھ پر رکھوں

جیسا کہ بیت میں عادت ہے۔ جب اس حدیث سے ثابت ہوا کہ بیت کے وقت ایک ہی ہاتھ (یعنی دابنے ہاتھ) سے مصافحہ کرنا مسنون ہے تو اسی سے ملاقات کے وقت بھی ایک ہی ہاتھ (یعنی دابنے ہاتھ) سے مصافحہ کا مسنون ہوتا ثابت ہوا کیونکہ مصافحہ ملاقات اور مصافحہ بیت دونوں کی حقیقت ایک ہے ان دونوں مصافحہ کی حقیقت میں شریعت سے کچھ فرق ثابت نہیں ہے کما نقدم بیان۔

**پانچویں روایت:** منہ احمد بن حبیل، ص: ۵۶۸ میں ہے۔ حد ثنا عبد اللہ حد سی ابی ثنا ابو سعید و عفان قالا ثنا ریحة بن کلثوم حد نبی ابی قال سمعت ابا غاذیہ يقول بایعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ابو سعید فقلت له یہ میں کہ مصافحہ فی الحدیث و خطبنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم العقبۃ الحدیث۔ یعنی ربیعہ بن کلثوم کہتے ہیں کہ مجھ سے میرے ہاتھ نے حدیث بیان کی کہ میں نے ابو عاویہ سے نا، وہ کہتے تھے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیت کی پس میں نے ابو عاویہ سے کما کیا آپ نے اپنے دابنے ہاتھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیت کی تھی۔ انہوں نے کہا ہیں۔ یہ روایت صحیح ہے اس کے سب روایتی ثقہ ہیں۔ اس روایت سے بھی بیت کے وقت ایک ہی ہاتھ سے (یعنی دابنے ہاتھ سے) مصافحہ کا مسنون ہوتا بصرات ثابت ہے۔ پس اسی سے مصافحہ ملاقات کا بھی ایک ہی ہاتھ (یعنی دابنے ہاتھ) سے مسنون ہوتا ثابت ہوا۔ کمامر۔

**چھٹی روایت:** صحیح بخاری میں عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے و کان بیعة الرضوان بعد ما ذهب عثمان الى مكة فقال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم بده المیتی هذہ بد عثمان فضرب بها علی پده فقال هذہ لعثمان الحدیث یعنی عثمان بن عثمان کے کہ چلے جانے کے بعد بیعة الرضوان ہوئی۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دابنے ہاتھ کی طرف اشارہ کر کے فرمایا کہ یہ میرا داہنا ہاتھ عثمان بن عثمان کا ہاتھ ہے۔ پھر آپ نے اپنے دابنے ہاتھ کو اپنے دوسرے ہاتھ پر مارا اور فرمایا کہ یہ بیت عثمان بن عثمان کے لئے ہے۔ اس حدیث سے بھی ایک ہاتھ سے مصافحہ کا مسنون ہوتا ثابت ہے اس لئے کہ آپ کا داہنا ہاتھ تو بجائے ایک ہاتھ عثمان بن عثمان کے تھا اور دوسرا خود آپ کا۔ فضکر۔

**ساتویں روایت:** منہ احمد بن حبیل، ص: ۱۷/ ج: ۳ میں ہے عن حبان ابی النضر قال دخلت مع واللہ بن الاصقع على ابی اسود العرضی فی مرضه الذی مات فیہ فسلم علیہ و جلس لامعده ابو الاسود بین عبانة و اللہ فمسح بها عینہ و وجهه بهار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الحدیث۔ یعنی حبان کہتے ہیں کہ میں واللہ بن عاصی کے ساتھ ابوالاسود کے پاس ان کے مرض الموت میں گیا۔ پس واللہ بن عاصی کو سلام کیا اور بیٹھے پس ابوالاسود نے واللہ بن عاصی کے دابنے ہاتھ کو پکڑا اور اس کو اپنی دونوں آنکھوں اور منہ سے لکھا اس واسطے کے واللہ بن عاصی نے اپنے اسی دابنے ہاتھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیت کی تھی۔ اس روایت سے بھی دابنے ہاتھ سے مصافحہ بیت کا مسنون ہوتا بصرات ثابت ہے۔ پس اسی سے مصافحہ ملاقات کا بھی ایک ہی ہاتھ سے مسنون ہوتا ظاہر ہے۔

**آٹھویں روایت:** صحیح ابو عوانہ میں ہے حد ثنا اسحاق بن سیار قال حد ثنا عبد اللہ قال ابی سفین عن زیاد بن علاقہ قال سمعت جریرا بحدث حمین مات المغيرة بن شعبۃ خطب الناس فقال او صیکم بتقوی اللہ وحدہ لا شریک له والسکینۃ والوقار فانی بایعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیدی هذہ علی الاسلام واشترط علی الصح لکل مسلم فورب الکعبۃ انی لکم ناصح اجمعین واستظرفو ونزل یعنی زیاد بن علاقہ سے روایت ہے کہ جب مغیرہ بن شعبہ نے انتقال کیا تو جریر بن علاقہ خطبہ پڑھا اور کما (اے لوگو!) میں تم کو اللہ وحدہ لا شریک له سے ذرنے اور سکون اور وقار کی ویست کرتا ہوں۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے اس ایک ہاتھ سے اسلام پر بیعت کی ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ہر مسلمان کے واسطے خیر خواہی کرنے کی شرط کی ہے پس رب کعبہ کی قسم ہے! میں تم لوگوں کا خیر خواہ ہوں اور استغفار کیا اور اترے اس روایت سے بھی ایک ہاتھ سے مصافحہ کا مسنون ہوتا ظاہر ہے۔

**نویں روایت:** سن این ماجہ میں ہے عن عقبہ بن صہیان قال سمعت عثمان بن عفان یقول مالکیت ولا تمنیت ولا مست  
ذکری بیمینی منہ بایعت بھار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعنی عقبہ بن صہیان روایت کرتے ہیں کہ میں نے عثمان بن علیؑ کو سنا وہ کہتے  
تھے کہ جب سے میں نے رسول اللہ ﷺ سے اپنے داہنے ہاتھ سے بیعت کی ہے تب سے میں نے نہ تعنی کی اور نہ جھوٹ بولا اور نہ  
اپنے داہنے ہاتھ سے اپنے ذکر کو چھوڑا۔ اس روایت سے بھی مصادر ملاقات کا ایک ہاتھ یعنی داہنے سے مسنون ہوتا ظاہر ہے۔

**دسویں روایت: کنز العمال، ص: ۸۲ / ج: ۱۱** میں ہے عن انس قال بایعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم بیدی هذه على السمع والطاعة فيما استطاعت (ابن حیرہ) یعنی انس بن مالک سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی اپنے اس ایک ہاتھ سے کسی اور طاقت پر بعد را پیش استطاعت کے۔ روایت کیا اس کو ابن حیرہ نے۔ اس روایت سے مجھی ایک ہاتھ سے مصائبی ملاقات کا سنبھول ہونا ظاہر ہے۔

**گیارہویں روایت:** کنز العمال میں ہے عن عبد الله بن حکیم قال بایعت عمر بیدی هله علی السمع والطاعة فيما استطعه (ابن سعد) یعنی عبد الله بن حکیم روایت کرتے ہیں کہ میں نے عمر بن الخطب سے بیعت کی اپنے ایک ہاتھ سے کچھ اور طاعت پر بقدر اپنی استطاعت کے۔ روایت کیا اس کو ابن سعد نے۔ اس روایت سے بھی بیعت کے وقت ایک ہاتھ سے مصافحہ کا مسنون ہوتا ظاہر ہے اور اسی سے مصافحہ طاقت کا۔ ایک ہاتھ سے مسنون ہوتا ثابت ہوتا ہے۔ کاموں۔ واضح ہو کہ دوسریں اور گیارہویں روایت میں اگرچہ دو ہاتھ کی تصریح نہیں ہے۔ مگر روایات مذکورہ بالہاتھی ہیں کہ ان دونوں روایتوں میں ایک ہاتھ سے مراد دو ہاتھ ہے۔ نیز واضح ہو کہ بیعت کی روایات مذکورہ میں بعض روایتیں استشارة اپیش کی گئی ہیں۔ نیز واضح ہو کہ مصافحہ بیعت کے ایک ہاتھ سے مسنون ہونے کے بارے میں اور بھی بہت سی روایات مرفوع و موقوفہ آئی ہیں اور جس قدر یہاں نقل کی گئی ہیں وہ اثبات مطلوب کے واسطے کافی و دافی ہیں۔

**بارہویں روایت:** کتاب الترغیب والترہیب میں ہے عن سلمان الفارسی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان المسلم اذ القی اخاه فاخت بیدہ تحات عنہما ذنبہما کما یتحات الورق عن الشجر الیابسة فی یوم ریح عاصف رواه الطبرانی باسناد حسن۔ یعنی سلمان فارسی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب کوئی مسلمان اپنے بھائی سے ملاقات کرتا ہے اور اس کا ہاتھ پکڑتا ہے تو ان دونوں کے گناہ اس طرح جھرتے ہیں جس طرح سخت ہوا کے دن سوکھے درخت سے پتے جھرتے ہیں۔ اس حدیث کو طبرانی نے باسناد حسن روایت کیا ہے۔ اس حدیث سے بھی ایک ہاتھ سے مصافحہ کا مسنون ہوتا ظاہر ہے کیونکہ اس میں لفظ یہ بیسند واحد ہے اور بیسند واحد فرد واحد پر دلالت کرتا ہے۔ واضح ہو کہ مصافحہ کی جن جن احادیث میں لفظ یہ واقع ہوا ہے بیسند واحد ہی واقع ہوا ہے۔ مصافحہ کی کسی حدیث میں لفظ یہ بیسند تثنیہ نہیں واقع ہوا ہے۔ و من اد عی خلا لہ فعلیہ البیان پس اس قسم کی تمام احادیث ہمارے مدعا کی مثبت ہیں۔

**تیہری روایت:** جامع ترمذی میں ہے عن البراء بن عازب قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم ما من مسلمین یلتقیان فیتصاحن الاغفرلهما قبل ان یتفرقا قال الترمذی هذا حديث حسن غريب لم يعن براء بن عازب سے روایت ہے کہ فریلیا رسول اللہ ﷺ نے کہ جب دو مسلمان باہم ملاقاں کرتے ہیں پس مصافحہ کرتے ہیں تو قبل اس کے کہ ایک دوسرے سے جدا ہوں ان دونوں کی مغفرت کی جاتی ہے۔ ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن غریب ہے۔ اس حدیث سے اور اس کے سوا تمام ان احادیث سے جن میں مطابق مصافحہ کا ذکر ہے اور یہ اور کف کی قصرع نہیں ہے۔ ایک ہی ہاتھ کا مصافحہ ثابت ہوتا ہے اور ان احادیث سے دونوں ہاتھ کے مصافحہ کا

ثبوت نہیں ہوتا۔ اس واسطے کہ اہل لغت اور شرح حدیث نے مصافحہ کے جو معنی لکھے ہیں وہ دونوں ہاتھ کے مصافحہ پر صادق نہیں آتے اور ایک ہاتھ کے مصافحہ پر جس طرح اہل حدیث میں مروج ہے بخوبی صادق آتے ہیں۔ اب پہلے مصافحہ کے معنی سنو۔ علامہ مرتضیٰ زیدی حنفی رحلیۃ تاج العروس شرح قاموس میں لکھتے ہیں۔ الرجل يصافح الرجل اذا وضع صفح كفه في صفح كفه و صفح اكفيهما وجها هما و منه حديث المصافحة عند اللقاء وهي مفاجلة من صفح الكف بالان و اقبال الوجه على الوجه كذلك في اللسان والاساس والنهذيب فلا يلتفت الى من زعم ان المصافحة غير عربی انتہی ملا على حنفی قاری حنفی مرقة شرح مکملۃ میں لکھتے ہیں:

المصافحة هي الافتضاء بصفحة اليد الالى صفحۃ الید حافظ ابن حجر رحلیۃ تاج العروس میں لکھتے ہیں ہی مفاجلة من الصفحۃ والمراد بها الافتضاء بصفحة اليد الى صفحۃ الید ابن الاشیر رحلیۃ نہایہ میں لکھتے ہیں۔ ومنه حديث المصافحة عند اللقاء وهي مفاجلة من الصفحۃ صفحۃ الكف بالكف واقبل الوجه على الوجه. ان عبارات کا خلاصہ اور حاصل یہ ہے کہ مصافحہ کے معنی ہیں بطن کف کو بطن کف سے ملاٹا۔ پس اس سے معلوم ہوا کہ پشت کف کو پشت کف سے یا بطن کف پشت کف سے ملانے کو مصافحہ نہیں کہیں گے۔ جب تم مصافحہ کے معنی معلوم کرچکے تو سنو کہ مصافحہ کے معنی کا مصافحہ مروج عنده اہل الحدیث پر صادق آتا تو ظاہر رہا ہے رہا دونوں ہاتھ سے مصافحہ سو اس کی دو صورت ہیں، ایک یہ کہ دائیں ہاتھ کے بطن کف کو دائیں ہاتھ کے بطن کف سے ملایا جائے اور مصافحین میں سے ہر ایک اپنے بائیں ہاتھ کے بطن کف کو دوسرے کے دائیں ہاتھ کے پشت کف سے ملائے۔ اس صورت کا مصافحہ اس زمانہ کے اکثر احتلاف میں مروج ہے اور اس کے ثبوت میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی یہ روایت علمی النبی صلی اللہ علیہ وسلم و کفی بن کفیہ التشهد پیش کی جاتی ہے اور دوسری صورت یہ ہے کہ دائیں ہاتھ کے بطن کف کو دائیں ہاتھ کے بطن کف سے اور بائیں ہاتھ کے بطن کف کو بائیں ہاتھ کے بطن کف سے ملایا جائے اور مصافحین میں سے ایک کے دونوں ہاتھ بطور معارض کے ہوں۔ اس مقراضی صورت کا مصافحہ اس زمانے کے بعض احتلاف میں راجح ہے۔ ان دونوں صورتوں میں سے پہلی صورت میں فقط دائیں ہاتھ کے بطن کف کو دائیں ہاتھ کے بطن کف سے ملانے پر مصافحہ کے معنی صادق آتے ہیں اور باقی زائد ہے جس کو مصافحہ سے کچھ تعلق نہیں ہے۔ رسی دوسری صورت سو اولاً اس کو پہلی صورت کے قائلین کی دلیل مذکور باطل کرتی ہے ہانیا یہ مقراضی مصافحہ ایک مصافحہ نہیں ہے بلکہ دو مصافحہ ہے کیونکہ دائیں ہاتھ کا بطن کف دائیں ہاتھ کے بطن کف سے ملتا ہے اور اس پر بھی مصافحہ کی تعریف (الافتضاء بصفحة اليد الالى صفحۃ الید) صادق آتی ہے لہذا یہ ایک مصافحہ ہوا اور بائیں ہاتھ کا بطن کف بائیں ہاتھ کے بطن کف سے ملتا ہے اور اس پر بھی مصافحہ کی تعریف صادق آتی ہے۔ لہذا یہ بھی ایک مصافحہ ہوا پس مقراضی مصافحہ میں بلاشبہ دو مصافحہ ہوتے ہیں اور اگرچہ مصافحہ کے جو معنی اہل لغت نے بیان کئے ہیں شرع نے اس سے دوسرے معنی کی طرف نقل نہیں کیا ہے لیکن شرع نے مصافحہ کے لئے دائیں ہاتھ کو ضرور مستحب کیا ہے۔ جیسا کہ روایات مذکورہ بالا سے واضح ہے۔ بنا علیہ اس مقراضی مصافحہ میں بائیں ہاتھ کے بطن کف کو بائیں ہاتھ کے بطن کف سے ملانا ہے ہمارے اتنے بیان سے صاف ظاہر ہوا کہ براء بن عازب کی حدیث مذکور سے نیز تمام ان احادیث سے جن میں مطلق مصافحہ مذکور ہے اور یہ اور کف کی تصریح نہیں ہے۔ ایک ہی ہاتھ سے مصافحہ کا منسون ہونا ثابت ہوتا ہے۔ فتفکر و تدبیر۔ ہم نے ایک ہاتھ کے مصافحہ کی سینت کے اثبات میں تیرہ روایتیں پیش کی ہیں ان کے سوا اور بھی روایتیں ہیں لیکن اس قدر اثبات مطلوب کے لئے کافی و وافی ہیں۔ اب ہم ایک ہاتھ سے مصافحہ کے منسون یا مستحب ہونے کے متعلق علماء و فقهاء کے چند اقوال بیان کر دیں مابہسب سمجھتے ہیں۔

### ایک ہاتھ سے مصافحہ کے منسون یا مستحب ہونے کے متعلق علماء و فقهاء کے اقوال

**علامہ ابن عابد ابن شامی رحلیۃ حنفی کا قول:** آپ روالخوار حاشیہ درختار میں لکھتے ہیں قوله (فان لم يقدر) ای علی تقییله الا بالایذاء او مطلقاً بعض بدیہ علیہ ثم يقبلهما او بعض احدی هما والاولی ان تكون الیمنی لانها المستعملة فيما فيه شرف ولما نقل عن

البحر العینیق من ان الحجر یعنی الله یصافح بها عبادہ والمصافحة بالیمنی انتہی یعنی اگر حجر اسود کے چومنے پر قدرت نہ ہو یا قدرت ہو مگر ایسا کے ساتھ تو ان دونوں صورتوں میں طواف کرنے والا حجر اسود پر اپنے دونوں ہاتھوں کو رکھے پھر ہاتھوں کو چومنے یا صرف ایک ہاتھ رکھے اور اولیٰ یہ ہے کہ حجر اسود پر دابنے ہاتھ رکھے اس واسطے کہ داہنای ہاتھ شریف کاموں میں مستعمل ہوتا ہے اور اس واسطے کہ حجر عینیق سے نقل کیا گیا ہے کہ حجر اسود اللہ تعالیٰ کا داہنای ہاتھ ہے اس سے اس کے بندے مصافحہ کرتے ہیں اور مصافحہ دابنے ہاتھ سے ہے۔

**علامہ بدرا الدین عینی رحلثیہ حنفی کا قول :** آپ ہنا یہ شرح بدایہ میں لکھتے ہیں :- وافق العلماء علی انه يستحب تقديم الیمنی فی كل ما هو من باب التکریم كالوضوء والغسل ولبس النوب والنعل والخفف والسرابیل ودخول المسجد والسوک والاكتحال وتقلیم الاظفار وقص الشارب ونف الابط وحلق الراس والسلام من الصلوة والخروج من الخلاء والاكل والشرب والمصافحة واستلام الحجر والأخذ والعطاء وغير ذلك مما هو فی معناه ويستحب تقديم الیسار فی ضد ذلك انتہی۔ یعنی علماء نے اس بات پر اتفاق کیا ہے کہ تمام ان امور میں جواب نکلم سے ہیں دابنے کا مقدم کرنا مستحب ہے جیسے وضو اور غسل کرنا اور کپڑا اور جو گا اور موزہ اور پانچاہ پشنا اور مسجد میں داخل ہونا اور مسواک کرنا اور سرمہ لگانا اور ناخون اور لب کے بال تراشنا اور بغل کے بال اکھیرنا اور سرموزٹنا اور نماز سے سلام پھیرنا اور پانچانہ سے نکلنا اور کھانا اور پینا اور مصافحہ کرنا اور حجر اسود کا بوسہ لینا اور دینا وغیرہ اور ان کاموں میں جوان امور کے خلاف ہیں باس کا مقدم کرنا مستحب ہے۔

**علامہ ضیاء الدین حنفی نقشبندی رحلثیہ کا قول :** آپ اپنی کتاب لوع المعقول شرح رموز الحدیث میں لکھتے ہیں :- والظاهر من اد اب الشریعة تعین الیمنی من الجانبین لحصول السنة كذلك فلا تحصل بالیسری فی الیسری ولا فی الیمنی انتہی ذکرہ تحت حدیث اذا التقى المسلمان فتصافحا و حمد اللہ الحدیث۔ یعنی آداب شریعت سے ظاہر ہی ہے کہ مصافحہ کے منون ہونے کے لئے دونوں جانب سے داہنای ہاتھ تھیں ہے پس اگر دونوں جانب سے بیان ہاتھ ملایا گیا یا ایک جانب سے داہنای اور ایک طرف سے بیان تو مصافحہ منون نہیں ہو گا۔

**علامہ عبد الرؤوف مناوی رحلثیہ کا قول :** آپ اپنی کتاب الروض النضیر شرح جامع صغیر میں لکھتے ہیں :- ولا تحصل السنة الابوضع الیمنی فی الیمنی حيث لا اذدر انتہی یعنی مصافحہ منون نہیں ہو گا مگر اسی صورت سے کہ دابنے ہاتھ کو دابنے ہاتھ میں رکھا جائے جب کہ کوئی عذر نہ ہو گا۔

**علامہ عزیزی رحلثیہ کا قول :** آپ اپنی کتاب السراج المنیر شرح جامع صغیر میں حدیث لقاء حاج کی شرح میں لکھتے ہیں ادا لفیت الحاج ای عند قد و مه من حجہ فسلم علیہ و صافحہ ای ضع يدک الیمنی فی يده الیمنی انتہی۔ یعنی جب تو حاجی سے ملاقات کرے یعنی حج سے آنے کے وقت تو اس پر سلام کرو اس سے مصافحہ کر لیتی اپنے دابنے ہاتھ کو اس کے دابنے ہاتھ میں رکھ۔

**علامہ ابن ارسلان رحلثیہ کا قول :** علامہ علقمی رحلثیہ اپنی کتاب الكوكب المنیر شرح جامع صغیر میں حدیث اذا التقى المسلمين فتصافحا الخ کے تحت میں لکھتے ہیں قال ابن ارسلان ولا تحصل هذه السنة الابان يقع بشارة احد الكفين على الاخر انتہی یعنی مصافحہ کی مت حاصل نہیں ہو گی مگر اس طور سے کہ ایک ہتھیلی کا بذرہ دوسرا ہتھیلی کے بذرہ پر رکھا جائے۔

**علامہ ابن حجر کی رحلثیہ کا قول :** آپ المنہج القویم شرح مسائل التعلم میں لکھتے ہیں۔ یعنی التیام بالوضوء لانه صلی اللہ

علیہ وسلم کان یحب التیامن فی شانہ کلمہ مما هو من باب الحکریم کسریح شعرو طھور و اکتحال و حلق و نصف ابظ و قص شارب و لبس نحونعل و ثوب و تقلیم ظفر و مصافحة و اخذہ عطاء و یکرہ ترک التیامن انتہی اس عبارت کا حاصل وہی ہے جو علامہ یعنی کی عبارت کا حاصل ہے۔

**امام نووی رحمۃ اللہ علیہ کا قول :** علامہ عبد اللہ بن سلیمان البھنی الریدی اپنے رسالہ مصافحہ میں لکھتے ہیں قال النووی يستحب ان تكون المصافحة بالیمنی و هو افضل انتہی۔ یعنی نووی نے کما کہ دابنے ہاتھ سے مصافحہ کرنا صحیب ہے اور یہی افضل ہے۔ اب ہم آخر میں جناب قطب ربیعی مولانا شیخ سید عبدالقدار جیلانی رحمۃ اللہ علیہ (جو پیر کے لقب سے مشہور ہیں اور جن کا ایک عالم ارادت مند ہے) کا قول نقل کر کے پسلے باب کو ختم کرتے ہیں۔

**جناب قطب ربیعی مولانا شیخ سید عبدالقدار جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کا قول :** آپ اپنی بے نظری کتاب غبة الطالبین میں لکھتے ہیں۔ فصل فيما يستحب فعله بیمنیه وما يستحب فعله بشماله يستحب له تناول الاشياء بیمنیه والاكل والشرب والمصافحة والبداءة بها فی الوضوء والانتعال و لبس الشیاب و كذلك یبدأ فی الدخول الى المواقع العبارکة کا المساجد و المشاهد والمنازل والدروبرجه فی الشام واما الشمال فلل فعل الاشياء المستقره وازالة الدرن والامستثار و الاستجاء و تقیہ الانف و غسل النجاحات کلها الا ان یشق ذلک او یعدذر کالمشلوں والمقطوع بیساره فی فعله بیمنیه انتہی۔ یعنی یہ فعل ہے ان امور کے بیان میں جن کا دابنے ہاتھ سے کرنا صحیب ہے اور ان امور کے بیان میں جن کا باسیں ہاتھ سے کرنا صحیب ہے۔ مسلمان کے لئے چیزوں کو لینا اور کھانا اور پینا اور مصافحہ کرنا دابنے ہاتھ سے ہے اور وضو کرنے میں اور جوتے اور کپڑے پہننے میں داہنی طرف سے شروع کرنا صحیب ہے اور اسی طرح جبرک مقالات جیسے مسجد اور مجلس اور منزل اور گھر میں داخل ہونے میں داہنے پیر سے شروع کرنا چاہئے اور لیکن بیان ہاتھ سوان چیزوں کے کرنے کے لئے ہے جو مستدر ہیں اور میل کے دور کرنے کے لئے ہے جیسے ناک جھاڑنا اور استجا کرنا اور ناک صاف کرنا اور تمام نجاستوں کا دھونا مگر جس صورت میں باسیں ہاتھ سے ان کاموں کا کرنا دشوار ہو یا نہ ہو سکے جیسے وہ شخص جس کا بیان ہاتھ شل ہو گیا ہو یا وہ شخص جس کا بیان ہاتھ کٹ گیا ہو تو اس صورت میں ان کاموں کو (محبورو) دابنے ہاتھ سے کرے۔

کہاں ہیں سلطنه قادریہ کے مریدان اور کھڑر ہیں حضرت پیران پیر کے ارادت مندان اپنے پیرو دشیگر کے اس قول کو بغور و عبرت ملاحظہ فرمائیں اور اگر اپنی ارادت اور عقیدت میں پچے ہیں تو اس کے مطابق عمل کریں اور ایک ہاتھ کے مصافحہ کی نسبت یا اس کے عاملین کے نسبت اپنی زبان سے جو نا ملائم الفاظ نکالے ہوں ان کو نذامت کے ساتھ واپس لیں۔ والله الہادی الی الحق۔

### دو ہاتھ سے مصافحہ والوں کی دلیل اور اس کا جواب

مجھیں میں این مسعود رہنگر سے مروی ہے علمی النبی صلی اللہ علیہ وسلم و کفی بین کفیہ الشہد۔ یعنی این مسعود رہنگر کتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے تشہد کی تعلیم ایسی حالت میں دی کہ میری ہتھیں آپ کی دونوں ہتھیلوں کے درمیان تھی۔ اس دلیل کا جواب یہ ہے۔

قول این مسعود رہنگر (و کفی بین کفیہ) میں لفظ کفی سے ظاہر ہے کہ ان کی فنظر ایک ہتھی مرا دھے اور مطلب یہ ہے کہ حالت تعلیم تشہد میں این مسعود رہنگر کی فقط ایک ہتھی رسول اللہ ﷺ کی دونوں ہتھیلوں میں تھی کیونکہ کفی میں لفظ کف مفرد ہے اور مفرد فرد واحد پر دلالت کرتا ہے۔ نیز رسول اللہ ﷺ کے کاف کو بیہدہ تثنیہ اور اپنے کاف کو بیہدہ مفرد ذکر کرنا بھی ظاہر دلیل اسی امر کی ہے کہ لفظ کفی سے این مسعود کی ایک ہتھی مرا دھے نیز این مسعود رہنگر کی اگر دونوں ہتھیلوں ہتھیلیں آنحضرت ﷺ کی دونوں جبرک

ہتھیلوں میں ہوتیں تو ابن مسعود رضوی اس کی تصریح کرتے اور اہتمام اور اعتناء کے ساتھ بلکہ فخر کے ساتھ فرماتے۔ وکھاں بین کفیہ یعنی میری دونوں ہتھیلیاں آنحضرت ﷺ کی دو دو ہتھیلوں کے درمیان تھیں۔ اس صورت میں وکھی بین کفیہ کرنے کا کوئی موقع نہیں تھا زیر ابن مسعود رضوی کی غرض و کفی بین کفیہ سے اس حالت اور وضع کا تباہا ہے جس حالت اور وضع کے ساتھ رسول اللہ ﷺ نے ان کو تشدید کی تعلیم دی تھی پس اگر تعلیم تشدید کے وقت حالت یہ تھی کہ ابن مسعود رضوی کی دونوں ہتھیلیاں آنحضرت ﷺ کی دونوں ہتھیلوں کے درمیان تھیں تو ابن مسعود رضوی وکھاں بین کفیہ فرماتے کیونکہ خاص اس حالت پر لفظ و کفی بین کفیہ صراحتاً و نصاً دلالت نہیں کرتا ہے۔ پس جب معلوم ہوا کہ ابن مسعود رضوی کے قول مذکور میں کفیہ سے ان کی فقط ایک ہتھیلی مراد ہے اور مطلب یہ ہے کہ ابن مسعود رضوی کی فقط ایک ہتھیلی آنحضرت ﷺ کی دونوں ہتھیلوں کے درمیان تھی تو ظاہر ہے کہ اس دلیل سے دونوں ہاتھ سے مصالحت والوں کا دعویٰ کسی طرح ثابت نہیں ہو سکتا کیونکہ یہ لوگ اس طرح کے مصالحت کے قاتل نہیں بلکہ اس مصالحت کے قاتل ہیں جس میں دونوں جانب سے دو دو ہتھیلیاں ملائی جائیں پس جو ان لوگوں کا دعویٰ ہے وہ اس دلیل سے ثابت نہیں ہوتا اور جو ثابت ہوتا ہے وہ ان کا دعویٰ نہیں۔ حافظ ابن حجر فتح الباری میں لکھتے ہیں۔ وجہ ادخال هذه الحدیث (ای حدیث عبدالله بن بشام) فی المصالحة ان الاخذ بالید يستلزم النقاء بصفحة اليد بصفحة اليد غالباً و من ثم الفرد بما ترجمة تلى هذه الجواز وقوع الاخذ بالید من غير حصول المصالحة او علامه قسطلاني ارشاد الساري میں لکھتے ہیں ولما كان الاخذ بالید يجوز ان يقع من غير حصول المصالحة الفرد بهذ الباب ان دونوں عبارتوں کا علاوه یہ ہے کہ چونکہ ہاتھ کا پکڑنا ہو سکتا ہے کہ بغیر حصول مصالحت کے ہو اس لئے کہ امام بخاري رضی اللہ عنہ اس کا ایک علیحدہ باب منعقد کیا اور مولوی عبدالجعیش صاحب حنفی رضوی مجموع فتاویٰ میں لکھتے ہیں و آنچہ در صحیح بخاری در باب مذکور از عبد اللہ بن مسعود رضوی است علمی رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم و کفی بین کفیہ الشہد کما یعلمی السورة من القرآن التحیات لله والصلوات الطيبات الحدیث۔ پس ظاہر آئست کہ مصالحت متوارثہ کر بوقت تلاقی مسنون است بیوہ بلکہ طریقہ تعلیمیہ بودہ کہ اکابر بوقت اہتمام تعلیم چیزے ازہر دوست یا ایک دست دست اصغر گرفت تعلیم ہی سازند یعنی صحیح بخاری میں جو عبد اللہ بن مسعود رضوی سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے تشدید سکھلایا اس حالت میں کہ میری ہتھیلی آپ کی دونوں ہتھیلوں میں تھی سو ظاہر یہ ہے کہ یہ مصالحت متوارث جو بوقت ملاقات مسنون ہے نہیں تھا بلکہ طریقہ تعلیمیہ تھا کہ اکابر کسی چیز کے اہتمام فتحی نے یعنی اس امر کی تصریح کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا اپنے دونوں کفنوں میں ابن مسعود رضوی کے کف کو پکڑنا مزید اہتمام و تأکید تعلیم کے لئے تھا اور ان لوگوں میں سے کسی نے یہ نہیں لکھا ہے کہ یہ علی سبیل المصالحت تھا۔ بدایہ میں ہے والا خذ بہذا (ای بتشہد ابن مسعود) اولی من الاخذ بتشهاد ابن عباس ربیعہ لان فی الامر واقله الاستحباب والالف واللام وهمما للاستغراق وزيادة الوازوهي لتجدد الكلام كما في القسم و تأكيد التعليم انتهى۔ علامہ ابن الہام رضی اللہ عنہ فتح القدر میں لکھتے ہیں قوله و تأكيد التعليم يعني به اخذہ بیدہ زيادۃ التوكيد ليس في تشهاد ابن عباس انتهى۔ حافظ زملعی رضی اللہ عنہ تحریخ ہدایہ میں لکھتے ہیں۔ ومنها (ای من ترجیح تشهاد ابن مسعود علی تشهاد ابن عباس) انه قال فيه علمی التشهاد و کفی بین کفیہ و لم یقل ذلک فی غیره فدل على مزید الاعتناء والاهتمام به انتھی حافظ ابن حجر رضی اللہ عنہ درایہ میں لکھتے ہیں واما تأكيد التعليم فی تشهاد ابن عباس ايضا عند منسلم فسلم للمصنف الثان و بقى الثان الا ان یرید بتأكيد التعليم قوله کفی بین کفیہ فھی زائدۃ له انتھی۔ اور کفایہ حاشیہ ہدایہ میں ہے۔ و تأكيد التعليم فانه روزی عن محمد بن الحسن انه قال اخذ ابویوسف بیدی و علمی التشهاد و قال اخذ ابوحنیفة بیدی فعلمی التشهاد و قال ابوحنیفة اخذ حماد بیدی فعلمی التشهاد و قال حماد اخذ علقة بیدی و علمی التشهاد و قال علقة اخذ ابن مسعود بیدی و علمی التشهاد و قال ابن مسعود اخذ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیدی و علمی التشهاد الخ۔ ان عبارات سے صاف واضح ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا ابن مسعود رضوی کے کف کو اپنے دونوں کفنوں میں پکڑنا مزید اہتمام تعلیم کے

لئے تھا اور علی سبیل المصالح نہیں تھا اور وہاں واضح رہے کہ رسول اللہ ﷺ کا ہاتھ پکڑ کر تعلیم کرنا متعدد احادیث سے ثابت ہے از آنجلہ مسند احمد بن خبل، ص: ۸۷ / حج: ۵ کی ایک یہ روایت ہے۔ حدث عبد اللہ حدث ثانی ابی ثنا اسماعیل ثنا سلیمان بن المغیرہ عن حمید بن هلال عن ابی قنادة و ابی الدھماء قالا کاتا یکثر ان السفر نحو هذا البيت قالا اتینا علی رجل من اهل الادیة فقال البدوی اخذ رسول اللہ بدی فجعل یعلمی مما علمہ اللہ تبارک و تعالیٰ انک لن تدع شيئاً القاء اللہ جل و عز لا اعطاك اللہ خيراً منه۔ یعنی ابو قنادة اور ابو الدھماء کتے ہیں کہ ہم دونوں ایک بدی مفعلا کے پاس آئے تو اس بدی نے کام کہ رسول اللہ ﷺ نے میرا ہاتھ پکڑا پس مجھے تعلیم کرنے لگے کہ ان بالوں کی جن کی اللہ تعالیٰ نے آپ کو تعلیم دی تھی اور فرمایا کہ جب تو اللہ تعالیٰ کے ذر سے کسی چیز کو چھوڑ دے گا تو ضرور اللہ تعالیٰ اس چیز سے بستر کوئی چیز تھے عطا کرے گا۔

اگر کوئی کہے کہ صحیح بخاری سے دونوں ہاتھ کا مصافحہ ثابت ہے اس واسطے کہ امام بخاری نے اپنی صحیح میں لکھا ہے۔ باب الاخذ بالیدين و صالح حماد بن زید ابن المبارک بید یہ یعنی باب دونوں ہاتھوں کے پکڑنے کے بیان میں اور حماد بن زید نے ابن المبارک سے اپنے دونوں ہاتھوں سے مصافحہ کیا۔ پھر بعد اس کے امام بخاری نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث مذکور کو ذکر کیا ہے۔ پس جب صحیح بخاری میں امام بخاری کے اس باب سے دونوں ہاتھ کا مصافحہ ثابت ہے تو اس کے قابل قول و قابل عمل ہونے میں کیا شہر ہو سکتا ہے۔ تو اس کے دو جواب ہیں۔

پہلا جواب یہ ہے کہ بخاری کے اس باب میں تین امر مذکور ہیں ایک امام بخاری کی تجویب یعنی امام بخاری کا یہ قول کہ ”باب دونوں ہاتھ کے پکڑنے کے بیان میں“ دوسرے حماد بن زید کا اثر۔ تیسرا ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث مذکور۔ امام بخاری کی محدث تجویب سے دونوں ہاتھ کے مصافحہ کا ثابت نہ ہوتا ظاہر ہے کیونکہ مصنفین کی تجویب ان کا دعویٰ ہوتا ہے جو بلا دليل کسی طرح قاتل قبول نہیں۔ اس کے علاوہ مجرم دونوں ہاتھوں کے پکڑنے کا نام مصافحہ نہیں ہے۔ دونوں ہاتھ کے پکڑنے سے دونوں ہاتھ کے مصافحہ کا حصول ضروری نہیں ہے اور حماد بن زید کے اثر سے بھی دونوں ہاتھ کا مصافحہ کسی طرح ثابت نہیں ہو سکتا۔ دیکھو پانچیں دلیل کا جواب رہی ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث مذکور سوا اس سے بھی دونوں ہاتھ کا مصافحہ کسی طرح ثابت نہیں ہوتا جیسا کہ تم کو اور معلوم ہو چکا ہے۔ پس یہ کہنا کہ دونوں ہاتھ کا مصافحہ صحیح بخاری سے ثابت ہے صاف دھوکا دینا اور لوگوں کو مخالفت میں ڈالنا ہے۔

دوسرा جواب یہ ہے کہ امام بخاری کے اس باب سے دونوں ہاتھ کے مصافحہ کا ثبوت تین امر پر موقوف ہے۔ ایک یہ کہ اس باب میں لفظ بالیدين کی بابت صحیح بخاری کے نئے متفق ہوں یعنی ایسا نہ ہو کہ بعض نسخوں میں بالیدين بصیرہ تشنیہ ہو اور بعض نسخوں میں بالیدين بصیرہ واحد ہو۔ دوسرے یہ کہ اخذ بالیدين سے امام بخاری رضی اللہ عنہ کا مقصود و مصافحہ بالیدين ہو۔ تیسرا یہ کہ امام بخاری رضی اللہ عنہ کا مقصود کسی حدیث مرفوع سے ثابت بھی ہو۔ اگر یہ تینوں امرات ہیں تو بلاشبہ امام بخاری رضی اللہ عنہ کے اس باب سے دونوں ہاتھ کا مصافحہ ثابت ہو گا۔ والا فلا۔ لیکن واضح رہے کہ ان تینوں امروں سے کوئی بھی ثابت نہیں۔ اس باب میں لفظ بالیدين کی بابت صحیح بخاری رضی اللہ عنہ کے نئے متفق نہیں ہیں بعض میں بالیدين بصیرہ تشنیہ واقع ہوا ہے اور بعض میں بالیدين بصیرہ واحد واقع ہوا ہے چنانچہ ابوذر اور مستملی کے نئے میں بصیرہ واحد ہی واقع ہے دیکھو شروح بخاری بلکہ بعض نسخوں میں بالیدين واقع ہوا ہے۔ اور اخذ بالیدين سے امام بخاری رضی اللہ عنہ کا مقصود مصافحہ بالیدين ہونا بھی ثابت نہیں بلکہ حافظ ابن حجر رضی اللہ عنہ وغیرہ شرح صحیح بخاری نے صاف تصریح کر دی ہے کہ چونکہ ہو سکتا ہے کہ اخذ بالیدين بغیر حصول مصافحہ کے ہو اس لئے بخاری نے اس کے لئے ایک علیحدہ باب بلطفہ باب الاخذ بالیدين منعقد کیا اور بالفرض امام بخاری کا یہ مقصود ہو بھی تو یہ مقصود کسی حدیث مرفوع صحیح صریح سے ہرگز ہرگز ثابت نہیں۔ پس یہ کہنا کہ ”صحیح بخاری سے دونوں ہاتھ کا مصافحہ ثابت ہے۔“ سرا سر غلط ہے۔

بعض لوگ یوں کہتے ہیں کہ نصاری ایک ہاتھ سے مصافحہ کرتے ہیں پس ایک ہاتھ سے مصافحہ کرنے میں ان کے ساتھ مشاہد

ہوتی ہے اور نصاریٰ اور یہود کی مخالفت کرنے کا حکم ہے اس لئے دو ہی ہاتھ سے مصافحہ کرنا ضروری ہے اور ایک ہاتھ سے مصافحہ ہرگز جائز نہیں تو اس کا جواب یہ ہے۔ جب سید المرسلین خاتم النبیین احمد مجتبی محمد مصطفیٰ شیخیٰ سے ایک ہاتھ سے مصافحہ کا منسون ہوتا ثابت ہے اور کسی حدیث سے ایک ہاتھ سے مصافحہ کے بارے میں نصاریٰ کی مخالفت کرنے کا حکم ہرگز ثابت نہیں ہے تو ایک ہاتھ سے مصافحہ کرنا نہ کسی قوم کی مشاہد سے ناجائز ہو سکتا ہے اور نہ کسی کے قول و فعل سے کمرودہ ٹھہر سکتا ہے بلکہ وہ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے منسون ہی رہے گا اور ایسے امر منسون کو کسی قوم کی مشاہد کی وجہ سے یا کسی کے قول و فعل سے ناجائز ٹھہرانا مسلمان کا کام نہیں ہے اور یہود اور نصاریٰ کی مخالفت کرنے کا بلاشبہ حکم آیا ہے مگر انہیں امور میں جن کا منسون ہوتا قرآن یا است ہے ثابت نہیں یا ان امور میں جن کا جائز یا منسون ہوتا پہلے سے ثابت تھا مگر پھر خود آخرحضرت شیخیٰ نے ان امور میں یہود یا نصاریٰ یا کسی اور قوم کی مخالفت کرنے کا حکم فرمادیا اور اس بارے میں ایسا حکم کسی صحیح مرفع حدیث سے ثابت نہیں ہے۔

**حضرت حماد بن زید کے اثر کا جواب:** یہ دلیل دونوں ہاتھ سے مصافحہ کے منسون ہونے کی دلیل نہیں ہے ہاں مت Dell کی ناؤاقیٰ اور نافہیٰ کی البتہ دلیل ہے۔ اولاً اس وجہ سے کہ مت Dell نے حماد بن زید اور عبد اللہ بن مبارک کو تابعیٰ بتایا ہے حالانکہ یہ دونوں شخص تابعیٰ نہیں تھے بلکہ اتباع تابعین سے تھے۔ حافظ ابن حجر عسقلانی نے ان دونوں بزرگوں کو طبقہ شامنہ میں لکھا ہے اور طبقہ شامنہ اتباع تابعین کا طبقہ ہے دیکھو تقریب التذمیر۔ پس مت Dell کا ان دونوں بزرگوں کو تابعیٰ لکھنا سر اسر ناؤاقیٰ ہے۔ ثانیاً اس وجہ سے کہ تابعین اور اتباع تابعین کے اقوال و افعال بالاتفاق جنت نہیں ہیں۔ کما تقدیر فی مقرہ۔ پس دونوں ہاتھ سے مصافحہ کے منسون ہونے پر مجرم حماد بن زید کے فعل سے احتجاج کرنا محض ناؤاقیٰ ہے ثالثاً اس وجہ سے کہ حماد بن زید کے فعل کے خلاف ایک ہاتھ سے مصافحہ کے منسون ہونے کے بارے میں متعدد حدیثیں موجود ہیں دیکھو پہلا باب۔ پس باوجود موجود ہونے احادیث متعدد کے حماد بن زید کے فعل بلا دلیل کو پیش کرنا اور پھر یہ لکھنا کہ ”جو لوگ دو ہاتھ سے مصافحہ کو خلاف سنت کرتے ہیں تو وہ فتنہ کے ایک ہاتھ سے مصافحہ کرنے کی کوئی حدیث پیش نہ کریں اُنے صاف اور کھلی ناؤاقیٰ اور بے خبری ہے۔ رابعاً اس وجہ سے کہ ابو اسما علی بن ابراہیم کی روایت سے حماد بن زید کا دونوں ہاتھ سے مصافحہ کرنا تو ثابت ہوتا ہے مگر عبد اللہ بن مبارک کا دونوں ہاتھ سے مصافحہ کرنا ہرگز ثابت نہیں ہوتا۔ پس اس روایت کو اس دعویٰ کے ثبوت میں پیش کرنا کہ دونوں جانب سے دونوں ہاتھ ملانا سنت ہے صاف نافہیٰ ہے۔

اور واضح رہے کہ مت Dell کا ایک حماد بن زید کا فعل (اور وہ بھی ایک مرتبہ کا فعل) پیش کر کے یہ لکھنا کہ ”اس روایت سے بخوبی واضح ہے کہ مصافحہ دونوں ہاتھ سے زمانہ خیر القرون میں عمل درآمد تھا اور صحابہ کے دیکھنے والے یعنی حضرات تابعین بھی دو ہی ہاتھ سے مصافحہ کرتے تھے۔“ محض جھوٹ ہے اور عوام اہل اسلام کو صاف مغالطہ دینا ہے اور اگر غور و تدریس کام لیا جائے تو اسی روایت سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس زمانہ میں دونوں ہاتھ سے مصافحہ نہیں کیا جاتا تھا اور اس پر ہرگز عمل درآمد نہیں تھا۔ کیونکہ اہل زمانہ میں اگر عام طور پر تمام لوگ دو ہی ہاتھ سے مصافحہ کرتے ہوتے تو اس تقدیر پر ابو اسما علی کام حماد بن زید کے دونوں ہاتھ سے مصافحہ کرنے کی خبر دیتا اور کسی کو کہ بیجی وغیرہ جیسے لوگوں کو محض بے قائدہ ٹھہرنا ہے۔ اور لفظ کلتا کا زیادہ کرنا بھی بالکل لغو اور بے سود ہوتا ہے پس صاف معلوم ہوا کہ اس زمانہ میں ایک ہی ہاتھ سے مصافحہ کا رواج تھا اور اسی پر عمل درآمد تھا اور جب ابو اسما علی نے حماد بن زید کو دونوں ہاتھوں سے مصافحہ کرتے ہوئے دیکھا تو ان کو یہ ایک نئی بات معلوم ہوئی اس وجہ سے لوگوں کو اس کی خبر دی۔ اس تقدیر پر اس خبر کا مفید ہوتا ظاہر ہے اور لفظ کلتا کا بھی فائدہ اس تقدیر پر مخفی نہیں ہے۔ فتنہ (مزید تفصیلات کے لئے المقالۃ الحجۃ کا مطالعہ فرمائیے)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

## چھپیسوال پارہ

### ۲۹۔ بَابُ الْمُعَانَقَةِ وَقَوْلِ الرَّجُلِ كَيْفَ أَصْبَحْتَ؟

**لِشَرِيفِ** سلام کے ساتھ فقط مصافہ اور معافہ ہر دو استعمال ہوتے ہیں مصافہ سلام کرنے والے اپنے سیدھے ہاتھ کی ہتھیلوں کو آپس میں ملا سیں۔ یغفرالله لنا ولکم سے ایک دوسرے کو دعا پیش کریں۔ مصافہ صرف ایک سیدھے ہاتھ سے ہوتا ہے۔ معافہ گلے سے گلا ملانا۔ اہل عرب کا یہی طریقہ ہے جسے اسلام نے بھی منتخب قرار دیا کیونکہ ان سب کا مقصد واحد محبت و خلوص بڑھانا ہے اور محبت اور خلوص میں خلاصہ اسلام ہے کیف اصبحت کہ کرم مزاج پر سی کرنا اور جواب میں بھم اللہ بارہما کنایی امر منتخب ہے یہی وہ تندیب ہے جس پر اسلام کو ناز ہے۔ صد افسوس ان مسلمانوں پر جو اسلام کی سادھی پر خلوص تندیب کو چھوڑ کر غیروں کی غلط تندیب اختیار کر کے اپنادین دامیمان خراب کرتے ہیں۔ الحمد للہ آج بخاری شریف کے پارہ نمبر ۲۶ کی تسویہ کے لئے قلم ہاتھ میں لیا ہے اللہ پاک خیریت کے ساتھ اسے بھی درجہ مکمل کو پہنچا کر قبول فرمائے اور اس خدمت حدیث نبوی کو میرے اور میری آل اولاد اور جملہ احباب و معاونین کرام کے لئے ترقی دارین کا ویلہ بنائے آئیں۔ برحمتك يا راحم الرحيمين۔

باب کی حدیث میں معافہ کا ذکر نہیں ہے اور شاید حضرت امام بخاری **لِشَرِيفِ** اس حدیث کو جو کتاب البیوع میں گزر چکی ہے یہاں لکھتا چاہتے ہوں گے (جب میں یہ بیان ہے کہ آخر حضرت **لِشَرِيفِ** نے امام حسن کو گلے لگایا مگر (دوسری سند سے) کیونکہ ایک ہی سند سے حدیث کو مگر لانا حضرت امام بخاری کی عادت کے خلاف ہے) پر اس کا موقع نہیں ملا اور باب خالی رہ گیا۔ بعض شخوں میں لفظ المعافۃ کے بعد واؤ نہیں ہے اس صورت میں قول الرجل کیف اصبحت علیہ باب ہو گا اور یہ باب حدیث سے خالی ہو گا۔ باب معافۃ کا حکم یہ ہے کہ وہ جائز نہیں ہے مگر جب کوئی سفر سے آئے تو اس سے معافۃ درست ہے کیونکہ حضرت یغفرانیہ **لِشَرِيفِ** جب جشن سے آئے تو آخر حضرت **لِشَرِيفِ** نے ان سے معافہ کیا۔ لیکن ذہنی نے میزان میں اس حدیث کی سند کو وابی کیا ہے۔ البتہ آدمی اپنے بچے کو پیار کے طور پر گلے لگا سکتا ہے جیسے آخر حضرت **لِشَرِيفِ** نے امام حسن کو لگایا یہ صحیح حدیث سے ثابت ہے اور امام احمد نے حضرت ابو داؤد سے نقل کیا کہ آخر حضرت **لِشَرِيفِ** نے ایک بار ان کو اپنے سے چھٹایا اس کی سند میں ایک شخص مبسم ہے۔ طبرانی نے مجتمع اوسط میں اس سے روایت کی ہے کہ صحابہ ملاقات کے وقت جب سفر سے آتے تو معافۃ کرتے اور تندی نے نکلا کہ نزید بن حارثہ جب مدینے میں آئے تو آخر حضرت **لِشَرِيفِ** نے ان کو گلے سے لگایا پیار کیا۔ تندی نے اس حدیث کو حسن کیا ہے۔ بہرحال سفر سے جلوٹ کر آئے اس سے معافۃ کرنا درست ہے لیکن عیدین وغیرہ میں معافۃ کا یو مصافہ لوگوں میں معمول ہو گیا ہے اسی طرح صحیح یا عصر یا جمہ کے بعد اس کی شریعت سے کوئی اصل نہیں اور اکثر علماء نے اسے مکروہ قرار دیا۔ (وحیدی) اخرج سفیان بن عینۃ فی جامعہ عن الاجل عن الشعیی ان جعفرالما

قدم تلقاه رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقبل جعفر رضی اللہ عنہ و اخراج الترمذی فی معجم الصحابة من حديث عائشة لما قدم جعفر استقبله رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقبل ما بن عبیہ اخرج الترمذی عن عائشة قالت قدم زید بن حارثۃ المدينة و رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی بیتی فقرع الباب قام الیہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم عربیانا یجرثو بہ فاعتنقه و قبلہ قال الترمذی حدیث حسن۔

خلاصہ یہ ہے کہ حضرت جعفر طیار بیٹھ جب جسہ سے واپس آکر دربار رسالت میں تشریف لائے تو آنحضرت مسیح بن یاہن نے (از راہ شفقت) حضرت جعفر کی پیشانی کو چوما اسی طرح جب حضرت زید بن حارثہ مدینہ آئے تو آنحضرت مسیح بن یاہن سے بغل گیر ہوئے اور ان کو چوما بر حال اس طرح معافہ جائز ہے مگر مردین جو مکار پیروں کے ہاتھ پیروں کو بوس دیتے ہیں اور ان کے قدموں میں سر رکھتے ہیں یہ کھلا ہوا شرک ہے، ایسی حرکات سے ہر موحد مسلمان کو پر ہیز لازم ہے۔

(۶۲۶۶) ہم سے اسحاق بن راہویہ نے بیان کیا کہا ہم کو بشر بن شعیب

نے خردی کہا مجھ سے میرے والد نے بیان کیا، ان سے زہری نے، کہا مجھ کو عبد اللہ بن کعب نے خردی اور ان کو عبد اللہ بن عباس پیش کیا تھا نے خردی کہ حضرت علی ابن ابی طالب بن عثمان (مرض الموت میں) نبی کریم مسیح بن یاہن کے پاس سے نکلے (دوسری سند) امام تخاری نے کہا اور ہم سے احمد بن صالح نے بیان کیا کہا ہم سے عنبہ بن خالد نے بیان کیا کہا ہم سے یونس بن یزید نے بیان کیا، ان سے ابن شاہب زہری نے بیان کیا کہا ہم سے عقبہ بن مالک نے خردی اور انہیں عبد اللہ بن عباس پیش کیا تھا نے خردی کہ حضرت علی بن ابی طالب بن عثمان نبی کریم مسیح بن یاہن کے پیار سے نکلے یہ اس مرض کا واقعہ ہے جس میں آنحضرت مسیح بن یاہن کی وفات ہوئی تھی۔ لوگوں نے پوچھا اے ابو الحسن! حضور اکرم مسیح بن یاہن نے صح کیسی گزاری ہے؟ انہوں نے کہا کہ محمد اللہ آپ کو سکون رہا ہے۔ پھر حضرت علی بن عثمان کا ہاتھ حضرت عباس بن عثمان نے پکڑ کر کہا۔ کیا تم آنحضرت مسیح بن یاہن کو دیکھتے نہیں ہو۔ (والله) تین دن کے بعد تمہیں لاٹھی کا بندہ بنتا پڑے گا۔ واللہ میں سمجھتا ہوں کہ اس مرض میں آپ وفات پا جائیں گے۔ میں بنی عبدالمطلب کے چروں پر موت کے آثار کو خوب پوچھاتا ہوں، اس لئے ہمارے ساتھ تم آپ کے پاس چلو۔ تاکہ پوچھا جائے کہ آنحضرت مسیح بن یاہن کے بعد خلافت کس کے ہاتھ میں رہے گی اگر وہ ہمیں لوگوں کو ملتی ہے تو ہمیں معلوم ہو جائے گا اور اگر دوسروں کے پاس جائے گی تو ہم عرض کریں گے تاکہ آنحضرت مسیح بن یاہن ہمارے پارے میں کچھ وصیت کر دیں۔ حضرت علی

شعیب، حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ الزُّهْرِيِّ، قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ كَعْبٍ أَنَّ عَنْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسِ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَلَيَا يَعْنِي ابْنَ أَبِي طَالِبٍ خَرَجَ مِنْ عِنْدِ النَّبِيِّ ﷺ حَلَّاحَ وَحَدَّثَنَا أَخْمَدَ بْنَ صَالِحٍ، حَدَّثَنَا عَبْسَةً، حَدَّثَنَا يُونُسُ، عَنْ أَبْنِ شَهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ كَعْبٍ بْنُ مَالِكٍ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسِ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَلَيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ خَرَجَ مِنْ عِنْدِ النَّبِيِّ ﷺ فِي وَجْهِ الَّذِي تُوْفِيَ فِيهِ فَقَالَ النَّاسُ: يَا أَبَا الْحَسَنِ كَيْفَ أَصْبَحَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ: أَصْبَحَ بِحَمْدِ اللَّهِ بَارِنَا، فَأَخَدَ بِيَدِهِ الْعَبَّاسُ فَقَالَ: أَلَا تَرَاهُ أَنْتَ وَاللَّهُ بَعْدَ الْفَلَاثَةِ عَبْدُ الْعَصَمَ، وَاللَّهُ إِنِّي لَأَرَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ سَيِّدَنَا وَسَيِّدَنَا وَسَيِّدَنَا فِي وَجْهِ الْمُطَلِّبِ الْمَوْتَ، فَادْهَبْ بِنَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَسَأَلَهُ يَعْمَنَ يَكُونُ الْأَمْرُ فَإِنَّ كَانَ فِيمَا عِلِّمَنَا ذَلِكَ، وَإِنْ كَانَ فِي غَيْرِنَا آمِنَةٌ فَأَوْصَى بِنَا، قَالَ عَلَيْهِ: وَاللَّهِ لَيْسَ سَأَلَنَا

رسول اللہ ﷺ فَيَمْنَعُنَا لَا يُغْطِينَا هَا النَّاسُ  
أَبَدًا، وَإِنَّى لَا أَسْأَلُهَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَبَدًا.  
[راجع: ٤٤٤٧]

نبی نے کہا کہ واللہ! اگر ہم نے آنحضرت ﷺ سے خلافت کی درخواست کی اور آنحضرت ﷺ نے انکار کر دیا تو پھر لوگ ہمیں کبھی نہیں دیں گے میں تو آنحضرت ﷺ سے کبھی نہیں پوچھوں گا کہ آپ کے بعد کون خلیفہ ہو۔

**حدیث اور باب میں مطابقت یوں ہے کہ حضرت علی بنیٹھ سے لوگوں نے کیف اصبح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ کر مزاج پوچھا اور انہوں نے بحمد اللہ بارٹا کہ کہ جواب دیا اور اس حدیث میں بہت سے امور تشریح طلب ہیں۔ امر خلافت سے متعلق حضرت علی بنیٹھ نے کہا وہ بالکل بجا تھا۔ چنانچہ بعد کے واقعات نے بتا دیا کہ خلافت جس ترتیب سے قائم ہوئی وہی ترتیب عند اللہ محبوب اور مقدر تھی اللہ پاک چاروں خلفائے راشدین کی ارواح طیبات کو ہماری طرف سے بہت بہت سلام پیش فرمائے آئین شم آئین۔**

روایت میں لفظ عبد العصاء سے مراد یہ ہے کہ کوئی اور خلیفہ ہو جائے گا تم کو اس کی اطاعت کرنی ہو گی۔ لفظ کا لفظی ترجمہ لاٹھی کا غلام ہے مگر مطلب یہ ہے کہ کوئی غیر قریشی تم پر حکومت کرے گا تم اس کے ماتحت ہو کر رہو گے۔ حضرت علی بنیٹھ کی کمال و انش مندی ہے کہ انہوں نے حضرت عباس بنیٹھ کے مشورہ کو قول نہیں فرمایا اور صاف کہ دیا کہ اگر ملاقات کرنے پر آنحضرت ﷺ نے صاف فرمادیا کہ تم کو خلافت نہیں مل سکتی تو پھر تو قیامت تک لوگ ہم کو خلیفہ نہیں بنائیں گے اس لئے ہتری ہے کہ اس امر کو توکل علی اللہ پر جھوڑ دیا جائے، اگر اس مرتبہ ہم کو خلافت نہ ملی تو آئندہ کے لئے تو امید رہے گی۔ ایسا پوچھنے میں ایک طرح کی بدقالی اور آنحضرت ﷺ کو رنج دینا بھی تھا۔ اس لئے حضرت علی بنیٹھ نے اسے گوار نہیں کیا اور اس میں خدا کی حکمت اور مصلحت ہے کہ اس وقت یہ مقدمہ گول مول رہے اور مسلمان اپنے صلاح اور مشورے سے جسے چاہیں خلیفہ بنالیں یہ طرز انتخاب آنحضرت ﷺ نے وہ قائم فرمایا جس کو اب سارے سیاست دان میں دانائی اور علمندی سمجھتے ہیں اور دنیا میں یہ پہلا طریقہ تھا کہ حکومت کا معاملہ رائے عامہ پر چھوڑا گیا جو آج ترقی پذیر لفظوں میں لفظ آزاد جمورویہ سے بدلتا ہے۔ خلافت کے معاملے میں بعد میں جو کچھ ہوا کہ چاروں خلفائے راشدین اپنے اپنے وقت میں مند خلافت کی زینت ہوئے یہ عین خشائی اللہ کے مطابق ہوا اور بہت بہتر ہوا و کان عند اللہ قدرا مقدورا۔ حافظ صاحب فرماتے ہیں۔ و فیهم ان الخلافة لم تذكر بعد النبي صلی اللہ علیہ وسلم لعل اصلاً لان العباس حلف انه يصبر ما مورا لا امر الماکان یعرف من توجیہ النبي صلی اللہ علیہ وسلم بہا الی غیرہ و فی سکوت علی دلیل علی بما قال العباس (فتح) یعنی اس میں دلیل ہے کہ نبی کریم ﷺ کی وفات کے بعد حضرت علی بنیٹھ کے حق میں خلافت کا کوئی ذکر نہیں ہوا اس لئے کہ حضرت عباس بنیٹھ قسمیہ کہ پچکے تھے کہ وہ آپ کی وفات کے بعد آمر نہیں بلکہ مامور ہو کر رہیں گے اس لئے کہ وہ آنحضرت ﷺ کی توجہ حضرت علی بنیٹھ سے غیر کی طرف محسوس کر پچکے تھے اور حضرت علی بنیٹھ کا سکوت ہی دلیل ہے کہ جو کچھ حضرت عباس بنیٹھ نے کہا وہ اس سے واقع تھے صاف ظاہر ہو گیا کہ حضرت علی بنیٹھ کے لئے خلافت بلا فصل کا نعروہ محض امت میں انشقاق و افترقان کے لئے کھڑا کیا گیا جس میں زیادہ حصہ مسلمان نمایہ ہو دیوں کا تھا۔

باب کوئی بلائے توجواب میں لفظ لبیک (حاضر) اور سعدیک

(آپ کی خدمت کے لئے مستعد کہنا

۳۰۔ باب مَنْ أَجَابَ بِلَبَيْكَ

وَسَعَدَيْكَ

۶۲۶۷۔ حدئنا موسی بن إسماعيل، (۴۳۶) ہم سے موسی بن اسماعیل نے بیان کیا، کہا ہم سے ہام نے

بیان کیا، ان سے قادہ نے، ان سے انس بنیٹھ نے اور ان سے معاذ بنیٹھ نے بیان کیا کہ میں رسول اللہ ﷺ کی سواری پر آنحضرت ﷺ کے چیچھے سوار تھا آپ نے فرمایا اے معاذ! میں نے کہا "لبیک و سعدیک" (حاضر ہوں) پھر آنحضرت ﷺ نے تین مرتبہ مجھے اسی طرح مخاطب کیا اس کے بعد فرمایا تمیں معلوم ہے کہ بندوں پر اللہ کا کیا حق ہے؟ (پھر خود ہی جواب دیا) کہ یہ کہ اسی کی عبادت کریں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرا میں پھر آپ تھوڑی دیر چلتے رہے اور فرمایا اے معاذ! میں نے عرض کی "لبیک و سعدیک" فرمایا تمیں معلوم ہے کہ جب وہ یہ کر لیں تو اللہ پر بندوں کا کیا حق ہے؟ یہ کہ انہیں عذاب نہ دے۔

ہم سے ہدیہ بن خالد نے بیان کیا، کہا ہم سے ہمام بن یحیٰ نے بیان کیا، کہا ہم سے قادہ بن دعامہ نے بیان کیا، ان سے حضرت انس بنیٹھ نے اور ان سے حضرت معاذ بنیٹھ نے پھر ہی حدیث نہ کورہ بالا بیان کی۔

**لشیخ** حدیث ہذا میں شرک کی انتہائی نہ مرت ہے اور توحید پر انتہائی بشارت بھی ہے۔ باب اور حدیث میں مطابقت حضرت معاذ بنیٹھ کے قول لبیک و سعدیک سے ثابت ہوتی ہے۔ اللہ پر حق ہونے سے یہ مراد ہے کہ اس نے اپنے فضل و کرم سے ایسا وعدہ فرمایا ہے بالی اللہ پر واجب کوئی چیز نہیں ہے وہ جو چاہے کرے اس کی مرضی کے خلاف کوئی دم مارنے کا مجاز نہیں ہے اس لئے جو لوگ بحق فلان بحق فلان سے دعا کرتے ہیں ان کا یہ طریقہ غلط ہے کیونکہ اللہ پر کسی کا حق واجب نہیں ہے۔ یہاں حضرت مولانا حیدر الزماں مرحوم نے جو خیال ظاہر کیا ہے اس سے ہم کو اتفاق نہیں ہے۔

(۲۶۶۸) ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے بیان کیا، کہا مجھ سے میرے والد نے بیان کیا، کہا ہم سے اعمش نے بیان کیا، کہا ہم سے زید بن وہب نے بیان کیا (کہا کہ) واللہ ہم سے ابوذر بنیٹھ نے مقام رہذا میں بیان کیا کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ رات کے وقت مدینہ منورہ کی کلی پھرلوں والی زمین پر چل رہا تھا کہ احمد پھاڑ دکھائی دیا۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا اے ابوذر! مجھے پسند نہیں کہ اگر احمد پھاڑ کے برابر بھی میرے پاس سونا ہو اور مجھ پر ایک رات بھی اس طرح گزر جائے یا تین رات کہ اس میں سے ایک دن بار بھی میرے پاس باقی نچے۔ سوائے اس کے جو میں قرض کی ادائیگی کے لئے محفوظ رکھ

حدّثنا هَمَّامٌ، عَنْ قَفَادَةَ، عَنْ أَنَسِ، عَنْ مَعَاذِ قَالَ: أَنَا رَدِيفُ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: ((يَا مَعَاذَ)) قَلَّتْ: لَيْكَ وَسَعْدَيْكَ، ثُمَّ قَالَ مِثْلَهُ ثَلَاثَةً، ((هَلْ تَذَرِّي مَا حَقُّ اللَّهِ عَلَى الْعِبَادِ؟)) قَالَ أَنْ يَعْقِدُوهُ وَلَا يُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا ثُمَّ سَارَ سَاعَةً قَالَ: ((يَا مَعَاذَ)) قَلَّتْ: لَيْكَ وَسَعْدَيْكَ قَالَ: ((هَلْ تَذَرِّي مَا حَقُّ الْعِبَادِ عَلَى اللَّهِ إِذَا فَعَلُوا ذَلِكَ؟ أَنْ لَا يُعَذِّبُهُمْ)).

٠٠٠٠ - حدّثنا هُدَيْة، حدّثنا هَمَّامٌ،  
حدّثنا قَفَادَة، عَنْ أَنَسِ، عَنْ مَعَاذِ بِهَذَا.

[راجع: ۲۸۵۶]

٦٦٦٨ - حدّثنا عَمَّرُ بْنُ حَفْصٍ، حدّثنا أَبِي، حدّثنا الْأَعْمَشُ، حدّثنا زَيْنُ الدِّينُ بْنُ وَهْبٍ، حدّثنا وَاللَّهُ أَبُو ذَرَ بِالرَّبِّيَّةِ قَالَ: كَنْتُ أَمْشِي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَرَّةِ الْمَدِينَةِ عِشَاءً اسْتَقْبَلَنَا أَخْذَهُ فَقَالَ: ((يَا أَبَا ذَرٍ مَا أُحِبُّ أَنْ أَخْدَا لِي ذَهَبًا تَأْتِيَ عَلَيَّ لَيْلَةً أَوْ ثَلَاثَ عِنْدِي مِنْهُ دِينَارٌ إِلَّا أَرْصُدُهُ لِدِينَارٍ إِلَّا أَنْ أَقُولَ بِهِ فِي عِبَادَةِ اللَّهِ هَكَذَا وَهَكَذَا))

لوں میں اس سارے سونے کو اللہ کی مخلوق میں اس اس طرح تقسیم کر دوں گا۔ ابوذر بن شہر نے اس کی کیفیت ہمیں اپنے ہاتھ سے لپ بھر کر دکھائی پھر آنحضرت ﷺ نے فرمایا اے ابوذر! میں نے عرض کیا لبیک و سعد یک یا رسول اللہ! آنحضرت ﷺ نے فرمایا زیادہ جمع کرنے والے ہی (ثواب کی حیثیت سے) کم حاصل کرنے والے ہوں گے۔ سوائے اس کے جو اللہ کے بندوں پر مال اس اس طرح یعنی کثرت کے ساتھ خرچ کرے۔ پھر فرمایا میں ٹھہرے رہو ابوذر! یہاں سے اس وقت تک نہ ہنڑا جب تک میں واپس نہ آ جاؤں۔ پھر آنحضرت ﷺ تشریف لے گئے اور نظروں سے او جھل ہو گئے۔ اس کے بعد میں نے آواز سنی اور مجھے خطرہ ہوا کہ کہیں حضور اکرم ﷺ کو کوئی پریشانی نہ پیش آگئی ہو۔ اس لئے میں نے (آنحضرت ﷺ کو دیکھنے کے لئے) جانا چاہا لیکن فوراً ہی آنحضرط ﷺ کا یہ ارشاد دیا دیا کہ یہاں سے نہ ہنڑا۔ پیٹناچھے میں وہیں رک گیا (جب آپ تشریف لائے تو) میں نے عرض کی۔ میں نے آواز سنی تھی اور مجھے خطرہ ہو گیا تھا کہ کہیں آپ کو کوئی پریشانی نہ پیش آجائے پھر مجھے آپ کا ارشاد دیا دیا اس لئے میں یہیں ٹھہر گیا۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا یہ جبریل ﷺ تھے۔ میرے پاس آئے تھے اور مجھے خردی ہے کہ میری امت کا جو شخص بھی اس حال میں مرے گا کہ اللہ کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ ٹھہراتا ہو تو وہ جنت میں جائے گا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اگرچہ اس نے زنا اور چوری کی ہو؟ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ ہاں اگر اس نے زنا اور چوری بھی کی ہو۔ (اعمش نے بیان کیا کہ) میں نے زید بن وہب سے کہا کہ مجھے معلوم ہوا ہے کہ اس حدیث کے راوی ابو درداء بن شہر ہیں؟ حضرت زید نے فرمایا میں گواہی دیتا ہوں کہ یہ حدیث مجھ سے ابوذر بن شہر نے مقام ریڈہ میں بیان کی تھی۔ اعمش نے بیان کیا کہ مجھ سے ابو صالح نے حدیث بیان کی اور ان سے ابو الدرداء بن شہر نے اسی طرح بیان کیا اور ابو شہاب نے اعمش سے بیان کیا۔

حضرت ابوذر بن شہر کی حدیث میں یہ لفظ اور بیان کے کہ اگر سونا احمد پہاڑ کے برابر بھی ہو تو میں یہ پسند نہیں کروں گا میرے پاس

وَأَرَانَا بِيَدِهِ ثُمَّ قَالَ: ((يَا أَبَا ذَرَ)) قَلَتْ لَيْكَ وَسَعْدِيكَ يَارَسُولَ اللَّهِ قَالَ إِلَّا كُنْتُونَ هُنَّ الْقَافُونَ إِلَّا مَنْ قَالَ هَذَا وَهَذَا ثُمَّ قَالَ لَيْ: ((مَكَانَكَ لَا تَبَرَّخَ يَا أَبَا ذَرَ حَتَّى أَرْجِعَ)) فَانْطَلَقَ حَتَّى خَابَ عَنِي فَسَمِعَتْ صَوْنَا فَخَسِيَتْ أَنْ يَكُونَ غَرَضَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَرَدَتْ أَنْ أَذْهَبَ ثُمَّ ذَكَرَتْ قَوْلَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لَا تَبَرَّخَ)) فَمَنَكَثَ قَلَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ سَمِعْتَ صَوْنَا خَسِيَتْ أَنْ يَكُونَ غَرَضَ لَكَ ثُمَّ ذَكَرَتْ قَوْلَكَ، فَقُمْتَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((ذَاكَ جِبْرِيلٌ أَتَانِي فَأَخْبَرَنِي أَنَّهُ مِنْ مَاتَ مِنْ أُمَّتِي لَا يُشْرِكُ بِاللهِ شَيْئًا، دَخَلَ الْجَنَّةَ)) قَلَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ وَإِنْ زَانِي وَإِنْ سَرَقَ؟ قَالَ: ((وَإِنْ زَانِي وَإِنْ سَرَقَ)) قَلَتْ لِزَيْنِدِ إِنَّهُ بَلَغَنِي أَنَّهُ أَبُو الدُّرْدَاءِ فَقَالَ: أَشَهَدُ لِحَدِيثِي أَبُو ذَرَ بِالرَّبِيدَةِ، قَالَ الْأَعْمَشُ: وَحَدِيثِي أَبُو صَالِحٍ عَنْ أَبِي الدُّرْدَاءِ نَحْوَهُ، وَقَالَ أَبُو شَهَابٍ: عَنِ الْأَعْمَشِ يَمْكُثُ عِنْدِي فَوْقَ ثَلَاثٍ.

[راجح: ۱۲۳۷]

تمکن دن سے زیادہ رہے۔

**لئے** حديث میں کئی ایک اصولی باتیں مذکور ہیں مثلاً جو شخص خالص توحید والا شرک سے بچنے والا ہے وہ کسی بھی کبیرہ گناہ کی وجہ سے دوزخ میں بیشہ نہیں رہے گا یہ بھی ممکن ہے کہ اللہ پاک توحید کی برکت سے اس کے تمام گناہوں کو معاف کر دے۔ حديث کے آخر میں آنحضرت ﷺ کا ایسا طرز عمل مذکور ہے جو بیشہ اہل دنیا کے لئے مشعل راہ رہے گا آپ دنیا میں اولین انسان ہیں جنہوں نے سرمایہ داری و دولت پرستی پر اپنے قول و عمل سے ایسی کاری ضرب لگائی کہ آج ساری دنیا اسی ڈگر پر چل پڑی ہے جیسا کہ اقبال مرحوم نے کہا ہے۔

گیا دور سرمایہ داری گیا دکھا کر تباہہ مداری گیا

### باب کوئی شخص کسی دوسرے بیٹھے ہوئے مسلمان بھائی کو اس کی جگہ سے نہ اٹھائے

(۶۲۶۹) ہم سے اسماعیل بن عبد اللہ نے بیان کیا، انسوں نے کماکہ مجھ سے امام مالک نے بیان کیا، ان سے نافع نے بیان کیا اور ان سے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کوئی شخص کسی دوسرے شخص کو اس کے بیٹھنے کی جگہ سے نہ اٹھائے کہ خود وہاں بیٹھ جائے۔

باب اللہ پاک کا سورہ فتح میں فرماتا کہ اے مسلمانو! جب تم سے کما جائے کہ مجلس میں کشادگی کر لو تو کشادگی کر لیا کرو، اللہ تعالیٰ تمہارے لئے کشادگی کرے گا اور جب تم سے کما جائے کہ اٹھ جاؤ تو اٹھ جایا کرو

**لئے** بعض نے کماکہ یہ حکم خاص مجلس نبوی کے متعدد تھا مگر صحیح یہ ہے کہ حکم عام ہے۔ اس باب کو حضرت امام بخاری اس ایسا کرے اگر جگہ کی تنگی نہیں ہے تو پھر اسلام میں بھی تنگی کا حکم نہیں ہے۔

(۶۲۷۰) ہم سے خلاد بن یحییٰ نے بیان کیا، کما ہم سے سفیان ثوری نے بیان کیا، ان سے عبد اللہ عمری نے، ان سے نافع اور ان سے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہ نبی کریم ﷺ نے اس سے منع فرمایا تھا کہ کسی شخص کو اس کی جگہ سے اٹھایا جائے تاکہ دوسرا اس کی جگہ بیٹھے، البتہ (آنے والے کو مجلس میں) جگہ دے دیا کرو اور فراخی کر دیا کرو اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنے کرتے تھے کہ

۳۱۔ باب لا يُقِيمُ الرَّجُلُ الرَّجُلَ

مِنْ مَجْلِسِهِ

۶۲۶۹۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ أَبْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنْ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَا يُقِيمُ الرَّجُلُ الرَّجُلَ مِنْ مَجْلِسِهِ ثُمَّ يَخْلُسُ فِيهِ)). [راجح: ۹۱۱]

۳۲۔ باب

إِذَا قِيلَ لَكُمْ تَفَسَّحُوا فِي الْمَجَالِسِ فَافْسَحُوا يَفْسَحَ اللَّهُ لَكُمْ وَإِذَا قِيلَ انْشُرُوا فَانْشُرُوا هُوَ الْآيَةُ [المجادلة: ۱۱].

**لئے** بعض نے کماکہ یہ حکم خاص مجلس نبوی کے متعدد تھا مگر صحیح یہ ہے کہ حکم عام ہے۔ اس باب کو حضرت امام بخاری اس سے کہ کچھلے باب میں جو دوسرے کی جگہ بیٹھنے کی ممانعت تھی وہ اس حالت میں ہے جب خالی جگہ ہوتے ہوئے کوئی دوسرا اس کی جگہ بیٹھے، البتہ (آنے والے کو مجلس میں) جگہ دے دیا کرو اور فراخی کر دیا کرو اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنے کرتے تھے کہ

یُخْلِسَ مَكَانَةً۔ [راجح: ۹۱۱]  
مجلس کے آداب میں سے یہ اہم ترین ادب ہے جس کی تعلیم اس حدیث میں دی گئی ہے آیت باب بھی اسی پاک تعلیم پر مشتمل ہے۔ قلت لفظ ابن عمر علی فضادۃ کاتو یتنافسون فی مجلس النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا را و سلم اذارا و مقبلًا فسیقوا علیہم فامارہم اللہ تعالیٰ ان یوسع بعضهم لبعض (فتح) یعنی صحابہ کرام جب آخرضرت ﷺ کو تشریف لاتے ہوئے دیکھتے تو وہ ایک دوسرے سے آگے بڑھنے اور جگہ پکڑنے کی کوشش کیا کرتے تھے اس پر ان کو مجلس میں محل کر بیٹھنے کا حکم دیا گیا۔

**باب جو اپنے ساتھیوں کی اجازت کے بغیر مجلس یا گھر میں کھڑا ہوا یا کھڑے ہونے کے لئے ارادہ کیا تاکہ دوسرے لوگ بھی کھڑے ہو جائیں تو یہ جائز ہے**

جب کوئی شخص کسی دوسرے بھائی کی ملاقات کو جائے تو تنزیب یہ ہے کہ اپنی غرض بیان کر کے اٹھ کھڑا ہو اگر گھروالے بیٹھنے کے لئے کہیں تو بیٹھے یوں بے کار وقت ضائع کرنا اور وہاں بیٹھے رہ کر صاحب خانہ کا بھی وقت برپا کرنا کسی طرح بھی مناسب نہیں ہے۔ قریان جائیے جتاب نبی کریم ﷺ پر کہ زندگی کے ہر ہر گوشہ پر آپ نے کیسی نظر سے کام لیا اور کتنے ہتھیں احکام صادر فرمائے ہیں۔ (الشیعہ)

(۲۷) ہم سے صن بن عمر نے بیان کیا، کہا تم سے معمتن بن سلیمان نے، کما میں نے اپنے والد سے سن، وہ ابو مجلز (حن بن حمید) سے بیان کرتے تھے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب رسول اللہ ﷺ نے زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا تو لوگوں کو (دعوت ویسہ پر) بلایا۔ لوگوں نے کھانا کھلایا پھر بیٹھ کر باقیں کرتے رہے۔ بیان کیا کہ پھر آخرضرت ﷺ نے ایسا کیا گویا آپ اٹھنا چاہتے ہیں۔ لیکن لوگ (بے حد بیٹھے ہوئے تھے) پھر بھی کھڑے نہیں ہوئے۔ جب آخرضرت ﷺ نے یہ دیکھا تو آپ کھڑے ہو گئے جب آخرضرت ﷺ کھڑے ہوئے تو آپ کے ساتھ اور بھی بہت سے صحابہ کھڑے ہو گئے لیکن تین آدمی اب بھی باقی رہ گئے۔ اس کے بعد حضور اکرم ﷺ اندر جانے کے لئے تشریف لائے لیکن وہ لوگ اب بھی بیٹھے ہوئے تھے۔ اس کے بعد وہ لوگ بھی چلے گئے۔ انس بن مالک نے بیان کیا کہ پھر میں آیا اور میں نے آخرضرت ﷺ کو اطلاع دی کہ وہ (تین آدمی) بھی جا چکے ہیں۔ آخرضرت ﷺ کو تشریف لائے اور اندر داخل ہو گئے۔ میں نے بھی اندر جانا چاہا لیکن آخرضرت ﷺ نے

۳۳ - باب مَنْ قَامَ مِنْ مَجْلِسِهِ أَوْ  
بَيْتِهِ وَلَمْ يَسْتَأْذِنْ أَصْحَابَهُ أَوْ تَهَيَّأَ  
**لِلْقِيَامِ لِيَقُومَ النَّاسُ**

۶۲۷۱ - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنَا  
مُعْتَمِرٌ، سَمِعَتْ أُبِي يَذْكُرُ عَنْ أُبِي مَجْلِسٍ،  
عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:  
لَمَّا تَرَوْجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ زَيْنَبَ ابْنَةَ  
جَحْشَ دَعَا النَّاسَ، طَعَمُوا ثُمَّ جَلَسُوا  
يَتَحَدَّثُونَ، قَالَ : فَأَخَذَ كَانَةً يَتَهَيَّأُ لِلْقِيَامِ  
فَلَمْ يَقُومُوا، فَلَمَّا رَأَى ذَلِكَ قَامَ، فَلَمَّا  
قَامَ، قَامَ مَنْ قَامَ مَعَهُ مِنَ النَّاسِ، وَنَقَيَ  
ثَلَاثَةً وَإِذْ النَّبِيُّ ﷺ جَاءَ لِيَدْخُلَ، فَإِذَا  
الْقَوْمُ جَلُوسٌ ثُمَّ إِنَّهُمْ قَامُوا فَأَنْطَلَقُوا قَالَ  
فَحَنَّتْ فَأَخْبَرَتْ النَّبِيَّ ﷺ أَنَّهُمْ قَدِ  
أَنْطَلَقُوا، فَجَاءَ حَتَّى دَخَلَ فَذَهَبَتْ أَذْخُلَ  
فَأَرْخَى الْجِحَابَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ وَأَنْزَلَ اللَّهُ  
تَعَالَى : هُنَّا أَيُّهَا النَّبِيُّ آمُنُوا لَا تَدْخُلُوا  
بَيْوَتَ النَّبِيِّ إِلَّا أَنْ يُؤْذَنَ لَكُمْ - إِلَى

فَوْلَهُ إِنْ ذَلِكُمْ كَانَ عِنْدَ اللَّهِ عَظِيمًا ه  
میرے اور اپنے درمیان پرده ڈال لیا اور اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل  
کی۔ اے ایمان والو! نبی کے گھر میں اس وقت تک داخل نہ ہو جب  
تک تمیس اجازت نہ دی جائے۔ ارشاد ہوا و ان ذلکم عند الله  
عظیماً تک۔

اور ان کی خانگی ضروریات کے پیش نظر آداب کا تقاضا ہی ہے کہ دعوت سے فراحت کے بعد فوراً وہاں سے رخصت ہو  
جائیں حدیث مذکورہ میں ایسی ہی تفصیلات مذکور ہیں۔

### ٣٤- بَابُ الْاحْتِبَاءِ بِالْيَدِ وَهُوَ الْقُرْفُصَاءُ      بَابُ هَا�ِهِ سے احْتِبَاءُ كَرْنَا وَأَرْسَ كَرْفَصَاءُ

یعنی سرین زمین پر لگا کر بیٹھنا اور ہاتھوں کو پنڈلیوں پر ہوڑ کر بیٹھنا جائز ہے اس کو قرصاً کہتے ہیں (عربی میں اس کو احتجاء کہتے ہیں)  
یعنی دونوں رانوں کھڑا کر کے سرین پر بیٹھنے اور ہاتھوں کو پنڈلیوں پر حلقو کر کے رانوں کو پیٹ سے ملائے۔

(۲۷۴) ہم سے محمد بن ابی غالب نے بیان کیا، کہا ہم کو ابراہیم بن منذر حرامی نے خبر دی، کہا ہم سے محمد بن فتح نے بیان کیا، ان سے ان کے باپ نے، ان سے نافع نے اور ان سے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو صحن کعبہ میں دیکھا کہ آپ سرین پر بیٹھے ہوئے دونوں رانیں شکم مبارک سے ملائے ہوئے ہاتھوں سے پنڈلی پکڑے ہوئے بیٹھے تھے۔

باب اپنے ساتھیوں کے سامنے تکیہ لگا کر ٹیکا دے کر بیٹھنا  
خیاب بن ارت بن الحشر نے کہا کہ میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر  
ہوا تو آپ ایک چادر پر نیک لگائے ہوئے تھے میں نے عرض کیا  
آنحضرت ﷺ سے دعا نہیں کرتے! (یہ سن کر آپ سیدھے ہو بیٹھے۔

یہ حدیث باب علامات نبوة میں گزر چکی ہے۔ قال المهلب يجوز للعالم والمفتى والأمام الاتقاء في مجلسه بحضورة الناس  
او لم يجده في بعض اعضائه او ارادته يرتفق بذلك والا يكون ذلك في عامة مجلسه. (فتح) یعنی عالم اور مفتی اور امام کے  
لئے لوگوں کے سامنے مجلس میں کسی جسمانی درد یا بیماری کی وجہ سے تکیہ لگا کر بیٹھنا جائز ہے محض راحت کی وجہ سے بھی مگر عالم مجلسوں  
میں ایسا نہ ہونا چاہئے۔

(۲۷۵) ہم سے علی بن عبد اللہ مدینی نے بیان کیا، کہا ہم سے بشرين  
مفضل نے بیان کیا، کہا ہم سے سعید بن ایاس جریری نے بیان کیا، ان سے عبد الرحمن بن ابی بکر نے اور ان سے ان کے باپ نے بیان کیا

فَوْلَهُ إِنْ ذَلِكُمْ كَانَ عِنْدَ اللَّهِ عَظِيمًا ه  
[الأحزاب : ٥٣].

[راجح: ٤٧٩١]

٦٢٧٢ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي غَالِبٍ،  
أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْحِزَامِيُّ،  
حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فَلَيْحَ، عَنْ أَبِيهِ عَنْ نَافِعٍ،  
عَنْ أَبْنَى عَمْرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ :  
رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقْنَأُ الْكَعْبَةَ مُخْتَبِيَ  
بِيَدِهِ هَكَذَا.

٣٥- بَابُ مَنْ اتَّكَأَ بَيْنَ يَدَيْهِ  
أَصْحَابِهِ  
وَقَالَ خَبَابٌ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَهُوَ مُتَوَسِّدٌ  
بُرْزَةً قُلْتُ: أَلَا تَذَغُوا إِلَيْهِ؟ فَقَعَدَ.

٦٢٧٣ - حَدَّثَنَا عَلَيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا  
بِشْرُ بْنُ الْمُفَضِّلِ، حَدَّثَنَا الْجُرَيْزِيُّ، عَنْ  
عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ :

کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا میں تمہیں سب سے بڑے گناہ کی خبر نہ دوں۔ صحابہؓ نے عرض کیا کیوں نہیں یا رسول اللہ؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ کے ساتھ شرک کرنا اور الدین کی نافرمانی کرنا۔

(۲۷۳) ہم سے مدد نے بیان کیا، کہا ہم سے بشر بن مفضل نے اسی طرح مثل بیان کیا (اور یہ بھی بیان کیا کہ) آنحضرت ﷺ نے لگئے ہوئے تھے پھر آپ سیدھے بیٹھ گئے اور فرمایا ہاں اور جھوٹی بات بھی۔ آنحضرت ﷺ اسے اتنی مرتبہ با بارہ دہراتے رہے کہ ہم نے کماہکش آپ خاموش ہو جاتے۔

**لشیخ** یہ حدیث کتاب الادب میں گزر چکی ہے اور دوسری احادیث میں بھی آپ کا تکمیل کا کریمہ بیٹھنا منقول ہے جیسے ضام بن شعبہ اور سمرہ کی احادیث میں ہے۔ جھوٹی بات کے لئے آپ کا یہ بار بار فرمانا اس کی برائی کو واضح کرنے کے لئے تھا۔

### باب جو کسی ضرورت یا کسی غرض کی وجہ سے

#### تیز تیز چلے

(۲۷۵) ہم سے ابو عاصم نے بیان کیا، ان سے عمر بن سعید نے بیان کیا، ان سے ابن ابی طلیک نے اور ان سے عقبہ بن حارثؓ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے ہمیں عصر پڑھائی اور پھر بدی تیزی کے ساتھ چل کر آپ گھر میں داخل ہو گئے۔

قالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((أَلَا أَخْبِرُكُمْ بِأَنَّكُمْ  
الْكَيَّابِرِ؟)) قَالُوا: بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ:  
((الإِشْرَاكُ بِاللَّهِ وَغَفْوَقُ الْوَالِدَيْنِ)).  
[راجح: ۲۶۰۳]

٤٢٧٤ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا بِشْرٌ  
مِثْلُهُ، وَكَانَ مُتَكَبِّلًا فَجَلَسَ فَقَالَ: ((أَلَا  
وَقَوْلُ الْزُّورِ)) فَمَا زَالَ يُكَرِّرُهَا حَتَّى قُلَّتِ  
لَيْتَهُ سَكَتَ.

[راجح: ۲۶۵۴]

### باب مَنْ أَسْرَعَ فِي مَشِيهٍ

#### لِحَاجَةٍ أَوْ قَصْدٍ

٤٢٧٥ - حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ  
سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي مُلِيقَةَ أَنَّ عَفْقَةَ بْنَ  
الْحَارِثَ حَدَّثَنَا قَالَ: صَلَّى النَّبِيُّ ﷺ  
الْفَضْرَ فَأَسْرَعَ ثُمَّ دَخَلَ الْبَيْتَ.

[راجح: ۸۵۱]

**لشیخ** یہ گھر میں داخل ہونا کسی ضرورت یا حاجت کی وجہ سے تھا۔ یہ حدیث اپر گزر چکی ہے لوگوں کو آپ کے خلاف معمول رہنا پسند نہیں کیا اس کے بااث دینے کے لئے میں نے تیزی سے قدم اٹھائے تھے۔ خاک ہوان معاذین کے منہ پر جو ایسے مہارش خدا رسیدہ بزرگ رسول کو دنیا داری کا الزام لگاتے ہیں۔ کبرت کلمہ تخرج من الفراهم ان يقولون الا کذبا۔

### باب چارپائی یا تخت کا بیان

#### باب السَّرِيرِ

(۲۷۶) ہم سے قتیبه بن سعید نے بیان کیا، کہا ہم سے جریر نے بیان کیا، ان سے اعمش نے، ان سے ابو الفتحی نے، ان سے مسوق نے اور ان سے حضرت عائشہؓؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے تخت کے وسط میں نماز پڑھتے تھے اور میں آنحضرت ﷺ اور قبلہ کے

٤٢٧٦ - حَدَّثَنَا قَتِيْبَةُ، حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ، عَنْ  
الأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي الصُّحْيَنِ، عَنْ  
مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا  
قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَصْلَّي وَسُنْطَ

درمیان لشی رہتی تھی مجھے کوئی ضرورت ہوتی تھیں مگر کھڑے ہو کر آپ کے سامنے آتا برا معلوم ہوتا۔ البتہ آپ کی طرف رخ کر کے میں آہستہ سے کھک جاتی تھی۔

السَّرِيرِ، وَأَنَا مُضطَجِعٌ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقَبْلَةِ،  
تَكُونُ لِي الْحَاجَةُ فَأَكْرَهُ أَنَّ أَقْوَمَ فَاسْتَفْلَهُ  
فَأَنْسَلَ اُنْسِلَالًا۔ [راجع: ۳۸۲]

قبل رخ میں عورت کا لینا مصلی کی نماز کو باطل نہیں کرتا۔

### باب گاؤں تکیہ لگانا یا گدا بچھانا (جاائز ہے)

(۷۷) ہم سے اسحاق بن شاہین واسطی نے بیان کیا کہا ہم سے خالد نے بیان کیا (دوسری صد) حضرت امام بخاری رضی اللہ عنہ نے کہا اور مجھ سے عبد اللہ بن محمد مندی نے بیان کیا، ان سے عمرو بن عون نے بیان کیا، ان سے خالد (بن عبد اللہ طحان) نے بیان کیا، ان سے خالد (خداء) نے، ان سے ابو قلابہ نے بیان کیا، کہا کہ مجھے ابوالملیح عامر بن زید نے خبر دی، انہوں نے (ابو قلابہ) کو (خطاب کر کے) کہا کہ میں تمہارے والد زید کے ساتھ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا، انہوں نے ہم سے بیان کیا کہ نبی کرم ﷺ سے میرے روزے کے ذکر کیا گیا۔ آنحضرت ﷺ میرے یہاں تشریف لائے میں نے آپ کے لئے چڑے کا ایک گدا، جس میں کھجور کی چھال بھری ہوئی تھی بچھادیا۔ آنحضرت ﷺ زمین پر بیٹھے اور گدا میرے اور آنحضرت ﷺ کے درمیان ویسا ہی پڑا رہا۔ پھر آنحضرت ﷺ نے مجھ سے فرمایا کیا تمہارے لئے ہر میئے میں تین دن کے (روزے) کافی نہیں؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ؟ آنحضرت ﷺ نے فرمایا پھر پانچ دن رکھا کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ؟ فرمایا سات دن۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ؟ فرمایا نو دن۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ؟ فرمایا گیارہ دن۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ؟ فرمایا حضرت داؤد علیہ السلام کے روزے سے زیادہ کوئی روزہ نہیں ہے۔ زندگی کے نصف ایام، ایک دن کا روزہ اور ایک دن بغیر روزہ کے رہنا۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ گدا بچھانا اور اور اس پر بیٹھنا جائز ہے۔

(۷۸) مجھ سے بیکی بن جعفر نے بیان کیا، کہا ہم سے یزید بن ہارون نے بیان کیا، ان سے شعبہ نے، ان سے مغیرہ بن تقشم نے، ان سے

### ۳۸- باب مَنْ أَلْقَى لَهُ وِسَادَةً

۶۲۷۷ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ، حَدَّثَنَا خَالِدُ حَوْلَيْهِ، وَحَدَّثَنِي عَنْدَهُ اللَّهُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنَ، حَدَّثَنَا خَالِدٌ، عَنْ خَالِدٍ، عَنْ أَبِي قِلَّةَ أَخْبَرَنِي أَبُو الْمُتَلِّحِ قَالَ: دَخَلْتُ مَعَ أَبِيكَ زَيْدَ عَلَى عَنْدَهُ اللَّهُ بْنِ عَمْرُو، فَحَدَّثَنَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذُكِرَ لَهُ صَوْمَهُ فَذَبَّلَ عَلَى فَالْقِنْتَ لَهُ وِسَادَةً مِنْ أَدْمَ حَشْوُهَا لِيفَ، فَجَلَّسَ عَلَى الْأَرْضِ وَصَارَتِ الْوِسَادَةُ بَيْنَيْ وَبَيْنَهُ، فَقَالَ لِي: ((أَمَا يَكْفِيكَ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ))؟ قَلَّتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ: حَسَّاً قَلَّتْ يَارَسُولُ اللَّهِ قَالَ تَسْعَاً قَلَّتْ يَارَسُولُ اللَّهِ قَالَ (إِنْهَى عَنْتَرَةً) قَلَّتْ: يَا رَسُولُ اللَّهِ قَالَ: ((لَا صَوْمَ فَوْقَ صَوْمٍ دَاؤَدَ، شَطْرُ الدَّهْرِ صَيَامٌ يَوْمٌ وَإِفَطَارٌ يَوْمٌ)).

[راجح: ۱۱۳۱]

۶۲۷۸ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ، عَنْ شَعْبَةَ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ.

ابراہیم نجحی نے اور ان سے علقمہ بن قیس نے کہ آپ ملک شام میں پنچ (دوسری سند) امام بخاری نے کہا کہ اور مجھ سے ابوالولید نے بیان کیا، کہا ہم سے شعبہ نے بیان کیا، ان سے مغیرہ نے اور ان سے ابراہیم نے بیان کیا کہ علقمہ ملک شام گئے اور مسجد میں جا کر درکعت نماز پڑھی پھر یہ دعا کی اے اللہ! مجھے ایک تم شیش عطا فرم۔ چنانچہ وہ ابو درداء بیٹھ کی مجلس میں جا بیٹھے۔ ابو درداء بیٹھ نے دریافت کیا۔ تمہارا تعلق کمال سے ہے؟ کہا کہ اہل کوفہ سے۔ پوچھا کیا تمہارے یہاں (نفاق اور منافقین کے) بھیدوں کے جانے والے وہ صحابی نہیں ہیں جن کے سوا کوئی اور ان سے واقف نہیں ہے۔ ان کا اشارہ حذیفہ بیٹھ کی طرف تھا۔ کیا تمہارے یہاں وہ نہیں ہیں (یا یوں کہا کر) تمہارے وہ جنیں اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ کی زبانی شیطان سے پناہ دی تھی۔ اشارہ عمار بیٹھ کی طرف تھا۔ کیا تمہارے یہاں مساوک اور گدے والے نہیں ہیں؟ ان کا اشارہ ابن مسعود بیٹھ کی طرف تھا۔ عبد اللہ بن مسعود بیٹھ سورہ "واللیل اذا یغشی" کس طرح پڑھتے تھے۔ علقمہ بیٹھ نے کہا کہ وہ "والذکر والانثی" پڑھتے تھے۔ ابو درداء بیٹھ نے اس پر کہا کہ یہ لوگ کوفہ والے اپنے مسلسل عمل سے قریب تھا کہ مجھے شبہ میں ڈال دیتے حالانکہ میں نے نبی کرم ﷺ سے خود اسے ساختا۔

عن علقمة أَنَّهُ قَلِيمُ الشَّامِ حَوْلَهُ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ، حَدَّثَنَا شَعْبَةُ، عَنْ مُعِيرَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: ذَهَبَ عَلْقَمَةً إِلَى الشَّامِ فَأَتَى الْمَسْجِدَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ فَقَالَ: اللَّهُمَّ ارْزُقْنِي جَلِيسًا، فَقَعَدَ إِلَى أَبِي الدَّرْدَاءِ فَقَالَ: مِمَّنْ أَنْتَ؟ قَالَ: مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ، قَالَ: أَلَيْسَ فِيْكُمْ صَاحِبُ السَّرِّ الَّذِي كَانَ لَا يَعْلَمُهُ غَيْرُهُ؟ يَعْنِي حَدِيقَةً؟ أَلَيْسَ فِيْكُمْ أَوْ كَانَ فِيْكُمُ الَّذِي أَجَازَهُ اللَّهُ عَلَى لِسَانِ رَسُولِهِ ﷺ مِنَ الشَّيْطَانِ؟ يَعْنِي عَمَارًا، أَوْ لَيْسَ فِيْكُمْ صَاحِبُ السَّوَالِكِ الْوَسَادَةِ يَعْنِي ابْنَ مَسْعُودٍ كَيْفَ كَانَ عَنْدَ اللَّهِ يَقْرَأُ؟ ﴿وَاللَّيلَ إِذَا يَغْشِي﴾ [الليل: ۱] قَالَ: ﴿وَالذَّكْرُ وَالْأَنْثِي﴾ فَقَالَ: مَا ڈالَ هُؤْلَاءِ حَتَّى كَادُوا يُشَكُّوْنِي وَقَدْ سَمِعْتُهَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ .

**لَشَّافِي** ہر دو روایتوں میں رسول کریم ﷺ کے لئے گدا بچھا جانا ذکر کور ہے یہی باب سے مطابقت ہے حضرت ابو درداء بیٹھ نے جن تین بزرگوں کے مختلف مناقب بیان کئے یعنی حضرت حذیفہ، حضرت عمار اور حضرت عبد اللہ بن مسعود بیٹھ، حضرت ابو درداء کا اصل مثاء وہ تھا جو حضرت عبد اللہ بن مسعود کی قرأت سے متعلق ہے، ان کا عمل اسی قرأت پر تھا اور سید قرأت میں سے یہ بھی ایک قرأت ہے مگر مشور عالم اور مقبول ائمہ قرأت وہ ہے جو جسمور قراء کے ہاں مقبول اور مروج ہے یعنی والذکر والانثی کی جگہ وما خلق الذکر والانثی مصحف عثمانی میں اس قرأت کو ترجیح حاصل ہے۔ السیاق برشد ایلہ اراد و صرف کل واحد من الصحابة بما كان اختص به ان الفضل دون غيره من الصحابة (فتح) یعنی ہر صحابی کو فضل حاصل تھا اس کا اظہار مقصود تھا اور بس۔

### باب جمعہ کے بعد قیلولہ کرنا

### ۳۹ - باب الْقَائِلَةِ بَعْدَ الْجُمُعَةِ

دن کے وقت دوپہر کے قریب یا اس کے بعد آرام کرنے کو قیلولہ کہتے ہیں۔

۶۲۷۹ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَبِيرٍ، حَدَّثَنَا (۲۷۹) ہم سے محمد بن کثیر نے بیان کیا، کہا ہم سے سفیان ثوری نے

بیان کیا، ان سے ابو حازم نے اور ان سے حضرت سل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم کھانا اور قیولہ نماز جمعہ کے بعد کیا کرتے تھے۔

سُفِيَّا، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ  
قَالَ: كُنَّا نَقِيلُ وَنَتَفَدَّى بَعْدَ الْجُمُعَةِ.

[راجح: ۹۳۸]

### باب مسجد میں بھی قیولہ کرنا جائز ہے

(۶۲۸۰) ہم سے قتبہ بن سعید نے بیان کیا کہ ہم سے عبد العزیز بن حازم نے بیان کیا، ان سے حضرت سل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو کوئی نام ”ابو تراب“ سے زیادہ محظوظ نہیں تھا۔ جب ان کو اس نام سے بلا یا جاتا تو وہ خوش ہوتے تھے۔ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ حضرت فاطمہ طیبہ السلام کے گھر تشریف لائے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ کو گھر میں نہیں پایا تو فرمایا کہ بیٹی تمہارے چچا کے لڑکے (اور شوہر) کمال گئے ہیں؟ انہوں نے کما میرے اور ان کے درمیان کچھ تلتھی کلامی ہو گئی تھی وہ مجھ پر غصہ ہو کر باہر چلے گئے اور میرے یہاں (گھر میں) قیولہ نہیں کیا۔ آنحضرت ﷺ نے ایک شخص سے کما کہ دیکھو وہ کمال ہیں۔ وہ صحابی واپس آئے اور عرض کیا یا رسول اللہ وہ تو مسجد میں سوئے ہوئے ہیں۔ آنحضرت ﷺ مسجد میں تشریف لائے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ لیٹئے ہوئے تھے اور چادر آپ کے پہلو سے گر گئی تھی اور گرد آکو ہو گئی تھی آنحضرت ﷺ اس سے مٹی صاف کرنے لگے اور فرمائے لگے، ابو تراب! (مٹی والے) اٹھو، ابو تراب! اٹھو۔

### ۴۰ - باب الفَائِلَةِ فِي الْمَسْجِدِ

۶۲۸۰ - حَدَّثَنَا فَيْيَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزَ بْنَ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: مَا كَانَ يَعْلَمُ إِنْتَمْ أَحَبْتُ إِلَيْهِ مِنْ أَبِي تُرَابٍ، وَإِنْ كَانَ لِي فِرَخٌ بِهِ إِذَا دُعِيَ بِهَا جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِنَيَّتِ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ فَلَمْ يَجِدْ عَلَيْهَا فِي الْبَيْتِ فَقَالَ: ((أَيْنَ أَبْنُ عَمْكَ؟)) فَقَالَتْ: كَانَ يَبْشِّي وَبَيْنَهُ شَيْءٌ فَغَاضَّ بِنِي فَخَرَجَ، فَلَمْ يَقُلْ عِنْدِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِإِنْسَانٍ: ((انْظُرْ أَيْنَ هُوَ؟)) فَجَاءَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ فِي الْمَسْجِدِ رَاقِدٌ فَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ مُضطَطَعٌ فَذَسَّ سَقْطَ رِدَاؤُهُ عَنْ شِقَّهُ فَأَصَابَهُ تُرَابٌ، فَجَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَمْسَحُهُ عَنْهُ وَهُوَ يَقُولُ: ((قُمْ أَبَا تُرَابٍ قُمْ أَبَا تُرَابٍ)).

[راجح: ۴۴۱]

حضرت علی رضی اللہ عنہ مسجد میں قیولہ کرتے ہوئے پائے گئے اسی سے باب کا مطلب ثابت ہوا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ آنحضرت ﷺ کے چچا زاد بھائی تھے۔ مگر عرب لوگ باب کے چچا کو بھی چچا کہہ دیتے ہیں اسی بنا پر آپ نے حضرت فاطمہ طیبہ السلام سے این این عمدک کے الفاظ استعمال فرمائے۔

باب اگر کوئی شخص کہیں ملاقات کو جائے اور دوپر کو وہیں آرام کرے تو یہ جائز ہے

(۶۲۸۱) ہم سے قتبہ بن سعید نے بیان کیا کہ ہم سے محمد بن عبد اللہ

### ۴۱ - بَابُ مَنْ زَارَ قَوْمًا فَقَالَ

عِنْهُمْ

۶۲۸۱ - حَدَّثَنَا فَيْيَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا

الصاری نے، کما کہ مجھ سے میرے والد نے، ان سے ثماںہ نے اور ان سے انس بن ہشتنے نے کہ (ان کی والدہ) ام سلیم نبی کریم ﷺ کے لئے چڑے کافرش بچا دی تھیں اور آنحضرت ﷺ ان کے بیان اسی پر قیولہ کر لیتے تھے۔ بیان کیا پھر جب آنحضرت ﷺ سو گئے (اور بیدار ہوئے) تو ام سلیم ﷺ نے آنحضرت ﷺ کا پیسہ اور (حضرت ہوئے) آپ کے بال لے لئے اور (پیسہ کو) ایک شیشی میں جمع کیا اور پھر سک (ایک خوشبو) میں اسے ملا لیا۔ بیان کیا ہے کہ پھر جب انس بن مالک بن ہشتنے کی وفات کا وقت قریب ہوا تو انہوں نے وصیت کی کہ اس سک (جس میں آنحضرت ﷺ کا پیسہ ملا ہوا تھا) میں سے ان کے حنوٹ میں ملا دیا جائے۔ بیان کیا ہے کہ پھر ان کے حنوٹ میں اسے ملا گیا۔

**لئے تھے** حافظ نے کما کہ یہ بال حضرت ام سلیم ﷺ نے حضرت ابو طلحہ بن ہشتنے لئے تھے۔ حضرت ابو طلحہ بن ہشتنے وہ بال اسی وقت کر رہی تھیں اتنے میں سرمنڈایا تھا۔ ایک روایت میں ہے کہ حضرت ام سلیم ﷺ آپ کے بدن کا پیسہ جمع کرنے کے لئے جب آپ نے متی میں سرمنڈایا تھا۔ ایک روایت میں ہے کہ حضرت ام سلیم ﷺ کیا کر رہی ہے۔ انہوں نے کما کہ میں آپ کا پیسہ خوشبو میں ڈالنے کے لئے جمع کرتی ہوں وہ خود بھی نہایت خوبصوردار ہے۔ دوسرا روایت میں ہے کہ ہم برکت کے لئے آپ کا پیسہ اپنے بچوں کے واسطے جمع کرتی ہیں چنانچہ حنوٹ میں آنحضرت ﷺ کے بال اور پیسہ ملا ہوا تھا (والمعارضۃ بین قولہا انہا کانت تجمعۃ لاجل طبیۃ و بین قولہا للبرکۃ بل يحمل علی انہا کانت نھصل ذالک الامرین معا (فتح) یعنی یہ کام برکت اور خوشبو ہر دو مقاصد کے لئے کیا کرتی تھیں۔

(۶۲۸۲-۶۲۸۳) ہم سے اسماعیل بن ابی اویس نے بیان کیا، کما کہ مجھ سے امام مالک نے، ان سے اسحاق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ نے اور ان سے انس بن مالک بن ہشتنے۔ عبد اللہ بن ابی طلحہ نے ان سے نادہ بیان کرتے تھے کہ جب رسول اللہ ﷺ قباء تشریف لے جاتے تھے تو ام حرام بنت طلان بنت انتخا کے گھر بھی جاتے تھے اور وہ آنحضرت ﷺ کو کھانا کھلاتی تھیں پھر آنحضرت ﷺ سو گئے اور بیدار ہوئے تو آپ نہ رہے تھے۔ ام حرام بنت انتخا نے بیان کیا کہ میں نے پوچھا یا رسول اللہ! آپ کس بات پر نہ رہے ہیں؟ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ میری امت کے کچھ لوگ اللہ کے راستے میں غزوہ کرتے ہوئے میرے سامنے (خواب میں) پیش کئے گئے، جو اس سمندر کے اوپر (کشتوں میں) سوار ہوں گے (جنت میں وہ ایسے نظر آئے) جیسے بادشاہ

محمد بن عبد الله الانصاریؓ قال: حدثني أبي عن ثعامة، عن أنس أن أم سليم كانت تبسط لبني صنلى الله عليه وسلم نطاً فيقيل عندها على ذلك الطبع قال: فإذا نام النبي صنلى الله عليه وسلمأخذت من عرقه وشعره فجمعته في قارورة، ثم جمعته في سك قال: فلما حضر أنس بن مالك الوفاة أوصى أن يجعل في خوطه من ذلك السك قال: فجعل في خوطه.

**لئے تھے** حافظ نے کما کہ یہ بال حضرت ام سلیم ﷺ نے حضرت ابو طلحہ بن ہشتنے لئے تھے۔

حدثني مالك، عن إسحاق بن عبد الله بن أبي طلحة، عن أنس بن مالك رضي الله عنه أنه سمعة يقول: كان رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا ذهب إلى قباء يدخل على أم حرام بنت ملحان فخطعمه، وكانت تحت عبادة بن الصامت فدخل يوما فاطعمة فقام رسول الله ﷺ، ثم استيقظ يضحك قال: فقلت ما يضحكك يا رسول الله؟ فقال: ((ناس من أمتي غرضوا على غرزة في سبيل الله

تحت پر ہوتے ہیں، یا بیان کیا کہ بادشاہوں کی طرح تخت پر اسحاق کو ان لفظوں میں ذرا شہب تھا (ام حرام یعنی نہ نے بیان کیا کہ) میں نے عرض کیا آنحضرت ﷺ دعا کر دیں کہ اللہ مجھے بھی ان میں سے بنائے۔ آنحضرت ﷺ نے دعا کی پھر آنحضرت ﷺ اپنا سر رکھ کر سو گئے اور جب بیدار ہوئے توہن رہے تھے۔ میں نے کہا یا رسول اللہ! آپ کس بات پر ہنس رہے ہیں؟ فرمایا کہ میری امت کے کچھ لوگ اللہ کے راستہ میں غزوہ کرتے ہوئے میرے سامنے پیش کئے گئے جو اس سمندر کے اوپر سوار ہوں گے جیسے بادشاہ تخت پر ہوتے ہیں یا مثل بادشاہوں کے تخت پر۔ میں نے عرض کیا کہ اللہ سے میرے لئے دعا کیجئے کہ مجھے بھی ان میں سے کر دے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ تو اس گروہ کے سب سے پہلے لوگوں میں ہو گی چنانچہ ام حرام یعنی نہ نے (معاویہ یعنی شام پر گورنری کے زمانہ میں) سمندری سفر کیا اور خشکی پر اتنے کے بعد اپنی سواری سے گرد پڑیں اور وفات پا گئیں۔

[راجع: ۲۷۸۸، ۲۷۸۹]

**لشیخ** ہردو روایتوں میں آنحضرت ﷺ کے قبولہ کا باب کے مطابق کرنے کا ذکر ہے یہی حدیث اور باب میں مطابقت ہے۔ پہلی روایت میں آپ کے خوبصورت پیسے کا ذکر ہے صد بار قابل تعریف ہیں حضرت انس یعنی جن کو یہ بہترین خوبصورت نصیب ہوئی۔ دوسری روایت میں حضرت ام حرام یعنی نہ نے کا ذکر ہے جو حضرت امیر معاویہ یعنی جعفر کے زمانہ میں حرف بہ حرف صحیح ثابت ہوئی۔ حضرت ام حرام یعنی نہ نے اس جگہ میں واپسی کے وقت اپنی سواری سے گر کر شہید ہو گئی تھیں۔ اس طرح پیش گوئی پوری ہوئی، اس سے سمندری سفر کا جائز ہونا بھی ثابت ہوا، پر آج کل تو سمندری سفر بہت ضروری اور آسان بھی ہو گیا ہے جیسا کہ مشاہدہ ہے۔

باب آسمانی کے ساتھ آدمی جس طرح بیٹھ سکے بیٹھ سکتا ہے (۶۲۸۳) ہم سے علی بن عبد اللہ مدینی نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے سفیان ثوری نے بیان کیا، ان سے زہری نے بیان کیا، ان سے عطاء بن یزید لیشی نے اور ان سے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو طرح کے پہناؤے سے اور دو طرح کی خرید و فروخت سے منع فرمایا تھا۔ اشتغال صماء اور ایک کپڑے میں اس طرح احتیاء کرنے سے کہ انسان کی شرم گاہ پر کوئی چیز نہ ہو اور ملامست اور مناذبت سے۔ اس روایت کی

یہ رکبون تبیح هذا النبخر ملوكاً على الأسرة) - اُوْ قَالَ ((مِثْلُ الْمُلُوكِ عَلَى الْأُسْرَةِ)) شَكَ إِسْحَاقُ قَلَّتْ: اذْعُ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ؟ فَلَدَعَا نَمْ وَضَعَ رَأْسَهُ فَنَامَ، ثُمَّ اسْتَيقَظَ يَضْحَكُ، قَلَّتْ: مَا يَضْحِكُكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: ((نَاسٌ مِنْ أَمْتِي غَرِضُوا عَلَيَّ غُرَاءً لِي سَبِيلَ اللَّهِ، يَرْكَبُونَ تبیح هذا النبخر ملوكاً على الأسرة)). - قَلَّتْ: اذْعُ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ؟ قَالَ: ((أَنْتِ مِنَ الْأُولَئِينَ)) فَرَكِبَتِ النبخر زَمَانَ مَعَاوِيَةَ، فَصَرَعَتْ عَنْ دَائِبِهَا حِينَ خَرَجَتْ مِنَ النبخر فَهَلَّتْ.

[راجح: ۲۷۸۸، ۲۷۸۹]

۴۲ - باب الْجُلُوسِ كَيْفَمَا تَيَسَّرَ ۶۲۸۴ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الرُّزْفَرِيِّ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدٍ الْلَّيْثِيِّ، عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرَيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: نَهَى النَّبِيُّ ﷺ عَنِ الْبَسِّينِ، وَعَنِ يَعْتَيْنِ: إِحْتِمَاءِ الصَّمَاءِ، وَالْأَخْتِيَاءِ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ لَيْسَ عَلَى فَرْجِ الإِنْسَانِ مِنْهُ شَيْءٌ، وَالْمُلَامِسَةُ وَالْمُنَابَذَةُ، تَابِعُهُ مَغْمَرٌ

**وَمُحَمَّدُ بْنُ أَبِي حَفْصَةَ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَتَّعَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنَ بَدْرِيٍّ عَنِ الزُّهْرِيِّ.** [راجح: ۳۶۷]

اس حدیث سے حضرت امام بخاری رضی اللہ عنہ نے باب کامطلب یوں نکلا کہ جب آنحضرت ﷺ نے اس طرح بیٹھنے سے منع فرمایا کہ اس میں ستر عورت کھلے کا ذرہ ہو تو اس سے یہ نکلا کہ یہ ذرہ نہ ہو تو اس طرح بیٹھنا بھی جائز درست ہے۔ امام مسلم کی روایت میں ہے کہ آپ نماز فجر کے بعد طلوع افتاب تک چار زانو بیٹھے رہا کرتے تھے۔ میرمکی روایت کو امام بخاری نے کتاب الیبوغ میں اور محمد بن ابی حفصہ کی روایت کو ابن عدی نے اور عبد اللہ بن بدیل کی روایت کو بدیل نے زہیات میں وصل کیا ہے۔ ملامسة کے بارے میں علماء نووی نے شرح مسلم میں علماء سے تین صورتیں نقل کی ہیں ایک یہ کہ بیٹھنے والا ایک کپڑا لپٹا ہوا یا اندر ہرے میں لے کر آئے اور خریدار اس کو چھوٹے تو بیٹھنے والا یہ کہے کہ میں نے یہ کپڑا تمہرے ہاتھ پہنچا اس شرط سے کہ تیرا چھوٹا تیرے دیکھنے کے قائم مقام ہے اور جب تو دیکھے تو تجھے اختیار نہیں ہے۔ دوسری صورت یہ کہ چھوٹا خود بیچ قرار دیا جائے مثلاً مالک خریدار سے یہ کہ جب تو چھوٹے تو وہ مال تمہرے ہاتھ بک گیا۔ تیسرا صورت یہ کہ چھوٹے سے مجلس کا اختیار قطع کیا جائے اور تینوں صورتوں میں بیچ باطل ہے۔ اسی طرح بیچ منابذہ کے بھی تین معنی ہیں۔ ایک تو یہ کہ کپڑے کا پہنچانا بیچ قرار دیا جائے یہ حضرت امام شافعی رضی اللہ عنہ کی تفسیر ہے۔ دوسری یہ کہ پہنچنے سے اختیار قطع کیا جائے۔ تیسرا یہ کہ پہنچنے سے سکنری کا پہنچنا ضروری ہے۔ یعنی خریدنے والا بائع کے حکم سے کسی مال پر سکنری پہنچنک دے تو وہ سکنری جس چیز پر پڑ جائے گی اس کا لینا ضروری ہو جائے گا خواہ وہ کم ہو یا زیادہ۔ یہ سب جالیت کے زمانے کی بیچ ہیں جو ہوئے میں داخل ہیں، اس لئے آنحضرت ﷺ نے ان سے منع فرمایا ہے اور روایت ہذا میں دو قسم کے لباسوں سے منع فرمایا گیا ہے۔ ایک اشتمال صماء ہے جس کی یہ صورت ہو: بیان کی گئی ہے دوسری صورت یہ ہے کہ آدمی ایک کپڑے کو اپنے جسم پر اس طرح سے لپیٹ لے کہ کسی طرف سے کھلانہ رہے گویا اس کو اس پھر سے مشاہدہ دی جس کو صخرہ صماء کہتے ہیں یعنی وہ پھر جس میں کوئی سوراخ یا شکاف نہ ہو سب طرف سے سخت اور یکساں ہو۔ بعض نے کہا کہ اشتمال صماء یہ ہے کہ آدمی کسی بھی کپڑے سے اپنا سارا جسم ڈھانپ کر کسی ایک جانب سے کپڑے کو اٹھادے تو اس کا ستر کھل جائے۔ غرض یہ دونوں قسمیں ناجائز ہیں اور دوسرا لباس احتباء یہ ہے کہ جس سے آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ جب شرمگاہ پر کوئی کپڑا نہ ہو تو ایک کپڑا سے گوٹ مار کر بیٹھے جس کی صورت یہ ہے کہ ایک کپڑے سے یا باتھوں سے اپنے پاؤں اور پیٹ کو ملا کر پہنچے یعنی کر سے جکڑے تو اگر شرمگاہ پر کپڑا ہے اور شرم گاہ ظاہر نہیں ہوتی ہے تو جائز ہے اور اگر شرمگاہ ظاہر ہو جاتی ہے تو ناجائز ہے۔

**باب جس نے لوگوں کے سامنے سرگوشی کی اور جس نے**

**اپنے ساتھی کاراز نہیں بتایا پھر جب وہ انتقال کر گیا**

**تو بتایا یہ جائز ہے**

(۸۲-۸۵) ہم سے موی بن اسما عیل نے بیان کیا، کہا ہم سے ابو عوانہ وصال نے، کہا ہم سے فراس بن سیجی نے بیان کیا، ان سے عامر شعبی نے، ان سے سروق نے کہ مجھ سے حضرت عائشہؓ بیٹھنے نے بیان کیا کہ یہ تمام ازواج مطہرات (حضور اکرم ﷺ کے مرض وفات میں) آنحضرت ﷺ کے پاس تھیں، کوئی دہاں سے نہیں ہٹا تھا کہ

**۴۳ - باب مَنْ نَاجَى بَيْنَ يَدَيْ**

**النَّاسِ وَلَمْ يُخْبِرْ بِسِيرِ صَاحِبِهِ**

**فَإِذَا مَاتَ أَخْبَرَ بِهِ**

**۶۲۸۵ - حدثنا موسى، عن أبي عوانة، حدثنا فراس، عن عامر، عن مسروق، حدثني عائشة أم المؤمنين قالت: إنا كنا أزواجا النبي ﷺ عندة جمِيعاً لَمْ تُفَادِرْ مِنَا وَاجِدَةً فَأَقْبَلَتْ فاطمة**

حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا صلی ہوئی آئیں۔ خدا کی قسم ان کی چال رسول اللہ ﷺ کی چال سے الگ نہیں تھی (بلکہ بتہ ہی مشابہ تھی) جب حضور اکرم ﷺ نے انہیں دیکھا تو خوش آمدید کہ، فرمایا بیٹی! مرجب! پھر آنحضرت ﷺ نے اپنی دائیں طرف یا باسیں طرف انہیں بھالیا۔ اس کے بعد آہستہ سے ان سے کچھ کہا اور حضرت فاطمہؓ بت زیادہ رونے لگیں۔ جب آنحضرت ﷺ نے ان کا غم دیکھا تو دوبارہ ان سے سرگوشی کی اس پر وہ بہنے لگیں۔ تمام ازواج میں سے میں نے ان سے کہا کہ حضور اکرم ﷺ نے ہم میں صرف آپ کو سرگوشی کی خصوصیت بخشی۔ پھر آپ رونے لگیں۔ جب آنحضرت ﷺ اٹھے تو میں نے ان سے پوچھا کہ آپ کے کان میں آنحضرت ﷺ نے کیا فرمایا تھا انہوں نے کہا کہ میں آنحضرت ﷺ کا راز نہیں کھوں سکتی۔ پھر جب آپ کی وفات ہو گئی تو میں نے حضرت فاطمہؓ سے کہا کہ میرا جو حق آپ پر ہے اس کا واسطہ دیتی ہوں کہ آپ مجھے وہ بات بتا دیں۔ انہوں نے کہا کہ اب بتا سکتی ہوں۔ چنانچہ انہوں نے مجھے بتایا کہ جب آنحضرت ﷺ نے پہلی سرگوشی کی تھی تو فرمایا تھا کہ ”جبریل ﷺ ہر سال مجھ سے سال میں ایک مرتبہ دور کیا کرتے تھے لیکن اس سال مجھ سے انہوں نے دو مرتبہ دور کیا اور میرا خیال ہے کہ میری وفات کا وقت قریب ہے“ اللہ سے ڈرتی رہتا اور صبر کرنا کیونکہ میں تمہارے لئے ایک اچھا آگے جانے والا ہوں“ بیان کیا کہ اس وقت میرا رونا جو آپ نے دیکھا تھا اس کی وجہ بیکی تھی۔ جب آنحضرت ﷺ نے میری پریشانی دیکھی تو آپ نے دوبارہ مجھ سے سرگوشی کی، فرمایا ”فاطمہ بیٹی! کیا تم اس پر خوش نہیں ہو کہ جنت میں تم مومنوں کی عورتوں کی سردار ہو گی“ یا (فرمایا کہ) اس امت کی عورتوں کی سردار ہو گی۔“

**لئے جائیں** سرگوشی سے اس لئے منع فرمایا کہ کسی تیرے آدی کو سوئے ٹلنے پیدا ہو اگر مجلس میں اس خطرے کا اختلال نہ ہو تو سرگوشی جائز بھی ہے جیسا کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا رسے رسول کشم ﷺ کا سرگوشی کرنا نہ کور ہے۔

#### باب چوتھے لینے کا بیان

عَلَيْهَا السَّلَامُ تَعْنِيهِ لَا وَاللَّهِ مَا تَخْفِي  
مَشْتَهِيَا مِنْ مَشْتَهِيَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَلَمَّا  
رَأَاهَا رَحْبَ قَالَ : ((مَرْحَبًا بِإِنْتِي)) ثُمَّ  
أَجْلَسَهَا عَنْ يَمِينِهِ، أَوْ عَنْ شِمَائِلِهِ ثُمَّ  
سَارَهَا فَبَكَتْ بِكَاهَةٍ شَدِيدَةً، فَلَمَّا رَأَى  
خُزْنَهَا سَارَهَا الدَّائِيَةَ، إِذَا هِيَ تَضَنَّحُكَ  
فَقَلَّتْ لَهَا: أَنَا مِنْ بَيْنِ نِسَابِهِ خَصْلُكَ  
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِالسُّرِّ مِنْ بَيْنِنَا، ثُمَّ أَنْتَ  
تَنْكِنُنَ، فَلَمَّا قَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ سَأَلَهَا  
عَمَّا سَارَكَ قَالَتْ: مَا كُنْتُ لِأَفْشِي عَلَى  
رَسُولِ اللَّهِ ﷺ سِرِّهِ، فَلَمَّا تَوَفَّيَ قَلَّتْ  
لَهَا: غَزَّمَتْ عَلَيْكَ بِمَا لَيْ عَلَيْكَ مِنَ  
الْحَقِّ لَمَّا أَخْبَرْتَنِي قَالَتْ: أَمَا الْآنَ، فَنَعَمْ.  
فَأَخْبَرْتَنِي قَالَتْ: أَمَا حِينَ سَارَنِي فِي الْأَمْرِ  
الْأَوَّلِ فَإِنَّهُ أَخْبَرْتَنِي ((أَنَّ جَنْرِيلَ كَانَ  
يُغَارِضُهُ بِالْقُرْآنِ كُلَّ سَنَةً مَرَّةً، وَإِنَّهُ قَدْ  
عَارَضَنِي بِهِ الْعَامَ مَرَّتَيْنِ وَلَا أَرَى الْأَجَلَ  
إِلَّا قَدْ اقْرَبَ فَاقْتَلَنِي اللَّهُ وَاصْبِرِي، فَلَيْسَيْ  
بِنَعْمَ السَّلْفِ أَنَا لِكَ)) قَالَتْ: فَبَكَتْ  
بِمَكَانِي الَّذِي رَأَيْتِ، فَلَمَّا رَأَى جَزْعِي  
سَارَنِي الدَّائِيَةَ قَالَ : ((يَا فَاطِمَةَ لَا تَرْضِيَنِي  
أَنْ تَكُونِي سَيِّدَةَ نِسَاءِ الْمُؤْمِنِينَ أَوْ سَيِّدةَ  
نِسَاءِ هَلْدِ الْأَمْمَةِ)). [راجح: ۳۶۲۳]

(۷۲۸۷) ہم سے علی بن عبد اللہ میئنی نے بیان کیا، کہا ہم سے سفیان ثوری نے بیان کیا، کہا ہم سے زہری نے بیان کیا، کہا کہ مجھے عباد بن تیم نے خبر دی، ان سے ان کے چچا نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو مسجد میں چت لیتے دیکھا آپ ایک پاؤں دوسرے پر رکھے ہوئے تھے۔

۶۲۸۷ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا سَفِيَّاً، حَدَّثَنَا الرُّهْفُرِيُّ قَالَ : أَخْبَرَنِي عَبَّادُ بْنُ تَمِيمٍ، عَنْ عَمِّهِ قَالَ : رَأَيْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ مُسْتَلْقِيَا وَاضْعِفَا إِذْدَى رِجْلِيْهِ عَلَى الْأُخْرَى .

[راجح: ۳۶۲۴]

### باب کسی جگہ صرف تین آدمی ہوں تو ایک کو اکیلا چھوڑ کر دو آدمی سرگوشی نہ کریں

اور اللہ پاک نے (سورہ قدس عالیہ اللہ: ۹، ۱۰) فرمایا مسلمانو! جب تم سرگوشی کرو تو گناہ اور ظلم اور پیغیر کی نافرمانی پر سرگوشی نہ کیا کرو بلکہ تیکی اور پر ہیزگاری پر۔ آخر آیت و علی اللہ فلیتو کل المومون تک

اور اللہ نے اس سورت میں مزید فرمایا مسلمانو! جب تم پیغیر سے سرگوشی کرو تو اس سے پہلے کچھ صدقہ نکالا کرو یہ تمہارے حق میں بہتر اور پاکیزہ ہے اگر تم کو خیرات کرنے کے لئے کچھ نہ ملے تو خیر اللہ بخششے والا ہمراں ہے۔ آخر آیت واللہ خبیر بما تعلمون تک۔ (سورہ الجادلہ: ۹، ۱۰، ۱۱)

۴۵ - باب لا يتساجي اثنان دون الثالث  
وقوله تعالى : هُبَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا تَنَاجَيْتُمْ فَلَا تَنَاجَوْا بِالْإِثْمِ وَالْعَدْوَانِ وَمَغْصِبَةِ الرَّسُولِ وَتَنَاجَوْا بِالْبَرِّ وَالْتَّقْوَىٰ إِلَى قَوْلِهِ تَعَالَى : هُوَ عَلَى اللَّهِ فَلَيَتَوَكَّلُ الْمُؤْمِنُونَ [المجادلة : ۹-۱۰]  
وقوله : هُبَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا نَاجَيْتُمُ الرَّسُولَ فَقَدْمُوا بَيْنَ يَدَيْ نَجْوَاكُمْ صَدَقَةً ذَلِكَ خَيْرٌ لَكُمْ وَأَطْهَرُ فَإِنْ لَمْ تَجِدُوا فِي اللَّهِ غَفُورًا رَحِيمًا - إِلَى قَوْلِهِ - وَاللَّهُ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ [المجادلة : ۱۲، ۱۳].

**لَشَيْءٍ** یہ آیت بعد کی آیت سے منسون ہو گئی، کہتے ہیں کہ اس پر اویں عمل کرنے والے صرف حضرت علی بن ابی طہر تھے، انہوں نے آنحضرت ﷺ کے ساتھ سرگوشی کرنے سے پہلے کچھ صدقہ کیا اور ان دونوں آئتوں کے لانے سے امام بخاری کی غرض یہ ہے کہ کافا پھوسی درست ہے وہ بھی اس شرط کے ساتھ کہ گناہ اور ظلم کی بات کے لئے نہ ہو۔

(۷۲۸۸) ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے بیان کیا، کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی (دوسری سند) حضرت امام بخاری نے کہا کہ ہم سے اسماعیل بن ابی اویں نے بیان کیا، کہا کہ مجھ سے امام مالک نے بیان کیا، ان سے تافع نے اور ان سے حضرت عبد اللہ بن بیٹھر نے کہ رسول

۶۲۸۸ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَ وَحَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، حَدَّبَنِي مَالِكٌ عَنْ نَالِعَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

اللَّهُ مُتَبَّعٌ نے فرمایا جب تین آدمی ساتھ ہوں تو تیرے ساتھی کو چھوڑ کر دو اپس میں کاناپھوسی نہ کریں۔

((إِذَا كَانُوا ثَلَاثَةً فَلَا يَتَنَاجِيَ الْأَنَانِ دُونَ الْثَالِثِ)).

**لَشَنْجَع** دوسری روایت کسی کی صحبت میں بیٹھے تو وہ امانت کی باتیں اپنے دل میں رکھے اور افشاء نہ کرے کہ ان سے اس بھائی کو دکھ ہو۔

### باب راز چھپانا

(۶۲۸۹) ہم سے عبد اللہ بن صباح نے بیان کیا، کہا ہم سے معتربن سلیمان نے بیان کیا، کہا کہ میں نے اپنے والد سے سنا کہ میں نے حضرت انس بن مالک رض سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ایک راز کی بات کی تھی اور میں نے وہ راز کسی کو نہیں بتایا (ان کی والدہ) حضرت ام سلیم رض نے بھی مجھ سے اس کے متعلق پوچھا لیکن میں نے انسیں بھی نہیں بتایا۔

۶۲۸۹ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَبَّاحٍ، حَدَّثَنَا مُغَيْرِ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبِيهِ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَّ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ: أَسْرَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِرًا فَمَا أَخْبَرْتُ بِهِ أَحَدًا بَعْدَهُ، وَلَقَدْ سَأَلْتُنِي أُمُّ سَلَيْمٍ فَمَا أَخْبَرْتُهَا بِهِ.

**لَشَنْجَع** داری کی روایت میں یوں ہے کہ آخر پرست صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو ایک کام کے لئے بھیجا تھا جس کی وجہ سے میں اپنی والدہ کے پاس دیر میں پہنچا۔ والدہ نے تاخیر کی وجہ پر مجھی میں نے کہا کہ وہ آخر پرست صلی اللہ علیہ وسلم کے راز کی ایک بات ہے پھر حضرت والدہ نے بھی یہی فرمایا کہ آخر پرست صلی اللہ علیہ وسلم کے راز کی بات کسی کے سامنے ظاہرنہ کیجوں مگر اس میں وہی راز مراد ہے جس کے ظاہر ہونے سے ایک مسلمان بھائی کو نقصان کا خوف ہو۔

### باب جب تین سے زیادہ آدمی ہوں تو کاناپھوسی کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے

(۶۲۹۰) ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے بیان کیا، کہا ہم سے جریر بن عبد الحمید نے بیان کیا، ان سے منصور بن معترنے، ان سے ابو واکل نے اور ان سے حضرت عبد اللہ بن مسعود رض نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم تین آدمی ہو تو تیرے ساتھی کو چھوڑ کر تم آپس میں کاناپھوسی نہ کیا کرو۔ اس لئے لوگوں کو رنج ہو گا البتہ اگر دوسرے آدمی بھی ہوں تو تمضائقہ نہیں۔

۶۲۹۰ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مُنْصُورٍ، عَنْ أَبِيهِ وَإِلَيْهِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِذَا كُنْتُمْ ثَلَاثَةً فَلَا يَتَنَاجِيَ رَجُلٌ دُونَ الْآخِرِ، حَتَّى تَخْتَلِطُوا بِالنَّاسِ أَجْلُ أَنْ يَخْزُنَهُ)).

(۶۲۹۱) ہم سے عبدالان نے بیان کیا، ان سے ابو حمزہ محمد بن میمون نے، ان سے اعمش نے، ان سے شقیق نے اور ان سے عبد اللہ بن مسعود رض نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ کچھ مال تقسیم فرمایا اس پر انصار کے ایک شخص نے کہا کہ یہ اسی تقسیم ہے جس سے اللہ کی

۶۲۹۱ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَنَانَ، عَنْ أَبِيهِ حَمْزَةَ، عَنْ الْأَعْمَشِ، عَنْ شَقِيقٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: قَسَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا قِسْمَةً فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ: إِنَّ هَذِهِ لِقِسْمَةٍ مَا

خوشنودی مقصود نہ تھی میں نے کہا کہ ہاں! اللہ کی قسم میں حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں جاؤں گا۔ چنانچہ میں گیا آخر پرست ﷺ اس وقت مجلس میں بیٹھے ہوئے تھے میں نے آخر پرست ﷺ کے کان میں چکے سے یہ بات کی تو آپ غصہ ہو گئے اور آپ کا چہرہ سرخ ہو گیا پھر آپ نے فرمایا کہ مویٰ ﷺ پر اللہ کی رحمت ہو انسیں اس سے بھی زیادہ تکلیف پہنچائی گئی لیکن انہوں نے صبر کیا (پس میں بھی صبر کروں گا)

[راجع: ۳۱۵۰] **لَكِنْ** باب کا مطلب حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے طرز عمل سے لکا کیونکہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے اس وقت آخر پرست ﷺ سے سرگوشی کی جب دوسرے کئی لوگ موجود تھے۔ یہ گستاخ منافق تھا جیسا کہ پہلے بیان ہو چکا ہے۔ کتنے ہیں کہ حضرت مویٰ ﷺ کو بہت تکلیفیں دی گئیں قارون نے ایک فاحشہ عورت کو بھڑکا کر آپ پر زنا کی تھت کلائی، بنی اسرائیل نے آپ کو فتن کا عارضہ بتالیا کسی نے کہا کہ آپ نے اپنے بھائی ہارون کو مار ڈالا۔ ان الزامات پر حضرت مویٰ ﷺ نے صبر کیا اللہ ان پر بہت بہت سلام پیش فرمائے۔ آمین۔

### باب دیر تک سرگوشی کرنا

سورہ بنی اسرائیل میں فرمایا کہ ”واذ هم نجوىٰ تو نجوىٰ ناجيت کا مصدر ہے یعنی وہ لوگ سرگوشی کر رہے ہیں یہاں یہ ان لوگوں کی صفت واقع ہو رہا ہے۔

(۲۲۹۲) ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا، کہا ہم سے محمد بن جعفر نے بیان کیا، ہم سے شعبہ نے بیان کیا، ان سے عبد العزیز بن چہیب اور ان سے حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نماز کی تکمیل کی گئی اور ایک صحابی رسول اللہ ﷺ سے سرگوشی کرتے رہے، پھر وہ دیر تک سرگوشی کرتے رہے یہاں تک کہ آپ کے صحابہ سونے لگے اس کے بعد آپ اٹھے اور نماز پڑھائی۔

باب سوتے وقت گھر میں آگ نہ رہنے دی جائے (نه چراغ روشن کیا جائے)

(۲۲۹۳) ہم سے ابو نعیم نے بیان کیا، کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے بیان کیا، ان سے زہری نے، ان سے سالم نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے نبی کرم ﷺ نے فرمایا جب سونے لگو تو گھر میں آگ

اریبد بہا وجہه اللہ قلت: أَمَا وَاللَّهُ لَا تَبْيَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَيْتُهُ وَهُوَ فِي مَلَأٍ فَسَارَزْنَهُ فَغَضِبَ، حَتَّى اخْمَرَ وَجْهُهُ ثُمَّ قَالَ : ((رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَى مُوسَى أَوْذِي بِأَكْثَرِ مِنْ هَذَا فَصَبَرَ)).

[راجع: ۳۱۵۰]

### ۴۸ - باب طول النجوى

﴿وَإِذْ هُمْ نَجُوَى﴾ [الأسراء: ۴۷] مَصْدَرُهُ مِنْ نَاجِيَتُ فَوَصَفَهُمْ بِهَا وَالْمَعْنَى يَتَنَاجَوْنَ.

(۶۲۹۲) حدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَسْعَى، حدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حدَّثَنَا شَعْبَةُ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنْ أَنَسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: أَقِيمْتِ الصَّلَاةَ وَرَجَلٌ يَتَنَاجِي رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَمَا زَالَ يَتَنَاجِي هَذِهِ الْأَنْوَافَ إِلَّا قَامَ فَصَلَّى. [راجع: ۶۴۲]

### ۴۹ - باب لا تترك النار في البيت

#### عند النوم

کیونکہ اس سے بعض دفعہ گھر میں آگ لگ کر تقصان عظیم ہو جاتا ہے۔

(۶۲۹۳) حدَّثَنَا أَبُو نُعْمَانَ، قَالَ حدَّثَنَا أَبُونَعْمَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((لَا تَتَرَكُوا النَّارَ فِي

بیوٰ تکم حین نَّا مُونَ).

نہ چھوڑو۔

(۶۲۹۳) ہم سے محمد بن علاء نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے ابو اسماسہ نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے برید بن عبد اللہ نے بیان کیا، ان سے ابو بردہ نے بیان کیا اور ان سے حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ مدینہ منورہ میں ایک گھر رات کے وقت جل گیا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے متعلق کہا گیا تو آپ نے فرمایا کہ آگ تمہاری دشمن ہے اس لئے جب سونے لگو تو اسے بجھا دیا کرو۔

(۶۲۹۵) ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے حماد بن زید نے بیان کیا، ان سے کثیر بن شنتیر نے بیان کیا، ان سے عطاء بن ابی رباح نے بیان کیا، ان سے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (سوتے وقت) برتن ڈھک لیا کرو ورنہ دروازے بند کر لیا کرو اور چراغ بجھالیا کرو کیونکہ یہ چوہا بعض اوقات چراغ کی بقیٰ کھنچ لیتا ہے اور گھروں والوں کو جلا دیتا ہے۔

یہ معاشرتی زندگی کے ایسے پلو ہیں جن پر عدم توجی کے سبب بعض دفعہ ایسے لوگ سخت ترین تکلیف کے ٹکار ہو جاتے ہیں تباہی جانے اس پیارے رسول پر جنوں نے زندگی کے ہر گوشہ کے لئے ہم کو بہترین ہدایات پیش فرمائی ہیں (تبلیغ)

### باب رات کے وقت دروازے بند کرنا

(۶۲۹۶) ہم سے حسان بن ابی عباد نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے ہمام بن سعید نے بیان کیا، ان سے عطاء بن ابی رباح نے اور ان سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب رات میں سونے لگو تو چراغ بجھا دیا کرو اور دروازے بند کر لیا کرو اور مشکیزوں کامنہ پاندھ دیا کرو اور کھانے پینے کی چیزوں ڈھک دیا کرو۔ حماد نے کہا کہ میرا خیال ہے کہ یہ بھی فرمایا کہ ”اگرچہ ایک لکڑی سے ہی ہو“

باب بوڑھا ہونے پر ختنہ کرنا اور بغل کے بال نوچنا

۶۲۹۴ - حدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ، قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أَسَاطِيرٍ، عَنْ بُرِيْدَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِيهِ بُرْذَةَ، عَنْ أَبِيهِ مُوسَىٰ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: إِخْرَقْتَ بَيْتَ بَالْمَدِّيْنَةِ عَلَىٰ أَهْلِهِ مِنَ اللَّيْلِ، فَحَدَّثَ بِشَاهِنَهْمَ النَّبِيُّ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ هَذِهِ النَّارَ إِنَّمَا هِيَ عَذَّوْ لَكُمْ، فَإِذَا نِمْتُمْ فَأَطْفِنُهَا عَنْكُمْ)).

۶۲۹۵ - حدَّثَنَا قَتِيْبَةَ، قَالَ حَدَّثَنَا حَسَّانَ، عَنْ كَثِيرٍ، عَنْ عَطَاءَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((خَمَرُوا الْأَنْيَةَ وَأَجِيفُوا الْأَنْوَابَ، وَأَطْفُنُوا الْمَصَابِيحَ، فَإِنَّ الْفَوْنِيْقَةَ رَبِّمَا جَرَتِ الْفَقِيلَةَ فَأَخْرَقَتِ أَهْلَ الْبَيْتِ)). [راجع: ۳۲۸۰]

### ۵۔ باب إغلاق الأنباب بالليل

۶۲۹۶ - حدَّثَنَا حَسَّانَ بْنَ أَبِيهِ عَبَادَ، حَدَّثَنَا هَمَّامَ، عَنْ عَطَاءَ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((أَطْفُنُوا الْمَصَابِيحَ بِاللَّيْلِ إِذَا رَكَدْتُمْ، وَأَغْلِقُوا الْأَنْوَابَ وَأَوْكُبُوا الْأَسْقِيَةَ، وَحَمِرُوا الطَّغَامَ وَالشَّرَابَ))، قَالَ هَمَّامٌ، وَأَخْسِبَهُ ((وَلَوْ بَعُودَ)). [راجع: ۳۲۸۰]

۶۔ باب الختان بعد الكبيرة ونفي لبني

**لَشْرِيقٌ** الہدیث کے نزدیک ختنہ کرنا واجب ہے۔ حضرت امام بخاری کے ترجیح باب سے بھی وجوب ختنہ کے بعد بھی ختنہ کرانا انہوں نے لازم رکھا ہے۔ اس باب کی مناسبت کتاب الاستیزان سے مشکل ہے کمانی نے کماک مناسبت یہ ہے کہ ختنہ کی تقریب میں لوگ جمع ہوتے ہیں تو الاستیزان کی ضورت پڑتی ہے اسی لئے اسے کتاب الاستیزان میں لائے۔ فافہم ولا تکن من الفاقرین۔

(۶۲۹۷) ہم سے سعید بن قزہ نے بیان کیا، انہوں نے کماہم سے ابراہیم بن سعد نے بیان کیا، ان سے ابن شہاب نے، ان سے سعید بن مسیب نے اور ان سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ چیزیں فطرت سے ہیں۔ ختنہ کرنا، زیر ناف کے بال بنانا، بغل کے بال صاف کرنا، موچھ چھوٹی کرانا اور ناخن کاثنا۔

۶۲۹۷ - حدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَّاعَةَ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمَ بْنَ سَعْدٍ، عَنْ أَبْنِ شَهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((الْفَطْرَةُ خَمْسٌ: الْعَيْنَانُ، وَالْإِسْتَخْدَادُ، وَتَنْفُظُ الْإِبْطَاطُ وَقُصُّ الشَّارِبِ، وَتَقْلِيمُ الْأَظْفَارِ)).

[راجع: ۵۸۸۹]

بعض روایات میں دائری بڑھانے کا بھی ذکر ہے یہ جملہ امور سنن ابراہیم ہیں جن کی پابندی ان کے آل کے لئے ضروری ہے۔ اللہ پاک ہر مسلمان کو ان پر عمل کی توفیق بخشے کہ وہ صحیح ترین فرزندان ملت ابراہیم میں ثابت ہوں۔ اس حدیث سے باب کامطلب یوں لکا کہ آپ نے ختنہ کو پیدائشی سنت فرمایا اور عمر کی کوئی قید نہیں لگائی تو معلوم ہوا کہ بڑی عمر میں بھی ختنہ ہے۔

(۶۲۹۸) ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا، انہوں نے کماہم کو شعیب بن ابی حمزہ نے خبر دی، انہوں نے کماہم سے ابوالزناد نے بیان کیا، ان سے اعرج نے بیان کیا اور ان سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اسی (۸۰) سال کی عمر میں ختنہ کرایا اور آپ نے قدوم (تحفیف کے ساتھ) (کلماڑے) سے ختنہ کیا۔ ہم سے قتبیہ نے بیان کیا، کماہم سے مغیرہ نے بیان کیا اور ان سے ابوالزناد نے بالقدوم (شدید کے ساتھ بیان کیا)

۶۲۹۸ - حدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانَ، أَخْبَرَنَا شَعِيبٌ بْنُ أَبِي حَمْزَةَ، حَدَّثَنَا أَبُو الزَّنَادِ، عَنِ الْأَغْرِيْجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((اخْتَنْ إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامَ بَعْدَ ثَمَائِينَ سَنَةً، وَاخْتَنْ بِالْقَدْوُمِ)) مُحَكَّمٌ. قَالَ أَبُو عَمْدَرِ اللَّهِ: حَدَّثَنَا قُبَيْلَةُ، حَدَّثَنَا الْمُغَيْرَةُ، عَنْ أَبِي الزَّنَادِ وَقَالَ: بِالْقَدْوُمِ

۶۲۹۹ - حدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ، أَخْبَرَنَا عَبَادُ بْنُ مُوسَى، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جَيْرَةِ قَالَ: سَيْلَ أَبْنُ عَبَادٍ بِعَيْسَى بِنِلْعَلَى مَنْ أَنْتَ حِينَ قِبَضَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ أَنَا يَوْمَئِلُ مَهْتَوْنَ، قَالَ: وَكَانُوا لَا يَخْتَنُونَ

(۶۲۹۹) ہم سے محمد بن عبد الرحیم نے بیان کیا، کماہم کو عباد بن موسی نے خبر دی، کماہم سے اسماعیل بن جعفر نے بیان کیا، کماہم سے اسرائیل نے، ان سے ابوسحاق نے، ان سے سعید بن جعیر نے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ جب نبی کریم ﷺ کی وفات ہوئی تو آپ کی عمر کیا تھی؟ کماکہ ان دونوں میرا ختنہ ہوچکا تھا اور عرب لوگوں کی عادت تھی جب تک لڑکا جوانی کے قریب نہ ہوتا اس کا ختنہ

نہ کرتے تھے۔

(۲۳۰۰) اور عبد اللہ ابن اور یس بن یزید نے اپنے والد سے بیان کیا، ان سے ابو سحاق نے اس سے سعید بن جبیر نے اور ان سے حضرت ابن عباس نے کہ جب نبی کریم ﷺ کی وفات ہوئی تو میرا ختنہ ہو چکا تھا۔

**باب آدمی جس کام میں مصروف ہو کر اللہ کی عبادت سے غافل ہو جائے وہ ہو میں داخل اور باطل ہے**

اور جس نے اپنے ساتھی سے کما کہ آؤ جو اکھیلیں اس کا کیا حکم ہے اور اللہ تعالیٰ نے سورہ لقمان میں فرمایا بعض لوگ ایسے ہیں جو اللہ کی راہ سے بکار دینے کے لئے کھلیل کو دکی باتیں بول لیتے ہیں۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کما کہ قسم اس پروردگار کی جس کے سوا کوئی سچا معبد نہیں۔ اس سے گناہ مراد ہے حضرت ابن عباس اور حضرت جابر اور حضرت عکرمہ اور حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہم سے بھی ایسا ہی مفہوم ہے حضرت امام حسن بصری رضی اللہ عنہ نے کما کہ یہ آیت غنا اور مزایم کی مذمت میں نازل ہوئی ہے۔

(۲۳۰۱) ہم سے بیکی بن بکیر نے بیان کیا، کہا ہم سے لیٹ بن سعد نے بیان کیا، ان سے عقیل نے، ان سے ابن شاب نے بیان کیا، کما کر مجھے حمید بن عبد الرحمن نے بیان کیا اور ان سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم میں سے جس نے قسم کھائی اور کما کہ ”لات و عزیٰ کی قسم“ تو پھر وہ لا الہ الا اللہ کے اور جس نے اپنے ساتھی سے کما کہ آؤ جو اکھیلیں تو اسے صدقہ کرو یا چاہئے۔

لیکن یہ قسم کھانا صرف اللہ کے نام سے ہو غیر اللہ کے نام کی قسم کھانا شرک ہے من حلف بغیر اللہ فقد اشراک اس باب کی متناسب کتاب الاستیزان سے مشکل ہے اسی طرح حدیث کی متناسب ترجمہ باب سے بعض نے پہلے امر کی توجیہ یہ کی ہے کہ جو اکھیلیے کے لئے جو بلائے اس کو گھر آنے کی اجازت نہ دیتی چاہئے اور دوسرے کی توجیہ یہ کی ہے کہ لات اور عزیٰ کی قسم کھانا بھی لغو الحدیث میں داخل ہے جو حرام ہے۔

**باب عمارات بنانا کیسا ہے**

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا کہ قیامت کی

الرجل حتیٰ يُذْرَك [طرفة في: ۶۳۰۰]

۶۳۰۰ - وقال ابن إدريس: عن أبيه، عن أبي إسحاق، عن سعيد بن جبير، عن ابن عباس قبض النبي ﷺ وأنا حيّن.

[راجع: ۶۲۹۹]

**۵۲ - باب كُلُّ لَهُو بِاطِلٌ إِذَا شَغَلَهُ عَنْ طَاعَةِ اللَّهِ**

وَمَنْ قَالَ لِصَاحِبِهِ: تَعَالَ أَقَامِرُكَ وَقُولُهُ تَعَالَى: (وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَشْتَرِي لَهُوَ الْحَدِيثَ لِيُضْلِلُ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ) [لقمان: ۶].

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کما کہ قسم اس پروردگار کی جس کے سوا کوئی سچا معبد نہیں۔ اس سے گناہ مراد ہے حضرت ابن عباس اور حضرت جابر اور حضرت عکرمہ اور حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہم سے بھی ایسا ہی مفہوم ہے حضرت امام حسن بصری رضی اللہ عنہ نے کما کہ یہ آیت غنا اور مزایم کی مذمت میں نازل ہوئی ہے۔

۶۳۰۱ - حدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا الْيَتُّ، عَنْ عَقِيلٍ، عَنْ أَنَّ شَهَابَ قَالَ: أَخْبَرَنِي حَمِيدٌ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ حَلَّ فِيْكُمْ فَقَالَ فِيْ حَلِيفِهِ: بِاللَّهِ وَالْعَزِيزِ فَلَيَقُولَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَمَنْ قَالَ لِصَاحِبِهِ: تَعَالَ أَقَامِرُكَ فَلَيَتَصَدَّقَ)).

لیکن یہ قسم کھانا صرف اللہ کے نام سے ہو غیر اللہ کے نام کی قسم کھانا شرک ہے من حلف بغیر اللہ فقد اشراک اس باب کی متناسب کتاب الاستیزان سے مشکل ہے اسی طرح حدیث کی متناسب ترجمہ باب سے بعض نے پہلے امر کی توجیہ یہ کی ہے کہ جو اکھیلیے کے لئے جو بلائے اس کو گھر آنے کی اجازت نہ دیتی چاہئے اور دوسرے کی توجیہ یہ کی ہے کہ لات اور عزیٰ کی قسم کھانا بھی لغو الحدیث میں داخل ہے جو حرام ہے۔

**۵۳ - باب مَا جَاءَ فِي الْبَيْنَاءِ**

قالَ أَبُو هُرَيْرَةَ : عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: ((مِنْ

**أَشْرَاطُ السَّاعَةِ إِذَا تَطَوَّلَ رِعَاءُ الْبَيْمِ فِي  
النَّبِيَّانِ).**

اس حدیث کو لاکر امام بخاری نے یہ اشارہ کیا کہ بہت بھی اونچی عمارتیں بنوانا کروہ ہے اور اس باب میں ایک صریح روایت بھی وارد ہے جس کو ابن ابی الدینیا نے نکالا کہ جب آدمی سات ہاتھ سے زیادہ اپنی عمارت اونچی کرتا ہے تو اس کو یوں پکارتے ہیں اور فاسق تو کمال جاتا ہے مگر اس حدیث کی سند ضعیف ہے دوسرے موقف ہے۔ خباب کی صحیح حدیث میں ہے ترمذ وغیرہ نے نکالا یوں ہے کہ آدمی کو ہر ایک خرچ کا ثواب ملتا ہے مگر عمارت کے خرچ کا ثواب نہیں ملتا۔ طبرانی نے یہم اوسط میں نکلا جب اللہ کسی بندے کے ساتھ برائی کرنا چاہتا ہے تو اس کا پیسہ عمارت میں خرچ کرتا ہے مترجم (وجید الرمان) کتاب میں ہے مرا وہی عمارت ہے جو فخر اور سمجھ کے لئے بے ضرورت بنا لائی جاتی ہے جیسے اکثر دنیا دار امیروں کی عادت ہے لیکن وہ عمارت دین کے کاموں کے لئے یا عام مسلمانوں کے فائدے کے لئے بنا لائے، مساجد، مدارس، سرائیں، یتیم خانے ان میں تو پھر ثواب ہو گا بلکہ جب تک ابھی مقدس عمارت بنا رہے گی برابر ان بناۓ والوں کو ثواب ملتا رہے گا۔

(۲۳۰۲) ہم سے ابو نعیم نے بیان کیا، کہا ہم سے اسحاق نے بیان کیا وہ سعید کے بیٹے ہیں، ان سے سعید نے اور ان سے حضرت ابن عمرؓ نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم ﷺ کے زمانہ میں اپنے ہاتھوں سے ایک گھر بنایا تاکہ پارش سے حفاظت رہے اور دھوپ سے سالیہ حاصل ہو اللہ کی تخلوی میں سے کسی نے اس کام میں میری مدد نہیں کی۔ معلوم ہوا کہ ضرورت کے لائق گھر بنانا درست ہے۔

(۲۳۰۳) ہم سے علی بن عبد اللہ مدنی نے بیان کیا، کہا ہم سے ابوسفیان ثوری نے، ان سے عمرو بن نثار نے اور ان سے ابن عمرؓ نے کہا کہ واللہ نبی کریم ﷺ کی وفات کے بعد نہ میں نے کوئی ایسٹ کسی ایسٹ پر رکھی اور نہ کوئی باغ لگایا۔ سفیان نے بیان کیا کہ جب میں نے اس کا ذکر ابن عمرؓ کے بعض گھر انوں کے سامنے کیا تو انہوں نے کہا کہ اللہ کی قسم انہوں نے گھر بنایا تھا۔ سفیان نے بیان کیا کہ میں نے کہا پھر یہ بات ابن عمرؓ کے سامنے سے پہلے ہو گی۔

حضرت سفیان ثوری ﷺ کی پیش کردہ تطبیق بالکل مناسب ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمرؓ کی یہ بات گھر بنانے سے پہلے کی فرمودہ ہے بعد میں انہوں نے گھر بنایا جیسا کہ خود ان کے گھر والوں کا بیان ہے۔ ضرورت سے زیادہ مکان بنانا و بال جان ہے جیسا کہ آج کل لوگوں نے عمارت شیدہ بنانا کر کھڑی کر دی ہیں۔ باغ لگاتا افادہ کے لئے بہتر ہے۔

٦٣٠٢ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعْمَانَ، حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ  
هُوَ ابْنُ سَعِيدٍ، عَنْ سَعِيدٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: رَأَيْتُنِي مَعَ النَّبِيِّ  
ﷺ بَنَتْ بَيْوَى بَيْتًا يُكْتَنِي مِنَ الْمَطَرِ،  
وَيَظْلَمُنِي مِنَ الشَّمْسِ مَا أَعْنَتْنِي عَلَيْهِ أَحَدٌ  
مِنْ خَلْقِ اللَّهِ.

٦٣٠٣ - حَدَّثَنَا عَلَىٰ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا  
سَفِيَّانَ، قَالَ عَمْرُو : قَالَ ابْنُ عُمَرَ: وَاللَّهِ  
مَا وَضَعْتُ لَبَنَةً عَلَى لَبَنَةٍ، وَلَا غَرَسْتُ  
نَخْلَةً مُنْذُ قَبْضِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ سَفِيَّانَ  
فَذَكَرْتُهُ لِتَعْضُّ أَهْلِهِ، قَالَ: وَاللَّهِ لَقَدْ بَنَى  
قَالَ سَفِيَّانَ: قَلْتُ فَلَعْلَةً قَالَ: قَبْلَ أَنْ  
يَتَّقَى.

## ۸۰۔ کتاب الدعوات

# کتاب دعاوں کے بیان میں

**لشیخ الحنفی**

از آدم تا ایں دم خدائے پاک کے وجود برحق کو مانتے والی حقیقی قویں گزی ہیں یا موجود ہیں ان سب ہی میں "دعا" کا تصور و تخلیل و تعالیٰ موجود ہے۔ موحد قوموں نے ہر قسم کی نیک دعاوں کا مرکز اللہ پاک رب العالمین کی ذات واحد کو قرار دیا اور مشرکین اقوام نے اس صحیح مرکز سے ہٹ کر اپنے دیوتاؤں "اویاء" یہروں، شہیدوں، قبروں، بتوں کے ساتھ یہ معاملہ شروع کر دیا۔ ہاتھم اس قسم کے تمام لوگوں کا "دعا" کے تصور پر ایمان رہا ہے اور اب بھی موجود ہے۔ اسلام میں دعا کو بہت بڑی اہمیت دی گئی ہے، پیغمبر اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ الددعاء من العبادة یعنی عبادت کا اصلی مغزد عاتی ہے۔ اس لئے اسلام میں جن کاموں کو عبادت کا نام دیا گیا ہے ان سب کی بنیاد از اول تا آخر دعاوں پر رکھی گئی ہے۔ نمازو جو اسلام کا ستون ہے اور جس کے ادا کے بغیر کسی مسلمان کلہ گو کو چارہ نہیں وہ از اول تا آخر دعاوں کا ایک بترن گل دستہ ہے۔ روزہ حج کا بھی یہی حال ہے۔ زکوٰۃ میں بھی لینے والے کو دینے والے کے حق میں نیک دعا سکھلا کر بتالیا گیا ہے کہ اسلام کا اصل دعا جملہ عبادات سے دعا ہے چنانچہ خود آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں۔ الددعاء هو العبادة ثم فرا و قال ربكم ادعوني استجب لكم (رواہ احمد وغیره) یعنی دعا عبادت ہے بلکہ ایک روایت کے مطابق دعاوں میں وہ غضب کی قوت رکھی گئی ہے کہ ان سے تقدیریں بدلت جاتی ہیں۔ اس لئے تم کرم ﷺ نے خاص تأکید فرمائی کہ فعلکم عباد الله بالدعاء (رواہ الترمذی) یعنی اے اللہ کے بندو! بالضرور دعا کو اپنے لئے لازم کرو۔ ایک روایت میں ہے کہ جو شخص اللہ سے دعا نہیں مانگتا سمجھ لودہ خدا کے غضب میں گرفتار ہے اور فرمایا کہ جس کے لئے دعا بکھرت کرنے کا دروازہ کھول دیا گیا سمجھ لواس کے لئے رحمت اللہ کے دروازے کھل گئے اور بھی بہت سی روایات اس قسم گی موجود ہیں پس اہل ایمان کا فرض ہے کہ اللہ پاک سے ہر وقت دعا مانگنا اپنا عمل بنالیں۔ قبولیت دعا کے لئے قرآن و سنت کی روشنی میں کچھ تفصیلات ہیں۔ ان کو بھی سرسری نظرے ملاحظہ فرا لجھے تا کہ آپ کی دعا قبول ہو جائے۔

(۱) دعا کرتے وقت یہ سوچ لینا ضروری ہے کہ اس کا کھانا پہنا اس کا لباس حلال مال سے ہے یا حرام سے۔ اگر رزق حلال و صدق مقابل و لباس طیب مہیا نہیں ہے تو دعا سے پہلے ان کو شش کرنی ضروری ہے۔

(۲) قبولیت دعا کے لئے یہ شرط بڑی اہم ہے کہ دعا کرتے وقت اللہ برحق پر یقین کا کل ہو اور ساتھ ہی دل میں یہ عزم بالہزم ہو کہ جو وہ دعا کر رہا ہے وہ ضرور قبول ہو گی۔ رد نہیں کی جائے گی۔

(۳) قبولیت دعا کے لئے دعا کے مضمون پر توجہ دینا بھی ضروری ہے اگر آپ قطع رحمی کے لئے قلم و نیادتی کے لئے یا قانون قدرت کے بر عکس کوئی مطالبہ اللہ کے سامنے رکھ رہے ہیں تو ہرگز یہ گمان نہ کریں کہ اس قسم کی دعائیں بھی آپ کی قبول ہوں گی۔

(۴) دعا کرنے کے بعد فوراً ہی اس کی قبولیت آپ پر ظاہر ہو جائے، ایسا تصور بھی صحیح نہیں ہے، بہت سی دعائیں فوراً آشود کھلتی ہیں۔

بہت سی کافی دیر کے بعد اثر پذیر ہوتی ہیں۔ بہت سی دعائیں بظاہر قبول نہیں ہوتیں مگر ان کی برکات سے ہم کسی آنے والی بڑی آفت سے نجات ہیں اور بہت سی دعائیں صرف آخرت کے لئے ذخیرہ بن کر رہ جاتی ہیں۔ بہر حال دعا بشراثٹ بلاکسی حال میں بھی بیکار نہیں جاتی۔

(۵) آنحضرت ﷺ نے آداب دعائیں بتالیا ہے کہ اللہ کے سامنے ہاتھوں کو ہتھیلوں کا طرف سے پھیلا کر صدق دل سے سائل بن کر دعا نامگو۔ فرمایا۔ تمہارا رب کریم، بہت سی حیادار ہے اس کو شرم آتی ہے کہ اپنے ملائم بندے کے ہاتھوں کو خالی ہاتھ والائیں کر دے۔ آخر میں ہاتھوں کو چھرے پر مل لینا بھی آداب دعا سے ہے۔

(۶) پیغمبیرؐ اپنے بھلی مسلمان کے لئے دعا کرنا قبولت کے لحاظ سے فوری اثر رکھتا ہے مزید یہ کہ فرشتہ ساخت میں آئنہ کتے ہیں اور دعا کرنے والے کو دعا دیتے ہیں کہ خدا تم کو بھی وہ چیز عطا کرے جو تم اپنے غائب بھلی کے لئے مانگ رہے ہو۔

(۷) آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں کہ پانچ قسم کے آدمیوں کی دعا ضرور قبول ہوتی ہے۔ مظلوم کی دعا، حاجی کی دعا، جب تک وہ والیں ہو، مجہد کی دعا، یہاں تک کہ وہ اپنے مقصد کو پہنچے، مریض کی دعا، یہاں تک کہ وہ تدرست ہو، پیغمبیرؐ اپنے بھائی کیلئے دعا یہ خیر جو قبولت میں فوری اثر رکھتی ہے۔

(۸) ایک دوسری روایت کی بنا پر تین دعائیں ضرور قبول ہوتی ہیں۔ والدین کا اپنی اولاد کے حق میں دعا کرنا اور مظلوم کی بعض روایت کی بنا پر روزہ دار کی دعا اور امام عامل کی دعا بھی فوری اثر دلکھاتی ہے۔ مظلوم کی دعا کے لئے آسمانوں کے دروازے کھل جاتے ہیں اور بارگاہ احادیث سے آواز آتی ہے کہ مجھ کو قسم ہے اپنے جلال کی اور عزت کی میں ضرور تیری مدد کروں گا اگرچہ اس میں کچھ وقت لگے۔

(۹) کشادگی، بے فکری، فارغ البال کے اوقات میں دعاوں میں مشغول رہنا کمال ہے ورنہ شدائد و مصائب میں تو سب یعنی دعا کرنے لگ جاتے ہیں۔ اولاد کے حق میں بدوعا کرنے کی ممانعت ہے۔ اسی طرح اپنے لئے یا اپنے مال کے لئے بدوعانہ کرنی چاہئے۔

(۱۰) دعا کرنے سے پہلے پھر اپنے دل کا جائزہ لیجئے کہ اس میں سنتی غفلت کا کوئی داغ و مدبہ تو نہیں ہے۔ دعا ہی قبول ہوتی ہے جو دل کی گمراہی سے صدق نیت سے حضور قلب و یقین کا تل کے سلسلہ کی جائے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا مجھے پکارو!

باب قولہ تعالیٰ ﴿اذْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ﴾

میں تمہاری پکار قبول کروں گا

إِنَّ الَّذِينَ يُسْتَكْبِرُونَ عَنْ عِبَادَتِي

بلash بے جو لوگ میری عبادت سے تکبر کرتے ہیں وہ بہت جلد روزخ میں

سَيَدْخُلُونَ جَهَنَّمَ دَاخِرِينَ [غافر: ۶۰]

ذلت کے ساتھ داخل ہوں گے۔ اس حدیث کا بیان کہ ہر جی کی ایک

وَلَكُلُّ نَبِيٍّ دَغْوَةٌ مُسْتَجَابَةٌ

دعا ضرور ہی قبول ہوتی ہے۔

اس آیت کو لਾکر حضرت امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے یہ ثابت کیا کہ دعا بھی عبادت ہے اور اس باب میں ایک صریح حدیث وارد ہے جسے امام احمد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نے نکالا کہ دعا بھی عبادت ہے پھر آپ نے یہ آیت پڑھی۔ ادعونی



استجب لكم وسری روایت میں پوں ہے کہ دعا ہی عبادت کا مفہوم ہے۔ پس اب جو کوئی اللہ کے سوا کسی دوسرے سے دعا کرے تو وہ مشرک ہو گا کیونکہ ان نے غیر اللہ کی عبادت کی اور یہی شرک ہے۔

(۶۳۰) ہم سے اسماعیل بن ابی اویس نے بیان کیا، کہا کہ مجھ سے امام مالک نے بیان کیا، ان سے ابوالزناد نے، ان سے اعرج نے اور ان سے حضرت ابو ہریرہؓ نے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہرنی کو ایک دعا حاصل ہوتی ہے (جو قبول کی جاتی ہے) اور میں چاہتا ہوں کہ میں اپنی دعا کو آخرت میں اپنی امت کی شفاعت کے لئے محفوظ رکھوں۔

٦٣٠ - حدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، قَالَ: حَدَّثَنِي  
مَالِكٌ عَنْ أَبِي الرَّنَادِ، عَنْ الْأَعْرَجِ عَنْ  
أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((لِكُلِّ نَبِيٍّ دَعْوَةٌ يَذْعُو بِهَا،  
وَأَرِيدُ أَنْ أَخْتَبِي دَعْوَتِي شَفَاعَةً لِأَمْتِي  
فِي الْآخِرَةِ)). طرفہ فی: ۷۴۷۴.

(۲۳۰۵) اور معتبر نے بیان کیا، انہوں نے اپنے والد سے تا' انہوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہرنی نے کچھ چیزیں مانگیں یا فرمایا کہ ہرنی کو ایک دعا دی گئی جس چیز کی اس نے دعا مانگی پھر اسے قبول کیا گیا لیکن میں نے اپنی دعا قیامت کے دن اپنی امت کی شفاعت کے لئے محفوظ رکھی ہوئی ہے۔

**لئے گی** قال ابن بطال فی هذا الحديث بیان فضل نبینا صلی اللہ علیہ وسلم۔ الخ یعنی اس حدیث میں ہمارے نبی ﷺ کی فضیلت کا بیان ہے جو آپ کو تمام رسولوں پر حاصل ہے کہ آپ نے اس مخصوص دعا کے لئے اپنے نفس پر ساری امت اور اپنے اہل بیت کے لئے ایثار فرمایا۔ نبوی نے کہا کہ اس میں آپ کی طرف سے امت پر کمال شفقت کا اظہار ہے اس میں ان پر بھی دلیل ہے کہ اہل سنت میں سے جو شخص توحید پر مراودہ دونخ میں بیشہ نہیں رہے گا اگرچہ وہ کبار پر اصرار کرتا ہوا مر جائے۔ (فتح الباری)

بَابِ استغفار کے لئے افضل دعا کا بیان

اور اللہ تعالیٰ نے سورہ نوح میں فرمایا ”اپنے رب سے بخشش مانگو وہ  
بڑا بخشش والا ہے تم ایسا کرو گے تو وہ آسمان کے دہانے کھول دے گا اور  
مال اور بیٹوں سے تم کو سرفراز کرے گا اور پالغ عطا فرمائے گا اور نہیں  
عنایت کرے گا۔“ اور سورہ آل عمران میں فرمایا ”بہشت ان لوگوں  
کے لئے تیار کی گئی ہے جن سے کوئی بے حیائی کا کام ہو جاتا ہے یا کوئی  
گناہ سرزد ہوتا ہے تو اللہ پاک کو یاد کر کے اپنے گناہوں کی بخشش  
چاہتے ہیں اور اللہ کے سوا کون ہے جو گناہوں کو بخشنے اور وہ اپنے  
برے کاموں پر جان بوجھ کر ہٹ دھرمی نہیں کرتے ہیں۔“

(۶۳۰۶) ہم سے ابو محمر نے بیان کیا کہا ہم سے عبد الوارث بن سعید

٢- بَابُ أَفْضَلِ الْاسْتِغْفارِ  
وَقَوْلِهِ تَعَالَى : هَوَانِيْسْتِغْفِرُوا رَبِّكُمْ إِنَّهُ كَانَ  
غَفَارًا . يُرْسِلُ السَّمَاءَ عَلَيْكُمْ مِدْزَارًا .  
وَيَمْدُدُكُمْ بِأَمْوَالٍ وَبَيْنَ وَيَجْعَلُ لَكُمْ  
جَنَّاتٍ ، وَيَجْعَلُ لَكُمْ أَنْهَارًا ) [نوح: ١٠].  
هُوَ الَّذِينَ إِذَا فَعَلُوا فَاحِشَةً أَوْ ظَلَمُوا أَنفُسَهُمْ  
ذَكَرُوا اللَّهَ فَاسْتَغْفِرُوا لِذُنُوبِهِمْ وَمَنْ يَغْفِرُ  
الذُّنُوبَ إِلَّا اللَّهُ وَلَمْ يَصُرُّوا عَلَى مَا فَعَلُوا  
وَهُمْ بَلَمْ يُنْهَمُونَ كَمَا [آل عمران: ١٣٥].

٦٣٠٦ - حدثنا أبو مغمر، حدثنا

نے بیان کیا، کہا تم سے حسین بن ذکوان معلم نے بیان کیا، کہا تم سے عبد اللہ بن بریدہ نے بیان کیا ان سے بشیر بن کعب عدوی نے کہا کہ مجھ سے شداد بن اوس بن شریخ نے بیان کیا اور ان سے رسول اللہ ﷺ نے کہ سید الاستغفار۔ (مفترض اتنے کے سب کلمات کا سردار) یہ ہے کہ یوں کہ، اے اللہ! تو میرا رب ہے، تیرے سوا کوئی معبد نہیں۔ تو نے ہی مجھے پیدا کیا اور میں تیرا ہی بندہ ہوں میں اپنی طاقت کے مطابق تمھے کئے ہوئے عمد اور وعدہ پر قائم ہوں۔ ان بری حرکتوں کے عذاب سے جو میں نے کی ہیں تیری پناہ مانگتا ہوں مجھ پر نعمتیں تیری ہیں اس کا اقرار کرتا ہوں۔ میرا مغفرت کر دے کہ تیرے سوا اور کوئی بھی گناہ نہیں معاف کرتا۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ جس نے اس دعا کے الفاظ پر یقین رکھتے ہوئے دل سے ان کو کہہ لیا اور اسی دن اس کا انتقال ہو گیا شام ہونے سے پہلے تو وہ جنتی ہے اور جس نے اس دعا کے الفاظ پر یقین رکھتے ہوئے رات میں ان کو پڑھ لیا اور پھر اس کا صبح ہونے سے پہلے انتقال ہو گیا تو وہ جنتی ہے۔

باب دن اور رات نبی کریم ﷺ

کا استغفار کرنا۔

عبدالوارث، حدَّثَنَا الحُسْنِيُّ، حدَّثَنَا عبد الله بنُ بُرْيَدَةَ، عنْ بَشِيرٍ بْنِ كَعْبِ الْعَدُوِيِّ، قَالَ: حدَّثَنِي شَدَّادُ بْنُ أُونِي رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((سَيِّدُ الْاسْتَغْفَارِ أَنْ تَقُولَ: اللَّهُمَّ أَنْتَ رَبِّي لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ خَلَقْتَنِي وَأَنَا عَبْدُكَ، وَأَنَا عَلَىٰ عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ أَغْوَذْ بَلَكَ مِنْ شَرٍّ مَا صَنَعْتُ، أَبُوءُ لَكَ بِعِصْمَتِكَ عَلَيَّ وَأَبُوءُ بِذَنْبِي فَاغْفِرْ لِي فِي اللَّهِ لَا يَغْفِرُ الذَّنْبَ إِلَّا أَنْتَ، قَالَ: وَمَنْ قَالَهَا مِنَ النَّهَارِ مُؤْمِنًا بِهَا فَمَاتَ مِنْ يَوْمٍ، قُتِلَ أَنْ يَمْسِيَ فَهُوَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ، وَمَنْ قَالَهَا مِنَ اللَّيلِ وَهُوَ مُؤْمِنًا بِهَا فَمَاتَ قَبْلَ أَنْ يُضْنِيَ فَهُوَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ))

### ۳- باب الاستغفارِ النَّبِيِّ ﷺ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ

**لَشِيرَة** آنحضرت ﷺ کا یہ استغفار اور توبہ کرنا اطمینان عبودت کے لئے تھا دنیا کی تعلیم کے لئے یا بر طریق قاضی اس لئے کہ آپکی ترقی درجات ہر وقت ہوتی رہتی تو ہر مرتبہ اعلیٰ پر پہنچ کر مرتبہ اولیٰ سے استغفار کرتے۔ ستر یار سے مراد خاص عدد ہے یا بہت ہونا۔ عربوں کی عادت ہے جب کوئی چیز بہت بار کی جاتی ہے تو اس کو ستر بار کہتے ہیں۔ امام مسلم کی روایت میں سو بار مذکور ہے۔ (۶۳۰۷) ۶۳۰۷ ۶۳۰۷ - حدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانَ، أَخْبَرَنَا شَعِيبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ: قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((وَاللَّهِ إِنِّي لِأَسْتَغْفِرُ اللَّهَ وَأَتُوبُ فِي الْيَوْمِ أَكْثَرَ مِنْ سِيَّعِينَ مَرَّةً)).

باب توبہ کا بیان

۴- باب التوبۃ

حضرت قادہ نے کماک ”توبو الی اللہ توبۃ نصوحا“ سورہ حجیم میں  
نصوح سے کچی اور اخلاص کے ساتھ توبہ کرنا مراد ہے۔

(۶۳۰۸) ہم سے احمد بن یونس نے بیان کیا، کہا ہم سے ابو شاب  
نے، ان سے اعش نے، ان سے عمارہ بن عیمر نے، ان سے حارث  
بن سعید اور ان سے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہو نے دو احادیث (بیان  
کیں)، ایک نبی کرم شلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اور دوسری خود اپنی طرف سے کماک  
مومن اپنے گناہوں کو ایسا محسوس کرتا ہے جیسے وہ کسی پہاڑ کے نیچے  
بیٹھا ہے اور ڈرتا ہے کہ کہیں وہ اس کے اوپر نہ گرجائے اور بد کار  
اپنے گناہوں کو مکھی کی طرح ہلاکا سمجھتا ہے کہ وہ اس کے ناک کے  
پاس سے گزرا اور اس نے اپنے ہاتھ سے یوں اس کی طرف اشارہ  
کیا۔ ابو شاب نے ناک پر اپنے ہاتھ کے اشارہ سے اس کی کیفیت  
بیانی پھر انہوں نے رسول اللہ شلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یہ حدیث بیان کی۔ اللہ تعالیٰ  
اپنے بندہ کی توبہ سے اس شخص سے بھی زیادہ خوش ہوتا ہے جس نے  
کسی پر خطر جگہ پراؤ کیا ہو اس کے ساتھ اس کی سواری بھی ہو اور  
اس پر کھانے پینے کی چیزیں موجود ہوں۔ وہ سر رکھ کر سو گیا ہو اور  
جب بیدار ہوا ہو تو اس کی سواری غائب رہی ہو۔ آخر بحوث و پیاس یا  
جو کچھ اللہ نے چاہا سے سخت لگ جائے وہ اپنے دل میں سوچے کہ  
مجھے اب گھر واپس چلا جانا چاہئے اور جب وہ واپس ہوا اور پھر سو گیا  
لیکن اس نیند سے جو سر اٹھایا تو اس کی سواری وہاں کھانا پینا لئے ہوئے  
سامنے کھڑی ہے تو خیال کرو اس کو کس قدر خوشی ہو گی۔ ابو شاب  
کے ساتھ اس حدیث کو ابو عوانہ اور جریر نے بھی اعش سے روایت  
کیا۔ اور شعبہ اور ابو مسلم (عبدالله بن سعید) نے اس کو اعش سے  
روایت کیا، انہوں نے ابراہیم رضی اللہ عنہ سے، انہوں نے حارث بن سعید  
سے اور ابو معنویہ نے یوسف بن معاویہ سے اعش نے بیان کیا، انہوں نے  
umarہ سے انہوں نے اسود بن زید سے، انہوں نے عبد اللہ بن مسعود  
رضی اللہ عنہ سے، اور ہم سے اعش نے بیان کیا انہوں نے ابراہیم رضی اللہ عنہ سے،  
انہوں نے حارث بن سعید سے، انہوں نے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے

قال فقادة : تُوبُوا إِلَى اللَّهِ تَوْبَةً نَصُوحاً :  
الصادقة الناصحة.

۶۳۰۸ - حدثنا أحمد بن يُونس، حدثنا  
أبو شهاب، عن الأعمش، عن عمارة بن  
عمير، عن الحارث بن سعيد، حدثنا عبد  
الله بن مسعود حديثين أحدهما عن  
النبي ﷺ والآخر عن نفسه قال: ((إِن  
المؤمن يرى ذنبه كأنه قاعدة تحت  
جبل، يخاف أن يقع عليه، وإن الفاجر  
يرى ذنبه كذباب مر على أنه)) فقال:  
به هكذا قال أبو شهاب بيده فوق أنه  
لم قال: ((الله أفرج بعوبته عندي من رجل  
نزل منزلة وبه منزلة، ومقتها راحلة  
عليها طعامه وشرابه لوضع رأسه فنام  
نومة فاستيقظ ولقد ذهبت راحلته حتى  
اشتد عليه الحر والعطش، أو ما شاء  
الله، قال: أرجع إلى مكانني فرجع فنام  
نومة لم رفع رأسه فإذا راحلته عنده)).  
تابعة أبو عوانة وجربت عن الأعمش،  
وقال أبوأسامة: حدثنا الأعمش، حدثنا  
عمارة قال: سمعت الحارث بن سعيد  
وقال شعبة: وأبو مسلم، عن الأعمش،  
عن إبراهيم النبي، عن الحارث بن  
سعيد وقال أبو معاوية: حدثنا الأعمش،  
عن عمارة، عن الأسود، عن عبد الله،  
و عن إبراهيم النبي، عن الحارث بن  
سعيد عن عبد الله.

(۶۳۰۹) ہم سے اسحاق بن منصور نے بیان کیا، کہا ہم کو حبان بن ہلال نے خردی، کہا ہم سے ہام بن میگی نے بیان کیا، کہا ہم سے قادہ نے بیان کیا اور ان سے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا اور ان سے بنی کرم شیعہ نے (دوسری صد) امام بخاری نے کہا کہ ہم سے ہبہ نے بیان کیا، کہا ہم سے ہام نے بیان کیا، کہا ہم سے قادہ نے بیان کیا، ان سے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ شیعہ نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی قوبہ سے تم میں سے اس شخص سے بھی زیادہ خوش ہوتا ہے جس کا اونٹ مایوسی کے بعد اچانک اسے مل گیا ہو حالانکہ وہ ایک چیل میدان میں گم ہوا تھا۔

علوم یہ ہوا کہ قوبہ کرنے سے رحمت خداوندی کے خزانوں کے دہانے کھل جاتے ہیں تو کہ کرنے والے کے سب گناہوں کو نیکیوں سے بدل دیا جاتا ہے۔ خواہ اس نے جو اکیل کر برائیاں جمع کی ہوں یا شراب و کباب میں گناہوں کو اکٹھا کیا ہو یا چوری، بے ایمان، یا ظلم و ستم یا جمود و فربیب میں گناہ کھائے ہوں وہ سب قوبہ کرنے نے نیکیوں میں بدل جائیں گے اور خدا اس شخص سے خوش ہو جائے گا۔

### باب دائیں کروٹ پر لیٹنا

**لئے** اس باب اور حدیث ذیل کی مناسبت بعض نے یہ بتائی ہے کہ مجرکی سنتیں پڑھ کر دائیں کروٹ پر لیٹ جانا بھی مثل ایک ذکریا دعا کے ہے جس میں ٹوپ باتا ہے یہاں تک کہ امام ابن حزم نے اس کو واجب کہا ہے۔ حافظ نے کہا اس باب کو لا کر امام بخاری نے ان دعاوں کی تعمید کی جو سوتے وقت پڑھی جاتی ہیں اور جن کو آگے چل کر بیان کیا ہے۔

(۶۳۱۰) ہم سے عبداللہ بن محمد مندی نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے بشام بن یوسف نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم کو معمر نے خردی، انہیں زہری نے، انہیں عروہ نے اور انہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ بنی کرم شیعہ رات میں (تجہذی) گیارہ رکعتاں پڑھتے تھے پھر جب مجرم طوع ہو جاتی تو دہلکی رکعتاں (سن مجرم) پڑھتے۔ اس کے بعد آپ دائیں پسلویٹ جاتے آخر موزن آتا اور آخر حضرت شیعہ کو اطلاع دیتا۔ تو آپ مجرکی نماز پڑھاتے۔

۶۳۰۹ - حدئنا إسْحَاقُ، أَخْبَرَنَا حَبَّانُ،  
حدئنا هَمَّامُ، حدئنا قَادَةُ، حدئنا أَنْسُ بْنُ  
مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا هَذِبَةُ، حدئنا هَمَّامُ، حدئنا قَادَةُ  
عَنْ أَنْسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِنَّ اللَّهَ أَفْرَخَ  
بَنَوَتَةَ عَبْدِهِ مِنْ أَحَدِكُمْ سَقَطَ عَلَى بَعِيرٍ  
وَقَدْ أَضْلَلَهُ فِي أَرْضٍ فَلَأَقِمْ)).

### ۵- باب الضَّجْعِ عَلَى الشَّقِّ الْأَيْمَنِ

**لئے** اس باب اور حدیث ذیل کی مناسبت بعض نے یہ بتائی ہے کہ کان اللہ عنہا فتحہ رضی اللہ عنہا قاتل: کان النبی صلی اللہ علیہ وسالم عَنِ الزُّهْرِیِّ، عَنْ غُرْزَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَاتَلَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا طَلَعَ الظَّفَرَ صَلَّى رَكْعَيْنِ خَفِيفَيْنِ، ثُمَّ اضْطَجَعَ عَلَى شَقِّ الْأَيْمَنِ حَتَّى يَجِيءَ الْمَؤْذِنُ فَيُؤْذِنَهُ۔ [راجح: ۶۲۶]

**لئے** رات سے بارہ میتوں کی راتیں مراد ہیں رمضان کی راتوں میں نماز تراویح بھی تجدیع کی نماز ہے پس ثابت ہوا کہ آپ نے رمضان میں نماز تراویح بھی گیارہ رکعتاں سے زیادہ نہیں پڑھی ہیں پس ترجیح اسی کو حاصل ہے جو لوگ آٹھ رکعتاں

ترواء کو بدعت کہتے ہیں وہ سخت ترین غلطی میں چلا ہیں کہ سنت کو بدعت کہ رہے ہیں تقلیدی ضد اور تعصیب اتنی بری بیماری ہے کہ آدمی جس کی وجہ سے بالکل انداز ہا ہو جاتا ہے الا من هداء اللہ۔ مجرمی سنت پڑھ کر تھوڑی دیر کے لئے دائیں کروٹ پر لیٹ جانا ہی سنت نبوی ہے بعض الناس اس سنت کو بھی بختر تحریر دیکھتے ہیں۔ اللہ ان کو یہ فرم دے آئیں۔

### باب وضو کر کے سونے کی فضیلت

(۶۳۱۱) ہم سے مدد نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے معتبر بن سلیمان نے بیان کیا، کما کہ میں نے منصور سے سنا، ان سے سعد بن عبیدہ نے بیان کیا کہ مجھ سے براء بن عازب بن شٹن نے بیان کیا، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تو سونے لگے تو نماز کے وضو کی طرح وضو کر پھر دائیں کروٹ لیٹ جا اور یہ دعا پڑھ۔ ”اے اللہ! میں نے اپنے آپ کو تیری اطاعت میں دے دیا۔ اپنا سب کچھ تیرے سپرد کر دیا۔ اپنے معاملات تیرے حوالے کر دیئے۔ خوف کی وجہ سے اور تیری (رحمت و ثواب کی) امید میں کوئی پناہ گاہ کوئی مخلص تیرے سوانیں میں تیری کتاب پر ایمان لایا جو تو نے نازل کی ہے اور تیرے نبی پر جو تو نے بھیجا ہے۔ ”اس کے بعد اگر تم مر گئے تو نظرت (دین اسلام پر مرو گے پس ان کلمات کو (رات کی) سب سے آخری بات ہاؤ جنہیں تم اپنی زبان سے ادا کرو (حضرت براء بن عازب بن شٹن نے بیان کیا کہ) میں نے عرض کی ”وبرسولک الذی ارسلت“ کہنے میں کیا وجہ ہے؟ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ نہیں وَبِنِیکَ الَّذِي ارسلت کرو۔

**لشیخ** اس سے ثابت ہوا کہ اثر ماورہ ادعیہ و اذکار میں از خود کی ویشی کرنا درست نہیں ہے ان کو ہو بہ مطابق اصل یہ پڑھنا ضروری ہے۔

### باب سوتے وقت کیاد عاپر ھنی چاہئے

(۶۳۱۲) ہم سے قبیصہ بن عقبہ نے بیان کیا، کہا ہم سے سفیان ثوری نے بیان کیا، ان سے عبد الملک بن عمر نے، ان سے ربیعی بن حراش نے اور ان سے حضرت حذیفہ بن یمن بن شٹن نے بیان کیا کہ نبی کرم ﷺ جب اپنے بستر پر لیٹتے تو یہ کہتے ”تیرے ہی نام کے ساتھ میں مردہ اور زندہ رہتا ہوں اور جب بیدار ہوتے تو کہتے اسی اللہ کے لئے تمام

### ۶- باب إذا باتَ طَاهِرًا

۶۳۱۱- حدَّثَنَا مُسْدَدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا مُعْقِمٌ، قَالَ: سَمِعْتُ مُنْصُورًا، عَنْ سَعْدِ بْنِ عَبِيْنَدَةَ حَدَّثَنِي الْمَوَاءُ بْنُ عَازِبَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِذَا آتَيْتَ مَضْحَقَكَ فَوَضَّأْتَهُ وَضَوَّأْتَ لِلصَّلَاةِ ثُمَّ اضْطَجَعْتَ عَلَى شِقْلِ الْأَيْمَنِ، وَقُلْ: اللَّهُمَّ أَسْلَمْتَ نَفْسِي إِلَيْكَ، وَلَوْضَتَ أَمْرِي إِلَيْكَ، وَالْجَاحَةُ ظَهَرَتْ إِلَيْكَ، رَهْبَةً وَرَغْبَةً إِلَيْكَ، لَا مُنْجَأً وَلَا مُنْجِيَ مِنْكَ إِلَّا إِلَيْكَ، آمَنْتُ بِكَتَابِكَ الَّذِي أَنْزَلْتَ وَبِنَبِيِّكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ، فَإِنَّ مَتَّ مَتَّ عَلَى الْفِطْرَةِ، وَاجْعَلْنِي أَخِيرَ مَا تَقُولُ؟)) لَقُلْتُ: أَسْتَدِكَرْهُنْ وَبِرَسُولِكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ قَالَ: ((لَا، بِنَبِيِّكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ)). [راجع: ۲۴۷]

### ۷- باب مَا يَقُولُ إِذَا نَامَ

۶۳۱۲- حدَّثَنَا قَبِيْصَةَ، حدَّثَنَا سَفِيَّانَ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ، عَنْ رِبْعَيِّ بْنِ حِرَاشٍ، عَنْ حَدِيفَةَ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ قَالَ: ((بِاسْمِكَ أَمُوتُ وَأَحْيَا)) إِذَا قَامَ، قَالَ: ((الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَحْيَانَا

تعریفیں ہیں جس نے ہمیں زندہ کیا۔ اس کے بعد کہ اس نے موت طاری کر دی تھی اور اسی کی طرف لوٹا ہے۔ قرآن شریف میں جو لفظ نشزہ ہے اس کا بھی یہی ہے کہ ہم اس کو نکال کر اٹھاتے ہیں۔

بعد ما أَمْلأْنَا وَإِنَّهُ الْشَّوْرُ). تفسیر حسن:

[اطرافہ فی: ۶۳۱۴، ۶۳۲۴، ۷۳۹۴].

ای مرح تمام انسانوں کو ہر مدفن جگوں سے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اٹھائے گا۔

(۲۳۱۳) ہم سے سعید بن رقیع اور محمد بن عرعہ نے بیان کیا، ان دونوں نے کہا کہ ہم سے شعبہ نے بیان کیا، ان سے ابو اسحاق نے بیان کیا، انہوں نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہما سے سنا کہ نبی کریم ﷺ نے ایک صحابی کو حکم دیا (دوسری سنہ) حضرت امام بخاری رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ہم سے آدم نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے شعبہ نے بیان کیا ان سے ابو اسحاق ہمدانی نے بیان کیا، اور ان سے حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک صحابی کو وصیت کی اور فرمایا کہ جب بستر جانے لگو تو یہ دعا پڑھا کرو۔ ”اے اللہ! میں نے اپنی جان تیرے پر دکی اور اپنا معالله تھے سونپا اور اپنے آپ کو تیری طرف متوجہ کیا اور تھوڑے پر بھروسہ کیا، تیری طرف رغبت ہے تیرے خوف کی وجہ سے تھوڑے سے تیرے سوا کوئی جائے پناہ نہیں، میں تیری کتاب پر ایمان لایا جو تو نے نازل کی اور تیرے نبی پر جنہیں تو نے بھیجا۔“ پھر اگر وہ مراتو فطرت (اسلام) پر مرے گا۔

محلی و مطالب کے لحاظ سے یہ دعا بھی بروی اہمیت رکھتی ہے طوٹے کی روٹ سے کچھ نتیجہ نہ ہو گا۔

### باب سوتے میں دایاں ہاتھ دائیں رخسار کے نیچے رکھنا

(۲۳۱۴) ہم سے مویں بن اسماعیل نے بیان کیا، کہا ہم سے ابو عوانہ نے بیان کیا، ان سے عبد الملک بن عیمر نے، ان سے ربیعی نے اور ان سے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ جب رات میں بستر لیتھتے تو اپنا ہاتھ اپنے رخسار کے نیچے رکھتے اور یہ کہتے ”اے اللہ! تیرے نام کے ساتھ مرتا ہوں اور زندہ ہوتا ہوں۔“ اور جب آپ بیدار ہوتے تو کہتے۔ ”تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جس

۶۳۱۴۔ حدائقہ سعید بن الربيع، وَمُحَمَّدُ بْنُ عَزِيرَةَ، قَالَ : حَدَّثَنَا شَعْبَةُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، سَمِعَ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَمْرَ رَجُلًا وَحَدَّثَنَا آدَمَ، حَدَّثَنَا شَعْبَةُ، حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيُّ، عَنْ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَوْصَى رَجُلًا فَقَالَ : ((إِذَا أَرَدْتَ مَضْجُوكَ فَقلِّ : اللَّهُمَّ أَسْلَمْتُ نَفْسِي إِلَيْكَ، وَفَوَضْنَتُ أَنْفِرِي إِلَيْكَ، وَوَجَهْتُ وَجْهِي إِلَيْكَ، وَأَبْجَحْتُ ظَهْرِي إِلَيْكَ، رَغَبْتُ وَرَهْبَةً إِلَيْكَ، لَا مُلْجَأًا وَلَا مُنْجَأً مِنْكَ إِلَّا إِلَيْكَ، آتَنْتُ بِكَبَابِكَ الَّذِي أَنْزَلْتُ وَبِنَبِيِّكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ، فَإِنْ مُتَ مُتَ عَلَى الْفِطْرَةِ)). [راجع: ۲۴۷]

معانی و مطالب کے لحاظ سے یہ دعا بھی بروی اہمیت رکھتی ہے طوٹے کی روٹ سے کچھ نتیجہ نہ ہو گا۔

### ۸- باب وضع الہدیۃ تحت

#### الْحَدِیۃُ الْأَیْمَنِیَّۃُ

۶۳۱۴۔ حدائقہ موسی بن اسماعیل، حدائقہ ابُو عَوَانَةَ، عَنْ عَبْدِ الْمُلْكِ، عَنْ رَبِيعِی، عَنْ حَدِیفَةَ رَضِیَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ : كَانَ النَّبِيَّ ﷺ إِذَا أَخَذَ مَضْجُوكَ مِنَ اللَّيْلِ وَضَعَ يَدَهُ تَحْتَ خَدَهُ ثُمَّ يَقُولُ : ((اللَّهُمَّ بِاسْمِكَ أَنْوَتُ وَأَحْقَاهُ)) وَإِذَا اسْتَيقَطَ

قال: ((الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي أَخْتَارَنَا بِفَضْلِهِ  
أَمَاتَنَا وَإِلَيْهِ الشُّورُ)). [راجع: ٦٣١٢]

نے ہمیں زندہ کیا اس کے بعد کہ ہمیں موت (مراد نہیں ہے) دے دی  
تھی اور تیری ہی طرف جاتا ہے۔"

**حَدَّثَنَا حَذِيفَةُ بْنُ يَمَانٍ** **وَبَشَّرَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ** کے خواص صحابہ میں سے ہیں آپ کے راز و رموز کے امین تھے۔ شہادت  
**حَدَّثَنَا عَمَّانُ بْنُ ثَوْرٍ** کے چالیس دن بعد ۳۵ھ میں مائن میں فوت ہوئے رضی اللہ وارضاہ آئیں۔ کہتے ہیں النوم اخوال الموت  
اور قرآن میں بھی توفی کا لفظ سونے کے لئے آیا ہے فرمایا ہو والذی یتوفاکم باللیل و یعلم ما جرحت بالنهار ثم یعثکم لیقضی۔ الی اجل  
مسنی۔۔۔۔۔ الیة۔

### باب دائیں کروٹ پرسونا

(۶۳۱۵) ہم سے مدد نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے عبد الواحد  
نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے علاء بن مسیب نے بیان کیا، انہوں  
نے کہا کہ مجھ سے میرے باپ نے بیان کیا اور ان سے حضرت براء  
بن عازب رضی اللہ عنہمانے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
جب اپنے بستر پر لیتے تو دائیں پسلو پر لیتے اور پھر کتنے اللہم اسلمت  
نفسی الیک و وجهت وجهی الیک و فوضت امری الیک والجات  
ظہری الیک رغبة و رہبۃ الیک لا ملجا ولا منجا منک الا الیک  
امنت بكتابک الذی انزلت و بنبیک الذی ارسلت۔ اور رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے یہ دعا پڑھی اور پھر اس  
رات اگر اس کی وفات ہو گئی تو اس کی وفات فطرت پر ہو گی۔ قرآن  
مجید میں جو استر ہبوم کا لفظ آیا ہے یہ بھی رہبত سے نکلا ہے  
(رصبت کے معنی ڈر کے ہیں) ملکوت کا معنی ملک یعنی سلطنت جیسے  
کہتے ہیں کہ رہبتو رحموت سے بہتر ہے یعنی ڈرانا رحم کرنے سے  
بہتر ہے۔

۹۔ باب النوم علی الشق الأيمن  
۶۳۱۵۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا عَبْدُ  
الْوَاحِدِ بْنَ زِيَادٍ، حَدَّثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ  
الْمُسَيَّبٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ الْبَرَاءِ بْنِ  
عَازِبٍ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَوَى  
إِلَى فِرَاشِهِ نَامَ عَلَى شِقْوَ الْأَيْمَنِ ثُمَّ قَالَ:  
((اللّٰهُمَّ أَسْلَمْتُ نَفْسِي إِلَيْكَ، وَوَجَهْتُ  
وَجْهِي إِلَيْكَ، وَفَوَضْتُ أَمْرِي إِلَيْكَ،  
وَالْجَاتُ ظَهْرِي إِلَيْكَ، رَغْبَةً وَرَهْبَةً إِلَيْكَ  
لَا مَلْجَا وَلَا مَنْجَا مِنْكَ إِلَّا إِلَيْكَ، آمَنْتُ  
بِكِتَابِكَ الَّذِي أَنْزَلْتَ بِنَبِيِّكَ الَّذِي  
أَرْسَلْتَ)) وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ  
فَالَّهُنَّ ثُمَّ مَاتَ تَحْتَ لَيْلَتِهِ مَاتَ عَلَى  
الْفِطْرَةِ)). إِسْتَرْهَبُوهُمْ مِنَ الرَّهْبَةِ،  
مَلْكُوتُهُمْ مُثْلُ رَهْبَوْتِ خَيْرٍ مِنْ  
رَحْمَوْتِهِمْ تَقُولُ: تَرْهَبُ خَيْرٍ مِنْ أَنْ  
تَرْحَمَ.

چونکہ حدیث ہذا میں رہبۃ کا لفظ آیا ہے حضرت امام بخاری نے اس کی متناسب سے لفظ استر ہبوم (سورہ اعراف) کی بھی تفسیر کر  
دی ان جادوگروں نے جو حضرت موسیٰ کے مقابلہ پر آئے تھے اپنے جادو سے سانپ بن کر لوگوں کو ڈرانا چاہا و جاءہ و ابسر عظیم۔

باب اگر رات میں آدمی کی آنکھ کھل جائے تو کیا عاپڑھنی

۱۰۔ باب الدُّعَاءِ إِذَا انْتَبَهَ

چاہئے

بالنیل

(۶۳۱۶) ہم سے علی بن عبد اللہ مدنی نے بیان کیا، کہا ہم سے عبدالرحمن ابن مددی نے، ان سے سفیان ثوری نے، ان سے سلمہ بن کہل نے، ان سے کربنے اور ان سے عبد اللہ بن عباس پئی تھیں نے بیان کیا کہ میں میمونہ (رضی اللہ عنہما) کے یہاں ایک رات سویا تو نبی کریم ﷺ اٹھے اور آپ نے اپنی حوانج ضرورت پوری کرنے کے بعد اپنا چڑہ دھویا، پھر دونوں ہاتھ دھوئے اور پھر سو گئے۔ اس کے بعد آپ کھڑے ہو گئے اور مشکیزہ کے پاس گئے اور آپ نے اس کامنہ کھولا پھر درمیانہ وضو کیا (انہ مبالغہ کے ساتھ نہ معمولی اور ہلکے قسم کا، تین تین من مرتبہ سے) کم دھویا۔ البتہ پانی ہر جگہ پھنچادیا۔ پھر آپ نے نماز پڑھی۔ میں بھی کھڑا ہوا اور آپ کے پیچے ہی رہا کیونکہ میں اسے پسند نہیں کرتا تھا کہ آنحضرت ﷺ یہ سمجھیں کہ میں آپ کا انتظار کر رہا تھا۔ میں نے بھی وضو کر لیا تھا۔ آنحضرت ﷺ جب کھڑے ہو کر نماز پڑھنے لگے تو میں بھی آپ کے بائیں طرف کھڑا ہو گیا۔ آپ نے میرا کان پکڑ کر دائیں طرف کر دیا۔ میں نے آنحضرت ﷺ (کی اقدامات میں) تیرہ رکعت نماز مکمل کی۔ اس کے بعد آپ سو گئے اور آپ کی سانس میں آواز پیدا ہوئی۔ آنحضرت ﷺ جب سوت تھے تو آپ کی سانس میں آواز پیدا ہوئے لگتی تھی۔ اس کے بعد بالاں پہنچنے آپ کو نماز کی اطلاع دی چنانچہ آپ نے (نیا وضو) کئے بغیر نماز پڑھی۔ آنحضرت ﷺ اپنی دعائیں یہ کہتے تھے "اے اللہ! میرے دل میں نور پیدا کر، میری نظر میں نور پیدا کر، میرے کان میں نور پیدا کر، میرے دائیں طرف نور پیدا کر، میرے بائیں طرف نور پیدا کر، میرے اوپر نور پیدا کر، میرے پیچے نور پیدا کر، میرے آگے نور پیدا کر، میرے پیچھے نور پیدا کر اور مجھے نور عطا فرم۔ کربنے (راوی حدیث) نے بیان کیا کہ میرے پاس مزید سات لفظ محفوظ ہیں۔ پھر میں نے عباس کے ایک صاحب زادے سے ملاقات کی تو انہوں نے مجھ سے ان کے متعلق بیان کیا کہ "میرے پیچے، میرا گوشت، میرا خون، میرے بال اور میرا چڑا ان سب میں نور بھر دے" اور دو چیزوں کا اور بھی ذکر کیا۔

۶۳۱۶- حدیثاً عَلَيْهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا أَبْنُ مَهْدِيٍّ، عَنْ سُفِيَّانَ، عَنْ سَلَمَةَ، عَنْ كُرَيْبَ، عَنْ أَبْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: بَثْ عِنْدَ مِيمُونَةَ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاتَّى حَاجَةَ غَسْلِ وَجْهَهُ وَيَدِيهِ ثُمَّ نَامَ، ثُمَّ قَامَ فَاتَّى الْقُرْبَةَ فَأَطْلَقَ شَافِقَهَا ثُمَّ تَوَضَّأَ وَضُوءًا بَيْنَ وَضُوءَيْنِ لَمْ يَكُنْزْ وَقَدْ أَبْلَغَ فَصَلَّى قَمَتْ فَعَطَّسَتْ كَرَاهِيَّةَ أَنْ يَرَى أَنِّي كُنْتُ أَرْقَبَهُ فَتَوَضَّأَتْ فَقَامَ يَصَلَّى، فَقَمَتْ عَنْ يَسَارِهِ فَأَخَذَ يَادُنِي فَلَأَذَرَنِي عَنْ يَمِينِهِ، فَتَمَّتْ صَلَاةُ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَسْكَعَةَ ثُمَّ اضطَجَعَ، فَنَامَ حَتَّى نَفَعَ، وَكَانَ إِذَا نَامَ نَفَعَ فَلَذَّهُ بِاللَّامِ بِالصَّلَاةِ، فَصَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ، وَكَانَ يَقُولُ فِي دُعَائِهِ: ((اللَّهُمَّ اجْعَلْ فِي قَلْبِي نُورًا، وَفِي بَصَرِي نُورًا، وَفِي سَمْعِي نُورًا، وَعَنْ يَمِينِي نُورًا، وَعَنْ يَسَارِي نُورًا، وَفَوْقِي نُورًا، وَتَحْتِي نُورًا، وَأَمَامِي نُورًا، وَخَلْفِي نُورًا، وَاجْعَلْ لِي نُورًا)) قَالَ كُرَيْبٌ: وَسَنَعَ فِي التَّابُوتِ فَلَقِيتُ رَجُلًا مِنْ وَلَدِ الْعَبَّاسِ فَحَدَّثَنِي بِهِنْ، فَذَكَرَ عَصَبِيَّ وَلَحْنِيَّ وَدَمِيَّ وَشَعْرِيَّ وَبَشَرِيَّ وَذَكَرَ خَصْلَتَيْنِ.

[راجح: ۱۱۷]

**لشیخ** [لشیخ] میں دعا ہے جو سنت فجر کے بعد لیئے پڑھی جاتی ہے بڑی ہی پاک دعا ہے اللہ پاک تمام مسلمانوں کو اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہر ایک کے سینے میں روشنی عنایت فرمائے آئیں۔ (اس دعا کا صحیح محل یہ ہے کہ جب آدمی سنت فجر پڑھ لے تو مسجد کو جاتے ہوئے راستے میں یہ دعا پڑھے آج کل چونکہ سنتیں مساجد میں ادا کرنے کا عام رواج بن چکا ہے تو پھر سنتوں کے بعد لیٹ کر جب انہی بیٹھے تو پھر اس دعا کو پڑھے۔ لیئے لیئے اس دعا کو پڑھنے کے متعلق مجھے کوئی روایت نہیں مل سکی واللہ اعلم بالصواب، عبد الرشید (تونسو)

(۲۳۱۷) ہم سے عبداللہ بن محمد مندی نے بیان کیا، انہوں نے کہا تم سے غیاث بن عبیینہ نے بیان کیا، انہوں نے کہا میں نے سلیمان بن ابی مسلم سے سنا، انہوں نے طاؤس سے روایت کیا اور انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کہ نبی کریم ﷺ جب رات میں تجد کے لئے کھڑے ہوتے تو یہ دعا کرتے۔ ”اے اللہ! تیرے ہی لئے تمام تعریفیں ہیں تو آسمان و زمین اور ان میں موجود تمام چیزوں کا نور ہے، تیرے ہی لئے تمام تعریفیں ہیں تو آسمان اور زمین اور ان میں موجود تمام چیزوں کا قائم رکھنے والا ہے اور تیرے ہی لئے تمام تعریفیں ہیں تو حق ہے، تیرا وعدہ حق ہے، تیرا قول حق ہے، تھجھ سے ملا حق ہے، جنت حق ہے، وزخ حق ہے، قیامت حق ہے، انبیاء حق ہیں اور محمد رسول اللہ ﷺ حق ہیں۔ اے اللہ! تیرے سپرد کیا، تھجھ پر بکرو سہ کیا، رسول اللہ ﷺ حق ہیں۔ تیری طرف رجوع کیا، دشمنوں کا معاملہ تیرے سپرد کیا، فیصلہ تیرے سپرد کیا، پس میری الگی پچھلی خطاں میں معاف کر دو، وہ بھی جو میں نے چھپ کر کی ہیں اور وہ بھی جو کھل کر کی ہیں تو یہ سب سے پسلے ہے اور تو یہ سب سے بعد میں ہے، صرف تو یہ معبد ہے اور تیرے سوا کوئی معبد نہیں۔

## باب سوتے وقت تکبیر و تسبیح پڑھنا

(۲۳۱۸) ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا، کہا ہم سے شعبہ بن حجاج نے بیان کیا، ان سے حکم بن عبیینہ نے، ان سے ابن ابی ملی نے، ان سے علی بن ابی شوشہ نے کہ فاطمہ علیہ السلام نے پچھلی پینے کی تکلیف کی

۶۳۱۷ - حدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ،  
حَدَّثَنَا سَفِيَّاً، قَالَ: سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ  
أَبِي مُسْلِمٍ، عَنْ طَاؤْسِ، عَنْ أَبْنِ عَبَّاسٍ  
كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيلِ يَتَهَجَّدُ  
قَالَ: ((اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ نُورُ  
السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ، وَمَنْ فِيهِنَّ وَلَكَ  
الْحَمْدُ أَنْتَ قَيْمُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ  
وَمَنْ فِيهِنَّ، وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ الْحَقُّ  
وَرَوْعَدْكَ حَقُّ، وَقُوَّلُكَ حَقُّ وَلِقَاؤُكَ حَقُّ  
وَالْجَنَّةُ حَقُّ وَالنَّارُ حَقُّ، وَالسَّاعَةُ حَقُّ  
وَالْبَيْوَنُ حَقُّ، وَمُحَمَّدٌ حَقُّ، اللَّهُمَّ لَكَ  
أَسْلَمْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلتُ، وَبِكَ آمَنْتُ  
وَإِلَيْكَ أَنْبَتُ وَبِكَ خَاصَّتُ وَإِلَيْكَ  
سَاحَّتُ، فَاغْفِرْ لِي مَا فَدَّنْتُ وَمَا أَخْرَتُ  
وَمَا أَسْرَزْتُ وَمَا أَغْلَقْتُ، أَنْتَ الْمَقْدُّمُ  
وَأَنْتَ الْمَؤَخِّرُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَنْتَ أَوْ لَا  
إِلَهَ غَيْرُكَ)). [راجع: ۱۱۲۰]

## ۱۱- باب التَّكْبِيرِ وَالتَّسْبِيحِ عِنْدَ الْمَنَامِ

۶۳۱۸ - حدَّثَنَا سُلَيْمَانَ بْنَ حَرْبٍ،  
حَدَّثَنَا شَعْبَةُ، عَنْ الْحَكَمِ، عَنْ أَبْنِ أَبِي  
لَيْلَى، عَنْ عَلَيِّ أَنَّ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ

وجہ سے کہ ان کے مبارک ہاتھ کو صدمہ پہنچتا ہے تو نبی کریم ﷺ کی خدمت میں ایک خادم مائنے کے لئے حاضر ہوئے۔ آخر پرست ﷺ مگر میں موجود نہیں تھے۔ اس لئے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ذکر کیا۔ جب آپ تشریف لائے تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے آپ سے اس کا ذکر کیا۔ حضرت علی بن ابی طالب نے بیان کیا کہ پھر آخر پرست ﷺ ہمارے بیان تشریف لائے ہم اس وقت تک اپنے بستروں پر لیٹ پکے تھے میں کھڑا ہونے لگا تو آپ نے فرمایا کہ کیا میں تم دونوں کو وہ چیز نہ بتا دوں جو تمہارے لئے خادم سے بھی بہتر ہو۔ جب تم اپنے بستر جانے لگو تو تینیں (۳۳) مرتبہ اللہ اکبر کہو، تینیں (۳۳) مرتبہ سبحان اللہ کہو اور تینیں (۳۳) مرتبہ الحمد للہ کہو، یہ تمہارے لئے خادم سے بہتر ہے اور شعبہ سے روایت ہے ان سے خالد نے، ان سے ابن سیرین نے بیان کیا کہ سبحان اللہ چوتیں مرتبہ کہو۔

شکت مَا تَلَقَّى فِي يَدِهَا مِنَ الرُّحْمَى فَاتَّ  
النَّبِيُّ ﷺ أَسْأَلُهُ خَادِمًا فَلَمْ تَجِدْهُ فَلَذَكَرَتْ  
ذَلِكَ لِعَابِثَةً فَلَمَّا جَاءَ أَخْبَرَهُ قَالَ: فَجَاءَنَا  
وَقَدْ أَخْدَنَا مَضَاجِعَنَا، فَذَهَبْتُ أَقْرَمُ فَقَالَ:  
(مکانیک) فَجَلَسَ بَيْنَنَا حَتَّى وَجَدْتُ بَزَةَ  
قَدْمَيْهِ عَلَى صَدْرِي، فَقَالَ: ((أَلَا أَذْلِكُمَا  
عَلَى مَا هُوَ خَيْرٌ لَكُمَا مِنْ خَادِمٍ؟ إِذَا أَوْيَنْمَا  
إِلَى فِرَاشِكُمَا أَوْ أَخْدَتُمَا مَضَاجِعَكُمَا فَكَبَرَا  
ثَلَاثَا وَثَلَاثِينَ، وَسَبَّحَا ثَلَاثَا وَثَلَاثِينَ، وَاحْمَدَا  
ثَلَاثَا وَثَلَاثِينَ، فَهَذَا خَيْرٌ لَكُمَا مِنْ خَادِمٍ)),  
وَعَنْ شَعْبَةَ عَنْ خَالِدٍ عَنْ أَبْنِ سِيرِينَ قَالَ  
التسنیح أربع ثلاثون. [راجح: ۳۱۱۳]

**تذہیب** مسلم کی روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ آخر پرست ﷺ نے اپنی شزادی صاحبہ سے پوچھا میں نے سنا ہے کہ تم مجھ سے بٹے کو آئی تھی لیکن میں نہیں تھا کہو کیا کام ہے؟ انہوں نے عرض کیا حدا کہو کیا کام ہے؟ انہوں نے سنا ہے کہ آپ کے پاس لوئڈی و غلام آئے ہیں۔ ایک غلام یا لوئڈی ہم کو بھی دے دیجئے کیونکہ آٹا پینے یا پانی لانے میں مجھ کو سخت مشقت ہو رہی ہے، اس وقت آپ نے یہ وظیفہ بتالیا۔ دوسری روایت میں یوں ہے کہ آپ نے فرمایا صدقہ والے لوگ بھوکے ہیں، ان غلاموں کو بچ کر ان کے کھلانے کا انتظام کروں گا۔

## باب سوتے وقت شیطان سے پناہ مائنگا اور تلاوت قرآن کرنا

(۶۳۱۹) ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے لیٹ بن سعد نے بیان کیا، انہوں نے کہا کہ مجھ سے عقیل نے بیان کیا، ان سے ابن شہاب نے بیان کیا، انہیں عروہ نے خبر دی اور انہیں ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیٹتے تو اپنے ہاتھوں پر پھونکتے اور معوزات پڑھتے اور دونوں ہاتھ اپنے جسم پر پھیرتے۔

(۶۳۲۰) ہم سے احمد بن یونس نے بیان کیا، کہا ہم سے زہیر نے بیان

## ۱۲ - باب التَّعُوذُ وَالْقِرَاءَةِ

### عِنْدَ الْمَنَامِ

۶۳۱۹ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ،  
حَدَّثَنَا الْلَّيْثُ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَفَّيْلٌ عَنْ أَبْنِ  
شَهَابٍ، قَالَ أَخْبَرَنِي عَزْوَةُ عَنْ عَائِشَةَ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ سُولَّا اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا  
أَخَذَ مَضْجَعَهُ نَفَثَ فِي يَدِيهِ وَقَرَأَ  
بِالْمُؤْدَدَاتِ وَمَسَحَ بِهِمَا جَسَدَهُ.

[راجح: ۵۰۱۷]

۶۳۲۰ - حَدَّثَنَا أَخْمَدُ بْنُ يُونُسَ، حَدَّثَنَا

کیا، کہا تم سے عبد اللہ بن عمر نے بیان کیا، کہا مجھ سے سعید بن الی سعید مقربی نے بیان کیا، ان سے ان کے باپ نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص بستر پر لیٹے تو پہلے اپنا استراپ پے ازار کے کنارے سے جھاڑ لے کیونکہ وہ نہیں جانتا کہ اس کی بے خبری میں کیا چیز اس پر آگئی ہے۔ پھر یہ دعا پڑھے ”میرے پالنے والے! تیرے نام سے میں نے اپنا پلوٹ رکھا ہے اور تیرے ہی نام سے اٹھاؤں گا اگر تو نے میری جان کو روک لیا تو اس پر رحم کرنا اور اگر چھوڑ دیا (زندگی بالی رکھی) تو اس کی اس طرح حفاظت کرنا جس طرح تو صالحین کی حفاظت کرتا ہے۔“ اس کی روایت ابو ذھبہ اور اسماعیل بن زکریا نے عبد اللہ کے حوالہ سے کی اور بھی اور بشر نے بیان کیا، ان سے عبد اللہ نے، ان سے سعید نے، ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے اور ان سے نبی کریم ﷺ نے اور اس کی روایت امام مالک اور ابن عجلان نے کی ہے۔ ان سے سعید نے، ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے اس طرح روایت کی ہے۔

## باب آدھی رات کے بعد صحیح صادق کے پہلے دعا کرنے کی فضیلت

**فضیلت** [لشیخ] یہ بڑی فضیلت کا وقت ہے اور بندہ مومن کی دعا جو خالص نیت سے اس وقت کی جائے وہ ضرور قبول ہوتی ہے اور تمام صلحاء اور اولیاء اللہ نے اس وقت کو دعا اور مناجات کے لئے اختیار کیا ہے اور ہر ایک ولی نے کچھ نہ کچھ قیام شب ضرور کیا ہے اور آنحضرت ﷺ نے تو اس پر ساری عمرِ محدثیت کو لازم ہے کہ اس وقت ضرور قیام کریں اور تھوڑی بست جو بھی ہو سکے عبادت بجالائیں اس کا استغفار بھی بڑی تاثیر رکھتا ہے یہ قبولت عام خاص وقت ہوتی ہے۔

(۴۳۲۱) ہم سے عبد العزیز بن عبد اللہ نے بیان کیا، کہا تم سے امام مالک نے بیان کیا، ان سے ابن شہاب نے، ان سے ابو عبد اللہ الاغر اور ابو سلمہ بن عبد الرحمن نے اور ان سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ہمارا رب تبارک و تعالیٰ ہر رات آسمان دنیا کی طرف نزول فرماتا ہے، اس وقت جب رات کا آخری ثانی حصہ بالی رہ جاتا ہے اور فرماتا ہے کون ہے جو مجھ سے دعا کرتا ہے

رَهْبَرٌ حَدَّثَنَا عَبْيَضُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍ، حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيُّ، عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((إِذَا أَوَى أَخْدَكُمْ إِلَى فِرَاشِهِ فَلْيَنْفُضْ فِرَاشَهُ بِدَاخِلَةٍ إِذَا رَأَهُ، فَلَمَّا لَا يَدْرِي مَا خَلَفَهُ عَلَيْهِ، ثُمَّ يَقُولُ: بِاسْمِكَ، رَبِّي وَضَعْتَ جَنْبِي وَبِكَ أَرْفَعَهُ إِنْ أَمْسَكْتَ نَفْسِي فَأَرْحَمْنَاهَا وَإِنْ أَرْسَلْنَاهَا فَأَخْفَظْنَاهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهِ الصَّالِحِينَ)). تَابَعَهُ أَبُو ضَمْرَةَ، وَإِسْمَاعِيلُ بْنُ زَكْرِيَاً، عَنْ عَبْيَضِ اللَّهِ وَقَالَ يَخْتَى: وَبِشَرَتْ عَنْ عَبْيَضِ اللَّهِ، عَنْ سَعِيدِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، وَرَوَاهُ مَالِكٌ وَابْنُ عَجْلَانَ عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. [طرفة فی: ۷۳۹۳].

## ۱۴ - باب الدُّعَاءِ

### نصف اللَّيلِ

لشیخ یہ بڑی فضیلت کا وقت ہے اور بندہ عبد العزیز بن عبد اللہ، حَدَّثَنَا مَالِكٌ، عَنْ أَبْنِ شَهَابٍ، عَنْ أَبِي عبد اللہ الأَغْرِ، وَأَبِي سَلَمَةَ بْنِ عبد الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((يَسْتَرُّ رَبُّنَا تَبَارَكَ وَتَعَالَى كُلُّ نَيْلَةٍ إِلَى سَمَاءِ الدُّنْيَا

کہ میں اس کی دعا قبول کروں، کون ہے جو مجھ سے مانگتا ہے کہ میں اسے دوں، کون ہے جو مجھ سے بخشش طلب کرتا ہے کہ میں اس کی بخشش کروں۔

جِنْ يَقْنُى ثُلُثُ اللَّيْلِ الْأَخْرُ، يَقُولُ: مَنْ يَذْعُونِي فَأَسْتَجِيبَ لَهُ، مَنْ يَسْأَلُنِي فَأَغْطِيهُ  
مَنْ يَسْتَفِرُنِي فَأَغْفِرَ لَهُ).

[راجع: ۱۱۴۵]

**لَشَرِحِ حَدِيثِ مُحَمَّدٍ** حدیث باب میں اللہ پاک رب العالمین کے آخر تہائی حصہ رات میں آسمان دنیا پر نزول کا ذکر ہے یعنی خود پروردگار اپنی ذات سے نزول فرماتا ہے جیسا کہ دوسری روایت میں خود ذات کی صراحت موجود ہے اب بعض لوگوں کی یہ تاویل کہ اس کی رحمت اترنی ہے یا فرشتے اترنے ہیں یہ مخفی تاویل فاسد ہے۔ اور امام شیخ الاسلام حضرت علامہ ابن تیمیہ رضی اللہ عنہ اور ان کے شاگرد رشید حضرت علامہ ابن قیم رضی اللہ عنہ نے اس عقیدہ پر بہت تفصیل سے لکھا ہے۔ علامہ ابن تیمیہ کی مستقل کتاب التزول ہے اس میں آپ نے مخالفین کے تمام اعتراضات اور شبہات کا جواب مفصل دیا ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ نزول بھی پروردگار کی ایک صفت ہے جس کو ہم اور صفات کی طرح اپنے ظاہری معنی پر محول رکھتے ہیں لیکن اس کی کیفیت ہم نہیں جانتے اور یہ نزول اس کا تخلوقات کی طرح نہیں ہے اور یہ امر اس کے لئے قطعاً محال نہیں ہے کہ وہ بیک وقت عرش پر بھی ہو اور آسمان دنیا پر نزول بھی فرمائے ان اللہ علی کل شنی قدیم۔ ایسے احتمالات پیش کرنے والوں کی نگاہیں کمزور ہیں۔ ترجمہ باب میں نصف لیل کا ذکر تھا اور حدیث میں آخری ثلث لیل مذکور ہے۔ اس کا جواب حافظ صاحب نے یوں دیا ہے کہ حضرت امام بخاری رضی اللہ عنہ نے اپنی عادت کے موافق حدیث کے درست طریق کی طرف اشارہ فرمایا ہے جس کو دارقطنی نے نکلا اس میں ثلث لیل مذکور ہے اور ابین بطال نے کما حضرت امام بخاری نے قرآن کی آیت کو لیا جس میں نصف کا لفظ ہے یعنی قم اللیل الا قلیلاً نصف اور اس کی متابعت سے باب میں نصف الایت کا لفظ ذکر کیا۔

#### باب بیت الخلاء جانے کے لئے کون سی دعا پڑھنی چاہئے

(۶۳۲۲) ہم سے محمد بن عرعہ نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے شعبہ نے بیان کیا، ان سے عبد العزیز بن صہیب نے بیان کیا اور ان سے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ بنی کرم رضی اللہ عنہم جب بیت الخلاء جاتے تو یہ دعا پڑھتے اللهم انی اعوذ بک من الغیث والحباث۔ ”اے اللہ! میں خبیث جنوں اور جنیوں کی برائی سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔“

#### ۱۵ - باب الدُّعَاءِ عِنْدَ الْخَلَاءِ

(۶۳۲۲) - حدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَرْعَةَ،  
حدَّثَنَا شَعْبَةُ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صَهْبَيْبِ،  
عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:  
كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ قَالَ:  
(اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْخُبُثِ  
وَالْخَيَّاثَ). [راجع: ۱۴۲]

**لَشَرِحِ حَدِيثِ مُحَمَّدٍ** مطلب یہ ہے کہ پاخانہ کے اندر گھنے سے پہلے یہ دعا پڑھ لی جائے پاخانہ کے اندر ذکر الٰہی جائز نہیں ہے۔ خبث اور خبات کے الفاظ ہرگز نہیں کیے جائیں اور گندی حرکتوں اور گندے جزوں، بھوتیوں، بھوتیوں کو شامل ہیں۔ استاد المند حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی فرماتے ہیں۔ قوله صلی اللہ علیہ وسلم ان الحشوش مختصرة فإذا اتى احدكم الخلاء ليقل اعوذ بالله من الخبر والخبات واذا خرج من الخلاء قال غفرانك اقول يستحب ان يقول عند الدخول اللهم انی اعوذ بك اللخ لان الحشوش مختصرة يحضرها الشياطين لانهم يبحون التجasse مختصرة كما ان يحضرها الجن والشياطين يرصدون بني آدم بالاذى والفساد (حجۃ اللہ) خلاصہ یہ کہ بیت الخلاء میں جنات حاضر ہوتے ہیں جو انسانوں کو تکلیف پہنچانا چاہئے ہیں اس لیے ان دعاؤں کا پڑھنا مستحب قرار دیا گیا۔

#### باب صبح کے وقت کی دعا پڑھنے سے

#### ۱۶ - باب مَا يَقُولُ إِذَا أَصْبَحَ

(۶۳۲۳) ہم سے مدد نے بیان کیا، کما ہم سے یزید بن زریق نے بیان کیا، کما ہم سے حسین نے بیان کیا، کما ہم سے عبداللہ بن بریدہ نے بیان کیا، ان سے بشیر بن کعب نے اور ان سے شداد بن اوس بن شعب نے کہ نبی کرم ﷺ نے فرمایا سب سے عمدہ استغفار یہ ہے۔ ”اے اللہ! تو میرا پانے والا ہے تیرے سوا کوئی معبد نہیں تو نے مجھے پیدا کیا اور میں تیرا بندہ ہوں اور میں تیرے عمد پر قائم ہوں اور تیرے وعدہ پر جہاں تک مجھے سے مکن ہے۔ تیری نعمت کا طالب ہو کر تیری پناہ میں آتا ہوں اور اپنے گناہوں سے تیری پناہ چاہتا ہوں، پس تو میری مغفرت فرمائیں کہ تیرے سوا گناہ اور کوئی نہیں معاف کرتا۔ میں تیری پناہ مانگتا ہوں اپنے بربے کاموں سے۔ اگر کسی نے رات ہوتے ہی یہ کہہ لیا اور اسی رات اس کا انتقال ہو گیا تو وہ جنت میں جائے گا۔ یا (فرمایا کہ) وہ اہل جنت میں ہو گا اور اگر یہ دعائیں کے وقت پڑھی اور اسی دن اس کی وفات ہو گئی تو بھی ایسا ہی ہو گا۔

(۶۳۲۴) ہم سے ابو عیین نے بیان کیا، کما ہم سے سفیان بن عیینہ نے بیان کیا، ان سے عبد الملک بن عمیر نے، ان سے ربیعی بن حراش نے اور ان سے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کرم ﷺ جب سونے کا ارادہ کرتے تو کہتے ”تیرے نام کے ساتھ اے اللہ! میں مرتا اور تیرے ہی نام سے جیتا ہوں“ اور جب بیدار ہوتے تو یہ دعا پڑھتے۔ ”تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جس نے ہمیں موت کے بعد زندگی بخشی اور اسی کی طرف ہم کو لوٹا ہے۔“

(۶۳۲۵) ہم سے عبداللہ نے بیان کیا، ان سے ابو حمزہ محمد بن میمون نے، ان سے منصور بن معمر نے، ان سے ربیعی بن حراش نے، ان سے خرشہ بن الحمر نے اور ان سے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب رسول اللہ رات میں اپنی خواب گاہ پر جاتے تو کہتے ”اے اللہ! میں تیرے ہی نام سے مرتا ہوں اور تیرے ہی نام سے زندہ ہوتا ہوں“ اور جب بیدار ہوتے تو فرماتے ”تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جس نے ہمیں موت کے بعد زندگی بخشی اور اسی کی طرف ہم کو

6۳۲۴۔ حدثنا مسدد، حدثنا يزيد بن رزيع، حدثنا حسين، حدثنا عبد الله بن يزيد، عن يشier بن كعب، عن شداد بن أوس عن النبي ﷺ قال: ((سيد الاستغفار اللهم أنت ربى لا إله إلا أنت خلقتنى، وأنا عبدك وأنا على عهديك ووعديك ما استطعت، أبوء لك بتعصيمك وأبوء لك بذنبي، فاغفر لي فإنه لا يغفر الذنب إلا أنت، أغوذ بك من شر ما صنعت إذا قال حين يمني فمات دخل الجنة، أو كان من أهل الجنة وإذا قال حين يصبح فمات من يومه مثلك)).

[راجع: ۶۳۰۶]

6۳۲۴۔ حدثنا أبو نعيم، حدثنا سفيان، عن عبد الملك بن عمير، عن رباعي بن حراش، عن حذيفة قال: كان النبي ﷺ إذا أراد أن ينام قال: ((باسنك اللهم أموت وأحي)، وإذا استيقظ من منامه قال: ((الحمد لله الذي أحيانا بعد ما أماتنا وإليه الشور)). [راجع: ۶۳۱۲]

6۳۲۵۔ حدثنا عبدان، عن أبي حمزة، عن متصور، عن رباعي بن حراش، عن خرشة بن الحمر، عن أبي ذر رضي الله عنه قال: كان النبي ﷺ إذا أخذ مضجعة من الليل قال: ((اللهم باسنك أموت وأحي)، فإذا استيقظ قال ((الحمد لله الذي أحيانا بعد ما أماتنا وإليه الشور)).

[طرفة فی : ۳۷۹۵].

جانہے۔“

### باب نماز میں کون سی دعا پڑھے؟

(۲۳۲۶) ہم سے عبد اللہ بن یوسف تھسی نے بیان کیا، کہا ہم کو لیث بن سعد نے خبر دی، کہا کہ مجھ سے یزید بن ابی حبیب نے بیان کیا، ان سے ابو الحیرہ مرشد بن عبد اللہ نے، ان سے عبد اللہ بن عمرو بن عاصی نے اور ان سے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے کہا کہ مجھے ایسی دعا سکھا و بھجئے ہے میں اپنی نماز میں پڑھا کرو۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ یہ کہا کر ”اے اللہ! میں نے اپنی جان پر بہت ظلم کیا ہے اور گناہوں کو تیرے سوا اور کوئی معاف نہیں کرتا پس میری مغفرت کر، ایسی مغفرت جو تیرے پاس سے ہو اور مجھ پر رحم کر بلاشبہ تو بہا مغفرت کرنے والا، بہارم کرنے والا ہے۔“ اور عمرو بن حارث نے بھی اس حدیث کو یزید سے، انہوں نے ابو الحیرہ سے، انہوں نے حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے بھی کہم ﷺ سے عرض کیا آخر تک۔

**تَقْرِيرٌ** حضرت عمرو بن حارث کی روایت کو خود حضرت امام بخاری رضی اللہ عنہ نے کتاب التوحید میں وصل کیا ہے قال ابطرس فی حدیث ابی بکر دلالة علی رد قوله من زعم انه لا يستحق اسم الامان الامن لا خطينة له الاذنب لان الصديق من اكبر اهل الامان وقد علمه النبي صلی الله علیہ وسلم يقول ابی ظلمت نفسی ظلما کثیرا الخ وقال الکرماني هذا الدعاء من الجواب من فيه الاعتراف بغاية التقصیر وطلب غایة الانعام فالمفقرة ستر الذنوب و نحوها والرحمة ایصال الخیرات فی الاول طلب الرجزحة عن النار و فی الثاني طلب ادخال الجنة وهذا هو الفوز العظيم۔ (فتح الباری) یعنی حضرت ابو بکر والی حدیث میں اس شخص کے قول کی تردید ہے جو کہتا ہے کہ لفظ ایمان دار اسی پر بولا جا سکتا ہے مطلقاً گناہوں سے پاک و صاف ہو حالانکہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے بڑھ کر کون مومن ہو گا اس کے باوجود آنحضرت ﷺ نے ان کو یہ دعا سکھائی جو یہاں مذکور ہے جس میں اپنے نفس پر مظلوم یعنی گناہوں کا ذکر ہے۔ کمالی نے کہا کہ اس دعائیں غایت تقدیر کے اعتراض کی تعلیم ہے اور غایت انعام کی طلب ہے کیونکہ مغفرت گناہوں کا چھپانا ہے اور رحمت سے مراد نیکیوں کا ایصال ہے پس اول میں دوزخ سے بچتا اور دوسری میں جنت میں داخلہ اور یہی ایک بڑی مراد ہے۔ اللہ ہر مسلمان کی یہ مراد پوری کرے۔ آمین۔

(۲۳۲۷) ہم سے علی نے بیان کیا، کہا ہم سے مالک بن سعیر نے بیان کیا، ان سے ہشام بن عروہ نے بیان کیا، ان سے ان کے والد نے اور ان سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ ” ولا تجهر بصلوتک ولا تخافت بها“ دعا کے بارے میں نازل ہوئی (کہ نہ بہت زور سے

### ۱۷ - باب الدُّعَاءِ فِي الصَّلَاةِ

(۶۳۲۶) - حَدَّثَنَا عَنْدَهُ اللَّهُ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا الْيَتِّيُّ، حَدَّثَنِي يَزِيدُ، عَنْ أَبِي الْحَسِيرِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرُو، عَنْ أَبِي بَكْرِ الصَّدِيقِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ لِلنَّبِيِّ ﷺ: عَلِمْنِي دُعَاءً أَذْغُرُ بِهِ فِي صَلَاتِي قَالَ: ((قُلْ اللَّهُمَّ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي ظَلَمْتُ كَثِيرًا، وَلَا يَغْفِرُ الذُّنُوبُ إِلَّا أَنْتَ فَاغْفِرْ لِي مَغْفِرَةً مِنْ عِنْدِكَ، وَإِنْ حَمَنِي إِنْكَ أَنْتَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ)). وَقَالَ عَمْرُو: عَنْ يَزِيدِ، عَنْ أَبِي الْحَسِيرِ إِنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرُو، قَالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لِلنَّبِيِّ ﷺ. [راجع: ۸۳۴]

(۶۳۲۷) - حَدَّثَنَا عَلِيُّ، حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ سَعِيرٍ، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَزْرَوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ هُوَ لَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تَخَافِتْ بِهَا كَمْ أَنْزَلْتِ فِي الدُّعَاءِ.

[راجع: ٤٧٢٣]

اور نہ بالکل آہستہ آہستہ) پلکہ درمیانی راستہ اختیار کرو۔

**لئے چکنے** لفظ آئین بھی دعا ہے اسے سورہ فاتحہ کے ختم پر جری نمازوں میں بلند آواز سے کہنا سنت نبوی ہے جس پر تینوں اماموں کا عمل ہے یعنی امام مالک، امام شافعی اور امام احمد بن حنبل رض۔ مگر ختنہ اس سے محروم ہیں ولا تغافت بھا پر ان کو غور کر کے درمیان راستہ اختیار کرنا چاہئے۔

(۲۸۳۲) ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے جریر بن عبد الحمید نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے مصوّر بن معتر نے بیان کیا، ان سے ابو واکل نے بیان کیا اور ان سے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم نماز میں یہ کہا کرتے تھے کہ اللہ پر سلام ہو، فلاں پر سلام ہو۔ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے ایک دن فرمایا کہ اللہ خود سلام ہے اس لئے جب تم نماز میں بیٹھو تو یہ پڑھا کرو۔ ”التحیات لله“ ارشاد ”الصالحین“ تک اس لئے کہ جب تم یہ کہو گے تو آسمان و زمین میں موجود اللہ تبارک و تعالیٰ کے ہر صلح بندہ کو پسچ گا۔ ”اشهاد ان لا اله الا الله و اشهاد ان محمدًا عبد الله و رسوله۔ اس کے بعد ثانیں اختیار ہے جو دعا چاہو پڑھو۔

٦٣٢٨ - حدَّثَنَا عُثْمَانَ بْنَ أَبِي شَيْبَةَ،  
حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ أَبِي وَاعِيلٍ،  
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا  
نَقُولُ فِي الصَّلَاةِ السَّلَامَ عَلَى اللَّهِ السَّلَامَ  
عَلَى فُلَانَ فَقَالَ لَنَا النَّبِيُّ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ:  
((إِنَّ اللَّهَ هُوَ السَّلَامُ فَإِذَا قَعَدَ أَحَدُكُمْ فِي  
الصَّلَاةِ فَلْيَقُلْ: التَّحْيَاةُ لِلَّهِ - إِلَى قَوْلِهِ  
- الصَّالِحِينَ فَإِذَا قَالَهَا أَصْنَابُ كُلِّ عَبْدٍ  
لِلَّهِ فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ صَالِحٌ أَشْهَدَ أَنَّ  
لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدَ أَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهُ  
وَرَسُولُهُ ثُمَّ يَتَحَبَّرُ مِنَ الشَّاءِ مَا شَاءَ)).

[راجع: ٨٣١]

## ۱۸ - بَابُ الدُّعَاءِ بَعْدَ الصَّلَاةِ

**لئے چکنے** حافظ نے کہا کہ یہ باب لا کر حضرت امام بخاری نے اس کا رد کیا ہے جو کہتا ہے کہ نماز کے بعد دعا کرنا مشروع نہیں ہے اور دلیل دیتے ہیں مسلم کی حدیث سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز کی اس جگہ نہ ٹھہر تے گرتا تاکہ اللہ ہم انت السلام و منک السلام تبارکت یا ذا الجلال والاکرام کرنے کے موافق یعنی یہ کہ کر انہوں جاتے حالانکہ اس حدیث کا مطلب یہ تھا کہ قبلہ رو ہو کر نماز کی اس حالت پر آپ اتنی ہی دیر ٹھہر تے لیکن صحابہ کی طرف منہ کر کے دعا کرنے کی نفی اس سے نہیں تھکی۔ شیخ ابن قیم نے کہا نماز سے سلام پھر نے کے بعد قبلہ ہی کی طرف منہ کئے ہوئے دعا کرنا کسی صحیح یا صحن حدیث سے ثابت نہیں ہے اور نہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ منقول ہے نہ خلفائے راشدین سے۔ حافظ نے کہا ابن قیم کا یہ قول صحیح نہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے معاذ بن جہنم سے فرمایا کہ تم ہر نماز کے بعد یہ پڑھتے رہو۔ اللہ ہم اعنی علی ذکر ک و شکر ک و حسن عبادت ک تک۔ اور احمد اور ترمذ نے نکلا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہر نماز کے پیچھے یہ دعا کیا کرتے ”اللَّهُمَّ اعُوذُ بِكَ مِنَ الْكُفُرِ وَالْفَقْرِ وَعِذَابِ الْقَبْرِ أَوْ سَدِّ أَوْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ سَبْعِيْنَ“ اس باب میں روایتیں ہیں اور ترمذ نے ابو امام سے روایت کی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ دعا زیادہ مقبول ہے جو رات کو اور فرض نماز کے بعد ہو اور کبریٰ نے حضرت جعفر صادق رض سے نکلا کہ فرض نماز کے بعد دعا افضل ہے اس دعا سے جو نفل نماز کے بعد ہو اتنی جتنا فرض نماز نفل نماز سے افضل ہے۔ میں وحید الزمائل کہتا ہوں کہ امام ابن قیم کا کلام صحیح ہے اور حافظ صاحب کا اعتراض ساقط ہے۔ اس وجہ سے کہ ان احادیث سے

فرض نماز کے بعد دعا کرنے کا جواز لکھتا ہے اور وہ ممکن ہے کہ تشدید کے بعد ہو یا قبلہ کی طرف منہ پھیر کر دوسرا طرف منہ کرے اور امام ابن قیم نے جس کی نفی کی ہے وہ یہ ہے کہ قبلہ ہی کی طرف منہ کئے رہے اور دعا کرتا رہے جیسے ہمارے زمانے کے لوگوں نے عموماً یہ عادت کر لی ہے کہ ہر فرض نماز کے بعد نماز ہی کی طرح بیٹھے بیٹھے اور قبلہ رخ کئے بھی بھی دعائیں کرتے رہتے ہیں اس کی اصل حدیث شریف ہے بالکل نہیں ہے اور تجуб تو ان جاہلوں پر ہوتا ہے جو ایسا کرتا لازم اور ضروری جانتے ہیں اور نہ کرنے والوں کو مطعون کرتے ہیں اللہ ان کو نیک سمجھ عطا کرے آئین۔ قال ابن بطال فی هذه الأحادیث الترغیب علی الذکر ادب الرسلات وان ذالک بوایز اتفاق المال فی سبیل الله کمال هو ظاہر من جملة تدرکون به وسئل الامام الاوزاعی هل الصلوة الفضل ام تلاوة القرآن فقال ليس شئ بعدل القرآن ولكن كان هدى السلف الذكر وفيها ان الذكر المذكور يلى الصلوة المكتوبة ولا يؤخر الى ان يصلى الرابطة لما تقدم والله اعلم (فتح الباري) ابن بطال نے کما کہ ان احادیث میں ہر نماز کے بعد ذکر اللہ کی ترغیب ہے اور یہ راہ اللہ مال خرج کرنے کے برابر ہے جیسا کہ جملہ تدرکون بہ الخ سے ظاہر ہے اور امام اوزاعی سے پوچھا گیا کہ نماز کے بعد ذکر اذکار بہتر ہے یا تلاوت قرآن شریف؟ بولے تلاوت قرآن سے بہتر تو کوئی عمل ہے ہی نہیں مگر سلف کا طریقہ بعد نماز ذکر اذکار ہی کا تھا اور جو ذکر اذکار فرض نمازوں کے بعد ہی ہے نقل اور ستون کے بعد نہیں جیسا کہ اس حدیث میں مذکور ہوا ہے۔

(۲۳۲۹) مجھ سے اسحاق بن منصور نے بیان کیا، کہا تم کو زید بن

ہارون نے خبر دی، کہا تم کو ورقاء نے خبر دی، انہیں سمجھی نے، انہیں ابوصالح ذکوان نے اور انہیں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ! مالدار لوگ بلند درجات اور ہمیشہ رہنے والی جنت کی نعمتوں کو حاصل کر لے گئے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ یہ کیسے؟ صحابہ کرام نے عرض کیا جس طرح ہم نماز پڑھتے ہیں وہ بھی پڑھتے ہیں اور جس طرح ہم جہاد کرتے ہیں وہ بھی جہاد کرتے ہیں اور اس کے ساتھ وہ اپنا زائد مال بھی (اللہ کے راستہ میں) خرج کرتے ہیں اور ہمارے پاس مال نہیں ہے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا پھر کیا میں تمہیں ایک ایسا عمل نہ تلاویں جس سے تم اپنے آگے کے لوگوں کے ساتھ ہو جاؤ اور اپنے بیچھے آنے والوں سے آگے نکل جاؤ اور کوئی شخص اتنا ثواب نہ حاصل کر سکے جتنا تم نے کیا ہو، سوا اس صورت کے جب کہ وہ بھی وہی عمل کرے جو تم کرو گے (اور وہ عمل یہ ہے) کہ ہر نماز کے بعد وس مرتبہ سچان اللہ پڑھا کرو، وس مرتبہ الحمد للہ پڑھا کرو اور وس مرتبہ اللہ اکبر پڑھا کرو۔ اس کی روایت عبد اللہ بن عمر نے سمجھی اور رجاء بن حیوہ سے کی اور اس کی روایت جریر نے عبد العزیز بن رفع سے کی، ان سے ابو صالح نے اور ان سے حضرت

۶۳۲۹ - حدیثی إسنحاق، أخبرنا يزيد،  
أخبرنا ورقاء، عن سمعي، عن أبي صالح  
عن أبي هريرة قالوا: يا رسول الله ذهب  
أهل الدثور بالذرحات والتغيم والمقيم،  
قال: ((كيف ذلك؟)) قال: صلوا كما  
صلينا وجاهدوا كما جاهدنا وأنفقوا من  
فضول أموالهم وليست لنا أموال قال:  
((أفلأ أخبركم بأغنى تذركون من كان  
قبلكم وتسبقو من جاء بعدهم ولا يأتي  
أحد بمثل ما جئتم إلا من جاء بمثله،  
تسبحون في دبر كل صلاة عشرة،  
وتحمدون عشرة، وتُكبرون عشرة)).  
تابعة عبید اللہ بن عمر، عن سمعي ورواه  
ابن عجلان عن سمعي ورجاء بن حیوہ،  
ورواه جریر عن عبد العزیز بن رفعی،  
عن أبي صالح، عن أبي الدرداء، ورواه  
سہیل، عن أبيه عن أبي هريرة عن النبي

ابوالدرداء بنیٹھ نے۔ اور اس کی روایت سیل نے اپنے والد سے کی ان سے حضرت ابو ہریرہ بنیٹھ نے اور ان سے بنی کرم بنیٹھ نے۔

[راجع: ۸۴۳] (۲۳۳۰) ہم سے قتبہ بن سعید نے بیان کیا، کہا ہم سے جریر بن عبدالمجید نے بیان کیا، ان سے مصوّر بن معتمر نے، ان سے مسیب بن رافع نے، ان سے حضرت مخیرہ بن شعبہ بنیٹھ کے مولا اور اونے بیان کیا کہ حضرت مخیرہ بنیٹھ نے حضرت معاویہ بن ابی سفیان بنیٹھ کو لکھا کہ رسول اللہ بنیٹھ ہر نماز کے بعد جب سلام پھیرتے تو یہ کہا کرتے تھے کہ اللہ کے سوا کوئی معبد نہیں وہ تھا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، ملک اسی کے لئے ہے اور اسی کے لئے تمام تعریفیں ہیں اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے۔ اے اللہ! جو کچھ تو نے دیا ہے اسے کوئی روکنے والا نہیں اور جو کچھ تو نے روک دیا اسے کوئی دینے والا نہیں اور کسی مالدار اور نصیبہ ور (کوتیری بارگاہ میں) اس کامال نفع نہیں پہنچا سکتا۔ اور شعبہ نے بیان کیا، ان سے مصوّر نے بیان کیا کہ میں نے حضرت مسیب بنیٹھ سے سن۔

**لشیخ** حضرت امیر معاویہ بن ابی سفیان بنیٹھ اسی میں ان کی ماں ہندہ بنت عقبہ ہے فتح مکہ کے دن اسلام قبول کیا۔ حضرت فاروق اعظم بنیٹھ نے اپنے عمد خلافت میں ان کو شام کا گورنر بنا دیا تھا خلافت حضرت عثمان غنی بنیٹھ میں بھی یہ شام کے حاکم رہے۔ حضرت علی بنیٹھ کے زمانہ میں یہ شام کے مستقل حاکم بن گئے اور حضرت علی بنیٹھ کے بعد حضرت حسن بنیٹھ نے ۳۱ھ میں امر خلافت ان کے پروردگاری۔ یہ شام کے چالیس سال تک حاکم رہے۔ ۸۰ برس کی عمر میں بعارضہ لتوہ ما رجب میں وفات پائی۔ یہ داشت مندیاست دان۔ مرد آہنی تھے۔ ان کے دور حکومت میں اسلام کو دور دراز تک پھیلنے کے بہت سے موقع تھے۔

### باب اللہ تعالیٰ کا سورہ توبہ میں فرماتا

”اور ان کے لئے دعا کیجئے۔“ اور جس نے اپنے آپ کو چھوڑ کر اپنے بھائی کے لئے دعا کی اس کی فضیلت کا بیان۔ اور حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ بنی کرم بنیٹھ نے فرمایا اے اللہ! عبد ابو عامر کی مغفرت کر۔ اے اللہ! حضرت عبد اللہ بن قیس کے گناہ معاف کر۔

**لشیخ** اللهم اغفر لعبد ایک حدیث کا مکرا ہے جو غزوہ اوطاس میں مذکور ہو چکی ہے حضرت امام بخاری بنیٹھ نے یہ باب لا کراس شخص کا رد کیا ہے جس نے اس کو مکروہ جانا ہے یعنی آدمی دوسرے کے لئے دعا کرے، اپنے تین چھوڑ دے۔

صلی اللہ علیہ وسلم۔

[راجع: ۶۳۳]

۶۳۳۰ - حدثنا قبيطة بن سعيد، حدثنا جرير، عن منصور، عن المسيب بن رافع، عن وراد مولى المغيرة بن شعبة قال: كتب المغيرة إلى معاوية بن أبي سفيان أنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ فِي ذِيْرِ كُلِّ صَلَاةٍ إِذَا سَلَّمَ: ((لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، اللَّهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ، وَلَا مُغْطِيَ لِمَا مَنَّتَ، وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدَّ مِنْكَ الْجَدُّ)). وقال شعبة: عن منصور قال: سمعت المسيب. [راجع: ۸۴۴]

[راجع: ۸۴۴]

### ۱۹ - باب

باب قول اللہ تعالیٰ : ﴿وَصَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِمْ﴾ [التوبہ: ۱۰۳] وَمَنْ خَصَّ أَخَاهُ بِالذُّخَاءِ دون نفسیہ۔ وقال أبو موسیٰ: قال النبي ﷺ: ((اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَيْسٍ ذَنْبَهُ)).

**لشیخ** اللهم اغفر لعبد ایک حدیث کا مکرا ہے جو غزوہ اوطاس میں مذکور ہو چکی ہے حضرت امام بخاری بنیٹھ نے یہ باب لا کراس شخص کا رد کیا ہے جس نے اس کو مکروہ جانا ہے یعنی آدمی دوسرے کے لئے دعا کرے، اپنے تین چھوڑ دے۔

(۶۳۳۱) ہم سے مسدود نے بیان کیا، کہا ہم سے بھی بن سعید قطان نے بیان کیا، ان سے مسلم کے مولیٰ یزید بن ابی عبید نے اور ان سے مسلم بن الکوع بن شیخ نے بیان کیا کہ ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ خبر گئے (راستہ میں) مسلمانوں میں سے کسی شخص نے کہا عامر! اپنی حدی سناؤ۔ وہ حدی پڑھنے لگے اور کہنے لگے۔ ”خدائی قسم اگر اللہ نہ ہوتا تو ہم ہدایت نہ پاتے“ اس کے علاوہ دوسرے اشعار بھی انہوں نے پڑھے مجھے وہ یاد نہیں ہیں۔ (اوٹ حدی سن کر تیز چلنے لگے تو) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ یہ سواریوں کو کون ہنکار ہا ہے، لوگوں نے کہا کہ عامر بن الکوع ہیں۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اللہ اس پر رحم کرے۔ مسلمانوں میں سے ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! کاش ابھی آپ ان سے ہمیں اور فائدہ اٹھانے دیتے۔ پھر جب صرف بندی ہوئی تو مسلمانوں نے کافروں سے جگ کی اور حضرت عامر بن شیخ کی تکوار چھوٹی تھی جو خود ان کے پاؤں پر لگ گئی اور ان کی موت ہو گئی۔ شام ہوئی تو لوگوں نے جگہ جگہ آگ جلائی۔ آنحضرت ﷺ نے دریافت فرمایا یہ آگ کیسی ہے، اسے کیوں جلایا گیا ہے؟ صحابہ نے کہا کہ پالتو گدھوں (کا گوشت پکانے) کے لئے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا جو کچھ ہانڈیوں میں گوشت ہے اسے پھینک دو اور ہانڈیوں کو توڑ دو۔ ایک صحابی نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! اجازت ہو تو ایسا کیوں نہ کر لیں کہ ہانڈیوں میں جو کچھ ہے اسے پھینک دیں اور ہانڈیوں کو دھولیں۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا اچھا یہی کرلو۔

[راجح: ۲۴۷۷]

**لشیخ** حضرت عامر بن الکوع بن شیخ کے لئے آنحضرت ﷺ کہ کردعا فرمائی ہے بھی باب سے مطابقت ہے۔ حضرت عمر بن شیخ اس دعا سے سمجھ گئے کہ حضرت عامر بن الکوع کی شادت یقینی ہے۔ اسی لئے انہوں نے لفظ مذکورہ زبان سے نکالے آخر خود ان ہی کی تکوار سے ان کی شادت ہو گئی وہ یقیناً شہید ہو گئے۔ یہ حدیث مفصل پہلے بھی گزر چکی ہے لوگوں نے خود کشی کا غالط گمان کیا تھا بعد میں آنحضرت ﷺ نے اس گمان کی تبلیغ فرمایا کہ حضرت عامر بن شیخ کی شادت کا اطمینان فرمایا۔ راوی حدیث حضرت سلمہ بن الکوع کی کنیت ابو مسلم ہے اور شجرہ کے نیجے بیعت کرنے والوں میں سے ہیں۔ بہت بڑے دلاور و بہادر تھے۔ مدینہ میں بھر اسی سال فوت ہوئے۔

(۶۳۳۲) ہم سے مسلم بن ابراہیم نے بیان کیا، کہا ہم سے شعبہ نے

عن یزید بن ابی عبید مولیٰ سلمہ، حَدَّثَنَا سَلْمَةُ بْنُ الْأَكْوَاعِ قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ إِلَى خَيْرٍ قَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ: أَ يَا عَامِرُ كُنْ أَسْمَعْتَنَا مِنْ هُنْيَهَاكَ فَنَزَلَ يَخْدُو بِهِمْ يَذْكُرُ (قَالَ اللَّهُ لَوْلَا اللَّهُ مَا أَهْدَنَا) وَذَكَرَ شِغْرًا، غَيْرَ هَذَا وَلَكِنِي لَمْ أَخْفَظْهُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ هَذَا السَّائِقُ؟)) قَالُوا: عَامِرُ بْنُ الْأَكْوَاعِ قَالَ: ((يَرْحَمُهُ اللَّهُ)) وَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْلَا مَعْنَقْتَنَا بِهِ فَلَمَّا صَافَ الْقَوْمُ قَاتَلُوهُمْ فَاصِيبُ عَامِرٌ بِقَاتِلَةٍ سَيِّفٍ نَفْسِهِ فَمَاتَ، فَلَمَّا أَمْسَأُوا أَوْقَدُوا نَارًا كَبِيرَةً فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَا هَذِهِ النَّارُ عَلَى أَيِّ شَيْءٍ تُوقِدُونَ؟)) قَالُوا: عَلَى حُمْرٍ إِنْسِيَّةٍ فَقَالَ: ((أَهْرِيقُو مَا فِيهَا وَكَسْرُوهَا)). قَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَا نَهْرِيقُ مَا فِيهَا وَنَغْسِلُهَا قَالَ: ((أَوْ ذَلِكَ)).

حدیث مسلم، قال: حدثنا

بیان کیا، ان سے عمرو بن مروے نے عبد اللہ بن ابی اوی رضی اللہ عنہما سے شاکر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اگر کوئی شخص صدقہ لاتا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے کہ اے اللہ! فلاں کی آل اولاد پر اپنی رحمتیں نازل فرم۔ میرے والد صدقہ لائے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے اللہ! ابی اوی کی آل اولاد پر رحمتیں نازل فرم۔

(۲۳۳۳) ہم سے علی بن عبد اللہ مدینی نے بیان کیا، کہا ہم سے سفیان بن عبیینہ نے بیان کیا، ان سے اسماعیل بن ابی خالد نے، ان سے قیس نے کہ میں نے جریر بن عبد اللہ مجبلی سے شاکر رسول اللہ مثیلیم نے فرمایا کوئی ایسا مرد مجاهد ہے جو مجھ کو ذی الحصہ بت سے آرام پہنچائے وہ ایک بت تھا جس کو جاہلیت میں لوگ پوچھا کرتے تھے اور اس کو کعبہ کما کرتے تھے۔ میں نے کہا یا رسول اللہ! اس خدمت کے لئے میں تیار ہوں لیکن میں گھوڑے پر ٹھیک جم کر بیٹھ نہیں سکتا ہوں آپ نے میرے سینہ پر ہاتھ مبارک پھیر کر دعا فرمائی کہ اے اللہ! اسے ثابت قدمی عطا فرم اور اس کو ہدایت کرنے والا اور نور ہدایت پانے والا بنا۔ جریر نے کہا کہ پھر میں اپنی قوم احمس کے چچاں آدمی لے کر نکلا اور ابی سفیان نے یوں نقل کیا کہ میں اپنی قوم کی ایک جماعت لے کر نکلا اور میں وہاں گیا اور اسے جلا دیا پھر میں نبی کریم مثیلیم کے پاس آیا اور میں نے کہا اے اللہ کے رسول! اللہ کی قسم میں آپ کے پاس نہیں آیا جب تک میں نے اسے جلے ہوئے خارش زده اونٹ کی طرح سیاہ نہ کر دیا۔ پس آپ نے قبیلہ احمس اور اس کے گھوڑوں کے لئے دعا فرمائی۔

(۲۳۳۴) ہم سے سعید بن رجع نے بیان کیا، کہا ہم سے شعبہ نے بیان کیا، ان سے قادہ نے کہا کہ میں نے حضرت انس بن مولوی سے سنا، کہا کہ ام سلیم رضی اللہ عنہ نے رسول کرم مثیلیم سے کہا کہ انس آپ کا خادم ہے اس کے حق میں دعا فرمائی۔ آنحضرت مثیلیم نے دعا فرمائی یا اللہ! اس کے مال و اولاد کو زیادہ کر اور جو کچھ تو نے اسے دیا ہے، اس میں

شعبہ، عن عُمَرِ بْنِ الْخَطَّابِ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي أُبَيِّ أَوْنَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا آتَاهُ رَجُلًا بِصَدَقَةٍ قَالَ: ((اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى آلِ فُلَانٍ)) فَأَتَاهُ أَبِي أُبَيِّ فَقَالَ: ((اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى آلِ أَبِي أُبَيِّ)).

[راجع: ۱۴۹۷]

۶۳۳۴ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا سُفِيَّانَ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ قَيْسِ، قَالَ: سَمِعْتُ جَرِيزًا قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((أَلَا تُرِيبُخُنِي مِنْ ذِي الْخَلْصَةِ؟)) وَفَوْ نُصْبَتْ كَاثُورًا يَغْبُدُهُ نَسْمَى : الْكَعْبَةُ الْيَمَانِيَّةُ، قَلَّتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي رَجُلٌ لَا أَنْتَ عَلَى الْخَيْلِ فَصَلَّتْ فِي صَدْرِي وَقَالَ: ((اللَّهُمَّ تَبَّتْ وَاجْعَلْهُ هَادِيًّا مَهْدِيًّا)) قَالَ: فَعَرَجْتُ فِي خَمْسِينَ مِنْ أَخْمَسَ مِنْ قَوْمِي وَرَبِّيَا قَالَ سُفِيَّانَ: فَانْطَلَقْتُ فِي غَصْبَةِ مِنْ قَوْمِي فَاتَّهَا فَأَخْرَقْتَهَا، ثُمَّ أَتَيْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَاللَّهِ مَا أَتَيْتُكَ حَتَّى تَرْكَتْهَا مِثْلَ الْجَمَلِ الْأَجْرَبِ فَدَعَاهُ لِأَخْمَسَ وَخَيْلِهَا.[راجع: ۳۰۲۰]

۶۳۳۵ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ الرَّبِيعِ، حَدَّثَنَا شَعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَّا قَالَ قَاتَلَ أُمُّ سَلَيْمٍ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَسَّ خَادِمَكَ قَالَ: ((اللَّهُمَّ أَكْثِرْ مَالَهُ وَوَلَدَهُ، وَبَارِكْ لَهُ فِيمَا أَغْطَيْتَهُ)).

اسے برکت عطا فرمائیو۔

(۶۳۳۵) ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے بیان کیا، کہا ہم سے عبدہ بن سلیمان نے بیان کیا، ان سے هشام بن عروہ نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ رسول کریم ﷺ نے ایک صحابی کو مسجد میں قرآن پڑھتے سناتے فرمایا اللہ اس پر رحم فرمائے اس نے مجھے فلاں فلاں آئیں یاد دلادیں جو میں فلاں فلاں سورتوں سے بھول گیا تھا۔

[راجع: ۱۹۸۲]

(۶۳۳۶) حدثنا عثمان بن أبي شيبة، حدثنا عبدة، عن هشام، عن أبيه، عن عائشة رضي الله عنها قالت: سمع النبي صلى الله عليه وسلم جلاً يقرأ في المسجد فقال: ((رحم الله لقدر ذكرني كذا وكذا آية أستقطتها في سورة كذا وكذا))

[راجع: ۲۶۵۵]

(۶۳۳۶) ہم سے حفص بن عمر نے بیان کیا، کہا ہم سے شعبہ بن جحاج نے، کہا مجھ کو سلیمان بن مردان نے خبر دی، انہیں ابو واکل نے اور ان سے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول کریم ﷺ نے کوئی چیز تقسیم فرمائی تو ایک شخص بولا کہ یہ اسی تقسیم ہے کہ اس سے اللہ کی رضا مقصود نہیں ہے۔ میں نے تمی کریم ﷺ کو اس کی خبر دی تو آپ اس پر غصہ ہوئے اور میں نے خفگی کے آثار آپ کے چہرہ مبارک پر دیکھے اور آپ نے فرمایا کہ اللہ موکی یا لذتکا پر رحم فرمائے، انہیں اس سے بھی زیادہ تکلیف دی گئی۔ لیکن انہوں نے صبر کیا۔

(۶۳۳۶) حدثنا حفص بن عمر، حدثنا شعبة، أخبرني سليمان عن أبي وائل، عن عبد الله قال: قسم النبي ﷺ قسمًا فقال رجل : إن هذه لقسمة ما أربنده بها وجهة الله فأخبرت النبي ﷺ فقضى حتى رأيت الغضب في وجهه وقال: ((يرحم الله موسى لقدر أوذى بأكثر من هذا فصبر)). [راجع: ۳۱۵۰]

میں بھی ایسے ہے جا الزامات پر مبرکوں گا۔ یہ اعتراض کرنے والا منافق تھا اور اعتراض بھی بالکل باطل تھا۔ آنحضرت ﷺ مصلحت ملی کو سب سے زیادہ سمجھتے والے اور مستحقین وغیر مستحقین کو سب سے زیادہ جانتے والے تھے۔ پھر آپ کی تقسیم پر اعتراض کرنا کسی مومن مسلمان کا کام نہیں ہو سکتا۔ سوائے اس شخص کے جس کا دل نور ایمان سے محروم ہو۔ جملہ احکام اسلام کے لئے یہی قانون ہے۔

### باب دعائیں صحیح یعنی قافیے لگانا

مکروہ ہے

(قال الأزهري هو الكلام المفقى من غير مراعاة وزن) ازہری نے کہا کہ کلام مفقی وہ ہے جس میں شخص قافیہ بندی ہو وزن کی رعایت مدنظر نہ ہو۔

(۶۳۳۷) ہم سے سعید بن محمد بن سکن نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے حبان بن ہلال ابو حبیب نے بیان کیا، کہا ہم سے ہارون مقری نے بیان کیا، کہا ہم سے زبیر بن خریت نے بیان کیا، ان سے عکرمہ نے اور

۲۰ - باب ما يُكْرَهُ مِنَ السُّجُوعِ فِي

الدُّعَاءِ

(۶۳۳۷) حدثنا يحيى بن محمد بن السكين، حدثنا جبان بن هلال أبو حبيب، حدثنا هارون المقرئ، حدثنا

ان سے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ لوگوں کو وعظہ هفتہ میں صرف ایک دن جسہ کو کیا کر، اگر تم اس پر تیار نہ ہو تو دو مرتبہ اگر تم زیادہ ہی کرنا چاہتے ہو تو بس تین دن اور لوگوں کو اس قرآن سے اکتا نہ دینا، ایسا نہ ہو کہ تم کچھ لوگوں کے پاس پہنچو، وہ اپنی باتوں میں مصروف ہوں اور تم چکختے ہی ان سے اپنی بات (بشكل وعظ) بیان کرنے لگو اور ان کی آپس کی گفتگو کو کاش دو کہ اس طرح وہ اکتا جائیں، بلکہ (ایسے مقام پر) تمہیں خاموش رہنا چاہئے۔ جب وہ تم سے کہیں تو پھر تم انہیں اپنی باتیں سناؤ۔ اس طرح کہ وہ بھی اس تقریر کے خواہش مند ہوں اور دعائیں قافیہ بندی سے پرہیز کرتے رہنا، کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ اور آپ کے صحابہ کو دیکھا ہے کہ وہ یہیشہ ایسا ہی کرتے تھے۔

الزیبر بن الخطیب، عن عکرمة، عن ابن عباس قال : حَدَّثَ النَّاسَ كُلُّ جُمْعَةٍ مَرَّةً فَإِنْ أَبْيَتْ لَهُمْ تَقْرِيرَتْ، فَإِنْ أَكْتَرْتَ فَلَمَّا ثَبَرَ مِوَارِ، وَلَا تُعْلِمُ النَّاسَ هَذَا الْقُرْآنَ وَلَا أَفْيَكَ تَلَى الْقَوْمَ، وَهُمْ لِي حَدِيثٌ مِنْ حَدِيثِهِمْ، فَتَنَصُّ عَلَيْهِمْ فَتَقْطَعُ عَلَيْهِمْ حَدِيثُهُمْ فَتَمْلِئُهُمْ، وَلَكِنْ أَنْتَ إِنْتَ فَإِذَا أَمْرُوكَ فَحَدِيثُهُمْ وَهُمْ يَشْتَهِونَهُ فَانظُرْ السُّجْعَ مِنَ الدُّعَاءِ، فَأَجْتَبِيهُ فَإِنِّي عَهْدَتْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَصْحَابَهُ لَا يَفْعَلُونَ إِلَّا ذَلِكَ يَعْنِي لَا يَفْعَلُونَ إِلَّا ذَلِكَ الاجتِبابَ.

**لشیخ** یعنی یہیشہ اس سے پرہیز کرتے تھے۔ صحابہ کرام اور رسول اللہ ﷺ سیدھی سادی دعا کیا کرتے بلا کلف اور محضر، دوسرا حدیث میں ہے کہ میرے بعد کچھ ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو دعا اور طمارت میں مبالغہ کریں گے، مومن کو چاہئے کہ سنت کی پیروی کرے اور مقتضی اور سکون دعاوں سے جو پچھلے لوگوں سے نکالی ہیں پرہیز رکھے۔ جو دعائیں آخرت شیخ ہیں سے ہے سند صحیح متفق ہیں وہ دنیا اور آخرت کے تمام مقاصد کے لئے کافی ہیں اب جو بعض دعائیں باuthor سعی ہیں جیسے اللهم منزل الكتاب مجری السحاب هازم الاحزاب يا صدق الله وعده واعز جنده ونصر عبده وهزم الاحزاب وحده يا اعوذبك من عين لا تدع مع و من نفس لا تشبع ومن قلب لا يخشى "وہ مستشرق ہوں گی کیونکہ یہ بلا قصد آخرت شیخ کی زبان مبارک سے نکلی ہیں اگر بلا قصد صحیح ہو جائے تو قباحت نہیں ہے۔ عمدًا بطور کلف ایسا کرنا منع ہے کیونکہ اس میں ریانمود بھی ممکن ہے جو شرک خفی ہے الاماشاء اللہ۔

## ۲۱ - باب لِيَغْرِمِ الْمَسْأَلَةِ، فَإِنَّهُ لَا

كَاللَّهِ پُرِ كُوئِيْ جِرْكَرْنَے والآنسِيْنَ ہے

(۶۳۳۸) ہم سے مدد نے بیان کیا، کہا تم سے اسماعیل بن علیہ نے بیان کیا، کہا تم کو عبد العزیز بن صہیب نے خردی، ان سے حضرت انس بن شیر نے بیان کیا کہ رسول کرم ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی دعا کرے تو اللہ سے قطعی طور پر مانگے اور یہ نہ کرے کہ اے اللہ! اگر تو چاہے تو مجھے عطا فرمائی کیونکہ اللہ پر کوئی زبردستی کرنے والا نہیں ہے۔

(۶۳۳۹) ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ نے بیان کیا، ان سے امام مالک

۶۳۳۸ - حَدَّثَنَا مُسْدَدٌ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ، عَنْ أَنَسِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِذَا دَعَا أَحَدُكُمْ فَلَيَغْرِمِ الْمَسْأَلَةَ، وَلَا يَقُولَنَّ: اللَّهُمَّ إِنْ شِئْتَ فَأَغْطِنِي فَإِنَّهُ لَا مُسْتَكْرِهٌ لَهُ)). [طرفة فی: ۷۴۷۷]

۶۳۳۹ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُسْلِمَةَ،

نے ان سے ابوالزندہ نے، ان سے اعرج نے اور ان سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول کشم شیعیل نے فرمایا تم میں سے کوئی شخص اس طرح نہ کسے کہ "یا اللہ! اگر تو چاہے تو مجھے معاف کر دے۔ میری مغفرت کر دے" بلکہ یقین کے ساتھ دعا کرے کیونکہ اللہ پر کوئی زبردستی کرنے والا نہیں ہے۔

عن مَالِكٍ، عَنْ أَبِي الرَّنَادِ، عَنْ الْأَغْرِيجِ،  
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((لَا يَقُولُنَّ أَحَدُكُمْ : اللَّهُمَّ  
اغْفِرْ لِي اللَّهُمَّ ارْجِعْنِي إِنْ شِئْتَ، لِعَذِيزِ  
الْمَسْأَلَةِ فَإِنَّهُ لَا مُكَرَّرَةُ لَهُ)).

[طرفة فی: ۷۴۷۷]

## باب جب تک بندہ جلد بازی نہ کرے تو اس کی دعا قبول کی جاتی ہے

(۲۳۲۰) ہم سے عبد اللہ بن یوسف تھیسی نے بیان کیا، کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی، انہیں ابن شاہب نے، انہیں عبدالرحمن بن ازہر کے غلام ابو عبید نے اور انہیں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ شیعیل نے فرمایا بندہ کی دعا قبول ہوتی ہے جب تک کہ وہ جلدی نہ کرے کہ کہنے لگے کہ میں نے دعا کی تھی اور میری دعا قبول نہیں ہوئی۔

## ۲۲ - باب یُسْتَجَابُ لِلْعَبْدِ مَا لَمْ

### یَعْجَلْ

۶۳۴۰ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ،  
أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ أَبِنِ شَهَابَيْ، عَنْ أَبِي  
عَبْيَدِ مَوْلَى أَبْنِ أَزْهَرٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((يُسْتَجَابُ لِأَحَدِكُمْ  
مَا لَمْ يَعْجَلْ يَقُولُ: ذَعَوْنَتْ فَلَمْ يُسْتَجِبْ  
لَيِّ)).

**تَسْبِيح** قبول دعا کے لئے جلد بازی کرنا صحیح نہیں ہے۔ دعا اگر خلوص قلب کے ساتھ ہے اور شرائط و آداب دعا کو محوظ خاطر رکھا گیا ہے تو وہ جلد یا بدیر ضرور قبول ہوگی۔ بظاہر قبول نہ بھی ہو تو وہ ذیخرہ آخرت بنے گی حدیث یستجاحب لاحد کم مالم بعجل کا یہی مطلب ہے کہ دعا میں مشغول رہو تکہ ہار کر دعا کا سلسلہ نہ کاٹ دو نا امیدی کو پاس نہ آنے دو اور دعا برابر کرتے رہو۔ اتم الحروف کی زندگی میں ایسے بہت سے موقع آئے کہ ہر طرف سے نا امیدیوں نے گھیر لیا مگر دعا کا سلسلہ جاری رکھا گیا۔ آخر اللہ پاک کی رحمت نے دست گیری فرمائی اور دعا قبول ہوئی ایک آخری دعا اور ہے اور امید قوی ہے کہ وہ بھی ضرور قبول ہوگی یہ دعا تکمیل بخاری شریف اور خدمت مسلم شریف کے لئے ہے۔ حدیث کے باب کا مطلب یہ ہے کہ بندہ نا امیدی کا کلمہ منہ سے نہ نکالے اور اللہ کی رحمت سے نا امید نہ ہو۔ مسلم اور ترمذی کی روایت میں ہے جب تک گناہ یا ناطق توڑنے کی دعائے کرے، دعا ضرور قبول ہوتی ہے۔ اس لئے آدمی کو لازم ہے کہ دعا سے کبھی اکتائے نہیں اگر بافرض جو مطلب چاہتا تھا وہ پورا نہ ہو تو یہ کیا کم ہے کہ دعا کا ثواب ملا۔ دوسری حدیث میں ہے کہ مومن کی دعا ضائع نہیں جاتی یا تو دینا یعنی میں قبول ہوتی ہے یا آخرت میں اس کا ثواب ملے گا اور دعا کے قبول ہونے میں دیر ہو تو جلدی نہ کرے نا امید نہ ہو جائے۔ بعض پیغمبروں کی دعا چالیس چالیس برس بعد قبول ہوئی ہے۔ ہربات کا ایک وقت اللہ تعالیٰ نے رکھا ہے وہ وقت آتا چاہئے کل امر مرهون باوقاتھا مثل مشور ہے۔ اصل یہ ہے کہ دعا کی قبولیت کے لئے بڑی ضرورت اس چیز کی ہے کہ آدمی کا کھلانا پینا پسنارہنسا ناسب حلال سے ہو جرام اور مشتبہ کمائی سے بچا رہے اس کے ساتھ بالہمارت ہو کر رو بقلہ خلوص دل سے دعا کرے اور اول اور آخرت اللہ کی تعریف اور ثابتیاں کرے۔ آخر حضرت شیعیل پر درود بسیج (شیعیل) ان شرائط کے ساتھ جو دعا ہوگی وہ زد یا بدری ضرور قبول کی جائے گی۔ نہ ہو اس سے مایوس امیدوار۔

### باب دعائیں ہاتھوں کا اٹھانا

اور ابو موسیٰ اشعریؑ نے کہا کہ نبی کریم ﷺ نے دعا کی اور اپنے ہاتھ اٹھائے تو میں نے آپؑ کی بغلوں کی سفیدی دیکھی اور عبد اللہ بن عمرؓ نے کہا کہ نبی کریم ﷺ نے اپنے ہاتھ اٹھائے اور دعا فرمائی کہ ”اے اللہ! خالد نے جو کچھ کیا ہے میں اس سے بیزار ہوں۔“

(۲۳۳۱) حضرت ابو عبد اللہ امام بخاری نے کہا اور عبد العزیز بن عبد اللہ اوسیؑ نے کہا کہ مجھ سے محمد بن جعفر نے بیان کیا، ان سے مجھی بن سعید اور شریک بن ابی نمر نے انسوں نے حضرت انسؓ نے سنا کہ نبی کریم ﷺ نے اپنے ہاتھ اتنے اٹھائے کہ میں نے آپ کی بغلوں کی سفیدی دیکھی۔

**لشیخ** حضرت خالد نے ایک غزوہ میں بن خزیم کے لوگوں کو مار ڈالا تھا۔ حالانکہ وہ صبانا صبانا کہ کراسلم قول کر رہے تھے۔ مگر

۲۳۴۱ - باب رفع الائیدی فی الدُّعَاء  
وقال أبو موسى الأشعري، دعا النبي ﷺ: ثم رفع يديه، ورأيت بياض إنطليه  
وقال ابن عمر : رفع النبي ﷺ: ((اللهم إني أبرأ إليك مما صنعت خالد)).

۶۳۴۱ - قال أبو عبد الله: وقال الأوزبي حدثني محمد بن جعفر، عن يحيى بن سعيد، وشريك سمعاً أنساً عن النبي ﷺ رفع يديه حتى رأيت بياض إنطليه. [١٠٣١]

**لشیخ** حضرت خالد نے سمجھ کے اور ان کو قتل کر دیا جس پر رسول کریم ﷺ نے سخت خنکی کا اظمار فرمایا اور اللہ کے ساتھ اس سے بیزاری ظاہر فرمائی جو بیان مذکور ہے۔

### باب قبلہ کی طرف منہ کئے بغیر دعا کرنا

(۲۳۳۲) ہم سے محمد بن محبوب نے بیان کیا، کہا ہم سے ابو عوانہ نے بیان کیا، ان سے قلادہ نے اور ان سے حضرت انسؓ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ جمع کے دن خطبہ دے رہے تھے کہ ایک آدمی کھڑا ہوا اور کہا کہ یا رسول اللہ! اللہ سے دعا فرمادیجھے کہ ہمارے لئے بارش بر سائے (آخر حضرت ﷺ نے دعا فرمائی) اور آسمان پر بادل چھا گیا اور بارش بر سائے گئی، یہ حال ہو گیا کہ ہمارے لئے گھر تک پہنچا مشکل تھا۔ یہ بارش اگلے جمعہ تک ہوتی رہی پھر وہی صحابی یا کوئی دوسرے صحابی اس دوسرے جمعہ کو کھڑے ہوئے اور کہا کہ اللہ سے دعا فرمائیے کہ اب بارش بند کر دے ہم تو ذوب گئے۔ آخر حضرت ﷺ نے دعا کی کہ اے اللہ! ہمارے چاروں طرف کی بستیوں کو سیراب کر اور ہم پر بارش بند کر دے۔ چنانچہ بادل گلڑے ہو کر مدینہ کے چاروں طرف بستیوں میں چلا گیا اور مدینہ والوں پر بارش رک گئی۔

۴ - باب الدُّعَاء غَيْرَ مُسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةِ

۶۳۴۲ - حدثنا محمد بن محبوب، حدثنا أبو عوانة، عن قنادة، عن أنس رضي الله عنه قال: بينما النبي ﷺ يخطب يوم الجمعة فقام رجل، فقال: يا رسول الله أذع الله أن يستيقنا؟ فتغempt السماء ومطرنا حتى ما كاد الرجل يصل إلى منزله فلم نزل نمطر إلى الجمعة المقبلة فقام ذلك الرجل أو غيره، فقال: أذع الله أن يصرفة عننا فقد غرقنا فقال: ((اللهم حوالينا ولا علينا)) فجعل السحاب يقطع حول المدينة ولا يمطر أهل المدينة. [٩٣٢]

حالت خطبہ میں اس طور دعا فرمائی کہ آپ سامنے کی طرف منہ کئے ہوئے تھے اسی سے باب کا مطلب ثابت ہوا۔

### باب قبلہ رخ ہو کر دعا کرنا

### ۲۵ - باب الدُّعَاءِ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ

**لشیح** خاص موقع کے علاوہ آداب دعا سے یہ ہے کہ منہ قبلہ رخ ہو جیسا کہ آنحضرت ﷺ نے جنگ بر میں کیا تھا وغیرہ وغیرہ۔ (۶۳۴۳) ہم سے موکی بن اسماعیل نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے وہیب بن خالد نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے عمرو بن سعیں نے بیان کیا، ان سے عباد بن حمیم بیان کیا اور ان سے عبد اللہ بن زید النصاری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول کبیم صلی اللہ علیہ وسلم اس عبید گاہ میں استقماۃ کی دعا کے لئے نکلے اور بارش کی دعا کی، پھر آپ قبلہ رخ ہو گئے اور اپنی چادر کو پٹھا۔

**لشیح** نماز استقماۃ کتاب الصلوٰۃ سے معلوم کی جاسکتی ہے اس میں آخر میں چادر پٹھنے کا طریقہ دیکھا جاسکتا ہے۔

### باب نبی کریم ﷺ نے اپنے خادم (حضرت انسؓ) کے لئے لبی عمر اور مال کی زیادتی کی دعا فرمائی

(۶۳۴۴) ہم سے عبد اللہ بن ابی الاسود نے بیان کیا، کہا ہم سے حری بن عمارہ نے بیان کیا، کہا ہم سے شعبہ نے بیان کیا، ان سے قاتاہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ میری والدہ (ام سلیمؓ) نے کہا یا رسول اللہ! انسؓ آپ کا خادم ہے اس کے لئے دعا فرمادیں۔ آنحضرت ﷺ نے دعا کی کہ اے اللہ! اس کے مال و اولاد کو زیادہ کر اور جو کچھ تو نے اسے دیا ہے اس میں برکت عطا فرم۔

### ۲۶ - باب دَعْوَةِ النَّبِيِّ ﷺ

لِخَادِمِهِ بِطُولِ الْعُمُرِ، وَبِكُفْرِهِ مَا لِهِ  
۶۳۴۴ - حدَثَنَا عَنْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي الأَسْوَدِ، حدَثَنَا حَرَمَيْ، حدَثَنَا شَعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَتْ أُمِّي يَا رَسُولَ اللَّهِ خَادِمُكَ أَنَسُ اذْعُ اللَّهَ لَهُ قَالَ : ((اللَّهُمَّ أَنْجِنِزْ مَالَهُ وَوَلَدَهُ وَبَارِكْ لَهُ فِيمَا أَغْنَيْتَهُ)).

[۱۹۸۲]

**لشیح** آپ کی دعا کی برکت سے حضرت انس رضی اللہ عنہ نے سوال سے بھی زیادتی کی۔

### باب پریشانی کے وقت دعا کرنا

(۶۳۴۵) ہم سے مسلم بن ابراہیم نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے ہشام بن عروہ نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے قاتاہ نے بیان کیا، ان سے ابوالعلیٰ نے اور ان سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے

### ۲۷ - باب الدُّعَاءِ عِنْدَ الْكَرْبَلَةِ

۶۳۴۵ - حدَثَنَا مُسْلِمُ بْنَ إِبْرَاهِيمَ، حدَثَنَا هِشَامٌ، حدَثَنَا قَتَادَةُ، عَنْ أَبِي الْعَالَيَةِ، عَنْ أَبْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ

کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پریشانی کے وقت یہ دعا کرتے تھے ”اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو بہت عظمت والا ہے اور بردار ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو آسمانوں اور زمین کا رب اور بڑے بھاری عرش کا رب ہے۔“

يَدْعُونَ عِنْدَ الْكَرْبَ ((لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ  
الْعَظِيمُ الْحَلِيمُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ رَبُّ  
السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَرَبُّ الْعَرْشِ  
الْعَظِيمِ)).

[اطرافہ فی : ۶۳۴۶، ۷۴۲۱، ۷۴۳۱].

(۶۳۴۶) ہم سے مدد نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے تجھی بن الی کثیر نے بیان کیا، ان سے ہشام بن الی عبد اللہ نے بیان کیا، ان سے قادہ نے، ان سے ابوالعالیہ نے اور ان سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم حالت پریشانی میں یہ دعا کیا کرتے تھے ”اللہ صاحب عظمت اور بردار کے سوا کوئی معبود نہیں، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو عرش عظیم کا رب ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو آسمانوں اور زمینوں کا رب ہے اور عرش کریم کا رب ہے۔“ اور وہ سب نے بیان کیا کہ ہم سے شعبہ نے بیان کیا، ان سے قادہ نے اس طرح بیان کیا۔

### باب مصیبت کی سختی سے اللہ کی پناہ مانگنا

(۶۳۴۷) ہم سے علی بن عبد اللہ مدینی نے بیان کیا، کہا ہم سے سفیان بن عبیہ نے بیان کیا، کہا مجھ سے کی نے بیان کیا، ان سے ابوصالح نے اور ان سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ مصیبت کی سختی تباہی تک پہنچ جانے، قضا و قدر کی برائی اور دشمنوں کے خوش ہونے سے پناہ مانگتے تھے اور سفیان نے کہا کہ حدیث میں تین صفات کا بیان تھا، ایک میں نے بھلا دی تھی اور مجھے یاد نہیں کہ وہ ایک کون سی صفت ہے۔

اس اعلیٰ کی روایت میں اس کی صراحت ہے کہ وہ چوتھی بات شماتت اعداء کی تھی۔

باب نبی کریم ﷺ کا مرض الموت میں دعا کرنا کہ یا اللہ! مجھ کو آخرت میں رفق اعلیٰ (ملائکہ اور انبیاء) کے ساتھ ملا

- ۲۹ - باب دُعَاء النَّبِيِّ ﷺ: ((اللَّهُمَّ  
رَفِيقَ الْأَغْلَى)).

۶۳۴۶ - حَدَّثَنَا مُسَدْدَدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى،  
عَنْ هِشَامِ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ قَنَادَةَ،  
عَنْ أَبِي الْعَالِيَّةِ، عَنْ أَبْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ  
رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَقُولُ عِنْدَ الْكَرْبَ:  
((لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْعَظِيمُ الْحَلِيمُ لَا إِلَهَ إِلَّا  
اللَّهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ  
رَبُّ السَّمَاوَاتِ وَرَبُّ الْأَرْضِ وَرَبُّ  
الْعَرْشِ الْكَرِيمِ)). وَقَالَ وَهُبَّ، حَدَّثَنَا  
شَعْبَةَ، عَنْ قَنَادَةَ مِثْلَهُ، [راجح: ۶۳۴۵]

۲۸ - بَابُ التَّعْوِذِ مِنْ جَهَدِ الْبَلَاءِ  
۶۳۴۷ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا  
سُفِيَّانَ، حَدَّثَنِي سُمَيْ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ،  
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ  
يَعْوِذُ مِنْ جَهَدِ الْبَلَاءِ وَذَرَكِ الشَّقَاءِ،  
وَسُوءِ الْفَضَاءِ وَشَمَائِهِ الْأَعْذَاءِ، قَالَ  
سُفِيَّانَ: الْحَدِيثُ ثَلَاثَ رَذْتُ أَنَا وَاحِدَةً  
لَا أَدْرِي أَيْتُهُنَّ هِيَ، [طرفة فی : ۶۶۱۶].

(۶۳۴۸) ہم سے سعید بن عفسیر نے بیان کیا، کما کہ مجھ سے یہ بن سعد نے بیان کیا، کما کہ مجھ سے عقیل نے، ان سے ابن شاب نے، انسیں سعید بن مسیب اور عروہ بن زبیر نے بہت سے علم والوں کے سامنے خبر دی کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول کریم ﷺ جب بیمار نہیں تھے تو فرمایا کرتے تھے کہ جب بھی کسی نبی کی روح قبض کی جاتی تو پہلے جنت میں اس کاٹھ کاناڈ کھادیا جاتا ہے، اس کے بعد اسے اختیار دیا جاتا ہے (کہ چاہیں دنیا میں رہیں یا جنت میں چلیں) چنانچہ جب آنحضرت ﷺ بیمار ہوئے اور سر مبارک میری ران پر تھا، اس وقت آپ پر تھوڑی دیر کے لئے غشی طاری ہوئی۔ پھر جب آپ کو اس سے کچھ ہوش ہوا تو پجھست کی طرف تکلی باندھ کر دیکھنے لگے، پھر فرمایا ”اے اللہ! رفق اعلیٰ کے ساتھ ملا دے۔“ میں نے سمجھ لیا کہ آنحضرت ﷺ اب ہمیں اختیار نہیں کر سکتے۔ میں سمجھ گئی کہ جوبات آنحضرت ﷺ صحت کے زمانہ میں بیان فرمایا کرتے تھے یہ وہی بات ہے۔ بیان کیا کہ یہ آنحضرت ﷺ کا آخری کلمہ تھا جو آپ نے زبان سے ادا فرمایا کہ ”اے اللہ! رفق اعلیٰ کے ساتھ ملا دے۔“

آپ کو بھی اختیار دیا گیا کہ آپ دنیا میں رہنا چاہیں تو کوہ احمد آپ کے لئے سونے کا بنا دیا جائے گا مگر آپ نے آخرت کو پسند فرمایا کر ملا اعلیٰ کی رفاقت کو پسند فرمایا۔ (صلی اللہ علیہ وسلم الف الف مرہ۔)

### باب موت اور زندگی کی دعا کے بارے میں

(۶۳۴۹) ہم سے مدد بن مسہد نے بیان کیا، کما ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے بیان کیا، ان سے اسماعیل بن ابی خالد نے بیان کیا، ان سے قیس بن ابی حازم نے بیان کیا، کما کہ میں خباب بن ارت تھوڑی کی خدمت میں حاضر ہوا انہوں نے سات داغ (کسی بیماری کے علاج کے لئے) لگوائے تھے۔ انہوں نے کما کہ رسول اللہ ﷺ نے اگر ہمیں موت کی دعا کرنے سے منع نہ کیا ہو تو اسی ضرور اس کی دعا کرتا۔

**تشریح** شدت تکلیف کی وجہ سے انہوں نے یہ فرمایا جس سے معلوم ہوا کہ بہر حال موت کی دعا ممکننا منع ہے۔ بلکہ طول عمر کی دعا کرنا بہتر ہے جس سے سعادت دارین حاصل ہوا۔ اسی لئے نیکو کار لبی عمروں والے قیامت میں درجات کے اندر شداء سے بھی آگے بڑھ جائیں گے۔ جعلنا اللہ منہم امین۔

(۶۳۴۸) - حدثنا سعيد بن غفار، قال: حدثني الليث، قال: حدثني عقيل، عن ابن شهاب، أخبرني سعيد بن المسيب، وعروة بن الزبير في رجال من أهل العلم أن عائشة رضي الله عنها قالت: كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول وهو صحيح: ((لن يقضن بيقط حتى يرى مقعدة من الجنة ثم يخسر)). فلما نزل به ورأسه على فخدعي غشي عليه ساعة ثم أفاق فأشخص بصارة إلى السقف ثم قال: ((اللهم الرفيق الأعلى)) قلت: إذا لا يختارنا، وعلمت أنه الحديث الذي كان يحدثنا وهو صحيح، قالت: فكانت تلك آخر كلمة تكلم بها: ((اللهم الرفيق الأعلى)). [راجع: ۴۴۳۵]

آپ کو بھی اختیار دیا گیا کہ آپ دنیا میں رہنا چاہیں تو کوہ احمد آپ کے لئے سونے کا بنا دیا جائے گا مگر آپ نے آخرت کو پسند فرمایا کر ملا اعلیٰ کی رفاقت کو پسند فرمایا۔ (صلی اللہ علیہ وسلم الف الف مرہ۔)

### ۳۰۔ باب الدُّعَاءِ بِالْمَوْتِ وَالْحَيَاةِ

(۶۳۴۹) - حدثنا مسدد، حدثنا يحيى، عن إسماعيل، عن قيس، قال: أتيت خباباً وفأكتوبي سبغاً، قال: لوز لا أنت رسول صلى الله عليه وسلم نهانا أن ندعوا بالموت لدعونا به.

[راجع: ۵۶۷۲]

**تشریح** شدت تکلیف کی وجہ سے انہوں نے یہ فرمایا جس سے معلوم ہوا کہ بہر حال موت کی دعا ممکننا منع ہے۔ بلکہ طول عمر کی دعا

(۶۳۵۰) ہم سے محمد بن شٹی نے بیان کیا، کما ہم سے عین قطان نے بیان کیا، ان سے اسماعیل بن ابی خالد نے بیان کیا، ان سے قیس بن ابی حازم نے بیان کیا، کما کہ میں خباب بن ارت ہاشم کی خدمت میں حاضر ہوا انہوں نے اپنے پیٹ پر سات داغ لگوار کئے تھے، میں نے سن کر وہ کہہ رہے تھے کہ اگر بھی کرم ہاشم نے ہمیں موت کی دعا کرنے سے منع نہ کیا ہو تو میں اس کی ضرور دعا کر لیتا۔

(۶۳۵۱) ہم سے محمد بن سلام نے بیان کیا، انہوں نے کما ہم کو اسماعیل بن علیہ نے خبر دی، انہوں نے کما ہمیں عبدالعزیز بن صہیب نے بتایا اور ان سے حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول کرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی شخص کسی تکلیف کی وجہ سے جو اسے ہونے لگی ہو، موت کی تمنا نہ کرے۔ اگر موت کی تمنا ضروری ہی ہو جائے تو یہ کے کہ اے اللہ! جب تک میرے لئے زندگی بستر ہے مجھے زندہ رکھو اور جب میرے لئے موت بستر ہو تو مجھے اٹھا لیجو۔“

باب بچوں کے لئے برکت کی دعا کرنا اور ان کے سر بر

### شفقت کا ہاتھ پھیڑنا

اور ابو موسیٰ الشعراً نے کما کہ میرے یہاں ایک بچہ پیدا ہوا تو نبی کریم ﷺ نے اس کیلئے برکت کی دعا فرمائی۔

(۶۳۵۲) ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا، کما ہم سے حاتم بن اسماعیل نے بیان کیا، ان سے جعد بن عبد الرحمن نے بیان کیا کہ میں نے حضرت سائب بن یزید ہاشم سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ میری خالہ مجھے لے کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا یا رسول اللہ! میرا یہ بھاگ جائیا رہے۔ چنانچہ آخر حضرت ہاشم نے میرے سر برہاتھ پھیرا اور میرے لئے برکت کی دعا کی۔ پھر آپ نے وضو کیا اور میں نے آپ کے وضو کا پانی پیا۔ اس کے بعد میں آپ کی پشت کی طرف کھڑا ہو گیا اور میں نے مرنبتوت دیکھی جو دونوں شانوں

۶۳۵۰۔ حدثنا محمد بن المثنى، حدثنا يحيى، عن إسماعيل قال: حدثني قيس قال: أتيت حبابا وقد اكتوى سبعا في بطنه، فسمعته يقول: لو لا أن النبي ﷺ نهانا أن ندعوا بالموت، لدعونا به.

[راجع: ۵۶۷۲]

۶۳۵۱۔ حدثنا ابن سلام، آخرنا إسماعيل بن عليه، عن عبد العزيز بن صهيب، عن أنس رضي الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ: ((لا يتمنى أحد منكم الموت لضره نزل به، فإن كان لا بد متمينا للموت فليقل: اللهم أخيني ما كانت الحياة خيرا لي، وتوفني إذا كانت الوفاة خيرا لي)). [راجع: ۵۶۷۱]

۳۱۔ باب الدعاء للصبيان بالبركة

### ومسح رؤوسهم

وقال أبو موسى ولد لي غلام وداعا له النبي ﷺ بالبركة.

۶۳۵۲۔ حدثنا قتيبة بن سعيد، حدثنا حاتم، عن الجعد بن عبد الرحمن، قال: سمعت السائب بن يزيد يقول: ذهب بي خاتمي إلى رسول الله ﷺ فقال: يا رسول الله ابن أخني واجع، فمسح رأسه وداعا لي بالبركة، ثم قمت خلفه فشربت من وضوئه، ثم قمت خلفه ظهره فنظرت إلى خاتمي بين كتفيه مثل

کے درمیان میں تھی جیسے چھپر کھٹ کی گئنڈی ہوتی ہے یا جبلہ کا انڈہ۔

**لشیخ** طرح گولائی میں ہے کہ اس کی تائید اس روایت سے ہوتی ہے تندی نے جابر بن سروہ سے روایت کیا ہے کہ آخرت شیخیل کی مہربنوت دونوں موئذھوں کے درمیان کبوتر کے انٹے کے برابر لال رسولی کی طرح تھی (الفات الحدیث)

(۶۳۵۳) ہم سے عبد اللہ بن یوسف تھیسی نے بیان کیا، کہا ہم سے

عبد اللہ بن وہب نے بیان کیا، کہا ہم سے سعید بن ابی الیوب نے بیان کیا، ان سے ابو عقیل (زہرہ بن معدہ) نے کہ انہیں ان کے دادا عبد اللہ بن ہشام نبیو ساتھ لے کر بازار سے نکلتے یا بازار جاتے اور کھانے کی کوئی چیز خریدتے، پھر اگر عبد اللہ بن زبیر یا عبد اللہ بن عمر تھیں کی ان سے ملاقات ہو جاتی تو وہ کہتے کہ ہمیں بھی اس میں شریک کیجئے کہ رسول اللہ شیخیل نے آپ کے لئے برکت کی دعا فرمائی تھی۔ بعض دفعہ تو ایک اونٹ کے بوجھ کا پورا غلہ نفع میں آ جاتا اور وہ اسے گھر بھیج دیتے تھے۔

ابو عقیل زہرہ بن معدہ کے حق میں رسول کریم شیخیل نے دعائے برکت فرمائی تھی اسی کا یہ ثبوت حاصل بیان ہوا ہے۔

(۶۳۵۴) ہم سے عبد العزیز بن عبد اللہ اوسی نے بیان کیا، کہا ہم سے ابراہیم بن سعد نے بیان کیا، ان سے صالح بن کیمان نے، ان سے ابن شاب نے بیان کیا، انہیں محمود بن ریح نبیو نے خبر دی، یہ محمود وہ بزرگ ہیں جن کے منہ میں رسول اللہ شیخیل نے جس وقت وہ بچے تھے، انہیں کے کنوئیں سے پانی لے کر کلی کی تھی۔

وہ بچہ انتہائی خوش قسمت ہونا چاہئے جس کے منہ رسول کریم شیخیل کے منہ مبارک کی کلی داخل ہو۔

(۶۳۵۵) ہم سے عبدالان نے بیان کیا، کہا ہم کو عبد اللہ بن مبارک نے خبر دی، کہا ہم کو ہشام بن عروہ نے خبر دی، انہیں ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم شیخیل کے پاس بچوں کو لایا جاتا تو آپ ان کے لئے دعا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ ایک بچہ لایا گیا اور اس نے آپ کے کپڑے پر پیشتاب کر دیا۔ پھر آخرت شیخیل نے پانی مٹکایا اور پیشتاب کی جگہ پر اسے ڈالا۔ کپڑے کو دھویا نہیں۔

[۶۳۵۳] - حدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، حدَّثَنَا أَبْنُ وَهْبٍ، حدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُوبَ، عَنْ أَبِي عَقِيلٍ، أَنَّهُ كَانَ يَخْرُجُ بِهِ جَدُّهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ هِشَامَ مِنَ السُّوقِ أَوْ إِلَى السُّوقِ فَيَشْتَرِي الطَّعَامَ فَيَلْقَاهُ أَنْزَلَ الرَّبِّيْرُ وَابْنُ عُمَرَ فَيَقُولُانَ: أَشْرِكْنَا فَيَأْنَ النَّبِيَّ لَكَ قَدْ دَعَا لَكَ بِالنِّرْكَةِ، فَيَشْرِكُهُمْ فَرِبِّمَا أَصَابَ الرَّاحِلَةَ كَمَا هِيَ فَيَعْثُ بِهَا إِلَى الْمُنْزِلِ۔ [راجح: ۲۵۰۲]

[۶۳۵۴] - حدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ، عَنْ أَبْنِ شَهَابٍ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الرَّبِيعِ، وَهُوَ الَّذِي مَنَّ رَسُولُ اللَّهِ فِي وَجْهِهِ وَهُوَ غَلَامٌ مِنْ بَنِرِهِمْ۔

[راجح: ۷۷]

[۶۳۵۵] - حدَّثَنَا عَبْدَانُ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عَرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ لَيُؤْتَى بِالصَّيْبَانِ فَيَذْغُو لَهُمْ فَأَتَى بِصَيْبَانٍ فَبَالَ عَلَى ثُوْبِهِ، فَلَدَعَا بِمَاءِ فَاتَّبَعَهُ إِيَّاهُ وَلَمْ يَفْسُلْهُ۔ [راجح: ۲۲۲]

یہ حضرت حسن یا حضرت حسین یا ام فلیس کے فرزند تھے۔ معلوم ہوا کہ شیر خوار پنج کے پیشکش پر پانی ڈال دنا کافی ہے۔

۶۳۵۶ - حدَثَنَا أَبُو الْيَمَانُ، أَخْبَرَنَا شَعِيبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عَنْ أَنَسِ بْنِ مُعَاوِيَةَ أَنَسِ بْنِ زَهْرَى نَفَرَ إِلَيْهِ أَنَسُ بْنُ مُعَاوِيَةَ وَقَاتَنَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَدِينَةِ فَأَنْسَ بْنُ مُعَاوِيَةَ قَدْ مَسَحَ عَيْنَهُ أَنَسُ بْنُ رَأْيَ سَعْدَ بْنِ أَبِي وَقَاصِ لِتَشْبِيهِ مَسَحَ عَيْنَهُ أَنَسُ بْنُ رَأْيَ سَعْدَ بْنِ أَبِي وَقَاصِ بِيُوتُورِ بِرَسْكَعَةٍ [راجع: ۴۳۰۰]

**لِتَشْبِيهِ** وَتَرَكَ مَنِي تَمَاهِيَا كِيلَا طَاقَ كَيْهِي ہیں اس کی ضد شفعت یعنی جوڑا ہے۔ رسول کرم ﷺ نے وتر کو کبھی سات رکعات کبھی پانچ رکعات پڑھتے دیکھا تھا۔ کبھی تین کبھی ایک رکعت پڑھا ہے۔ حضرت ابوالیوب روایت کرتے ہیں کہ رسول کرم ﷺ نے فرمایا۔ الوتر حلق علی کل مسلم فمن احب ان یوتر بخمس فلیفعلن و من احب ان یوتر بثلاث فلیفعلن و من احب ان یوتر بواحدة فلیفعلن رواہ ابو داود والنسانی و ابن ماجہ یعنی نماز وتر مسلمان کے اپر حق اور ثابت ہے بس جو چاہے وتر سات رکعات پڑھے جو چاہے پانچ رکعات پڑھے جو چاہے تین رکعات پڑھے اور جو چاہے ایک رکعت پڑھے۔ ابن عمر کی روایت سے آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں الوتر کعنة من آخر الليل رواہ مسلم یعنی نماز وتر آخری رات میں ہے جو ایک رکعت ہے۔ آنحضرت ﷺ پانچ رکعت وتر پڑھنے کی صورت میں درمیان میں نہیں بلکہ صرف آخری رکعت میں قده فرماتے تھے (رواہ مسلم) پس ایک رکعت وتر جائز درست بلکہ سنت نبوی ہے جو لوگ ایک رکعت وتر ادا کریں ان پر اعتراض کرنے والے خود غلطی پر ہیں، یوں تین پانچ سات تک پڑھ کتے ہیں۔ حدیث اور باب میں مطابقت اس سے ہے کہ رسول کرم ﷺ نے حضرت عبد اللہ بن شعبہ کے سرپر از راہ شفقت و دعا دست شفقت پھیرا تھا۔

### ۳۲- باب الصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ

**لِتَشْبِيهِ** صحیح احادیث میں جو درود کے صیغہ آئے ہیں وہ مددووے چند ہیں۔ جو حسن حسین میں جمع ہیں لیکن بعد کے لوگوں نے ہزاروں صیغہ بڑے بڑے مبالغہ اور تک بندی کے ساتھ بنائے ہیں۔ میں نہیں کہہ سکتا کہ ان کے پڑھنے میں زیادہ ثواب ہو گا بلکہ ذر ہے کہ موافقہ نہ ہو کیونکہ آپ نے دعائیں مبالغہ اور سمجھ و قافیہ لکانے کو منع فرمایا اور تعجب ہے ان لوگوں سے جھنوں نے ماورہ درودوں پر قناعت نہ کر کے ہزارہا نے درود ایجاد کئے ہیں۔ ہتری ہے کہ وہی صیغہ درود کے پڑھنے جائیں جو حدیث سے ثابت ہیں اور جو مزہ ایجاد سنت میں مومن کو آتا ہے وہ کسی چیز میں نہیں آتا۔ باقی درود شریف بکثرت پڑھنا ایسا کیزہ عمل ہے جس کی فضیلت میں بہت کچھ لکھا جا سکتا ہے بلکہ جو شخص آنحضرت ﷺ کا اسم گراہی سن کر درود نہ پڑھے اس کو بہت بڑا بخیل قرار دیا گیا ہے۔ جنتہ المند حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی ﷺ نے القول الجیل میں فرمایا ہے کہ بہا و جدن ما وجدنا یعنی ہم کو روحلانی ترقیات جو نصیب ہوئی ہیں وہ بکثرت درود پڑھنے ہی سے حاصل ہوئی ہیں۔ اسی لئے مختاری شریف مترجم اردو کا پڑھنا بھی موجب صد برکت ہے کہ اس میں سطر طریق الفاظ ﷺ ہیں اور آنحضرت ﷺ پر درود شریف لکھی گئی ہے۔ دعا ہے کہ اللہ پاک اس عمل کو قبول کر کے مجھ تھیر سرپا تھیر خادم کو روز قیامت میں آنحضرت ﷺ کے دست مبارک سے جام کوثر نصیب کرے اور میرے جملہ رفتائے کرام و معاونین عظام و شاکین کو بھی اللہ پاک درجات عالیہ بخشنے آئیں (رازان)

۶۳۵۷ - حدَثَنَا آدُمُ، حدَثَنَا شَعْبَةُ، (۶۳۵۷) هُمْ سَأَدَمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ كَمَا هُمْ سَأَدَمُ بْنُ مُحَمَّدٍ نَّبِيًّا كَمَا هُمْ سَأَدَمُ بْنُ شَعْبَةَ، حَاجَ نَبِيًّا كَمَا هُمْ سَأَدَمُ بْنُ عَيْبَةَ نَبِيًّا كَمَا هُمْ سَأَدَمُ بْنُ حَدَّثَنَا الْحَكْمُ، قَالَ: سَمِعْتُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ

عبد الرحمن بن أبي شعیل سے نہ کہا کہ کعب بن عمّرہ بن شریح مجھ سے ملے اور کہا کہ میں تمہیں ایک تحفہ نہ دوں؟ (یعنی ایک عمدہ حدیث نہ سناؤں) نبی کریم ﷺ ہم لوگوں میں تشریف لائے تو ہم نے کہایا رسول اللہ! یہ تو ہمیں معلوم ہو گیا ہے کہ ہم آپ کو سلام کس طرح کریں، لیکن آپ پر درود ہم کس طرح بھیجیں؟ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اس طرح کو۔ ”اے اللہ! محمد (ﷺ) پر اپنی رحمت نازل کر اور آل محمد پر، جیسا کہ تو نے ابراہیم اور آل ابراہیم پر رحمت نازل کی، بلاشبہ تو تعریف کیا ہوا اور پاک ہے۔ اے اللہ! محمد پر اور آل محمد پر برکت نازل کر جیسا کہ تو نے ابراہیم اور آل ابراہیم پر برکت نازل کی، بلاشبہ تو تعریف کیا ہوا اور پاک ہے۔

(۱۳۵۸) ہم سے ابراہیم بن حزوہ زیری نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے ابن ابی حازم اور درا وردی نے بیان کیا، ان سے یزید بن عبد اللہ بن اسامہ نے بیان کیا، ان سے عبد اللہ بن خباب نے بیان کیا اور ان سے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم نے کہا اے اللہ کے رسول! آپ کو سلام اس طرح کیا جاتا ہے، لیکن آپ پر درود کس طرح بھیجا جاتا ہے؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس طرح کو اے اللہ! اپنی رحمت نازل کر حضرت محمد (ﷺ) پر جو تیرے بندے ہیں اور تیرے رسول ہیں جس طرح تو نے رحمت نازل کی ابراہیم پر اور برکت بھیج محمد (ﷺ) پر اور ان کی آل پر جس طرح برکت بھیجی تو نے ابراہیم پر اور آل ابراہیم پر۔

باب کیانی کریم ﷺ کے سوا کسی اور پر درود بھیجا جاسکتا ہے؟ اور اللہ تعالیٰ نے سورۃ توبہ میں اپنے پیغمبر سے یوں فرمایا ”وصل علیہم ان صلاتک سکن لهم“ یعنی ان پر درود بھیج کیونکہ تیرے درود (دعا) سے ان کو تسلی ہوتی ہے۔

(۱۳۵۹) ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا، کہا ہم سے شعبہ نے بیان کیا، ان سے عمرو بن مروہ نے اور ان سے ابن ابی اویٰ بھیستا نے

بن ابی زینی قال: لَقِيَنِي كَفَبُ بْنُ عَجْرَةَ قَالَ : أَلَا أَهْدِي لَكَ هَدِيَةً؟ إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَرَجَ عَلَيْنَا فَقَلَنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ عَلِمْنَا كَيْفَ نُسَلِّمُ عَلَيْكَ، فَكَيْفَ نُصَلِّ عَلَيْكَ؟ قَالَ: فَقُولُوا: ((اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ، وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ، إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ، اللَّهُمَّ بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ)). [راجع: ۳۲۷۰]

۶۳۵۸ - حدَثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمْزَةَ، حدَثَنَا ابْنُ أَبِي حَازِمٍ وَالدُّرْدُوزِيُّ عَنْ يَزِيدٍ عَنْ عَنْدِ اللَّهِ بْنِ خَبَابٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا السَّلَامُ عَلَيْكَ فَكَيْفَ نُصَلِّ؟ قَالَ: قُولُوا: ((اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ عَنْدَكَ وَرَسُولِكَ، كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ، وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَآلِ إِبْرَاهِيمَ)). [راجع: ۴۷۹۸]

۳۳ - بَابْ هَلْ يُصَلِّي عَلَى غَيْرِ النَّبِيِّ ﷺ وَقَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى : ﴿ وَصَلِّ عَلَيْهِمْ إِنَّ صَلَاتَكَ سَكَنٌ لَهُمْ ﴾ [التوبہ: ۱۰۳]

۶۳۵۹ - حدَثَنَا سُلَيْمَانَ بْنَ حَزْبٍ، حدَثَنَا شَعْبَةُ، عَنْ عَمْرُو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ ابْنِ

بیان کیا کہ جب رسول اللہ ﷺ کے پاس کوئی شخص اپنی زکوٰۃ لے کر آتا تو آپ فرماتے "اللَّهُمَ صَلِّ عَلَيْهِ" (اے اللہ! اس پر اپنی رحمت نازل فرمایا) میرے والد بھی اپنی زکوٰۃ لے کر آئے تو آخر خضرت ﷺ نے فرمایا کہ اے اللہ! آلِ ابی اوفی پر اپنی رحمت نازل فرم۔

(۲۳۶۰) ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ قنبی نے بیان کیا، ان سے امام مالک نے، ان سے عبد اللہ بن ابی بکر نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عمرو بن سلیم زرقی نے بیان کیا کہ ہم کو ابو حمید ساعدی ﷺ نے خبر دی کہ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم آپ پر کس طرح درود بھیجیں؟ آخر خضرت ﷺ نے فرمایا کہ اس طرح کبو" اے اللہ! محمد اور آپ کی ازواج اور آپ کی اولاد پر اپنی رحمت نازل کر جیسا کہ تو نے ابراہیم اور آل ابراہیم پر رحمت نازل کی اور محمد اور ان کی ازواج اور ان کی اولاد پر برکت نازل کر، جیسا کہ تو نے ابراہیم اور آل ابراہیم پر برکت نازل کی۔ بلاشبہ تو تعریف کیا گیا شان و عظمت والا ہے۔

أَبِي أُوفِي قَالَ: كَانَ إِذَا أَتَى رَجُلَ النَّبِيِّ ﷺ بِصَدَقَتِهِ قَالَ: ((اللَّهُمَ صَلِّ عَلَيْهِ)) فَأَتَاهُ أَبِي بِصَدَقَتِهِ فَقَالَ: ((اللَّهُمَ صَلِّ عَلَى آلِ أَبِي أُوفِي))۔ [راجح: ۱۴۹۷]

۶۳۶۰ - حَدَّثَنَا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُسْلِمَةَ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَمْرُو بْنِ سُلَيْمَانِ الزُّرْقَيِّ أَخْبَرَنِي أَبُو حَمِيدِ السَّاعِدِيِّ أَنَّهُمْ قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ نُصَلِّي عَلَيْكَ؟ قَالَ: قُولُوا: ((اللَّهُمَ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَأَزْوَاجِهِ وَذَرِّيهِ، كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ وَبَارَكْتَ عَلَى مُحَمَّدٍ وَأَزْوَاجِهِ وَذَرِّيهِ، كَمَا بَارَكْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَعْجِيدٌ)). [راجح: ۳۳۶۹]

**لَذِيقَةُ حَمِيدٌ** حضرت امام بخاری رضی اللہ عنہ نے اس باب میں دو احادیث بیان کی ہیں ایک سے بالاستقلال غیر انبیاء پر اور دوسری سے تبعاً غیر انبیاء پر درود بھیجتے کا جواز نکلا ہے۔ بعض نے غیر انبیاء کے لئے بھی استقلال کو یوں کہنا درست رکھا ہے۔ اللهم صل علیہ اور حضرت امام بخاری کا بھی رجحان اسی طرح معلوم ہوتا ہے۔ کیونکہ صلٹا کے معنی رحمت کے بھی ہیں۔ تو اللهم صل علیہ کا مطلب یہ ہوا کہ یا اللہ! اس پر اپنی رحمت اتار اور ابوذاوڈ اور نسائی کی روایت میں یوں ہے۔ اللهم اجعل صلوانک و درحمتك على آل سعد بن عبادة بعض نے یوں کہنا بھی درست رکھا ہے کہ پسلے آخر خضرت ﷺ پر درود شریف ہو بعد میں اور کو بھی شریک کیا جائے جیسے یوں کہتا۔ اللهم صلی علی محمد و علی الحسن بن علی اور بھی مختار ہے۔ درود شریف میں بعض نے تخصیص حضرت ابراہیم ﷺ پر کلام کیا ہے کہ یوں کیوں نہ کما اللهم صلی علی موسیٰ جواب یہ دیا گیا کہ حضرت موسیٰ پر جلی جلالی تھی اور حضرت ابراہیم ﷺ پر جلی جمالی۔ اس لئے حضرت ابراہیم ﷺ کے نام کو ترجیح دی گئی کہ آپ ﷺ کے نام کو جلی جمالی کا سوال ہو۔ ایک وجہ یہ بھی معلوم ہوتی ہے کہ حضرت ابراہیم ﷺ کا درجہ بڑا ہے کیونکہ آپ جداً انبیاء ہیں۔ حضرت موسیٰ کا یہ مقام نہیں ہے اور آخر خضرت ﷺ کا سلسلہ نسب حضرت ابراہیم ﷺ سے جا کر ملتا ہے اور حضرت ابراہیم کو دنیا و آخرت میں جو رفت و خلت حاصل ہوئی ہے وہ اور کو نہیں۔ لہذا آخر خضرت ﷺ کے لئے بھی ایسی ہی رفت و خلت کا سوال مناسب تھا جو یقیناً آخر خضرت ﷺ کو بھی حاصل ہوا کیونکہ آج بھی آپ کے نام لینے والوں کی تعداد دنیا میں کروڑ ہا کروڑ تک پہنچ رہی ہے۔ اللهم صلی علی محمد و علی آل محمد کما صلیت علی ابراہیم و علی آل ابراہیم انک حمید مجید۔ اللهم بارک علی محمد و علی آل محمد کما بارکت علی ابراہیم و علی آل ابراہیم انک حمید مجید۔ (امین)

باب نبی کریم ﷺ کا یہ فرمان کہ اے اللہ! اگر مجھ سے کسی

((مَنْ آذَيْتَهُ فَاجْعَلْهُ لَهُ زَكَاةً وَرَحْمَةً))

کو تکلیف پہنچی ہو تو اسے تو اس کے گناہوں کے لئے کفارہ

اور رحمت بنادے

((۲۳۶۱)) ہم سے احمد بن صالح نے بیان کیا، کہا ہم سے عبد اللہ بن وہب نے بیان کیا، کہا کہ مجھے یونس نے خبر دی، انسین این شاب نے، کہا کہ مجھے کو سعید بن مسیب نے خبر دی اور انہیں ابو ہریرہؓ نے کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ سے تا، آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اے اللہ! میں نے جس مومن کو بھی برا بھلا کما ہو تو اس کے لئے اسے قیامت کے دن اپنی قربت کا ذریعہ بنادے۔

دستاویزی نے بیان کی کہ مومن کو برا نہیں کہا۔ لذا یہ ارشاد گرامی کمال و تواضع اور اہل ایمان سے

فریبہ! لیکے یوم القيمة).  
((اللَّهُمَّ فَإِنَّمَا مُؤْمِنٌ سَبَبَتْهُ فَاجْعَلْ ذَلِكَ لَهُ  
فَرِبَةً إِلَيْكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)).

**لشیخ** آنحضرت ﷺ نے اپنی زندگی بھر میں کبھی کسی مومن کو برا نہیں کیا۔ لذا یہ ارشاد گرامی کمال و تواضع اور اہل ایمان سے شفقت کی بنا پر فرمایا گیا۔ (لشیخ)

### باب فتنوں سے اللہ کی پناہ مانگنا

((۲۳۶۲)) ہم سے حفص بن عمر حوضی نے بیان کیا، کہا ہم سے شام دستاویزی نے بیان کیا، ان سے قبادہ نے اور ان سے انس بن مثہلہ نے کہ صحابہ نے رسول اللہ ﷺ سے سوالات کئے اور جب بہت زیادہ کے تو آنحضرت ﷺ کو تاگواری ہوئی، پھر آپؐ مبارکہ پر تشریف لائے اور فرمایا، آج تم مجھ سے جوبات بھی پوچھو گے میں بتاؤں گا۔ اس وقت میں نے واہیں باہیں دیکھا تو تمام صحابہ سراپے کپڑوں میں لپیٹے ہوئے رو رہے تھے، ایک صاحب جن کا اگر کسی سے جھگڑا ہوتا تو انہیں ان کے باپ کے سوا کسی اور کی طرف (طعنہ کے طور پر) منسوب کیا جاتا تھا۔ انہوں نے پوچھا یا رسول اللہ! میرے باپ کون ہیں؟ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ حدفا۔ اس کے بعد عمر بن مثہلہ اٹھے اور عرض کیا، ہم اللہ سے راضی ہیں کہ ہمارا رب ہے، اسلام سے کہ وہ دین ہے، محمد ﷺ سے کہ وہ سچے رسول ہیں، ہم فتنوں سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا، آج کی طرح خیر و شر کے معاملہ میں میں نے کوئی دن نہیں دیکھا، میرے سامنے جنت اور دوزخ کی تصویر لائی گئی اور میں نے انہیں دیوار کے اوپر دیکھا۔ قبادہ اس حدیث کو بیان کرتے وقت (سورہ

### ۳۵ - باب التَّعُوذُ مِنَ الْفَتَنِ

((۲۳۶۲)) حديثاً حفص بن عمر، حديثاً هشام، عن قتادة، عن أنس رضي الله عنه سألاه رسول الله ﷺ حتى أخفيه المسئلة ففضي فصعد المنبر فقال: ((لا تسألوني اليوم عن شيء إلا بيته لكُم)). فجعلت أنظر يميناً وشمالاً فإذا كل رجل لأف رأسه في ثوبه ينكى فإذا رجل كان إذا لاحي الرجال يذعن لغير أبيه فقال: يا رسول الله من أبى؟ قال: ((حَدَّافَةً)) ثم أنشأ عمر فقال: رضينا بِالله ربِّنا وبِالإِسْلَامِ دِينَنا وَبِمُحَمَّدٍ رَسُولَنا، نَعُوذُ بِاللهِ مِنَ الْفَتَنِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((مَا رَأَيْتَ فِي الْخَيْرِ وَالشَّرِّ كَالْيَوْمِ قُطُّ، إِنَّهُ صُورَتْ لِي الْجَنَّةُ وَالنَّارُ حَتَّى رَأَيْتُهُمَا وَرَأَءَ الْحَاطِطِ)). وَكَانَ قَتَادَةُ

ماندہ کی) اس آیت کا ذکر کیا کرتے تھے "اے ایمان والو! ایسی چیزوں کے متعلق نہ سوال کرو کہ اگر تمہارے سامنے ان کا جواب ظاہر ہو جائے تو تم کو برالگے۔"

یذکُرُ عِنْهُ هَذَا الْحَدِيثُ هَذِهِ الْآيَةُ : هُنَّا أَئِمَّةُ الظَّاهِرَةِ أَمْ أَئِمَّةُ الظُّلُمَاتِ؟ لَا تَسْأَلُوا لَا تَسْأَلُوا عَنْ أَشْيَاءٍ إِنْ تَبَدَّلْ لَكُمْ تَسْوِكُمْ [المائدۃ: ۱۰۱].

[راجع: ۹۲]

**باب دشمنوں کے غالب آنے سے اللہ کی پناہ مانگنا**

(۶۳۶۳) ہم سے قتبیہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے اسماعیل بن جعفر نے بیان کیا، ان سے عمرو بن ابی عمرو، مطلب بن عبد اللہ بن حنطب کے غلام نے بیان کیا، انسوں نے انس بن مالک بن شوش سے نہ انسوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ابو طلحہ بن شوش سے فرمایا اپنے بیہاں کے لڑکوں میں سے کوئی بچہ تلاش کر جو میرا کام کر دیا کرے۔ چنانچہ ابو طلحہ بن شوش مجھے اپنی سواری پر بیچھے بٹا کر لے گئے۔ آنحضرت ﷺ جب بھی گھر ہوتے تو میں آپ کی خدمت کیا کرتا تھا۔ میں نے سنا کہ آنحضرت ﷺ یہ دعا کثرا پڑھا کرتے تھے "اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں۔ غم و لم سے، عاجزی و کمزوری سے اور بجل سے اور بزدی سے اور قرض کے بوجھ سے اور انسانوں کے غلبہ سے۔" میں آنحضرت ﷺ کی خدمت کرتا رہا۔ پھر ہم خبر سے واپس آئے اور آنحضرت ﷺ ام المؤمنین صفیہ بنت حیی بن اشنا کے ساتھ واپس ہوئے۔ آنحضرت ﷺ نے انسیں اپنے لئے منتخب کیا تھا۔ آنحضرت ﷺ نے ان کے لئے عبایا چادر سے پردہ کیا اور انہیں اپنی سواری پر اپنے بیچھے بٹھایا۔ جب ہم مقام صہبا پہنچے تو آپ نے ایک چری دستخوان پر کچھ مالیدہ تیار کر کے رکھوایا، پھر مجھے بھیجا اور میں کچھ صحابہ کو بلا لایا اور سب نے اسے کھایا، یہ آپ کی دعوت ولیمہ تھی۔ اس کے بعد آپ آگے بڑھے اور احمد پہاڑ کھائی دیا۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا یہ پہاڑ ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں۔ آپ جب مدینہ منورہ پہنچے تو فرمایا "اے اللہ! میں اس شر کے دونوں پہاڑوں کے درمیانی علاقہ کو اس طرح حرمت والا قرار دیتا

۳۶- باب التَّعْوِذُ مِنْ غَلَبةِ الرِّجَالِ

(۶۳۶۳) - حَدَّثَنَا قُتَّبِيَّةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ عَمْرُو بْنِ أَبِي عَمْرُو مَوْلَى الْمُطَلِّبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَنْطَبٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَّسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِأَبِي طَلْحَةَ: ((الْتَّمَسْ لَنَا غَلَاماً مِنْ عِلْمَنَا كُمْ يَعْدِمُنِي))؟ فَلَعْنَاهُ بِي أَبُو طَلْحَةَ يَرْدُفُنِي وَرَاءَهُ فَكَنْتُ أَخْدُمُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَلَمَا نَزَلَ فَكَنْتُ أَسْمَعَهُ يُكْثِرُ أَنْ يَقُولُ: ((اللَّهُمَّ إِنِّي أَغُوذُ بِكَ مِنَ الْأَهْمَمِ وَالْحَزَنِ وَالْغَمْزِ وَالْكَسْلِ وَالْبَخْلِ وَالْجِنِّ وَضَلَالِ الدِّينِ وَغَلَبةِ الرِّجَالِ)). فَلَمْ أَزِلْ أَخْدُمَهُ حَتَّى أَقْبَلَنَا مِنْ خَيْرِ وَأَقْبَلَ بِصَفَيْهِ بِنْتُ حَنْيٍّ، فَذَهَّبَهَا فَكَنْتُ أَرَاهُ يَحْوِي وَرَاءَهُ بِعَبَاءَةً أَوْ كِسَاءً ثُمَّ يَرْدُفُهَا وَرَاءَهُ حَتَّى إِذَا كَتَبَ بِالصَّهْبَاءِ صَنَعَ حَيْسًا فِي نَطْعَ، ثُمَّ أَرْسَلَنِي فَدَعَوْنَتِي رِجَالًا فَأَكَلُوا، وَكَانَ ذَلِكَ بِنَاءً بِهَا، ثُمَّ أَقْبَلَ حَتَّى بَدَأَ لَهُ أَخْدَمَ قَالَ: ((هَذَا جَيْلٌ يَجْبَنُ وَتُحْجَبُ)) فَلَمَّا أَشْرَفَ عَلَى الْمَدِينَةِ قَالَ: ((اللَّهُمَّ إِنِّي أَحْرَمُ مَا بَيْنَ جَبَلَيْهَا مِثْلَ مَا حَرَمَ إِبْرَاهِيمَ مَكَّةَ، اللَّهُمَّ بَارِكْ

ہوں جس طرح ابراہیم ﷺ نے مکہ کو حرمت والا قرار دیا تھا۔ اے اللہ! یہاں والوں کے مدیں اور ان کے صاع میں برکت عطا فرماء۔“

### باب عذاب قبر سے اللہ کی پناہ مانگنا

(۶۳۶۴) ہم سے عبداللہ بن زبیر حمیدی نے بیان کیا، کہا ہم سے سفیان بن عبینہ نے کہا ہم سے موسیٰ بن عقبہ نے بیان کیا، کہا کہ میں نے ام خالد بنت خالد بن سعید رضی اللہ عنہما سے سنا (موسیٰ نے) بیان کیا کہ میں نے کسی سے نہیں سنا کہ ان کی بیان کی ہوئی حدیث سے مختلف کسی نے نبی کریم ﷺ سے سنا ہو، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا کہ آپ قبر کے عذاب سے اللہ کی پناہ مانگتے تھے۔

(۶۳۶۵) ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا، کہا ہم سے شعبہ نے بیان کیا، کہا ہم سے عبد الملک بن غیرہ نے بیان کیا، ان سے مصعب بن سعد بن ابی وقار نے کہ سعد بن عوف پانچ باتوں کا حکم دیتے تھے اور انہیں نبی کریم ﷺ کے حوالہ سے ذکر کرتے تھے کہ آخرت میں ان سے پناہ مانگنے کا حکم کرتے تھے کہ ”اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں بھل اور بزدی سے اور تیری پناہ مانگتا ہوں اس سے کہ بدترین بڑھلماوجہ پر آجائے اور تجھ سے پناہ مانگتا ہوں دنیا کے فتنہ سے، اس سے مراد دجال کا فتنہ ہے اور تجھ سے پناہ مانگتا ہوں قبر کے عذاب سے۔

(۶۳۶۶) ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے بیان کیا، کہا ہم سے جریر بن عبد الحمید نے بیان کیا، ان سے ابو واکل نے، ان سے مسروق نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ مسیہ کے یہودیوں کی دو بوڑھی عورتیں میرے پاس آئیں اور انہوں نے مجھ سے کہا کہ قبر والوں کو ان کی قبر میں عذاب ہو گا۔ لیکن میں نے انہیں جھٹلایا اور ان کی تقدیق نہیں کر سکی۔ پھر وہ دونوں عورتیں چل گئیں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! دو بوڑھی عورتیں تھیں، پھر میں نے آپ سے واقعہ کا ذکر کیا۔ آخرت

لهم في مذهبهم وصاعدهم)).

[راجع: ۳۷۱]

### ۳۷ - باب التَّعْوِذُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ

(۶۳۶۴) - حدثنا الحميدى، حدثنا سفيان، حدثنا موسى بن عقبة قال: سمعت أم حائل بنت حائل قال: ولم أسمع أحداً سمع من النبي ﷺ غيرها قالت: سمعت النبي ﷺ يتعوذ من عذاب القبر. [راجع: ۱۳۷۶]

(۶۳۶۵) - حدثنا آدم، حدثنا شعبة، حدثنا عبد الملك، عن مصعب، قال: كان سعد يأمر بمحمس وينذر من عن النبي ﷺ أنه كان يأمر بهن ((اللهم إني أغدو بك من البخل، وأغدو بك من الجبن، وأغدو بك أن أرد إلى أزديل العمر، وأغدو بك من فتنة الدنيا - يعني فتنة الدجال - وأغدو بك من عذاب القبر)). [راجع: ۲۸۲۲]

(۶۳۶۶) - حدثنا عثمان بن أبي شيبة، حدثنا جرير، عن أبي وائل، عن مسروق، عن عائشة قالت: دخلت على عجوزان من عجم يهود المدينة فقالتا لي: إن أهل القبور يُعدبون في قبورهم فكذبتهما، ولم أُنْعِمْ أَنْ أَصْدِقْهُمَا فخرجا ودخلت على النبي ﷺ فقلت له يا رسول الله إن عجوزين وذكرت له

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انہوں نے صحیح کما، قبر والوں کو عذاب ہو گا اور ان کے عذاب کو تمام چھپائے سنیں گے۔ پھر میں نے دیکھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہر نماز میں قبر کے عذاب سے اللہ کی پناہ مانگنے لگے تھے۔

### باب زندگی اور موت کے فتنوں سے

#### اللہ کی پناہ مانگنا

(۶۳۶۷) ہم سے مدد بن مسید نے بیان کیا، کہا ہم سے معتمر بن سلیمان نے بیان کیا، کہا کہ میں نے اپنے والد سے سنا، بیان کیا کہ میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ کا کرتے تھے کہ "اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں عاجزی سے، سستی سے، بیزدی سے اور بہت زیادہ بڑھاپے سے اور میں تیری پناہ مانگتا ہوں عذاب قبر سے اور میں تیری پناہ مانگتا ہوں زندگی اور موت کی آزمائشوں سے۔

### باب گناہ اور قرض سے اللہ کی پناہ مانگنا

(۶۳۶۸) ہم سے معلیٰ بن اسد نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے وہیب نے بیان کیا، ان سے ہشام بن عروہ نے بیان کیا، ان سے ان کے والد عروہ بن زبیر نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کہا کرتے تھے "اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں سستی سے، بہت زیادہ بڑھاپے سے، گناہ سے، قرض سے اور قبر کی آزمائش سے اور قبر کے عذاب سے اور دوزخ کی آزمائش سے اور دوزخ کے عذاب سے اور مالداری کی آزمائش سے اور تیری پناہ مانگتا ہوں محتبی کی آزمائش سے اور تیری پناہ مانگتا ہوں صحیح دجال کی آزمائش سے۔ اے اللہ! مجھ سے میرے گناہوں کو برف اور اولے کے پانی سے وصولے اور میرے دل کو خطاؤں سے اس طرح پاک صاف کر دے جس طرح تو نے سفید کپڑے کو میل سے پاک صاف کر دیا اور مجھ میں اور میرے گناہوں میں اتنی دوری کر دے

فقاً: ((صَدَقْتَا إِنَّهُمْ يَعْذِبُونَ عَذَابًا تَسْمَعُهُ الْبَهَائِمُ كُلُّهَا)) فَمَا رأَيْتُهُ بَعْدَ فِي صَلَاةٍ إِلَّا تَعْوَذُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ.

[راجع: ۱۰۴۹]

### ۳۸- باب التَّعُوذُ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا

#### وَالْمَمَاتِ

(۶۳۶۷) - حدثنا مسدد، حدثنا المغمر قال: سمعت أبي قال: سمعت أنس بن مالك رضي الله عنه يقول: كان النبي صلى الله عليه وسلم يقول: ((اللهم إني أغزو بيك من العجز والكسيل، والجبن والهaram، وأغزو بك من عذاب القبر، وأغزو بك من فتنة المحيا والممات)). [راجع: ۲۸۲۳]

### ۳۹- باب التَّعُوذُ مِنَ الْمَأْثَمِ وَالْمَغْرَمِ

(۶۳۶۸) - حدثنا مقلعي بن اسد، حدثنا وهيب، عن هشام بن عروة عن أبيه، عن عائشة رضي الله عنها أن النبي ﷺ قال: يقول: ((اللهم إني أغزو بك من الكسل والهaram والمأثم والمغرم، ومن فتنة القبر وعذاب القبر، ومن فتنة النار وعذاب النار، ومن شر فتنه الغنى وأغزو بك من فتنه المسيح الدجال، اللهم اغسل عنى خطاياي بماء الثلج والبرد، ونق قلبي من الخطايا كما نقفت التوب الأبيض من الدنس، وباءعذ بني ولين خطاياي كما باعدت بين

جنپی شرق اور مغرب میں دوری ہے۔

### باب بزولی اور سقی سے اللہ کی پناہ مانگنا

(۶۳۶۹) ہم سے خالد بن مخلد نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے سلیمان نے بیان کیا، انہوں نے کہا کہ مجھ سے عمرو بن ابی عمرو نے بیان کیا، انہوں نے کہا کہ میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا، کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کرتے تھے ”اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں غم و الم سے، عاجزی، سقی، بزولی، بخل، قرض چڑھ جانے اور لوگوں کے غلبہ سے۔“

باب بخل سے اللہ کی پناہ مانگنا۔ بخل (باء کے ضمہ اور خاء کے سکون) اور بخل (باء کے نصب اور خاء کے نصب کے ساتھ) ایک ہی ہیں جیسے حزن اور حزن

(۶۳۷۰) ہم سے محمد بن شٹی نے بیان کیا، انہوں نے کہا مجھ سے غدر نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے شعبہ نے بیان کیا، ان سے عبد الملک بن عمر نے بیان کیا، ان سے مصعب بن سعد نے بیان کیا اور ان سے سعد بن ابی وقار رضی اللہ عنہ نے کہ وہ ان پانچ باطلوں سے پناہ مانگنے کا حکم دیتے تھے اور انہیں نبی کریم ﷺ کے حوالہ سے بیان کرتے تھے کہ ”اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں بخل سے“ میں تیری پناہ مانگتا ہوں بزولی سے، میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس سے کہ ناکارہ عمر میں پنچار دیا جاؤں، میں تیری پناہ مانگتا ہوں دنیا کی آزمائش سے اور میں تیری پناہ مانگتا ہوں قبر کے عذاب سے۔“

### باب ناکارہ عمر سے اللہ کی پناہ مانگنا ”سورہ ہود میں جو لفظ

اراذلنا آیا ہے اس سے اسقاطنا یعنی کینے پاپی لوگ مراد ہیں

(۶۳۷۱) ہم سے اس حدیث کو ابو معرنے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے عبد الوارث بن سعید نے بیان کیا، ان سے عبد العزیز بن صہیب نے بیان کیا اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ

المشرقِ والمغاربِ)). [راجع: ۸۳۲]

۴۔ باب الاستغاثة من الجن والكسل  
۶۳۶۹۔ حدثنا خالد بن مخلد، حدثنا سليمان، قال: حدثني عمرو بن أبي عمره قال: سمعت أنسا قال: كان النبي ﷺ يقول: ((اللهم إني أغزو بلك من الأهم والحزن والعجز والكسيل والجبن والبخن وضلع الدين وغلبة الرجال)).

۴۱۔ باب التغوث من البخل  
البخل والبخل واحده مثل الحزن  
والحزن.

۶۳۷۰۔ حدثنا محمد بن المشتى.  
حدثني غذر قال : حدثنا شعبة، عن عبد الملك بن عمير، عن مصعب بن سعيد، عن سعيد بن أبي وقار رضي الله عنه كان يأمر بهؤلاء الخمس ويحذفهم عن النبي ﷺ: ((اللهم إني أغزو بلك من البخل، وأغزو بلك من الجن، وأغزو بلك من أن أرد إلى أرذل العمر، وأغزو بلك من فسحة الدنيا، وأغزو بلك من عذاب القبر)). [راجع: ۲۸۲۲]

۴۲۔ باب التغوث من أرذل العمر  
أرذلنا : أنسقاطنا.

۶۳۷۱۔ حدثنا أبو مغمر، حدثنا عبد الوارث، عن عبد العزيز بن صهيب، عن أنس بن مالك رضي الله عنه قال: كان

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پناہ مانگتے تھے اور کہتے تھے کہ ”اے اللہ! میں تمیری پناہ مانگتا ہوں سستی سے اور تمیری پناہ مانگتا ہوں بزدی سے اور تمیری پناہ مانگتا ہوں ناکارہ بڑھاپ سے اور تمیری پناہ مانگتا ہوں بجل سے۔“

### باب دعا سے وباء اور پریشانی دور

ہو جاتی ہے

(۲۷۳) ہم سے محمد بن یوسف فربالی نے بیان کیا، کہا ہم سے سفیان ثوری نے بیان کیا، ان سے ہشام بن عروہ نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کرم ﷺ نے فرمایا ”اے اللہ! ہمارے دل میں مدینہ کی ایسی ہی محبت پیدا کر دے جیسی تو نے کہ کی محبت ہمارے دل میں پیدا کی ہے بلکہ اس سے بھی زیادہ اور اس کے بخار کو جھوٹ میں منتقل کر دے۔ اے اللہ! ہمارے لئے ہمارے مدار صراع میں برکت عطا فرم۔“

(۲۷۴) ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا، کہا ہم سے ابراہیم بن سعد نے، کہا ہم کو ابن شاہب نے خبر دی، انہیں عامر بن سعد نے اور ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ نبی کرم ﷺ جو اللہ تعالیٰ الوداع کے موقع پر میری عیادت کے لئے تشریف لائے۔ میری اس بیماری نے مجھے موت سے قریب کر دیا تھا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ، آپ خود مشاہدہ فرمارہے ہیں کہ بیماری نے مجھے کہاں پہنچا دیا ہے اور میرے پاس مال و دولت ہے اور سوا ایک لڑکی کے اس کا اور کوئی وارث نہیں کیا میں اپنی دولت کا دو تالی صدقہ کروں؟ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ نہیں۔ میں نے عرض کیا پھر آدمی کا کروں؟ فرمایا کہ ایک تالی بست ہے اگر تم اپنے وارثوں کو مال دار چھوڑ تو یہ اس سے بہتر ہے کہ انہیں محتاج چھوڑ دو اور وہ لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلاتے پھریں اور یقین رکھو کہ تم جو کچھ بھی خرچ کرو گے اور اس سے مقصود اللہ کی خوشنودی ہوئی تمہیں تو اس پر ثواب ملے گا، یہاں تک کہ اگر تجھل فی فی امرِ اولک) قلت: أَخْلَفُ بَعْدَ

رَسُولُ اللَّهِ يَعْوَذُ بِكُوْلُ: ((اللَّهُمَّ إِنِّي أَغُوْذُ بِكَ مِنَ الْكَسْلِ، وَأَغُوْذُ بِكَ مِنَ الْجَنْ، وَأَغُوْذُ بِكَ مِنَ الْهَرَمِ، وَأَغُوْذُ بِكَ مِنَ الْبَحْلِ)). [راجح: ۲۸۲۳]

### ۴ - باب الدُّعَاءِ يَرْفَعُ الْوَبَاءَ

وَالْوَجْعَ

۶۳۷۲ - حدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، حدَّثَنَا سُفيَّانَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((اللَّهُمَّ جَبَبْ إِلَيْنَا الْمَدِينَةَ كَمَا حَبَبْتَ إِلَيْنَا مَكْهَةَ أَوْ أَشَدَّ وَانْقَلَ حَمَاهَا إِلَى الْجَحَّفَةِ، اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي مَدِينَةِ وَصَاعِنَا)). [راجح: ۱۸۸۹]

۶۳۷۳ - حدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ أَبَاهُ قَالَ: عَادَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ مِنْ شَكْوَى أَشْفَقَتْ مِنْهُ عَلَى الْمَوْتِ فَقَلَّتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ بَلَغَ بِي مَا تَرَى مِنَ الْوَجْعِ وَأَنَا ذُو مَالٍ وَلَا يَرْثِنِي إِلَّا ابْنَةٌ لِي وَاحِدَةٌ أَفَتَصَدِّقُ بِثُلَاثَةِ مَالِي؟ قَالَ: ((لَا)) قَلَّتْ: فَبِشَطْرِهِ قَالَ: ((الْثُلُثُ كَثِيرٌ إِنَّكَ إِنْ تَنْدَرَ وَرَتَنَكَ أَغْنِيَةً خَيْرٌ مِنْ أَنْ تَنْدَرَهُمْ عَالَةً يَتَكَفَّفُونَ النَّاسُ، وَإِنَّكَ لَنْ تُنْفِقَ نَفَقَةً تَبْتَغِي بِهَا وَجْهَ اللَّهِ إِلَّا أَجِرَتْ حَتَّى مَا تَجْعَلُ فِي فِي امْرَأَكَ)) قَلَّتْ: أَخْلَفُ بَعْدَ

أَصْحَابِي؟ قَالَ ((إِنَّكَ لَنْ تُخْلِفَ، فَتَعْمَلَ عَمَلاً تَبْغِي بِهِ وَجْهَ اللَّهِ إِلَّا أَزَدَتْ دَرْجَةً وَرَفْعَةً، وَلَمَلَكَ تُخْلِفُ حَتَّى يَسْتَفِعَ بِكَ أَفْوَامُ وَيَضَرُّ بِكَ آخَرُونَ، اللَّهُمَّ أَمْضِ لِأَصْحَابِي هِجْرَتَهُمْ، وَلَا تَرْدِهُمْ عَلَى أَغْقَابِهِمْ)), لَكِنَّ الْبَائِسَ سَعْدَ بْنَ خُوَلَةً. قَالَ سَعْدٌ: رَبِّي لَهُ النَّبِيُّ ﷺ مِنْ أَنْ تُؤْفَى بِمَكَّةَ.

تم اپنی بیوی کے منہ میں لقمہ رکھو گے (تو اس پر بھی ثواب ملے گا) میں نے عرض کی کیا میں اپنے ساتھیوں سے پیچھے چھوڑ دیا جاؤ گا؟ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اگر تم پیچھے چھوڑ دیئے جاؤ اور پھر کوئی عمل کرو جس سے مقصود اللہ کی رضا ہو تو تمہارا مرتبہ بلند ہو گا اور امید ہے کہ تم ابھی زندہ رہو گے اور کچھ قومیں تم سے فائدہ اٹھائیں گی اور کچھ نقصان اٹھائیں گی۔ اے اللہ! میرے صحابہ کی بھرت کو کامیاب فرماؤ انسیں اللہ پاؤں واپس نہ کر، البتہ افسوس سعد بن خولہ کا ہے۔ سعد نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ان پر افسوس کا اظہار اس وجہ سے کیا تھا کہ ان کا انتقال کہ معظمہ میں ہو گیا تھا۔

**باب ناکارہ عمر، دنیا کی آزمائش اور دوزخ کی آزمائش سے  
اللہ کی پناہ مانگنا**

(۶۳۷۴) ہم سے اسحاق بن ابراہیم نے بیان کیا، کہا ہم کو حسین بن علی جعفری نے خبر دی، انسیں زائدہ بن قدامہ نے، انسیں عبد الملک بن عمیر نے، انسیں مصعب بن سعد نے اور ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ ان کلمات کے ذریعہ اللہ کی پناہ مانگو جن کے ذریعہ نبی کریم ﷺ پناہ مانگتے تھے ”اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں بزرگی سے، تیری پناہ مانگتا ہوں بخل سے، تیری پناہ مانگتا ہوں اس سے کہ ناکارہ عمر کو پسچوں، تیری پناہ مانگتا ہوں دنیا کی آزمائش سے اور قبر کے عذاب سے۔“

(۶۳۷۵) ہم سے یحییٰ بن موئی نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے وکیع نے بیان کیا، ان سے ہشام بن عروہ نے بیان کیا، ان سے ان کے والد عروہ بن زبیر نے بیان کیا اور ان سے ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دعا کیا کرتے تھے کہ ”اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں سقی سے، ناکارہ عمر سے، بڑھاپے سے، قرض سے اور گناہ سے۔ اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں دوزخ کے عذاب سے، دوزخ کی آزمائش سے، قبر کے

#### ٤ - باب الاستِعَادَةِ مِنْ أَرْذَلِ الْعُمُرِ وَمِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا وَفِتْنَةِ النَّارِ

(۶۳۷۴) - حَدَثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ، عَنْ زَانِدَةَ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ، عَنْ مُضْبِبٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: تَعَوَّذُوا بِكَلَمَاتِ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَتَعَوَّذُ بِهِنَّ : ((اللَّهُمَّ إِنِّي أَغُوذُ بِكَ مِنَ الْجِنِّينَ، وَأَغُوذُ بِكَ مِنَ الْبَخْلِ، وَأَغُوذُ بِكَ مِنْ أَنْ أَرَدَ إِلَى أَرْذَلِ الْعُمُرِ، وَأَغُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْقُبْرِ)). [راجع: ۲۸۲۲]

(۶۳۷۵) - حَدَثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى، حَدَثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ: حَدَثَنَا هِشَامُ بْنُ عَزْرَوَةَ، عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُولُ: ((اللَّهُمَّ إِنِّي أَغُوذُ بِكَ مِنَ الْكَسْلِ وَالْهَرَمِ وَالْمَغْرَمِ وَالْمَأْثَمِ، اللَّهُمَّ إِنِّي أَغُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ النَّارِ، وَفِتْنَةِ النَّارِ، وَعَذَابِ الْقُبْرِ، وَشَرِّ فِتْنَةِ الْعِنَى وَشَرِّ فِتْنَةِ الْفَقْرِ))

عذاب سے مداری کی بری آزمائش سے، محتاجی کی بری آزمائش سے اور مسیح دجال کی بری آزمائش سے۔ اے اللہ! میرے گناہوں کو برف اور اولے کے پانی سے دھو دے اور میرے دل کو خطاؤں سے پاک کر دے، جس طرح سفید کپڑا میل سے صاف کر دیا جاتا ہے اور میرے اور میرے گناہوں کے درمیان اتنا فاصلہ کر دے جتنا فاصلہ مشرق و مغرب میں ہے۔”

### باب مداری کے فتنہ سے اللہ کی پناہ مانگنا

(۲۳۷۶) ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے سلام بن ابی مطیع نے بیان کیا، ان سے ہشام بن عروہ نے بیان کیا، ان سے ان کے والد عروہ بن زیر نے اور ان سے ان کی خالہ (ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا) نے بیان کیا کہ نبی کشمی شیخ پناہ مانگا کرتے تھے کہ ”اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں دوزخ کی آزمائش سے دوزخ کے عذاب سے اور تیری پناہ مانگتا ہوں قبر کی آزمائش سے اور تیری پناہ مانگتا ہوں، قبر کے عذاب سے اور تیری پناہ مانگتا ہوں مداری کی آزمائش سے اور تیری پناہ مانگتا ہوں مسیح دجال کی آزمائش سے۔“

**لئے جائیں** مال و دولت کے فتنے کی مثال قارون کی ہے جسے اللہ نے مال کے گھمنڈ غور کی وجہ سے نہیں دوڑ کر دیا اور مال کی برکت کی مثال حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی ہے جو تاریخ اسلام میں قیامت تک کے لئے نام پا گئے رضی اللہ عنہ وارضا۔ اللہ پاک ہر مسلمان کو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ جیسا غنی بیانے۔ آئیں۔

### باب محتاجی کے فتنہ سے پناہ مانگنا

(۲۳۷۷) ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم کو ابو معاویہ نے خبر دی، انہوں نے کہا ہم کو ہشام بن عروہ نے خبر دی، انہیں ان کے والد عروہ بن زیر نے اور ان سے ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کشمی صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا کیا کرتے تھے ”اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں دوزخ کے فتنہ سے اور دوزخ کے عذاب سے اور قبر کی آزمائش سے اور قبر کے عذاب سے اور مال داری کی بری آزمائش سے اور محتاجی کی بری

وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْمُسِيْحِ الدَّجَّالِ، اللَّهُمَّ اغْسِلْ خَطَايَايِ بِمَاءِ الْقَلْبِ وَالْبَرَدِ، وَنَقِّلْنِي مِنَ الْخَطَايَا كَمَا يَنْقِيَ الثَّوبَ الْأَيْضُ مِنَ الدَّسِّ، وَبَايْدَ بَيْتِي وَبَيْنَ خَطَايَايِ كَمَا باعْدَتْ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ)). [راجع: ۸۳۲]

۴۴۔ باب الإستغادة من فتنۃ الغنی  
۶۳۷۶۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا سَلَامُ بْنُ أَبِي مُطْبِعٍ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ خَالِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَعْوُذُ: ((اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ النَّارِ وَمِنْ عَذَابِ النَّارِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْفَقْرِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْفَقْرِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْفِتْنَى، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْفَقْرِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمُسِيْحِ الدَّجَّالِ)). [راجع: ۸۳۲]

۴۵۔ باب التَّعْوُذُ مِنْ فِتْنَةِ الْفَقْرِ  
۶۳۷۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ، أَخْبَرَنَا أَبُو مَعَاوِيَةَ، أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عَرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقُولُ: ((اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ النَّارِ وَعَذَابِ النَّارِ، وَفِتْنَةِ الْفَقْرِ وَعَذَابِ الْفَقْرِ، وَشَرِّ فِتْنَةِ الْفِتْنَى، وَشَرِّ فِتْنَةِ الْفَقْرِ، اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ فِتْنَةِ

آزمائش سے اور مُتحِّجِ دجال کی بُری آزمائش سے۔ اے اللہ! میرے دل کو بُرَف اور اولے کے پانی سے دھو دے اور میرے دل کو خطاؤں سے صاف کر دے جیسا کہ سفید کپڑے کو میل سے صاف کرتا ہے اور میرے اور میری خطاؤں کے درمیان اتنی دوری کر دے جتنی دوری مشرق و مغرب میں ہے۔ اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں سستی سے گناہ سے اور قرض سے۔

الْمَسِيحُ الدَّجَّالُ، اللَّهُمَّ اغْسِلْ قَلْبِي بِمَاءِ  
الثَّلْجِ وَالنَّرَدِ، وَنَقِّلْبِي مِنَ الْخَطَايَا كَمَا  
نَقَّيْتَ النُّونَ الْأَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ، وَبَاعِدْ  
بَيْنِي وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ  
الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ، اللَّهُمَّ إِنِّي أَغُوذُ بِكَ  
مِنَ الْكَسْلِ وَالْمَأْتَمِ وَالْمَغْرَمِ)).

[راجع: ۸۳۲]

**لِشَفَاعَةِ رَسُولِهِ** محتاجی اور قرض بہت ہی خطرناک عذاب ہیں۔ میری دن و رات یہ دعا ہے کہ اللہ مجھ کو اور میرے متعلقین اور شاگقین بخاری شریف کو وقت آخر تک قرض اور محتاجی سے بچائے۔ خاص طور سے میرے جو متعلقین ادا نیکی قرض کے لئے دعاوں کی درخواست کرتے رہتے ہیں اللہ پاک ان سب کا قرض ادا کرائے اور مجھ کو بھی اس حالت میں موت دے کہ میں کسی کا ایک پیسے کا بھی مقروض نہ ہوں۔ قبل از موت اللہ سارا قرض ادا کرادے۔ آمين یا رب العالمین (راز)

### باب برکت کے ساتھ مال کی زیادتی کے لئے دعا کرنا

(۶۷-۶۸) ۶۳۷۸- مجھ سے محمد بن بشار نے بیان کیا، کہا ہم سے غدر (محمد بن جعفر) نے بیان کیا، کہا ہم سے شعبہ نے بیان کیا، کہا کہ میں نے قادہ سے نہ، ان سے انس بن شہر نے بیان کیا اور ان سے ام سلیم بن عیاش نے کہا کہ انہوں نے کہا یا رسول اللہ! انس آپ کا خادم ہے اس کے لئے اللہ سے دعا کریج۔ آنحضرت مسیح نے دعا فرمائی اے اللہ! اس کے مال و اولاد میں زیادتی کر اور جو کچھ تو اسے دے اس میں برکت عطا فرم۔ اور ہشام بن زید سے روایت ہے کہ انہوں نے انس بن مالک بن شہر سے اسی طرح سن۔

### باب برکت کے ساتھ بہت اولاد کی دعا کرنا

(۶۸-۶۹) ۶۳۸۰- ہم سے ابو زید سعید بن ریج نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے شعبہ نے بیان کیا، ان سے قادہ نے، انہوں نے کہا میں نے انس رضی اللہ عنہ سے سنا کہ ام سلیم بن عیاش نے عرض کیا کہ حضور!

### ۴۷ - باب الدُّعَاءِ بِكَثْرَةِ الْمَالِ مَعَ الْبَرَكَةِ

۶۳۷۸ - حدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ  
بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ :  
سَمِعْتُ قَنَادَةً، عَنْ أَنَّسٍ، عَنْ أُمِّ سَلَيْمٍ  
أَنَّهَا قَالَتْ : يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنَّسَ خَادِمُكَ  
إذْعُ اللَّهُ لَهُ قَالَ : ((اللَّهُمَّ أَكْثِرْ مَالَهُ  
وَوَلَدَهُ وَبَارِكْ لَهُ فِيمَا أَغْتَيْتَهُ)). وَعَنْ  
هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ، سَمِعْتُ أَنَّسَ بْنَ مَالِكَ  
مِثْلَهُ . [طرفه في: ۶۳۸۱].

### - باب الدُّعَاءِ بِكَثْرَةِ الْوَلَدِ مَعَ الْبَرَكَةِ

۶۳۸۱ - حدَّثَنَا أَبُو زَيْدَ سَعِيدَ  
بْنَ الرَّبِيعِ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَنَادَةَ قَالَ :  
سَمِعْتُ أَنَّسًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَتْ

ام سُلَيْمَنْ أَنْسَ خَادِمُكَ اذْعُوكَ اللَّهُ لَهُ قَالَ:  
 ((اللَّهُمَّ أَخْبِرْ مَالَةَ وَوَلَدَةَ وَبَارِكْ لَهُ فِيمَا  
 أَغْطَيْتُهُ)). [راجح: ۱۹۸۲]

اُنسؓ آپ کا خادم ہے اس کے لیے دعا فرمائیے۔ آنحضرتؐ نے فرمایا  
 ”اے اللہ! اس کے مال و اولاد میں زیادتی کر اور جو کچھ تو دے اس  
 میں برکت عطا فرمائی۔

حضرت اُنسؓ کے حق میں دعاۓ نبوی قول ہوئی۔ سوال سے زائد عمر پائی اور انتقال کے وقت اولاد در اولاد کی تعداد سے بھی  
 زائد تھی۔ ذالک فضل الله یوتیہ من یشاء

#### باب استخارہ کی دعا کا بیان

#### ٤٨ - بَابُ الدُّعَاءِ عِنْدَ الْإِسْتِخَارَةِ

**لَتَبَرُّجْ** استاذ الشد حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ ومنها صلوٰۃ الاستخارۃ وکان اهل الجاهلیۃ اذا عرضت لهم حاجة من سفر او نکاح او بیع استقسموا بالازلام فنهی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم لانه غير معتمد على اهل و انما هو محض اتفاق ولا انه افترا على الله بقوله امرني ربی ونهاي ربی فهو ضعفهم من ذالک الاستخارۃ. فی الامور تربیاق مجرب تحلیل شبہ الملانکة و ضبط النبی صلی اللہ علیہ وسلم آذاها و دعاء هافشیر رکعتین الخ. یعنی جاہلیت والوں کو سفر یا شادی یا تجارت کی کوئی ضرورت پیش آئی تو وہ بتوں کے ہاتھوں میں دیئے ہوئے تیروں سے قال نکلا کرتے تھے۔ اہل اسلام کو ان حرکتوں سے روکا گیا کیونکہ یہ محض جھوٹ اور شرکیہ کام تھا اس کے عوض رسول کرم ﷺ نے دعاۓ استخارہ کی تعلیم فرمائی جو تربیاق مجرب ہے۔ اس کے لئے دو رکعت نماز استخارہ مشروع قرار دی اور یہ دعا تعلیم فرمائی۔

(۸۲-۷۳) ہم سے ابو مصعب مطرف بن عبد اللہ نے بیان کیا، کہا ہم سے عبد الرحمن بن الی الموال نے بیان کیا، ان سے محمد بن منکدر نے اور ان سے جابر بن شریش نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ ہمیں تمام معاملات میں استخارہ کی تعلیم دیتے تھے، قرآن کی سورت کی طرح (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا) جب تم میں سے کوئی شخص کسی (سباح) کام کا ارادہ کرے (اگھی پکا عزم نہ ہوا ہو) تو دو رکعات (نفل) پڑھے اس کے بعد یوں دعا کرے ”اے اللہ! میں بھلائی مانگتا ہوں (استخارہ) تیری بھلائی سے، تو علم والا ہے، مجھے علم نہیں اور تو تمام پوشیدہ باتوں کو جانتے والا ہے، اے اللہ! اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام میرے لئے بہتر ہے، میرے دین کے اعتبار سے، میری معاش اور میرے انجام کار کے اعتبار سے یاد دعا میں یہ الفاظ کے ”فی عاجل امری و آجلہ“ تو اسے میرے لئے مقدر کر دے اور اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام میرے لئے برا ہے میرے دین کے لئے، میری زندگی کے لئے اور میرے انجام کار کے لئے یا یہ الفاظ فرمائے ”فی عاجل امری و آجلہ“ تو اسے مجھ سے پھیر دے اور مجھے اس سے پھیر دے اور

٦٣٨٢ - حَدَثَنَا مُطَرْفُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَبُو مُصْعَبِ، حَدَثَنَا عِنْدَ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي الْمَوَالِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَعْلَمُنَا الْإِسْتِخَارَةَ فِي الْأَمْوَالِ كَالسُّورَةِ مِنَ الْقُرْآنِ إِذَا هُمْ بِالْأَمْرِ فَلَيْرَكِعْ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ يَقُولُ : ((اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْتَخِرُكَ بِعِلْمِكَ، وَأَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ وَأَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِيمِ، فَلَيْلَكَ تَقْدِرُ وَلَا أَقْبِرُ، وَتَعْلَمُ وَلَا أَغْلَمُ، وَأَنْتَ عَلَامُ الْغَيُوبِ، اللَّهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هَذَا الْأَمْرُ خَيْرٌ لِي فِي دِينِي وَمَعَاشِي وَعَاقِبَةِ أَمْرِي - أَوْ قَالَ فِي عَاجِلِ أَمْرِي وَآجِلِهِ - فَاصْرِفْهُ عَنِّي وَاصْرِفْنِي عَنْهُ وَاقْدِرْنِي الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ، ثُمَّ إِنْدَضْنِي بِهِ وَيَسِّمِي حَاجَتَهُ)). [راجح: ۱۱۶۲]

میرے لئے بھلائی مقدر کر دے جہاں کہیں بھی وہ ہو اور پھر مجھے اس سے مطمئن کر دے (یہ دعا کرتے وقت) اپنی ضرورت کا بیان کر دینا چاہئے۔

**تفسیر** جب کسی شخص کو ایک کام کرنے یا نہ کرنے میں تردود ہو یا دو باتوں یا دو چیزوں میں سے ایک کے اختیار کرنے میں توباب کی حدیث کے موافق استخارہ کرے۔ اللہ تعالیٰ اس پر خواب میں یا اور کسی طرح جو اس کے حق میں بہتر ہو گا اس پر کھول دے گایا اسی کی توفیق دے گا۔ بس جو استخارہ ہے سند صحیح آنحضرت ﷺ سے منقول ہے وہ یہی ہے۔ بلی استخارے جو شیعہ امامیہ کیا کرتے ہیں۔ مثلاً تسبیح پر یا استخارہ ذات الرقاب ان کی اصل حدیث کی کتابوں میں نہیں ملتی۔ استخارہ کرنا گویا اللہ سے طلب خیر کرنا اور مشورہ طلب کرنا ہے۔ قدرت کے اشارے ہوتے ہیں اور ان کی بنی اسرائیل ایمان صاحبان فراست اللہ کے اشاروں کو سمجھ کر ان کے مطابق قدم اٹھاتے ہیں۔ اس مقصد کے لئے دعائے مسنونہ جو یہاں مرقوم ہے بہترن دعا ہے اور بکثرت یوں پڑھنا اللهم خیر لی و اخترلی بھی استخارہ کے لئے بہترن عمل ہے۔

### باب وضو کے وقت کی دعا کا بیان

(۲۳۸۳) ہم سے محمد بن علاء نے بیان کیا، کہا ہم سے اسلام نے بیان کیا، ان سے برید بن عبد اللہ نے، ان سے ابو بردہ نے اور ان سے ابو موسیٰ بن حیث نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے پانی مانگا، پھر آپ نے وضو کیا، پھر با تھر اٹھا کر یہ دعا کی۔ ”اے اللہ! عیید ابو عامر کی مغفرت فرم۔“ میں نے اس وقت آنحضرت ﷺ کی بغل کی سفیدی دیکھی۔ پھر آپ نے دعا کی۔ ”اے اللہ! قیامت کے دن اسے اپنی بہت سی انسانی تخلوق سے بلند مرتبہ عطا فرمائیو۔“

### ۴۹ - باب الدُّعَاءِ عِنْدَ الْوُضُوءِ

۶۳۸۳ - حدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَلَاءِ، حدَّثَنَا أَبُو أَسَمَّةَ، عَنْ بُرَيْدَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ مُوسَى قَالَ: دَعَا النَّبِيُّ ﷺ بِمَا فَوَاضَ ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ فَقَالَ ((اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِعَبْدِ أَبِي عَامِرٍ)) وَرَأَيْتُ بَيَاضَ إِنْطِينِيَّ فَقَالَ: ((اللَّهُمَّ اجْعَلْنِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَوْقَ كَثِيرٍ مِنْ خَلْقِكَ مِنَ النَّاسِ)).

[راجح: ۲۸۸۴]

### باب کسی بلند نیلے پر چڑھتے وقت کی دعا کا بیان

حضرت امام بخاری رضی اللہ عنہ نے کما قرآن میں جو خیر عقباً آیا ہے تو عاقبت اور عقب کے ایک ہی معنی ہیں جن سے آخرت مراد ہے۔ (۲۳۸۳) ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے حماد بن زید نے بیان کیا، ان سے ایوب سختیانی نے بیان کیا، ان سے ابو عثمان نہدی نے اور ان سے ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں تھے جب ہم کسی بلند جگہ پر چڑھتے تو تمکبیر کرتے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا لوگو!

### ۵۰ - باب الدُّعَاءِ إِذَا عَلَّا عَقْبَةُ

قالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ خَيْرُ عَقْبَيْ عَاقِبَةُ وَعَقْبَيْ وَعَاقِبَةُ وَاحِدَةٌ وَهُوَ الْآخِرَةُ

۶۳۸۴ - حدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَزَبٍ، حدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَبْيَوْبَ، عَنْ أَبِيهِ بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ أَبِيهِ مُوسَى قَالَ: كَتَنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي سَفَرٍ فَكَتَنَا إِذَا عَلَّوْنَا كَبْرَنَا فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((أَيُّهَا النَّاسُ ارْتَبَعُوا عَلَى

اپنے اوپر رحم کرو، تم کسی بھرے یا غائب خدا کو نہیں پکارتے ہو تم تو اس ذات کو پکارتے ہو جو بہت زیادہ سنتے والا، بہت زیادہ دیکھنے والا ہے۔ پھر آنحضرت ﷺ میرے پاس تشریف لائے۔ میں اس وقت زیر لب کہ رہا تھا۔ ”لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ“ آنحضرت ﷺ نے فرمایا، عبد اللہ بن قیس کو ”لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ“ کیونکہ یہ جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے، یا آنحضرت ﷺ نے یہ فرمایا کیا میں تمیں ایک ایسا کلمہ نہ بتا دوں جو جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے۔ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ۔

آنفسِکُمْ فَإِنَّكُمْ لَا تَذَعُونَ أَصْمَمْ وَلَا غَائِبَ،  
وَلَكِنْ تَذَعُونَ سَمِيعًا بَصِيرًا) ثُمَّ أَتَى  
عَلَيْ وَأَنَا أَقُولُ فِي نَفْسِي لَا حَوْلَ وَلَا  
قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ فَقَالَ : ((يَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ  
قَيْسٍ قُلْ: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ فَإِنَّهَا  
كُنْزٌ مِّنْ كُنْزِ الْجَنَّةِ - أَوْ قَالَ - أَلَا  
أَذْلُكَ عَلَى كَلِمَةٍ هِيَ كُنْزٌ مِّنْ كُنْزِ  
الْجَنَّةِ؟ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ)).

[راجع: ۲۹۹۲]

**لِشَرِيفِ** اس کلمہ میں سب کچھ اللہ ہی کے حوالہ کیا گیا ہے۔ لہذا جو شخص بھی اللہ پاک پر ایسا پختہ عقیدہ رکھے گا وہ یقیناً جتنی ہو گا۔ مزید تفصیل آگے آرہی ہے۔ دعا میں حد سے زیادہ چلانا بھی کوئی امر مستحسن نہیں ہے۔ وادعواریکم تضرعاً و خفیہ انه لا يحب المعتدلين۔

## باب کسی نشیب میں اترتے وقت کی دعا

اس باب میں حضرت جابر بن عبد اللہ کی حدیث ہے۔

۱- بَابُ الدُّعَاءِ إِذَا هَبَطَ وَادِيَا.

فِيهِ حَدِيثُ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

اس میں یوں ہے جب ہم بلندی پر چڑھتے تو تکبیر کرتے اور جب نشیب میں اترتے تو تسبیح کرتے۔ باب کے اثبات کے لئے حدیث جابر عی کو کافی سمجھا گیا۔

## باب سفر میں جاتے وقت یا سفر سے واپسی کے وقت دعا کرنا

اس میں ایک حدیث یحییٰ بن اسحاق سے مروری ہے جو انہوں نے حضرت انس سے روایت کی ہے۔

۲- بَابُ الدُّعَاءِ إِذَا أَرَادَ سَفَرًا، أَوْ رَجَعَ

فِيهِ يَحْيَىٰ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ أَنْسٍ.

**لِشَرِيفِ** امام بخاری و حذیفہ نے سفر میں نکلتے وقت کی دعا اس باب میں بیان نہیں کی شاید ان کو کوئی حدیث اپنی شرط پر نہ ملی ہو گی۔ امام مسلم نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے نکلا کہ جب آنحضرت ﷺ اپنی اوپنی پر سوار ہو جاتے سفر کو جاتے وقت تو تین بار تکبیر کرتے پھر یہ آیت پڑھتے۔ ”سَبَّاحَنَ اللَّهَ سُخْرَلَنَا هَذَا وَمَا كَانَ لَهُ مَقْرَنٌ“۔ ”صَنْ حَسِينٌ مِّنْ يَهُ دُعَا مَقْوُلٌ“۔ اللهم انا نسالك في سفرنا هذا البر والتقوى ومن العمل ما ترضي اللهم هون علينا سفرنا هذا واطولنا بعده اللهم انت الصاحب في السفر والخليفة في الاهل والولد اللهم انى اعوذ بك من وعاء السفر وكابة المنظر وسوء المقلب في المال والأهل والولد۔

(۲۳۸۵) ہم سے اسماعیل بن ابی اویس نے بیان کیا، انہوں نے کہا کہ مجھ سے امام مالک نے بیان کیا، انہوں نے کہا تم سے نافع نے بیان کیا اور ان سے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی غرزوہ یا حج یا عمرہ سے واپس

۶۳۸۵- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي

مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرَ

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ كَانَ

إِذَا قَفَلَ مِنْ غَزْوَةٍ أَوْ حَجَّ أَوْ حُمْرَةٍ يَكْبُرُ

عَلَى كُلِّ شَرْفٍ مِنَ الْأَرْضِ ثَلَاثَ تَكْبِيرَاتٍ ثُمَّ يَقُولُ: ((لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ) آيُونَ تَائِبُونَ عَابِدُونَ لِرَبِّنَا حَامِدُونَ صَدَقَ اللَّهُ وَغَدَهُ وَنَصَرَ عَبْدَهُ وَهَزَمَ الْأَخْرَابَ وَحْدَهُ)). [راجع: ۱۷۹۷]

**تشیعیہ** بلندی پر چھتے ہوئے اللہ کی بلندی و برائی کو یاد رکھ کر نعمۃ بکیر بلند کرنا شان ایمانی ہے۔ ایسے عقیدہ و عمل والوں کو اللہ دنیا میں بھی بلندی دیتا ہے آیت کتب اللہ لاغلبین انا و رسلي (المجادله: ۲۱) میں وہی اشارہ ہے۔ لشکر کو ٹکست دینے کا اشارہ جنگ ازاب پر ہے جہاں کفار بڑی تعداد میں جمع ہوئے تھے مگر آخر میں خاب و خسر ہوئے۔

### باب شادی کرنے والے دو لہا کے لئے دعا بنا

(۶۳۸۶) ہم سے مدد نے بیان کیا، انسوں نے کما ہم سے حماد بن زید نے بیان کیا، ان سے ثابت نے بیان کیا اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کرم ﷺ نے عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ پر زردی کا اثر دیکھا تو فرمایا یہ کیا ہے؟ کما کہ میں نے ایک عورت سے ایک گھٹلی کے برابر سونے پر شادی کی ہے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تمیس برکت عطا فرمائے، ویسے کہ چاہے ایک بکری کا ہی ہو۔

شادی کے موقع پر برکت کی دعائیں اشارہ ہے کہ شادی ہر دو کے لئے باعث برکت ہو۔ روزی رزق آل اولاد دین ایمان سب میں برکت مراد ہے۔

(۶۳۸۷) ہم سے ابوالنعمان نے بیان کیا، کما ہم سے حماد بن زید نے بیان کیا، ان سے عمرو نے اور ان سے جابر بن جوشہ نے بیان کیا کہ میرے والد شرید ہوئے تو انہوں نے سات یا نو لڑکیاں چھوڑی تھیں (راوی کو تعداد میں شبہ تھا) پھر میں نے ایک عورت سے شادی کی تو رسول اللہ ﷺ نے دریافت فرمایا، جابر کیا تم نے شادی کر لی ہے؟ میں نے کہا جی ہاں۔ فرمایا کنواری سے یا بیانی سے؟ میں نے کہا بیانی سے۔ فرمایا، کسی لڑکی سے کیوں نہ کی۔ تم اس کے ساتھ کھلیتے اور وہ تمہارے

### ۵۳ - باب الدُّعَاءِ الْمُتَرَوِّجِ

۶۳۸۶ - حَدَّثَنَا مُسْدَدٌ، حَدَّثَنَا حَمَادَ بْنَ زَيْدٍ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: رَأَى النَّبِيُّ ﷺ عَلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ أَثْرَ صُفْرَةً فَقَالَ: ((مَهِيمٌ أَوْ مَهْ)) قَالَ: تَرَوْجَتْ اُمْرَأَةٌ عَلَى وَزْنِ نَوَافِدِ مِنْ ذَهَبٍ فَقَالَ: ((بَارَكَ اللَّهُ لَكَ أَوْلَمْ وَلَوْ بِشَاقٍ)). [راجع: ۲۰۴۹]

شادی کے موقع پر برکت کی دعائیں اشارہ ہے کہ شادی ہر دو کے لئے باعث برکت ہو۔ روزی رزق آل اولاد دین ایمان سب میں برکت مراد ہے۔

۶۳۸۷ - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانَ، حَدَّثَنَا حَمَادَ بْنَ زَيْدٍ، عَنْ عَمْرِو عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: هَلَّكَ أَبِي وَتَرَكَ سَيْنَ أَوْ تِسْعَ بَنَاتٍ فَتَرَوْجَتْ اُمْرَأَةٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((تَرَوْجَتْ يَا جَابِرُ؟)) قَلَّتْ: نَعَمْ. قَالَ: ((بَكْرًا أَمْ ثَيَّبًا؟)) قَلَّتْ: ثَيَّبًا قَالَ: ((هَلَا جَارِيَةً

ساتھ کھلتی یا (آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ) تم اسے ہنستے ہو تمہیں ہنساتی۔ میں نے عرض کی، میرے والد (حضرت عبد اللہ) شہید ہوئے اور سات یا نو لاکیاں چھوڑی ہیں۔ اس لئے میں نے پسند نہیں کیا کہ میں ان کے پاس اپنی جیسی لڑکی لاوں۔ چنانچہ میں نے اسی عورت سے شادی کی جو ان کی نگرانی کر سکے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا، اللہ تمہیں برکت عطا فرمائے۔ ابن عینہ اور محمد بن مسلمہ نے عمرو سے روایت میں، ”اللہ تمہیں برکت عطا فرمائے“ کے الفاظ نہیں کہے۔

**شادی** شادی میں بھی جذبات سے زیادہ دور انہی کی ضرورت ہے۔ حضرت جابر کا یہ واقعہ عبرت و فتحت کے لئے کافی ہے۔ اللہ ہر مسلمان کو سمجھنے کی توفیق دے۔ اپنی بہنوں کی پرورش کرنا بھی ایک بڑی سعادت مندی ہے۔ اللہ ہر جوان کو انکی توفیق بخشنے آمن۔

باب جب مرد اپنی بیوی کے پاس آئے تو کیا دعا پڑھنی چاہئے (۶۳۸۸) ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے بیان کیا، کہا ہم سے جریئے بیان کیا، ان سے منصور نے، ان سے سالم نے، ان سے کریب نے اور ان سے ابن عباس بھی اپنے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا اگر کوئی شخص اپنی بیوی کے پاس آنے کا ارادہ کرے تو یہ دعا پڑھے۔ ”اللہ کے نام سے، اے اللہ! ہمیں شیطان سے دور رکھ اور جو کچھ تو ہمیں عطا فرمائے اسے بھی شیطان سے دور رکھ۔“ تو اگر اس صحبت سے کوئی اولاد مقدر میں ہوگی تو شیطان اسے کچھ بھی نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔

**شیخ** اس کیفیت کا پورا پورا اثر پڑے گا اور وہ یقیناً شیطانی خصائص داشرات سے محفوظ رہیں گے کیونکہ ماں باپ کے خصائص بھی اولاد میں منتقل ہوتے ہیں الا ان یشاء اللہ۔

باب نبی کریم ﷺ کی یہ دعا ہے ہمارے رب! ہمیں دنیا میں بھلائی عطا کر۔ آخر تک

(۶۳۸۹) ہم سے مدد نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے عبد الوارث نے بیان کیا، ان سے عبد العزیز نے بیان کیا اور ان سے انس بن ثابت نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ کی اکثریہ دعا ہوا کرتی تھی

تلاءُهَا وَلِلأعْكَبِ، وَتَضَاجِعُكَهَا وَتُضَاجِعُكَ) قُلْتَ: هَلْكَ أَبِي فَتَرَكَ سَبْعَ أَوْ تِسْعَ بَنَاتٍ فَكَرِهْتَ أَنْ أَجِئَهُنَّ بِمِثْلِهِنَّ، فَتَرَوْجَتْ امْرَأَةٌ تَقُومُ عَلَيْهِنَّ قَالَ: ((فَبَارَكَ اللَّهُ عَلَيْكَ)) لَمْ يَقُلْ أَبْنَ عَيْنَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ عَمْرِو بَارَكَ اللَّهُ عَلَيْكَ). [راجع: ۴۴۳]

**شادی** ہر مسلمان کو سمجھنے کی توفیق دے۔ اپنی بہنوں کی پرورش کرنا بھی ایک بڑی سعادت مندی ہے۔ اللہ ہر جوان کو انکی توفیق بخشنے آمن۔

۴۵- باب مَا يَقُولُ : إِذَا أَتَى أَهْلَهُ ۖ ۶۳۸۸ - حَدَّثَنَا عُثْمَانَ بْنَ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مُنْصُورٍ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ كُرَيْبٍ، عَنْ أَبْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((لَوْ أَنَّ أَحَدَهُمْ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَأْتِي أَهْلَهُ قَالَ: بِسْمِ اللَّهِ اللَّهُمَّ جَنِبْنَا الشَّيْطَانَ، وَجَنِبْ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْنَا فَإِنَّهُ إِنْ يَقْدِرُ بِيَنْهُمَا وَلَدٌ فِي ذَلِكَ لَمْ يَضُرْهُ شَيْطَانٌ أَنَّدًا)). [راجع: ۱۴۱]

**شیخ** عورت سے ملاپ کے وقت بھی مغلوب الشوہ نہ ہونا بلکہ اللہ کو یاد رکھنا اس کا اثر یہ ہوتا لازمی ہے کہ آدمی کی اولاد پر بھی اولاد میں منتقل ہوتے ہیں الا ان یشاء اللہ۔

۵۵- باب قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: ((رَبَّنَا آتَنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً))

۶۳۸۹ - حَدَّثَنَا مُسْدَدٌ، حَدَّثَنَا عَنْ الْوَارِثِ، عَنْ عَبْدِ الرَّزِيزِ عَنْ أَنَسِ قَالَ: كَانَ أَكْثَرُ دُعَاءِ النَّبِيِّ ﷺ: ((اللَّهُمَّ رَبَّنَا

آتَنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةٌ  
وَقَنَا عَذَابَ النَّارِ). [راجع: ٤٥٢٢]

**لَشَرِحِ** بڑی بھارتی اہم دعا ہے کہ دنیا اور دین ہر دو کی کامیابی کے لئے دعا کی گئی ہے۔ بلکہ دنیا کو آخرت پر مقدم کیا گیا ہے۔ اس لئے کہ دنیا کے سدھاری سے آخرت کا سدھار ہو گا۔

### باب دنیا کے فتوں سے پناہ مانگنا

(۶۳۹۰) ہم سے فروہ بن ابی المغراۓ نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے عبیدہ بن حمید نے بیان کیا، ان سے عبد الملک بن عمیر نے بیان کیا، ان سے مصعب بن سعد بن ابی وقار نے بیان کیا اور ان سے ان کے والد حضرت سعد بن ابی وقار رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ہمیں یہ کلمات اس طرح سکھاتے تھے جیسے لکھنا سکھاتے تھے۔ ”اے اللہ! میں تمیری پناہ مانگتا ہوں بجل سے اور تمیری پناہ مانگتا ہوں بزولی سے اور تمیری پناہ مانگتا ہوں تاکہ عمر سے اور تمیری پناہ مانگتا ہوں دنیا کی آزمائش سے اور قبر کے عذاب سے۔

**لَشَرِحِ** یہ دعا اس قابل ہے کہ اسے بغور پڑھا جائے اور مذکورہ کمزور بیوں سے بچنے کی پوری پوری کوشش کی جائے۔ ہر دعا کے معانی و مطالب و مقاصد سمجھنے کی ضرورت ہے۔ طوٹے کی رث نہ ہونی چاہئے۔ یہی فلفل دعا ہے۔

### باب دعایں ایک ہی فقرہ بار بار عرض کرنا

**لَشَرِحِ** اس باب میں حضرت امام بخاری ہدیۃ ہو حدیث جادو کی لائے ہیں۔ اس سے باب کا مطلب نہیں لکھا گر انہوں نے اپنی عادت کے موافق اس کے دوسرے طریق کی طرف اشارہ کیا جس کو انہوں نے طب اور باب بدء الخلق میں نکلا ہے۔ اور امام مسلم کی روایت میں یوں ہے آپ نے دعا کی پھر دعا کی اور اس باب میں صاف وہ روایت ہے جس کو ابو داؤد اور نسائی نے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے نکلا۔ اس میں یہ ہے کہ آخرت میں جادو کو تین بار دعا اور تین بار استغفار کرنے پرند تھا۔

(۶۳۹۱) ہم سے ابراہیم بن منذر نے بیان کیا کہا ہم سے انس بن عیاض نے بیان کیا، ان سے ہشام نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ بنت عیاض نے کہ رسول اللہ ﷺ پر جادو کیا گیا اور کیفیت یہ ہوئی کہ آخرت میں سمجھنے لگے کہ فلاں کام آپ نے کر لیا ہے حالانکہ وہ کام آپ نے نہیں کیا تھا اور آخرت میں نے اپنے رب سے دعا کی تھی، پھر آپ نے فرمایا، تمہیں معلوم ہے، اللہ نے مجھے وہ

### ۵۶- باب التَّعُوذُ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا

۶۳۹۰- حدَّثَنَا فَرُوزَةُ بْنُ أَبِي الْمَغْرَاءِ،  
حدَّثَنَا عَيْنَدَةُ بْنُ حَمِيدٍ، عَنْ عَبْدِ الْمُلْكِ  
بْنِ عَمِيرٍ، عَنْ مُضْعِبِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي  
وَقَاصٍ، عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ  
النَّبِيُّ ﷺ يَعْلَمُ هُؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ كَمَا  
يَعْلَمُ الْكِتَابَةَ ((اللَّهُمَّ إِنِّي أَغُوذُ بِكَ مِنَ  
الْبَخْلِ، وَأَغُوذُ بِكَ الْجِنْبِ، وَأَغُوذُ بِكَ أَن  
نُرَدَ إِلَى أَرْذَلِ الْعُمُرِ، وَأَغُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ  
الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْقَبْرِ)). [راجع: ۲۸۲۲]

**لَشَرِحِ** یہ دعا اس قابل ہے کہ اسے بغور پڑھا جائے اور مذکورہ کمزور بیوں سے بچنے کی ضرورت ہے۔ طوٹے کی رث نہ ہونی چاہئے۔ یہی فلفل دعا ہے۔

### ۵۷- باب تَكْرِيرُ الدُّعَاءِ

**لَشَرِحِ** اس باب میں حضرت امام بخاری ہدیۃ ہو حدیث جادو کی لائے ہیں۔ اس سے باب کا مطلب نہیں لکھا گر انہوں نے اپنے آنس بن عیاض، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ طَبَ حَتَّى إِنَّهُ لَيَحِيلَ إِلَيْهِ قَدْ صَنَعَ الشَّيْءَ وَمَا صَنَعَهُ، وَإِنَّهُ دَعَا رَبَّهُ ثُمَّ قَالَ: ((أَشَعَرْتَ أَنَّ اللَّهَ قَدْ أَفْتَانَنِي فِيمَا اسْتَفْتَنَتِي

بات بتاری ہے جو میں نے اس سے پوچھی تھی۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے پوچھا،  
یا رسول اللہ! وہ خواب کیا ہے؟ فرمایا میرے پاس دو مرد آئے اور ایک  
میرے سر کے پاس بیٹھ گیا اور دوسرا پاؤں کے پاس۔ پھر ایک نے اپنے  
دوسرے ساتھی سے کہا، ان صاحب کی بیماری کیا ہے؟ دوسرے نے  
جواب دیا، ان پر جادو ہوا ہے۔ پہلے نے پوچھا کس نے جادو کیا ہے؟  
جواب دیا کہ لمبید بن عسم نے۔ پوچھا وہ جادو کس چیز میں ہے؟ جواب  
دیا کہ کنگھی پر کھور کے خوشہ میں۔ پوچھا وہ ہے کہاں؟ کہا کہ ذروان  
میں اور ذروان بنی زريق کا ایک کنوں ہے۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا  
کہ پھر آخر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس کنوں پر تشریف لے گئے اور جب عائشہ  
رضی اللہ عنہا کے پاس دوبارہ واپس آئے تو فرمایا اللہ! اس کا پانی تو مندی سے  
نچوڑے ہوئے پانی کی طرح تھا اور وہاں کے کھور کے درخت شیطان  
کے سرکی طرح تھے۔ بیان کیا کہ پھر آخر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور  
انہیں کنوں کے متعلق بتایا۔ میں نے کہا، یا رسول اللہ! پھر آپ نے  
اسے نکالا کیوں نہیں؟ آخر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے اللہ تعالیٰ نے  
شفادے دی اور میں نے یہ پند نہیں کیا کہ لوگوں میں ایک بڑی چیز  
پھیلاوں۔ عیسیٰ بن یونس اور لیث نے ہشام سے اضافہ کیا کہ ان سے  
ان کے والد نے بیان کیا اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی  
کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر جادو کیا گیا تو آپ برابر دعا کرتے رہے اور پھر پوری  
حدیث کو بیان کیا۔

**تشریح** اسوہ نبوی سے معلوم ہوا کہ جہاں تک ممکن ہو شرکی اشاعت سے بھی بچنا لازم ہے۔ اسے اچھا لانا، شرست دنبا اسوہ نبی کے  
خلاف ہے۔ کاش مدعا نے عمل بالنسے ایسے امور کو بھی بادر کھیں آئیں۔

### باب مشرکین کے لئے بدعا کرنا

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم  
نے کہا، اے اللہ! میری مدد کر ایسے قحط کے ذریعہ جیسا یوسف علیہ  
السلام کے زمانہ میں پڑا تھا اور آپ نے بدعا کی "اے اللہ! ابو جمل کو  
کپڑا لے" اور حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی  
کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز میں یہ دعا کی کہ "اے اللہ! فلاں

فیہ؟) فَقَالَتْ عَائِشَةُ: فَمَا ذَلِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: ((جَاءَنِي رَجُلٌ فِي جَلْسَةٍ أَخْدُهُمَا عِنْدَ رَأْسِي، وَالآخَرُ عِنْدَ رِجْلِي فَقَالَ أَخْدُهُمَا لِصَحَاحِبِهِ: مَا وَجَعَ الرَّجُلِ)) قَالَ: مَطْبُوبٌ. قَالَ: مَنْ طَبَّهُ؟ قَالَ: لَيْدَ بْنُ الْأَعْصَمِ قَالَ: فِيمَا ذَا؟ قَالَ: فِي مُشْطِ وَمُشَاطِهِ وَجَفَّ طَلْعَةٍ، قَالَ: فَإِنَّهُ هُوَ؟ قَالَ: فِي ((ذِرْوَانَ)) وَذِرْوَانَ بَنْتَ فِي بَنْتِ رُزِيقٍ. قَالَتْ: فَأَتَاهَا رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم رَجَعَ إِلَى عَائِشَةَ فَقَالَ: ((وَاللَّهِ لَكَانَ مَاءَهَا نَقَاعَةً الْجِنَّاءِ، وَلَكَانَ نَخْلَهَا رَوْسُ الشَّيَاطِينِ)) قَالَتْ: فَأَتَى رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَأَخْبَرَهَا عَنِ النَّبِيِّ فَقُلْتَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ فَهَلَّا أَخْرَجْتَهُ؟ قَالَ: ((أَمَا أَنَا فَقَدْ شَفَانِي اللَّهُ، وَكَرِهْتُ أَنْ أُبَرِّ عَلَى النَّاسِ شَرًا)). رَأَدَ عِيسَى بْنُ يُونُسَ وَاللَّيْثَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: سَجَرَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم لَدْعًا وَدَعًا وَسَاقَ الْحَدِيثَ.

[راجع: ۳۱۷۵]

۵۸ - بَاب الدُّعَاءِ عَلَى الْمُشْرِكِينَ وَقَالَ أَبْنُ مَسْعُودٍ: قَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اللَّهُمَّ أَعِنِي عَلَيْهِمْ بِسْتَيْعَ كَسْتَيْعَ يُوسُفَ)), وَقَالَ: ((اللَّهُمَّ عَلَيْكَ بِأَبِي جَهْلٍ)) وَقَالَ أَبْنُ عَمْرَ: دَعَا النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم فِي الصَّلَاةِ: ((اللَّهُمَّ اغْنِنَا فَلَاتَنَا وَفَلَاتَنَا)) حَتَّى أَنْزَلَ

اللَّهُ عَزُّ وَجَلُّ: هَلَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ  
فَلَا يُوَلِّنَكَ رَحْمَتُ سَادَةٍ دُورٍ كَرَدَ "یہل سک کہ قرآن کی آیت  
شیءٰ تھے۔"

**تَسْبِيحٌ** انسانی زندگی میں بعض مواقع ایسے بھی آ جاتے ہیں کہ انسان دشمنوں کے خلاف بدمکار نے پر بھی مجبور ہو جاتا ہے۔ قریش  
مکہ کی متواتر شرارت کی بنا پر آخر حضرت ﷺ نے وقت طور پر مجبور آیہ بدعا فرمائی جو قول ہوئی اور اشرار قریش سب تباہ و  
بریاد ہو گئے۔ حق ہے۔

پرس از آہ مظلوماں کے ہنگام دعا کروں اجابت از در حق بر استقبال می آید  
(۲۳۹۲) ہم سے ابن سلام نے بیان کیا، کہا ہم کو وکیع نے خبر دی،  
انہیں ابن الی خالد نے کہا میں نے ابن الی اوپنی بیعت سے سنا، کہا کہ  
رسول اللہ ﷺ نے احزاب کے لئے بدمکار کی۔ "اے اللہ! کتاب کے  
تاہل کرنے والے! حساب جلدی لینے والے! احزاب کو (مرشکین کی  
جماعتوں کو، غزوہ احزاب میں) شکست دے، انہیں شکست دے دے  
اور انہیں جھنجور دے۔

۶۳۹۲ - حدَثَنَا إِبْرَاهِيمُ مَسْلَمٌ، أَخْبَرَنَا وَكِيعٌ  
عَنِ ابْنِ أَبِي خَالِدٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي  
أُونَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: دُعَا رَسُولُ  
اللَّهِ عَلَى الْأَخْرَابِ فَقَالَ: ((اللَّهُمَّ  
مُنْزَلُ الْكِتَابِ سَرِيعُ الْحِسَابِ، اهْرِمِ  
الْأَخْرَابَ اهْرِمْهُمْ وَزَلْزِلْهُمْ)).

[راجع: ۲۹۳۳]

**تَسْبِيحٌ** کفار عرب نے تمہارے محاوازے کر اسلام کے خلاف زبردست یلغار کی تھی۔ اس کو جگ احزاب یا جگ خندق کہا گیا ہے۔ اللہ  
نے ان کی آئی کروڑی کے بعد میں جگ کا یہ سلسہ عی ختم ہو گیا۔

(۲۳۹۳) ہم سے معاذ بن فضالہ نے بیان کیا، ان سے ہشام نے بیان  
کیا، ان سے تیجی نے، ان سے ابو سلمہ نے بیان کیا، اور ان سے  
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ و  
سلم جب عشاء کی آخری رکعت میں (رکوع سے اٹھتے ہوئے) سعی اللہ  
لئے حمدہ کرتے تھے تو دعائے قوت پڑھتے تھے۔ "اے اللہ! عیاش بن  
ابی ربیع کو نجات دے۔ اے اللہ! ولید بن ولید کو نجات دے۔ اے  
اللہ! سلمہ بن ہشام کو نجات دے۔ اے اللہ! کنزور و ناتوان مومنوں کو  
نجات دے۔ اے اللہ! قبیلہ مضر پر اپنی کپڑوں کو سخت کر دے۔ اے  
اللہ! وہاں ایسا قحط پیدا کر دے جیسا یوسف علیہ السلام کے زمانہ میں  
ہوا تھا۔"

۶۳۹۳ - حدَثَنَا مَعَاذُ بْنُ فَضَّالَةَ، حدَثَنَا  
هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى، عَنْ أَبِي سَلْمَةَ، عَنْ أَبِي  
هُرَيْثَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا قَالَ: ((سَمِعَ  
اللَّهُ لِمَنْ حَمَدَهُ فِي الرُّكْنَةِ الْآخِرَةِ مِنْ  
صَلَوةِ الْعِشَاءِ، قَنَّتْ: اللَّهُمَّ أَنْجِ عِيَاشَ بْنَ  
رَبِيعَةَ، اللَّهُمَّ أَنْجِ الْوَلِيدَ بْنَ الْوَلِيدِ اللَّهُمَّ  
أَنْجِ سَلَمَةَ بْنَ هِشَامٍ، اللَّهُمَّ أَنْجِ  
الْمُسْتَضْعِفِينَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ، اللَّهُمَّ اشْدُدْ  
وَطَائِكَ عَلَى مُضَرَّ، اللَّهُمَّ اجْعَلْهَا سَيِّئَ  
كَسْبِيْ يُوسُفَ)). [راجع: ۷۹۷]

**تَسْبِيحٌ** بہترت بنوی کے بعد کچھ کمزور مسکین مسلمان کہ میں رہ کر فارما کے ہاتھوں تکلیف الماح رہے تھے ان ہی کے لئے آپ  
نے یہ دعا فرمائی جو قول ہوئی اور مظلوم اور ضعفاء مسلمانوں کو ان کے شر سے نجات ملی۔ مرشکین مکہ آخر میں مسلمان  
ہوئے اور بست سے تباہ ہو گئے۔

(۶۳۹۴) ہم سے حسن بن رفع نے بیان کیا، کہا ہم سے ابوالا خوص نے بیان کیا، ان سے عاصم نے اور ان سے انس بن شیر نے کہ نبی کرم مسیح نے ایک مم بھیجی، جس میں شریک لوگوں کو قراء (معنی قرآن مجید کے قاری) کہا جاتا تھا۔ ان سب کو شہید کر دیا گیا۔ میں نے نہیں دیکھا کہ نبی کرم مسیح کو بھی کسی چیز کا انتہام ہوا ہو جتنا آپ کو ان کی شادوت کا غم ہوا تھا۔ چنانچہ آخرت مسیح نے ایک مینے تک فجر کی نماز میں ان کے لئے بُر دعا کی۔ آپ کہتے کہ عصیہ نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی۔“

(۶۳۹۵) ہم سے عبداللہ بن محمد نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے ہشام نے بیان کیا، انہیں معمر نے خبر دی، انہیں زہری نے، انہیں عروہ بن زبیر نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ یہودی نبی کرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کرتے تو کہتے السام علیک (آپ کو موت آئے) عائشہ رضی اللہ عنہا ان کا مقصد سمجھ گئیں اور جواب دیا کہ ”عليکم السام واللعنة“ (تمہیں موت آئے اور تم پر لعنت ہو) آخرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ”ھر و عائشہ! اللہ تمام امور میں زری کو پسند کرتا ہے۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا اے اللہ کے نبی! کیا آپ نے نہیں سنا کہ یہ لوگ کیا کہتے ہیں؟“ آخرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم نے نہیں سنا کہ میں انھیں کس طرح جواب دیتا ہوں۔ میں کہتا ہوں ”ولیکم“

۶۳۹۴۔ حدثنا الحسن بن الربيع، حدثنا أبو الأحوص، عن عاصم، عن أنس رضي الله عنه قال : بعث النبي ﷺ سريه يقال لهم: القراء فأصبووا، فما رأيت النبي ﷺ وجده على شيء ما وجده عليهم ففتن شهرًا في صلاة الفجر ويقول: ((إن عصية عصوا الله ورسوله)). [راجع: ۱۰۰۱]

۶۳۹۵۔ حدثنا عبد الله بن محمد، حدثنا هشام، أخبرنا معمر، عن الزهرى عن عزوة، عن عائشة رضي الله عنها قالت: كان اليهود يسلمون على النبي ﷺ يقولون: السام عليك، ففطنت عائشة رضي الله عنها إلى قوله فقلت: عليكم السام واللعنة فقال النبي ﷺ: ((مهلا يا عائشة إن الله تعالى يحب الرفق في الأمر كله)), فقالت: يا نبى الله أو لم تستمع ما يقولون؟ قال: ((أولم تستمعي أرذ ذلك عليهم؟ فأقول: وعليكم)). [راجع: ۲۹۳۵]

**لئے بخوبی** یہودی اسلام کے ازلی دشمن ہیں مگر جیب خدا مسیح کے اخلاق فاضل دیکھتے کہ آپ نے ان کے بارے میں حضرت عائشہ بنی ایٹھا کی بُر دعا کو پسند فرمایا۔ انسانیت کی یہی مسراج ہے کہ دشمنوں کے ساتھ بھی اعتدال کا برداشت کیا جائے۔

(۶۳۹۶) ہم سے محمد بن شیعی نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے انصاری نے بیان کیا، ان سے ہشام بن حسان نے بیان کیا، کہا ہم سے محمد بن سیرین نے بیان کیا، کہا ہم سے عبیدہ نے بیان کیا، کہا ہم سے حضرت علی بن ابی طالب بن شیر نے بیان کیا کہ غزوہ خندق کے موقع پر ہم رسول اللہ مسیح کے ساتھ تھے۔ آخرت مسیح نے فرمایا اللہ ان کی

۶۳۹۶۔ حدثنا محمد بن المشي، قال: حدثنا الأنصاري حدثنا هشام بن حسان، حدثنا محمد بن سيرين، حدثنا عبيدة حدثنا علي بن أبي طالب رضي الله عنه قال : كنا مع النبي ﷺ يوم الخندق فقال

قبوں اور ان کے گروں کو آگ سے بھر دے۔ انہوں نے ہمیں (عمر کی نماز) صلاة و سطی نہیں پڑھنے دی۔ جب تک کہ سورج غروب ہو گیا اور یہ عصر کی نماز تھی۔

((مَلَأَ اللَّهُ قُبُورَهُمْ وَبَيْتَهُمْ نَارًا، كَمَا شَفَلُونَا عَنْ صَلَاتَةِ الْوُسْنَطِيِّ حَتَّىٰ غَابَتِ الشَّفْسُ)) وَهِيَ صَلَاتَةُ الْعَصْرِ.

[راجع: ۲۹۳۱]

نماز عصری صلاۃ و سطی ہے، اس نماز کی بہت خصوصیت ہے جس میں بہت سے مصلح مقصود ہیں۔

### ۵۹۔ باب الدُّعَاءِ لِلْمُشْرِكِينَ کی ہدایت کے لئے دعا کرنا

اس باب کا مضمون چھٹے باب کے مقابلہ نہ ہو گا کیونکہ اس باب میں بدعا کا بیان ہے وہ اس حالت پر محول ہے کہ مشرکوں کے ایمان لانے کی امید نہ رہی ہو اور یہ اس حالت میں ہے جبکہ ایمان لانے کی امید ہو یا ان کا دل مٹانا مقصود ہو۔ بعض نے کما مشرکوں کے لئے دعا کرنا آنحضرت ﷺ سے خاص تھا اور وہ کی دعا تو اکثر لوگوں نے جائز رکھی ہے۔

(۶۳۹۷) ہم سے علی نے بیان کیا، ان سے سفیان نے کہا، ان سے ابو الزناد نے، ان سے اعرج نے اور ان سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ طفیل بن عمرو رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ! قبیلہ! دوس نے تافرمانی اور سرکشی کی ہے، آپ ان کے لئے بد دعا کیجئے۔ لوگوں نے سمجھا کہ آنحضرت ﷺ ان کے لئے بد دعا ہی کریں گے لیکن آنحضرت ﷺ نے دعا کی کہ ”اے اللہ! قبیلہ! دوس کو ہدایت دے اور انہیں (میرے پاس) بھیج دے۔“

حدَّثَنَا عَلَيْهِ حَدَّثَنَا سُفيَّانُ، حَدَّثَنَا أَبُو الزَّنَادَ، عَنِ الْأَغْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَيْمُ الطُّفَيْلِ بْنُ عَمْرُو عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ دُونَسًا قَدْ عَصَتَ، وَأَبْتَ فَادْعُ اللَّهَ عَلَيْهَا فَلَظَّنَ النَّاسُ أَنَّهُ يَدْعُونَ عَلَيْهِمْ قَالَ: ((اللَّهُمَّ اهْدِ دُونَسًا وَأَنْتَ بِهِمْ)). [راجع: ۲۹۳۷]

پھر ایسا ہی ہوا قبیلہ دوس نے اسلام قول کیا اور دربار نبوی میں حاضر ہوئے۔

### ۶۰۔ باب نبی کریم ﷺ کا بیان کا یوں دعا کرنا کہ

”اے اللہ! میرے اگلے اور چھٹے سب گناہ بخش دے۔“

((اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي مَا قَدْمَتُ وَمَا أَخْرَتُ))  
آپ ﷺ کا یہ فرمان بطور انعام عبودیت کے ہے یا امت کی تعلیم کے لئے ورنہ آپ کو اللہ نے مخصوص عن الحظاء قرار دیا ہے۔ برائے تواضع بھی ہو سکتا ہے۔

(۶۳۹۸) ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا، کہا ہم سے عبد الملک بن صباح نے بیان کیا، ان سے شعبہ نے، ان سے ابو اسحاق نے، ان سے ابن الی موسی نے، ان سے ان کے والد نے کہ نبی کریم ﷺ یہ دعا کرتے تھے ”میرے رب! میری خطا، میری نادانی اور تمام معاملات میں میرے حد سے تجاوز کرنے میں میری مغفرت فرماؤ رہ گناہ بھی

حدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ صَبَّاحٍ، حَدَّثَنَا شَعْبَةُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، أَبْنَ أَبِي مُوسَى، عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: أَنَّهُ كَانَ يَدْعُو بِهَذَا الدُّعَاءِ

جن کو تو مجھ سے زیادہ جانے والا ہے۔ اے اللہ! میری مغفرت کر، میری خطاوں میں، میرے بالارادہ اور بلا ارادہ کاموں میں اور میرے ہنسی مذاہ کے کاموں میں اور یہ سب میری ہی طرف سے ہیں۔ اے اللہ! میری مغفرت کر ان کاموں میں جو میں کر چکا ہوں اور انہیں جو کروں گا اور جنہیں میں نے چھپا اور جنہیں میں نے ظاہر کیا ہے، تو یہ سب سے پلے ہے اور تو یہ سب سے بعد میں ہے اور تو ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے۔ اور عبید اللہ بن معاذ (جو امام بخاری کے شیخ ہیں) نے بیان کیا کہ ہم سے میرے والد نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے بیان کیا، ان سے ابو الحاق نے، ان سے ابو بردہ بن ابی موسیٰ نے اور ان سے ان کے والد نے اور ان سے نبی کرم مسیح بن یاہ بن

**لشیخ** [وہ کسی کا محتاج نہیں ہے یہی استفقاء الہی تو وہ چیز ہے جس سے بڑے بڑے پیغمبر اور مقرب بندے بھی تحرارتے ہیں اور رات دن بڑی عاجزی کے ساتھ اپنے قصوروں کا اقرار اور اعتراض کرتے رہتے ہیں اگر ذرا بھی اہانتی کی کے دل میں آئی تو پھر کہیں ٹھکانا نہ رہا۔ حضرت شیخ شرف الدین حکیم بن بیرونی اپنی مکاتیب میں فرماتے ہیں وہ پاک پروردگار ایسا مستقی اور بے پرواہ ہے کہ اگر چاہے تو ہر روز حضرت ابراہیم اور حضرت محمد ﷺ کی طرح لاکھوں آدمیوں کو پیدا کروے اور اگر چاہے تو دم بھر میں جتنے مقرب بندے ہیں ان سب کو راندہ درگاہ بناوے۔ مل جلال۔ یہاں شیخ کا ذکر ہوا ہے اور قانون اور چیز ہے۔ قوانین الہی کے بارے میں صاف ارشاد ہے۔ ولن تجد لسنۃ اللہ تبیدلا ولن تجد لسنۃ اللہ تحولیا۔ (فاطر: ۳۲) صدق اللہ تبارک و تعالیٰ۔

(۶۳۹۹) ہم سے محمد بن شعیب نے بیان کیا، کہا ہم سے عبید اللہ بن عبد الجیون نے بیان کیا، کہا ہم سے اسرائیل نے بیان کیا، ان سے ابو الحاق نے بیان کیا، ان سے ابو بردہ بن ابی موسیٰ اور ابو بردہ نے اور میرا خیال ہے کہ ابو موسیٰ اشعری رض کے حوالہ سے کہ نبی کرم مسیح بن یاہ دعا کیا کرتے تھے ”اے اللہ! میری مغفرت فرمای میری خطاوں میں، میری نادافی میں اور میری کسی معاملہ میں زیادتی میں، ان بالتوں میں جن کا تو مجھ سے زیادہ جانے والا ہے۔ اے اللہ! میری مغفرت کر میرے ہنسی مذاہ اور سنجیدگی میں اور میرے ارادہ میں اور یہ سب کچھ میری ہی طرف سے ہیں۔“

((رَبُّ اغْفِرْ لِي خَطَّيْتِي وَجَهْلِي وَإِسْرَافِي  
فِي أَمْرِي كُلُّهُ، وَمَا أَنْتَ أَغْلَمُ بِهِ مِنِي،  
اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي خَطَّابَيَ وَعَمْدِي وَجَهْلِي  
وَهَزْلِي وَكُلُّ ذِلْكَ عِنْدِي اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي  
مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخْرَتُ، وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا  
أَعْلَنْتُ أَنْتَ الْمُقْدَمُ وَأَنْتَ الْمُؤْخَرُ وَأَنْتَ  
عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ) وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ  
مَعَاذٍ، وَحَدَّثَنَا أَبِي وَقَالَ حَدَّثَنَا شَعْبَةُ عَنْ  
أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ بْنِ أَبِي مُوسَى،  
عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.  
[طرفة في ۶۳۹۹].

۶۳۹۹ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ النَّبِيِّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ، حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ، حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ أَبِي مُوسَى وَأَبِي بُرْدَةَ أَخْسِبَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ كَانَ يَذْعُو : ((اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي خَطَّيْتِي وَجَهْلِي  
وَإِسْرَافِي فِي أَمْرِي، وَمَا أَنْتَ أَغْلَمُ بِهِ  
مِنِي، اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي هَزْلِي وَجَدِي  
وَخَطَّابَيَ وَعَمْدِي وَكُلُّ ذِلْكَ عِنْدِي)).

باب اس قبیلیت کی گھڑی میں دعا کرنا جو جمعہ کے دن آتی ہے

(۶۳۰۰) ہم سے مدد نے بیان کیا، کہا ہم سے اساعیل بن ابراہیم نے، انہیں ایوب نے خبر دی، انہیں محمد نے اور ان سے ابو ہریرہ رض نے بیان کیا کہ ابوالقاسم رض نے فرمایا، جمعہ کے دن ایک ایسی گھڑی آتی ہے جس میں اگر کوئی مسلمان اس حال میں پا لے کہ وہ کھڑا نماز پڑھ رہا ہو تو جو بھلائی بھی وہ مانگے گا اللہ عنایت فرمائے گا اور آپ نے اپنے ہاتھ سے اشارہ فرمایا اور ہم نے اس سے یہ سمجھا کہ آنحضرت رض اس گھڑی کے مختصر ہونے کی طرف اشارہ کر رہے ہیں۔

**شیخ بن حنبل** حجۃ البند حضرت شاہ ولی اللہ مرحوم فرماتے ہیں۔ ثم اختالفت الرواية في تعیینها ففیل هی ما یبین ان یجلس الامام المنبر ان تقضی الصلوة لانها ساعة تفتح فيها ابواب السماء ويكون المؤمنين فيها راغبين الى الله فقد اجتمع فيها برکات السماء والارض الخ وفیل بعد العصر الى غبیوبة الشمس لانها وقت نزول القضاء وفي بعض الكتب الالهیة انما فيها خلق آدم (حجۃ الله) یعنی اس گھری کی تعیین میں اختلاف ہے۔ یہ بھی ہے کہ یہ امام کے ممبر پیشنسے ختم نماز تک ہوتی ہے اس لئے کہ اس گھری میں آسمان کے دروازے کھوئے جاتے ہیں اور اس میں مومنوں کو اللہ کی طرف رغبت زیادہ ہوتی ہے، پس اس میں آسمانی و زمینی برکات جمع کی جاتی ہیں اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ یہ عصر کے بعد سے غروب تک ہے، اس لئے کہ قضاۓ الٰی کے نزول کا وقت ہے اور بعض خواولوں کی بنا پر یہ آدم کی پیدائش کا وقت ہے۔

باب نبی کیم سُلَیْمَان کا یہ فرمان کہ یہود کے حق میں ہماری (جو ابی) دعائیں قبول ہوتی ہیں لیکن ان کی کوئی بد دعا ہمارے حق میں قبول نہیں ہوتی۔

(۱۲۳) ہم سے قتبیہ بن سعید نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے عبد الوہاب نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے ایوب نے بیان کیا، ان سے ابن ابی طیکر نے اور ان سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ یہود نبی کرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا "السام علیکم" آنحضرت ﷺ نے جواب دیا "وعلیکم" لیکن عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا "السام علیکم و لعنکم اللہ و غضب علیکم" آنحضرت ﷺ نے فرمایا، ٹھہر عائشہ! زم خونی اختیار کر اور سختی اور بد کلامی سے ہمیشہ پرہیز کر۔ انہوں نے کہا کیا آپ نے نہیں ساکر

## ٦١ - باب الدُّعاءِ فِي السَّاعَةِ الْتِي فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ

٦٤٠ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ  
بْنُ إِبْرَاهِيمَ، أَخْبَرَنَا أَيُوبُ، عَنْ مُحَمَّدٍ،  
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ  
أَبُو الْقَاسِمِ ﷺ: ((فِي الْجَمِيعَةِ سَاعَةً لَا  
يُوَافِهُمْ مُسْلِمٌ وَهُوَ قَاتِمٌ يُصَلِّي يَسْأَلُ  
خَيْرًا إِلَّا أَغْطَاهُ)) وَقَالَ يَبِيهُ ((فَلَنَا يُقْلِلُهَا  
بِمَدْهَا)). [راجٍ: ٩٣٥]

جیہے اللہ حضرت شاہ ولی اللہ مرحوم فر  
تفصیل الصلوٰۃ لانہا ساعۃ تفتح فیہا اب  
والارض الخ و قیل بعد العصر الی غیوبۃ الشم۴س لا  
اس گھڑی کی تعین میں اختلاف ہے۔ یہ بھی ہے کہ  
کے دروازے کھولے جاتے ہیں اور اس میں مومنوں  
جاٹیں اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ یہ عصر کے بعد  
حوالوں کی بنابر یہ آدم کی پیدائش کا وقت ہے۔

٦٤٠١ - حَدَّثَنَا قَتْبِيَّةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا  
عَبْدُ الْوَهَابِ، حَدَّثَنَا أَيُوبُ، عَنْ ابْنِ أَبِي  
مَلِيْكَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ  
الْيَهُودَ أَتَوْا النَّبِيَّ ﷺ فَقَالُوا: السَّامُ عَلَيْكَ  
قَالَ: ((وَعَلَيْكُمْ)) فَقَالَتْ عَائِشَةُ: السَّامُ  
عَلَيْكُمْ وَلَعْنَكُمُ اللَّهُ وَغَضِيبٌ عَلَيْكُمْ،  
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَهْلَأً يَا عَائِشَةَ  
عَلَيْكَ بِالرُّفْقِ، وَإِيَّاكَ وَالْعَنْفَ أَوْ

یہودی کیا کہم رہے تھے؟ آنحضرت ﷺ نے فرمایا تم نے نہیں ناکہ میں نے انہیں کیا جواب دیا، میں نے ان کی بات انہیں پر لوٹادی اور میری ان کے بد لے میں دعا قبول کی گئی اور ان کی میرے بارے میں قبول نہیں کی گئی۔

[راجع: ۲۹۳۵] پھر ان کے کوئے کائے سے کیا ہوتا ہے جیسا آپ نے فرمایا تھا ویسا ہی ہوا۔ آج کے غاصب یہودیوں کا بھی جو فلسطین پر قبضہ غاصبانہ کے ہوئے ہیں، یہی انجام ہونے والا ہے (ان شاء اللہ)۔

### باب (جری نمازوں میں) بالمر آمین کرنے کی فضیلت کا بیان

(۲۳۰۲) ہم سے علی بن عبد اللہ نے بیان کیا، کہا ہم سے سفیان نے بیان کیا کہ زہری نے بیان کیا کہ ہم سے سعید بن مسیب نے بیان کیا اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جب پڑھنے والا آمین کے تو تم بھی آمین کو کیونکہ اس وقت ملائکہ بھی آمین کرتے ہیں اور جس کی آمین ملائکہ کی آمین کے ساتھ ہوتی ہے اس کے پچھلے گناہ معاف کر دیتے جاتے ہیں۔

### ٦٣ - باب التأمين

٦٤٠٢ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا سُفِيَّانَ قَالَ الرَّهْرِيُّ : حَدَّثَنَا عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((إِذَا أَمِنَ الْفَارَىءُ فَأَمْنُوا، فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ تُؤْمِنُ، فَمَنْ وَاقَ تَأْمِينَةً تَأْمِينَ الْمَلَائِكَةَ غَيْرُ لَهُ مَا تَقْدِمُ مِنْ ذَنْبِهِ)).

[راجع: ۷۸۰]

**لشیخ** جری نمازوں میں آیت غیر المغضوب عليهم ولا الضالین۔ پر بلند آواز سے آمین کہنا امت کے سوا واعظم کا عمل ہے مگر برادران اختلاف کو اس سے اخلاقی ہے اس سلسلہ میں متداہیہ الحدیث حضرت مولانا ابوالوفا شاء اللہ امر ترسی رحمۃ اللہ علیہ کا ایک مقالہ پیش خدمت ہے امید ہے کہ قارئین کرام اس مقالہ کو بغور مطالعہ فرماتے ہوئے حضرت مولانا مرحوم کے لئے اور مجھ ناچیز خادم کے لئے بھی دعائے خیر کریں گے۔

اہل حدیث کا ذہب ہے کہ جب امام او پنج قرأت پڑھے تو بعد ولا الصالین کے (امام) اور منتدى بلند آواز سے آمین کہیں جیسا کہ حدیث زیل سے ظاہر ہے۔ عن ابی هریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذ لا غير المغضوب عليهم ولا الصالین قال آمین حتی سمع من صلی من الصف الاول رواه ابو داود و ابن ماجہ و قال حتى يسمعها اهل الصف الاول . فیرج بها المسجد (المتنقی) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب غیر المغضوب عليهم ولا الصالین پڑھتے تو آمین کرتے۔ ایسی کہ پہلی صف والی سن لیتے پھر سب لوگ یہک آواز آمین کرتے تو تمام مسجد آواز سے گونج جاتی۔ اس مسئلہ نے اپنی قوت ثبوت کی وجہ سے بعض محققین علمائے حنفیہ کو بھی اپنا قائل بنالیا۔ چنانچہ مولانا عبدالحی صاحب لکھنؤی مرحوم شرح وقلیہ کے حاشیہ پر لکھتے ہیں۔ قد ثبت الجھو من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بأسانید متعدد یقوی بعضها بعضًا في سنن ابن ماجہ والنمسانی وابوداود وجامع الترمذی وصحیح ابن حبان وكتاب الام لشافعی وغيرها و عن جماعة من اصحابه برواية ابن حبان في كتاب الثقات و غيره ولهمذا اشار بعض اصحابنا کا ابن الہمام في فتح القدير و تلميذه ابن امیر الحاج في حلية المصلى شرح منبة المصلى الى قوله رواية حاشیة شرح و قایة

نبی اکرم ﷺ سے متعدد سندوں کے ساتھ آمین بالمر کہنا ثابت ہے وہ ایسی سندوں ہیں کہ ایک دوسری کو قوت دیتی ہیں جو ابن ماجہ، نسائی، ابو داود، ترمذی، صحیح ابن حبان، امام شافعی کی کتاب الام وغیرہ میں موجود ہیں۔ آنحضرت ﷺ کے صحابہ سے بھی ابن حبان کی

روایت سے ثابت ہے۔ اسی واسطے ہمارے بعض علماء مثلاً ابن حام نے فتح القدير میں اور ان کے شاگرد این امیرالمالج نے حلیۃ المصلی شرح مبنیۃ المصلی میں اس بات کی طرف اشارہ کیا ہے کہ آئین بالمر کا ثبوت باقتاب روایات کے قوی ہے (آخر میں یہی) شیخ ابن حام شارح ہدایۃ فتح القدير مسلمہ حدا آئین بالمر میں بالکل البحدیث کے حق میں فیصلہ دیتے ہیں۔ چنانچہ ان کے الفاظ یہ ہیں لوکان الی فی هذا معنی لموافقت بان رواية الخفاض براد بها عدم القرء الخفيف ورواية الجهر سمعی فی در الصبت وقد بدلت علی هذا ما فی ابن ماجه کان رسول الله عليه الصلوة والسلام اذا تلى غير المقصوب عليهم ولا الضالین قال آئین حتی یسمعها من بليه من الصفت الاول فبر ترج بها المسجد (فتح القدير نولکشور ص ۲۱) ”اگر مجھے اس امر میں اختیار ہو یعنی میری رائے کوئی شے ہو تو میں اس میں موافقت کروں کہ جو روایت آہستہ والی ہے اس سے تو یہ مراد ہے کہ بست زور سے نہ چلاتے تھے اور جر کی آواز سے مراد گوئی ہوئی آواز ہے۔ میری اس توجیہ پر ابن ماجہ کی روایت دلالت کرتی ہے کہ آنحضرت ﷺ جب ولا خالین پڑھتے تو آئین کہتے ایسی کہ پہلی صفحہ والے سن لیتے تھے پھر دوسرے نو گوں کی آواز سے مسجد گونج جاتی تھی۔“

**اطمار شکر:** اہل حدیث کو غیر ہے کہ ان کے مسائل قرآن و حدیث سے ثابت ہو کر انہم سلف کے معمول ہے ہونے کے علاوہ صوفیائے کرام میں سے مولانا محمود جہانی محبوب سبحانی حضرت شیخ عبدالقدار جیلانی قدس اللہ سره العزیز بھی ان کی تائید میں ہیں۔ چنانچہ ان کی کتاب غیرۃ الطالبین کے دیکھنے والوں پر غنی نہیں کہ حضرت مسعودون نے آئین رفع یہ دین کو کس وضاحت سے لکھا ہے۔  
گدایاں را ایں معنی خبر نیست      کہ سلطان جمال باما است امروز

پس صوفیائے کرام کی خدمت میں عموماً اور خاندان قادریہ کی جانب میں خصوصاً بڑے ادب سے عرض ہے کہ وہ ان دونوں سنتوں کو رواج دینے میں دل و جان سے سی کریں اور اگر خود نہ کریں تو ان کے رواج دینے والے اہل حدیث سے ولی محبت اور اخلاص رکھیں۔ کیونکہ۔

پائے سگ یوسیدہ بھنوں خلق گفت ایں چہ بود      گفت بھنوں ایں سگے در کوئے لیلی رفتہ بود  
حضرت مولانا وحید الزماں مرحوم یہاں لکھتے ہیں کہ ہر دعا کے بعد دعا کرنے والے اور سننے والوں سب کو آئین کہنا مستحب ہے۔ این ماجہ کی روایت میں یوں ہے کہ یہودی ہتنا سلام اور آئین پر تم سے جلتے ہیں اتنا کسی بات پر نہیں جلتے۔ دوسری روایت میں ہے کہ ثم آئین بست کما کرو۔ افسوس ہے کہ ہمارے زمانے میں بعض مسلمان بھی آئین سے جلنے لگے ہیں اور جب البحدیث پکار کر نماز میں آئین کہتے ہیں تو وہ برآ مانتے ہیں۔ لڑنے پر مستعد ہوتے ہیں، گویا یہودیوں کی پیروی کرتے ہیں (وحیدی) اللہ پاک علمائے کرام کو سمجھ دے کے آج کے نازک دور میں وہ امت کو ایسے اختلاف پر لڑنے جو جنڑنے سے باز رہنے کی تلقین کریں آئین۔ اوپر والا مقالہ حضرت الاستاذ مولانا ابوالوقاء ثناء اللہ امر ترسی (تھیڈی) کی کتاب مسلمہ اہل حدیث کا اقتباس ہے (راز)۔

### باب لا الہ الا اللہ کرنے کی فضیلت کا بیان

(۲۶۰۳) ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ قعینی نے بیان کیا، ان سے امام مالک نے بیان کیا، ان سے سکی نے، ان سے ابو صالح نے، ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے یہ کلمہ کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، تھا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کے لئے باوشانی ہے اور اسی کے لئے تعریفیں ہیں اور وہ ہر

### ۶۴۔ باب فضل التہلیل

۶۴۰۳ - حدثنا عبد الله بن مسلمة، عن مالك، عن سمعي، عن أبي صالح عن أبي هريرة رضي الله عنه أن رسول الله ﷺ قال: ((من قال لا إله إلا الله وحده لا شريك له، له الملك وله الحمد وهو

چیز پر قدرت رکھنے والا ہے ”دن میں سو دفعہ پڑھا اسے دس غلاموں کو آزاد کرنے کا ثواب ملے گا اور اس کے لئے سونیکیاں لکھ دی جائیں گی اور اس کی سو برائیاں مٹا دی جائیں گی اور اس دن وہ شیطان کے شر سے محفوظ رہے گا شام تک کے لئے اور کوئی شخص اس دن اس سے بہتر کام کرنے والا نہیں سمجھا جائے گا، سوا اس کے جو اس سے زیادہ کرے۔

علیٰ کُلْ شَيْءٍ قَدِيرٌ فِي يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ  
كَانَتْ لَهُ عَذْلَ عَشْرَ رِقَابٍ، وَكُبُّتْ لَهُ  
مِائَةَ حَسَنَةٍ وَمَحِيتَةٌ عَنْهُ مِائَةَ سَيِّئَةٍ،  
وَكَانَتْ لَهُ حِزْرًا مِنَ الشَّيْطَانِ يَوْمَهُ ذَلِكَ،  
حَتَّىٰ يَمْسِيَ وَلَمْ يَأْتِ أَحَدٌ بِأَفْضَلِ مِمَّا  
جَاءَ إِلَّا رَجُلٌ عَمِيلٌ أَكْثَرُ مِنْهُ)).

[راجع: ۲۳۹۳]

(۶۴۰۴) ہم سے عبد اللہ بن محمد مندی نے بیان کیا، کہا ہم سے عبد الملک بن عمرو نے کہا کہ ہم سے عمر بن ابی زائدہ نے، ان سے ابو سحاق سیعی نے، ان سے عمرو بن میمون نے بیان کیا کہ جس نے یہ کلمہ دس مرتبہ پڑھ لیا وہ ایسا ہو گا جیسے اس نے ایک عربی غلام آزاد کیا۔ اسی سند سے عمر بن ابی زائدہ نے بیان کیا کہ ہم سے عبد اللہ بن ابی السفر نے بیان کیا، ان سے شعبی نے، ان سے ربع بن خثیم نے یہ مضمون تو میں نے ربع بن خثیم سے پوچھا کہ تم نے کس سے یہ حدیث سنی ہے؟ انہوں نے کہا کہ عمرو بن میمون اودی سے۔ پھر میں عمرو بن میمون کے پاس آیا اور ان سے دریافت کیا کہ تم نے یہ حدیث کس سے سنی ہے؟ انہوں نے کہا کہ ابن ابی لیلی سے۔ ابن ابی لیلی کے پاس آیا اور پوچھا کہ تم نے یہ حدیث کس سے سنی ہے؟ انہوں نے کہا کہ ابوالیوب النصاری بن بشیر سے وہ یہ حدیث نبی کریم ﷺ سے بیان کرتے تھے اور ابراہیم بن یوسف نے بیان کیا، ان سے ان کے والد یوسف بن اسحاق نے، ان سے ابو سحاق سیعی نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے عمرو بن میمون اودی نے بیان کیا، ان سے عبدالرحمن بن ابی لیلی نے اور ان سے ابوالیوب النصاری بن بشیر نے نبی کریم ﷺ سے یہی حدیث نقل کی۔ اور موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا کہ ہم سے وہیب بن خالد نے بیان کیا، ان سے داؤد بن ابی ہند نے، ان سے عامر شعبی نے، ان سے عبدالرحمن بن ابی لیلی نے اور ان سے ابوالیوب بن بشیر نے، انہوں نے نبی کریم ﷺ سے۔ اور اسماعیل بن ابی خالد نے

۶۴۰۴ - قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا  
عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرُو، حَدَّثَنَا عَمْرُ بْنُ  
أَبِي زَيْنَدَةَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقِ، عَنْ عَمْرُ بْنِ  
بْنِ مَيْمُونٍ قَالَ: مَنْ قَالَ عَشْرًا كَانَ كَمَنْ  
أَغْنَى رَبَّةً مِنْ وَلَدِ إِسْمَاعِيلَ. قَالَ عَمْرُ  
بْنُ أَبِي زَيْنَدَةَ: وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي  
السَّفَرِ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ رَبِيعِ بْنِ خَثِيمٍ  
مَثَلَهُ فَقْلَتْ لِلرَّبِيعِ: مِمَنْ سَمْعَتْهُ؟ فَقَالَ:  
مِنْ عَمْرُو بْنِ مَيْمُونٍ فَاتَّتْ عَمْرُو بْنِ  
مَيْمُونٍ فَقْلَتْ: مِمَنْ سَمْعَتْهُ؟ فَقَالَ: مَنِ  
ابْنُ أَبِي لَيْلَى، فَاتَّتْ ابْنُ أَبِي لَيْلَى فَقْلَتْ:  
مِمَنْ سَمْعَتْهُ؟ فَقَالَ مِنْ أَبِي أَيُوبَ  
الْأَنْصَارِيِّ يَحْدُثُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. وَقَالَ  
إِبْرَاهِيمُ بْنُ يُوسُفَ: عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي  
إِسْحَاقِ، حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ مَيْمُونٍ، عَنْ  
عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ أَبِي أَيُوبَ  
قَوْلَهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. وَقَالَ مُوسَىٰ : حَدَّثَنَا  
وَهِيَبٌ، عَنْ دَاؤُدَ، عَنْ عَامِرٍ، عَنْ عَبْدِ  
الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ أَبِي أَيُوبَ عَنِ  
النَّبِيِّ ﷺ. وَقَالَ إِسْمَاعِيلُ: عَنِ الشَّعْبِيِّ،

بیان کیا، ان سے شعبی نے، ان سے رجیع نے موقوفہ ان کا قول نقل کیا۔ اور آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا، کما ہم سے شعبہ نے بیان کیا، کما ہم سے عبد الملک بن میسرو نے بیان کیا، کما میں نے ہلال بن یاف سے نہ، ان سے رجیع بن خشم اور عمرو بن میسون دونوں نے اور ان سے ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے۔ اور اعمش اور حصین دونوں نے ہلال سے بیان کیا، ان سے رجیع بن خشم نے اور ان سے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے، کی حدیث روایت کی۔ اور ابو محمد حضری نے ابوالیوب رضی اللہ عنہ سے، انہوں نے نبی کریم ﷺ سے مرفوعاً اسی حدیث کو روایت کیا۔

عن الرَّبِيع فَوْلَهُ، وَقَالَ آدُمْ: حَدَّثَنَا شَفَعَةُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مَيْسَرَةَ، سَمِعَتْ هِلَالَ بْنَ يَسَافِ، عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ خَثِيمٍ، وَعَسْرُو بْنِ مَيْمُونٍ، عَنْ أَبِنِ مَسْعُودٍ قَوْلَهُ، وَقَالَ الْأَغْمَشُ: وَحْصَنْيُ، عَنْ هِلَالٍ، عَنِ الرَّبِيعِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَوْلَهُ وَرَوَاهُ أَبُو مُحَمَّدُ الْخَضْرَمِيُّ، عَنْ أَبِي أَيُوبَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

**تَشْبِيهُ** سند میں اسماعیل بن ابی خالد والاجواث نقل ہوا ہے اسے حسین مروزی نے زیادات نہیں وصل کیا مگر زیادات میں پہلے یہ روایت موقوفہ رجیع سے نقل کی اس کے اخیر میں یہ ہے۔ شعبی نے کما میں نے رجیع سے پوچھا تم نے یہ کس سے نہ؟ انہوں نے کما عمرو بن میسون سے۔ میں ان سے ملا اور پوچھا، انہوں نے کما میں نے عبد الرحمن بن ابی طیلی سے نہ۔ میں ان سے ملا اور پوچھا تم یہ حدیث کس سے روایت کرتے ہو؟ انہوں نے نے کما ابوالیوب الصاری رضی اللہ عنہ سے، انہوں نے آخر حضرت رضی اللہ عنہ سے۔ کلمہ لا الہ الا اللہ وحده انہی فضیلت والا کلمہ ہے۔ بعض روایتوں میں وله الحمد کے بعد یعنی ویمیت اور بعض میں غیرک انہ کے لفظ زیادہ آئے ہیں۔ یہ کلمہ گھنگاروں کے لئے اکسر اعظم ہے۔ اگر روزانہ کم سے کم سوار اس کلمہ کو پڑھ لیا کریں تو گناہوں سے کفارہ کے علاوہ توحید میں عقیدہ اس قدر مضبوط و پختہ ہو جائے گا کہ وہ شخص توحید کی برکت سے اپنے اندر ایک خاص ایمانی طاقت محوس کرے گا۔ رقم الحروف خادم محمد و اود راز نے اپنی حقیقت عربی میں ایسے کمی بزرگوں کی زیارت کی ہے جن کی ایمانی طاقت کامیں اندازہ نہیں کر سکا۔ جن میں سے ایک بہمنی کے مشور بزرگ مهاجر کہ حضرت حاجی فرشی علیم اللہ صاحب بھی تھے جو کہ ہی کی سرزین میں آرام کر رہے ہیں۔ غفران اللہ له وادخلہ جنة الفردوس۔ آمين۔

ابو محمد حضری کی روایت کو امام احمد اور جرجانی نے وصل کیا ہے۔ بعض شخصوں میں یہاں اتنی عبارت زائد ہے قال ابوعبدالله والصحیح قول عمرو لیتی حضرت امام تخاری نے کما کہ عمرو کی روایت صحیح ہے حالانکہ اوپر عمرو کی روایت کوئی نہیں گزری بلکہ عمر بن زائد کی ہے۔ حافظ ابوذر نے کما عمر بغیر واؤ کے صحیح ہے۔

## باب سبحان اللہ کرنے کی فضیلت کا بیان

### ۶۵ - باب فَضْلِ التَّسْبِيحِ

لفظ سبحان فعل مخدوف کا مصدر ہے۔ فعل مخدوف یہ ہے سبحت اللہ سبحاننا جیسے لفظ حمدت اللہ حمد آ ہے۔

۶۴۰۵ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ سُمَيِّ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ قَالَ: سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ فِي يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ حُطِّتَ خَطَايَاهُ، وَإِنْ كَانَتْ مِثْلُ

زبده الْجَنْرِ).  
ہی کیوں نہ ہوں۔

مسلم میں ابوذر سے نقل ہے کہ انہوں نے رسول کریم ﷺ سے محبوب ترین کلام پوچھا تو آپ نے بتایا کہ ان احباب الكلام الی اللہ سبحان اللہ و بحمدہ یعنی اللہ کے ہاں محبوب ترین کلام سبحان اللہ و بحمدہ ہے۔

۶۴۰۶ - حدثنا رُهْيَنْ بْنُ حَزَبٍ، حدثنا ابن فضيلٍ، عن عمارة، عن أبي زرعة، عن أبي هريرة عن النبي ﷺ قال: ((كلماتان حفيفتان على اللسان ثقيلتان في الميزان حبيستان إلى الرحمن، سبحان الله العظيم سبحان الله وبحمده)).

66 - حدثنا رُهْيَنْ بْنُ حَزَبٍ، حدثنا ابن فضيلٍ، عن عمارة، عن أبي زرعة، عن أبي هريرة عن النبي ﷺ قال: ((كلماتان حفيفتان على اللسان ثقيلتان في الميزان حبيستان إلى الرحمن، سبحان الله العظيم سبحان الله وبحمده)).

[طرفاه في : ۶۶۸۲، ۶۶۸۳، ۷۵۶۳].

یہ تسبیح بھی براوزن رحمتی ہے حضرت امام بخاری نے جامع الصیح کو اس کلمہ پر ختم فرمایا ہے۔

## ۶۶ - باب فضل ذکرِ اللہ عز وجل باب اللہ پاک تبارک و تعالیٰ کے ذکر کی فضیلت کا بیان

**تسبیح** ذکرِ الہ کی فضیلت میں حضرت جہۃ السند شاہ ولی اللہ محدث دہلوی فرماتے ہیں۔ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا يقعد قوم يذکرون الله الا حفتهم الملائكة و غشیتهم الرحمة و قال صلی اللہ علیہ وسلم قال تعالى انا عند ظن عبدی بي وانا معه اذا ذكرني فان ذكرني في نفسه ذكرته في نفسي و ان ذكرني في ملائكة ذكرته في ملائكة خير منه و قال صلی اللہ علیہ وسلم الا اخبركم بخبر اعمالكم واذ كاما عند مليككم و ارفها في درجاتكم و خير لكم من ان تلقوا عدوكم فمضربوا اعناقهم و يضربوا اعناقهم قالوا بلى قال ذكر الله (حجۃ الله بالغة) یعنی رسول کریم ﷺ فرماتے ہیں جو بھی قوم اللہ کا ذکر کرنے کے لئے پڑھتی ہے اس کو فرشتے گھیر لیتے ہیں اور حمدتِ الہ کی ان کوڑھان پ لیتی ہے اور حدیث قدسی میں اللہ نے فرمایا کہ میں بنہ کے گمان کے ساتھ ہوں اور جب بھی وہ مجھ کو یاد کرتا ہے میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں۔ اگر وہ اپنے نفس میں مجھ کو یاد کرتا ہے تو میں بھی اسے اپنے نفس میں یاد کرتا ہوں اور اگر بنہ کسی گروہ میں میرا ذکر کرتا ہے تو میں اس کا ایسے گروہ میں ذکر کرتا ہوں جو بہترین یعنی فرشتوں کا گروہ ہے اور رسول کریم ﷺ نے فرمایا میں تم کو بہترین عمل نہ بتاؤں جو اللہ کے یہاں بست پاکیزہ ہے اور درجہ میں بست بلند ہے اور سونے اور چاندی کے خرچ کرنے سے بھی بہتر ہے بلکہ جہاد سے بھی افضل ہے۔ صحابہ نے کہاں ضرور بتالیے۔ آپ نے فرمایا کہ ”وَهُوَ اللَّهُ كَا ذَكْرَهُ۔“

قرآن مجید میں اللہ نے اپنے بندگان خاص کا ذکر ان لفظوں میں فرمایا ہے۔ الذین يذکرون الله قیاماً و قعوداً و علی جنوبہم و ينفكرون في خلق السموات والارض ربنا ما خلقت هذا باطلأ سبحانك فتنا عذاب النار۔ (آل عمران: ۱۹۱) یعنی اللہ کے پیارے بندے وہ ہیں جو بیٹھے ہوئے اور کھڑے ہوئے اور لیٹئے ہوئے ہر تینوں انسانی حالتوں میں اللہ کو یاد رکھتے ہیں۔ بلکہ آسمانوں اور زمینوں میں نظر عبرت ڈال کر کتے ہیں کہ یا اللہ! تم اسارا کارخانہ بیکار مخفی نہیں ہے بلکہ اس میں تمی قدرت کے لا تعداد خزانے مخفی ہیں، تو پاک ہے، پس تو ہم کو موت کے اور دوزخ کے عذاب سے بچائیو۔ اس آیت میں دیدہ عبرت والوں کے لئے بہت سے سبق ہیں۔ دیکھنے کو نور باطن چاہیے۔

(۷۳۰۷) ہم سے محمد بن علاء نے بیان کیا، کہا ہم سے ابو امامہ نے بیان کیا، ان سے یزید بن عبد اللہ نے، ان سے ابو ہریرہ نے اور ان سے ابو موسیٰ بن حیث نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا اس شخص کی مثال جو اپنے رب کو یاد کرتا ہے اور اس کی مثال جو اپنے رب کو یاد نہیں کرتا زندہ اور مردہ جیسی ہے۔

**لئے** اللہ کی یاد گویا نمود زندگی ہے اور اللہ کو بھول جانا گویا قلت موت ہے۔ بعض نے کہا اللہ کی یاد نہ کرنے والوں سے کچھ نفع نقصان نہیں پہنچتا۔ قرآن مجید میں اللہ کا ذکر کرنے سے متعلق بہت سی آیات ہیں ایک جگہ فرمایا۔ یا یہاں الذین امنوا اذکروا اللہ ذکرا کثیرا۔ (الاحزاب: ۳۱) اے ایمان والوں! اللہ کو بکھرت یاد کیا کرو۔ ایک حدیث میں <sup>ام</sup>حضرت ﷺ نے ایک صحابی کو فرمایا تھا کہ تمیری زبان یہ شہ اللہ کے ذکر سے ترہنی چاہئے۔ کسی حال میں بھی اللہ کی یاد سے غافل نہ ہونا یہ اللہ والوں کی شان ہے۔ نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ، کلمہ، کلام، ذکر، اذکار سب کا خلاصہ یہی ذکر اللہ ہے جس کے کلمات سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ وَبِحَمْدِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ذرائع ہیں۔ تلاوت قرآن مجید و مطالعہ حدیث نبوی و کثرت درود شریف بھی سب ذکر اللہ ہی کی صورتیں ہیں۔ سب سے بڑا ذکر یہ ہے کہ جملہ اوصاہ اور نواہی کے لئے اللہ کو یاد رکھے۔ اوصاہ کو بجالائے نواہی سے پرہیز کر لے۔

ذکرین کی مجلس کا یہ درجہ ہے کہ ذکر اللہ کرنے والوں کے علاوہ آنے والا شخص گو ان میں شریک نہ ہو، کسی کام یا مطلب سے ان کے پاس آ کر بیٹھ گیا ہو، تو ان کے ذکر کی برکت سے وہ بھی بخش دیا گیا۔ اس حدیث سے اہل اللہ اور ذکرین اللہ کی بڑی فضیلت ثابت ہوئی کہ ان کے پاس بیٹھنے والا بھی گو کسی ضرورت سے گیا ہو ان کے نیغ اور برکت سے محروم نہیں رہتا۔ اب افسوس ہے ان لوگوں پر جو پیغمبر رحمت کے ساتھ بیٹھنے والوں اور سفر اور حضرت میں آپ کے ساتھ رہنے والے صحابہ کرام کو بہشت سے محروم اور بدنصیب جانتے ہیں۔ یہ کم بخت خود ہی محروم ہوں گے۔ ایک بار کعب اسلمی خادم رسول کریم ﷺ سے، ‘آپ نے فرمایا مانگ کیا مانگتا ہے؟ انہوں نے کہا جنت میں آپ کی رفاقت چاہتا ہوں۔ آپ نے فرمایا کچھ اور؟ انہوں نے کہا ہیں یہی۔ آپ نے فرمایا اچھا کثرت موجود سے میری مدد کر۔ (صحیح مسلم کتاب الصلوٰۃ باب کشة الہجوج)  
اللہ پاک ہر مسلمان کو یہ درجہ رفاقت عطا کرے۔

(۷۳۰۸) ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا، کہا ہم سے جریر بن عبد الحمید نے بیان کیا، ان سے اعمش نے، ان سے ابو صالح نے اور ان سے حضرت ابو ہریرہ بن حیث نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ کے کچھ فرشتے ایسے ہیں جو راستوں میں پھرتے رہتے ہیں اور اللہ کی یاد کرنے والوں کو تلاش کرنے رہتے ہیں۔ پھر جمال وہ کچھ ایسے لوگوں کو پالیتے ہیں جو اللہ کا ذکر کرتے ہوتے ہیں تو ایک دوسرے کو آواز دیتے ہیں کہ آؤ ہمارا مطلب حاصل ہو گیا۔ پھر وہ پہلے آسمان تک اپنے پروں سے ان پر امنڈتے رہتے ہیں۔ پھر ختم پر اپنے رب کی طرف چلتے جاتے ہیں۔ پھر ان کا رب ان سے پوچھتا ہے۔۔۔ حالانکہ

۶۴۰۷ - حدیثاً مُحَمَّدَ بْنُ عَلَاءَ، حَدَّثَنَا أَبُو أَسَمَّةَ، عَنْ بُرَيْدَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِي بُرَزَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَىٰ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((مَثَلُ الَّذِي يَذْكُرُ رَبَّهُ وَالَّذِي لَا يَذْكُرُ مَثَلَ الْحَيِّ وَالْمَمِيتِ)).

۶۴۰۸ - حدیثاً قُتَيْبَةَ بْنَ سَعِيدَ، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِنَّ اللَّهَ مَلِكُكُمْ يَطْوُفُونَ فِي الطُّرُقِ يَلْتَمِسُونَ أَهْلَ الدَّرْكِ فَإِذَا وَجَدُوا قَوْمًا يَذْكُرُونَ اللَّهَ تَنَادَوْا هَلْمُوا إِلَى حَاجِجَكُمْ قَالَ: فَيَحْفُونَهُمْ بِأَجْنِحَيْهِمْ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا، قَالَ: فَيَسْأَلُهُمْ رَبُّهُمْ عَزَّ وَجَلَّ

وہ اپنے بندوں کے متعلق خوب جانتا ہے۔۔۔ کہ میرے بندے کیا کرتے تھے؟ وہ جواب دیتے ہیں کہ وہ تیری تسبیح پڑھتے تھے، تیری کبریائی بیان کرتے تھے، تیری حمد کرتے تھے اور تیری براہی کرتے تھے۔ پھر اللہ تعالیٰ پوچھتا ہے کیا انہوں نے مجھے دیکھا ہے؟ کہا کہ وہ جواب دیتے ہیں نہیں، واللہ! انہوں نے تجھے نہیں دیکھا۔ اس پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، پھر ان کا اس وقت کیا حال ہوتا جب وہ مجھے دیکھے ہوئے ہوتے؟ وہ جواب دیتے ہیں کہ اگر وہ تیرا دیدار کر لیتے تو تیری عبادت اور بھی بست زیادہ کرتے، تیری براہی سب سے زیادہ بیان کرتے، تیری تسبیح سب سے زیادہ کرتے۔ پھر اللہ تعالیٰ دریافت کرتا ہے، پھر وہ مجھ سے کیا مانگتے ہیں؟ فرشتے کہتے ہیں کہ وہ جنت مانگتے ہیں۔ بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ دریافت کرتا ہے کیا انہوں نے جنت دیکھی ہے؟ فرشتے جواب دیتے ہیں نہیں، واللہ! اے رب! انہوں نے تیری جنت نہیں دیکھی۔ بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ دریافت کرتا ہے ان کا اس وقت کیا عالم ہوتا اگر انہوں نے جنت کو دیکھا ہوتا؟ فرشتے جواب دیتے ہیں کہ اگر انہوں نے جنت کو دیکھا ہوتا تو وہ اس کے اور بھی زیادہ خواہش مند ہوتے۔ سب سے بڑھ کر اس کے طلب گار ہوتے اور سب سے زیادہ اس کے آرزو مند ہوتے۔ پھر اللہ تعالیٰ پوچھتا ہے کہ وہ کس چیز سے پناہ مانگتے ہیں؟ فرشتے جواب دیتے ہیں، دوزخ سے۔ اللہ تعالیٰ پوچھتا ہے کیا انہوں نے جنم کو دیکھا ہے؟ وہ جواب دیتے ہیں نہیں، واللہ! انہوں نے اسے دیکھا ہوتا تو ان کا کیا حال ہوتا؟ وہ فرماتا ہے، پھر اگر انہوں نے اسے دیکھا ہوتا تو اس سے بچنے میں جواب دیتے ہیں کہ اگر انہوں نے اسے دیکھا ہوتا تو اس سے خوف کھلتے۔ وہ سب سے آگے ہوتے اور سب سے زیادہ اس سے خوف کھلتے۔ اس پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے ان کی مغفرت کی۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ اس پر ان میں سے ایک فرشتے نے کہا کہ ان میں فلاں بھی تھا جو ان ذاکرین میں سے نہیں تھا، بلکہ وہ کسی ضرورت سے آگی تھا۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ یہ

وَهُوَ أَعْلَمُ مِنْهُمْ مَا يَقُولُ عِبَادِي؟ قَالُوا: يَقُولُونَ يُسَبِّحُونَكَ وَيَكْبُرُونَكَ وَيَخْمَدُونَكَ وَيَمْجُدُونَكَ، قَالَ: فَيَقُولُ هُنَّ رَأَوْنِي؟ قَالَ: فَيَقُولُ وَكَيْفَ لَوْ رَأَوْنِي؟ قَالَ: يَقُولُونَ لَوْ رَأَوْنَكَ كَانُوا أَشَدُ لَكَ عِبَادَةً وَأَشَدُ لَكَ تَمْجِيدًا وَأَكْثَرُ لَكَ تَسْبِيحًا، قَالَ: يَقُولُ فَمَا يَسْأَلُونِي؟ قَالَ: يَسْأَلُونَكَ الْجَنَّةَ قَالَ: يَقُولُ وَهُنَّ رَأَوْهَا؟ قَالَ: يَقُولُونَ لَا وَاللَّهُ يَا رَبَّ مَا رَأَوْهَا قَالَ: يَقُولُ فَكَيْفَ لَوْ أَنَّهُمْ رَأَوْهَا رَأَوْهَا؟ قَالَ: يَقُولُونَ لَوْ أَنَّهُمْ رَأَوْهَا كَانُوا أَشَدُ عَلَيْهَا حِرْصًا، وَأَشَدُ لَهَا طَلْبًا وَأَغْظَمَ فِيهَا رَغْبَةً، قَالَ: فَمِمْ يَتَعَوَّذُونَ؟ قَالَ: يَقُولُونَ مِنَ النَّارِ، قَالَ: يَقُولُ وَهُنَّ رَأَوْهَا؟ قَالَ: يَقُولُونَ لَا وَاللَّهُ مَا رَأَوْهَا قَالَ: يَقُولُ فَكَيْفَ لَوْ رَأَوْهَا؟ قَالَ: يَقُولُونَ لَوْ رَأَوْهَا كَانُوا أَشَدُ مِنْهَا فِرَارًا وَأَشَدُ لَهَا مَخَافَةً، قَالَ: فَيَقُولُ فَأَشْهَدُكُمْ أَنِّي قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ، قَالَ: يَقُولُ مَلَكٌ مِنْ الْمَلَائِكَةِ فِيهِمْ فَلَمَّا لَيْسَ مِنْهُمْ إِنَّمَا جَاءَ لِحَاجَةٍ قَالَ: هُمُ الْجُلُسَاءُ لَا يَشْتَقُ بِهِمْ جَلِسَهُمْ). رَوَاهُ شَعْبَةُ، عَنِ الأَعْمَشِ وَلَمْ يَرْنَعْهُ، وَرَوَاهُ سَهْلَ بْنُ أَبِيهِ، عَنْ أَبِيهِ هُرَيْزَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(ذکرین) وہ لوگ ہیں جن کی مجلس میں بیٹھنے والا بھی نامراد نہیں رہتا۔ اس حدیث کو شعبہ نے بھی اعمش سے روایت کیا لیکن اس کو مرفوع نہیں کیا۔ اور سہیل نے بھی اس کو اپنے والد ابو صالح سے روایت کیا، انہوں نے ابو ہریرہ رض سے، انہوں نے آخرت میں ملے۔

**تشریح** مجلس ذکر سے قرآن و حدیث کا پڑھنا پڑھانا۔ قرآن و حدیث کی مجلس و عطا منعقد کرنا بھی مراد ہے قرآن پاک خود ذکر ہے۔  
انانحن نزلنا الذکر و انا له لحافظون۔

### باب لا حول ولا قوة الابالند کہنا

(۲۳۰۹) ہم سے ابو الحسن محمد بن مقائل نے بیان کیا، انہوں نے کماہم کو حضرت عبد اللہ بن مبارک نے خبر دی، انہوں نے کماہم کو سلیمان بن طران تھی نے خبر دی، ائمہ ابو عثمان نہدی نے اور ان سے حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک گھلائی یاد رے میں گھے۔ بیان کیا کہ جب ایک اور صحابی بھی اس پر چڑھ گئے تو انہوں نے بلند آواز سے ”لا اله الا اللہ واللہ اکبر“ کہا۔ روایت نے بیان کیا کہ اس وقت آخرت میں اپنے چھپر سوار تھے۔ آخرت میں نے فرمایا کہ تم لوگ کسی بھرے یا غائب کو نہیں پکارتے۔ پھر فرمایا، ابو موسیٰ یا یوں (فرمایا) اے عبد اللہ بن قیس! کیا میں تمیں ایک کلمہ نہ بتا دوں جو جنت کے خزانوں میں سے ہے۔ میں نے عرض کیا، ضرور ارشاد فرمائیں فرمایا کہ لا حول ولا قوة۔  
الابالند۔

**تشریح** لا حول گناہوں سے بچنے کی طاقت نہیں ہے ولا قوۃ اور نہ نکلی کرنے کی طاقت ہے الابالند مگر یہ سب کچھ محض اللہ کی مدد پر موقوف ہے۔ وہی انسان کے ہر حال کا مالک اور مختار ہے۔ اس کلمہ میں اللہ پاک کی عظمت و شان کا بیان ایک خاص انداز سے کیا گیا ہے۔ اسی لئے کلمہ جنت کے خزانہ ہے اسے جو بھی پڑھے گا اور دل میں جگہ دے گا وہ یقیناً جتنی ہو گا۔ جعلنا اللہ منہم (امین)

### باب اللہ پاک کے ایک کم سو نام ہیں۔

### ۶۷- باب قول لا حوصل ولا قوۃ إِلَّا بِاللهِ

۶۴۰۹ - حدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَقَاتِلٍ أَبُو الْحَسَنِ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ التَّسْمِيُّ، عَنْ أَبِي بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ : أَخَذَ النَّبِيُّ ﷺ فِي عَقْبَةٍ أُوْفَى فَلَمَّا عَلَّا عَلَيْهَا رَجُلٌ نَادَى فَرْفَعَ صَوْتَهُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ قَالَ: وَرَسُولُ اللَّهِ عَلَى بَعْلَيْهِ قَالَ: ((فَإِنَّكُمْ لَا تَدْعُونَ أَصْمَمَ وَلَا غَابِيَّا)) ثُمَّ قَالَ: ((يَا أَبَا مُوسَى أُوْيَا عَبْدَ اللَّهِ، أَلَا أَدْلُكَ عَلَى كَلِمَةٍ مِنْ كَنزِ الْجَنَّةِ؟)) قَلَّتْ: بَلِّي، قَالَ: ((لَا حُوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ)). [راجع: ۲۹۹۲]

### ۶۸- باب الله عز وجل مائة اسم غَيْرَ وَاحِدٍ

لشیخ ترمذی میں اسم ذات اللہ کے علاوہ مندرجہ ذیل نام آئے ہیں! الرحمن. الرحيم. الملك. القدس. السلام. المؤمن. المهيمن. العزیز. الجبار. المتکبر. الخالق. الباری. المصور. الغفار. القهار. الوهاب. الرزاق. الفتاح. العليم. القابض. الباسط. الخافض. الرافع. المعز. المذل. السميع. البصیر. الحکیم. العدل. اللطیف. التبیر. الحلیم. العظیم. الغفور. الشکور. العلی. الکبیر. الحفیظ. المقتی. الحسیب. الجلیل. الکریم. الرقیب. الحجیب. الواسع. الحکیم. الودود. المحمد. الباعث. الشہید. الحق. الوکیل. القوی. المتنی. الولی. الحمدی. المحسنی. المبدی. المعبد. المحی. الممیت. الحی. القیوم. الواجد. الماجد. الاحد. الواحد. الصمد. القادر. المقدار. المقدم. المؤخر. الاول. الآخر. الظاهر. الباطن. الولی. المتعال. البر. التواب. المستقم. العفة. الرؤوف. مالک الملک. ذوالجلال والاکرام. المقسط. الجامع. الغنی. المغنی. المانع. الصار. النافع. التور. الہادی. البدیع. الباقي. الوارث. الرشید. الصبور۔

یہ اللہ تعالیٰ کے وہ نام ہیں جن کے یاد کرنے پر جنت کی بشارت آئی ہے۔ تمام اسماء حسنی ان ۹۹ ناموں تک محدود نہیں بلکہ ان کے علاوہ خدا تعالیٰ کے اور نام بھی ہیں مثلاً القاهر. الغافر. السبطان. الحنان. المنان. الرب. المحیط. القدیر.

الخلق. الدائم. القائم. احکم الحاکمین. ارحم الراحمین وغیرہ۔

۶۴۱۰- حدثنا علي بن عبد الله، حدثنا سفيان، قال : حفظناه من أبي الزناد، عن الأعرج، عن أبي هريرة رواية قال: الله تسبّعَ وتسبعون اسمًا مائة إلا واحداً، لا يحفظها أحد إلا دخل الجنة وهو وتر يحبّ الوتّر. [راجع: ۲۷۳۶]

(۲۳۱۰) ہم سے علی بن عبد اللہ نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے سفیان نے بیان کیا، انہوں نے کہا کہ ہم نے یہ حدیث ابوالزناد سے یاد کی، ان سے اعرج نے بیان کیا اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے روایت بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام ہیں، ایک کم سو، جو شخص بھی انہیں یاد کر لے گا جنت میں جائے گا۔ اللہ طاق ہے اور طاق کو پسند کرتا ہے۔

### باب ٹھہر ٹھہر کر فاصلے سے وعظ و نصیحت کرنا

(۲۳۱۱) ہم سے عرب بن حفص بن غیاث نے بیان کیا، کہ مجھ سے میرے والد نے بیان کیا، کہا ہم سے اعمش نے بیان کیا، کہا کہ مجھ سے شفیق نے بیان کیا، کہا کہ ہم عبد اللہ بن مسعود بن شہر کا انتظار کر رہے تھے کہ یزید بن معاویہ (ایک بزرگ تابعی) آئے۔ ہم نے کہا، تشریف رکھئے لیکن انہوں نے جواب دیا کہ نہیں، میں اندر جاؤں گا اور تمہارے ساتھ (عبد اللہ بن مسعود بن شہر) کو باہر لاؤں گا۔ اگر وہ نہ آئے تو میں ہی تھا آ جاؤں گا اور تمہارے ساتھ بیٹھوں گا۔ پھر عبد اللہ بن مسعود بن شہر باہر تشریف لائے اور وہ یزید بن معاویہ کا باتھ کپڑے ہوئے تھے پھر ہمارے سامنے کھڑے ہوئے کہنے لگے میں جان گیا تھا کہ

### سَاعَةٌ

۶۴۱۱- حدثنا عمرُ بنُ حفصٍ، حدثنا أبي، حدثنا الأعمشُ، حدثني شقيق، قالَ كُنَّا نَتَنَظَّرُ عَنْدَ اللَّهِ إِذْ جَاءَ يَزِيدُ بْنُ مَعَاوِيَةَ فَقَلَّا: أَلَا تَجْلِسُ؟ قَالَ: لَا، وَلَكِنْ أَذْخُلْ فَأُخْرِجُ إِنَّكُمْ صَاحِبُكُمْ وَإِلَّا جَنَّتُ أَنَا فَجَلَّسْتُ، فَخَرَجَ عَبْدُ اللَّهِ وَهُوَ أَحَدُ بَيْدِهِ فَقَامَ عَلَيْنَا فَقَالَ: أَمَّا إِنِّي أَخْبُرُ بِمَكَانِكُمْ، وَلَكِنْهُ يَمْنَعُنِي مِنَ الْخُرُوجِ إِنَّكُمْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ كَانَ يَتَحَوَّلُنَا بِالْمُؤْعَظَةِ فِي الْأَيَّامِ  
كَرَاهِيَّةِ السَّامَةِ عَلَيْنَا.  
تم یہاں موجود ہو۔ پس میں جو نکلا تو اس وجہ سے کہ میں نے آنحضرت  
مشیحہم کو دیکھا آپ مقررہ دونوں میں ہم کو وعظ فرمایا کرتے تھے۔ (فاصلہ  
دے کر) آپ کا مطلب یہ ہوتا تھا کہ کہیں ہم اکتنہ جائیں۔

[راجع: ۶۸]

کتاب الدعوات یہاں ختم ہے مناسب ہے کہ آداب دعا کے بارے میں کچھ تفصیل سے عرض کر دیا جائے۔

**لشیخ** آدم تا اس دم خدائے پاک کے وجود برحق کو مانے والی جتنی قومیں گزری ہیں یا موجود ہیں ان سب میں دعا کا تصور و تخلی  
و تعالیٰ موجود ہے۔ موحد قوموں نے ہر قسم کی نیک دعاوں کا مرکز اللہ پاک رب العالمین کی ذات واحد کو قرار دیا اور  
مشرکین اقوام نے اس صحیح مرکز سے ہٹ کر اپنے دیوتاؤں، اولیاء، پیروں، شہیدوں، قبروں، بتوں کے ساتھ یہ معاملہ شروع کر دیا۔ تاہم  
اس قسم کے تمام لوگوں کا دعا کے تصور پر ایمان رہا ہے اور اب بھی موجود ہے۔

اسلام میں دعا کو بہت بڑی اہمیت دی گئی ہے، پیغمبر اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں الد عالم العبادۃ یعنی عبادت کا اصلی مغز  
و عایہ ہے۔ اس لئے اسلام میں جن کاموں کو عبادت کا حام دیا گیا ہے ان سب کی بنیاد ازاں اس ا آخر دعاوں پر رکھی گئی ہے۔ نماز جو  
اسلام کا ستون ہے اور جس کے ادا کرنے بغیر کسی مسلمان کو چارہ نہیں وہ ازاں اس ا آخر دعاوں کا ایک بترن گل دستہ ہے۔ روزہ، حج کا  
بھی یہی حال ہے۔ زکۃ میں ..... زکۃ دینے والے کے حق میں نیک دعا سکھا کر بتلیا گیا ہے کہ اسلام کا اصل مدعا جملہ عبادات سے  
دعا ہے چنانچہ خود آنحضرت مشیحہم نے فرمایا ہے۔ الد عاء هو العبادة ثم قراو قال ربكم اد عنوني استجب لكم (رواہ احمد وغیرہ) یعنی دعا  
عبادت ہے بلکہ ایک روایت کے مطابق دعاوں میں وہ غضب کی قوت رکھی گئی ہے کہ ان سے تقدیریں بدلتی ہیں۔ (موصوف مترجم  
کا اشارہ شائد اس حدیث کی طرف ہے کہ اگر کوئی چیز تقدیر و تقاضے سبقت لے جاسکتی تو یہ دعا تھی لیکن اس کا وہ مطلب نہیں جو  
موصوف نے لیا ہے اس میں تو واضح طور پر یہ بتلیا جا رہا ہے کہ دعا میں بڑی تاثیر ہے جو کسی دوا میں بھی نہیں لیکن یہ تقدیر نہیں بدلتی  
لکن گویا یوں کہ مومن کا آخری ہتھیار دعا ہے جو تریاق محرب ہے اگر اس پر حاوی ہے تو صرف قدر و قضاء عبد الرشید تونسی (۱)

اس لئے نبی کرم مشیحہم نے خاص تأکید فرمائی کہ فعلیکم عباد الله بالدعاء رواه الترمذی یعنی اے اللہ کے بندو! بالضرور دعا کو اپنے  
لئے لازم کرلو۔ ایک روایت میں ہے کہ جو شخص اللہ سے دعا نہیں مانگتا سمجھ لو وہ خدا کے غصب میں گرفتار ہے اور فرمایا کہ جس کے  
لئے دعا بکثرت کرنے کا دروازہ کھول دیا گیا سمجھ لو اس کے لئے رحمت اللہ کے دروازے کھل گئے اور بھی بستی روایات اس قسم کی  
موجود ہیں۔ پس اہل ایمان کا فرض ہے کہ اللہ پاک سے ہر وقت دعا مانگنا اپنا عمل بنالیں۔ قولیت دعا کے لئے قرآن و سنت کی روشنی  
میں کچھ تفصیلات ہیں، اس مختصر مقالہ میں ان کو بھی سرسراً نظر سے ملاحظہ فرمائیجئے تاکہ آپ کی دعا بالضرور قبول ہو جائے۔

(۱) دعا کرتے وقت یہ سوچ لینا ضروری ہے کہ اس کا لکھانا پینا اس کا لباس حلال مال سے ہے یا حرام سے، اگر رزق حلال و  
صدق مقال و لباس طیب میا نہیں ہے تو دعا سے پہلے ان کو میا کرنے کی کوشش کرنی ضروری ہے۔

(۲) قبولیت دعا کے لئے یہ شرط بڑی اہم ہے کہ دعا کرتے وقت اللہ برحق پر یقین کا مل ہو اور ساتھ ہی دل میں یہ عزم بالجزم  
ہو کہ جو وہ دعا کر رہا ہے وہ ضرور قبول ہو گی رہ نہیں کی جائے گی۔

(۳) قولیت دعا کے لئے دعا کے مضمون پر توجہ دینا بھی ضروری ہے۔ اگر آپ قطع رحمی کے لئے ظلم و زیادتی کے لئے یا  
قانون قدرت کے بر عکس کوئی مطالبہ اللہ کے سامنے رکھ رہے ہیں تو ہرگز یہ گمان نہ کریں کہ اس قسم کی دعا نہیں بھی آپ کی قبول ہوں گی۔

(۴) دعا کرنے کے بعد فوراً ہی اس کی قبولیت آپ پر ظاہر ہو جائے، ایسا تصور بھی صحیح نہیں ہے، بستی دعا نہیں فوراً اثر

دکھلتی ہیں۔ بہت سی کافی دیر کے بعد اثر پذیر ہوتی ہیں۔ بہت سی دعائیں صرف آخرت کے لئے ذخیرہ بن کر رہ جاتی ہیں۔ بہرحال دعا بر انتظاب لا کسی حال میں بھی بیکار نہیں جاتی۔

(۵) آنحضرت ﷺ نے آداب دعائیں بتالیا ہے کہ اللہ کے سامنے ہاتھوں کو ہتھیلیوں کی طرف سے پھیلا کر صدق دل سے سائل بن کر دعا مانگو فرمایا: ”تمہارا رب کشم بہت ہی حیادار ہے اس کو شرم آتی ہے کہ اپنے مقص بندے کے ہاتھوں کو خالی وابس کر دے، آخر میں ہاتھوں کو چہرے پر مل بینا بھی آداب دعا سے ہے۔ آداب دعا سے ہے کہنے کی بجائے یوں کہا جائے کہ جائز ہے بغیر مطے اگر نیچے گردیے جائیں تب بھی آداب دعائیں شامل ہے۔ عبد الرشید تونسی

(۶) پیشہ پیچے اپنے بھائی مسلمان کے لئے دعا کرنا قبولت کے لحاظ سے فوری اثر رکھتا ہے۔ مزید یہ کہ فرشتے ساتھ میں آمین کہتے ہیں اور دعا کرنے والے کو دعا دیتے ہیں کہ خدا تم کو بھی وہ چیز عطا کرے جو تم اپنے غائب بھائی کے لئے مانگ رہے ہو۔

(۷) آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں کہ پانچ قسم کے آدمیوں کی دعا ضرور قبول ہوتی ہے۔ مظلوم کی دعا، حاجی کی دعا، عاجز تک وہ واپس ہو، مجہد کی دعا، یہاں تک کہ وہ اپنے مقصد کو پہنچے۔ مریض کی دعا یہاں تک کہ وہ تدرست ہو، پیشہ پیچے اپنے بھائی کے لئے دعاۓ خیر جو قبولت میں فوری اثر رکھتی ہے۔

(۸) ایک دوسری روایت کی ہنا پر تین دعائیں ضرور قبول ہوتی ہیں۔ والدین کا اپنی اولاد کے حق میں دعا کرنا، مظلوم کی دعا بعض روایت کی ہنا پر روزہ دار کی دعا اور امام عادل کی دعا بھی فوری اثر دکھلتی ہے۔ مظلوم کی دعا کے لئے آسانوں کے دروازے کھل جاتے ہیں اور بارگاہ احادیث سے آواز آتی ہے کہ مجھ کو قسم ہے اپنے جلال کی اور عزت کی میں ضرور تیری مدد کروں گا اگرچہ اس میں کچھ وقت لگے۔

(۹) کشادگی، بے فکری فارغ البالی کے اوقات میں دعاؤں میں مشغول رہنا کمال ہے، ورنہ شدائد و مصائب میں تو سب ہی دعا کرنے لگے جاتے ہیں اولاد کے حق میں بد دعا کرنے کی ممانعت ہے اسی طرح اپنے لئے یا اپنے ماں کے لئے بھی بد دعا نہ کرنی چاہئے۔

(۱۰) دعا کرنے سے پسلے پھر اپنے دل کا جائزہ لجھتے کہ اس میں سستی غفلت کا کوئی داغ دمہ تو نہیں ہے۔ دعا وہی قبول ہوتی ہے جو دل کی گمراہی سے صدق نیت سے خصور قلب و یقین کامل کے ساتھ کی جائے۔

یہ چند باتیں بطور ضروری گزارشات کے ناظرین کے سامنے رکھ دی گئی ہیں۔ امید بلکہ یقین کامل ہے کہ بخاری شریف کامطالعہ فرمانے والے بھائی بن سب اپنے اس حقیر ترین خادم کو بھی اپنی دعائیں شریک رکھیں گے اور اگر کہیں بھول چوک نظر آئے تو اس سے محصلانہ طور پر مطلع کریں گے، یا اپنے دامن عنوان میں چھپا لیں گے۔

-۸۱

## کتاب دل کو نرم کرنے والی باتوں کے بیان میں

١ - بَابُ الصَّحَّةِ وَالْفَرَاغُ

وَلَا عَيْشٌ إِلَّا عَيْشُ الْآخِرَةِ

اس کتاب میں امام بخاری رضی اللہ عنہ نے وہ احادیث جمع کی ہیں جنہیں پڑھ کر دل میں رقت اور نرمی پیدا ہوتی ہے، رفق رقيقة کی جمع ہے جس کے معنی ہیں نرمی، رحم، شرمندگی، پتلا پن۔ حافظ ابن حجر عسقلانی رضی اللہ عنہ لکھتے ہیں۔ ”الرفاق والرفاق جمیع رقيقة“، وسمیت هذه الاحادیث بذالک لان فی کل منها ما یحدث فی القلب رقة، قال اهل اللغة الرقة الرحمة و ضد الغلط: ویقال للکثیر الحیاء رق وجہه استحیاء، وقال الراغب: متى كانت الرقة في جسم و ضدها الصفافة كثوب رقيق وثوب صفيق، ومتى كانت في نفس فضدها القسوة كرقيق القلب و قاسي القلب. ”فتح الباري“ یعنی رقات اور رقات رقيقة کی جمع ہے اور ان احادیث کو یہ نام اس وجہ سے دیا گیا ہے کیونکہ ان میں سے ہر ایک میں ایسی باتیں ہیں جن سے قلب میں رقت پیدا ہوتی ہے۔ اہل لخت کرتے ہیں رقت یعنی رحم (نرمی) غیرت (خشنگی) اس کی ضد فظاظ (خختی) ہے چنانچہ زیادہ غیرت مند شخص کے بارے میں کہتے ہیں جیسا کہ چہرہ شرم آلوو ہو گیا۔ امام راغب فرماتے ہیں۔ رقت کا لفظ جب جسم پر بولا جاتا ہے تو اس کی ضد صفات (موٹاپن) آتی ہے، جیسے ثوب رقيق (پتا کپڑا) اور ثوب صفتین (موٹا کپڑا) اور جب کسی ذات پر بولا جاتا ہے تو اس کی ضد قسوة (خختی) آتی ہے جیسے رقيق القلب (زم دل) اور قاسی القلب (خت دل)۔

٦٤١٢ - حدَّثَنَا المَكْيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ هُوَ ابْنُ أَبِي هِنْدٍ، عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِينَ عَبَّاسَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : ((نَعْمَنَانَ مَغْبُونٌ فِيهَا كَثِيرٌ مِنَ النَّاسِ، الصَّحَّةُ، وَالْفَرَاغُ)). قَالَ عَبَّاسُ الْعَبَّارِيُّ، حَدَّثَنَا صَفْوَانَ بْنَ عِيسَى، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعِيدٍ بْنِ أَبِي هِنْدٍ، عَنْ أَبِيهِ سَعْدَتْ أَبْنَ عَبَّاسَ

عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلُهُ

٦٤١٣ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا  
غَنْدَرٌ، حَدَّثَنَا شَعْبَةُ، عَنْ مَعَاوِيَةَ بْنِ قَرْةَ،  
عَنْ أَنَسِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ:  
اللَّهُمَّ لَا يَعْيَشَ إِلَّا عَيْشُ الْآخِرَةِ  
فَاصْلِحْ لِلنَّصَارَاءِ وَالْمُهَاجِرَةَ

[راجح: ٢٨٣٤]

(٦٤١٤) ہم سے احمد بن مقدام نے بیان کیا، کہا ہم سے فضیل بن سلیمان نے بیان کیا، کہا ہم سے ابو حازم نے بیان کیا، ان سے حضرت سل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ نے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ غزوہ خدق کے موقع پر موجود تھے، آنحضرت ﷺ بھی خدق کھو دتے جاتے تھے اور ہم مٹی کو اٹھاتے جاتے تھے اور آنحضرت ﷺ ہمارے قریب سے گزرتے ہوئے فرماتے "اے اللہ! زندگی تو بس آخرت ہی کی زندگی ہے، پس تو انصار و مهاجرین کی مغفرت کر۔" اس روایت کی متابعت سل بن سعد رضی اللہ عنہ نے بھی نبی کرم ﷺ سے کی ہے۔

### باب آخرت کے سامنے دنیا کی کیا حقیقت ہے

اس کا بیان اور اللہ تعالیٰ نے سورہ حیدر میں فرمایا۔ "بِلَا شَهْدَةِ دُنْيَا كَيْ زَنْدَجِي مَحْضٌ أَيْكَ كَهْلَيْ كُودَ كَيْ طَرَحٌ هَيْ اُرْ زَيْنَتٌ هَيْ اُرْ آيْسِ مِنْ أَيْكَ دَوْرَرَےِ پَرْ فَخَرَكَرَنَےِ اُرْ مَالِ اُولَادَ كَوْ بِرْهَلَنَےِ كَيْ كَوْشُونَ کَاْنَامَ هَيْ، اُسَ كَيْ مَشَلَ اُسَ بَارَشَ كَيْ ہے، جَسَ كَے بِزَرَوْنَےِ كَاشْكَارَوْنَ كَوْ بِهَا لِيَا هَيْ، پَهْرَجَبَ اُسَ كَھْتِي مِنْ اِجْهَارَ آتَاَهَيْ توْ تمَ دِكْمَوْگَے كَوْ دِپَ کَرَ زَرَدَ ہَوْ چَکَاَهَيْ۔ پَھَرَوْهَ دَانَهَ نَكَلَنَےِ كَلَےِ رَوْنَدَهَ لَاجَاتَاَهَيْ (یکی حال زندگی کا ہے) اور آخرت میں کافروں کے لئے سخت عذاب ہے اور مسلمانوں کے لئے اللہ تعالیٰ کی مغفرت اور اس کی خوشنودی بھی ہے اور دنیا کی زندگی تو محض ایک دھوکے کا سامان ہے۔"

(٦٤١٥) ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے

٦٤١٤ - حَدَّثَنَا أَخْمَدُ بْنُ الْمَقْدَامَ،  
حَدَّثَنَا الْفُضِيلُ بْنُ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنَا أَبُو  
حَازِمٍ، حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ السَّاعِدِيُّ  
كَمَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي الْخَدْقَ وَهُوَ  
يَخْفِرُ وَنَخْنُ نَقْلُ التُّرَابَ وَيَمْرُ بِنَا فَقَالَ:  
اللَّهُمَّ لَا يَعْيَشَ إِلَّا عَيْشُ الْآخِرَةِ  
فَاغْفِرْ لِلْأَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرَةَ  
تابعَةُ سَهْلٍ بْنِ سَعْدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلُهِ.  
٢ - بَابُ مَثَلُ الدُّنْيَا فِي الْآخِرَةِ  
وَقَوْلُهُ تَعَالَى: ﴿إِنَّمَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا لَعْبٌ  
وَلَهُوَ زَرِيبَةٌ وَتَفَاخُرٌ بَيْنَكُمْ وَتَكَاثُرٌ فِي  
الْأَمْوَالِ وَالْأُولَادِ كَمَثَلِ غَيْثٍ أَعْجَبَ  
الْكُفَّارَ بَاتُهُ ثُمَّ يَهْيَجُ فَرَأَاهُ مُصْفَرًا ثُمَّ  
يَكُونُ حَطَاماً وَفِي الْآخِرَةِ عَذَابٌ شَدِيدٌ  
وَمَغْفِرَةٌ مِنَ اللَّهِ، وَرَحْمَةٌ وَمَا الْحَيَاةُ  
الْدُّنْيَا إِلَّا مَتَاعٌ الْفُرُورِ﴾ [الْحَدِيدَ : ٢٠].

٦٤١٥ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ،

عبد العزیز بن ابی حازم نے بیان کیا، ان سے ان کے والد نے اور ان سے سلسلہ نے بیان کیا کہ میں نے آپ کو یہ فرماتے تھا کہ جنت میں ایک کوڑے جتنی جگہ دنیا اور اس میں جو کچھ ہے سب سے بہتر ہے اور اللہ کے راستے میں صحیح کویا شام کو تھوڑا سا چلنا بھی دنیا و مافینا سے بہتر ہے۔

حدَّثَنَا عَنْدَ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَهْلٍ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ ((مَوْضِعُ سَوْطِرٍ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا، وَلَفِدْوَةٌ فِي سَيْلِ اللَّهِ - أَوْ رَوْحَةٌ - خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا)).

[راجع: ۲۷۹۴]

### ۳- باب قول النبي ﷺ:

((كُنْ فِي الدُّنْيَا كَأَنْكَ غَرِيبٌ أَوْ غَابِرٌ سَبِيلٌ)).

٦٤١٦ - حدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَبُو الْمُنْذِرِ الطَّفَوَيِّ، عَنْ سَلِيمَانَ الْأَعْمَشِ، قَالَ حَدَّثَنِي مُجَاهِدٌ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرَو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: أَخْذَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِمِنْكِي فَقَالَ: ((كُنْ فِي الدُّنْيَا كَأَنْكَ غَرِيبٌ أَوْ غَابِرٌ سَبِيلٌ)). وَكَانَ ابْنُ عَمْرَو يَقُولُ: إِذَا أَمْسَيْتَ فَلَا تَسْتَظِيرِ الصَّبَاحَ، وَإِذَا أَصْبَحْتَ فَلَا تَسْتَظِيرِ الْمَسَاءَ، وَحَذَّ مِنْ صِحْنِكَ لِمَرَضِكَ، وَمِنْ حَيَاتِكَ لِمَوْتِكَ.

باب نبی کشم الشہید کا یہ فرمان کہ دنیا میں اس طرح زندگی بسر کرو جیسے تم مسافر ہو یا عارضی طور پر کسی راستے پر چلنے والے ہو

(۶۴۱۶) ہم سے علی بن عبد اللہ نے بیان کیا، انسوں نے کہا ہم سے محمد بن عبد الرحمن ابو منذر طفاوی نے بیان کیا، انسوں نے کہا ہم سے سلیمان اعمش نے بیان کیا، انسوں نے کہا مجھ سے مجاہد نے بیان کیا، انسوں نے کہا ہم سے سے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میراثانہ پکڑ کر فرمایا ”دنیا میں اس طرح ہو جائیے تو مسافر یا راستے چلنے والا ہو“ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرمایا کرتے تھے شام ہو جائے تو صحیح کے منتظر رہو اور صحیح کے وقت شام کے منتظر رہو۔ اپنی صحت کو مرض سے پسلے غنیمت جانو اور زندگی کو موت سے پسلے۔

### باب آرزو کی رسی کا دراز ہونا

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ”پس جو شخص دونزخ سے بچالیا گیا اور جنت میں داخل کیا گیا وہ کامیاب ہوا اور دنیا کی زندگی تو محض دھوکے کا سامان ہے“ اور سورہ حجہ میں فرمایا اے نبی! ان کافروں کو چھوڑ کر وہ کھاتے رہیں اور مزے کرتے رہیں اور آرزو ان کو دھوکے میں غافل رکھتی رہے، پس وہ غنقریب جان لیں گے جب ان کو موت اچاک

### ۴- باب في الأمل وَطُولِهِ

وقول الله تعالى: هُوَمَنْ رَخِخٌ عَنِ النَّارِ وَأَذْخَلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ، وَمَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا إِلَّا مَتَاعٌ الْفَرُورُزُهُ [آل عمران : ۱۸۵] ذَرْهُمْ يَأْكُلُوا وَيَمْتَهِنُوا وَلَيَهُمُ الْأَمْلُ فَسَوْفَ يَعْلَمُونَهُ [الحجر : ۳] وَقَالَ

دیوچ لے گی۔” علی بن بشیر نے کہا کہ دنیا پیشہ پھیرنے والی ہے اور آخرت سامنے آرہی ہے۔ انسانوں میں دنیا و آخرت دونوں کے چاہنے والے ہیں۔ پس تم آخرت کے چاہنے والے بنو، دنیا کے چاہنے والے نہ بنو، کیونکہ آج تو کام ہی کام ہے حساب نہیں ہے اور کل حساب ہی حساب ہو گا اور عمل کا وقت باقی نہیں رہے گا۔ سورہ لقرہ میں جو لفظ بمزحر جزحہ۔ بمعنی مباعدہ ہے اس کے معنی ہٹانے والا۔

**لشیخ** آیت باب میں لفظ الٰ سے آرزو و تمنا مراد ہے۔ یعنی خواہشات نفسانی پوری ہونے کی امید رکھنا۔ مثلاً آرہی یہ خیال کر کے کہ ابھی بت عمر پڑی ہے، جلدی کیا ہے۔ آخر عمر میں تو بہ کر لیں گے۔ ایسی ہی غلط آرزو کو امکن کرتے ہیں۔ بڑھاپے میں اسکی آرزو کی رسی بہت دراز ہوتی جاتی ہے گردنگتا موت آکر دیوچ لیتی ہے۔ الامن رحم اللہ۔ آیت باب میں لفظ زحر جزح آیا تھا اس کی مناسبت سے بمزحر جزحہ کی تفسیر بیان کر دی ہے۔ بعض شعوں میں یہ عبارت نہیں ہے۔

(۲۳۱۷) ہم سے صدقہ بن فضل نے بیان کیا، کہا ہم کو بھی قلن انے خبر دی، ان سے غیان ثوری نے بیان کیا، کہا کہ مجھ سے میرے والد نے بیان کیا، ان سے منذر بن یعلیٰ نے، ان سے ریبع بن خشم نے اور ان سے عبد اللہ بن مسعود بن بشیر نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے چوکھا خط کھینچا۔ پھر اس کے درمیان ایک خط کھینچا جو چوکھے خط سے نکلا ہوا تھا۔ اس کے بعد درمیان والے خط کے اس حصے میں جو چوکھے کے درمیان میں تھا چھوٹے چھوٹے بہت سے خطوط کھینچے اور پھر فرمایا کہ یہ انسان ہے اور یہ اس کی موت ہے جو اسے گھیرے ہوئے ہے اور یہ جو (نق) کا خط باہر نکلا ہوا ہے وہ اس کی امید ہے اور چھوٹے چھوٹے خطوط اس کی دنیاوی مشکلات ہیں۔ پس انسان جب ایک (مشکل) سے بچ کر نکلتا ہے تو دوسرا میں پھنس جاتا ہے اور دوسرا سے نکلتا ہے تو تیسرا میں پھنس جاتا ہے۔

**لشیخ** اس چوکھے کی مشکل یوں مرتب کی گئی ہے۔ اندر والی لکیر انسان ہے جس کو چاروں طرف سے مشکلات نے گھیر کھا ہے اور گھیرنے والی لکیر اس کی موت ہے اور باہر نکلے والی اس کی جسم و آرزو ہے جو موت آنے پر دھری رہ جاتی ہے۔ جیات چند روزہ کا یہی حال ہے۔

(۲۳۱۸) ہم سے مسلم بن ابراہیم فراہیدی نے بیان کیا، کہا ہم سے ہمام بن بیکی نے بیان کیا، ان سے اسحاق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ نے اور ان سے انس بن بشیر نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے چند خطوط کھینچے اور

علیٰ : اَنْخَلَتِ الدُّنْيَا مُذْبَرَةً، وَأَرْتَخَلَتِ  
الآخِرَةُ مُقْبَلَةً، وَلِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا بَهُونٌ  
فَكُوْنُوا مِنْ أَهْنَاءِ الْآخِرَةِ، وَلَا تَكُونُوا مِنْ  
أَهْنَاءِ الدُّنْيَا، فَإِنَّ الْيَوْمَ عَمَلٌ وَلَا حِسَابٌ  
وَهَذَا حِسَابٌ وَلَا عَمَلٌ. بِمَرْخِيْجِهِ:

بِمَبَاعِدِهِ.

۶۴۱۷ - حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ،  
أَخْبَرَنَا يَحْيَى، عَنْ سُفِيَّانَ قَالَ: حَدَّثَنِي  
أَبِي عَنْ مُنْذِرٍ، عَنْ رَبِيعِ بْنِ خَثِيمٍ، عَنْ  
عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: خَطَ النَّبِيُّ  
**ﷺ** خَطَا مُرْبِعاً، وَخَطَ خَطَا فِي الْوَسْطِ  
خَارِجًا مِنْهُ، وَخَطَ خَططاً صِفَارًا إِلَى هَذَا  
الَّذِي فِي الْوَسْطِ مِنْ جَانِبِهِ الَّذِي فِي  
الْوَسْطِ، وَقَالَ: ((هَذَا الْإِنْسَانُ وَهَذَا  
أَجْلَهُ مُحِيطٌ بِهِ، - أَوْ فَذٌ أَخْاطَ بِهِ -  
وَهَذَا الَّذِي هُوَ خَارِجٌ أَمْلَهُ وَهَذِهِ الْخَطَطُ  
الصَّفَارُ الْأَغْرَاضُ، فَإِنَّ أَخْطَاهُ هَذَا نَهَشَهُ  
هَذَا، وَإِنْ أَخْطَاهُ هَذَا نَهَشَهُ هَذَا)).

**لشیخ** اس چوکھے کی مشکل یوں مرتب کی گئی ہے۔ اسحاق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ، عن آنس قال: خَطَ النَّبِيُّ **ﷺ** خَطُوطًا فَقَالَ:

فرمایا کہ یہ امید ہے اور یہ موت ہے، انسان اسی حالت (امیدوں تک پہنچنے کی) میں رہتا ہے کہ قریب والا خطا (موت) اس تک پہنچ جاتا ہے۔

### باب جو شخص ساٹھ سال کی عمر کو پہنچ گیا

تو پھر اللہ تعالیٰ نے عمر کے بارے میں اس کے لئے عذر کا کوئی موقع باقی نہیں رکھا کیونکہ اللہ نے فرمایا ہے کہ ”کیا ہم نے تمہیں اتنی عمر نہیں دی تھی کہ جو شخص اس میں نصیحت حاصل کرنا چاہتا کر لیتا اور تمہارے پاس ڈرانے والا آیا، پھر بھی تم نے ہوش سے کام نہیں لیا۔

(۶۴۱۹) ہم سے عبدالسلام بن مطر نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے عمر بن علی بن عطاء نے بیان کیا، ان سے معن بن محمد غفاری نے، ان سے سعید بن ابی سعید مقبری نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے اس آدمی کے عذر کے سلسلے میں جدت تمام کر دی جس کی موت کو موخر کیا یہاں تک کہ وہ ساٹھ سال کی عمر کو پہنچ گیا۔ اس روایت کی متابعت ابو حازم اور ابن عجلان نے مقبری سے کی ہے۔

یا اللہ! میں ستر سال کو پہنچ رہا ہوں یا اللہ! موت کے بعد مجھ کو ذات و خواری سے بچائیو اور میرے سارے ہمدردان کرام کو بھی۔ آئیں یا رب العالمین۔ (راز)

(۶۴۲۰) ہم سے علی بن عبد اللہ مدینی نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے ابو صفووان عبد اللہ بن سعید نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے یونس نے بیان کیا، ان سے ابن شاہب نے بیان کیا کہ ہم کو سعید بن مسیب نے خبر دی اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ بوڑھے انسان کا دل دوچیزوں کے بارے میں ہمیشہ جوان رہتا ہے، دنیا کی محبت اور زندگی کی لمبی امید۔ لیث نے بیان کیا کہ مجھ سے یونس نے بیان کیا اور یونس نے ابن شاہب سے بیان کیا کہ مجھے سعید اور ابو سلمہ نے خبر دی۔

(۶۴۲۱) ہم سے مسلم بن ابراہیم نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے ہشام بن عروہ نے بیان کیا، ان سے قادہ نے بیان کیا اور ان سے اُس

((هذا الأَمْلَأُ وَهَذَا أَجْلُهُ، هُوَ كَذَلِكَ إِذْ جَاءَهُ الْخَطُّ الْأَفْرَبُ)).

### ۵- باب مَنْ بَلَغَ سِتِّينَ سَنَةً فَقَدْ

أَغْذَرَ اللَّهُ إِلَيْهِ فِي الْعُمُرِ

لِقَوْلِهِ : («أَوَلَمْ نَعْمَرْ كُمْ مَا يَنْذَرُ فِيهِ مَنْ تَذَكَّرْ وَجَاءَهُ كُمْ النَّذِيرُ») [فاطر : ۳۷].

۶۴۱۹- حدیثی عنبد السلام بن مظہر۔ حدثنا عمر بن علي، عن مغن بن محمد الفقاري، عن سعيد بن أبي سعيد المقبرى، عن أبي هريرة عن النبي ﷺ فقال: ((أَغْذَرَ اللَّهُ إِلَيْهِ أَمْرِيَءَ أَخْرَى أَجْلَهُ حَتَّىٰ بَلَغَهُ سِتِّينَ سَنَةً)). تابعة أبو حازم وابن عجلان عن المقبرى.

یا اللہ! میں ستر سال کو پہنچ رہا ہوں یا اللہ! موت کے بعد مجھ کو ذات و خواری سے بچائیو اور میرے سارے ہمدردان کرام کو بھی۔ آئیں یا رب العالمین۔ (راز)

۶۴۲۰- حدثنا علي بن عبد الله، حدثنا أبو صفووان عبد الله بن سعید، حدثنا يonus عن ابن شهاب قال: أخبرنا سعيد بن المسيب أن أبا هريرة رضي الله عنه قال: سمعت رسول الله ﷺ يقول: ((لَا يزال قلب الكبير شائبا في الشتتين: في حب الدنيا، وطول الأمان)). قال الليث: حدثني يonus، عن أبي شهاب قال: أخبرني سعيد وأبو ملامة.

۶۴۲۱- حدثنا مسلم بن ابراهيم، حدثنا هشام، حدثنا قتادة عن أنس رضي

بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انسان کی عمر بڑھتی جاتی ہے اور اس کے ساتھ دو چیزیں اس کے اندر بڑھتی جاتی ہیں، مال کی محبت اور عمر کی درازی۔ اس کی روایت شعبہ نے قنادہ سے کی ہے۔

**لشیخ** اس سند کے ذکر کرنے سے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی غرض یہ ہے کہ قادہ کی تدليس کا شبه رفع ہو کیونکہ شعبہ تدليس کرنے والوں سے اسی وقت روایت کرتے ہیں جب ان کے مانع کالینین ہو جاتا ہے۔

(۲۳۲۳) ہم سے معاذ بن اسد نے بیان کیا، کہا ہم کو عبد اللہ بن مبارک نے خبر دی، انہیں عمر نے خبر دی، ان سے زہری نے بیان کیا کہ مجھے محمود بن رجیع انصاری نے خبر دی اور وہ کہتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ کی یہ بات خوب میرے ذہن میں محفوظ ہے۔ انھیں یاد ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ان کے ایک ڈول میں سے پانی لے کر مجھ پر کلپی کر دی تھی۔

(۲۳۲۳) انہوں نے بیان کیا کہ عتبان بن مالک الفصاری رض سے میں نے سنا، پھر بنی سالم کے ایک اور صاحب سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ میرے یہاں تشریف لائے اور فرمایا کوئی بندہ جب قیامت کے دن اس حالت میں پیش ہو گا کہ اس نے کلمہ لا الہ الا اللہ کا اقرار کیا ہو گا اور اس سے اس کا مقصود اللہ کی خوشنودی حاصل کرنا ہو گی تو اللہ تعالیٰ وزن خ کی آگ کو اس پر حرام کر دے گا۔ عقیدہ بھی ہو، ورنہ محض زبانی طور رکلمہ رذحتا بکارے۔

(۶۳۲۳) ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا، کہا ہم سے یعقوب بن عبد الرحمن نے بیان کیا، ان سے عمرو بن ابی عمرو نے، ان سے سعید مقبری نے اور ان سے حضرت ابو ہریرہؓ مذکور نے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے اس مومن بندے کا جس کی میں کوئی عزیز چیز دنیا سے اٹھالوں اور وہ اس پر ثواب کی نیت سے صبر

الله عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((يَكْبِرُ ابْنُ آدَمَ وَيَكْبِرُ مَعْهُ اثْنَانٌ: حُبُّ الْمَالِ، وَطُولُ الْغَمْرِ)). رَوَاهُ شَعْبَةُ عَنْ فَتَادَةَ.

اس سند کے ذکر کرنے سے امام بخاری  والوں سے اسی وقت روایت کرتے ہیں؟

## ٦- باب العمل الذي ينتهي به وجْهُ

٦٤٢٢ - حدثنا معاذ بن أبيه، أخبرنا عبد الله، أخبرنا معمور، عن الزهري، قال أخبرني محمود بن الربيع وزعم محمود أنه عقل رسول الله ﷺ وقال: وعقل مجده من ذلو كان في  
دارهم. [راجع: ٧٧]

لکم طیبہ کا صحیح اقرار یہ ہے کہ اس کے مطابق  
۶۴۲۴ - حدَثَنَا قَتْبِيَّةُ، حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ  
عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عَمْرُو عَنْ سَعِيدِ  
الْمَقْبَرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ  
اللهِ قَالَ: ((يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى: مَا لِعَبْدِي  
الْمُؤْمِنِ مِنْ عَنْدِي جَزَاءً إِذَا قَبضْتُ صَفَيْهَ مِنْ

کر لے تو اس کا بدل میرے یہاں جنت کے سوا اور کچھ نہیں۔

**تَشْبِيهُ** مراد وہ بندہ ہے جس کا کوئی بیارا پچھ فوت ہو جائے اور وہ صبر کرے تو یقیناً اس کے لئے وہ پچھ شفاعت کرے گا۔ مگر دنیا میں ایسا کون ہے جسے یہ صدمہ پیش نہ آتا ہو الاماشاء اللہ۔ اللہ مجھ کو بھی صبر کی توفیق دے آئیں (رازا)

باب دنیا کی بمار اور رونق اور اس کی رنج

کرنے سے ڈرنا

(۲۳۲۵) ہم سے اسماعیل بن عبد اللہ نے بیان کیا، انسوں نے کماکہ مجھ سے اسماعیل بن ابراہیم بن عقبہ نے بیان کیا، ان سے موئی بن عقبہ نے کماکہ ابن شاب نے بیان کیا کہ مجھ سے عروہ بن زیبر نے بیان کیا اور انہیں سور بن محمد بن شوشٹ نے خردی کہ عمرو بن عوف بن شوشٹ بنی عامر بن عدی کے حليف تھے اور بدر کی لڑائی میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ شريك تھے، انہوں نے انہیں خردی کہ آنحضرت ﷺ کے ساتھ شريك تھے ابو عبيده بن الجراح بن شوشٹ کو بحرین وہاں کا جزیہ لانے کے لئے بھیجا، آنحضرت ﷺ نے بحرین والوں سے صلح کر لی تھی اور ان پر علاء بن الحضرمي کو امير مقرر کیا تھا۔ جب ابو عبيده بن شوشٹ بحرین سے جزیہ کمال لے کر آئے تو انصار نے ان کے آنے کے متعلق سن اور صبح کی نماز آنحضرت ﷺ کے ساتھ پڑھی اور جب آنحضرت ﷺ جانے لگے تو وہ آپ کے سامنے آگئے۔ آنحضرت انہیں دیکھ کر مسکرائے اور فرمایا میرا خیال ہے کہ ابو عبيده کے آنے کے متعلق تم نے سن لیا ہے اور یہ بھی کہ وہ کچھ لے کر آئے ہیں؟ انصار نے عرض کیا جی ہاں، یا رسول اللہ! آنحضرت ﷺ نے فرمایا، پھر تمہیں خوشخبری ہو تم اس کی امید رکھو جو تمہیں خوش کر دے گی، خدا کی قسم، فخر و محکمی وہ چیز نہیں ہے جس سے میں تمہارے متعلق ڈرتا ہوں بلکہ میں تو اس سے ڈرتا ہوں کہ دنیا تم پر بھی اسی طرح کشاہ کر دی جائے گی، جس طرح ان لوگوں پر کر دی گئی تھی جو تم سے پہلے تھے اور تم بھی اس کے لئے ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی اسی طرح کوشش کرو گے جس طرح وہ کرتے تھے اور تمہیں بھی اسی طرح غافل کر دے گی جس طرح ان کو غافل کیا تھا۔

أَهْلُ الدُّنْيَا؟ ثُمَّ أَخْتَسِبَةُ إِلَّا الْجَنَّةُ).

ایسا کون ہے جسے یہ صدمہ پیش نہ آتا ہو الاماشاء اللہ۔ اللہ مجھ کو بھی صبر کی توفیق دے آئیں (رازا)

۷- باب ما يُخَلَّدُ مِنْ زَهْرَةِ الدُّنْيَا

وَالْتَّافُسُ فِيهَا

۶۴۲۵ - حدثنا إسماعيل بن عبد الله قال: حدثني إسماعيل بن إبراهيم بن عقبة، عن موسى بن عقبة قال: ابن شهاب: حدثنا عروة بن الزبير أن المسور بن مخرمة أخبره أن عمرو بن عوف وهو خليفتي بيبي عامر بن لؤي كان شهد بذرا مع رسول الله ﷺ بعث أبو عبيدة بن الجراح إلى الحرين يأتني بجزيتها وكان رسول الله ﷺ هو صالح أهل الحرين، وأمر عليهم الغلاء بن الحضرمي فقدم أبو عبيدة بمال من الحرين، فسمعت الأنصار يقدوموه فرأفته صلاة الصبح مع رسول الله ﷺ، فلما أصرف تعرضا له فبسم رسول الله ﷺ حين رأهم وقال: ((أظمكم سمعتم بقدوم أبي عبيدة، وإن جاء بشيء؟)) قالوا: أجل يا رسول الله قال: ((فأنبشوروا وأملوا ما يسركم، فوالله ما الفقر أخشى عليكم، ولكن أخشى عليكم أن تُنسَطْ عَلَيْكُمُ الدُّنْيَا كَمَا بُسِطَتْ عَلَى مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فَتَافَسُوهَا كَمَا تَافَسُوهَا، وَتَلَهِيْكُمْ كَمَا أَلْهَيْهُم)). [راجح: ۱۳۴۴]

**لئے جائیں** ہو، ہو یہی ہوا بعد کے زانوں میں مسلمان محبت دنیاوی میں پھنس کر اسلام اور فکر آخرت سے غافل ہو گئے جس کے نتیجے میں بے دینی پیدا ہو گئی اور وہ آپس میں لڑنے لگے جس کا نتیجہ یہ اختلاط ہے جس نے آج دنیا کے اسلام کو گھیر رکھا ہے۔

(۶۴۲۶) ہم سے قتبیہ بن سعید نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے لیث بن سعد نے بیان کیا، ان سے یزید بن ابی حبیب نے بیان کیا، ان سے ابو الحیرہ نے بیان کیا اور ان سے عقبہ بن عامر رض نے کہ رسول کریم ﷺ باہر تشریف لائے اور جنگ احمد کے شہیدوں کے لئے اس طرح نماز پڑھی جس طرح مردہ پر نماز پڑھی جاتی ہے۔ پھر آپ مجبر بر تشریف لائے اور فرمایا آخرت میں میں تم سے آگے جاؤں گا اور میں تم پر گواہ ہوں گا، وَاللَّهُ میں اپنے حوض کو اس وقت بھی دیکھ رہا ہوں اور مجھے زمین کے خزانوں کی سنجیاں دی گئی ہیں یا (فرمایا کہ) زمین کی سنجیاں دی گئی ہیں اور اللہ کی قسم! میں تمہارے متعلق اس سے نہیں ذرتا کہ تم میرے بعد شرک کرو گے بلکہ مجھے تمہارے متعلق یہ خوف ہے کہ تم دنیا کے لئے ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کرنے لگو گے۔

اس حدیث سے نماز جنازہ غائبانہ بھی ثابت ہوئی۔

**لئے جائیں** بعد کے زانوں میں مسلمانوں کی خانہ جنکی کی تاریخ پر گری نظر ڈالنے سے یہ واضح ہو جاتا ہے کہ حضور ﷺ کا فرمان حرف ص بہ حرف صحیح ثابت ہوا اور بیشتر اسلامی اکابر آپس میں رقبات سے تباہ ہو گئے حتیٰ کہ علمائے کرام بھی اس بیماری سے نہ نجیگانہ شاء اللہ۔ مزید اگر گوم زیاب سوزو۔

(۶۴۲۷) ہم سے اسماعیل بن ابی اویس نے بیان کیا، کہا کہ مجھ سے امام مالک نے بیان کیا، ان سے زید بن اسلم نے، ان سے عطاء بن یسار نے اور ان سے ابو سعید رض نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں تمہارے متعلق سب سے زیادہ اس سے خوف کھاتا ہوں کہ جب اللہ تعالیٰ زمین کی برکتیں تمہارے لئے نکال دے گا۔ پوچھا گیا زمین کی برکتیں کیا ہیں؟ فرمایا کہ دنیا کی چک دک۔ اس پر ایک صحابی نے آنحضرت ﷺ سے پوچھا کیا بھلائی سے برائی پیدا ہو سکتی ہے؟ آنحضرت ﷺ اس پر خاموش ہو گئے اور ہم نے خیال کیا کہ شاید آپ پر وحی نازل ہو رہی ہے۔ اس کے بعد آپ اپنی پیشانی کو صاف

۶۴۲۷ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ زِيدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((إِنَّ أَكْثَرَ مَا أَخَافُ عَلَيْكُمْ مَا يُخْرِجُ اللَّهُ لَكُمْ مِنْ بَرَكَاتِ الْأَرْضِ)) قَيْلَ : وَمَا بَرَكَاتُ الْأَرْضِ؟ قَالَ : ((زَهْرَةُ الدُّنْيَا)) فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ : هَلْ يَأْتِي الْخَيْرُ بِالشَّرِّ؟ فَصَمَّتَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم حَتَّى ظَنِّنَ أَنَّهُ يَنْزَلُ عَلَيْهِ ثُمَّ

جعلَ يَمْسَحُ عَنْ جَبِينِهِ فَقَالَ: ((أَنَّ السَّائِلُ؟)) قَالَ: أَنَا قَالَ أَبُو سَعِيدٍ: لَقَدْ حَمِدَنَا حِينَ طَلَعَ ذَلِكَ قَالَ: ((لَا يَأْتِي الْخَيْرُ إِلَّا بِالْخَيْرِ، إِنَّ هَذَا الْمَالَ خَصِيرَةٌ حَلْوَةٌ، وَإِنَّ كُلَّ مَا أَنْتَ الرِّبِيعُ يَقْتُلُ حَبَطًا أَوْ يُلْمُ إِلَّا أَكْلَةً الْخَصِيرَةِ أَكْلَتْ حَتَّى إِذَا امْتَدَتْ خَاصِرَاتُهَا اسْتَفْكَلَتِ الشَّمْسَ فَاجْتَرَتْ وَثَلَطَتْ وَبَالَتْ، ثُمَّ عَادَتْ فَأَكْلَتْ وَإِنَّ هَذَا الْمَالَ حَلْوَةٌ مَنْ أَخَدَهُ بِحَقِّهِ وَوَضَعَهُ فِي حَقِّهِ، فَيَغْمَدُ الْمَعْوَنَةَ هُوَ، وَمَنْ أَخَدَهُ بِغَيْرِ حَقِّهِ كَانَ كَالَّذِي يَأْكُلُ وَلَا يَشْتَمُ)).

[راجع: ۹۲۱]

**تَشْرِيح** اعتدال پر اشارہ ہے جسے ہریاں چڑھنے والے جانور کی مثال سے بیان فرمایا ہے جو جانور ہریاں بے اعتدال سے کھا جاتے ہیں وہ بیمار بھی ہو جاتے ہیں ویسا کیسی حال ہے یہاں اعتدال ہر حال میں ضروری ہے۔

(۶۴۲۸) مجھ سے محمد بن بشار نے بیان کیا، انہوں نے کماہم سے غدر نے بیان کیا، انہوں نے کماہم سے شعبہ نے بیان کیا، کماکر میں نے ابو حمزہ سے سنا، کماکر مجھ سے زہدم بن مضرب نے بیان کیا، کماکر میں نے عمران بن حسین رضی اللہ عنہما سے سنا اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سب سے بہتر میرا زمانہ ہے، پھر ان لوگوں کا زمانہ ہے جو اس کے بعد ہوں گے۔ عمران نے بیان کیا کہ مجھے نہیں معلوم آنحضرت ﷺ نے ارشاد کو دو مرتبہ دہرا یا تین مرتبہ۔ پھر اس کے بعد وہ لوگ ہوں گے کہ وہ گواہی دیں گے لیکن ان کی گواہی قبول نہیں کی جائے گی، وہ خیانت کریں گے اور ان پر سے اعتدال جاتا رہے گا۔ وہ نذر مانیں گے لیکن پوری نہیں کریں گے اور ان میں مٹا پا پھیل جائے گا۔

**تَشْرِيح** راوی کو تین دفعہ کاشہر ہے اگر آپ نے تیری دفعہ بھی ایسا فرمایا تو تبع تابعین بھی اس فضیلت میں داخل ہو سکتے ہیں۔ جن

میں ائمہ اربید اور محمد شین کی بڑی تعداد شاہل ہو جاتی ہے اور حضرت امام بخاری رضی اللہ عنہ اسی ذیل میں آجاتے ہیں مگر دو مرتبہ فرمانے کو ترجیح حاصل ہے۔ آخر میں پیش گوئی فرمائی جو حرف صحیح ثابت ہو رہی ہے۔ جھوٹی گواہی دینے والے، اناقتوں میں خیانت کرنے والے، عمد کر کے اسے توڑنے والے آج مسلمانوں میں کثرت سے ملیں گے۔ ایسے لوگ ناجائز پس حاصل کرنے کے جسمانی لحاظ سے موٹی موٹی توندوں والے بھی بست دیکھے جا سکتے ہیں۔ اللهم لا تجعلنا منہم آمين۔

٦٤٢٩ - حدَّثَنَا عبدُ الْأَزْدِ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ، (٢٣٢٩) ہم سے عبدان نے بیان کیا، کہا ہم سے ابو حمزہ نے، ان سے اعمش نے، ان سے ابراہیم نے، ان سے عبیدہ نے اور ان سے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، سب سے بہتر میرا زمانہ ہے، اس کے بعد ان لوگوں کا جو اس کے بعد ہوں گے، پھر جو ان کے بعد ہوں گے اور اس کے بعد ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو قسم سے پہلے گواہی دیں گے کبھی گواہی سے پہلے قسم کھائیں گے۔

عن الأعمشِ، عن إبراهيمَ، عن عبيدةَ، عن عبد الله عن النبي ﷺ قال: ((خَيْرُ النَّاسِ قَرْنِي، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ، ثُمَّ يَحْيَءُ مِنْ بَعْدِهِمْ قَوْمٌ تَسْبِقُ شَهَادَتَهُمْ أَيْمَانَهُمْ، وَأَيْمَانَهُمْ شَهَادَتَهُمْ)).

[راجع: ٢٦٥٢]

مطلوب یہ ہے کہ نہ ان کو گواہی دینے میں کچھ باک ہو گا نہ تم کھلانے میں کوئی تامل ہو گا۔ گواہی دے کر قسمیں کھائیں گے کبھی قسمیں پھر اس کے بعد گواہی دیں گے۔

٦٤٣٠ - (٢٣٣٠) مجھ سے بھی بن موئی نے بیان کیا، کہا ہم سے وکیج نے بیان کیا، ان سے اسماعیل بن ابی خالد کوفی نے بیان کیا، ان سے قیس بن ابی حازم نے بیان کیا کہ میں نے خباب بن ارت بن شوہر سے سنًا، اس دن ان کے پیٹ میں سات داغ لگائے گئے تھے۔ انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر ہمیں موت کی دعا کرنے سے منع نہ کیا، ہوتا تو میں اپنے لئے موت کی دعا کرتا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ گزر گئے اور دنیا نے ان کے (اعمال خیر میں سے) کچھ نہیں گھٹایا اور ہم نے دنیا سے اتنا کچھ حاصل کیا کہ مٹی کے سوا اس کی کوئی جگہ نہیں۔

٦٤٣٠ - حدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ مُوسَى، حدَّثَنَا وَكِيعٌ، حدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، عَنْ قَيْسٍ قَالَ: سَيَغْفِلُ خَبَابًا وَقَدْ أَكْتُوَ يَوْمَئِذٍ سَبْعًا فِي بَطْنِهِ وَقَالَ: لَوْ لَا أَنَا رَسُولُ اللَّهِ نَهَانَا أَن نَذْغُو بِالْمَوْتِ لَدَعْوَتِ الْمَوْتَ بِالْمَوْتِ، إِنَّ أَصْحَابَ مُحَمَّدٍ ﷺ مَضْنُوا وَلَمْ تَفْضُلُهُمُ الدُّنْيَا بِشَيْءٍ، وَإِنَّ أَصْبَنَا مِنَ الدُّنْيَا مَا لَا نَجِدُ لَهُ مَوْضِعًا إِلَّا تُرَابًا.

[راجع: ٥٦٧٢]

لَتَشْهِدُنَّ پہلے گرنے والے صحابہ کرام فتوحات کا آرام نہ پانے والے ساری عکیلیں ساتھ لے گئے۔ بعد والوں نے فتوحات سے دنیاوی آرام اتنا حاصل کیا کہ بڑے بڑے مکانات کی تغیر کر گئے اسی پر اشارہ ہے۔

٦٤٣١ - (٢٣٣١) ہم سے محمد بن شٹی نے بیان کیا، کہا ہم سے بھی قلن نے بیان کیا، ان سے اسماعیل بن ابی خالد نے، ان سے قیس بن ابی حازم نے کہا کہ میں خباب بن ارت بن شوہر کی خدمت میں حاضر ہوا، وہ اپنے مکان کی دیوار بنوار ہے تھے، انہوں نے کہا کہ ہمارے ساتھی جو گزر

حدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُشْتَى، حدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: حدَّثَنِي قَيْسٌ، قَالَ: أَتَيْتُ خَبَابًا وَهُوَ يَتَبَيَّنِي حَابِطًا لَهُ فَقَالَ إِنَّ أَصْحَابَنَا الَّذِينَ مَضْنُوا لَمْ

گئے دنیا نے ان کے نیک اعمال میں سے کچھ بھی کمی نہیں کی لیکن ان کے بعد ہم کو اتنا پیسہ ملا کہ ہم اس کو کمال خرچ کریں بس اس مٹی اور پانی یعنی عمارت میں ہم کو اسے خرچ کاموں قع ملا ہے۔

**لَشَرْحِ حَدِيثٍ** [یعنی بے ضرورت عمارتیں بناؤتیں۔] محض دنیاوی نام و نمود و نمائش کے لئے عمارتوں کا بوانا امر محمود نہیں ہے۔ ہاں ضرورت کے تحت یہی کھانا ضروری ہے اسی طرح سردی گری بر سات سے بچنے کے لئے مکان بھی ضروری ہے۔

(۲۳۳۲) ہم سے محمد بن کثیر نے بیان کیا، ان سے سفیان بن عیینہ نے، ان سے اعمش نے، ان سے ابو والیل نے اور ان سے خباب بن ارت شیخ نے بیان کیا کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ہجرت کی تھی اور اس کا قصہ بیان کیا۔

### باب اللہ پاک کا سورہ فاطر میں فرمانا

اللہ کا وعدہ حق ہے پس تمہیں دنیا کی زندگی دھوکا میں نہ ڈال دے (کہ آخرت کو بھول جاؤ) اور نہ کوئی دھوکا دینے والی چیز تمہیں اللہ سے غافل کر دے۔ بلاشبہ شیطان تمہارا دشمن ہے پس تم اسے اپنا دشمن ہی سمجھو، وہ تو اپنے گروہ کو بلاتا ہے کہ وہ جنمی ہو جائے۔ آیت میں سعیر کا لفظ ہے جس کی جمع سر آتی ہے۔ مجید نے کہا جسے فیabil نے وصل کیا کہ غور سے شیطان مراد ہے۔

(۲۳۳۳) ہم سے سعد بن حفص نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے شیبان بن عبد الرحمن نے بیان کیا، ان سے یحییٰ نے بیان کیا، ان سے محمد بن ابراہیم قرشی نے بیان کیا کہ مجھے معاذ بن عبد الرحمن نے خبر دی، انہیں حمران بن ابیان نے خبر دی، انہوں نے کہا کہ میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے لئے وضو کا پانی لے کر آیا ہو چبوترے پر بیٹھے ہوئے تھے، پھر انہوں نے اچھی طرح وضو کیا۔ اس کے بعد کہا کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو اسی جگہ وضو کرتے دیکھا تھا۔ آنحضرت ﷺ نے اچھی طرح وضو کیا۔ پھر فرمایا کہ جس نے اس طرح وضو کیا اور پھر مسجد میں آکر دور کھت نماز پڑھی تو اس کے پچھلے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر یہ بھی فرمایا کہ اس پر مغفور نہ ہو جاؤ۔

تَقْصِفُهُمُ الدُّنْيَا شَيْئًا، وَإِنَا أَصْبَنَا مِنْ بَعْدِهِمْ شَيْئًا لَا نَجِدُ لَهُ مَوْضِعًا إِلَّا

الْتُّرَابَ۔ [راجع: ۵۶۷۲]

**لَشَرْحِ حَدِيثٍ** [یعنی بے ضرورت عمارتیں بناؤتیں۔] ضرورت کے تحت یہی کھانا ضروری ہے اسی طرح سردی گری بر سات سے بچنے کے لئے مکان بھی ضروری ہے۔

۶۴۳۲ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، عَنْ سَفِيَّانَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي وَالْبَلِ، عَنْ خَبَابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : هَاجَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ۔ [راجع: ۱۲۷۶]

### باب

قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى : هُبَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنْ وَعَدْنَا اللَّهَ حَقًّا فَلَا تَغْرِنُكُمُ الْحَيَاةُ الدُّنْيَا وَلَا يَغْرِنُكُمْ بِاللَّهِ الْغَرُورُ إِنَّ الشَّيْطَانَ لَكُمْ عَدُوٌ فَاتَّخِذُوهُ عَدُوًا إِنَّمَا يَدْعُوا حِزْبَهُ لِيَكُونُوا مِنْ أَصْحَابِ السَّعِيرِ ۚ جَمِيعُهُ سُعْرٌ۔ قَالَ مُجَاهِدٌ : الْغَرُورُ الشَّيْطَانُ۔

۶۴۳۳ - حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ حَفْصٍ، حَدَّثَنَا شَيْبَانَ، عَنْ يَحْتَىٰ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمِ الْقُرَشِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي مُعاذُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ ابْنَ أَبَانَ أَخْبَرَهُ قَالَ : أَتَيْتُ عُشَمَانَ بِطَهْرٍ وَهُوَ جَالِسٌ عَلَى الْمَقَاعِدِ، فَتَوَضَّأَ فَأَخْسَنَ الْوُضُوءَ ثُمَّ قَالَ : ((مَنْ تَوَضَّأَ مِثْلَ هَذَا الْوُضُوءَ ثُمَّ أَتَى الْمَسْجَدَ فَرَكِعَ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ جَلَسَ غَيْرَ لَهُ مَا تَقْدَمَ مِنْ ذَنْبِهِ)) قَالَ : وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : لَا تَغْتَرُوا.

کہ سب گناہ بھیں دیئے گئے اب فکر ہی کیا ہے۔

**نَسْخَةٌ مُّرَجَّعٌ** روایت میں سیدنا حضرت عثمان غنی بن عثیمین کا ذکر خیر ہے بلکہ سنت نبوی پر ان کا قدم ہے قدم عمل پیرا ہونا بھی مذکور ہے۔ حضرت عثمان بن عثیمین کی محبت اہل سنت کا خاص نشان ہے جیسا کہ حضرت امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا تھا۔ چنانچہ شرح فتنہ اکبر ص ۹۶ میں یہ یوں مذکور ہے۔ سئل ابو حنیفہ عن مذهب اہل السنہ والجماعۃ فقال ان نفضل الشیخین ای ابی ابکر و عمرو نحب الختنین ای عثمان و علیا و ان نرى المسح على الختنین و نصلی خلف کل برو فاجر حضرت امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے مذهب اہل سنت والجماعۃ کی تعریف پوچھی گئی تو آپ نے بتالیا کہ ہم شیخین یعنی حضرت ابوبکر و عمر بن عثیمین کو جملہ صحابہ پر فضیلت دیں اور دونوں دامادوں یعنی حضرت علی اور حضرت عثمان بن عثیمین سے محبت رکھیں اور موزوں پر مسح کو جائز سمجھیں اور ہر نیک و بد امام کے پیچے اقتداء کریں یہی اہل سنت والجماعۃ کی تعریف ہے۔

## ۹- باب ذہاب الصالحین

(۲۳۳۳) مجھ سے یحییٰ بن حماد نے بیان کیا، کہا ہم سے ابو عوانہ نے بیان کیا، ان سے بیان بن بشر نے ان سے قیس بن ابی حازم نے اور ان سے مرا داں اسلامی بن عثیمین نے بیان کیا کہ بنی کشمیر نے فرمایا نیک لوگ یکے بعد دیگرے گزر جائیں گے اس کے بعد جو کے بھوسے یا کھجور کے کچھے کی طرح کچھ لوگ دنیا میں رہ جائیں گے جن کی اللہ پاک کو کچھ ذرا بھی پرواہ ہو گی۔ امام بخاری رضی اللہ عنہ نے کما حفالة اور حثالہ دونوں کے ایک ہی معنی ہیں۔

۶۴۳۴- حدیثی یحییٰ بن حماد، حدثنا أبو عوانة، عن بيأن، عن قيس بن أبي حازم، عن موداسِ الأسلمي قال: قال النبي ﷺ: ((يذهب الصالحون الأول فالأخير، وينقى حفالة كخلفة الشعير - أو التمر - لا يزالهم الله بالله)). قال أبو عبد الله : يقال : حفالة وخلفاء.

[راجع: ۴۱۵۶]

بعض نسخوں میں قال ابو عبد الله لغ عبارت نہیں ہے۔

۱۰- باب ما يُتَقَىٰ مِنْ فِتْنَةِ الْمَالِ  
وقول الله تعالى: هُنَّمَا أَنْوَلُكُمْ  
وأَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ

۶۴۳۵- حدیثی یحییٰ بن یوسف،  
أخبرنا أبو بکر، عن أبي حصین، عن أبي صالح، عن أبي هریزہ رضی اللہ عنہ  
قال: قال رسول الله ﷺ: ((تعس عن الدینار والدرهم والقطفية والحميصة، إن  
أعطي رضي وإن لم يعط لم يرض)).

## باب مال کے فتنے سے ڈرتے رہنا

اور اللہ تعالیٰ نے سورۃ تعابن میں فرمایا کہ ” بلاشبہ تمہارے مال و اولاد تمہارے لئے اللہ کی طرف سے آزمائش ہیں۔“

(۲۳۳۵) مجھ سے یحییٰ بن یوسف نے بیان کیا، کہا ہم کو ابوبکر بن عیاش نے خردی، انیں ابو حسین (عثمان بن عاصم) نے، انیں ابو صالح ذکوان نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دینار و درہم کے بندے، عمدہ ریشمی چادروں کے بندے، سیاہ کملی کے بندے، تباہ ہو گئے کہ اگر انیں دیا جائے تو وہ خوش ہو جاتے ہیں اور اگر نہ دیا جائے تو ناراضی

[راجع: ۲۸۸۶]

رہتے ہیں۔

**تشریح** زمانہ رسالت میں ایسے بھی لوگ تھے جو دنیاوی مفادات کے تحت مسلمان ہو گئے تھے ان ہی کا یہ ذکر ہے ایسا اسلام بیکار محض ہے۔ جس سے محض دنیا حاصل کرنا مقصود ہو۔

(۶۴۳۶) ہم سے ابو عاصم نبیل نے بیان کیا، ان سے ابن جرج نے بیان کیا، ان سے عطاء بن ابی رباح نے بیان کیا، کماکہ میں نے ابن عباسؓ سے سنا، انہوں نے کماکہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا، آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اگر انسان کے پاس مال کی دوادیاں ہوں تو تیری کا خواہش مند ہو گا اور انسان کا پیش مٹی کے سوا اور کوئی چیز نہیں بھر سکتی اور اللہ اس شخص کی توبہ قبول کرتا ہے جو (دل سے) پھر توبہ کرتا ہے۔

(۶۴۳۷) مجھ سے محمد بن سلام نے بیان کیا، انہوں نے کماہم کو مخلد نے خبر دی، انہوں نے کماہم کو ابن جرج نے خبر دی، انہوں نے کما کہ میں نے عطاء سے سنا، انہوں نے کماکہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سنا، کماکہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اگر انسان کے پاس مال (بھیڑ کبڑی) کی پوری وادی ہو تو وہ چاہے گا کہ اسے سی ہی ایک اور مل جائے اور انسان کی آنکھ مٹی کے سوا اور کوئی چیز نہیں بھر سکتی اور جو اللہ سے توبہ کرتا ہے وہ اس کی توبہ قبول کرتا ہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کماکہ مجھے معلوم نہیں یہ قرآن میں سے ہے یا نہیں۔ بیان کیا کہ میں نے ابن زبیر رضی اللہ عنہما کو یہ منبر پر کہتے سن تھا۔

**تشریح** سورۃ تکاثر کے نزول سے پہلے اس عمارت کو قرآن کی طرح تلاوت کیا جاتا رہا۔ پھر سورۃ تکاثر کے نزول کے بعد اس کی تلاوت منسوخ ہو گئی۔ مضمون ایک ہی ہے انسان کے حرص اور طمع کا بیان ہے۔ احادیث ذیل میں مزید وضاحت موجود ہے۔

(۶۴۳۸) ہم سے ابو قیم نے بیان کیا، انہوں نے کماہم سے عبدالرحمن بن سلیمان بن غیل نے بیان کیا، ان سے عباس بن سل بن سعد نے بیان کیا انہوں نے کماکہ میں نے عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کو مکہ مکرمہ میں منبر پر یہ کہتے سن۔ انہوں نے اپنے خطبے میں

۶۴۳۶ - حدثنا أبو عاصم، عن ابن جرير، عن عطاء قال : سمعت ابن عباس رضي الله عنهما يقول : سمعت النبي ﷺ يقول : ((لَوْ كَانَ لِابْنِ آدَمَ وَادِيَانٍ مِّنْ مَالٍ لَا يَتَغَيَّرُ ثَالِثًا، وَلَا يَمْلأُ جَوْفَ ابْنِ آدَمَ إِلَّا التُّرَابُ، وَيَتُوبُ اللَّهُ عَلَى مَنْ تَابَ)). [طرفہ فی : ۶۴۳۷].

۶۴۳۷ - حدثني محمد قال : أخبرنا مخلد، أخبرنا ابن جرير قال: سمعت عطاء يقول: سمعت ابن عباس يقول: سمعت رسول الله ﷺ يقول: ((لَوْ أَنَّ لِابْنِ آدَمَ مِثْلَ وَادِيَ مَالًا لَا يَحْبُّ أَنْ لَهُ إِلَيْهِ مِثْلُهُ، وَلَا يَمْلأُ عَيْنَ ابْنِ آدَمَ إِلَّا التُّرَابُ، وَيَتُوبُ اللَّهُ عَلَى مَنْ تَابَ)). قال ابن عباس: فَلَا أَذْرِي مِنَ الْقُرْآنِ هُوَ أَمْ لَا. قال: وَسَمِعْتُ ابْنَ الزُّبَيرَ يَقُولُ ذَلِكَ عَلَى الْمِنْبَرِ. [راجع: ۶۴۳۶]

**تشریح** سورۃ تکاثر کے نزول سے پہلے اس عمارت کو قرآن کی طرح تلاوت کیا جاتا رہا۔ پھر سورۃ تکاثر کے نزول کے بعد اس کی تلاوت منسوخ ہو گئی۔ مضمون ایک ہی ہے انسان کے حرص اور طمع کا بیان ہے۔ احادیث ذیل میں مزید وضاحت موجود ہے۔

۶۴۳۸ - حدثنا أبو نعيم، حدثنا عبد الرحمن بن سليمان بن الغسيل، عن عباس بن سهل بن سعيد قال: سمعت ابن الزبير على المنبر بمكة في خطبته يقول

کما کہ اے لوگو! نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ اگر انسان کو ایک وادی سونا بھر کے دے دیا جائے تو وہ دوسرا کاخواہش مند رہے گا، اگر دوسرا دے دی جائے تو تیسرا کاخواہش مند رہے گا اور انسان کا پیٹ مٹی کے سوا اور کوئی چیز نہیں بھر سکتی اور اللہ پاک اس کی توبہ قبول کرتا ہے جو توبہ کرے۔

(۲۳۴۹) ہم سے عبدالعزیز بن عبد اللہ نے بیان کیا، انہوں نے کہا، ہم سے ابراہیم بن سعد نے بیان کیا، ان سے صالح نے بیان کیا، ان سے ابن شاہب نے کہ مجھے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے خبر دی اور ان سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر انسان کے پاس سونے کی ایک وادی ہو تو وہ چاہے گا کہ دو ہو جائیں اور اس کامنہ قبر کی مٹی کے سوا اور کوئی چیز نہیں بھر سکتی اور اللہ اس کی توبہ قبول کرتا ہے جو توبہ کرے۔

(۲۳۴۰) اور ہم سے ابوالولید نے بیان کیا، ان سے حماد بن سلمہ نے بیان کیا، ان سے ثابت نے اور ان سے انس بن مثہن نے اور ان سے ابی بن کعب بن مثہن نے کہ ہم اسے قرآن ہی میں سے سمجھتے تھے یہاں تک کہ آیت "الْهُكْمُ لِلّٰهِ الْعَلِيِّ" (التکاثر : ۱)

الفاظ حدیث لو ان لابن آدم وادی الخ کو بعض صحابہ قرآن ہی میں سے سمجھتے تھے۔ مگر سورہ الہکم التکاثر سے ان کو معلوم ہوا کہ یہ قرآنی الفاظ نہیں ہیں بلکہ یہ حدیث نبوی ہے جس کا مضمون قرآن پاک کی سورہ الہکم التکاثر میں ادا کیا گیا ہے۔ یہ سورت بہت ہی رقت انگیز ہے مگر حضور قلب کے ساتھ تلاوت کی ضرورت ہے وفقنا اللہ آمین۔

## باب نبی کریم کا یہ فرمان کہ یہ دنیا کا مال بظاہر سر بزرو خوش گوار نظر آتا ہے

اور اللہ تعالیٰ نے (سورہ آل عمران : ۳ میں) فرمایا کہ انسانوں کو خواہشات کی ترپ، عورتوں، بیان بچوں، ڈھیروں سونے چاندی، نشان لگے ہوئے گھوڑوں اور چوپاپیوں کھیتوں میں محبوب بنا دی گئی ہے، یہ چند روزہ زندگی کا سریا ہے۔ حضرت عمر بن مثہن نے کہا کہ اے اللہ! ہم تو سوا اس کے کچھ طاقت ہی نہیں رکھتے کہ جس چیز سے تو نے ہمیں زینت بخشی ہے اس پر ہم طبعی طور پر خوش ہوں۔ اے اللہ! میں تجھ

یا ایہا النَّاسُ إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُولُ:  
(لَوْلَا أَنَّ ابْنَ آدَمَ أَغْطَى وَادِيَّا مَلَأَ مِنْ  
ذَهَبٍ أَحَبَّ إِلَيْهِ ثَالِثًا، وَلَوْلَا أَغْطَى ثَالِثًا  
أَحَبَّ إِلَيْهِ ثَالِثًا، وَلَا يَسْدُدُ جَوْفَ ابْنِ آدَمَ  
إِلَّا التُّرَابُ، وَيَتُوبُ اللَّهُ عَلَى مَنْ تَابَ).

۶۴۳۹ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ،  
حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ صَالِحٍ، عَنْ  
ابْنِ شَهَابٍ أَخْبَرَنِي أَنَّسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ  
رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((لَوْلَا أَنَّ لَابْنِ آدَمَ  
وَادِيَّا مِنْ ذَهَبٍ أَحَبَّ أَنْ يَكُونَ لَهُ  
وَادِيَانَ، وَلَنْ يَمْلأَ فَاءً إِلَّا التُّرَابُ، وَيَتُوبُ  
اللَّهُ عَلَى مَنْ تَابَ)).

۶۴۰ - وَقَالَ لَنَا أَبُو الْوَلِيدِ : حَدَّثَنَا  
حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَّسٍ، عَنْ  
أُبَيِّ قَالَ : كُنَّا نَرَى هَذَا مِنَ الْقُرْآنِ حَتَّى  
نَزَّلَتْ: ﴿الْهُكْمُ لِلّٰهِ الْعَلِيِّ﴾ (التکاثر : ۱)

الفاظ حدیث لو ان لابن آدم وادی الخ کو بعض صحابہ قرآن ہی میں سے سمجھتے تھے۔ مگر حضور قلب کے ساتھ تلاوت کی ضرورت ہے وفقنا اللہ آمین۔

## ۱۱ - باب قولِ النبی ﷺ: ((هذا المال خصيرة حلوة))

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿هُرَيْزَنْ لِلنَّاسِ حُبُّ  
الشَّهْوَاتِ مِنَ النِّسَاءِ وَالْبَيْنَ وَالْفَنَاطِيرِ  
الْمُقْنَطِرَةِ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَالْخَيْلِ  
الْمُسْوَمَةِ وَالْأَنْعَامِ وَالْحَرْثِ ذَلِكَ مَنَعَ  
الْحَيَاةِ الدُّنْيَا﴾ قَالَ عُمَرُ : اللَّهُمَّ إِنَا لَا  
نَسْطَعُ إِلَّا أَنْ نَفْرَحَ بِمَا زَيَّنْتَ لَنَا، اللَّهُمَّ

سے دعا کرتا ہوں کہ اس مال کو تو حق جگہ پر خرچ کرائیو۔ (۲۳۲۱) ہم سے علی بن عبد اللہ مدینی نے بیان کیا، کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے بیان کیا، کہا کہ میں نے ذہری سے سنا وہ کہتے تھے کہ مجھے عروہ اور سعید بن مسیب نے خبر دی، انہیں حکیم بن حرام نے کہا کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے مانگا تو آنحضرت ﷺ نے مجھے عطا فرمایا۔ میں نے پھر مانگا اور آنحضرت ﷺ نے پھر عطا فرمایا۔ پھر میں نے مانگا اور آنحضرت ﷺ نے پھر عطا فرمایا۔ پھر فرمایا کہ یہ مال اور بعض اوقات سفیان نے یوں بیان کیا کہ (حکیم ﷺ نے بیان کیا) اے حکیم! یہ مال سربراہ اور خشکوار نظر آتا ہے پس جو شخص اسے نیک نیت سے لے اس میں برکت ہوتی ہے اور جو لائق کے ساتھ لیتا ہے تو اس کے مال میں برکت نہیں ہوتی بلکہ وہ اس شخص جیسا ہو جاتا ہے جو کھاتا جاتا ہے لیکن اس کا پیٹ نہیں بھرتا اور اپر کا ہاتھ نیچے کے ہاتھ سے بھتر ہے۔

**تشریح** اور کا ہاتھ جنی کا ہاتھ صدقہ خیرات لینے والے کا ہاتھ ہے۔ جنی کا درجہ بہت اونچا ہے اور لینے والے کا نیچا۔ مگر آیت کریمہ لا بطلوا صدقاتکم بالمن والاذن (آل عمرہ: ۲۶۲) کے تحت معلیٰ کا فرض ہے کہ دینے والے کو حقیر نہ جانے اس پر احسان نہ جلانے نہ اور کچھ ذہنی تکلیف دے ورنہ اس کے صدقہ کا ثواب ضائع ہو جائے گا۔

## باب آدی جو مال اللہ کی راہ میں دے دے وہی اس کا اصلی مال ہے

(۲۳۲۲) مجھ سے عمر بن حفص نے بیان کیا، کہا مجھ سے میرے والد نے بیان کیا، کہا ہم سے اعمش نے بیان کیا، کہا کہ مجھ سے ابراہیم تھی نے بیان کیا، ان سے حارث بن سوید نے کہ عبد اللہ بن مسعود رض نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا تم میں کون ہے جسے اپنے مال سے زیادہ اپنے وارث کامال پیارا ہو۔ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم میں کوئی ایسا نہیں جسے مال زیادہ پیارا ہے ہو۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا، پھر اس کامال وہ ہے جو اس نے (موت سے) پسلے (اللہ کے راستے میں خرچ) کیا اور اس کے وارث کامال وہ ہے جو وہ چھوڑ کر مرا۔

إِنِّي أَسْأَلُكَ أَنْ أَنْفَقَهُ فِي حَقِّهِ.

۶۴۴۱ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا سُفِيَّانَ قَالَ : سَمِعْتَ الرُّثْرُهِيَّ يَقُولُ: أَخْبَرَنِي عَزْرُوهُ بْنُ وَسَعِيدٍ بْنُ الْمُسَبِّبِ، عَنْ حَكِيمٍ بْنِ حَزَامٍ قَالَ: سَأَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَأَغْطَطَنِي ثُمَّ سَأَلْتُهُ، فَأَغْطَطَنِي ثُمَّ سَأَلْتُهُ فَأَغْطَطَنِي، ثُمَّ قَالَ: ((هَذَا الْمَالُ)) وَرَبِّمَا قَالَ سُفِيَّانَ : قَالَ لِي ((يَا حَكِيمُ إِنَّ هَذَا الْمَالَ حَصْرَةً حَلْوَةً، فَمَنْ أَخْدَهُ بِطَيِّبٍ نَفْسٌ بُورَكَ لَهُ فِيهِ، وَمَنْ أَخْدَهُ بِإِشْرَافٍ نَفْسٌ لَمْ يُبَارَكْ لَهُ فِيهِ، وَكَانَ كَالَّذِي يَأْكُلُ وَلَا يَشْتَبَعُ، وَالْيَدُ الْعَلِيَّةُ خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلَى)). [راجع: ۱۴۷۲]

## ۱۲ - بَابٌ مَا قَدَّمَ مِنْ مَالِهِ

### فَهَوَ لَهُ

جو آخرت میں کام آنے والا ہے۔

۶۴۴۲ - حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ، حَدَّثَنِي أَبِي، حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ: حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ التَّيْمِيُّ، عَنْ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ قَالَ: عَبْدُ اللَّهِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((أَيُّكُمْ مَالٌ وَارِثُهُ أَحَبُّ إِلَيْهِ مِنْ مَالِهِ))، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا مِنْ أَحَدٌ إِلَّا مَالُهُ أَحَبُّ إِلَيْهِ قَالَ: ((فَإِنَّ مَالَهُ مَا قَدَّمَ وَمَا نَ

وَارِثُهُ مَا أَخْرَى)).

**لَشِّرْح** حدیث اور باب میں مطابقت ظاہر ہے۔ مبارک ہیں وہ لوگ جو اپنی زندگی میں آخرت کے لئے زیادہ اٹاٹھ جمع کر سکیں اور اللہ کے راستے سے مراد اسلام ہے جس کی اشاعت اور خدمت میں مال اور جان سے پر خلوص حصہ لینا مسلمان کی زندگی کا واحد نصب الحسین ہونا چاہئے۔ وفقنا اللہ لما یحب ویرضی۔

باب جو لوگ دنیا میں زیادہ مالدار ہیں وہی آخرت میں زیادہ نادر ہوں گے اور اللہ تعالیٰ نے سورہ ہود میں فرمایا ”جو شخص دنیا کی زندگی اور اس کی زینت کا طالب ہے تو ہم اس کے تمام اعمال کا بدلہ اسی دنیا میں اس کو بھرپور دے دیتے ہیں اور اس میں ان کے لئے کسی طرح کی کمی نہیں کی جاتی یہی وہ لوگ ہیں جن کے لئے آخرت میں دوزخ کے سوا اور کچھ نہیں ہے اور جو کچھ انسوں نے اس دنیا کی زندگی میں کیا وہ آخرت کے حق میں بیکار ثابت ہوا اور جو کچھ (اپنے خیال میں) وہ کرتے ہیں سب بیکار حمض ہے۔“

**لَشِّرْح** کیوں کہ انسوں نے آخرت کی بہبودی کے لئے تو کوئی کام نہ کیا تھا بلکہ یہی خیال رہا کہ لوگ اس کی تعریف کریں سو یہ مقصد ہوا ب آخرت میں کچھ نہیں ریا کاروں کا یہی حال ہے، یہی کام وہ دنیا میں کرتے ہیں (آخری نتیجہ کے لحاظ سے) وہ سب باطل ہیں۔

(۶۴۴۳) ہم سے قتیبه بن سعید نے بیان کیا، کہا ہم سے جریر بن عبد الحمید نے بیان کیا، ان سے عبدالعزیز بن رفیع نے، ان سے زید بن وہب نے اور ان سے ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک روز میں باہر نکلا تو دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ نماچل رہے تھے اور آپ کے ساتھ کوئی بھی نہ تھا۔ ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اس سے میں سمجھا کہ آخرت سے اسے پسند نہیں فرمائیں گے کہ آپ کے ساتھ اس وقت کوئی رہے۔ اس لئے میں چاند کے ساتھ میں آخرت سے اس کے پیچھے پیچھے چلے گا۔ اس کے بعد آپ مڑے تو مجھے دیکھا اور دریافت فرمایا کون ہے؟ میں نے عرض کیا ابوذر! اللہ مجھے آپ پر قربان کرے۔ آپ نے فرمایا، ابوذر! یہاں آؤ۔ بیان کیا کہ پھر میں تھوڑی دیر تک آپ کے ساتھ چلتا رہا۔ اس کے بعد آپ نے فرمایا کہ جو لوگ (دنیا میں) زیادہ مال و دولت جمع کئے ہوئے ہیں قیامت کے دن وہی خسارے میں ہوں گے۔ سوائے ان کے جنہیں اللہ تعالیٰ نے مال دیا ہو۔

۱۳ - باب الْمُكْتَرُونَ هُمُ الْمُقْلُونُ  
وَقَوْلُهُ تَعَالَى: ﴿مَنْ كَانَ يُرِيدُ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا وَرِزْقَهَا نُوفِّ إِلَيْهِمْ أَعْمَالَهُمْ فِيهَا وَهُمْ فِيهَا لَا يَنْخَسِّونَ الَّذِينَ أُولَئِكَ لَيْسَ لَهُمْ فِي الْآخِرَةِ إِلَّا النَّارُ وَحَبَطَ مَا صَنَعُوا فِيهَا وَبَاطِلٌ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ﴾ [ہود: ۱۵].

۶۴۴۳ - حَدَّثَنَا قَتْبَيْهُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رَفِيعٍ، عَنْ زَيْدٍ بْنِ وَهْبٍ عَنْ أَبِي ذَرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: خَرَجَتْ لَيْلَةً مِنَ الْتِيَالِيِّ فَإِذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْشِي وَخَدَّهُ، وَلَيْسَ مَعَهُ إِنْسَانٌ قَالَ فَظَنَّتْ أَنَّهُ يَكْرَهُ أَنْ يَمْشِي مَعَهُ أَحَدًا قَالَ: فَجَعَلَتْ أَمْشِي فِي ظِلِّ الْقَمَرِ فَالْتَّفَتَ فَرَأَيْنِي قَالَ: (مَنْ هَذَا؟) قَلَّتْ: أَبُو ذَرٍ، جَعَلَنِي اللَّهُ فِدَاءَكَ قَالَ: (رَبَا أَبَا ذَرَ تَعَالَى) قَالَ: فَمَشَيْتُ مَعَهُ سَاعَةً. قَالَ: ((إِنَّ الْمُكْتَرِينَ هُمُ الْمُنْقَلُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، إِلَّا مَنْ أَغْطَاهُ اللَّهُ خَيْرًا، فَنَفَقَ فِيهِ يَمِينَهُ وَشِمَالَهُ، وَبَيْنَ يَدَيْهِ

اور انہوں نے اسے دایکس بائیں، آگے پیچھے خرچ کیا ہو اور اسے بھلے کاموں میں لگایا ہو۔ (ابوزر بن عثیمین نے) بیان کیا کہ پھر تھوڑی دیر تک میں آپ کے ساتھ چلتا رہا۔ آپ نے فرمایا کہ یہاں بیٹھ جاؤ۔ آنحضرت ﷺ نے مجھے ایک ہموار زمین پر بٹھا دیا جس کے چاروں طرف پھر تھے اور فرمایا کہ یہاں اس وقت تک مجھے رو جب تک میں تمہارے پاس لوٹ کے آؤں۔ پھر آپ پھر میں زمین کی طرف چلے گئے اور نظروں سے او جھل ہو گئے۔ آپ وہاں رہے اور دیر تک دیں رہے۔ پھر میں نے آپ سے نہ، آپ یہ کہتے ہوئے تشریف لارہے تھے ”چاہے چوری کی ہو، چاہے زنا کیا ہو۔“ - ابوذر کہتے ہیں کہ جب آنحضرت ﷺ تشریف لائے تو مجھ سے صبر نہیں ہو سکا اور میں نے عرض کیا اے اللہ کے بنی! اللہ آپ پر مجھے قربان کرے۔ اس پھر میں زمین کے کنارے آپ کس سے باتیں کر رہے تھے۔ میں نے تو کسی دوسرے کو آپ سے بات کرتے نہیں دیکھا؟ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ ”یہ جبریل ہے۔“ پھر میں زمین (حربہ) کے کنارے وہ مجھ سے ملے اور کہا کہ اپنی امت کو خوش خبری سنادو کہ جو بھی اس حل میں مرے گا کہ اللہ کے ساتھ کسی جیز کو شریک نہ ہمارا تھا ہو تو وہ جنت میں جائے گا۔ میں نے عرض کیا اے جبریل! خواہ اس نے چوری کی ہو اور زنا کیا ہو؟ انہوں نے کہا کہ ہاں۔ میں نے پھر عرض کیا، خواہ اس نے شراب ہی پی ہو۔“ نفر نے بیان کیا کہ ہمیں شعبہ نے خبر دی (کہا) اور ہم سے حبیب بن ابی ثابت، اعمش اور عبدالعزیز بن رفع نے بیان کیا، ان سے زید بن وہب نے اسی طرح بیان کیا۔ امام بخاری رضی اللہ عنہ نے کہا ابو صالح نے جو اسی باب میں ابو درداء سے روایت کی ہے وہ منقطع ہے (ابو صالح نے ابو درداء سے نہیں سن) اور صحیح نہیں ہے ہم نے یہ بیان کر دیا تاکہ اس حدیث کا حال معلوم ہو جائے اور صحیح ابوذر کی حدیث ہے (جو اپر ذکر ہوئی) کسی نے امام بخاری سے پوچھا عطاء بن یسار نے بھی تو یہ حدیث ابو درداء سے روایت کی ہے۔ انہوں نے کہا وہ بھی منقطع ہے

وَوَرَاءَهُ وَعَمِلَ فِيهِ خَيْرًا) قَالَ : فَمَسْتَبَتْ  
مَعْهُ سَاعَةً فَقَالَ لِي ((اجْلِسْ هَهُنَا)) قَالَ :  
فَاجْلَسَنِي فِي قَاعِ حَوْلَهُ حِجَارَةً فَقَالَ لِي :  
((اجْلِسْ هَهُنَا حَتَّى أَرْجِعَ إِلَيْكَ)) قَالَ :  
فَانْطَلَقَ فِي الْحَرَّةِ حَتَّى لَا أَرَاهُ فَلَبِثَ عَنِ  
فَاطِلَانَ اللَّبَثَ، ثُمَّ إِنِّي سَمِعْتُ وَهُوَ مُقْبِلٌ  
وَهُوَ يَقُولُ : ((وَإِنْ سَرَقَ وَإِنْ زَانِ)) قَالَ :  
فَلَمَّا جَاءَ لَمْ أَصْبِرْ حَتَّى قَلَتْ : يَا نَبِيَّ  
اللَّهُ جَعَلَنِي اللَّهُ فِدَاءَكَ مَنْ تُكَلِّمُ فِي  
جَانِبِ الْحَرَّةِ؟ مَا سَمِعْتُ أَحَدًا يَرْجِعُ  
إِلَيْكَ شَيْنَا قَالَ : ((ذَلِكَ جِبْرِيلٌ عَلَيْهِ  
السَّلَامُ عَرَضَ لِي فِي جَانِبِ الْحَرَّةِ، قَالَ :  
بَشَّرَ أَمْتَكَ اللَّهُ مَنْ مَاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللَّهِ  
شَيْنَا دَخَلَ الْجَنَّةَ، قَلَتْ : يَا جِبْرِيلُ وَإِنْ  
سَرَقَ وَإِنْ زَانِ؟ قَالَ نَعَمْ. قَالَ : قَلَتْ  
وَإِنْ سَرَقَ وَإِنْ زَانِ؟ قَالَ نَعَمْ. نَعَمْ وَإِنْ  
شَرِبَ الْحَمَرَ) قَالَ النَّصْرُ : أَخْرُونَا  
شَغْفَةً، وَاحْدَنَا حَبِيبَ بْنَ أَبِي ثَابَتْ،  
وَالْأَغْمَشَ وَعَنْدَ الْعَزِيزِ بْنَ رَفِيعٍ، حَدَّنَا  
رِينَدَ بْنَ وَهْبٍ بِهَذَا. قَالَ أَبُو عَنْدِ اللَّهِ  
حَدِيثُ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ  
مُرْسَلٌ لَا يَصْحُ إِنَّمَا أَرَدْنَا لِلْمَغْرِفَةِ  
وَالصَّحِيقُ حَدِيثُ أَبِي ذَرٍ قَبْلَ لِأَبِي عَنْدِ  
اللَّهِ حَدِيثُ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي  
الدَّرْدَاءِ قَالَ : مُرْسَلٌ أَيْضًا لَا يَصْحُ،  
وَالصَّحِيقُ حَدِيثُ أَبِي ذَرٍ قَالَ : أَضْرِبُوا  
عَلَى حَدِيثِ أَبِي الدَّرْدَاءِ هَذَا إِذَا مَاتَ

قَالَ : لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ عِنْدَ الْمَوْتِ .

[راجح: ۱۲۳۷]

اور صحیح نہیں ہے۔ آخر صحیح وہی ابوذر کی حدیث نکلی۔ امام بخاری نے کما ابو درداء کی حدیث کو چھوڑو (وہ سند لینے کے لائق نہیں ہے کیونکہ وہ مقطع ہے) امام بخاری نے کما کہ ابوذر کی حدیث کا مطلب یہ ہے کہ مرتب وقت آدمی لا الہ الا الله کے اور توحید پر خاتمه ہو (تو وہ ایک نہ ایک دن ضرور جنت میں جائے گا گو کتنا ہی گنگار ہو) بعض شخصوں میں یہ ہے هذا اذا قاتب و قال لا الہ الا الله عند الموت يعني ابوذر کی حدیث اس شخص کے بارے میں ہے جو گناہ سے قبرے کرے اور مرتب وقت لا الہ الا الله کے۔

زید بن وہب کی سند کے بیان کرنے سے امام بخاری نے عبد العزیز کا مسلم زید بن وہب سے ثابت کر دیا اور تدليس کے شبهہ کو رفع کر دیا۔

باب نبی کریم ﷺ کا یہ ارشاد کہ اگر احد پہاڑ کے برابر سونا میرے پاس ہو تو بھی مجھ کو یہ پسند نہیں آخر حدیث تک۔ (۶۴۴۴) حسن بن رقیع نے بیان کیا، کہا تم سے ابوالاحوص (سلام بن سلیم) نے بیان کیا، ان سے اعمش نے، ان سے زید بن وہب نے کہ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے کہا، میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ مدینہ کے پھریلے علاقہ میں جمل رہا تھا کہ احد پہاڑ ہمارے سامنے آگیا۔ آخر حضرت ﷺ نے دریافت فرمایا ابوذر! میں نے عرض کیا حاضر ہوں، یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا مجھے اس سے بالکل خوش نہیں ہو گی کہ میرے پاس اس احد کے برابر سونا ہو اور اس پر تین دن اس طرح گزر جائیں کہ اس میں سے ایک دینار بھی باقی رہ جائے سوا اس تھوڑی سی رقم کے جو میں قرض کی ادا یکی کے لئے چھوڑوں۔ بلکہ میں اسے اللہ کے بندوں میں اس طرح خرچ کروں اپنی دائیں طرف سے، بائیں طرف سے اور پیچے سے۔ پھر آخر حضرت ﷺ چلتے رہے، اس کے بعد فرمایا زیادہ مال جمع رکھنے والے ہی قیامت کے دن مغلس ہوں گے سوا اس شخص کے جو اس مال کو اس اس طرح دائیں طرف سے، بائیں طرف سے اور پیچے سے خرچ کرے اور ایسے لوگ کم ہیں۔ پھر مجھ سے فرمایا، یہیں نہرے رہو، یہاں سے اس وقت تک نہ

٤ - باب قول النبي ﷺ: ((مَا أَحِبُّ أَنْ لِي مِثْلُ أَحَدٍ ذَهَبَا))  
 حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ، حَدَّثَنَا أَبُو الْأَخْوَصِ، عَنِ الْأَغْمَشِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ قَالَ: قَالَ أَبُو ذَرٍّ كُنْتُ أَمْشِي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَرَّةِ الْمَدِينَةِ فَاسْتَفَقْنَا أَحَدُ فَقَالَ: ((إِنَّمَا ذَرْرَهُ ذَرْرَنِي أَنَّهُ عِنْدِي مِثْلُ أَحَدٍ هَذَا ذَهَبَا تَمْضِي عَلَىٰ ثَالِثَةَ وَعِنْدِي مِنْهُ دِينَارٌ إِلَّا شَيْئاً أَرَصَدَهُ لِذِينِ إِلَّا أَنْ أَقُولُ بِهِ فِي عِبَادِ اللَّهِ هَكَذَا وَهَكَذَا وَهَكَذَا، عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ وَمِنْ خَلْفِهِ)) ثُمَّ مَسَّى فَقَالَ: ((إِنَّ الْأَكْفَارِ هُمُ الْأَقْلُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، إِلَّا مَنْ قَالَ: هَكَذَا وَهَكَذَا وَهَكَذَا عَنْ يَمِينِهِ، وَعَنْ شِمَالِهِ وَمِنْ خَلْفِهِ، وَقَلِيلٌ مَا هُمْ)) ثُمَّ قَالَ لَي

جانا جب تک میں آنہ جاؤں۔ پھر آنحضرت ﷺ رات کی تاریکی میں چلے گئے اور نظریوں سے او جھل ہو گئے۔ اس کے بعد میں نے آواز سنی جو بلند تھی۔ مجھے ڈر لگا کہ کہیں آنحضرت ﷺ کو کوئی دشواری نہ پیش آگئی ہو۔ میں نے آپ کی خدمت میں چنچتے کا ارادہ کیا لیکن آپ کا ارشاد یاد آیا کہ اپنی جگہ سے نہ ہٹنا، جب تک میں نہ آجاوں۔ چنانچہ جب تک آنحضرت ﷺ تشریف نہیں لائے میں وہاں سے نہیں ہٹا۔ پھر آپ آئے میں نے عرض کیا رسول اللہ! میں نے ایک آواز سنی تھی، مجھے ڈر لگا لیکن پھر آپ کا ارشاد یاد آیا۔ آنحضرت ﷺ نے دریافت فرمایا کیا تم نے سنا تھا؟ میں نے عرض کیا جی ہاں۔ فرمایا کہ وہ جبریل ﷺ تھے اور انہوں نے کہا کہ آپ کی است کا جو شخص اس حال میں مر جائے کہ اس نے اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کیا ہو تو جنت میں جائے گا۔ میں نے پوچھا خواہ اس نے زنا اور چوری بھی کی ہو؟ انہوں نے کہا ہاں زنا اور چوری ہی کیوں نہ کی ہو۔

[راجح: ۱۲۳۷]

**لئن بن حمزة** اہل ست کا مدھب گنگہار مومن کے بارے میں جو بغیر توبہ کئے مر جائے یہی ہے کہ اس کا معاملہ اللہ کی مرضی پر ہے خواہ **گناہ** معاف کر کے اس کو بلا عذاب جنت میں داخل کرے یا چند روز عذاب کر کے اسے بخش دے لیکن مر جبے کتے ہیں کہ جب آدی مومن ہو تو کوئی گناہ اس کو ضرر نہ کرے گا اور مفترزلہ کتے ہیں کہ وہ بگاؤ توبہ مر جائے تو ہیشہ دوزخ میں رہے گا۔ یہ ہر دو قول غلط ہیں اور اہل ست ہی کا مدھب صحیح ہے۔ مومن مسلمان کے لئے ہر حال بخش مقدر ہے۔ یا اللہ! اپنی بخشش سے ہم کو بھی سرفراز فرمائیو۔ (آمین)

(۶۴۴۵) مجھ سے احمد بن شیب نے بیان کیا، کہا مجھ سے میرے والد نے بیان کیا، ان سے یونس نے اور لیث بن سعد نے بیان کیا کہ مجھ سے یونس نے بیان کیا، ان سے اہن شاہ زہری نے، ان سے عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ بن مسعود نے کہ ابو ہریرہ رض نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر میرے پاس احمد پہاڑ کے برابر بھی سونا ہو تو بھی مجھے اس میں خوشی ہو گی کہ تین دن بھی مجھ پر اس حال میں نہ گزرنے پائیں کہ اس میں سے میرے پاس کچھ بھی باقی نہ پچے۔ البتہ اگر کسی کا قرض دور کرنے کے لئے کچھ رکھ چھوڑوں تو یہ اور بات ہے۔

((مَكَانَكَ لَا تَبْرَخُ حَتَّىٰ آتِيَكَ)، ثُمَّ أَنْطَلَقَ فِي سَوَادِ اللَّيلِ حَتَّىٰ تَوَارَى، فَسَمِعَتْ صَوْنَاتِ قَدِ ارْتَفَعَ قَعْدَوْفَتْ أَنْ يَكُونَ قَدْ عَرَضَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَأَفَارَدَتْ أَنْ آتِيَهُ، فَلَدَكَرَنَتْ قَوْلَهُ لَهُ: ((لَا تَبْرَخُ حَتَّىٰ آتِيَكَ)) فَلَمْ أَبْرَخْ حَتَّىٰ آتَانِي قُلْتُ : يَا رَسُولَ اللَّهِ لَقَدْ سَمِعْتَ صَوْنَاتِ تَحْوَفَتْ فَلَدَكَرَنَتْ لَهُ فَقَالَ: ((وَهُلْ سَمِعْتَهُ؟)) قُلْتُ: نَعَمْ. فَقَالَ: ((ذَاكَ جِنْرِيلَ آتَانِي فَقَالَ : مَنْ مَاتَ مِنْ أَمْيَّنَكَ لَا يُشْرِكَ بِاللَّهِ شَهِنَا دَخَلَ الْجَنَّةَ، قُلْتُ : وَإِنْ زَانِي وَإِنْ سَرَقَ؟ فَقَالَ : وَإِنْ زَانِي وَإِنْ سَرَقَ)).

۶۴۴۶ - حدیثی احمد بن شیب، حدیثنا ابی، عن یونس، و قال الیث : حدیثی یونس عن ابن شہاب، عن عینہ اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ قال أبو هریرۃ رضی اللہ عنہ قال رسول اللہ ﷺ: ((لَوْ كَانَ لِي مِثْلُ أَخِيدِ ذَهَبًا لَسَرَّتِي أَنْ لَا تَمْرُ علىٰ ثَلَاثَ لِيَالٍ وَعَنْدِي مِنْهُ شِنَّةٌ إِلَّا شَهِنَا أَرْصَدَهُ لِيَنِينِ)).

[راجح: ۲۳۸۹]

معلوم ہوا کہ ادائیگی قرض کے لئے سرمایہ جمع کرنا شرعاً میحوب نہیں ہے۔

### باب مالداروہ ہے جس کا دل غنی ہو

اور اللہ تعالیٰ نے سورہ مونون میں فرمایا "کیا یہ لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ ہم جو مال اور اولاد دے کر ان کی مدد کئے جاتے ہیں۔ آخر آیت "من دون ذالک هم لها عاملون" تک۔ غیاث بن عبینہ نے کہا کہ ہم لها عاملون سے مراد یہ ہے کہ ابھی وہ اعمال انسوں نے نہیں کئے لیکن ضرور ان کو کرنے والے ہیں۔

(۲۲۳۶) ہم سے احمد بن یونس نے بیان کیا، کہا ہم سے ابو بکر بن عیاش نے بیان کیا، کہا ہم سے ابو حصین نے بیان کیا، ان سے ابو صالح ذکوان نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کرم ﷺ نے فرمایا تو فکری یہ نہیں ہے کہ سامان زیادہ ہو، بلکہ امیری یہ ہے کہ دل غنی ہو۔

دل غنی ہو تو تمہارا ہی بہت ہے، دل غنی نہ ہو تو پہاڑ برابر دولت مثے سے بھی پیٹ نہیں بھر سکتا۔

### باب فقر کی فضیلت کا بیان

(۲۲۳۷) ہم سے اسماعیل بن ابی اویس نے بیان کیا، کہا کہ مجھ سے عبد العزیز بن ابی حازم نے بیان کیا، ان سے ان کے والد نے اور ان سے مسلم بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک شخص رسول کرم ﷺ کے سامنے سے گزر ا تو آنحضرت ﷺ نے ایک دوسرے شخص ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے جو آپ کے قریب بیٹھے ہوئے تھے، پوچھا کر اس شخص (گزرنے والے) کے متعلق تم کیا کہتے ہو؟ انسوں نے کہا کہ یہ معزز لوگوں میں سے ہے اور اللہ کی قسم یہ اس قابل ہے کہ اگر یہ پیغام نکاح بھیجے تو اس سے نکاح کر دیا جائے۔ اگر یہ سفارش کرے تو ان کی سفارش قبول کر لی جائے۔ بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ یہ سن کر خاموش ہو گئے۔ اس کے بعد ایک دوسرے صاحب گزرے۔ آنحضرت ﷺ نے ان سے ان کے متعلق بھی پوچھا کہ ان کے بارے میں تمہاری کیا رائے ہے؟ انسوں نے کہا، یا رسول اللہ! یہ صاحب مسلمانوں کے غریب طبقہ سے ہیں اور یہ ایسے ہیں کہ اگر یہ

### ۱۵ - باب الْغَنِيَّةِ الْغُنْيَى النَّفْسِ

وَقَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى: ﴿هَلْ يَخْسِبُونَ أَنَّمَا نُمَدِّهُمْ بِهِ مِنْ مَالٍ وَبَيْنَهُ﴾ [المؤمنون : ۵۵] إِلَى قَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿هُمْ مِنْ دُونِ ذَلِكَ هُمْ لَهَا عَامِلُونَ﴾ [المؤمنون : ۶۳] قَالَ ابْنُ عَيْنَةَ: لَمْ يَعْمَلُوهَا لَا بُدًّا مِنْ أَنْ يَعْمَلُوهَا.

(۶۴۴۶) حَدَّثَنَا أَخْمَدُ بْنُ يُونُسَ، حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ، حَدَّثَنَا أَبُو حَصِينٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَيْسَ الْغَنِيَّةِ عَنْ كَثْرَةِ الْغَرْضِ، وَلَكِنَّ الْغَنِيَّةِ الْغُنْيَى النَّفْسِ)).

دل غنی ہو تو تمہارا ہی بہت ہے، دل غنی نہ ہو تو پہاڑ برابر دولت مثے سے بھی پیٹ نہیں بھر سکتا۔

### ۱۶ - باب فَضْلِ الْفَقْرِ

(۶۴۴۷) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، حَدَّثَنِي عَنْهُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدِ السَّاعِدِيِّ أَنَّهُ قَالَ: مَرَّ رَجُلٌ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِرَجُلٍ عِنْدَهُ جَالِسٍ: مَا رَأَيْتَ فِي هَذَا؟ فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ أَشْرَافِ النَّاسِ: هَذَا، وَاللَّهُ حَرِيٌّ إِنْ خَطَبَ أَنْ يُنْكِحَ وَإِنْ شَفَعَ أَنْ يُشَفَعَ، قَالَ: فَسَكَّتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ مَرَّ رَجُلٌ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا رَأَيْتَ فِي هَذَا؟ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا رَجُلٌ مِنْ فُقَرَاءِ الْمُسْلِمِينَ، هَذَا حَرِيٌّ إِنْ خَطَبَ أَنْ لَا

نکاح کا پیغام بھیجیں تو ان کا نکاح نہ کیا جائے، اگر یہ کسی کی سفارش کریں تو ان کی سفارش قبول نہ کی جائے اور اگر کچھ کہیں تو ان کی بات نہ سنی جائے۔ آنحضرت ﷺ نے اس کے بعد فرمایا۔ اللہ کے نزدیک یہ پچھلا محتاج شخص اگلے مالدار شخص سے گوئیے آدمی زمین بھر کر ہوں، بہتر ہے۔

[راجع: ۵۰۹۱]

**نقیری سے مراد مال و دولت کی کی ہے۔ لیکن دل کے غنا کے ساتھ یہ فقیری محدود اور سنت ہے۔ انبیاء اور اولیاء کی، لیکن دل میں اگر فقیری کے ساتھ حرص لائق ہو تو اس فقیری سے آنحضرت ﷺ نے اللہ سے پناہ مانگی ہے۔ اللہ ہر مسلمان کو محظاگی سے بچائے (آمین) آنحضرت ﷺ نے مالدار کو دیکھ کر فرمایا کہ اگر ساری دنیا ایسے مالداروں، مکثروں، کافروں سے بھرجائے تو ان سب سے ایک مومن شخص جو بظاہر فقیر نظر آ رہا ہے یہ ان سب سے بہتر ہے۔ اس حدیث سے ان سرمایہ داروں کی برائی واضح ہوئی جو قارون بن کر مغور رہتے ہیں۔**

(۶۳۲۸) ہم سے عبد اللہ بن زبیر حمدی نے بیان کیا، کہا ہم سے سفیان ثوری نے بیان کیا، کہا ہم سے اعشش نے، کہا کہ میں نے ابووالیں سے سنا، کہا کہ ہم نے خباب بن ارت رضی اللہ عنہ سے سنا، انسوں نے بیان کیا کہ ہم نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے ہجرت کی۔ چنانچہ ہمارا اجر اللہ کے ذمہ رہا۔ پس ہم میں سے کوئی تو گزر گیا اور اپنا اجر (اس دنیا میں) نہیں لیا۔ حضرت مصعب بن عمير رضی اللہ عنہ (انہی) میں سے تھے، وہ جنگ احمد کے موقع پر شہید ہو گئے تھے اور ایک چادر چھوڑی تھی (اس چادر کا ان کو کفن دیا گیا تھا) اس چادر سے ہم اگر ان کا سر ڈھکتے تو ان کے پاؤں کھل جاتے اور پاؤں ڈھکتے تو سر کھل جاتا۔ چنانچہ آنحضرت ﷺ نے ہمیں حکم دیا کہ ہم ان کا سر ڈھک دیں اور پاؤں پر اذخر گھاس ڈال دیں اور کوئی ہم میں سے ایسے ہوئے جن کے بچل خوب پکے اور وہ مزے سے چن چن کر کھا رہے ہیں۔

[راجع: ۱۲۷۸]

یعنی ان کو دنیا کی فتوحات ہوئیں، خوب مال و دولت ملا اور وہ اپنی زندگی آرام سے گزار رہے ہیں۔

(۶۳۲۹) ہم سے ابو ولید نے بیان کیا، کہا ہم سے سلم بن زریر نے بیان کیا، کہا ہم سے ابو رجاء عمران بن تیم نے بیان کیا، ان سے عمران بن حصین بن عین النبی ﷺ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا میں نے جنت میں جھانکا

بنکھ، وَإِنْ شَفَعَ أَنْ لَا يُشْفَعَ، وَإِنْ قَالَ: أَنْ لَا يُسْنَمَ لِقَوْلِهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((هَذَا خَيْرٌ مِّمَّا مِنْ أَرْضٍ مِّنْ مِثْلِ هَذَا)).

[راجع: ۵۰۹۱]

۶۴۴۸ - حدَّثَنَا الحَمْيَدِيُّ، حَدَّثَنَا سُفِيَّا، حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا وَائِلَ، قَالَ: عَذْنَا خَبَابًا فَقَالَ: هَاجَرْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُرِيدُ وَجْهَ اللَّهِ فَوَقَعَ أَجْرُنَا عَلَى اللَّهِ تَعَالَى فَمِنْ مَنْ مَضَى لَمْ يَأْخُذْ مِنْ أَجْرِهِ شَيْئًا مِّنْهُمْ مُضَعِّبُ بْنُ عَمِيرٍ، قُتِلَ يَوْمَ أُحْدِي وَتَرَكَ نَمَرَةً، فَإِذَا غَطَّيْنَا رَجَلَهُ بَدَا رَأْسُهُ، فَأَمْرَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نُغَطِّيَ رَأْسَهُ وَنَجْعَلَ عَلَى رِجَانِهِ مِنَ الْإِذْخِرِ، وَمِنْ مَنْ أَيْنَعَتْ لَهُ ثَمَرَةً فَهُوَ يَهْدِيهَا.

[راجع: ۱۲۷۸]

۶۴۴۹ - حدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ، حَدَّثَنَا سَلْمُ بْنُ زَرِيرٍ، حَدَّثَنَا أَبُو رَجَاءٍ، عَنْ عُمَرَانَ بْنِ حَصِينَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((اَطْلَغْتُ فِي

تو اس میں رہنے والے اکثر غریب لوگ تھے اور میں نے دوزخ میں جھانکا تو اس کی رہنے والیاں اکثر عورتیں تھیں۔ ابو رجاء کے ساتھ اس حدیث کو ایوب سختیانی اور عوف اعرابی نے بھی روایت کیا ہے اور صخر بن جویریہ اور حملہ بن نجح دونوں نے اس حدیث کو ابو رجاء سے، انہوں نے حضرت ابن عباس رض سے روایت کیا۔

ایوب کی روایت کو امام نسائی نے اور عوف کی روایت کو حجاجی نے کتاب المکاہ میں وصل کیا ہے۔ جنت میں غریب لوگوں سے فقراء مودعین تبع سنت مراد ہیں اور دوزخ میں عورتوں سے بدکار عورتیں مراد ہیں۔

(۶۴۵۰) ہم سے ابو معمر عبد اللہ بن محمد بن عمرو بن حجاج نے بیان کیا، کما ہم سے عبد الوارث بن سعید نے بیان کیا، کما ہم سے سعید بن ابی عربہ نے بیان کیا، ان سے قادہ نے اور ان سے حضرت انس رض نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وس علیہ السلام نے کبھی میزپر کھانا نہیں کھلایا۔ یہاں تک کہ آپ کی وفات ہو گئی اور نہ وفات تک آپ نے کبھی باریک چپاٹی تناول فرمائی۔

(۶۴۵۱) ہم سے ابو بکر عبد اللہ بن ابی شیبہ نے بیان کیا، کما ہم سے ابو اسماسہ نے بیان کیا، کما ہم سے ہشام بن عروہ نے بیان کیا، ان سے ان کے والد نے اور ان سے حضرت عائشہ رض نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وس علیہ السلام کی وفات ہوئی تو میرے تو شہ خانہ میں کوئی غلمان تھا جو کسی جاندار کے کھانے کے قابل ہوتا، سوا تھوڑے سے جو کے جو میرے تو شہ خانہ میں تھے، میں ان میں ہی سے کھاتی رہی آخر اکتا کرجب بہت دن ہو گئے تو میں نے انہیں ملپاٹو وہ ختم ہو گئے۔

لئے جائیں یہ جو دوسری حدیث میں ہے کہ اپنا اٹاٹا ملپاٹ اس میں برکت ہو گی، اس سے مراد یہ ہے کہ بیچ اور شراء کے وقت ملپاٹ لینا برکت ہے لیکن گھر میں حرج کرتے وقت اللہ کا نام لے کر خرچ کیا جائے برکت ہو گی۔

۱۷- باب کیف کان عیش النبی صلی اللہ علیہ وس علیہ السلام دنیا کے مزوں سے ان کا علیحدہ رہنا

لئے جائیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وس علیہ السلام اور آپ کے صحابہ کرام کی درویشانہ زندگی اس طرز کی تھی کہ آج سے مقابلہ کیا جائے تو آسمان زمین کا ساتھ گزارتے۔ آج کل کے رہن سن کو دیکھ کر اس سادہ زندگی کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا۔ آج ہر شخص دنیاوی عیش و آرام میں غرق

الْجَنَّةُ فَرَأَيْتَ أَكْثَرَ أَهْلِهَا الْفُقَرَاءَ،  
وَاطَّلَّفُتُ فِي النَّارِ فَرَأَيْتَ أَكْثَرَ أَهْلِهَا  
(السَّنَاءَ). تَابَعَهُ أَيُوبُ وَعَوْفٌ وَقَالَ صَخْرُ  
وَحَمَادُ بْنُ نَجِيجٍ عَنْ أَبِي رَجَاءِ عَنْ أَبِي  
عَيْبَسٍ. [راجح: ۳۲۴۱]

۶۴۵۰- حدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ، حدَّثَنَا عَنْدَ  
الْوَارِثِ، حدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرْوَةَ، عَنْ  
قَنَادَةَ، عَنْ أَنَسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: لَمْ  
يَأْكُلِ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وس علیہ السلام عَلَى خَوَانٍ حَتَّى مَاتَ،  
وَمَا أَكَلَ خُبْزًا مُرْقَفًا حَتَّى مَاتَ.

[راجح: ۵۳۸۶]

۶۴۵۱- حدَّثَنَا عَنْدُ اللَّهِ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ،  
حدَّثَنَا أَبُو أَسَمَّةَ، حدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنْ أَبِيهِ  
عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: لَقِدْ  
تُؤْفَنِي النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وس علیہ السلام وَمَا فِي رَفِيْقِي مِنْ شَيْءٍ  
يَا أَكْلَهُ ذُو كَبِدٍ، إِلَّا شَطْرُ شَعِيرٍ فِي رَفِيْقِي  
لِي فَأَكَلْتُ مِنْهُ حَتَّى طَالَ عَلَيْيَ فَكَلَّتْ  
فَقَبَني. [راجح: ۳۰۹۷]

۱۷- باب کیف کان عیش النبی صلی اللہ علیہ وس علیہ السلام

لئے جائیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وس علیہ السلام اور آپ کے صحابہ کرام کی درویشانہ زندگی اس طرز کی تھی کہ آج سے مقابلہ کیا جائے تو آسمان زمین کا

نظر آرہا ہے الاماشاء اللہ۔

(۶۳۵۲) مجھ سے ابو عیم نے یہ حدیث آدھی کے قریب بیان کی اور آدھی دوسرے شخص نے، کماہم سے عمر بن ذر نے بیان کیا، کماہم سے مجہد نے بیان کیا کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہا کرتے تھے کہ ”اللہ کی قسم جس کے سوا کوئی معبد نہیں (زمانہ نبوی میں) بھوک کے مارے زمین پر اپنے بیٹ کے مل لیت جاتا تھا اور کبھی میں بھوک کے مارے اپنے بیٹ پر پھر باندھا کرتا تھا۔ ایک دن میں اس راستے پر بیٹھ گیا جس سے صحابہ نکلتے تھے۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ گزرے اور میں نے ان سے کتاب اللہ کی ایک آیت کے بارے میں پوچھا، میرے پوچھنے کا مقصد صرف یہ تھا کہ وہ مجھے کچھ کھلا دیں مگر وہ چلے گئے اور کچھ نہیں کیا۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ میرے پاس سے گزرے، میں نے ان سے بھی قرآن مجید کی ایک آیت پوچھی اور پوچھنے کا مقصد صرف یہ تھا کہ وہ مجھے کچھ کھلا دیں مگر وہ بھی گزر گئے اور کچھ نہیں کیا۔ اس کے بعد حضور اکرم رضی اللہ عنہ گزرے اور آپ نے جب مجھے دیکھا تو آپ مسکرا دیئے اور آپ میرے دل کی بات سمجھ گئے اور میرے چہرے کو آپ نے تازلیا۔ پھر آپ نے فرمایا اباہر! میں نے عرض کیا لیک، یا رسول اللہ! فرمایا میرے ساتھ آجائو اور آپ چلنے لگے۔ میں آنحضرت رضی اللہ عنہ کے پیچے چل دیا۔ پھر آنحضرت رضی اللہ عنہ اندر گھر میں تشریف لے گئے۔ پھر میں نے اجازت چاہی اور مجھے اجازت ملی۔ جب آپ داخل ہوئے تو ایک پیالے میں دودھ ملا۔ دریافت فرمایا کہ یہ دودھ کہاں سے آیا ہے؟ کہا کہ فلاں یا فلاں نے آنحضرت رضی اللہ عنہ کے لئے تحفہ میں بھیجا ہے۔ آنحضرت رضی اللہ عنہ نے فرمایا اباہر! میں نے عرض کیا لیک، یا رسول اللہ! فرمایا، اہل صفة کے پاس جاؤ اور انہیں بھی میرے پاس بلااؤ۔ کہا کہ اہل صفة اسلام کے مہمان ہیں، وہ نہ کسی کے گھر پناہ ڈھونڈھتے، نہ کسی کے مال میں اور نہ کسی کے پاس! جب آنحضرت رضی اللہ عنہ کے پاس صدقہ آتا تو اسے آنحضرت رضی اللہ عنہ انہیں کے پاس بیجع دیتے اور خود اس میں سے کچھ نہیں رکھتے۔ البتہ جب آپ کے پاس تحفہ آتا تو

۶۴۵۲— حدثنا أبو نعيم بنحو من يصف هذا الحديث، حدثنا عمر بن ذر، حدثنا مجاهداً أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ كَانَ يَقُولُ : اللَّهُ أَلِهَّ إِلَّا هُوَ إِنْ كُنْتُ لِأَغْنِمُ بِكَبِيْدِي عَلَى الْأَرْضِ مِنَ الْجَوْعِ وَإِنْ كُنْتُ لِأَشْدُ الْحَجَرَ عَلَى بَطْنِي مِنَ الْجَوْعِ، وَلَقَدْ قَعَدْتُ يَوْمًا عَلَى طَرِيقِهِ الَّذِي يَخْرُجُونَ مِنْهُ، فَمَرَّ أَبُو بَكْرٍ فَسَأَلَهُ عَنْ آيَةِ مِنْ كِتَابِ اللَّهِ، مَا سَأَلَهُ إِلَّا يُشَبِّهُنِي، فَمَرَّ فَلَمْ يَفْعَلْ، ثُمَّ مَرَّ بِيْ عَمَرٌ يُشَبِّهُنِي فَمَرَّ وَلَمْ يَفْعَلْ، ثُمَّ مَرَّ بِيْ عَمَرٌ فَسَأَلَهُ عَنْ آيَةِ مِنْ كِتَابِ اللَّهِ مَا سَأَلَهُ إِلَّا يُشَبِّهُنِي، فَمَرَّ فَلَمْ يَفْعَلْ، ثُمَّ مَرَّ بِيْ أَبُو الْقَاسِمِ فَتَبَسَّمَ حِينَ رَأَيَ وَعَرَفَ مَا فِي نَفْسِي وَمَا فِي وَجْهِي ثُمَّ قَالَ : ((أَبَا هُرَيْرَةَ)) قَلَّتْ لَيْلَتُكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ : ((الْحَقُّ)) وَمَضَى فَتَبَعَهُ فَدَخَلَ فَاسْتَأْذَنَ فَلَدِينَ لِي فَدَخَلَ فَوَجَدَ لَبَنًا فِي قَدْحٍ فَقَالَ ((مِنْ أَنِّي هَذَا الْلَّبَنُ؟)) قَالُوا : أَهْدَاهُ لَكَ فُلَانٌ أَوْ فُلَانَةٌ قَالَ : ((أَبَا هُرَيْرَةَ)) قَلَّتْ لَيْلَتُكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ : ((الْحَقُّ إِلَى أَهْلِ الصُّفَةِ فَادْعُهُمْ لِي)) قَالَ : وَأَهْلُ الصُّفَةِ أَصْبَافُ الْإِسْلَامِ لَا يَأْوُنُ إِلَى أَهْلِ وَلَا مَالِ، وَلَا عَلَى أَحَدٍ إِذَا أَتَتْهُ صَدَقَةً بَعَثَ بِهَا إِنْهُمْ، وَلَمْ يَتَنَاهُ مِنْهَا شَيْئًا وَإِذَا أَتَتْهُ هَدِيَّةً أَرْسَلَ إِلَيْهِمْ وَأَصَابَتْ مِنْهَا وَأَشْرَكَهُمْ فِيهَا، فَسَاءَلَنِي ذَلِكَ فَقَلَّتْ : وَمَا

انہیں بلا بھیجتے اور خود بھی اس میں سے کچھ کھاتے اور انہیں بھی شریک کرتے۔ چنانچہ مجھے یہ بات ناگوار گزرا اور میں نے سوچا کہ یہ دودھ ہے ہی کتنا کہ سارے صفات والوں میں تقسیم ہو، اس کا حق دار میں تھا کہ اسے پی کر کچھ قوت حاصل کرتا۔ جب صفاتے والے آئیں گے تو آنحضرت ﷺ مجھ سے فرمائیں گے اور میں انہیں اسے دے دوں گا۔ مجھے تو شاید اس دودھ میں سے کچھ بھی نہیں ملے گا لیکن اللہ اور اس کے رسول کی حکم برداری کے سوا کوئی اور چارہ بھی نہیں تھا۔ چنانچہ میں ان کے پاس آیا اور آنحضرت ﷺ کی دعوت پہنچائی، وہ آگئے اور اجازت چاہی۔ انہیں اجازت مل گئی پھر وہ گھر میں اپنی اپنی گلہ بیٹھ گئے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا! اباہر! میں نے عرض کیا بلیک، یا رسول اللہ! فرمایا لو اور اسے ان سب حاضرین کو دے دو۔ بیان کیا کہ پھر میں نے پیالہ پکڑ لیا اور ایک ایک کو دینے لگا۔ ایک شخص دودھ پی کر جب سیراب ہو جاتا تو مجھے پیالہ والیں کر دیتا پھر دوسرا سے شخص کو دیتا وہ بھی سیراب کر دیتا پھر پیالہ مجھ کو واپس کر دیتا اور اسی طرح تیراپی کر پھر مجھے پیالہ والیں کر دیتا۔ اس طرح میں نبی کریم ﷺ تک پہنچا لوگ پی کر سیراب ہو چکے تھے۔ آخر میں آنحضرت ﷺ نے پیالہ پکڑا اور اپنے ہاتھ پر رکھ کر آپ نے میری طرف دیکھا اور مسکرا کر فرمایا، اباہر! میں نے عرض کیا بلیک، یا رسول اللہ! فرمایا، اب میں اور تم باقی رہ گئے ہیں، میں نے عرض کیا کیا رسول اللہ! اب نے سچ فرمایا۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا بیٹھ جاؤ اور پیو۔ میں بیٹھ گیا اور میں نے دودھ پیا اور آنحضرت ﷺ برا بر فرماتے رہے کہ اور پیو آخر مجھے کہنا پڑا، نہیں، اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے، اب بالکل گنجائش نہیں ہے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا پھر مجھے دے دو۔ میں نے پیالہ آنحضرت ﷺ کو دے دیا۔ آنحضرت ﷺ نے اللہ کی حمد بیان کی اور بسم اللہ پڑھ کر بچا ہوا خود پی گئے۔

[راجح: ۵۳۷۵] مسجد نبوی کے سامنے کے نیچے ایک چبوترہ بنا دیا گیا تھا جس پر بے گھربے در مشتاقان علم قرآن و حدیث سکونت رکھتے تھے، یہی اصحاب صفت تھے۔ ان ہی میں سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ تھے حدیث میں آپ کے کھلے ہوئے ایک بابرکت مجبوہ کا ذکر

هذا اللَّهُ فِي أَهْلِ الصَّفَةِ كُنْتَ أَحْقَنَا أَصِيبَ مِنْ هَذَا اللَّهِ شَرِيْةً أَنْقَوْيَ بِهَا فَلَمَّا جَاءَ أَمْرِنِي فَكُنْتَ أَنَا أَغْطِيْهِمْ وَمَا عَسَى أَنْ يَتَلَقَّنِي مِنْ هَذَا اللَّهِ، وَلَمْ يَكُنْ مِنْ طَاعَةِ اللَّهِ وَطَاعَةِ رَسُولِهِ لَكُنْهُ فَأَتَيْتُهُمْ لَدَعْوَتِهِمْ فَأَقْبَلُوا فَاسْتَأْذَنُوْا فَأَذْنَنَهُمْ، وَأَخْدُلُوا مَجَالِسَهُمْ مِنْ الْبَيْتِ قَالَ: ((يَا أَبَا هِرْ)) قَلَّتْ : لَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ: ((خُذْ فَاغْطِيْهِمْ)) قَالَ: فَأَخَذْتُ الْقَدْحَ فَجَعَلْتُ أَغْطِيْهِ الرَّجُلَ فَيَشَرِّبُ حَتَّى يَرْدُ عَلَيَّ الْقَدْحَ وَأَغْطِيْهِ الرَّجُلَ فَيَشَرِّبُ حَتَّى يَرْدُ عَلَيَّ ثُمَّ يَرْدُ عَلَيَّ الْقَدْحَ فَيَشَرِّبُ حَتَّى يَرْدُ عَلَيَّ، ثُمَّ يَرْدُ عَلَيَّ الْقَدْحَ، حَتَّى اتَّهَيَ إِلَى النَّبِيِّ لَكُنْهُ وَقَدْ رَوَى الْفَوْمُ كُلُّهُمْ فَأَخَذْ الْقَدْحَ فَوَضَعَهُ عَلَى يَدِهِ فَنَظَرَ إِلَيْيَ فَتَبَسَّمَ فَقَالَ: ((أَبَا هِرْ))، قَلَّتْ : لَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ: ((بَقِيْتُ أَنَا وَأَنْتَ)) قَلَّتْ : صَدَقْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ: ((أَفْعَذْ فَاشَرَبَ)) فَقَعَدْتُ فَشَرِّبْتُ فَقَالَ: ((اشرَبْ)) فَشَرِّبْتُ فَمَا زَالَ يَقُولُ: ((اشرَبْ)) حَتَّى قَلَّتْ : لَا وَالَّذِي بَعْثَنَا بِالْحَقِّ مَا أَجَدُ لَهُ مَسْلَكًا قَالَ: فَأَرِنِي فَاغْطِيْهِ الْقَدْحَ فَحَمَدَ اللَّهَ وَسَمَّى وَشَرِّبَ الْفَضْلَةَ.

تَشْرِيف

ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے جو بے صبری کا خیال کیا تھا کہ دیکھنے دو دھ میرے لئے پختا ہے یا نہیں اس پر آنحضرت ﷺ مگر ادیے۔  
جس ہے خلق الانسان ہلوعا۔

(۶۴۵۳) ہم سے مسدونے بیان کیا، کما ہم سے سچی قضاۃ نے بیان  
کیا، ان سے اسماعیل بن ابی خالد نے، ان سے قیس نے بیان کیا، کما  
کہ میں نے سعد بن ابی وقارؓ سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ  
میں سب سے پہلا عرب ہوں جس نے اللہ کے راستے میں تیر چلائے۔  
ہم نے اس حال میں وقت گزارا ہے کہ جہاد کر رہے ہیں اور ہمارے  
پاس کھانے کی کوئی چیز جبلہ کے پتوں اور اس بول کے سوا کھانے کے  
لئے نہیں تھی اور بکری کی میتگنیوں کی طرح ہم پاخانہ کیا کرتے تھے۔  
اب یہ بوسد کے لوگ مجھ کو اسلام سکھلا کر درست کرنا چاہتے ہیں  
پھر تو میں بالکل بد نصیب ٹھہرا اور میرا سارا کیا کرایا اکارت گیا۔

بواسد نے ان پر کچھ ذاتی اعتراض کئے تھے جو غلط تھے ان کے بارے میں انہوں نے یہ بیان دیا ہے۔ حدیث میں فقر کا ذکر ہے  
یہی باب سے مناسب ہے۔ یہ بواسد وفات نبوی کے بعد مرد ہو کر طیب بن خوبید کے پیرو ہو گئے تھے جس نے جموں نبوت کا دعویٰ کیا  
تحا حضرت خالد بن ولید نے ان کو مار کر پھر مسلمان بنیا ان لوگوں نے حضرت عمر سے سعد بن ابی وقارؓ کی شکایت کی تھی۔ سعد کوفہ کے  
حاکم تھے۔ حضرت سعد نے فرمایا کہ چند خوش کل کے مسلمان مجھ کو پڑھانے پیشے ہیں۔ جبلہ اور سر کائنے دار درخت ہوتے ہیں۔

(۶۴۵۴) مجھ سے عثمان بن ابی شیبہ نے بیان کیا، کما مجھ سے جریر بن عبد الجمید نے، ان سے منصور نے، ان سے ابراہیم نے، ان سے اسود نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ محمد ﷺ کے گھروالوں کو  
مدینہ آنے کے بعد کبھی تین دن تک برابر گیوں کی روٹی کھانے کے  
لئے نہیں ملی، یہاں تک کہ آنحضرت ﷺ کی روح بقفن ہو گئی۔

(۶۴۵۵) مجھ سے اسحاق بن ابراہیم بن عبد الرحمن بن بغوی نے بیان کیا،  
کما ہم سے اسحاق ازرق نے بیان کیا، ان سے مسعود بن کدام نے، ان سے  
ہلال نے، ان سے عروہ بن نزیر نے اور ان سے حضرت عائشہ  
رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ حضرت نبی کریم ﷺ کے گھرانہ نے اگر کبھی  
ایک دن میں دو مرتبہ کھانا کھلایا تو ضرور اس میں ایک وقت صرف  
کھجوریں ہوتی تھیں۔

(۶۴۵۶) مجھ سے احمد بن رجاء نے بیان کیا، کما ہم سے نفر نے بیان

۶۴۵۳ - حدثنا مسدد، حدثنا يحيى،  
عن إسماعيل، حدثنا قيس، قال: سمعت  
سعدا يقول: إني لأول الغرب رمي  
بسهم في سبيل الله، ورأينا نفرو وما لنا  
طعام، إلا ورق الجبلة، وهذا السمسم وإن  
أخذنا ليضع كما تضع الشاة ومالة  
خلط، ثم أصبحت بنو أسد تغزواني على  
الإسلام، خبت إذا وصل سفي.

بواسد نے ان پر کچھ ذاتی اعتراض کئے تھے جو غلط تھے ان کے بارے میں انہوں نے یہ بیان دیا ہے۔ حدیث میں فقر کا ذکر ہے  
یہی باب سے مناسب ہے۔ یہ بواسد وفات نبوی کے بعد مرد ہو کر طیب بن خوبید کے پیرو ہو گئے تھے جس نے جموں نبوت کا دعویٰ کیا  
تحا حضرت خالد بن ولید نے ان کو مار کر پھر مسلمان بنیا ان لوگوں نے حضرت عمر سے سعد بن ابی وقارؓ کی شکایت کی تھی۔ سعد کوفہ کے  
حاکم تھے۔ حضرت سعد نے فرمایا کہ چند خوش کل کے مسلمان مجھ کو پڑھانے پیشے ہیں۔ جبلہ اور سر کائنے دار درخت ہوتے ہیں۔

۶۴۵۴ - حدثني عثمان حدثنا جريرا،  
عن منصور، عن إبراهيم، عن الأسود  
عن عائشة قالت: ما شبع آل محمد  
لهم منذ قديم المدينة من طعام بُر ثلاث  
لِيَالٍ تباغا حتى قُبض. [راجع: ۵۴۱۶]

۶۴۵۵ - حدثني إسحاق بن إبراهيم بن عبد الرحمن، حدثنا إسحاق هو الأزرق،  
عن مسعود بن كدام، عن هلال، عن عروة  
عن عائشة رضي الله عنها قالت:  
ما أكل آل محمد أكلتين في يوم إلا  
إحداهمَا تمر.

۶۴۵۶ - حدثني أحمد بن رجاء، حدثنا

کیا، ان سے ہشام بن عروہ نے کہا کہ مجھے میرے والد نے خردی اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کرم ﷺ کا بستر چجزے کا تھا اور اس میں کھجور کی چھال بھری ہوئی تھی۔

فرعون وہاں بھی محجربت ہو جائیں۔

(۷) ۶۳۵۷ ہم سے ہدبہ بن خالد نے بیان کیا، کہا ہم سے ہمام بن یحیٰ نے بیان کیا، کہا ہم سے قفادہ نے بیان کیا، کہا کہ ہم انس بن مالک ہنثہ کی خدمت میں حاضر ہوتے، ان کا نام باپی وہیں موجود ہوتا (جو روئیاں پکا پکا کر دیتا جاتا) حضرت انس ہنثہ لوگوں سے کہتے کہ کھاؤ، میں نے کبھی نبی کرم ﷺ کو تپی روٹی کھاتے نہیں دیکھا اور نہ آنحضرت ﷺ نے کبھی اپنی آنکھ سے سموچی بھنی ہوئی بکری دیکھی۔ یہاں تک کہ آپ کا انتقال ہو گیا (ہنثہ) الف الف مرد بعد دل ذرا۔

(۶۳۵۸) ہم سے محمد بن شنی نے بیان کیا، کہا ہم سے یحیٰ نے بیان کیا، کہا ہم سے ہشام بن عروہ نے بیان کیا، کہا مجھ کو میرے والد نے خردی اور ان سے حضرت عائشہ یعنی عائشہ نے بیان کیا کہ ہمارے اوپر ایسا مہینہ بھی گزر جاتا تھا کہ چوحلہ نہیں جاتا تھا۔ صرف کھجور اور پانی ہوتا تھا۔ ہاں اگر کبھی کسی جگہ سے کچھ ہوڑا سا گوشت آ جاتا۔ تو اس کو بھی کھا لیتے تھے۔

(۶۳۵۹) ہم سے عبد العزیز بن عبد اللہ اوسی نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے ابن الی حازم نے بیان کیا، ان سے ان کے والد نے بیان کیا، ان سے یزید بن رومان نے بیان کیا، ان سے عروہ بن زبیر نے اور ان سے ام المؤمنین حضرت عائشہ یعنی عائشہ نے بیان کیا، انہوں نے عروہ سے کہا، بیٹھی؟ ہم دو مہینوں میں تین چاند دیکھ لیتے ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (کی یویوں) کے گھروں میں چوحلہ نہیں جاتا تھا۔ میں نے پوچھا پھر آپ لوگ زندہ کس چیز پر رہتی تھیں؟ بتلایا کہ صرف دو کالی چیزوں پر، کھجور اور پانی۔ ہاں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کچھ انصاری پڑوسی تھے جن کے یہاں دو ہیل او شنیاں تھیں وہ اپنے

النصر، عن هشام قال أخبرني أبي عن عائشة قالت: كان فواش رسول الله ﷺ من أدم وخشوة من ليف. يه قمار رسول كرم ﷺ كابترو عكبة. آج اکثر مدعا عیان عمل بالاسنے کیا ایسی زندگی پر قناعت کر سکتے ہیں جن کے عیش کو دیکھ کر شاید فرعون وہاں بھی محجربت ہو جائیں۔

۶۴۵۷ - حدثنا هذبه بن خالد، حدثنا همام بن يحيى، حدثنا قنادة، قال كنا نأتي أنس بن مالك وحبازة قائم، وقال: كلوا فما أغمض النبي ﷺ رأى رغيفاً مرققاً حتى لحق بالله ولا رأى شاة سمطاً بعينيه قط.

[راجع: ۵۳۸۵]

۶۴۵۸ - حدثنا محمد بن المثنى، حدثنا يحيى، حدثنا هشام، أخبرني أبي عن عائشة رضي الله عنها قالت: كان يأتي علينا الشهرين ما نُوقِدُ فيه ناراً، إنما هو التمر والماء إلا أن نُؤْتَ باللحيم.

[راجع: ۲۵۶۷]

۶۴۵۹ - حدثنا عبد العزير بن عبد الله الأونسي، حدثني ابن أبي حازم، عن أبيه عن يزيد بن رومان، عن عزوة عن عائشة أنها قالت لعزوة : ابن أختي إن كنا لنشطر إلى الهلال ثلاثة أهلة في شهرتين، وما أوقدت في أيات رسول الله ﷺ نار، فقلت: ما كان يعيشكم قالت: الأسودان التمر والماء، إلا أنه قد كان رسول الله ﷺ جيران من الأنصار، كان

گھروں سے آخرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے دودھ بیج دیتے اور آپ ہمیں وہی دودھ پلا دیتے تھے۔

لَهُمْ مَنَّاْحُ وَكَانُوا يَمْنَحُونَ رَسُولَ اللَّهِ  
مِنْ أَبِيَّتِهِمْ فَيَسْتَغْنُوا.

[راجع: ۲۵۶۷]

(۶۴۶۰) ہم سے عبداللہ بن محمد نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے محمد بن فضیل نے بیان کیا، ان سے ان کے والد نے ان سے عمارہ نے، ان سے ابو زرعہ نے اور ان سے حضرت ابو ہریرہؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے دعا کی۔ ”اے اللہ! آل محمد کو اتنی روزی دے کہ وہ زندہ رہ سکیں۔“

**شیعہ** جملہ احادیث مذکورہ کا مقصد یہ ہے کہ مسلمان اگر دنیا میں زیادہ عیش و آرام کی زندگی نہ گزار سکیں تو بھی ان کو شکر گزار بندہ بن کر رہنا چاہئے اور یقین رکھنا چاہئے کہ رسول کشم شیعہؓ کی زندگی ان کے لئے بہتر نہیں ہے۔ ہاں حال طرائق سے طلب رزق سریاً محسوس ہے اور اس طور پر جو دولت حاصل ہو وہ بھی عین فضل اللہ ہے۔ اصحاب نبوی میں حضرت عثمان غنی اور حضرت عبد الرحمن بن عوف جیسے مالدار حضرات بھی موجود تھے۔ رضی اللہ عنہم اجمعین۔

باب نیک عمل پر یہیگی کرنا اور درمیانی چال چلانا (نہ کی ہونے زیادتی)

(۶۴۶۱) ہم سے عبداللہ نے بیان کیا، کہا ہم سے ہمارے والد عثمان بن حبلہ نے خبر دی، انہیں شعبہ نے، ان سے اشعش نے بیان کیا کہ میں نے اپنے والد ابو الشثاء سلیم بن اسود سے نا، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے مسروق سے نا، کما کہ میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا، کون سی عبادت نبی کشم شیعہؓ کو زیادہ پسند تھی۔ فرمایا کہ جس پر یہیگی ہو سکے۔ کما کہ میں نے پوچھا آپ رات کو تجدب کے لئے کب اٹھتے تھے؟ بتایا کہ جب مرغ کی آواز سن لیتے۔

مرغ پہلی بانگ آدمی رات کے بعد رہتا ہے۔ اس وقت آپ تجدب کے لئے کھڑے ہو جاتے۔

(۶۴۶۲) ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا، ان سے امام مالک نے، ان سے ہشام بن عروہ نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے حضرت عائشہؓ نے بیان کیا کہ نبی کشم شیعہؓ کو سب سے زیادہ پسندیدہ وہ عمل تھا جس کو آدمی ہمیشہ کرتا رہے۔

حَدَّثَنَا عَنْدُ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ،  
حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فَضْلِيلٍ، عَنْ أَبِيهِ عَنْ  
عُمَارَةَ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
((اللَّهُمَّ ارْزُقْ أَلَّ مُحَمَّدٍ قُوتًا)).

**شیعہ** بندہ بن کر رہنا چاہئے اور یقین رکھنا چاہئے کہ رسول کشم شیعہؓ کی زندگی ان کے لئے بہتر نہیں ہے۔ ہاں حال طرائق سے طلب رزق سریاً محسوس ہے اور اس طور پر جو دولت حاصل ہو وہ بھی عین فضل اللہ ہے۔ اصحاب نبوی میں حضرت عثمان غنی اور حضرت عبد الرحمن بن عوف جیسے مالدار حضرات بھی موجود تھے۔ رضی اللہ عنہم اجمعین۔

۱۸- باب القصد والمداومة على

### العمل

حَدَّثَنَا عَنْدَانُ، أَخْبَرَنَا أَبِي، عَنْ  
شَعْبَةَ، عَنْ أَشْعَثَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي قَالَ  
سَمِعْتُ مَسْرُوقًا قَالَ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَيُّ الْعَمَلِ كَانَ أَحَبَ إِلَيِّ  
النَّبِيِّ ؟ قَالَ: الدَّائِمُ، قَالَ: قُلْتُ فَأَيِّ  
حِينَ كَانَ يَقُولُمْ ؟ قَالَ: كَانَ يَقُولُ إِذَا  
سَمِعَ الصَّارِخَ.

[راجع: ۱۱۳۲]

حَدَّثَنَا قَتْبِيَّةُ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ  
هِشَامِ بْنِ عَزْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا  
قَالَتْ: كَانَ أَحَبُ الْعَمَلِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ  
الَّذِي يَدْعُونَ عَلَيْهِ صَاحِبَةً.

[راجع: ۱۱۳۲]

نیک عمل کہی کرنا کبھی چھوڑ دینا محدود نہیں جو بھی ہواں پر مادومت ہونی محدود ہے۔

(۶۴۶۳) ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا، کہا ہم سے ابن ابی ذبب نے بیان کیا، ان سے سعید مقبری نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم سے کسی شخص کو اس کا عمل نجات نہیں دلا سکے گا۔ صحابہ نے عرض کی اور آپ کو بھی نہیں یا رسول اللہ؟ فرمایا اور مجھے بھی نہیں، سوا اس کے کہ اللہ تعالیٰ مجھے اپنی رحمت کے سایہ میں لے لے۔ پس تم کو چاہئے کہ درستی کے ساتھ عمل کرو اور میانہ روی اختیار کرو۔ صبح اور شام، اسی طرح رات کو ذرا سا چل لیا کرو اور اعتدال کے ساتھ چلا کرو منزلِ مقصود کو پہنچ جاؤ گے۔

[راجح: ۳۹] تعمید یہ ہے کہ آدمی صبح اور شام کو اسی طرح رات کو تھوڑی سی عبادت کر لیا کرے اور بیشہ کرتا رہے۔ یہ تین وقت نہایت حبیک ہیں آیت الہم الصلوٰۃ لدلوک الشمیس سے ظہراً و حافظوا علی الصلوٰۃ والصلوٰۃ والوسطی (البقرۃ: ۲۳۸) سے عصر اس طرح سے قرآن کریم سے بُخ و قت عبادت کا تقاضا ہے۔

(۶۴۶۴) ہم سے عبد العزیز بن عبد اللہ نے بیان کیا، کہا ہم سے سلیمان نے بیان کیا، ان سے موسیٰ بن عقبہ نے، ان سے ابو سلمہ بن عبد الرحمن نے اور ان سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا درمیانی چال اختیار کرو اور بلند پروازی نہ کرو اور عمل کرتے رہو، تم میں سے کسی کا عمل اسے جنت میں نہیں داخل کر سکے گا، میرے نزدیک سب سے پسندیدہ عمل وہ ہے جس پر ہیئتگلی کی جائے۔ خواہ کم ہی کیوں نہ ہو۔

فراضِ الہی میں کسی بیشی کا سوال ہی نہیں ہے۔ یہ جملہ نفل عبادتوں کا ذکر ہے۔

(۶۴۶۵) مجھ سے محمد بن عرعہ نے بیان کیا، کہا ہم سے شعبہ نے بیان کیا، ان سے سعد بن ابراہیم نے، ان سے ابو سلمہ نے اور ان سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ سے پوچھا گیا کون سا عمل اللہ کے نزدیک زیادہ پسند ہے؟ فرمایا کہ جس پر ہیئتگلی کی جائے، خواہ وہ تھوڑا ہی ہو اور فرمایا نیک کام کرنے میں اتنی ہی تکلیف اٹھا جاتی طاقت ہے (جو بیشہ نہ سکے)

۶۴۶۴ - حدَّثَنَا أَدْمُ، حَدَّثَنَا أَبْنُ أَبِي ذِئْبٍ، عَنْ سَعِيدِ الْمَقْبَرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((لَنْ يَنْجُحِيَ أَحَدًا مِنْكُمْ عَمَلَهُ)) قَالُوا: وَلَا أَنْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: ((وَلَا إِنَّمَا أَنَا أَنْ يَتَعَمَّدَنِي اللَّهُ بِرَحْمَةِهِ، سَدَّدُوا وَقَارَبُوا وَأَغْدُدُوا وَرُوَحُوا، وَشَيْءٌ مِنَ الدُّلُجَةِ وَالْفَحْشَةِ الْفَحْشَةُ تَبَلُّغُوا)).

۶۴۶۵ - حدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا سَلَيْمَانٌ، عَنْ مُوسَى بْنِ عَقْبَةَ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((سَدَّدُوا وَقَارَبُوا وَأَغْدُمُوا أَنَّ لَنْ يَذْعَلَنِي أَحَدُكُمْ عَمَلَهُ الْجَنَّةَ، وَأَنَّ أَحَبَّ الْأَعْمَالِ أَذْوَاهَا إِلَى الْهَوَى وَإِنَّ قَلْ)). [طرفہ فی : ۶۴۶۷]

حدَّثَنَا شَعْبَةُ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ: سَلَّلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَبَّ إِلَى اللَّهِ؟ قَالَ: ((أَذْوَاهَا وَإِنَّ قَلْ)). وَقَالَ أَكْلَفُوا مِنَ الْأَعْمَالِ مَا تُطْبِقُونَ).

(۶۴۶۶) مجھ سے مثلاً بن الی شیبہ نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے جریئے نے بیان کیا، ان سے منصور نے بیان کیا، ان سے ابراہیم نجفی نے اور ان سے علقمہ نے بیان کیا کہ میں نے ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا ام المؤمنین! نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کیونکر عبادت کیا کرتے تھے کیا آپ نے کچھ خاص دن خاص کر رکھتے تھے؟ بتالیا کہ نہیں آنحضرت ﷺ کے عمل میں ہیچکی ہوتی تھی اور تم میں کون ہے جو ان عملوں کی طاقت رکھتا ہو جن کی آنحضرت ﷺ طاقت رکھتے تھے۔

حدیثی غشمان بن أبي شيبة، حدثنا جریر، عن منصور، عن إبراهيم، عن علقمة قال: سأله أم المؤمنين عائشة قلت: يا أم المؤمنين كيف كان عمل النبي ﷺ، هل كان يخص شيئاً من الأيام؟ قالت: لا، كان عملاً ديمة وأيكم يستطيع ما كان النبي ﷺ يستطيع.

[راجع: ۱۹۸۷]

ساری رات عبادت میں گزار دیا جتی کہ پیروں میں درم ہو جاتا سوائے ذات قدسی صفات فداہ روی کے اور کس میں ایسی طاقت ہو سکتی ہے۔

(۶۴۶۷) ہم سے علی بن عبد اللہ نے بیان کیا، کہا ہم سے محمد بن زبرقان نے، کہا ہم سے موسیٰ بن عقبہ نے، ان سے ابو سلمہ بن عبدالرحمن نے، ان سے عائشہ رضیتھا نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا دیکھو جو نیک کام کرو ٹھیک طور سے کرو اور حد سے نہ بڑھ جاؤ بلکہ اس کے قریب رہو (میانہ روی اختیار کرو) اور خوش رہو اور یاد رکھو کہ کوئی بھی اپنے عمل کی وجہ سے جنت میں نہیں جائے گا۔ صحابہ نے عرض کیا اور آپؐ بھی نہیں یا رسول اللہ! فرمایا اور میں بھی نہیں۔ سوا اس کے کہ اللہ اپنی مغفرت و رحمت کے سایہ میں مجھے ڈھانک لے۔ مدینی نے بیان کیا کہ میرا خیال تھا کہ موسیٰ بن عقبہ نے یہ حدیث ابو سلمہ سے ابوالنصر کے واسطے سے سنی ہے۔ ابو سلمہ نے عائشہ رضیتھا سے۔ اور عفان بن مسلم نے بیان کیا کہ ہم سے وہیب نے بیان کیا، ان سے موسیٰ بن عقبہ نے بیان کیا، کہا کہ میں نے ابو سلمہ بولٹھے سے سن اور انہوں نے عائشہ رضیتھا سے اور انہوں نے نبی کریم ﷺ سے کہ آپ نے فرمایا درستی کے ساتھ عمل کرو اور خوش رہو۔ اور مجہد نے بیان کیا کہ "سداداً سدیداً" ہر دو کے معنی صدق کے ہیں۔

حدثنا علي بن عبد الله، حدثنا محمد بن الزبير قان، حدثنا موسى بن عقبة، عن أبي سلمة بن عبد الرحمن، عن عائشة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: ((سددوا وقاربوا وأنشروا، فإنه لا يدخل أحداً الجنة عملاً)، قالوا: ولا أنت يا رسول الله؟ قال: ((ولا أنا إلا أنا يغفرني الله بمغفرة ورحمة)). قال: أظنه عن أبي النضر عن أبي سلمة عن عائشة. وقال عفان: حدثنا وهب، عن موسى بن عقبة، قال: سمعت أبا سلمة عن عائشة عن النبي صلى الله عليه وسلم: ((سددوا وأنشروا)). وقال مجاہد: سداداً سدیداً: صدقنا.

[راجع: ۶۴۶۴]

**لشیخ** یعنی سچائی کو ہر حال میں اختیار کرو تم کو جنت کی بلکہ دنیا میں بھی کامیابی کی بشارت ہے۔ قرآن کی آیت قولوا قولاً سدیداً (الاعراف: ۲۳) کی طرف اشارہ ہے۔ عفان بن مسلم حضرت امام مخاری کے استاد ہیں اس سند کو لا کر امام

بخاری نے علی بن عبد اللہ مدائی کا مگن رفع کیا کہ اگلی روایت منقطع ہے کیونکہ اس میں موئی کے صالح کی ابوسلہ سے صراحت ہے حدیث میں سدو دا کا لفظ آیا تھا سدید آ اور سدا دا کا بھی وہی مادہ ہے اس منابت سے امام بخاری نے اس کی تفسیر بہاں بیان کر دی۔ قرآن شریف میں جو ہے وتنک الجنۃ التی اور ثتموہا بما کنتم تعلمون (الاعراف : ۳۳) اس کے معارض نہیں ہے کیونکہ عمل صالح بھی مجمل اسباب دخول جنت ایک سبب ہے لیکن اصلی سبب رحمت اور عطایت الہی ہے بعض نے کہا آیت میں ترقی درجات مراد ہے نہ محض دخول جنت اور ترقی اعمال صالح کے لحاظ سے ہو گی اس حدیث سے معززہ کارہ ہوتا ہے جو کہتے ہیں اعمال صالح کرنے والے کو بہشت میں لے جانا اللہ پر واجب ہے۔ معاذ اللہ منه۔

(۶۴۶۸) مجھ سے ابراہیم بن منذر نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے محمد بن فتح نے بیان کیا، انہوں نے کہا کہ مجھ سے میرے والد نے بیان کیا، ان سے ہلال بن علی نے بیان کیا کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے تھا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں ایک دن نماز پڑھائی، پھر من پر چڑھے اور اپنے ہاتھ سے مجد کے قبلہ کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا کہ اس وقت جب میں نے تمہیں نماز پڑھائی تو مجھے اس دیوار کی طرف جنت اور دوزخ کی تصویر دکھائی گئی میں نے (ساری عمر میں) آج کی طرح نہ کوئی بہشت کی سی خوبصورت چیز دیکھی نہ دوزخ کی سی ڈراؤنی۔ میں نے آج کی طرح نہ کوئی بہشت کی سی خوبصورت چیز دیکھی نہ دوزخ کی سی ڈراؤنی چیز۔

حدیثی ابراهیم بن المتنی، حدیثنا محمد بن فلینی، قال حدیثی أبی، عن هلال بن علی، عن انس بن مالک رضی اللہ عنہ قال: سمعته يقول: إن رسول الله ﷺ صلى لنا يوما الصلاة ثم رقى المنبر فأشار بيده قبل قبة المسجد فقال: ((قد أربت الآن منْ صلَّى لكُم الصلاة الجنة والنار ممتلئين في قبل هذا الجدار، فلم أر كاليوم في الخير والشر فلم أر كاليوم في الخير والشر)).

[راجح: ۹۷]

### باب اللہ سے خوف کے ساتھ امید بھی رکھنا

اور سفیان بن عیینہ نے کہا کہ قرآن کی کوئی آیت مجھ پر اتنی سخت نہیں گزری جتنی (سورہ مائدہ) کی یہ آیت ہے کہ اے بیغیر کے اقارب والو! تمہارا طریق (ندہب) کوئی چیز نہیں ہے جب تک تورہ اور بخیل اور ان کتابوں پر جو تم پر اتری ہیں پورا عمل نہ کرو۔

اس آیت کی سختی کی وجہ ظاہر ہے کیونکہ اللہ نے اس میں یہ فرمایا کہ جب تک کتاب الہی پر پورا پورا عمل نہ ہو اس وقت تک دین و ایمان کوئی چیز نہیں ہے۔

(۶۴۶۹) ہم سے قتبیہ بن سعید نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے یعقوب بن عبد الرحمن نے بیان کیا، ان سے عمرو بن ابی عمرو نے بیان کیا، ان سے سعید بن ابی سعید مقبری نے اور ان سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

### ۱۹ - باب الرِّجاء معَ الْحَوْف

وقال سفيان، ما في القرآن آية أشد على من لستم على شيء حتى تقيموا التوراة والإنجيل. وما أنزل إلينكم ربكم [المائدة: ۶۸].

حدیثنا قتبیہ بن سعید، حدیثنا یعقوب بن عبد الرحمن، عمرو بن ابی عمو، عن سعید بن ابی سعید المقبری، عن ابی هریرة رضی اللہ عنہ قال:

سے نا، آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے رحمت کو جس دن بنایا تو اس کے سو حصے کئے اور اپنے پاس ان میں سے نتادے رکھے۔ اس کے بعد تمام مخلوق کے لئے صرف ایک حصہ رحمت کا بھیجا۔ پس اگر کافر کو وہ تمام رحم معلوم ہو جائے جو اللہ کے پاس ہے تو وہ جنت سے نامیدنہ ہو اور اگر مومن کو وہ تمام عذاب معلوم ہو جائیں جو اللہ کے پاس ہیں تو وہ دوزخ سے کبھی بے خوف نہ ہو۔

سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ يَقُولُ: ((إِنَّ اللَّهَ خَلَقَ الرَّحْمَةَ يَوْمَ خَلَقَهَا مِائَةً رَحْمَةً، فَأَنْسَكَ عِنْدَهُ تِسْعًا وَتِسْعِينَ رَحْمَةً، وَأَرْسَلَ فِي خَلْقِهِ كُلَّهُمْ رَحْمَةً وَاحِدَةً، فَلَوْ يَعْلَمُ الْكَافِرُ بِكُلِّ الَّذِي عِنْدَ اللَّهِ مِنَ الرَّحْمَةِ لَمْ يَأْسَ مِنَ الْجَنَّةِ، وَلَوْ يَعْلَمُ الْمُؤْمِنُ بِكُلِّ الَّذِي عِنْدَ اللَّهِ مِنَ الْعَذَابِ لَمْ يَأْمَنْ مِنَ النَّارِ)). [راجع: ۶۰۰۰]

**لَشِیْخ** کی امید اور خوف ہے جس کے درمیان ایمان ہے امید بھی کامل اور خوف بھی پورا پورا۔ اللهم ارزقنا آمین۔ مومن کتنے بھی نیک اعمال کرتا ہو لیکن ہر وقت اس کو ڈر رہتا ہے شاید میری نیکیاں بارگاہِ الٰہی میں قبول نہ ہوئی ہوں اور شاید میرا خاتمہ برآ جائے۔ ابو عثمان نے کماگناہ کرتے جانا اور پھر نجات کی امید رکھنا بد بختنی کی نشانی ہے علماء نے کہا ہے کہ حالت صحت میں اپنے دل پر خوف غالب رکھے اور مرتبے وقت اس کے رحم و کرم کی امید زیادہ رکھے۔

باب اللہ کی حرام کی ہوئی چیزوں سے بچنا ان سے صبر کئے رہنا بلاشبہ صبر کرنے والوں کو ان کا ثواب بے حساب دیا جائے گا اور حضرت عمر بن الخطبو نے کہا کہ ہم نے سب سے عمدہ زندگی صبر ہی میں پائی ہے۔

۲۰ - بَابُ الصَّابِرِ عَنْ مَحَارِمِ اللَّهِ  
﴿إِنَّمَا يُؤْفَى الصَّابِرُونَ أَجْرَهُمْ بِغَيْرِ  
حِسَابٍ﴾ [الزمر : ۱۰] وَقَالَ عُمَرُ:  
وَجَدْنَا خَيْرًا عِيشَنَا بِالصَّابِرِ.

صبر کے معنی نفس کو اطاعتِ الٰہی کے لئے تیار کرنا۔

**لَشِیْخ** صبر کرنے ہیں بری بات سے نفس کو روکنا اور زبان سے کوئی شکوہ شکایت کا کلمہ نہ نکانا۔ اللہ کے رحم و کرم کا مختصر رہنا۔ حضرت ذوالنون مصری نے کہا ہے صبر کیا ہے بری با توں سے دور رہنا، بلا کے وقت اطمینان رکھنا، کتنی ہی محاجی آئے مگر بے پرواہ رہنا۔ این عطاۓ نے کما صبر کیا ہے بلائے الٰہی پر ادب کے ساتھ سکوت کرنا۔ یا اللہ! میں نے ہمیں ۷۶ء میں بحالت سزا یک پیش آمده مصیبت عظیٰ پر ایسا ہی صبر کیا ہے پس مجھ کو اجر بے حساب عطا فرمائیو۔ آمین (راز)

(۷۰) ۷۳ء سے ابوالیمان نے بیان کیا، کہا تم کو شعیب نے خردی، ان سے زہری نے بیان کیا، کہا کہ مجھے عطاۓ بن یزید لیش نے خردی اور انسیں ابوسعید بن عثیمین نے خردی کہ چند انصاری صحابہ نے رسول اللہ ﷺ سے مانگا اور جس نے بھی آخر پرست ﷺ سے مانگا آخر پرست ﷺ نے اسے دیا، یہاں تک کہ جو مال آپ کے پاس تھا وہ ختم ہو گیا۔ جب سب کچھ ختم ہو گیا جو آخر پرست ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھوں سے دیا تھا تو آپ نے فرمایا کہ جو بھی اچھی چیز میرے پاس ہو گی میں اسے تم

۶۴۷۰ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانَ، أَخْبَرَنَا شَعِيبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عَطَاءُ بْنُ يَزِيدَ الْأَنْسِيُّ أَنَّ أَبَا سَعِيدَ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَنَاسًا مِنَ الْأَنْصَارِ سَأَلُوا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَلَمْ يَسْأَلْهُ أَحَدٌ مِنْهُمْ، إِلَّا أَعْطَاهُ حَتَّىٰ نَفِدَ مَا عِنْدَهُ فَقَالَ لَهُمْ حِينَ نَفِدَ كُلُّ شَيْءٍ أَنْفَقَ بِيَدِيهِ ((مَا يَكُنْ عِنْدِي مِنْ خَيْرٍ، لَا

سے پچاکے نہیں رکھتا ہوں۔ بات یہ ہے جو تم میں (سوال سے) پچتا رہے گا اللہ بھی اسے غیب سے دے گا اور جو شخص دل پر زور ڈال کر صبر کرے گا اللہ بھی اسے صبر دے گا اور جو بے پرواہ رہنا اختیار کرے گا اللہ بھی اسے بے پروا کر دے گا اور اللہ کی کوئی نعمت صبر سے بدھ کر تم کو نہیں ملی۔

أَذْخِرُهُ عَنْكُمْ وَإِنَّهُ مَنْ يَسْتَفِفْ يُغْفِلُهُ اللَّهُ  
وَمَنْ يَتَصَبَّرْ يُصْبِرُهُ اللَّهُ، وَمَنْ يَسْتَغْفِلْ يُغْفِلُهُ  
اللَّهُ، وَلَنْ تُنْطَلِعُوا عَطَاءً خَيْرًا وَأَوْسَعَ مِنَ  
الصَّبَرِ). [راجع: ۱۴۶۹]

صبر تلخ است و لیکن بر شیریں دارد۔۔۔ صبر عجیب نعمت ہے صابر آدمی کی طرف آخر میں سب کے دل مائل ہو جاتے ہیں سب اس کی ہمدردی کرنے لگتے ہیں کیونکہ۔۔۔ واللہ مع الصابرین۔

(۱۷) ہم سے خلاد بن یحییٰ نے بیان کیا، کہا ہم سے مسحیین کدام نے بیان کیا، کہا ہم سے زیاد بن علاقہ نے بیان کیا، کہا کہ میں نے مغیرہ بن شعبہ بن عثیم سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ اتنی نماز پڑھتے کہ آپ کے قدموں میں ورم آ جاتا یا کہا کہ آپ کے قدم پھول جاتے۔ آنحضرت ﷺ سے عرض کی جاتی کہ آپ تو بخشے ہوئے ہیں۔ آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں کہ کیا میں اللہ کا شکر گزار بندا نہ بنوں۔

٦٤٧١ - حَدَّثَنَا خَلَادُ بْنُ يَحْيَى، حَدَّثَنَا مسغیر، حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ عَلَاقَةَ قَالَ: سَيِّفُتُ الْمُغِيرَةُ بْنُ شَعْبَةَ يَقُولُ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي حَتَّى تَرْمَ أَوْ تَنْتَفَعَ قَدْمَاهُ فَيَقَالُ لَهُ: فَيَقُولُ: ((أَفَلَا أَكُونَ عَبْدًا شَكُورًا؟)). [راجع: ۱۱۳۰]

### باب جو اللہ پر بھروسہ کرے گا اللہ بھی اس کے لئے کافی ہو گا

ریبع بن خشم تابعی نے بیان کیا کہ مراد ہے کہ تمام انسانی مشکلات میں اللہ پر بھروسہ اختیار کرے۔

٢١ - باب (وَمَنْ يَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ فَهُوَ حَسْبُهُ) [الطلاق : ۳]  
قَالَ الرَّبِيعُ بْنُ خَيْمٍ، مِنْ كُلِّ مَا ضَاقَ عَلَى النَّاسِ.

(۲۷) مجھ سے اسحاق نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے روح بن عبادہ نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے شعبہ نے بیان کیا، انہوں نے کہا کہ میں نے حصین بن عبد اللہ سے سنا، انہوں نے کہا کہ میں سعید بن جبیر کی خدمت میں بیٹھا ہوا تھا، انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت کے ستر ہزار لوگ بے حساب جنت میں جائیں گے۔ یہ وہ لوگ ہوں گے جو محاذ پھونک نہیں کرتے نہ شکون لیتے ہیں اور اپنے رب ہی پر بھروسہ رکھتے ہیں۔

٦٤٧٢ - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ، حَدَّثَنَا رُؤْخُ بْنُ عَبَادَةَ، حَدَّثَنَا شَعْبَةُ، قَالَ سَيِّفُتُ حُصَيْنَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ: كُنْتُ قَاعِدًا عِنْدَ سَعِيدِ بْنِ جَبَّيرٍ فَقَالَ عَنِ ابْنِ عَبَاسٍ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ أَمْتَي سَبْعَوْنَ أَلْفًا بَغْيَرِ حِسَابٍ، هُمُ الَّذِينَ لَا يَسْتَرْفُونَ لَا يَتَطَيَّرُونَ وَعَلَى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ)). [راجع: ۳۴۱۰]

**لشیخ** بھروسہ کا یہ مطلب نہیں ہے کہ اس باب کا حاصل کرنا چھوڑ دے بلکہ اس باب کا حاصل کرنا بھی ضروری ہے لیکن عقیدہ یہ ہوتا چاہئے کہ جو بھی ہو گا اللہ کے فضل و کرم سے ہو گا۔

### باب بے فائدہ بات چیت کرنا منع ہے

(۶۳۷۳) ہم سے علی بن مسلم نے بیان کیا، کہا ہم سے ہشیم نے بیان کیا، کہا ہم کو ایک سے زیادہ کئی آدمیوں نے خبردی جن میں مغیرہ بن مقسم اور فلاں نے (مجالد بن سعید، ان کی روایت کو ابن خزیس نے نکالا) اور ایک تیرے صاحب داؤد بن ابی ہند بھی ہیں، انہیں شعبی نے، انہیں مغیرہ بن شعبہ بن عثیمین کے کاتب و رادنے کے معاویہ بن عثیمین نے مغیرہ بن عثیمین کو لکھا کہ کوئی حدیث جو آپ نے نبی کریم ﷺ سے سنی ہو وہ مجھے لکھ کے بھیجو۔ راوی نے بیان کیا کہ پھر مغیرہ بن عثیمین نے انہیں لکھا کہ میں نے آنحضرت ﷺ سے سنا ہے، آپ نماز سے فارغ ہونے کے بعد یہ دعا پڑھتے کہ ”اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، ملک اسی کا ہے اور تمام تعریفیں اسی کے لئے ہیں اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے“ یہ تین مرتبہ پڑھتے۔ بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ بے فائدہ بات چیت کرنے کے لئے زیادہ سوال کرنے، مال ضائع کرنے، اپنی چیز بچا کر رکھنے اور دوسروں کی مالگستہ رہنے، ماں کی نافرمانی کرنے اور بڑیوں کو زندہ درگور کرنے سے منع فرماتے تھے۔ اور ہشیم سے روایت ہے، انہیں عبد الملک ابن عیمر نے خبردی، کہا کہ میں نے وراد سے سنا، وہ یہ حدیث مغیرہ بن عثیمین سے بیان کرتے تھے اور وہ نبی کریم ﷺ سے۔

### باب زبان کی (غلط باقیوں سے) حفاظت کرنا

اور آنحضرت ﷺ کا یہ فرمانا کہ جو کوئی اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہیے کہ وہ اچھی بات کے یا پھر چپ رہے۔ اور اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان کہ ”انسان جو بات بھی زبان سے نکالتا ہے تو اس کے لکھنے کے لئے ایک چوکیدار فرشتہ تیار رہتا ہے۔“

(۶۳۷۴) ہم سے محمد بن ابوکبر مقدمی نے بیان کیا، کہا ہم سے عمر بن علی نے بیان کیا، انہوں نے ابو حازم سے سنا، انہوں نے سمل بن سعد بن عثیمین سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میرے لئے جو شخص دونوں

### ۲۲- باب مَا يُكْرَهُ مِنْ قِيلَ وَقَالَ

(۶۴۷۳) حدثنا علي بن مسلم، حدثنا هشیم، أخبرنا غير واحد منهم مغيرة وفلان ورجل ثالث أيضاً عن الشفعي عن زياد كاتب المغيرة بن شعبة، أن معاوية كتب إلى المغيرة أن اكتب إلى بحديث سمعته من رسول الله ﷺ قال: فكتب إليه المغيرة إني سمعته يقول عند انصيافه من الصلاة: ((لا إله إلا الله وحده لا شريك له، له الملك وله الحمد، وهو على كل شيء قدير)) ثلاث مرات، قال: وكان ينهى عن قيل، وقال، وكتراة السؤال وإضاعة المال، ومنع وهاط وغثوق الأمهات ووأد البنات، وعن هشیم، أخبرنا عبد الملك بن عمیر قال: سمعت زيادا يحدث هذا الحديث عن المغيرة عن النبي ﷺ.

[راجع: ۸۴۴]

### ۳۲- باب حِفْظِ اللِّسَانِ

وقول النبي ﷺ: ((من كان يؤمن بالله واليوم الآخر فليقل خيرا أو ليضمر)), وقول الله تعالى: ((ما يلفظ من قول إلا لديه رقيبا عتيد)) [ق: ۱۸].

(۶۴۷۴) حدثنا محمد بن أبي بكر المقدمي، حدثنا عمر بن علي سمع أبا حازم عن سهل بن سعد عن رسول الله

جبڑوں کے درمیان کی چیز (زبان) اور دونوں پاؤں کے درمیان کی چیز (شرمگاہ) کی ذمہ داری دے دے میں اس کے لیے جنت کی ذمہ داری دے دوں گا۔

(۲۳۷۵) مجھ سے عبد العزیز بن عبد اللہ نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے ابراہیم بن سعد نے بیان کیا، ان سے اب شاہ نے بیان کیا، ان سے ابو سلمہ نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو کوئی اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہئے کہ اچھی بات کے ورنہ خاموش رہے اور جو کوئی اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے وہ اپنے پڑوسی کو تکلیف نہ پہنچائے اور جو کوئی اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنے مہمان کی عزت کرے۔

فَقَالَ ((مَنْ يَصْنَعْ لِي مَا بَيْنَ لَهْبَتِيهِ،  
وَمَا بَيْنَ رِجْلَيْهِ أَضْمَنْ لَهُ الْجَنَّةَ)).

[طرفہ فی : ۶۸۰۷].

٦٤٧٥ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ،  
حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ أَبِي شِهَابٍ،  
عَنْ أَبِي سَلْمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَيَقْرَأْ  
خَيْرًا، أَوْ لِيُصْنَعْ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ  
وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يُؤْذَ جَارَةً، وَمَنْ كَانَ  
يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَيُنْكِرْمَ صَيْفَقَةً)).

[راجع: ۵۱۸۵]

**لَهْبَتِيهِ** قطلانی نے کہا اللہ کی رضا مندی کی بات یہ ہے کہ کسی مسلمان کی بھلائی کی بات کے جس سے اس کو فائدہ پہنچے اور ناراضی کی بات یہ ہے کہ مثلاً خالم بادشاہ یا حاکم سے مسلمان بھلائی کی برائی کرے اس نیت سے کہ اس کو ضرر پہنچے۔ ابن عبدالبرے ایسا یعنی منتقل ہے۔ ابن عبد السلام نے کہا ناراضی کی بات سے وہ بات مراد ہے جس کا صحن اور فتح معلوم نہ ہو ایسی بات منہ سے نکالنا حرام ہے۔ تمام حکمت اور اخلاق کا خلاصہ اور اصل الاصول یہ ہے کہ تویی سوچ کربات کے بن سوچے جو منہ پر آئے کہ وہ بنا نادنوں کا کام ہے بہت لوگ ایسے ہیں کہ بات جان کر بھی اس پر عمل نہیں کرتے اور ٹرڑبے فائدہ باتیں کئے جاتے ہیں ایسا علم بغیر عمل کے کیا فائدہ دے گا۔

(۲۳۷۶) ہم سے ابوالوید نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے لیٹ بن سعد نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے سعید مقبری نے بیان کیا، ان سے ابو شریخ خزاںی نے بیان کیا انہوں نے کہا کہ میرے دونوں کانوں نے ساہے اور میرے دل نے یاد رکھا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے یہ فرمایا تھا مسماں تین دن کی ہوتی ہے مگر جو لازمی ہے وہ تو پوری کرو۔ پوچھا گیا لازمی کتنی ہے؟ فرمایا کہ ایک دن اور ایک رات اور جو کوئی اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہئے کہ اپنے مہمان کی خاطر کرے اور جو شخص اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہئے کہ اچھی بات کے ورنہ چپ رہے۔

٦٤٧٦ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ، حَدَّثَنَا لَيْثٌ،  
حَدَّثَنَا سَعِيدُ الْمَقْبُرِيُّ، عَنْ أَبِي شَرِيعَ  
الْحَزَاعِيِّ قَالَ : سَمِعْ أَذْنَابِيَ وَوَعَاهَ قَلْبِي  
الْسَّبِيْيِ ﷺ يَقُولُ : ((الضَّيَافَةُ ثَلَاثَةُ أَيَّامٌ،  
جَانِزُهُ)) قَيْلَ، مَا جَانِزُهُ؟ قَالَ : ((يَوْمٌ  
وَلَيْلَةٌ)) ((وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ  
الْآخِرِ فَلَيُنْكِرْمَ صَيْفَقَةً، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ  
بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَيَقْرَأْ  
خَيْرًا، أَوْ لِسْنَكُتْ)). [راجع: ۶۰۱۹]

(۷۷) مجھ سے ابراہیم بن حمزہ نے بیان کیا، کہا مجھ سے ابن الی حازم نے بیان کیا، ان سے یزید بن عبد اللہ نے۔ ان سے محمد بن ابراہیم نے، ان سے عیسیٰ بن طلحہ تھی نے اور ان سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے، انہوں نے رسول اللہ سے نہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بندہ ایک بات زبان سے نکالتا اور اس کے متعلق سچھتا نہیں (کہ کتنی کفر اور بے ادبی کی بات ہے) جس کی وجہ سے وہ دوزخ کے گڑھے میں اتنی دور گر پڑتا ہے جتنی پچھم سے پورب دور ہے۔

(۷۸) مجھ سے عبد اللہ بن منیر نے بیان کیا، انہوں نے ابوالنصر سے نہ آنہوں نے کہا ہم سے عبدالرحمن بن عبد اللہ یعنی ابن دینار نے بیان کیا، ان سے ان کے والد نے، ان سے ابوصلح نے، ان سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کرم ﷺ نے فرمایا بندہ اللہ کی رضامندی کے لئے ایک بات زبان سے نکالتا ہے اسے وہ کوئی اہمیت بھی نہیں دیتا مگر اسی کی وجہ سے اللہ اس کے درجے بلند کر دیتا ہے اور ایک دوسرا بندہ ایک ایسا کلمہ زبان سے نکالتا ہے جو اللہ کی نار انکلی کا باعث ہوتا ہے اسے وہ کوئی اہمیت نہیں دیتا لیکن اس کی وجہ سے وہ جنم میں چلا جاتا ہے۔

### باب اللہ کے ڈر سے روئے کی فضیلت کا بیان

(۷۹) ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا، کہا ہم سے بھی قلن نے بیان کیا، ان سے عبید اللہ نے بیان کیا، کہا کہ مجھ سے خبیب بن عبدالرحمن نے بیان کیا، ان سے حفص بن عامر نے اور ان سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کرم ﷺ نے فرمایا سات طرح کے لوگ وہ ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ اپنے سالیہ میں پناہ دے گا۔ (ان میں) ایک وہ شخص بھی ہے جس نے تمہائی میں اللہ کو یاد کیا تو اس کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔

اس کا روتا اللہ کو پسند آگیا اسی سے اس کی نجات ہو سکتی ہے اور وہ عرشِ اللہ کے سامنے کا حق دار بن سکتا ہے۔

۶۴۷۷ - حدیثی ابُو اَعْمَامُ بْنُ حَمْزَةَ، حدیثی ابُنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ إِنْرَاعِيمَ، عَنْ عِيسَى بْنِ طَلْحَةَ بْنِ عَبِيدِ اللَّهِ التَّنِيفِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((إِنَّ الْغَبَدَ لِيَكُلُّمُ بِالْكَلِمَةِ، مَا يَتَعَيَّنُ فِيهَا يَزِدُ بِهَا فِي النَّارِ أَفَعَدَ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ)).

[طرفة في : ۶۸۰۷]

۶۴۷۸ - حدیثی عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُبِيرٍ سَمِعَ أَبَا النَّضْرِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، يَعْنِي أَبْنَ دِينَارٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ الْمُبَدَّدَ لِيَكُلُّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ رِضْوَانِ اللَّهِ، لَا يُلْقَى لَهَا بَالًا يَرْفَعُ اللَّهُ بِهَا دَرَجَاتٍ، وَإِنَّ الْمُبَدَّدَ لِيَكُلُّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ سَخْطِ اللَّهِ، لَا يُلْقَى لَهَا بَالًا يَهْوِي بِهَا إِلَى جَهَنَّمِ)). [راجع: ۶۴۷۷]

### ۲۴ - باب الْبَكَاءِ مِنْ خَشْيَةِ اللَّهِ

۶۴۷۹ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا يَحْتَى، عَنْ عَبِيدِ اللَّهِ، قَالَ حَدَّثَنِي خُبَيْبَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((سَبْعَةً يُظْلَمُهُمُ اللَّهُ رَجَلٌ ذَكَرَ اللَّهَ فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ)).

[راجع: ۶۶۰]

### باب اللہ سے ڈرنے کی فضیلت کا بیان

(۶۴۸۰) ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے بیان کیا، کہا ہم سے جریر بن عبد الحمید نے، ان سے منصور بن معتمر نے، ان سے ربعی بن حراش نے اور ان سے حذیفہ بن عباد نے کہ نبی کرم ﷺ نے فرمایا کچھی اموتوں میں کا ایک شخص ہے اپنے برے عملوں کا ذر تھا۔ اس نے اپنے گھر والوں سے کہا کہ جب میں مر جاؤں تو میرا لاشہ ریزہ کر کے گرم دن میں اٹھا کے دریا میں ڈال دیتا۔ اسکے گھر والوں نے اسکے ساتھ ایسا ہی کیا پھر اللہ تعالیٰ نے اسے جمع کیا اور اس سے پوچھا کہ یہ جو تم نے کیا اس کی وجہ کیا ہے؟ اس شخص نے کہا کہ پروردگار مجھے اس پر صرف تیرے خوف نے آمادہ کیا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اسکی مغفرت فرمادی۔

(۶۴۸۱) ہم سے موکی بن اسماعیل نے بیان کیا، کہا ہم سے معتمر نے بیان کیا، کہا میں نے اپنے والد سے سنا، ان سے قادہ نے بیان کیا، ان سے عقبہ بن عبد الشافر نے اور ان سے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کرم ﷺ نے کچھی اموتوں کے ایک شخص کا ذکر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اسے مال و اولاد عطا فرمائی تھی۔ فرمایا کہ جب اس کی موت کا وقت قریب آیا تو اس نے اپنے لڑکوں سے پوچھا، باپ کی حیثیت سے میں نے کیا اپنے آپ کو ثابت کیا؟ لڑکوں نے کہا کہ بھترین باپ۔ پھر اس شخص نے کہا کہ اس نے اللہ کے پاس کوئی نیکی نہیں جمع کی ہے۔ قادہ نے (الم یتبیں) کی تفسیر (الم یدخل) (نہیں جمع کی) سے کی ہے۔ اور اس نے یہ بھی کہا کہ اگر اسے اللہ کے حضور میں پیش کیا گیا تو اللہ تعالیٰ اسے عذاب دے گا (اس نے اپنے لڑکوں سے کہا کہ) دیکھو، جب میں مر جاؤں تو میری لاش کو جلا رینا اور جب میں کوئلہ ہو جاؤں تو مجھے پیس دینا اور کسی تیز ہوا کے دن مجھے اس میں اڑا دینا۔ اس نے اپنے لڑکوں سے اس پر وعدہ لیا چنانچہ لڑکوں نے اس کے ساتھ ایسا ہی کیا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ہو جا۔ چنانچہ وہ ایک مرد کی شکل میں کھڑا نظر آیا۔ پھر فرمایا میرے بندے! یہ جو تو نے کیا کرایا ہے اس پر تجھے کس

### ۲۵ - باب الخوف من الله

۶۴۸۰ - حدَّثَنَا عُمَّانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ،  
حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مُنْصُورٍ، عَنْ رِبْعَيِّ عَنْ  
حُدَيْفَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((كَانَ رَجُلٌ  
مِّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ يُسْمِيُ الظُّنُونَ بِعَمَلِهِ،  
فَقَالَ لِأَهْلِهِ: إِذَا أَنَا مُتُّ فَلْخُدُونِي فَلَدُونِي  
لِي النَّبْرِ فِي يَوْمِ صَافِيفٍ، فَفَعَلُوا بِهِ  
لَجْمَعَةَ اللَّهِ ثُمَّ قَالَ: مَا حَمَلْتَ عَلَى  
الَّذِي حَمَلْتَ؟ قَالَ: مَا حَمَلْتَ إِلَّا  
مَحَافِظَكَ فَفَرَّ لَهُ)). [راجع: ۳۴۵۲]

۶۴۸۱ - حدَّثَنَا مُوسَى، حَدَّثَنَا مُعْمَرٌ،  
سَمِعَتْ أَبِيهِ، حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، عَنْ عَفْبَةَ بْنِ  
عَبْدِ الْفَالِفِي، عَنْ أَبِيهِ سَعِيدِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((ذَكَرَ  
رَجُلًا فِيمَنْ كَانَ سَلَفًا أَوْ قَبْلَكُمْ آتَاهُ اللَّهُ  
مَالًا وَوَلَدًا يَعْنِي أَعْطَاهُ، قَالَ: فَلَمَّا حَضَرَ  
قَالَ لِتَبِيِّهِ: أَيْ أَبِي كُنْتَ قَالُوا خَيْرٌ أَبِي  
قَالَ: فَإِنَّهُ لَمْ يَتَبَرَّ عِنْدَ اللَّهِ خَيْرًا)) فَسَرَّهَا  
قَتَادَةُ لَمْ يَدْخُرْ ((وَإِنْ يَقْدِمْ عَلَى اللَّهِ  
يَعْذَبْنَاهُ فَانظُرُوهُا فَإِذَا مُتُّ فَأَخْرُقُونِي حَتَّى  
إِذَا صِرْتُ فَخَمَا فَاسْتَحْقُونِي أَوْ قَالَ:  
فَاسْهَكُونِي، ثُمَّ إِذَا كَانَ رِيحٌ غَاصِفٌ  
فَأَذْرُونِي فِيهَا، فَأَخْدَدُ مَوَاقِعَهُمْ عَلَى ذَلِكَ  
وَرَتَبِي فَفَعَلُوا فَقَالَ اللَّهُ : كُنْ، فَإِذَا رَجُلٌ  
قَاتَمَ، ثُمَّ قَالَ: أَيْ عَنْدِي مَا حَمَلْتَ عَلَى  
مَا فَعَلْتَ؟ قَالَ : مَحَافِظُكَ أَوْ فَرْقَ مِنْكَ،

چیز نے آدھ کیا تھا؟ اس نے کہا کہ تیرے خوف نے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کا بدلہ یہ دیا کہ اس پر رحم فرمایا۔ میں نے یہ حدیث عثمان سے بیان کی تو انہوں نے بیان کیا کہ میں نے سلمان سے سنا۔ البتہ انہوں نے یہ لفظ بیان کیے کہ ”مجھے دریا میں بمار بنا“ یا جیسا کہ انہوں نے بیان کیا اور معاذ نے بیان کیا کہ ہم سے شعبہ نے بیان کیا، ان سے قادہ نے، انہوں نے عقبہ سے سنا، انہوں نے ابوسعید بن شعیب سے سنا اور انہوں نے نبی کسم بن شعبہ سے۔

### باب گناہوں سے باز رہنے کا بیان

(۷۲۸۲) ہم سے محمد بن علاء نے بیان کیا، کہا ہم سے ابواسامہ نے بیان کیا، ان سے برید بن عبد اللہ بن ابی بردہ نے ان سے ابوبردہ نے، اور ان سے ابوموکی بن شعیب نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، میری اور جو کچھ کلام اللہ نے میرے ساتھ بھیجا ہے اس کی مثل ایک ایسے شخص جیسی ہے جو اپنی قوم کے پاس آیا، اور کہا کہ میں نے (تمہارے دشمن کا) لشکر اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے اور میں نگاہ رانے والا ہوں۔ پس بھاگو پس بھاگو (اپنی جان بچاؤ) اس پر ایک جماعت نے اس کی بات مان لی اور رات ہی رات اطمینان سے کسی محفوظ جگہ پر نکل گئے اور نجات پائی۔ لیکن دوسری جماعت نے اسے ہٹلایا اور دشمن کے لشکر نے صبح کے وقت اچانک انہیں آلیا اور بتاہ کر دیا۔

**لشکر** یہ عرب میں ایک ملک ہو گئی ہے جو ایک تھا کہ کی زبانہ میں دشمن کی فوجیں ایک ملک پر چڑھ گئی تھیں۔ ان ملک والوں میں سے ایک شخص ان فوجوں کو ملا انہوں نے اس کو پکڑا اور اس کے کپڑے اتار لئے وہ اسی حال میں نک و مزگ بھاگ نکلا اور اپنے ملک والوں کو جا کر خردی کر جلدی اپنا ہندو بست کر لو دشمن آن پکھا، اس کے ملک والوں نے اس کی تصدیق کی جو نک وہ بڑھنے اور نگاہ مانتا آ رہا تھا اور اس کی عادت سنگے پھرنے کی نہ تھی۔ بلب کی مطابقت اس طرح ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ان کو گناہوں سے اور اللہ کی نافرمانی سے ڈرایا اور خردی کہ اللہ کا عذاب گناہوں کے لئے تیار ہے تو گناہوں سے توبہ کر کے اپنا بچاؤ کرلو پھر جس نے آپ کی بات مانی اسلام قبول کیا شرک اور کفر اور گناہ سے توبہ کی وہ تو بچ گیا اور جس نے نہ مانی وہ صبح ہوتے ہی یعنی مرتبے عی تباہ ہو گیا عذاب الہی میں گرفتار ہوا۔

(۷۲۸۳) ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا، کہا ہم کو شعیب نے خردی، کہا ہم سے ابوالزنان نے بیان کیا، ان سے عبد الرحمن نے بیان کیا،

لما تلاَ فَأَهَ أَنْ رَحِمَةَ اللَّهِ) فَخَدَثَ أَبَا غُفَّامَانَ فَقَالَ: سَمِعْتُ سَلْمَانَ غَيْرَ أَنَّهُ زَادَ فَأَذْرَوْنِي فِي النَّبْرِ أَوْ كَمَا حَدَثَ. وَقَالَ مَعَاذُ : حَدَثَنَا شَعْبَةُ، عَنْ قَنَادَةَ، سَمِعْتَ عَغْبَةَ : سَمِعْتَ أَبَا سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

[راجح: ۳۴۷۸]

### ۲۶ - باب الإنبياء عن المعااصي

۶۴۸۲ - حَدَثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءَ، حَدَثَنَا أَبُو أَسَانِةَ، عَنْ بُرَيْدَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِي بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَثَلِي وَمَثَلُّ مَا يَعْشَى إِلَّا كَمِثْلِي زَجَلٌ أَتَى قَوْنَمًا فَقَالَ: رَأَيْتُ الْجَيْشَ بَعْتَنِي وَإِنِّي أَنَا النَّذِيرُ الْعَرِيَانُ، فَالنَّجَاءُ فَلَطَاعَتِهِ طَائِفَةً فَأَذْلَجُوا عَلَى مَهْلِهِمْ فَنَجَوْا، وَكَذَبَتِهِ طَائِفَةً فَصَبَّحُهُمُ الْجَيْشُ فَاجْتَاهُمْ)).

[طرفة: ۷۲۸۴].

۶۴۸۳ - حَدَثَنَا أَبُو الْيَمَانَ، أَخْبَرَنَا شَعْبَةَ، حَدَثَنَا أَبُو الزَّنَادَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ

انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا اور انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم سے سنا، آنحضرت صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا کہ میری اور لوگوں کی مثل ایک ایسے شخص کی ہے جس نے آگ جائی، جب اس کے چاروں طرف روشنی ہو گئی تو پروانے اور یہ کیڑے کوڑے جو آگ پر گرتے ہیں اس میں گرنے لگے اور آگ جلانے والا انہیں اس میں سے نکالنے لگا لیکن وہ اس کے قابو میں نہیں آئے اور آگ میں گرتے ہی رہے۔ اسی طرح میں تمہاری کمر کو پکڑ پکڑ کر آگ سے تمہیں نکالتا ہوں اور تم ہو کہ اسی میں گرتے جاتے ہو۔

(۶۳۸۳) ہم سے ابو عیسیٰ نے بیان کیا، کہا ہم سے زکریا نے بیان کیا، ان سے عامر نے بیان کیا، انہوں نے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے سنا، کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا، مسلمان وہ ہے جو مسلمانوں کو اپنی زبان اور باتھ سے (تکلیف پکختنے) سے حفظ رکھے اور مماجر وہ ہے جو ان چیزوں سے رک جائے جس سے اللہ نے منع کیا ہے۔

### باب نبی کریم صلی اللہ علیہ و سلم کا ارشاد

”اگر تمہیں معلوم ہو جاتا جو مجھے معلوم ہے تو تم ہنتے کم اور روتے زیادہ۔“

(۶۳۸۵) ہم سے حبیب بن بکیر نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے لیٹ نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے عقیل نے بیان کیا، ان سے ابن شاہب نے بیان کیا، ان سے سعید بن مسیب نے بیان کیا کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کیا کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا، اگر تمہیں وہ معلوم ہو تو جو میں جانتا ہوں تو تم ہنتے کم اور روتے زیادہ۔

(۶۳۸۶) ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے شعبہ نے بیان کیا، ان سے موہی بن انس نے بیان کیا اور ان سے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا اگر تمہیں وہ معلوم ہو تو جو میں جانتا ہوں تو تم ہنتے

الله خدّة الله سمعَ أبا هريرةَ رضيَ الله عنْهُ الله سمعَ رَسُولَ الله ﷺ يَقُولُ: ((إِنَّمَا مَثَلِي وَمَثَلُ النَّاسِ كَعَنْ دَرْجَةٍ اسْتَوْقَدَ نَارًا، فَلَمَّا أَضَاءَتْ مَا حَوَلَهُ جَعَلَ الْفَرَاشَ وَهَذِهِ الدَّوَابُ الَّتِي تَقْعُدُ فِي النَّارِ يَقْعُنَ فِيهَا، فَجَعَلَ يَنْزَعُهُنَّ وَيَغْلِبُهُنَّ فَيَقْتَحِمُنَ فِيهَا فَإِنَّا آخِذُ بِحُجْزِكُمْ عَنِ النَّارِ وَأَنْتُمْ تَقْتَحِمُونَ فِيهَا)).

۶۴۸۴ - حدّثنا أبو نعيم، حدّثنا زكريا، عن عامر سمعت عبد الله بن عمرو يقول: قال النبي ﷺ: ((المُسْلِمُ مِنْ سَلَامِ الْمُسْلِمِينَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ، وَالْمُهَاجِرُ مِنْ هَجْرَ مَا نَهَى الله عنْهُ)). [راجع: ۱۰]

۶۴۸۵ - ۲۷ باب قول النبي ﷺ: ((لَوْ تَعْلَمُونَ مَا أَعْلَمُ لَضَحِّكُتُمْ قَلِيلًا وَلَبَكَيْتُمْ كَثِيرًا)).

۶۴۸۶ - حدّثنا يحيى بن بکیر، حدّثنا الليث، عن عقيل، عن ابن شهاب، عن سعيد بن المسيب أن أبا هريرة رضی اللہ عنہ كان يقول: قال رسول الله ﷺ: ((لَوْ تَعْلَمُونَ مَا أَعْلَمُ لَضَحِّكُتُمْ قَلِيلًا وَلَبَكَيْتُمْ كَثِيرًا)). [طرفة في: ۶۶۳۷].

۶۴۸۶ - حدّثنا سليمان بن حرب، حدّثنا شعبة، عن موسى بن أنس، عن أنس رضی اللہ عنہ قال : قال النبي ﷺ: ((لَوْ تَعْلَمُونَ مَا أَعْلَمُ لَضَحِّكُتُمْ قَلِيلًا

کم اور روتے زیادہ۔

**باب دوزخ کو خواہشات نفسانی سے ڈھک دیا گیا ہے**

جو شخص نفسانی خواہشوں میں پڑا گیا اس نے گویا دوزخ کا جواب اٹھادیا۔ اب دوزخ میں پڑ جائے گا۔ قرآن شریف میں بھی یہی مضمون ہے فاما من طقی و آثر الحیۃ الدلبیۃ الایۃ (النازعات: ۲۷)۔

(۶۴۸۷) ہم سے اسماعیل نے بیان کیا، انہوں نے کہا کہ مجھ سے امام مالک نے بیان کیا، ان سے ابو الزندانے، ان سے اعرج نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول کرم ﷺ نے فرمایا دوزخ خواہشات نفسانی سے ڈھک دی گئی ہے اور جنت مشکلات اور دشواریوں سے ڈھکی ہوئی ہے۔

**باب جنت تمہارے جو تے کے تے سے بھی زیادہ تم سے قریب ہے اور اسی طرح دوزخ بھی ہے**

مطلوب یہ ہے کہ آدمی ثواب کی بات کو گودہ اوفی درجہ کی ہو حقیرہ سمجھے۔ شاید وہی اللہ کو پسند آجائے اور اس کو نجات مل جائے۔ اسی طرح بری اور گناہ کی بات کو چھوٹی اور حقیرہ سمجھے شاید اللہ تعالیٰ کو ناپسند آجائے اور دوزخ میں اس کا ٹھکانا بنائے۔

(۶۴۸۸) ہم سے موسیٰ بن مسعود نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے سفیان نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے منصور و اعمش نے بیان کیا، ان سے ابو واکل نے بیان کیا اور ان سے حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت تمہارے جو تے کے تے سے بھی زیادہ تم سے قریب ہے اور اسی طرح دوزخ بھی۔

(۶۴۸۹) مجھ سے محمد بن شمشن نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے غدر نے بیان کیا، ان سے شعبہ نے بیان کیا، ان سے عبد الملک بن عمر نے بیان کیا، ان سے ابو سلمہ نے بیان کیا اور ان سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا سب سے سچا شعر جسے شاعر نے کہا ہے یہ ہے۔ ”ہاں اللہ کے سواتم چیزیں بے بنیاد ہیں۔“

اس سے اگلا مصروف یہ ہے وکل نعیم لا محالة زائل ترجمہ منظوم مولانا وحید الزماں رضی اللہ عنہ نے یوں کیا ہے۔

وَلَكُنْتُمْ كَثِيرًا)۔ [راجع: ۹۳]

**۲۸- باب حُجَّتِ النَّارِ بِالشَّهْوَاتِ**

شیخ مضمون ہے فاما من طقی و آثر الحیۃ الدلبیۃ الایۃ (النازعات: ۲۷)۔

(۶۴۸۷) حدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزَّنَادِ، عَنْ الأَغْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((حُجَّتِ النَّارِ بِالشَّهْوَاتِ، وَحُجَّتِ الْجَنَّةِ بِالْمَكَارِهِ)).

**۲۹- باب الْجَنَّةِ أَقْرَبُ إِلَى أَحَدِكُمْ مِنْ شَرَاكِ نَعْلِيهِ، وَالنَّارُ مِثْلُ ذَلِكَ**

شیخ مطلب یہ ہے کہ آدمی ثواب کی بات کو گودہ اوفی درجہ کی ہو حقیرہ سمجھے۔ شاید وہی اللہ کو پسند آجائے اور اس کا ٹھکانا بنائے۔

(۶۴۸۸) حدَّثَنِي مُوسَى بْنُ مَسْعُودٍ، حدَّثَنَا سُفِيَّانُ، عَنْ مُنْصُورٍ، وَالْأَغْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((الْجَنَّةُ أَقْرَبُ إِلَى أَحَدِكُمْ مِنْ شَرَاكِ نَعْلِيهِ وَالنَّارُ مِثْلُ ذَلِكَ)).

(۶۴۸۹) حدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ المُشَنَّى، حدَّثَنَا غُنَّدَرٌ، حدَّثَنَا شَعْبَةُ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ أَبِي سَلْمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((أَصَدَقُ بَنَتِ قَالَهُ الشَّاعِرُ: أَلَا كُلُّ شَيْءٍ مَا خَلَّ اللَّهُ بِاطِلٌ)) [راجع: ۳۸۴۱]

قالٰ ہے جو کچھ ہے غیر اللہ کوئی مزدہ رہتا نہیں ہرگز سدا

بَابُ اَسِ دِيْكَهْنَا چَاهِيْجَهْ جُونِيْچَهْ درجَهْ کا ہے آسِ نہیں دیکھنا  
چَاهِيْجَهْ جَسِ کامِرتبَهْ اسِ سے اوْنِچَهْ ہے

(۶۲۹۰) ہم سے اساعیل نے بیان کیا، کما کہ مجھ سے امام مالک نے بیان کیا، ان سے ابو زندہ نے، ان سے اعرج نے اور ان سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص کسی ایسے آدمی کو دیکھے جو مال اور شکل و صورت میں اس سے بڑھ کر ہے تو اس وقت اسے ایسے شخص کا دھیان کرنا چاہئے جو اس سے کم درجہ ہے۔

باب جس نے کسی نیکی یا بدی کا ارادہ کیا اس کا نتیجہ کیا ہے؟ (۶۲۹۱) ہم سے ابو معمر نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے عبد الوارث نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے جعفر ابو عثمان نے بیان کیا، ان سے ابو جعاء عطاردی نے بیان کیا اور ان سے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک حدیث قدسی میں فرمایا "اللہ تعالیٰ نے نیکیاں اور برائیاں مقدار کر دی ہیں اور پھر انہیں صاف صاف بیان کر دیا ہے۔ پس جس نے کسی نیکی کا ارادہ کیا لیکن اس پر عمل نہ کر سکا تو اللہ تعالیٰ نے اس کے لئے ایک مکمل نیکی کا بدلہ لکھا ہے اور اگر اس نے ارادہ کے بعد اس پر عمل بھی کر لیا تو اللہ تعالیٰ نے اس کے لیے اپنے یہاں دس گنے سے سات سو گنے تک نیکیاں لکھی ہیں اور اس سے بڑھا کر اور جس نے کسی برائی کا ارادہ کیا اور پھر اس پر عمل نہیں کیا تو اللہ تعالیٰ نے اس کے لئے اپنے یہاں ایک نیکی لکھی ہے اور اگر اس نے ارادہ کے بعد اس پر عمل بھی کر لیا تو اپنے یہاں اس کے لئے ایک برائی لکھی ہے۔

باب چھوٹے اور تحریر گناہوں سے بھی

بچتے رہنا

ان کو تحریر نہ سمجھتا۔ گناہ ہر حال میں برائی ہے، چھوٹا ہو یا بڑا اور بندے کو کیا معلوم شاید اللہ پاک اسی پر مواجهہ کر بیٹھے۔

۳۰۔ بَابُ لِيَنْظُرُ إِلَى مَنْ هُوَ أَسْفَلَ

مِنْهُ، وَلَا يَنْظُرُ إِلَى مَنْ هُوَ فَوْقَهُ

۶۴۹۰ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزَّنَادِ، عَنْ الْأَغْرِجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ قَالَ: (إِذَا نَظَرَ أَحَدُكُمْ إِلَى مَنْ فَضَلَ عَلَيْهِ فِي الْمَالِ وَالْحَلْقِ، فَلِيَنْظُرْ إِلَى مَنْ هُوَ أَسْفَلَ مِنْهُ مِنْ فَضْلِ عَلَيْهِ).

۳۱۔ بَابُ مَنْ هُمْ بِحَسَنَةٍ أَوْ بِسَيِّئَةٍ

۶۴۹۱ - حَدَّثَنَا أَبُو مَغْمِرٍ، حَدَّثَنَا عَنْ الْوَارِثِ، حَدَّثَنَا جَعْدَةُ أَبْوَ عُثْمَانَ، حَدَّثَنَا أَبُو رَجَاءُ الْعَطَّارِدِيُّ، عَنْ أَبْنِ عَبَاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنْ النَّبِيِّ قَالَ: (إِنَّ اللَّهَ كَتَبَ الْحَسَنَاتِ وَالسَّيِّئَاتِ، ثُمَّ بَيْنَ ذَلِكَ فَمَنْ هُمْ بِحَسَنَةٍ فَلَمْ يَعْمَلُهَا كَتَبَهَا اللَّهُ لَهُ عِنْدَهُ اللَّهُ حَسَنَةٌ كَامِلَةٌ، فَإِنْ هُوَ هُمْ بِهَا فَعَمِلُهَا كَتَبَهَا اللَّهُ لَهُ عِنْدَهُ عَشْرَ حَسَنَاتٍ إِلَى سِعْمَانَةٍ ضَعِيفٌ إِلَى أَضْعَافٍ كَثِيرَةٍ، وَمَنْ هُمْ بِسَيِّئَةٍ فَلَمْ يَعْمَلُهَا كَتَبَهَا اللَّهُ لَهُ عِنْدَهُ حَسَنَةٌ كَامِلَةٌ، فَإِنْ هُوَ هُمْ بِهَا فَعَمِلُهَا كَتَبَهَا اللَّهُ لَهُ سَيِّئَةً وَاحِدَةً)).

۳۲۔ بَابُ مَا يُتَّقَى مِنْ مُهَقَّرَاتِ

الْمُنْوَبِ

(۶۴۹۲) ہم سے ابوالولید نے بیان کیا، کہا ہم سے مددی نے بیان کیا، ان سے غیلان نے، ان سے انس بن مطر سے، انسوں نے کہا تم ایسے عمل کرتے ہو جو تمہاری نظر میں بال سے زیادہ باریک ہیں (تم اسے تقریر سمجھتے ہو، براگناہ نہیں سمجھتے) اور ہم لوگ آنحضرت کے زمانہ میں ان کاموں کو ہلاک کر دینے والا سمجھتے تھے۔ امام بتاری نے کہا کہ حدیث میں جو لفظ موبقات ہے اس کا معنی ہلاک کرنے والے۔

باب عملوں کا اعتبار خاتمه پر ہے اور خاتمه سے  
ذرتے رہنا۔

(۶۴۹۳) ہم سے علی بن عیاش نے بیان کیا، انسوں نے کہا ہم سے ابو غسان نے بیان کیا، انسوں نے کہا کہ مجھ سے ابو حازم نے بیان کیا، ان سے حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے ایک شخص کو دیکھا جو مشرکین سے جگ میں صرف تھا، یہ شخص مسلمانوں کے صاحب مال و دولت لوگوں میں سے تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر کوئی چاہتا ہے کہ کسی جسمی کو دیکھے تو وہ اس شخص کو دیکھے۔ اس پر ایک صحابی اس شخص کے پیچھے لگ گئے وہ شخص برابر لڑتا رہا اور آخر خرزخی ہو گیا۔ پھر اس نے چاہا کہ جلدی مر جائے۔ پس اپنی تکواری کی دھار اپنے سینے کے درمیان رکھ کر اس پر اپنے آپ کو ڈال دیا اور تکوار اس کے شانوں کو چیزی ہوئی نکل گئی (اس طرح وہ خود کشی کر کے مر گیا) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بندہ لوگوں کی نظر میں اہل جنت کے کام کرتا رہتا ہے حالانکہ وہ جنم میں سے ہوتا ہے۔ ایک دوسرا بندہ لوگوں کی نظر میں اہل جنم کے کام کرتا رہتا ہے حالانکہ وہ جنتی ہوتا ہے اور اعمال کا اعتبار تو خاتمه پر موقوف ہے۔

**لَئِنْ أَخْرَجْتَهُ** گناہ میں گرفتار ہوا تو پچھلے یہی اعمال کچھ فائدہ نہ دیں گے اللہ سو خاتمه سے چاہے۔ اس حدیث سے یہ نکلا کہ کسی کلمہ گو مسلمان کو گو وہ فاسق فاجر ہو یا صلح اور پرہیز گار ہم قطعی طور پر دوزخی یا جنتی نہیں کہہ سکتے۔ معلوم نہیں کہ اس کا خاتمه کیا ہوتا

۶۴۹۲ - حدثنا أبو الوليد، حدثنا مهديٰ، عن غيلان، عن أنسٍ رضي الله عنه قال: إنكم لتعملون أعملاً هي أدق في أغينكم من الشّعر، إن كنتم نعدها على عهد النبي ﷺ المؤيقات قال أبو عبد الله : يعني بذلك المهمليات.

۳۳ - باب الأفعال بالحوائط وما يخاف منها

ایمانہ ہو کہ اخیر وقت میں برا عمل سرزد ہو۔

۶۴۹۳ - حدثنا عليٌّ بنُ عياشِ، حدثنا أبو غسان قال: حدثني أبو حازم، عن سهلِ بنِ سعيدِ الساعديِّ قال: نظر النبي ﷺ إلى رجلٍ يقاتل المشركين وكان من أعظم المسلمين غياء عنهم، فقال: ((من أحب أن ينظر إلى رجلٍ من أهل النار فلينظر إلى هذا)), فبَعْدَ رَجُلٍ فَلَمْ يَرَنْ على ذلك حتى جرى فاستغسل الموت، فقال بذبابة سيفوه فوضعه بين ثدييه فَحَامَ عَلَيْهِ حَتَّى خَرَجَ مِنْ بَيْنِ كَثِيفَةِ، فقال النبي ﷺ: ((إِنَّ الْعَبْدَ لِيَعْمَلُ فِيمَا يَرَى النَّاسُ عَمَلَ أَهْلَ الْجَنَّةَ وَإِنَّهُ لَمَنْ أَهْلَ النَّارِ، وَيَعْمَلُ فِيمَا يَرَى النَّاسُ عَمَلَ أَهْلَ النَّارِ وَهُوَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ، وَإِنَّما الأفعال بخواتيمها)). [راجع: ۲۸۹۸]

ہے اور اللہ کے ہاں اس کا نام کن لوگوں میں لکھا ہوا ہے۔ حدیث سے یہ بھی لکھا کر مسلمان کو اپنے اعمال صالح پر مغفور نہ ہونا چاہئے اور سوء خاتمہ سے بھیشہ ڈرتے رہنا چاہئے۔ بزرگوں نے تجوہ کیا ہے کہ اہل حدیث اور اہل بیت نبوی سے محبت رکھنے والوں کا خاتمہ اکثر برتر ہوتا ہے۔ یا اللہ! مجھ ناچیز کو بھی بھیشہ اہل حدیث اور آل رسول سے محبت رہی ہے اور جس کو سادات سے پایا دل سے اس کا احترام کیا ہے مجھ ناچیز تحریر گنہگار کو بھی خاتمہ بالخیر نصیب کہ بر قول ایمان کنم خاتم۔ آمین۔

### باب بری صحبت سے تنائی

بہتر ہے

(۲۳۹۳) ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم کو شعیب نے خبر دی، ان سے زہری نے بیان کیا کہ مجھ سے عطاء بن یزید نے بیان کیا اور ان سے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا، انہوں نے کہا کہ سوال کیا گیا اے اللہ کے رسول! اور محمد بن یوسف نے بیان کیا، ان سے اوزاعی نے بیان کیا، ان سے زہری نے بیان کیا، ان سے عطاء بن یزید لیشی نے بیان کیا اور ان سے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک اعرابی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور پوچھا یا رسول اللہ؟ کون شخص سب سے اچھا ہے؟ فرمایا کہ وہ شخص جس نے اپنی جان اور مال کے ذریعہ جما دیکیا اور وہ شخص جو کسی پہاڑ کی کھوہ میں ٹھرا ہوا اپنے رب کی عبادت کرتا ہے اور لوگوں کو اپنی برائی سے محفوظ رکھتا ہے۔ اس روایت کی متابعت زبیدی، سلیمان بن کثیر اور نعمن نے زہری سے کی۔ اور نعمر نے زہری سے بیان کیا، ان سے عطاء یا عبد اللہ نے، ان سے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا اور ان سے نبی کریم ﷺ نے اور یونس و ابن مسافر اور میحی بن سعید نے ابن شاب (زہری) سے بیان کیا، ان سے عطاء نے اور ان سے نبی کریم ﷺ کے کسی صحابی نے اور ان سے نبی کریم ﷺ نے۔

زبیدی کی روایت کو امام مسلم نے اور سلیمان کی روایت کو امام احمد نے وصل کیا ہے۔

(۲۳۹۵) ہم سے ابو نعیم نے بیان کیا، کہا ہم سے ماجشوں نے بیان کیا، ان سے عبدالرحمن بن ابی صحصہ نے، ان سے ان کے والد نے اور انہوں نے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے سنًا، وہ بیان کرتے تھے کہ میں نے

۶۴۹۴ - حدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانُ، أَخْبَرَنَا شَعِيبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، حَدَّثَنِي عَطَاءُ بْنُ يَزِيدٍ أَنَّ أَبَا سَعِيدِ حَدَّثَهُ قَالَ: قَيْلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ، حَ وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ: حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ، حَدَّثَنَا الْوُهْرَيُّ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدِ الْلَّيْثِيِّ، عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدَرِيِّ جَاءَ أَغْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ النَّاسِ خَيْرٌ؟ قَالَ: ((رَجُلٌ جَاهَدَ بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ، وَرَجُلٌ فِي شَغْبٍ مِنَ الشَّعَابِ يَعْدِدُ رَبَّهُ وَيَدْعَ النَّاسَ مِنْ شَرِّهِ)). تَابِعُهُ الرَّبِيعِيُّ وَسَلِيمَانُ بْنُ كَثِيرٍ وَالنَّعْمَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ: وَقَالَ مَعْمَرٌ: عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَطَاءِ أَوْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي سَعِيدِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَقَالَ يُونُسُ وَأَنَّ مُسَافِرًا وَيَحْتَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ عَنْ عَطَاءِ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. [راجع: ۲۸۸۶]

۶۴۹۵ - حدَّثَنَا أَبُو نُعْمَانَ، حَدَّثَنَا الْمَاجِشُونَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي صَفَصَعْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدِ اللَّهِ أَنَّ

نبی کریم ﷺ سے نہ، آپ نے فرمایا کہ لوگوں پر ایک ایسا دور آئے گا جب ایک مسلمان کا سب سے بہتر مال بھیزیں ہوں گی وہ انہیں لے کر پہاڑ کی چوٹیوں اور بارش کی جگہوں پر چلا جائے گا۔ اس دن وہ اپنے دین ایمان کو لے کر فاسدوں سے ڈر کر دہل سے بھاگ جائے گا۔

سمعہ یقُولُ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ:  
((يَأَتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ خَيْرٌ مَا لِ الرَّجُلِ  
الْمُسْلِمِ الْفَتْنَمْ يَتَبَعَّ بِهَا شَعْفَ الْجِبَالِ،  
وَمَوْاقِعَ الْقَطْرِ يَفْرُّ بِدِينِهِ مِنَ الْفَتَنِ)).

[راجح: ۱۹]

**لَذْعَةِ حَمْرَةِ الْمَرْأَةِ** آج کے دور میں ایسی آزادانہ چوٹیاں بھی نابود ہو گئی ہیں اب ہر جگہ خطرہ ہے۔ اس حدیث سے ان لوگوں نے دلیل لی ہے جو کہتے ہیں عزلت، بتہے کبھی لوگوں سے مل کر رہنا بتہ ہوتا ہے اور یہ بھی ضروری ہے کہ عزلت کرنے والا شخص شرت اور ریا و نمود کی نیت سے عزلت نہ کرے بلکہ گناہوں سے نپھنے کی نیت ہو اور جمہ عجات فرائض اسلام ترک نہ کرے زیادہ تفصیل احیاء العلوم میں ہے۔ (ذکورہ احادیث اور ان جیسی دوسری احادیث میں جو عزلت کی ترغیب اور فضیلت بیان ہوئی ہے اس سے فتوؤں کا زمانہ مراد ہے اور ماحول میں لوگوں سے ملنے کی صورت میں گناہوں سے پچتا مشکل ہو۔ ورنہ اسلام عام حالت میں تعلق جوڑنے اور آبادی بڑھانے کا حکم درتا ہے۔ کیونکہ آپ سوچیں کہ حمارداری کا ثواب 'سلام کرنے'، صدر رحمی کا ثواب وغیرہ یہ جملہ نیکیاں تب ممکن ہیں جب آبادی میں رہائش ہوگی۔ عبد الرشید تونسی) عزلت کے مقنی لوگوں سے الگ تھلک تناہور رہنے کے ہیں۔

تو برائے وصل کردن آمدی نہ برائے فصل کردن آمدی

### باب (آخر زمانہ میں) دنیا سے امانت داری کا انٹھ جانا

(۶۴۹۶) ہم سے محمد بن سنان نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے فتح بن سلیمان نے بیان کیا، کہا ہم سے ہلال بن علی نے بیان کیا، ان سے عطا بن یسار نے بیان کیا اور ان سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب امانت ضائع کی جائے تو قیامت کا انتظار کرو۔ پوچھا یا رسول اللہ! امانت کس طرح ضائع کی جائے گی؟ فرمایا جب کام ناہل لوگوں کے سپرد کر دیئے جائیں تو قیامت کا انتظار کرو۔

### ۳۵- باب رفع الأمانة

(۶۴۹۶) حدثنا محمد بن سنان، حدثنا فلبيع بن سليمان، حدثنا هلال بن علي، عن عطاء بن يسار عن أبي هريرة رضي الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ: ((إذا ضيئت الأمانة فانتظر الساعية)) قال: كيف إضاعتها يا رسول الله؟ قال: ((إذا أسلند الأمراً إلى غير أهله فانتظر الساعية)). [راجح: ۵۹]

ابن بطل نے کما اللہ پاک نے حکومت کے ذمہ داروں پر یہ امانت سوپی ہے کہ وہ عمدہ اور مناصب ایماندار اور دیانت دار آدمیوں کو دین اگر ذمہ دار لوگ ایسا نہ کریں گے تو عذاب اللہ خائن ٹھہریں گے۔ آج کے نام نہاد جمہوری دور میں یہ ساری باتیں خواب و خیال ہو کر رہ گئی ہیں۔ الاماشاء اللہ۔

(۶۴۹۷) ہم سے محمد بن کثیر نے بیان کیا، کہا ہم کو سفیان ثوری نے خبر دی، کہا ہم سے اعمش نے بیان کیا، کہا ان سے زید بن وهب نے کہا، ہم سے حضرت حدیفہ بنيثر نے بیان کیا کہ ہم سے رسول اللہ ﷺ

سعدیان، حدثنا الأعمش، عن زيد بن وهب، حدثنا حذيفة قال: حدثنا رسول

نے دو حدیثیں ارشاد فرمائیں۔ ایک کاظموں تو میں دیکھ چکا ہوں اور دوسری کا منتظر ہوں۔ آنحضرت ﷺ نے ہم سے فرمایا کہ امانت لوگوں کے دلوں کی گمراہیوں میں اترتی ہے۔ پھر قرآن شریف سے، پھر حدیث شریف سے اس کی مضبوطی ہوتی جاتی ہے اور آنحضرت ﷺ نے ہم سے اس کے اٹھ جانے کے متعلق ارشاد فرمایا کہ ”آدمی ایک نیند سوئے گا اور (اسی میں) امانت اس کے دل سے ختم ہو جائے گی اور اس سے ایمانی کا ہناکشان پڑ جائے گا۔ پھر ایک اور نیند لے گا تو اب اس کا ناشان چھالے کی طرح ہو جائے گا جیسے تو پاؤں پر ایک چنگاری گھاکئے تو ظاہر میں ایک چھالا پھول آتا ہے اس کو پھولادھکتا ہے، پر اندر کچھ نہیں ہوتا۔ پھر حال یہ ہو جائے گا کہ صبح اٹھ کر لوگ خریدو فروخت کریں گے اور کوئی شخص امانت دار نہیں ہو گا۔ کما جائے گا کہ بنی فلاں میں ایک امانت دار شخص ہے۔ کسی شخص کے متعلق کہا جائے گا کہ کتنا عقل مند ہے، کتنا بلند حوصلہ ہے اور کتنا بہادر ہے۔ حالانکہ اس کے دل میں رائی برابر بھی ایمان (امانت) نہیں ہو گا۔“ (حضرت حدیفہ کہتے ہیں) میں نے ایک ایسا وقت بھی گذرا ہے کہ میں اس کی پرواہ نہیں کرتا تھا کہ کس سے خریدو فروخت کرتا ہوں۔ اگر وہ مسلمان ہوتا تو اس کو اسلام (بے ایمان سے) روکتا تھا۔ اگر وہ نصرانی ہوتا تو اس کا مددگار اسے روکتا تھا لیکن اب میں فلاں اور فلاں کے سوا کسی سے خریدو فروخت، ہی نہیں کرتا۔

[طرفہ فی: ۷۰۸۶، ۷۲۷۶].

**تشیعی** چند ہی آدمی اس قابل ہیں کہ ان سے معاملہ کروں۔ متن قسطلانی میں یہاں اتنی عبارت اور زیادہ ہے۔ قال الفربی قال ابو جعفر رحمۃ اللہ علیہ حدیث ابا عبد اللہ فقال سمعت ابا عبید يقول قال الاصمعی و ابو عمرو و غيرهما جذر قلوب الرجال الجذر الاصل من كل شئی والوکت اثر الشئی الیسیر منه والمجل اثر العمل في الكف اذا اغلظ لعن محمد بن يوسف فربی نے کما ابو جعفر محمد بن حاتم جو امام بخاری کے مشی تھے ان کی کتابیں لکھا کرتے تھے، کہتے تھے کہ میں نے امام بخاری کو حدیث سنائی تو وہ کہنے لگے میں نے ابو احمد بن عاصم بخنزی سے سنا، وہ کہتے تھے میں نے ابو عبید سے سنا، وہ کہتے تھے عبد الملک بن قریب اصمی اور ابو عمرو بن علاء قاهری وغیرہ لوگوں نے سفیان ثوری سے کہا جذر کا لفظ جو حدیث میں ہے اس کا معنی جڑ اور وکت کہتے ہیں ہلکے خفیف و ارغ کو اور مگل وہ موٹا چھالا جو کام کرنے سے ہاتھ میں پڑ جاتا ہے۔

۶۴۹۸ - حدیثنا أبو اليمان، أخبرنا شعيب، عن الزهري قال أخبرني سالم

(۲۳۹۸) ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا، انسوں نے کہا ہم کو شعیب نے خردی، ان سے زہری نے بیان کیا، انسوں نے کہا مجھ کو سالم بن

الله ﷺ حدیثین رأیتُ أخذَهُمَا وَأَنَا أَنتَظرُ الآخرَ، حدثنا ((أن الأمانة نزلت في جذر قلوب الرجال، ثم علموا من القرآن، ثم علموا من السنّة)) وَحدَثَنَا عن رفعها قال: ((يَنَامُ الرَّجُلُ التَّوْمَةَ فَقُبِضَ الْأَمَانَةُ مِنْ قَلْبِهِ، فَيَظْلَلُ أَثْرُهَا مِثْلًا أَثْرِ الْوَكْتِ، ثُمَّ يَنَامُ التَّوْمَةَ فَقُبِضَ لَيْقَنِي أَثْرُهَا مِثْلًا المَجْلِ كَجَمْرٍ ذَخَرَجَتْهُ عَلَى رِجْلِكَ فَفَطَطَ، فَتَرَاهُ مُتَبَرِّاً وَلَيْسَ فِيهِ شَيْءٌ قَبْصَحُ النَّاسُ يَتَابَيَغُونَ فَلَا يَكَادُ يَزَدِي الْأَمَانَةَ فَيَقُولُ: إِنْ فِي بَنِي فَلَانَ رَجُلًا أَمِينًا وَيَقُولُ إِلَيْرَجْلِ: مَا أَعْقَلْهُ وَمَا أَظْرَفْهُ وَمَا أَخْلَدْهُ وَمَا فِي قَلْبِهِ مِنْقَلْ حَسَنَةٍ خَرَذَلَ مِنْ إِيمَانَ، وَلَقَدْ أَتَى عَلَيَ زَمَانَ وَمَا أَبَلَى أَبِيكُمْ بَأْيَقْنَتْ لَيْنَ كَانَ مُسْلِمًا رَدَّهُ عَلَيَ الْإِسْلَامَ، وَإِنْ كَانَ نَصْرَانِيَ رَدَّهُ عَلَيَ سَاعِيَهِ، فَأَمَّا الْيَوْمُ فَمَا كَنْتَ أَبَيِعَ إِلَّا فُلَانًا وَفُلَانًا)).

عبداللہ نے بُردوی اور ان سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سن۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لوگوں کی مثال ادنوں کی سی ہے، سو میں بھی ایک تیرسواری کے قابل نہیں ملتا۔

آج مسلمان بکفرت ہر جگہ موجود ہیں مگر حقیقی مسلمان تلاش کئے جائیں تو مایوس ہو گی۔ پھر بھی اللہ والوں سے زمین خالی نہیں ہے کم من عباد اللہ لو اقسام علی اللہ لا بره)

### باب ریا اور شرست طلبی کی نہ میت میں

(۶۳۹۹) ہم سے مدد نے بیان کیا، کہا ہم نے بیان کیا، ان سے سفیان نے، کہا مجھ سے سلمہ بن کہیل نے بیان کیا۔ (دوسری سند) حضرت امام بخاری نے کہا کہ ہم سے ابو عیم نے بیان کیا، کہا کہ ہم سے سفیان نے بیان کیا، ان سے سلمہ نے بیان کیا کہ میں نے حضرت جنوب فیصلہ سے سن، انہوں نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا اور میں نے آپ کے سوا کسی کو یہ کہتے نہیں سنا کہ ”نبی کریم ﷺ نے فرمایا“ چنانچہ میں ان کے قریب پہنچا تو میں نے سنا کہ وہ کہہ رہے تھے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا (کسی نیک کام کے نتیجہ میں) جو شرست کا طالب ہو اللہ تعالیٰ اس کی بد نیتی قیامت کے دن سب کو بنادے گا۔ اسی طرح جو کوئی لوگوں کو دکھانے کے لئے نیک کام کرے اللہ بھی قیامت کے دن اس کو سب لوگوں کو دکھلانے کے لئے نیک کام کرے گا۔

تشریح ریا کاری سے بچنے کے لئے نیک کام چھپا کر کرنا ہتر ہے مگر جہاں اظہار کے بغیر جا رہا ہے ہو جیسے فرض نماز جماعت سے ادا کرنا یا دین کی کتابیں تالیف اور شائع کرنا اسی طرح جو شخص دین کا پیشوا ہو اس کو بھی اپنا عمل ظاہر کرنا چاہئے تاکہ دوسرے لوگ اس کی پیروی کریں بھر حال حدیث انما الاعمال بالنیات کو مر نظر رکھنا ضروری ہے۔ ریا کو شرک خفی کہا گیا ہے جس کی نہ موت کے لئے یہ حدیث کافی واقعی ہے۔

### باب جو اللہ کی اطاعت کرنے کے لئے اپنے نفس کو دبائے اس کی فضیلت کا بیان

(۶۵۰۰) ہم سے ہبہ بن خالد نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے ہام بن حارث نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے قادہ نے بیان کیا، ان سے حضرت انس بن مالک فیصلہ نے بیان کیا اور ان سے حضرت معاذ

بن عبد اللہ آن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما قال: سمعت رسول اللہ ﷺ يقول: ((إِنَّمَا النَّاسُ كَالْإِبْلِ الْمُبَاشَةُ لَا تَكَادُ تَجِدُ فِيهَا رَاحِلَةً)).

کم من عباد اللہ لو اقسام علی اللہ لا بره)

### ۳۶- باب الریاء والسمعة

۶۴۹۹ - حدثنا مسدد، حدثنا يحيى، عن سفيان حدثني سلمة بن كهيل. وحدثنا أبو نعيم، حدثنا سفيان، عن سلمة قال: سمعت جذبنا يقول: قال النبي صلى الله عليه وسلم: ولم أسمع أحدا يقول: قال النبي صلى الله عليه وسلم: وَلَمْ أَسْمَعْ وَلَمْ غَيْرَهُ فَدَنَوْتُ مِنْهُ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: (مَنْ سَمِعَ، سَمِعَ اللَّهُ بِهِ وَمَنْ يُرَأَى يُرَأَى اللَّهُ بِهِ).

[طرفة فی : ۷۱۵۲].

### ۳۷- باب من جاهد نفسه في

#### طاعة الله

۶۵۰۰ - حدثنا هدبة بن خالد، حدثنا همام، حدثنا قتادة، حدثنا أنس بن مالك، عن معاذ بن جبل رضي الله عنه

بن جل رض نے بیان کیا کہ میں رسول اللہ ﷺ کی سواری پر آپ کے پیچھے بیٹھا ہوا تھا۔ سوا کجا وہ کے آخری حصہ کے میرے اور آخر خضرت ﷺ کے درمیان کوئی چیز حاصل نہیں تھی۔ آخر خضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے معاذ! میں نے عرض کیا لبیک و سعدیک، یا رسول اللہ! پھر تھوڑی دیر آخر خضرت ﷺ چلتے رہے پھر فرمایا اے معاذ! میں نے عرض کیا لبیک و سعدیک یا رسول اللہ! پھر تھوڑی دیر مزید آخر خضرت ﷺ چلتے رہے۔ پھر فرمایا اے معاذ! میں نے عرض کیا لبیک و سعدیک رسول اللہ! فرمایا، تمہیں معلوم ہے کہ اللہ کا اپنے بندوں پر کیا حق ہے؟ میں نے عرض کیا اللہ اور اس کے رسول کو زیادہ علم ہے۔ فرمایا، اللہ کا بندوں پر یہ حق ہے کہ وہ اللہ ہی کی عبادت کریں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں۔ پھر آخر خضرت ﷺ تھوڑی دیر چلتے رہے اور فرمایا اے معاذ بن جل! میں نے عرض کیا لبیک و سعدیک، یا رسول اللہ! فرمایا تمہیں معلوم ہے کہ جب بندے یہ کر لیں تو ان کا اللہ پر کیا حق ہے؟ میں نے عرض کیا اللہ اور اس کے رسول کو زیادہ علم ہے۔ فرمایا کہ بندوں کا اللہ پر یہ حق ہے کہ وہ انہیں عذاب نہ دے۔

تَشْبِيهٌ حدیث میں توجیہ اور شرک کا بیان ہے تو حید لیعنی عبادت میں اللہ کو ایک ہی جانا اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرنا غالباً اسی ایک کی عبادت کرنا ہر تم کے شرک سے پہنچا یہ دخول جنت کا موجب ہے۔

### باب تواضع لیعنی عاجزی کرنے کے بیان میں

یہ تمام اخلاق حسنہ کا اصل الاصول ہے اگر تواضع نہ ہو تو کوئی عبادت کام نہ آئے گی۔ دوسری حدیث میں ہے کہ جو کوئی اللہ کے لئے تواضع کرتا ہے اللہ اس کا رتبہ بلند کر دیتا ہے۔ ایک حدیث میں ارشاد الہی نقش کیا گیا ہے کہ تواضع کرو اور کوئی دوسرے پر فخر نہ کرے۔

(۶۵۰) ہم سے مالک بن اسماعیل نے بیان کیا، کہا ہم سے زیبر بن معاویہ نے بیان کیا، کہا ہم سے حمید نے بیان کیا، ان سے حضرت انس بن عثیم نے کہ بنی کسم ﷺ کی ایک اونٹی تھی (دوسری سند) حضرت امام بخاری نے کہا اور مجھ سے محمد بن سلام نے بیان کیا، کہا ہم کو فزاری نے اور ابو خالد احرمنے خردی، انہیں حمید طویل نے اور ان

قال: یعنیماً أَنَا رَدِيفُ النَّبِيِّ ﷺ لَيْسَ بِنَبِيٍّ وَبِنَةٍ إِلَّا آخِرَةُ الرَّحْلِ، فَقَالَ: ((يَا مَعَاذُ)) قُلْتَ: لَيْتَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَسَعْدِيْكَ، ثُمَّ سَارَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ: ((يَا مَعَاذُ)) قُلْتَ: لَيْتَكَ رَسُولَ اللَّهِ وَسَعْدِيْكَ، ثُمَّ سَارَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ: ((يَا مَعَاذُ بْنُ جَبَلٍ)) قُلْتَ: لَيْتَكَ رَسُولَ اللَّهِ وَسَعْدِيْكَ قَالَ: ((هَلْ تَذَرِّي مَا حَقُّ اللَّهِ عَلَى عِبَادِهِ؟)) قُلْتَ: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ: ((حَقُّ اللَّهِ عَلَى عِبَادِهِ أَنْ يَعْبُدُوهُ وَلَا يُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا)) ثُمَّ سَارَ سَاعَةً، ثُمَّ قَالَ: ((يَا مَعَاذُ بْنُ جَبَلٍ)) قُلْتَ: لَيْتَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَسَعْدِيْكَ، قَالَ: ((هَلْ تَذَرِّي مَا حَقُّ الْعِبَادِ عَلَى اللَّهِ إِذَا فَعَلُوا؟)) قُلْتَ: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ: ((حَقُّ الْعِبَادِ عَلَى اللَّهِ أَنْ لَا يَعْدِبُهُمْ)). [راجح: ۲۸۵۶]

(۶۵۱) حدیث میں توجیہ اور شرک کا بیان ہے حدیث رہیم، حدیث حمید، عن انس رضی اللہ عنہ فیل: کان لِلنَّبِيِّ ﷺ ناقۃ. قال وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ، أَخْبَرَنَا أَفْزَارِيُّ وَأَبُو خَالِدِ الْأَحْمَرِ، عن حَمِيدِ الطَّوَيْلِ،

سے حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک اوپنی تھی جس کا نام ”عصباء“ تھا (کوئی جانور دوڑ میں) اس سے آگے نہیں بڑھ پا تھا۔ پھر ایک اعرابی اپنے اوپنے پر سوار ہو کر آیا اور وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اوپنی سے آگے بڑھ گیا۔ مسلمانوں پر یہ معاملہ برا شائق گزرا اور کہنے لگے کہ افسوس عصباء چیچے رہ گئی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے اوپر یہ لازم کر لیا ہے کہ جب دنیا میں وہ کسی چیز کو بودھا تھے تو اسے وہ گھٹا بھی ہے۔

ترقی کے ساتھ تزلیل اور ادبیار کے ساتھ اقبال بھی لگا ہوا ہے تلک الایام نداولہ بین الناس (آل عمران: ۲۹۰) کا یہی مطلب ہے۔

(۶۵۰۲) مجھ سے محمد بن عثمان نے بیان کیا، کہا ہم سے خالد بن مخلد نے، کہا ہم سے سلیمان بن بلاں نے، ان سے شریک بن عبد اللہ بن ابی نمر نے، ان سے عطاء نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جس نے میرے کسی ولی سے دشمنی کی اسے میری طرف سے اعلان جنگ ہے اور میرا بندہ جن جن عبادتوں سے میرا قرب حاصل کرتا ہے اور کوئی عبادت مجھ کو اس سے زیادہ پسند نہیں ہے جو میں نے اس پر فرض کی ہے (یعنی فرض مجھ کو بست پسند ہیں جیسے نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ) اور میرا بندہ فرض ادا کرنے کے بعد نفل عبادتیں کر کے مجھ سے اتنا زدیک ہو جاتا ہے کہ میں اس سے محبت کرنے لگ جاتا ہوں۔ پھر جب میں اس سے محبت کرنے لگ جاتا ہوں تو میں اس کا کان بن جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے، اس کی آنکھ بن جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے، اس کا ہاتھ بن جاتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے، اس کا پاؤں بن جاتا ہوں جس سے وہ چلتا ہے اور اگر وہ مجھ سے مانگتا ہے تو میں اسے دیتا ہوں اگر وہ کسی دشمن یا شیطان سے میری پناہ کا طالب ہوتا ہے تو میں اسے حفاظ رکھتا ہوں اور میں جو کام کرنا چاہتا ہوں اس میں مجھے اتنا تردید نہیں ہوتا جتنا کہ مجھے اپنے مومن بندے کی جان نکالنے میں ہوتا ہے۔ وہ تو موت کو بوجہ تکلیف جسمانی کے پسند نہیں کرتا اور مجھ کو بھی اسے تکلیف دینا بر الگتا ہے۔

عَنْ أَنَسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَتْ نَاقَةً لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُسَمَّى الْعَصْبَاءُ، وَكَانَتْ لَا تُسْبِقُ، لِجَاءَ أَغْرَيَنِي عَلَى فَعُودِهِ لَهُ فَسَبَقَهَا، فَأَشَدَّ ذَلِكَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ وَقَالُوا: سُبِّقَتِ الْعَصْبَاءُ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِنَّ حَقًا عَلَى اللَّهِ أَنْ لَا يَرْفَعَ شَيْئًا مِنَ الدُّنْيَا إِلَّا وَضَعَهُ)).

۶۵۰۲ - حدیثی مُحَمَّدُ بْنُ عَنْمَانَ، حدیثنا خَالِدُ بْنُ مَخْلُدٍ، حدیثنا سَلِيمَانُ بْنُ بِلَالٍ، حدیثی شَرِيكُ بْنُ عَنْدَ اللَّهِ بْنِ أَبِي نَعْمَرٍ، عنْ عَطَاءَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِنَّ اللَّهَ قَالَ: مَنْ عَادَى لِي وَرِثَيَا فَقَدْ آذَنَهُ بِالْحَرْبِ، وَمَا تَقْرَبُ إِلَيَّ عَنْدِي بِشَيْءٍ أَحَبُّ إِلَيَّ مِمَّا افْتَرَضْتَ عَلَيْهِ، وَمَا يَرَأَنَ عَنْدِي يَقْرَبُ إِلَيَّ بِالْتَّوَافِلِ حَتَّى أَحْمَدَهُ، فَإِذَا أَحْبَبْتَهُ كُنْتُ سَمْعَةَ الَّذِي يَسْمَعُ بِهِ، وَبَصَرَةَ الَّذِي يَنْصِرُ بِهِ، وَيَدَهُ الَّتِي يَنْطَشِرُ بِهَا، وَرِجْلَهُ الَّتِي يَمْشِي بِهَا، وَإِنْ سَأَلْتَنِي لِأَعْطِيَنِيهِ، وَلَئِنْ اسْتَعَاذَنِي لِأَعْيَدَنِهِ، وَمَا تَرَدَّذْتُ عَنْ شَيْءٍ أَنَا فَاعِلُهُ تَرَدَّدِي عَنْ نَفْسِ الْمُؤْمِنِ يَكْرَهُ الْمَوْتَ، وَأَنَا أَكْرَهُ مَسَاءَتَهُ)).

**لشیخ** اس حدیث میں محمد بن نے کلام کیا ہے اور اس کے راوی خالد بن مخلد کو مکمل حدیث کہا ہے۔ میں وحید الزماں کہتا ہوں کہ حافظ ابن حجر نے اس کے دوسرے طریق بھی بیان کئے ہیں گو وہ اکثر ضعیف ہیں۔ مگر یہ سب طرق مل کر حدیث حسن ہو جاتی ہے اور خالد بن مخلد کو ابو داؤد نے صدوق کہا ہے (وحیدی)

اس حدیث کا یہ مطلب نہیں ہے کہ بندہ میں خدا ہو جاتا ہے جیسے معاذ اللہ اتحادیہ اور حلولیہ کہتے ہیں بلکہ حدیث کا مطلب یہ ہے کہ جب بندہ میری عبادت میں غرق ہو جاتا ہے اور مرتبہ محبوبیت پر پہنچتا ہے تو اس کے حواس ظاہری و باطنی سب شریعت کے تابع ہو جاتے ہیں وہ ہاتھ پاؤں کاں آنکھ سے صرف وہی کام لیتا ہے جس میں میری مرضی ہے۔ خلاف شریعت اس سے کوئی کام سرزد نہیں ہوتا۔ (اور اللہ کی عبادت میں کسی غیر کو شریک کرنا شرک ہے جس کا ارتکاب موجب دخول نار ہے۔ توحید اور شرک کی تفصیلات معلوم کرنے کے لئے تقویۃ الایمان کا مطالعہ کرنا چاہئے علی حضرات "الدین الناص" کا مطالعہ کریں و باللہ التوفیق)

### ۳۹ - باب قولِ النبی ﷺ: ((بعثتُ

أَنَا وَالسَّاعَةَ كَهَاهِينَ))

((وَمَا أَمْرُ السَّاعَةِ إِلَّا كَلَمْنَحُ الْبَصَرِ أَوْ هُوَ أَقْرَبُ إِنَّ اللَّهَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ))  
[النحل : ۷۷]

زدیک ہیں جیسے یہ (کلمہ اور نیچ کی الگلیاں) زدیک ہیں  
(سورہ نحل میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے) اور قیامت کا معاملہ تو بس آنکھ  
جھکنے کی طرح ہے یا وہ اس سے بھی جلد ہے بے شک اللہ ہر چیز پر  
قدرت رکھنے والا ہے۔"

(۲۵۰۳) ہم سے سعید بن ابی مریم نے بیان کیا، کہا ہم سے ابو عسنان  
نے بیان کیا، کہا ہم سے ابو حازم نے بیان کیا، ان سے سلیمان بن عثمان نے  
بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، میں اور قیامت اتنے زدیک  
زدیک بھیج گئے ہیں اور آخر پرست ﷺ نے اپنی دو انگلیوں کے اشارہ  
سے (اس زدیکی کو) بتایا پھر ان دونوں کو پھیلایا۔

مطلب یہ ہے کہ مجھ میں اور قیامت میں اب کسی نے پیغام رسول کا فاصلہ نہیں ہے اور میری امت آخری امت ہے اسی پر  
قیامت آئے گی۔

(۲۵۰۴) مجھ سے عبد اللہ بن محمد جعفری نے بیان کیا، کہا ہم سے وہب  
بن جریر نے بیان کیا، کہا ہم سے شعبہ نے بیان کیا، ان سے قادة اور  
ابوالتیاح نے اور ان سے حضرت انس بن مالک نے کہ نبی کرم ﷺ نے  
فرمایا میں اور قیامت ان دونوں (الانگلیوں) کی طرح (زدیک زدیک)  
بھیج گئے ہیں۔

(۲۵۰۵) مجھ سے بیکی بن یوسف نے بیان کیا، کہا ہم کو ابو بکر بن عیاش  
نے خردی، انسیں ابو حصین نے، انسیں ابو صالح نے، انسیں حضرت  
ابو ہریرہ بن عثمان نے اور ان سے نبی کرم ﷺ نے فرمایا میں اور قیامت

۶۵۰۳ - حدثنا سعید بن ابی مرتیم،  
حدثنا أبو غسان، حدثنا أبو حازم، عن  
سهيل قال: قال رسول الله ﷺ: ((بعثتُ  
أنا وَالسَّاعَةَ هَكَذَا)) وَيُشَيرُ يَاصَبْعَنِيهِ فَيَمْدُ  
بِهِمَا. [راجع: ۴۹۳۶]

۶۵۰۴ - حدثني عبد الله بن مُحمَّد، هو  
الجعفري حدثنا وهب بن جرير، حدثنا  
شعبة، عن قادة، وأبي التياح عن أنس  
عن النبي ﷺ قال: ((بعثتُ وَالسَّاعَةَ  
كَهَاهِينَ)).

۶۵۰۵ - حدثني يحيى بن یوسف،  
أخبرنا أبو بكر، عن أبي حصين، عن أبي  
صالح، عن أبي هريرة عن النبي صلى

ان دو کی طرح ہیجے گے ہیں۔ آپ کی مراد دو انکھیوں سے تھی۔ ابو بکر بن عیاش کے ساتھ اس حدیث کو اسرائیل نے بھی ابو حصین سے روایت کیا ہے جسے ہامیں نے وصل کیا ہے۔

الله عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((بُعْثَتْ أَنَا وَالسَّاعَةُ كَهَاتِينِ)), یعنی إِصْبَعَيْنِ. تَابَعَهُ إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي حَصِينَ.

### باب

### ٤۔ باب

اس میں کوئی ترجیح نہیں ہے گواہ کل باب کی فعل ہے۔

(۶۵۰۷) ہم سے ابو ایمان نے بیان کیا، کہا ہم کو شعیب نے خبر دی، کہماں سے ابو الزنداد نے بیان کیا، ان سے عبدالرحمٰن نے اور ان سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا قیامت اس وقت تک قائم نہ ہو گی جب تک سورج مغرب سے نہ نکلے گا۔ جب سورج مغرب سے نکلے گا اور لوگ دیکھ لیں گے تو سب ایمان لے آئیں گے، یہی وہ وقت ہو گا جب کسی کے لئے اس کا ایمان نفع نہیں دے گا جو اس سے پہلے ایمان نہ لایا ہو گایا جس نے ایمان کے بعد عمل خیر نہ کیا ہو۔ پس قیامت آجائے گی اور دو آدمی پڑا درمیان میں (خرید و فروخت کے لئے) پھیلائے ہوئے ہوں گے۔ ابھی خرید و فروخت بھی نہیں ہو چکی ہو گی اور نہ انہوں نے اسے پیشای ہو گا (کہ قیامت قائم ہو جائے گی) اور قیامت اس حال میں قائم ہو جائے گی کہ ایک شخص اپنی اوپنی کاروडوہ لے کر آ رہا ہو گا اور اسے پی بھی نہیں سکے گا اور قیامت اس حال میں قائم ہو جائے گی کہ ایک شخص اپنا حاضر تیار کر رہا ہو گا اور اس کا پابن بھی نہ پی پائے گا۔ قیامت اس حال میں قائم ہو جائے گی کہ ایک شخص اپنا لقہ اپنے منہ کی طرف اٹھائے گا اور اسے کھانے بھی نہ پائے ہو گا۔

[راجح: ۸۵] اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ قیامت اچاکہ ہی آ جائے گی کسی کو خبر بھی نہ ہو گی لوگ اپنے اپنے دھندوں میں مصروف ہوں گے کہ قیامت قائم ہو جائے گی۔

باب جو اللہ سے ملاقات کو پسند رکھتا ہے اللہ بھی اس سے ملنے کو پسند رکھتا ہے

(۶۵۰۸) ہم سے حاجج نے بیان کیا، کہا ہم سے ہام نے، کہا ہم سے

٦٥٠٦ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانُ، أَخْبَرَنَا شَعِيبٌ، حَدَّثَنَا أَبُو الرَّزَادُ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا، فَإِذَا طَلَعَتْ فَرَآهَا النَّاسُ آمْنًا أَجْمَعُونَ، فَذَلِكَ حِينَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا إِيمَانُهَا لَمْ تَكُنْ آمَنَتْ مِنْ قَبْلِهِ، أَوْ كَسَبَتْ فِي إِيمَانِهَا حَيْرَاءً، وَلَقَوْمٌ السَّاعَةُ وَقَدْ نَشَرَ الرُّجُلَانُ ثُرَيْبِهِمَا بَيْنَهُمَا فَلَا يَتَبَيَّنُهُنَّهُنَّ وَلَا يَطْرُيَانُهُنَّهُنَّ وَلَقَدْ تَقُومُ الْسَّاعَةُ وَقَدْ افْتَرَ الرُّجُلُ بَلَبَنِ لِفَحْتِهِ فَلَا يَطْعَمُهُ، وَلَقَوْمٌ السَّاعَةُ وَهُوَ يَلْبِطُ حَوْضَهُ فَلَا يَسْتَقِي فِيهِ، وَلَقَوْمٌ السَّاعَةُ وَقَدْ رَفَعَ أَكْلَتَهُ إِلَى فِيهِ فَلَا يَطْعَمُهُ)).

اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ قیامت اچاکہ ہی آ جائے گی کسی کو خبر بھی نہ ہو گی لوگ اپنے اپنے دھندوں میں مصروف ہوں گے کہ قیامت قائم ہو جائے گی۔

٤۔ باب مَنْ أَحَبَ لِقَاءَ اللَّهِ أَحَبَ

الله لقاء

٦٥٠٧ - حَدَّثَنَا حَاجَاجُ، حَدَّثَنَا هَمَامٌ،

قادة نے ان سے انس بن شیراز نے اور ان سے حضرت عبادہ بن صامت بن شیراز نے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص اللہ سے ملنے کو دوست رکھتا ہے، اللہ بھی اس سے ملنے کو دوست رکھتا ہے اور جو اللہ سے ملنے کو پسند نہیں کرتا ہے اللہ بھی اس سے ملنے کو پسند نہیں کرتا۔ اور عائشہ رضی اللہ عنہا آنحضرت ﷺ کی بعض ازواج نے عرض کیا کہ مرنا تو ہم بھی نہیں پسند کرتے؟ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اللہ کے ملنے سے موت مراد نہیں ہے بلکہ بات یہ ہے کہ ایماندار آدمی کو جب موت آتی ہے تو اسے اللہ کی خوشنودی اور اس کے یہاں اس کی عزت کی خوشخبری دی جاتی ہے۔ اس وقت مومن کو کوئی چیز اس سے زیادہ عزیز نہیں ہوتی جو اس کے آگے (اللہ سے ملاقات اور اس کی رضا اور جنت کے حصول کے لئے) ہوتی ہے، اس لئے وہ اللہ سے ملاقات کا خواہش مند ہو جاتا ہے اور اللہ بھی اس کی ملاقات کو پسند کرتا ہے اور جب کافر کی موت کا وقت قریب آتا ہے تو اسے اللہ کے عذاب اور اس کی سزا کی بشارت دی جاتی ہے، اس وقت کوئی چیز اس کے دل میں اس سے زیادہ ناگوار نہیں ہوتی جو اس کے آگے ہوتی ہے۔ وہ اللہ سے جانے کو ناپسند کرنے لگتا ہے، پس اللہ بھی اس سے ملنے کو ناپسند کرتا ہے۔ ابو داؤد طیالی اور عمرو بن مرزوق نے اس حدیث کو شعبہ سے مختصراً روایت کیا ہے اور سعید بن ابی عربہ نے بیان کیا، ان سے قادة نے، ان سے زرارہ بن ابی اویٰ نے، ان سے سعد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے نبی ﷺ سے روایت کیا۔

**لشیخ** خوش بختی یہ ہے کہ موت کے وقت اللہ کی ملاقات کا شوق غالب ہو اور ترک دنیا کا غم نہ ہو۔ اللہ ہر مسلمان کو اس کیفیت کے ساتھ موت نصیب کرے آئیں۔ کلمہ طیبہ اس وقت پڑھنے کا بھی مقصد یہ ہے مومن کو موت کے وقت جو تکلیف ہوتی ہے اس کا انعام راحت ابدی ہے۔

(۶۵۰۸) مجھ سے محمد بن علاء نے بیان کیا، کہا ہم سے ابواسامہ نے، ان سے یزید بن عبد اللہ نے، ان سے ابوبردہ نے، ان سے ابوموسى اشعری بن شیراز نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو شخص اللہ سے ملنے کو پسند کرتا ہے اللہ بھی اس سے ملنے کو پسند کرتا ہے اور جو شخص اللہ

حدیثنا فَقَادَةُ، عَنْ أَنَسِ بْنِ عَبَادَةَ بْنِ الصَّاصَاتِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَنْ أَحَبَ لِقَاءَ اللَّهِ، أَحَبَ اللَّهَ لِقَاءَهُ، وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللَّهِ كَرِهَ اللَّهَ لِقَاءَهُ)), قَالَتْ عَائِشَةُ: أَوْ بَعْضُ أَزْوَاجِهِ إِنَّا لَكَرِهُ الْمَوْتَ، قَالَ: ((لَا يَسْ ذَاكَ، وَلَكِنَّ الْمُؤْمِنَ إِذَا حَضَرَةَ الْمَوْتِ بُشِّرَ بِرِضْوَانِ اللَّهِ وَكَرَامَتِهِ، فَلَنِسَ شَيْءًا أَحَبَ إِلَيْهِ مِمَّا أَمَّاَهُ، فَأَحَبَ لِقَاءَ اللَّهِ وَأَحَبَ اللَّهَ لِقَاءَهُ، وَإِنَّ الْكَافِرَ إِذَا حَضَرَ بُشِّرَ بِعَذَابِ اللَّهِ وَغَنْوَبِيَهِ، فَلَنِسَ شَيْءًا أَكْرَهَ إِلَيْهِ مِمَّا أَمَّاَهُ كَرِهَ لِقَاءَ اللَّهِ وَكَرِهَ اللَّهَ لِقَاءَهُ)). احْتَصَرَةُ أَبُو دَاوُدَ وَعَمْرُو، عَنْ شَعْبَةَ، وَقَالَ سَعِيدٌ: عَنْ فَقَادَةٍ، عَنْ زُرَارَةَ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۶۵۰۸ - حدیثی مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ، حدیثنا أبوأسامة، عن بُرِينَدِ، عن أبي بُرُوزَةَ، عن أبي موسى عن النبي ﷺ قال: ((مَنْ أَحَبَ لِقَاءَ اللَّهِ أَحَبَ اللَّهَ لِقَاءَهُ،

سے ملنے کو تاپندا رکتا ہے اللہ مجھی اس سے ملنے کو تاپندا رکتا ہے۔

وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللَّهِ كَرِهَ اللَّهُ لِقَاءَهُ۔

مطلوب یہ ہے کہ موت ہر حال آئی ہے اسے برانہ جانا چاہئے۔

(۶۵۰۹) مجھ سے بھی بن بکر نے بیان کیا، کہا ہم سے لیث بن سعد نے بیان کیا، ان سے عقیل بن خالد نے، ان سے ابن شاہب نے، کہا مجھ کو سعید بن مسیب اور عروہ بن زیر نے چند علم والوں کے سامنے خبر دی کہ نبی کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے جب آپ خاصے تدرست تھے فرمایا تھا کسی بھی کی اس وقت تک روح قبض نہیں کی جاتی جب تک جنت میں اس کے رہنے کی جگہ اسے وکھانہ دی جاتی ہو اور پھر اسے (دنیا یا آخرت کے لئے) اختیار دیا جاتا ہے۔ پھر جب آنحضرت ﷺ بیمار ہوئے اور آنحضرت ﷺ کا سر مبارک میری ران پر تھا تو آپ پر تھوڑی دیر کے لئے غشی چھا گئی، پھر جب آپ کو ہوش آیا تو آپ چھٹ کی طرف ٹکنکی لگا کر دیکھنے لگے۔ پھر فرمایا "اللهم الرفیق الاعلیٰ" میں نے کہا کہ اب آنحضرت ﷺ ہمیں ترجیح نہیں دے سکتے اور میں سمجھ گئی کہ یہ وہی حدیث ہے جو حضور نے ایک مرتبہ ارشاد فرمائی تھی۔ راوی نے بیان کیا کہ یہ آنحضرت ﷺ کا آخری کلمہ تھا جو آپ نے اپنی زبان مبارک سے ادا فرمایا یعنی یہ ارشاد کہ "اللهم الرفیق الاعلیٰ" یعنی یا اللہ! مجھ کو بلند رفیقوں کا ساتھ پسند ہے۔

مراد باشد گان جنت انبیاء و مرسیین و صالحین و ملائکہ ہیں۔ اللہ پاک ہم سب کو نیک لوگوں صالحین کی صحبت عطا فرمائے۔ آمين یا رب العالمین۔

### باب موت کی سختیوں کا بیان

(۶۵۱۰) ہم سے محمد بن عبدیل بن میمون نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے عیسیٰ بن یونس نے بیان کیا، ان سے عمر بن سعید نے بیان کیا، انہوں نے کہا مجھ کو ابن ابی طیک نے خبر دی، انہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے غلام ابو عمرو ذکوان نے خبر دی کہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہا کرتی تھیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (کی وفات کے وقت) آپ کے سامنے ایک بڑا پانی کا

### ۴۲ - باب سَكَرَاتِ الْمَوْتِ

(۶۵۱۰) حدثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَيْمُونٍ، حدثنا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيدٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ أَنَّ أَبَا عَمْرُو ذَكْوَانَ مَوْلَى عَائِشَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا كَانَتْ تَقُولُ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ بَيْنَ يَدَيْهِ

پیالہ رکھا ہوا تھا جس میں پانی تھا۔ یہ عمر کو شہر ہوا کہ ہانڈی کا کوئی اتحا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنا ہاتھ اس برتن میں ڈالنے لگے اور پھر اس ہاتھ کو اپنے چہرہ پر ملتے اور فرماتے اللہ کے سوا کوئی معبد نہیں، بلاشبہ موت میں تکلیف ہوتی ہے” پھر آپ اپنا ہاتھ اٹھا کر فرمائے گے۔ ”فِي الرَّفِيقِ الْأَعْلَى“ یہاں تک کہ آپ کی روح مبارک قبض ہو گئی اور آپ کا ہاتھ جھک گیا۔

معلوم ہوا کہ موت کی سخت کوئی نکانی نہیں ہے بلکہ نیک بنوؤں پر اس لئے ہوتی ہے کہ ان کے درجات بلند ہوں۔

(۲۵۱) مجھ سے صدقہ نے بیان کیا، کہا ہم کو عبده نے خبر دی، انہیں ہشام نے، انہیں ان کے والدے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ چند بدھی جو نگئے پاؤں رسول اللہ ﷺ کے پاس آتے تھے اور آپ سے دریافت کرتے تھے کہ قیامت کب آئے گی؟ آنحضرت ﷺ ان میں سب سے کم عمر والے کو دیکھ کر فرمائے گے کہ اگر یہ پچھ زندہ رہا تو اس کے بڑھاپے سے پہلے تم پر تمہاری قیامت آجائے گی۔ ہشام نے کہا کہ آنحضرت ﷺ کی مراد (قیامت) سے ان کی موت تھی۔

**لئے بحث** آپ کا مطلب یہ تھا کہ قیامت کبریٰ کا وقت تو اللہ کے سوا کسی کو معلوم نہیں ہر آدمی کی موت اس کی قیامت صفری ہے۔ باب سے حدیث کی مناسبت اس طرح ہے کہ آپ نے موت کو قیامت قرار دیا اور قیامت میں سب لوگ بے ہوش ہو جائیں گے فصعک من فی السموات والارض موت میں بھی بے ہوشی ہوتی ہے یہی ترجیح باب ہے۔

(۲۵۱۲) ہم سے اساعیل نے بیان کیا، کہا کہ مجھ سے امام مالک نے بیان کیا، ان سے محمد بن عمرو بن حخلہ نے، ان سے سعد بن کعب بن مالک نے، ان سے ابو قادہ بن ربعی النصاری رضی اللہ عنہ نے، وہ بیان کرتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ کے قریب سے لوگ ایک جنازہ لے کر گزرے تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ ”مسترع یا مستراح“ ہے۔ یعنی اسے آرام مل گیا، یا اس سے آرام مل گیا۔ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! ”المستریع والمستراح منه“ کا کیا مطلب ہے؟ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ مومن بندہ دنیا کی مشقوں اور تکلیفوں سے اللہ کی رحمت میں نجات پا جاتا ہے وہ مسترع ہے اور مستراح منہ

رکنہ - اُو غلبۃ - فِي هَذَا مَاءً، يَسْكُنُ عَمَرٌ فَجَعَلَ يُذْهَلُ يَدِيهِ فِي الْمَاءِ فَيَمْسَحُ بِهِمَا وَجْهَهُ وَيَقُولُ: ((لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ إِنَّ لِلنَّمُونَ سَكَرَاتٍ)), ثُمَّ نَصَبَ يَدَهُ فَجَعَلَ يَقُولُ : ((فِي الرَّفِيقِ الْأَعْلَى)) حَتَّى قِضَ وَمَالَتْ يَدُهُ . [راجع: ۸۹۰]

(۶۵۱۱) حدیثی صَدَقَةُ أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رِجَالٌ مِنَ الْأَغْرَابِ جُفَافَةً يَأْتُونَ النَّبِيَّ ﷺ فَيَسْأَلُونَهُ مَتَى السَّاعَةُ؟ فَكَانَ يُنْظَرُ إِلَيْهِ أَصْغَرُهُمْ فَيَقُولُ: ((إِنْ يَعْشَ هَذَا لَا يَذْرِكُهُ الْهَرَمُ حَتَّى تَقُومَ عَلَيْكُمْ سَاعَتُكُمْ)). قَالَ هِشَامٍ، يَعْنِي مَوْتَهُمْ.

(۶۵۱۲) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرُو بْنِ حَلْحَلَةَ، عَنْ مَعْبِدِ بْنِ كَعْبٍ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي قَتَادَةَ بْنِ رَبِيعٍ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّهُ كَانَ يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مُرْ عَلَيْهِ بِجَنَازَةٍ فَقَالَ: ((مُسْتَرِيَعٌ وَمُسْتَرَاحٌ مِنْهُ)), قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا الْمُسْتَرِيَعُ وَالْمُسْتَرَاحُ مِنْهُ؟ قَالَ : ((الْعَبْدُ الْمُؤْمِنُ يُسْتَرِيَعُ مِنْ نَصَبِ الدُّنْيَا وَأَذَاهَا إِلَى رَحْمَةِ اللَّهِ عَزَّ

وہ ہے کہ فاجر بندہ سے اللہ کے بندے، شرور خفت اور چوپائے سب آرام پا جاتے ہیں۔

وَجْلٌ وَالْقَبْدُ الْفَاجِرُ يَسْتَرِيغُ مِنْهُ الْعِبَادُ  
وَالْبِلَادُ وَالشَّجَرُ الدَّوَابُ).

[طرفہ فی: ۶۵۱۳].

**لشیح** بندے اس طرح آرام پاتے ہیں کہ اس کے ظلم و ستم اور برائیوں سے چھوٹ جاتے ہیں خس کم جمال پاک ہوا۔ ایماندار تکالیف دنیا سے آرام پا کر داخل جنت ہوتا ہے۔

(۶۵۱۳) مدد نے بیان کیا، کہا ہم سے بھی نے بیان کیا، ان سے عبد ربہ بن سعید نے، ان سے محمد بن عمر نے بیان کیا، ان سے طلحہ بن کعب نے بیان کیا، ان سے ابو قلادہ نے اور ان سے نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ یہ مرنے والا یا تو آرام پانے والا ہے یا دوسرے بندوں کو آرام دینے والا ہے۔

۶۵۱۳ - حدَثَنَا مُسْدَدٌ، حَدَّثَنَا يَحْتَى، عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ بْنِ مَعْقِدٍ، عَنْ مُحَمَّدٍ بْنِ عَمْرُو بْنِ حَلْحَلَةَ، حَدَّثَنِي أَبْنُ كَعْبٍ، عَنْ أَبِي قَتَادَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مُسْتَرِيغٌ  
وَمُسْتَرَاحٌ مِنْهُ الْمُؤْمِنُ يَسْتَرِيغُ)).

[راجع: ۶۵۱۲]

ایمان دار بندہ تو آرام ہی پاتا ہے۔ جعلنا الله منهم۔ آمين

(۶۵۱۴) ہم سے حمیدی نے بیان کیا، کہا ہم سے سفیان نے بیان کیا، کہا ہم سے عبد اللہ بن ابی بکر بن عمرو بن حزم نے بیان کیا، انہوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میت کے ساتھ تین چیزیں چلتی ہیں دو تو واپس آجائی ہیں صرف ایک کام اس کے ساتھ رہ جاتا ہے، اس کے ساتھ اس کے گھروالے اس کامال اور اس کا عمل چلتا ہے اس کے گھروالے اور مال تو واپس آ جاتے ہیں اور اس کا عمل اس کے ساتھ باقی رہ جاتا ہے۔

۶۵۱۴ - حدَثَنَا الْحَمِيدِيُّ، حَدَّثَنَا سَفِيَّاً، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ بْنِ عَمْرُو بْنِ حَزْمٍ سَمِعَ أَسَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((يَتَبَعُ الْمَيْتَ ثَلَاثَةً فَيَرْجِعُ إِثْنَانَ، وَيَتَبَقَّى مَعَهُ وَاحِدٌ يَتَبَقَّى أَهْلَهُ وَمَالُهُ وَعَمَلُهُ، فَيَرْجِعُ أَهْلُهُ وَمَالُهُ وَيَتَبَقَّى عَمَلُهُ)).

**لشیح** دوسری حدیث میں ہے اس کا یہ عمل ایجھے خوبصورت شخص کی صورت میں بن کر اس کے پاس آ کر اسے خوشی کی بشارت دیتا ہے اور کہتا ہے کہ میں تیرا یہ عمل ہوں۔ باب کی مناسبت اس طرح سے ہے کہ میت کے ساتھ لوگ اس وجہ سے جاتے ہیں کہ موت کی حقیقت اس پر حال ہی میں گزری ہوئی ہے تو اس کی تکین اور تلی کے لئے ہمراہ رہتے ہیں۔

۶۵۱۵ - حدَثَنَا أَبُو النَّعْمَانَ، حَدَّثَنَا حَمَادَةُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ عَنْ أَبْنِ عَمَّرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِذَا مَاتَ أَخْدُوكُمْ غَرِضٌ عَلَيْهِ مَقْعَدَةٌ غُدُوَّةٌ وَعَشِيَّاً، إِمَّا

(۶۵۱۵) ہم سے ابوالنعمان نے بیان کیا، کہا ہم سے حماد بن زید نے بیان کیا، ان سے ایوب سختیانی نے، ان سے نافع نے اور ان سے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہیں نے بیان کیا کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی مرتا ہے تو صبح و شام (جب تک وہ بزرگ میں ہے) اس کے رہنے کی جگہ اسے ہر روز دکھائی جاتی ہے یا دوزخ ہو یا جنت اور

النَّارُ وَإِنَّا الْجَنَّةَ، فَيَقُولُ: هَذَا مَفْعُدُكَ حَتَّى  
كما جاتا ہے کہ یہ تیرے رہنے کی جگہ ہے یہاں تک کہ تو اخیا  
تُبْعَثُ). [راجع: ۱۳۷۹] جائے۔ (یعنی قیامت کے دن تک۔)

**لشیخ** موت کی سختیوں میں سے ایک سختی یہ ہے کہ اسے صبح و شام اس کاٹھکانا بتلا کر اسے رنج دیا جاتا ہے۔ البتہ نیک بندوں کے لئے خوشی ہے کہ وہ جنت کی بشارت پاتا ہے۔

۶۵۱۶ - حدَّثَنَا عَلَيُّ بْنُ الْجَعْدِيُّ، أَخْبَرَنَا (۲۵۱۶) هم سے علی بن جعد نے بیان کیا، کہا تم کو شعبہ بن حاج نے خبر دی، انہیں اعش نے، انہیں مجاهد نے اور ان سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو لوگ مر گئے ان کو برانہ کو کیونکہ جو کچھ انہوں نے آگے بھیجا تھا اس کے پاس وہ خود پہنچ چکے ہیں۔ انہوں نے برسے بھلے جو بھی عمل کئے تھے ویسا بدله پالیا۔

اب برائے کیا فائدہ۔ لوگ ان مردوں کو برائے کرتے تھے جو موت کے وقت بہت سختی اٹھاتے تھے جو ہونا تھا ہوا بہ رائے کی ضرورت نہیں ہے ہاں جو برے ہیں وہ برے ہی رہیں گے، کفار مشرکین وغیرہ وغیرہ جن کے لئے خلوٰنی النار کا فیصلہ قطعی ہے۔ حدیث میں یہ بھی ارشاد ہے کہ مرنے کے بعد برے لوگوں کو بھی گالی گلوچ سے یاد کرنا نہیں چاہئے کیونکہ وہ کئے عملوں کا بدله پا چکے ہیں۔ سبحان اللہ کیا پاکیزہ تعلیم ہے۔ اللہ عمل کی توفیق دے آئیں۔

خاتمه الحمد لله والمنہ کہ آج بخاری شریف ترجمہ اردو کے پارہ نمبر ۲۶ کی تسوید سے فراغت حاصل ہو رہی ہے یہ پارہ کتاب الاستیزان کتاب الدعوات اور کتاب الرقاۃ پر مشتمل ہے جس میں تہذیب و اخلاق اور دعاوں اور پرپدن صالح کی بہت سی تیقیتی باتیں جناب فخری آدم حضرت رسول کریم ﷺ کی زبان مبارک سے بیان میں آئی ہیں جن کے بغور مطالبہ کرنے اور جن پر عمل پیرا ہونے سے دین و دنیا کی بے شمار سعادتیں حاصل ہو سکتی ہیں۔ اس پارے کی تسوید پر بھی مثل سابق بہت سا تیقیتی وقت صرف کیا گیا ہے۔ متن و ترجمہ و تشریحات کے لفظ لفظ کو بہت ہی غور و خوب کے بعد حوالہ قلم کیا گیا ہے اور سفر و حضور و رنج و راحت و حادث کثیرہ و امراض قلبی کے باوجود نہایت ہی ذمہ داری کے ساتھ اس عظیم خدمت کو انجام دیا گیا ہے پھر بھی بہت سی خامیوں کا امکان ہے اس لئے ماہرین فن سے با ادب چشم عنو سے کام لینے کے لئے ایڈ وار ہوں اگر واقعی لغزشوں کے لئے اہل علم حضرات میری حیات مستعار میں مطلع فرمائیں گے تو بصد شکریہ طبع علی کے موقع پر اصلاح کر دی جائے گی اور میرے دنیا سے ٹپے جانے کے بعد اگر ویسے اغلاط کو معلوم فرمائے والے بھائی اپنی قلم سے درستی فرمائیں گے اور مجھ کو دعائے خیر سے یاد کریں گے تو میں بھی ان کا پیشگی شکریہ ادا کرتا ہوں۔

یا اللہ! حیات مستعار بہت تیزی کے ساتھ خاتمه کی طرف جا رہی ہے جس طرح یہاں تک تونے مجھے پہچایا ہے اسی طرح بقیا خدمت کو بھی پورا کرنے کی توفیق عطا فرماؤ اور اس خدمت کو نہ صرف میرے لئے بلکہ میرے والدین اور اولاد اور جملہ معاونین کرام و قدر دنیان عظام کے حق میں قبول فرمائے بطور ایصال ثواب اس عظیم نیک کو قبول عام اور حیات دوام عطا فرمائیو آئیں۔ دینا تقبل منا انک انت السمعیع العلیم و تب علينا انک انت التواب الرحیم وصلی اللہ علی خیر خلقہ محمد و علی آلہ واصحابہ اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین آمین۔

خادم محمد داؤد راز اللہی ساکن موضع رہواہ۔ نزد قطبہ بنگوال ضلع گوڑاگاؤں  
ہریانہ بھارت۔ (۱۵ جمادی الثانی ۱۴۳۹ھ)